صحیح مُسلم شریف مترجم

مَع

صحیح مُسلم شریف مترجم

مع

شرح نووی مختصر مترجم

پنجم

۷۴۲۲ احادیثِ صحیحہ پر مشتمل عظیم المرتبہ مجموعہ انتخاب
جس میں شامل ہر ایک حدیث کو حُجۃ الاسلام امام الاحادیث مُسلم رحمۃ اللہ علیہ نے
معیارِ صحیح کی شرائط پر اچھی طرح جانچنے اور پرکھنے کے بعد منتخب فرمایا

مترجم

علّامہ وحیدُ الزّمان رحمۃ اللہ علیہ

اسلامی کُتب خانہ
فضل الٰہی مارکیٹ ○ چوک اُردو بازار ○ لاہور

نام کتاب ——— صحیح مسلم شریف
مع
شرح نووی مع متن مترجم

مترجم ——— علامہ وحید الزمان رحمۃ اللہ علیہ

ناشر ——— اسلامی کتب خانہ

طابع ——— ممتاز احمد

پرنٹر ——— رضا پرنٹرز

نوٹ

قارئین سے درخواست ہے کہ ہماری تمام تر کوشش (اچھی پروف ریڈنگ، معیاری پرنٹنگ) کے باوجود اس بات کا امکان ہے کہ کہیں کوئی لفظی غلطی یا کوئی اور خامی رہ گئی ہو تو ہمیں مطلع فرمائیں تاکہ آئندہ اشاعت میں اس غلطی یا خامی کو دور کیا جائے۔ شکریہ!

(ادارہ)

فہرست

جلد : ﴿۵﴾

كِتَابُ الْجِهَادِ وَالسِّيَرِ

جہاد اور سفر کا بیان

بَابُ جَوَازِ الْاِغَارَةِ عَلَى الْكُفَّارِ الَّذِيْنَ بَلَغَتْهُمْ دَعْوَةُ الْاِسْلَامِ مِنْ غَيْرِ تَقَدُّمِ الْاِعْلَامِ بِالْاِغَارَةِ

جن کافروں کو دین کی دعوت پہنچ چکی ہو اُن پر بغیر دعوت دیئے حملہ کرنے کا بیان

٤٥١٩ : عَنِ ابْنِ عَوْنٍ قَالَ كَتَبْتُ اِلٰى نَافِعٍ اَسْئَلُهٗ عَنِ الدُّعَآءِ قَبْلَ الْقِتَالِ قَالَ فَكَتَبَ اِلَيَّ اَنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ فِيْ اَوَّلِ الْاِسْلَامِ قَدْ اَغَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى بَنِى الْمُصْطَلِقِ وَهُمْ غَارُّوْنَ وَاَنْعَامُهُمْ تُسْقٰى عَلَى الْمَآءِ فَقَتَلَ مُقَا تِلَتَهُمْ وَسَبٰى سَبْيَهُمْ وَاَصَابَ يَوْمَئِذٍ قَالَ يَحْيٰى اَحْسِبُهٗ قَالَ جُوَيْرِيَةَ اَوِالْبَتَّةَ بِنْتَ الْحَارِثِ قَالَ وَحَدَّثَنِىْ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَ كَانَ فِيْ ذَاكَ الْجَيْشَ۔

۴۵۱۹: ابن عون سے روایت ہے میں نے نافع کو لکھا کہ لڑائی سے پہلے کافروں کو دین کی دعوت دینا ضروری ہے؟ انہوں نے جواب میں لکھا کہ یہ حکم شروع اسلام میں تھا (جب کافروں کو دین کی دعوت نہیں پہنچی تھی) اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بنی مصطلق پر حملہ کیا اور وہ غافل تھے، ان کے جانور پانی پی رہے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قتل کیا ان میں سے جو لڑے اور باقی کو قید کیا۔ اور اسی دن جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت حارث کو پکڑا۔ نافع نے کہا یہ حدیث مجھ سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بیان کی۔ وہ اس لشکر میں شریک تھے۔

تشریح ❁ نوویؒ نے کہا اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ جن کافروں کو اسلام کی دعوت پہنچ چکی ہو ان پر یکا یک حملہ کرنا غفلت کی حالت میں درست ہے اور اس مسئلہ میں تین مذہب ہیں۔ ایک تو یہ کہ مطلقاً اطلاع دینا ضروری ہے یہ قول ہے مالکؒ کا اور ضعیف ہے۔ دوسرے یہ کہ مطلقاً اطلاع دینا ضروری نہیں یہ اس سے بھی زیادہ ضعیف ہے یا باطل ہے۔ تیسرے یہ کہ اگر ان کو دعوت نہ پہنچی ہو تو اطلاع دینا واجب ہے۔ ورنہ مستحب ہے اور یہی صحیح ہے اور یہی مذہب ہے لیث اور شافعیؒ اور ابوثور اور ابن منذر کا اور اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ عربوں کو غلام اور لونڈی بنانا درست ہے کیونکہ بنی مصطلق عرب ہیں خزاعہ کی اولاد اور یہی قول ہے شافعیؒ کا جدید اور مالکؒ اور ابوحنیفہؒ اور اوزاعی کا اور ایک جماعت کے نزدیک عرب ،غلام اور لونڈی نہیں ہو سکتے اور یہی قول قدیم ہے شافعیؒ کا۔

٤٥٢٠ : عَنِ ابْنِ عَوْنٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ وَ قَالَ جُوَيْرِيَةَ بِنْتَ الْحَارِثِ وَلَمْ يَشُكَّ۔

۴۵۲۰: حضرت ابن عون سے بھی مذکورہ بالا حدیث اس سند سے مروی ہے۔

بَابُ تَأْمِيرِ الْإِمَامِ الْأُمَرَآءَ عَلَى الْبُعُوْثِ وَوَصِيَّتِهِ إِيَّاهُمْ بِاٰدَابِ الْغَزْوِ وَغَيْرِهَا

باب: امام امیروں کولڑائی پر کیونکر بھیجے اور ان کولڑائی کے طریقے کیونکر بتلاوے

٤٥٢١ : عَنْ يَحْيَى بْنِ آدَمَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ اَمْلَاهُ عَلَيْنَا اِمْلَاءً۔

۴۵۲۱: سفیان نے کہا کہ اس نے ہمیں حدیث لکھوائی۔

٤٥٢٢ عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَمَّرَ اَمِيْرًا عَلٰى جَيْشٍ اَوْ سَرِيَّةٍ اَوْصَاهُ فِيْ خَاصَّتِهِ بِتَقْوَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَمَنْ مَّعَهٗ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ خَيْرًا ثُمَّ قَالَ اغْزُوْا بِسْمِ اللّٰهِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَاتِلُوا مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ اغْزُوْا وَلَا تَغُلُّوْا وَلَا تَغْدِرُوْا وَلَا تَمْثُلُوْا وَلَا تَقْتُلُوْا وَلِيْدًا وَّاِذَا لَقِيْتَ عَدُوَّكَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ فَادْعُهُمْ اِلٰى ثَلَاثِ خِصَالٍ اَوْخِلَالٍ فَاَيَّتُهُنَّ مَا اَجَابُوْكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ فَاِنْ اَجَابُوْكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ اِلَى التَّحَوُّلِ مِنْ دَارِهِمْ اِلٰى دَارِ الْمُهَاجِرِيْنَ وَاَخْبِرْهُمْ اَنَّهُمْ اِنْ فَعَلُوْا ذٰلِكَ فَلَهُمْ مَّا لِلْمُهَاجِرِيْنَ وَعَلَيْهِمْ مَّا عَلَى الْمُهَاجِرِيْنَ فَاِنْ اَبَوْا اَنْ يَّتَحَوَّلُوْا مِنْهَا فَاَخْبِرْهُمْ اَنَّهُمْ يَكُوْنُوْنَ كَاَعْرَابِ الْمُسْلِمِيْنَ يَجْرِيْ عَلَيْهِمْ حُكْمُ اللّٰهِ الَّذِيْ يَجْرِيْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا يَكُوْنُ لَهُمْ فِي الْغَنِيْمَةِ وَالْفَيْءِ شَيْءٌ اِلَّا اَنْ يُّجَاهِدُوْا مَعَ الْمُسْلِمِيْنَ فَاِنْ هُمْ اَبَوْا فَسَلْهُمُ الْجِزْيَةَ فَاِنْ هُمْ اَجَابُوْكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ فَاِنْ هُمْ اَبَوْا فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ وَقَاتِلْهُمْ وَاِذَا حَاصَرْتَ اَهْلَ حِصْنٍ فَاَرَادُوْكَ اَنْ تَجْعَلَ لَهُمْ ذِمَّةَ اللّٰهِ وَذِمَّةَ نَبِيِّهٖ فَلَا تَجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّةَ اللّٰهِ وَلَا ذِمَّةَ نَبِيِّهٖ ﷺ

۴۵۲۲: بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کو امیر مقرر کرتے لشکر پر یا سریہ پر (سریہ کہتے ہیں چھوٹے ٹکڑے کو اور بعض نے کہا سریہ میں چار سو سوار ہوتے ہیں جو رات کو چھپ کر جاتے ہیں) تو خاص اس کو حکم کرتے اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کا اور اس کے ساتھ والے مسلمانوں کو حکم کرتے بھلائی کرنے کا۔ پھر فرماتے جہاد کرو اللہ تعالیٰ کا نام لے کر، اللہ کے راستہ میں لڑو، اس سے جس نے نہ مانا اللہ کو، جہاد کرو اور چوری نہ کرو لوٹ کے مال میں اور اقرار نہ توڑو اور مثلہ نہ کرو (یعنی ہاتھ' پاؤں' ناک' کان نہ کاٹو) اور مت مارو بچوں کو (جو نابالغ ہوں اور لڑائی کے لائق نہ ہوں) اور جب اپنے دشمن سے ملے مشرکوں سے تو بلا ان کو تین باتوں کی طرف، پھر ان تین باتوں میں سے جو مان لیں تو بھی قبول کر اور باز رہ ان سے (یعنی ان کو مارنے اور لوٹنے سے) پھر بلا ان کو اسلام کی طرف (یہ ایک بات ہوئی ان تین میں سے) اگر وہ مان لیں تو قبول کر اور باز رہ ان سے پھر بلا ان کو اپنے ملک سے نکل کر مہاجرین مسلمانوں کے ملک میں رہنے کے لیے اور کہہ دے ان سے اگر وہ ایسا کریں گے تو جو مہاجرین کے لئے ہے وہ ان کے لئے بھی ہوگا اور جو مہاجرین پر ہے وہ ان پر بھی ہوگا (یعنی نفع اور نقصان دونوں میں مہاجرین کی مثل ہوں گے) اگر وہ اپنے ملک سے نکلنا منظور نہ کریں تو کہہ دے ان سے وہ جنگلی مسلمانوں کی طرح رہیں اور جو اللہ کا حکم مسلمانوں پر چلتا ہے وہ ان پر بھی چلے گا اور ان کو لوٹ اور صلح کے مال سے کچھ حصہ نہیں ملے گا پر جس صورت میں وہ مسلمانوں کے ساتھ لڑیں (کافروں سے تو حصہ ملے گا) اگر وہ اسلام لانے سے انکار کریں تو ان

وَلٰكِنِ اجْعَلْ ذِمَّتَكَ وَذِمَّةَ اَصْحَابِكَ فَاِنَّكُمْ اَنْ تُخْفِرُوْا ذِمَمَكُمْ وَذِمَمَ اَصْحَابِكُمْ اَهْوَنُ مِنْ اَنْ تُخْفِرُوْا ذِمَّةَ اللّٰهِ وَذِمَّةَ رَسُوْلِهٖ وَاِذَا حَاصَرْتَ اَهْلَ حِصْنٍ فَاَرَادُوْكَ اَنْ تُنْزِلَهُمْ عَلٰى حُكْمِ اللّٰهِ فَلَا تُنْزِلْهُمْ عَلٰى حُكْمِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ اَنْزِلْهُمْ عَلٰى حُكْمِكَ فَاِنَّكَ لَا تَدْرِىْ اَتُصِيْبُ حُكْمَ اللّٰهِ فِيْهِمْ اَمْ لَا قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ هٰذَا اَوْنَحْوَهٗ وَ زَادَ اِسْحَاقُ فِىْ اٰخِرِ حَدِيْثِهٖ عَنْ يَحْيَى بْنِ اٰدَمَ قَالَ فَذَكَرْتُ هٰذَا الْحَدِيْثَ لِمُقَاتِلِ بْنِ حَيَّانَ قَالَ يَحْيٰى يَعْنِىْ اَنَّ عَلْقَمَةَ يَقُوْلُهٗ لِابْنِ حَيَّانَ فَقَالَ حَدَّثَنِىْ مُسْلِمُ ابْنُ هَيْصَمٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهٗ۔

سے جزیہ (محصول ٹیلس) مانگ۔ اگر وہ جزیہ دینا قبول کریں تو مان لے اور باز رہ ان سے اگر وہ جزیہ بھی نہ دیں تو اللہ سے مدد مانگ اور لڑ ان سے اور جب تو کسی قلعہ والوں کو گھیرے اور وہ تجھ سے اللہ یا اس کے رسول کی پناہ مانگیں تو اللہ اور رسول کی پناہ نہ دے لیکن اپنی اور اپنے اصحاب کی پناہ دے۔ اس لیے کہ اگر تم سے اپنی اور اپنے یاروں کی پناہ ٹوٹ جائے تو بہتر ہے اس سے کہ اللہ اور اس کے رسول کی پناہ ٹوٹے اور جب تو کسی قلعہ والوں کو گھیرے اور وہ تجھ سے یہ چاہیں کہ اللہ تعالیٰ کے حکم پر تو ان کو باہر نکالے تو مت نکال تو ان کو اللہ کے حکم پر بلکہ نکال ان کو اپنے حکم پر اس لیے کہ تجھے معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ کا حکم تجھ سے ادا ہوتا ہے یا نہیں۔''

تشریح ۞ نووی علیہ الرحمۃ نے کہا کہ مطلب حدیث کا یہ ہے کہ جب وہ اسلام لاویں تو ان کو مدینہ مبارک کی طرف ہجرت کرنا بہتر ہے اگر وہ ہجرت کرلیں تو مہاجرین کے برابر ہو جاویں گے غنیمت اور صلح کے حصہ میں نہیں تو وہ مثل عام لوگوں کے جو جنگل اور دیہات میں رہتے ہیں رہیں گے جو نہ جہاد کرتے ہیں نہ ہجرت ان پر اسلام کے احکام جاری ہوں گے پر غنیمت میں اور صلح کے مال سے حصہ نہ پاویں گے۔ البتہ زکوٰۃ کے مال سے اگر وہ مستحق ہوں تو حصہ پاویں گے امام شافعیؒ نے کہا ہے کہ مساکین وغیرہ کو صدقات میں سے حصہ ملے گا جن کو صلح کے مال میں سے حصہ نہیں اور صلح کا مال لشکر والوں کے لیے ہے اور ان کو صدقات میں سے نہ ملے گا اور ان کی دلیل یہی حدیث ہے لیکن مالکؒ اور ابوحنیفہؒ کے نزدیک دونوں مال برابر ہیں اور کہ ایک دونوں قسموں میں صرف ہو سکتے ہیں۔ اور ابو عبیدؒ نے کہا یہ حدیث منسوخ ہے یہ حکم اوائلِ اسلام میں تھا پر اس کی دلیل نہیں۔ انتہی مختصراً

امام نووی علیہ الرحمۃ نے کہا کہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جزیہ ہر ایک کافر سے لینا درست ہے عربی ہو یا عجمی یا کتابی ہو یا مجوسی یا مشرک وغیرہ۔ مالکؒ اور اوزاعی کا یہی مذہب ہے اور امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک سب کافروں سے جزیہ قبول کیا جاوے گا مگر عرب کے مشرکین اور مجوس سے اور شافعیؒ کے نزدیک جزیہ قبول نہ ہوگا مگر اہل کتاب سے یا مجوس سے عربی ہو یا عجمی۔ اب اختلاف ہے جزیہ کی مقدار میں۔ امام شافعیؒ کے نزدیک کم سے کم ایک دینار ہے سال بھر میں مال دار ہو یا مفلس اور زیادہ جو ٹھہر جائے اور مالکؒ کے نزدیک سونے والوں پر چار دینار ہیں اور چاندی والوں پر چالیس درہم ہیں ہر سال میں اور امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک مال دار پر اڑتالیس درہم ہیں اور متوسط پر چوبیس اور فقیر پر بارہ انتہی۔

٤٥٢٣ : عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا بَعَثَ اَمِيْرًا اَوْ سَرِيَّةً دَعَاهُ فَاَوْصَاهُ وَ سَاقَ الْحَدِيْثَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ سُفْيَانَ۔

۴۵۲۳: حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی امیر لشکر کو روانہ فرماتے تو اس کو بلا کر اسے نصیحت فرماتے۔ باقی حدیث سفیان کی حدیث کے مثل ہے۔

٤٥٢٤: عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ الْوَلِيْدِ عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا۔

۴۵۲۴: مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

بَابُ فِي الْاَمْرِ بِالتَّيْسِيْرِ وَتَرْكِ التَّنْفِيْرِ

باب: معاملہ میں آسانی پیدا کرنے اور نفرت کو ترک کرنے کے بیان میں

٤٥٢٥: عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا بَعَثَ اَحَدًا مِنْ اَصْحَابِهٖ فِيْ بَعْضِ اَمْرِهٖ قَالَ بَشِّرُوْا وَلَا تُنَفِّرُوْا وَيَسِّرُوْا وَلَا تُعَسِّرُوْا۔

۴۵۲۵: ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کسی کو اپنے اصحاب میں سے کوئی کام دے کر بھیجتے تو فرماتے ''خوشخبری سناؤ اور نفرت مت دلاؤ۔ اور آسانی کرو اور دشواری مت ڈالو۔''

تشریح ۞ تاکہ لوگ دین اسلام کو جلدی جلدی قبول کریں۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ فقط وعید کو بیان کرنا اور صرف لوگوں کو ڈرانا خوف دلانا اچھا نہیں بلکہ اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی رحمت اور کرم بخشش کو بھی بیان کرنا ضروری ہے۔ اسی طرح نابالغ لڑکوں اور نومسلموں اور گناہگاروں پر آسانی کرنا چاہئے اور یہ بیان کرنا چاہئے کہ توبہ سب گناہوں کو مٹا دیتی ہے اور اسلام سب گناہوں کو محو کر دیتا ہے۔

٤٥٢٦: عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهٗ وَمَعَاذًا اِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ يَسِّرَا وَلَا تُعَسِّرَا وَبَشِّرَا وَلَا تُنَفِّرَا وَتَطَاوَعَا وَلَا تَخْتَلِفَا۔

۴۵۲۶: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اور معاذ رضی اللہ عنہ کو بھیجا یمن کی طرف تو فرمایا ''آسانی کرو اور دشواری اور سختی مت کرو اور خوش کرو اور نفرت مت دلاؤ اور اتفاق سے کام کرو پھوٹ مت کرو''

٤٥٢٧: عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ حَدِيْثِ شُعْبَةَ وَلَيْسَ فِيْ حَدِيْثِ زَيْدِ ابْنِ اَبِيْ اُنَيْسَةَ وَتَطَاوَعَا وَلَا تَخْتَلِفَ۔

۴۵۲۷: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا اس میں یہ نہیں ہے کہ اتفاق سے کام کرو۔ پھوٹ مت کرو۔

٤٥٢٨: عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِّرُوْا وَلَا تُعَسِّرُوْا وَسَكِّنُوْا وَلَا تُنَفِّرُوْا۔

۴۵۲۸: ترجمہ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا آسانی کرو اور سختی مت کرو اور آرام دو اور نفرت مت دلاؤ۔

بَابُ تَحْرِيْمِ الْغَدْرِ

باب: عہد شکنی حرام ہے

٤٥٢٩: عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جَمَعَ اللّٰهُ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُرْفَعُ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ فَقِيْلَ هٰذِهٖ غَدْرَةُ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ۔

۴۵۲۹: حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جب اللہ تعالیٰ جمع کرے گا سب اگلے اور پچھلوں کو قیامت کے دن ہر ایک دغاباز عہد توڑنے والے کا جھنڈا اونچا کیا جائے گا پھر کہا جائے گا یہ دغابازی ہے فلانے کی جو فلانے کا بیٹا ہے۔''

تشریح ❀ امام نووی علیہ الرحمۃ نے کہا عرب کا قاعدہ تھا کہ مشہور کرنے کے لیے بازار میں جھنڈا کھڑا کرتے، دغاباز وہی ہے جو وعدہ کرے پھر اس کو پورا نہ کرے اور اس حدیث سے دغابازی کی حرمت نکلی خاص کر اس شخص کے لیے جو حاکم ہو کیوں کہ اس کی دغابازی سے ہزاروں خلق اللہ کو نقصان پہنچتا ہے۔ قاضی عیاضؒ نے کہا کہ دونوں دغابازیاں مراد ہو سکتی ہیں ایک امام اور حاکم کی جو اپنی رعیت سے دغابازی کرے یا اور کافروں سے یا جو امانت اللہ تعالیٰ نے اس کو دی ہے اس کا حق ادا نہ کرے یعنی عدل و انصاف نہ کرے خلق اللہ کو آسائش اور راحت نہ دیوے ان کے جان اور مال اور حق پر ناحق ستم کرے۔ دوسرے رعیت کی امام کے ساتھ کہ وہ بیعت کو توڑ ڈالیں اور بلا وجہ شرعی اس کی مخالفت کریں۔

٤٥٣٠ : عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ۔

۴۵۳۰: ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

٤٥٣١ : عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بنِ عُمَرَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ الْغَادِرَ يَنْصِبُ اللّٰهُ لَه لِوَآءً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيُقَالُ اَلَا هٰذِهٖ غَدْرَةُ فُلَانٍ۔

۴۵۳۱: ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

٤٥٣٢ : عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَآءٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

۴۵۳۲: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے ہر دغاباز کے لیے ایک جھنڈا ہوگا قیامت کے دن۔

٤٥٣٣ : عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَآءٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيُقَالُ هٰذِهٖ غَدْرَةُ فُلَانٍ۔

۴۵۳۳: ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

٤٥٣٤ : عَنْ شُعْبَةَ فِيْ هٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَيْسَ فِيْ حَدِيْثِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يُقَالُ هٰذِهٖ غَدْرَةُ فُلَانٍ۔

۴۵۳۴: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا لیکن اس میں یہ الفاظ نہیں ہیں کہ یہ فلانے کی دغابازی ہے۔

٤٥٣٥ : عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَآءٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُعْرَفُ بِهٖ يُقَالُ هٰذِهٖ غَدْرَةُ فُلَانٍ۔

۴۵۳۵: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "ہر دغاباز کا ایک جھنڈا ہوگا قیامت کے دن جس سے وہ پہچانا جاوے گا کہا جاوے گا یہ دغابازی ہے فلانے کی"۔

٤٥٣٦ : عَنْ اَنَسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَآءٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُعْرَفُ بِهٖ۔

۴۵۳۶: انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "ہر دغاباز کا ایک جھنڈا ہوگا قیامت کے دن جس سے اس کی شناخت ہوگی"۔

٤٥٣٧ : عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَآءٌ عِنْدَاِسْتِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

۴۵۳۷: ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ہر دغاباز کے سرین پر ایک جھنڈا ہوگا قیامت کے دن"۔

٤٥٣٨ : عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ غَادِرٍ لِّوَآءٌ يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ يُرْفَعُ لَهٗ بِقَدْرِ غَدْرِهٖ اَلَاوَلَا غَادِرَ اَعْظَمُ غَدْرًا مِّنْ اَمِيْرِ عَآمَّةٍ۔

۴۵۳۸: حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''ہر دغا باز کے لیے ایک جھنڈا ہوگا قیامت کے دن جو بلند کیا جائے گا اس کی دغا بازی کے موافق اور کوئی دغا باز اس سے بڑھ کر نہیں جو خلق اللہ کا حاکم ہو کر دغا بازی کرے''۔

تشریح ۞ کیونکہ اس کی دغا بازی سے ایک عالم کو نقصان پہنچتا ہے برخلاف غریب کی دغا بازی کے اس سے ایک یا دو شخصوں کو نقصان پہنچتا ہے۔

بَابُ جَوَازِ الْخِدَاعِ فِي الْحَرْبِ

باب: لڑائی میں مکر اور حیلہ درست ہے

٤٥٣٩ : عَنْ جَابِرٍ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَرْبُ خُدْعَةٌ۔

۴۵۳۹: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لڑائی مکر اور حیلہ ہے

تشریح ۞ یعنی جنگ میں عقلمندی اور مکر ضروری ہے اور یہ دغا بازی نہیں ہے کیوں کہ دغا اس کو کہتے ہیں جو قول دے کر توڑے اور فریب اور مکر اور چیز ہے وہ کافروں کے ساتھ درست ہے۔ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ حدیث سے جھوٹ بولنا تین مقاموں میں درست ہے ایک لڑائی میں اور مراد اس جھوٹ سے کنایہ ہے اور ظاہر یہ ہے کہ حقیقتاً جھوٹ بھی درست ہے۔

٤٥٤٠ : عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَرْبُ خُدْعَةٌ۔

۴۵۴۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جیسی اوپر گزری۔

بَابُ كَرَاهَةِ تَمَنِّيْ لِقَاءِ الْعَدُوِّ وَاَمْرِ بِالصَّبْرِ عِنْدَ اللِّقَاءِ

باب: جنگ کی آرزو کرنا منع ہے اور جنگ کے وقت صبر کرنا لازم ہے

٤٥٤١ : عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَمَنَّوْا لِقَآءِ الْعَدُوِّ فَاِذَا لَقِيْتُمُوْهُمْ فَاصْبِرُوْا۔

۴۵۴۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''مت آرزو کرو دشمن سے ملنے کی اور جب ملو تو صبر کرو''۔

تشریح ۞ اور استقلال سے لڑو اور میدان سے نہ بھاگو۔

٤٥٤٢ : عَنْ اَبِی النَّضْرِ عَنْ كِتَابِ رَجُلٍ مِّنْ اَسْلَمَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ يُقَالُ لَهٗ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ اَبِیْ اَوْفٰى فَكَتَبَ اِلٰى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ حِيْنَ سَارَ اِلَى الْحَرُوْرِيَّةِ يُخْبِرُهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِيْ بَعْضِ اَيَّامِهِ الَّتِيْ لَقِيَ فِيْهَا الْعَدُوَّ يَنْتَظِرُ حَتّٰى اِذَا مَالَتِ الشَّمْسُ قَامَ

۴۵۴۲: ابوالنضر سے روایت ہے اس نے کتاب پڑھی عبداللہ بن ابی اوفی کی جو قبیلہء اسلم سے تھے اور صحابی تھے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے انہوں نے لکھا عمر بن عبید اللہ کو جب وہ گئے خارجیوں کے پاس جو حرورا میں رہتے تھے (ان سے لڑنے کو) کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جن دنوں میں دشمن سے ملاقات ہوئی انتظار کیا یہاں تک کہ جب آفتاب ڈھل گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور

فِيهِمْ فَقَالَ يَاَيُّهَا النَّاسُ لَا تَتَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ وَاسْئَلُوا اللّٰهَ الْعَافِيَةَ فَاِذَا لَقِيتُمُوْهُمْ فَاصْبِرُوْا وَاعْلَمُوْا اَنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوْفِ ثُمَّ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُمَّ مُنَزِّلَ الْكِتَابِ وَمُجْرِيَ السَّحَابِ وَهَازِمَ الْاَحْزَابِ اهْزِمْهُمْ وَانْصُرْنَا عَلَيْهِمْ۔

فرمایا: ''اے لوگو مت آرزو کرو دشمن سے ملنے کی اور اللہ تعالیٰ سے سلامتی چاہو جب تم دشمن سے ملو تو صبر کرو اور یہ سمجھ لو کہ جنت تلوار کے سائے کے نیچے ہے'' پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہوئے اور فرمایا ''اے اللہ کتاب کے اتارنے والے اور بادل کے چلانے والے اور جتھوں کو بھگا دینے والے بھگا دے ان کو اور ہماری مدد کر ان کے سامنے۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ الدُّعَاءِ بِالنَّصْرِ عِنْدَ لِقَاءِ الْعَدُوِّ

باب: دُشمن سے بھڑتے وقت فتح کی دعا مانگنا

٤٥٤٣ : عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى قَالَ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْاَحْزَابِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ سَرِيْعَ الْحِسَابِ اهْزِمِ الْاَحْزَابَ اللّٰهُمَّ اهْزِمْهُمْ زَلْزِلْهُمْ۔

۴۵۴۳: حضرت عبداللہ بن ابی اوفی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بددعا کی احزاب پر (جس دن کافروں کی کئی جماعتیں آپ سے لڑنے آئی تھیں) ۵ ہجری میں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم خندق میں تھے، تو فرمایا اے اللہ اتارنے والے کتاب کے جلد حساب لینے والے بھگا دے۔ ان جتھوں کو یا اللہ بھگا دے ان کو ہلا دے ان کو۔

٤٥٤٤ : عَنِ ابْنِ اَبِيْ اَوْفٰى يَقُوْلُ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيْثِ خَالِدٍ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ هَازِمَ الْاَحْزَابِ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَهُ اللّٰهُمَّ۔

۴۵۴۴: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٤٥٤٥ : عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَزَادَ ابْنُ عُمَرَ فِيْ رِوَايَتِهٖ مُجْرِيَ السَّحَابِ۔

۴۵۴۵: ترجمہ اس کا وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٤٥٤٦ : عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ يَوْمَ اُحُدٍ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ اِنْ تَشَاْلَا تُعْبَدُ فِي الْاَرْضِ۔

۴۵۴۶: حضرت انسؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے احد کے دن' یا اللہ! اگر تو چاہے تو کوئی تیری پرستش کرنے والا نہ رہے گا زمین میں۔

تشریح ۞ اس میں تسلیم ہے امرالٰہی کی اور رد ہے قدریہ پر جو کہتے ہیں شر کا خالق اللہ نہیں نہ اس کی تقدیر سے ہوتا ہے اور ایک روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے دن یہ فرمایا اور شاید دونوں دن فرمایا ہو۔

بَابُ تَحْرِيْمِ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ فِي الْحَرْبِ

باب: لڑائی میں عورتوں اور بچوں کے مارنے کی ممانعت

٤٥٤٧ : عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ امْرَأَةً وُّجِدَتْ فِيْ بَعْضِ مَغَازِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْتُوْلَةً فَاَنْكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتْلَ النِّسآءِ وَالصِّبْيَانِ۔

۴۵۴۷: عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک عورت پائی گئی ایک لڑائی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جس کو مار ڈالا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع کیا عورتوں اور بچوں کے مارنے سے

تشریح ۞ نوویؒ نے کہا اجماع ہے علماء کا کہ عورتوں اور بچوں کو نہ مارنا چاہئے بشرطیکہ وہ لڑتے نہ ہوں اور جو لڑتے ہوں تو قتل کئے جاویں۔ اسی طرح ضعیف بوڑھوں کا مارنا بھی ناجائز ہے بشرطیکہ وہ مشورہ نہ دیتے ہوں ورنہ قتل کئے جاویں اور نصرانی درویشوں کے مارنے میں اختلاف ہے ۔ مالکؒ اور ابوحنیفہؒ کے نزدیک نہ مارے جاویں گے اور امام شافعیؒ کے نزدیک قتل کئے جاویں گے۔

٤٥٤٨ : عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ وُجِدَتِ امْرَاَةٌ مَّقْتُوْلَةٌ فِيْ بَعْضِ تِلْكَ الْمَغَازِيْ فَنَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ قَتْلِ النِّسَآءِ وَالصِّبْيَانِ ۔

۴۵۴۸: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

بَابُ جَوَازِ قَتْلِ النِّسَآءِ وَالصِّبْيَانِ فِي الْبَيَاتِ مِنْ غَيْرِ تَعَمُّدٍ

باب: رات کو اگر چھاپا ماریں تو عورتوں اور بچوں کا قتل درست ہے بشرطیکہ عمداً نہ ہو

٤٥٤٩ : عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الذَّرَارِيِّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ يُبَيَّتُوْنَ فَيُصِيبُوْنَ مِن نِّسَآءِ هِمْ وَذَرَا رِيِّهِمْ وَقَالَ هُمْ مِنْهُمْ ۔

۴۵۴۹: صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال ہوا مشرکین کی اولاد کا جب رات کے چھاپے میں مارے جائیں اسی طرح عورتیں ان کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا وہ ان میں داخل ہیں۔

تشریح ۞ یعنی دنیا کے حکم میں ہے تو رات کو جب اندھیرا ہو اور شناخت نہ ہو سکے تو بڑوں کے ساتھ اگر عورتیں اور بچے بھی قتل ہو جاویں تو کسی پر گناہ نہیں اور آخرت میں کفار کی اولاد میں اختلاف ہے۔ لیکن صحیح مذہب یہ ہے کہ وہ جنتی ہیں۔ دوسرے یہ کہ وہ جہنمی ہیں۔ تیسرے یہ کہ کچھ معلوم نہیں۔

٤٥٥٠ : عَنِ الصَّعْبِ ابْنِ جَثَّامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نُصِيْبُ فِي الْبَيَاتِ مِنْ ذَرَارِيِّ الْمُشْرِكِيْنَ قَالَ هُمْ مِنْهُمْ ۔

۴۵۵۰: صعب بن جثامہؓ سے روایت ہے میں نے عرض کی یا رسول اللہ ہم رات کے چھاپے میں مشرکوں کی اولاد کو بھی مار ڈالتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''وہ بھی مشرکوں میں داخل ہیں''۔

٤٥٥١ : عَنِ الصَّعْبِ ابْنِ جَثَّامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيْلَ لَهُ لَوْ اَنَّ خَيْلًا اَغَارَتْ مِنَ اللَّيْلِ فَاَصَابَتْ مِنْ اَبْنَاءِ الْمُشْرِكِيْنَ قَالَ هُمْ مِّنْ اٰبَآئِهِمْ۔

۴۵۵۱: صعب بن جثامہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا اگر سوار رات کو حملہ کریں اور مشرکوں کے بچے مارے جائیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''وہ بھی ان کے باپوں میں سے ہیں'' (یعنی مشرکوں میں سے)

بَابُ جَوَازِ قَطْعِ اَشْجَارِ الْكُفَّارِ وَتَحْرِيْقِهَا

باب: کافروں کے درخت کاٹنا اور جلانا درست ہے

٤٥٥٢: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ حَرَّقَ نَخْلَ بَنِي النَّضِيْرِ وَقَطَعَ وَهِيَ الْبُوَيْرَةُ زَادَقُتَيْبَةُ وَابْنُ رُمْحٍ فِيْ حَدِيْثِهِمَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿مَا قَطَعْتُم مِّن لِّينَةٍ اَوْتَرَكْتُمُوْهَا قَآئِمَةً عَلٰى اُصُوْلِهَا فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَلِيُخْزِىَ الْفٰسِقِيْنَ﴾ [الحشر : ٥]

۴۵۵۲: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بنی نضیر کی کھجوروں کے درخت جلوا دیئے اور کاٹ ڈالے جن کو بویرہ کہتے تھے تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری: ''جو درخت تم نے کاٹے یا چھوڑ دیا ان کو کھڑا ہوا اپنی جڑوں پر وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے تھا اس لئے کہ رسوا کرے گناہگاروں کو''

تشریح: نوویؒ نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ کافروں کے درخت کاٹنا یا جلانا اسی طرح ان کے باغ یا کھیت تلف کرنا درست ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ اور مالک اور شافعی اور احمد اور اسحٰق رحمہم اللہ کا اور ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور لیث اور اوزاعی اور ابوثور کے نزدیک درست نہیں۔

٤٥٥٣: عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ نَخْلَ بَنِي النَّضِيْرِ وَحَرَّقَ وَلَهَا يَقُوْلُ حَسَّانُ وَهَانَ عَلٰى سَرَاةِ بَنِيْ لُؤَيٍّ حَرِيْقٌ بِالْبُوَيْرَةِ مُسْتَطِيْرُ۔

۴۵۵۳: حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے۔ رسول اللہؐ نے بنی نضیر کے درخت کٹوا ڈالے اور جلوا دیئے اور حسان بن ثابتؓ کا یہ شعر اسی باب میں ہے۔ ترجمہ اسکا یہ ہے کہ سہل ہوا بنی لوی کے شریفوں اور سرداروں پر جلانا بویرہ کا جس کی انگار اڑ رہی تھی (بنی لوی سے مراد قریش ہیں)۔

٤٥٥٤: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ حَرَّقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نَخْلَ بَنِي النَّضِيْرِ۔

۴۵۵۴: عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی نضیر کے کھجور کے درخت جلوا دیئے۔

بَابُ تَحْلِيْلِ الْغَنَائِمِ لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ خَاصَّةً

باب: اس امت کے لیے خاص لوٹ کا حلال ہونا

٤٥٥٥: عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَا نَبِيٌّ مِّنَ الْاَنْبِيَآءِ فَقَالَ لِقَوْمِهٖ لَا يَتَّبِعْنِيْ رَجُلٌ قَدْ مَلَكَ بُضْعَ امْرَاَةٍ وَّ هُوَيُرِيْدُ اَنْ يَّبْنِيَ بِهَا وَلَمَّا يَبْنِ وَلَا اٰخَرُقَدْ بَنَا بُنْيَانًا وَّلَمَّا يَرْفَعْ سُقُفَهَا وَلَآ اٰخَرُقَدِ اشْتَرٰى غَنَمًا اَوْخَلِفَاتٍ وَّ هُوَ مُنْتَظِرٌ وِّلَا دَهَا قَالَ فَغَزَا فَاَدْنٰى لِلْقَرْيَةِ حِيْنَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ اَوْقَرِيْبًا مِّنْ ذٰلِكَ فَقَالَ لِلشَّمْسِ اَنْتِ مَاْمُوْرَةٌ وَّاَنَا مَاْمُوْرٌ اَللّٰهُمَّ احْبِسْهَا عَلَيَّ

۴۵۵۵: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہؐ نے فرمایا ''جہاد کیا پیغمبروں میں سے ایک پیغمبرؑ نے تو اپنے لوگوں سے کہا میرے ساتھ وہ مرد نہ چلے جس نے نکاح کیا اور وہ چاہتا ہو کہ اپنی عورت سے صحبت کرے اور ہنوز اس نے صحبت نہیں کی اور نہ وہ شخص جس نے مکان بنایا ہو اور ہنوز اس کی چھت بلند نہ کی ہو اور نہ وہ شخص جس نے بکریاں یا گابھن اونٹنیاں خریدی ہوں اور وہ انکے جننے کا امیدوار ہو (اس لیے کہ ان لوگوں کا دل ان چیزوں میں لگا رہے گا اور اطمینان سے جہاد نہ کر سکیں گے) پھر اس پیغمبرؑ نے جہاد کیا تو عصر کے وقت یا عصر کے قریب اس گاؤں کے پاس پہنچا (جہاں جہاد کرنا تھا) تو پیغمبرؑ نے سورج سے کہا تو بھی تابعدار ہے اور میں بھی تابعدار ہوں یا اللہ اس کو روک دے تھوڑی دیر میرے اوپر (تا کہ ہفتہ کی رات نہ آ جائے کیونکہ ہفتہ کو لڑنا حرام تھا اور یہ لڑائی جمعہ کے دن ہوئی تھی) پھر سورج رک گیا

شَيًّا فَحُبِسَتْ عَلَيْهِ حَتّٰى فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ قَالَ فَجَمَعُوْا مَا غَنِمُوْا فَاَقْبَلَتِ النَّارُ لِتَاْكُلَهٗ فَاَبَتْ اَنْ تَطْعَمَهٗ فَقَالَ فِيْكُمْ غُلُوْلٌ فَلْيُبَايِعْنِىْ مِنْ كُلِّ قَبِيْلَةٍ رَجُلٌ فَبَايَعُوْهُ فَلَصِقَتْ يَدُ رَجُلٍ بِيَدِهٖ فَقَالَ فِيْكُمُ الْغُلُوْلُ فَلْتُبَايِعْنِىْ قَبِيْلَتُكَ فَبَايَعَتْهُ قَالَ فَلَصِقَ يَدَهٗ بِيَدِ رُجُلَيْنِ اَوْثَلَاثَةٍ فِيْكُمُ الْغُلُوْلُ اَنْتُمْ غَلَلْتُمْ قَالَ فَاَخْرَجُوْا لَهٗ مِثْلَ رَاْسِ بَقَرَةٍ مِّنْ ذَهَبٍ قَالَ فَوَضَعُوْهُ فِى الْمَالِ وَهُوَ بِالصَّعِيْدِ فَاَقْبَلَتِ النَّارُ فَاَكَلَتْهُ فَلَمْ تَحِلَّ الْغَنَائِمُ لِاَحَدٍ مِّنْ قَبْلِنَا ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ رَاٰى ضَعْفَنَا وَعَجْزَنَا فَطَيَّبَهَا لَنَا۔

یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے فتح دی ان کو پھر لوگوں نے اکٹھا کیا جو لوٹا تھا اور انگار(آسمان سے آئے اس کے کھانے کو۔لیکن اس نے نہ کھایا پیغمبرؑ نے کہا کہ تم میں سے کسی نے چوری کی ہے(جب تو یہ نذر قبول نہ ہوئی) تو تم میں سے ہر گروہ کا ایک آدمی بیعت کرے مجھ سے۔پھر بیعت کی سب نے ۔ایک شخص کا ہاتھ جب پیغمبرؑ کے ہاتھ سے لگا تو پیغمبرؑ نے کہا تم لوگوں میں چوری معلوم ہوتی ہے تو تمہارا قبیلہ مجھ سے بیعت کرے پھر اس قبیلے نے بیعت کی تو دو یا تین آدمیوں کا ہاتھ پیغمبرؑ کے ہاتھ سے لگا تو پیغمبرؑ نے کہا تم نے چوری کی ہے پھر انہوں نے بیل کے سر کے برابر سونا نکال کر دیا وہ بھی اس مال میں رکھا گیا (جو جلانے کے لیے رکھا تھا) زمین پر اور انگارے آئے اس کے کھانے کو اور کھا گئے اس کو اور ہم سے پہلے کسی کے لیے لوٹ درست نہیں ہوئی اور ہم کو درست ہوئی اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری ضعفی اور عاجزی دیکھی تو حلال کر دیا ہمارے لیے لوٹ کو۔‘‘

تشریح ۞ یہ پیغمبر حضرت یوشع بن نون علیہ السلام تھے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے خلیفہ شام کے ملک میں اریحا شہر میں لڑائی ہوئی تھی جمعہ کے دن اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا سے آفتاب کو روک رکھا یہاں تک کہ فتح ہوگئی۔نووی علیہ الرحمۃ نے کہا یہ روکنا اس طرح پر تھا کہ آفتاب پھیر دیا گیا اپنے اگلے مقام پر یا ٹھہر گیا اسی جگہ جہاں تھا۔یا اس کی حرکت دیر میں ہونے لگی اور یہ سب باتیں معجزہ ہیں اور ہمارے پیغمبر ﷺ کے لیے بھی دو بار آفتاب روکا گیا ہے۔ ایک تو خندق کے روز جب عصر کی نماز قضا ہوگئی تھی اور اللہ تعالیٰ نے آفتاب کو پھیر دیا یہاں تک کہ عصر کی نماز پڑھی۔ذکر کیا اس کو طحاوی نے اور کہا کہ اس کے راوی ثقہ ہیں۔دوسرے معراج کی صبح کو جب آپ ﷺ نے قافلہ آنے کی خبر دی تھی۔آفتاب نکلتے ہی۔اس کو یونس ابن بکیر نے سیرۃ ابن اسحٰق کی زیادت میں نقل کیا ہے اور حضرت یوشع بن نون نے نئے بیاہے لوگوں کو اور جانور اور مکان والوں کو جہاد میں نہ لیا کیوں کہ ان کا دل لگا رہے اور ان سے جہاد بخوبی نہ ہو سکے گا۔معلوم ہوا کہ جہاد کرنا فارغ البال لوگوں سے خوب ہوتا ہے اور اگلی امتوں میں معمول تھا کہ قربانی اور غنیمت کے مال کو آسمانی آگ جلا دیتی اور یہی نشانی تھی قبولی کی اور غنیمت کا مال لینا ان کو حلال نہ تھا امت محمدی ﷺ کو حلال ہو گیا۔مترجم کہتا ہے کہ اس حدیث کے ظاہر سے یہ نکلتا ہے کہ آفتاب زمین کے گرد گردش کرتا ہے اور قدیم یونانی حکیموں کا بھی یہ خیال تھا اور مسلمانوں کی ریاضی میں جو انہوں نے یونانیوں سے حاصل کی یہی ثابت ہوا ہے اور ایک طائفہ حکماء کا اور حال کے اہل ہیئت کا قول ہے کہ زمین گردش کرتی ہے اور جو یہی قول صحیح ہو تو حبس شمس سے یہ مراد ہے کہ حبس ارض ہو گیا اور صورۃ گویا حبس شمس ہوا کیوں کہ شمس ظاہر میں چلتا معلوم ہوتا ہے جیسے ریل یا کشتی پر سے تمام پہاڑ اور مکان چلتے نظر آتے ہیں۔اب یہ حبس تھم جانے سے ہو یا پچھلی جگہ چلے جانے یا دیر میں حرکت کرنے سے ہر طرح ممکن ہے اس کی خبر کے متعلق کچھ بھی حدیث میں نہیں بلکہ کتاب آسمانی یعنی توراۃ شریف میں موجود ہے۔پھر جو امر ممکن ہے اس پر اللہ تعالیٰ کو قدرت ہے اور یہ عجیب حماقت کی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ کو ان سب چیزوں کی حرکت دینے کے اور ایک مقررہ راہ پر چلانے اور توپ کے گولے سے کئی حصہ زیادہ تیز پھرانے کی قدرت ہو پھر ٹھہرانے یا روکنے کی قدرت نہ ہو ایسے خیال وہ لوگ کرتے ہیں جن کی عقلیں ضعیف ہیں یا جو بخوبی غور نہیں کرتے ورنہ جس پروردگار نے اتنے بڑے بڑے عالم جو زمین سے ہزاروں لاکھوں حصے بڑے ہیں پیدا کئے اور وہ سب اپنی مقررہ راہوں میں گھوم رہے ہیں اور ممکن نہیں کہ کوئی اپنے مقام سے رتی

برابر ادھر ادھر ہٹے یا دوسرے سے لڑ جاوے کیا اس سے یہ نہیں ہو سکتا کہ ان کو تھام دیوے یا ان کی حرکت خفیف کر دیوے۔ افسوس ان لوگوں نے اللہ کی قدرت اور طاقت پر غور نہیں کیا ورنہ وہ ایسی بیوقوفی کا خیال کبھی نہ کرتے اور شیطان کے اس دھوکے میں نہ پڑتے۔

بَابُ الْاَنْفَالِ

باب: لوٹ کا بیان

٤٥٥٦ : عَنْ مُصْعَبِ ابْنِ سَعْدٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَخَذَ اَبِىْ مِنَ الْخُمُسِ سَيْفًا فَاَتٰى بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَبْ لِيْ هٰذَا فَاَ نْزَلَ اللّٰهُ يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ ۔

۴۵۵۶: مصعب بن سعدؓ سے روایت ہے انہوں نے سنا اپنے باپ سے کہا کہ میں نے خمس میں سے ایک تلوار لی پھر رسول اللہؐ کے پاس آیا اور عرض کیا یہ تلوار مجھ کو بخش دیجئے آپؐ نے انکار کیا تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری: يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ قُلِ الْاَنْفَالُ ...... یعنی پوچھتے ہیں تجھ سے لوٹ کے مالوں کو تو کہہ لوٹ اللہ اور اسکے رسول کیلئے ہے۔

٤٥٥٧ : عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ نَزَلَتْ فِيَّ اَرْبَعُ اٰيَاتٍ اَصَبْتُ سَيْفًا فَاَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ نَفِّلْنِيْهِ فَقَالَ ضَعْهُ ثُمَّ قَامَ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ نَفِّلْنِيْهِ اَجْعَلُ كَمَنْ لَّا غَنَاءَ لَهٗ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ ضَعْهُ مِنْ حَيْثُ اَخَذْتَهٗ قَالَ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ : ﴿يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَ الرَّسُوْلِ﴾ [الأنفال : ١]

۴۵۵۷: مصعب بن سعدؓ سے روایت ہے انہوں نے سنا اپنے باپ سے کہا کہ میرے باب میں چار آیتیں اتریں ایک بار ایک تلوار مجھے ملی لوٹ میں وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس لائی گئی میں نے کہا یا رسول اللہؐ! وہ مجھے عنایت فرمایئے آپؐ نے فرمایا اس کو رکھ دے پھر میں کھڑا ہوا تو رسول اللہؐ نے فرمایا رکھ دے اس کو جہاں سے تو نے لیا ہے میں نے کہا یا رسول اللہ یہ تلوار مجھے دے دیجئے کیا میں اس شخص کی طرح رہوں گا جو نادار ہے۔ تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رکھ دے اس کو جہاں سے تو نے لیا ہے تب یہ آیت اتری: يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ۔

تشریح ۞ سعدؓ نے یہاں ایک ہی آیت کو بیان کیا اور اس آیت میں اختلاف ہے بعض نے کہا منسوخ ہے اس آیت سے وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ اخیر تک۔ اور پہلی آیت کا منسوخ یہ تھا کہ لوٹ سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے۔ پھر دوسری آیت سے ایک خمس اس کا اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ٹھہرا اور چار خمس مجاہدین کے اور یہی قول ہے ابن عباسؓ کا اور ایک جماعت کا اور بعضوں نے کہا یہ آیت محکم ہے اور امام کو اختیار ہے کہ غنائم میں سے جس کو جس قدر چاہے انعام دیوے اور بعض نے کہا یہ آیت خاص سرایا کے لوٹ میں ہے دوسری روایت میں ہے کہ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تلوار سعد کو دے دی اور فرمایا اللہ نے مجھ کو دی اور میں نے تجھ کو دی۔ (نووی)

٤٥٥٨ : عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً وَّاَنَا فِيْهِمْ قِبَلَ نَجْدٍ فَغَنِمُوْا اِبِلًا كَثِيْرًا فَكَانَتْ سُهْمَانُهُمْ اثْنَىْ عَشَرَ بَعِيْرًا اَوْ اَحَدَ عَشَرَ بَعِيْرًا وَّنُفِّلُوْا بَعِيْرًا بَعِيْرًا ۔

۴۵۵۸: ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سریہ بھیجا میں بھی اس میں تھا نجد کی طرف وہاں بہت سے اونٹ لوٹ میں آئے تو ہر ایک کے حصہ میں بارہ بارہ یا گیارہ گیارہ اونٹ آئے اور ایک ایک اونٹ انعام میں ملا۔

تشریح ❁ نوویؒ نے کہا انعام یعنی نفل پر اجماع ہے علماء کا۔ لیکن اختلاف ہے کہ یہ نفل کہاں سے دیا جاوے گا آیا اصل لوٹ سے یا اس کی چار خمس میں سے یا خمس کے خمس میں سے اور شافعیؒ کے تینوں قول ہیں اور صحیح یہ ہے کہ وہ خمس کے خمس میں سے دیا جاوے گا اور یہی مذہب ہے ابن مسیّب اور مالکؒ اور ابوحنیفہؒ کا اور حسن بصری اور اوزاعی اور احمد اور ابوثورؒ کے نزدیک لوٹ میں سے دیا جاوے گا اور نفل امام کی رائے پر منحصر ہے۔ جن لوگوں کو مناسب سمجھے دیوے چنانچہ ابن عمرؓ نے جو یہ کہا کہ انعام میں سے ایک ایک اونٹ اس سے یہی غرض ہے کہ جو لوگ انعام کے مستحق تھے ان کو ملا نہ سب لوگوں کو سریہ کے۔ (نووی مختصراً)

٤٥٥٩ : عَنِ ابْنِ عُمَرَ بَعَثَ سَرِيَّةً قِبَلَ نَجْدٍ وَّفِيهِمُ ابْنُ عُمَرَ وَاَنَّ سُهْمَا نَهُمْ بَلَغَ اثْنَىْ عَشَرَ بَعِيْرًا وَّنُفِلُوْاسِوٰى ذٰلِكَ بَعِيْرًا فَلَمْ يُغَيِّرْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۴۵۵۹: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا

٤٥٦٠ : عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ سَرِيَّةً اِلٰى نَجْدٍ فَخَرَجْتُ فِيْهَا فَاَصَبْنَا اِبِلاً وَّ غَنَمًاف بَلَغَتْ سُهْمَانُنَا اثْنَىْ عَشَرَ بَعِيْرًا وَّنَفَّلَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعِيْرًا بَعِيْرًا۔

۴۵۶۰: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا

٤٥٦١ : عَنْ نَافِعٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِهِمْ۔

۴۵۶۱: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا

٤٥٦٢ : عَنْ نَّافِعٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَحَدِيْثِهِمْ۔

۴۵۶۲: ترجمہ اس کا وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٤٥٦٣ : عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ نَفَّلَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَلًا سِوٰى نَصِيْبِنَا مِنَ الْخُمُسِ فَاَصَا بَنِىْ شَارِفٌ وَالشَّارِفُ الْمُسِنُّ الْكَبِيْرُ۔

۴۵۶۳: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سوا ہمارے حصہ کے خمس میں سے زیادہ دیا تو میرے حصہ میں ایک شارف آیا شارف کہتے ہیں بڑے مُسِن اونٹ کو۔

٤٥٦٤ : عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ بَلَغَنِىْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً بِنَحْوِ حَدِيْثِ ابْنِ رَجَآءٍ۔

۴۵۶۴: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا

٤٥٦٥ : عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ يُنَفِّلُ بَعْضَ مَنْ يَّبْعَثُ مِنَ السَّرَايَا لِاَنْفُسِهِمْ خَاصَّةً سِوٰى قَسْمِ عَآمَّةِ الْجَيْشِ وَالْخُمُسُ فِىْ ذٰلِكَ

۴۵۶۵: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی بعض سریہ والوں کو زیادہ دیتے بہ نسبت اور تمام لشکر والوں کے اور خمس ان سب مالوں میں واجب تھا

وَاجِبٌ كُلُّه۔

بَابُ اسْتِحْقَاقِ الْقَاتِلِ سَلَبَ الْقَتِيْلِ

باب: قاتلوں کومقتول کا سامان دلانا

٤٥٦٦ : عَنْ اَبِیْ مُحَمَّدٍ الْاَنْصَارِیِّ وَكَانَ جَلِيْسًا لِاَبِیْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ اَبُوْ قَتَادَةَ وَاقْتَصَّ الْحَدِيْثَ۔

۴۵۶۶: ابومحمد انصاریؒ سے روایت ہے وہ مصاحب تھے ابوقتادہ کے کہا کہ ابوقتادہ نے بیان کیا پھر ذکر کیا حدیث کو (جیسے آگے آتی ہے)

تشریح ۞ یہاں امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے عادت کے خلاف کیا کہ حدیث بیان کرنے سے پہلے اس کے متابعات کو ذکر کیا۔

٤٥٦٧ : عَنْ اَبِیْ مُحَمَّدٍ مَّوْلٰی اَبِیْ قَتَادَةَ اَنَّ اَبَا قَتَادَةَ قَالَ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ۔

۴۵۶۷: ابوقتادہ سے ایسی ہی روایت ہے جیسے۔ آگے آتی ہے

٤٥٦٨ : عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حُنَيْنٍ فَلَمَّا الْتَقَيْنَا كَانَتْ لِلْمُسْلِمِيْنَ جَوْلَةٌ قَالَ فَرَاَيْتُ رَجُلًا مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ قَدْ عَلَا رَجُلًا مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَاسْتَدَرْتُ اِلَيْهِ حَتّٰى اَتَيْتُهٗ مِنْ وَّرَآئِهٖ فَضَرَبْتُهٗ عَلٰى حَبْلِ عَاتِقِهٖ وَاَقْبَلَ عَلَیَّ فَضَمَّنِیْ ضَمَّةً وَّجَدْتُّ مِنْهَا رِيْحَ الْمَوْتِ ثُمَّ اَدْرَكَهُ الْمَوْتُ فَاَرْسَلَنِیْ فَلَحِقْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ فَقَالَ مَا لِلنَّاسِ فَقُلْتُ اَمْرُ اللّٰهِ ثُمَّ اِنَّ النَّاسَ رَجَعُوْا وَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ قَتَلَ قَتِيْلًا لَّهٗ عَلَيْهِ بَيِّنَةٌ فَلَه سَلَبُهٗ قَالَ فَقُمْتُ فَقُلْتُ مَنْ يَّشْهَدُ لِیْ ثُمَّ جَلَسْتُ ثُمَّ قَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ قَالَ فَقُمْتُ فَقُلْتُ مَنْ يَّشْهَدُ لِیْ ثُمَّ جَلَسْتُ ثُمَّ قَالَ ذٰلِكَ الثَّالِثَةَ فَقَالَ فَقُمْتُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَالَكَ يَآ اَبَا قَتَادَةَ فَقَصَصْتُ عَلَيْهِ الْقِصَّةَ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ صَدَقَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۴۵۶۸: ابوقتادہؓ سے روایت ہے ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے جس سال حنین کی لڑائی ہوئی جب ہم لوگ دشمنوں سے بھڑے تو مسلمانوں کو شکست ہوئی (یعنی کچھ مسلمان بھاگے اور رسول اللہ ﷺ اور کچھ لوگ آپ ﷺ کے ساتھ میدان میں جمے رہے) پھر میں نے ایک کافر کو دیکھا وہ ایک مسلمان پر چڑھا تھا (اس کے مارنے کو) میں گھوم کر اس کی طرف آیا اور ایک مار لگائی مونڈھے اور گردن کے بیچ میں اس نے مجھ کو ایسا دبایا کہ موت کی تصویر میری آنکھوں میں پھر گئی بعد اس کے وہ خود مر گیا اور اس نے مجھ کو چھوڑ دیا میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملا انہوں نے کہا لوگوں کو کیا ہو گیا (جو ایسا بھاگ نکلے) میں نے کہا اللہ تعالیٰ کا حکم ہے۔ پھر لوگ لوٹے اور رسول اللہ ﷺ بیٹھے آپ نے فرمایا جس نے کسی کو مارا ہو اور وہ گواہ رکھتا ہو تو سامان اس کا وہی لے۔ ابوقتادہ نے کہا یہ سن کر میں کھڑا ہوا پھر میں نے کہا میرا گواہ کون ہے بعد اس کے میں بیٹھ گیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دوبارہ ایسا ہی فرمایا۔ میں کھڑا ہوا پھر میں نے کہا میرے لیے کون گواہی دے گا میں بیٹھ گیا۔ پھر تیسری بار آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسا ہی فرمایا میں کھڑا ہوا آخر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا ہوا تجھے اے ابوقتادہ میں نے سارا قصہ بیان کیا ایک شخص بولا سچ کہتے ہیں ابوقتادہؓ یا رسول اللہ ﷺ اس شخص کا سامان میرے پاس ہے تو راضی کر دیجئے ان کو اپنا حق مجھے دیدیں۔ یہ سن کر حضرت ابوبکر صدیقؓ نے کہا نہیں اللہ کی قسم! ایسا کبھی نہیں ہوگا اور

وَسَلَّمَ سَلَبُ ذٰلِكَ الْقَتِيْلِ عِنْدِيْ فَارْضِهِ مِنْ حَقِّهٖ فَقَالَ اَبُوْبَكْرِ الصِّدِّيْقُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ لَاهَا اللّٰهِ اِذًا لَّايَعْمِدُ اِلٰى اَسَدٍ مِّنْ اُسْدِ اللّٰهِ يُقَاتِلُ عَنِ اللّٰهِ وَعَنْ رَّسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُعْطِيْكَ سَلَبَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ فَاَعْطِهٖ اِيَّاهُ فَاَعْطَانِيْ قَالَ فَبِعْتُ الدِّرْعَ فَابْتَعْتُ بِهٖ مَخْرَفًا فِيْ بَنِيْ سَلِمَةَ فَاِنَّهٗ لَاَوَّلُ مَالٍ تَاَثَّلْتُهٗ فِي الْاِسْلَامِ وَفِيْ حَدِيْثِ اللَّيْثِ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ كَلَّا لَا يُعْطِيْهِ اُضَيْبِعَ مِنْ قُرَيْشٍ وَّيَدَعُ اَسَدًا مِّنْ اُسْدِ اللّٰهِ وَفِيْ حَدِيْثِ اللَّيْثِ لَاَوَّلُ مَالٍ تَاَثَّلْتُهٗ۔

رسول اللہ ﷺ کبھی قصد نہ کریں اللہ تعالیٰ کے شیروں میں سے ایک شیر کا جو لڑتا ہے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اسباب تجھے دلانے کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوبکر سچ کہتے ہیں۔ (اس حدیث سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی کہ انہوں نے رسول اللہؐ کے سامنے فتویٰ دیا اور آپ ﷺ نے انکے فتوے کو سچ کہا) تو دے دیا ابوقتادہ کو وہ سامان پھر اس نے وہ سامان مجھ کو دے دیا۔ ابوقتادہؓ نے کہا میں نے (اس سامان میں سے) زرہ کو بیچا اور اس کے بدل ایک باغ خریدا بنوسلمہ کے محلّہ میں اور یہ پہلا مال ہے جس کو میں نے کمایا اسلام کی حالت میں۔ اور لیث کی روایت میں یہ ہے کہ ابوبکر صدیقؓ نے کہا ہرگز نہیں رسول اللہؐ یہ اسباب کبھی نہ دیں گے قریش کی ایک لومڑی کو۔ کبھی نہ چھوڑیں گے ایک شیر کو اللہ کے شیروں میں سے۔

تشریح ۞ یعنی مقتول کا سامان قاتل کو ملے گا۔ یہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رغبت دینے کے لیے فرمایا تا کہ لوگ لڑائی کے لیے مستعد ہوں اور کافروں کو ماریں۔ نوویؒ نے کہا علماء نے اختلاف کیا ہے اس حدیث کے معنی میں تو شافعیؒ اور مالک اور اوزاعی اور لیث اور ثوری اور ابوثور اور احمد اور اسحٰق اور ابن جریر کے نزدیک تمام لڑائیوں میں مقتول کا سامان قاتل ہی کو ملے گا خواہ حاکم نے ایسا حکم دیا ہو یا نہ دیا ہو اور امام ابوحنیفہ اور مالک کے نزدیک یہ سامان مال غنیمت میں شریک کیا جاوے گا اور اس میں سب کا حصہ ہوگا مگر جب حاکم حکم ایسا دے تو قاتل ہی کو ملے گا۔

نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا صحیح مسلم کے نسخوں میں ضبیع ہے ضاد معجمہ اور عین سے جو تصغیر ہے خلاف قیاس ضبع کی اور ضبع کفتار کو کہتے ہیں اور بعض نسخوں میں صبیغ ہے صاد مہملہ اور غین معجمہ سے جس کے معنی بدرنگ یا وہ ایک چڑیا ہے اور مقصود اس سے تحقیر ہے اس شخص کی بمقابلہ ابو قتادہؓ کے۔

٤٥٦٩ : عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَنَّهٗ قَالَ بَيْنَآ اَنَا وَاقِفٌ فِي الصَّفِّ يَوْمَ بَدْرٍ نَظَرْتُ عَنْ يَّمِيْنِيْ وَشِمَالِيْ فَاِذَا اَنَابَيْنَ غُلَامَيْنِ مِنَ الْاَنْصَارِ حَدِيْثَةٍ اَسْنَا نُهُمَا تَمَنَّيْتُ لَوْكُنْتُ بَيْنَ اَضْلَعَ مِنْهُمَا فَغَمَزَ نِيْ اَحَدُهُمَا فَقَالَ يَاعَمِّ هَلْ تَعْرِفُ اَبَاجَهْلٍ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ وَحَاجَتُكَ اِلَيْهِ يَا ابْنَ اَخِيْ قَالَ اُخْبِرْتُ اَنَّهٗ يَسُبُّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَئِنْ

۴۵۶۹: عبدالرحمٰن بن عوفؓ سے روایت ہے میں بدر کی لڑائی میں صف میں کھڑا ہوا تھا میں نے اپنے داہنی اور بائیں طرف دیکھا تو دو انصار کے لڑکے نظر آئے نوجوان اور کم عمر۔ میں نے آرزو کی کاش میں ان سے زور آور شخص کے پاس ہوتا (یعنی آزو بازو اچھے قوی لوگ ہوتے تو زیادہ اطمینان ہوتا) اتنے میں ان میں سے ایک نے مجھے دبایا اور کہا اے چچا تم ابوجہل کو پہچانتے ہو۔ میں نے کہا ہاں اور تیرا کیا مطلب ہے ابوجہل سے اے بیٹے میرے بھائی کے اس نے کہا میں نے سنا ہے کہ ابوجہل رسول اللہ ﷺ کو برا کہتا ہے قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ اگر میں ابوجہل کو پاؤں تو اس

رَأَيْتُهُ يُفَارِقُ سَوَادِيْ سَوَادَهُ حَتّٰى يَمُوْتَ الْاَعْجَلُ مِنَّا قَالَ فَتَعَجَّبْتُ لِذٰلِكَ فَغَمَزَنِي الْاٰخَرُ فَقَالَ مِثْلَهَا قَالَ فَلَمْ اَنْشَبْ اَنْ نَظَرْتُ اِلٰى اَبِيْ جَهْلٍ يَزُوْلُ فِي النَّاسِ فَقُلْتُ اَلَاتَرَيَانِ هٰذَا صَاحِبُكُمَا الَّذِيْ تَسْاَلَانِ عَنْهُ قَالَ فَابْتَدَرَاهُ فَضَرَبَاهُ بِسَيْفِهِمَا حَتّٰى قَتَلَاهُ ثُمَّ انْصَرَفَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَاهُ فَقَالَ اَيُّكُمَا قَتَلَهُ فَقَالَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا اَنَا قَتَلْتُهُ فَقَالَ هَلْ مَسَحْتُمَا سَيْفَيْكُمَا قَالَا لَا فَنَظَرَ فِي السَّيْفَيْنِ فَقَالَ كِلَاكُمَا قَتَلَهُ وَقَضٰى بِسَلَبِهِ لِمُعَاذِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ جَمُوْحٍ وَالرَّجُلَانِ مَعَاذُ ابْنُ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوْحِ وَمَعَاذُ بْنُ عَفْرَآءَ۔

سے جدا نہ ہوں جب تک ایک نہ مر لے جس کی موت پہلے نہ آئی ہو۔عبدالرحمٰنؓ نے کہا مجھ کو تعجب ہوا اس کے ایسا کہنے سے (بچہ ہو کر ابوجہل ایسے قوی ہیکل کے مارنے کا ارادہ رکھتا ہے) پھر دوسرے نے مجھ کو دبایا اور ایسا ہی کہا تھوڑی دیر نہیں گزری تھی کہ میں نے ابوجہل کو دیکھا وہ پھر رہا ہے لوگوں میں۔ میں نے ان دونوں لڑکوں سے کہا یہی وہ شخص ہے جس کو تم پوچھتے تھے یہ سنتے ہی وہ دونوں دوڑے اور تلواروں سے اسے مارا یہاں تک کہ مار ڈالا پھر دونوں لوٹ کر رسول اللہؐ کے پاس آئے اور یہ حال بیان کیا۔آپؐ نے پوچھا تم میں سے کس نے اس کو مارا۔ ہر ایک بولنے لگا میں نے مارا آپؐ نے فرمایا کیا تم نے اپنی تلواریں صاف کر لیں؟ وہ بولے نہیں تب آپؐ نے دونوں کی تلواریں دیکھیں اور فرمایا تم دونوں نے اس کو مارا ہے۔ پھر اس کا سامان معاذ بن عمرو بن جموح کو دلایا اور وہ دونوں لڑکے یہی تھے ایک معاذ بن عمرو بن جموح اور دوسرے معاذ بن عفراء۔

تشریح: نوویؒ نے کہا اگرچہ دونوں شخص ابوجہل کے مارنے میں شریک تھے پر معاذ بن عمرو نے پہلے زخم کاری لگایا ہوگا اور ابوجہل اس زخم کی وجہ سے گر کر مرا ہوگا تو آپ ﷺ نے اس کا سامان معاذ بن عمرو ہی کو دلایا۔ کیوں کہ درحقیقت قاتل وہی تھا گو دوسرے نے بھی بعد کو زخمی کیا ہو اور یہ فرمایا تم دونوں نے مارا تو دونوں کا دل خوش کرنے کو فرمایا یہ ہمارا مذہب ہے اور امام مالکؒ کے نزدیک امام کو اختیار ہے جس کو چاہے مقتول کا سامان دیوے اور امام بخاریؒ کی ایک روایت میں ہے کہ ابوجہل کے قاتل عفراء کے دونوں بیٹے تھے اور ایک روایت میں ہے کہ عبداللہ بن مسعودؓ نے اس کو مارا اور شاید سب قتل میں شریک ہوں۔

٤٥٧٠ : عَنْ عَوْفِ ابْنِ مَالِكٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَتَلَ رَجُلٌ مِّنْ حِمْيَرَ رَجُلًا مِّنَ الْعَدُوِّ فَاَرَادَ سَلَبَهُ فَمَنَعَهُ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ وَكَانَ وَالِيًا عَلَيْهِمْ فَاَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ فَاَخْبَرَهُ فَقَالَ لِخَالِدٍ مَّامَنَعَكَ اَنْ تُعْطِيَهُ سَلَبَهُ قَالَ اسْتَكْثَرْتُهُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ ادْفَعْهُ اِلَيْهِ فَمَرَّ خَالِدٌ بِعَوْفٍ فَجَرَّ بِرِدَآئِهِ ثُمَّ قَالَ هَلْ اَنْجَزْتُ لَكَ مَاذَكَرْتُ لَكَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتُغْضِبَ فَقَالَ لَا تُعْطِهِ يَاخَالِدُ لَا تُعْطِهِ يَا

۴۵۷۰: حضرت عوف بن مالک سے روایت ہے حمیر (قبیلہ) کے ایک شخص نے دشمنوں میں سے ایک شخص کو مارا اور اس کا سامان لینا چاہا لیکن خالد بن ولید نے جو (سردار تھے لشکر کے رسول اللہ ﷺ کی طرف سے) نہ دیا اور وہ حاکم تھے۔تو عوف بن مالکؓ رسول اللہؐ کے پاس آئے اور آپؐ سے یہ حال بیان کیا آپؐ نے خالدؓ سے فرمایا تم نے اس کو سامان کیوں نہ دیا؟ خالد بن ولیدؓ نے کہا وہ سامان بہت تھا یا رسول اللہؐ (تو میں نے وہ سب دینا مناسب نہ جانا) آپؐ نے فرمایا دے دے اس کو۔ پھر خالد،عوفؓ کے سامنے سے نکلے اور اُن کی چادر کھینچی اور کہا جو میں نے بیان کیا تھا۔رسول اللہؐ سے وہی ہوا نا (یعنی خالدؓ کو شرمندہ کیا کہ آخر تم کو سامان دینا پڑا) یہ سن کر رسول اللہؐ غصہ ہوئے اور فرمایا اے خالد مت دے اس کو اے خالد مت دے اس کو کیا تم

خَالِدُ هَلْ اَنْتُمْ تَارِكُوْنَ لِيْ اُمَرَآئِيْ اِنَّمَا مَثَلُكُمْ وَمَثَلُهُمْ كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَرعٰى اِبِلًا اَوْغَنَمًا فَرَعَاهَا ثُمَّ تَحَيَّنَ سَقْيَهَا فَاَوْرَدَهَا حَوْضًا فَشَرَعَتْ فِيْهِ فَشَرِبَتْ صَفْوَهٗ وَتَرَكَتْ كَدْرَهٗ فَصَفْوُهٗ لَكُمْ وَكَدْرُهٗ عَلَيْهِمْ۔

چھوڑنے والے ہو میرے سرداروں کو تمہاری ان کی مثال ایسی ہے جیسے کسی نے اونٹ یا بکریاں چرانے کو لیں پھر چرایا ان کو اور ان کی پیاس کا وقت دیکھ کر حوض پر لایا، انہوں نے پینا شروع کیا پھر صاف صاف پی گئیں اور تلچھٹ چھوڑ دیا تو صاف (یعنی اچھی باتیں) تو تمہارے لیے ہیں اور بری باتیں سرداروں پر ہیں (یعنی بدنامی اور مواخذہ ان سے ہو)۔

تشریح ۞ یہ واقعہ غزوۂ موتہ کا ہے جو ۸ھ میں ہوا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو تین ہزار لشکر کا سردار مقرر کر کے شام کے ملک میں بھیجا اور فرمایا کہ اگر زید شہید ہوں تو جعفر طیارؓ سردار ہیں اور اگر جعفر بھی شہید ہوں تو عبداللہ بن رواحہ سردار ہیں۔ چنانچہ موتہ میں جو شام میں ایک قریہ ہے لڑائی ہوئی اور اتفاق سے تینوں سردار شہید ہوئے آخر خالدؓ بن الولید مسلمانوں کی صلاح سے سردار ہوئے، آٹھ تلواریں ان کی لڑتے لڑتے ٹوٹ گئیں، خوب لڑے جب اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو فتح دی حالانکہ نصاریٰ کا لشکر شمار میں ایک لاکھ تھا اور مسلمان تین ہزار تھے، حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عوفؓ کے طعنہ سے جو خالد کو رنج ہوا وہ دفعہ کیا اور ان کی بات رکھ لی تاکہ مسلمان سرداروں کی اطاعت کریں اور سرداروں کا رعب باقی رہے۔ نوویؒ نے کہا اس میں یہ اشکال ہوتا ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ذی حق کے حق کو کیسے روکا اور اس کا جواب یہ ہے کہ شاید آپ ﷺ نے بعد کو دیا ہو لیکن اس وقت نہ دیا تاکہ خالدؓ کو رنج نہ ہو۔ دوسرے یہ کہ آپ ﷺ نے اس کا بدل قاتل کو کچھ اور دلایا ہو۔ جس سے وہ اس سامان کے چھوڑنے پر راضی ہو گیا ہو اور اس میں مصلحت بھی تھی انتہیٰ۔

٤٥٧١: عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ مَنْ خَرَجَ مَعَ زَيْدِ ابْنِ حَارِثَةَ فِيْ غَزْوَةِ مُؤْتَةَ وَرَافَقَنِيْ مَدَدِيٌّ مِنَ الْيَمَنِ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِهٖ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ فِي الْحَدِيْثِ قَالَ عَوْفٌ فَقُلْتُ يَاخَالِدُ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى بِالسَّلَبِ لِلْقَاتِلِ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنِّيْ اسْتَكْثَرْتُهٗ۔

۴۵۷۱: عوف بن مالک اشجعی سے روایت ہے جو لوگ زید بن حارثہ کے ساتھ گئے میں ان کے ساتھ گیا غزوہ موتہ میں اور میری مدد یمن سے بھی آ پہنچی۔ پھر بیان کیا حدیث کو اسی طرح جیسے اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ عوف نے کہا اے خالد تم کو معلوم نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سامان قاتل کو دلایا ہے خالد نے کہا بے شک۔ مگر مجھے یہ سامان بہت معلوم ہوتا ہے۔

٤٥٧٢: عَنْ سَلَمَةَ ابْنِ الْاَكْوَعِ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَوَازِنَ فَبَيْنَا نَحْنُ نَتَضَحّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْجَآءَ رَجُلٌ عَلٰى جَمَلٍ اَحْمَرَ فَاَنَاخَهٗ ثُمَّ انْتَزَعَ طَلَقًا مِّنْ حَقَبِهٖ فَقَيَّدَ بِهِ الْجَمَلَ ثُمَّ تَقَدَّمَ يَتَغَدّٰى مَعَ الْقَوْمِ وَجَعَلَ يَنْظُرُ وَفِيْنَا ضَعْفَةٌ وَرِقَّةٌ مِّنَ الظَّهْرِ وَبَعْضُنَا مُشَاةٌ اِذْخَرَجَ يَشْتَدُّ

۴۵۷۲: سلمہ بن اکوع سے روایت ہے ہم نے جہاد کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہوازن کا جو ۸ ہجری میں ہوا۔ ایک دن ہم صبح کا ناشتہ کر رہے تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ اتنے میں ایک شخص آیا، لال اونٹ پر سوار، اس کو بٹھایا پھر ایک تسمہ اس کی کمر پر سے نکالا اور اس سے باندھ دیا۔ بعد اس کے آیا اور لوگوں کے ساتھ کھانا کھانے لگا اور اِدھر اُدھر دیکھنے لگا (وہ جاسوس گوئندہ تھا کافروں کا) اور ہم لوگ ان دنوں ناتواں تھے اور بعض پیدل بھی تھے (جس کے

فَاَتٰى جَمَلَهٗ فَاَطْلَقَ قَيْدَهٗ ثُمَّ اَنَاخَهٗ وَقَعَدَ عَلَيْهِ فَاَثَارَهٗ فَاشْتَدَّ بِهِ الْجَمَلُ فَاتَّبَعَهٗ رَجُلٌ عَلٰى نَاقَةٍ وَرْقَاءَ قَالَ سَلَمَةُ وَخَرَجْتُ اشْتَدُّ فَكُنْتُ عِنْدَ وَرِكِ النَّاقَةِ ثُمَّ تَقَدَّمْتُ حَتّٰى كُنْتُ عِنْدَ وَرِكِ الْجَمَلِ ثُمَّ تَقَدَّمْتُ حَتّٰى اَخَذْتُ بِخِطَامِ الْجَمَلِ فَاَنَخْتُهٗ فَلَمَّا وَضَعَ رُكْبَتَهٗ فِى الْاَرْضِ اخْتَرَطْتُ سَيْفِىْ فَضَرَبْتُ رَاْسَ الرَّجُلِ فَنَدَرَ ثُمَّ جِئْتُ بِالْجَمَلِ اَقُوْدُهٗ عَلَيْهِ رَحْلُهٗ وَسِلَاحُهٗ فَاسْتَقْبَلَنِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ مَعَهٗ فَقَالَ مَنْ قَتَلَ الرَّجُلَ ؟ قَالُوا ابْنُ الْاَكْوَعِ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ لَهٗ سَلَبُهٗ اَجْمَعُ ۔

پاس سواری نہ تھی) اتنے میں ایکا ایک دوڑا اور اپنے اونٹ کے پاس آیا اور اس کا تسمہ کھولا اس کو بٹھایا پھر آپ اس پر بیٹھا اور اونٹ کو کھڑا کیا اونٹ اس کو لے کر بھاگا (اب چلا کافروں کو خبر دینے کے لئے) ایک شخص نے اس کا پیچھا کیا خاکی رنگ کی اونٹنی پر۔ سلمہ نے کہا میں پیدل دوڑتا چلا پہلے میں اونٹنی کے سرین کے پاس تھا (جو اس کے تعاقب میں جا رہی تھی) میں اور آگے بڑھا یہاں تک کہ اونٹ کی نکیل میں نے پکڑ لی اس کو بٹھایا جونہی اونٹ نے اپنا گھٹنا زمین پر ٹیکا میں نے تلوار سونتی اور اس مرد کے سر پر ایک وار کیا وہ گر پڑا پھر میں اونٹ کو کھینچتا ہوا اس کے سامان اور ہتھیار سمیت لے کر آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں کے ساتھ تھے جو آگے تشریف لائے تھے (میرے انتظار میں) مجھ سے ملے اور پوچھا کس نے مارا اس مرد کو؟ لوگوں نے کہا اکوع کے بیٹے نے آپ ﷺ نے فرمایا اس کا سب سامان اکوع کے بیٹے کا ہے۔

تشریح ۞ اس حدیث سے یہ نکلا کہ جاسوس حربی کا قتل درست ہے اور اس پر اتفاق ہے اور جاسوس ذمی کا بھی قتل مالکؒ اور اوزاعیؒ کے نزدیک درست ہے اس لیے کہ جاسوسی سے اس کا عہد ٹوٹ گیا اور جمہور کے نزدیک عہد نہ ٹوٹے گا اور جاسوس مسلمان کو سزا دیں گے اکثر کا یہی قول ہے اور مالکیہ کے نزدیک اس کو قتل کریں گے۔ (نووی مختصراً)

بَابُ التَّنْفِيْلِ وَفِدَاءِ الْمُسْلِمِيْنَ بِالْاُسَارٰى

باب: قیدیوں کے ذریعے مسلمانوں قیدیوں کو آزاد کروانے کا بیان

٤٥٧٣ : عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ قَالَ غَزَوْنَا فَزَارَةَ وَعَلَيْنَا اَبُوْبَكْرٍ اَمَّرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا فَلَمَّا كَانَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْمَاءِ سَاعَةٌ اَمَرَنَا اَبُوْبَكْرٍ فَعَرَّسْنَا ثُمَّ شَنَّ الْغَارَةَ فَوَرَدَ الْمَاءَ فَقَتَلَ مَنْ قَتَلَ عَلَيْهِ وَسَبَا وَاَنْظُرُ اِلٰى عُنُقٍ مِّنَ النَّاسِ فِيْهِمُ الذَّرَارِىُّ فَخَشِيْتُ اَنْ يَّسْبِقُوْنِىْ اِلَى الْجَبَلِ فَرَمَيْتُ بِسَهْمٍ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْجَبَلِ فَلَمَّا رَاَوُا السَّهْمَ وَقَفُوْا فَجِئْتُ بِهِمْ اَسُوْقُهُمْ وَفِيْهِمُ امْرَاَةٌ مِّنْ بَنِىْ فَزَارَةَ عَلَيْهَا قِشْعٌ

۴۵۷۳: سلمہ بن اکوع سے روایت ہے کہ ہم نے جہاد کیا فزارہ سے (جو ایک قبیلہ ہے مشہور عرب میں) اور ہمارے سردار حضرت ابوبکر صدیقؓ تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو امیر بنایا تھا ہم پر جب ہمارے اور پانی کے بیچ میں ایک گھڑی کا فاصلہ رہا (یعنی اس پانی سے جہاں فزارہ رہتے تھے حکم کیا ہم کو ابوبکرؓ نے ہم پچھلی رات کو اتر پڑے پھر ہر طرف سے حکم کیا حملے کا اور پانی پر پہنچے وہاں جو مارا گیا اور کچھ قید ہوئے اور میں ایک ٹکڑے کو تاک رہا تھا جس میں بچے اور عورتیں تھیں (کافروں کی) میں ڈرا کہیں وہ مجھ سے پہلے یہاں تک نہ پہنچ جائیں۔ میں نے ایک تیر مارا ان کے پہاڑ کے بیچ میں، تیر کو دیکھ کر وہ ٹھہر گئے۔ میں ان سب

مِّنْ اٰدَمٍ قَالَ الْقِشْعُ النِّطْعُ مَعَهَا ابْنَةٌ لَّهَا مِّنْ اَحْسَنِ الْعَرَبِ فَسُقْتُهُمْ حَتّٰى اَتَيْتُ بِهِمْ اَبَابَكْرٍ فَنَفَّلَنِىْ اَبُوْبَكْرٍ ابْنَتَهَا فَقَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ وَمَا كَشَفْتُ لَهَا ثَوْبًا فَلَقِيَنِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى السُّوْقِ فَقَالَ يَاسَلَمَةُ هَبْ لِىَ الْمَرْاَةَ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ لَقَدْ اَعْجَبَتْنِىْ وَمَا كَشَفْتُ لَهَا ثَوْبًا ثُمَّ لَقِيَنِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِّنَ الْغَدِ فِى السُّوْقِ فَقَالَ لِىْ يَاسَلَمَةُ هَبْ لِى الْمَرْاَةَ لِلّٰهِ اَبُوْكَ فَقُلْتُ هِىَ لَكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَوَاللّٰهِ مَاكَشَفْتُ لَهَا ثَوْبًا فَبَعَثَ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلٰى اَهْلِ مَكَّةَ فَفَدٰى بِهَا نَاسًا مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ كَانُوْا اُسِرُوْا بِمَكَّةَ۔

کو ہانکتا ہوا لایا ان میں ایک عورت فزارہ کی جو چمڑا پہنتی تھی اس کے ساتھ ایک لڑکی تھی نہایت خوب صورت میں ان سب کو حضرت ابو بکرؓ کے پاس لایا۔انہوں نے وہ لڑکی انعام کے طور پر مجھ کو دے دی۔ جب ہم مدینہ میں پہنچے اور ابھی میں نے اس لڑکی کا کپڑا تک نہیں کھولا تھا تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو بازار میں ملے اور فرمایا اے سلمہ وہ لڑکی مجھ کو دے دے میں نے کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی قسم وہ مجھ کو بھلی لگی ہے اور میں نے اس کا کپڑا تک نہیں کھولا۔ پھر دوسرے دن مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بازار میں ملے اور فرمایا اے سلمہ وہ لڑکی مجھ کو دے دے۔ تیرا باپ بہت اچھا تھا۔ میں نے کہا یارسول اللہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے قسم خدا کی میں نے تو اس کا کپڑا تک نہیں کھولا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ لڑکی مکہ والوں کو بھیج دی اور اس کے بدلے کئی مسلمانوں کو چھڑایا جو مکہ میں قید ہو گئے تھے۔

تشریح ۞ نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس حدیث سے فدیہ کا جواز نکلا اور یہ معلوم ہوا کہ عورت کے بدلے مردوں کا چھڑانا جائز ہے اور ماں بیٹی میں جدائی کرنا درست ہے جب بیٹی جوان ہو۔ انتہی مختصراً۔

بَابُ حُكْمِ الْفَيْءِ

باب: جو مال کافروں کا بغیر لڑائی کے ہاتھ آئے اُس کا بیان

٤٥٧٤ : عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنْ مُّحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَيُّمَا قَرْيَةٍ اَتَيْتُمُوْهَا وَاَقَمْتُمْ فِيْهَا فَسَهْمُكُمْ فِيْهَا وَاَيُّمَا قَرْيَةٍ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ خُمُسَهَا لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ ﷺ ثُمَّ هِىَ لَكُمْ۔

۴۵۷۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جس بستی میں تم آئے اور وہاں ٹھہرے تو تمہارا حصہ اس میں ہے اور جس بستی والوں نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی یعنی لڑائی کی تو پانچواں حصہ اس کا اللہ اور رسول کا ہے اور باقی چار حصہ تمہارے ہیں۔“

تشریح ۞ اس حدیث میں بیان ہے فئی اور غنیمت کا یعنی جو ملک بدون جنگ کافروں نے خالی کر دیا یا صلح سے قابو میں آیا وہ سب کا سب مال ہے۔ بیت المال کا اس کو فیئی کہتے ہیں اس میں غازیوں کا حصہ مقرر نہیں لیکن اگر وہ وہاں جا کر ٹھہریں تو بطور عطاء کے حصہ پاویں گے اس واسطے کہ مصارف بیت المال میں غازی بھی داخل ہیں اور جو ملک جنگ سے فتح ہو اس میں پانچواں حصہ بیت المال کا ہے اور باقی چار حصے غازیوں کے اس کو غنیمت کہتے ہیں (تحفۃ الاخیار) نوویؒ نے کہا شافعیؒ کے نزدیک فئی میں بھی خمس واجب ہے جیسے غنیمت میں واجب ہے اور باقی علماء نے اختلاف کیا ہے کہ فیئی میں خمس نہیں ہے ابن منذر نے کہا سوا شافعیؒ کے ان سے پہلے کوئی فیئی میں خمس کا قائل نہیں ہوا۔

٤٥٧٥ : عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَتْ اَمْوَالُ بَنِي النَّضِيْرِ مِمَّآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّآ لَمْ يُوْجِفْ عَلَيْهِ الْمُسْلِمُوْنَ بِخَيْلٍ وَّ لَارِكَابٍ فَكَانَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاصَّةً فَكَانَ يُنْفِقُ عَلٰى اَهْلِهٖ نَفَقَةَ سَنَةٍ وَمَا بَقِيَ يَجْعَلُهٗ فِي الْكُرَاعِ وَالسِّلَاحِ عُدَّةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ۔

۴۵۷۵: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا بنی نضیر کے مال ان مالوں میں سے تھے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو دیئے اور مسلمانوں نے اس پر چڑھائی نہیں کی گھوڑوں اور اونٹوں سے ایسے مال خاص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس میں سے اپنے گھر کا خرچ ایک سال کا نکال لیتے۔ اور جو بچ رہتا وہ گھوڑوں اور ہتھیاروں کی خرید میں صرف ہوتا۔

تشریح ۞ نووی علیہ الرحمۃ نے کہا ایک سال کا خرچ نکالتے لیکن سال پورا ہونے سے پہلے وہ صرف ہو جاتا نیک کاموں میں۔ اسی وجہ سے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زرہ جو کہ بدل گرو تھی اور تین دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا۔

٤٥٧٦ : عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ۔

۴۵۷۶: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٤٥٧٧ : عَنِ الزُّهْرِيِّ اَنَّ مَالِكَ بْنَ اَوْسٍ حَدَّثَهٗ قَالَ اَرْسَلَ اِلَيَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَجِئْتُهٗ حِيْنَ تَعَالَى النَّهَارُ قَالَ فَوَجَدْتُّهٗ فِيْ بَيْتِهٖ جَالِسًا عَلٰى سَرِيْرٍ مُفْضِيًا اِلٰى رُمَالِهٖ مُتَّكِئًا اِلٰى وِسَادَةٍ مِّنْ اَدَمٍ فَقَالَ لِيْ يَا مَالُ اِنَّهٗ قَدْدَفَّ اَهْلُ اَبْيَاتٍ مِنْ قَوْمِكَ وَ قَدْ اَمَرْتُ فِيْهِمْ بِرَضْخٍ فَخُذْهُ فَاقْسِمْهُ بَيْنَهُمْ قَالَ فَقُلْتُ لَوْ اَمَرْتَ بِهٰذَا غَيْرِيْ قَالَ خُذْهُ يَامَالُ قَالَ فَجَآءَ يَرْفَأُ فَقَالَ لَكَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ فِيْ عُثْمَانَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَالزُّبَيْرِ وَّ سَعْدٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ نَعَمْ فَاَذِنَ لَهُمْ فَدَخَلُوْا ثُمَّ جَآءَ فَقَالَ هَلْ لَكَ فِيْ عَبَّاسٍ وَّعَلِيٍّ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ نَعَمْ فَاَذِنَ لَهُمَا فَقَالَ عَبَّاسٌ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَآاَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْضِ بَيْنِيْ وَبَيْنَ هٰذَا الْكَاذِبِ الْاٰثِمِ الْغَادِرِ الْخَآئِنِ فَقَالَ

۴۵۷۷: زہری سے روایت ہے کہ مالک اوس کے بیٹے نے حدیث بیان کی ان سے مجھے حضرت عمرؓ نے بلا بھیجا میں ان کے پاس دن چڑھے آیا وہ اپنے گھر میں تخت پر بیٹھے تھے گدی پر اور کوئی فرش اس پر نہ تھا اور تکیہ لگائے ہوئے تھے ایک چمڑے کے تکیہ پر۔ انہوں نے کہا اے مالک تیری قوم کے کئی گھر والے دوڑ کر میرے پاس آئے میں نے ان کو کچھ تھوڑا دلا دیا ہے تو ان سب کو بانٹ دے۔ میں نے کہا کاش یہ کام آپ اور کسی سے لے لیں انہوں نے کہا تو لے اے مالک اتنے میں یرفا (ان کا عرض بیگے اور خدمت گار) آیا اور کہنے لگا اے امیر المومنین عثمان بن عفان اور عبدالرحمٰن بن عوف اور زبیر اور سعد حاضر ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اچھا ان کو آنے دے۔ وہ آئے پھر یرفا آیا اور کہنے لگا عباس اور علی آنا چاہتے ہیں۔ حضرت عمرؓ نے کہا اچھا ان کو بھی اجازت دے۔ عباس نے کہا اے امیر المومنین میرا اور اس جھوٹے گنہگار' دغاباز' چور کا فیصلہ کر دیجئے۔ لوگوں نے کہا ہاں اے امیر المومنین فیصلہ ان کا کر دیجئے اور ان کو اس ٹنٹے سے راحت دیجئے۔ مالک بن اوس نے کہا میں جانتا ہوں کہ ان دونوں نے (یعنی حضرت علیؓ اور حضرت عباسؓ نے) عثمان اور عبدالرحمٰن اور زبیر اور سعد کو اس لیے آگے بھیجا

الْقَوْمُ اَجَلْ يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَاقْضِ بَيْنَهُمْ وَاَرِحْهُمْ ـ فَقَالَ مَالِكُ بْنُ اَوْسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يُخَيَّلُ اِلَيَّ اَنَّهُمْ قَدْ كَانُوْا قَدَّمُوْهُمْ لِذٰلِكَ فَقَالَ عُمَرُ اتَّئِدَآ اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ الَّذِيْ بِاِذْنِهٖ تَقُوْمُ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُوْرَثُ مَاتَرَكْنَاصَدَقَةٌ قَالُوْا نَعَمْ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَى الْعَبَّاسِ وَعَلِيٍّ فَقَالَ اَنْشُدُكُمَا بِاللّٰهِ الَّذِيْ بِاِذْنِهٖ تَقُوْمُ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ اَتَعْلَمَانِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُوْرَثُ مَاتَرَكْنَاهُ صَدَقَةٌ قَالَا نَعَمْ قَالَ عُمَرُ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى كَانَ خَصَّ رَسُوْلَهٗ بِخَاصَّةٍ لَمْ يُخَصِّصْ بِهَآ اَحَدًا غَيْرَهٗ قَالَ مَا اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْ اَهْلِ الْقُرٰى فَلِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ مَآاَدْرِيْ هَلْ قَرَءَ الْاٰيَةَ الَّتِيْ قَبْلَهَا اَمْ لَاقَالَ فَقَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَكُمْ اَمْوَالَ بَنِي النَّضِيْرِفَوَاللّٰهِ مَااسْتَاْثَرَ عَلَيْكُمْ وَلَآ اَخَذَهَا دُوْنَكُمْ حَتّٰى بَقِيَ هٰذَا الْمَالُ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْخُذُمِنْهُ نَفَقَةَ سَنَةٍ ثُمَّ يَجْعَلُ مَا بَقِيَ اُسْوَةَ الْمَالِ ثُمَّ قَالَ اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ الَّذِيْ بِاِذْنِهٖ تَقُوْمُ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ اَتَعْلَمُوْنَ ذٰلِكَ قَالُوْانَعَمْ ثُمَّ نَشَدَ عَبَّاسًا وَّ عَلِيًّا رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا بِمِثْلِ مَا نَشَدَ بِهِ الْقَوْمُ اَتَعْلَمَانِ ذٰلِكَ قَالَا نَعَمْ قَالَ فَلَمَّا تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَا وَلِيُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجِئْتُمَا تَطْلُبُ مِيْرَاثَكَ مِنِ ابْنِ اَخِيْكَ وَيَطْلُبُ هٰذَا

تھا(کہ وہ حضرت عمرؓ سے کہہ کر فیصلہ کرا دیں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا ٹھہرو میں تم کو قسم دیتا ہوں اس اللہ کی جس کے حکم سے زمین اور آسمان قائم ہیں کیا تم کو معلوم نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''ہم پیغمبروں کے مال میں وارثوں کو کچھ نہیں ملتا اور جو ہم چھوڑ جاویں وہ صدقہ ہے'' سب نے کہا ہاں ہم کو معلوم ہے۔ پھر حضرت عباسؓ اور حضرت علیؓ کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا میں تم دونوں کو قسم دیتا ہوں اللہ تعالیٰ کی جس کے حکم سے زمین اور آسمان قائم ہیں کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''ہم پیغمبروں کا کوئی وارث نہیں ہوتا جو ہم چھوڑ جاویں وہ صدقہ ہے''۔ ان دونوں نے کہا بے شک ہم جانتے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ایک بات خاص کی تھی جو اور کسی کے ساتھ خاص نہیں کی ''فرمایا اللہ تعالیٰ نے جو دیا اللہ نے اپنے رسول کو گاؤں والوں کے مال میں سے وہ اللہ اور رسول کا ہی ہے''۔ (مجھے معلوم نہیں کہ اس سے پہلے کی آیت بھی انہوں نے پڑھی یا نہیں) پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تم لوگوں کو بنی نضیر کے مال بانٹ دیئے اور قسم اللہ کی آپ نے مال کو تم سے زیادہ نہیں سمجھا اور نہ یہ کیا کہ آپ لیا ہو اور تم کو نہ دیا ہو۔ یہاں تک کہ یہ مال رہ گیا اس میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک سال کا اپنا خرچ نکال لیتے اور جو بچ رہتا وہ بیت المال میں شریک ہوتا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں تم کو قسم دیتا ہوں اس اللہ کی جس کے حکم سے زمین اور آسمان قائم ہیں تم یہ سب جانتے ہو یا نہیں۔ انہوں نے کہا ہاں جانتے ہیں۔ پھر قسم دی عباسؓ اور علیؓ کو ایسی ہی انہوں نے بھی یہی کہا پھر حضرت عمرؓ نے کہا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں ولی ہوں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تو تم دونوں اپنا ترکہ مانگنے آئے عباسؓ تو اپنے بھتیجے کا ترکہ مانگتے تھے (یعنی رسول اللہ صلی علیہ وسلم عباس کے بھائی کے بیٹے تھے اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ اپنی بی بی کا حصہ ان کے باپ کے مال سے چاہتے تھے (یعنی حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا جو بی بی تھیں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اور بیٹی تھی حضرت رسول اللہ صلی اللہ

مِیْرَاثَ امْرَاَتِهٖ مِنْ اَبِیْهَا فَقَالَ اَبُوْبَکْرٍ رَّضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَانُوْرَثُ مَاتَرَکْنَا صَدَقَةٌ فَرَاَیْتُمَاهُ کَاذِبًا اٰثِمًا غَادِرًا خَائِنًاوَّ اللّٰهُ یَعْلَمُ اِنَّهٗ لَصَادِقٌ بَآرٌّ رَّاشِدٌ تَابِعٌ لِّلْحَقِّ ثُمَّ تُوُفِّیَ اَبُوْبَکْرٍ رَّضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ وَاَنَاوَلِیُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَوَلِیُّ اَبِیْ بَکْرٍ رَّضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ فَرَاَیْتُمَا نِیْ کَاذِبًا اٰثِمًا غَادِرًا خَائِنًا وَاللّٰهُ یَعْلَمُ اِنِّیْ لَصَادِقٌ بَآرٌّ رَّاشِدٌ لِلْحَقِّ فَوَلِیْتُهَا ثُمَّ جِئْتَنِیْ اَنْتَ وَهٰذَا وَاَنْتُمَا جَمِیْعٌ وَّاَمْرُ کُمَا وَاحِدٌ فَقُلْتُمْ ادْفَعْهَآ اِلَیْنَا فَقُلْتُ اِنْ شِئْتُمْ دَفَعْتُهَا اِلَیْکُمْ عَلٰٓی اَنَّ عَلَیْکُمَا عَهْدَاللّٰهِ اَنْ تَعْمَلَا فِیْهَا بِالَّذِیْ کَانَ یَعْمَلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَخَذْتُمَا هَا بِذٰلِكَ قَالَ اَکَذٰلِكَ قَالَا نَعَمْ قَالَ ثُمَّ جِئْتُمَانِیْ لَاَقْضِیَ بَیْنَکُمَا وَلَاوَاللّٰهِ لَااَقْضِیْ بَیْنَکُمَا بِغَیْرِ ذٰلِكَ حَتّٰی تَقُوْمَ السَّاعَةُ فَاِنْ عَجَزْتُمَا عَنْهَا فَرُدَّاهَا اِلَیَّ۔

علیہ وسلم کی) ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ جواب دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے ''ہمارے مال کا کوئی وارث نہیں ہوتا جو ہم چھوڑ جاویں وہ صدقہ ہے'' تم ان کو جھوٹا گنہگار دغاباز چور سمجھے اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ وہ سچے نیک ہدایت پر تھے حق کے تابع تھے، پھر حضرت ابوبکر صدیقؓ کی وفات ہوئی اور میں ولی ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور ابوبکر کا تم نے مجھ کو بھی جھوٹا گنہگار دغاباز چور سمجھا اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ میں سچا ہوں نیک ہوں ہدایت پر ہوں حق کا تابع ہوں میں اس مال کا بھی ولی رہا پھر تم دونوں میرے پاس آئے اور تم دونوں ایک ہو اور تمہارا حکم بھی ایک ہے (یعنی اگرچہ تم ظاہر میں دو شخص ہو مگر اس لحاظ سے کہ قرابت رسول دونوں میں موجود ہے مثل ایک شخص کے ہو) تم نے یہ کہا کہ یہ مال ہمارے سپرد کر دو۔ میں نے کہا اچھا اگر تم چاہتے ہو تو میں تم کو دے دیتا ہوں اس شرط پر کہ تم اس مال میں وہی کرتے رہو گے جو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا کرتے تھے۔ تم نے اسی شرط سے یہ مال مجھ سے لیا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کیوں ایسا ہی ہے۔ انہوں نے کہا ہاں حضرت عمرؓ نے کہا پھر تم دونوں (اب) میرے پاس آئے ہو فیصلہ کرانے کو اور قسم اللہ تعالیٰ کی میں سوا اس کے اور کوئی فیصلہ کرنے والا نہیں قیامت تک۔ البتہ اگر تم سے اس مال کا بندوبست نہیں ہوتا تو مجھ کو پھر دے دو۔

تشریح ۞ یہ چاروں لفظ یعنی جھوٹا گنہگار دغاباز چور حضرت علیؓ کو کہے۔ اور اس کی تاویل یوں کی ہے کہ یہ شرط کے طور ہیں اور شرط محذوف ہے۔ یعنی اگر حضرت علیؓ انصاف نہ کریں اور حق پر راضی نہ ہوں تو وہ ایسے ہوں گے یا بطور پیار کہے جیسے باپ بیٹے کو کہتا ہے کیوں کہ عباسؓ چچا تھے اور مثل باپ کے تھے۔ امام مازریؒ نے کہا کہ حضرت علیؓ کی شان بہت بڑی ہے اور ان میں ان چاروں اوصاف میں سے کوئی وصف نہ تھا بلکہ وہ سچے راست باز نیک امانت دار تھے گو ہم یہ نہیں کہتے کہ وہ معصوم تھے بلکہ معصوم صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے یا جن کو آپ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم نے معصوم کہا اور ہم کو حکم ہے صحابہ کرام کے ساتھ نیک گمان کرنے کا اور ہر ایک بری بات سے ان کو پاک سمجھنے کا اور اگر تاویل نہ ہو سکے تو یہ کہیں گے راویوں نے جھوٹ کہا اور یہ تاویل بھی ہو سکتی ہے کہ ایک امر ایک کے نزدیک خطا ہوتا ہے اور دوسرے کے نزدیک نہیں ہوتا جیسے مالکی نبیذ پینے والے کو ناقص الدین کہتے ہیں پر حنفی اس کو کامل الدین سمجھے گا ایسے ہی ہو سکتا ہے کہ حضرت عباسؓ اور حضرت علیؓ کی کارروائی کو غلط سمجھتے ہوں لیکن حضرت علیؓ اس کو ٹھیک سمجھتے ہوں انتہیٰ مختصراً۔

حضرت عباس اور حضرت علی رضی اللہ عنہما کو یہ حدیث معلوم تھی تو پھر انہوں نے کیوں جھگڑا کیا۔ علماء نے اس کا جواب دیا ہے کہ ان دونوں کا جھگڑا تقسیم کیلئے تھا وہ یہ چاہتے تھے کہ جائداد دونوں میں بٹ جاوے اور ہر ایک اپنے حصہ میں وہی کرتا رہے جیسے رسول اللہ ﷺ کرتے

تھے۔ پر حضرت عمرؓ نے اس کی تقسیم ناجائز رکھی اس وجہ سے کہ جب بہت زمانہ گزر جاوے تو لوگ اس کو میراث نہ سمجھنے لگیں خاص کر ایسی حالت میں کہ بیٹی کا حصہ چچا کے ساتھ آدھوں آدھ ہوتا ہے تو کوئی خیال کرے گا کہ یہ تقسیم بطور ترکہ کے تقسیم کی تھی اور جب حضرت علیؓ کی خلافت ہوئی تو انہوں نے بھی اس کو تقسیم نہیں کیا بلکہ صدقہ کے طور پر قائم رکھا اور سفاح نے اس شخص کو جس نے حضرت ابوبکر صدیقؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ کا ظلم فدک کے باب میں بیان کیا تھا یہی جواب دیا کہ کیا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے بھی تجھ پر ظلم کیا ہے تب وہ چپ ہو گیا اور سفاح نے اس کو سخت اور سست کہا۔

یہاں بھی وہی تاویل ہے جو اوپر حضرت عباسؓ کے قول کی گزری جو انہوں نے حضرت علیؓ کے لیے کہا تھا میں وہی انتظام کرتا رہوں گا جو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تھے اب دیکھنا چاہئے کہ شیعہ جو حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمرؓ پر طعن کرتے ہیں کہ انہوں نے باغ فدک وغیرہ میں حضرت فاطمہ زہرا کا حق نہ دیا اور اس کو دبا رکھا یہ طعن کس قدر نا معقول ہے کیونکہ حضرت ابوبکرؓ نے جو حدیث حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی اس کے خلاف کیسے عمل کر سکتے تھے۔ البتہ اگر حضرت ابوبکر صدیقؓ اس مال کو خود کھا جاتے یا اپنے تصرف میں لاتے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر بار پر صرف نہ کرتے تو بھی طعن کا موقع ہوتا اور اتنی عقل ان بیوقوفوں کو نہیں آتی کہ حضرت ابوبکرؓ مکہ اور مدینہ اور یمن اور طائف اور خیبر اور نجد اور شام کے حاکم ہو چکے تھے جو لاکھوں کروڑوں روپیہ محاصل کا مالک تھا اور جس کی سلطنت اتنی وسیع ہو اور وہ اس میں رتی برابر بے ایمانی نہ کرے اور سب مسلمانوں کو برابر حصہ دیں وہ چند درخت کھجور کے لیے کیسے بے ایمانی کرے گا علاوہ اس کے حضرت عمر فاروقؓ نے اپنی خلافت میں وہ سب مال حضرت علیؓ اور حضرت عباسؓ کے سپرد کر دیئے اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمرؓ کی نیت معاذ اللہ اس مال کے غصب کرنے کی نہ تھی اس لیے کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ ہر امر میں حضرت فاروقؓ کی رائے پر چلتے تھے۔

٤٥٧٨ : عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ قَالَ أَرْسَلَ إِلَيَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ حَضَرَ أَهْلُ أَبْيَاتٍ مِنْ قَوْمِكَ بِنَحْوِ حَدِيثِ مَالِكٍ غَيْرَ أَنَّ فِيهِ فَكَانَ يُنْفِقُ عَلَى أَهْلِهِ مِنْهُ سَنَةً وَرُبَّمَا قَالَ مَعْمَرٌ يَحْبِسُ قُوتَ أَهْلِهِ مِنْهُ سَنَةً ثُمَّ يَجْعَلُ مَا بَقِيَ مِنْهُ مَجْعَلَ مَالِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

۴۵۷۸: مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا فَهُوَ صَدَقَةٌ

رسول اللہ ﷺ کا قول کہ جو مال ہم چھوڑ جائیں اُس کا کوئی وارث نہیں بلکہ وہ صدقہ ہوتا ہے

٤٥٧٩ : عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ إِنَّ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ ﷺ حِينَ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَرَدْنَ أَنْ يَبْعَثْنَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فَيَسْأَلْنَهُ مِيرَاثَهُنَّ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

۴۵۷۹: ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیبیوں نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بھیجنا چاہا اپنا ترکہ مانگنے کے لیے رسول اللہ صلی

وَسَلَّمَ قَالَتْ عَآئِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا لَهُنَّ اَلَيْسَ قَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نُوْرَثُ مَاتَرَكْنَا فَهُوَ صَدَقَةٌ ۔

اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے مال سے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا ان سے کیا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں فرمایا ہے ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا جو ہم چھوڑ جاویں وہ صدقہ ہے۔''

٤٥٨٠ : عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْسَلَتْ اِلٰى اَبِيْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ تَسْاَلُهُ مِيْرَا ثَهَا مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا اَفَآءَ اللّٰهُ عَلَيْهِ بِالْمَدِيْنَةِ وَفَدَكَ وَمَا بَقِيَ مِنْ خُمُسِ خَيْبَرَ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُوْرَثُ مَاتَرَكْنَا صَدَقَةٌ اِنَّمَا يَاْكُلُ اٰلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَا الْمَالِ وَاِنِّيْ وَاللّٰهِ لَا اُغَيِّرُ شَيْئًا مِّنْ صَدَقَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ حَالِهَا الَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهَا فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَاَعْمَلَنَّ فِيْهَا بِمَا عَمِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَبٰى اَبُوْ بَكْرٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنْ يَّدْفَعَ اِلٰى فَاطِمَةَ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهَا شَيْئًا فَوَجَدَتْ فَاطِمَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا عَلٰٓى اَبِيْ بَكْرٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فِيْ ذٰلِكَ قَالَ فَهَجَرَتْهُ فَلَمْ تُكَلِّمْهُ حَتّٰى تُوُفِّيَتْ وَعَاشَتْ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّةَ اَشْهُرٍ فَلَمَّا تُوُفِّيَتْ دَفَنَهَازَوْجُهَا عَلِيُّ ابْنُ اَبِيْ طَالِبٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ لَيْلًا وَّ لَمْ يُؤْذِنْ بِهَآ اَبَا بَكْرٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَصَلّٰى عَلَيْهَا عَلِيٌّ وَكَانَ لِعَلِيٍّ مِّنَ النَّاسِ وَجْهَةٌ حَيَاةَ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فَلَمَّا

۴۵۸۰ : ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے حضرت فاطمہ زہراؓ رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کے پاس کسی کو بھیجا اپنا ترکہ مانگنے کو رسول اللہ ﷺ سے ان مالوں میں سے جو اللہ تعالیٰ نے دیئے آپ ﷺ کو مدینہ میں اور فدک میں اور جو کچھ بچتا تھا خیبر کے خمس میں سے حضرت ابوبکرؓ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا اور جو ہم چھوڑ جاویں وہ صدقہ ہے'' اور حضرت محمد ﷺ کی اولاد اسی مال میں سے کھاوے گی اور میں تو قسم اللہ کی رسول اللہ ﷺ کے صدقہ کو کچھ بھی نہیں بدلوں گا اس حال سے جیسے رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مبارک میں تھا اور میں اس میں وہی کام کروں گا جو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تھے غرضیکہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انکار کیا حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو کچھ دینے سے اور حضرت فاطمہؓ کو غصہ آیا، انہوں نے حضرت ابوبکر سے ملاقات چھوڑ دی اور بات نہ کی یہاں تک کہ وفات ہوئی ان کی (نووی علیہ الرحمۃ نے کہا یہ ترک ملاقات وہ ترک نہیں جو شرع میں حرام ہے اور وہ یہ ہے کہ ملاقات کے وقت سلام نہ کرے یا سلام کا جواب نہ دے) اور وہ رسول اللہؐ کے بعد صرف چھ مہینہ زندہ رہیں بعض نے کہا آٹھ مہینے یا تین مہینے یا دو مہینے یا ستر دن بہر حال تین تاریخ رمضان مبارک ۱۱ ہجری مقدس کو انہوں نے انتقال فرمایا) جب ان کا انتقال ہوا تو ان کے خاوند حضرت علی بن ابی طالب نے ان کو رات کو دفن کیا اور حضرت ابو بکرؓ کو خبر نہ کی (اس سے معلوم ہوا کہ رات کو دفن کرنا جائز ہے اور دن کو افضل ہے اگر کوئی عذر نہ ہو) اور نماز پڑھی ان پر حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اور جب تک حضرت فاطمہ زہراؓ زندہ تھیں جب تک لوگ حضرت علیؓ کی طرف مائل تھے (بوجہ فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے) جب وہ انتقال کر گئیں تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے دیکھا

تُوُفِّيَتْ اسْتَكَرَ عَلِيٌّ وُّجُوْهَ النَّاسِ فَالْتَمَسَ مُصَالَحَةَ اَبِىْ بَكْرٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَمُبَايَعَتَهٗ وَلَمْ يَكُنْ بَايَعَ تِلْكَ الْاَشْهُرَ فَاَرْسَلَ اِلٰى اَبِىْ بَكْرٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنِ ائْتِنَا وَلَا يَاْتِيْنَا مَعَكَ اَحَدٌ كَرَاهِيَةَ مُحْضَرِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِيْ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ لِاَبِىْ بَكْرٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَاللّٰهِ لَا تَدْخُلُ عَلَيْهِمْ وَحْدَكَ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ مَاعَسٰى هُمْ اَنْ يَفْعَلُوْ اِنِّىْ وَاللّٰهِ لَاٰتِيَنَّهُمْ فَدَخَلَ عَلَيْهِمْ اَبُوْ بَكْرٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَتَشَهَّدَ عَلِيُّ ابْنُ اَبِىْ طَالِبٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ ثُمَّ قَالَ اِنَّا قَدْ عَرَفْنَا يَا اَبَا بَكْرٍ فَضِيْلَتَكَ وَمَا اَعْطَاكَ اللّٰهُ وَلَمْ تَنْفَسْ عَلَيْكَ خَيْرًا سَاقَهُ اللّٰهُ اِلَيْكَ وَلٰكِنَّكَ اسْتَبْدَرْتَ بِالْاَمْرِ وَكُنَّا نَحْنُ نَرٰى لَنَا حَقًّا لِّقَرَابَتِنَا مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَزَلْ يُكَلِّمُ اَبَا بَكْرٍ حَتّٰى فَاضَتْ عَيْنَا اَبِىْ بَكْرٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَلَمَّا تَكَلَّمَ اَبُوْ بَكْرٍ قَالَ وَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ لَقَرَابَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَبُّ اِلَىَّ اَنْ اَصِلَ مِنْ قَرَابَتِىْ وَاَمَّا الَّذِىْ شَجَرَ بَيْنِىْ وَ بَيْنَكُمْ مِّنْ هٰذِهِ الْاَمْوَالِ فَاِنِّىْ لَمْ اٰكُ فِيْهَا عَنِ الْحَقِّ وَلَمْ اَتْرُكْ اَمْرًا رَّاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُهٗ فِيْهَا اِلَّا صَنَعْتُهٗ فَقَالَ عَلِيٌّ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ لِاَبِىْ بَكْرٍ مَوْعِدُكَ الْعَشِيَّةُ لِلْبَيْعَةِ فَلَمَّا صَلّٰى اَبُوْ بَكْرٍ صَلٰوةَ الظُّهْرِ رَقِىَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَتَشَهَّدَ ذَكَرَ شَاْنَ عَلِيٍّ وَتَخَلُّفَهٗ عَنِ الْبَيْعَةِ وَعُذْرِهٖ بِالَّذِىْ اعْتَذَرَ اِلَيْهِ ثُمَّ

لوگ میری طرف سے پھر گئے۔انہوں نے حضرت ابو بکرؓ سے صلح کر لینا چاہا اوران سے بیعت کر لینا مناسب سمجھا اور ابھی تک کئی مہینے گزر رے تھے،انہوں نے بیعت نہیں کی تھی حضرت ابو بکر صدیقؓ سے۔تو حضرت علیؓ نے حضرت ابو بکر صدیقؓ کو بلا بھیجا اور یہ کہلا بھیجا کہ آپ اکیلے آیئے۔آپ کے ساتھ کوئی نہ آوے کیوں کہ وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا آنا ناپسند کرتے تھے۔حضرت عمرؓ نے حضرت ابو بکر صدیقؓ سے کہا قسم اللہ کی تم اکیلے ان کے پاس نہ جاؤ گے حضرت ابو بکر صدیقؓ نے کہا وہ میرے ساتھ کیا کریں گے قسم اللہ کی میں تو اکیلا جاؤں گا۔آخر حضرت ابو بکر صدیقؓ ان کے پاس گئے اور حضرت علیؓ نے تشہد پڑھا (جیسے خطبہ کے شروع میں پڑھتے ہیں) پھر کہا ہم نے پہچانا اے ابو بکر تمہاری فضیلت کو اور جو اللہ تعالیٰ نے تم کو دیا اور ہم رشک نہیں کرتے اس نعمت پر جو اللہ تعالیٰ نے تم کو دی (یعنی خلافت اور حکومت) لیکن تم نے اکیلے اکیلے یہ کام کر لیا اور ہم سمجھتے تھے کہ ہمارا بھی حق ہے اس میں کیوں کہ ہم قرابت رکھتے تھے رسول اللہ صلی علیہ وسلم سے پھر برابر حضرت ابو بکر صدیقؓ سے باتیں کرتے رہے۔یہاں تک کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی آنکھیں بھر آئیں جب حضرت ابو بکر صدیقؓ نے گفتگو شروع کی تو کہا قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قرابت کا لحاظ مجھ کو اپنی قرابت سے زیادہ ہے اور یہ جو مجھ میں اور تم میں ان باتوں کی بابت (یعنی فدک اور نضیر اور خمس خیبر وغیرہ) اختلاف ہوا تو میں نے حق کو نہیں چھوڑا اور میں نے وہ کوئی کام نہیں چھوڑا جس کو میں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کرتے ہوئے بلکہ اس کو میں نے کیا۔حضرت علیؓ نے ،حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہا اچھا آج سہ پہر کو ہم آپ سے بیعت کریں گے جب حضرت ابو بکرؓ ظہر کی نماز سے فارغ ہوئے تو منبر پر چڑھے اور تشہد پڑھا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قصہ بیان کیا اوران کے دیر کرنے کا بیعت سے اور جو عذر انہوں نے بیان کیا تھا وہ بھی کہا پھر دعا کی مغفرت کی اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ

اسْتَغْفَرَ وَتَشَهَّدَ عَلِيُّ بْنُ اَبِىْ طَالِبٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَعَظَّمَ حَقَّ اَبِىْ بَكْرٍ وَاَنَّهٗ لَمْ يَحْمِلْهُ عَلَى الَّذِىْ صَنَعَ نَفَاسَةً عَلٰى اَبِىْ بَكْرٍ وَلَا اِنْكَارًا لِلَّذِىْ فَضَّلَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ بِهٖ وَلٰكِنَّا كُنَّا نَرٰى لَنَا فِي الْاَمْرِ نَصِيبًا فَاسْتُبِدَّ بِهٖ عَلَيْنَا بِهٖ فَوَجَدْنَا فِيْٓ اَنْفُسِنَا فَسُرَّ بِذٰلِكَ الْمُسْلِمُوْنَ وَقَالُوْا اَصَبْتَ فَكَانَ الْمُسْلِمُوْنَ اِلٰى عَلِيٍّ قَرِيبًا حِيْنَ رَاجَعَ الْاَمْرَ الْمَعْرُوْفَ۔

نے تشہد پڑھا اور حضرت ابوبکر صدیقؓ کی فضیلت بیان کی اور یہ کہا کہ میرا دیر کرنا بیعت میں اس وجہ سے نہ تھا کہ مجھ کو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پر رشک ہے یا ان کی بزرگی اور فضیلت کا مجھے انکار ہے بلکہ ہم یہ سمجھتے تھے کہ اس خلافت میں ہمارا بھی حصہ ہے اور ابوبکر صدیقؓ نے اکیلے بغیر صلاح کے یہ کام کرلیا اس وجہ سے ہمارے دل کو یہ رنج ہوا۔ یہ سن کر مسلمان خوش ہوئے اور سب نے حضرت علیؓ سے کہا تم نے ٹھیک کام کیا اس روز سے مسلمان حضرت علیؓ کی طرف پھر مائل ہو گئے جب انہوں نے واجبی امر کو اختیار کیا۔

تشریح ۞ نووی علیہ الرحمۃ نے کہا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو بیعت میں دیر کی اس کی وجہ خود حضرت علیؓ نے اس روایت میں بیان کر دی اور حضرت ابوبکر صدیقؓ عنہ نے ان کا عذر قبول کیا اور باوجود اس کے کہ حضرت علیؓ نے بیعت میں دیر کی ابوبکرؓ کی بیعت میں کچھ خلل نہیں ہوتا، اس لیے کہ بیعت کی صحت کے لیے سب لوگوں کا بیعت کرنا ضروری نہیں بلکہ جس قدر لوگ علماء اور رؤسا اور معتبر آدمیوں میں سے بیعت کرلیں آسانی سے وہی کافی ہے بشرطیکہ دوسرے معتبر لوگ خلاف نہ کریں اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کا خلاف نہیں کیا تھا۔ مگر عذر کی وجہ سے صرف انہوں نے دیر کی اور وہ عذر یہ تھا کہ باوجود ان کی جلالت قدر اور عظمت شان کے ان کو مشورہ میں شریک نہیں کیا، اس وجہ سے ان کو رنج ہوا اور ابوبکر صدیق اور عمر رضی اللہ عنہما کا جلدی کرنا خلافت کے لیے اس وجہ سے تھا کہ وہ نہایت ضروری ہو گیا تھا اور دیر کرنے میں ڈر تھا کہ کہیں اور کوئی فتنہ کھڑا نہ ہو اور اسی واسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دفن پر بھی اس کو مقدم کیا۔ (انتہی مختصراً)

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا آنا ان کو ناپسند تھا اس لیے کہ حضرت عمر فاروق کے مزاج مبارک میں سختی اور صفائی تھی وہ ڈرے کہیں حضرت ابوبکر صدیقؓ کی مدد کے لیے کوئی سخت بات کہہ بیٹھیں اور بنی ہاشم کے دلوں کو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے رنج میں تھے اور زیادہ رنج ہو اور مصلحت فوت ہو جاوے کیونکہ حضرت علیؓ نے ان کو ابوبکرؓ کے ساتھ بیعت کر لینے پر راضی کر لیا تھا اور حضرت عمرؓ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اکیلے جانے سے منع کیا اس خیال سے کہ وہ نرم دل ہیں اور صابر تو بنی ہاشم ان کو اکیلا پا کر کچھ سخت نہ کہ بیٹھیں اور شاید اس کی وجہ سے ابوبکرؓ کا دل پھر جاوے اور دوسرا فساد اٹھ کھڑا ہو اور حضرت عمرؓ کے سامنے دونوں طرف والوں پر رعب رہتا تھا اور حضرت ابوبکر صدیقؓ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قسم کو توڑ دیا۔ کیونکہ قسم کا پورا کرنا جب ہی ضروری ہے کہ اس سے کوئی فساد پیدا نہ ہو۔

حضرت ابوبکرؓ نہایت نرم دل اور بردبار اور رقیق القلب تھے ان کو ذرا سی بات میں رونا آ جاتا جب حضرت علیؓ نے اپنی قربت اور رشتہ داری اور اپنی فضیلت جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی تھی۔ بیان کی ان کی آنکھیں بھر آئیں اور اسی وقت حضرت علیؓ نے بھی حضرت ابوبکرؓ سے بخوبی بیعت کی۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا بھی یہی حال تھا اللہ تعالیٰ ان کی شان میں فرماتا ہے: اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ سخت ہیں کافروں پر اور ملائم ہیں آپس میں رہی یہ بات کہ حضرت ابوبکرؓ سے حضرت فاطمہ زہرا ناراض ہو گئیں تو حضرت ابوبکرؓ کا اس میں کچھ قصور نہ تھا بلکہ انہوں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سنائی اور مال کا خرچ اسی طرح قائم رکھا جس طرح رسول اللہ صلی اللہ وسلم خرچ فرماتے تھے۔ حضرت ابوبکرؓ نے یہ نہیں کیا کہ وہ مال خود دبا لیتے یا اپنے صرف میں لاتے، آپ ﷺ کی بی بیوں اور رشتہ داروں کو نہ دیتے اگر ابوبکر صدیقؓ

کی ایسی نیت ہوتی تو اپنا روپیہ اور مال حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں کیوں نثار کرتے اور صحابہ کرام ان کی خلافت کو کیوں منظور کرتے باایں ہمہ حضرت ابوبکر صدیقؓ حضرت علیؓ کے بلانے پر اکیلے ان کے پاس چلے گئے حضرت عمر فاروقؓ نے منع بھی کیا لیکن نہ مانا اگر واقعی ان حضراتؓ کے دلوں میں عداوت یا دشمنی ہوتی تو اس طرح ایک دوسرے سے نہ ملتے جلتے، یہ سب رافضیوں کا طوفان ہے جو صحابہ کرام کی شان میں ایسے بے ادبی کے الفاظ نکالتے ہیں اور اس کا بدلہ بہت قریب ہے۔

٤٥٨١ : عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ فَاطِمَةَ وَالْعَبَّاسَ اَتَيَا اَبَا بَكْرٍ يَلْتَمِسَانِ مِيْرَاثَهُمَا مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمَا حِيْنَئِذٍ يَطْلُبَانِ اَرْضَهُ مِنْ فَدَكَ وَسَهْمَهُ مِنْ خَيْبَرَ فَقَالَ لَهُمَا اَبُوْ بَكْرٍ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِمِثْلِ مَعْنٰى حَدِيْثِ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ ثُمَّ قَامَ عَلِيٌّ فَعَظَّمَ مِنْ حَقِّ اَبِيْ بَكْرٍ وَذَكَرَ فَضِيْلَتَهٗ وَسَابِقَتَهٗ ثُمَّ مَضٰى اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ فَبَايَعَهٗ فَاَقْبَلَ النَّاسُ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ فَبَايَعَهٗ فَاَقْبَلَ النَّاسُ اِلٰى عَلِيٍّ فَقَالُوْا اَصَبْتَ وَاَحْسَنْتَ فَكَانَ النَّاسُ قَرِيْبًا اِلٰى عَلِيٍّ حِيْنَ قَارَبَ الْاَمْرَ الْمَعْرُوْفَ۔

۴۵۸۱ : حضرت ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے حضرت فاطمۃ زہراؓ اور حضرت عباسؓ دونوں حضرت ابوبکر صدیقؓ کے پاس آئے اپنا حصہ مانگتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مال میں سے اور وہ اس وقت میں طلب کرتے تھے فدک کی زمین اور خیبر کا حصہ ابوبکر صدیقؓ نے کہا کہ میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا حدیث کو اسی طرح جیسے اوپر گزری اس میں یہ ہے کہ حضرت علیؓ کھڑے ہوئے اور حضرت ابو بکر صدیقؓ کی بڑائی بیان کی اور ان کی فضیلت اور سبقت اسلام کا ذکر کیا پھر ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گئے اور ان سے بیعت کی۔ اس وقت لوگ حضرت علی کی طرف متوجہ ہوئے اور کہنے لگے آپ نے ٹھیک کیا اور اچھا کیا۔ اور اس وقت سے لوگ ان کے طرف دار ہو گئے جب سے انہوں نے واجبی بات کو مان لیا۔

٤٥٨٢ : عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاَلَتْ اَبَا بَكْرٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّقْسِمَ لَهَا مِيْرَاثَهَا مِمَّا تَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا اَفَآءَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهَآ اَبُوْ بَكْرٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ قَالَ وَعَاشَتْ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّةَ اَشْهُرٍ وَّكَانَتْ فَاطِمَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا تَسْاَلُ اَبَا بَكْرٍ

۴۵۸۲ : ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صاحبزادی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اپنا حصہ مانگا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ترکہ سے جو اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیا تھا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تو یہ فرمایا ہے ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا اور جو ہم چھوڑ جاویں وہ صدقہ ہے اور حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد صرف چھ مہینے تک زندہ رہیں اور وہ اپنا حصہ مانگتی تھیں خیبر اور فدک اور مدینہ کے صدقہ میں سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نہ دیا اور یہ کہا کہ کوئی کام جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کرتے تھے چھوڑنے والا نہیں، میں ڈرتا

رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ نَصِيْبَهَا مِمَّا تَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خَيْبَرَ وَفَدَكَ وَصَدَقَتِهِ بِالْمَدِيْنَةِ فَاَبٰى اَبُوْبَكْرٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَلَيْهَا ذٰلِكَ وَقَالَ لَسْتُ تَارِكًا شَيْئًا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْمَلُ بِهٖ اِلَّا عَمِلْتُ بِهٖ اِنِّيْ اَخْشٰى اِنْ تَرَكْتُ شَيْئًا مِّنْ اَمْرِهٖ اَنْ اَزِيْغَ فَاَمَّا صَدَقَتُهٗ بِالْمَدِيْنَةِ فَدَفَعَهَا عُمَرُ اِلٰى عَلِيٍّ وَّعَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا فَغَلَبَهٗ عَلَيْهَا عَلِيٌّ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَاَمَّا خَيْبَرُ وَفَدَكُ فَاَمْسَكَهُمَا عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ هُمَا صَدَقَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتَا لِحُقُوْقِهِ الَّتِيْ تَعْرُوْهُ وَنَوَائِبِهٖ وَاَمْرُهُمَا اِلٰى مَنْ وَّلِيَ الْاَمْرَ قَالَ فَهُمَا ذٰلِكَ اِلَى الْيَوْمِ۔

ہوں کہیں گمراہ نہ ہو جاؤں۔ پھر مدینہ کا صدقہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے زمانے میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دے دیا لیکن حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر غلبہ کیا (یعنی اپنے قبضہ میں رکھا) اور خیبر اور فدک کو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے قبضہ میں رکھا اور یہ کہا کہ دونوں صدقہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جو صرف ہوتے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حقوق اور کاموں میں جو پیش آتے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور یہ دونوں اس کے اختیار میں رہیں گے جو حاکم ہو مسلمانوں کا پھر آج تک ایسا ہی رہا (یعنی خیبر اور فدک ہمیشہ خلیفۂ وقت کے قبضہ میں رہے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی اپنی خلافت میں ان کو تقسیم نہیں کیا پس شیعوں کا اعتراض حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر لغو ہو گیا۔)

٤٥٨٣ : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقْتَسِمُ وَرَثَتِيْ دِيْنَارًا مَّا تَرَكْتُ بَعْدَ نَفَقَةِ نِسَآءِيْ وَمَئُوْنَةِ عَامِلِيْ فَهُوَ صَدَقَةٌ۔

۴۵۸۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''میرے وارث ایک دینار بھی بانٹ نہیں سکتے جو چھوڑ جاؤں اپنی عورتوں کے خرچ کے بعد اور منتظم کی اجرت کے بعد بچے تو وہ صدقہ ہے۔''

تشریح ❁ نوویؒ نے کہا جمہور علماء کا یہ قول ہے کہ کل انبیاء علیہم السلام کا یہی حکم ہے کوئی ان کا وارث نہیں ہوتا۔ اور حسن بصریؒ سے یہ منقول ہے کہ یہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خاص ہے اس لیے کہ حضرت زکریا علیہ السلام نے دعا کی: يَرِثُنِيْ وَيَرِثُ مِنْ اٰلِ يَعْقُوْبَ اور مراد اس سے مال کی وارثت ہے ورنہ آگے کی آیت وَاِنِّيْ خِفْتُ الْمَوَالِيَ مِنْ وَّرَآئِيْ صحیح نہیں کیوں کہ موالی کا خوف وراثت نبوت اور علم پر نہیں ہو سکتا اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَوَرِثَ سُلَيْمٰنُ دَاوٗدَ اور صواب جمہور کا مذہب ہے اور دونوں آیتوں سے مراد وراثت نبوت ہے اور منتظم سے مراد وہ شخص ہے جو ان مالوں کا بندوبست کرے یا خلیفۂ وقت اگر وہ خود انتظام کرے۔ قاضی عیاضؒ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مال یہ تھے ایک تو سات باغ بنی نضیر کے جو یہودی کی وصیت کی رو سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ملک آئے تھے جب وہ مسلمان ہوا احد کے دن۔ دوسری وہ زمین جو انصار نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دی۔ تیسرے بنی نضیر کا مال جب وہ مدینہ سے نکالے گئے اور بغیر لڑے بھڑے وہ ہاتھ آیا۔ چوتھے آدھا حصہ فدک کا جو صلح کی رو سے ٹھہرایا تھا خیبر کی فتح کے بعد پانچواں تہائی وادی القرای کی چھٹی دو قلعہ خیبر کے وطیح اور سلام جو صلح سے لیے گئے۔ ساتویں خیبر کے خمس میں سے حصہ یہ سب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے املاک تھی کسی اور کا حق اس میں نہ تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان مالوں کو صرف کرتے اپنے اور اہل وعیال پر اور مسلمانوں کی ضرورتوں میں اور ہمیشہ یہ صدقات کے طور پر رہنا چاہیے اور کسی کو ان کی ملک حرام ہے۔

٤٥٨٤ : عَنْ اَبِی الزِّنَادِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ

۴۵۸۴: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٤٥٨٥ : عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ۔

۴۵۸۵: ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''ہمارا کوئی وارث نہیں جو ہم چھوڑ جاویں وہ صدقہ ہے۔''

بَابُ كَيْفِيَّةِ قِسْمَةِ الْغَنِيْمَةِ بَيْنَ الْحَاضِرِيْنَ

باب: غنیمت کا مال کیوں کر تقسیم ہوگا

٤٥٨٦ : عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسَمَ النَّفَلَ فِی النَّفَلِ لِلْفَرَسِ سَهْمَيْنِ وَلِلرَّجُلِ سَهْمًا۔

۴۵۸۶: عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غنیمت کے مال میں سے دو حصہ گھوڑے کو دلائے اور ایک حصہ آدمی کو۔

٤٥٨٧ : عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ وَلَمْ يَذْكُرْ فِی النَّفَلِ۔

۴۵۸۷: وہی جو اوپر گزرا اس میں غنیمت کا ذکر نہیں۔

تشریح ۞ تو سوار کے تین حصے ہوئے اور پیدل کا ایک حصہ یہی قول ہے ابن عباسؓ اور مجاہد اور محمد حسن اور ابن سیرین اور عمر بن عبدالعزیز اور مالک اور اوزاعی اور ثوری اور لیث اور شافعی اور ابو یوسف اور احمد اور اسحٰق اور ابو عبید اور ابن جریر اور جمہور علماء کا اور ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کو سوار کے دو حصہ ہیں اور پیدل کا ایک حصہ ہے اور جو کوئی اپنے ساتھ کئی گھوڑے لاوے تو ایک ہی حصہ پاوے گا جمہور کا یہی قول ہے اور اوزاعی ثوری اور لیث اور ابو یوسف کے نزدیک دو کا حصہ ملے گا نوویؒ ملخصاً۔

بَابُ الْاِمْدَادِ بِالْمَلٰٓئِكَةِ فِیْ غَزْوَةِ بَدْرٍ وَّاِبَاحَةِ الْغَنَآئِمِ

باب: فرشتوں کی مدد بدر کی لڑائی میں اور مباح ہونا لوٹ کا

٤٥٨٨ : عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ نَّظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَی الْمُشْرِكِيْنَ وَهُمْ اَلْفٌ وَّ اَصْحَابُهٗ ثَلٰثُمِائَةٍ وَّتِسْعَةَ عَشَرَ رَجُلًا فَاسْتَقْبَلَ نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقِبْلَةَ ثُمَّ مَدَّ يَدَيْهِ فَجَعَلَ يَهْتِفُ بِرَبِّهٖ اَللّٰهُمَّ اَنْجِزْلِیْ مَاوَعَدْتَنِی اللّٰهُمَّ اٰتِ مَاوَعَدْتَنِیْ اَللّٰهُمَّ اِنْ تُهْلِكْ هٰذِهِ الْعِصَابَةَ مِنْ اَهْلِ الْاِسْلَامِ لَا تُعْبَدْ فِی الْاَرْضِ فَمَا زَالَ يَهْتِفُ بِرَبِّهٖ مَادًّا يَدَيْهِ

۴۵۸۸: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جس دن بدر کی لڑائی ہوئی تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکوں کو دیکھا وہ ایک ہزار تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب تین سو انیس تھے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکوں کو دیکھا اور قبلہ کی طرف منہ کیا، پھر دونوں ہاتھ پھیلائے، اور پکار کر دعا کرنے لگے اپنے پروردگار سے۔ (اس حدیث سے یہ نکلا کہ دعا میں قبلہ کی طرف منہ کرنا اور ہاتھ پھیلانا مستحب ہے) یا اللہ پورا کر جو تو نے وعدہ کیا مجھ سے یا اللہ دے مجھ کو جو وعدہ کیا تو نے مجھ سے یا اللہ اگر تو تباہ کر دے گا اس جماعت کو تو پھر نہ پوجا جائے گا تو زمین میں (بلکہ جھاڑ پہاڑ پوجے جاویں گے)

مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ حَتّٰى سَقَطَ رِدَآءُهٗ عَنْ مَّنْكِبَيْهِ فَاَتَاهُ اَبُوْ بَكْرٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَاَخَذَ رِدَآءَهٗ فَاَلْقَاهُ عَلٰى مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ الْتَزَمَهٗ مِنْ رِدَآئِهٖ وَقَالَ يَانَبِيَّ اللّٰهِ كَفَاكَ مُنَا شَدَتُكَ رَبَّكَ فَاِنَّهٗ سَيُنجِزُلَكَ مَاوَعَدَكَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿اِذْ تَسْتَغِيْثُوْنَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ اَنِّيْ مُمِدُّكُمْ بِاَلْفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُرْدِفِيْنَ﴾ [الأنفال : ۹] فَاَمَدَّهُ اللّٰهُ بِالْمَلٰٓئِكَةِ قَالَ اَبُوْ زُمَيْلٍ فَحَدَّثَنِيْ ابْنُ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ بَيْنَهَا رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ يَوْمَئِذٍ يَشْتَدُّ فِيْ اَثَرِ رَجُلٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ اَمَامَهٗ اِذْسَمِعَ ضَرْبَةً بِالسَّوْطِ فَوْقَهٗ وَصَوْتَ الْفَارِسِ فَوْقَهٗ يَقُوْلُ اَقْدِمْ حَيْزُوْمَ فَنظَرَ اِلَى الْمُشْرِكِ اَمَامَهٗ فَخَرَّ مُسْتَلْقِيًا فَنَظَرَ اِلَيْهِ فَاِذَا هُوَقَدْ خُطِمَ اَنْفُهٗ وَشُقَّ وَجْهُهٗ كَضَرْبَةِ السَّوْطِ فَاخْضَرَ ذٰلِكَ اَجْمَعُ فَجَآءَ الْاَنْصَارِيُّ فَحَدَّثَ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَدَقْتَ ذٰلِكَ مِنْ مَدَدِ السَّمَآءِ الثَّالِثَةِ فَقَتَلُوْا يَوْمَئِذٍ سَبْعِيْنَ وَاَسَرُوْا سَبْعِيْنَ قَالَ اَبُوْ زُمَيْلٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا فَلَمَّا اَسَرُوْا الْاُسَارٰى قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَبِيْ بَكْرٍ وَّ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا مَا تَرَوْنَ فِيْ هٰٓؤُلَآءِ الْاُسَارٰى فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ هُمْ بَنُوا لْعَمِّ وَالْعَشِيْرَةِ اَرٰىٓ اَنْ تَاْخُذَمِنْهُمْ فِدْيَةً فَتَكُوْنُ لَنَا قُوَّةً عَلَى الْكُفَّارِ فَعَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّهْدِيَهُمْ لِلْاِسْلَامِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَرٰى يَا ابْنَ الْخَطَّابِ قُلْتُ لَاوَ

پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم برابر دعا کرتے رہے اپنے ہاتھ پھیلائے ہوئے یہاں تک کہ آپ کی چادر مبارک مونڈھوں سے اتر گئی حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چادر مونڈھے پر ڈال دی، پھر پیچھے سے لپٹ گئے اور فرمایا اے نبی اللہ تعالیٰ کے بس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتنی دعا کافی ہے اب اللہ تعالیٰ پورا کرے گا وعدہ جو کیا آپ سے تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتار دی: ﴿اِذْ تَسْتَغِيْثُوْنَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ ......﴾ یعنی جب تم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے تھے اور اس نے قبول کی دعا تمہاری اور فرمایا میں تمہاری مدد کروں گا ایک ہزار فرشتے لگا تار سے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے مدد کی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فرشتوں سے۔ ابوزمیل نے کہا مجھ سے حدیث بیان کی ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ اس روز ایک مسلمان ایک کافر کے پیچھے دوڑ رہا تھا جو اس کے آگے تھا اتنے میں کوڑے کی آواز اس کے کان میں آئی اوپر سے اور ایک سوار کی آواز سنائی دی۔ اوپر سے وہ کہتا تھا بڑھ اے حیزدم (حیزدم اس فرشتے کے گھوڑے کا نام تھا) پھر جو دیکھا تو وہ کافر چت گر پڑا اس مسلمان کے سامنے مسلمان نے جب اس کو دیکھا کہ اس کی ناک پر نشان تھا اور اس کا منہ پھٹ گیا تھا جیسا کوئی کوڑا مارتا ہے اور سب سبز ہوگیا تھا۔ (کوڑے کی زہر سے) پھر مسلمان انصاری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور قصہ بیان کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''تو سچ کہتا ہے یہ مدد تیسرے آسمان سے آئی تھی'' آخر مسلمانوں نے اسی دن ستر کافروں کو مارا اور ستر کو قید کیا ابو زمیل نے کہا ابن عباسؓ کہا نے جب قیدی گرفتار ہو کر آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر صدیقؓ اور عمرؓ سے کہا تمہاری کیا رائے ہے ان قیدیوں کے بارے میں ابوبکرؓ نے کہا اے اللہ کے رسول یہ ہماری برادری کے لوگ ہیں اور کنبے والے ہیں میں یہ سمجھتا ہوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان سے کچھ مال لے کر ان کو چھوڑ دیجئے جس سے مسلمانوں کو طاقت ہو کافروں سے مقابلہ کرنے کی اور شاید ان لوگوں کو اللہ تعالیٰ ہدایت کرے اسلام کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اللّٰهِ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَاأَرَى الَّذِيْ رَاٰى اَبُوْبَكْرٍ وَّلٰكِنِّيْ عَلِيًّا مِنْ عَقِيْلٍ فَيَضْرِبُ عُنُقَهُ وَتُمَكِّنِيْ مِنْ فُلَانٍ نَسِيْبًا هٰؤُلَآءِ اَئِمَّةُ الْكُفْرِ وَصَنَا دِيْدُهَا فَهَوِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَاقَالَ اَبُوْبَكْرٍ وَّلَمْ يَهْوَ مَاقُلْتُ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ جِئْتُ فَإِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَاعِدَيْنِ وَهُمَا يَبْكِيَانِ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَخْبِرْنِيْ مِنْ اَيِّ شَيْءٍ تَبْكِيْ اَنْتَ وَصَاحِبُكَ فَإِنْ وَجَدْتُّ بُكَآءً بَكَيْتُ وَاِنْ لَّمْ اَجِدْ بُكَآءً تَبَاكَيْتُ لِبُكَآئِكُمَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْكِيْ لِلَّذِيْ عَرَضَ عَلَيَّ اَصْحَابُكَ مِنْ اَخْذِهِمُ الْفِدَآءَ لَقَدْ عُرِضَ عَلَيَّ عَذَابُهُمْ اَدْنٰى مِنْ هٰذِهِ شَجَرَةٍ قَرِيْبَةٍ مِّنْ نَبِيِّ اللّٰهِ ﷺ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿مَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ اَسْرٰى حَتّٰى يُثْخِنَ فِي الْاَرْضِ﴾ اِلٰى قَوْلِهٖ: ﴿فَكُلُوْا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلٰلًا طَيِّبًا﴾ [الأنفال : ٦٧ ـ ٦٩] فَاَحَلَّ اللّٰهُ الْغَنِيْمَةَ لَهُمْ.

تمہاری کیا رائے اے خطاب کے بیٹے انہوں نے کہا نہیں قسم اللہ تعالیٰ کی یا رسول اللہ میری وہ رائے نہیں جو ابو بکر صدیقؓ کی رائے ہے میری رائے یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کو میرے حوالے کیجئے ہم ان کی گردنیں ماریں تو عقیلؓ کو حضرت علیؓ کے حوالے کیجئے وہ ان کی گردن ماریں اور مجھے میرا فلاں عزیز دیجئے میں اس کی گردن ماروں کیونکہ یہ لوگ کفر کے مہری ہیں پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت ابو بکر صدیقؓ کی رائے پسند آئی اور میری رائے پسند نہیں آئی جب دوسرا دن ہوا تو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ابو بکرؓ دونوں بیٹھے رو رہے تھے۔ میں نے کہا یا رسول اللہ! آپ ﷺ اور آپ ﷺ کے ساتھی کیوں روتے ہیں اگر مجھے بھی رونا آئے تو میں بھی روؤں گا ورنہ رونے کی صورت بناؤں گا۔ آپ ﷺ دونوں کے رونے سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں روتا ہوں اس واقعہ سے جو پیش آیا تمہارے ساتھیوں کو فدیہ لینے سے میرے سامنے ان کا عذاب لایا گیا اس درخت سے بھی زیادہ نزدیک (ایک درخت تھا رسول اللہ ﷺ کے پاس) پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری: ﴿ مَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ ...... ﴾ یعنی نبی کو یہ درست نہیں کہ وہ قیدی رکھے جب تک زور نہ توڑ دے کافروں کا زمین میں۔

تشریح: بدر کی لڑائی سب سے پہلی لڑائی ہے جو مسلمانوں نے کی اور بدر ایک پانی کا نام ہے اور ایک گاؤں ہے چار منزل پر مدینہ سے۔ ابن قتیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا بدر کنواں تھا کسی کا اور اس کے مالک کا نام بدر تھا پھر وہ کنویں کا نام ہوگیا۔ ابو یقطان نے کہا وہ بنی غفار میں سے ایک شخص کا نام تھا اور بدر کی لڑائی جمعہ کے دن سترھویں رمضان المبارک کو ہوئی ۲ ہجری مقدس میں اور حافظ ابن القاسم نے استاد سے تاریخ دمشق میں روایت کیا کہ وہ پیر کے دن ہوئی لیکن اس کی اسناد میں کئی شخص ضعیف ہیں حافظ نے کہا کہ محفوظ یہی ہے کہ یہ لڑائی جمعہ کے دن ہوئی اور صحیح بخاری میں عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے کہ بدر کا دن گرمیوں کا دن تھا۔ (نوویؒ)

اس حدیث سے رد ہوگیا وحدۃ الوجود کا جو سمجھتے ہیں کہ معاذ اللہ جھاڑ پہاڑ سب اللہ ہیں ان کے نزدیک بت پوجنا بھی اللہ تعالیٰ کا پوجنا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا تھا آپ ﷺ سے ایک چیز کا دو چیزوں میں سے قافلہ کا یا لشکر کا قافلہ تو چلا گیا لیکن لشکر سے مقابلہ ہوا ہر چند آپ ﷺ کو یقین تھا کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ پورا ہوگا لیکن آپ ﷺ نے مسلمانوں کی تسلی اور تشفی کیلیے دوبارہ دعا کی۔

ہر چند اللہ جل جلالہ کا ایک حکم یا ایک فرشتہ ان سب کافروں کو تباہ کرنے کے لیئے کافی تھا پر اس کو یہ منظور ہوا کو مسلمان جن کو اپنی کمی کا رنج تھا خوش ہو جاویں اپنی تعداد بڑھنے سے کیوں کہ اب مسلمان فرشتوں سمیت ایک ہزار تین سو انیس ہوگئے۔ یا پروردگار کو یہ منظور ہوا کہ فرشتے آدمیوں کی طرح لڑیں اسی طاقت سے جو آدمی میں ہوتی ہے۔

بدر کی لڑائی سب سے پہلی لڑائی ہے جو مسلمانوں نے کی اور بدر ایک پانی کا نام ہے اور ایک گاؤں ہے چار منزل پر مدینہ سے۔ ابن قتیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا بدر کنواں تھا کسی کا اور اس کے مالک کا نام بدر تھا پھر وہ کنویں کا نام ہو گیا۔ ابو یقظان نے کہا وہ بنی غفار میں سے ایک شخص کا نام تھا اور بدر کی لڑائی جمعہ کے دن سترھویں رمضان المبارک کو ہوئی ۲ ہجری مقدس میں اور حافظ ابن القاسم نے استاد سے تاریخ دمشق میں روایت کیا کہ وہ پیر کے دن ہوئی لیکن اس کی اسناد میں کئی شخص ضعیف ہیں حافظ نے کہا کہ محفوظ یہی ہے کہ یہ لڑائی جمعہ کے دن ہوئی اور صحیح بخاری میں عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے کہ بدر کا دن گرمیوں کا دن تھا۔ (نوویؒ)

اس حدیث سے رد ہو گیا وحدۃ الوجود کا جو سمجھتے ہیں کہ معاذ اللہ جھاڑ پہاڑ سب اللہ ہیں ان کے نزدیک بت پوجنا بھی اللہ تعالیٰ کا پوجنا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا تھا آپ ﷺ سے ایک چیز کا دو چیزوں میں سے قافلہ کا یا لشکر کا قافلہ تو چلا گیا لیکن لشکر سے مقابلہ ہوا ہر چند آپ ﷺ کو یقین تھا کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ پورا ہو گا لیکن آپ ﷺ نے مسلمانوں کی تسلی اور تشفی کیلیے دوبارہ دعا کی۔

ہر چند اللہ جل جلالہ کا ایک حکم یا ایک فرشتہ ان سب کافروں کو تباہ کرنے کے لیئے کافی تھا پر اس کو یہ منظور ہوا کہ مسلمان جن کو اپنی کمی کا رنج تھا خوش ہو جاویں اپنی تعداد بڑھنے سے کیوں کہ اب مسلمان فرشتوں سمیت ایک ہزار تین سو انیس ہو گئے۔ یا پروردگار کو یہ منظور ہوا کہ فرشتے آدمیوں کی طرح لڑیں اسی طاقت سے جو آدمی میں ہوتی ہے۔

ابن ہشام نے اپنی سیرت میں باسناد صحیح ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا کہ ایک شخص نے بنی غفار میں سے ان سے کہا میں اور میرا ایک چچازاد بھائی دونوں مشرک تھے، بدر کے دن ایک پہاڑ پر چڑھ گئے اس انتظار میں کہ دیکھیں کس کی شکست ہوتی ہے تو ہم لوٹنے والوں کے ساتھ شریک ہوں، ہم پہاڑ پر ہی تھے کہ ایک ابر کا ٹکڑا ہمارے نزدیک آیا اس میں گھوڑوں کی آواز آ رہی تھی، میں نے سنا ایک کہنے والا کہہ رہا تھا، بڑھ حیزوم یہ حال دیکھ کر میرے بھائی کا دل دہل گیا اور وہ اسی جگہ مر گیا، میں بھی مرنے کے قریب ہو گیا، پر اپنے تئیں سنبھالا۔ ابن اسحٰق نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے عبداللہ بن ابی بکر نے انہوں نے سنا بعض بنی ساعدہ سے انہوں نے ابو اسید مالک بن ربیعہ سے وہ بدر کی لڑائی میں شریک تھے، ان کی آنکھ جاتی رہی تھی وہ کہتے تھے اگر میں بدر میں ہوتا اور میری بینائی ہوتی تو میں تم کو وہ گھاٹی بتلا دیتا جس میں سے فرشتے نکلے تھے مجھے اس میں کسی طرح کا شک نہیں۔ ابن اسحاق نے کہا مجھ سے حدیث بیان کی ابو اسحاق بن یسار نے انہوں نے بنی مازن بن نجار کے کئی آدمیوں سے سنا انہوں نے ابو داؤد مازنی سے وہ بدر کی لڑائی میں موجود تھے، انہوں نے کہا میں بدر کے دن ایک مشرک کا پیچھا کر رہا تھا اس کے مارنے کیلیے مگر میرے پہنچنے سے پہلے اس کا سر گر پڑا جب میں نے جانا کہ اس کو کسی اور شخص نے مارا ابن اسحاق نے کہا مجھ سے حدیث بیان کی اس شخص پر جس پر میں تہمت نہیں کرتا (یعنی وہ ثقہ تھا) اس نے سنا مقسم سے اس نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے انہوں نے کہا فرشتوں کے سر پر بدر کے دن سفید عمامے تھے جو لٹکے ہوئے تھے پیٹھ تک اور حنین کے دن سرخ عمامے تھے۔ ابن ہشام نے کہا مجھ سے بعض اہل علم نے بیان کیا کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ عمامے تاج ہیں عرب کے اور بدر کے دن فرشتوں کے سر پر بھی سفید عمامے تھے پیٹھ تک لٹکائے ہوئے مگر حضرت جبرائیل علیہ السلام کے سر پر زرد عمامہ تھا۔ انتہی۔

اس حدیث سے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بڑی فضیلت نکلی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ کبھی کم درجے والے کی رائے بڑے درجہ والے کی رائے سے بہتر ہوتی ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر رائے وحی سے نہ تھی، مگر آپ ﷺ کو اپنی رائے کی غلطی وحی سے معلوم ہو جاتی، دوسرے کسی کو یہ رتبہ نہیں ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نبی برحق تھے ورنہ اپنی رائے کی غلطی کیوں ظاہر فرماتے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ فرشتے آدمیوں کی شکل پر بن سکتے ہیں اور حضرت جبرائیل علیہ السلام کبھی کبھی دحیہ کلبی کی شکل پر آیا کرتے فقط۔

بَابُ رَبْطِ الْاَسِيْرِ وَحَبْسِهٖ وَجَوَازِ الْمَنِّ عَلَيْهِ

٤٥٨٩ : عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ يَقُوْلُ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْلًا قِبَلَ نَجْدٍ فَجَآئَتْ بِرَجُلٍ مِّنْ بَنِیْ حَنِيْفَةَ يُقَالُ لَهٗ ثُمَامَةُ بْنُ اُثَالٍ سَيِّدُ اَهْلِ الْيَمَامَةِ فَرَبَطُوْهُ بِسَارِيَةٍ مِّنْ سَوَارِی الْمَسْجِدِ فَخَرَجَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَاذَا عِنْدَكَ يَاثُمَامَةُ قَالَ عِنْدِیْ يَامُحَمَّدُ خَيْرٌ اِنْ تَقْتُلْ تَقْتُلْ ذَادَمٍ وَّاِنْ تُنْعِمْ تُنْعِمْ عَلٰی شَاكِرٍ وَّاِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ الْمَالَ فَسَلْ تُعْطَهُ مِنْهُ مَاشِئْتَ فَتَرَكَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی كَانَ بَعْدَ مِنَ الْغَدِ فَقَالَ مَا عِنْدَكَ يَاثُمَامَةُ قَالَ مَاقُلْتُ لَكَ اِنْ تُنْعِمْ تُنْعِمْ عَلٰی شَاكِرٍ وَّ اِنْ تَقْتُلْ تَقْتُلْ ذَادَمٍ وَّ اِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ الْمَالَ فَسَلْ تُعْطَ مِنْهُ مَاشِئْتَ فَتَرَكَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی كَانَ مِنَ الْغَدِ فَقَالَ مَاذَا عِنْدَكَ يَاثُمَامَةُ فَقَالَ عِنْدِیْ مَاقُلْتُ لَكَ اِنْ تُنْعِمْ تُنْعِمْ عَلٰی شَاكِرٍ وَّاِنْ تَقْتُلْ تَقْتُلْ ذَادَمٍ وَّ اِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ الْمَالَ فَسَلْ تُعْطَ مِنْهُ مَاشِئْتَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَطْلِقُوْا ثُمَامَةَ فَانْطَلَقَ اِلٰی نَخْلٍ قَرِيْبٍ مِّنَ الْمَسْجِدِ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ يَا مُحَمَّدُ وَاللّٰهِ مَا كَانَ عَلَی الْاَرْضِ وَجْهٌ اَبْغَضَ اِلَیَّ مِنْ وَّجْهِكَ فَقَدْ اَصْبَحَ وَجْهُكَ اَحَبَّ الْوُجُوْهِ

باب: قیدی کو باندھنا اور بند کرنا اور اس کو مفت چھوڑ دینا جائز ہے

۴۵۸۹: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ سواروں کو نجد کی طرف بھیجا، وہ ایک شخص کو پکڑ لائے جو بنی حنیفہ میں سے تھا اور اس کا نام ثمامہ بن اثال تھا وہ سردار تھا یمامہ والوں کا، پھر لوگوں نے اس کو باندھ دیا مسجد کے ایک ستون سے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس گئے اور فرمایا اے ثمامہ تیرے پاس کیا ہے وہ بولا میرے پاس بہت کچھ ہے اگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھ کو مار ڈالیں گے تو ایسے شخص کو ماریں گے جو خون والا ہے۔ اور اگر آپ احسان کریں گے تو ایسے شخص پر احسان کریں گے جو شکر گزاری کرے گا اور جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روپیہ چاہتے ہیں تو مانگیے جو آپ چاہیں گے ملے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو رہنے دیا۔ پھر دوسرے دن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اور پوچھا کیا ہے تیرے پاس اے ثمامہ۔ اس نے کہا وہی جو میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہہ چکا ہوں اگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم احسان کرو گے تو احسان ماننے والے پر کرو گے اگر مار ڈالو گے تو اچھی عزت والے کو مار ڈالو گے اگر روپیہ چاہتے ہو تو جتنا مانگو ملے گا۔ پھر آپ نے اس کو رہنے دیا اسی طرح تیسرے دن پھر تشریف لائے اور پوچھا تیرے پاس کیا ہے اے ثمامہ! اس نے کہا وہی جو میں آپ سے کہہ چکا۔ احسان کرتے ہو تو کرو میں شکر گزار رہوں گا مارتے ہو تو مارو لیکن میرا خون جانے والا نہیں، مال چاہتے ہو تو جتنا مانگو دوں گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا چھوڑ دو ثمامہ کو۔ وہ مسجد کے قریب ایک کھجور کے درخت کی طرف گیا اور غسل کیا پھر مسجد میں آیا اور کہنے لگا: اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اے محمد! (صلی اللہ علیہ وسلم) قسم اللہ کی آپ سے زیادہ کسی کا منہ میرے لیے برا نہ تھا اور اب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منہ سے زیادہ کسی کا منہ مجھے

كُلِّهَا اِلَى اللّٰهِ مَا كَانَ مِنْ دِيْنٍ اَبْغَضَ اِلَيَّ مِنْ دِيْنِكَ فَاَصْبَحَ دِيْنُكَ اَحَبَّ الدِّيْنِ كُلِّهٖ اِلَيَّ وَاللّٰهِ مَاكَانَ مِنْ بَلَدٍ اَبْغَضَ اِلَيَّ وَاِنَّ خَيْلَكَ اَخَذَتْنِيْ وَاَنَا اُرِيْدُ الْعُمْرَةَ فَمَاذَا تَرٰى فَبَشَّرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَمَرَهٗ اَنْ يَّعْتَمِرَ فَلَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ قَالَ لَهٗ قَائِلٌ اَصَبَوْتَ فَقَالَ وَلٰكِنِّيْ اَسْلَمْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا وَاللّٰهِ لَا يَاْتِيْكُمْ مِّنَ الْيَمَامَةِ حَبَّةُ حِنْطَةٍ حَتّٰى يَاْذَنَ فِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

محبوب نہیں ہے، قسم اللہ کی آپ کے دین سے زیادہ کوئی دین میرے نزدیک برا نہ تھا اور آپ کا دین اب سب دینوں سے زیادہ مجھے محبوب ہے قسم اللہ کی کوئی شہر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شہر سے زیادہ مجھے برا نہ معلوم ہوتا تھا اب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا شہر سب شہروں سے زیادہ مجھے پسند ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سواروں نے مجھ کو پکڑ لیا میں عمرے کو جاتا تھا اب کیا کروں فرمایئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو خوش کیا اور حکم کیا عمرہ کرنے کا جب وہ مکہ پہنچا تو لوگوں نے کہا تو نے دین بدل ڈالا۔ اس نے کہا نہیں بلکہ میں مسلمان ہوا رسول اللہ صلی علیہ وسلم کے ساتھ قسم اللہ کی یمامہ سے ایک دانہ گیہوں کا تم تک نہ پہنچے گا جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجازت نہ دے دیں۔

تشریح ۞ نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس سے یہ نکلا کہ قیدی کو باندھنا اور اس کو بند کرنا درست ہے اور مسجد میں کافر کا آنا درست ہے اور شافعی علیہ الرحمۃ کا مذہب یہ ہے کہ مسلمان کی اجازت سے کافر کو مسجد میں جانا درست ہے خواہ وہ کتابی ہو یا مشرک اور عمر بن عبدالعزیز اور قتادہ اور مالک کے نزدیک درست نہیں ہے اور ابوحنیفہ کے نزدیک کتابی کو درست ہے مشرک کو درست نہیں اور ہماری دلیل سب کے مقابلہ میں یہ حدیث ہے اور یہ جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا مشرک نجس ہیں وہ مسجد حرام میں نہ جاویں وہ خاص ہے حرم سے اور حرم میں کافر کا جانا درست نہیں۔ انتہیٰ

یعنی اس کا بدلہ اور لوگ لیں گے غرض یہ ہے کہ میں کوئی غریب شخص نہیں ہوں جو میری جان کی کوئی پرواہ نہیں کرے بلکہ رئیس ہوں اگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ماریں گے تو میرا بدلہ اور لوگ لیں گیا اور بعض نے کہا اس کا معنی یہ ہے کہ اگر آپ ماریں گے تو اس کو ماریں گے جس کا مارنا درست ہو گیا۔ یعنی آپ کو اس کا استحقاق حاصل ہے اور بعض روایتوں میں ذا ذم ہے یعنی صاحب حرمت اور عزت کو ماریں گے مگر یہ روایت ضعیف ہے۔

نووی علیہ الرحمۃ نے کہا ہمارے اصحاب کا یہ قول ہے کہ جب کافر مسلمان ہونا چاہے تو فوراً مسلمان ہو جاوے غسل کے لیے دیر نہ کرے اور کسی کو درست نہیں ہے کہ اس کو غسل تک دیر کرنے کی اجازت دے بلکہ پہلے مسلمان ہو جائے پھر غسل کرے اور غسل واجب ہے اگر کفر کی حالت میں وہ جنبی ہوا ہو اگرچہ غسل بھی کر چکا ہو اور بعض کے نزدیک اگر غسل کر چکا ہو کفر میں تو غسل واجب نہیں اور مالکیہ کے نزدیک کسی حال میں غسل واجب نہیں اور اسلام سے جنابت کا حکم ساقط ہو جاوے گا جیسے گناہ ساقط ہو جاتے ہیں اور اس پر اعتراض یہ ہے کہ وضو واجب ہے بالا جماع اور حدث کا اثر اسلام سے ساقط نہیں ہوتا اور اگر وہ کفر کی حالت میں جنبی ہی نہ ہوا ہو تو غسل مستحب ہے اور امام احمد کے نزدیک واجب ہے اور حضرت ﷺ نے تین روز تک ثمامہ کو ٹالا تا کہ اس کے دل میں اسلام کی محبت پیدا ہو جاوے اور وہ خوب غور کر لیوے اور عمرہ کا حکم اس کے لیے استحباباً کر دیا نہ وجوباً۔ انتہیٰ مختصراً

٤٥٩٠ : عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَيْلًا لَّهٗ نَحْوَ اَرْضِ نَجْدٍ فَجَآءَتْ بِرَجُلٍ يُّقَالُ لَهٗ ثُمَامَةُ بْنُ اُثَالٍ الْحَنَفِيُّ سَيِّدُ اَهْلِ

۴۵۹۰: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

الْيَمَامَةِ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ اللَّيْثِ إِلَّآ اَنَّهٗ قَالَ اِنْ تَقْتُلْنِيْ تَقْتُلْ ذَادَمٍ۔

بَابُ اِجْلَآءِ الْيَهُوْدِ مِنَ الْحِجَازِ

٤٥٩١ : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ اِذْ خَرَجَ اِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْطَلِقُوْا اِلٰى يَهُوْدَ فَخَرَجْنَا مَعَهٗ حَتّٰى جِئْنَا هُمْ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَادَاهُمْ فَقَالَ يَامَعْشَرَ يَهُوْدَ اَسْلِمُوْا تَسْلَمُوْا فَقَالُوْا قَدْ بَلَّغْتَ يَآ اَبَا الْقَاسِمِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ ذٰلِكَ اُرِيْدُ اَسْلِمُوْا تَسْلَمُوْا فَقَالُوْا قَدْ بَلَّغْتَ يَا اَبَا الْقَاسِمِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ اُرِيْدُ فَقَالَ لَهُمُ الثَّالِثَةَ فَقَالَ اعْلَمُوْا اَنَّمَا الْاَرْضُ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنِّيْ اُرِيْدُ اَنْ اُجْلِيَكُمْ مِّنْ هٰذِهِ الْاَرْضِ فَمَنْ وَّ جَدَ مِنْكُمْ بِمَالِهٖ شَيْئًا فَلْيَبِعْهُ وَاِلَّا فَاعْلَمُوْا اَنَّ الْاَرْضَ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

٤٥٩٢ : عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ يَهُوْدَ بَنِي النَّضِيْرِ وَقُرَيْظَةَ حَارَ بُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَجْلٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنِي النَّضِيْرِ وَاَقَرَّ قُرَيْظَةَ وَمَنَّ عَلَيْهِمْ حَتّٰى حَارَبَتْ قُرَيْظَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ فَقَتَلَ رِجَالَهُمْ وَقَسَمَ نِسَآءَ هُمْ وَ اَوْلَادَ هُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ اِلَّآ اَنَّ بَعْضَهُمْ لَحِقُوْا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاٰمَنَهُمْ فَاَسْلَمُوْ وَاَجْلٰى رَسُوْلُ اللّٰهُ ﷺ

باب: یہودیوں کو ملک حجاز سے نکال دینا

۴۵۹۱: ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ ہم مسجد میں بیٹھے تھے اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باہر تشریف لائے اور فرمایا ''یہودیوں کے پاس چلو''۔ ہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ گئے یہاں تک کہ یہود کے پاس پہنچے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہوئے اور ان کو پکارا اور فرمایا اے لوگو یہود کے، مسلمان ہو جاؤ۔ انہوں نے کہا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیام پہنچا دیا (اللہ تعالیٰ کا) اے ابو القاسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''میں یہی چاہتا ہوں''۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے یہود مسلمان ہو جاؤ وہ کہنے لگے آپ ﷺ نے پہنچا دیا ''اے ابو القاسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں یہی چاہتا ہوں (کہ تم اقرار کرو اللہ کے پیغام پہنچ جانے کا) پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تیسری بار یہی کہا اور فرمایا جان لو کہ زمین اللہ اور اس کے رسول کی ہے اور میں چاہتا ہوں کہ تم کو اس ملک سے باہر نکالوں تو جو شخص اپنے مال کو بیچ سکے وہ بیچ ڈالے اور نہیں تو یہ سمجھ لو کہ زمین اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہے۔

۴۵۹۲: عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے بنی نضیر اور قریظہ کے یہودی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لڑے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی نضیر کے یہودیوں کو نکال دیا اور قریظہ کے یہودیوں کو رہنے دیا بلکہ ان پر احسان کیا پھر قریظہ اس کے بعد لڑے (اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دغا بازی کی جنگ احزاب میں مشرکوں کے ساتھ ہو گئے) تب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے مردوں کو مار ڈالا اور ان کی عورتوں اور بچوں اور مالوں کو مسلمانوں میں بانٹ دیا مگر جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مل گئے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ

يَهُوْدَ الْمَدِيْنَةِ كُلَّهُمْ بَنِي قَيْنُقَاعَ وَهُمْ قَوْمُ عَبْدِ اللّٰهِ سَلَّامٍ وَيَهُوْدَ بَنِي حَارِثَةَ وَكُلَّ يَهُوْدِيٍّ كَانَ بِالْمَدِيْنَةِ۔

وسلم نے ان کو امن دیا، وہ مسلمان ہو گئے اور نکال دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ سے یہود کو بالکل بنی قینقاع کو جو عبداللہ بن سلام کی قوم تھی اور بنی حارثہ کو اور ہر ایک یہودی کو جو مدینہ میں تھا۔

٤٥٩٣:عَنْ مُوْسٰى بِهٰذَا الْاِسْنَادِ هٰذَا الْحَدِيْثَ وَحَدِيْثُ ابْنِ جُرَيْجٍ اَكْثَرُ وَاَتَمُّ۔

۴۵۹۳: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

تشریح ❀ جزیرہ اس کو کہتے ہیں جس کے چاروں طرف پانی ہو اور عرب کے تین طرف سمندر ہے اس لیے بصورت جزیرہ ہے۔ نووی علیہ الرحمۃ نے کہا ذمی کافر جب عہد توڑ ڈالیں تو وہ حربی ہو جاتے ہیں اور امام کو اختیار ہے ان میں سے جس کو چاہے قید کرے اور جس کو چاہے مفت چھوڑ دے اور چھوڑنے کے بعد اگر وہ لڑے تو عہد ٹوٹ جائے گا۔ انتہی

بَابُ اِخْرَاجِ الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى مِنْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ

باب: یہود و نصاریٰ کو جزیرۂ عرب سے نکالنے کا بیان

٤٥٩٤:عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لَاُخْرِجَنَّ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى مِنْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ حَتّٰى لَا اَدَعَ اِلَّا مُسْلِمًا۔

۴۵۹۴: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''البتہ میں نکال دوں گا۔ یہود اور نصاریٰ کو عرب کے جزیرہ سے یہاں تک کہ نہیں رہنے دوں گا اس میں مگر مسلمانوں کو''۔

٤٥٩٥ : عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ۔

۴۵۹۵: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

بَابُ جَوَازِ قِتَالِ مَنْ نَقَضَ الْعَهْدَ وَجَوَازِ اِنْزَالِ اَهْلِ الْحِصْنِ عَلٰى حُكْمِ حَاكِمٍ عَدْلٍ اَهْلِ الْحُكْمِ

باب: جو عہد توڑ ڈالے اس کو مارنا درست ہے اور قلعہ والوں کو کسی عادل شخص کے فیصلے پر اُتارنا درست ہے

٤٥٩٦ : عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ نَزَلَ اَهْلُ قُرَيْظَةَ عَلٰى حُكْمِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فَاَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى سَعْدٍ فَاَتَاهُ اِلٰى حِمَارٍ فَلَمَّا دَنَا قَرِيْبًا مِّنَ الْمَسْجِدِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْاَنْصَارِ قُوْمُوْا اِلٰى سَيِّدِكُمْ اَوْ خَيْرِكُمْ ثُمَّ قَالَ اِنَّ هٰؤُلَاۤءِ نَزَلُوْا عَلٰى حُكْمِكَ

۴۵۹۶: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے قریظہ کے یہودی سعد بن معاذ کے فیصلہ پر اترے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سعدؓ کو بلا بھیجا وہ ایک گدھے پر سوار ہو کر آئے، جب مسجد کے قریب پہنچے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انصار سے فرمایا ''اٹھو اپنے سردار کی طرف یا اپنی قوم کے بہتر شخص کی طرف'' پھر فرمایا کہ یہ لوگ بنی قریظہ کے تمہارے فیصلہ پر اترے ہیں (قلعہ سے) سعد نے کہا ان میں جو لڑائی کے لائق ہیں ان کو تو قتل کیجئے اور ان کے بچوں اور

قَالَ تُقْتَلُ مُقَاتِلَتُهُمْ وَتُسْبٰى ذُرِّيَّتُهُمْ قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَيْتَ بِحُكْمِ اللّٰهِ وَرُبَّمَا قَالَ قَضَيْتُ بِحُكْمِ الْمَلِكِ وَلَمْ يَذْكُرِ ابْنُ الْمُثَنّٰى وَرُبَّمَا قَالَ قَضَيْتَ بِحُكْمِ الْمَلِكِ۔

عورتوں کو قید کیجئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تو اللہ تعالیٰ کے حکم کے موافق یا بادشاہ اللہ کے حکم کے موافق یا فرشتے (حضرت جبرئیل) کے حکم کے موافق (جیسا وہ اللہ کی طرف سے لایا تھا) فیصلہ کیا۔

تشریح: قریظہ حلیف تھے اوس کے اور اوس انصار کا ایک بڑا قبیلہ تھا جس کے سردار سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے جب قریظہ نے جنگ خندق میں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دغا کیا اور کافروں کے شریک ہو کر مسلمانوں کو مارا تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس جنگ کے ختم ہونے پر بنی قریظہ کا محاصرہ کیا، وہ ایک قلعہ میں تھے۔ جب ان کو تکلیف ہوئی تو اس شرط سے قلعہ خالی کیا کہ سعد بن معاذ جو فیصلہ ہمارے حق میں کردیں وہ ہم کو منظور ہے۔ نوویؒ نے کہا اس حدیث سے پنچائت کا ثبوت نکلتا ہے جس کو تحکیم کہتے ہیں اور یہ باتفاق اسلام درست ہے سوا خوارج کے اور جب حکم فیصلہ کرادیوے تو اس کا حکم لازم ہے اب امام کو یا جن لوگوں نے اس کو حکم کیا اس کے فیصلہ سے پھرنا درست نہیں البتہ حکم سے پہلے پھر سکتے ہیں انتہیٰ۔

اس لئے کہ سعد زخمی تھے اور بغیر مدد کے ان کا گدھے پر سے اترنا دشوار تھا اور یہ قیام تعظیم کیلئے نہ تھا اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "مت کھڑے ہو جیسے عجم کے لوگ کھڑے ہوا کرتے ہیں" نوویؒ نے کہا کہ جمہور علماء نے اس کو قیام تعظیمی پر محمول کیا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ علماء اور فضلا کی تعظیم کیلئے کھڑے ہونا جب وہ آویں مستحب ہے۔ قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے کہا یہ وہ قیام نہیں جو منع ہے بلکہ منع وہ قیام ہے کہ کوئی شخص بیٹھا ہو اور لوگ اس کے سامنے کھڑے رہیں جب تک وہ بیٹھا رہے (جیسے ہند- کے امیروں کے دربار میں ہوتا ہے) نوویؒ نے کہا اگر آنے والا صاحب فضیلت ہو تو اس طرف کھڑا ہونا مستحب ہے اور اس بات میں کئی حدیثیں آئی ہیں اور اس کی ممانعت میں کوئی صریح حدیث نہیں آئی اور میں نے اس مسئلہ کو الگ ایک رسالہ میں بیان کیا ہے۔ (انتہیٰ مختصراً)

٤٥٩٧ : عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فِي حَدِيْثِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ حَكَمْتَ بِحُكْمِ اللّٰهِ وَقَالَ مَرَّةً حَكَمْتَ بِحُكْمِ الْمَلِكِ۔

۴۵۹۷: شعبہ سے اسی کی مثل مروی ہے اور اس نے اپنی حدیث میں کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "کہ تو نے اللہ کے حکم پر فیصلہ کیا" اور ایک دفعہ یوں فرمایا کہ "بادشاہ کے حکم پر فیصلہ کیا"۔

٤٥٩٨ : عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اُصِيْبَ سَعْدٌ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ رَمَاهُ رَجُلٌ مِّنْ قُرَيْشٍ يُقَالُ ابْنُ الْعَرِقَةِ رَمَاهُ فِي الْاَكْحَلِ فَضَرَبَ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْمَةً فِي الْمَسْجِدِ يَعُوْدُهٗ مِنْ قَرِيْبٍ فَلَمَّا رَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْخَنْدَقِ وَضَعَ السِّلَاحَ فَاغْتَسَلَ فَاَتَاهُ جِبْرَئِيْلُ وَهُوَ

۴۵۹۸: ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے سعد بن معاذ کو خندق کے دن ایک شخص نے جو قریش میں سے تھا عرفہ (اس کی ماں کا نام ہے) کا بیٹا نے ایک تیر مارا' ان کی اکحل (شریان) میں لگا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سعد کیلئے مسجد میں ایک خیمہ لگا دیا) اس سے معلوم ہوا کہ مسجد میں سونا اور بیمار کا رہنا درست ہے) وہیں نزدیک سے ان کو پوچھ لیتے جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خندق کی لڑائی سے لوٹے تو ہتھیار رکھ دیئے اور غسل کیا، پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام آپ

يَنْفُضُ رَأْسَهُ مِنَ الْغُبَارِ فَقَالَ وَضَعْتَ السِّلَاحَ وَاللّٰهِ مَا وَضَعْنَاهُ اُخْرُجْ عَلَيْهِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَيْنَ فَاَشَارَ اِلٰى بَنِيْ قُرَيْظَةَ فَقَاتَلَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلُوْا عَلٰى حُكْمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحُكْمَ فِيْهِمْ اِلٰى سَعْدٍ قَالَ فَاِنِّيْ اَحْكُمُ فِيْهِمْ اَنْ تُقْتَلَ الْمُقَاتِلَةُ وَاَنْ تُسْبَى الذُّرِّيَّةُ وَالنِّسَآءُ وَتُقْسَمُ اَمْوَالُهُمْ۔

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے، اپنا سر جھٹکتے ہوئے غبار سے اور کہا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہتھیار اتار ڈالے اور ہم نے تو قسم اللہ کی ہتھیار نہیں رکھے چلو ان کی طرف۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کدھر انہوں نے اشارہ کیا بنی قریظہ کی طرف پھر لڑے ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآل ہوسلم اور وہ قلعہ سے اترے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فیصلہ پر راضی ہو کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کا فیصلہ سعد پر رکھا۔ (کیونکہ وہ حلیف تھے سعد کے) سعد نے کہا میں یہ حکم کرتا ہوں کہ ان میں جو لڑنے والے ہیں وہ تو مار دیئے جاویں اور بچے اور عورتیں قیدی بنیں اور ان کے مال تقسیم ہو جائیں۔

٤٥٩٩ : عَنْ هِشَامٍ قَالَ قَالَ اَبِيْ فَاُخْبِرْتُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَقَدْ حَكَمْتَ فِيْهِمْ بِحُكْمِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ۔

۴۵۹۹: ہشام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے باپ (عروہ) سے سنا انہوں نے کہا مجھے خبر پہنچی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سعد سے فرمایا تو نے بنی قریظہ کے باب میں وہ حکم دیا جو اللہ عزوجل کا حکم تھا۔

٤٦٠٠ : عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ سَعْدًا قَالَ تَحَجَّرَ كَلْمُهُ لِلْبُرْءِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ اَنَّهُ لَيْسَ اَحَدٌ اَحَبَّ اِلَيَّ اَنْ اُجَاهِدَ فِيْكَ مِنْ قَوْمٍ كَذَّبُوْا رَسُوْلَكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَخْرَجُوْهُ اَللّٰهُمَّ فَاِنْ كَانَ بَقِيَ مِنْ حَرْبِ قُرَيْشٍ شَيْءٌ اَبْقِنِيْ اُجَاهِدْ هُمْ فِيْكَ اَللّٰهُمَّ فَاِنِّيْ اَظُنُّ اَنَّكَ قَدْ وَضَعْتَ الْحَرْبَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ فَاِنْ كُنْتَ وَضَعْتَ الْحَرْبَ بَيْنَنَا وَ بَيْنَهُمْ فَافْجُرْهَا وَاجْعَلْ مَوْتِيْ فِيْهَا فَانْفَجَرَتْ مِنْ لَيْلَتِهٖ فَلَمْ يَرُعْهُمْ وَفِي الْمَسْجِدِ خَيْمَةٌ مِنْ بَنِيْ غِفَارٍ اِلَّا وَالدَّمُ يَسِيْلُ اِلَيْهِمْ فَقَالُوْا يَا اَهْلَ الْخَيْمَةِ مَا هٰذَا الَّذِيْ يَاْتِيْنَا مِنْ قِبَلِكُمْ فَاِذَا سَعْدٌ جُرْحُهُ يَغِذُّ دَمًا فَمَاتَ مِنْهَا رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

۴۶۰۰: ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے سعد بن معاذ کا زخم سوکھ گیا اور اچھا ہونے کو تھا۔ انہوں نے دعا کی یا اللہ تو جانتا ہے کہ مجھے تیری راہ میں جہاد کرنے سے ان لوگوں کے ساتھ جنہوں نے تیرے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جھٹلایا اور نکالا کوئی چیز زیادہ پسند نہیں ہے یا اللہ اگر قریش کی لڑائی ابھی باقی ہو تو مجھے زندہ رکھ، میں ان سے جہاد کروں گا یا اللہ میں سمجھتا ہوں کہ ہماری ان کی لڑائی تو نے ختم کر دی اگر ایسا ہے تو اس زخم کو کھول دے اور میری موت اسی میں کر (یہ آرزو ہے شہادت کی اور موت کی آرزو نہیں ہے جو منع ہے) پھر وہ زخم بہنے لگا، ہنسلی کے مقام سے یا گردن سے یا اسی رات کو بہنے لگا (یہ جب ہے کہ حدیث میں من لیلۃ ہو۔ قاضی عیاضؒ نے کہا یہی صحیح ہے) اور لوگ نہیں ڈرے مگر مسجد میں ان کے ساتھ ایک خیمہ تھا بنی غفار کا خون اس طرف بہنے لگا تب وہ بولے اے خیمہ والوں یہ کیا ہے جو تمہاری طرف سے آرہا ہے (معلوم ہوا کہ سعد کا زخم بہہ رہا ہے) آخر اسی زخم میں مرے (اور اللہ تعالیٰ نے شہادت دی)۔

٤٦٠١ : عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ فَانْفَجَرَ مِنْ لَيْلَتِهٖ فَمَازَالَ يَسِيْلُ حَتّٰى مَاتَ

۴۶۰۱: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ زخم اسی رات کو جاری ہو گیا اور جاری رہا یہاں تک کہ وہ مر گئے اتنا زیادہ ہے کہ شاعر نے

وَزَادَ فِي الْحَدِيْثِ قَالَتْ فَذَاكَ حِيْنَ يَقُوْلُ الشَّاعِرُ ؎

اَلَا يَا سَعْدُ سَعْدُ بَنِيْ مُعَاذٍ
فَمَا فَعَلَتْ قُرَيْظَةُ وَالنَّضِيْرُ
لَعَمْرُكَ اَنَّ سَعْدَ بَنِيْ مُعَاذٍ
غَدَاةَ تَحَمَّلُوْا لَهُوَ الصَّبُوْرُ
تَرَكْتُمْ قِدْرَكُمْ لَا شَيْءَ فِيْهَا
اَقِيْمُوْا قَيْنُقَاعَ وَلَا تَسِيْرُوْا
وَقِدْرُ الْقَوْمِ حَامِيَةٌ تَفُوْرُ
وَقَدْ كَانُوْا بِبَلْدَتِهِمْ ثِقَالًا
وَقَدْ قَالَ الْكَرِيْمُ اَبُوْ حُبَابٍ
كَمَا ثَقُلَتْ بِمِيْطَانَ الصُّخُوْرُ

اسی باب میں یہ تین شعر کہے ہیں ان کا ترجمہ یہ ہے اے سعد بیٹے معاذ کے قریظہ اور نضیر کیا ہوئے قسم تیری عمر کی کہ سعد جس صبح کو تم مصیبت اٹھا رہے ہو خاموش ہے، اے اوس (جو خلفاء تھے قریظہ کے) تم نے اپنی ہانڈی خالی چھوڑ دی اور قوم کی ہانڈی (یعنی خزرج دوسرے قبیلہ کی) گرم ہے، ابل رہی ہے، نیک نفس ابوحباب نے (عبداللہ بن ابی بن سلول منافق نے جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہی قنیقاع کے یہود کی سفارش کی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی سفارش قبول کی) کہہ دیا ہے ٹھہرے رہو، قنیقاع والو اور مت جاؤ حالانکہ وہ لوگ شہر میں ایسے ذلیل تھے جیسے میطان (ایک پہاڑ کا نام ہے) میں پتھر ذلیل ہیں۔ غرض اس سے یہ ہے کہ سعد بن قریظہ کی سفارش پر مستعد ہوں اور ان کو بچا دیں۔

بَابُ الْمُبَادَرَةِ بِالْغَزْوِ تَقْدِيْمِ اَهَمِّ الْاَمْرَيْنِ الْمُتَعَارِضَيْنِ

باب: جہاد میں جلدی کرنا اور دونوں کام ضروری ہوں تو کس کو پہلے کرنا

٤٦٠٢ : عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ نَادٰى فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ انْصَرَفَ عَنِ الْاَحْزَابِ اَنْ لَّا يُصَلِّيَنَّ اَحَدٌ الظُّهْرَ اِلَّا فِيْ بَنِيْ قُرَيْظَةَ فَتَخَوَّفَ نَاسٌ فَوْتَ الْوَقْتِ فَصَلُّوْا دُوْنَ بَنِيْ قُرَيْظَةَ وَقَالَ اٰخَرُوْنَ لَا نُصَلِّيْ اِلَّا حَيْثُ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنْ فَاتَنَا الْوَقْتُ قَالَ فَمَا عَنَّفَ وَاحِدًا مِّنَ الْفَرِيْقَيْنِ

۴۶۰۲: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غزوہ احزاب سے لوٹے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منادی نے پکارا کوئی ظہر کی نہ نماز پڑھے جب تک بنی قریظہ کے محلّہ میں نہ پہنچے، بعض لوگ ڈرے ایسا نہ ہو کہ نماز قضا ہو جاوے۔ انہوں نے وہاں پہنچنے سے پہلے پڑھ لی اور بعض نے کہا کہ ہم نہیں پڑھیں گے مگر جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا ہے اگرچہ نماز قضا ہو جاوے پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دونوں گروہوں میں سے کسی گروہ پر خفا نہیں ہوئے۔

تشریح ❁ نوویؒ نے کہا ایک روایت میں عصر کا ذکر ہے اور جمع یوں ہے کہ یہ حکم ظہر کا وقت آ جانے کے بعد دیا اس وقت بعض لوگ ظہر پڑھ چکے تھے اور بعض نہیں تو جنہوں نے نہیں پڑھا تھا ان کو حکم ہوا ظہر بنی قریظہ میں پڑھنے کا اور جو پڑھ چکے تھے ان کو یہ حکم ہوا کہ عصر کی نماز وہاں پہنچ کر پڑھو۔ انتہی مختصراً

بَابُ رَدِّ الْمُهَاجِرِيْنَ إِلَى الْأَنْصَارِ مَنَائِحَهُمْ مِنَ الشَّجَرِ وَالثَّمَرِ حِيْنَ اسْتَغْنَوْا عَنْهَا بِالْفُتُوحِ

۴۶۰۳ : عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ الْمُهَاجِرُوْنَ مِنْ مَّكَّةَ الْمَدِيْنَةَ قَدِمُوْا وَلَيْسَ بِأَيْدِيْهِمْ شَيْءٌ وَّكَانَ الْأَنْصَارُ أَهْلَ الْأَرْضِ وَالْعَقَارِ فَقَاسَمَهُمُ الْأَنْصَارُ عَلَى أَنْ أَعْطُوْهُمْ أَنْصَافَ ثِمَارِ أَمْوَالِهِمْ كُلَّ عَامٍ وَّيَكْفُوْنَهُمُ الْعَمَلَ وَالْمَؤُوْنَةَ وَكَانَتْ أُمُّ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَهِيَ تُدْعٰى أُمُّ سُلَيْمٍ وَّ كَانَتْ أُمُّ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِيْ طَلْحَةَ كَانَ أَخًا لِأَنَسٍ لِّأُمِّهِ وَكَانَتْ أَعْطَتْ أُمُّ أَنَسٍ رَّسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِذَاقًا لَّهَا فَأَعْطَاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمَّ أَيْمَنَ مَوْلَاتَهٗ أُمَّ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِيْ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا فَرَغَ مِنْ قِتَالِ أَهْلِ خَيْبَرَ وَانْصَرَفَ إِلَى الْمَدِيْنَةِ رَدَّ الْمُهَاجِرُوْنَ إِلَى الْأَنْصَارِ مَنَائِحَهُمُ الَّتِيْ كَانُوْا مَنَحُوْهُمْ مِنْ ثِمَارِهِمْ قَالَ فَرَدَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِلَى أُمِّيْ عِذَاقَهَا وَأَعْطٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أُمَّ أَيْمَنَ مَكَانَهُنَّ مِنْ حَائِطِهٖ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَكَانَ مِنْ شَأْنِ أُمِّ أَيْمَنَ أُمِّ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهَا كَانَتْ وَصِيْفَةً لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ وَكَانَتْ مِنَ الْحَبَشَةِ فَلَمَّا وَلَدَتْ اٰمِنَةُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَعْدَ مَاتُوُفِّيَ أَبُوْهُ فَكَانَتْ أُمُّ أَيْمَنَ تَحْضُنُهٗ حَتّٰى كَبِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

باب: انصار نے جو مہاجرین کو دیا تھا وہ ان کو واپس ہونا جب اللہ تعالیٰ نے غنی کر دیا مہاجرین کو

۴۶۰۳: انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جب مہاجرین مکہ معظمہ سے مدینہ طیبہ کو آئے تو وہ خالی ہاتھ تھے اور انصار کے پاس زمین تھی اور درخت تھے (یعنی کھیت بھی تھے اور باغ بھی) تو انصار نے مہاجرین کو اپنا مال بانٹ دیا اس طور سے کہ آدھا میوہ ہر سال ان کو دیتے اور وہ کام اور محنت کرتے۔ انس بن مالک کی ماں جن کا نام ام سلیم تھا اور وہ عبداللہ بن ابی طلحہ کی بھی ماں تھیں، جو انس کے مادری بھائی تھے۔ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنا ایک درخت دیا کھجور کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ ام ایمن کو دیا جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی لونڈی تھی آزاد کی ہوئی اور اماں تھیں اسامہ بن زید کی (اس سے معلوم ہوا کہ ام سلیم نے وہ درخت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مثل ہبہ کے دیا تھا اور وہ صرف میوہ کھانے کو دیتیں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ام ایمن کو کیسے دیتے) ابن شہاب نے کہا کہ خبر دی مجھ کو انس بن مالک نے پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خیبر کی لڑائی سے فارغ ہوئے اور مدینہ کو لوٹے تو مہاجرین نے انصار کو ان کی دی ہوئی چیزیں پھیر دی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی میری ماں کو ان کا درخت پھیر دیا اور ام ایمن کو اس کی جگہ اپنے باغ سے دے دیا۔ ابن شہاب نے کہا ام ایمن جو اسامہ بن زید کی ماں تھیں وہ لونڈی تھیں، حضرت عبداللہ بن عبدالمطلب کی (جو والد ماجد تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے) اور وہ حبش کی تھیں جب آمنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جنا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے والد کی وفات کے بعد تو ام ایمن آپ کو کھلاتیں یہاں تک کہ آپ بڑے ہوئے تب آپ

فَاَعْتَقَهَا ثُمَّ اَنْكَحَهَا زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ ثُمَّ تُوُفِّيَتْ بَعْدَ مَاتُوُ فِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِخَمْسَةِ اَشْهُرٍ۔

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو آزاد کر دیا پھر ان کا نکاح زید بن حارثہ سے پڑھا دیا اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے پانچ مہینے بعد مر گئیں۔

تشریح ۞ یعنی مساقاۃ کے طور پر اور بعض نے بغیر محنت کے یوں بھی قبول کر لیا اس حدیث سے انصار کی فضیلت ثابت ہوئی کہ انہوں نے اپنے بھائی مسلمانوں کے ساتھ کیسا سلوک کیا اور اللہ تعالیٰ ان کی شان میں فرماتا ہے: وَالَّذِيْنَ تَبَوَّءُ وا الدَّارَ وَالْاِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَيُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَيْهِمْ .... اخیر تک۔

٤٦٠٤ : عَنْ اَنَسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا وَّقَالَ حَامِدٌ وَّ ابْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى اِنَّ الرَّجُلَ كَانَ يَجْعَلُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّخَلَاتِ مِنْ اَرْضِهٖ حَتّٰى فُتِحَتْ عَلَيْهِ قُرَيْظَةُ وَالنَّضِيْرُ فَجَعَلَ بَعْدَ ذٰلِكَ يَرُدُّ عَلَيْهِ مَاكَانَ اَعْطَاهُ قَالَ اَنَسٌ وَّاِنَّ اَهْلِيْ اَمَرُوْنِيْ اَنْ اٰتِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَسْئَلَهٗ مَاكَانَ اَهْلُهٗ اَعْطَوْهُ اَوْبَعْضَهٗ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَعْطَاهُ اُمَّ اَيْمَنَ فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَعْطَانِيْهِنَّ فَجَآءَ تْ اُمُّ اَيْمَنَ فَجَعَلَتِ الثَّوْبَ فِيْ عُنُقِيْ وَقَالَتْ وَاللّٰهِ لَا نُعْطِيْكَهُنَّ وَقَدْ اَعْطَانِيْهِنَّ فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اُمَّ اَيْمَنَ اتْرُكِيْهِ وَلَكِ كَذَا وَكَذَا وَتَقُوْلُ كَلَّا وَالَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَجَعَلَ يَقُوْلُ كَذَا حَتّٰى اَعْطَاهَا عَشَرَةَ اَمْثَالِهٖ اَوْ قَرِيْبًا مِّنْ عَشَرَةِ اَمْثَالِهٖ۔

۴۶۰۴: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو کوئی اپنی زمین کے درخت حضرت کو دیتا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے فتح کیا قریظہ اور نضیر کو آپ نے شروع کیا پھیرنا ہر ایک کو جو دیا تھا اس نے۔ انس نے کہا میرے لوگوں نے مجھے بھیجا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مانگوں وہ جو میرے لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیا تھا سب یا تھوڑا اس میں سے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ ام ایمن کو دے دیا تھا میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور مانگا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ مجھے دے دیا۔ اتنے میں ام ایمن آئی اور اس نے کپڑا میرے گلے میں ڈالا اور کہنے لگی قسم اللہ تعالیٰ کی ہم تو وہ تجھے نہ دیں گے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے ام ایمن دیدے اس کو اور میں تجھے یہ دوں گا۔ وہ یہی کہتی تھی ہرگز نہ دوں گی قسم اللہ تعالیٰ کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے چھوڑ دے میں تجھے یہ دوں گا یہ دوں گا یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ام ایمن کو اس مال کا دس گنا یا دس گنا کے قریب دیا۔

بَابُ جَوَازِ الْاَكْلِ مِنْ طَعَامِ الْغَنِيْمَةِ فِيْ دَارِ الْحَرْبِ

باب: غنیمت کے مال میں اگر کھانا ہو تو اس کا کھانا درست ہے دار الحرب میں

٤٦٠٥ : عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رَّضِيَ اللّٰهُ

۴۶۰۵: عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے

تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اَصَبْتُ جِرَابًا مِّنْ شَحْمٍ يَّوْمَ خَيْبَرَ قَالَ فَالْتَزَمْتُهُ فَقُلْتُ لَآ اُعْطِيْ الْيَوْمَ اَحَدًا مِّنْ هٰذَا شَيْئًا قَالَ فَالْتَفَتُّ فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَبَسِّمًا۔

ایک تھیلی پائی چربی کی خیبر کے دن میں نے اس کو دبا لیا اور کہنے لگا اس میں سے تو میں آج کسی کو نہ دوں گا پھر مڑ کر جو دیکھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (یہ سن کر) تبسم فرما رہے تھے میرے اس کہنے پر۔

تشریح ۞ قاضی عیاضؒ نے کہا اجماع کیا ہے علماء نے کہ اہل حرب کا کھانا کھالینا درست ہے جب تک مسلمان دارالحرب میں ہوں بقدر حاجت کے خواہ امام سے اذن لیا ہو یا نہ لیا ہو مگر زہری کے نزدیک اذن لینا ضروری ہے مگر بیچنا کسی کے نزدیک درست نہیں اگر بیچے تو اس کی قیمت غنیمت کے مال میں شریک ہو گی اسی طرح جانور پر سواری کرنا کپڑے پہننا ہتھیار سے کام لینا لڑائی میں درست ہے اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ اہل کتاب جس جانور کو کاٹیں اس کی چربی کھا لینا درست ہے گو چربی یہود پر حرام تھی۔ اور یہی مذہب ہے مالک اور ابوحنیفہ کا اور شافعی اور جمہور علماء کا اور اشہب اور ابن قاسم اور بعض حنابلہ کے نزدیک حرام ہے اور یہ بھی نکلا کہ اہل کتاب کے ذبیحے درست ہیں اور اس پر اجماع ہے اہل اسلام کا سوا شیعہ کے اور ہمارا مذہب یہ ہے کہ ہر طرح ان کا ذبیحہ درست ہے خواہ وہ بسم اللہ کہیں یا نہ کہیں اور بعض کے نزدیک بسم اللہ کہنا ضروری ہے لیکن اگر وہ مسیح کے نام پر کاٹیں یا کسی گرجا کے تو وہ حلال نہ ہوگا ہمارے نزدیک اور یہی قول ہے جمہور کا۔ (نوویؒ)

٤٦٠٦ : عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ يَقُوْلُ رُمِيَ اِلَيْنَا جِرَابٌ فِيْهِ طَعَامٌ وَّ شَحْمٌ يَّوْمَ خَيْبَرَ فَوَثَبْتُ لِاٰخُذَهٗ قَالَ فَالْتَفَتُّ فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَحْيَيْتُ مِنْهُ۔

۴۶۰۶: عبداللہ بن مغفل سے روایت ہے ایک تھیلی جس میں کھانا تھا اور چربی تھی خیبر کے روز ہماری طرف کسی نے پھینکی میں دوڑا اس کے لینے کو پھر جو دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہیں میں نے شرم کی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے۔

عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ جِرَابٌ مِّنْ شَحْمٍ وَلَمْ يَذْكُرِ الطَّعَامَ۔

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

بَابُ كُتُبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى هِرَقْلَ مَلِكِ الشَّامِ يَدْعُوْهُ اِلَى الْاِسْلَامِ

باب: رسول اللہ ﷺ کے خط کا بیان جو آپ ﷺ نے شام کے بادشاہ ہرقل کو لکھا تھا اسلام لانے کیلئے

٤٦٠٧ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ اَبَا سُفْيَانَ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَخْبَرَهٗ مِنْ فِيْهِ اِلٰى فِيْهِ قَالَ انْطَلَقْتُ فِي الْمُدَّةِ الَّتِيْ كَانَتْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَبَيْنَا اَنَا بِالشَّامِ اِذْ جِيْئَ بِكِتَابٍ

۴۶۰۷: عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے ابوسفیانؓ نے ان سے منہ درمنہ بیان کیا کہ میں اس مدت میں جو میرے اور رسول اللہؐ کے بیچ میں ٹھہری تھی (یعنی صلح حدیبیہ کی مدت جو ۶ ہجری میں ہوئی) روانہ ہوا میں شام کے ملک میں تھا، اتنے میں رسول اللہ ﷺ کی کتاب پہنچی ہرقل کو یعنی روم کے بادشاہ کو۔ اور دحیہ کلبیؓ وہ کتاب لے کر آئے تھے۔ انہوں نے بصریٰ کے رئیس کو

مِّنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى هِرَقْلَ يَعْنِيْ عَظِيْمَ الرُّوْمِ قَالَ وَكَانَ دِحْيَةُ الْكَلْبِيُّ جَآءَ بِهٖ فَدَفَعَهٗ اِلٰى عَظِيْمِ بُصْرٰى فَدَفَعَهٗ عَظِيْمُ بُصْرٰى اِلٰى هِرَقْلَ فَقَالَ هِرَقْلُ هَلْ هٰهُنَا اَحَدٌ مِّنْ قَوْمِ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِيْ يَزْعُمُ اَنَّهٗ نَبِيٌّ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ فَدُعِيْتُ فِيْ نَفَرٍ مِّنْ قُرَيْشٍ فَدَخَلْنَا عَلٰى هِرَقْلَ فَاَجْلَسَنَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ اَيُّكُمْ اَقْرَبُ نَسَبًا مِّنْ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِيْ يَزْعُمُ اَنَّهٗ نَبِيٌّ فَقَالَ اَبُوْسُفْيَانَ فَقُلْتُ اَنَا فَاَجْلَسُوْنِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَاَجْلَسُوْا اَصْحَابِيْ خَلْفِيْ ثُمَّ دَعَا بِتَرْجُمَانِهٖ فَقَالَ لَهٗ قُلْ لَّهُمْ اِنِّيْ سَآئِلٌ هٰذَا عَنِ الرَّجُلِ الَّذِيْ يَزْعُمُ اَنَّهٗ نَبِيٌّ فَاِنْ كَذَبَنِيْ فَكَذِّبُوْهُ قَالَ فَقَالَ اَبُوْسُفْيَانَ وَايْمُ اللّٰهِ لَوْ لَا مَخَافَةُ اَنْ يُّؤْثَرَ عَلَيَّ الْكَذِبُ لَكَذَبْتُ ثُمَّ قَالَ لِتَرْجُمَانِهٖ سَلْهُ كَيْفَ حَسَبُهٗ فِيْكُمْ قَالَ قُلْتُ هُوَ فِيْنَا ذُوْحَسَبٍ قَالَ فَهَلْ كَانَ مِنْ اٰبَائِهٖ مَلِكٌ قُلْتُ لَا قَالَ فَهَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُوْنَهٗ بِالْكَذِبِ قَبْلَ اَنْ يَّقُوْلَ مَاقَالَ قُلْتُ لَا قَالَ وَمَنْ يَّتْبَعُهٗ اَشْرَافُ النَّاسِ اَمْ ضُعَفَآءُ وهُمْ قَالَ قُلْتُ بَلْ ضُعَفَآؤُ هُمْ قَالَ اَيَزِيْدُوْنَ اَمْ يَنْقُصُوْنَ قَالَ قُلْتُ لَابَلْ يَزِيْدُوْنَ قَالَ هَلْ يَرْتَدُّ اَحَدٌ مِّنْهُمْ عَنْ دِيْنِهٖ بَعْدَ اَنْ يَّدْخُلَ فِيْهِ سَخْطَةً لَّهٗ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَهَلْ قَاتَلْتُمُوْهُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَكَيْفَ كَانَ قِتَالُكُمْ اِيَّاهُ قَالَ قُلْتُ تَكُوْنُ الْحَرْبُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهٗ سِجَالًا يُّصِيْبُ مِنَّا وَ نُصِيْبُ مِنْهُ قَالَ فَهَلْ يَغْدِرُ قُلْتُ لَا وَنَحْنُ مِنْهُ فِيْ مُدَّةٍ لَّا نَدْرِيْ مَاهُوَ صَانِعٌ فِيْهَا قَالَ فَوَاللّٰهِ مَا اَمْكَنَنِيْ مِنْ كَلِمَةٍ اُدْخِلُ فِيْهَا

دی اور بصریٰ کے رئیس نے ہرقل کو دی۔ ہرقل نے کہا یہاں کوئی ہے اس شخص کی قوم کا جو پیغمبری کا دعویٰ کرتا ہے۔ لوگوں نے کہا ہاں ابوسفیان نے کہا میں بلایا گیا اور بھی چند آدمی تھے قریش کے۔ ہم ہرقل کے پاس پہنچے، اس نے ہم کو اپنے سامنے بٹھلایا اور پوچھا تم میں سے کون رشتہ میں زیادہ نزدیک ہے اس شخص سے جو اپنے تئیں پیغمبر کہتا ہے۔ ابوسفیان نے کہا میں (یہ ہرقل نے اس واسطے دریافت کیا کہ جو نسب میں زیادہ نزدیک ہوگا وہ بہ نسبت دوسروں کے آپ ﷺ کا حال زیادہ جانتا ہوگا۔) پھر مجھے ہرقل کے سامنے بٹھلایا اور میرے ساتھیوں کو میرے پیچھے بٹھلایا بعد اس کے اپنے ترجمان کو بلایا (جو زبان دوسرے ملک کے لوگوں کی بادشاہ کو سمجھاتا ہے (اور اس سے کہا، ان لوگوں سے کہہ کہ میں اس شخص سے (یعنی ابوسفیان سے) اس شخص کا حال پوچھوں گا جو اپنے تئیں پیغمبر کہتا ہے پھر اگر وہ جھوٹ بولے تو تم اس کا جھوٹ بیان کر دینا۔ ابوسفیان نے کہا قسم اللہ تعالیٰ کی اگر مجھے یہ ڈر نہ ہوتا کہ یہ لوگ میرا جھوٹ بیان کریں گے (اور میری ذلت ہوگی) تو میں جھوٹ بولتا (کیوں کہ مجھے آپ ؐ سے عداوت تھی) پھر ہرقل نے اپنے ترجمان سے کہا اس سے پوچھ کہ اس شخص کا (یعنی حضرت محمد ؐ کا) حسب کیا ہے۔ (یعنی خاندان) ابوسفیان نے کہا۔ میں نے کہا ان کا حسب تو ہم میں بہت عمدہ ہے۔ ہرقل نے کہا ان کے باپ دادا میں کوئی بادشاہ ہوا ہے۔ میں نے کہا نہیں۔ ہرقل نے کہا کبھی تم نے ان کو جھوٹ بولتے سنا اس دعویٰ سے پہلے (یعنی نبوت کے دعوے سے)۔ میں نے کہا نہیں۔ ہرقل نے کہا اچھا ان کی پیروی بڑے بڑے رئیس لوگ کرتے ہیں یا غریب لوگ۔ میں نے کہا غریب لوگ۔ ہرقل نے کہا ان کے تابعدار بڑھتے جاتے ہیں۔ میں نے کہا بڑھتے جاتے ہیں یا کم ہوتے جاتے ہیں۔ ہرقل نے کہا ان کے تابعداروں میں سے کوئی ان کے دین میں آ کر اور پھر اس دین کو برا جان کر پھر جاتا ہے یا نہیں۔ میں نے کہا نہیں۔ ہرقل نے کہا تم نے ان سے لڑائی بھی کی ہے۔ میں نے کہا ہاں۔ ہرقل نے کہا ان کی تم سے کیونکر لڑائی ہوئی ہے (یعنی کون غالب رہتا ہے۔ میں نے کہا ہماری ان کی لڑائی ڈولوں کی طرح کبھی ادھر کبھی ادھر ہوتی ہے جیسے کنویں میں ڈول پانی کھینچنے میں ایک

شَيْئًا غَيْرَ هٰذِهٖ قَالَ فَهَلْ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ اَحَدٌ قَبْلَهٗ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ لِتَرْجُمَانِهٖ قُلْ لَهٗ اِنِّيْ سَئَلْتُكَ عَنْ حَسَبِهٖ فَزَعَمْتَ اَنَّهٗ فِيْكُمْ ذُوْحَسَبٍ وَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ تُبْعَثُ فِيْ اَحْسَابِ قَوْمِهَا وَسَاَلْتُ هَلْ كَانَ فِيْ اٰبَآئِهٖ مَلِكٌ فَزَعَمْتَ اَنْ لَا فَقُلْتُ لَوْ كَانَ فِيْ اٰبَآئِهٖ مَلِكٌ قُلْتُ رَجُلٌ يَّطْلُبُ مُلْكَ اٰبَآئِهٖ وَسَئَلْتُكَ عَنْ اَتْبَاعِهٖ اَضُعَفَآؤُهُمْ اَمْ اَشْرَافُهُمْ فَقُلْتَ بَلْ ضُعَفَاءُهُمْ وَهُمْ اَتْبَاعُ الرُّسُلِ وَسَاَلْتُكَ هَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُوْنَهٗ بِالْكِذْبِ قَبْلَ اَنْ يَّقُوْلَ مَا قَالَ فَزَعَمْتَ اَنْ لَّا فَقَدْ عَرَفْتُ اَنَّهٗ لَمْ يَكُنْ لِيَدَعَ الْكِذْبَ عَلَى النَّاسِ ثُمَّ يَذْهَبَ فَيَكْذِبَ عَلَى اللّٰهِ وَسَاَلْتُكَ هَلْ يَرْتَدُّ اَحَدٌ مِّنْهُمْ عَنْ دِيْنِهٖ بَعْدَ اَنْ يَّدْخُلَهٗ سَخْطَةً لَهٗ فَزَعَمْتَ اَنْ لَّا وَكَذٰلِكَ الْاِيْمَانُ اِذَا خَالَطَ بَشَاشَةَ الْقُلُوْبِ وَسَاَلْتُكَ هَلْ يَزِيْدُوْنَ اَمْ يَنْقُصُوْنَ فَزَعَمْتَ اَنَّهُمْ يَزِيْدُوْنَ وَكَذٰلِكَ الْاِيْمَانُ حَتّٰى يَتِمَّ وَسَاَلْتُكَ هَلْ قَاتَلْتُمُوْهُ فَتَكُوْنُ الْحَرْبُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهٗ سِجَالًا يَّنَالُ مِنْكُمْ وَتَنَالُوْنَ مِنْهُ وَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ تُبْتَلٰى ثُمَّ يَكُوْنُ لَهُمُ الْعَاقِبَةُ وَسَاَلْتُكَ هَلْ يَغْدِرُ فَزَعَمْتَ اَنَّهٗ لَا يَغْدِرُ وَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ لَا تَغْدِرُ وَسَاَلْتُكَ هَلْ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ اَحَدٌ قَبْلَهٗ فَزَعَمْتَ اَنْ لَّا فَقُلْتُ لَوْ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ اَحَدٌ قَبْلَهٗ قُلْتُ رَجُلٌ اِئْتَمَّ بِقَوْلٍ قِيْلَ قَبْلَهٗ قَالَ ثُمَّ قَالَ بِمَ يَاْمُرُكُمْ قُلْتُ يَاْمُرُنَا بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ وَالصِّلَةِ وَالْعَفَافِ قَالَ اِنْ يَّكُنْ مَّا تَقُوْلُ فِيْهِ حَقًّا فَاِنَّهٗ نَبِيٌّ قَدْ كُنْتُ اَعْلَمُ اَنَّهٗ خَارِجٌ وَّلَمْ اَكُنْ اَظُنُّهٗ اَنَّهٗ

ادھر آتا ہے اور ایک ادھر اور اسی طرح لڑائی میں بھی ہماری فتح ہوتی ہے کبھی ان کی فتح ہوتی ہے) وہ ہمارا نقصان کرتے ہیں ہم ان کا نقصان کرتے ہیں۔ ہرقل نے کہا وہ اقرار کو توڑتے ہیں۔ میں نے کہا نہیں پھر اب ایک مدت کیلئے ہمارے ان کے درمیان اقرار ہوا ہے دیکھئے وہ اس میں کیا کرتے ہیں (یعنی آئندہ شاید عہد شکنی کریں) ابوسفیان نے کہا قسم اللہ کی مجھے اور کسی باب میں اپنی طرف سے کوئی فقرہ لگانے کا موقعہ نہیں ملا۔ سوا اس بات کے (تو اس میں میں نے عداوت کی راہ سے اتنا بڑھا دیا کہ یہ جو صلح کی مدت اب ٹھہری ہے شاید اس میں وہ دغا کریں) ہرقل نے کہا ان سے پہلے بھی (ان کی قوم یا ملک میں) کسی نے پیغمبری کا دعویٰ کیا تھا۔ میں نے کہا نہیں تب ہرقل نے اپنے ترجمان سے کہا تم اس شخص سے یعنی ابوسفیان سے کہو میں نے تجھ سے ان کا حسب اور نسب پوچھا ہے تو تو نے کہا کہ ان کا حسب بہت عمدہ ہے اور پیغمبروں کا یہی قاعدہ ہے، وہ ہمیشہ اپنی قوم کے عمدہ خاندانوں میں پیدا ہوئے ہیں۔ پھر میں نے تجھ سے پوچھا کہ ان کے باپ دادوں میں کوئی بادشاہ گزرا ہے تو نے کہا نہیں، یہ اس لئے میں نے پوچھا کہ اگر ان کے باپ دادوں میں کوئی بادشاہ ہوتا تو یہ گمان ہوسکتا کہ وہ اپنے بزرگوں کی سلطنت چاہتے ہیں اور میں نے تجھ سے پوچھا کہ ان کی پیروی کرنے والے بڑے لوگ ہیں یا غریب لوگ تو، تو نے کہا غریب لوگ اور ہمیشہ (پہلے پہل) پیغمبروں کی پیروی غریب لوگ ہی کرتے ہیں۔ (کیونکہ بڑے آدمیوں کو کسی کی اطاعت کرتے ہوئے شرم آتی ہے اور غریبوں کو نہیں آتی) اور میں نے تجھ سے پوچھا کہ نبوت کے دعویٰ سے پہلے تم نے کبھی ان کا جھوٹ دیکھا ہے، تو نے کہا نہیں، اس سے میں نے یہ نکالا کہ جب وہ لوگوں پر طوفان نہیں باندھتے تو اللہ جل جلالہ، پر کیوں طوفان جوڑنے لگے (جھوٹا دعویٰ کر کے) اور میں نے تجھ سے پوچھا کوئی ان کے دین میں آنے کے بعد پھر اس کو برا سمجھ کر پھر جاتا ہے، تو نے کہا نہیں اور ایمان کا یہی حال ہے جب دل میں آتا ہے تو خوشی سماتی ہے اور میں نے تجھ سے پوچھا ان کے پیرو بڑھتے جاتے ہیں یا کم ہوتے جاتے ہیں، تو نے کہا وہ بڑھتے جاتے ہیں اور یہی ایمان کا حال ہے اس وقت تک کہ پورا ہو (پھر کمال کے بعد اگر گھٹے

مِنْكُمْ وَلَوْ اَنِّيْ اَعْلَمُ اَنِّيْ اَخْلُصُ اِلَيْهِ لَا حْبَبْتُ لِقَآءَهٗ وَلَوْ كُنْتُ عِنْدَهٗ لَغَسَلْتُ عَنْ قَدَمَيْهِ وَلَيَبْلُغَنَّ مُلْكُهٗ مَاتَحْتَ قَدَمِيْ ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَاَهٗ فَاِذَا فِيْهِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مِنْ مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى هِرَقْلَ عَظِيْمِ الرُّوْمِ سَلَامٌ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّيْ اَدْعُوْكَ بِدِعَايَةِ الْاِسْلَامِ اَسْلِمْ تَسْلَمْ يُؤْتِكَ اللّٰهُ اَجْرَكَ مَرَّتَيْنِ وَاِنْ تَوَلَّيْتَ فَاِنَّ عَلَيْكَ اِثْمَ الْاَرِيْسِيِّيْنَ وَ : ﴿يَا اَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْئًا اِلٰى قَوْلِهٖ فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ﴾ [ال عمران : ٦٤] فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ قِرَآءَةِ الْكِتَابِ ارْتَفَعَتِ الْاَصْوَاتُ عِنْدَهٗ وَكَثُرَ اللَّغَطُ وَاَمَرَ بِنَا فَاُخْرِجْنَا قَالَ قُلْتُ لِاَصْحَابِيْ حِيْنَ خَرَجْنَا لَقَدْ اَمِرَ اَمْرُ بْنِ اَبِيْ كَبْشَةَ اَنَّهٗ لَا يَخَافُهٗ مَلِكُ بَنِي الْاَصْفَرِ قَالَ فَمَا زِلْتُ مُوْقِنًا بِاَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ سَيَظْهَرُ حَتّٰى اَدْخَلَ اللّٰهُ عَلَيَّ الْاِسْلَامَ۔

تو قباحت نہیں اور میں نے تجھ سے پوچھا تم ان سے لڑتے ہو تو، تو نے کہا ہم لڑتے ہیں اور ہماری ان کی لڑائی برابر ہے ڈول کی طرح کبھی ادھر کبھی ادھر تم ان کا نقصان کرتے ہو وہ تمہارا نقصان کرتے ہیں۔ اور اسی طرح آزمائش ہوتی ہے پیغمبروں کی (تاکہ ان کو صبر اور تکلیف کا اجر ملے اور ان کے پیروکاروں کے درجے بڑھیں) پھر آخر میں وہی غالب آتے ہیں، اور میں نے تجھ سے پوچھا وہ دغا کرتے ہیں تو نے کہا وہ دغا نہیں کرتے اور یہی حال ہے پیغمبروں کا وہ دغا نہیں کرتے (یعنی عہد شکنی) اور میں نے تجھ سے پوچھا ان سے پہلے بھی کسی نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے تو نے کہا نہیں۔ یہ میں نے اس لئے پوچھا کہ اگر ان سے پہلے کسی نے یہ دعویٰ کیا ہوتا تو گمان ہوتا کہ اس شخص نے بھی اس کی پیروی کی ہے پھر ہرقل نے کہا وہ تم کو کن باتوں کا حکم کرتے ہیں میں نے کہا وہ حکم کرتے ہیں...... نماز پڑھنے کا اور زکوٰۃ دینے کا اور ناتواں لوگوں سے سلوک کا اور بری باتوں سے بچنے کا ہرقل نے کہا اگر ان کا بھی یہی حال ہے جو تم نے بیان کیا تو بیشک وہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور میں جانتا تھا (اگلی کتابوں میں پڑھ کر) کہ یہ پیغمبر پیدا ہوں گے لیکن مجھے یہ خیال نہ تھا کہ وہ تم لوگوں میں پیدا ہوں گے اور اگر میں یہ سمجھتا کہ میں ان تک پہنچ جاؤں گا تو میں ان سے ملنا پسند کرتا (بخاری کی روایت میں ہے کہ میں کسی طرح بھی ملتا محنت مشقت اٹھا کر) اور جو میں ان کے پاس ہوتا تو ان کے پاؤں دھوتا اور البتہ ان کی حکومت یہاں تک آ جاوے گی جہاں اب میرے دونوں پاؤں ہیں پھر ہرقل نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خط منگوایا اور اس کو پڑھا اس میں یہ لکھا تھا: شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور رحم والا ہے۔ محمد (ﷺ) اللہ کے رسول کی طرف سے ہرقل کو معلوم ہو جو کہ رئیس ہے روم کا' سلام اس شخص پر جو پیروی کرے ہدایت کی' بعد اس کے میں تجھے ہدایت دیتا ہوں اسلام کی دعوت کہ مسلمان ہو جا تو سلامت رہے گا (یعنی تیری حکومت اور جان اور عزت سب سلامت اور محفوظ رہے گی) مسلمان ہو جا اللہ تجھے دوہرا ثواب دے گا' اگر تو نہ مانے گا تو تجھ پر وبال ہوگا اریسین کا۔ اے کتاب والو! مان لو ایک بات کہ جو سیدھی اور صاف ہے اور تمہارے اور ہمارے درمیان کی کہ بندگی نہ کریں سوا اللہ

کے کسی اور کی اور شریک بھی نہ ٹھہرائیں اس کے ساتھ کسی کو......۔

تشریح ❁ ہرقل بکسر ہاو فتح راو سکون قاف نام تھا، بادشاہ روم کا اور خطاب اس کا قیصر ہے اور بعض نے ہرقل بکسر ہاؤ سکون راؤ کسر قاف پڑھا ہے اور جوہری نے صحاح میں یہی نقل کیا ہے۔ بصری بضم با ایک شہر ہے درمیان شام اور حجاز کے۔ بلکہ یہ خیال تھا کہ شاید بنی اسرائیل میں پیدا ہوں جیسے اور پیغمبر بہت سے بنی اسرائیل میں ہو چکے یا شام کے ملک پیدا ہوں یا اور کسی دولتمند ذی علم قوم میں اس زمانہ میں عرب کی قوم نہ مالدار تھی نہ ذی علم اور دوسری قومیں عرب کے لوگوں کو عزت کی نگاہ سے نہیں دیکھتی تھیں ان کو سوا لوٹنے اور آپس میں لڑنے جھگڑنے کے اور کوئی شغل نہ تھا آخر اللہ جل جلالہ، نے اپنی قدرت کو دکھلانا چاہا اور ایسی قوم میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پیدا کیا جہاں گمان بھی نہ تھا یہ بھی ایک بڑی دلیل ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کی اور ایک بڑی نشانی ہے اللہ تعالیٰ کی قدرت کی۔ یعنی جو لوگ مجھے جانے نہ دیں گے بلکہ ایسا قصد کرتے ہی مجھے روکیں گے اور میرے مارنے کے فکر میں ہوں گے ورنہ میں ضرور جاتا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملتا نوویؒ نے کہا یہ عذر اس کا درست نہ تھا بلکہ اس نے سلطنت اور حکومت کو پسند کیا اور دین اسلام اختیار نہ کیا۔ نوویؒ نے کہا اس کتاب سے بہت سی باتیں نکلتی ہیں ایک تو کافروں کو اسلام کی طرف بلانا لڑائی سے پہلے اور یہ جب واجب ہے اگر ان کو اسلام کی دعوت نہ پہنچی ہو اور جو پہنچ گئی ہو تو وہ مستحب ہے دوسرے یہ کہ خبر واحد پر عمل واجب ہے اس لئے کہ دحیہ ایک شخص اس کتاب کو لے گئے تھے اور اس پر اجماع ہے تیسرے یہ کہ کتاب کا شروع کرنا بسم اللہ سے مستحب ہے اور حمد الٰہی سے بھی ذکر الٰہی مراد ہے چوتھی یہ کہ خط میں پہلے کاتب کا نام لکھنا پھر مکتوب الیہ کا مسنون ہے اور اس مسئلہ میں اختلاف ہے لیکن اکثر علماء کا یہی قول ہے کہ پہلے کاتب کو اپنا نام لکھنا مستحب ہے اور ایک جماعت نے پہلے مکتوب الیہ کا نام بھی لکھنے کی اجازت دی ہے اور زید بن ثابت نے معاویہ کے خط میں پہلے معاویہ کا نام لکھا تھا اور لفافے پر مکتوب الیہ کا نام یوں لکھے الیٰ فلاں اور القاب میں افراط تفریط نہ کرے کیونکہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہرقل کو صرف روم کا رئیس لکھا اور زیادہ مبالغہ اس کی تعریف میں نہیں کیا۔ انتہیٰ مختصراً۔ یہ آپ نے طریقہ سکھلایا اپنی امت کو کہ کافروں پر اس اس طور سے سلام کریں تاکہ درحقیقت ان پر سلام نہ ہو اور ان کو سلام معلوم ہو ایسا ہی جس مجلس میں کفار اور مسلمان دونوں موجود ہوں اور وہاں کوئی مسلمان آوے تو یوں ہی کہے (سلام علی من اتبع الہدیٰ) بخاری کی روایت میں یریسین ہے اور اس کے معنی میں اختلاف ہے بعضے کہتے ہیں مراد ان سے کاشتکار اور رعایا ہیں یعنی اگر تو مسلمان نہ ہوگا تو تیری وجہ سے رعایا بھی نہ ہوں گے اور ان سب کا گناہ بھی تیرے اوپر پڑے گا اور بیہقی کی روایت میں صاف اکارین کا لفظ موجود ہے جس کے معنی یہی ہیں مزارعین کے اور بعضوں نے کہا مراد یہود اور نصاریٰ ہیں جو پیرو ہیں عبداللہ بن اریس کے اور اروسیہ) اسی طرف منسوب ہیں بعض کہتے ہیں اریسیین سے مراد وہ بادشاہ ہیں جو لوگوں کو غلط مذہب کی طرف بلاتے ہیں بعض کہتے ہیں اریسیین بنی اسرائیل میں وہ لوگ تھے جنہوں نے اپنے پیغمبر کو مار ڈالا تھا واللہ اعلم نووی مع زیادہ) یہ ابوسفیان نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہا ابن ابی کبشہ ایک شخص تھا عرب میں جس کا مذہب اور عربوں کے خلاف تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مشابہت دی اس شخص سے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مذہب بھی ان کے خلاف تھا اور بعضوں نے کہا ابو کبشہ آپ کے نانا تھے اور بعضوں نے کہا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دودھ باپ تھے (یعنی حارث بن عبدالعزیٰ اور یہ عداوت سے کہا اس واسطے کہ آپ کے اصلی نسب میں ان کو طعن کرنے کا کوئی موقع نہ تھا (نوویؒ) بنو اصفر روم کے نصاریٰ ہیں اصفر کہتے ہیں زرد کو۔ ایک بار حبشی رومیوں پر غالب ہوئے اور ان سے اولاد ہوئی اور حبشیوں کی سیاہی اور روم کی سفیدی مل کر زرد رنگ کے بچے پیدا ہوئے اور ابواسحاق نے کہا کہ اصفر نام ہے اصفر بن روم بن عیصو بن اسحاق بن ابراہیم کا ان کی اولاد میں اور بنو الزرقا بھی ان کو کہتے ہیں کیونکہ ان کی آنکھیں اکثر نیلی ہوتی ہیں۔

جب ہرقل اس خط کے پڑھنے سے فارغ ہوا تو لوگوں کی آوازیں بلند ہوئیں اور بک بک بہت ہوئی اور ہم باہر کئے گئے۔ ابوسفیان نے کہا میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا ابو کبشہ کے بیٹے کا درجہ بہت بڑھ گیا۔ ان سے بنی اصفر کا بادشاہ ڈرتا ہے۔ ابوسفیان نے کہا اس دن سے مجھے یقین تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کامیاب ہوں گے اور غالب ہوں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو بھی مسلمان کیا۔

٤٦٠٨ : عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَزَادَ فِي الْحَدِيْثِ وَكَانَ قَيْصَرُ لَمَّا كَشَفَ اللّٰهُ عَنْهُ جُنُوْدَ فَارِسَ مَشٰى مِنْ حِمْصَ اِلٰى اِيْلِيَآءَ شُكْرًا لِّمَآ اَبْلَاهُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَقَالَ فِي الْحَدِيْثِ مِنْ مُحَمَّدٍ عَبْدِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَقَالَ اِثْمُ الْيَرِيْسِيِّيْنَ وَقَالَ بِدَاعِيَةِ الْاِسْلَامِ۔

۴۶۰۸: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اتنا زیادہ ہے کہ قیصر جب ایران کی فوج کو اللہ تعالیٰ نے شکست دی تو حمص سے ایلیا (بیت المقدس) کی طرف گیا اس فتح کا شکر کرنے کو اور خط میں یہ ہے کہ محمد اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول کی طرف سے اور اریسیین کے بدلے یریسیین ہے اور دعایۃ کے بدلے داعیہ ہے یعنی بلاتا ہوں میں تجھ کو داعیہ اسلام کی طرف اور وہ کلمہ توحید ہے۔

بَابُ كُتُبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى مُلُوْكِ الْكُفَّارِ يَدْعُوْهُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ

باب: رسول اللہ ﷺ کے خط کافر بادشاہوں کی طرف اسلام کی دعوت میں

٤٦٠٩ : عَنْ اَنَسٍ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ كَتَبَ اِلٰى كِسْرٰى وَاِلٰى قَيْصَرَ وَاِلَى النَّجَاشِيِّ وَاِلٰى كُلِّ جَبَّارٍ يَدْعُوْهُمْ اِلَى اللّٰهِ وَلَيْسَ بِالنَّجَاشِيِّ الَّذِيْ صَلّٰى عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۴۶۰۹: انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسریٰ اور قیصر اور نجاشی اور ہر ایک حاکم کو لکھا اللہ تعالیٰ کی طرف بلاتے تھے ان کو اور یہ نجاشی وہ نہیں تھا جس پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنازے کی نماز پڑھی۔

٤٦١٠ : عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهٖ وَلَمْ يَقُلْ وَلَيْسَ بِالنَّجَاشِيِّ الَّذِيْ صَلّٰى عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۴۶۱۰: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا ان روایتوں میں یہ نہیں ہے کہ یہ نجاشی وہ نہیں تھا جس پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز پڑھی۔

تشریح ۞ نووی نے کہا کسریٰ کہتے ہیں ہر ایک فارس کے بادشاہ کو اور قیصر روم کے بادشاہ کو نجاشی حبش کے بادشاہ کو اور خاقان ترک کے بادشاہ کو اور فرعون قبط کے بادشاہ کو اور عزیز مصر کے بادشاہ کو اور تبع حمیر کے بادشاہ کو اور فغفور چین کے بادشاہ کو اور زار روس کے بادشاہ کو۔ انتہی مع زیادۃ۔

بَابٌ فِيْ غَزْوَةِ حُنَيْنٍ

باب: جنگ حنین کا بیان

٤٦١١ : عَنْ اَنَسٍ وَلَمْ يَذْكُرْ لَيْسَ بِالنَّجَاشِيِّ الَّذِيْ صَلّٰى عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۴۶۱۱: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا ہے۔

٤٦١٢ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا شَهِدْتُّ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ فَلَزِمْتُ اَنَا وَاَبُوْ سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ ابْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۴۶۱۲: عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں حنین (ایک وادی ہے درمیان مکہ اور طائف کے عرفات کے پرے) کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ موجود تھا تو میں اور ابوسفیان بن حارث بن عبدالمطلب (آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا زاد بھائی)

وَسَلَّمَ فَلَمْ نُفَارِقْهُ وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى بَغْلَةٍ لَّهُ بَيْضَآءَ اَهْدَاهَا لَهُ فَرْوَةُ ابْنُ نُفَاثَةَ الْجُذَامِيُّ فَلَمَّا الْتَقَى الْمُسْلِمُوْنَ وَالْكُفَّارُ وَلَّى الْمُسْلِمُوْنَ مُدْبِرِيْنَ فَطَفِقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْكُضُ بَغْلَتَهُ قِبَلَ الْكُفَّارِ قَالَ عَبَّاسٌ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَاَنَا اٰخِذٌ بِلِجَامِ بَغْلَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكُفُّهَآ اِرَادَةَ اَنْ لَّا تُسْرِعَ وَ اَبُوْ سُفْيَانَ اٰخِذٌ بِرِكَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَىْ عَبَّاسُ نَادِ اَصْحَابَ السَّمُرَةِ فَقَالَ عَبَّاسٌ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَكَانَ رَجُلًا صَيِّتًا فَقُلْتُ بِاَعْلٰى صَوْتِىْ اَيْنَ اَصْحَابُ السَّمُرَةِ قَالَ فَوَاللّٰهِ لَكَاَنَّ عَطْفَتَهُمْ حِيْنَ سَمِعُوْا صَوْتِىْ عَطْفَةُ الْبَقَرِ عَلٰى اَوْلَادِهَا فَقَالُوْا يَا لَبَّيْكَ يَا لَبَّيْكَ قَالَ فَاقْتَتَلُوْا الْكُفَّارَ وَ الدَّعْوَةُ فِى الْاَنْصَارِ يَقُوْلُوْنَ يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ قَالَ ثُمَّ قُصِرَتِ الدَّعْوَةُ عَلٰى بَنِى الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ قَالُوْا يَا بَنِى الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ يَا بَنِىْ الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ فَنَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلٰى بَغْلَتِهٖ كَالْمُتَطَاوِلِ عَلَيْهَا اِلٰى قِتَالِهِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا حِيْنَ حَمِيَ الْوَطِيْسُ قَالَ ثُمَّ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَصَيَاتٍ فَرَمٰى بِهِنَّ وُجُوْهَ الْكُفَّارِ ثُمَّ قَالَ انْهَزَمُوْا وَرَبِّ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَذَهَبْتُ اَنْظُرُ فَاِذَا الْقِتَالُ عَلٰى هَيْئَتِهٖ فِيْمَآ اَرٰى قَالَ فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ

دونوں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ لپٹے رہے اور جدا نہیں ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک سفید خچر پر سوار تھے جو فروہ بن نفاثہ جذامی نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تحفہ دیا تھا (جس کو شہباء اور دل دل بھی کہتے تھے۔ جب مسلمانوں اور کافروں کا سامنا ہوا تو مسلمان بھاگے پیٹھ موڑ کر اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایڑ دے رہے تھے اپنے خچر کو کافروں کی طرف جانے کیلئے (یہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کمال شجاعت تھی کہ ایسے سخت وقت میں خچر پر سوار ہوئے ورنہ گھوڑے بھی موجود تھے) حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خچر کی لگام پکڑے تھا اور اس کو روک رہا تھا تیز چلنے سے اور ابو سفیان آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رکاب تھامے تھے۔ آخر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے عباس اصحاب سمرہ کو پکارو۔ اور عباس کی آواز نہایت بلند تھی۔ (وہ رات کو اپنے غلاموں کو آواز دیتے تو آٹھ میل تک جاتی) عباسؓ نے کہا میں نے بلند آواز سے پکارا کہاں ہیں اصحاب السمرہ یہ سنتے ہی قسم اللہ کی وہ ایسے لوٹے جیسے گائے اپنے بچوں کے پاس چلی آتی ہے اور کہنے لگے حاضر ہیں حاضر ہیں (اس سے معلوم ہوا کہ وہ دور نہیں بھاگے تھے اور نہ سب بھاگے تھے بلکہ بعض نومسلم وغیرہ دفعتاً تیروں کی بارش سے لوٹے اور گڑ بڑ ہوگئی پھر اللہ نے مسلمانوں کے دل مضبوط کر دیئے پھر وہ لڑنے لگے کافروں سے اور انصار کو یوں بلایا اے انصار کے لوگو انصار کے لوگو پھر تمام ہوا بلانا بنی حارث بن خزرج پر (جو انصار کی ایک جماعت ہے) پکارا انہوں نے اے بنی حارث بن خزرج اے بنی حارث بن خزرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے خچر پر تھے گردن کو لمبا کئے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکھا ان کی لڑائی کو اور فرمایا ''یہ وقت ہے تنور کے جوش کا'' (یعنی اس وقت میں لڑائی خوب گرما گرمی سے ہو رہی ہے) پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چند کنکریاں اٹھائیں اور کافروں کے منہ پر ماریں اور فرمایا شکست پائی کافروں نے قسم ہے کعبہ کے مالک کی۔ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں دیکھنے گیا تو لڑائی ویسی ہی ہو رہی تھی اتنے میں قسم اللہ کی

اِلَّا اَنْ رَمَا هُمْ بِحَصَيَاتِهِ فَمَا زِلْتُ اَرٰى حَدَّ هُمْ كَلِيْلًا وَّاَمْرَهُمْ مُدْبِرًا۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کنکریاں ماریں تو کیا دیکھتا ہوں کہ کافروں کا زور گھٹ گیا اوران کا کام الٹ گیا۔

تشریح ❁ اس سے یہ نکلا کہ مشرکین کا تحفہ لینا درست ہے پر دوسری حدیث میں ہے کہ ہم نہیں لیتے مشرکوں کا تحفہ اور ایک روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پھیر دیا مشرکوں کا ہدیہ اور صحیح یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہدیہ لینا درست تھا اور کسی عامل کو درست نہیں۔ بلکہ وہ چوری ہے اور اہل کتاب کا یہی ہدیہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قبول فرمایا جیسے مقوقس اور ملوک شام کا۔ نووی نے کہا قاضی اور عامل اگر چہ حرام ہدیہ لیوے تو پھر وہ دیوے اور جو دینے والے کا پتہ نہ لگے تو بیت المال میں داخل کر دے۔ صحیح بخاری میں ہے کہ یہ خچر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایلہ کے بادشاہ نے دیا تھا جس کا نام یحنہ بن ردیا تھا۔ سمرہ وہ درخت ہے جنگلی اور اصحاب سمرہ سے وہ لوگ مراد ہیں جنہوں نے شجرۂ رضوان کے تلے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیعت کی تھی کہ کافروں سے لڑ کر مر جاویں گے اور ہرگز نہ بھاگیں گے۔ نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا یہاں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دو معجزے ہوئے ایک فعلی اور ایک خبری فعلی تو کنکریوں کا پھینکنا اور اس سے کافروں کو شکست ہونا خبری بیان کرنا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پیشتر سے کہ کافروں کو شکست ہوگئی اور ویسا ہی ہوا حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں دیکھنے گیا تو لڑائی ویسی ہی ہو رہی تھی اتنے میں قسم اللہ کی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کنکریاں ماریں تو کیا دیکھتا ہوں کہ کافروں کا زور گھٹ گیا اور ان کا کام الٹ گیا۔

٤٦١٣ : عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ فَرْوَةُ بْنُ نُعَامَةَ الْجُذَامِيُّ وَقَالَ انْهَزَمُوْا وَرَبِّ الْكَعْبَةِ انْهَزَمُوْا وَرَبِّ الْكَعْبَةِ وَزَادَ فِي الْحَدِيْثِ حَتّٰى هَزَمَهُمُ اللّٰهُ قَالَ وَكَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ يَرْكُضُ خَلْفَهُمْ عَلٰى بَغْلَتِهٖ۔

۴۶۱۳: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا

٤٦١٤ : عَنِ الْعَبَّاسِ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ حُنَيْنٍ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ غَيْرَ اَنَّ حَدِيْثَ يُوْنُسَ وَحَدِيْثَ مَعْمَرٍ اَكْثَرُ مِنْهُ وَاَتَمُّ۔

۴۶۱۴: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا

٤٦١٥ : عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلْبَرَآءِ يَا اَبَا عُمَارَةَ اَفَرَرْتُمْ يَوْمَ حُنَيْنٍ قَالَ لَا وَاللّٰهِ مَا وَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَلٰكِنَّهٗ خَرَجَ شُبَّانُ اَصْحَابِهٖ وَاَخِفَّاءُ وَهُمْ حُسَّرًا لَيْسَ عَلَيْهِمْ سِلَاحٌ اَوْ كَثِيْرُ سِلَاحٍ فَلَقُوْا قَوْمًا رُمَاةً لَّا يَكَادُ يَسْقُطُ لَهُمْ سَهْمٌ جَمْعَ هَوَازِنَ وَبَنِيْ نَصْرٍ فَرَشَقُوْهُمْ رَشْقًا مَّا يَكَادُوْنَ يُخْطِئُوْنَ فَاَقْبَلُوْا هُنَاكَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

۴۶۱۵: ابو اسحاق سے روایت ہے ایک شخص نے براء بن عازب سے کہا اے ابو عمارہ تم حنین کے دن بھاگے انہوں نے کہا نہیں قسم اللہ کی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیٹھ نہیں موڑی بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب میں سے چند جوان جلد باز جن کے پاس ہتھیار نہ تھے یا پورے ہتھیار نہ تھے نکلے ان کا مقابلہ ایسے تیر اندازوں سے ہوا، جن کا کوئی تیر خطا نہ ہوتا تھا وہ لوگ ہوازن اور بنی نصر کے تھے غرض انہوں نے ایک بارگی تیروں کی ایسی بوچھاڑ کی کہ کوئی تیر خطا نہ ہوا وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آگئے آپ

عَلٰى بَغْلَتِهِ الْبَيْضَآءِ وَاَبُوْ سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَقُوْدُ بِهٖ فَنَزَلَ فَاسْتَنْصَرَ قَالَ :

اَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبَ
اَنَا بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ

ثُمَّ صَفَّهُمْ۔

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سفید خچر پر سوار تھے تو خچر سے اترے اور مدد کی دعا مانگی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا انا النبی لاکذب۔ انا ابن عبدالمطلب یعنی میں نبی ہوں یہ جھوٹ نہیں ہے میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صف باندھی اپنے لوگوں کی۔

تشریح ۞ نوویؒ نے کہا یہ رجز موزون ہے مگر ہر موزون کو شعر نہیں کہتے جب تک اس کے کہنے والے کا ارادہ شعر کہنے کا نہ ہو اور اسی لئے بعضے موزون فقرے قرآن مجید میں موجود ہیں جیسے :لن تنالو البر حتٰی تنفقوا یانصر من اللہ و فتح قریب یا ویرزقہ مین حیث لا یحتسب حالانکہ شعر نہیں ہیں اور اپنے تئیں عبدالمطلب کا بیٹا قرار دیا اس لئے کہ عبدالمطلب مشہور شخص تھے اور عرب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ان کا بیٹا کہتے اس حدیث سے یہ نکلا کہ لڑائی میں ایسا کہنا درست ہے جیسے سلمہ نے کہا: انا ابن الاکوع اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے کہا: انا الذی سمتنی امی حیدرہ اور غیر لڑائی میں بطور افتخار کے ممنوع ہے۔ (انتہی مختصراً)

٤٦١٦ : عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَى الْبَرَآءِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اَكُنْتُمْ وَلَّيْتُمْ يَوْمَ حُنَيْنٍ يَآ اَبَا عُمَارَةَ قَالَ اَشْهَدُ عَلٰى نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ مَاوَلّٰى وَلٰكِنَّهُ انْطَلَقَ اَخِفَّآءُ مِنَ النَّاسِ وَحُسَّرٌ اِلٰى هٰذَا الْحَيِّ مِنْ هَوَازِنَ وَهُمْ قَوْمٌ رُمَاةٌ فَرَمُوْهُمْ بِرِشْقٍ مِنْ نَبْلٍ كَاَنَّهَا رِجْلٌ مِّنْ جَرَادٍ فَانْكَشَفُوْا فَاَقْبَلَ الْقَوْمُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ وَاَبُوْسُفْيَانَ ابْنُ الْحَارِثِ يَقُوْدُ بِهٖ بَغْلَتَهٗ فَنَزَلَ وَدَعَا وَاسْتَنْصَرَ وَهُوَ يَقُوْلُ :

اَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبَ
اَنَا بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ

اَللّٰهُمَّ نَزِّلْ نَصْرَكَ قَالَ الْبَرَآءُ كُنَّا وَاللّٰهِ اِذَا احْمَرَّ الْبَاْسُ نَتَّقِيْ بِهٖ وَاِنَّ الشُّجَاعَ مِنَّا لَلَّذِيْ يُحَاذِيْ بِهٖ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۴۶۱۶: حضرت ابواسحاق سے روایت ہے کہ ایک شخص براء بن عازب کے پاس آیا اور کہنے لگا حنین کے دن تم بھاگ گئے تھے اے ابوعمارہ۔ انہوں نے کہا میں گواہی دیتا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منہ نہیں موڑا لیکن چند جلد باز لوگ اور بے ہتھیار ہوازن کے قبیلہ کی طرف گئے وہ تیرانداز تھے۔ انہوں نے ایک بوچھاڑ کی تیروں کی جیسے ٹڈی دل تو یہ لوگ سامنے سے ہٹ گئے اور لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور ابوسفیان بن حارث آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خچر کو کھینچتے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خچر سے اترے اور دعا کی اور مدد مانگی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے ''میں نبی ہوں یہ جھوٹ نہیں ہے میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں یا اللہ اپنی مدد اتار'' براء نے کہا قسم اللہ کی جب لڑائی خونخوار ہوتی تو ہم اپنے تئیں بچاتے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آڑ میں اور بہادر ہم میں وہ تھے جو سامنا کرتے لڑائی کا یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

٤٦١٧ : عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَآءَ وَسَاَلَهٗ رَجُلٌ مِّنْ قَيْسٍ هَلْ فَرَرْتُمْ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ حُنَيْنٍ فَقَالَ الْبَرَآءُ وَلٰكِنْ رَّسُوْلُ

۴۶۱۷: حضرت ابواسحاق سے روایت ہے میں نے سنا براء سے ان سے پوچھا ایک شخص نے قیس کے کیا تم بھاگ گئے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چھوڑ کر حنین کے دن۔ براء نے کہا پر رسول اللہ صلی

اللّٰهِ ﷺ لَمْ يَفِرَّ وَكَانَتْ هَوَازِنُ يَوْمَئِذٍ رُمَاةً وَاِنَّا لَمَّا حَمَلْنَا عَلَيْهِمُ انْكَشَفُوْا فَاَكْبَبْنَا عَلَى الْغَنَائِمِ فَاسْتَقْبَلُوْنَا بِالسِّهَامِ وَلَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى بَغْلَتِهِ الْبَيْضَاءِ وَاِنَّ اَبَا سُفْيَانَ بْنَ الْحَارِثِ اٰخِذٌ بِلِجَامِهَا وَهُوَ يَقُوْلُ اَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبَ اَنَا ابْنُ عَبْدِالْمُطَّلِبِ۔

اللہ علیہ وآلہ وسلم نہیں بھاگے ایسا ہوا کہ ہوازن قبیلہ کے لوگ ان دنوں تیرانداز تھے اور ہم نے جب ان پر حملہ کیا تو وہ بھاگے اور ہم لوٹ کے مال پر جھکے۔ تب انہوں نے تیر چلائے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا اپنی سفید خچر پر اور ابوسفیان بن حارث اس کی لگام پکڑے تھے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے میں نبی ہوں کچھ جھوٹ نہیں ہے میں بیٹا ہوں عبدالمطلب کا۔

٤٦١٨ : عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ لَهٗ رَجُلٌ يَا اَبَا عُمَارَةَ فَذَكَرَالْحَدِيْثَ وَهُوَ اَقَلُّ مِنْ حَدِيْثِهِمْ وَهٰؤُلَاءِ اَتَمُّ حَدِيْثًا۔

۴۶۱۸: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٤٦١٩ : عَنْ اِيَاسَ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حُنَيْنًا فَلَمَّا وَاجَهْنَا الْعَدُوَّ تَقَدَّمْتُ فَاَعْلُوْا ثَنِيَّةً فَاسْتَقْبَلَنِيْ رَجُلٌ مِّنَ الْعَدُوِّ فَاَرْمِيْهِ بِسَهْمٍ فَتَوَارٰى عَنِّيْ فَمَا دَرَيْتُ مَا صَنَعَ وَنَظَرْتُ اِلَى الْقَوْمِ فَاِذَا هُمْ قَدْ طَلَعُوْا مِنْ ثَنِيَّةٍ اُخْرٰى فَالْتَقَوْا هُمْ وَصَحَابَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَلّٰى صَحَابَةُ النَّبِيِّ ﷺ وَاَرْجِعُ مُنْهَزِمًا وَّ عَلَيَّ بُرْدَتَانِ مُتَّزِرًا بِاِحْدٰهُمَا مُرْتَدِيًا بِالْاُخْرٰى فَاسْتَطْلَقَ اِزَارِيْ فَجَمَعْتُهُمَا جَمِيْعًا وَّ مَرَرْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ مُنْهَزِمًا وَهُوَ عَلٰى بَغْلَتِهِ الشَّهْبَاءِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَقَدْرَاٰى ابْنُ الْاَكْوَعِ فَزَعًا فَلَمَّا غَشُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَزَلَ عَنِ الْبَغْلَةِ ثُمَّ قَبَضَ قَبْضَةً مِنْ تُرَابٍ مِّنَ الْاَرْضِ ثُمَّ اسْتَقْبَلَ بِهٖ وُجُوْهَهُمْ فَقَالَ شَاهَتِ الْوُجُوْهُ فَمَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْهُمْ اِنْسَانًا اِلَّا مَلَاَ عَيْنَيْهِ تُرَابًا بِتِلْكَ الْقَبْضَةِ فَوَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ فَهَزَمَهُمُ اللّٰهُ بِذٰلِكَ قَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ غَنَائِمَهُمْ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ۔

۴۶۱۹: ایاس بن سلمہ سے روایت ہے میرے باپ سلمہ بن اکوع نے مجھ سے بیان کیا کہ ہم نے جہاد کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ حنین کا جب دشمن کا سامنا ہوا تو میں آگے ہوا اور ایک گھاٹی پر چڑھا ایک شخص دشمنوں میں سے میرے سامنے آیا میں نے ایک تیر مارا وہ چھپ گیا۔ معلوم نہیں کیا ہوا میں نے لوگوں کو دیکھا تو وہ دوسری گھاٹی سے نمودار ہوئے اور ان سے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سے جنگ ہوئی لیکن صحابہ کو شکست ہوئی، میں بھی شکست پا کر لوٹا اور میں دو چادریں پہنے تھا ایک باندھے ہوئے دوسرے اوڑھے میری تہہ بند کھل چلی تو میں نے دونوں چادروں کو اکٹھا کر لیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے سے گزرا شکست پا کر، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اکوع کا بیٹا گھبرا کر لوٹا۔ پھر دشمنوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گھیرا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خچر پر سے اترے اور ایک مٹھی خاک زمین سے اٹھائی اور ان کے منہ پر ماری اور فرمایا بگڑ گئے منہ پھر کوئی آدمی ان میں ایسا نہ رہا جس کی آنکھ میں خاک نہ بھر گئی ہو اسی ایک مٹھی کی وجہ سے آخر وہ بھاگے اور اللہ تعالیٰ نے ان کو شکست دی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے مال بانٹ دیئے۔ مسلمانوں کو۔

تشریح: اسی کو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمٰی۔ یعنی تو نے یہ مٹھی نہیں پھینکی بلکہ اللہ تعالیٰ نے پھینکی کیونکہ یہ معجزہ ہے اور معجزہ اللہ تعالیٰ کا فعل ہے جو نبی کے ہاتھ سے ظاہر کرتا ہے۔

بَابُ غَزْوَةِ الطَّائِفِ

باب: طائف کی لڑائی کا بیان

٤٦٢٠ : عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ حَاصَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ اَهْلَ الطَّائِفِ فَلَمْ يَنَلْ مِنْهُمْ شَيْئًا فَقَالَ اِنَّا قَافِلُوْنَ اِنْشَاءَ اللّٰهُ قَالَ اَصْحَابُهُ نَرْجِعُ وَلَمْ نَفْتَحْهُ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْدُوْا عَلَى الْقِتَالِ فَغَدَوْا عَلَيْهِ فَاَصَابَهُمْ جِرَاحٌ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّا قَافِلُوْنَ غَدًا قَالَ فَاَعْجَبَهُمْ ذٰلِكَ فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۴۶۲۰: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے (اور بعض نسخوں میں عبداللہ بن عمرو ہے جو عاص کے بیٹے ہیں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گھیر لیا طائف والوں کو اور نہیں حاصل کیا ان سے کچھ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہم لوٹ چلیں گے اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب نے کہا بغیر فتح کے ہم لوٹ جاویں گے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''اچھا صبح کو لڑو وہ لڑے اور زخمی ہوئے۔'' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہم کل لوٹ جاویں گے۔ یہ ان کو بھلا معلوم ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہنسے۔

تشریح: کہ ابھی کل تو لوٹنے پر راضی نہ تھے اور لڑائی پر مستعد تھے جب زخمی ہوئے تو لوٹنے کو بہتر سمجھا اور اتنی جلدی رائے بدل گئی۔

بَابُ غَزْوَةِ بَدْرٍ

باب: بدر کی لڑائی کا بیان

٤٦٢١ : عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاوَرَ حِيْنَ بَلَغَهٗ اِقْبَالُ اَبِيْ سُفْيَانَ قَالَ فَتَكَلَّمَ اَبُوْبَكْرٍ فَاَعْرَضَ عَنْهُ فَقَامَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ فَقَالَ اِيَّانَا تُرِيْدُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْ اَمَرْتَنَا اَنْ نُّخِيْضَهَا الْبَحْرَ لَا خَضْنَاهَا وَلَوْ اَمَرْتَنَا اَنْ نَضْرِبَ اَكْبَادَهَآ اِلٰى بَرْكِ الْغِمَادِ لَفَعَلْنَا قَالَ فَنَدَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ فَانْطَلَقُوْا حَتّٰى نَزَلُوْا بَدْرًا وَ وَرَدَتْ عَلَيْهِمْ رَوَايَا قُرَيْشٍ وَّ فِيْهِمْ غُلَامٌ اَسْوَدُ لِبَنِى الْحَجَّاجِ فَاَخَذُوْهُ فَكَانَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْاَلُوْنَهٗ عَنْ اَبِيْ

۴۶۲۱: حضرت انسؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مشورہ کیا جب آپ ﷺ کو ابوسفیان کے آنے کی خبر پہنچی تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے گفتگو کی آپ نے جواب نہ دیا پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کی جب بھی آپ ﷺ مخاطب نہ ہوئے آخر سعد بن عبادہ (انصار کے رئیس اٹھے) اور انہوں نے کہا آپ ہم سے پوچھتے ہیں یا رسول اللہ۔ قسم اللہ کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر آپ ﷺ ہم کو حکم کریں کہ ہم گھوڑوں کو سمندر میں ڈال دیں تو ہم ضرور ڈال دیں اور اگر آپ ﷺ حکم کریں کہ ہم گھوڑوں کو بھگا دیں برک الغماد تک (جو ایک مقام ہے بہت دور مکہ سے پرے) البتہ ہم ضرور بھگا دیں (یعنی ہم ہر طرح آپ ﷺ کے حکم کے تابع ہیں گو ہم نے آپ ﷺ سے یہ عہد نہ کیا ہو آفریں ہے انصار کی جاں نثاری پر) تب جناب رسول اللہؐ نے لوگوں کو بلایا اور وہ چلے۔ یہاں تک کہ بدر میں اترے وہاں قریش کے پانی پلانے والے

سُفْيَانَ وَاَصْحَابِهِ فَيَقُوْلُ مَالِيْ عِلْمٌ بِاَبِيْ سُفْيَانَ وَلٰكِنْ هٰذَآ اَبُوْجَهْلٍ وَعُتْبَةُ وَشَيْبَةُ وَاُمَيَّةُ بْنُ خَلَفٍ فَاِذَا قَالَ ذٰلِكَ ضَرَبُوْهُ فَقَالَ نَعَمْ اَنَا اُخْبِرُكُمْ هٰذَا اَبُوْ سُفْيَانَ فَاِذَا تَرَكُوْهُ فَسَاَلُوْهُ فَقَالَ مَالِيْ بِاَبِيْ سُفْيَانَ عِلْمٌ وَلٰكِنْ هٰذَا اَبُوْجَهْلٍ وَّ عَتَبَةُ وَشَيْبَةُ وَ اُمَيَّةُ بْنُ خَلَفٍ فِي النَّاسِ فَاِذَا قَالَ هٰذَا اَيْضًا ضَرَبُوْهُ وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يُصَلِّيْ فَلَمَّا رَاٰى ذٰلِكَ انْصَرَفَ وَ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَتَضْرِبُوْهُ اِذَا صَدَقَكُمْ وَتَتْرُكُوْهُ اِذَا كَذَبَكُمْ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ وَّ يَضَعُ يَدَهٗ عَلَى الْاَرْضِ هٰهُنَا قَالَ فَمَامَاتَ اَحَدُهُمْ عَنْ مَّوْضِعِ يَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ملے، ان میں ایک کالا غلام بھی تھا بنی حجاج کا صحابہ نے اس کو پکڑا اور اس سے ابوسفیان اور ابوسفیان کے ساتھیوں کا حال پوچھنے لگے، وہ کہتا تھا میں ابو سفیان کا حال نہیں جانتا البتہ ابوجہل اور عتبہ اور شیبہ اور امیہ بن خلف تو یہ موجود ہیں جب وہ یہ کہتا تو پھر اس کو مارتے جب وہ یہ کہتا اچھا اچھا میں ابو سفیان کا حال بتاتا ہوں تو اس کو چھوڑ دیتے پھر اس سے پوچھتے وہ یہی کہتا میں ابوسفیان کا حال نہیں جانتا البتہ ابوجہل اور عتبہ اور شیبہ اور امیہ بن خلف تو لوگوں میں موجود ہیں پھر اس کو مارتے اور جناب رسول اللہ نماز پڑھ رہے تھے کھڑے ہوئے جب آپ ﷺ نے یہ دیکھا تو نماز سے فارغ ہوئے اور فرمایا ''قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے جب وہ تم سے سچ بولتا ہے تو تم اس کو مارتے ہو اور جب جھوٹ بولتا ہے تو چھوڑ دیتے ہو'' (یہ ایک معجزہ ہوا آپ ﷺ کا) پھر آپ نے فرمایا یہ فلاں کافر کے مرنے کی جگہ ہے اور ہاتھ زمین پر رکھا اس جگہ (اور یہ فلاں کے گرنے کی جگہ ہے) راوی نے کہا پھر جہاں آپ نے ہاتھ رکھا تھا اس سے ذرا بھی فرق نہ ہوا اور ہر ایک کافر اسی جگہ گرا، یہ دوسرا معجزہ ہوا۔

بَابُ فَتْحِ مَكَّةَ

باب: مکہ کے فتح ہونے کا بیان

۴۶۲۲ : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ وَفَدْتُ وُفُوْدًا اِلٰى مُعَاوِيَةَ وَ ذٰلِكَ فِيْ رَمَضَانَ فَكَانَ يَصْنَعُ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ الطَّعَامَ فَكَانَ اَبُوْهُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ مِمَّا يُكْثِرُ اَنْ يَّدْعُوْنَا اِلٰى رَحْلِهٖ فَقُلْتُ اَلَا اَصْنَعُ طَعَامًا فَاَدْعُوَهُمْ اِلٰى رَحْلِيْ فَاَمَرْتُ بِطَعَامٍ يُصْنَعُ ثُمَّ لَقِيْتُ اَبَاهُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ مِنَ الْعَشِيِّ فَقُلْتُ الدَّعْوَةُ عِنْدِيَ اللَّيْلَةَ فَقَالَ سَبَقْتَنِيْ قُلْتُ نَعَمْ فَدَعَوْتُهُمْ فَقَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَلَا اُعْلِمُكُمْ بِحَدِيْثٍ مِنْ حَدِيْثِكُمْ يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ ثُمَّ ذَكَرَ فَتْحَ مَكَّةَ

۴۶۲۲: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کئی جماعتیں سفر کر کے معاویہ کے پاس گئیں رمضان شریف کے مہینہ میں۔ عبداللہ بنؓ رباح نے کہا (جو ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں اس حدیث کو) ہم میں سے ایک دوسرے کے لیے کھانا تیار کرتا تو ابو ہریرہؓ اکثر ہم کو بلاتے اپنے مقام پر ایک دن میں نے کہا میں بھی کھانا تیار کروں اور سب کو اپنے مقام پر بلاؤں تو میں نے کھانے کا حکم دیا اور شام کو ابو ہریرہؓ سے ملا اور کہا آج کی رات میرے یہاں دعوت ہے۔ حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا تو نے مجھ سے آگے کہہ دیا۔ (یعنی آج میں دعوت کرنے والا تھا) میں نے کہا ہاں پھر میں نے ان سب کو بلایا حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا اے انصار کے گروہ میں تمہارے باب میں ایک حدیث بیان کرتا ہوں پھر انہوں نے ذکر کیا مکہ کے فتح کا۔ بعد اس کے کہا رسول اللہ ﷺ آئے یہاں تک کہ مکہ میں داخل ہوئے تو ایک جانب پر زبیر کو

فَقَالَ اَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى قَدِمَ مَكَّةَ فَبَعَثَ الزُّبَيْرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَلٰى اِحْدَى الْمُسْجَنِّبَتَيْنِ وَبَعَثَ خَالِدًا رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَلَى الْمُجَنِّبَةِ الْاُخْرٰى وَبَعَثَ اَبَا عُبَيْدَةَ عَلَى الْحُسَّرِ فَاَخَذُوْا بَطْنَ الْوَادِىْ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ كَتِيْبَةٍ قَالَ فَنَظَرَ فَرَاٰنِىْ فَقَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَايَاْتِيْنِىْ اِلَّا اَنْصَارِىٌّ زَادَ غَيْرُ شَيْبَانَ فَقَالَ اهْتِفْ لِىْ بِالْاَنْصَارِ قَالَ فَاَطَافُوْا بِهٖ وَ وَبَّشَتْ قُرَيْشٌ اَوْبَاشًالَّهَا وَاَتْبَاعًا فَقَالُوْا نُقَدِّمُ هٰؤُلَاءِ فَاِنْ كَانَ لَهُمْ شَیْءٌ كُنَّا مَعَهُمْ وَ اِنْ اُصِيْبُوْا اَعْطَيْنَا الَّذِىْ سُئِلْنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَوْنَ اِلٰى اَوْبَاشِ قُرَيْشٍ وَاَتْبَاعِهِمْ ثُمَّ قَالَ بِيَدَيْهِ اِحْدَاهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى ثُمَّ قَالَ حَتّٰى تُوَافُوْنِىْ بِالصَّفَا قَالَ فَانْطَلَقْنَا فَمَا شَآءَ اَحَدٌ مِّنَّا اَنْ يَّقْتُلَ اَحَدًا اِلَّا قَتَلَهٗ وَمَا اَحَدٌ مِّنْهُمْ يُوَجِّهُ اِلَيْنَا شَيْئًا قَالَ فَجَآءَ اَبُوْسُفْيَانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُبِيْحَتْ خَضْرَآءُ قُرَيْشٍ لَا قُرَيْشَ بَعْدَ الْيَوْمِ ثُمَّ قَالَ مَنْ دَخَلَ دَارَ اَبِىْ سُفْيَانَ فَهُوَ اٰمِنٌ فَقَالَتِ الْاَنْصَارُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ اَمَّا الرَّجُلُ فَاَدْرَكَتْهُ رَغْبَةٌ فِىْ قَرْيَتِهٖ وَ رَاْفَةٌ بِعَشِيْرَتِهٖ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَجَآءَ الْوَحْىُ وَكَانَ اِذَا جَاءَ الْوَحْىُ لَا يَخْفٰى عَلَيْنَا فَاِذَا جَآءَ فَلَيْسَ اَحَدٌ يَّرْفَعُ طَرْفَهٗ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى يَنْقَضِىَ الْوَحْىُ فَلَمَّا قَضَى الْوَحْىُ قَالَ رَسُوْلُ

بھیجا اور دوسری جانب پر خالد بن الولید کو (یعنی ایک کو میمنہ پر کیا اور ایک کو میسرہ پر) اور ابوعبیدہ بن الجراح کو ان لوگوں کا سردار کیا جن کے پاس زرہیں نہ تھیں۔ وہ گھاٹی کے اندر سے گئے اور رسول اللہؐ ایک ٹکڑے میں تھے آپؐ نے مجھ کو دیکھا تو فرمایا: ''ابوہریرہ!'' میں نے کہا حاضر ہوں یا رسول اللہ آپؐ نے فرمایا ''نہ آوے میرے پاس مگر انصاری'' اور فرمایا انصار کو پکارو میرے لیے کیونکہ آپ ﷺ کو انصار پر بہت اعتماد تھا اور ان کو مکہ والوں سے کوئی غرض بھی نہ تھی۔ آپؐ نے ان کا پاس رکھنا مناسب جانا۔ پھر وہ سب آپؐ کے گرد ہو گئے اور قریش نے بھی اپنے گروہ اور تابعدار اکٹھا کئے اور کہا ہم ان کو آگے کرتے ہیں اگر کچھ ملا تو ہم بھی ان کے ساتھ ہیں اور جو آفت آئی تو دیدیں گے ہم سے جو مانگا جاوے گا۔ آپؐ نے فرمایا تم دیکھتے ہو قریش کی جماعتوں اور تابعداروں کو۔ پھر آپؐ نے ایک ہاتھ سے دوسرے ہاتھ پر بتلایا (یعنی مارو مکہ کے کافروں کو اور ان میں سے ایک کو نہ چھوڑو اور فرمایا تم ملو مجھ سے صفا پر۔ حضرت ابوہریرہؓ نے کہا پھر ہم چلے جو کوئی ہم میں سے کسی کو مارنا چاہتا (کافروں میں سے) وہ مار ڈالتا اور کوئی ہمارا مقابلہ نہ کرتا، یہاں تک کہ ابوسفیان آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ قریش کا گروہ تباہ ہو گیا اب آج سے قریش نہ رہے رسول اللہؐ نے فرمایا جو شخص ابوسفیان کے گھر چلا جاوے اس کو امن ہے (یہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابوسفیان کی درخواست پر اس کو عزت دینے کو فرمایا) انصار ایک دوسرے سے کہنے لگے ان کو (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو) اپنے وطن کی الفت آ گئی اور اپنے کنبہ والوں پر ماماتا ہوئے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اور وحی آنے لگی اور جب وحی آنے لگتی تو ہم کو معلوم ہو جاتا جب تک وحی اترتی رہتی کوئی اپنی آنکھ آپ ﷺ کی طرف نہ اٹھاتا یہاں تک کہ وحی ختم ہو جاتی، غرض جب وحی ختم ہو چکی تو رسول اللہؐ نے فرمایا ''اے انصار کے لوگو'' انہوں نے کہا حاضر ہیں یا رسول اللہ۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ (یہ معجزہ ہے) تم نے یہ کہا اس شخص کو اپنے گاؤں کی الفت آ گئی۔ انہوں نے کہا بے شک یہ تو ہم نے کہا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہرگز نہیں میں اللہ کا بندہ ہوں اور اس کا رسول

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ قَالُوْا لَبَّيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ قُلْتُمْ اَمَّا الرَّجُلُ فَاَدْرَكَتْهُ رَغْبَةٌ فِيْ قَرْيَتِهٖ قَالُوْا قَدْكَانَ ذٰلِكَ قَالَ كَلَّا اِنِّيْ عَبْدُاللّٰهِ وَ رَسُوْلُهٗ هَاجَرْتُ اِلَى اللّٰهِ وَاِلَيْكُمْ فَالْمَحْيَا مَحْيَاكُمْ وَالْمَمَاتُ مَمَاتُكُمْ فَاَقْبَلُوْا اِلَيْهِ يَبْكُوْنَ وَيَقُوْلُوْنَ وَاللّٰهِ مَا قُلْنَا الَّذِيْ قُلْنَا اِلَّا الظَّنَّ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُصَدِّقَانِكُمْ وَيَعْذِرَانِكُمْ قَالَ فَاَقْبَلَ النَّاسُ اِلٰى دَارِ اَبِيْ سُفْيَانَ وَاَغْلَقَ النَّاسُ اَبْوَابَهُمْ فَاَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَقْبَلَ اِلَى الْحَجَرِ فَاسْتَلَمَهٗ ثُمَّ طَافَ بِالْبَيْتِ قَالَ فَاَتٰى عَلٰى صَنَمٍ اِلٰى جَنْبِ الْبَيْتِ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَهٗ قَالَ وَفِيْ يَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْسٌ وَّهُوَ اٰخِذٌ بِسِيَةِ الْقَوْسِ فَلَمَّا اَتٰى عَلَى الصَّنَمِ جَعَلَ يَطْعُنُهٗ فِيْ عَيْنِهٖ وَ يَقُوْلُ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ طَوَافِهٖ اَتَى الصَّفَا فَعَلَا عَلَيْهِ حَتّٰى نَظَرَ اِلَى الْبَيْتِ وَرَفَعَ يَدَيْهِ فَجَعَلَ يَحْمَدُ اللّٰهَ وَيَدْعُوْا مَاشَآءَ اَنْ يَّدْعُوَا۔

ہوں (اور جو تم نے کہا وہ وحی سے مجھ کو معلوم ہو گیا پر مجھے اللہ کا بندہ ہی سمجھنا، نصاریٰ نے جیسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بڑھا دیا ویسے بڑھا نہ دینا) میں نے ہجرت کی اللہ تعالیٰ کی طرف اور تمہاری طرف) اب میری زندگی بھی تمہارے ساتھ ہے اور مرنا بھی تمہارے ساتھ۔ یہ سن کر انصار دوڑے روتے ہوئے اور کہنے لگے قسم اللہ تعالیٰ کی ہم نے کہا جو کہا محض حرص کر کے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی (یعنی ہمارا مطلب یہ تھا کہ آپؐ ہمارا ساتھ نہ چھوڑیں اور ہمارے شہر میں ہی رہیں) رسول اللہؐ نے فرمایا ''بے شک اللہ اور رسول تصدیق کرتے ہیں تمہاری اور تمہارا عذر قبول کرتے ہیں پھر لوگ ابو سفیان کے گھر کو چلے گئے (جان بچانے کے لیے) اور لوگوں نے اپنے دروازے بند کر لیے اور رسول اللہ تشریف لائے حجر اسود کے پاس اور اس کو چوما پھر طواف کیا خانہ کعبہ کا (اگرچہ آپؐ احرام سے نہ تھے کیوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سر پر خود تھا) پھر ایک بت کے پاس آئے جو کعبہ کے بازو پر رکھا تھا اس کو لوگ پوجا کرتے تھے آپؐ کے ہاتھ میں کمان تھی آپؐ اس کا کونا تھامے ہوئے تھے، جب بت کے پاس آئے تو اس کی آنکھ میں کونچنے لگے اور فرمانے لگے حق آیا اور باطل مٹ گیا جب طواف سے فارغ ہوئے تو صفا پہاڑ پر آئے اور اس پر چڑھے یہاں تک کہ کعبہ کو دیکھا اور دونوں ہاتھ اٹھائے پھر اللہ تعالیٰ کی تعریف کرنے لگے اور دعا کرنے لگے جو دعا آپؐ نے چاہی۔

تشریح ۞ تاکہ وطن بناؤں مدینہ کو اب یہ نہ سمجھنا کہ میں اس ہجرت کو فسخ کروں گا اور پھر مکہ میں رہنا اختیار کروں گا۔

٤٦٢٣ : عَنْ سَلْمَانَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَزَادَ فِي الْحَدِيْثِ ثُمَّ قَالَ بِيَدَيْهِ اِحْدَاهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى اُحْصُدُوْهُمْ حَصْدًا وَقَالَ فِي الْحَدِيْثِ قَالُوْا قُلْنَا ذَاكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَمَا اسْمِيْ اِذًا كَلَّا اِنِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ۔

۴۶۲۳: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں اتنا زیادہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ پر رکھ کے بتلایا کاٹ دوان کو بالکل۔

تشریح ۞ یعنی جو سامنے آوے اس کو مارو تاکہ کفر کا زور ٹوٹ جاوے پر جو ابوسفیان کے گھر چلا جاوے یا ہتھیار ڈال دے اور اس کو امن دیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مکہ معظمہ بزور شمشیر فتح ہوا اور یہی قول ہے مالک اور ابوحنیفہ اور احمد اور جمہور علماء اہل سیر کا اور شافعی کے نزدیک صلح سے فتح

ہوا اور ماذری نے کہا یہ صرف شافعی کا قول ہے۔ (نوویؒ)

٤٦٢٤ : عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبَاحٍ قَالَ وَفَدْنَا اِلٰى مُعَاوِيَةَ مُعَاوِيَةَ بْنِ اَبِىْ سُفْيَانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَكَانَ كُلُّ رَجُلٍ مِّنَّا يَصْنَعُ طَعَامًا يَّوْمًا لِّاَصْحَابِهٖ فَكَانَتْ نَوْبَتِىْ فَقُلْتُ يَآ اَبَاهُرَيْرَةَ الْيَوْمَ نَوْبَتِىْ فَجَآءُ وْ اِلَى الْمَنْزِلِ وَلَمْ يُدْرِكْ طَعَامُنَا فَقُلْتُ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ لَوْحَدَّثْتَنَا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى يُدْرِكَ طَعَامُنَا فَقَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَجَعَلَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَلَى الْمُجَنِّبَةِ الْيُمْنٰى وَجَعَلَ الزُّبَيْرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَلَى الْمُجَنِّبَةِ الْيُسْرٰى وَجَعَلَ اَبَا عُبَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَلَى الْبَيَاذِقَةِ وَبَطْنِ الْوَادِىْ فَقَالَ يَآ اَبَا هُرَيْرَةَ ادْعُ الْاَنْصَارَ فَدَعَوْتُهُمْ فَجَآءُ وْا يُهَرْوِلُوْنَ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ هَلْ تَرَوْنَ اَوْبَاشَ قُرَيْشٍ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ انْظُرُوْا اِذَا لَقِيْتُمُوْهُمْ غَدًا اَنْ تَحْصِدُوْهُمْ حَصْدًا وَّ اَخْفٰى بِيَدِهٖ وَوَضَعَ يَمِيْنَهٗ عَلٰى شِمَالِهٖ وَقَالَ مَوْعِدُكُمُ الصَّفَا قَالَ فَمَا اَشْرَفَ يَوْمَئِذٍ لَّهُمْ اَحَدٌ اِلَّآ اَنَا مُوْهُ قَالَ وَصَعِدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّفَا وَجَآءَ تِ الْاَنْصَارُ فَاَطَافُوْابِالصَّفَا فَجَآءَ اَبُوْ سُفْيَانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُبِيْدَتْ خَضْرَآءُ قُرَيْشٍ لَا قُرَيْشَ بَعْدَ الْيَوْمِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دَخَلَ دَارَ اَبِىْ سُفْيَانَ فَهُوَ اٰمِنٌ وَ مَنْ اَلْقَى السِّلَاحَ فَهُوَ اٰمِنٌ وَمَنْ اَغْلَقَ بَابَهٗ فَهُوَ اٰمِنٌ فَقَالَتِ الْاَنْصَارُ اَمَّا الرَّجُلُ

۴۶۲۴: عبداللہ بن رباح سے روایت ہے،ہم سفر کر کے معاویہ بن ابی سفیان کے پاس گئے اور ہم لوگوں میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے تو ہم میں سے ہر شخص ایک ایک دن کھانا تیار کرتا اپنے ساتھیوں کے لیے۔ایک دن میری باری آئی میں نے کہا اے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آج میری باری ہے وہ سب میرے ٹھکانے پر آئے اور ابھی کھانا تیار نہیں ہوا تھا میں نے کہا اے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کاش تم ہم سے حدیث بیان کرو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جب تک کھانا تیار ہو۔انہوں نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے جس دن مکہ فتح ہوا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خالد بن الولید کو میمنہ کا سردار کیا اور زبیر کو میسرہ کا اور ابو عبیدہ کو پیادوں کا اور ان کو وادی کے اندر سے جانے کو کہا پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''اے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ انصار کو بلاؤ۔'' میں نے ان کو پکارا وہ دوڑتے ہوئے آئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''اے انصار کے لوگو تم دیکھتے ہو قریش کی جماعتوں کو۔'' انہوں نے کہا ہاں۔آپ صلی اللہ آلہ وسلم نے فرمایا کل جب ان سے ملنا تو ان کو صاف کر دینا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہاتھ سے صاف کر کے بتلایا اور داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھا۔اور فرمایا اب تم ہم سے صفا پہاڑ پر ملنا۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا تو اس روز جو کوئی دکھائی دیا انہوں نے اس کو سلا دیا۔(یعنی مار ڈالا) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صفا پہاڑ پر چڑھے اور انصار آئے،انہوں نے گھیر لیا صفا کو اتنے میں ابوسفیان آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قریش کا جتھا ہٹ گیا،اب آج سے قریش نہ رہے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''جو کوئی ابوسفیان کے گھر میں چلا جاوے اس کو امن ہے اور جو ہتھیار ڈال دے اس کو بھی امن ہے اور جو اپنا دروازہ بند کرے اس کو بھی امن ہے۔'' انصار نے کہا ان کو اپنے عزیزوں کی محبت آ گئی اور اپنے شہر کی رغبت پیدا ہوئی اور وحی اتری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم نے کہا مجھ کو کنبے والوں کی محبت آ گئی اور اپنے شہر کی۔الفت پیدا ہوئی تم جانتے ہو میرا کیا

فَقَدْ اَخَذَتْهُ رَاْفَةٌ بِعَشِيْرَتِهٖ وَرَغْبَةٌ فِيْ قَرْيَتِهٖ اَلَا فَمَا اسْمِيْ اِذًا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ اَنَا مُحَمَّدٌ عَبْدُاللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ هَاجَرْتُ اِلَى اللّٰهِ وَ اِلَيْكُمْ فَالْمَحْيَا مَحْيَاكُمْ وَالْمَمَاتُ مَمَاتُكُمْ قَالُوْا وَاللّٰهِ مَا قُلْنَا اِلَّاضِنًّا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاِنَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُصَدِّقَانِكُمْ وَيَعْذِرَانِكُمْ۔

نام ہے۔تین بار فرمایا محمد ہوں۔اللہ تعالیٰ کا بندہ اور اس کا رسول میں نے وطن چھوڑا اللہ کی طرف اور تمہاری طرف تو اب زندگی اور موت دونوں تمہاری زندگی اور موت کے ساتھ ہیں۔انہوں نے کہا قسم اللہ کی ہم نے یہ نہیں کہا مگر حرص سے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تو اللہ اور اس کا رسول دونوں سچا جانتے ہیں تم کو اور تمہارا عذر قبول کرتے ہیں۔

بَابُ اِزَالَةِ الْاَصْنَامِ مِنْ حَوْلِ الْكَعْبَةِ

باب: مکہ کے اردگرد کو بتوں سے پاک کرنے کا بیان

٤٦٢٥ : عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ وَحَوْلَ الْكَعْبَةِ ثَلْثُمِائَةٍ وَّسِتُّوْنَ نُصُبًا فَجَعَلَ يَطْعُنُهَا بِعُوْدٍ كَانَ بِيَدِهٖ وَيَقُوْلُ: ﴿جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا﴾ [الإسراء : ٨١] ﴿جَاءَ الْحَقُّ وَمَا يُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيْدُ﴾ [سبأ : ٤٩] زَادَ ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ يَوْمَ الْفَتْحِ۔

۴۶۲۵: عبداللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس دن مکہ فتح ہوا مکہ میں تشریف لے گئے وہاں کعبہ کے گرد تین سو ساٹھ بت تھے۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر ایک کو کونچا دیتے لکڑی سے، جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ میں تھی (وہ گر پڑتا جیسا دوسری روایت میں ہے) اور فرمایا حق آیا اور جھوٹ مٹ گیا جھوٹ مٹنے والا ہے، حق آیا اور جھوٹ مٹ گیا جھوٹ مٹنے والا ہے حق آیا اور جھوٹ نہ بناتا ہے کسی کو نہ لوٹاتا ہے (بلکہ دونوں اللہ جل جلالہ، کے کام ہیں)

٤٦٢٦ : عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيْحٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اِلٰى قَوْلِهٖ زَهُوْقًا وَلَمْ يَذْكُرِ الْاٰيَةَ الْاُخْرٰى وَقَالَ بَدَلَ نُصُبًا صَنَمًا۔

۴۶۲۶: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

بَابُ لَا يُقْتَلُ قُرَشِيٌّ صَبْرًا بَعْدَ الْفَتْحِ

اس چیز کا بیان کہ فتح کے بعد کوئی قریشی باندھ کر قتل نہ کیا جائے

٤٦٢٧ : عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُطِيْعٍ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ لَا يُقْتَلُ قُرَشِيٌّ صَبْرًا بَعْدَ هٰذَا الْيَوْمِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۔

۴۶۲۷: عبداللہ بن مطیع سے روایت ہے انہوں نے سنا اپنے باپ مطیع بن اسود سے انہوں نے کہا میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جس دن مکہ فتح ہوا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے آج کے بعد کوئی قریشی آدمی قتل نہ کیا جاوے گا باندھ کر قیامت تک۔

تشریح ❁ نووی نے کہا اس کا مطلب یہ ہے کہ قریش مسلمان ہو جاویں گے اور ان میں کوئی اسلام سے نہ پھرے گا اور کفر کی وجہ سے باندھ کر نہ مارا جاوے گا اور یوں ظلم سے مارا جانا اور ہے اور جو ظلم حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد قریش پر ہوا وہ مشہور ہے تحفۃ الاخیار میں ہے کہ ابن خطل ایک کافر تھا حضرت کو اس نے بہت رنج دیا تھا۔فتح مکہ کے دن کسی نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا کہ ابن خطل کعبے کے پردوں میں چھپا

ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس کو پکڑ لاؤ لوگ اس کی مشکیں باندھ کر لائے پھر وہ قتل ہوا تب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ حدیث فرمائی۔

٤٦٢٨ : عَنْ زَكَرِيَّا بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَزَادَ قَالَ وَلَمْ يَكُنْ اَسْلَمَ اَحَدٌ مِّنْ عُصَاةِ قُرَيْشٍ غَيْرَ مُطِيْعٍ كَانَ اِسْمُهُ الْعَاصَ فَسَمَّاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُطِيْعًا۔

۴۶۲۸ : ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا اتنا زیادہ ہے کہ اس دن جن لوگوں کے نام عاص تھے قریش کے لوگوں میں کوئی ان میں سے مسلمان نہیں ہوا سوا عاص بن اسود کے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کا نام بدل کر مطیع رکھ دیا۔

تشریح ❀ کیونکہ عاص کے لفظی معنی نافرمان ہیں اور یہ برا معلوم ہوا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدل دیا نووی نے کہا کہ عاص اور بھی تھے جیسے عاص بن وائل سہمی اور عاص بن ہشام اور عاص بن منبہ پر کوئی ان میں سے اس روز مسلمان نہیں ہوا البتہ ایک عاص اور مسلمان ہوا ابو جندل سہیل بن عمرو پر شاید راوی کو اس کا خیال نہیں رہا کیونکہ وہ کنیت سے زیادہ مشہور تھا۔

بَابُ صُلْحِ الْحُدَيْبِيَةِ

باب : حدیبیہ میں جو صلح ہوئی اس کا بیان

٤٦٢٩ : عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ كَتَبَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ الصُّلْحَ بَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ بَيْنَ الْمُشْرِكِيْنَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ فَكَتَبَ هٰذَا مَا كَاتَبَ عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا لَاتَكْتُبْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم فَلَوْ نَعْلَمُ اِنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ نُقَاتِلْكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ امْحُهُ فَقَالَ مَآ اَنَا بِالَّذِيْ اَمْحَاهُ فَمَحَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ قَالَ وَكَانَ فِيْمَا اشْتَرَطُوْا اَنْ يَّدْخُلُوْا مَكَّةَ فَيُقِيْمُوْا بِهَا ثَلَاثًا وَّلَا يَدْخُلَهَا بِسَلَاحٍ اِلَّا جُلُبَّانَ السِّلَاحِ قُلْتُ لِاَبِيْ اِسْحَاقَ وَمَا جُلُبَّانُ السِّلَاحِ قَالَ الْقِرَابُ وَمَا فِيْهِ۔

۴۶۲۹ : براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس صلح نامے کو لکھا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مشرکوں سے قرار پایا، حدیبیہ کے دن، اس میں یہ عبارت تھی یہ وہ ہے جو فیصلہ کیا محمد اللہ کے رسول نے (اس سے معلوم ہوا کہ وثائق اور اسناد میں اول یونہی لکھنا چاہئے مشرک بولے اللہ کے رسول آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مت لکھئے اس لیے اگر ہم کو یقین ہوتا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں تو ہم کیوں لڑتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا میٹ دے اس لفظ کو۔ انہوں نے عرض کیا میں اس کو میٹنے والا نہیں (یہ انہوں نے ادب کی راہ سے عرض کیا یہ جان کر کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حکم قطعی نہیں ہے ورنہ اس کی اطاعت واجب ہو جاتی) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو اپنے ہاتھ سے میٹ دیا (یہ آپ کا معجزہ تھا اس لیے کہ آپ پڑھے لکھے نہ تھے ایک روایت میں ہے کہ آپ نے اپنے ہاتھ مبارک سے بجائے رسول کے ابن عبداللہ کا لفظ لکھ دیا) اس میں ایک شرط یہ بھی تھی کہ مکہ میں آویں اور تین دن تک رہیں اور ہتھیار لے کر نہ آویں مگر غلاف کے اندر۔

٤٦٣٠ : عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَآءَ

۴۶۳۰ : (ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔)

بْنَ عَازِبٍ يَقُوْلُ لَمَّا صَالَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهْلَ الْحُدَيْبِيَّةِ قَالَ كَتَبَ عَلِيٌّ كِتَابًا بَيْنَهُمْ قَالَ فَكَتَبَ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِ مُعَاذٍ غَيْرَ اَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ فِي الْحَدِيْثِ هٰذَا مَا كَاتَبَ عَلَيْهِ۔

٤٦٣١ : عَنِ الْبَرَآءِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ لَمَّآ اُحْصِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الْبَيْتِ صَالَحَهٗ اَهْلُ مَكَّةَ عَلٰى اَنْ يَّدْخُلَهَا فَيُقِيْمُ بِهَا ثَلَاثًا وَ لَا يَدْخُلَهَا اِلَّا بِجُلُبَّانِ السِّلَاحِ السَّيْفِ وَقِرَابِهٖ وَلَا يَخْرُجَ بِاَحَدٍ مَّعَهٗ مِنْ اَهْلِهَا وَ لَا يَمْنَعَ اَحَدًا يَّمْكُثُ بِهَا مِمَّنْ كَانَ مَعَهٗ قَالَ لِعَلِيٍّ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اكْتُبِ الشَّرْطَ بَيْنَنَا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ هٰذَا مَا قَضٰى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ الْمُشْرِكُوْنَ لَوْ نَعْلَمُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَابَعْنَاكَ وَلٰكِنِ اكْتُبْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ فَاَمَرَ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنْ يَّمْحَاهَا فَقَالَ عَلِيٌّ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ لَا وَاللّٰهِ لَآ اَمْحَاهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرِنِيْ مَكَانَهَا فَاَرَاهُ مَكَانَهَا فَمَحَاهَا وَكَتَبَ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ فَاَقَامَ بِهَا ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ فَلَمَّا اَنْ كَانَ الْيَوْمُ الثَّالِثُ قَالُوْا لِعَلِيٍّ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ هٰذَا اٰخِرُ يَوْمٍ مِّنْ شَرْطِ صَاحِبِكَ فَأْمُرْهُ فَلْيَخْرُجْ فَاَخْبَرَهٗ بِذٰلِكَ فَقَالَ نَعَمْ فَخَرَجَ وَقَالَ بْنُ جَنَابٍ فِيْ رِوَايَتِهٖ مَكَانَ تَابَعْنَاكَ بَايَعْنَاكَ۔

۴۶۳۱: براء سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روکے گئے کعبہ شریف میں جانے سے تو صلح کی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مکہ والوں نے اس شرط پر کہ (آئندہ سال) آویں اور تین دن تک مکہ میں رہیں اور ہتھیاروں کو غلاف میں رکھ کر آویں اور کسی مکہ والے کو اپنے ساتھ نہ لے جاویں اور ان کے ساتھ والوں میں سے جو رہ جاوے (مشرکوں کا ساتھ قبول کرے) تو اس کو منع نہ کریں۔ آپ صلی علیہ اللہ وآلہ وسلم نے فرمایا حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے اچھا اس شرط کو لکھو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یہ وہ ہے جو فیصلہ کیا اس پر محمد اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مشرک بولے اگر ہم یہ جانتے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کرتے یا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیعت کرتے، بلکہ یوں لکھئے محمد عبداللہ کے بیٹے نے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو حکم کیا رسول اللہ ﷺ کا لفظ مٹانے کے لیے۔ انہوں نے کہا قسم اللہ کی میں تو نہ مٹاؤں گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اچھا مجھے اس لفظ کی جگہ بتا حضرت علی نے بتا دی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو مٹا دیا اور ابن عبداللہ لکھ دیا (جب دوسرا سال ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے) پھر تین روز تک مکہ معظمہ میں رہے جب تیسرا دن ہوا تو مشرکوں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے کہا یہ تمہارے صاحب کی شرط کا اخیر دن ہے اب ان سے کہو جانے کو انہوں نے کہا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اچھا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نکلے۔

تشریح ❀ نووی نے کہا قاضی عیاض نے کہا کہ بعض لوگوں نے اس روایت سے دلیل کی ہے اس امر پر کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے لکھ دیا جیسا کہ ظاہر معنی ہے اور بخاری کی روایت میں ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ کاغذ لیا اور لکھا اور ایک روایت

میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اچھی طرح لکھنا نہ جانتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لکھا۔ اس مذہب والے یہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے ہاتھ سے لکھوایا اس طرح پر کہ قلم نے خود لکھ دیا اور آپ ﷺ نے نہ جانا کہ کیا لکھتے ہیں یا اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو اس وقت لکھنا سکھلا دیا اور یہ زیادہ معجزہ ہے آپ ﷺ کا اس لیے کہ آپ ﷺ امی تھے پھر جیسے اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وہ علم سکھائے جن کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہیں جانتے تھے اور پڑھایا جو نہ پڑھ سکتے تھے اسی طرح لکھوایا جس کو نہ لکھ سکتے تھے اور اس سے آپ ﷺ کے امی ہونے میں کوئی خلل نہیں ہوتا اور اکثر کا مذہب یہ ہے کہ آپ نے خود لکھا نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو نبی امّی کہا اور فرمایا: وَمَا كُنْتَ تَتْلُوْا مِنْ قَبْلُ مِنْ كِتَابٍ وَّ لَا تَخُطُّهٗ بِيَمِيْنِكَ اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا...... اور اس حدیث میں لکھا کہ معناً لکھوایا ہے جیسا دوسری روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے حضرت علیؓ سے فرمایا لکھ محمد بن عبداللہ انتہی مختصراً۔

٤٦٣٢ : عَنْ اَنَسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ قُرَيْشًا صَالَحُوْا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِمْ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اكْتُبْ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحِيْمِ قَالَ سُهَيْلُ اَمَّا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ قَالَ سُهَيْلُ اَمَّا بِسْمِ اللّٰهِ فَمَا نَدْرِيْ مَا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَلٰكِنِ اكْتُبْ مَا نَعْرِفُ بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ فَقَالَ اكْتُبْ مِنْ مُّحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالُوْا لَوْ عَلِمْنَا اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَّبَعْنَاكَ وَلٰكِنِ اكْتُبِ اسْمَكَ وَاسْمَ اَبِيْكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اكْتُبْ مِنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ فَاشْتَرَطُوْا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ اَنَّ مَنْ جَآءَ مِنْكُمْ لَمْ نَرُدَّهٗ عَلَيْكُمْ وَ مَنْ جَآءَ كُمْ مِّنَّا رَدَدْتُّمُوْهُ عَلَيْنَا فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَكْتُبُ هٰذَا قَالَ نَعَمْ اِنَّهٗ مَنْ ذَهَبَ مِنَّا اِلَيْهِمْ فَاَبْعَدَهُ اللّٰهُ وَمَنْ جَآءَ نَا مِنْهُمْ سَيَجْعَلُ اللّٰهُ لَهٗ فَرَجًا وَّ مَخْرَجًا ۔

۴۶۳۲: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے قریش نے صلح کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور قریش میں سہیل بن عمرو بھی تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے لکھو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ سہیل نے کہا ہم نہیں جانتے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کیا ہے وہ لکھو جس کو ہم جانتے ہیں باسمک اللھم ۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اچھا لکھو محمد کی طرف سے جو اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ مشرکوں نے کہا اگر ہم جانتے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی نہ کرتے البتہ اپنا اور اپنے باپ کا نام لکھو۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اچھا لکھو محمد بن عبداللہ کی طرف سے ۔ پھر انہوں نے یہ شرط لگائی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ اگر تم میں سے کوئی ہمارے پاس آوے گا ہم اس کو واپس نہ دیں گے اور ہم میں سے کوئی تمہارے پاس آوے گا تو اس کو روانہ کر دینا ہمارے پاس ۔ صحابہ کرام نے کہا یا رسول اللہ یہ شرط ہم لکھیں ۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا لکھو ہم میں سے جو کوئی ان کے پاس چلا جاوے تو اللہ تعالیٰ اس کو دور ہی رکھے اور ان میں سے جو کوئی ہمارے پاس آوے گا، اللہ تعالیٰ اس کے لیے بھی راستہ نکال دے گا اور اس کی مشکل کو آسان کر دے گا۔

تشریح ۞ پھر ایسا ہوا اس شرط کے لکھنے سے مشرکوں کو کوئی فائدہ نہ ہوا بلکہ چند روز کے بعد جب بعضے لوگ جیسے ابو بصیرؓ اور ان کے ساتھی مسلمان ہو کر آنے لگے وہ شرط کی وجہ سے آپ ﷺ کے پاس نہ آ سکے اور راہ میں ایک جتھا علیحدہ انہوں نے قائم کیا اور مشرکوں کو ایسا لوٹا اور تباہ کیا کہ ان کا ناک میں دم ہو گیا آخر انہوں نے تنگ آ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہلا بھیجا کہ ہم اس شرط سے درگزرے آپ ﷺ اپنے لوگوں کو بلا لیجیے اور صلح نامہ لکھتے وقت آپ ﷺ نے ایسے جزئیات میں جیسے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم وغیرہ میں تکرار نہ کی کیوں کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اور باسمک

اللّٰھم کا ایک ہی مضمون ہے یہ مشرکوں کی بے فائدہ ہٹ تھی اور محمد ﷺ نہ سہی محمد بن عبداللہ سہی اس صلح نامہ سے آپ ﷺ کی غرض اور تھی جس کو مشرک بیوقوف نہ سمجھے وہ یہ تھی کہ مسلمان اور مشرک اس صلح کی وجہ سے آپس میں ملنے جلنے لگیں گے اور مسلمان اپنے عزیزوں سے مل کر ان کو حق بات سمجھادیں آخر کہاں تک جو دین میں حق ہے وہ ایک نہ ایک دن آدمی کی سمجھ میں آجائے گا پھر ایسا ہی ہوا کہ اس صلح کی مدت میں ہزاروں آدمی نئے مسلمان ہو گئے اور کافروں کا زور ٹوٹتا چلا گیا یہاں تک کہ مکہ معظمہ فتح ہوا اور تمام قریش مسلمان ہوئے اور قریش کے انتظار میں عرب کے اور قبیلے تھے وہ بھی مسلمان ہو گئے اور اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کامیابی ہوئی اور یہ سورت اتری **اذا جاء نصر الله و الفتح** اخیر تک۔

٤٦٣٣ : عَنْ اَبِیْ وَآئِلٍ قَالَ قَامَ سَهْلُ ابْنُ حُنَيْفٍ يَوْمَ صِفِّيْنَ فَقَالَ يَآ يُّهَاالنَّاسُ اتَّهِمُوْا اَنْفُسَكُمْ لَقَدْ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ وَلَوْ نَرٰى قِتَالًا لَقَاتَلْنَا وَ ذٰلِكَ فِي الصُّلْحِ الَّذِیْ كَانَ بَيْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ بَيْنَ الْمُشْرِكِيْنَ فَجَآءَ عُمَرَ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَاَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَسْنَا عَلٰى حَقٍّ وَّ هُمْ عَلٰى بَاطِلٍ قَالَ بَلٰى قَالَ اَلَيْسَ قَتْلَانَا فِي الْجَنَّةِ و قَتْلَاهُمْ فِي النَّارِ قَالَ بَلٰى قَالَ فَفِيْمَ نُعْطِى الدَّنِيَّةَ فِيْ دِيْنِنَا نَرْجِعُ وَ لَمَّا يَحْكُمِ اللّٰهُ بَيْنَنَا وَ بَيْنَهُمْ قَالَ يَا بْنَ الْخَطَّابِ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَلَنْ يُّضَيِّعَنِيَ اللّٰهُ اَبَدًا قَالَ فَانْطَلَقَ عُمَرَ فَلَمْ يَصْبِرْ مُتَغَيِّضًا فَاَتٰى اَبَا بَكْرٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقَالَ يَا اَبَا بَكْرٍ اَلَسْنَا عَلٰى حَقٍّ وَ هُمْ عَلٰى بَاطِلٍ قَالَ بَلٰى قَالَ اَلَيْسَ قَتْلَانَا فِي الْجَنَّةِ وَ قَتْلَاهُمْ فِي النَّارِ قَالَ بَلٰى قَالَ فَعَلَامَ نُعْطِى الدَّنِيَّةَ فِيْ دِيْنِنَا وَ نَرْجِعُ وَ لَمَّا يَحْكُمِ اللّٰهُ بَيْنَنَا وَ بَيْنَهُمْ فَقَالَ يَا بْنَ الْخَطَّابِ اِنَّهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَنْ يُّضَيِّعَهُ اللّٰهُ اَبَدًا فَنَزَلَ الْقُرْاٰنُ عَلٰى

۴۶۳۳: سہل بن حنیف صفین کے روز (جب حضرت علیؓ اور معاویہ میں جنگ تھی) کھڑے ہوئے اور کہا اے لوگو! اپنا قصور سمجھو۔ ہم رسول اللہؐ کے ساتھ تھے جس دن صلح ہوئی حدیبیہ کی اگر ہم لڑائی چاہتے تو لڑتے اور یہ اس صلح کا ذکر ہے جو رسول اللہؐ اور مشرکوں میں ہوئی۔ تو حضرت عمرؓ آئے رسول اللہؐ کے پاس اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا ہم سچے دین پر نہیں ہیں اور کافر جھوٹے دین پر نہیں ہیں۔ آپؐ نے فرمایا کیوں نہیں۔ پھر انہوں نے کہا، ہم میں جو مارے جاویں کیا وہ جنت میں نہیں جائیں گے اور ان میں جو مارے جاویں کیا وہ جہنم میں نہ جاویں گے۔ آپؐ نے فرمایا کیوں نہیں (مطلب حضرت عمرؓ کا یہ تھا کہ پھر دب کر صلح کیوں کریں جنگ کیوں نہ کریں) حضرت عمرؓ نے کہا پھر کیوں ہم اپنے دین پر دھبہ لگاویں اور لوٹ جاویں اور ابھی اللہ تعالیٰ نے ہمارا اور ان کا فیصلہ نہیں کیا۔ رسول اللہؐ نے فرمایا اے خطاب کے بیٹے میں اللہ کا رسول ہوں مجھ کو وہ تباہ نہیں کرے گا کبھی۔ یہ سن کر حضرت عمرؓ چلے اور غصہ کے مارے صبر نہ ہو سکا وہ ابوبکرؓ کے پاس گئے اور ان سے کہا اے ابوبکرؓ کیا ہم حق پر نہیں ہیں اور وہ باطل پر نہیں ہیں؟ ابوبکر نے کہا کیوں نہیں۔ انہوں نے کہا ہمارے مقتول جنت میں نہ جاویں گے اور ان کے مقتول جہنم میں نہیں جاویں گے؟ ابوبکرؓ نے کہا کیوں نہیں۔ انہوں نے کہا پھر کیوں ہم اپنے دین کا نقصان کریں اور لوٹ جاویں اور ابھی ہمارا ان کا فیصلہ نہیں کیا اللہ تعالیٰ نے ابوبکرؓ نے کہا اے خطاب کے بیٹے آپ ﷺ اللہ کے رسول ہیں اللہ ان کو کبھی تباہ نہیں کرے گا۔ (یہاں سے ابوبکر صدیقؓ کا روحانی اتصال اور قرب حضرت محمد ﷺ سے دریافت کر لینا چاہئے کہ انہوں نے بعینہ وہی جواب دیا جو آپؐ نے دیا تھا) پھر قرآن شریف اترا رسول اللہؐ

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْفَتْحِ فَاَرْسَلَ اِلٰى عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَاَقْرَاَهُ اِيَّاهُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوْ فَتْحٌ هُوَ قَالَ نَعَمْ فَطَابَتْ نَفْسُهٗ وَرَجَعَ۔

پر جس میں فتح کا ذکر ہے (یعنی سورہ انا فتحنا) آپ نے حضرت عمر کو بلا بھیجا اور یہ سورت پڑھائی انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ! یہ صلح فتح ہے ہماری آپ نے فرمایا ہاں تب وہ خوش ہو گئے اور لوٹ آئے (اور اللہ نے ویسا ہی کیا کہ اس صلح کا نتیجہ فتح ہوا۔

تشریح ❁ سہل کا مطلب یہ تھا کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھی بھی صلح اور تحکیم پر راضی ہو جاویں گو ان کو ناگوار تھا پر سہل نے سمجھایا کہ بعضی بات بری معلوم ہوتی ہے لیکن اس کا انجام اچھا ہوتا ہے چنانچہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں صحابہ نے صلح حدیبیہ کو برا خیال کیا پر اللہ تعالیٰ نے اس صلح کو ان کے حق میں بہتر کیا اور انجام اس کا یہ ہوا کہ مکہ فتح ہوا اور مسلمان غالب ہو آگئے۔

٤٦٣٤ : عَنْ شَقِيْقٍ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ بِصِفِّيْنَ اَيُّهَا النَّاسُ اتَّهِمُوْا رَاْيَكُمْ وَاللّٰهِ لَقَدْ رَاَيْتُنِيْ يَوْمَ اَبِيْ جَنْدَلٍ وَلَوْ اَنِّيْ اَسْتَطِيْعُ اَنْ اَرُدَّ اَمْرَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَرَدَدْتُهٗ وَ اللّٰهِ مَا وَضَعْنَا سُيُوْفَنَا عَلٰى عَوَاتِقِنَا اِلٰى اَمْرٍ قَطُّ اِلَّآ اَسْهَلْنَ بِنَآ اِلٰى اَمْرٍ نَّعْرِفُهٗ اِلَّا اَمْرَكُمْ هٰذَا لَمْ يَذْكُرِ ابْنُ نُمَيْرٍ اِلٰى اَمْرٍ قَطُّ۔

۴۶۳۴: شقیق سے روایت ہے میں نے سہل بن حنیف سے سنا وہ کہتے تھے صفین میں اے لوگو! اپنی عقلوں کا قصور سمجھو، قسم اللہ کی تم دیکھتے مجھ کو ابو جندل کے روز (یعنی حدیبیہ کے دن ابوجندل کا نام عاص بن سہیل بن عمرو تھا) اگر میں طاقت رکھتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم کو پھیر نے کی البتہ پھیر دیتا اس کو (یہ مبالغہ کے طور پر کہا یعنی صلح ہم کو ایسی ناگوار تھی) قسم اللہ کی ہم نے کبھی اپنی تلواریں کاندھوں پر نہیں رکھیں مگر وہ لے گئیں ہم کو اس بات کی طرف جس کو ہم جانتے ہیں مگر اس لڑائی میں (جو شام والوں سے تھی)۔

٤٦٣٥ : عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَ فِيْ حَدِيْثِهِمَا اِلٰى اَمْرٍ يُّفْظِعُنَا۔

۴۶۳۵: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٤٦٣٦ : عَنْ اَبِيْ وَآئِلٍ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ بِصِفِّيْنَ يَقُوْلُ اتَّهِمُوْا رَاْيَكُمْ عَلٰى دِيْنِكُمْ فَلَقَدْ رَاَيْتُنِيْ يَوْمَ اَبِيْ جَنْدَلٍ وَّ لَوْ اَسْتَطِيْعُ اَنْ اَرُدَّ اَمْرَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا فَتَحْنَا مِنْهُ فِيْ خُصْمٍ اِلَّا انْفَجَرَ عَلَيْنَا مِنْهُ خُصْمٌ۔

۴۶۳۶: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں اتنا زیادہ ہے کہ سہل نے کہا تمہاری رائے ایسی ہے کہ جب ایک کونا اس میں سے ہم کھولیں تو دوسرا کونا کھل جاتا ہے۔

تشریح ❁ قاضی عیاضؒ نے کہا صحیح مسلم کے نسخوں میں ما فتحنا ہے اور یہ غلط ہے صحیح ما سددنا ہے اور بخاری کی روایت بھی یہی ہے اور جب ہی معنی ٹھیک ہوتا ہے کیوں کہ اب معنی یہ ہوگا کہ جب ایک کونا ہم اس کا بند کرتے ہیں تو دوسرا کونا کھل جاتا ہے۔ نووی نے کہا ان حدیثوں سے کافروں کے ساتھ صلح کرنے کا جواز نکلتا ہے، جب ضرورت یا مصلحت ہو اور اس پر اتفاق ہے علماء کا لیکن ہمارا مذہب یہ ہے کہ صلح کی مدت دس برس سے زیادہ نہیں ہو سکتی اس حالت میں جب مسلمان مغلوب ہوں اور جو غالب ہوں تو چار مہینہ سے زیادہ درست نہیں اور ایک قول یہ ہے کہ ایک سال کے اندر درست ہے اور امام مالکؒ نے کہا کہ مدت کی کوئی حد نہیں بلکہ جتنی حاکم کی رائے میں مناسب معلوم ہو درست ہے۔

٤٦٣٧ : عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ: ﴿ اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا لِيَغْفِرَلَكَ اللّٰهُ﴾ اِلٰى قَوْلِهٖ: ﴿فَوْزًا عَظِيْمًا﴾ [الفتح : ١ - ٥] مَرْجِعُهٗ مِنَ الْحُدَيْبِيَةِ وَ هُمْ يُخَالِطُهُمُ الْحُزْنُ وَالْكَآبَةُ وَقَدْ نَحَرَ الْهَدْىَ بِالْحُدَيْبِيَةِ فَقَالَ لَقَدْ اُنْزِلَتْ عَلَيَّ اٰيَةٌ هِيَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا جَمِيْعًا۔

۴۶۳۷: انس بن مالک سے روایت ہے جب یہ سورت اتری انا فتحنا لک فَتْحًا مبینا اخیر تک تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوٹ کر آ رہے تھے، حدیبیہ سے اور صحابہ کو بہت غم اور رنج تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہدی کو نحر کر دیا تھا حدیبیہ میں (کیوں کہ کافروں نے مکہ میں آنے نہ دیا) تب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میرے اوپر ایک آیت اتری جو ساری دنیا سے زیادہ مجھ کو پسند ہے۔

٤٦٣٨ : عَنْ اَنَسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ نَحْوَ حَدِيْثِ بْنِ اَبِىْ عُرُوْبَةَ۔

۴۶۳۸: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

بَابُ الْوَفَآءِ بِالْعَهْدِ

باب: اقرار کو پورا کرنا

٤٦٣٩ : عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ مَا مَنَعَنِىْ اَنْ اَشْهَدَ بَدْرًا اِلَّا اَنِّىْ خَرَجْتُ اَنَا وَاَبِىْ حُسَيْلٌ قَالَ فَاَخَذَنَا كُفَّارُ قُرَيْشٍ فَقَالُوْا اِنَّكُمْ تُرِيْدُوْنَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا مَا نُرِيْدُهٗ اِلَّا الْمَدِيْنَةَ فَاَخَذُوْا مِنَّا عَهْدَ اللّٰهِ وَ مِيْثَاقَهٗ لَنَنْصَرِفَنَّ اِلَى الْمَدِيْنَةِ وَ لَا نُقَاتِلُ مَعَهٗ فَاَتَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْنَاهُ الْخَبَرَ فَقَالَ انْصَرِفَا نَفِىْ لَهُمْ بِعَهْدِهِمْ وَ نَسْتَعِيْنُ اللّٰهَ عَلَيْهِمْ۔

۴۶۳۹: حذیفہ بن الیمانؓ سے روایت ہے مجھے بدر میں آنے سے کسی چیز نے نہ روکا مگر یہ کہ میں نکلا اپنے باپ حسیل کیساتھ (یہ کنیت ہے حذیفہ کے باپ کی اور بعض نے حِسل کہا ہے) تو ہم کو قریش کے کافروں نے پکڑا اور کہا تم محمدؐ کے پاس جانا چاہتے ہو، سو ہم نے کہا ہم ان کے پاس نہیں جانا چاہتے بلکہ ہم مدینہ میں جانا چاہتے ہیں۔ پھر انہوں نے ہم سے اللہ کا نام لے کر عہد اور اقرار لیا کہ ہم مدینہ کو پھر جاویں گے اور محمدؐ کے ساتھ ہو کر نہیں لڑیں گے جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے تو ہم نے یہ سب قصہ بیان کیا آپ ﷺ نے فرمایا تم چلے جاؤ مدینہ کو ہم ان کا اقرار پورا کریں گے اور اللہ تعالیٰ سے مدد چاہیں گے ان پر۔

تشریح ۞ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ لڑائی میں جھوٹ بولنا درست ہے کیوں کہ حذیفہ آنحضرت ﷺ ہی کے پاس آتے تھے، پر مصلحت سے انہوں نے جھوٹ کہہ دیا کہ ہم مدینہ کو جاتے ہیں اور جب تک تعریض ہو سکے (تعریض یہ ہے کہ جھوٹ بھی نہ ہو اور اپنا مطلب بھی فوت نہ ہو) اولیٰ ہے لیکن جھوٹ بولنا بھی لڑائی میں درست ہے اسی طرح جھوٹ بولنا درست ہے لوگوں میں صلح کرانے کے لیے اور خاوند کو اپنی بی بی سے اس کے راضی کرنے کے لیے جیسے حدیث صحیح میں اس کی تصریح آ گئی ہے۔ اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ اقرار کا پورا کرنا ضرور ہے اور اختلاف کیا ہے علماء نے اگر کافر کسی مسلمان کو قید کریں اور اس سے اقرار لیویں نہ بھاگنے کا تو امام شافعی اور ابوحنیفہ اور اہل کوفہ کا یہ قول ہے کہ اس اقرار کا پورا کرنا ضروری نہیں بلکہ جب موقع پاوے بھاگ جاوے اور مالک کے نزدیک اقرار کا پورا کرنا ضرور ہے اور اگر کافروں نے اس پر جبر کر کے قسم لی نہ بھاگنے کی تو باتفاق بھاگنا درست ہے اس لیے کہ زبردستی کی قسم لازم نہیں ہوتی لیکن حذیفہ اور ان کے باپ کو آپ ﷺ نے اقرار پورا کرنے کا حکم دیا اس خیال سے کہ میرے اصحاب عہد شکنی میں بدنام نہ ہوں اور یہ حکم بطور وجوب کے نہ تھا۔ نووی

بَابُ غَزْوَةِ الْأَحْزَابِ

٤٦٤٠ : عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا عِنْدَ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقَالَ رَجُلٌ لَوْ أَدْرَكْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاتَلْتُ مَعَهُ وَ أَبْلَيْتُ فَقَالَ حُذَيْفَةُ أَنْتَ كُنْتَ تَفْعَلُ ذٰلِكَ لَقَدْ رَأَيْتُنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْأَحْزَابِ وَ أَخَذَتْنَا رِيْحٌ شَدِيْدَةٌ وَ قُرٌّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا رَجُلٌ يَا تِيْنِيْ بِخَبَرِ الْقَوْمِ جَعَلَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مَعِيَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَسَكَتْنَا فَلَمْ يُجِبْهُ مِنَّا أَحَدٌ ثُمَّ قَالَ أَلَا رَجُلٌ يَا تِيْنِيْ بِخَبَرِ الْقَوْمِ جَعَلَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مَعِيَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَسَكَتْنَا فَلَمْ يُجِبْهُ مِنَّا أَحَدٌ فَقَالَ قُمْ يَا حُذَيْفَةُ فَأْتِنَا بِخَبَرِ الْقَوْمِ فَلَمْ أَجِدْ بُدًّا إِذْ دَعَانِيْ بِاسْمِيْ أَنْ أَقُوْمَ قَالَ اذْهَبْ فَأْتِنِيْ بِخَبَرِ الْقَوْمِ وَلَا تَذْعَرْهُمْ عَلَيَّ فَلَمَّا وَ لَّيْتُ مِنْ عِنْدِهٖ جَعَلْتُ كَأَنَّمَا أَمْشِيْ فِيْ حَمَّامٍ حَتّٰى أَتَيْتُهُمْ فَرَأَيْتُ أَبَاسُفْيَانَ يَصْلِيْ ظَهْرَهُ بِالنَّارِ فَوَضَعْتُ سَهْمًا فِيْ كَبِدِ الْقَوْسِ فَأَرَدْتُ أَنْ أَرْمِيَهُ فَذَكَرْتُ قَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَذْعَرْهُمْ عَلَيَّ وَلَوْ رَمَيْتُهُ لَأَ صَبْتُهُ فَرَجَعْتُ وَأَنَا أَمْشِيْ فِيْ مِثْلِ الْحَمَّامِ فَلَمَّا أَتَيْتُهُ فَأَخْبَرْتُهُ بِخَبَرِ الْقَوْمِ وَ فَرَغْتُ قُرِرْتُ فَأَلْبَسَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فَضْلِ عَبَاءَةٍ كَانَتْ عَلَيْهِ يُصَلِّيْ فِيْهَا فَلَمْ أَزَلْ نَائِمًا حَتّٰى أَصْبَحْتُ فَلَمَّا أَصْبَحْتُ قَالَ قُمْ يَا نَوْمَانُ۔

باب: غزوہ احزاب (یعنی جنگ خندق کے بیان میں)

۴۶۴۰: ابراہیم تیمی سے روایت ہے انہوں نے سنا اپنے باپ (یزید بن شریک تیمی سے) انہوں نے کہا ہم حذیفہ بن الیمانؓ کے پاس بیٹھے تھے۔ایک شخص بولا اگر میں رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مبارک میں ہوتا تو جہاد کرتا آپ ﷺ کے ساتھ اور کوشش کرتا لڑنے میں، حذیفہ نے کہا ایسا کرتا۔ (یعنی تیرا کہنا معتبر نہیں ہوسکتا کرنا اور ہے اور کہنا اور ہے صحابہ کرام نے جو کوشش کی تو اس سے بڑھ کر نہ کرسکتا) تم دیکھو ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ احزاب (جمع ہے حزب کی حزب کہتے ہیں گروہ کو اس جنگ کو جو ۵ھ ہجری میں ہوئی غزوہ احزاب کہتے ہیں اس لیے کہ کافروں کے بہت سے گروہ حضرت ﷺ سے لڑنے کو آئے تھے) کی رات کو اور ہوا بہت تیز چل رہی تھی اور سردی بھی خوب چمک رہی تھی۔اس وقت آپ ﷺ نے فرمایا کوئی شخص ہے جو جا کر کافروں کی خبر لاوے اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن میرے ساتھ رکھے گا۔یہ سن کر ہم لوگ خاموش ہو رہے اور کسی نے جواب نہ دیا (کسی کی ہمت نہ ہوئی کہ ایسی سردی میں رات کو خوف کی جگہ میں جاوے اور خبر لاوے حالانکہ صحابہ کی جانثاری اور ہمت مشہور ہے) پھر آپ ﷺ نے فرمایا کوئی شخص ہے جو کافروں کی خبر میرے پاس لاوے اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن میرے ساتھ رکھے گا۔کسی نے جواب نہ دیا سب چپکے ہو رہے۔آخر آپ ﷺ نے فرمایا اے حذیفہ اٹھ اور کافروں کی خبر لا۔اب مجھے کچھ نہ بنا کیوں کہ آپ ﷺ نے میرا نام لے کر حکم دیا جانے کا۔آپ ﷺ نے فرمایا جا اور خبر لے کر آ کافروں کی اور مت اکسانا ان کو مجھ پر (یعنی ایسا کوئی کام نہ کرنا جس سے ان کو غصہ آوے اور وہ تجھ کو ماریں یا لڑائی پر مستعد ہوں جب میں آپ ﷺ کے پاس سے چلا تو ایسا معلوم ہوا جیسے کوئی حمام کے اندر چل رہا ہے (یعنی سردی در دی بالکل کافور ہوگئی بلکہ گرمی معلوم ہوتی تھی یہ آپ ﷺ کی دعا کی برکت تھی اللہ اور رسول اللہ ﷺ کی اطاعت پہلے تو نفس کو ناگوار ہوتی ہے لیکن جب مستعدی سے شروع کر دے تو بجائے تکلیف کے لذت اور راحت حاصل ہوتی ہے یہاں تک کہ

میں کافروں کے پاس پہنچا دیکھا تو ابوسفیان اپنی کمر کو آگ سے سینک رہا ہے۔ میں نے تیر کمان پر چڑھایا اور قصد کیا مارنے کا۔ پھر مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمودہ یاد آیا کہ ایسا کوئی کام نہ کرنا جس سے ان کو غصہ پیدا ہو اگر میں مار دیتا تو بے شک ابوسفیان کو لگتا، آخر میں لوٹا پھر مجھے ایسا معلوم ہوا کہ حمام کے اندر چل رہا ہوں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور سب حال کہہ دیا اس وقت سردی معلوم ہوئی (یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک بڑا معجزہ تھا صلی اللہ علیہ وسلم کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک فاضل کمبل اپنا اوڑھا دیا جس کو اوڑھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھا کرتے تھے میں اس کو اوڑھ کر جو سویا تو صبح تک سوتا رہا جب صبح ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اٹھ بہت سونے والے۔

تشریح ۞ نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ حاکم کو مخفی جاسوس اور مخبر بھیجنا چاہئے اور غنیم کی خبر رکھنا چاہئے جنگ میں تو یہ بہت ضروری ہے اور امن میں بھی کافروں کی اخبار بذریعہ اپنے وکیلوں اور ایلچیوں کے ہمیشہ دریافت کرتے رہنا چاہئے اور ان کی قوت اور ساز و سامان اور تعداد لشکر کی خبر ہر وقت لینا چاہئے اور اس امر کا بندوبست ضرور رکھنا چاہئے کہ وہ ہتھیاروں کی عمدگی یا تعداد فوج میں مسلمانوں سے بڑھنے نہ پاویں۔ میں نے ایک بار تنہائی میں فکر کی کہ مسلمانوں کے مغلوب اور تباہ ہو جانے کی کیا وجہ ہے، معلوم ہوا کہ کتاب اور سنت سے منہ موڑنا، اللہ تعالیٰ کا خوف چھوڑ دینا، دنیا کی محبت میں غرق رہنا، اصلی وجہ ہے اور اس زمانے کے عقلمند لوگ جو وجہیں تراشتے ہیں کہ تجارت نہ ہونا، زراعت نہ ہونا، صنعت نہ ہونا، یہ سب غلط ہے اور سوانگ ہے مسلمانوں کے بڑھنے میں صرف یہی آڑ ہے کہ قرآن اور حدیث کو چھوڑے بیٹھے ہیں، دنیا کے دھندوں میں ایسے پھنسے ہیں کہ دین کا خیال تک نہیں آتا، پھر اللہ تعالیٰ نے بھی ان کو عذاب میں گرفتار کیا ہے کہ دنیا بھی ان کو نہیں ملتی باوجود اس کے اس کی فکر میں سرگرداں ہیں اور رات دن دنیاداری میں مصروف ہیں پھر روز بروز اور مفلس اور تباہ ہوتے جا رہے ہیں اور جب تک وہ اس سے توبہ نہ کریں گے اس وقت تک یہ عذاب کبھی کم نہ ہوگا۔ چاہے وہ کتنا ہی پڑھیں کیسا ہی علم حاصل کریں پھر میں نے خیال کیا کہ کافر بھی تو اللہ تعالیٰ سے غافل ہیں اور رات دن دنیا میں مصروف ہیں ان کو یہ حکومت اور دولت کیوں دے رکھی ہے معلوم ہوا کہ کافروں کے واسطے تو صرف دنیا ہی ہے اور ان کا کفر یہی ایک امر ان کو آخرت میں بے نصیب کرنے کے لیے کافی ہے اب دوسرے عذاب کی صورت نہیں نہ ان کو دنیا کا عذاب دے کر جگانے اور بیدار کرنے کی ضرورت ہے لیکن اللہ تعالیٰ اپنے مسلمان بندوں کو گو وہ کتنے ہی گناہ گار ہوں تکلیف دے کر بیدار کرنا چاہتا ہے اور ہوگا وہی جو اس کے علم میں ہے۔ یا اللہ! تو اپنے فضل سے اور خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کے ذریعہ مسلمانوں کا دل کتاب اور سنت پر لگا دے اور ایک بار اور اپنے دین کا بول بالا دکھلا دے آمین یا رب العالمین۔

بَابُ غَزْوَةِ اُحُدٍ

باب: جنگ احد کا بیان

٤٦٤١ : عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُفْرِدَ يَوْمَ اُحُدٍ فِيْ سَبْعَةٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَرَجُلَيْنِ مِنْ

۴۶۴۱: انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احد کے دن (جب کافروں کا غلبہ ہوا اور مسلمان مغلوب ہوگئے) الگ ہو گئے سات آدمی انصار کے اور دو قریش کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رہ گئے اور کافروں نے

قُرَيْشٍ فَلَمَّا رَهِقُوْهُ قَالَ مَنْ يَّرُدُّهُمْ عَنَّا وَلَهُ الْجَنَّةَ اَوْ هُوَ رَفِيْقِيْ فِي الْجَنَّةِ فَتَقَدَّمَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَاتَلَ حَتّٰى قُتِلَ ثُمَّ رَهِقُوْهُ قَالَ مَنْ يَّرُدُّهُمْ عَنَّا وَلَهُ الْجَنَّةَ اَوْهُوَ رَفِيْقِيْ فِي الْجَنَّةِ فَتَقَدَّمَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَاتِلَ حَتّٰى قُتِلَ ثُمَّ رَهِقُوْهُ اَيْضًا فَلَمْ يَزَلْ كَذٰلِكَ حَتّٰى قُتِلَ السَّبْعَةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصَا اَنْصَفْنَا اَصْحَابُنَا۔

آپ ﷺ پر ہجوم کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کون ان کو پھیرتا ہے اس کو جنت ملے گی یا میرا رفیق ہوگا جنت میں۔ ایک انصاری آگے بڑھا اور لڑا یہاں تک کہ مارا گیا۔ پھر انہوں نے ہجوم کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کون ان کو لوٹاتا ہے اس کو جنت ملے گی یا میرا رفیق ہوگا جنت میں اور ایک انصاری بڑھا اور لڑا یہاں تک کہ مارا گیا۔ پھر یہی حال رہا یہاں تک کہ ساتوں آدمی انصار کے شہید ہوئے (سبحان اللہ انصار کی جاں نثاری اور وفاداری کیسی تھی یہاں سے صحابہ رسول کا درجہ اور مرتبہ سمجھ لینا چاہئے) تب آپؐ نے فرمایا ہم نے انصاف نہ کیا اپنے اصحاب کے ساتھ یا ہمارے یاروں نے ہمارے ساتھ انصاف نہ کیا پہلی صورت میں یہ مطلب ہوگا کہ انصاف نہ کیا یعنی قریش بیٹھے رہے اور انصار شہید ہوگئے قریش کو یہی نکلنا تھا دوسری صورت میں یہ معنی ہوں گے کہ ہمارے یار جو بھاگ گئے جان بچا کر انہوں نے انصاف نہ کیا کہ انکے بھائی شہید ہوئے اور وہ اپنے تئیں بچانے کی فکر میں رہے)۔

٤٦٤٢ : عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ سَمِعَ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ يَسْئَلُ عَنْ جُرْحِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ اُحُدٍ فَقَالَ جُرِحَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُسِرَتْ رَبَاعِيَتُهُ وَهُشِمَتِ الْبَيْضَةُ عَلٰى رَاسِهٖ فَكَانَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَغْسِلُ الدَّمَ وَ كَانَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ يَسْكُبُ عَلَيْهَا بِالْمِجَنِّ فَلَمَّا رَاَتْ فَاطِمَةُ اَنَّ الْمَآءَ لَا يَزِيْدُ الدَّمَ اِلَّا كَثْرَةً اَخَذَتْ قِطْعَةَ حَصِيْرٍ فَاَحْرَقَتْهُ حَتّٰى صَارَ رَمَادًا ثُمَّ اَلْصَقَتْهُ بِالْجُرْحِ فَاسْتَمْسَكَ الدَّمُ۔

۴۶۴۲ : عبدالعزیز بن ابی حازم نے کہا اپنے باپ ابو حازم (سلمہ بن دینار مدنی) سے سنا، انہوں نے سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، ان سے پوچھا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زخمی ہونے کا حال احد کے دن۔ انہوں نے کہا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرہ مبارک زخمی ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کچلی ٹوٹ گئی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سر پر خود ٹوٹا (تو سر کو کتنی تکلیف ہوئی ہو گی) پھر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صاحبزادی خود خون دھوتی تھیں اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس پر پانی ڈالتے تھے جب حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے دیکھا کہ پانی سے خون زیادہ بہتا ہے تو انہوں نے ایک بوریئے کا ٹکڑا جلا کر زخم سے لگا دیا تب خون بند ہوا۔

٤٦٤٣ : عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ اَنَّهُ سَمِعَ سَهْلَ ابْنَ سَعِيْدٍ وَهُوَ يُسْئَلُ عَنْ جُرْحِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اَمَا وَ اللّٰهِ اِنِّيْ لَاَعْرِفُ مَنْ كَانَ يَغْسِلُ جُرْحَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَ مَنْ كَانَ يَسْكُبُ الْمَآءَ

۴۶۴۳ : سہل بن سعد سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زخمی ہونے کا حال پوچھا گیا۔ انہوں نے کہا میں جانتا ہوں قسم اللہ کی اس شخص کو جو آپ صلی اللہ علی وآلہ وسلم کا زخم دھوتا تھا اور جو پانی ڈالتا تھا اور جو دوا ہوئی پھر بیان کیا اسی طرح جیسے اوپر گزرا۔

وَ بِمَا ذَا دُوْوِیَ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ غَيْرَ اَنَّهُ زَادَ وَجُرِحَ وَجْهُهُ وَقَالَ مَكَانَ هُشِمَتْ كُسِرَتْ۔

٤٦٤٤ : عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِیْ حَدِيْثِ بْنِ اَبِیْ هِلَالٍ اُصِيْبَ وَجْهُهُ وَ فِیْ حَدِيْثِ بْنِ مُطَرِّفٍ جُرِحَ وَجْهُهُ۔

۴۶۴۴: (ترجمہ وہی جو اوپر گزرا)

٤٦٤٥ : عَنْ اَنَسٍ رَّضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُسِرَتْ رَبَاعِيَتُهُ يَوْمَ اُحُدٍ وَّ شُجَّ فِیْ رَأْسِهٖ فَجَعَلَ يَسْلُتُ الدَّمَ عَنْهُ وَ يَقُوْلُ كَيْفَ يُفْلِحُ قَوْمٌ شَجُّوْا نَبِيَّهُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَسَرُوْا رَبَاعِيَتَهُ وَهُوَيَدْعُوْ هُمْ اِلَی اللّٰهِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰی : ﴿لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ﴾ [ال عمران : ١٢٨]

۴۶۴۵: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دانت ٹوٹا احد کے دن اور سر پر زخم لگا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خون کو دور کرتے تھے اور فرماتے تھے ''کیسے فلاح ہوگی اس قوم کی جس نے زخمی کیا اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور اس کا دانت توڑا حالانکہ وہ بلاتا تھا ان کو اللہ کی طرف'' اس وقت یہ آیت اتری تمہارا کچھ اختیار نہیں ہے اللہ تعالیٰ چاہے ان کو معاف کرے چاہے عذاب دیوے کیونکہ وہ ظالم ہیں۔

تشریح ﴿ حضرت ﷺ نے اپنی قوم کا یہ حال دیکھ کر ان کی تباہی کا یقین کیا لیکن اللہ جل جلالہ نے آپ ﷺ کو بتلایا کہ تم کو کارخانہ الٰہی میں کوئی اختیار نہیں ہے اب بھی اللہ اگر چاہے تو ان کو معاف کر دے اور عذاب بھی کر سکتا ہے پھر آخر اللہ تعالیٰ نے ان کو عذاب ہی کیا دنیا میں تباہ اور برباد ہ اور ذلیل اور خوار ہوئے مکہ کی حکومت بھی گئی سارا غرور ناک کی راہ نکل گیا، اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کو غالب کیا۔ ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ بددعا کرنے لگے قریش کے ظالموں کو تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری۔

٤٦٤٦ : عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْكِیْ نَبِيًّا مِنَ الْاَنْبِيَآءِ ضَرَبَهُ قَوْمُهُ وَهُوَ يَمْسَحُ الدَّمَ عَنْ وَّجْهِهٖ وَ يَقُوْلُ رَبِّ اغْفِر لِقَوْمِیْ فَاِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ۔

۴۶۴۶: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے گویا میں دیکھ رہا ہوں رسول اللہ ﷺ بیان کر رہے تھے ایک پیغمبر کا حال ان کی قوم نے ان کو مارا تھا اور وہ اپنے منہ سے خون پونچھتے جاتے تھے اور کہتے جاتے تھے یا اللہ میری قوم کو بخش دے وہ نادان ہیں (سبحان اللہ نبوت کے حلیم کا کیا کہنا)۔

٤٦٤٧ : عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ فَهُوَ يَنْضِحُ الدَّمَ عَنْ جَبِيْنِهٖ۔

۴۶۴۷: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

بَابُ اشْتِدَادِ غَضَبِ اللّٰهِ عَلٰی مَنْ قَتَلَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب: جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود قتل کریں اس پر اللہ تعالیٰ کا غصہ بہت سخت ہے

٤٦٤٨ : عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْهُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَلٰى قَوْمٍ فَعَلُوْا هٰذَا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ حِيْنَئِذٍ يُّشِيْرُ اِلٰى رُبَاعِيَتِهِ وَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ عَلٰى رَجُلٍ يَّقْتُلُهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَسَلَّمَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ۔

۴۶۴۸: ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''بڑا غصہ ہے اللہ کا ان لوگوں پر جنہوں نے ایسا کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اشارہ کرتے تھے اپنے دانت کی طرف اور فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بڑا غصہ ہے اللہ تعالیٰ کا اس شخص پر جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قتل کریں اللہ تعالیٰ کی راہ میں (یعنی جہاد میں جس کو ماریں'' کیونکہ اس مردود نے پیغمبر کے مارنے کا قصد کیا ہوگا اور اس سے مراد وہ لوگ نہیں ہیں جن کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حد یا قصاص میں ماریں۔)

بَابُ مَا بَقِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَذَى الْمُشْرِكِيْنَ وَالْمُنَافِقِيْنَ

باب: رسول اللہ ﷺ نے مشرکوں اور منافقوں کے ہاتھ سے جو تکلیف پائی اس کا بیان

٤٦٤٩ : عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ عِنْدَ الْبَيْتِ وَ اَبُوْ جَهْلٍ وَّ اَصْحَابٌ لَّهٗ جُلُوْسٌ وَّ قَدْ نُحِرَتْ جَزُوْرًا بِالْاَمْسِ فَقَالَ اَبُوْجَهْلٍ اَيُّكُمْ يَقُوْمُ اِلٰى سِلَاجَزُوْرِ بَنِيْ فُلَانٍ فَيَاْخُذُهٗ فَيَضَعُهٗ فِيْ كَتِفَيْ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَجَدَ فَانْبَعَثَ اَشْقَى الْقَوْمِ فَاَخَذَهٗ فَلَمَّا سَجَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَعَهٗ بَيْنَ كَتِفَيْهِ قَالَ فَاسْتَضْحَكُوْا وَجَعَلَ بَعْضُهُمْ يَمِيْلُ عَلٰى بَعْضٍ وَاَنَا قَائِمٌ اَنْظُرُ لَوْ كَانَتْ لِيْ مَنَعَةٌ طَرَحْتُهٗ عَنْ ظَهْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدٌ مَّا يَرْفَعُ رَاْسَهٗ حَتّٰى انْطَلَقَ اِنْسَانٌ فَاَخْبَرَ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فَجَآءَتْ وَ هِيَ جُوَيْرِيَةٌ فَطَرَحَتْهُ عَنْهُ ثُمَّ اَقْبَلَتْ عَلَيْهِمْ تَشْتِمُهُمْ فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاتَهٗ رَفَعَ صَوْتَهٗ ثُمَّ دَعَا عَلَيْهِمْ وَ كَانَ اِذَا دَعَا دَعَا ثَلٰثًا وَ

۴۶۴۹: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خانہ کعبہ کے پاس نماز پڑھا رہے تھے اور ابوجہل اپنے یاروں سمیت بیٹھا ہوا تھا اور ایک دن پہلے ایک اونٹنی کٹی تھی۔ ابوجہل نے کہا تم میں سے کون جا کر اس کا بچہ دانی لاتا ہے اور اس کو رکھ دیتا ہے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دونوں مونڈھوں کے بیچ میں، جب وہ سجدے میں جاویں۔ یہ سن کر ان کا بدبخت شقی اٹھا (عقبہ بن ابی معیط ملعون) اور لایا اس کو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب سجدے میں گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دونوں مونڈھوں کے بیچ میں وہ بچہ دان رکھ دیا۔ پھر ان لوگوں نے ہنسی شروع کی اور مارے ہنسی کے ایک پر ایک گرنے لگا۔ میں کھڑا ہوا دیکھتا تھا مجھے اگر زور ہوتا (یعنی میرے مددگار لوگ ہوتے تو میں پھینک دیتا اس کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیٹھ سے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سجدے میں ہی رہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سر نہیں اٹھایا یہاں تک کہ ایک آدمی گیا اور اس نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو خبر کی کہ وہ آئیں، اس وقت لڑکی تھیں اور۔ اس کو پھینکا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیٹھ سے۔ پھر ان لوگوں کی طرف آئیں ان کو برا کہا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز پڑھ چکے تو بلند آواز سے بددعا کی ان پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب دعا کرتے تو تین بار کرتے اور جب اللہ سے کچھ مانگتے تو تین بار مانگتے۔ پھر

اِذَا سَأَلَ سَأَلَ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَلَمَّا سَمِعُوْا صَوْتَهٗ ذَهَبَ عَنْهُمُ الضُّحْكُ وَ خَافُوْا دَعْوَتَهٗ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِاَبِیْ جَهْلِ بْنِ هِشَامٍ وَ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ وَ شَيْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ وَالْوَلِيْدِ ابْنَ عُقْبَةَ وَ اُمَيَّةَ بْنِ خَلْفٍ وَ عُقْبَةَ بْنِ اَبِیْ مُعَيْطٍ وَذَكَرَ السَّابِعَ وَ لَمْ اَحْفَظْهُ وَالَّذِیْ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ لَقَدْ رَاَيْتُ الَّذِيْنَ سَمّٰى صَرْعٰى يَوْمَ بَدْرٍ ثُمَّ سُحِبُوْا اِلَى الْقَلِيْبِ قَلِيْبِ بَدْرٍ قَالَ اَبُوْ اِسْحَاقَ الْوَلِيْدُ بْنُ عُقْبَةَ غَلَطٌ فِیْ هٰذَا الْحَدِيْثِ۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ قریش کو ایسی سزا دے، تین بار فرمایا۔ان لوگوں نے جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آواز سنی تو ہنسی جاتی رہی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بددعا سے ڈر گئے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تو سمجھ لے ابوجہل بن ہشام اور عتبہ بن ربیعہ اور شیبہ بن ربیعہ اور ولید بن عقبہ اور امیہ بن خلف اور عقبہ بن ابی معیط سے اور ساتویں کا نام مجھ کو یاد نہیں رہا (بخاری کی روایت میں اس کا نام عمارہ بن ولید مذکور ہے) پھر قسم اس کی جس نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سچا پیغمبر کر کے بھیجا میں نے ان سب لوگوں کو جن کا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نام لیا بدر کے دن پڑے ہوئے دیکھا ان کی نعشیں گھسیٹ کر گڑھے میں ڈالی گئیں جو بدر میں تھا (جیسے کتے کو گھسیٹ کر پھینکتے ہیں ابواسحٰق نے کہا ولید بن عقبہ کا نام غلط ہے اس حدیث میں۔

تشریح ۞ نووی نے کہا اس حدیث میں یہ اشکال ہے کہ جب نجاست آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پشت پر رکھ دی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز کیسے پڑھتے رہے قاضی عیاض نے اس کا یہ جواب دیا ہے کہ بچہ دان اونٹنی کا نجس نہیں ہے اس واسطے کہ مینگنی اور رطوبت اس کے بدن کی پاک ہے اور اوجھری میں یہی چیزیں ہوتی ہیں نجس تو خون ہے اور یہ جواب امام مالک کے مذہب پر بنتا ہے کہ حلال جانور کا گوبر پاک ہے اور ہمارا اور امام ابوحنیفہ کا مذہب یہ ہے کہ وہ نجس ہے اور قاضی عیاض کا جواب ضعیف اور باطل ہے اس لیے کہ اوجھری یا بچہ دان میں خون بھی لگا رہتا ہے۔ دوسرے یہ کہ وہ مشرکوں کا ذبیحہ تھا اور وہ نجس ہے۔ اسی طرح اس کا گوشت اور سب اجزائے عمدہ جواب یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس کی خبر نہیں ہوئی کہ پیٹھ پر کیا رکھا گیا ہے اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سجدہ میں مصروف رہے انتہی۔

بلکہ صحیح ولید بن عتبہ ہے اور بخاری نے اپنی صحیح میں ایسا ہی روایت کیا اور ولید بن عقبہ تو اس وقت موجود نہ تھا یا ہوگا تو بچہ ہوگا کیونکہ جس دن مکہ فتح ہوا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے لایا گیا سر پر ہاتھ پھیرانے کے لیے اس وقت وہ قریب تھا جوانی کے۔ (نووی)

٤٦٥٠ : عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدٌ وَحَوْلَهٗ نَاسٌ مِّنْ قُرَيْشٍ اِذْجَآءَ عُقْبَةُ بْنُ اَبِیْ مُعَيْطٍ بِسَلَا جَزُوْرٍ فَقَذَفَهٗ عَلٰى ظَهْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَرْفَعْ رَاْسَهٗ فَجَآءَتْ فَاطِمَةُ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فَاَخَذَتْهُ عَنْ ظَهْرِهٖ وَدَعَتْ عَلٰى مَنْ صَنَعَ ذٰلِكَ فَقَالَ اللّٰهُمَّ عَلَيْكَ الْمَلَاَ مِنْ قُرَيْشٍ اَبَا جَهْلِ بْنِ

۴۶۵۰: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سجدے میں تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گرد قریش کے چند لوگ تھے اتنے میں عقبہ بن ابی معیط آیا اونٹنی کی اوجھڑی لے کر اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیٹھ مبارک پر ڈال دی، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا سر نہیں اٹھایا، پھر فاطمہ زہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا آئیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیٹھ پر سے اس کو اٹھایا اور ایسا کرنے والے کے لئے بددعا کی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یا اللہ تو سزا دے قریش کی اس جماعت کو ابوجہل بن ہشام اور عتبہ بن ربیعہ اور شیبہ بن ربیعہ

هِشَامٍ وَّ عُتْبَةَ بْنَ رَبِيْعَةَ وَشَيْبَةَ بْنَ رَبِيْعَةَ وَ عُقْبَةَ بْنَ اَبِیْ مُعَيْطٍ وَ اُمَيَّةَ بْنِ خَلْفٍ وَّ اُبَیَّ بْنَ خَلْفٍ شُعْبَةُ الشَّاكَ فَلَقَدْ رَاَيْتُهُمْ قُتِلُوْا يَوْمَ بَدْرٍ فَاُلْقُوْا فِیْ بِئْرٍ غَيْرَ اَنَّ اُمَيَّةَ اَوْ اُبَيًّا تَقَطَّعَتْ اَوْ صَالُهٗ فَلَمْ يُلْقَ فِی الْبِئْرِ۔

اورعقبہ بن ابی معیط اور امیہ بن خلف یا ابی بن خلف کو(شعبہ جوراوی ہے اس حدیث کا اس کو شک ہے) عبداللہ بن مسعود نے کہا پھر میں نے ان سب لوگوں کو دیکھا، مارے گئے بدر کے دن اور کنویں میں پھینک دیئے گئے مگر امیہ یا ابی اوس کے ٹکڑے ٹکڑے الگ ہو گئے تھے اس لئے وہ کنویں میں نہیں ڈالا گیا۔

تشریح ۞ نوویؒ نے کہا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا ان کے باب میں قبول ہوئی اور یہ گڑھے میں پھینکے گئے ذلت سے دفن نہیں ہوئے کیونکہ حربی کا دفن واجب نہیں ہے بلکہ جنگل میں پھینک دیا جاوے پر جس صورت میں اس کی بدبو سے لوگوں کو تکلیف کا ڈر ہو تو گاڑ...... دیں قاضی عیاضؒ نے کہا اس روایت پر یہ اعتراض ہوا ہے کہ عمارہ بن ولید بھی ان لوگوں میں تھا اور وہ بدر کے دن نہیں مارا گیا بلکہ حبش میں جا کر مرا اس کا جواب یہ ہے کہ مراد ان میں کے اکثر لوگ ہیں کیونکہ عقبہ بن ابی معیط بھی بدر کے دن نہیں مارا گیا بلکہ قید ہوا پھر عرق انطبیہ میں آن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو قتل کرایا۔ انتہی۔

٤٦٥١ : عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ زَادَ وَكَانَ يَسْتَحِبُّ ثَلَاثًا يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ ثَلَاثًا وَّذَكَرَ فِيْهِمُ الْوَلِيْدُ بْنُ عُتْبَةَ وَاُمَيَّةَ بْنَ خَلْفٍ وَّ لَمْ يَشُكَّ قَالَ اَبُوْ اِسْحَاقَ وَنَسِيْتُ السَّابِعَ۔

۴۶۵۱ : (ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تین بار دعا کر رہے تھے عاجزی سے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے یا اللہ سمجھ لے قریش سے یا اللہ تو سمجھ لے قریش سے یا اللہ تو سمجھ لے قریش سے اور ولید بن عتبہ کا نام ہے بجائے ولید بن عقبہ کے اور امیہ بن خلف کا نام ہے اس میں شک نہیں ابواسحاق نے کہا ساتویں آدمی کا میں نام بھول گیا۔

٤٦٥٢ : عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اسْتَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ فَدَعَا عَلٰى سِتَّةِ نَفَرٍ مِّنْ قُرَيْشٍ فِيْهِمْ اَبُوْ جَهْلٍ وَّ اُمَيَّةُ بْنُ خَلْفٍ وَّعُتْبَةُ بْنُ رَبِيْعَةَ وَشَيْبَةُ بْنُ رَبِيْعَةَ وَعُقْبَةُ بْنُ اَبِیْ مُعَيْطٍ فَاُقْسِمُ بِاللّٰهِ لَقَدْ رَاَيْتُهُمْ صَرْعٰى عَلٰى بَدْرٍ قَدْ غَيَّرَتْهُمُ الشَّمْسُ وَكَانَ يَوْمًا حَارًّا۔

۴۶۵۲ : عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کعبہ کی طرف منہ کیا اور بددعا کی قریش کے چھ آدمیوں کیلئے ابوجہل اور امیہ بن خلف اور عتبہ بن ربیعہ اور عقبہ بن ابی معیط کیلئے پھر عبداللہ بن مسعود نے قسم کھائی کہ میں نے ان لوگوں کو دیکھا بدر میں پڑے ہوئے اور دھوپ سے سڑ گئے تھے کیوں کہ وہ گرمی کا دن تھا۔

٤٦٥٣ : عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَتْهُ اَنَّهَا قَالَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ اَتٰى عَلَيْكَ يَوْمٌ كَانَ اَشَدَّ مِنْ يَوْمِ اُحُدٍ فَقَالَ لَقَدْ لَقِيْتُ مِنْ قَوْمِكِ وَكَانَ اَشَدَّ مَا لَقِيْتُ مِنْهُمْ يَوْمَ

۴۶۵۳ : ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپؐ پر احد کے دن سے بھی کوئی دن زیادہ سخت گزرا ہے آپؐ نے فرمایا: ''میں نے بہت آفت اٹھائی تیری قوم سے (یعنی قریش کی قوم سے) اور سب سے زیادہ سخت مجھے عقبہ کے دن رنج ہوا میں نے عبد یالیل کے بیٹے پر اپنے تئیں پیش کیا (یعنی اس سے مسلمان ہونے کو کہا) اس نے

الْعَقَبَةِ اِذَا عَرَضْتُ نَفْسِىْ عَلَى ابْنِ عَبْدِ يَا لِيْلَ ابْنِ عَبْدِ كُلَالٍ فَلَمْ يُجِبْنِىْ اِلٰى مَآ اَرَدْتُّ فَانْطَلَقْتُ وَاَنَا مَهْمُوْمٌ وَّجْهِىْ فَلَمْ اَسْتَفِقْ اِلَّا بِقَرْنِ الثَّعَالِبِ فَرَفَعْتُ رَاْسِىْ فَاِذَا اَنَا بِسَحَابَةٍ قَدْ اَظَلَّتْنِىْ فَنَظَرْتُ فَاِذَا فِيْهَا جِبْرَئِيْلُ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ فَنَادَانِىْ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ لَكَ وَمَا رَدُّوْا عَلَيْكَ وَقَدْ بَعَثَ اِلَيْكَ مَلَكَ الْجِبَالِ لِتَاْمُرَهُ بِمَا شِئْتَ فِيْهِمْ قَالَ فَنَادَانِىْ مَلَكُ الْجِبَالِ وَسَلَّمَ عَلَىَّ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ وَاَنَا مَلَكُ الْجِبَالِ وَقَدْ بَعَثَنِىْ رَبُّكَ اِلَيْكَ لِتَاْمُرَنِىْ بِاَمْرِكَ فَمَا شِئْتَ اِنْ شِئْتَ اَنْ اُطْبِقَ عَلَيْهِمُ الْاَخْشَبَيْنِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلْ اَرْجُوْا اَنْ يُّخْرِجَ اللّٰهُ تَعَالٰى مِنْ اَصْلَابِهِمْ مَنْ تَعْبُدُ اللّٰهَ وَحْدَهٗ لَا يُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا۔

میرا کہنا نہ مانا میں چلا اور میرے چہرے پر رنج برس رہا تھا، پھر مجھے ہوش نہ آیا (یعنی یکساں رنج میں چلا گیا) مگر جب قرن الثعالب (ایک مقام ہے جہاں سے نجد والے احرام باندھتے ہیں مکہ سے دو منزل کے فاصلہ پر) پہنچا تو میں نے اپنا سر اٹھایا دیکھا تو ایک ابر کے ٹکڑے نے مجھ پر سایہ کیا اور اس میں حضرت جبرائیل علیہ السلام تھے انہوں نے مجھے آواز دی اور کہا کہ اللہ جل جلالہ نے تمہاری قوم کا کہنا سنا اور جو انہوں نے جواب دیا تو پہاڑوں کے فرشتے کو تمہارے پاس بھیجا ہے تم جو چاہو اس کو حکم کرو پھر اس فرشتے نے مجھے پکارا اور سلام کیا اور کہا اے محمد! اللہ تعالیٰ نے تمہاری قوم کا کہنا سنا اور میں پہاڑوں کا فرشتہ ہوں اور مجھے تمہارے پروردگار نے تمہارے پاس بھیجا ہے اس لئے کہ جو تم حکم دو میں سنوں پھر جو تم چاہو اگر کہو تو میں دونوں پہاڑوں کو (یعنی ابوقبیس اور اس کے سامنے کا پہاڑ جو مکہ میں ہے) ان پر ملا دوں (اور ان کو پیچ کر دوں) حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے فرمایا (میں یہ نہیں چاہتا) بلکہ مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی اولاد میں سے ان لوگوں کو پیدا کرے جو خاص اسی کو پوجیں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں'' (سبحان اللہ کیا شفقت تھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنی امت پر وہ رنج دیتے آپ ﷺ ان کی تکلیف گوارا نہ کرتے)

٤٦٥٤ : عَنْ جُنْدُبِ بْنِ سُفْيَانَ قَالَ دَمِيَتْ اِصْبَعُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ بَعْضِ تِلْكَ الْمَشَاهِدِ فَقَالَ :

هَلْ اَنْتِ اِلَّا اِصْبَعٌ دَمِيْتِ
وَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَا لَقِيْتِ

۴۶۵۴: جندب بن سفیان سے روایت ہے کسی لڑائی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی انگلی کو مار لگی اور خون نکل آیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نہیں ہے تو مگر ایک انگلی جس میں سے خون نکلا اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں تجھے یہ تکلیف ہوئی (مطلب یہ ہے کہ اللہ کی راہ میں اتنی سی تکلیف بے حقیقت ہے اور یہ شعر نہیں ہے جیسے اوپر گزرا)۔

٤٦٥٥ : عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ غَارٍ فَنُكِبَتْ اِصْبَعُهٗ۔

۴۶۵۵: اسود بن قیس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غار میں تھے (قاضی عیاض نے کہا یہ غلطی ہے غار کی جگہ غازی کا لفظ ہو گا یا غار سے مراد لشکر ہے) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی انگلی کو ٹھوکر لگی۔

٤٦٥٦ : عَنْ جُنْدُبٍ يَقُوْلُ اَبْطَا جِبْرَئِيْلُ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الْمُشْرِكُوْنَ قَدْ وُدِّعَ مُحَمَّدٌ

۴۶۵۶: جندب سے روایت ہے جبرائیل علیہ السلام نے چند روز کی دیر کی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آنے میں تو مشرک کہنے لگے اللہ تعالیٰ نے چھوڑ دیا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اسی وقت یہ سورت اتار دی اللہ

فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿وَ الضُّحٰى وَاللَّيْلِ اِذَا سَجٰى مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى﴾ [الضحٰی: ۱-۳]

تعالیٰ نے قسم ہے دن چڑھے کی اور رات کی جب ڈھانک لیوے نہیں چھوڑا تجھ کو تیرے پروردگار نے اور نہ ناخوش رکھا۔

٤٦٥٧ : عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ جُنْدُبَ ابْنَ سُفْيَانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ اشْتَكٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَقُمْ لَيْلَتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا فَجَآءَتْهُ امْرَاَةٌ فَقَالَتْ يَا مُحَمَّدُ اِنِّيْ لَاَرْجُوا اَنْ يَكُوْنَ شَيْطَانُكَ قَدْ تَرَكَكَ لَمْ اَرَهُ قَرِبَكَ مُنْذُ لَيْلَتَيْنِ اَوْ ثَلَاثٍ قَالَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ : ﴿وَالضُّحٰى وَاللَّيْلِ اِذَا سَجٰى مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى﴾۔

۴۶۵۷: اسود بن قیس سے روایت ہے میں نے جندب بن سفیان سے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیمار ہوئے تو دو تین دن رات تک نہیں اٹھے، پھر ایک عورت آئی (عوراء بنت حرب ابوسفیان کی بہن ابولہب کی بی بی حمالۃ الحطب) اور کہنے لگی اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں سمجھتی ہوں کہ تمہارے شیطان نے تم کو چھوڑ دیا (یہ اس شیطان نے ہنسی سے کہا) میں دیکھتی ہوں دو تین رات سے تمہارے پاس نہیں آیا تب اللہ تعالیٰ نے یہ سورت اتاری والضحیٰ اخیر تک اس کے معنی اوپر گزرے۔

٤٦٥٨ : عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِهِمَا۔

۴۶۵۸: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

بَابُ فِي دُعَاءِ النَّبِيِّ ﷺ اِلَى اللّٰهِ وَصَبْرِهِ عَلٰى اَذَى الْمُنَافِقِيْنَ

باب: رسول اللہ ﷺ کی دعا اور منافقین کی تکالیف پر صبر کرنے کا بیان

٤٦٥٩ : عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ حِمَارًا عَلَيْهِ اِكَافٌ تَحْتَهُ قَطِيْفَةٌ فَدَكِيَّةٌ وَاَرْدَفَ وَرَآئَهُ اُسَامَةَ وَهُوَ يَعُوْدُ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ فِي بَنِي الْحَارِثِ بْنِ خَزْرَجٍ وَذَاكَ قَبْلَ وَقْعَةِ بَدْرٍ حَتّٰى مَرَّ بِمَجْلِسٍ بِهٖ اَخْلَاطٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُشْرِكِيْنَ عَبَدَةِ الْاَوْثَانِ وَالْيَهُوْدِ فِيْهِمْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُبَيٍّ وَفِي الْمَجْلِسِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَلَمَّا غَشِيَتِ الْمَجْلِسَ عَجَاجَةُ الدَّآبَّةِ خَمَّرَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُبَيٍّ اَنْفَهُ بِرِدَآئِهٖ ثُمَّ قَالَ لَا تُغَبِّرُوْا عَلَيْنَا فَسَلَّمَ عَلَيْهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ وَقَفَ نَزَلَ فَدَعَاهُمْ اِلَى اللّٰهِ وَقَرَاَ عَلَيْهِمُ

۴۶۵۹: اسامہ بن زیدؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک گدھے پر سوار ہوئے، اس پر ایک پالان تھا، اور نیچے اس کے ایک چادر تھی فدک کی (فدک ایک شہر تھا مشہور مدینہ سے دو یا تین منزل پر) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے اسی گدھے پر اسامہ بن زید تھے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لے گئے سعدؓ بن عبادہ کو پوچھنے کیلئے، ان کی بیماری میں بنی حارث بن خزرج کے محلہ میں اور یہ قصہ بدر کی جنگ سے پہلے کا ہے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گزرے ایک مجلس پر جس میں سب قسم کے لوگ یعنی مسلمان اور مشرک بت پرست اور یہود ملے جلے تھے ان لوگوں میں عبداللہ بن ابی (منافق مشہور) بھی تھا اور عبداللہؓ بن رواحہ بھی تھے، جب اس مجلس میں جانور کی گردن پہنچی تو عبداللہ بن ابی نے اپنی ناک بند کر لی چادر سے اور کہنے لگا مت گرداڑاؤ ہم پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان لوگوں کو سلام کیا پھر کھڑے ہوئے اور گدھے پر سے اترے بعد اس کے

الْقُرْاٰنَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُبَيٍّ اَيُّهَا الْمَرْءُ لَا اَحْسَنَ مِنْ هٰذَا اِنْ كَانَ مَا تَقُوْلُ حَقًّا فَلَا تُؤْذِنَا فِيْ مَجَالِسِنَا وَارْجِعْ اِلٰى رَحْلِكَ فَمَنْ جَاءَ كَ مِنَّا فَاقْصُصْ عَلَيْهِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ اغْشَنَا فِيْ مَجَالِسِنَا فَاِنَّا نُحِبُّ ذٰلِكَ قَالَ فَاسْتَبَّ الْمُسْلِمُوْنَ وَالْمُشْرِكُوْنَ وَالْيَهُوْدُ حَتّٰى هَمُّوْآ اَنْ يَّتَوَا ثَبُوْا فَلَمْ يَزَلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَفِّظُهُمْ ثُمَّ رَكِبَ دَآبَّتَهٗ حَتّٰى دَخَلَ عَلٰى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقَالَ اَىْ سَعْدُ اَلَمْ تَسْمَعْ اِلٰى مَا قَالَ اَبُوْحُبَابٍ يُرِيْدُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ اُبَيٍّ قَالَ كَذَا وَكَذَا قَالَ اعْفُ عَنْهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاصْفَحْ فَوَ اللّٰهِ لَقَدْ اَعْطَاكَ اللّٰهُ الَّذِیْ اَعْطَاكَ وَلَقَدِ اصْطَلَحَ اَهْلُ هٰذِهِ الْبُحَيْرَةِ اَنْ يُّتَوِّجُوْهُ فَيُعَصِّبُوْهُ بِالْعِصَابَةِ فَلَمَّا رَدَّاللّٰهُ ذٰلِكَ بِالْحَقِّ الَّذِیْ اَعْطَاكَهٗ شَرِقَ بِذٰلِكَ فَذٰلِكَ فَعَلَ بِهٖ مَارَاَيْتُ فَعَفَا عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ان کو بلایا اللہ کی طرف اوران کوقرآن سنایا عبداللہ بن ابی نے کہا اے شخص اس سے اچھا کچھ نہیں یا اس سے تو یہ بہتر تھا کہ تم اپنے گھر میں بیٹھتے اگر تم کہتے ہو وہ سچ ہے تو مت ستاؤ ہم کو ہماری مجلسوں میں اور لوٹ جاؤ اپنے ٹھکانے کو پھر جو ہم میں سے تمہارے پاس آوے اس کو یہ قصہ سناؤ۔ عبداللہؓ بن رواحہ نے کہا ہم کوضرور سنائیے ہماری مجلسوں میں کیوں کہ ہم پسند کرتے ہیں ان باتوں کو۔ اسامہ نے کہا پھر مسلمان اور مشرک اور یہود گالی گلوچ کرنے لگے یہاں تک کہ قصد کیا ایک نے دوسرے کو مارنے کا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس جھگڑے کو دباتے تھے آخر آپؐ سوار ہوئے اپنے جانور پر اور سعدؓ بن عبادہ کے پاس گئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے سعد تم نے نہیں سنیں ابوحباب (یہ کنیت ہے عبداللہ بن ابی کی) کی باتیں اس نے ایسی ایسی باتیں کہیں۔ سعد نے کہا آپؐ معاف کر دیجئے یا رسول اللہ! اور درگزر کیجئے قسم اللہ کی، اللہ نے آپ کو دیا جو دیا اور اس شہر والوں نے تو یہ ٹھہرایا تھا کہ عبداللہ بن ابی کو تاج پہنا دیں اور عمامہ بندھوا دیں (یعنی اس کو بادشاہ کریں یہاں کا) جب اللہ تعالیٰ نے یہ بات نہ ہونے دی اس حق کی وجہ سے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا گیا تو وہ جل گیا (حسد کے مارے) اسی حسد نے اس سے یہ کرایا کہ جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکھا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے معاف کر دیا اس کو۔

تشریح ❁ اور وہ موذی مرتے دم تک منافق ہی رہا کبھی دل سے مسلمان نہ ہوا پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو کبھی نہ ستایا بلکہ اس کی سفارش قبول کی بنی قینقاع کے بارے میں اور جب وہ مرگیا تو اس کے بیٹے کی درخواست پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا کرتہ دیا اس کو پہنانے کو۔

٤٦٦٠ : عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فِی هٰذَا الْاِسْنَادِ بِمِثْلِهٖ وَزَادَ ذٰلِكَ قَبْلَ اَنْ يُّسْلِمَ عَبْدُاللّٰهِ۔

۴۶۶۰: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ اس وقت تک عبداللہ بن ابی مسلمان نہیں ہوا تھا۔

٤٦٦١ : عَنْ اَنَسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قِيْلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَتَيْتَ عَبْدَاللّٰهِ ابْنَ اُبَيٍّ قَالَ فَانْطَلَقَ اِلَيْهِ وَرَكِبَ حِمَارًا وَّانْطَلَقَ الْمُسْلِمُوْنَ وَهِيَ اَرْضٌ سَبِخَةٌ فَلَمَّا اَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِلَيْكَ

۴۶۶۱: انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لوگوں نے عرض کیا کاش آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عبداللہ بن ابی کے پاس تشریف لے جاتے (اور اس کو دعوت دیتے اسلام کی) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چلے اس کے پاس اور ایک گدھے پر سوار ہوئے اور مسلمان بھی چلے وہ زمین شور تھی جب رسول اللہ صلی اللہ

عَنِّي فَوَاللّٰهِ لَقَدْ اٰذَانِيْ نَتْنُ حِمَارِكَ قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَاللّٰهِ لَحِمَارُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَطْيَبُ رِيْحًا مِّنْكَ قَالَ فَغَضِبَ لِعَبْدِاللّٰهِ رَجُلٌ مِّنْ قَوْمِهٖ قَالَ فَغَضِبَ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا اَصْحَابُهٗ قَالَ فَكَانَ بَيْنَهُمْ ضَرْبٌ بِالْجَرِيْدِ وَبِالْاَيْدِيْ وَالنِّعَالِ فَبَلَغَنَا اَنَّهَا نَزَلَتْ فِيْهِمْ : ﴿وَاِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا﴾ [الحجرات : ۹]

علیہ وآلہ وسلم اس کے پاس آئے تو وہ بولا جدا رہ مجھ سے قسم اللہ کی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گدھے کی بو نے مجھے پریشان کر دیا۔ ایک انصاری بولا قسم اللہ کی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گدھے کی بو تیری بو سے بہتر ہے۔ یہ سن کر عبداللہ کی قوم میں کا ایک شخص غصہ ہوا اور طرفین کے لوگوں کو غصہ آیا اور لڑائی ہوئی لکڑی اور ہاتھ اور جوتوں سے انس نے کہا پھر ہم کو خبر پہنچی کہ یہ آیت : ﴿وَاِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا﴾ ان کے باب میں اتری یعنی اگر دو گروہ مسلمانوں کے آپس میں لڑیں تو ان میں میل کرادو اخیر تک۔

بَابُ قَتْلِ اَبِيْ جَهْلٍ

باب: ابوجہل مردود کے مارے جانے کا بیان

٤٦٦٢ : عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَّنْظُرُ لَنَا مَا صَنَعَ اَبُوْجَهْلٍ فَانْطَلَقَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَوَجَدَهٗ قَدْ ضَرَبَهُ ابْنَا عَفْرَآءَ حَتّٰى بَرَدَ قَالَ فَاَخَذَ بِلِحْيَتِهٖ فَقَالَ اَنْتَ اَبُوْجَهْلٍ فَقَالَ وَهَلْ فَوْقَ رَجُلٍ قَتَلْتُمُوْهُ اَوْ قَالَ قَتَلَهٗ قَوْمُهٗ قَالَ وَقَالَ اَبُوْ مِجْلَزٍ قَالَ اَبُوْجَهْلٍ فَلَوْ غَيْرُ اَكَّارٍ قَتَلَنِيْ۔

۴۶۶۲: انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کون خبر لاتا ہے ابوجہل کی یہ سن کر ابن مسعود رضی اللہ عنہ گئے دیکھا تو عفراء کے بیٹوں نے اسے ایسا مارا ٹھنڈا ہو گیا ہے (یعنی موت کے قریب ہے) ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس کی ڈاڑھی پکڑی اور کہا تو ابوجہل ہے وہ بولا کیا تم زیادہ ہوا اس شخص سے جس کو تم نے مارا ہے (یعنی مجھ سے زیادہ قریش میں کوئی بڑے درجہ کا نہیں) یا اس کی قوم نے مارا ہے (مطلب یہ ہے کہ اگر تم نے مجھے قتل کیا تو میری کوئی ذلت نہیں) ابومجلز نے کہا ابوجہل نے کہا کاش کسان کے سوا اور کوئی مجھے مارتا۔

تشریح ❀ مردود مرتے وقت بھی جہل اور بےوقوفی کے خیال میں تھا اس کا مطلب یہ تھا کہ عفراء کے بیٹے انصار تھے اور وہ کھیت اور باغ رکھتے تھے تو کاشتکار اور کسان ہوئے ابوجہل کے نزدیک یہ لوگ ذلیل تھے تو وہ آرزو کرتا تھا کاش میں انہی کے ہاتھ سے نہ مارا جاتا کسی معزز شخص کے ہاتھ سے مارا جاتا تو میری شان پر دھبہ نہ لگتا ایک روایت میں ہے کہ ابوجہل نے پوچھا کس کی فتح ہوئی ابن مسعودؓ نے کہا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پھر اس کا سر کاٹ کر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے لا کر ڈال دیا تب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شکر الٰہی بجا لائے اور فرمایا کہ یہ اس امت کا ...... فرعون تھا۔

٤٦٦٣ : عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ مَنْ يَّعْلَمُ لِيْ مَا فَعَلَ اَبُوْجَهْلٍ بِمِثْلِ حَدِيْثِ بْنِ عُلَيَّةَ وَقَوْلِ اَبِيْ مِجْلَزٍ كَمَا ذَكَرَهٗ اِسْمَاعِيْلُ۔

۴۶۶۳: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

تشریح ❀ نوویؒ نے کہا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے محمد بن مسلمہ کو بھیجا کعب بن اشرف کے مارنے کیلئے اور انہوں نے مکر اور فریب سے اس کو قتل کیا اور اس کی وجہ یہ تھی کہ کعب نے عہد شکنی کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور ہجو کرتا تھا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور برا کہتا

تھااور پہلے یہ اقرار کیا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دشمن کو مدد نہ دوں گا پھر دشمنوں کے ساتھ شریک ہوااور یہ قتل حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے خلاف عہد نہ تھا اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مجلس میں ایک شخص نے کہا کہ کعب کا قتل غدر (یعنی دغا) تھا انہوں نے اس کی گردن ماری کیوں کہ غدر جب ہوتا کہ امان دے کر قتل کرتے اور اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ جس کو اسلام کی دعوت پہنچ چکی ہو اس کا قتل فریب اور تدبیر سے بھی درست ہے اور مکرر دعوت کی حاجت نہیں۔

بَابُ قَتْلِ كَعْبِ بْنِ الْأَشْرَفِ طَاغُوْتِ الْيَهُوْدِ

٤٦٦٤ : عَنْ جَابِرٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لِّكَعْبِ بْنِ الْأَشْرَفِ فَإِنَّهُ قَدْ اٰذَى اللّٰهَ تَعَالٰى وَرَسُوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلَمَةَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتُحِبُّ اَنْ اَقْتُلَهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ ائْذَنْ لِّيْ فَلْاَ قُلْ قَالَ قُلْ فَاَتَاهُ فَقَالَ لَهُ وَذَكَرَمَا بَيْنَهُمَا وَقَالَ اِنَّ هٰذَا الرَّجُلَ قَدْ اَرَادَ صَدَقَةً وَّقَدْعَنَّا نَا فَلَمَّا سَمِعَهُ قَالَ وَاَيْضًا وَاللّٰهِ لَتَمَلُّنَّهُ قَالَ اِنَّا قَدِ اتَّبَعْنَاهُ الْاٰنَ وَنَكْرَهُ اَنْ نَّدَعَهُ حَتّٰى نَنْظُرَ اِلٰى اَيِّ شَيْءٍ يَّصِيْرُ اَمْرُهُ قَالَ وَقَدْ اَرَدْتُّ اَنْ تُسْلِفَنِيْ سَلَفًا قَالَ فَمَا تَرْهَنُنِيْ قَالَ مَا تُرِيْدُ قَالَ تَرْهَنُنِيْ نِسَآءَ كُمْ قَالَ اَنْتَ اَجْمَلُ الْعَرَبِ اَنَرْهَنُكَ نِسَآءَ نَا قَالَ تَرْهَنُوْنِّيْ اَوْلَادَ كُمْ قَالَ يُسَبُّ بْنُ اَحَدِنَا فَيُقَالُ رُهِنَ فِيْ وَسَقَيْنِ مِنْ تَمْرٍ وَّلٰكِنْ نَرْهَنُكَ اللَّامَةَ يَعْنِي السِّلَاحَ قَالَ نَعَمْ وَوَاعَدَهُ اَنْ يَّاتِيَهُ بِالْحَارِثِ وَ اَبِيْ عَبْسِ بْنِ جَبْرٍ وَّ عَبَّادِ بْنِ بِشْرٍ قَالَ فَجَآؤُا فَدَعَوْهُ لَيْلًا فَنَزَلَ اِلَيْهِمْ قَالَ سُفْيَانُ قَالَ غَيْرُ عَمْرٍو وَقَالَتْ امْرَاَتُهُ اِنِّيْ لَاَسْمَعُ صَوْتًا كَاَنَّهُ صَوْتُ دَمٍ قَالَ اِنَّمَا هٰذَا مُحَمَّدٌ وَرَضِيْعُهُ وَاَبُوْ

باب: کعب بن اشرف یہود کے پیر کا قتل

۴۶۶۴: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کون مارتا ہے کعب بن اشرف کو، بیشک اس نے ستا رکھا ہے اللہ کو اور اس کے رسول کو (سیرۃ ابن ہشام میں ہے کہ کعب نے پہلے مکہ جا کر مشرکوں کو ترغیب دی حضرتؐ سے لڑنے کی پھر مدینہ میں آ کر مسلمانوں کی عورتوں پر غزلیں کہنا شروع کیں اور ہجو کرنے لگا رسول اللہ کی۔) محمد بن مسلمہ نے کہا یا رسول اللہؐ! کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ چاہتے ہیں کہ میں مار ڈالوں اس کو۔ آپؐ نے فرمایا ہاں۔ محمد بن مسلمہ نے کہا تو اجازت دیجئے مجھ کو کہنے کی (یعنی میں اس سے جیسے مصلحت ہو ویسی باتیں کروں گو ظاہر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی برائی بھی ہوتا کہ وہ میرا اعتبار کرے) آپؐ نے فرمایا کہہ (جو مصلحت ہو) پھر محمد بن مسلمہ نے کعب سے باتیں کیں اور اپنا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا معاملہ بیان کیا اور کہا کہ اس شخص نے (یعنی رسول اللہؐ نے) صدقہ لینے کا قصد کیا ہے اور ہم کو تکلیف میں ڈالا ہے، (یہ تعریض ہے جس کا ظاہری معنی اور ہے اور دراصل مطلب صحیح ہے کہ شرع کے احکام ہم پر جاری کئے اور ان کے بجالانے میں نفس کو تکلیف ہوتی ہے) جب کعب نے یہ سنا تو کہنے لگا ابھی اور قسم اللہ کی تم کو تکلیف ہوگی۔ محمد بن مسلمہ نے کہا اب تو ہم اس کے شریک ہو چکے اور اب اس کو چھوڑ دینا بھی برا معلوم ہوتا ہے جب تک ہم اس کا انجام نہ دیکھ لیں۔ کہ کیا ہوتا ہے۔ محمد بن مسلمہ نے کہا میں یہ چاہتا ہوں کہ تم مجھ کو کچھ قرض دو۔ کعب نے کہا اچھا تم کیا چیز گرد کرو گے۔ محمد بن مسلمہ نے کہا تم کیا چاہتے ہو۔ کعب نے کہا اپنی عورتیں گرد کرو محمد بن مسلمہ نے کہا تم تو عرب میں سب سے زیادہ خوبصورت ہو ہم اپنی عورتیں تمہارے پاس کیوں کر گرد کریں کعب

نَائِلَةَ اِنَّ الْكَرِيْمَ لَوْدُعِيَ اِلٰى طَعْنَةٍ لَيْلًا لَاَجَابَ قَالَ مُحَمَّدٌ اِنِّيْ اِذَا جَآءَ فَسَوْفَ اَمُدُّ يَدِيْ اِلٰى رَاْسِهٖ فَاِذَا سْتَمْكَنْتُ مِنْهُ فَدُوْنَكُمْ قَالَ فَلَمَّا نَزَلَ نَزَلَ وَهُوَ مُتَوَشِّحٌ فَقَالُوْا نَجِدُ مِنْكَ رِيْحَ الطِّيْبِ قَالَ نَعَمْ تَحْتِيْ فُلَانَةُ هِيَ اَعْطَرُ نِسَآءِ الْعَرَبِ قَالَ فَتَاْذَنُ لِيْ اَنْ اَشُمَّ مِنْهُ قَالَ نَعَمْ فَشَمَّ فَتَنَاوَلَ نَشَمَّ ثُمَّ قَالَ اَتَاْذَنُ لِيْ اَنْ اَعُوْدَ قَالَ فَاسْتَمْكَنَ مِنْ رَّاْسِهٖ ثُمَّ قَالَ دُوْنَكُمْ قَالَ فَقَتَلُوْهُ۔

نے کہا اچھا اپنی اولاد گرد رکھو محمد بن مسلمہ نے کہا ہمارے لڑکے کو لوگ برا کہیں گے کہ کھجور کے دو وسق پر گرد ہوا تھا البتہ ہم اپنے ہتھیار تمہارے پاس گرد کریں گے (اس میں یہ مصلحت تھی کہ ہتھیار لے کر اس مردود کے پاس جا سکیں اور اس کو قتل کریں کعب نے کہا اچھا پھر محمد بن مسلمہ نے اس سے وعدہ کیا کہ میں حارث (بن اوس) کو اور ابوعبس بن جبر عبدالرحمٰن اور عباد بن بشر کو لے کر آؤں گا (سیرۃ ابن ہشام میں ہے کہ ابونائلہ سلکان بن سلامہ بن وقش جو کعب کے رضائی بھائی تھے وہ بھی گئے یہ سب لوگ آئے اور اس کو بلایا رات کو وہ اترا اپنے بالا خانے پر سے) عمرو کے سوا۔ اوروں کی روایت میں یہ ہے کہ اس کی عورت نے کہا یہ آواز تو خونی آواز معلوم ہوتی ہے کعب نے کہا واہ یہ تو محمد بن مسلمہ ہیں اور ان کے رضاعی بھائی اور ابو نائلہ ہیں (امام نووی علیہ الرحمتہ نے کہا صحیح یوں ہے کہ محمد بن مسلمہ ہیں اور ان کے رضاعی بھائی ابونائلہ بخاری کی روایت میں ہے کہ کعب نے کہا واہ یہ تو میرے بھائی محمد بن مسلمہ ہیں اور میرے دودھ بھائی ابو نائلہ ہیں۔ اور یہی صحیح ہے جیسا سیرۃ ابن ہشام سے معلوم ہوتا ہے) اور جوان مرد کا کام یہ ہے کہ اگر رات کو زخم مارنے کیلئے بھی اس کو بلاویں تو چلا آوے محمد نے (اپنے یاروں سے) کہا جب کعب آوے گا تو میں اپنا ہاتھ اس کے سر کی طرف بڑھاؤں گا اور جب میں اچھی طرح اس کے سر کو تھام لوں تو تم اپنا کام کرنا۔ پھر کعب اترا، چادر کو بغل کے تلے کئے ہوئے، ان لوگوں نے کہا، کیسی عمدہ خوشبو جو تم میں سے آ رہی ہے۔ کعب نے کہا ہاں میرے پاس فلانی عورت ہے وہ عرب کی سب عورتوں سے زیادہ معطر رہتی ہے۔ محمد بن مسلمہ نے کہا اگر تم اجازت دو تو میں تمہارا سر سونگھوں، کعب نے کہا اچھا محمد نے اس کا سر سونگھا پھر پکڑ کر سونگھا پھر کہا اگر اجازت دو تو پھر سونگھوں اور زور سے اس کا سر تھاما اور ساتھیوں سے کہا لو انہوں نے اس کو تمام کیا۔

بَابُ غَزْوَةِ خَيْبَرَ

باب: خیبر کی لڑائی کا بیان

٤٦٦٥ : عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ غَزَا خَيْبَرَ قَالَ فَصَلَّيْنَا عِنْدَهَا صَلٰوةَ الْغَدَاةِ

۴۶۶۵ : انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جہاد کیا خیبر کا تو ہم نے صبح کی نماز خیبر کے پاس پڑھی

بِغَلَسٍ فَرَكِبَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ وَرَكِبَ اَبُوْطَلْحَةَ وَاَنَا رَدِيْفُ اَبِيْ طَلْحَةَ فَاَجْرٰى نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ فِيْ زُقَاقِ خَيْبَرَ وَاِنَّ رُكْبَتِيْ لَتَمَسُّ فَخِذَ نَبِيِّ اللّٰهِ ﷺ فِيْ زُقَاقِ خَيْبَرَ وَاِنَّ رُكْبَتِيْ لَتَمَسُّ فَخِذَ نَبِيِّ اللّٰهِ ﷺ وَانْحَسَرَ الْاِزَارُ عَنْ فَخِذِ نَبِيِّ اللّٰهِ ﷺ فَاِنِّيْ لَاَرٰى بَيَاضَ فَخِذِ نَبِيِّ اللّٰهِ ﷺ فَلَمَّا دَخَلَ الْقَرْيَةَ قَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ اِنَّآ اِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَآءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ قَالَهَا ثَلَاثَ مِرَارٍ قَالَ وَقَدْ خَرَجَ الْقَوْمُ اِلٰى اَعْمَالِهِمْ فَقَالُوْا مُحَمَّدٌ قَالَ عَبْدُالْعَزِيْزِ وَقَالَ بَعْضُ اَصْحَابِنَا وَالْخَمِيْسُ قَالَ وَاَصَبْنَاهَا عَنْوَةً۔

اندھیرے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سوار ہوئے اور ابوطلحہ بھی سوار ہوئے۔ میں ان کے ساتھ سوار ہوا ایک ہی گھوڑے پر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خیبر کی گلیوں میں گھوڑا دوڑایا اور میرا گھٹنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ران کو چھو جاتا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ران سے تہ بند ہٹ گئی تھی (گھوڑا دوڑانے میں) تو میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ران کی سفیدی دیکھ رہا تھا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بستی میں پہنچے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''اللہ اکبر خراب ہوا خیبر ہم جب اتریں کسی قوم کے میدان میں تو برا ہے دن ان لوگوں کا جو ڈرائے گئے'' تین بار آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ اسی وقت یہودی لوگ اپنے کاموں کو نکلے تھے وہ کہنے لگے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آ پہنچے لشکر کے ساتھ انس نے کہا ہم نے خیبر کو بزور شمشیر فتح کیا۔

تشریح ۞ نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس حدیث سے مالکیہ نے دلیل پکڑی ہے کہ ران ستر نہیں ہے اور ہمارا مذہب یہ ہے کہ وہ ستر ہے اور اس کے ثبوت میں کئی حدیثیں آئی ہیں اور اس حدیث کی یہ تاویل ہے کہ یہاں بلا اختیار ران کھل گئی دوڑنے کی وجہ سے اور انس کی نظر یکا یک اس پر پڑی۔ انتہٰی۔

٤٦٦٦ : عَنْ اَنَسٍ قَالَ كُنْتُ رِدْفَ اَبِيْ طَلْحَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَوْمَ خَيْبَرَ وَقَدَمِيْ تَمَسُّ قَدَمَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاَتَيْنَاهُمْ حِيْنَ بَزَغَتِ الشَّمْسُ وَقَدْ اَخْرَجُوْا مَوَاشِيَهُمْ وَخَرَجُوْا بِفُؤُسِهِمْ وَمَكَاتِلِهِمْ وَمُرُوْرِهِمْ فَقَالُوْا مُحَمَّدٌ وَالْخَمِيْسُ قَالَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرِبَتْ خَيْبَرُ اِنَّآ اِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ قَالَ فَهَزَمَهُمُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ۔

۴۶۶۶: انس سے روایت ہے میں ابوطلحہ کے ساتھ سوار تھا خیبر کے دن اور میرا پاؤں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاؤں سے چھو رہا تھا۔ پھر ہم ان کے پاس پہنچے آفتاب نکلتے ہی۔ انہوں نے اپنے جانوروں کو باہر نکالا اور کلہاڑیاں اور زنبیلیں اور کدالیں (یا رسیاں درخت پر چڑھنے کی) لے کر نکلے تھے وہ کہنے لگے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آ پہنچے لشکر کے ساتھ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''خراب ہوا خیبر، ہم جب اتریں کسی قوم کی زمین میں تو بری ہے صبح ان لوگوں کی جو ڈرائے گئے'' انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا پھر اللہ تعالیٰ نے شکست دی ان کو۔

٤٦٦٧ : عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّآ اَتٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ قَالَ اِنَّآ اِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَآءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ۔

۴۶۶۷: انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خیبر میں پہنچے تو یہ آیت پڑھی: اِنَّآ اِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَآءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ۔

تشریح ۞ معنی اس کے اوپر گزرے اور یہ استشہاد ہے قرآن مجید سے اور وہ جائز ہے جیسے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مکہ کی فتح میں بتوں کو کونچتے وقت فرمایا۔ وَجَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ...... مگر مکروہ ہے روزمرہ کی باتوں میں یا مزاح اور دِل لگی میں کیونکہ خلاف ہے عظمت کے۔

٤٦٦٨ : عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى خَيْبَرَ فَسَيَّرْنَا لَيْلًا فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ لِعَامِرِبْنَ الْاَكْوَعِ اَلَا تُسْمِعُنَا مِنْ هُنَيْهَاتِكَ وَكَانَ عَامِرٌ رَّجُلًا شَاعِرًا فَنَزَلَ يَحْدُوْا بِالْقَوْمِ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ لَوْ لَا اَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا - فَاغْفِرْ فَدَآءً لَّكَ مَا اقْتَفَيْنَا - وَثَبِّتِ الْاَقْدَامَ اِنْ لَّا قَيْنَا - وَالْقِيَنْ سَكِيْنَةً عَلَيْنَا - اِنَّا اِذَا صِيْحَ بِنَآ اَتَيْنَا وَبِالصِّيَاحِ عَوَّلُوْا عَلَيْنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هٰذَا السَّآئِقُ قَالُوْا عَامِرٌ قَالَ يَرْحَمُهُ اللّٰهُ قَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ وَجَبَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْلَا اَمْتَعْتَنَا بِهٖ قَالَ فَاَتَيْنَا خَيْبَرَ فَحَاصَرْنَا هُمْ حَتّٰى اَصَابَتْنَا مَخْمَصَةٌ شَدِيْدَةٌ ثُمَّ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى فَتَحَهَا عَلَيْكُمْ فَلَمَّآ اَمْسَى النَّاسُ مَسَآءَ الْيَوْمِ الَّذِىْ فُتِحَتْ عَلَيْهِمْ اَوْقَدُوْا نِيْرَانًا كَثِيْرَةً فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هٰذِهِ النِّيْرَانُ عَلٰى اَيِّ شَيْءٍ تُوْقِدُوْنَ قَالُوْا عَلٰى لَحْمٍ قَالَ اَيُّ لَحْمٍ قَالُوْا لَحْمُ حُمُرِ الْاِنْسِيَّةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهْرِيْقُوْهَا وَاكْسِرُوْهَا فَقَالَ رَجُلٌ اَوْ يُهَرِيْقُوْنَهَا وَيَغْسِلُوْنَهَا قَالَ اَوْ ذَاكَ قَالَ فَلَمَّا تَصَافَّ الْقَوْمُ كَانَ سَيْفُ عَامِرٍ فِيْهِ قِصَرٌ لَتَنَاوَلَ بِهٖ سَاقَ يَهُوْدِيٍّ لِيَضْرِبَهٗ وَيَرْجِعُ ذُبَابُ

۴۶۶۸: سلمہ بن اکوعؓ سے روایت ہے ہم رسول اللہؐ کے ساتھ نکلے خیبر کی طرف تو رات کو چلے۔ ایک شخص ہم میں سے بولا اے عامر بن اکوع (میرے بھائی کو) کچھ اپنے شعر نہیں سناتے (تاکہ راستہ کٹے اور جونہ گھبرائے (نووی علیہ الرحمۃ نے کہا شعر سب برے نہیں ہوتے، اس میں اچھے اور برے دونوں ہیں) اور عامر شاعر تھے، وہ اترے اور گا کر پڑھنے لگے۔ (نووی نے کہا سفر میں یہ مستحب ہے دل لگی کے لئے اور جانوروں کو خوش کرنے کیلئے۔ اونٹ اس گانے سے ایسا مست ہو جاتا ہے کہ اس کو چلنے کی تکان مطلق نہیں رہتی) تو ہدایت گر نہ کرتا اے اللہ کب نماز و صدقہ ہم کرتے ادا۔ ہم ہیں تجھ پر جان سے مالک فدا۔ بخش دے ہم سے ہوئیں جو کچھ خطا۔ کافروں سے جب کہ ہوئے سامنا۔ دے ہمارے پاؤں کو وہاں پر جما۔ اور تسلی اور تشفی دے خدا۔ ہم تو حاضر ہیں بلاتے ہیں سدا۔ صبح تڑکے کافروں نے غل کیا۔ رسول اللہؐ نے فرمایا یہ کون ہانکنے والا ہے لوگوں نے عرض کیا عامر بن الاکوع۔ آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس پر رحم کرے۔ ایک شخص بولا اب وہ ضرور شہید ہوگا یا رسول اللہ! آپؐ نے ہم کو اس سے فائدہ اٹھانے دیا ہوتا۔ سلمہ بن اکوع نے کہا پھر ہم خیبر میں پہنچے اور ہم نے خیبر والوں کو گھیرا اور ہم کو بہت شدت کی بھوک لگی، بعد اس کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے فتح کر دیا خیبر کو تمہارے ہاتھوں سلمہ نے کہا جب وہ رات ہوئی جس کے دن کو خیبر فتح ہوا تو لوگوں نے بہت انگارے جلائے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا یہ انگار کیسے ہیں اور کیا پکاتے ہیں تو انہوں نے کہا گوشت پکاتے ہیں آپ نے فرمایا کاہے کا گوشت انہوں نے کہا بستی کے گدھوں کا، آپؐ نے فرمایا بہادو ان کو اور توڑ کر پھینک دو ہانڈیوں کو۔ ایک شخص بولا یا رسول اللہ اگر گوشت پھینک دیں اور ہانڈیوں کو دھو ڈالیں آپؐ نے فرمایا اچھا ایسا ہی کرو (تو بعد میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رائے بدل گئی اجتہاد سے یا وحی سے) پھر جب صف باندھی لوگوں نے تو عامر کی تلوار چھوٹی تھی وہ ایک

سَيْفِهٖ فَاَصَابَ رُكْبَةَ عَامِرٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَمَاتَ مِنْهُ فَلَمَّا قَفَلُوْا قَالَ سَلَمَةُ وَهُوَ اٰخِذٌ بِيَدِيْ فَلَمَّا رَاٰنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاكِتًا قَالَ مَالَكَ قُلْتُ لَهٗ فِدَاكَ اَبِيْ وَاُمِّيْ زَعَمُوْٓا اَنَّ عَامِرًا رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ حَبِطَ عَمَلُهٗ قَالَ مَنْ قَالَهٗ قُلْتُ فُلَانٌ وَّ فُلَانٌ وَّ اُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرِ الْاَنْصَارِيُّ فَقَالَ كَذَبَ مَنْ قَالَهٗ اِنَّ لَهٗ لَاَجْرَيْنِ وَجَمَعَ بَيْنَ اِصْبَعَيْهِ اِنَّهٗ لَجَاهِدٌ مُّجَاهِدٌ قَلَّ عَرَبِيٌّ مَشٰى بِهَا مِثْلَهٗ وخَالَفَ قُتَيْبَةُ مُحَمَّدًا مِّنَ الْحَدِيْثِ فِيْ حَرْفَيْنِ وَفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّادٍ وَّاَلْقِ سَكِيْنَةً عَلَيْنَا۔

یہودی کے پاؤں میں مارنے لگے خود ان کے لوٹ کر لگی گھٹنے میں اور وہ مر گئے اس زخم سے جب لوگ لوٹے تو سلمہ نے کہا، وہ میرا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے رسول اللہ ﷺ نے مجھ کو چپ چپ دیکھا۔ آپ ﷺ نے پوچھا اے سلمہ تیرا کیا حال ہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میرے ماں باپ آپ ﷺ پر صدقے ہوں لوگ کہتے ہیں کہ عامر کا عمل لغو ہو گیا (کیونکہ وہ اپنے زخم سے آپ مرا) آپ ﷺ نے فرمایا کون کہتا ہے میں نے کہا فلانا فلانا اور اسید بن حضیر انصاری آپ ﷺ نے فرمایا انہوں نے غلط کہا عامر کو دوہرا ثواب ہوا (ایک تو اسلام اور عبادت کا دوسرے جہاد کا) اور آپؐ نے اپنی دونوں انگلیوں کو ملایا اور فرمایا کہ وہ جاہد ہے (یعنی کوشش کرنے والا اللہ کی اطاعت میں) اور مجاہد ہے (یعنی جہاد کرنے والا ایسا کوئی عرب کم ہوگا جس نے ایسی لڑائی کی ہو اس کی مثل یا اس کی مشابہ کوئی عرب کم ہوگا۔

تشریح ❁ نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اللہ پر فدا ہونا اس میں یہ اشکال ہے کہ فدا اس شخص پر ہوتے ہیں جس پر کوئی بلا آسکے اور اللہ تعالیٰ پر کوئی آفت نہیں آسکتی اور شاید یہ لفظ بلا قصد نکل گیا جیسے کہتے ہیں قاتلہ اللہ اور شاید مراد شاعر کی فدا ہونے سے یہ ہو کہ اپنی جان تیری رضامندی کیلئے صرف کروں تب بھی ایسا لفظ بدون سند شرعی کے اللہ کی نسبت نہیں کہہ سکتے۔ یعنی ہم کو بلایا اور آواز دی لڑائی کیلئے۔ اور بخاری کی روایت میں تیسرے اور چوتھے مصرع کا یہ مضمون ہے کہ بخش دے ہمارے گناہ ہم تیرے فدا ہوں جب تک جئیں اور آٹھویں مصرع کا یہ مضمون ہے کہ جب ہم کو گناہ کیلئے بلاتے ہیں تو ہم انکار کرتے ہیں۔ صحابہ کو یہ امر معلوم تھا کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لڑائی کے موقع میں کسی کیلئے ایسی دعا کرتے تو وہ ضرور شہید ہوتا اس لئے انہوں نے ایسا ہی کہا یہ بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک معجزہ تھا۔

نوویؒ نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ بستی کے گدھوں کا گوشت نجس ہے اور یہی مذہب ہے ہمارا اور جمہور علماء اور اس حدیث کا بیان مع شرح کے کتاب النکاح میں گزرا اور مالکیہ جو قائل ہیں اس کی اباحت کے وہ یہ تاویل کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا اس سے کیوں کہ حاجت تھی گدھوں کی سواری وغیرہ کیلئے یا تقسیم سے پہلے انہوں نے ایسا کیا تھا۔

٤٦٦٩ : عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ خَيْبَرَ قَاتَلَ اَخِيْ قِتَالًا شَدِيْدًا مَّعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَارْتَدَّ عَلَيْهِ سَيْفُهٗ فَقَتَلَهٗ فَقَالَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ ذٰلِكَ وَشَكُّوْا فِيْهِ رَجُلٌ مَاتَ فِيْ سِلَاحِهٖ وَشَكُّوْا فِيْ بَعْضِ اَمْرِهٖ قَالَ سَلَمَةُ فَقَفَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ خَيْبَرَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اُذَنْ لِيْ اَنْ اَرْجُزَلَكَ فَاَذِنَ لَهٗ رَسُوْلُ

۴۶۶۹: ابن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جب خیبر کی لڑائی ہوئی تو میرا بھائی (عامر بن اکوع) خوب لڑا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہو کر۔ اس کی تلوار خود اس پر پلٹ گئی، وہ مر گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب نے اس کے باب میں گفتگو کی اور شکایت کی کہ وہ اپنے ہتھیار سے آپ مر گیا۔ اسی طرح کچھ شکایت کی اس کے باب میں۔ سلمہ نے کہا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خیبر سے لوٹے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اجازت

اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَعْلَمُ تَقُوْلُ قَالَ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَوْلَا اللّٰهُ مَاهْتَدَيْنَا - وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا - فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صَدَقْتَ - وَ اَنْزِلْ سَكِيْنَةً عَلَيْنَا - وَثَبِّتِ الْاَقْدَامَ اِنْ لَّاقَيْنَا - وَالْمُشْرِكُوْنَ فَقَدْ بَغَوْ عَلَيْنَا - فَلَمَّا قَضَيْتُ رَجْزِيْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ هٰذَا قُلْتُ قَالَهٗ اَخِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَرْحَمُهُ اللّٰهُ قَالَ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ نَاسًا لَيَهَابُوْنَ الصَّلٰوةَ عَلَيْهِ يَقُوْلُوْنَ رَجُلٌ مَّاتَ بِسِلَاحِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَّاتَ جَاهِدًا مُّجَاهِدًا قَالَ ابْنُ شِهَابٍ سَاَلْتُ ابْنَ السَّلَمَةَ ابْنِ الْاَكْوَعِ فَحَدَّثَنِيْ عَنْ اَبِيْهِ مِثْلَ ذٰلِكَ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ حِيْنَ قُلْتُ اِنَّ نَاسًا يَهَابُوْنَ الصَّلٰوةَ عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كَذَبُوْا مَاتَ جَاهِدًا مُّجَاهِدًا فَلَهٗ اَجْرُهٗ مَرَّتَيْنِ وَاَشَارَ بِاِصْبَعَيْهِ۔

دیجئے رجز پڑھنے کی (رجز وہ موزوں کلام سے ایک بحر ہے شعر کی) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اجازت دی۔ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا مجھے معلوم ہے جو تم کہو گے۔ پھر میں نے کہا ان شعروں کو جن کا ترجمہ یہ ہے کہ قسم اللہ تعالیٰ کی اگر اللہ تعالیٰ ہدایت نہ کرتا ہم کو تو ہم کبھی راہ نہ پاتے اور نہ صدقہ دیتے اور نہ نماز پڑھتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سچ کہا تو نے پھر میں نے کہا اتار اپنی رحمت ہم پر اور جما دے ہمارے پاؤں کو اگر ہمارا سامنا ہو کافروں سے اور مشرکوں سے۔ اور مشرکوں نے ہجوم کیا ہم پر جب میں اپنی رجز پڑھ چکا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ کس کا کلام ہے۔ میں نے عرض کیا میرے بھائی کا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ رحم کرے اس پر۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعض لوگ تو اس پر نماز پڑھنے سے ڈرتے ہیں اور کہتے ہیں وہ اپنے ہتھیار سے مرا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا وہ تو جاہد اور مجاہد ہو کر مرا۔ ابن شہاب نے کہا میں نے سلمہ کے ایک بیٹے سے پوچھا تو اس نے یہی حدیث اپنے باپ سے روایت کی صرف اس نے یہ کہا جب میں نے یہ کہا کہ بعضے لوگ اس پر نماز پڑھنے سے ڈرتے ہیں تو آپ نے فرمایا وہ جھوٹے ہیں وہ تو جاہد اور مجاہد ہو کر مرا اور اس کو دوہرا ثواب ہے اور اشارہ کیا آپؐ نے اپنی انگلی سے۔

بَابُ غَزْوَةِ الْاَحْزَابِ وَهِيَ الْخَنْدَقُ

٤٦٧٠ : عَنِ الْبَرَآءِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْاَحْزَابِ يَنْقُلُ مَعَنَا التُّرَابَ وَلَقَدْ وَارَى التُّرَابُ بَيَاضَ بَطْنِهٖ وَهُوَ يَقُوْلُ وَاللّٰهِ لَوْلَا اَنْتَ مَا هْتَدَيْنَا - وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا فَاَنْزِلْ سَكِيْنَةً عَلَيْنَا - اِنَّ الْاُلٰى قَدْ اَبَوْا عَلَيْنَا - قَالَ وَرُبَّمَا قَالَ اِنَّ الْمَلَاَقَدْ اَبَوْ عَلَيْنَا - اِذَا اَرَادُوْا

باب: غزوہ احزاب یعنی جنگ خندق کا بیان

۴۶۷۰ :براء بن عازبؓ سے روایت ہے رسول اللہؐ احزاب کے دن ہمارے ساتھ تھے مٹی ڈھوتے تھے (جب خندق کھودی گئی مدینہ کے گرد) اور مٹی نے آپؐ کے پیٹ کی سفیدی کو چھپالیا تھا۔ آپؐ یہ فرماتے تھے قسم اللہ تعالیٰ کی اگر تو ہدایت نہ کرتا تو ہم راہ نہ پاتے اور نہ ہم صدقہ دیتے نہ نماز پڑھتے تو اتار اپنی رحمت کو ہم پر ان لوگوں نے (یعنی مکہ والوں نے) نہ مانا ہمارا کہنا (یعنی ایمان نہ لائے۔ اور ایک روایت میں ہے اس جماعت نے نہ مانا ہمارا کہنا جب وہ فساد کی بات کرنا چاہتے ہیں (یعنی شرک اور کفر وغیرہ)

فِتْنَةً اَبَيْنَا - وَيَرْفَعُ بِهَا صَوْتَهٗ۔

تو ہم نہیں شریک ہوتے ان کے اور یہ آپ ﷺ بلند آواز سے فرماتے تھے۔

تشریح: نوویؒ نے کہا اس حدیث سے رجز کا استحباب نکلتا ہے محنت کے وقت جیسے تعمیر وغیرہ اور یہی نکلتا ہے کہ امام کو بھی ان کاموں میں شریک ہونا چاہئے ضرورت کے وقت۔ افسوس ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو مٹی تک ڈھونے میں عار نہ کریں اور اس زمانے میں کے بعضے بیوقوف ٹٹ پونجیے امیر جن کو کوڑی برابر اختیار نہیں ہے غریب کو ساتھ کھلانے میں یا غریب کو اپنے پاس بٹھانے میں عار کریں سلام کرنے سے وہ خفا ہوں، سنت کے موافق مصافحہ کرنے سے وہ ناراض ہوں، پھر کاہے کے مسلمان ہیں، علانیہ کیوں نہیں کہتے کہ ہم کافر ہیں مرتد ہیں، ملعون ہیں معاذ اللہ من ذالک۔

٤٦٧١ : عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَآءَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ اِنَّ الْاُلٰى قَدْبَغَوْ عَلَيْنَا۔

۴۶۷۱: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ ان لوگوں نے ہجوم کیا ہمارے پر اور سرکشی کی (بخاری کی روایت میں بھی یہی ہے)

٤٦٧٢ : عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ جَآءَ نَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَنَحْنُ نَحْفِرُ الْخَنْدَقَ وَنَنْقُلُ التُّرَابَ عَلٰى اَكْتَفِنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ لَا عَيْشَ اِلَّا عَيْشُ الْاٰخِرَةِ فَاغْفِرْ لِلْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ۔

۴۶۷۲: سہل بن سعد سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے پاس آئے اور ہم خندق کھود رہے تھے اور مٹی اپنے کاندھوں پر ڈھو رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''یا اللہ نہیں ہے عیش مگر آخرت کا عیش اور بخش دے تو مہاجرین اور انصار کو''۔

تشریح: زہے قسمت ان مہاجرین اور انصار کی واللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اللہ جل جلالہٗ کی خدمت میں مٹی ڈھونا ہفت اقلیم کی سلطنت سے ہزاروں درجہ بہتر ہے پر یہ لذت انہی کو ہے جو جانتے ہیں۔

٤٦٧٣ : عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اللّٰهُمَّ لَا عَيْشَ اِلَّا عَيْشُ الْاٰخِرَةِ فَاغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ۔

۴۶۷۳: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''یا اللہ نہیں ہے عیش مگر عیش آخرت کا اور بخش دے انصار اور مہاجرین کو''

٤٦٧٤ : عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنَّ الْعَيْشَ عَيْشُ الْاٰخِرَةِ قَالَ شُعْبَةُ اَوْ قَالَ اللّٰهُمَّ لَا عَيْشَ اِلَّا عَيْشُ الْاٰخِرَةِ فَاَكْرِمِ الْاَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ۔

۴۶۷۴: انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے ''یا اللہ عیش آخرت ہی کا عیش ہے تو کرم کر انصار اور مہاجرین پر''۔

٤٦٧٥ : عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانُوْا يَرْتَجِزُوْنَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُمْ وَهُمْ يَقُوْلُوْنَ اللّٰهُمَّ لَا خَيْرَ اِلَّا خَيْرُ الْاٰخِرَةِ فَانْصُرِ الْاَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ وَفِيْ حَدِيْثِ شَيْبَانَ بَدَلَ فَانْصُرْ فَاغْفِرْ۔

۴۶۷۵: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے صحابہ رجز پڑھتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی ان کے ساتھ تھے وہ کہتے تھے یا اللہ نہیں ہے خیر مگر آخرت کی خیر تو مدد کر انصار اور مہاجرین کی اور شیبان کی روایت میں ہے بخش دے انصار اور مہاجرین کو۔

٤٦٧٦ : عَنْ اَنَسٍ اَنَّ اَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُوْا يَقُوْلُوْنَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ وَنَحْنُ الَّذِيْنَ بَايَعُوْا مُحَمَّدًا عَلَى الْاِسْلَامِ اَوْ قَالَ عَلَى الْجِهَادِ شَكَّ حَمَّادٌ مَا بَقِيْنَا اَبَدًا وَّ النَّبِيُّ ﷺ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنَّ الْخَيْرَ خَيْرُ الْاٰخِرَةِ فَاغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ۔

۴۶۷۶: انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب خندق کے دن کہتے تھے ہم وہ لوگ ہیں جنھوں نے بیعت کی ہے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسلام پر یا جہاد پر جب تک ہم زندہ رہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے یا اللہ بھلائی تو آخرت کی بھلائی ہے تو بخش دے انصار اور مہاجرین کو۔

بَابُ غَزْوَةِ ذِیْ قَرَدٍ وَ غَیْرِهَا

باب: ذی قرد وغیرہ لڑائیوں کا بیان

٤٦٧٧ : عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ خَرَجْتُ قَبْلَ اَنْ يُّؤَذَّنَ بِالْاُوْلٰى فَكَانَتْ لِقَاحُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرْعٰى بِذِيْ قَرَدٍ قَالَ فَلَقِيَنِيْ غُلَامٌ لِّعَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اُخِذَتْ لِقَاحُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ مَنْ اَخَذَهَا قَالَ غَطَفَانُ قَالَ فَصَرَخْتُ ثَلَاثَ صَرَخَاتٍ يَا صَبَاحَاهُ قَالَ فَاَسْمَعْتُ مَا بَيْنَ لَابَتَيِ الْمَدِيْنَةِ ثُمَّ انْدَفَعْتُ عَلٰى وَجْهِيْ حَتّٰى اَدْرَكْتُهُمْ بِذِيْ قَرَدٍ وَقَدْ اَخَذُوْا يَسْقُوْنَ مِنَ الْمَآءِ فَجَعَلْتُ اَرْمِيْهِمْ بِنَبْلِيْ وَكُنْتُ رَامِيًا وَّ اَقُوْلُ اَنَا ابْنُ الْاَكْوَعِ وَالْيَوْمُ يَوْمُ الرُّضَّعِ فَارْتَجِزُ حَتّٰى اسْتَنْقَذْتُ اللِّقَاحَ مِنْهُمْ وَاسْتَلَبْتُ مِنْهُمْ ثَلَاثِيْنَ بُرْدَةً قَالَ وَجَآءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اِنِّيْ قَدْ حَمَيْتُ الْقَوْمَ الْمَآءَ وَهُمْ عِطَاشٌ فَابْعَثْ اِلَيْهِمُ السَّاعَةَ فَقَالَ يَا بْنَ الْاَكْوَعِ مَلَكْتَ فَاَسْجِعْ قَالَ ثُمَّ رَجَعْنَا وَيُرْدِفُنِيْ رَسُوْلُ

۴۶۷۷: سلمہ بن الاکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں صبح کی اذان سے پہلے نکلا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دو ہیلی اونٹنیاں ذی قرد میں چرتی تھیں (ذی قرد ایک پانی کا نام ہے مدینہ سے ایک دن کے فاصلہ پر۔ بخاری نے کہا یہ لڑائی خیبر کی جنگ سے تین دن پہلے ہوئی اور بعض نے کہا ۶ ہجری میں حدیبیہ سے پہلے) مجھے عبدالرحمٰن بن عوف کا غلام ملا۔ اس نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی دو ہیلی اونٹنیاں جاتی رہیں۔ میں نے پوچھا کس نے لیں۔ اس نے کہا غطفان نے (جو ایک شاخ ہے قیس قبیلہ کی)۔ یہ سن کر میں تین بار چلایا یا صباحاہ (عرب کی عادت ہے کہ یہ کلمہ اس وقت کہتے ہیں جب کوئی بڑی آفت آتی ہے اور لوگوں کو خبردار کرنے کی ضرورت ہوتی ہے) اور مدینہ کے دونوں جانب والوں کو سنا دیا۔ پھر میں سیدھا چلا یہاں تک کہ میں نے ان لٹیروں کو ذی قرد میں پایا۔ انہوں نے پانی پینا شروع کیا تھا میں نے تیر مارنا شروع کئے اور میں تیرانداز تھا اور کہتا جاتا تھا: اَنَا ابْنُ الْاَكْوَعِ وَالْيَوْمُ يَوْمُ الرُّضَّعِ میں رجز پڑھتا رہا یہاں تک کہ اونٹنیاں ان سے چھڑالیں بلکہ اور تیس چادریں ان کی چھینیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور لوگ بھی آگئے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان لٹیروں کو میں نے پانی پینے نہیں دیا ہے۔ وہ پیاسے ہیں، اب ان پر لشکر کو بھیجئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اے اکوع کے بیٹے تو اپنی چیزیں لے چکا۔ اب

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى نَاقَتِهٖ حَتّٰى دَخَلْنَا الْمَدِيْنَةَ۔

جانے دے، سلمہ نے کہا پھر ہم لوٹے اور رسول اللہؐ نے اونٹنی پر اپنے ساتھ مجھ کو بٹھلایا یہاں تک کہ ہم مدینہ میں پہنچے۔

تشریح ❁ یہ رجز تھا اس کے معنی یہ ہیں اکوع کا بیٹا ہوں، جنگ میں ایسا کہنا درست ہے تاکہ دشمن پر رعب پڑے، آج کمینوں کی تباہی کا دن ہے یا آج پہچان ہوگی کس نے شریف کا دودھ پیا ہے کس نے رذیل کا یا آج وہ دن ہے جس میں پہچان ہوگی اس شخص کی جو بچپنے سے لڑائی کا دودھ پیتا رہا ہے اور جنگ میں ماہر ہے۔

٤٦٧٨ : عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَدِمْنَا الْحُدَيْبِيَةَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ اَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً وَّ عَلَيْهَا خَمْسُوْنَ شَاةً لَّاتُرْوِيْهَا قَالَ فَقَعَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى جَبَا الرَّكِيَّةِ فَاِمَّا دَعَا وَاِمَّا بَصَقَ فِيْهَا قَالَ فَجَاشَتْ فَسَقَيْنَا وَاسْتَقَيْنَا قَالَ ثُمَّ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَانَا لِلْبَيْعَةِ فِي اَصْلِ الشَّجَرَةِ قَالَ فَبَايَعْتُهٗ اَوَّلَ النَّاسِ ثُمَّ بَايَعَ وَبَايَعَ حَتّٰى اِذَا كَانَ فِيْ وَسَطٍ مِّنَ النَّاسِ قَالَ بَايِعْ يَا سَلَمَةُ قَالَ قُلْتُ قَدْ بَايَعْتُكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوَّلَ النَّاسِ قَالَ وَاَيْضًا وَرَاٰنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَزِلًا يَعْنِيْ لَيْسَ مَعِيْ سِلَاحٌ قَالَ فَاَعْطَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَفَةً اَوْدَرَقَةً ثُمَّ بَايَعَ حَتّٰى اِذَا كَانَ فِيْ اٰخِرِ النَّاسِ قَالَ اَلَا تُبَايِعُنِيْ يَا سَلَمَةُ قَالَ قُلْتُ قَدْ بَايَعْتُكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ...... فِيْ اَوَّلِ النَّاسِ وَ فِيْ اَوْسَطِ النَّاسِ قَالَ وَاَيْضًا قَالَ فَبَايَعْتُهُ الثَّالِثَةَ ثُمَّ قَالَ لِيْ يَا سَلَمَةُ اَيْنَ حَجَفَتُكَ اَوْ دَرَقَتُكَ الَّتِيْ اَعْطَيْتُكَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَقِيَنِيْ عَمِّيْ عَامِرٌ عَزِلًا فَاَعْطَيْتُهٗ اِيَّاهَا قَالَ فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اِنَّكَ كَالَّذِيْ

۴۶۷۸: ابن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جب ہم حدیبیہ میں پہنچے سو ہم چودہ سو آدمی تھے (یہی مشہور روایت ہے اور ایک روایت میں تیرہ سو اور ایک روایت میں پندرہ سو آئے ہیں) اور وہاں پچاس بکریاں تھیں جن کو کنویں کا پانی سیر نہ کرسکتا تھا (یعنی ایسا کم پانی تھا کنویں میں) پھر رسول اللہ ﷺ کنویں کے مینڈھ پر بیٹھے تو آپ ﷺ نے دعا کی یا تھوکا کنویں میں وہ اسی وقت اُبل آیا۔ پھر ہم نے جانوروں کو پانی پلایا اور خود بھی پیا۔ بعد اس کے حضرت ﷺ نے ہم کو بلایا بیعت کیلئے درخت کی جڑ میں اسی درخت کو شجرۂ رضوان کہتے ہیں اور اس درخت کا ذکر قرآن شریف میں ہے: اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ اخیر تک) میں نے سب سے پہلے لوگوں میں آپ ﷺ سے بیعت کی۔ پھر آپ بیعت لیتے رہے لیتے رہے، یہاں تک کہ آدھے آدمی بیعت کر چکے۔ اس وقت آپؐ نے فرمایا اے سلمہ بیعت کر۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اول ہی بیعت کر چکا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا پھر سہی اور آپؐ نے مجھے نہتا (بے ہتھیار) دیکھا تو ایک بڑی سی ڈھال یا چھوٹی سی ڈھال دی پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیعت لینے لگے، یہاں تک کہ لوگ ختم ہونے لگے، اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے سلمہ مجھ سے بیعت نہیں کرتا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ میں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیعت کر چکا اول لوگوں میں پھر بیچ کے لوگوں میں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا پھر سہی غرض میں نے تیسری بار آپؐ سے بیعت کی۔ پھر آپؐ نے فرمایا اے سلمہ تیری وہ بڑی ڈھال یا چھوٹی ڈھال کہاں ہے جو میں نے تجھے دی تھی۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرا

قَالَ الْاَوَّلُ اللّٰهُمَّ ابْغِنِیْ حَبِیْبًا هُوَ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ نَفْسِیْ ثُمَّ اِنَّ الْمُشْرِكِیْنَ رَاسَلُوْنَا الصُّلْحَ حَتّٰی مَشٰی بَعْضُنَا فِیْ بَعْضٍ وَاصْطَلَحْنَا قَالَ كُنْتُ تَبِیْعًا لِّطَلْحَةَ بْنِ عُبَیْدِاللّٰهِ اَسْقِیْ فَرَسَهٗ وَاَحُسُّهٗ وَاَخْدُمُهٗ وَاٰكُلُ مِنْ طَعَامِهٖ وَتَرَكْتُ اَهْلِیْ وَمَا لِیْ مُهَاجِرًا اِلَی اللّٰهِ تَعَالٰی وَرَسُوْلِهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَلَمَّا اصْطَلَحْنَا نَحْنُ وَاَهْلُ مَكَّةَ وَ اخْتَلَطَ بَعْضُنَا بِبَعْضٍ اَتَیْتُ شَجَرَةً فَكَسَحْتُ شَوْكَهَا فَاضْطَجَعْتُ فِیْ اَصْلِهَا قَالَ فَاَتَانِیْ اَرْبَعَةٌ مِّنَ الْمُشْرِكِیْنَ مِنْ اَهْلِ مَكَّةَ فَجَعَلُوْا یَقَعُوْنَ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَبْغَضْتُهُمْ فَتَحَوَّلْتُ اِلٰی شَجَرَةٍ اُخْرٰی وَ عَلَّقُوْا سِلَاحَهُمْ وَاضْطَجَعُوْا فَبَیْنَمَا هُمْ كَذٰلِكَ اِذْ نَادٰی مُنَادٍ مِّنْ اَسْفَلِ الْوَادِیْ یَا لِلْمُهَاجِرِیْنَ قُتِلَ ابْنُ زُنَیْمٍ قَالَ فَاخْتَرَطْتُ سَیْفِیْ ثُمَّ شَدَدْتُ عَلٰی اُولٰٓئِكَ الْاَرْبَعَةِ وَهُوَ رُقُوْدٌ فَاَخَذْتُ سِلَاحَهُمْ فَجَعَلْتُهٗ ضِغْثًا فِیْ یَدِیْ قَالَ ثُمَّ قُلْتُ وَالَّذِیْ كَرَّمَ وَجْهَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَرْفَعُ اَحَدٌ مِّنْكُمْ رَاْسَهٗ اِلَّا ضَرَبْتُ الَّذِیْ فِیْهِ عَیْنَاهُ قَالَ ثُمَّ جِئْتُ بِهِمْ اَسُوْقُهُمْ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَجَآءَ عَمِّیْ عَامِرٌ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ بِرَجُلٍ مِنَ الْعَبَلَاتِ یُقَالُ لَهٗ مِكْرَزٌ یَقُوْدُهٗ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی فَرَسٍ مُجَفَّفٍ فِیْ سَبْعِیْنَ مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ فَنَظَرَ اِلَیْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دَعُوْهُمْ یَكُنْ لَّهُمْ بَدْوُ الْفُجُوْرِ وَثِنَاهُ فَعَفَا عَنْهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ

چچا عامر مجھے ملا، وہ نہتا تھا میں نے وہ پھر اس کو دے دی۔ یہ سن کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہنسے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تیری مثال اس اگلے شخص کی سی ہوئی جس نے دعا کی تھی یا اللہ مجھے ایسا دوست دے جس کو: میں اپنی جان سے زیادہ چاہوں۔ پھر مشرکوں نے صلح کے پیام بھیجے یہاں تک کہ ہر ایک طرف کے آدمی دوسری طرف جانے لگے اور ہم نے صلح کر لی، سلمہ نے کہا میں طلحہ بن عبید اللہ کی خدمت میں تھا، ان کے گھوڑے کو پانی پلاتا، ان کی پیٹھ کھجاتا، ان کی خدمت کرتا، انہی کے ساتھ کھانا کھاتا اور میں نے اپنا گھر بار دھن دولت سب چھوڑ دیا تھا، اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہجرت کر کے جب ہماری اور مکہ والوں کی صلح ہو گئی اور ہر ایک ہم میں کا دوسرے سے ملنے لگا تو میں ایک درخت کے پاس آیا اور اس کے تلے سے کانٹے جھاڑے اور جڑ کے پاس لیٹا اتنے میں چار آدمی مشرکوں میں سے آئے مکہ والوں میں سے اور لگے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو برا کہنے مجھے غصہ آیا، میں دوسرے درخت کے نیچے چلا گیا، انہوں نے اپنے ہتھیار لٹکائے اور لیٹے رہے، وہ اسی حال میں تھے کہ یکا یک وادی کے نشیب سے کسی نے آواز دی، دوڑو اے مہاجرین ابن زنیم (صحابی) مارے گئے۔ یہ سنتے ہی میں نے اپنی تلوار سونتی اور ان چاروں آدمیوں پر حملہ کیا، وہ سو رہے تھے، ان کے ہتھیار میں نے لے لئے اور گٹھا بنا کر ایک ہاتھ میں رکھے، پھر میں نے کہا قسم اس کی جس نے عزت دی، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منہ کو، تم میں سے جس نے سر اٹھایا، میں ایک ماردوں گا اس عضو پر جس میں اس کی دونوں آنکھیں ہیں۔ پھر میں ان کو کھینچتا ہوا لایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اور میرا چچا عامر عبلات (ایک شاخ ہے قریش کی) میں سے ایک شخص کو لایا جس کو مکرز کہتے تھے وہ اس کو کھینچتا ہوا لایا گھوڑے پر، جس پر جھول پڑی تھی اور ستر آدمیوں کے ساتھ مشرکوں میں سے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو دیکھا۔ پھر فرمایا چھوڑ دو ان کو مشرکوں کی طرف سے عہد شکنی شروع ہونے دو۔ پھر دوبارہ بھی انہی کی طرف سے ہونے دو (یعنی ہم اگر ان لوگوں کو ماریں تو صلح کے بعد ہماری

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنْزَلَ اللّٰهُ : ﴿وَهُوَ الَّذِىْ كَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ بَعْدِ اَنْ اَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ﴾ [الفتح : ٢٤] الْاٰيَةَ كُلَّهَا قَالَ ثُمَّ خَرَجْنَا وَاجِعِيْنَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا بَيْنَنَا وَبَيْنَ بَنِىْ لِحْيَانَ جَبَلٌ وَّهُمُ الْمُشْرِكُوْنَ فَاسْتَغْفِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ رَّقِيَ هٰذَا الْجَبَلَ اللَّيْلَةَ كَاَنَّهٗ طَلِيْعَةٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابِهٖ قَالَ سَلَمَةُ فَرَقِيْتُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا ثُمَّ قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ فَبَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِظَهْرِهٖ مَعَ رَبَاحٍ غُلَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا مَعَهٗ وَخَرَجْتُ مَعَهٗ بِفَرَسِ طَلْحَةَ اُنَدِّيْهِ مَعَ الظَّهْرِ فَلَمَّا اَصْبَحْنَا اِذَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ الْفَزَارِيُّ قَدْ اَغَارَ عَلٰى ظَهْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَاقَهٗ اَجْمَعَ وَقَتَلَ رَاعِيَهٗ قَالَ فَقُلْتُ يَا رُبَاحُ خُذْهٰذَا الْفَرَسَ فَاَبْلِغْهُ ...... طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَاَخْبِرْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ الْمُشْرِكِيْنَ قَدْ اَغَادُوْا عَلٰى سَرْحِهٖ قَالَ ثُمَّ قُمْتُ عَلٰى اَكَمَةٍ فَاسْتَقْبَلْتُ الْمَدِيْنَةَ فَنَادَيْتُ ثَلَاثًا يَا صَبَاحَاهُ ثُمَّ خَرَجْتُ فِيْ اٰثَارِ الْقَوْمِ اَرْمِيْهِمْ بِالنَّبْلِ وَارْتَجِزُ اَقُوْلُ اَنَا ابْنُ الْاَكْوَعِ وَالْيَوْمُ يَوْمُ الرُّضَّعِ فَاَلْحَقُ رَجُلًا مِّنْهُمْ فَاَصُكُّ سَهْمًا فِيْ رَحْلِهٖ حَتّٰى خَلَصَ نَصْلُ السَّهْمِ اِلٰى كَتِفِهٖ قَالَ قُلْتُ خُذْهَا وَاَنَا ابْنُ الْاَكْوَعِ وَالْيَوْمُ يَوْمُ الرُّضَّعِ قَالَ فَوَاللّٰهِ مَازِلْتُ اَرْمِيْهِمْ وَاَعْقِرُبِهِمْ فَاِذَا رَجَعَ اِلَيَّ فَارِسٌ اَتَيْتُ شَجَرَةً

طرف سے عہد شکنی ہوگی یہ مناسب نہیں پہلے کافروں کی طرف سے عہد شکنی ہوا ایک بار نہیں دو بار تب ہم کو بدلہ لینا برا نہیں) آخر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان لوگوں کو معاف کر دیا۔ تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری: وَهُوَ الَّذِىْ كَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ...... یعنی اس اللہ نے ان کے ہاتھوں کو روکا تم سے اور تمہارے ہاتھوں کو روکا ان سے مکہ کی سرحد میں جب فتح دے چکا تھا تم کو ان پر۔ پھر ہم لوٹے مدینہ کو، راہ میں ایک منزل پر اترے، جہاں ہمارے اور بنی لحیان کے مشرکوں کے بیچ میں ایک پہاڑ تھا۔ رسول اللہؐ نے دعا کی اس شخص کیلئے جو اس پہاڑ پر چڑھ جاوے رات کو اور پہرہ دیوے آپؐ کا اور آپؐ کے اصحاب کا۔ سلمہ نے کہا میں رات کو اس پہاڑ پر دو یا تین بار چڑھا (اور پہرہ دیتا رہا) پھر ہم مدینہ میں پہنچے تو جناب رسول اللہؐ نے اپنی اونٹنیاں رباح غلام کو اپنے دیں اور میں بھی اس کے ساتھ تھا، طلحہ کا گھوڑا لئے ہوئے چراگاہ میں پہنچانے کیلئے ان اونٹنیوں کے ساتھ، جب صبح ہوئی تو عبدالرحمٰن فزاری (مشرک) نے آپؐ کی اونٹنیوں کو لوٹ لیا اور سب کو ہانک لے گیا اور چرواہے کو مار ڈالا۔ میں نے کہا اے رباح تو یہ گھوڑا لے اور طلحہ کے پاس پہنچا دے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خبر کر کہ کافروں نے آپؐ کی اونٹنیاں لوٹ لیں پھر میں ایک ٹیلہ پر کھڑا ہوا اور مدینہ کی طرف منہ کر کے میں نے تین بار آواز دی یا صباحاہ بعد اس کے میں ان لٹیروں کے پیچھے روانہ ہوا تیر مارتا ہوا اور رجز پڑھتا ہوا انا ابن الاکوع والیوم یوم الرضع یعنی میں اکوع کا بیٹا ہوں اور آج کمینوں کی تباہی کا دن ہے پھر میں کسی کے قریب ہوتا اور ایک تیر اس کی کاٹھی میں مارتا جو اس کے کاندھے تک پہنچ جاتا (کاٹھی کو چیر کر اور کہتا یہ لے اور میں اکوع کا بیٹا ہوں اور آج کمینوں کی تباہی کا دن ہے پھر قسم اللہ تعالیٰ کی میں برابر تیر مارتا رہا اور زخمی کرتا رہا جب ان میں سے کوئی سوار میری طرف لوٹتا تو میں درخت کے تلے آ کر اس کی جڑ میں بیٹھ جاتا اور ایک تیر مارتا وہ سوار زخمی ہو جاتا یہاں تک کہ وہ پہاڑ کے تنگ راستے میں گھسے اور میں پہاڑ پر چڑھ گیا۔ اور وہاں سے پتھر مارنا شروع کئے اور برابر ان کا پیچھا کرتا رہا یہاں تک

فَجَلَسْتُ فِیْ اَصْلِهَا ثُمَّ رَمَیْتُهٗ فَعَقَرْتُ بِهٖ حَتّٰی اِذَا تَضَایَقَ الْجَبَلُ فَدَخَلُوْا فِیْ تَضَایُقِهٖ عَلَوْتُ الْجَبَلَ فَجَعَلْتُ اُرَدِّیْهِمْ بِالْحِجَارَةِ قَالَ فَمَا زِلْتُ كَذٰلِكَ اَتْبَعُهُمْ حَتّٰی مَا خَلَقَ اللّٰهُ تَعَالٰی مِنْ بَعِیْرٍ مِّنْ ظَهْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا خَلَّفْتُهٗ وَرَآءَ ظَهْرِیْ وَخَلَّوْا بَیْنِیْ وَبَیْنَهٗ ثُمَّ اتَّبَعْتُهُمْ اَرْمِیْهِمْ حَتّٰی اَلْقَوْا اَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثِیْنَ بُرْدَةً وَّثَلٰثِیْنَ رُمْحًا یَسْتَخِفُّوْنَ وَلَا یَطْرَحُوْنَ شَیْئًا اِلَّا جَعَلْتُ عَلَیْهِ اٰرَامًا مِّنَ الْحِجَارَةِ یَعْرِفُهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَ اَصْحَابُهٗ حَتّٰی اَتَوْا مُتَضَایِقًا مِّنْ ثَنِیَّةٍ فَاِذَا هُمْ قَدْ اَتَاهُمْ فُلَانُ بْنُ بَدْرٍ الْفَزَارِیُّ فَجَلَسُوْا یَتَضَحَّوْنَ یَعْنِیْ یَتَغَدَّوْنَ وَجَلَسْتُ عَلٰی رَاْسِ قَرْنٍ قَالَ الْفَزَارِیُّ مَا هٰذَا الَّذِیْ اَرٰی قَالُوْا لَقِیْنَا مِنْ هٰذَا الْبَرْحَ وَاللّٰهِ مَا فَارَقَنَا مُنْذُ غَلَسٍ یَّرْمِیْنَا حَتَّی انْتَزَعَ كُلَّ شَیْءٍ فِیْ اَیْدِیْنَا قَالَ فَلْیَقُمْ اِلَیْهِ نَفَرٌ مِّنْكُمْ اَرْبَعَةٌ قَالَ فَصَعِدَ اِلَیَّ مِنْهُمْ اَرْبَعَةٌ فِی الْجَبَلِ قَالَ فَلَمَّا اَمْكَنُوْنِیْ مِنَ الْكَلَامِ قَالَ قُلْتُ هَلْ تَعْرِفُوْنَنِیْ قَالُوْا لَا وَمَنْ اَنْتَ قَالَ قُلْتُ اَنَا سَلَمَةُ بْنُ الْاَكْوَعِ وَالَّذِیْ كَرَّمَ وَجْهَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا اَطْلُبُ رَجُلًا مِّنْكُمْ اِلَّا اَدْرَكْتُهٗ وَلَا یَطْلُبُنِیْ رَجُلٌ مِنْكُمْ فَیُدْرِكَنِیْ قَالَ اَحَدُهُمْ اَنَا اَظُنُّ قَالَ فَرَجَعُوْا فَمَا بَرِحْتُ مَكَانِیْ حَتّٰی رَاَیْتُ فَوَارِسَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَتَخَلَّلُوْنَ الشَّجَرَ قَالَ فَاِذَا اَوَّلُهُمُ الْاَخْرَمُ الْاَسَدِیُّ وَعَلٰی اِثْرِهٖ اَبُوْ قَتَادَةَ الْاَنْصَارِیُّ وَعَلٰی اِثْرِهِ الْمِقْدَادُ

کہ کوئی اونٹ جس کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا تھا اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سواری کا تھا نہ بچا جو میرے پیچھے نہ رہ گیا اور لٹیروں نے اس کو نہ چھوڑ دیا ہو (تو سب اونٹ سلمہ بن اکوع نے ان سے چھین لئے) سلمہ نے کہا پھر میں ان کے پیچھے چلا، تیر مارتا ہوا یہاں تک کہ تیس چادروں سے زیادہ اور تیس بھالوں سے زیادہ ان سے چھینیں وہ اپنے تئیں ہلکا کرتے تھے (بھاگنے کیلئے) اور جو چیز وہ پھینکتے میں اس پر ایک نشان رکھ دیتا پتھر کا تا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب اس کو پہچان لیں (کہ یہ غنیمت کا مال ہے اور اس کو لے لیویں) یہاں تک کہ وہ ایک تنگ گھاٹی میں آئے اور وہاں ان کو بدر فزاری کا بیٹا ملا، وہ سب بیٹھے صبح کا ناشتہ کرنے لگے اور میں ایک چھوٹی ٹیکری کی چوٹی پر بیٹھا۔ فزاری نے کہا یہ کون شخص ہے۔ وہ بولے اس شخص نے ہم کو تنگ کر دیا قسم اللہ کی اندھیری رات سے ہمارے ساتھ ہے برابر تیر مارے جاتا ہے۔ یہاں تک کہ جو کچھ ہمارے پاس تھا سب چھین لیا۔ فزاری نے کہا تم میں سے چار آدمی اس کو جا کر مار لیں۔ یہ سن کر چار آدمی میری طرف چڑھے پہاڑ پر جب وہ اتنے دور آ گئے کہ میری بات سن سکیں تو میں نے کہا تم مجھے جانتے ہو۔ انہوں نے کہا نہیں، میں نے کہا میں سلمہ ہوں اکوع کا بیٹا (اکوع ان کے دادا تھے لیکن دادا کی طرف اپنے کو منسوب کیا بوجہ شہرت کے اور سلمہ کے باپ کا نام عمرو تھا اور عامر ان کے چچا تھے کیوں کہ وہ اکوع کے بیٹے تھے) قسم اس ذات کی جس نے بزرگی دی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منہ کو میں تم میں سے جس کو چاہوں گا مار ڈالوں گا (تیر سے) اور تم میں سے کوئی مجھے نہیں مار سکتا، ان میں سے ایک شخص بولا یہ ایسا ہی معلوم ہوتا ہے پھر وہ سب لوٹے۔ میں وہاں سے نہیں چلا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سوار نظر آئے جو درختوں میں گھس رہے تھے۔ سب سے آگے اخرم اسدی تھے ان کے پیچھے ابو قتادہ ان کے پیچھے مقداد بن اسود کندی۔ میں نے اخرم کے گھوڑے کی باگ تھام لی، یہ دیکھ کر وہ لیٹرے بھاگے۔ میں نے کہا اے اخرم تم ان سے بچے رہنا ایسا نہ ہو یہ تم کو مار ڈالیں جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ

بْنُ الْاَسْوَدِ الْكِنْدِيُّ قَالَ فَاَخَذْتُ بِعِنَانِ الْاَخْرَمِ قَالَ فَوَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ قُلْتُ يَآ اَخْرَمُ احْذَرْهُمْ لَا يَقْطَعُوْكَ حَتّٰى يَلْحَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهُ قَالَ سَلَمَةُ اِنْ كُنْتَ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَتَعْلَمُ اَنَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ وَالنَّارَ حَقٌّ فَلَا تَحُلْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ الشَّهَادَةِ قَالَ فَخَلَّيْتُهُ فَالْتَقٰى هُوَ وَعَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ فَعَقَرَ بِعَبْدِالرَّحْمٰنِ فَرَسَهُ وَطَعَنَهُ عَبْدُالرَّحْمٰنِ فَقَتَلَهُ وَتَحَوَّلَ عَلٰى فَرَسِهٖ وَلَحِقَ اَبُوْقَتَادَةَ فَارِسُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَبْدِالرَّحْمٰنِ فَطَعَنَهُ فَقَتَلَهُ فَوَالَّذِيْ كَرَّمَ وَجْهَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَتَبِعْتُهُمْ اَعْدُوْا عَلٰى رِجْلَيَّ حَتّٰى مَآ اَرٰى وَرَآئِيْ مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا غُبَارِهِمْ شَيْئًا حَتّٰى يَعْدِلُوْا قَبْلَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ اِلٰى شِعْبٍ فِيْهِ مَآءٌ يُّقَالُ لَهٗ ذُوْقَرَدٍ لِّيَشْرَبُوْا مِنْهُ وَهُمْ عِطَاشٌ قَالَ فَنَظَرُوْا اِلَيَّ اَعْدُوْا وَرَاءَهُمْ فَحَلَّيْتُهُمْ عَنْهُ يَعْنِيْ اَجْلَيْتُهُمْ عَنْهُ فَمَاذَاقُوْا مِنْهُ قَطْرَةً قَالَ وَيَخْرُجُوْنَ فَيَشْتَدُّوْنَ فِيْ ثَنِيَّةٍ قَال فَاَعْدُوْا فَاَلْحَقُ رَجُلًا مِّنْهُمْ فَاَصُكُّهٗ بِسَهْمٍ فِيْ نُغْضِ كَتِفِهٖ قَالَ قُلْتُ خُذْهَا وَاَنَا ابْنُ الْاَكْوَعِ وَالْيَوْمُ يَوْمُ الرُّضَّعِ قَالَ يَا ثَكِلَتْهُ اُمُّهٗ اَكْوَعُهٗ بُكْرَةَ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ يَا عَدُوَّ نَفْسِهٖ اَكْوَعُكَ بُكْرَةَ قَالَ وَاَرْدَوْا فَرَسَيْنَ عَلٰى ثَنِيَّةٍ قَالَ فَجِئْتُ بِهِمَا اَسُوْقُهُمَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَلَحِقَنِيْ عَامِرٌ بِسَطِيْحَةٍ فِيْهَا مَذْقَةٌ مِنْ لَبَنٍ وَبِسَطِيْحَةٍ فِيْهَا مَآءٌ فَتَوَضَّاْتُ وَشَرِبْتُ ثُمَّ

وآلہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب نہ آلیں۔ انہوں نے کہا اے سلمہ اگر تجھ کو یقین ہے اللہ تعالیٰ کا اور آخرت کے دن کا اور تو جانتا ہے کہ جنت سچ ہے اور جہنم سچ ہے تو مت روک مجھ کو شہادت سے۔ (یعنی بہت ہوگا تو یہی کہ میں ان لوگوں کے ہاتھ شہید ہوں گا اس سے کیا بہتر ہے) میں نے ان کو چھوڑ دیا، ان کا مقابلہ ہوا، عبدالرحمٰن فزاری سے اخرم نے اس کے گھوڑے کو زخمی کیا اور عبدالرحمٰن نے برچھی سے اخرم کو شہید کیا اور اخرم کے گھوڑے پر چڑھ بیٹھا، اتنے میں حضرت ابوقتادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شہسوار آن پہنچے اور انہوں نے عبدالرحمٰن کو برچھ مار کر قتل کیا تو قسم اس کی جس نے بزرگی دی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منہ کو میں ان کا پیچھا کئے گیا، میں اپنے پاؤں سے ایسا دوڑ رہا تھا کہ مجھے اپنے پیچھے حضرت کا کوئی صحابی نہ دکھلائی دیا نہ ان کا غبار یہاں تک کہ وہ لٹیرے آفتاب ڈوبنے سے پہلے ایک گھاٹی میں پہنچے جہاں پانی تھا اور اس کا نام ذی قرد تھا وہ اترے پانی پینے کو پیاسے تھے پھر مجھے دیکھا میں ان کے پیچھے دوڑتا چلا آتا تھا آخر میں نے ان کو پانی پر سے ہٹا دیا وہ ایک قطرہ بھی نہ پی سکے، اب وہ دوڑتے چلے کسی گھاٹی کی طرف میں بھی دوڑا اور ان میں سے کسی کو پا کر ایک تیر لگا دیا۔ اس کے شانے کی ہڈی میں۔ اور میں نے کہا لے اس کو اور میں بیٹا ہوں اکوع کا اور یہ دن کمینوں کی تباہی کا ہے وہ بولا (اللہ کرے اکوع کا بیٹا مرے اور) اس کی ماں اس پر روئے۔ کیا وہی اکوع ہے جو صبح کو میرے ساتھ تھا۔ میں نے کہا ہاں اے دشمن اپنی جان کے وہی اکوع ہے جو صبح کو تیرے ساتھ تھا۔ سلمہ بن اکوع نے کہا ان لٹیروں کے دو گھوڑے سقط ہو گئے (دوڑتے دوڑتے) انہوں نے ان کو چھوڑ دیا ایک گھاٹی میں میں ان گھوڑوں کو کھینچتا ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لایا۔ وہاں مجھ کو عامر ملے ایک چھاگل دودھ کی پانی ملا ہوا اور ایک چھاگل پانی کی لئے ہوئے۔ میں نے وضو کیا اور دودھ پیا (اللہ اکبر سلمہ بن اکوع کی ہمت صبح سویرے سے دوڑتے دوڑتے رات ہو گئی گھوڑے تھک گئے اونٹ تھک گئے لوگ مر گئے اسباب رہ گیا پر سلمہ نہ تھکے اور دن بھر میں نہ

اَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَی الْمَآءِ الَّذِیْ حَلَّیْتُهُمْ عَنْهُ فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَخَذَ تِلْكَ الْاِبِلَ وَكُلَّ شَیْءٍ اِسْتَنْقَذْتُهٗ مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ وَكُلَّ رُمْحٍ وَبُرْدَةٍ وَاِذَا بِلَالٌ نَحَرَ نَاقَةً مِنَ الْاِبِلِ الَّذِی اسْتَنْقَذْتُ مِنَ الْقَوْمِ وَاِذَا هُوَ یَشْوِیْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ كَبِدِهَا وَسَنَامِهَا قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ خَلِّنِیْ فَانْتَخِبَ مِنَ الْقَوْمِ مِائَةَ رَجُلٍ فَاَتْبَعَ الْقَوْمَ فَلَا یَبْقٰی مِنْهُمْ مُخْبِرٌ اِلَّا قَتَلْتُهٗ قَالَ فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ فِیْ ضَوْءِ النَّارِ فَقَالَ یَا سَلَمَةُ اَتُرَاكَ كُنْتَ فَاعِلًا قُلْتُ نَعَمْ وَالَّذِیْ اَكْرَمَكَ فَقَالَ اِنَّهُمُ الْاٰنَ لَیُقْرَوْنَ فِیْ اَرْضِ غَطَفَانَ قَالَ فَجَآءَ رَجُلٌ مِّنْ غَطَفَانَ فَقَالَ نَحَرَ لَهُمْ فُلَانٌ جَزُوْرًا فَلَمَّا كَشَفُوْا جِلْدَهَا رَاَوْ غُبَارًا فَقَالُوْآ اَتَاكُمُ الْقَوْمُ فَخَرَجُوْا هَارِبِیْنَ فَلَمَّآ اَصْبَحْنَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ خَیْرَ فُرْسَانِنَا الْیَوْمَ اَبُوْ قَتَادَةَ وَخَیْرَ رَجَّالَتِنَا سَلَمَةُ قَالَ ثُمَّ اَعْطَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَهْمَیْنِ سَهْمُ الْفَارِسِ وَسَهْمُ الرَّاجِلِ فَجَمَعَهُمَا لِیْ جَمِیْعًا ثُمَّ اَرْدَفَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَرَآءَهٗ عَلَی الْعَضْبَآءِ رَاجِعِیْنَ اِلَی الْمَدِیْنَةِ قَالَ فَبَیْنَمَا نَحْنُ نَسِیْرُ قَالَ وَكَانَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ لَا یُسْبَقُ شَدًّا قَالَ فَجَعَلَ یَقُوْلُ اَلَا مُسَابِقٌ اِلَی الْمَدِیْنَةِ هَلْ مِنْ مُسَابِقٍ فَجَعَلَ یُعِیْدُ ذٰلِكَ قَالَ فَلَمَّا سَمِعْتُ كَلَامَهٗ قُلْتُ اَمَا تُكْرِمُ

کچھ کھایا نہ پیا اللہ جل جلالہ کی امداد تھی) پھر جناب رسول اللہؐ کے پاس آیا آپؐ اس پانی پر تھے جہاں سے میں نے لٹیروں کو بھگایا تھا۔ میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سب اونٹ لے لئے ہیں اور سب چیزیں جو میں نے مشرکوں سے چھینے تھے سب برچھی اور چادریں اور بلال نے ان اونٹوں میں سے جو میں نے چھینے تھے ایک اونٹ نحر کیا اور وہ جناب رسول اللہؐ کیلئے اس کی کلیجی اور کوہان بھون رہے ہیں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ مجھ کو اجازت دیجئے لشکر میں سے سو آدمی چن لینے کی پھر میں ان لٹیروں کا پیچھا کرتا ہوں اور ان میں سے کوئی شخص باقی نہیں رہے جو خبر دیوے (اپنی قوم کو جا کر یعنی سب کو مار ڈالتا ہوں) یہ سن کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہنسے، یہاں تک ڈاڑھیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کھل گئیں انگار کی روشنی میں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے سلمہ تو یہ کر سکتا ہے میں نے کہا ہاں قسم اس کی جس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بزرگی دی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا وہ تو اب عظفان کی سرحد، میں پہنچ گئے وہاں ان کی مہمانی ہو رہی ہے۔ اتنے میں ایک شخص آیا عظفان میں سے۔ وہ بولا فلاں شخص نے ان کیلئے ایک اونٹ کاٹا تھا وہ اس کی کھال نکال رہے تھے۔ اتنے میں ان کو گرد معلوم ہوئی۔ وہ کہنے لگے لوگ آ گئے تو وہاں سے بھی بھاگ کھڑے ہوئے جب صبح ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا آج کے دن ہمارے سواروں میں بہتر سوار ابو قتادہؓ ہیں اور پیادوں میں سب سے بڑھ کر سلمہ بن اکوع ہیں۔ سلمہ نے کہا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ کو دو حصہ دیئے ایک حصہ سوار کا اور ایک حصہ پیادے کا اور دونوں مجھ ہی کو دے دیئے۔ بعد اس کے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے اپنے ساتھ بٹھایا عضباء پر مدینہ کو لوٹتے وقت ہم چل رہے تھے کہ ایک انصاری جو دوڑنے میں کسی سے پیچھے نہیں رہتا تھا کہنے لگا کوئی ہے جو مدینہ کو مجھ سے آگے دوڑ جاوے اور بار بار یہی کہتا تھا جب میں نے اس کا کہنا سنا تو اس سے کہا تو بزرگ کی بزرگی نہیں کرتا اور بزرگ سے نہیں ڈرتا۔ وہ بولا نہیں البتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بزرگی کرتا ہوں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی

كَرِيمًا وَلَاتَهَابُ شَرِيفًاقَالَ لَا اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ يَا
رَسُوْلَ اللّٰهِ بِاَبِىْ اَنْتَ وَاُمِّىْ ذَرْنِىْ فَلِاُ سَابِقَ
الرَّجُلَ قَالَ اِنْ شِئْتَ قَالَ قُلْتُ اذْهَبْ اِلَيْكَ
وَثَنَيْتُ رِجْلَىَّ فَطَفَرْتُ فَعَدَوْتُ قَالَ فَرَبَطْتُّ
عَلَيْهِ شَرَفًا اَوْ شَرَفَيْنِ اَسْتَبْقِىْ نَفْسِىْ ثُمَّ
عَدَوْتُ فِىْ اِثْرِهٖ فَرَبَطْتُّ عَلَيْهِ شَرَفًا اَوْشَرَفَيْنَ
ثُمَّ اِنِّىْ رَفَعْتُ حَتّٰى اَلْحَقَهٗ فَاَصُكُّهٗ بَيْنَ كَتِفَيْهِ
قَالَ قُلْتُ قَدْ سُبِقْتَ وَاللّٰهِ قَالَ اَنَا اَظُنُّ قَالَ
فَسَبَقْتُهٗ اِلَى الْمَدِيْنَةِ قَالَ فَوَاللّٰهِ مَالَبِثْنَا اِلَّا ثَلَاثَ
لَيَالٍ حَتّٰى خَرَجْنَا اِلٰى خَيْبَرَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَجَعَلَ عَمِّىْ عَامِرٌ
يَّرْتَجِزُ بِالْقَوْمِ – تَا للّٰهِ لَوْ لَا اللّٰهُ مَا اهْتَدَيْنَا وَلَا
تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا – وَنَحْنُ عَنْ فَضْلِكَ مَا
اسْتَغْنَيْنَا فَثَبِّتِ الْاَقْدَامَ اِنْ لَّا قَيْنَا – وَاَنْزِلْ
سَكِيْنَةً عَلَيْنَا – فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هٰذَا قَالَ اَنَا عَامِرٌ قَالَ غَفَرَلَكَ
رَبُّكَ قَالَ وَمَا اسْتَغْفَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاِنْسَانٍ يَّخُصُّهٗ اِلَّا اسْتُشْهِدَ قَالَ
فَنَادٰى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ
وَهُوَ عَلٰى جَمَلٍ لَّهٗ يَا نَبِىَّ اللّٰهِ لَوْ لَا مَتَّعْتَنَا بِعَامِرٍ
قَالَ فَلَمَّا قَدِ مْنَا خَيْبَرَ قَالَ خَرَجَ مَلِكُهُمْ
مُرَحَّبٌ يَخْطُرُ بِسَيْفِهٖ يَقُوْلُ قَدْ عَلِمَتْ خَيْبَرُ
اَنِّىْ مُرَحَّبٌ شَاكِى السِّلَاحِ بَطَلٌ مُجَرَّبٌ اِذَا
الْحُرُوْبُ اَقْبَلَتْ تَلَهَّبُ – قَالَ وَبَرَزَ لَهٗ عَمِّىْ
عَامِرٌ رَّضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ – فَقَالَ قَدْ عَلِمَتْ خَيْبَرُ
اِنِّىْ عَامِرٌ شَاكِى السِّلَاحِ بَطَلٌ مُّغَامِرٌ قَالَ

اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر فدا ہوں، مجھے چھوڑ دیجئے میں اس مرد سے آگے بڑھوں گا دوڑ میں۔ آپؐ نے فرمایا اچھا اگر تیرا جی چاہے۔ تب میں نے کہا میں آتا ہوں تیری طرف اور میں نے اپنا پاؤں ٹیڑھا کیا اور کود پڑا پھر میں دوڑا اور جب ایک یا دو چڑھاؤ باقی رہے تو میں نے اپنے دَم کو روکا پھر اس کے پیچھے دوڑا اور جب ایک یا دو چڑھاؤ باقی رہے تو دم کو سنبھالا پھر جو دوڑا تو اس سے مل گیا۔ یہاں تک کہ ایک گھونسا دیا میں نے اس کے دونوں مونڈھوں کے بیچ میں اور میں نے کہا قسم اللہ کی اب میں آگے بڑھا پھر اس سے آگے پہنچا مدینہ کو (تو معلوم ہوا کہ مسابقت درست ہے بلاعوض اور بعوض میں خلاف ہے) پھر قسم اللہ کی ہم صرف تین رات ٹھہرے بعد اس کے خیبر کی طرف نکلے رسول اللہؐ کے ساتھ تو میرے چچا عامر نے رجز پڑھنا شروع کیا۔ قسم اللہ تعالیٰ کی اگر اللہ تعالیٰ ہدایت نہ کرتا تو ہم راہ نہ پاتے اور نہ صدقہ دیتے نہ نماز پڑھتے اور ہم تیرے فضل سے بے پرواہ نہیں ہوئے تو جمارکھ ہمارے پاؤں کو اگر ہم کافروں سے ملیں اور اپنی رحمت اور تسلی اتار ہمارے اوپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ کون ہے لوگوں نے کہا عامر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ بخشے تجھ کو۔ سلمہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کسی کیلئے خاص طور پر استغفار کرتے تو وہ ضرور شہید ہوتا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پکارا اور وہ اپنے اونٹ پر تھے یا نبی اللہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم کو فائدہ کیوں نہ اٹھانے دیا۔ عامر سے، سلمہ نے کہا پھر جب ہم خیبر میں آئے تو اس کا بادشاہ مرحب تلوار ہلاتا ہوا نکلا اور یہ رجز پڑھتا تھا: قَدْ عَلِمَتْ خَيْبَرُ اَنِّىْ مَرَحَّبٌ شَاكِ السِّلَاحِ بَطَلٌ مُّجَرَّبٌ اِذَا الْحُرُوْبُ اَقْبَلَتْ تَلَهَّبُ یعنی خیبر کو معلوم ہے کہ میں مرحب ہوں پورا ہتھیار بند بہادر آزمودہ کار جب لڑائیاں آویں شعلے اڑاتی ہوئی۔ یہ سن کر میرے چچا عامر نکلے اس کے مقابلہ کیلئے اور انہوں نے یہ رجز پڑھا: قَدْ عَلِمَتْ خَيْبَرُ اِنِّىْ عَامِرٌ شَاكُ السِّلَاحِ بَطَلٌ مُّغَافِرٌ ۔ یعنی خیبر جانتا ہے کہ میں عامر ہوں۔ پورا ہتھیار بند لڑائی میں گھسنے والا۔ پھر دونوں کا ایک ایک وار ہوا تو مرحب کی تلوار میرے چچا عامر کی ڈھال پر پڑی اور عامر

فَاخْتَلَفَ ضَرْبَتَيْنِ فَوَقَعَ سَيْفُ مُرَحْبٍ فِيْ تُرْسِ عَامِرٍ وَذَهَبَ عَامِرٌ يَسْفُلُ لَهٗ فَرَجَعَ سَيْفُهٗ عَلٰى نَفْسِهٖ فَقَطَعَ اَكْحَلَهٗ وَكَانَتْ فِيْهَا نَفْسُهٗ قَالَ سَلَمَةُ فَخَرَجْتُ فَاِذَا نَفَرٌ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُوْنَ بَطَلَ عَمَلُ عَامِرٍ قَتَلَ نَفْسَهٗ قَالَ فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَبْكِيْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بَطَلَ عَامِرٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ ذٰلِكَ قَالَ قُلْتُ نَاسٌ مِنْ اَصْحَابِكَ قَالَ كَذَبَ مَنْ قَالَ ذٰلِكَ بَلْ لَهٗ اَجْرُهٗ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ اَرْسَلَنِيْ اِلٰى عَلِيٍّ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَهُوَ اَرْمَدُ فَقَالَ لَاُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ رَجُلًا يُّحِبُّ اللّٰهَ تَعَالٰى رَسُوْلَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْيُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ قَالَ فَاَتَيْتُ عَلِيًّا رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَجِئْتُ بِهٖ اَقُوْدُهٗ وَهُوَ اَرْمَدُ حَتّٰى اَتَيْتُ بِهٖ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَسَقَ فِيْ عَيْنَيْهِ فَبَرَأَ وَاَعْطَاهُ الرَّايَةَ فَخَرَجَ مُرَحَّبٌ فَقَالَ قَدْ عَلِمَتْ خَيْبَرُ اَنِّيْ مُرَحَّبٌ شَاكِي السَّلَاحِ بَطَلٌ مُجَرَّبٌ اِذَا الْحُرُوْبُ اَقْبَلَتْ تَلَهَّبُ فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَا الَّذِيْ سَمَّتْنِيْ اُمِّيْ حَيْدَرَهْ كَلَيْثِ غَابَاتٍ كَرِيْهِ الْمَنْظَرَةِ اُوَفِّيْهِمْ بِالصَّاعِ كَيْلَ السَّنْدَرَةَ قَالَ فَضَرَبَ رَاْسَ مَرَحَّبٍ فَقَتَلَهٗ ثُمَّ كَانَ الْفَتْحُ عَلٰى يَدَيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

نے نیچے سے وار کرنا چاہا تو ان کی تلوار انہی کو آ لگی اور شہ رگ کٹ گئی اسی سے مر گئے۔ سلمہ نے کہا پھر میں نکلا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چند اصحاب کو دیکھا وہ کہہ رہے ہیں عامر کا عمل لغو ہو گیا اس نے اپنے تئیں آپ مار ڈالا۔ یہ سن کر میں رسول اللہؐ کے پاس آیا روتا ہوا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! عامر کا عمل لغو ہو گیا۔ آپؐ نے فرمایا کون کہتا ہے۔ میں نے کہا آپؐ کے بعض اصحاب کہتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا جھوٹ کہا جس نے کہا بلکہ اس کو دوہرا ثواب ہے پھر رسول اللہؐ نے مجھ کو حضرت علیؓ کے پاس بھیجا ان کی آنکھیں دکھ رہی تھیں۔ آپؐ نے فرمایا میں ایسے شخص کو نشان دوں گا جو دوست رکھتا ہے اللہ اور اس کے رسول کو یا اللہ تعالیٰ اور رسول اس کو دوست رکھتے ہیں (ابن ہشام کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ اللہ تعالیٰ فتح دے گا اس کے ہاتھوں پر اور وہ بھاگنے والا نہیں۔) سلمہ نے کہا پھر میں حضرت علیؓ کے پاس گیا اور ان کو لایا کھینچتا ہوا ان کی آنکھیں دکھ رہی تھیں یہاں تک کہ رسول اللہؐ کے پاس لے آیا۔ آپؐ نے ان کی آنکھوں میں اپنا تھوک ڈال دیا وہ اسی وقت اچھے ہو گئے۔ پھر آپؐ نے ان کو نشان دیا اور مرحب نکلا اور کہنے لگا: قَدْ عَمِلَتْ خَيْبَرُ اِنِّيْ مُرَحَّبٌ شَاكِ السِّلَاحِ بَطَلٌ مُّجَرَّبٌ - اِذَا الْحُرُوْبُ اَقْبَلَتْ تَلَهَّبُ -حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کے جواب میں یہ کہا: اَنَا الَّذِيْ سَمَّتْنِيْ اُمِّيْ حَيْدَرَهْ - كَلَيْثِ غَابَاتٍ كَرِيْهِ الْمَنْظَرِ اُوَفِّيْهِمْ بِالصَّاعِ كَيْلَ السَّنْدَرَةَ- یعنی میں وہ ہوں کہ میری ماں نے میرا نام حیدر رکھا۔ مثل اس شیر کے جو جنگلوں میں ہوتا ہے (یعنی شیر ببر) نہایت ڈراونی صورت (کہ اسکے دیکھنے سے خوف پیدا ہو) میں لوگوں کو ایک صاع کے بدلے سندرہ دیتا ہوں۔ (سندرہ صاع سے بڑا پیمانہ ہے یعنی وہ تو میرے اوپر ایک خفیف حملہ کرتے ہیں اور میں ان کا کام ہی تمام کر دیتا ہوں) پھر حضرت علیؓ نے مرحب کے سر پر ایک ضرب لگائی اور وہ اسی وقت جہنم کو روانہ ہوا بعد اسکے اللہ نے فتح دی انکے ہاتھوں پر۔

تشریح ۞ حیدر کہتے ہیں شیر کو اور جب حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیدا ہوئے تھے تو ان کی ماں نے ان کا نام اسد رکھا تھا، اسد کہتے ہیں شیر کو اور مرحب نے خواب میں دیکھا تھا کہ ایک شیر آیا اور اسے مار ڈالا تو حضرت علیؓ نے یہ ذکر کیا تا کہ اس کے دل میں ڈر پیدا ہو اور بعض علماء نے کہا ہے کہ حضرت علیؓ کی ماں نے جب وہ پیدا ہوئے تو ان کا نام اسد رکھا جو ان کے نانا کا نام تھا اسد بن ہشام بن عبد مناف اور ابو طالب سفر میں تھے جب

لوٹ کر آئے تو انہوں نے علیؓ نام رکھا اور اسد کو حیدر کہتے ہیں کیونکہ وہ سخت اور غلیظ ہوتا ہے حیدر حادر سے اور حادر کے معنی سخت اور پر زور مراد حضرت علیؓ کی یہ ہے کہ میں شیر کی مانند جرأت اور قوت اور بہادری رکھتا ہوں تیری کیا حقیقت ہے۔

سیرۃ ابن ہشام میں باسناد ابو رافع سے جو مولیٰ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے روایت کی ہے کہ ہم حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تھے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو اپنا نشان دے کر قلعہ فتح کرنے کیلئے بھیجا، حضرت علی جب قلعہ کے قریب پہنچے، تو قلعہ والے باہر نکلے اور انہوں نے لڑنا شروع کیا، ایک یہودی نے ان پر وار کیا اور ان کی سپر گرا دی۔ انہوں نے ایک دروازہ جو قلعہ کے پاس پڑا تھا اٹھا لیا اور اس کو سپر کر لیا پھر وہ دروازہ لڑائی فتح ہونے تک ان کے ہاتھ ہی میں رہا۔ جب لڑائی سے فارغ ہوئے تو انہوں نے وہ دروازہ پھینک دیا۔ ابو رافع نے کہا میں اور سات آدمی اور تھے انہوں نے کوشش کی اس دروازہ کو الٹنے کی تو نہ الٹ سکے۔ سبحان اللہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی طاقت اور شجاعت اور ہمت اللہ داد تھی۔ بڑے بڑے بہادروں کو جن کا عرب میں شہرہ تھا، حضرت علیؓ نے بڑی آسانی سے مار لیا اور لوگ تعجب میں رہ گئے۔ نووی نے کہا صحیح یہ ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مرحب کو قتل کیا اور بعض نے یہ کہا ہے کہ مرحب کو محمد بن مسلمہ نے قتل کیا۔ ابن عبدالبر نے اپنی کتاب درر فی مختصر السیر میں لکھا ہے کہ ابن اسحاق نے کہا کہ مرحب کے قاتل محمد بن مسلمہ تھے اور لوگوں نے کہا کہ قاتل اس کے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ ابن عبدالبر نے کہا ہمارے نزدیک یہی صحیح ہے۔ پھر روایت کیا انہوں نے اپنی اسناد سے سلمہ بن بریدہ سے۔ ایسا ہی ابن اثیر نے کہا صحیح قول جس پر اکثر اہلحدیث اور اہل سیر متفق ہیں یہ ہے کہ مرحب کے قاتل حضرت علیؓ تھے راضی ہو اللہ تعالیٰ ان سے انتہیٰ۔ سیرۃ ابن ہشام میں ہے کہ ابن اسحاق نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے عبداللہ بن سہل نے انہوں نے سنا جابر بن عبداللہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کون نکلتا ہے مرحب سے لڑنے کیلئے۔ محمد بن مسلمہ نے کہا میں جاؤں گا کل میرا بھائی مارا گیا ہے اور قسم اللہ کی مجھے جوش آ رہا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اچھا جا اور دعا کی یا اللہ محمد بن مسلمہ کی مدد کر۔ جب ایک دوسرے سے نزدیک ہوئے تو ایک درخت بیچ میں آ گیا اور ہر ایک اس درخت کی آڑ لینے لگا اپنے مقابل کے حملہ سے لیکن ہر ایک نے تلوار سے اس درخت کو کاٹنا شروع کیا یہاں تک کہ دونوں کھل گئے آمنے سامنے اور اس درخت کی صرف جڑ کھڑی رہ گئی پھر مرحب نے محمد پر حملہ کیا انہوں نے سپر پر روکا لیکن تلوار سپر پر گھس گئی اور اسی میں اٹک رہی۔ پھر محمد نے ایک ضرب لگائی اور مرحب مارا گیا۔ ابن اسحاق نے کہا مرحب کے بعد اس کا بھائی یاسر نکلا اور اس نے پکارا کون آتا ہے مجھ سے لڑنے کو۔ زبیر بن عوام حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پھوپھی زاد بھائی اس کے مقابلہ کو نکلے صفیہ بنت عبدالمطلب زبیر کی ماں نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ وہ میرے بیٹے کو مار ڈالے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نہیں تیرا بیٹا اللہ چاہے تو اس کو مار ڈالے گا۔ پھر ایسا ہی ہوا کہ زبیر نے اس مردود کو واصل جہنم کیا۔ نووی نے کہا اس حدیث میں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چار معجزے منقول ہیں ایک تو حدیبیہ کا پانی بڑھ جانا، دوسرے حضرت علیؓ کی آنکھ دفعتاً اچھی ہو جانا، تیسرے خبر دینا حضرت علیؓ کے فتح کی جیسے دوسری روایت میں بتصریح موجود ہے چوتھی خبر دینا کہ وہ لٹیرے اب عطفان میں ہیں۔ انتہیٰ۔

عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ بِطُوْلِهِ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ۔ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ: ﴿وَهُوَ الَّذِىْ كَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ﴾ الْاٰيَةِ

باب: آیت وَهُوَ الَّذِىْ كَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ کے اُترنے کا بیان

٤٦٧٩ : عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَّضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى

۴۶۷۹: انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے اسی (۸۰)

عَنْهُ اَنَّ ثَمَانِيْنَ رَجُلًا مِّنْ اَهْلِ مَكَّةَ هَبَطُوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ جَبَلِ التَّنْعِيْمِ مُتَسَلِّحِيْنَ يُرِيْدُوْنَ غِرَّةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ اَصْحَابِهٖ فَاَخَذَهُمْ سَلْمًا فَاسْتَحْيَاهُمْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ : ﴿وَهُوَ الَّذِىْ كَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَ اَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ بَعْدِ اَنْ اَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ﴾ [الفتح : ٢٤]

آدمی مکہ والے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوپر اترے تنعیم کے پہاڑ سے، وہ چاہتے تھے آپ ﷺ کو دھوکا دیں اور غفلت میں حملہ کریں۔ پھر آپ ﷺ نے ان کو پکڑ لیا اور قید کیا بعد اس کے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چھوڑ دیا تب اللہ تعالیٰ نے اس آیت کو اتارا: وَ هُوَ الَّذِىْ كَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ یعنی اللہ وہ ہے جس نے روکا ان کے ہاتھوں کو تم سے (اور ان کا فریب کچھ نہ چلا) اور تمہارے ہاتھوں کو ان سے (تم نے ان کو قتل نہ کیا) مکہ کی سرحد میں تمہارے فتح ہو جانے کے بعد ان پر۔

بَابُ غَزْوَةِ النِّسَاءِ مَعَ الرِّجَالِ

باب: عورتوں کا مردوں کے ساتھ لڑائی میں شریک ہونا

٤٦٨٠ : عَنْ اَنَسٍ اَنَّ اُمَّ سُلَيْمٍ اتَّخَذَتْ يَوْمَ حُنَيْنٍ خَنْجَرًا فَكَانَ مَعَهَا فَرَاٰهَا اَبُوْطَلْحَةَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذِهٖ اُمُّ سُلَيْمٍ مَعَهَا خِنْجَرٌ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هٰذَا الْخِنْجَرُ قَالَتِ اتَّخَذْتُهٗ اِنْ دَنٰى مِنِّىْ اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ بَقَرْتُ بِهٖ بَطْنَهٗ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْحَكُ قَالَتْ يَا رَسُوْلُ اللّٰهِ اُقْتُلْ مَنْ بَعْدَنَا مِنَ الطُّلَقَاءِ انْهَزَمُوْا بِكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَآ اُمَّ سُلَيْمٍ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ قَدْ كَفٰى وَ اَحْسَنَ۔

۴۶۸۰: انسؓ سے روایت ہے ام سلیم (ان کی ماں) نے حنین کے دن ایک خنجر لیا، وہ ان کے پاس تھا، یہ ابوطلحہ نے دیکھا تو عرض کیا یا رسول اللہ! یہ ام سلیم ہے اور ان کے پاس ایک خنجر ہے۔ آپؐ نے پوچھا یہ خنجر کیسا ہے۔ ام سلیم نے کہا یا رسول اللہ! اگر کوئی مشرک میرے پاس آئے گا تو اس خنجر سے اس کا پیٹ پھاڑ ڈالوں گی۔ یہ سن کر رسول اللہ ہنسے۔ پھر ام سلیم نے کہا یا رسول اللہ! ہمارے سوا جو لوگ جھوٹے ہیں (فتح مکہ کے روز ان کو مار ڈالئے انہوں نے شکست پائی۔ آپ سے (اس وجہ سے مسلمان ہو گئے اور دل سے مسلمان نہیں ہوئے) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے ام سلیم کافروں کے شر کو اللہ تعالیٰ کفایت کر گیا اور اس نے ہم پر احسان کیا (اب تیرے خنجر باندھنے کی ضرورت نہیں)۔

٤٦٨١ : عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فِىْ قِصَّةِ اُمِّ سُلَيْمٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَ حَدِيْثِ ثَابِتٍ۔

۴۶۸۱: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٤٦٨٢ : عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَغْزُوْ بِاُمِّ سُلَيْمٍ وَنِسْوَةٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ مَعَهٗ اِذَا غَزَا فَيَسْقِيْنَ الْمَآءَ وَيُدَاوِيْنَ الْجَرْحٰى۔

۴۶۸۲: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ام سلیم اور چند انصار کی عورتوں کو جہاد میں اپنے ساتھ رکھتے تھے، وہ پانی پلاتیں اور زخمیوں کی دوا کرتیں۔

تشریح ۞ نوویؒ نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ عورتوں کو جہاد میں نکلنا درست ہے اور ان سے کام لینا پانی پلانے یا دوا کرنے وغیرہ کا درست ہے اور یہ دوا وہ اپنے محرموں کی کریں یا خاوند کی اور غیروں کی بھی کر سکتی ہیں بشرطیکہ بے ضرورت بدن نہ لگے اور ضرورت کی جگہ جائز ہے انتہیٰ۔

٤٦٨٣ : عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ اُحُدٍ اِنْهَزَمَ

۴۶۸۳: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جب احد کا

نَاسٌ مِّنَ النَّاسِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ اَبُوْطَلْحَةَ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُجَوِّبٌ عَلَيْهِ بِحَجَفَةٍ قَالَ وَ كَانَ اَبُوْ طَلْحَةَ رَجُلًا رَّامِيًا شَدِيْدَ النَّزْعِ وَكَسَرَ يَوْمَئِذٍ قَوْسَيْنِ اَوْثَلَاثًا قَالَ فَكَانَ الرَّجُلُ يَمُرُّ مَعَهُ الْجَعْبَةُ مِنَ النَّبْلِ فَيَقُوْلُ انْثُرْهَا لِاَبِيْ طَلْحَةَ قَالَ وَ يُشْرِفُ نَبِيُّ اللّٰهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ اِلَى الْقَوْمِ فَيَقُوْلُ اَبُوْ طَلْحَةَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ بِاَبِيْ اَنْتَ وَ اُمِّيْ لَا تُشْرِفْ لَا يُصِبْكَ سَهْمٌ مِّنْ سِهَامِ الْقَوْمِ نَحْرِيْ دُوْنَ نَحْرِكَ قَالَ وَ لَقَدْ رَاَيْتُ عَائِشَةَ بِنْتَ اَبِيْ بَكْرٍ وَ اُمَّ سُلَيْمٍ وَاَنَّهُمَا لَمُشَمِّرَتَانِ اَرٰى خَدَمَ سُوْقِهِمَا تَنْقُلَانِ الْقِرَبَ عَلٰى مُتُوْنِهِمَا ثُمَّ تُفْرِغَانِهِ فِيْ اَفْوَاهِهِمْ ثُمَّ تَرْجِعَانِ فَتَمْلَآنِهَا ثُمَّ تَجِيْئَانِ تُفْرِغَانِهِ فِيْ اَفْوَاهِ الْقَوْمِ وَلَقَدْ وَقَعَ السَّيْفُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْ اَبِيْ طَلْحَةَ اِمَّا مَرَّتَيْنِ اِمَّا ثَلَاثًا مِنَ النُّعَاسِ۔

دن ہوا تو چند لوگوں نے شکست پا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چھوڑ دیا اور ابوطلحہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے تھے اور سپر کا اوٹ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کیے ہوئے تھے اور ابوطلحہ بڑے تیر انداز تھے، ان کی اس دن دو یا تین کمانیں ٹوٹ گئیں تو جب کوئی شخص تیروں کا ترکش لے کر نکلتا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس سے فرماتے ''یہ تیر رکھ دے ابوطلحہ کے لیے۔'' اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گردن اٹھا کر کافروں کو دیکھتے تو ابوطلحہ کہتے اے نبی اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گردن مت اٹھائیے ایسا نہ ہو کہ کافروں کا کوئی تیر آپ ﷺ کے لگ جاوے، میرا گلا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گلے کے برابر رہے (یعنی ابوطلحہ نے اپنا گلا آگے کیا تھا اگر کوئی تیر وغیرہ آوے تو مجھ کو لگے۔ انس نے کہا میں نے حضرت عائشہ بنت ابی بکرؓ اور ام سلیمؓ کو دیکھا، وہ دونوں کپڑے اٹھائے ہوئے تھیں (جیسے کام کے وقت کوئی اٹھاتا ہے) اور میں ان کی پنڈلی کی پازیب کو دیکھ رہا تھا۔ وہ دونوں مشکیں لاتی تھیں اپنی پیٹھ پر، پھر ڈال دیتیں ان کو لوگوں کے منہ میں پھر جاتیں اور بھر کر لاتیں پھر لوگوں کے منہ ڈالتیں اور ابوطلحہؓ کے سامنے دو تین بار تلوار گر پڑی اونگھ سے۔

تشریح: اس سے ابوطلحہ کی جان نثاری اور وفاداری بے حد ثابت ہوتی ہے۔ سیرۃ ابن ہشام میں ہے کہ ابودجانہ نے اپنی پیٹھ کافروں کی طرف کر کے آپ ﷺ پر آڑ کر لی تھی اور تیر ان کی پیٹھ پر برابر پڑ رہے تھے۔ اور سعد بن ابی وقاص بھی کافروں کو تیر مار رہے تھے اور رسول اللہ ﷺ ان کو تیر دیتے جاتے تھے اور فرماتے جاتے تھے مارا اے سعد فدا ہوں تجھ پر ماں باپ میرے اور جناب رسول اللہ ﷺ خود بھی اپنی کمان سے تیر مار رہے تھے یہاں تک کہ اس کا ایک کنارہ ٹوٹ گیا پھر وہ کمان قتادہ بن النعمان نے لے لی، ان کے پاس رہی اور قتادہ کی آنکھ کافروں کی ضرب سے نکل کر رخسارے پر گری، رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے اس کو اپنی جگہ کر دیا وہ بالکل درست ہوگئی بلکہ اس آنکھ سے خوب دکھائی دیتا انتہی۔

اُحد کے دن تک حجاب کا حکم نہیں اترا تھا تو دیکھنے میں کوئی قباحت نہ تھی یا یہ کہ انہوں نے قصداً نہیں دیکھا بلکہ ان کی نظر پڑ گئی۔

بَابُ النِّسَاءِ الْغَازِيَاتِ يُرْضَخُ لَهُنَّ وَلَا يُسْهَمُ وَالنَّهْيُ عَنْ قَتْلِ صِبْيَانِ اَهْلِ الْحَرْبِ

باب: جو عورتیں جہاد میں شریک ہوں ان کو انعام ملے گا اور حصہ نہیں ملے گا اور بچوں کو قتل کرنا منع ہے

٤٦٨٤ : عَنْ يَزِيْدَ بْنِ هُرْمُزَ اَنَّ نَجْدَةَ كَتَبَ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يَسْاَلُهُ عَنْ خَمْسِ خِلَالٍ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا لَوْ لَا اَنْ اَكْتُمَ عِلْمًا مَّا كَتَبْتُ اِلَيْهِ كَتَبَ اِلَيْهِ نَجْدَةُ اَمَّا بَعْدُ فَاَخْبِرْنِيْ هَلْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْزُوْا بِالنِّسَآءِ وَ هَلْ كَانَ يَضْرِبُ لَهُنَّ بِسَهْمٍ وَّ هَلْ كَانَ يَقْتُلُ الصِّبْيَانَ وَ مَتٰى يَنْقَضِيْ يُتْمُ الْيَتِيْمِ وَ عَنِ الْخُمْسِ لِمَنْ هُوَ فَكَتَبَ اِلَيْهِ ابْنُ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا كَتَبْتَ تَسْاَلُنِيْ هَلْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْزُوْا بِالنِّسَآءِ وَقَدْ كَانَ يَغْزُوْبِهِنَّ فَيُدَا وِيْنَ الْجَرْحٰى وَ يُحْذَيْنَ مِنَ الْغَنِيْمَةِ وَ اَمَّا بِسَهْمٍ فَلَمْ يَضْرِبْ لَهُنَّ وَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَقْتُلُ الصِّبْيَانَ فَلَا تَقْتُلِ الصِّبْيَانَ وَ كَتَبْتَ تَسْئَلُنِيْ مَتٰى يَنْقَضِيْ يُتْمُ الْيَتِيْمِ فَلَعَمْرِيْ اِنَّ الرَّجُلَ لَتَنْبُتُ لِحْيَتُهٗ وَ اِنَّهٗ لَضَعِيْفُ الْاَخْذِ لِنَفْسِهٖ ضَعِيْفُ الْعَطَاءِ مِنْهَا فَاِذَا اَخَذَ لِنَفْسِهٖ مِنْ صَالِحِ مَا يَاْخُذُ النَّاسُ فَقَدْ ذَهَبَ عَنْهُ الْيُتْمُ وَ كَتَبْتَ تَسْاَلُنِيْ عَنِ الْخُمْسِ لِمَنْ هُوَ وَ اِنَّا كُنَّا نَقُوْلُ هُوَ لَنَا فَاَبٰى عَلَيْنَا قَوْمُنَا ذَاكَ۔

۴۶۸۴: یزید بن ہرمز سے روایت ہے نجدہ (حروری خارجیوں کے سردار) نے عبداللہ بن عباسؓ کو لکھا پانچ باتیں پوچھیں۔عبداللہ بن عباسؓ نے کہا اگر علم کے چھپانے کی سزا نہ ہوتی تو میں اس کو جواب نہ لکھتا (کیونکہ وہ مردود خارجی بدعتیوں کا سردار تھا اور حضرتؐ نے ان کی شان میں فرمایا کہ وہ دین میں سے ایسا نکل جاویں گے جیسے تیر شکار سے پار ہو جاتا ہے) نجدہ نے یہ لکھا تھا بعد حمد وصلوۃ کے تم بتلاؤ کیا رسول اللہ ﷺ جہاد میں عورتوں کو ساتھ رکھتے تھے اور کیا ان کو کوئی حصہ دیتے تھے (غنیمت کے مال میں سے) اور کیا آپ ﷺ بچوں کو بھی مارتے تھے اور یتیم کی کب یتیمی ختم ہوتی ہے اور خمس کس کا ہے۔عبداللہ بن عباسؓ نے جواب لکھا تو نے لکھا مجھ سے پوچھتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ جہاد میں عورتوں کو ساتھ رکھتے تھے تو بے شک ساتھ رکھتے تھے، وہ دوا کرتی تھیں زخمیوں کی، اور ان کو کچھ انعام ملتا اور حصہ تو ان کا نہیں لگایا گیا (ابوحنیفہ اور ثوری اور لیث اور شافعی اور جمہور علماء کا یہی قول ہے لیکن اوزاعی کے نزدیک عورت کا حصہ لگایا جائے گا اگر وہ لڑے یا زخمیوں کا علاج کرے اور مالک کے نزدیک اس کو انعام بھی نہ ملے گا، اور یہ دونوں مذہب مردود ہیں اس حدیث صحیح سے) اور رسول اللہ ﷺ بچوں کو (کافروں کے) نہیں مارتے تھے تو بھی بچوں کو مت ماریو (اسی طرح عورتوں کو لیکن اگر بچے اور عورتیں لڑیں تو ان کا مارنا جائز ہے) اور تو نے لکھا مجھ سے پوچھتا ہے کہ یتیم کی یتیمی کب ختم ہوتی ہے تو قسم میری عمر دینے والے کی بعض آدمی ایسا ہوتا ہے کہ اس کی ڈاڑھی نکل آتی ہے پر وہ نہ لینے کا شعور رکھتا ہے نہ دینے کا (وہ یتیم ہے یعنی اس کا حکم یتیموں کا سا ہے) پھر جب اپنے فائدے کے لیے وہ اچھی باتیں کرنے لگے جیسے کہ لوگ کرتے ہیں تو اس کی یتیمی جاتی رہی۔اور تو نے لکھا مجھ سے پوچھتا ہے خمس کو، کس کا ہے تو ہم تو یہ کہتے تھے کہ خمس ہمارے لیے ہے پر ہماری قوم نے نہ مانا۔

تشریح ۞ نوویؒ نے کہا مراد اس سے یتیمی کا حکم ہے ورنہ یتیمی بلوغ سے جاتی رہتی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نہیں ہے یتیمی بعد احتلام کے اور اس میں دلیل ہے شافعی اور مالک اور جمہور علماء کی کہ یتیمی کا حکم بلوغ سے نہیں جاتا اور نہ سن زیادہ ہونے سے بلکہ یہ ضرور ہے کہ لین دین میں ہوشیار ہو جاوے۔اور ابوحنیفہؒ نے کہا جب وہ پچیس برس کا ہو جاوے تو اس کا مال اس کے سپرد کر دیں کیونکہ اس عمر میں آدمی دادا ہو سکتا ہے اب بھی اگر عقل نہ آوے تو کب آوے گی انتہی مع زیادہ۔

نوویؒ نے کہا مراد خمس ہے خمس کا جو قرآن سے حق ہے ذوالقربےٰ کا اور علماء نے اس میں اختلاف کیا ہے شافعی کا وہی قول ہے جو ابن عباسؓ کا ہے کہ وہ ذوالقربےٰ کا حق ہے یعنی بنی ہاشم اور بنی مطلب کا اور قوم سے مراد امرائے بنوامیہ ہیں جنہوں نے یہ خمس بھی حضرت ﷺ کے عزیزوں اور سیدوں کو نہ دیا آپ دبا لیا۔

٤٦٨٥ : عَنْ يَزِيْدَ بْنِ هُرْمُزَ اَنَّ نَجْدَةَ كَتَبَ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْاَلُهُ عَنْ خِلَالٍ بِمِثْلِ حَدِيْثِ سُلَيْمَانَ ابْنِ بِلَالٍ غَيْرَ اَنَّ فِيْ حَدِيْثِ حَاتِمٍ وَّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَقْتُلُ الصِّبْيَانَ فَلَا تَقْتُلِ الصِّبْيَانَ اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ تَعْلَمُ مَا عَلِمَ الْخَضِرُ مِنَ الصَّبِيِّ الَّذِيْ قَتَلَ وَزَادَ اِسْحَاقُ فِيْ حَدِيْثِهٖ عَنْ حَاتِمٍ وَّ تُمَيِّزَ الْمُؤْمِنَ فَتَقْتُلَ الْكَافِرَ وَتَدَعَ الْمُؤْمِنَ۔

۴۶۸۵: یزید بن ہرمز سے روایت ہے نجدہ نے ابن عباس کو لکھا ان سے پوچھتا تھا کئی باتیں' بیان کیا حدیث کو، اسی طرح اس روایت میں یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لڑکوں کو نہیں مارتے تھے تو بھی لڑکوں کو مت مار مگر تجھ کو ایسا علم ہو جیسے حضرت خضر علیہ السلام کو تھا جب انہوں نے ایک لڑکے کو مار ڈالا تھا۔ اسحاق کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ تو تمیز کرے مومن کی پھر قتل کرے کافر کو اور چھوڑ دیوے مومن کو) یعنی تو پہچان لیوے کہ کونسا بچہ بڑا ہو کر مومن ہو گا اور کون سا کافر۔ اور یہ محال ہے اس لیے قتل بھی بچوں کا ناجائز ہے۔)

تشریح ۞ اور ظاہر ہے کہ حضرت خضر نے یہ کام اپنی رائے سے نہیں کیا تھا کیوں کہ خود قرآن میں موجود ہے وما فعلته عن امری بلکہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے تھا اور تجھ کو یہ حکم پہنچ نہیں سکتا پس لڑکوں کا قتل کرنا بھی تجھ کو ناجائز ہے۔

٤٦٨٦ : عَنْ يَزِيْدَ بْنِ هُرْمُزَ قَالَ كَتَبَ نَجْدَةُ ابْنُ عَامِرٍ الْحَرُوْرِيُّ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَسْاَلُهُ عَنِ الْعَبْدِ وَالْمَرْاَةِ يَحْضُرَانِ الْمَغْنَمَ هَلْ يُقْسَمُ لَهُمَا وَ عَنْ قَتْلِ الْوِلْدَانِ وَ عَنِ الْيَتِيْمِ مَتٰى يَنْقَطِعُ عَنْهُ الْيُتْمُ وَعَنْ ذَوِي الْقُرْبٰى مَنْ هُمْ فَقَالَ لِيَزِيْدَ اكْتُبْ اِلَيْهِ فَلَوْ لَا اَنْ يَقَعَ فِيْ اُحْمُوْقَةٍ مَّا كَتَبْتُ اِلَيْهِ اكْتُبْ اِنَّكَ كَتَبْتَ تَسْاَلُنِيْ عَنِ الْمَرْاَةِ وَالْعَبْدِ يَحْضُرَانِ الْمَغْنَمَ هَلْ يُقْسَمُ لَهُمَا شَيْءٌ وَّ اِنَّهٗ لَيْسَ لَهُمَا شَيْءٌ اِلَّا اَنْ يُّحْذَيَا وَكَتَبْتَ تَسْاَلُنِيْ عَنْ قَتْلِ الْوِلْدَانِ وَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَقْتُلْهُمْ وَ اَنْتَ لَا تَقْتُلْهُمْ اِلَّا اَنْ تَعْلَمَ مِنْهُمْ مَّا عَلِمَ

۴۶۸۶: یزید بن ہرمز سے روایت ہے نجدہ بن عامر حروری نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو لکھا پوچھتا تھا ان سے کہ غلام اور عورت اگر جہاد میں شریک ہوں تو ان کو حصہ ملے گا یا نہیں اور بچوں کا قتل کیسا ہے اور بچوں کی یتیمی کب ختم ہوتی ہے اور ذوالقربیٰ (جن کا ذکر قرآن شریف میں ہے کہ پانچویں حصہ میں سے ان کو دیا جاوے گا) کون ہیں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے یزید سے کہا تو لکھ جواب اس کو اور اگر وہ حماقت میں پڑنے والا نہ ہوتا تو میں اس کو جواب نہ لکھتا (یعنی مجھ کو اس بات کا خیال ہے کہ اگر میں ان مسئلوں کا جواب اس کو نہ دوں تو وہ شرع کے خلاف حماقت کی بات نہ کر بیٹھے) لکھ یہ کہ تو نے مجھ کو لکھ کر پوچھا عورت اور غلام کو حصہ ملے گا یا نہیں، جب وہ جہاد میں شریک ہوں تو ان کو حصہ نہیں ملے گا البتہ انعام مل سکتا ہے (جتنا امام مناسب جانے۔ شافعیؒ اور ابوحنیفہؒ اور جمہور علماء کا یہی قول ہے اور مالک کے نزدیک غلام کو انعام بھی نہ ملے گا جیسے عورت کو اور حسنؒ اور ابن

صَاحِبُ مُوْسٰى عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ مِنَ الْغُلَامِ الَّذِىْ قَتَلَهٗ وَ كَتَبْتَ تَسْاَلُنِىْ عَنِ الْيَتِيْمِ مَتٰى يَنْقَطِعُ عَنْهُ اسْمُ الْيُتِيْمِ مَتٰى يَنْقَطِعُ عَنْهُ اسْمُ الْيُتْمِ وَ اِنَّهٗ لَا يَنْقَطِعُ عَنْهُ اِسْمُ الْيُتْمِ حَتّٰى يَبْلُغَ وَ يُوْنَسَ مِنْهُ رُشْدٌ وَّ كَتَبْتَ تَسْاَلُنِىْ عَنْ ذَوِ الْقُرْبٰى مِنهُمْ وَ اِنَّا زَعَمْنَا اَنَّا هُمْ فَاَبٰى ذٰلِكَ عَلَيْنَا قَوْمُنَا۔

سیرینؒ اور نخعیؒ اور حکمؒ کے نزدیک اگر غلام لڑے تو اس کو بھی حصہ دیں گے) اور تو نے لکھ کر پوچھا مجھ سے بچوں کے قتل کو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بچوں کو قتل نہیں کیا اور تو بھی مت کر مگر تجھے ایسا علم ہو جیسے حضرت موسیٰ کے ساتھ (حضرت خضرؑ) کو تھا۔ اور تو نے لکھ کر پوچھا یتیم کو اس کی یتیمی کب ختم ہوتی ہے تو یتیم کا نام اس سے نہ جاوے گا جب تک بالغ نہ ہو اور اس کو عقل نہ آئے اور تو نے لکھ کر پوچھا ذوالقربیٰ کو یہ ہم لوگ ہیں ہماری سمجھ میں پر ہماری قوم نے نہ مانا۔

٤٦٨٧ : عَنْ يَزِيْدَ بْنِ هُرْمُزَ قَالَ كَتَبَ نَجْدَةُ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ وَ سَاقَ الْحَدِيْثَ بِمِثْلِهٖ قَالَ اَبُوْ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ ابْنُ بِشْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ بِطُوْلِهٖ۔

۴۶۸۷: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٤٦٨٨ : عَنْ يَزِيْدَ بْنِ هُرْمُزَ قَالَ كَتَبَ نَجْدَةُ ابْنُ عَامِرٍ اِلَى بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فَشَهِدْتُّ ابْنَ عَبَّاسٍ حِيْنَ قَرَءَ كِتَابَهٗ وَ حِيْنَ كَتَبَ جَوَابَهٗ وَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَاللّٰهِ لَوْ لَآ اَنْ اَرُدَّهٗ عَنْ نَّتْنٍ يَّقَعُ فِيْهِ مَاكَتَبْتُ اِلَيْهِ وَلَا نُعْمَةَ عَيْنٍ قَالَ فَكَتَبَ اِلَيْهِ اِنَّكَ سَاَلْتَ عَنْ سَهْمِ ذِى الْقُرْبٰى الَّذِىْ ذَكَرَ اللّٰهُ مَنْ هُمْ وَ اِنَّا كُنَّا نَرٰى اَنْ قَرَابَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ هُمْ نَحْنُ فَاَبٰى ذٰلِكَ عَلَيْنَا قَوْمُنَا وَ سَاَلْتَ عَنِ الْيَتِيْمِ مَتٰى يَنْقَضِىْ يُتْمُهٗ وَاِنَّهٗ اِذَا بَلَغَ النِّكَاحَ وَ اُوْنِسَ مِنْهُ رُشْدٌ وَدُفِعَ اِلَيْهِ مَالُهٗ فَقَدِ انْقَضٰى يُتْمُهٗ وَ سَاَلْتَ هَلْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقْتُلُ مِنْ صِبْيَانِ الْمُشْرِكِيْنَ اَحَدًا فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَمْ يَكُنْ يَقْتُلُ مِنهُمْ اَحَدًا وَّ اَنْتَ فَلَا تَقْتُلْ مِنْهُمْ اَحَدًا اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ تَعْلَمُ

۴۶۸۸: یزید بن ہرمز سے روایت ہے نجدہ بن عامر نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لکھا میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس موجود تھا جب انہوں نے نجدہ کی کتاب پڑھی اور جب اس کا جواب لکھا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا قسم اللہ کی اگر مجھے یہ خیال نہ ہوتا کہ وہ نجاست میں گر جاوے گا (یعنی حماقت کی بات کر بیٹھے گا) تو میں اس کو جواب نہ لکھتا اور اللہ کرے اس کی آنکھ کبھی ٹھنڈی نہ ہو (یعنی اس کو خوشی نصیب نہ ہو) پھر یہ لکھا تو نے مجھ سے پوچھا ذوالقربیٰ کا حصہ جن کا ذکر اللہ تعالیٰ نے کیا ہے وہ کون ہیں تو ہم یہ خیال کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قرابت والے ہم لوگ ہیں لیکن ہماری قوم نے نہ مانا۔ اور تو نے پوچھا یتیم کی یتیمی کب ختم ہوتی ہے تو جب وہ نکاح کے قابل ہو جاوے اور اس کو عقل آ جاوے اور اس کا مال اس کے سپرد ہو جا ہے اس کی یتیمی ختم ہوگئی اور تو نے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مشرکوں کے بچوں کو مارتے تھے پھر رسول اللہ ﷺ مشرکوں کے کسی بچے کو نہیں مارتے تھے اور تو بھی مت مار البتہ اگر تجھے اتنا علم ہو

مِنْهُمْ مَا عَلِمَ الْخَضِرُ مِنَ الْغُلَامِ حِيْنَ قَتَلَهُ وَ سَأَلْتَ عَنِ الْمَرْاَةِ وَالْعَبْدِ هَلْ كَانَ لَهُمَا سَهْمٌ مَّعْلُوْمٌ اِذَا حَضَرُوْا الْبَاْسَ وَ اَنَّهُمْ لَمْ يَكُنْ لَّهُمْ سَهْمٌ مَّعْلُوْمٌ اِلَّا اَنْ يُّحْذَيَا مِنْ غَنَآئِمِ الْقَوْمِ۔

جیسے حضرت خضر علیہ السلام کو تھا اور جب انہوں نے لڑکے کو مارا تو خیر اور تو نے پوچھا عورت اور غلام کا کوئی حصہ لگے گا اگر وہ لڑائی میں شریک ہوں تو ان کو کوئی حصہ نہیں ملتا تھا مگر انعام کے طور پر غنیمت میں سے۔

٤٦٨٩ : عَنْ يَزِيْدَ بْنِ هُرْمُزَ قَالَ كَتَبَ نَجْدَةُ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَذَكَرَ بَعْضَ الْحَدِيْثِ وَ لَمْ يُتِمَّ الْقِصَّةَ كَاِتْمَامِ مَنْ ذَكَرْنَا حَدِيْثَهُمْ۔

۴۶۸۹: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

بَابُ عَدَدِ غَزَوَاتِ النَّبِيِّ ﷺ

باب: رسول اللہ ﷺ نے کتنے جہاد کئے

٤٦٩٠ : عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ الْاَنْصَارِيَّةِ قَالَتْ غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ سَبْعَ غَزَوَاتٍ اَخْلُفُهُمْ فِيْ رِحَالِهِمْ فَاَصْنَعُ لَهُمُ الطَّعَامَ وَاُدَاوِي الْجَرْحٰى وَاَقُوْمُ عَلَى الْمَرْضٰى۔

۴۶۹۰: ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ لڑائیوں میں رہی، میں مردوں کے ٹھہرنے کی جگہ میں رہتی اوران کا کھانا پکاتی اور زخمیوں کی دوا کرتی اور بیماروں کی خدمت کرتی۔

٤٦٩١ : عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ۔

۴۶۹۱: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٤٦٩٢ : عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ ابْنَ يَزِيْدَ خَرَجَ يَسْتَسْقِيْ بِالنَّاسِ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ اسْتَسْقٰى قَالَ فَلَقِيْتُ يَوْمَئِذٍ زَيْدَ بْنَ اَرْقَمَ قَالَ لَيْسَ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُ غَيْرُ رَجُلٌ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ كَمْ غَزَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تِسْعَ عَشْرَةَ فَقُلْتُ كَمْ غَزَوْتَ اَنْتَ مَعَهُ قَالَ سَبْعَ عَشْرَةَ غَزْوَةً قَالَ فَقُلْتُ فَمَا اَوَّلُ غَزْوَةٍ غَزَاهَا قَالَ ذَاتُ الْعُسَيْرِ اَوِالْعُشَيْرِ۔

۴۶۹۲: ابواسحاق سے روایت ہے عبداللہ بن یزید استسقا کی نماز کیلئے نکلے تو لوگوں کے ساتھ دو رکعتیں پڑھیں، پھر دعا مانگی، پانی کیلئے اس دن میں زید بن ارقم سے ملا میرے اوران کے بیچ میں صرف ایک شخص تھا۔ میں نے پوچھا ان سے رسول اللہؐ نے کتنے جہاد کئے ہیں۔ انہوں نے کہا اُنیس۔ میں نے پوچھا تم کتنے جہادوں میں آپؐ کے ساتھ شریک تھے۔ انہوں نے کہا سترہ میں۔ میں نے پوچھا پہلا جہاد کونسا تھا۔ انہوں نے کہا ذات العسر یا ذات العشیر (جو ایک مقام کا نام ہے، سیرۃ ابن ہشام میں اسکو غزوۃ العشیر ہ لکھا ہے اس میں لڑائی نہ ہوئی رسول اللہؐ عشیرہ تک جا کر مدینہ کو پلٹ آئے یہ واقعہ ۲ھ میں ہوا۔ ابن ہشام نے کہا کہ سب سے پہلے غزوہ دوان ہوا مدینہ میں آنے کے ایک سال کے اخیر پر اس میں بھی لڑائی نہیں ہوئی۔

٤٦٩٣ : عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ سَمِعَهُ مِنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ غَزَا تِسْعَ عَشْرَةَ غَزْوَةً وَحَجَّ بَعْدَ مَاهَاجَرَ حَجَّةً لَمْ يَحُجَّ غَيْرَهَا حَجَّةِ الْوَدَاعِ۔

۴۶۹۳: زید بن ارقم سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انیس جہاد کئے اور ہجرت کے بعد صرف ایک ہی حج کیا جسے حجۃ الوداع کہتے ہیں۔

٤٦٩٤ : عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ تِسْعَ عَشْرَةَ غَزْوَةً قَالَ جَابِرٌ لَمْ اَشْهَدْ بَدْرًا وَلَآ اُحُدًا مَّنَعَنِىْ اَبِىْ فَلَمَّا قُتِلَ عَبْدُ اللّٰهِ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَوْمَ اُحُدٍ لَمْ اَتَخَلَّفْ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِىْ غَزْوَةٍ قَطُّ۔

۴۶۹۴: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ انیس جہاد کئے اور میں بدر اور احد میں شریک نہ تھا، میرے باپ نے مجھے نہیں جانے دیا پھر جب میرے باپ مارے گئے احد کے دن تو میں کسی لڑائی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چھوڑ کر نہیں رہا۔

٤٦٩٥ : عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ غَزَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِسْعَ عَشْرَةَ غَزْوَةً قَاتَلَ فِىْ ثَمَانٍ مِّنْهُنَّ وَ لَمْ يَقُلْ اَبُوْبَكْرٍ مِّنْهُنَّ وَقَالَ فِىْ حَدِيْثِهٖ حَدَّثَنِىْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ۔

۴۶۹۵: بریدہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انیس جہاد کئے اور ان میں سے آٹھ میں لڑے۔

تشریح ۞ نوویؒ نے کہا اہل مغازی نے اختلاف کیا رسول اللہ ﷺ کے جہادوں کے شمار میں تو ابن سعد نے ان کا شمار مفصلاً بہ ترتیب ذکر کیا ہے اور ان کی تعداد ستائیس غزوہ اور چھپن سریہ تک پہنچتی ہے (سریہ وہ جس میں آپ ﷺ خود تشریف نہیں لے گئے) ان غزوات میں سے نو میں لڑائی ہوئی ہے وہ بدر اور احد اور مریسیع اور خندق اور قریظہ اور خیبر اور فتح اور حنین اور طائف ہیں اور بریدہ نے جو آٹھ بیان کئے تو شاید غزوہ فتح کو نکال ڈالا کیوں کہ ان کا مذہب امام شافعیؒ کا سا ہوگا جو کہتے ہیں مکہ صلحاً فتح ہوا اور باقی علماء یہ کہتے ہیں کہ مکہ بزور شمشیر فتح ہوا۔ (مترجم کہتا ہے باقی علماء کا قول صواب ہے اور یہی تاریخ سے ثابت ہوتا ہے۔)

٤٦٩٦ : عَنْ بُرَيْدَةَ اَنَّهٗ غَزَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّ عَشْرَةَ غَزْوَةً۔

۴۶۹۶: بریدہ سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ سولہ جہاد کئے۔

٤٦٩٧ : عَنْ سَلَمَةَ يَقُوْلُ غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ وَخَرَجْتُ فِيْمَا يَبْعَثُ مِنَ الْبُعُوْثِ تِسْعَ غَزَوَاتٍ مَرَّةً عَلَيْنَا اَبُوْبَكْرٍ وَمَرَّةً عَلَيْنَا اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ۔

۴۶۹۷: سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ سات جہاد کئے اور جو لشکر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھیجا کرتے تھے ان میں نو بار میں نکلا ایک بار تو ہمارے سردار ابوبکر تھے اور دوسری بار اسامہ بن زید تھے۔

٤٦٩٨ : عَنْ حَاتِمٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ فِىْ كِلْتَيْهِمَا سَبْعَ غَزَوَاتٍ

۴۶۹۸: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

بَابُ غَزْوَةِ ذَاتِ الرِّقَاعِ

٤٦٩٩: عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِیْ غَزَاةٍ وَنَحْنُ سِتَّةُ نَفَرٍ بَيْنَنَا بَعِيْرٌ نَعْتَقِبُهٗ قَالَ فَنَقِبَتْ اَقْدَمُنَا فَنَقِبَتْ قَدَمَایَ وَ سَقَطَتْ اَظْفَارِیْ فَكُنَّا نَلُفُّ عَلٰی اَرْجُلِنَا الْخِرَقَ فَسُمِّيَتْ غَزْوَةَ ذَاتِ الرِّقَاعِ لِمَا كُنَّا نُعَصِّبُ عَلٰی اَرْجُلِنَا مِنَ الْخِرَقِ قَالَ اَبُوْ بُرْدَةَ.

عَنْ فَحَدَّثَ اَبُوْمُوْسٰی بِهٰذَا الْحَدِيْثِ ثُمَّ كَرِهَ ذٰلِكَ قَالَ كَاَنَّهٗ كَرِهَ اَنْ يَّكُوْنَ شَيْئًا مِّنْ عَمَلِهٖ اَفْشَاهُ قَالَ اَبُوْاُسَامَةَ زَادَ نِیْ غَيْرُ بُرَيْدٍ وَاللّٰهُ يَجْزِیْ بِهٖ.

باب: ذات الرقاع کے جہاد کا بیان

۴۶۹۹: ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نکلے جہاد میں اور ہم چھ آدمیوں میں ایک اونٹ تھا، باری باری اس پر چڑھتے تھے، آخر ہمارے پاؤں زخمی ہو گئے تو میرے دونوں پاؤں زخمی ہو گئے اور ناخن گر پڑے ہم نے ان زخموں پر چیتھڑے لپیٹے، اس وجہ سے اس جہاد کا نام غزوہ ذات الرقاع ہوا کیونکہ ہم اپنے پاؤں پر رقاع یعنی چیتھڑے باندھتے تھے۔

ابوموسیٰ نے اس حدیث کو بیان کیا پھر برا جانا اس کا بیان کرنا کیونکہ ان کو ناگوار تھا اپنا عمل ظاہر کرنا۔ ابواسامہ نے کہا برید کے سوا دوسرے راویوں نے اس حدیث میں اتنا اور بڑھایا ہے کہ اللہ تعالیٰ بدلہ دے گا اس کا (یعنی ہماری محنت اور تکلیف کا)۔

بَابُ كَرَاهَةِ الْاِسْتِعَانَةِ فِی الْغَزْوِ بِكَافِرٍ اِلَّا لِحَاجَةٍ اَوْ كَوْنِهٖ حُسْنَ الرَّاْیِ فِی الْمُسْلِمِيْنَ

٤٧٠٠ : عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا قَالَتْ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ بَدْرٍ فَلَمَّا كَانَ بِحَرَّةِ الْوَبَرَةِ اَدْرَكَهٗ رَجُلٌ قَدْ كَانَ يُذْكَرُ مِنْهُ جُرْاَةٌ وَّ نَجْدَةٌ فَفَرِحَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ رَاَوْهُ فَلَمَّا اَدْرَكَهٗ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِئْتُ لِاَتَّبِعَكَ وَ اُصِيْبَ مَعَكَ قَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ قَالَ لَا قَالَ فَارْجِعْ فَلَنْ اَسْتَعِيْنَ بِمُشْرِكٍ قَالَتْ ثُمَّ مَضٰی حَتّٰی اِذَا

باب: کافر سے جہاد میں مدد لینا منع ہے مگر ضرورت سے جائز ہے

۴۷۰۰: ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بدر کی طرف نکلے جب حرۃ الوبرہ (جو مدینہ سے چار میل پر ہے) میں پہنچے تو ایک شخص ملا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جس کی بہادری اور اصالت کا شہرہ تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب اس کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملا تو اس نے کہا میں اس لیے آیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ چلوں اور جو ملے اس میں حصہ پاؤں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تجھے یقین ہے اللہ اور اس کے رسول کا۔ وہ بولا نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تو لوٹ جا میں مشرک کی مدد نہیں چاہتا پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چلے، جب شجرہ پہنچے تو وہ

كُنَّا بِالشَّجَرَةِ اَدْرَكَهُ الرَّجُلُ فَقَالَ لَهُ كَمَا قَالَ اَوَّلَ مَرَّةٍ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا قَالَ اَوَّلَ مَرَّةٍ قَالَ فَارْجِعْ فَلَنْ اَسْتَعِيْنَ بِمُشْرِكٍ قَالَ ثُمَّ رَجَعَ فَاَدْرَكَهُ بِالْبَيْدَآءِ فَقَالَ لَهُ كَمَا قَالَ اَوَّلَ مَرَّةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ قَالَ نَعَمْ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَانْطَلِقْ۔

شخص پھر آپ ﷺ سے ملا اور وہی کہا جو پہلے اس نے کہا تھا۔ آپؐ نے وہی فرمایا جو پہلے فرمایا تھا اور فرمایا کہ لوٹ جا میں مشرک کی مدد نہیں چاہتا۔ پھر وہ لوٹ گیا بعد اس کے پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملا بیداء میں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہی فرمایا تھا تو یقین رکھتا ہے اللہ اور اس کے رسول پر۔ اب وہ شخص بولا ہاں میں یقین رکھتا ہوں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تو خیر چل۔

تشریح ۞ نوویؒ نے کہا دوسری حدیث میں آیا ہے کہ آپ ﷺ نے صفوان بن امیہ سے مدد لی جنگ میں اور وہ مسلمان نہیں ہوئے تھے تو بعض علماء نے مطلقاً مشرک سے مدد لینے کو منع کیا ہے اور شافعی کا یہ قول ہے کہ اگر ضرورت ہو اور کافر خیر خواہ ہو مسلمانوں کا تو اس سے مدد لینا جائز ہے ورنہ مکروہ ہے اس صورت میں جب کافر لڑائی میں شریک ہو اور اس کو انعام ملے گا مالک اور شافعی اور ابوحنیفہ اور جمہور علماء کا یہی قول ہے اور زہری اور اوزاعی کے نزدیک اس کو حصہ ملے گا۔

کِتَابُ الْاِمَارَةِ

کتاب امارت (یعنی حکومت وسرداری) کے بیان میں

بَابُ النَّاسُ تَبَعٌ لِّقُرَيْشٍ وَّ الْخِلَافَةِ فِيْ قُرَيْشٍ

باب: خلیفہ قریش میں سے ہونا چاہئے

٤٧٠١ : عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَفِیْ حَدِيْثِ زُهَيْرٍ يَّبْلُغُ بِهِ النَّبِیَّ ﷺ وَقَالَ عَمْرٌو رِوَايَةً اِلنَّاس تَبَعٌ لِّقُرَيْش فِیْ هٰذَا الشَّاْنِ مُسْلِمُهُمْ وَكَافِرُهُمْ لِكَافِرِهِمْ۔

۴۷۰۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''لوگ تابع ہیں قریش کے سرداری میں مسلمان ان کا قریش کے مسلمان کا تابع ہے اور کافران کا قریش کے کافر کا تابع۔

٤٧٠٢ : عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْهُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَيْشٍ فِیْ هٰذَا الشَّانِ مُسْلِمُهُمْ تَبَعٌ لِّمُسْلِمِهِمْ وَكَافِرُهُمْ تَبَعٌ لِّكَافِرِهِمْ۔

۴۷۰۲: ہمام بن منبہ سے روایت ہے یہ وہ حدیثیں ہیں جو ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیان کیں، ان میں ایک یہ بھی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''لوگ تابع ہیں قریش کے خلافت میں مسلمان ان کے تابع ہیں قریش کے مسلمان کے اور کافر تابع ہیں قریش کے کافر کے۔''

٤٧٠٣ : عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسُ تَبَعٌ لِّقُرَيْشٍ فِی الْخَيْرِ وَالشَّرِّ۔

۴۷۰۳: جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''لوگ تابع ہیں قریش کے خیر اور شر میں۔''

٤٧٠٤ : عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَايَزَالُ هٰذَاالْاَمْرُ فِیْ قُرَيْشٍ مَابَقِیَ مِنَ النَّاسِ اثْنَانِ۔

۴۷۰۴: عبداللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''یہ کام یعنی خلافت ہمیشہ قریش میں رہے گی یہاں تک کہ دنیا میں دو ہی آدمی رہ جاویں۔''

تشریح ❀ نوویؒ نے کہا ان حدیثوں سے یہ نکلتا ہے کہ خلافت خاص ہے قریش سے اور جو قریشی نہ ہو اس کی خلافت درست نہیں ہے اور اس پر اجماع ہو چکا ہے صحابہ کے زمانے میں اسی طرح بعد ان کے اور جس نے مخالفت کی اس میں بدعتی ہو یا اور کوئی اس پر حجت تمام ہو گئی۔ احادیث صحیحہ سے قاضی عیاض علیہ الرحمۃ نے کہا قریشی ہونا شرط ہے خلافت کیلئے اور یہی مذہب ہے علماء کرام کا اور ابوبکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما

نے سقیفہ کے دن انصار سے یہی حدیث پیش کی اور اس کا کسی نے انکار نہیں کیا اور یہ ان مسائل میں سے ہے جن پر علماء نے اجماع کیا اور کسی سلف سے کوئی قول یا فعل اس کے خلاف منقول نہیں ہے نہ اور بعد کے کسی عالم سے اور نظام اور چند خوارج نے یہ کہا ہے کہ غیر قریشی کی خلافت جائز ہے۔ اور ضرار بن عمرو نے کہا ہے کہ غیر قریشی کو مقدم کریں گے قریشی پر تا کہ اس کا اتارنا آسان ہو اگر ضرورت پڑے پر یہ دونوں قول لغو اور باطل ہیں اور مخالف ہیں اجماع کے۔ اور یہ جو فرمایا کہ لوگ تابع ہیں قریش کے خیر اور شر میں تو خیر سے مراد اسلام ہے اور شر سے مراد جاہلیت ہے اس واسطے کہ جاہلیت کے زمانہ میں بھی قریش عرب کے رئیس تھے اور محافظ تھے حرم اللہ کے اور حج کرتے تھے بیت اللہ کا اور عرب کے دوسرے قبیلے ان کے اسلام کے منتظر تھے جب وہ اسلام لائے اور مکہ فتح ہوا اس وقت جوق در جوق ہر قبیلہ کے عرب مسلمان ہونے لگے۔ اسی طرح اسلام میں قریش صاحب خلافت ہیں اور لوگ ان کے تابع ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت تک ایسا ہی رہے گا یہاں تک کہ دو آدمی رہ جاویں اور یہ بات سچ ہوئی کیوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے سے اب تک خلافت قریش میں ہے اور کوئی ان کا مزاحم نہیں اور انہیں میں رہے گی جب تک دو آدمی بھی رہیں۔ قاضی عیاضؒ نے کہا شافعیہ نے اس حدیث سے امام شافعی کی فضیلت پر استدلال کیا ہے حالانکہ اس سے فضیلت نہیں نکلتی کیونکہ حدیث سے قریش کی تقدیم صرف خلافت کیلئے معلوم ہوتی ہے میں کہتا ہوں کہ اس سے قریش کی فضیلت اور قوموں پر ثابت ہوتی ہے اور امام شافعی بھی قریشی ہیں اور ان کی فضیلت نکلی اور اماموں پر جو قریشی نہیں ہیں انتہیٰ۔ ما قال النووی مترجم کہتا ہے کہ اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ خلافت ثابت ہونے کیلئے تمام مسلمانوں کی بیعت ضروری نہیں ہے بلکہ جس قدر مسلمان بیعت کر لیں کافی ہے بشرطیکہ جس سے بیعت کی جاوے وہ قریشی ہو یہ خلافت قریش کے معتصم باللہ پر ختم ہوگئی بعد اس کے چند سال فاطمیین مصر میں رہے پھر ان کا بھی زمانہ جاتا رہا اور سلطنت اور حکومت غیر قریش میں چلی گئی اب روم میں جو سلطان ہیں وہ ترک ہیں، ایران میں جو ہیں وہ قاچار ہیں۔ ہند میں مغل تھے، اب تو نصاریٰ ہیں غرض اب کہیں قریش کی حکومت بطور وسعت اور استقلال کے معلوم نہیں ہوتی مکہ معظمہ میں جو شریف کہلاتے ہیں وہ سید ہیں اور قریش لیکن ان کو کچھ اختیار نہیں، وہ سلطان کے تابع فرمان ہیں حدیث میں جو آیا ہے کہ ہمیشہ خلافت قریش میں رہے گی یہ صحیح ہے اس لئے کہ ان سلاطین کو جو قریشی نہیں ہیں خلافت شرعی نہیں ہوسکتی البتہ حاکم اسلام ہیں اور بمنطوق **واطیعو الله واطیعو الرسول وا ولی الا مر منکم** اور **علیکم بالسمع و الطاعته وان کان عبداً جبشیاً** اور **السلطاظل الله فی الارض** وغیرہ ان کی اطاعت بشرطیکہ مخالفت شریعت نہ ہو واجب ہے اسی طرح وہ قریش جس سے چند مسلمانوں نے بیعت کر لی ہو گو اس کی جماعت قلیل ہو خلیفہ ہوسکتا ہے اور اس کی بھی اطاعت واجب ہے اور اس کے ساتھ ہو کر کفار سے جہاد درست ہے اور ایسی خلافت اقطاع عرب اور اطراف ہند وغیرہ میں شاید اب تک موجود ہوگی اور جہاں نہ ہو وہاں کے مسلمان ہر وقت ایسے شخص کو جو قریشی ہو خلیفہ بنا سکتے ہیں۔

٤٧٠٥ : عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ اَبِیْ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ اِنَّ هٰذَا الْاَمْرَ لَا يَنْقَضِیْ حَتّٰی يَمْضِیَ فِيْهِمُ اثْنَا عَشَرَ خَلِيْفَةً قَالَ ثُمَّ تَكَلَّمَ بِكَلَامٍ خَفِیَ عَلَیَّ قَالَ فَقُلْتُ لِاَبِیْ مَا قَالَ قَالَ كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ۔

۴۷۰۵: جابر بن سمرہ سے روایت ہے میں اپنے باپ کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس گیا میں نے سنا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے ''یہ خلافت تمام نہ ہوگی جب تک کہ مسلمانوں میں بارہ خلیفہ نہ ہولیں'' پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آہستہ سے کچھ فرمایا، میں نے اپنے باپ سے پوچھا کیا فرمایا، انہوں نے کہا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ فرمایا ''کہ یہ سب خلیفہ قریش میں سے ہوں گے''

٤٧٠٦ : عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی

۴۷۰۶: جابر بن سمرہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ

عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا یَزَالُ اَمْرُ النَّاسِ مَاضِیًا مَّا وَلِیَهُمْ اِثْنَا عَشَرَ رَجُلًا ثُمَّ تَکَلَّمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِکَلِمَةٍ خَفِیَتْ عَلَیَّ فَسَاَلْتُ اَبِیْ مَا ذَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ کُلُّهُمْ مِّنْ قُرَیْشٍ۔

علیہ وآلہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے ''ہمیشہ لوگوں کا کام چلتا رہے گا یہاں تک کہ ان کی حکومت کریں گے بارہ آدمی، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک بات کہی چپکے سے جو میں نے نہیں سنی میں نے اپنے باپ سے پوچھا کیا کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہوں نے کہا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''یہ سب آدمی قریش میں سے ہوں گے''

٤٧٠٧ : عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا الْحَدِیْثِ وَ لَمْ یَذْکُرْ لَا یَزَالُ اَمْرُ النَّاسِ مَاضِیًا۔

۴۷۰۷: ترجمہ وہی ہے جواوپر گزرا۔

٤٧٠٨ : عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَزَالُ الْاِسْلَامُ عَزِیْزًا اِلَی اثْنَیْ عَشَرَ خَلِیْفَةً ثُمَّ قَالَ کَلِمَةً لَمْ اَفْهَمْهَا فَقُلْتُ لِاَبِیْ مَا قَالَ فَقَالَ کُلُّهُمْ مِّنْ قُرَیْشٍ۔

۴۷۰۸: جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے ''ہمیشہ اسلام غالب رہے گا بارہ خلفاء کی خلافت تک'' پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک بات فرمائی جس کو میں نہ سمجھا۔ اپنے باپ سے پوچھا کیا فرمایا انہوں نے کہا سب قریش میں سے ہوں گے۔

٤٧٠٩ : عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَزَالُ هٰذَا الْاَمْرُ عَزِیْزًا اِلَی اثْنَیْ عَشَرَةَ خَلِیْفَةً قَالَ ثُمَّ تَکَلَّمَ بِشَیْءٍ لَّمْ اَفْهَمْهُ فَقُلْتُ لِاَبِیْ مَا قَالَ فَقَالَ کُلُّهُمْ مِّنْ قُرَیْشٍ۔

۴۷۰۹: ترجمہ وہی جواوپر گزرا۔

٤٧١٠ : عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ انْطَلَقْتُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَمَعِیَ اَبِیْ فَسَمِعْتُهُ یَقُوْلُ لَا یَزَالُ هٰذَا الدِّیْنُ عَزِیْزًا مَنِیْعًا اِلَی اثْنَیْ عَشَرَ خَلِیْفَةً فَقَالَ کَلِمَةً صَمَّنِیْهَا النَّاسُ فَقُلْتُ لِاَبِیْ مَا قَالَ قَالَ کُلُّهُمْ مِّنْ قُرَیْشٍ۔

۴۷۱۰: حضرت جابر بن سمرہ سے روایت ہے میں جناب رسول اللہؐ کے پاس گیا اور میرے ساتھ میرے باپ بھی آپؐ فرماتے تھے۔ یہ دین ہمیشہ غالب اور مضبوط رہے گا بارہ خلفاء کی خلافت تک پھر آپؐ نے کچھ ارشاد فرمایا جو لوگوں نے مجھے سننے نہ دیا (یعنی ان کی باتوں نے مجھے سننے نہ دیا بہرا کر دیا اسکے سننے سے) میں نے اپنے باپ سے پوچھا۔ آپؐ نے کیا فرمایا؟ انہوں نے کہا آپؐ نے فرمایا کہ سب قریش میں سے ہونگے۔

تشریح ۞ قاضی عیاضؒ نے کہا یہاں دو اشکال ہیں ایک تو یہ کہ دوسری حدیث میں آیا ہے خلافت میرے بعد تیس برس تک ہے اور تیس برس میں تو صرف پانچ خلیفہ ہوئے امام حسن علیہ السلام سمیت اس کا جواب یہ ہے کہ اس حدیث میں خلافت نبوت مراد ہے اور بارہ خلیفوں سے خلافت

عام دوسرے یہ کہ بارہ سے زیادہ خلیفہ گزرے ہیں اس کا جواب یہ ہے کہ حدیث میں بارہ کا حصر نہیں ہے کہ سوا ان کے اور خلیفہ نہ ہوگا بلکہ یہ ہے کہ بارہ خلیفہ ہوں گے تو زیادہ ہونا کچھ خلاف نہیں ہے۔ (نوویؒ)

٤٧١١ : عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ رَّضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ كَتَبْتُ اِلٰی جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ مَعَ غُلَامِیْ نَافِعٍ اَنْ اَخْبِرْنِیْ بِشَیْءٍ سَمِعْتَهٗ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَكَتَبَ اِلَیَّ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ الْجُمُعَةِ عَشِیَّةَ رُجِمَ الْاَسْلَمِیُّ فَقَالَ لَا یَزَالُ الدِّیْنُ قَائِمًا حَتّٰی تَقُوْمَ السَّاعَةُ اَوْیَكُوْنُ عَلَیْكُمْ اثْنَا عَشَرَ خَلِیْفَةً كُلُّهُمْ مِّنْ قُرَیْشٍ وَ سَمِعْتُهٗ یَقُوْلُ عُصَیْبَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ یَفْتَتِحُوْنَ الْبَیْتَ الْاَبْیَضَ بَیْتَ كِسْرٰی اَوْ اٰلِ كِسْرٰی وَ سَمِعْتُهٗ یَقُوْلُ اِنَّ بَیْنَ یَدَیِ السَّاعَةِ كَذَّابِیْنَ فَاحْذَرُوْهُمْ وَسَمِعْتُهٗ یَقُوْلُ اِذَآ اَعْطَی اللّٰهُ تَعَالٰی اَحَدَكُمْ خَیْرًا فَلْیَبْدَاْ بِنَفْسِهٖ وَ اَهْلِ بَیْتِهٖ وَسَمِعْتُهٗ یَقُوْلُ اَنَا الْفَرَطُ عَلَی الْحَوْضِ۔

۴۷۱۱: عامر بن سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے میں نے جابر بن سمرہؓ کو لکھا اور نافع غلام کے ہاتھ بھیجا کہ مجھ سے بیان کرو جو تم نے سنا ہو رسول اللہؐ سے انہوں نے جواب میں لکھا میں نے سنا ہے رسول اللہؐ سے آپؐ فرماتے تھے ''جمعہ کے دن شام کو جس دن ماعز اسلمی سنگسار کیے گئے (انکا قصہ کتاب الحدود میں گزرا) یہ دین ہمیشہ قائم رہے گا یہاں تک کہ قیامت قائم ہو یا تم پر بارہ خلیفہ ہوں اور وہ سب قریشی ہوں گے'' (شاید یہ واقع بھی قیامت کے قریب ہوگا کہ بارہ خلیفہ بارہ ٹکڑیوں پر مسلمانوں کے ہونگے ایک ہی وقت میں) اور سنا میں نے آپؐ فرماتے تھے ایک چھوٹی سی جماعت مسلمانوں کی کسریٰ کے سفید محل کو فتح کرے گی۔ (یہ معجزہ تھا آپ کا ایسا ہی ہوا حضرت عمرؓ کی خلافت میں) اور میں نے سنا آپؐ فرماتے تھے ''قیامت کے قریب جھوٹے پیدا ہوں گے ان سے بچنا'' اور میں نے سنا آپؐ فرماتے تھے ''جب اللہ تم میں سے کسی کو دولت دے تو پہلے اپنے اوپر اور اپنے گھر والوں پر خرچ کرے'' (ان کو آرام سے رکھے پھر فقیروں کو دیوے) اور میں نے سنا آپؐ فرماتے تھے ''میں تمہارا پیش خیمہ ہونگا حوضِ کوثر پر (یعنی تمہارے پانی پلانے کیلئے وہاں بندوبست کرونگا اور تمہارے آنے کا منتظر رہوں گا۔''

٤٧١٢ : عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّهٗ اَرْسَلَ اِلَی ابْنِ سَمُرَةَ الْعَدَوِیِّ حَدِّثْنَا مَا سَمِعْتَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِیْثِ حَاتِمٍ۔

۴۷۱۲: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

بَابُ الْاِسْتِخْلَافِ وَ تَرْكِهٖ

باب: خلیفہ بنانا اور نہ بنانا

٤٧١٣ : عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ حَضَرْتُ اَبِیْ حِیْنَ اُصِیْبَ فَاَثْنَوْا عَلَیْهِ وَقَالُوْا جَزَاكَ اللّٰهُ خَیْرًا فَقَالَ رَاغِبٌ وَّ رَاهِبٌ قَالُوْا اسْتَخْلِفْ قَالَ اَتَحَمَّلُ اَمْرَكُمْ حَیًّا وَّمَیِّتًا

۴۷۱۳: عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے میرے باپ (عمر بن الخطابؓ) جب زخمی ہوئے تو میں انکے پاس موجود تھا، لوگوں نے ان کی تعریف کی اور کہا اللہ تعالیٰ تم کو نیک بدلہ دے انہوں نے کہا لوگ دو طرح کے ہیں بعضے تو امیدوار ہیں مجھ سے کچھ حاصل کرنے کے اور بعضے ڈرتے ہیں مجھ سے یا میں امیدوار

لَوَدِدْتُ اَنَّ حَظِّیْ مِنْهَا الْكَفَافُ لَا عَلَیَّ وَلَا لِیْ فَاِنْ اَسْتَخْلِفُ فَقَدِ اسْتَخْلَفَ مَنْ هُوَ خَیْرٌ مِّنِّیْ یَعْنِیْ اَبَا بَكْرٍ رَّضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ وَاِنْ اَتْرُكُكُمْ فَقَدْ تَرَكَكُمْ مَنْ هُوَ خَیْرٌ مِّنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَعَرَفْتُ اَنَّهٗ حِیْنَ ذَكَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ غَیْرُ مُسْتَخْلِفٍ۔

ہوں اللہ تعالیٰ کی رحمت کا اور ڈرتا ہوں اسکے عذاب سے لوگوں نے کہا، آپ خلیفہ کر جائیے کسی کو۔ انہوں نے کہا میں تمہارا کام کروں زندگی میں بھی اور مرنے کے بعد بھی۔ میں چاہتا ہوں کہ خلافت سے اتنا ہی مجھ کو ملے کہ نہ میرے اوپر کچھ وبال ہو نہ مجھے کچھ ثواب ہو (یعنی حکومت اور خلافت ایسی خوفناک چیز ہے کہ اس میں سے انسان صاف ہو کر چھوٹ جائے اور کوئی وبال اپنی گردن پر نہ لے جاوے تو بھی بہت ہے اجر اور ثواب تو نہایت مشکل ہے جب حضرت عمرؓ کو باوصف اتنے عدل اور انصاف اور اتباع شرع کے ایسا تردد تھا تو اور حاکموں کا کیا حال ہوگا) اور اگر میں خلیفہ کر جاؤں کسی کو تو بھی ہوسکتا ہے کیونکہ خلیفہ کر گئے مجھ کو جو مجھ سے بہتر تھے (یعنی ابوبکر صدیقؓ) اور اگر میں کسی کو خلیفہ نہ کر جاؤں تو بھی ہوسکتا ہے کیونکہ خلیفہ نہیں کر گئے کسی کو جو مجھ سے بہتر تھے یعنی رسول اللہ عبداللہ بن عمرؓ نے کہا جب انہوں نے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا ذکر کیا تو مجھے یقین ہوا کہ وہ کسی کو خلیفہ نہ کریں گے۔

تشریح ❀ نووی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کہا مسلمانوں نے اجماع کیا ہے کہ خلیفہ جب مرنے لگے تو اس کو درست ہے کہ کسی اور کو خلیفہ کر جاوے اور یہ بھی درست ہے کہ کسی کو نہ کرے بلکہ مسلمانوں کی رائے پر چھوڑ جاوے جیسے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی کو نہیں کیا تھا پھر اگر کسی کو خلیفہ کر جاوے تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پیروی کی اور جو نہ کرے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی کی اور اجماع ہے کہ خلیفہ کر دینے سے خلافت صحیح ہو جاتی ہے اور جو لوگ صاحب الرائے ہوں ان کے اتفاق سے بھی ہو جاتی ہے اور اجماع ہے کہ خلافت کو ایک جماعت پر چھوڑنا درست ہے مسلمانوں کے مشورے پر رکھ کر جیسے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کیا چھ آدمیوں کیلئے اور اجماع ہے کہ مسلمانوں پر ایک خلیفہ کا مقرر کرنا واجب ہے اور اسی لئے مقدم رکھا اس کو صحابہ کرام نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تجہیز وتکفین پر اور اس حدیث سے یہ ثابت ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صراحۃً کسی کو خلیفہ نہیں کیا اور اس پر اجماع ہے اہل سنت کا۔ قاضی عیاضؒ نے کہا اس میں صرف بکر بن اخت عبدالواحد نے خلاف کیا جو کہتا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نص کر دیا تھا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کیلئے اور ابن راوندی نے کہا کہ عباس کی خلافت کیلئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نص کیا تھا شیعہ اور رافضیہ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کیلئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نص کیا تھا اور یہ سب دعاوی باطلہ ہیں کیونکہ اگر ایسا کیا ہوتا تو صحابہ خلافت کے باب میں اس کا خلاف نہ کرتے اور ابوبکرؓ کی خلافت اختیار نہ کرتے اور پھر ان کے کہنے سے حضرت عمرؓ کی خلافت نہ کرتے اور پھر حضرت عمر کی رائے جو چھ آدمیوں میں سے کسی کے لئے تھی اس کو نافذ نہ کرتے اور کسی نے ان موقعوں پر خلاف نہیں کیا نہ حضرت علی اور عباس اور حضرت ابوبکرؓ نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وصیت کا دعویٰ کیا پھر جو کوئی یہ دعویٰ کرے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان میں سے کسی کے لئے خلافت کی وصیت کی تھی اس نے ساری امت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خطا کی طرف منسوب کیا اور یہ کسی اہل قبلہ کو جائز نہیں ہے کہ صحابہ کو باطل پر اتفاق کرنے کی نسبت دیوے۔ انتہیٰ۔

٤٧١٤ : عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا

۴۷۱۴ : عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے میں ام

قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى حَفْصَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فَقَالَتْ اَعَلِمْتَ اَنَّ اَبَاكَ غَيْرُ مُسْتَخْلِفٍ قَالَ قُلْتُ مَا كَانَ لِيَفْعَلَ قَالَتْ اِنَّهٗ فَاعِلٌ قَالَ فَحَلَفْتُ اَنِّيْ اُكَلِّمُهٗ فِيْ ذٰلِكَ فَسَكَتُّ حَتّٰى غَدَوْتُ وَلَمْ اُكَلِّمْهُ قَالَ فَكُنْتُ كَاَنَّمَا اَحْمِلُ بِيَمِيْنِيْ جَبَلًا حَتّٰى رَجَعْتُ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ فَسَاَلَنِيْ عَنْ حَالِ النَّاسِ وَاَنَا اُخْبِرُهٗ قَالَ ثُمَّ قُلْتُ لَهٗ اِنِّيْ سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُوْلُوْنَ مَقَالَةً فَاٰلَيْتُ اَنْ اَقُوْلَهَا لَكَ زَعَمُوْا اَنَّكَ غَيْرُ مُسْتَخْلِفٍ وَّ اِنَّهٗ لَوْ كَانَ لَكَ رَاعِيْ اِبِلٍ اَوْرَاعِيْ غَنَمٍ ثُمَّ جَآءَكَ وَتَرَكَهَا رَاَيْتَ اَنْ قَدْ ضَيَّعَ فَرِعَايَةُ النَّاسِ اَشَدُّ قَالَ فَوَافَقَهٗ قَوْلِيْ فَوَضَعَ رَاْسَهٗ سَاعَةً ثُمَّ رَفَعَهٗ اِلَيَّ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَحْفَظُ دِيْنَهٗ وَاِنِّيْ لَئِنْ لَّا اَسْتَخْلِفُ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَسْتَخْلِفْ وَاِنْ اَسْتَخْلِفْ فَاِنَّ اَبَا بَكْرٍ قَدِ اسْتَخْلَفَ قَالَ فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ اِلَّا اَنْ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَكْرٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَعَلِمْتُ اَنَّهٗ لَمْ يَكُنْ لِيَعْدِلَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَدًا وَّاَنَّهٗ غَيْرُ مُسْتَخْلِفٍ۔

المومنین حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گیا، انہوں نے کہا کیا تم کو معلوم ہے کہ تمہارے باپ کسی کو خلیفہ نہیں کریں گے۔ میں نے کہا ایسا نہیں کرنے کے۔ انہوں نے کہا وہ ایسا ہی کریں گے میں نے قسم کھائی کہ میں ان سے اس کا ذکر کروں گا پھر چپ رہا۔ دوسرے دن صبح کو بھی میں نے ان سے نہیں کہا لیکن میرا حال ایسا تھا جیسے کوئی پہاڑ کو ہاتھ میں لئے ہو (قسم کا بوجھ تھا) آخر میں لوٹا اور ان کے پاس گیا۔ انہوں نے لوگوں کا حال پوچھا میں بیان کرتا رہا۔ پھر میں نے کہا میں نے لوگوں سے ایک بات سنی تو قسم کھالی کہ آپؓ سے ضرور اس کا ذکر کروں گا، وہ کہتے ہیں کہ آپؓ کسی کو خلیفہ نہیں کریں گے اور اگر آپ کا کوئی چرانے والا ہو اونٹوں کا یا بکریوں کا، پھر وہ آپ کے پاس چلا آوے ان اونٹوں یا بکریوں کو چھوڑ کر تو آپؓ یہ سمجھیں گے کہ وہ جانور برباد ہو گئے اس صورت میں آدمیوں کا خیال بہت ضرور ہے میرے اس کہنے سے ان کو خیال ہوا اور ایک گھڑی تک وہ سر جھکائے رہے۔ (فکر کیا کئے) پھر سر اٹھایا اور کہا کہ اللہ جل جلالہٗ اپنے دین کی حفاظت کرے گا اور میں اگر خلیفہ نہ کروں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی کو خلیفہ نہیں کیا اور اگر خلیفہ کروں تو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خلیفہ کیا ہے عبداللہ بن عمر نے کہا پھر قسم اللہ کی جب انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیقؓ کا ذکر کیا تو میں سمجھ گیا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے برابر کسی کو نہیں کرنے والے اور وہ خلیفہ نہیں کرنے کے۔

تشریح ۞ یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی ابوبکر صدیقؓ کی پیروی سے مقدم ہے گو حضرت ابوبکرؓ کا فعل بھی خلاف شرع نہ تھا مومن کا یہی کام ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عاشق رہے اور جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قول یا فعل بصحت پہنچ جاوے پھر اس کے خلاف میں دوسرے کسی صحابی یا امام مجتہد یا پیر یا ولی یا بادشاہ یا حاکم کے قول اور فعل کی کچھ پرواہ نہ کرے اور اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طریقہ پر چلے یا اللہ ہم کو عاشق اور پیرو کر دے اپنے حبیب اکرم رسول معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا۔

بَابُ النَّهْيِ عَنْ طَلَبِ الْاِمَارَةِ وَ الْحِرْصِ عَلَيْهَا

باب: امارت کی درخواست اور حرص کرنا منع ہے

٤٧١٥ :عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَا عَبْدَالرَّحْمٰنِ لَا تَسْأَلِ الْإِمَارَةَ فَإِنَّكَ اَنْ اُعْطِيْتَهَا عَنْ مَّسْئَلَةٍ وُّكِلْتَ اِلَيْهَا وَاِنْ اُعْطِيْتَهَا عَنْ غَيْرِ مَسْئَلَةٍ اُعِنْتَ عَلَيْهَا ۔

۴۷۱۵: عبدالرحمٰن بن سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: ''اے عبدالرحمٰن مت درخواست کر عہدے اور حکومت کی کیوں کہ اگر درخواست سے تجھ کو ملے تو اللہ تجھے چھوڑ دے گا اور جو بغیر سوال کے ملے تو اللہ تعالیٰ تیری مدد کرے گا''۔

٤٧١٦ : عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بِنِ سَمُرَةَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيْثِ جَرِيْرٍ ۔

۴۷۱۶: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٤٧١٧ : عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا وَرَجُلَانِ مِنْ بَنِيْ عَمِّيْ فَقَالَ اَحَدُ الرَّجُلَيْنِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَمِّرْنَا عَلٰى بَعْضِ مَا وَلَّاكَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَقَالَ الْاٰخَرُ مِثْلَ ذٰلِكَ فَقَالَ اِنَّا وَاللّٰهِ لَا نُوَلِّيْ عَلٰى هٰذَا الْعَمَلِ اَحَدًا سَاَلَهُ وَلَا اَحَدًا حَرَصَ عَلَيْهِ ۔

۴۷۱۷: ابوموسیٰ سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس گیا اور میرے ساتھ دو میرے چچا زاد بھائی تھے، ان میں سے ایک بولا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم کو حکومت دیجئے کسی ملک کی ان ملکوں میں سے جو اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیئے اور دوسرے نے بھی ایسا ہی کہا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''قسم اللہ کی ہم نہیں دیتے خدمت اس شخص کو جو اس کی درخواست کرے اور جو اس کی حرص کرے''۔

٤٧١٨ : عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَقْبَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعِيَ رَجُلَانِ مِنَ الْاَشْعَرِيِّيْنِ اَحَدُ هُمَا عَنْ يَمِيْنِيْ وَالْاٰخَرُ عَنْ يَّسَارِيْ فَكِلَاهُمَا سَاَلَ الْعَمَلَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَاكُ فَقَالَ مَا تَقُوْلُ يَا اَبَا مُوْسٰى اَوْ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ قَيْسٍ قَالَ فَقُلْتُ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا اَطْلَعَانِيْ عَلٰى مَا فِيْ اَنْفُسِهِمَا وَمَا شَعَرْتُ اَنَّهُمَا يَطْلُبَانِ الْعَمَلَ قَالَ وَكَاَنِّيْ اَنْظُرُ عَلٰى سِوَاكِهٖ تَحْتَ شَفَتِهٖ وَقَدْ قَلَصَتْ فَقَالَ لَنْ اَوْلَا نَسْتَعْمِلُ عَلٰى عَمَلِنَا مَنْ اَرَادَهُ وَلٰكِنِ اذْهَبْ اَنْتَ يَا اَبَا مُوْسٰى اَوْ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ قَيْسٍ فَبَعَثَهُ عَلَى الْيَمَنِ ثُمَّ اَتْبَعَهُ مُعَاذَبْنَ جَبَلٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَلَمَّا قَدِمَ عَلَيْهِ قَالَ اَنْزِلْ وَاَلْقٰى لَهٗ وِسَادَةً وَاِذَا رَجُلٌ عِنْدَهٗ مُوْثَقٌ

۴۷۱۸: ابوموسیٰ سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور میرے ساتھ دو آدمی تھے، ایک داہنی طرف اور ایک بائیں طرف، دونوں نے حضرت سے درخواست کی کام کی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسواک کر رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے ابوموسیٰ یا عبداللہ بن قیس (ابوموسیٰ کا نام ہے) تم کیا کہتے ہو، میں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قسم اس کی جس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سچا پیغمبر کر کے بھیجا، انہوں نے اپنے دل کی بات مجھ سے نہیں کہی اور مجھے معلوم نہ تھا کہ یہ کام (عہدہ خدمت) کی درخواست کریں گے گویا میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مسواک کو دیکھ رہا ہوں، وہ نیچے ہونٹ کے ٹھہری ہوئی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہم اس کو کام کبھی نہیں دیتے جو کام کی درخواست کرے۔ لیکن تم جاؤ اے ابو موسیٰ یا عبداللہ بن قیس پھر ان کو یمن کے صوبہ کا عامل بنا کر بھیجا۔ بعد اس کے معاذ بن جبل کو روانہ کیا (تا کہ وہ بھی شریک رہیں، ابوموسیٰ کے) جب معاذ وہاں پہنچے تو حضرت ابوموسیٰ نے کہا اترو اور ایک گدہ ان کیلئے

قَالَ مَا هٰذَا قَالَ هٰذَا كَانَ يَهُوْدِيًّافَاَسْلَمَ ثُمَّ رَاجَعَ دِيْنَهٗدِيْنَ السُّوْءِ فَتَهَوَّدَ قَالَ لَا اَجْلِسُ حَتّٰى يُقْتَلَ قَضَاءُ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اجْلِسْ نَعَمْ قَالَ لَآ اَجْلِسُ حَتّٰى يُقْتَلَ قَضَآءُ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَاَمَرَبِهٖ فَقُتِلَ ثُمَّ تَذَاكَرَ الْقِيَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ اَحَدُ هُمَا مُعَاذٌ اَمَّا اَنَا فَاَنَامُ وَاَقُوْمُ وَاَرْجُوْا فِيْ نَوْمَتِيْ مَا اَرْجُوْا فِيْ قَوْمَتِيْ ۔

بچھایا، اتفاق سے وہاں ایک شخص قید میں جکڑا ہوا تھا۔ معاذ نے کہا یہ کیا ہے ابوموسیٰ نے کہا یہ یہودی تھا، پھر مسلمان ہوا، پھر کمبخت یہودی ہو گیا اپنا برا دین اختیار کیا۔ معاذ نے کہا میں نہیں بیٹھوں گا جب تک یہ قتل نہ ہو گا اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم کے موافق، تین بار یہی کہا پھر ابوموسیٰ نے حکم دیا وہ قتل کیا گیا بعد اس کے دونوں نے شب بیداری کا ذکر کیا معاذ نے کہا میں تو سوتا بھی ہوں اور عبادت بھی کرتا ہوں رات کو اور مجھے امید ہے کہ سونے میں بھی مجھ کو وہی ثواب ملے گا جو عبادت میں ملتا ہے۔

تشریح ۞ یہ ایک ایسا عمدہ قاعدہ ہے کہ اگر اس پر اس زمانہ کے حکام عمل کریں تو ہزاروں خرابیوں سے محفوظ رہیں۔ اکثر کام اور خدمت کی وہی لوگ درخواست کرتے ہیں جن کو عاقبت کا بالکل ڈر نہیں ہوتا اور رشوتیں لینا اور خلق اللہ کو ستانا ان کا کام ہوتا ہے پس ایسوں کی سزا یہ ہے کہ ان کو کوئی کام نہ دیا جاوے۔

نوویؒ نے کہا مرتد کے قتل پر اجماع ہے لیکن اختلاف ہے کہ اس سے توبہ کرانا واجب ہے یا مستحب ہے مالک شافعی اور احمد کے نزدیک توبہ کروا دیں گے اور ابن قصاء نے اس پر اجماع صحابہ کا نقل کیا ہے اور طاؤس اور حسن اور ماجشون مالکی اور ابو یوسف اور اہل ظاہر کے نزدیک توبہ نہ کراویں گے اور جو وہ توبہ کرے تو عنداللہ فائدہ ہو گا پر دنیا میں وہ قتل سے نہیں بچے گا اور عطا نے کہا اگر وہ مسلمان پیدا ہو تو اس سے توبہ نہ کراویں گے اور کافر مسلمان ہو کر مرتد ہو گیا تو توبہ کرا دیں گے۔ شافعی اور ان کے صحاب کے نزدیک توبہ کرانا واجب ہے۔ اور فی الفور توبہ کرنا چاہئے اور ایک روایت میں تین دن کی مہلت دیں گے اور یہی قول ہے مالک اور ابوحنیفہ اور احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک مہینہ کی مہلت منقول ہے اور اگر عورت بھی مرتد ہو تو اس کا بھی حکم جمہور کے نزدیک مثل مرد کے ہے یعنی وہ بھی قتل کی جاوے گی جب تک توبہ نہ کرے اس کو لونڈی بنانا درست نہیں اور ابوحنیفہ کے نزدیک عورت کو قید کریں گے اور حسن اور قتادہ کے نزدیک اس کو لونڈی بنا دیں گے۔ انتہیٰ

بَابُ كِرَاهِيَةِ الْإِمَارَةِ بِغَيْرِ ضَرُوْرَةٍ

باب: بے ضرورت حاکم بننا اچھا نہیں ہے

٤٧١٩ : عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا تَسْتَعْمِلُنِيْ قَالَ فَضَرَبَ بِيَدِهٖ عَلٰى مَنْكِبِيْ ثُمَّ قَالَ يَآ اَبَا ذَرٍّ اِنَّكَ ضَعِيْفٌ وَّ اِنَّهَآ اَمَانَةٌ وَّ اِنَّهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ خِزْيٌ وَنَدَامَةٌ اِلَّا مَنْ اَخَذَهَا بِحَقِّهَا وَاَدَّى الَّذِيْ عَلَيْهِ فِيْهَا۔

۴۷۱۹: ابوذرؓ سے روایت ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ ﷺ مجھے خدمت نہیں دیتے۔ آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ مبارک میرے مونڈھے پر مارا اور فرمایا ''اے ابوذر تو ناتواں ہے اور یہ امانت ہے (یعنی بندوں کے حقوق اور اللہ تعالیٰ کے حقوق سب حاکم کو ادا کرنے ہوتے ہیں اور قیامت کے دن خدمت سے سوائے رسوائی اور شرمندگی کے کچھ حاصل نہیں مگر جو اس کے حق ادا کرے اور راستی سے کام لے''۔

تشریح ۞ نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ حتی المقدور حکومت سے پرہیز کرنا چاہئے اور جس سے نہ ہو سکے اس کو قبول نہ کرنا چاہئے البتہ جو کر سکے اور یقین ہو انصاف اور معدلت کا وہ قبول کرے پھر اگر انصاف کرے اور سب کے حق ادا کرے تو اس کا ثواب بھی بڑا ہے۔

٤٧٢٠ : عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَآ اَبَا ذَرٍّ اِنِّیْٓ اَرَاکَ ضَعِیْفًا وَّاِنِّیْٓ اُحِبُّ لَکَ مَا اُحِبُّ لِنَفْسِیْ لَا تَأَمَّرَنَّ عَلٰی اثْنَیْنِ وَ لَا تَوَلَّیَنَّ مَالَ یَتِیْمٍ

۴۷۲۰ :ابوذر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''اے ابوذر میں تجھ کو ناتواں پاتا ہوں اور میں تیرے لئے وہی پسند کرتا ہوں جو اپنے لئے پسند کرتا ہوں، مت حکم کر دو آدمیوں کے بیچ میں اور مت بندوبست کر یتیم کے مال کا (کیونکہ احتمال ہے کہ یتیم کا مال بیجا اٹھ جائے یا اپنی ضرورت میں آ جاوے اور مواخذہ میں گرفتار ہو)۔

بَابُ فَضِیْلَةِ الْاِمَامِ الْعَادِلِ وَعُقُوْبَةِ الْجَائِرِ وَالْحَثِّ بِالرِّفْقِ بِالرَّعِیَّةِ وَالنَّهْیِ عَنْ اِدْخَالِ الْمَشَقَّةِ عَلَیْهِمْ

باب: حاکم عادل کی فضیلت اور حاکم ظالم کی برائی

٤٧٢١ : عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمُقْسِطِیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ عَلٰی مَنَابِرَ مِنْ نُوْرٍ عَنْ یَمِیْنِ الرَّحْمٰنِ عَزَّوَجَلَّ وَ کِلْتَا یَدَیْہِ یَمِیْنٌ الَّذِیْنَ یَعْدِلُوْنَ فِیْ حُکْمِهِمْ وَاَهْلِیْهِمْ وَمَا وَلُوْا۔

۴۷۲۱ :عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جو لوگ انصاف کرتے ہیں وہ اللہ عزوجل کے پاس منبروں پر ہونگے' پروردگار کے داہنی طرف اور اس کے دونوں ہاتھ داہنے ہیں (یعنی بائیں ہاتھ میں جو داہنے سے قوت میں کم ہوتی ہے) یہ بات اللہ تعالیٰ میں نہیں کیونکہ وہ ہرعیب سے پاک ہے) اور یہ انصاف کرنے والے وہ لوگ ہیں جو حکم کرتے وقت انصاف کرتے ہیں اور اپنے بال بچوں اور عزیزوں میں انصاف کرتے ہیں اور جو کام انکو دیا جائے اس میں انصاف کرتے ہیں''۔

تشریح ۞ یعنی انصاف کچھ اس میں منحصر نہیں کہ آدمی کہیں کا حاکم یا قاضی ہو بلکہ اپنے بچوں اور بیبیوں اور کنبے والوں میں بھی انصاف کرنا چاہئے اور ہر ایک کے حقوق موافق شریعت کے ادا کرنے چاہئے۔نووی علیہ الرحمۃ نے کہا یہ حدیث احادیث صفات میں سے ہے اور ان کا بیان اوپر گزرا اور علماء کا اختلاف ایسی حدیثوں میں بیان ہو چکا بعضوں نے یہ کہا ہے کہ ہم ان صفات پر ایمان لاتے ہیں اور ان کی تاویل کیلئے گفتگو نہیں کرتے اور ان کے معنی ہم نہیں جانتے لیکن ہم یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ ان کا ظاہری معنی مراد نہیں ہے بلکہ ان کا معنی ایسا ہے جو اللہ جل جلالہ کے شان کے لائق ہے اور یہی مذہب ہے جمہور سلف کا اور طائفہ متکلمین کا اور دوسرا قول یہ ہے کہ ان کی تاویل کی جاوے اور اکثر متکلمین اسی طرف ہیں اور اسی بنا پر قاضی عیاض نے کہا ہے کہ مراد ان لوگوں کی داہنی طرف ہونے سے اچھی حالت اور بلند درجے پر ہونا ہے۔ابن عرفہ نے کہا عرب لوگ کہتے ہیں وہ داہنی طرف سے آیا جب اچھی جانب سے آوے اور عرب اچھے کام اور احسان کو داہنی طرف منسوب کرتے ہیں اور برے کو بائیں طرف اور یمین ماخوذ ہے یمن سے جس کے معنی برکت اور خوبی کے ہیں اور یہ جو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''دونوں ہاتھ اس کے داہنے ہیں اس سے مقصود تنبیہ ہے، اس امر پر کہ یمین سے مراد عضو نہیں ہے کیونکہ وہ محال ہے اللہ تعالیٰ کے حق میں انتہیٰ۔ ما قال النووی مترجم کہتا ہے سلف صالحین کا مذہب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی جو صفات قرآن اور حدیث میں مذکور ہیں وہ سب اپنے ظاہری معانی پر محمول ہیں اور ان میں تاویل یا تحریف جائز نہیں ہے اور پروردگار کے ہاتھ ایسے ہیں جیسے اس کی ذات مبارک ہے اور ہاتھ سے نعمت یا قدرت کی تاویل کرنا معتزلہ اور قدریہ کا مذہب ہے

خدا لہم اللہ تعالیٰ اس صورت میں۔نووی کا یہ قول ہے کہ اس کے ظاہری معنی مراد نہیں ہیں محمول ہے ظاہر متعارف پر یعنی اللہ تعالیٰ کا ہاتھ ہمارے ہاتھ کا سا نہیں اور یہ صحیح ہے بلاشبہ لیس کمثلہ شئی جیسے اس کی ذات معظم ہماری ذات کی سی نہیں ہے کیونکہ اس کے جوڑ کا کوئی نہیں ہے فقط۔

٤٧٢٢ : عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شَمَاسَةَ قَالَ اَتَيْتُ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَآ اَسْئَلُهَا عَنْ شَيْءٍ فَقَالَتْ مِمَّنْ اَنْتَ فَقُلْتُ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ مِصْرَ فَقَالَتْ كَيْفَ كَانَ صَاحِبُكُمْ لَكُمْ فِيْ غَزَاتِكُمْ هٰذِهٖ قَالَ مَا نَقَمْنَا عَلَيْهِ شَيْئًا اِنْ كَانَ لَيَمُوْتُ لِلرَّجُلِ مِنَّا الْبَعِيْرُ فَيُعْطِيْهِ الْبَعِيْرَ وَالْعَبْدُ فَيُعْطِيْهِ الْعَبْدَ وَ يَحْتَاجُ اِلَى النَّفَقَةِ فَيُعْطِيْهِ النَّفَقَةَ فَقَالَتْ اَمَآ اِنَّهٗ لَا يَمْنَعُنِي الَّذِيْ فُعِلَ فِيْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ اَخِيْ اَنْ اُخْبِرَكَ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ بَيْتِيْ هٰذَا اللّٰهُمَّ وَمَنْ وَّلِيَ مِنْ اَمْرِ اُمَّتِيْ شَيْئًا فَشَقَّ عَلَيْهِمْ فَاشْقُقْ عَلَيْهِ وَمَنْ وَّلِيَ مِنْ اَمْرِ اُمَّتِيْ شَيْئًا فَرَفَقَ بِهِمْ فَارْفُقْ بِهٖ۔

۴۷۲۲: عبدالرحمٰن بن شماسہ سے روایت ہے میں ام المومنین حضرت عائشہؓ کے پاس گیا کچھ پوچھنے کو۔انہوں نے پوچھا کہ تو کون سے لوگوں میں سے ہے، میں نے کہا مصر والوں میں سے، انہوں نے کہا تمہارے حاکم کا کیا حال تھا اس لڑائی میں (یعنی محمد بن ابی بکر کا جن کو حضرت علی مرتضیٰؓ نے حاکم کیا تھا مصر کا قیس بن سعد کو معزول کر کے) میں نے کہا ان کی تو کوئی بات ہم نے بری نہیں دیکھی ہم میں سے کسی کا اونٹ مرجاتا تو اس کو اونٹ دیتے اور غلام مرجاتا تو غلام دیتے اور خرچ کی احتیاج ہوتی تو خرچ دیتے۔حضرت عائشہ صدیقہؓ نے کہا محمد بن ابی بکر میرے بھائی کا جو حال ہوا (کہ مارا گیا اور لاش مرداروں میں پھینکی گئی پھر جلائی گئی) یہ مجھے اس امر کے بیان کرنے سے نہیں روکتا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میری اس کوٹھڑی میں ''یا اللہ جو کوئی میری امت کا حاکم ہو پھر وہ ان پر سختی کرے تو تو بھی ان پر سختی کر اور جو کوئی میری امت کا حاکم ہو اور وہ ان پر نرمی کرے تو بھی اس پر نرمی کر''

٤٧٢٣ : عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ۔

۴۷۲۳: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٤٧٢٤ : عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اَلَا كُلُّكُمْ رَاعٍ وَّ كُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِيَّتِهٖ فَالْاَمِيْرُ الَّذِيْ عَلَى النَّاسِ رَاعٍ وَّ هُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِيَّتِهٖ وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلٰى اَهْلِ بَيْتِهٖ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْهُمْ وَالْمَرْاَةُ رَاعِيَةٌ عَلٰى بَيْتِ بَعْلِهَا وَوَلَدِهٖ وَهُوَ مَسْئُوْلَةٌ عَنْهُمْ وَالْعَبْدُ رَاعٍ عَلٰى مَالِ سَيِّدِهٖ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْهُ اَلَا فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِيَّتِهٖ۔

۴۷۲۴: عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''تم میں سے ہر شخص حاکم ہے اور ہر ایک سے سوال ہوگا اس کی رعیت کا (حاکم سے مراد منتظم اور نگران کار اور محافظ ہے) پھر جو کوئی بادشاہ ہے وہ لوگوں کا حاکم ہے اور اس سے سوال ہوگا۔اس کی رعیت کا (کہ اس نے اپنی رعیت کے حق ادا کئے ان کی جان و مال کی حفاظت کی یا نہیں) اور آدمی حاکم ہے اپنے گھر والوں کا اس سے سوال ہوگا ان کا اور عورت حاکم ہے اپنے خاوند کے گھر کی اور بچوں کی اس سے ان کا سوال ہوگا اور غلام حاکم ہے اپنے مالک کے مال کا اس سے اس کا سوال ہوگا غرض یہ ہے کہ تم میں سے ہر ایک شخص حاکم ہے اور تم میں سے ہر ایک سے سوال ہوگا اس کی رعیت کا''۔

تشریح: یہاں تک کہ جو شخص مجرد ہے وہ حاکم ہے اپنے نوکروں، غلاموں اور لونڈیوں کا اگر مالدار ہے اور جو مفلس ہے تو حاکم ہے نفس اور اپنے اعضاء کا۔

٤٧٢٥ : عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ بِهٰذَا مِثْلَ حَدِيْثِ اللَّيْثِ عَنْ نَافِعٍ۔

۴۷۲۵: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٤٧٢٦ : عَنْ نَافِعٍ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ بِهٰذَا مِثْلَ حَدِيْثِ اللَّيْثِ عَنْ نَافِعٍ۔

۴۷۲۶: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا پر سند کا فرق ہے۔

٤٧٢٧ : عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَزَادَ فِيْ حَدِيْثِ الزُّهْرِيِّ قَالَ وَحَسِبْتُ اَنَّهٗ قَدْ قَالَ الرَّجُلُ رَاعٍ فِيْ مَالِ اَبِيْهِ وَمَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِيَّتِهٖ۔

۴۷۲۶: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ آدمی اپنے باپ کے مال کا محافظ ہے اور سوال ہوگا اس کا۔

٤٧٢٨ : عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا الْمَعْنٰى ۔

۴۷۲۸: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٤٧٢٩ : عَنِ الْحَسَنِ قَالَ عَادَعُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ زِيَادٍ مَعْقِلَ بْنَ يَسَارِ ن الْمُزَنِيَّ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ فَقَالَ مَعْقِلٌ اِنِّيْ مُحَدِّثُكَ حَدِيْثًا سَمِعْتُهٗ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ عَلِمْتُ اَنَّ لِيْ حَيَاةً مَّا حَدَّثْتُكَ بِهٖ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْتَرْعِيْهِ رَعِيَّةً يَّمُوْتُ يَوْمَ يَمُوْتُ وَهُوَغَاشٌّ لِرَعِيَّتِهٖ اِلَّاحَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ ۔

۴۷۲۹: حسن سے روایت ہے عبیداللہ بن زیاد معقل بن یسار کے پوچھنے کو آیا جس بیماری میں وہ مر گئے تو معقل نے کہا میں ایک حدیث تجھ سے بیان کرتا ہوں جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے اور اگر میں جانتا کہ ابھی زندہ رہوں گا تو تجھ سے بیان نہ کرتا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے ”کوئی بندہ ایسا نہیں جس کو اللہ تعالیٰ ایک رعیت دے دے پھر وہ مرے اور جس دن وہ مرے وہ خیانت کرتا ہوا اپنی رعیت کے حقوق میں مگر اللہ تعالیٰ حرام کر دے گا اس پر جنت کو“۔

٤٧٣٠ : عَنِ الْحَسَنِ قَالَ دَخَلَ ابْنُ زِيَادٍ عَلٰى مَعْقِلِ ابْنِ يَسَارٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَهُوَ وَجِعٌ بِمِثْلِ حَدِيْثِ اَبِي الْاَشْهَبِ وَزَادَقَالَ اَلَّا كُنْتَ حَدَّثْتَنِيْ هٰذَاقَبْلَ الْيَوْمِ قَالَ مَا حَدَّثْتُكَ اَوْلَمْ اَكُنْ لِاُحَدِّثَكَ۔

۴۷۳۰: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اتنا زیادہ ہے کہ ابن زیاد نے پوچھا تم نے یہ حدیث مجھ سے پہلے کیوں نہیں بیان کی۔ انہوں نے کہا میں نے نہیں بیان کی یا میں تجھ سے کیوں بیان کرتا۔

٤٧٣١ : عَنْ اَبِي الْمَلِيْحِ اَنَّ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنِ زِيَادٍ دَخَلَ عَلٰى مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فِيْ مَرَضِهٖ فَقَالَ لَهٗ مَعْقِلٌ اِنِّيْ مُحَدِّثُكَ

۴۷۳۱: ترجمہ بمعہ تشریح کتاب الایمان جلد اول میں گزر چکا۔

بَحَدِيْثٍ لَوْ لَا اَنِّيْ فِي الْمُوْتِ لَمْ اُحَدِّثْكَ بِهٖ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَامِنْ اَمِيْرٍ يَّلِيْ اَمْرَالْمُسْلِمِيْنَ ثُمَّ لَا يَجْهَدُ لَهُمْ وَيَنْصَحُ اِلَّا لَمْ يَدْخُلْ مَعَهُمُ الْجَنَّةَ۔

٤٧٣٢ : عَنْ اَبِى الْاَسْوَدِ اَنَّ مَعْقِلَ بْنَ يَسَارٍ مَّرِضَ فَاَتَاهُ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ زِيَادٍ يَّعُوْدُهٗ نَحْوَ حَدِيث الْحَسَنِ عَنْ مَّعْقِلٍ۔

۴۷۳۲: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٤٧٣٣ : عَنِ الْحَسَنِ اَنَّ عَائِذَ بْنَ عَمْرٍو وَّكَانَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ دَخَلَ عَلٰى عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ زِيَادٍ فَقَالَ اَىْ بُنَيَّ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اِنَّ شَرَّ الرِّعَآءِ الْحُطَمَةُ فَاِيَّاكَ اَنْ تَكُوْنَ مِنْهُمْ فَقَالَ لَهٗ اجْلِسْ فَاِنَّمَا اَنْتَ مِنْ نُخَالَةِ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَهَلْ كَانَتْ لَهُمْ نُخَالَةٌ اِنَّمَا كَانَتِ النُّخَالَةُ بَعْدَهُمْ وَفِيْ غَيْرِهِمْ۔

۴۷۳۳: حسن سے روایت ہے عائذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن عمرو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابی تھے وہ عبید اللہ بن زیاد کے پاس گئے اور اس سے کہا اے بیٹے میرے میں نے سنا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے، فرماتے تھے ''سب سے برا چرواہا ظالم بادشاہ ہے (جو رعیت کو تباہ کر دے) تو ایسا نہ ہونا'' عبید اللہ نے کہا بیٹھ تو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کرام کی بھوسی ہے۔ عائذ نے کہا کیا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ میں بھی بھوسی تھی بھوسی تو بعد والوں میں ہے اور غیر لوگوں میں۔

تشریح ۞ یعنی تو فضلائے صحابہ سے نہیں بلکہ صحابیوں میں ادنیٰ درجے کا ہے جیسے بھوسا آٹے میں سے نکلتا ہے یہ بھی ابن زیاد مردود کی ایک گستاخی ہے اور بے ادبی تھی جو اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب سے کی اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ تو سب کے سب عمدہ اور افضل تھے۔

بَابُ غَلَظِ تَحْرِيْمِ الْغُلُوْلِ

باب: غنیمت میں چوری کرنا کیسا گناہ ہے

٤٧٣٤ : عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَامَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَذَكَرَ الْغُلُوْلَ فَعَظَّمَهٗ وَعَظَّمَ اَمْرَهٗ ثُمَّ قَالَ لَآ اُلْفِيَنَّ اَحَدُكُمْ يُجِيْئُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى رَقَبَتِهٖ بَعِيْرٌ لَّهٗ رُغَآءٌ يَّقُوْلُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَغِثْنِىْ فَاَقُوْلُ لَآ اَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ اَبْلَغْتُكَ لَا اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ يَجِيْئُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى رَقَبَتِهٖ فَرَسٌ لَّهٗ

۴۷۳۴: ابو ہریرہؓ سے روایت ہے ایک روز رسول اللہؐ کھڑے ہوئے (ہم کو نصیحت کرنے کو) تو بیان فرمایا آپؐ نے غنیمت کے مال میں چوری کرنے کا اور بڑا گناہ فرمایا اس کو پھر فرمایا میں نہ پاؤں تم میں سے کسی کو قیامت کے دن وہ آوے اور اس کی گردن پر ایک اونٹ بڑبڑا رہا ہو وہ کہتا ہو یا رسول اللہؐ میری مدد کیجئے میں کہوں مجھے کچھ اختیار نہیں ہے (نوویؒ نے کہا یعنی میں بغیر اللہ کے حکم کے نہ مغفرت کر سکتا ہوں نہ شفاعت اور شاید پہلے آپؐ غصہ سے ایسا فرما دیں پھر شفاعت کریں بشرطیکہ وہ موحد ہو جیسے کتاب الایمان میں

حَمْحَمَةٌ فَيَقُوْلُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَغِثْنِيْ فَاَقُوْلُ لَا اَمْلِكُ شَيْئًا قَدْ اَبْلَغْتُكَ لَا اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ يَجِيْئُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى رَقَبَتِهٖ شَاةٌ لَّهَا ثُغَاءٌ يَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَغِثْنِيْ فَاَقُوْلُ لَآ اَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ اَبْلَغْتُكَ لَآ اُلْفِيَنَّ اَحَدُكُمْ يَجِيْئُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى رَقَبَتِهٖ نَفْسٌ لَّهَا صِيَاحٌ فَيَقُوْلُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَغِثْنِيْ فَاَقُوْلُ لَآ اَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ اَبْلَغْتُكَ لَآ اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ يَجِيْئُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى رَقَبَتِهٖ رِقَاعٌ تَخْفِقُ فَيَقُوْلُ يَا رَسُوْلِ اللّٰهِ اَغِثْنِيْ فَاَقُوْلِ لَا اَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ اَبْلَغْتُكَ لَا اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ يَجِيْئُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى رَقَبَتِهٖ صَامِتٌ فَيَقُوْلُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَغِثْنِيْ فَاَقُوْلُ لَا اَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ اَبْلَغْتُكَ۔

گزرا) نہ پاؤں میں تم میں سے کسی کو وہ قیامت کے دن آوے اپنی گردن پر ایک گھوڑا لئے ہوئے جو ہنہناتا ہو اور کہے یا رسول اللہؐ میری مدد کیجئے۔ میں کہوں مجھے کچھ اختیار نہیں ہے میں تو تجھ سے کہہ چکا تھا (یعنی دنیا میں اللہ تعالیٰ کا حکم پہنچا دیا تھا کہ چوری کی سزا بہت بڑی ہے پھر تو نے کاہے کو چوری کی، نہ پاؤں میں تم میں سے کسی کو وہ قیامت کے دن آوے اپنی گردن پر ایک بکری لئے ہوئے جو میمیں میمیں کر رہی ہو اور کہے یا رسول اللہؐ میری مدد کیجئے میں کہوں مجھے کچھ اختیار نہیں ہے۔ میں نے تجھے اللہ تعالیٰ کا حکم پہنچا دیا تھا۔ نہ پاؤں میں تم میں سے کسی کو وہ قیامت کے دن آوے اپنی گردن پر کوئی جان لئے ہوئے جو چلا رہی ہو (جس کا اس نے دنیا میں خون کیا ہو) پھر کہے یا رسول اللہؐ میری مدد کیجئے میں کہوں مجھے کچھ اختیار نہیں ہے میں نے تجھے اللہ تعالیٰ کا حکم پہنچا دیا تھا۔ نہ پاؤں میں کسی کو تم میں سے وہ قیامت کے دن آوے اپنی گردن پر کپڑے لئے ہوئے جو اوڑھے ہوں (جن کو اس نے چرایا تھا دنیا میں) یا چندیاں کاغذ کی جو اڑ رہی ہوں (جس میں اس کے اوپر کے حقوق لکھے ہیں) یا اور چیزیں جو ہل رہی ہوں (جن کو اس نے دنیا میں چرایا تھا) پھر کہے یا رسول اللہؐ میری مدد کیجئے میں کہوں مجھے کچھ اختیار نہیں ہے میں تو تجھے خبر کر چکا تھا نہ پاؤں تم میں سے کسی کو، وہ قیامت کے دن آوے اپنی گردن پر سونا چاندی پیسہ وغیرہ لئے ہوئے اور کہے یا رسول اللہؐ میری مدد کیجئے میں کہوں مجھے کچھ اختیار نہیں ہے میں نے تو تجھے خبر کر دی تھی۔

تشریح ❁ یہ تینوں ترجے رقاع تخفق کے ہیں۔ نووی نے کہا مسلمانوں نے اتفاق کیا ہے کہ غلول یعنی غنیمت کے مال میں سے چوری کرنا حرام اور بڑا گناہ ہے اگر چرائے تو اس مال کو پھیر دے اگر لشکر متفرق ہو جائے اور پھر اس مال کا پہنچانا ہر ایک حق والے کو ممکن نہ ہو تو اس میں علماء کا اختلاف ہے شافعی اور ایک طائفہ کے نزدیک وہ مال امام یا حاکم کے سپرد کر دے مثل اور اموال ضائعہ کے اور حضرت ابن مسعود اور ابن عباس اور معاویہ اور حسن اور زہری اوزاعی اور مالک اور ثوری اور لیث اور احمد اور جمہور کے نزدیک خمس اس کا امام کر دے اور باقی صدقہ کو دے اور چرانے والے کو امام جیسا مناسب سمجھے سزا دے دے لیکن اس کا اسباب نہ جلا دے۔ مالک اور شافعی اور ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا یہی قول ہے اور مکحول اور حسن اور اوزاعی کے نزدیک اس کا گھر اور اسباب سب جلا دیا جاوے صرف ہتھیار اور جو کپڑے پہنے ہو وہ چھوڑ دیئے جاویں۔ اور حسن نے کہا کہ جانور اور مصحف کو چھوڑ دیں اور دلیل ان کی حدیث ہے عبداللہ بن عمر کی جمہور نے کہا کہ وہ حدیث ضعیف ہے کیونکہ منفرد ہوا اس کے ساتھ صالح محمد بن سالم سے اور وہ ضعیف ہے۔ طحاوی نے کہا اگر یہ روایت صحیح ہو تو محمول ہے اس زمانے پر جب سزائے مالی درست تھی جیسے زکوٰۃ نہ دینے والے کا آدھا مال لے لینا پھر منسوخ ہو گئی (یعنی اب ہماری شریعت میں تعزیر بالمال جائز نہیں ہے اور جرمانہ کرنا مال سے بالکل خلاف شرع ہے)۔

٤٧٣٥ : وَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحِيْمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِىْ حَيَّانَ۔

۴۷۳۵: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٤٧٣٦ : عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ بِمِثْلِ حَدِيْثِ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ اَبِىْ حَيَّانَ ۔

۴۷۳۶: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٤٧٣٧ : عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْغُلُوْلَ فَعَظَّمَهٗ وَاقْتَصَّ الْحَدِيْثَ قَالَ حَمَّادٌ ثُمَّ سَمِعْتُ يَحْيٰى يَقُوْلُ بَعْدَ ذٰلِكَ يُحَدِّثُهٗ فَحَدَّثَنَا بِنَحْوِمَا حَدَّثَنَا عَنْهُ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ ﷺ بِنَحْوِ حَدِيْثِهِمْ۔

۴۷۳۷: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

بَابُ تَحْرِيْمِ هَدَايَا الْعُمَّالِ

باب: جو شخص سرکاری کام پر مقرر ہو تحفہ نہ لیوے

٤٧٣٨ : عَنْ اَبِىْ حُمَيْدِ السَّاعِدِىِّ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اسْتَعْمَلَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِّنَ الْاَسَدِ يُقَالُ لَهُ ابْنُ لُتْبِيَةِ قَالَ عَمْرٌو وَابْنُ اَبِىْ عُمَرَ عَلَى الصَّدَقَةِ فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ هٰذَا لَكُمْ وَهٰذَا لِىْ اُهْدِىَ لِىْ قَالَ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ وَقَالَ مَا بَالُ عَامِلٍ اَبْعَثُهٗ فَيَقُوْلُ هٰذَا لَكُمْ وَهٰذَا اُهْدِىَ لِىْ اَفَلَا قَعَدَ فِىْ بَيْتِ اَبِيْهِ اَوْ فِىْ بَيْتِ اُمِّهٖ حَتّٰى يَنْظُرَ اَيُهْدٰى اِلَيْهِ اَمْلَا وَالَّذِىْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَايَنَالُ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِنْهَا شَيْئًا اِلَّا جَآءَ بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَحْمِلُهٗ عَلٰى عُنُقِهٖ بَعِيْرٌ لَّهٗ رُغَآءٌ اَوْبَقَرَةٌ لَّهَا خُوَارٌ اَوْشَاةٌ تَيْعِرُ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى رَاَيْنَا عُفْرَتَىْ اِبْطَيْهِ قَالَ اللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ مَرَّتَيْنِ۔

۴۷۳۸: ابوحمید ساعدی سے روایت ہے رسول اللہؐ نے اسد کے قبیلہ میں سے ایک شخص کو جس کو ابن لتبیہ کہتے تھے صدقہ وصول کرنے پر مقرر کیا جب وہ لوٹ کر آیا تو کہنے لگا، یہ آپؐ کا مال ہے اور یہ مجھے تحفہ کے طور پر ملا، آپؐ منبر پر کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی تعریف کی اور ستائش کی پھر فرمایا ''کیا حال ہے اس تحصیلدار کا جس کو میں مقرر کرتا ہوں پھر وہ کہتا ہے یہ تمہارا مال ہے اور یہ مجھے ہدیہ ملا وہ اپنے باپ یا ماں کے گھر میں کیوں نہ بیٹھا رہا پھر دیکھتے کہ اس کو ہدیہ ملتا یا نہیں (یعنی اگر اس وقت بھی جب سرکاری کام نہ ہو کوئی ہدیہ دیا کرتا ہو تو اس کا ہدیہ کام کے بعد بھی درست ہے ورنہ ظاہر ہے کہ اس نے ہدیہ دباؤ سے دیا ہے۔ یا کسی غرض سے اور ایسا ہدیہ لینا حرام ہے) قسم اس کی جس کے ہاتھ میں محمدؐ کی جان ہے کوئی تم میں سے ایسا مال نہ لے گا مگر قیامت کے دن اپنی گردن پر لاد کر اس کو لاوے گا اونٹ ہوگا تو وہ بڑبڑاتا ہوگا۔ گائے ہوگی تو وہ چلاتی ہوگی بکری ہوگی تو وہ میمیں میمیں کرتی ہوگی، پھر آپؐ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے یہاں تک کہ آپؐ کی بغلوں کی سفیدی ہم کو نظر آئی اور آپؐ نے فرمایا اللہ میں نے (تیرا حکم) پہنچا دیا۔

٤٧٣٩ :عَنْ اَبِىْ حُمَيْدِ السَّاعِدِىِّ قَالَ اسْتَعْمَلَ النَّبِىُّ ﷺ ابْنَ اللُّتْبِيَّةِ رَجُلًا مِّنَ الْاَزْدِ عَلٰى

۴۷۳۹: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ وہ شخص قبیلہ ازد سے تھا۔

الصَّدَقَةِ فَجَآءَ بِالْمَالِ فَدَفَعَهٗ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ هٰذَا مَالُكُمْ وَهٰذِهٖ هَدِيَّةٌ اُهْدِيَتْ لِيْ فَقَلَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ اَفَلَا قَعَدْتَّ فِيم بَيْتِ اَبِيْكَ وَ اُمِّكَ فَتَنْظُرَ اَيُهْدٰى لَكَ اَمْ لَا ثُمَّ قَامَ النَّبِيُّ ﷺ خَطِيْبًا ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِ سُفْيَانَ۔

۴۷۴۰ : عَنْ اَبِيْ حُمَيْدِ إِلسَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اسْتَعْمَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِّنَ الْاَزْرِ عَلٰى صَدَقَاتِ بَنِيْ سُلَيْمٍ يُّدْعَى ابْنَ اللُّتْبِيَّةِ فَلَمَّا جَآءَ حَاسَبَهٗ قَالَ هٰذَا مَالُكُمْ وَهٰذَا هَدِيَّةٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَلَّا جَلَسْتَ فِيْ بَيْتِ اَبِيْكَ وَاُمِّكَ حَتّٰى تَاْتِيَكَ هَدِيَّتُكَ اِنْ كُنْتَ صَادِقًا ثُمَّ خَطَبَنَا فَحَمِدَ اللّٰهِ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّيْ اَسْتَعْمِلُ الرَّجُلَ مِنْكُمْ عَلَى الْعَمَلِ مِمَّا وَلَّانِيَ اللّٰهُ فَيَاْتِيْنِيْ فَيَقُوْلُ هٰذَا مَا لَكُمْ وَهٰذَا هَدِيَّةٌ اُهْدِيَتْ لِيْ اَفَلَاجَلَسَ فِيْ بَيْتِ اَبِيْهِ وَاُمِّهٖ حَتّٰى تَاتِيَهٗ هَدِيَّتُهٗ اِنْ كَانَ صَادِقًا وَاللّٰهِ لَا يَاْخُذُ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِنْهَا شَيْئًا بِغَيْرِ حَقِّهٖ اِلَّا لَقِيَ اللّٰهَ تَعَالٰى يَحْمِلُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَلَا عْرِفَنَّ اَحَدًا مِّنْكُمْ لَقِيَ اللّٰهُ يَحْمِلُ بَعِيْرًا لَهٗ رُغَاءٌ اَوْبَقَرَةً لَّهَا خُوَارٌ اَوْشَاةً تَيْعِرُ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى رُءِ یَ بَيَاضُ اِبْطَيْهِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ بَصُرَ عَيْنِيْ وَ سَمِعَ اُذُنِيْ۔

۴۷۴۰: ابوحمید ساعدی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلمنے اسد کے قبیلہ سے ایک شخص کو جسے ابن لتبیہ کہتے تھے، بنی سلیم کے صدقے تحصیل کرنے کیلئے مقرر کیا جب وہ آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے حساب لیا، وہ کہنے لگا یہ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مال ہے اور یہ ہدیہ ہے۔ (جولوگوں نے مجھ کو دیا) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تو اپنے باپ یا ماں کے گھر میں بیٹھا ہوتا تیرا ہدیہ تیرے پاس آ جاتا اگر تو سچا ہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطبہ سنایا ہم کو اور اللہ تعالیٰ کی تعریف کی اور ستائش کی بعد اس کے فرمایا ''میں تم میں سے کسی کو کام پر مقرر کرتا ہوں ان کاموں میں سے جو اللہ تعالیٰ نے مجھ کو دیئے پھر وہ آتا ہے اور کہتا ہے یہ تمہارا مال ہے، اور یہ مجھ کو ہدیہ ملا بھلا وہ اپنے باپ یا ماں کے گھر کیوں نہ بیٹھا رہا پھر اس کا ہدیہ اس کے پاس آ جاتا اگر وہ سچا ہے۔ قسم اللہ کی کوئی تم میں سے کوئی چیز ناحق نہ لے مگر اللہ تعالیٰ سے ملے گا اس کو لادے ہوئے اور میں پہچانوں گا تم میں سے جو کوئی اللہ تعالیٰ سے ملے گا اونٹ اٹھائے ہوئے اور وہ بڑبڑا رہا ہوگا یا گائے اٹھائے ہوئے وہ آواز کرتی ہوگی یا بکری اٹھائے ہوئے وہ چلاتی ہوگی'' پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھایا یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بغلوں کی سفیدی دکھلائی دی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ میں نے پہنچا دیا ابوحمید کہتے ہیں میری آنکھ نے یہ دیکھا اور میرے کان نے یہ سنا۔

۴۷۴۱:عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَ فِيْ حَدِيْثِ عَبْدَةَ وَابْنِ نُمَيْرٍ فَلَمَّا جَآءَ حَاسَبَهٗ كَمَا قَالَ اَبُوْ اُسَامَةَ وَ فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ نُمَيْرٍ تَعْلَمُنَّ وَاللّٰهِ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا يَاْ خُذُ اَحَدُكُمْ مِّنْهَا شَيْئًا وَزَادَ

۴۷۴۱: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ ابوحمید نے کہا زید بن ثابت سے پوچھو وہ بھی اس وقت میرے ساتھ موجود تھے۔

فِيْ حَدِيْثِ سُفْيَانَ قَالَ بَصُرَ عَيْنِيْ وَسَمِعَ اُذُنَايَ وَسَلُوْا زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ فَإِنَّهٗ كَانَ حَاضِرًا مَّعِيَ۔

٤٧٤٢ : عَنْ اَبِيْ حُمَيْدِ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا عَلَى الصَّدَقَةِ فَجَآءَ بِسَوَادٍ كَثِيْرٍ فَجَعَلَ يَقُوْلُ هٰذَا لَكُمْ وَهٰذَا اُهْدِيَ اِلَيَّ فَذَكَرَ نَحْوَهٗ قَالَ عُرْوَةُ فَقُلْتُ لِاَبِيْ حُمَيْدِنِ السَّاعِدِيِّ اَسَمِعْتَهٗ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مِنْ فِيْهِ اِلٰى اُذُنِيْ۔

۴۷۴۲: ابوحمید ساعدی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص کو صدقہ وصول کرنے کیلئے مقرر کیا وہ بہت سی چیزیں لے کر آیا اور کہنے لگا یہ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مال ہے یہ مجھے ہدیہ میں ملا ہے پھر بیان کیا حدیث کو اسی طرح جیسے اوپر گزری۔ عروہ نے کہا میں نے ابوحمید ساعدی سے پوچھا یہ حدیث تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنی ہے انہوں نے کہا بے شک آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منہ سے میرے کان نے سنی۔

٤٧٤٣ : عَنْ عَدِيِّ بْنِ عُمَيْرَةَ الْكِنْدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنِ اسْتَعْمَلْنَاهُ مِنْكُمْ عَلٰى عَمَلٍ فَكَتَمَنَا مِخْيَطًا فَمَا فَوْقَهٗ كَانَ غُلُوْلًا يَّاْتِيْ بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ فَقَالَ اِلَيْهِ رَجُلٌ اَسْوَدُ مِنَ الْاَنْصَارِ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلَيْهِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اقْبَلْ عَنِّيْ عَمَلَكَ قَالَ وَمَالَكَ قَالَ سَمِعْتُكَ تَقُوْلُ كَذَا وَ كَذَا قَالَ وَاَنَا اَقُوْلُهُ الْاٰنَ مَنِ اسْتَعْمَلْنَاهُ مِنْكُمْ عَلٰى عَمَلٍ فَلْيَجِئْ بِقَلِيْلِهٖ وَكَثِيْرِهٖ فَمَا اُوْتِيَ مِنْهُ اَخَذَ وَمَا نُهِيَ عَنْهُ انْتَهٰى۔

۴۷۴۳: عدی بن عمیرہؓ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے، جس شخص کو تم میں سے ہم کسی کام پر مقرر کریں پھر وہ ایک سوئی یا اس سے زیادہ چھپا رکھے تو وہ غلول ہے قیامت کے دن اس کو لے آوے گا، یہ سن کر ایک سانولا انصاری کھڑا ہوا گویا میں اس کو دیکھ رہا ہوں اور بولا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنا کام مجھ سے لے لیجئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''تجھے کیا ہوا'' وہ بولا میں نے سنا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے ایسا ایسا (یعنی ایک سوئی کا بھی مواخذہ ہوگا) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں کہتا ہوں اب بھی پر جس کو ہم کام پر مقرر کریں وہ تھوڑی بہت سب چیزیں لے کر آوے پھر جو اس کو ملے وہ لے لیوے اور جو نہ ملے اس سے باز رہے اس صورت میں بھی کوئی مواخذہ نہیں ہے)۔

٤٧٤٤ : عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ بِمِثْلِهٖ۔

۴۷۴۴: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٤٧٤٥ : عَنْ عَدِيِّ بْنِ عُمَيْرَةَ الْكِنْدِيِّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بِمِثْلِ حَدِيْثِهِمْ۔

۴۷۴۵: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

بَابُ وُجُوْبِ طَاعَةِ الْاُمَرَآءِ فِيْ غَيْرِ مَعْصِيَةٍ وَّ تَحْرِيْمِهَا

باب: بادشاہ یا حاکم یا امام کی اطاعت واجب ہے اس کام میں جو گناہ نہ ہو

فِي الْمَعْصِيَةِ — اور گناہ میں اطاعت کرنا حرام ہے

٤٧٤٦ : عَنْ حَجَّاجِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ بْنُ جُرَيْجٍ نَزَلَ "يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِى الْاَمْرِمِنْكُمْ فِي عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُذَافَةَ بْنِ قَيْسِ بْنِ عَدِيِّ السَّهْمِيِّ بَعَثَهُ النَّبِيُّ ﷺ فِي سَرِيَّةٍ اَخْبَرَنِيْهِ يَعْلَى بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ۔

۴۷۴۶: حجاج بن محمد سے روایت ہے ابن جریج نے کہا یہ آیت اے ایمان والو! اطاعت کرو اللہ کی اور اس کے رسول کی اور ان کی جو حاکم ہوں تمہارے عبداللہ بن حذافہ کے باب میں اتری جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو ایک فوج کا سردار کر کے بھیجا ابن جریج نے کہا بیان کیا مجھ سے یہ یعلی بن مسلم نے انہوں نے سنا سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے۔

تشریح ۞ اس روایت سے معلوم ہوا کہ اولی الامر سے حاکم اور امیر مراد ہیں مسلمانوں کے یہی قول ہے جمہور سلف اور خلف کا مفسرین اور فقہا میں سے ہیں اور بعضوں نے کہا علماء مراد ہیں بعضوں نے کہا امراء اور علماء دونوں اور جس نے کہا صرف صحابہ مراد ہیں اس نے غلطی کی۔ نوویؒ

٤٧٤٧ : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَطَاعَنِيْ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ يَّعْصِنِيْ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَمَنْ يُّطِعِ الْاَمِيْرَ فَقَدْ اَطَاعَنِيْ وَمَنْ يَّعْصِ الْاَمِيْرَ فَقَدْ عَصَانِيْ۔

۴۷۴۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی اور جو کوئی اطاعت کرے حاکم کی (جس کو میں نے مقرر کیا) اس نے میری اطاعت کی اور جس نے اس کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی"۔

٤٧٤٨ : عَنْ اَبِي الزِّنَادِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ وَمَنْ يَّعْصِ الْاَمِيْرَ فَقَدْ عَصَانِيْ۔

۴۷۴۸: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا ہے اس میں یہ نہیں ہے کہ جس نے امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔

٤٧٤٩ : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ مَنْ اَطَاعَنِيْ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ عَصَانِيْ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَمَنْ اَطَاعَ اَمِيْرِيْ فَقَدْ اَطَاعَنِيْ وَمَنْ عَصٰى اَمِيْرِيْ فَقَدْ عَصَانِيْ۔

۴۷۴۹: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی اور جس نے میرے امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے میرے امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی"

تشریح ۞ ان حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر امیر اسلام قریش نہ ہو تو تب بھی اس کی اطاعت ان باتوں میں جو شریعت کے خلاف نہ ہوں واجب ہے اور اس سے بغاوت بلاوجہ حرام ہے اور اس کے ساتھ ہو کر کافروں سے لڑنا درست ہے۔

٤٧٥٠ : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ سَوَآءً۔

۴۷۵۰: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٤٧٥١ : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ

۴۷۵۱: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيْثِهِمْ۔

٤٧٥٢ : عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيْثِهِمْ۔

۴۷۵۲: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٤٧٥٣ : عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ وَقَالَ مَنْ أَطَاعَ الْأَمِيْرَ وَلَمْ يَقُلْ أَمِيْرِيْ وَكَذٰلِكَ فِيْ حَدِيْثِ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ۔

۴۷۵۳: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا لیکن اس حدیث میں میرے مقرر کردہ امیر کی بجائے مطلق امیر کی اطاعت کی بات ہے۔

٤٧٥٤ : عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكَ السَّمْعَ وَ الطَّاعَةَ فِيْ عُسْرِكَ وَيُسْرِكَ وَ مَنْشَطِكَ وَ مَكْرَهِكَ وَأَثَرَةٍ عَلَيْكَ۔

۴۷۵۴: ابو ہریرہؓ سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”تجھ پر لازم ہے سننا اور اطاعت کرنا (حاکم کی بات کا) تکلیف اور راحت میں اور خوشی اور رنج میں اور جس وقت تیرا حق اور کسی کو دیں (یعنی اگرچہ حاکم تمہاری حق تلفی بھی کریں اور جو شخص تم سے کم حق رکھتا ہو اس کو تمہارے اوپر مقدم کریں تب بھی صبر اور اطاعت کرنا چاہئے اور فساد کرنا اور فتنہ پھیلانا منع ہے“ نووی نے کہا یہ اطاعت اسی صورت میں ہے جب حاکم کا حکم خلاف شرع نہ ہو اور اگر شرع کے خلاف ہو تو اطاعت نہ کرے)۔

٤٧٥٥ : عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ إِنَّ خَلِيْلِيْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْصَانِيْ أَنِ اسْمَعَ وَ أُطِيْعَ وَ إِنْ كَانَ عَبْدًا مُجَدَّعَ الْأَطْرَافِ۔

۴۷۵۵: ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میرے دوست جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے وصیت کی سننے اور اطاعت کرنے کی اگرچہ ایک غلام ہاتھ پاؤں کٹا حاکم ہو۔

٤٧٥٦ : عَنْ أَبِي عِمْرَانَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَ قَالَ فِي الْحَدِيْثِ عَبْدًا حَبَشِيًّا مُجَدَّعَ الْأَطْرَافِ۔

۴۷۵۶: اس میں یہ ہے کہ غلام حبشی ہو ہاتھ پاؤں کٹا۔

٤٧٥٧ : عَنْ أَبِي عِمْرَانَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ كَمَا قَالَ ابْنُ إِدْرِيْسَ عَبْدًا مُجَدَّعَ الْأَطْرَافِ۔

۴۷۵۷: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٤٧٥٨ : عَنْ يَحْيَى بْنِ حُصَيْنٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ جَدَّتِيْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا تُحَدِّثُ أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَهُوَ يَقُوْلُ وَ لَوِ اسْتُعْمِلَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ يَقُوْدُكُمْ بِكِتَابِ اللّٰهِ فَاسْمَعُوْا لَهٗ وَ أَطِيْعُوْا۔

۴۷۵۸: یحییٰ بن حصین سے روایت ہے انہوں نے سنا اپنی دادی سے وہ حدیث بیان کرتی ہیں انہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خطبہ پڑھ رہے تھے حجۃ الوداع میں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے ”اگر تمہارے اوپر ایک غلام حاکم کیا جاوے جو حکومت کرے اللہ تعالیٰ کی کتاب کے موافق تو اس کی اطاعت کرو اور اس کا حکم مانو۔

٤٧٥٩ : عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَ قَالَ عَبْدًا حَبَشِيًّا۔

۴۷۵۹: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں حبشی ہاتھ پاؤں کٹے کا لفظ نہیں ہے۔

٤٧٦٠ : عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ حَبَشِيًّا مُجَدَّعًا۔

۴۷۶۰:: ترجمہ بعینہ ہے:

٤٧٦١ : وَ زَادَ اَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى اَوْ بِعَرَفَاتٍ۔

۴۷۶۱: اتنا زیادہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس نے منیٰ میں سنا یا عرفات میں۔

٤٧٦٢ : عَنْ يَحْيَى بْنِ حُصَيْنٍ عَنْ جَدَّتِهِ اُمِّ الْحُصَيْنِ قَالَ سَمِعْتُهَا تَقُوْلُ حَجَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حَجَّةَ الْوَدَاعِ قَالَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَوْلًا كَثِيْرًا ثُمَّ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ اِنْ اُمِّرَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ مُّجَدَّعٌ حِسِبْتُهَا قَالَتْ اَسْوَدُ يَقُوْدُكُمْ بِكِتَابِ اللّٰهِ فَاسْمَعُوْا لَهٗ اَطِيْعُوْا۔

۴۷۶۲: ام حصین یحییٰ بن حصین کی دادی سے روایت ہے میں نے حج کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ حج وداع تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بہت سی باتیں فرمائیں پھر میں نے سنا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے ''اگر تمہارے اوپر ہاتھ پاؤں کٹا کالا غلام بھی امیر ہو اور وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب کے موافق تم کو چلانا چاہے تو اس کی اطاعت کرو اور اس کی بات کو سنو۔''

٤٧٦٣ : عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ عَلَى الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ فِيْمَا اَحَبَّ وَكَرِهَ اِلَّا اَنْ يُّؤْمَرَ بِمَعْصِيَةٍ فَاِنْ اُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلَا طَاعَةَ۔

۴۷۶۳: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''مسلمان پر سننا اور ماننا واجب ہے (حاکم کی بات کا) خواہ اس کو پسند ہو یا نہ ہو مگر جب حکم کیا جاوے گناہ کا تو نہ سننا چاہئے نہ ماننا چاہئے۔

٤٧٦٤ : عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهٗ۔

۴۷۶۴: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٤٧٦٥ : عَنْ عَلِيٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ جَيْشًا وَ اَمَّرَ عَلَيْهِمْ رَجُلًا فَاَوْقَدَ نَارًا وَ قَالَ ادْخُلُوْهَا فَاَرَادَ نَاسٌ اَنْ يَّدْخُلُوْهَا وَقَالَ الْاٰخَرُوْنَ اِنَّا قَدْ فَرَرْنَا مِنْهَا فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِلَّذِيْنَ اَرَادُوْا اَنْ يَّدْخُلُوْهَا لَوْ دَخَلْتُمُوْهَا لَمْ تَزَالُوْا فِيْهَآ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَ قَالَ لِلْاٰخَرِيْنَ قَوْلًا حَسَنًا وَ قَالَ لَا طَاعَةَ فِيْ مَعْصِيَةِ اللّٰهِ اِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوْفِ۔

۴۷۶۵: امیر المومنین علی المرتضیٰؓ سے روایت ہے رسول اللہؐ نے ایک لشکر بھیجا اور اس پر حاکم کیا ایک شخص کو اس نے انگار جلائے اور لوگوں سے کہا اس میں گھس جاؤ بعض نے چاہا اس میں گھس جاویں اور بعض نے کہا کہ ہم انگار سے بھاگ کر تو مسلمان ہوئے (اور کفر چھوڑا جہنم سے ڈر کر اب پھر انگار ہی میں گھسیں، یہ ہم سے نہ ہوگا)۔ پھر اس کا ذکر رسول اللہؐ سے ہوا۔ آپؐ نے فرمایا ان لوگوں سے جنہوں نے گھسنے کا قصد کیا تھا اگر تم گھس جاتے تو ہمیشہ اسی میں رہتے (کیونکہ یہ خودکشی ہے اور وہ شریعت میں حرام ہے) قیامت تک اور جو لوگ گھسنے پر راضی نہ ہوئے انکی تعریف کی اور فرمایا ''اللہ کی نافرمانی میں کسی کی اطاعت نہیں ہے بلکہ اطاعت اسی میں ہے جو دستور کی بات ہو۔''

٤٧٦٦ : عَنْ عَلِيٍّ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ

۴۷۶۶: حضرت علیؓ سے روایت ہے رسول اللہؐ نے ایک لشکر بھیجا اور اس پر

بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً وَاسْتَعْمَلَ عَلَيْهِمْ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ وَاَمَرَهُمْ اَنْ يَّسْمَعُوْا لَهٗ وَ يَطِيْعُوْهُ فَاَغْضَبُوْهُ فِيْ شَيْءٍ فَقَالَ اجْمِعُوْا لِيْ حَطَبًا فَجَمَعُوْا لَهٗ ثُمَّ قَالَ اَوْقِدُوْا نَارًا فَاَوْقَدُوْا نَارًا ثُمَّ قَالَ اَلَمْ يَاْمُرْكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تَسْمَعُوْا لِيْ وَتُطِيْعُوْا قَالُوْا بَلٰى قَالَ فَادْخُلُوْهَا قَالَ فَنَظَرَ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ فَقَالَ اِنَّمَا فَرَرْنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ النَّارِ فَكَانُوْا كَذٰلِكَ وَسَكَنَ غَضَبُهٗ وَطُفِئَتِ النَّارُ فَلَمَّا رَجَعُوْا ذَكَرُوْا ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ دَخَلُوْهَا مَا خَرَجُوْا مِنْهَآ اِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوْفِ۔

ایک انصاری کو حاکم کیا (نووی نے کہا اس سے معلوم ہوا کہ وہ شخص عبداللہ بن حذافہ نہ تھے) اور حکم کیا لوگوں کو اس کی اطاعت کرنے کا اور اس کی بات سننے کا پھر ان لوگوں نے اس کو غصے کیا کسی بات میں، اس نے کہا لکڑیاں جمع کرو۔ لوگوں نے لکڑیاں جمع کیں پھر اس نے کہا انگار جلاؤ۔ انہوں نے انگار جلائے تب وہ شخص بولا رسول اللہؐ نے کیا تم کو حکم نہیں دیا ہے میری بات سننے کا اور میری اطاعت کرنے کا۔ وہ بولے بے شک آپؐ نے ایسا حکم دیا ہے۔ اس نے کہا تو اس انگار میں گھس جاؤ، یہ سن کر لوگ ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے اور انہوں نے کہا ہم تو انگار ہی سے (جہنم کے) بھاگ کر رسول اللہؐ کے پاس آئے پھر وہ اسی حال میں رہے یہاں تک کہ اس کا غصہ فرو ہو گیا تھا اور انگار بجھا دیئے گئے۔ جب وہ لوٹ کر آئے تو انہوں نے رسول اللہؐ سے ذکر کیا آپؐ نے فرمایا اگر انگار میں گھس جاتے تو پھر اس میں سے نہ نکلتے، اطاعت کرنا اسی بات میں لازم ہے جو واجبی ہو (یعنی شریعت کی رو سے منع نہ ہو۔ نووی نے کہا اس نے یہ بات امتحان لینے کیلئے کی تھی یا مذاق سے اور ہر حال میں خلاف شرع بات میں سردار کی اطاعت نہیں کرنا چاہئے۔

تشریح ۞ یعنی شرع کے خلاف جو بات ہو اس کو ہرگز نہ ماننا چاہئے بادشاہ نہیں بادشاہ کا باپ حکم دے دے بلکہ سب مل کر ایسے بادشاہ کو سمجھا دیں اور اس کو شرع کی مخالفت پر جبر کرنے سے باز رکھیں اگر نہ مانے تو اس کو معزول کر دیں اور اس کی جگہ کسی اور خلیفہ کو مقرر کریں جو اللہ کی کتاب پر چلے اس لیے کہ اطاعت بادشاہ یا خلیفہ کی بالذات نہیں ہے بلکہ بادشاہ اور خلیفہ بھی اور آدمیوں کی طرح ایک آدمی ہے جب تک وہ شریعت کے موافق چلتا ہے تو اس کی اطاعت بالذات نہیں ہے بلکہ شریعت کی اطاعت ہے اور جہاں وہ شریعت کے خلاف ہو اس کی اطاعت ضروری ہی نہ رہی۔

٤٧٦٧ : عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ۔

۴۷۶۷: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٤٧٦٨ : عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ بَايَعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي الْعُسْرِ وَالْيُسْرِ وَالْمَنْشَطِ وَالْمَكْرَهِ وَ وَعَلٰى اَثَرَةٍ عَلَيْنَا وَ عَلٰى اَنْ لَّا نُنَازِعَ الْاَمْرَ اَهْلَهٗ وَ عَلٰى اَنْ نَقُوْلَ بِالْحَقِّ اَيْنَمَا كُنَّا لَا نَخَافُ فِي اللّٰهِ لَوْمَةَ لَآئِمٍ۔

۴۷۶۸: عبادہ بن صامت سے روایت ہے ہم نے بیعت کی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سننے اور بات ماننے پر سختی اور راحت میں اور خوشی اور ناخوشی میں اور گو ہمارے حق کا خیال نہ رکھا جاوے اور اس امر پر کہ ہم جھگڑا نہ کریں گے اس شخص کی سرداری میں جو اس کے لائق ہے اور ہم سچ بات کہیں گے جہاں ہوں گے اللہ کی راہ میں ہم کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈریں گے۔

تشریح ۞ یہی باتیں اسلام کی ہیں اور جو مسلمان دنیا ساز' خوشامد باز' حق بات کا چھپانے والا' دنیا داروں کی ملامت سے ڈرنے والا ہو وہ پورا مسلمان نہیں بلکہ اس میں کفار کی خصلتیں موجود ہیں اس کو چاہئے توبہ کرے اور راستبازی' جرأت' بہادری اور حق گوئی اور وفاداری اختیار کرے۔

٤٧٦٩ : عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الْوَلِيْدِ فِيْ هَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهِ۔

۴۷۶۹: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٤٧٧٠ : عَنْ جُنَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ بَايَعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيْثِ ابْنِ اِدْرِيْسَ۔

۴۷۷۰: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٤٧٧١ : عَنْ جُنَادَةَ ابْنِ اَبِيْ اُمَيَّةَ قَالَ دَخَلْنَا عَلٰى عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَهُوَ مَرِيْضٌ فَقُلْنَا حَدِّثْنَا اَصْلَحَكَ اللّٰهُ بِحَدِيْثٍ يَنْفَعُ اللّٰهُ بِهِ سَمِعْتَهُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَعَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَا يَعْنَافَكَانَ فِيْمَآ اَخَذَ عَلَيْنَا اَنْ بَا يَعْنَا عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِيْ مَنْشَطِنَا وَ مَكْرَهِنَا وَ عُسْرِنَا وَ يُسْرِنَا وَاَثَرَةٍ عَلَيْنَا وَلَا نُنَازِعَ الْاَمْرَ اَهْلَهُ قَالَ اِلَّا اَنْ تَرَوْا كُفْرًا بَوَاحًا عِنْدَكُمْ مِنَ اللّٰهِ فِيْهِ بُرْهَانٌ۔

۴۷۷۱: جنادہ بن امیہ سے روایت ہے ہم عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے پاس گئے وہ بیمار تھے ہم نے کہا بیان کرو ہم سے اللہ تعالیٰ تم کو اچھا کرے۔ایسی کوئی حدیث ہے جس سے اللہ فائدہ دے دے اور جس کو تم نے سنا ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے۔انہوں نے کہا ہم کو بلایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے، ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیعت کی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو عہد لیے ان میں یہ بھی بتایا کہ ہم بیعت کرتے ہیں بات سننے اور اطاعت کرنے پر خوشی اور ناخوشی میں اور سختی اور آسانی میں اور ہماری حق تلفیاں ہونے میں اور ہم جھگڑا نہ کریں گے اس شخص کی خلافت میں جو اس کے لائق ہو مگر جب کھلا کھلا کفر دیکھیں جو اللہ تعالیٰ کے پاس حجت ہو۔

تشریح ۞ نووی نے کہا کفر سے مراد معاصی ہیں اور مطلب یہ ہے کہ جب صاف صاف شرع کے خلاف حاکم کو کرتے دیکھو تو اس وقت چپ نہ رہو بلکہ اس سے کہہ دو اور حق بات بیان کر دو پر مسلمان حاکم سے لڑنا اور بغاوت کرنا حرام ہے باجماع اہل اسلام اگر چہ وہ فاسق ہو یا ظالم اور اس کی دلیل بہت سی حدیثیں ہیں اور اجماع کیا ہے اہل سنت نے کہ امام فسق کی وجہ سے معزول نہیں ہوتا مگر ہمارے اصحاب کی بعض کتابوں میں ہے کہ وہ معزول ہو جاتا ہے اور معتزلہ کا بھی یہی قول ہے اور یہ غلط ہے مخالف ہے اجماع کے اور سبب معزول نہ ہونے کا یہ ہے کہ معزول کرنے میں فساد اور خونریزی کا ڈر ہے۔قاضی عیاض نے کہا علماء کرام نے اجماع کیا ہے کہ امامت کافر کی صحیح نہیں ہے اور جب امام کافر ہو جاوے تو معزول ہو جاوے گا اسی طرح اگر نماز ترک کر دے یا بدعت شروع کرے، جمہور کا بھی یہی قول ہے پھر کافر ہو جاوے یا شرع کے احکام بدل دے یا بدعت نکالے تو اس کی ولایت جاتی رہے گی۔اور اس کی اطاعت ساقط ہو جاوے گی اور مسلمانوں پر واجب ہے کہ اس کو معزول کریں اور اس کی جگہ ایک امام عادل کو مقرر کریں اور بدعت کو نکالنے کی صورت میں اس کا معزول کرنا واجب نہیں، الا اس صورت میں کہ مسلمانوں کو قدرت ہو اس کے عزل کی پر اس کے ملک سے ہجرت کرنا چاہئے اور اپنے دین کو بچانا چاہئے اور فاسق کی بھی امامت ابتداً صحیح نہیں لیکن اگر امامت کے بعد فاسق ہو جاوے تو بعضوں کے نزدیک اس کا معزول کرنا واجب ہے اگر بغیر فساد اور لڑائی کے معزول ہو سکے اور جمہور اہل سنت کا فقہاء اور محدثین اور متکلمین میں سے یہ قول ہے کہ وہ فسق یا ظلم یا حق تلفی کی وجہ سے معزول نہ ہوگا اور معزول نہ کیا جاوے گا اور اس سے لڑنا یا بغاوت کرنا درست نہیں ہے بلکہ اس کو نصیحت کرنا اور ڈرانا واجب ہے۔قاضی عیاض نے کہا ابن مجاہد نے اس پر اجماع کا دعویٰ کیا ہے لیکن رد کیا ہے بعض نے اس دعویٰ کو اس لیے کہ امام حسن علیہ السلام اور عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور اہل مدینہ بنی امیہ کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے اور ایک جماعت عظیمہ تابعین اور صدر اول کی ابن اشعث کے ساتھ ہو گئی حجاج سے لڑنے کے لیے۔قاضی عیاض نے کہا شاید یہ اختلاف پہلے تھا پھر اس کے بعد اجماع ہو گیا واللہ اعلم انتہی مختصراً۔

بَابُ الْإِمَامُ جُنَّةٌ يُقَاتَلُ مِنْ وَّرَائِهٖ وَ يُتَّقٰى بِهٖ

باب: امام مسلمانوں کی سپر ہے

۴۷۷۲ : عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا الْاِمَامُ جُنَّةٌ یُقَاتِلُ مِنْ وَّرَآئِهٖ وَ یُتَّقٰی بِهٖ فَاِنْ اَمَرَ بِتَقْوَی اللّٰهِ وَ عَدَلَ کَانَ لَهٗ بِذٰلِكَ اَجْرٌ وَّ اِنْ یَّاْمُرْ بِغَیْرِهٖ کَانَ عَلَیْهِ مِنْهُ۔

۴۷۷۲: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''امام سپر ہے اس کے پیچھے مسلمان لڑتے ہیں (کافروں سے) اور اس کی وجہ سے لوگ بچتے ہیں تکلیف سے (ظالموں سے اور لٹیروں سے) پھر اگر وہ حکم کرے اللہ سے ڈرنے کا اور انصاف کرے تو اس کو ثواب ہوگا اور جو اس کے خلاف حکم دے دے تو اس پر وبال ہوگا۔''

بَابُ وُجُوْبِ الْوَفَاءِ بِبَيْعَةِ الْخَلِيْفَةِ الْاَوَّلِ فَالْاَوَّلِ

باب: جس خلیفہ سے پہلے بیعت ہو اسی کو قائم رکھنا چاہیے

۴۷۷۳ : عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ یُحَدِّثُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ کَانَتْ بَنُوْ اِسْرَآئِیْلَ تَسُوْسُهُمُ الْاَنْبِیَآءُ کُلَّمَا هَلَكَ نَبِیٌّ خَلَفَهٗ نَبِیٌّ وَ اِنَّهٗ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ وَ سَتَکُوْنُ خُلَفَاءُ فَتَکْثُرُ قَالُوْا فَمَا تَاْمُرُنَا قَالَ فُوْا بَیْعَةَ الْاَوَّلِ فَالْاَوَّلِ وَ اَعْطُوْهُمْ حَقَّهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ سَآئِلُهُمْ عَنْ مَّا اسْتَرْعَاهُمْ۔

۴۷۷۳: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بنی اسرائیل کی حکومت پیغمبر کیا کرتے تھے جب ایک پیغمبر مرتا تو دوسرا پیغمبر اس کی جگہ ہو جاتا میرے بعد تو کوئی پیغمبر نہیں ہے بلکہ خلیفہ ہوں گے اور بہت ہوں گے لوگوں نے عرض کیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم کو کیا حکم کرتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''جس سے پہلے بیعت کرلو اسی کی بیعت پوری کرو اور ان کا حق ادا کرو اللہ تعالیٰ ان سے سمجھ لے گا جو اس نے ان کو دیا ہے۔''

تشریح: نووی علیہ الرحمۃ نے کہا مطلب حدیث کا یہ ہے کہ جب ایک خلیفہ سے بیعت ہو جاوے پھر اس کے ہوتے ہوئے دوسرے خلیفہ سے بیعت ہو تو اول کی بیعت صحیح ہے اور دوسرے کی بیعت حرام ہے کیونکہ اس کو پورا کرنا حرام ہے خواہ دوسری بیعت پہلی بیعت معلوم ہوتے ہوئے کی ہو یا بے خبری میں کی ہو خواہ ایک شہر میں ہو یا دوسرے شہر میں اور اتفاق ہے علماء کا اس پر کہ ایک زمانہ میں دو خلیفہ نہیں ہو سکتے اگرچہ دارالاسلام بہت وسیع ہو مگر امام الحرمین نے کہا کہ جب دو ملک بہت فاصلے پر ہوں اور ایک خلیفہ دوسرے خلیفہ سے بہت دور ہو تو احتمال ہے کہ تعدد جائز ہو نووی نے کہا یہ قول مخالف ہے سلف اور خلف کے اور ظاہر احادیث کے۔

۴۷۷۴ :عَنِ الْحَسَنِ بْنِ فُرَاتٍ عَنْ اَبِیْهِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ۔

۴۷۷۴: مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۴۷۷۵ : عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهَا سَتَکُوْنُ بَعْدِیْ اَثَرَةٌ

۴۷۷۵: حضرت عبداللہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میرے بعد حق تلفی ہو گی اور ایسی باتیں ہوں گی جن کو تم برا جانو

وَّ اُمُوْرٌ تُنْكِرُوْنَهَا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَيْفَ تَاْمُرُ مَنْ اَدْرَكَ مِنَّا ذٰلِكَ قَالَ تُؤَدُّوْنَ الْحَقَّ الَّذِيْ عَلَيْكُمْ وَ تَسْئَلُوْنَ اللّٰهَ الَّذِيْ لَكُمْ۔

٤٧٧٦ : عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ رَبِّ الْكَعْبَةِ قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَاِذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ جَالِسًا فِيْ ظِلِّ الْكَعْبَةِ وَالنَّاسَ مُجْتَمِعُوْنَ عَلَيْهِ فَاَتَيْتُهُمْ فَجَلَسْتُ اِلَيْهِ فَقَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ سَفَرٍ فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا فَمِنَّا مَنْ يُّصْلِحُ خِبَآءَهٗ وَ مِنَّا مَنْ يَّنْتَضِلُ وَ مِنَّا مَنْ هُوَ فِيْ جَشَرِهٖ اِذْ نَادٰى مُنَادِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الصَّلٰوةَ جَامِعَةً فَاجْتَمَعْنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اِنَّهٗ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ قَبْلِيْ اِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَيْهِ اَنْ يَّدُلَّ اُمَّتَهٗ عَلٰى خَيْرِ مَا يَعْلَمُهٗ لَهُمْ وَيُنْذِرَهُمْ شَرَّمَا يَعْلَمُهٗ لَهُمْ اِنَّ اُمَّتَكُمْ هٰذِهٖ جُعِلَ عَا فِيَتُهَا فِيْ اَوَّلِهَا وَسَيُصِيْبُ اٰخِرَهَا بَلَآءٌ وَّ اُمُوْرٌ تُنْكِرُوْنَهَا وَ تَجِيْءُ فِتْنَةٌ فَيُرَقِّقُ بَعْضُهَا بَعْضًا وَّ تَجِيْءُ الْفِتْنَةُ فَيَقُوْلُ الْمُؤْمِنُ هٰذِهٖ مُهْلِكَتِيْ ثُمَّ تَنْكَشِفُ وَتَجِيْءُ الْفِتْنَةُفَيَقُوْلُ الْمُؤْمِنُ فَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يُّزَحْزَحَ عَنِ النَّارِ وَيُدْخَلَ الْجَنَّةَ فَلْتَاْتِهٖ مَنِيَّتُهٗ وَ هُوَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْيَاْتِ اِلَى النَّاسِ الَّذِيْ يُحِبُّ اَنْ يُّؤْتٰى اِلَيْهِ وَ مَنْ بَايَعَ اِمَامًا فَاَعْطَاهُ صَفْقَةَ يَدِهٖ وَ ثَمَرَةَ قَلْبِهٖ فَلْيُطِعْهُ اِنِ اسْتَطَاعَ فَاِنْ جَآءَ اٰخَرُ يُنَازِعُهٗ فَاضْرِبُوْا عُنُقَ الْاٰخَرِ فَدَنَوْتُ مِنْهُ فَقُلْتُ لَهٗ اَنْشُدُكَ اللّٰهُ اَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَهْوٰى اِلٰى اُذُنَيْهِ وَ

گے۔“صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! پھر ایسے وقت میں جو رہے اس کو آپ ﷺ کیا حکم کرتے ہیں۔آپؐ نے فرمایا ادا کرو اور اس حق کو جو تم پر ہے (یعنی اطاعت اور فرمانبرداری) اور جو تمہارا حق ہے اس پروردگار سے مانگو (کہ اللہ اس کو ہدایت کرے یا اس کو بدل کر عادل حاکم تم کو دے دے۔)

۴۷۷۶: عبدالرحمٰن بن عبد رب الکعبہ سے روایت ہے میں مسجد میں گیا وہاں عبداللہ بن عمرو بن العاص کعبہ کے سایہ میں بیٹھے تھے اور لوگ ان کے پاس جمع تھے میں بھی گیا اور بیٹھا۔انہوں نے کہا ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے ایک سفر میں تو ایک جگہ،اترے کوئی اپنا ڈیرہ درست کرنے لگا،کوئی تیر مارنے لگا،کوئی اپنے جانوروں میں تھا،اتنے میں رسول اللہ ﷺ کے پکارنے والے نے آواز دی نماز کے لیے اکٹھے ہو جاؤ،ہم سب آپ ﷺ کے پاس جمع ہوئے،آپ ﷺ نے فرمایا”مجھ سے پہلے کوئی نبی ایسا نہیں گزرا جس پر ضرور نہ ہوا اپنی امت کو جو بہتر بات اس کو معلوم ہو بتانا اور جو بری بات ہو اس سے ڈرانا اور تمہاری یہ امت اس کے پہلے حصہ میں سلامتی ہے اور اخیر حصے میں بلا ہے اور وہ باتیں ہیں جو تم کو بری لگیں گی اور ایسے فتنے آویں گے کہ ایک فتنہ دوسرے کو ہلکا اور پتلا کر دے گا۔(یعنی بعد کا فتنہ پہلے سے ایسا بڑا ہوگا کہ پہلا فتنہ اس کے سامنے کچھ حقیقت نہ رکھے گا اور ایک فتنہ آوے گا تو مومن کہے گا اس میں میری تباہی ہے پھر وہ جاتا رہے گا اور دوسرا آوے گا مومن کہے گا اس میں میری تباہی ہے پھر جو کوئی چاہے کہ جہنم سے بچے اور جنت میں جاوے اس کو چاہئے کہ مرے اللہ تعالیٰ اور پچھلے دن پر یقین رکھ کر اور لوگوں سے وہ سلوک کرے جیسا وہ چاہتا ہو لوگ اس سے کریں اور جو شخص کسی امام سے بیعت کرے اور اس کو اپنا ہاتھ دے دیوے اور دل سے نیت کرے اس کی تابعداری کی تو اس کی اطاعت کرے اگر طاقت ہو اب اگر دوسرا امام اس سے لڑنے کو آوے تو (اس کو منع کرو اگر نہ مانے بغیر لڑائی کے تو) اس کی گردن مارو۔“ یہ سن کر میں عبداللہ کے پاس گیا اور ان سے کہا میں تم کو قسم دیتا ہوں اللہ کی تم نے یہ رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے،انہوں نے اپنے کانوں اور دل

قَلْبِهِ بِيَدَيْهِ وَ قَالَ سَمِعْتُهُ أُذُنَایَ وَوَعَاهُ قَلْبِیْ فَقُلْتُ لَهُ هٰذَا ابْنُ عَمِّكَ مُعَاوِيَةُ يَأْمُرُنَا اَنْ نَأْكُلَ اَمْوَالَنَا بَيْنَنَا بِالْبَاطِلِ وَنَقْتُلَ اَنْفُسَنَا وَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ يَقُوْلُ "يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوْا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ وَلَا تَقْتُلُوْا اَنْفُسَكُمْ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا" قَالَ فَسَكَتَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ اَطِعْهُ فِیْ طَاعَةِ اللّٰهِ وَاعْصِهِ فِیْ مَعْصِيَةِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ۔

کی طرف اشارہ کیا ہاتھ سے اور کہا میرے کانوں نے سنا اور دل نے یاد رکھا میں نے کہا تمہارے چچا کے بیٹے معاویہ ہم کو حکم کرتے ہیں ایک دوسرے کا مال ناحق کھانے کے لیے اور اپنی جانوں کو تباہ کرنے کے لیے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے ایمان والو! مت کھاؤ اپنے مال ناحق مگر راضی سے سوداگری کر کے اور مت مارو اپنی جانوں کو بے شک اللہ تعالیٰ تم پر مہربان ہے۔ یہ سن کر عبداللہ بن عمرو بن العاص تھوڑی دیر تک چپ رہے پھر کہا معاویہ کی اطاعت کرو اس کام میں جو اللہ کے حکم کے موافق ہو اور جو کام اللہ تعالیٰ کے حکم کے خلاف ہو اس میں معاویہ کا کہنا نہ مانو۔

٤٧٧٧ : عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ۔

۴۷۷۷: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٤٧٧٨ : عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ رَبِّ الْكَعْبَةِ الصَّآئِدِیْ قَالَ رَاَيْتُ جَمَاعَةً عِنْدَ الْكَعْبَةِ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِ الْاَعْمَشِ۔

۴۷۷۸: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

بَابُ الْاَمْرِ بِالصَّبْرِ عِنْدَ ظُلْمِ الْوُلَاةِ وَاسْتِيْثَارِهِمْ

باب: حاکموں کے ظلم اور بے جا ترجیح پر صبر کرنے کا بیان

٤٧٧٩ : عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ خَلَا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَلَا تَسْتَعْمِلُنِیْ كَمَا اسْتَعْمَلْتَ فُلَانًا فَقَالَ اِنَّكُمْ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِیْ اَثَرَةً فَاصْبِرُوْا حَتّٰی تَلْقَوْنِیْ عَلَی الْحَوْضِ۔

۴۷۷۹: اسید بن حضیر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایک انصاری نے علیحدہ ہو کر کہا مجھ کو حاکم کر دیجئے جیسے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فلاں شخص کو حکومت دی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "میرے بعد تمہاری حق تلفی ہو گی تو صبر کرنا یہاں تک کہ مجھ سے ملو حوض کوثر پر۔"

٤٧٨٠ : عَنْ اُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ خَلَا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِهِ۔

۴۷۸۰: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٤٧٨١ : عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَ لَمْ يَقُلْ خَلَا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۴۷۸۱: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اتنا فرق ہے کہ اس میں علیحدہ ہونے کا ذکر نہیں۔

بَابُ فِیْ طَاعَةِ الْاُمَرَاءِ وَاِنْ مَنَعُوا

باب: امراء کی اطاعت کرنے کا حکم اگرچہ وہ حق تلفی ہی

الْحُقُوقَ

کریں

٤٧٨٢ : عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَآئِلٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَأَلَ سَلَمَةُ بْنُ يَزِيْدَ الْجُعْفِيُّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اِنْ قَامَتْ عَلَيْنَا اُمَرَآءُ يَسْاَلُوْنَا حَقَّهُمْ وَ يَمْنَعُوْنَا حَقَّنَا فَمَا تَاْمُرُنَا فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ سَاَلَهُ فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ سَاَلَهُ فِي الثَّانِيَةِ اَوْ فِي الثَّالِثَةِ فَجَذَبَهُ الْاَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ وَ قَالَ اسْمَعُوْا وَ اَطِيْعُوْا فَاِنَّمَا عَلَيْهِمْ مَا حُمِّلُوْا وَ عَلَيْكُمْ مَا حُمِّلْتُمْ۔

۴۷۸۲: علقمہ بن وائل حضرمی سے روایت ہے۔انہوں نے سنا اپنے باپ سے کہا کہ سلمٰی بن یزید جعفی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا یا نبی اللہ اگر ہمارے امیر ایسے مقرر ہوں جو اپنا حق ہم سے طلب کریں اور ہمارا حق نہ دیں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا فرماتے ہیں۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جواب نہ دیا پھر پوچھا جواب نہ دیا۔پھر پوچھا تو اشعث بن قیس نے سلمہ کو گھسیٹا اور کہا سنو اور اطاعت کرو ان پر ان کے عملوں کا بوجھ ہے اور تم پر تمہارے اعمال کا۔

٤٧٨٣ : عَنْ سِمَاكٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ وَ قَالَ فَجَذَبَهُ الْاَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْمَعُوْا وَ اَطِيْعُوْا فَاِنَّمَا عَلَيْهِمْ مَا حُمِّلُوْا وَ عَلَيْكُمْ مَا حُمِّلْتُمْ۔

۴۷۸۳: اس میں یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سنو اور اطاعت کرو ان کے عمل ان کے ساتھ ہیں اور تمہارے عمل تمہارے ساتھ ہوں گے۔''

بَابُ وُجُوْبِ مُلَازَمَةِ جَمَاعَةِ الْمُسْلِمِيْنَ عِنْدَ ظُهُوْرِ الْفِتَنِ وَ فِيْ كُلِّ حَالٍ

باب: فتنہ اور فساد کے وقت بلکہ ہر وقت مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ رہنا!

٤٧٨٤ : عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ كَانَ النَّاسُ يَسْاَلُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَيْرِ وَ كُنْتُ اَسْاَلُهُ عَنِ الشَّرِّ مَخَافَةَ اَنْ يُّدْرِكَنِيْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا كُنَّا فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَ شَرٍّ فَجَاءَ نَا اللّٰهُ بِهٰذَا الْخَيْرِ فَهَلْ بَعْدَ هٰذَا الْخَيْرِ شَرٌّ قَالَ نَعَمْ فَقُلْتُ هَلْ بَعْدَ ذٰلِكَ الشَّرِّ مِنْ خَيْرٍ قَالَ نَعَمْ وَ فِيْهِ دَخَنٌ قُلْتُ وَ مَا دَخَنُهُ قَالَ قَوْمٌ يَسْتَنُّوْنَ وَ يَهْتَدُوْنَ بِغَيْرِ هَدْيِ تَعْرِفُ مِنْهُمْ وَ تُنْكِرُ فَقُلْتُ هَلْ بَعْدَ ذٰلِكَ الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ قَالَ نَعَمْ دُعَاةٌ عَلٰى

۴۷۸۴: حذیفہ ابن الیمان سے روایت ہے لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بھلی باتوں کو پوچھا کرتے اور میں بری بات کو پوچھتا اس ڈر سے کہیں برائی میں نہ پڑ جاؤں۔میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم جاہلیت اور برائی میں تھے پھر اللہ تعالیٰ نے ہم کو یہ بھلائی دی (یعنی اسلام) اب اس کے بعد بھی کچھ برائی ہے۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہاں لیکن اس میں دھبہ ہے میں نے کہا وہ دھبہ کیسا۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ایسے لوگ ہوں گے جو میری سنت پر نہیں چلیں گے اور میرے طریقہ کے سوا اور راہ پر چلیں گے ان میں اچھی باتیں بھی ہوں گی اور بری بھی میں نے عرض کیا پھر اس کے بعد برائی ہوگی۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہاں ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو جہنم

اَبْوَابِ جَهَنَّمَ مَنْ اَجَابَهُمْ اِلَيْهَا قَذَفُوْهُ فِيْهَا فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صِفْهُمْ لَنَا قَالَ نَعَمْ هُمْ قَوْمٌ مِّنْ جِلْدَتِنَا وَ يَتَكَلَّمُوْنَ بِاَلْسِنَتِنَا فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَا تَرٰى اِنْ اَدْرَكَنِيْ ذٰلِكَ قَالَ تَلْزَمُ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِيْنَ وَ اِمَامَهُمْ فَقُلْتُ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهُمْ جَمَاعَةٌ وَّ لَا اِمَامٌ قَالَ فَاعْتَزِلْ تِلْكَ الْفِرَقَ كُلَّهَا وَ لَوْ اَنْ تَعَضَّ عَلٰى اَصْلِ شَجَرَةٍ حَتّٰى يُدْرِكَكَ الْمَوْتُ وَ اَنْتَ عَلٰى ذٰلِكَ۔

کے دروازے کی طرف لوگوں کو بلاویں گے جو ان کی بات مانے گا اس کو جہنم میں ڈال دیں گے۔ میں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان لوگوں کا حال ہم سے بیان فرمائیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ان کا رنگ ہمارا سا ہی ہوگا اور ہماری ہی زبان بولیں گے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! اگر اس زمانہ کو میں پاؤں تو کیا کروں۔ آپؐ نے فرمایا مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ رہ اور ان کے امام کے ساتھ رہ کہا اگر جماعت اور امام نہ ہوں۔ آپؐ نے فرمایا تو سب فرقوں کو چھوڑ دے اور اگرچہ ایک درخت کی جڑ دانت سے چباتا رہے مرتے دم تک۔

تشریح ۞ یعنی جنگل میں چلا جاوے اور کچھ کھانے کو نہ ملے تو درخت کی جڑ ہی چبا کر رہے پھر ان بے دینوں سے نہ ملے اور الگ رہے اس حدیث میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بڑی پیش گوئی کی خوارج اور قرامطہ وغیرہ کی جو گمراہ فرقے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد پیدا ہوئے اور بھلائی سے جس میں دھبہ ہے بعض نے کہا عمر بن عبدالعزیز کا زمانہ مراد ہے اور میں نے ایک متدین محدث سے سنا کہ یہ زمانہ وہ تھا جو بنی امیہ کی خلافت کے بعد ہوا اس میں اگرچہ بھلائی تھی پر بدعات پھیل گئی تھیں اس کے بعد نری برائی کا زمانہ اب ہے جب کہ نیچریت اور بے دینی اور کھلم کھلا کفر پھیل رہا ہے اور جہنم کی طرف بلانے والے وہ لوگ ہیں جو سید احمد خاں ابوالنیاچرہ کے پیرو اور ان کی راہ پر چلنے والے ہیں۔ اس وقت میں جماعت اسلام کا ساتھ دینا ہر مسلمان کو ضرور ہے اور ان بے دین جنٹلمینوں سے علیحدہ رہنا۔ واللہ اعلم

٤٧٨٥ : عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا كُنَّا بِشَرٍّ فَجَاءَ نَا اللّٰهُ بِخَيْرٍ فَنَحْنُ فِيْهِ فَهَلْ مِنْ وَّرَآءِ هٰذَا الْخَيْرِ شَرٌّ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ هَلْ وَرَآءَ ذٰلِكَ الشَّرِّ خَيْرٌ قَالَ نَعَمْ فَقُلْتُ فَهَلْ وَرَآءَ ذٰلِكَ الْخَيْرِ شَرٌّ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ كَيْفَ قَالَ تَكُوْنُ بَعْدِيْ اَئِمَّةٌ لَّا يَهْتَدُوْنَ بِهُدَايَ وَلَا يَسْتَنُّوْنَ بِسُنَّتِيْ وَسَيَقُوْمُ فِيْهِمْ رِجَالٌ قُلُوْبُهُمْ قُلُوْبُ الشَّيَاطِيْنِ فِيْ جُثْمَانِ اِنْسٍ قَالَ قُلْتُ كَيْفَ اَصْنَعُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ اَدْرَكْتُ ذٰلِكَ قَالَ تَسْمَعُ وَ تُطِيْعُ لِلْاَمِيْرِ وَاِنْ ضُرِبَ ظَهْرُكَ وَاُخِذَ مَالُكَ فَاسْمَعْ وَاَطِعْ۔

۴۷۸۵: حذیفہ بن الیمان سے روایت ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم برائی میں تھے پھر اللہ تعالیٰ نے بھلائی دی، اب اس کے بعد بھی کچھ برائی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''ہاں میں نے کہا پھر اس کے بعد بھلائی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہاں، میں نے کہا پھر اس کے بعد برائی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہاں میں نے کہا کیسے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میرے بعد وہ لوگ حاکم ہوں گے جو میری راہ پر نہ چلیں گے، میری سنت پر عمل نہیں کریں گے، اور ان میں ایسے لوگ ہوں گے جن کے دل شیطان کے سے اور بدن آدمیوں کے سے ہوں گے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس وقت میں کیا کروں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر تو ایسے زمانہ میں ہو تو سن اور مان حاکم کی بات کو اگرچہ وہ تیری پیٹھ پھوڑے اور تیرا مال لے لے پر اس کی بات سنے جا اور اس کا حکم مانتا رہ۔

٤٧٨٦ : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

۴۷۸۶: ابوہریرہؓ سے روایت ہے نبیؐ نے فرمایا ''جو شخص حاکم کی اطاعت سے

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ مَنْ خَرَجَ مِنَ الطَّاعَةِ وَ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ فَمَاتَ مَاتَ مِيْتَةً جَاهِلِيَّةً وَّ مَنْ قَاتَلَ تَحْتَ رَايَةٍ عُمِّيَّةٍ يَغْضَبُ لِعَصَبَةٍ اَوْ يَدْعُوْا اِلٰى عَصَبَةٍ اَوْ يَنْصُرُ عَصَبَةً فَقُتِلَ فَقِتْلَةٌ جَاهِلِيَّةٌ وَّ مَنْ خَرَجَ عَلٰى اُمَّتِيْ يَضْرِبُ بَرَّهَا وَفَاجِرَهَا وَلَا يَتَحَاشَ مِنْ مُّؤْمِنِهَا وَلَا يَفِيْ لِذِيْ عَهْدٍ عَهْدَهٗ فَلَيْسَ مِنِّيْ وَلَسْتُ مِنْهُ۔

باہر ہو جائے اور جماعت کا ساتھ چھوڑ دے پھر وہ مرے تو اسکی موت جاہلیت کی سی ہوگی اور جو شخص اندھے جھنڈے کے تلے لڑے (جس لڑائی کی درستی شریعت سے صاف صاف ثابت نہ ہو) غصہ ہو قوم کے لحاظ سے یا بلاتا ہو قوم کی طرف یا مدد کرتا ہو قوم کی اور اللہ کی رضامندی مقصود نہ ہو) پھر مارا جائے تو اسکا مارا جانا جاہلیت کے زمانے کا سا ہوگا اور جو شخص میری امت پر دست درازی کرے اور اچھے اور بروں کو ان میں کے قتل کرے اور مومن کو بھی نہ چھوڑے اور جس سے عہد ہوا ہو، اسکا عہد پورا نہ کرے تو وہ مجھ سے علاقہ نہیں رکھتا اور میں اس سے تعلق نہیں رکھتا (یعنی وہ مسلمان نہیں ہے)۔

٤٧٨٧ : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ حَدِيْثِ جَرِيْرٍ وَقَالَ لَا يَتَحَاشٰى مِنْ مُّؤْمِنِهَا۔

۴۷۸۷: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٤٧٨٨ : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَرَجَ مِنَ الطَّاعَةِ وَفَارَقَ الْجَمَاعَةَ ثُمَّ مَاتَ مَاتَ مِيْتَةً جَاهِلِيَّةً وَّمَنْ قُتِلَ تَحْتَ رَايَةٍ عُمِّيَّةٍ يَغْضَبُ لِلْعَصَبَةِ وَيُقَاتِلُ لِلْعَصَبَةِ فَلَيْسَ مِنْ اُمَّتِيْ وَمَنْ خَرَجَ مِنْ اُمَّتِيْ عَلٰى اُمَّتِيْ يَضْرِبُ بَرَّهَا وَفَاجِرَهَا لَا يَتَحَاشٰى مِنْ مُّؤْمِنِهَا وَلَا يَفِيْ لِذِيْ عَهْدِهَا فَلَيْسَ مِنِّيْ۔

۴۷۸۸: ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''جو شخص اطاعت سے نکل جاوے اور جماعت چھوڑ دے پھر مرے تو اس کو موت جاہلیت کی سی ہوگی اور جو شخص ایذا دہندہ جھنڈے کے تلے مارا جاوے جو غصہ ہوتا ہو قوم کے پاس سے اور لڑتا ہو قوم کے خیال سے وہ میری امت میں سے نہیں ہے اور جو میری امت پر نکلے مارتا ہوا ان کے نیکوں اور بدوں کو مومن کو بھی نہ چھوڑے جس سے عہد ہو وہ بھی پورا نہ کرے تو وہ میری امت میں سے نہیں ہے''

٤٧٨٩ : عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيْرٍ بِهٰذَا الْاَسْنَادِ اَمَّا ابْنُ الْمُثَنّٰى فَلَمْ يَذْكُرِ النَّبِيَّ ﷺ فِي الْحَدِيْثِ وَاَمَّا ابْنُ بَشَّارٍ فَقَالَ فِيْ رِوَايَتِهٖ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ حَدِيْثِهِمْ۔

۴۷۸۹: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٤٧٩٠ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَرْوِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَاٰى مِنْ اَمِيْرِهٖ شَيْئًا يَكْرَهُهٗ فَلْيَصْبِرْ فَاِنَّهٗ مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ شِبْرًا فَمَاتَ فَمِيْتَةٌ جَاهِلِيَّةٌ۔

۴۷۹۰: ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جو شخص اپنے حاکم سے بری بات دیکھے وہ صبر کرے اس لئے کہ جو جماعت سے بالشت بھر جدا ہو جاوے اس کی موت جاہلیت کی موت ہوگی''۔

٤٧٩١ : عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ كَرِهَ مِنْ اَمِيْرِهٖ شَيْئًا فَلْيَصْبِرْ عَلَيْهِ فَاِنَّهٗ لَيْسَ اَحَدٌ مِّنَ النَّاسِ يَخْرُجُ مِنَ السُّلْطَانِ شِبْرًا فَمَاتَ عَلَيْهِ اِلَّا مَاتَ مِيْتَةً جَاهِلِيَّةً۔

۴۷۹۱: ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''جو شخص اپنے حاکم سے بری بات دیکھے وہ صبر کرے کیونکہ جو کوئی بادشاہ سے بالشت بھر جدا ہو پھر مرے اسی حالت میں اس کی موت جاہلیت کی سی موت ہوگی''۔

تشریح ❁ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسلمانوں پر امام کا مقرر کرنا واجب ہے اور بغیر امام کے رہنا خوب نہیں ہے ورنہ موت جاہلیت کی موت ہوگی پس اپنا خاتمہ بالخیر کرنے کیلئے اور اس وعید سے بچنے کیلئے کسی کو بھی جو مستحق ہو اپنا امام مقرر کرلیں اور اس سے بیعت کرلیں۔

٤٧٩٢ : عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَجَلِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قُتِلَ تَحْتَ رَايَةٍ عُمِّيَّةٍ يَدْعُوْا عَصَبِيَّةً اَوْ يَنْصُرُ عَصَبِيَّةً فَقِتْلَةٌ جَاهِلِيَّةٌ۔

۴۷۹۲: جندب بن عبداللہ بجلیؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''جو شخص اندھے جھنڈے کے تلے مارا جاوے اور وہ بلاتا ہو تعصب اور قومی طرفداری کی طرف یا مدد کرتا ہو قومی تعصب کی تو اس کا قتل جاہلیت کا سا ہوگا''۔

٤٧٩٣ : عَنْ نَافِعٍ قَالَ جَاءَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُطِيْعٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ حِيْنَ كَانَ مِنْ اَمْرِ الْحَرَّةِ مَا كَانَ زَمَنَ يَزِيْدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ فَقَالَ اطْرَحُوْا لِاَبِيْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ وِ سَادَةً فَقَالَ اِنِّيْ لَمْ اٰتِكَ لِاَجْلِسَ اَتَيْتُكَ لِاُحَدِّثُكَ حَدِيْثًا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ خَلَعَ يَدًا مِنْ طَاعَةٍ لَقِيَ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَا حُجَّةَ لَهٗ وَمَنْ مَّاتَ وَلَيْسَ فِيْ عُنُقِهٖ بَيْعَةٌ مَاتَ مِيْتَةً جَاهِلِيَّةً۔

۴۷۹۳: نافع سے روایت ہے عبداللہ بن عمرؓ عبداللہ بن مطیع کے پاس آئے جب حرہ کا واقعہ ہوا یزید بن معاویہ کے زمانہ میں (اس نے مدینہ منورہ پر لشکر بھیجا اور مدینہ والے حرہ میں جو ایک مقام ہے مدینہ سے ملا ہوا ہے قتل ہوئے اور طرح طرح کے ظلم مدینہ والوں پر ہوئے۔ عبداللہ بن مطیع نے کہا ابو عبدالرحمٰن (یہ کنیت ہے عبداللہ بن عمرؓ کی) کیلئے توشک بچھاؤ۔ انہوں نے کہا میں اس لئے نہیں آیا کہ بیٹھوں بلکہ ایک حدیث تجھ کو سنانے کیلئے آیا جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے جو شخص اپنا ہاتھ نکال لے اطاعت سے وہ قیامت کے دن اللہ سے ملے گا اور کوئی دلیل اس کے پاس نہ ہوگی اور جو شخص مر جاوے اور کسی سے اس نے بیعت نہ کی ہو تو اس کی موت جاہلیت کی سی ہوگی۔

٤٧٩٤ : عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ اَتَى ابْنَ مُطِيْعٍ فَذَكَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ۔

۴۷۹۴: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٤٧٩٥ : عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ۔

۴۷۹۵: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

بَابُ حُكْمِ مَنْ فَرَّقَ اَمْرَ الْمُسْلِمِيْنَ وَهُوَ مُجْتَمِعٌ

باب: جو شخص مسلمانوں کے اتفاق میں خلل ڈالے

٤٧٩٦ : عَنْ عَرْفَجَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّهٗ سَتَكُوْنُ هَنَاتٌ وَّهَنَاتٌ فَمَنْ اَرَادَ اَنْ يُّفَرِّقَ اَمْرَ هٰذِهِ الْاُمَّةِ وَهِيَ جَمِيْعٌ فَاضْرِبُوْهُ بِالسَّيْفِ كَائِنًا مَّنْ كَانَ۔

۴۷۹۶: عرفجہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے ''قریب ہیں فتنے اور فساد پھر جو کوئی چاہے اس امت کے اتفاق کو بگاڑنا تو اس کو تلوار سے مارو چاہے جو کوئی بھی ہو''۔

تشریح ۞ اگر وہ باز نہ آوے اپنے کام سے سمجھانے سے تو اس کا خون ہدر ہوگا۔

٤٧٩٧ : عَنْ عَرْفَجَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ غَيْرَ اَنَّ فِيْ حَدِيْثِهِمْ جَمِيْعًا فَاقْتُلُوْهُ۔

۴۷۹۷: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٤٧٩٨ : عَنْ عَرْفَجَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ اَتَاكُمْ وَاَمْرُكُمْ جَمِيْعٌ عَلٰى رَجُلٍ وَّاحِدٍ يُّرِيْدُ اَنْ يَّشُقَّ عَصَاكُمْ اَوْ يُفَرِّقَ جَمَاعَتَكُمْ فَاقْتُلُوْهُ۔

۴۷۹۸: عرفجہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے: ''جو شخص تمہارے پاس آوے اور تم سب ایک شخص کے اوپر جمے ہو وہ چاہے تم میں پھوٹ ڈالنا اور جدائی کرنا تو اس کو مار ڈالو''۔

بَابٌ اِذَا بُوْيِعَ لِخَلِيْفَتَيْنِ

باب: جب دو خلفاء سے بیعت ہو

٤٧٩٩ : عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا بُوْيِعَ لِخَلِيْفَتَيْنِ فَاقْتُلُوْا الْاٰخِرَ مِنْهُمَا۔

۴۷۹۹: حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے جناب رسول اللہؐ نے فرمایا ''جب دو خلفاء سے بیعت کی جاوے تو جس سے اخیر میں بیعت ہوئی ہو اس کو مار ڈالو'' (اسلئے کہ اسکی خلافت پہلے خلیفہ کے ہوتے ہوئے باطل ہے)۔

بَابُ وُجُوْبِ الْاِنْكَارِ عَلَى الْاُمَرَاءِ فِيْمَا يُخَالِفُ الشَّرْعَ

باب: اگر امیر شرع کے خلاف کوئی کام کرے تو اس کو برا جاننا چاہئے

٤٨٠٠ : عن اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَتَكُوْنُ اُمَرَآءُ فَتَعْرِفُوْنَ وَتُنْكِرُوْنَ فَمَنْ عَرَفَ بَرِئَ وَمَنْ اَنْكَرَ سَلِمَ وَلٰكِنْ مَّنْ رَّضِيَ وَتَابَعَ قَالُوْا اَفَلَا نُقَاتِلُهُمْ قَالَ لَا مَا صَلَّوْا۔

۴۸۰۰: ام المومنین ام سلمہؓ سے روایت ہے رسول اللہؐ نے فرمایا قریب ہے کہ تم پر امیر مقرر ہوں تم انکے اچھے کام بھی دیکھو گے اور برے کام بھی پھر جو کوئی برے کام کو پہچان لے وہ بری ہوا (اگر اسکو روکے ہاتھ یا زبان یا دل سے) اور جس نے برے کام کو برا جانا وہ بھی بچ گیا لیکن جو راضی ہوا برے کام سے اور پیروی کی اسکی (تباہ ہوا) صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم ایسے امیروں سے لڑائی نہ کریں۔ آپؐ نے فرمایا نہیں جب تک وہ نماز پڑھا کریں (اور جو نماز بھی چھوڑ دیں تو ان کو مارو اور امارت سے موقوف کر دو۔)

٤٨٠١ : عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ يُسْتَعْمَلُ عَلَيْكُمْ اُمَرَآءُ فَتَعْرِفُوْنَ وَتُنْكِرُوْنَ فَمَنْ كَرِهَ فَقَدْ بَرِئَ وَمَنْ اَنْكَرَ فَقَدْ سَلِمَ وَلٰكِنْ مَّنْ رَّضِيَ اللّٰهُ وَتَابَعَ قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَانُقَاتِلُهُمْ قَالَ لَا مَاصَلُّوْا اَىْ مَنْ كَرِهَ بِقَلْبِهٖ وَاَنْكَرَ بِقَلْبِهٖ۔

۴۸۰۱: ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”تم پر ایسے امیر مقرر ہوں گے جن کے تم اچھے کام بھی دیکھو گے اور برے کام بھی پھر جو کوئی برے کام کو برا جانے وہ گناہ سے بچا اور جس نے برا کہا وہ بھی بچا لیکن جو راضی ہوا اور اسی کی پیروی کی (وہ تباہ ہوا) لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم ان سے لڑیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں جب تک وہ نماز پڑھتے رہیں (برا کہا یعنی دِل میں برا کہا اور دل سے برا جانا گو زبان سے نہ کہہ سکے)۔

٤٨٠٢ : عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ ذٰلِكَ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ فَمَنْ اَنْكَرَ فَقَدْ بَرِئَ وَمَنْ كَرِهَ فَقَدْ سَلِمَ۔

۴۸۰۲: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٤٨٠٣ : عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ اِلَّا قَوْلَهُ وَلٰكِنْ مَّنْ رَّضِيَ وَتَابَعَ لَمْ يَذْكُرْهُ۔

۴۸۰۳: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

بَابُ خِيَارِ الْاَئِمَّةِ وَشِرَارِهِمْ

باب: اچھے اور برے حاکموں کا بیان

٤٨٠٤ : عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خِيَارُ اَئِمَّتِكُمُ الَّذِيْنَ تُحِبُّوْنَهُمْ وَيُحِبُّوْنَكُمْ وَيُصَلُّوْنَ عَلَيْكُمْ وَتُصَلُّوْنَ عَلَيْهِمْ وَشِرَارُ اَئِمَّتِكُمُ الَّذِيْنَ تُبْغِضُوْنَهُمْ وَيُبْغِضُوْنَكُمْ وَتَلْعَنُوْنَهُمْ وَيَلْعَنُوْنَكُمْ قِيْلَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَا نُنَابِذُهُمْ بِالسَّيْفِ فَقَالَ لَا مَا اَقَامُوْا فِيْكُمُ الصَّلٰوةَ وَاِذَا رَاَيْتُمْ مِّنْ وُّلَاتِكُمْ شَيْئًا تَكْرَهُوْنَهُ فَاكْرَهُوْا عَمَلَهُ وَلَا تَنْزِعُوْا يَدًا مِّنْ طَاعَةٍ۔

۴۸۰۴: عوف بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”بہتر حاکم تمہارے وہ ہیں جن کو تم چاہتے ہو اور وہ تم کو چاہتے ہیں وہ تمہارے لیے دعا کرتے ہیں اور تم ان کے دعا کرتے ہو اور برے حاکم تمہارے وہ ہیں جن کے تم دشمن ہو اور وہ تمہارے دشمن ہیں تم ان پر لعنت کرتے ہو وہ تم پر لعنت کرتے ہیں“ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ ایسے برے حاکموں کو تلوار سے نہ دفع کریں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا نہیں جب تک وہ نماز کو تم میں قائم کرتے رہیں اور جب تم کوئی بات اپنے حاکموں سے دیکھو تو دل سے اس کو برا جانو لیکن ان کی اطاعت سے باہر نہ ہو (یعنی بغاوت نہ کرو)۔

٤٨٠٥ : عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ خِيَارُ اَئِمَّتِكُمُ الَّذِيْنَ تُبْغِضُوْنَهُمْ وَ

۴۸۰۵: عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے ”بہتر حاکم تمہارے وہ ہیں جن کو تم چاہتے ہو وہ تم کو چاہتے ہیں تم ان کے لیے دعا کرتے ہو وہ

يُبْغِضُوْنَكُمْ وَ تَلْعَنُوْنَهُمْ وَيَلْعَنُوْنَكُمْ قَالَ قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَانُنَابِذُهُمْ عِنْدَ ذٰلِكَ قَالَ لَا مَا اَقَامُوْا فِيْكُمُ الصَّلٰوةَ اَلَا مَنْ وَّلِيَ عَلَيْهِ وَالٍ فَرَاٰهُ يَاتِيْ شَيْئًا مِّنْ مَعْصِيَةِ اللّٰهِ فَلْيَكْرَهْ مَايَاْتِيْ مِنْ مَّعْصِيَةِ اللّٰهِ وَلَا يَنْزِعَنَّ يَدًا مِّنْ طَاعَةٍ قَالَ ابْنُ جَابِرٍ فَقُلْتُ يَعْنِيْ لِرُزَيْقٍ حِيْنَ حَدَّثَنِيْ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ آللّٰهِ يَآ اَبَا الْمِقْدَامِ لَحَدَّثَكَ بِهٰذَا اَوْ سَمِعْتَ هٰذا مِنْ مُسْلِمِ بْنِ قَرَظَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَوْفَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَجَثَا عَلٰى رُكْبَتَيْهِ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَقَالَ اِيْ وَاللّٰهِ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ لَسَمِعْتُهُ مِنْ مُسْلِمِ بْنِ قَرَظَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَوْفَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

تمہارے لیے دعا کرتے ہیں اور برے حاکم تمہارے وہ ہیں جن کے تم دشمن ہو وہ تمہارے دشمن ہیں تم ان پر لعنت کرتے ہو وہ تم پر لعنت کرتے ہیں۔'' لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسے برے حاکم کو ہم دور نہ کریں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں جب تک نماز پڑھتے رہیں لیکن جب کوئی کسی حاکم کو گناہ کی بات کرتے دیکھے تو اس کو برا جانے اور اس کی اطاعت سے باہر نہ ہو۔ ابن جابر نے کہا جو راوی ہے اس حدیث کا میں نے رزیق بن حیان سے کہا جب انہوں نے یہ حدیث بیان کی (اے ابو المقدام تم سے مسلمہ بن قرظہ نے یہ حدیث بیان کی) وہ کہتے تھے میں نے عوف سے سنی وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی۔ یہ سن کر رزیق اپنے گھٹنوں کے بل جھکے اور قبلہ کی طرف منہ کیا اور کہا بیشک قسم اللہ کی جس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں ہے میں نے اس حدیث کو مسلم بن قرظہ سے سنا وہ کہتے تھے میں نے عوف بن مالک سے سنا وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ علیہ وسلم سے سنا۔

٤٨٠٦ : عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ۔

۴۸۰۶: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ مُبَايَعَةِ الْاِمَامِ الْجَيْشَ عِنْدَ اِرَادَةِ الْقِتَالِ

باب: لڑائی کے وقت مجاہدین سے بیعت لینا مستحب ہے

٤٨٠٧ : عَنْ جَابِرٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنَّا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَّةِ اَلْفًا وَ اَرْبَعَ مِائَةٍ فَبَايَعْنَاهُ وَعُمَرُ اٰخِذٌ بِيَدِهٖ تَحْتَ الشَّجَرَةِ وَهِيَ سَمُرَةٌ وَقَالَ بَايَعْنَاهُ عَلٰى اَنْ لَّا نَفِرَّ وَلَمْ نُبَايِعْهُ عَلَى الْمَوْتِ ۔

۴۸۰۷: جابرؓ سے روایت ہے ہم حدیبیہ کے دن ایک ہزار چار سو آدمی تھے تو ہم نے بیعت کی رسول اللہ ﷺ سے اور حضرت عمر آپ ﷺ کا ہاتھ پکڑے ہوئے شجرۂ رضوان کے تلے تھے اور وہ سمرہ کا درخت تھا (سمرہ ایک جنگلی درخت ہے جو ریگستان میں ہوتا ہے) اور ہم نے بیعت کی آپ ﷺ سے اس شرط پر کہ نہ بھاگیں گے اور یہ بیعت نہیں کی کہ مر جاویں گے۔

٤٨٠٨ : عَنْ جَابِرٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ لَمْ نُبَايِعْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمَوْتِ اِنَّمَا بَايَعْنَاهُ عَلٰى اَنْ لَّا نَفِرَّ۔

۴۸۰۸: جابر سے روایت ہے ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مر جانے پر بیعت نہیں کی بلکہ نہ بھاگنے پر کی۔

٤٨٠٩ : عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرًا رَّضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ یَسْاَلُ کَمْ کَانُوْا یَوْمَ الْحُدَیْبِیَّةِ قَالَ کُنَّا اَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً فَبَا یَعْنَاهُ وَعُمَرُ اٰخِذٌ بِیَدِهٖ تَحْتَ الشَّجَرَةِ وَهِیَ سَمُرَةٌ فَبَا یَعْنَاهُ غَیْرَ جَدِّ بْنِ قَیْسِ الْاَنْصَارِیِّ اخْتَبَاَ تَحْتَ بَطْنِ بَعِیْرِهٖ۔

۴۸۰۹: بوالزبیر نے جابر سے سنا ان سے پوچھا گیا کہ حدیبیہ کے دن کتنے آدمی تھے انہوں نے کہا ہم چودہ سو آدمی تھے تو ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیعت کی اور حضرت عمر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہاتھ پکڑے ہوئے سمرہ کے درخت کے تلے تھے، پھر ہم سب نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیعت کی مگر جد بن قیس انصاری نے بیعت نہیں کی وہ اپنے اونٹ کے پیٹ تلے چھپ رہا۔

٤٨١٠ : عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرً الْیُسْاَلُ هَلْ بَایَعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِذِی الْحُلَیْفَةِ فَقَالَ لَا وَلٰکِنْ صَلّٰی بِهَاوَلَمْ یُبَایِعْ عِنْدَ شَجَرَةٍ اِلَّا الشَّجَرَةَ الَّتِی بِالْحُدَیْبِیَةِ قَالَ ابْنُ جُرَیْجٍ وَّاَخْبَرَنِیْ اَبُوالزُّبَیْرِ اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ یَقُوْلُ دَعَاالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی بِئْرِ الْحُدَیْبِیَةِ۔

۴۸۱۰: ابوالزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جابر سے سنا ان سے پوچھا گیا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیعت لی ذوالحلیفہ میں۔ انہوں نے کہا نہیں۔ لیکن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہاں نماز پڑھی اور کسی درخت کے پاس بیعت نہ لی مگر حدیبیہ کے درخت کے پاس۔ ابن جریج نے کہا مجھ سے ابوالزبیر نے بیان کیا، انہوں نے سنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا کی حدیبیہ کے کنویں پر اس کا پانی بڑھ گیا اور یہ قصہ اوپر گزر چکا۔

٤٨١١ : عَنْ جَابِرٍ قَالَ کُنَّا یَوْمَ الْحُدَیْبِیَةِ اَلْفًا وَّ اَرْبَعَ مِائَةٍ فَقَالَ لَنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْتُمُ الْیَوْمَ خَیْرُ اَهْلِ الْاَرْضِ وَقَالَ جَابِرٌ لَوْ کُنْتُ اُبْصِرُ لَاَرَیْتُکُمْ مَّوْضِعَ الشَّجَرَةِ۔

۴۸۱۱: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ ہم حدیبیہ کے دن چودہ سو آدمی تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''آج کے دن تم سب زمین والوں سے بہتر ہو'' اور جابر نے کہا اگر میری بینائی ہوتی تو میں تم کو اس درخت کا مقام دکھلا دیتا۔

تشریح ❀ کیونکہ وہ درخت باقی نہیں رہا تھا اس کو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کٹوا ڈالا تھا جب سنا کہ لوگ اس کے پاس جمع رہتے ہیں۔

٤٨١٢ : عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِی الْجَعْدِ قَالَ سَاَلْتُ جَابِرَ ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنْ اَصْحَابِ الشَّجَرَةِ فَقَالَ لَوْ کُنَّا مِائَةَ اَلْفٍ لَکَفَانَا کُنَّا اَلْفًا وَّخَمْسَ مِائَةٍ۔

۴۸۱۲: سالم بن ابی الجعد سے روایت ہے میں نے جابر بن عبداللہ سے پوچھا اصحاب شجرہ کتنے آدمی تھے، انہوں نے کہا اگر ہم لاکھ آدمی ہوتے تب بھی وہاں کنواں ہم کو کافی ہو جاتا (کیونکہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا سے اس کا پانی بہت بڑھ گیا تھا ہم پندرہ سو آدمی تھے۔

٤٨١٣ : عَنْ جَابِرٍ رَّضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ لَوْ کُنَّا مِائَةَ اَلْفٍ لَکَفَانَا کُنَّا خَمْسَ عَشْرَةَ مِائَةً۔

۴۸۱۳: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٤٨١٤ : عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِی الْجَعْدِ قَالَ قُلْتُ لِجَابِرٍ کَمْ کُنْتُمْ یَوْمَئِذٍ قَالَ اَلْفًا وَّ اَرْبَعَ مِائَةٍ۔

۴۸۱۴: سالم بن ابی الجعد نے کہا میں نے جابر سے پوچھا تم کتنے آدمی تھے اس دن انہوں نے کہا چودہ سو آدمی تھے۔

٤٨١٥ : عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِىْ اَوْفٰى رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ اَصْحَابُ الشَّجَرَةِ اَلْفًا وَّ ثَلَاثَ مِائَةٍ وَّ كَانَتْ اَسْلَمُ ثُمَنَ الْمُهَاجِرِيْنَ۔

۴۸۱۵ :عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے اصحاب شجرہ تیرہ سو آدمی تھے اور اسلم کے لوگ مہاجرین کا آٹھواں حصہ تھے۔

٤٨١٦ : عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ۔

۴۸۱۶: مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

٤٨١٧ : عَنْ مَعْقَلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ لَقَدْ رَاَيْتُنِىْ يَوْمَ الشَّجَرَةِ وَالنَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَايِعُ النَّاسَ وَاَنَا رَافِعٌ غُصْنًا مِنْ اَغْصَانِهَا عَنْ رَّاْسِهٖ وَنَحْنُ اَرْبَعَ عَشَرَةَ مِائَةً قَالَ لَمْ نُبَايِعْهُ عَلَى الْمَوْتِ وَلٰكِنْ بَا يَعْنَاهُ عَلٰى اَنْ لَّا نَفِرَّ۔

۴۸۱۷: معقل بن یسار سے روایت ہے میں نے اپنے آپ کو شجرہ کے دن دیکھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیعت لے رہے تھے لوگوں سے اور میں ایک شاخ کو درخت کے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سر سے اٹھائے ہوئے تھا ہم چودہ سو آدمی تھے اور ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مرنے پر بیعت نہیں کی بلکہ نہ بھاگنے پر۔

٤٨١٨ : عَنْ يُوْنُسَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ۔

۴۸۱۸: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٤٨١٩ : عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ كَانَ اَبِىْ مِمَّنْ بَايَعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الشَّجَرَةَ قَالَ فَانْطَلَقْنَا فِىْ قَابِلٍ حَآجِّيْنَ فَخَفِىَ عَلَيْنَا مَكَانُهَا فَاِنْ كَانَتْ تَبَيَّنَتْ لَكُمْ فَاَنْتُمْ اَعْلَمُ۔

۴۸۱۹ :سعید بن میتب نے کہا میرا باپ ان لوگوں میں سے تھا جنہوں نے بیعت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شجرہ رضوان کے پاس ۔انہوں نے کہا جب ہم دوسرے سال حج کو آئے تو اس درخت کی جگہ معلوم ہی نہیں ہوئی اگر تم کو معلوم ہو جاوے تو تم زیادہ جانتے ہو۔

٤٨٢٠ : عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُمْ كَانُوْا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الشَّجَرَةِ قَالَ فَنَسُوْهَا مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ ۔

۴۸۲۰ :سعید بن المسیب نے اپنے باپ سے روایت کیا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے شجرہء رضوان کی جس سال بیعت ہوئی پھر دوسرے سال صحابہ کرام اس درخت کو بھول گئے ۔

٤٨٢١ : عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ لَقَدْ رَاَيْتُ الشَّجَرَةَ ثُمَّ اَتَيْتُهَا بَعْدُ فَلَمْ اَعْرِفْهَا ۔

۴۸۲۱ :سعید بن میتب کے باپ نے کہا میں نے شجرہء رضوان دیکھا تھا لیکن پھر جو میں اس کے پاس آیا تو پہچان نہ سکا۔

تشریح ۞ نووی نے کہا اس درخت کے چھپ جانے میں یہ مصلحت تھی کہ جاہل لوگ جا کر اس کی پرستش نہ کرنے لگیں تو اس کا چھپ جانا اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے۔

٤٨٢٢ : عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِىْ عُبَيْدٍ قَالَ قُلْتُ لِسَلَمَةَ عَلٰى اَىِّ شَىْءٍ بَايَعْتُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَّةِ قَالَ عَلَى الْمَوْتِ۔

۴۸۲۲ :یزید بن ابی عبید نے کہا میں نے سلمہ سے پوچھا تم نے کس بات پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیعت کی ۔انہوں نے کہا مر جانے پر کی۔

٤٨٢٣ : عَنْ سَلَمَةَ بِمِثْلِهٖ ۔

۴۸۲۳: ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

٤٨٢٤ : عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ اَتَاهُ اٰتٍ

۴۸۲۴ :عبداللہ بن زید کے پاس کوئی آیا اور کہنے لگا یہ حنظلہ کا بیٹا ہے جو

فَقَالَ هَاذَاكَ ابْنُ حَنْظَلَةَ يُبَايِعُ النَّاسَ فَقَالَ عَلٰى مَاذَا قَالَ عَلَى الْمَوْتِ قَالَ لَآ اُبَايِعُ عَلٰى هٰذَا اَحَدًا بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

لوگوں سے بیعت لے رہا ہے مرنے پر انہوں نے کہا میں ایسی بیعت کسی سے کرنے والا نہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد۔

تشریح ۞ نووی نے کہا موت پر بیعت کرنا یا نہ بھاگنے پر دونوں کا مطلب ایک ہی ہے اور پہلے شروع اسلام میں دس گنے کافروں کے مقابلہ سے بھاگنا منع تھا اللہ تعالیٰ نے آسانی کر دی اب دو گنے کافروں سے بھاگنا منع ہے اس سے زیادہ اگر ہو تو جائز ہے۔

بَابُ تَحْرِيْمِ رُجُوْعِ الْمُهَاجِرِ اِلَى اسْتِيْطَانِ وَطْنِهٖ

باب: جو شخص اپنے وطن سے ہجرت کر جائے پھر اس کو وہاں آ کر وطن بنانا حرام ہے

٤٨٢٥ : عَنْ سَلَمَةَ ابْنِ الْاَكْوَعِ اَنَّهٗ دَخَلَ عَلَى الْحَجَّاجِ فَقَالَ يَا بْنُ الْاَكْوَعِ ارْتَدَدْتَّ عَلٰى عَقِبَيْكَ تَعَرَّبْتَ قَالَ لَا وَلٰكِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَذِنَ لِيْ فِي الْبَدْوِ۔

۴۸۲۵: سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ حجاج کے پاس گئے وہ بولا اے اکوع کے بیٹے تو مرتد ہو گیا پھر جنگل میں رہنے لگا۔ سلمہ نے کہا نہیں بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ کو اجازت دی جنگل میں رہنے کی۔

تشریح ۞ قاضی عیاض نے کہا علماء نے اتفاق کیا ہے کہ مہاجر کو پھر اپنے وطن کی طرف لوٹنا اس کو وطن بنانے کے لیے حرام ہے اور اسی لیے حجاج نے اعتراض کیا سلمہ پر۔ اور سلمہ نے جواب دیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اجازت سے ایسا کرتا ہوں اور شاید وہ اپنے وطن کو نہ گئے ہوں بلکہ اور کہیں جنگل میں رہتے ہوں دوسرے یہ کہ ہجرت سے جو غرض تھی وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدد تھی۔ اور یہ مکہ کے فتح ہونے سے جاتی رہی اب اس کے بعد ہجرت فرض نہ رہی، اسی واسطے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مکہ کی فتح کے بعد ہجرت نہ رہی۔ (انتہیٰ مختصراً)

بَابُ الْمُبَايَعَةِ بَعْدَ فَتْحِ مَكَّةَ عَلَى الْاِسْلَامِ وَالْجِهَادِ وَالْخَيْرِ وَبَيَانِ مَعْنٰى لَاهِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ

باب: مکہ کی فتح کے بعد اسلام یا جہاد یا نیکی پر بیعت ہونا اور اس کے بعد ہجرت نہ ہونے کے معنی

٤٨٢٦ : عَنْ مُجَاشِعِ بْنِ مَسْعُوْدِ السُّلَمِيِّ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُبَايِعُهٗ عَلَى الْهِجْرَةِ فَقَالَ اِنَّ الْهِجْرَةَ قَدْ مَضَتْ لِاَهْلِهَا وَلٰكِنْ عَلَى الْاِسْلَامِ وَالْجِهَادِ وَالْخَيْرِ۔

۴۸۲۶: مجاشع بن مسعود سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا ہجرت کی بیعت کرنے کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''ہجرت تو گذر گئی مہاجرین کے لیے لیکن بیعت کر اسلام پر یا جہاد پر یا نیکی پر۔''

٤٨٢٧ : عَنْ مُجَاشِعِ بْنِ مَسْعُوْدِ السُّلَمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ جِئْتُ بِاَخِيْ اَبِيْ مَعْبَدٍ

۴۸۲۷: مجاشع بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں اپنے بھائی ابوسعید کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لایا مکہ فتح ہونے کے

رَّضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الْفَتْحِ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بَایِعْهُ عَلَی الْهِجْرَةِ قَالَ مَضَتِ الْهِجْرَةُ بِاَهْلِهَا قُلْتُ فَبِاَیِّ شَیْءٍ تُبَایِعُهُ قَالَ عَلَی الْاِسْلَامِ وَالْجِهَادِ وَالْخَیْرِ قَالَ اَبُوْ عُثْمَانَ فَلَقِیْتُ اَبَا مَعْبَدٍ فَاَخْبَرْتُهُ بِقَوْلِ مُجَاشِعٍ فَقَالَ صَدَقَ۔

بعد۔ اور میں نے کہا یا رسول اللہ اس سے بیعت لیجئے ہجرت پر۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہجرت مہاجرین کے ساتھ ہو چکی۔ میں نے کہا پھر کس چیز پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیعت لیں گے اس سے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اسلام پر اور جہاد پر اور نیکی پر۔ ابوعثمان نے کہا میں ابوسعید سے ملا ان سے مجاشع کا کہنا بیان کیا انہوں نے کہا مجاشع نے سچ کہا۔

٤٨٢٨ : عَنْ عَاصِمٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ فَلَقِیْتُ اَخَاهُ فَقَالَ صَدَقَ مُجَاشِعٌ وَّلَمْ یَذْكُرْ اَبَا مَعْبَدٍ۔

۴۸۲۸: ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

٤٨٢٩ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ الْفَتْحِ مَكَّةَ لَاهِجْرَةَ وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَّنِیَّةٌ وَاِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوْا۔

۴۸۲۹: عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''جس دن مکہ فتح ہوا اب ہجرت نہیں رہی لیکن جہاد ہے اور نیک نیت ہے اور جب تم سے کہا جاوے جہاد کو نکلنے کے لیے تو تم نکلو جہاد کے لیے۔''

٤٨٣٠ : عَنْ مَنْصُوْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ۔

۴۸۳۰: ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

تشریح ۞ نووی نے کہا ہمارے اصحاب نے کہا ہے کہ ہجرت دار الحرب سے دار السلام کی طرف ہمیشہ قائم ہے قیامت تک اور اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اب مکہ سے ہجرت نہ رہی کیونکہ مکہ دار السلام ہو گیا یا اس درجہ کی ہجرت جو فتح سے پہلے تھی اب نہ رہی نہ اب اتنا ثواب ہے۔

٤٨٣١ : عَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ سُئِلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْهِجْرَةِ فَقَالَ لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَّنِیَّةٌ وَ اِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوْا۔

۴۸۳۱: ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا ہجرت کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''مکہ فتح ہونے کے بعد ہجرت نہیں رہی لیکن جہاد ہے اور نیت ہے اور جب تم سے کہا جاوے جہاد کو نکلنے کے لیے تو نکلو۔''

٤٨٣٢ : عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ اَعْرَابِیًّا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْهِجْرَةِ فَقَالَ وَیْحَكَ اِنَّ شَاْنَ الْهِجْرَةِ لَشَدِیْدٌ فَهَلْ لَّكَ مِنْ اِبِلٍ فَقَالَ نَعَمْ قَالَ فَهَلْ تُؤْتِیْ صَدَقَتَهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاعْمَلْ مِنْ وَّرَآءِ الْبِحَارِ فَاِنَّ اللّٰهَ لَنْ یَّتِرَكَ مِنْ عَمَلِكَ شَیْئًا۔

۴۸۳۲: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک جنگلی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا ہجرت کو آپ ﷺ نے فرمایا ارے ہجرت بہت مشکل ہے (یعنی اپنا وطن چھوڑنا اور مدینہ میں میرے ساتھ رہنا۔ اور یہ آپ ﷺ نے اس لیے فرمایا کہ کہیں اس سے نہ ہو سکے پھر ہجرت توڑنا پڑے) تیرے پاس اونٹ ہیں، وہ بولا ہاں آپ ﷺ نے فرمایا تو ان کی زکوٰۃ دیتا ہے، وہ بولا ہاں آپ ﷺ نے فرمایا تو سمندروں کے اس پار سے عمل کرتا رہ اللہ تعالیٰ تیرے کسی عمل کو ضائع نہیں کرے گا۔

٤٨٣٣ : عَنِ الْاَوْزَاعِیِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ

۴۸۳۳: وہی جو اوپر گذرا اس میں یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ تیرے کسی عمل کو

غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ لَنْ يَّتِرَكَ مِنْ عَمَلِكَ شَيْئًا وَّزَادَ فِي الْحَدِيْثِ قَالَ فَهَلْ تَحْتَلِبُهَا يَوْمَ وِرْدِهَا قَالَ نَعَمْ۔

نہیں چھوڑے گا اور اتنا زیادہ ہے کہ تو ان کا دودھ دوہتا ہے جب وہ پانی پینے کو آتے ہیں؟ اس نے کہا ہاں۔

بَابُ كَيْفِيَّةِ بَيْعَةِ النِّسَآءِ

باب: عورتیں کیونکر بیعت کریں

٤٨٣٤ : عَنْ عَآئِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَتِ الْمُؤْمِنَاتُ اِذَا هَاجَرْنَ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يُمْتَحَنَّ بِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى " يٰاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ عَلٰى اَنْ لَّا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَّلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِيْنَ " اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ قَالَتْ عَآئِشَةُ فَمَنْ اَقَرَّ بِهٰذَا مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ فَقَدْ اَقَرَّ بِالْمِحْنَةِ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَآ اَقْرَرْنَ بِذٰلِكَ مِنْ قَوْلِهِنَّ قَالَ لَهُنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْطَلِقْنَ فَقَدْ بَايَعْتُكُنَّ وَلَا وَاللّٰهِ مَامَسَّتْ يَدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَ امْرَاَةٍ قَطُّ غَيْرَ اَنَّهُ يُبَايِعُهُنَّ بِالْكَلَامِ قَالَتْ عَآئِشَةُ وَاللّٰهِ مَآ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى النِّسَآءِ قَطُّ اِلَّا بِمَآ اَمَرَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَمَا مَسَّتْ كَفُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَفَّ امْرَاَةٍ قَطُّ وَكَانَ يَقُوْلُ لَهُنَّ اِذَآ اَخَذَ عَلَيْهِنَّ قَدْ بَايَعْتُكُنَّ كَلَامًا۔

۴۸۳۴: ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے مسلمان عورتیں جب ہجرت کرتیں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کا امتحان لیتے اس آیت کے موافق ''اے نبی جب تمہارے پاس مسلمان عورتیں بیعت کرنے کو آویں اس بات پر کہ شریک نہ کریں گی، اللہ کا کسی کو چوری نہ کریں گی، زنا نہ کریں گی'' آخیر تک پھر جو کوئی عورت ان باتوں کا اقرار کرتی وہ گویا بیعت کا اقرار کرتی (یعنی بیعت ہو جاتی، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جب وہ اقرار کر لیتیں اپنی زبان سے تو فرماتے جاؤ میں تم سے بیعت لے چکا۔ قسم اللہ تعالیٰ کی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہاتھ کسی عورت کے ہاتھ سے نہیں چھوا البتہ زبان سے) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان سے بیعت لیتے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عورتوں سے کوئی اقرار نہیں لیا مگر جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہتھیلی کسی عورت کی ہتھیلی سے کبھی نہیں لگی بلکہ آپ صرف زبان سے فرما دیتے جب وہ اقرار کر لیتیں میں تم سے بیعت کر چکا۔

تشریح ۞ نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ عورت سے صرف زبان سے بیعت لینا چاہیے ان کا ہاتھ پکڑنا درست نہیں اور مردوں سے زبان سے اور ہاتھ پکڑ کر اور یہ بھی نکلا کہ اجنبی عورت سے ضرورت کے وقت بات درست ہے اور عورت کی آواز ستر نہیں ہے البتہ اس کا بدن بغیر ضرورت کے جیسے معالجہ یا فصد یا حجامہ یا دانت نکالنے یا سرمہ لگانے کے لیے چھونا درست ہے اور یہ ضرورتیں بھی اسی وقت ہیں جب عورت یہ کام کرنے والی نہ ملے۔ انتہیٰ

٤٨٣٥ : عَنْ عُرْوَةَ اَنَّ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَآ اَخْبَرَتْهُ عَنْ بَيْعَةِ النِّسَآءِ قَالَتْ مَامَسَّ

۴۸۳۵: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عروہ سے عورتوں کی بیعت کو بیان کیا تو کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہاتھ کسی عورت کے ہاتھ

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ امْرَاَةً قَطُّ اِلَّا اَنْ يَّأْخُذَ عَلَيْهَا فَاِذَا اَخَذَ عَلَيْهَا فَاَعْطَتْهُ قَالَ اذْهَبِیْ فَقَدْ بَايَعْتُكِ۔

سے نہیں لگا البتہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زبان سے اس سے بات کرتے پھر جب وہ زبان سے بول دیتی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے جاؤ میں نے تجھ سے بیعت کر لی۔

بَابُ الْبَيْعَةِ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِيْمَا اسْتَطَاعَ

باب: بیعت کرنا سننے اور ماننے پر جہاں تک ہو سکے

٤٨٣٦ : عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يَقُوْلُ كُنَّا نُبَايِعُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ يَقُوْلُ لَنَا فِيْمَا اسْتَطَعْتُمْ۔

۴۸۳۶ : عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے ہم آپ ﷺ سے بیعت کرتے تھے بات سننے اور حکم ماننے پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے یہ بھی کہو جتنا مجھ سے ہو سکے گا (یہ آپ ﷺ کی شفقت تھی اپنی امت پر کہ جو کام نہ ہو سکے اس کے نہ کرنے میں گنہگار نہ ہوں)۔

بَابُ بَيَانِ سِنِّ الْبُلُوْغِ

باب: آدمی کب جوان ہوتا ہے

٤٨٣٧ : عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ عَرَضَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ اُحُدٍ فِی الْقِتَالِ وَ اَنَا ابْنُ اَرْبَعَ عَشْرَةَ سَنَةً فَلَمْ يُجِزْنِیْ وَ عَرَضَنِیْ يَوْمَ الْخَنْدَقِ وَاَنَا ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً فَاَجَازَنِیْ قَالَ نَافِعٌ فَقَدِمْتُ عَلٰى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ وَهُوَ يَوْمَئِذٍ خَلِيْفَةٌ فَحَدَّثْتُهُ هٰذَا الْحَدِيْثَ فَقَالَ اِنَّ هٰذَا لَحَدٌّ بَيْنَ الصَّغِيْرِ وَالْكَبِيْرِ كَتَبَ اِلٰى عُمَّالِهٖ اَنْ يَّفْرِضُوْا لِمَنْ كَانَ ابْنَ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً وَّمَنْ كَانَ دُوْنَ ذٰلِكَ فَاجْعَلُوْهُ فِی الْعِيَالِ۔

۴۸۳۷ : عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے میں پیش ہوا رسول اللہ صلی اللہ وآلہ وسلم کے سامنے احد کے دن لڑائی میں اور میں چودہ برس کا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے منظور نہ کیا (یعنی لڑنے میں داخل نہ کیا) پھر میں پیش ہوا خندق کے دن جب میں پندرہ برس کا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منظور کر لیا۔ نافع نے کہا میں نے یہ حدیث عمر بن عبد العزیز سے بیان کی ان کے پاس آ کر وہ ان دنوں خلیفہ تھے انہوں نے کہا یہی حد ہے نابالغ اور بالغ کی اور اپنے عالموں کو لکھا کہ جو شخص پندرہ برس کا ہو اس کا حصہ لگا دیں اور جو پندرہ سے کم ہو اس کو بال بچوں میں شریک کریں۔

٤٨٣٨ : عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّ فِیْ حَدِيْثِهِمْ وَ اَنَا ابْنُ اَرْبَعَ عَشْرَةَ سَنَةً فَاسْتَصْغَرَنِیْ۔

۴۸۳۸ : ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس میں یہ ہے کہ میں چودہ برس کا تھا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے چھوٹا سمجھا۔

بَابُ النَّهْیِ اَنْ يُّسَافَرَ بِالْمُصْحَفِ اِلٰى اَرْضِ الْكُفَّارِ اِذَا خِيْفَ وَقُوْعُهٗ بِاَيْدِيْهِمْ

باب: قرآن شریف کافروں کے ملک میں لیے جانا منع ہے جب یہ ڈر ہو کہ اُن کے ہاتھ لگ جائے گا

٤٨٣٩ : عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یُّسَافِرَ بِاالْقُرْاٰنِ اِلٰی اَرْضِ الْعَدُوِّ۔

۴۸۳۹: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قرآن کو دشمن کے ملک میں لے جانے سے سفر میں۔

٤٨٤٠ : عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِنَّهٗ كَانَ یَنْهٰی اَنْ یُّسَافَرَ بِالْقُرْاٰنِ اِلٰی اَرْضِ الْعَدُوِّ مَخَافَةَ اَنْ یَّنَالَهُ الْعَدُوُّ۔

۴۸۴۰: عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منع کرتے تھے قرآن کو سفر میں دشمن کے ملک میں لے جانے سے اس ڈر سے کہ کہیں دشمن کے ہاتھ نہ پڑ جاوے۔

٤٨٤١ : عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تُسَافِرُوْا بِالْقُرْاٰنِ فَاِنِّیْ لَآ اٰمَنُ اَنْ یَّنَالَهُ الْعَدُوُّ وَقَالَ اَیُّوْبُ فَقَدْ نَالَهُ الْعَدُوُّ وَخَاصَمُوْكُمْ بِهٖ۔

۴۸۴۱: عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''مت لے جاؤ سفر میں قرآن شریف کو کیونکہ مجھے ڈر ہے دشمن کے ہاتھ میں پڑ جانے کا'' ایوب نے کہا دشمن کے ہاتھ میں پڑ گیا اور وہ لگے جھگڑا کرنے تم سے۔

تشریح ❀ نووی نے کہا ممانعت کی وجہ یہ ہے کہ دشمن اس کے ساتھ بے ادبی نہ کریں اور اگر یہ ڈر نہ ہو مثلاً بڑا لشکر ہو تو اس وقت منع نہیں ہے اور مالک کے نزدیک ہر حال میں منع ہے اور مالک نے مکروہ رکھا ہے وہ روپیہ یا اشرفیاں کافروں کو دینا جن پر اللہ تعالیٰ کا نام لکھا ہو۔

٤٨٤٢ : عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ حَدِیْثِ بْنِ عُلَیَّةَ وَالثَّقَفِیِّ فَاِنِّیْ اَخَافُ وَفِیْ حَدِیْثِ سُفْیَانَ وَ حَدِیْثِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ مَخَافَةَ اَنْ یَّنَالَهُ الْعَدُوُّ۔

۴۸۴۲: ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

بَابُ الْمُسَابَقَةِ بَیْنَ الْخَیْلِ وَتَضْمِیْرِهَا

باب: گھوڑ دوڑ کا بیان اور گھوڑوں کو تیار کرنا شرط کیلئے

٤٨٤٣ : عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَآ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَابَقَ بِالْخَیْلِ الَّتِیْ قَدْ اُضْمِرَتْ مِنَ الْحَفْیَآءِ وَكَانَ اَمَدُهَا ثَنِیَّةَ الْوَدَاعِ وَسَابَقَ بَیْنَ الْخَیْلِ الَّتِیْ لَمْ تُضْمَرْ مِنَ الثَّنِیَّةِ اِلٰی مَسْجِدِ بَنِیْ زُرَیْقٍ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ فِیْمَنْ سَابَقَ بِهَا۔

۴۸۴۳: عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دوڑ کی ان گھوڑوں کو تیار کئے گئے تھے حفیا سے ثنیۃ الوداع تک (ان دونوں مقاموں میں پانچ یا چھ میل کا فاصلہ ہے اور بعض نے کہا چھ یا سات میل کا) اور جو تیار نہیں کئے گئے تھے ان کی دوڑ ثنیۃ سے بنی رزیق کی مسجد تک مقرر کی اور ابن عمرؓ ان لوگوں میں تھے جنہوں نے دوڑ کی۔

٤٨٤٤ : عَنِ ابْنِ عُمَرَ بِمَعْنٰی حَدِیْثِ مَالِكٍ عَنْ نَّافِعٍ وَّزَادَ فِیْ حَدِیْثِ اَیُّوْبَ مِنْ رِّوَایَةِ حَمَّادٍ وَابْنِ عُلَیَّةَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَجِئْتُ سَابِقًا

۴۸۴۴: ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس میں یہ ہے کہ عبداللہ نے کہا میں آگے آیا تو گھوڑا مجھے لے کر مسجد پر چڑھ گیا۔

فَطَفَّفَ بِیَ الْفَرَسُ الْمَسْجِدَ ۔

تشریح ۞ نووی نے کہا اس حدیث سے گھوڑ دوڑ کا جواز نکلا اور یہ بھی نکلا کہ ان کو تیار کرنا یعنی تضمیر کرنا دوڑ کے لیے درست ہے اور تضمیر یہ ہے کہ گھوڑے کا دانہ چارہ کم کر دیں پھر اس کو گرم جھول پہنا کر ایک بند کوٹھڑی میں باندھ دیں تا کہ پسینہ آئے اور گوشت کم ہو اور دوڑنے میں تیز ہو جاوے اور اختلاف کیا ہے علماء نے کہ گھوڑ دوڑ جائز ہے یا مستحب ہے اور ہمارے اصحاب کے نزدیک وہ مستحب ہے اور بغیر عوض تو بالا جماع درست ہے اور بالعوض جب درست ہے کہ شخص عوض دے دے یا شخص ثالث عوض دے دے یا شخص ثالث درمیان میں ہو جاوے اور وہ کچھ نہ دے اور حدیث میں عوض کا ذکر نہیں ہے انتہی ۔

بَابُ فَضِیْلَةِ الْخَیْلِ وَاِنَّ الْخَیْلَ مَعْقُوْدٌ بِنَوَاصِیْهَا

باب: گھوڑوں کی فضیلت

٤٨٤٥ : عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَیْلُ فِیْ نَوَاصِیْهَا الْخَیْرُ اِلٰی یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ۔

۴۸۴۵: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''گھوڑوں کی پیشانی میں برکت ہے اور خوبی قیامت تک۔''

٤٨٤٦ : عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ مَالِكٍ عَنْ نَّافِعٍ ۔

۴۸۴۶: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٤٨٤٧ : عَنْ جَرِیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَلْوِیْ نَاصِیَةَ فَرَسٍ بِاِصْبَعِهٖ وَهُوَ یَقُوْلُ الْخَیْلُ مَعْقُوْدٌ بِنَوَاصِیْهَا الْخَیْرُ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ لْاَجْرُ وَالْغَنِیْمَةُ۔

۴۸۴۷: جریر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک گھوڑے کی پیشانی کے بال انگلی سے مل رہے تھے اور فرماتے تھے گھوڑوں کی پیشانیوں سے برکت بندھی ہوئی ہے قیامت تک یعنی ثواب اور غنیمت (ہم دنیا اور ہم آخرت)

٤٨٤٨ : عَنْ یُوْنُسَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ ۔

۴۸۴۸: تو جمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٤٨٤٩ : عَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْخَیْلُ مَعْقُوْدٌ فِیْ نَوَاصِیْهَا الْخَیْرُ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ الْاَجْرُ وَالْمَغْنَمُ ۔

۴۸۴۹: عروہ بارقی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''برکت بندھی ہوئی ہے گھوڑوں کی پیشانیوں سے قیامت تک یعنی ثواب اور غنیمت۔

٤٨٥٠ : عَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْخَیْرُ مَعْقُوْصٌ بِنَوَاصِیَ الْخَیْلِ قَالَ فَقِیْلَ لَهٗ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِمَ ذَاكَ قَالَ الْاَجْرُ وَالْمَغْنَمُ اِلٰی یَوْمِ

۴۸۵۰: عروہ بارقی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''برکت بندھی ہوئی ہے گھوڑوں کی پیشانیوں سے'' لوگوں نے عرض کیا کیوں یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ثواب ہے اور غنیمت قیامت تک (کیونکہ جہاد قائم رہے گا

الْقِيٰمَةِ ۔ قیامت تک)۔

٤٨٥١ : عَنْ حُصَيْنٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ عُرْوَةُ بْنُ الْجَعْدِ ۔

۴۸۵۱: ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

٤٨٥٢ : عَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَذْكُرِ الْاَجْرَ وَالْمَغْنَمَ وَفِيْ حَدِيْثِ سُفْيَانَ سَمِعَ عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ سَمِعَ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

۴۸۵۲: ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

٤٨٥٣ : عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْجَعْدِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا وَلَمْ يَذْكُرِ الْاَجْرَ وَالْمَغْنَمَ ۔

۴۸۵۳: ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس روایت میں ثواب اور غنیمت کا ذکر نہیں ہے۔

٤٨٥٤ : عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَرَكَةُ فِيْ نَوَاصِي الْخَيْلِ ۔

۴۸۵۴: انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''برکت گھوڑوں کی پیشانیوں میں ہے۔''

٤٨٥٥ : عَنْ اَنَسٍ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ ۔

۴۸۵۵: ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

تشریح ۞ نووی علیہ الرحمۃ نے کہا ان حدیثوں سے گھوڑا رکھنے کی فضیلت جہاد کے لیے نکلتی ہے اور وہ جو دوسری حدیث میں ہے کہ نحوست گھوڑے میں ہوتی ہے مراد اس سے وہ گھوڑا ہے جو جہاد کے لیے نہ ہو یا بعض گھوڑا مبارک ہوتا ہے بعض منحوس۔

بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنْ صِفَاتِ الْخَيْلِ

باب: گھوڑے کی کونسی قسمیں بری ہیں

٤٨٥٦ : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْرَهُ الشِّكَالَ مِنَ الْخَيْلِ ۔

۴۸۵۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم برا جانتے تھے اشکل گھوڑے کو (اس کی تفسیر آگے آتی ہے)۔

٤٨٥٧ : عَنْ سُفْيَانَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهٗ وَزَادَ فِيْ حَدِيْثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ وَالشِّكَالُ اَنْ يَّكُوْنَ الْفَرَسَ فِيْ رِجْلِهِ الْيُمْنٰى بَيَاضٌ وَّ فِيْ يَدِهِ الْيُسْرٰى اَوْ فِيْ يَدِهِ الْيُمْنٰى وَرِجْلِهِ الْيُسْرٰى۔

۴۸۵۷: ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔ اتنا زیادہ ہے کہ اشکل وہ گھوڑا ہے جس کا داہنا پاؤں اور بایاں ہاتھ سفید ہو یا داہنا ہاتھ اور بایاں پاؤں سفید ہو۔

تشریح ۞ اور اکثر اہل علم کے نزدیک اشکل وہ ہے جس کے تین پاؤں سفید ہوں اور ایک ہم رنگ یا تین ہم رنگ اور ایک سفید ابن درید نے کہا اشکل وہ ہے کہ ایک طرف کے ہاتھ اور پاؤں سفید ہوں یا ایک طرف کا ہاتھ دوسری طرف کا پاؤں۔ واللہ اعلم

٤٨٥٨ : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ

۴۸۵۸: ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

حَدِيْثِ وَكِيْعٍ وَّفِيْ رِوَايَةِ وَهْبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ وَلَمْ يَذْكُرِ النَّخَعِيَّ۔

بَابُ فَضْلِ الْجِهَادِ وَالْخُرُوْجِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

باب: اللہ کی راہ میں جہاد کرنا

٤٨٥٩ : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَضَمَّنَ اللّٰهُ لِمَنْ خَرَجَ فِيْ سَبِيْلِهٖ لَا يُخْرِجُهٗ اِلَّا جِهَادًا فِيْ سَبِيْلِيْ وَاِيْمَانًا بِيْ وَتَصْدِيْقًا بِرُسُلِيْ فَهُوَ عَلَيَّ ضَامِنٌ اَنْ اُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ اَوْ اَرْجِعَهٗ اِلٰى مَسْكَنِهِ الَّذِيْ خَرَجَ مِنْهُ نَائِلًا مَّا نَالَ مِنْ اَجْرٍ اَوْ غَنِيْمَةٍ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ مَا مِنْ كَلْمٍ يُّكْلَمُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى اِلَّا جَآءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كَهَيْئَتِهٖ حِيْنَ كُلِمَ لَوْنُهٗ لَوْنُ دَمٍ وَّرِيْحُهٗ مِسْكٌ وَّالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَوْلَآ اَنْ اَشُقَّ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ مَا قَعَدْتُّ خِلَافَ سَرِيَّةٍ تَغْزُوْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَبَدًا وَّلٰكِنْ لَّآ اَجِدُ سَعَةً فَاَحْمِلُهُمْ وَلَا يَجِدُوْنَ سَعَةً وَّيَشُقُّ عَلَيْهِمْ اَنْ يَّتَخَلَّفُوْا عَنِّيْ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَوَدِدْتُّ اَنِّيْ اَغْزُوْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاُقْتَلُ ثُمَّ اَغْزُوْا فَاُقْتَلُ ثُمَّ اَغْزُوْا فَاُقْتَلُ۔

۴۸۵۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ ضامن ہے اس کا جو نکلے اس کی راہ میں اور نہ نکلے مگر جہاد کے لیے اور ایمان رکھتا ہو اللہ تعالیٰ پر اور سچ جانتا ہو اس کے پیغمبروں کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ایسا شخص میری حفاظت میں ہے یا تو میں اس کو جنت میں لے جاؤں گا یا اس کو پھیر دوں گا اس کے گھر کی طرف ثواب یا غنیمت حاصل کر کے قسم اس کی جس کے ہاتھ میں محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی جان ہے کوئی زخم ایسا نہیں ہے جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں لگے مگر وہ قیامت کے دن اسی شکل پر آوے گا جیسا دنیا میں ہوا تھا۔ اس کا رنگ خون کا سا ہو گا اور خوشبو مشک کی قسم اس کی جس کے ہاتھ میں محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی جان ہے اگر مسلمانوں پر دشوار نہ ہوتا تو میں کسی لشکر کا ساتھ نہ چھوڑتا جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرتا ہے کبھی لیکن میرے پاس اتنی گنجائش نہیں (سواریوں وغیرہ کی) اور مسلمانوں پر دشوار ہو گا میرے ساتھ نہ چلنا قسم اس کی جس کے ہاتھ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی جان ہے میں یہ چاہتا ہوں کہ جہاد کروں اللہ کے راہ میں پھر میں مارا جاؤں پھر جہاد کروں پھر مارا جاؤں پھر جہاد کروں پھر مارا جاؤں۔

تشریح ✿ یعنی بار بار اللہ کی راہ میں شہید ہوں پھر زندہ ہوں پھر شہید ہوں۔ اس حدیث سے جہاد کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی اور یہ بھی نکلا کہ جہاد ایسی عبادت ہے کہ اس کے برابر کوئی دوسری عبادت نہیں ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس کا نہایت شوق تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ چاہتے تھے کہ ایک ٹکڑے کے ساتھ خود بھی جہاد کو نکلیں پر خرچے کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجبور تھے اور جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نکلتے تو اور بھی سب مسلمان نکلتے اور اتنے آدمیوں کا سامان ہر وقت مشکل تھا۔

٤٨٦٠ : عَنْ عُمَارَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ

۴۸۶۰: ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

٤٨٦١ : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

۴۸۶۱: ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَكَفَّلَ اللّٰهُ لِمَنْ جَاهَدَ فِيْ سَبِيْلِهِ لَا يُخْرِجُهُ مِنْ بَيْتِهِ اِلَّا جِهَادٌ فِيْ سَبِيْلِهِ وَتَصْدِيْقُ كَلِمَتِهِ بِاَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ اَوْ يُرْجِعَهُ اِلٰى مَسْكَنِهِ الَّذِيْ خَرَجَ مِنْهُ مَعَ مَا نَالَ مِنْ اَجْرٍ اَوْ غَنِيْمَةٍ۔

علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''اللہ ضامن ہے اس کا جو کوئی جہاد کرے اس کی راہ میں اور نہ نکلے اپنے گھر سے مگر اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کے واسطے اس کے کلام کا یقین کرے اس بات کا کہ لے جاوے گا اس کو جنت میں یا پھیر دے گا اس کے گھر جو جہاں سے نکلا ہے ثواب اور غنیمت کے ساتھ۔

٤٨٦٢ : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُكْلَمُ اَحَدٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَنْ يُكْلَمُ فِيْ سَبِيْلِهٖ اِلَّا جَآءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَجُرْحُهٗ يَثْعَبُ اللَّوْنُ لَوْنُ دَمٍ وَالرِّيْحُ رِيْحُ مِسْكٍ۔

۴۸۶۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کوئی ایسا نہیں جو زخمی ہو اللہ کی راہ میں اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے جو زخمی ہو اس کی راہ میں مگر قیامت کے دن وہ آئے گا اس کا خون بہتا ہو گا رنگ تو خون کا ہو گا پر خوشبو مشک کی ہو گی۔

٤٨٦٣ : عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ كَلْمٍ يُكْلَمُهُ الْمُسْلِمُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ تَكُوْنُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كَهَيْئَتِهَا اِذَا طُعِنَتْ تَفَجَّرُ دَمًا اللَّوْنُ لَوْنُ دَمٍ وَالْعَرْفُ عَرْفُ الْمِسْكِ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَوْلَآ اَنْ اَشُقَّ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ مَا قَعَدْتُّ خَلْفَ سَرِيَّةٍ تَغْزُوْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ لَّآ اَجِدُ سَعَةً فَاَحْمِلُهُمْ وَلَا يَجِدُوْنَ سَعَةً فَيَتَّبِعُوْنِيْ وَلَا تَطِيْبُ اَنْفُسُهُمْ اَنْ يَّقْعُدُوْا بَعْدِيْ۔

۴۸۶۳: ہمام بن منبہ سے روایت ہے یہ وہ ہے جو حدیث بیان کی ہم سے ابو ہریرہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سن کر پھر بیان کیا کئی حدیثوں کو اور کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ''جو زخم مسلمان کو لگے اللہ تعالیٰ کی راہ میں وہ قیامت کے دن اسی شکل پر آوے گا جیسے نیا لگا تھا خون بہتا ہو گا رنگ تو خون کا ہو گا پر خوشبو مشک کی ہو گی'' اور فرمایا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ''قسم اس کی جس کے ہاتھ میں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جان ہے اگر دشواری نہ ہوتی مسلمانوں پر تو میں ہر لشکر کے ساتھ جاتا جو جہاد کرتا ہے اللہ عزوجل کی راہ میں لیکن اتنی گنجائش نہیں ہے کہ میں سب کو سواریاں دوں اور نہ ان کو اتنی طاقت ہے کہ وہ سب میرے ساتھ رہیں اور نہ ان کے دلوں کو بھلا لگے گا میرے ساتھ نہ چلنا۔

٤٨٦٤ : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لَوْلَآ اَنْ اَشُقَّ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ مَاقَعَدْتُّ خِلَافَ سَرِيَّةٍ بِمِثْلِ حَدِيْثِهِمْ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوَدِدْتُّ اَنِّيْ اُقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ اُحْيٰى بِمِثْلِ حَدِيْثِ اَبِيْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ۔

۴۸۶۴: ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے ''اگر دشواری نہ ہوتی مسلمانوں کو تو میں ہر لشکر کے ساتھ جاتا'' ویسا ہی جیسے اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں یہ چاہتا ہوں کہ اللہ کی راہ میں مارا جاؤں پھر جلایا جاؤں اس طرح جیسے اوپر گزرا۔

٤٨٦٥ : عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَوْلَآ اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ لَآ حْبَبْتُ اَنْ لَّآ اَتَخَلَّفَ خَلْفَ سَرِیَّةٍ نَحْوَ حَدِیْثِهِمْ۔

۴۸۶۵: ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر دشواری نہ ہوتی میری امت پر تو میں چاہتا کہ کسی لشکر کو نہ چھوڑوں جیسے اوپر گزرا۔

٤٨٦٦ : عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَضَمَّنَ اللّٰهُ لِمَنْ خَرَجَ فِیْ سَبِیْلِهٖ اِلٰی قَوْلِهٖ مَاتَخَلَّفْتُ خِلَافَ سَرِیَّةٍ تَغْزُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی۔

۴۸۶۶: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

بَابُ فَضْلِ الشَّهَادَةِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ

باب: اللہ کی راہ میں شہید ہونے کی فضیلت

٤٨٦٧ : عَنْ اَنَسٍ رَّضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ نَّفْسٍ تَمُوْتُ لَهَا عِنْدَاللّٰهِ خَیْرٌ یَسُرُّهَا اَنَّهَا تَرْجِعُ اِلَی الدُّنْیَا وَلَآ اَنَّ لَهَا الدُّنْیَا وَمَا فِیْهَا اِلَّا الشَّهِیْدَ فَاِنَّهٗ یَتَمَنّٰی اَنْ یَّرْجِعَ فَیُقْتَلُ فِی الدُّنْیَا لِمَا یَرٰی مِنْ فَضْلِ الشَّهَادَةِ۔

۴۸۶۷: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''جو کوئی مر جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے پاس اس کی بھلائی ہوتی ہے وہ راضی نہیں ہوتا کہ پھر دنیا میں آوے اگرچہ ساری دنیا اور جو کچھ اس میں ہے وہ سب اس کو ملے شہید وہ آرزو کرتا ہے کہ پھر دنیا میں آوے اور مارا جاوے کیونکہ وہ دیکھتا ہے شہادت کی فضیلت کو''۔

تشریح ❀ نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس حدیث سے شہادت کی بڑی فضیلت نکلتی ہے اور شہید اس لئے کہتے ہیں شہید کو کہ وہ شاہد ہے یعنی حاضر ہے جنت میں اور مسلمان قیامت کے دن جنت میں جاویں گے اور ابن انباری نے کہا اس لئے اللہ تعالیٰ اور فرشتے گواہ ہیں جنت میں اس واسطے بعض نے کہا اس لئے کہ وہ جان نکلتے ہی مشاہدہ کر لیتا ہے اپنے اجر اور درجے کا بعض نے کہا اس لئے کہ فرشتے رحمت کے اس کے پاس حاضر ہوتے ہیں یا اس لئے کہ اس کا حال گواہ ہے اس کے حسن خاتمہ کا یا اس لئے کہ اس کا زخم اس کا گواہ ہے یا اس لئے کہ وہ گواہ ہوگا اور امتوں پر قیامت کے دن انتہیٰ ملخصاً۔

٤٨٦٨ : عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ یُحَدِّثُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ مَا مِنْ اَحَدٍ یَّدْخُلُ الْجَنَّةَ یُحِبُّ اَنْ یَّرْجِعَ اِلَی الدُّنْیَا وَاَنَّ لَهٗ مَا عَلَی الْاَرْضِ مِنْ شَیْءٍ غَیْرَ الشَّهِیْدِ فَاِنَّهٗ یَتَمَنّٰی اَنْ یَّرْجِعَ فَیُقْتَلَ عَشْرَ مَرَّاتٍ لِمَا یَرٰی مِنَ الْكَرَامَةِ۔

۴۸۶۸: انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''جو شخص جنت میں جائے گا اس کو پھر دنیا میں آنے کی آرزو نہ رہے گی اگرچہ اس کو ساری زمین کی چیزیں دی جاویں پر شہید آرزو کرے گا پھر آنے کی اور دس بار قتل ہونے کی کیوں کہ وہ دیکھے گا شہادت کے درجہ کو''۔

٤٨٦٩ : عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قِیْلَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا یَعْدِلُ

۴۸۶۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا گیا اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کے برابر کونسی

الْجِهَادَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ قَالَ لَا تَسْتَطِیْعُوْنَهٗ قَالَ فَاَعَادُوْا عَلَیْهِ مَرَّتَیْنِ اَوْ ثَلَاثًا کُلَّ ذٰلِكَ یَقُوْلُ لَا تَسْتَطِیْعُوْنَهٗ قَالَ فِی الثَّالِثَةِ مَثَلُ الْمُجَاهِدِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ کَمَثَلِ الصَّآئِمِ الْقَآئِمِ الْقَانِتِ بِاٰیَاتِ اللّٰهِ لَا یَفْتُرُ مِنْ صِیَامٍ وَّ لَا صَلٰوةٍ حَتّٰی یَرْجِعَ الْمُجَاهِدُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی۔

عبادت ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم اس کی طاقت نہیں رکھتے۔ پھرانہوں نے پوچھا دو یا تین بار اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر بار یہی فرماتے تھے کہ تم اس کی طاقت نہیں رکھتے آخر تیسری بار میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی روزہ دار ہو کر نماز میں کھڑا رہے اللہ تعالیٰ کی آیتوں کا مطیع ہو نہ روزے سے تھکے نہ نماز سے یہاں تک کہ لوٹے مجاہد جہاد سے۔

تشریح ۞ اور ظاہر ہے کہ کوئی ایسا نہیں کرسکتا تو جہاد کے برابر دوسری عبادت بھی نہیں ہوسکتی۔

٤٨٧٠ : عَنْ سُهَیْلٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ۔

۴۸۷۰: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٤٨٧١ : عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ قَالَ کُنْتُ عِنْدَ مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ مَّآ اُبَالِیْ اَنْ لَّآ اَعْمَلَ عَمَلًا بَعْدَ الْاِسْلَامِ اِلَّآ اَنْ اُسْقِیَ الْحَآجَّ وَقَالَ اٰخَرُ مَآ اُبَالِیْ اَنْ لَّآ اَعْمَلَ عَمَلًا بَعْدَ الْاِسْلَامِ اِلَّآ اَنْ اَعْمُرَ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ وَقَالَ اٰخَرُ الْجِهَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَفْضَلُ مِمَّا قُلْتُمْ فَزَجَرَهُمْ عُمَرُ وَقَالَ لَا تَرْفَعُوْآ اَصْوَاتَکُمْ عِنْدَ مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَهُوَ یَوْمُ الْجُمُعَةِ وَلٰکِنْ اِذَا صَلَّیْتُ الْجُمُعَةَ دَخَلْتُ فَاسْتَفْتَیْتُهٗ فِیْمَا اخْتَلَفْتُمْ فِیْهِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰی اَجَعَلْتُمْ سِقَایَةَ الْحَآجِّ وَ عِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ کَمَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ الْاٰیَةَ اِلٰی اٰخِرِهَا۔

۴۸۷۱: نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منبر کے پاس بیٹھا تھا۔ ایک شخص بولا مجھے پرواہ نہیں مسلمان ہونے کے بعد کسی عمل کی جب میں پانی پلاؤں گا حاجیوں کو- دوسرا بولا مجھے کیا پرواہ کسی عمل کی اسلام کے بعد میں تو مسجد حرام کی مرمت کرتا ہوں- تیسرا بولا ان چیزوں سے تو جہاد افضل ہے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کو ڈانٹا اور کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منبر کے سامنے جمعہ کے دن مت پکارو لیکن میں جمعہ کی نماز کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھوں گا۔ اس بات کو جس میں تم نے اختلاف کیا تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری یعنی کیا تم نے حاجیوں کا پانی پلانا اور مسجد حرام کی خدمت کرنا ایمان اور جہاد کے برابر کر دیا ہرگز نہیں اللہ تعالیٰ کے سامنے برابر نہیں''۔

تشریح ۞ نوویؒ نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ مسجد میں آواز بلند کرنا مکروہ ہے یہاں تک کہ جب نمازی جمع ہوں اس وقت ذکر اللہ یا تعلیم دین بھی بلند آواز سے نہ کرے کیونکہ نمازیوں کو نماز مشکل ہو جاتی ہے۔

٤٨٧٢ : عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ رَّضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ کُنْتُ عِنْدَ مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ اَبِیْ تَوْبَةَ۔

۴۸۷۲: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

بَابُ فَضْلِ الْغَدْوَةِ وَالرَّوْحَةِ فِیْ

باب: اللہ تعالیٰ کی راہ میں صبح یا شام کو چلنے

سَبِيْلِ اللّٰهِ

کی فضیلت

٤٨٧٣ : عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَغَدْوَةٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْرَوْحَةٌ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا۔

۴۸۷۳: حضرت انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''اللہ کی راہ میں صبح کو یا شام کو چلنا دنیا اور مافیہا سے بہتر ہے''۔

٤٨٧٤ : عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ وَالْغَدْوَةَ يَغْدُوْهَا الْعَبْدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا۔

۴۸۷۴: سہل نے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''صبح کو جو بندہ چلتا ہے اللہ کی راہ میں وہ ساری دنیا و مافیہا سے بہتر ہے''۔

٤٨٧٥ : عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَوْحَةٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا۔

۴۸۷۵: ترجمہ یہ ہے کہ صبح یا شام کو چلنا اللہ تعالیٰ کی راہ میں دنیا اور مافیہا سے بہتر ہے۔

٤٨٧٦ : عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَآ اَنَّ رِجَالًا مِّنْ اُمَّتِيْ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ وَقَالَ فِيْهِ وَ لَرَوْحَةٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ غَدْوَةٌ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا۔

۴۸۷۶: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٤٨٧٧ : عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ غَدْوَةٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْرَوْحَةٌ خَيْرٌ مِّمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ وَغَرَبَتْ۔

۴۸۷۷: ابوایوب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''صبح یا شام کو چلنا اللہ کی راہ میں بہتر ہے ان سب چیزوں سے جن پر آفتاب نکلا اور ڈوبا''

٤٨٧٨ : عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ سَوَآءً۔

۴۸۷۸: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

بَابُ بَيَانِ مَآ اَعَدَّهُ اللّٰهُ تَعَالٰى لِلْمُجَاهِدِ فِي الْجَنَّةِ

باب: جہاد کرنے والے کے درجوں کا بیان

٤٨٧٩ : عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَآبَا سَعِيْدٍ مَّنْ رَّضِيَ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيًّا

۴۸۷۹: ابوسعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''اے ابوسعید جو راضی ہو اللہ کے رب ہونے سے اور اسلام کے دین ہونے سے اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نبی ہونے سے اس کے لئے جنت واجب ہے'' یہ سن کر ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تعجب

وَّجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ فَعَجِبَ لَهَا اَبُوْسَعِيْدٍ فَقَالَ اَعِدْهَا عَلَيَّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَفَعَلَ ثُمَّ قَالَ وَاُخْرٰى يُرْفَعُ بِهَا الْعَبْدُ مِائَةَ دَرَجَةٍ فِي الْجَنَّةِ مَابَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ قَالَ وَمَا هِيَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ۔

کیا اور کہا پھر فرمائیے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پھر فرمایا اور فرمایا کہ ایک اور عمل ہے جس کی وجہ سے بندے کو سو درجے ملیں گے جنت میں اور ہر ایک درجہ سے دوسرے درجہ تک اتنا فاصلہ ہوگا جتنا آسمان اور زمین ہے حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا وہ کون سا عمل ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جہاد کرنا اللہ کی راہ میں جہاد کرنا اللہ کی راہ میں جہاد کرنا اللہ کی راہ میں۔

بَابُ مَنْ قُتِلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كُفِّرَتْ خَطَايَاهُ اِلَّا الدَّيْنَ

باب: شہید کا ہر گناہ شہادت کے وقت معاف ہو جاتا ہے سوائے قرض کے

٤٨٨٠ : عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ اَنَّهٗ سَمِعَهٗ يُحَدِّثُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَامَ فِيْهِمْ فَذَكَرَ لَهُمْ اَنَّ الْجِهَادَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْاِيْمَانَ بِاللّٰهِ اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اِنْ قُتِلْتُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ تُكَفَّرُ عَنِّيْ خَطَايَايَ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ اِنْ قُتِلْتَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاَنْتَ صَابِرٌ مُّحْتَسِبٌ مُّقْبِلٌ غَيْرُ مُدْبِرٍ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ قُلْتَ قَالَ اَرَاَيْتَ اِنْ قُتِلْتُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَتُكَفَّرُ عَنِّيْ خَطَايَايَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ وَاَنْتَ صَابِرٌ مُّحْتَسِبٌ مُّقْبِلٌ غَيْرُ مُدْبِرٍ اِلَّا الدَّيْنَ فَاِنَّ جِبْرَئِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ لِيْ ذٰلِكَ۔

۴۸۸۰: ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خطبہ پڑھنے کو کھڑے ہوئے صحابہ میں اور بیان کیا ان سے کہ تمام عملوں میں افضل جہاد ہے اللہ کی راہ میں اور ایمان لانا اللہ تعالیٰ پر ایک شخص کھڑا ہوا اور بولا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر میں مارا جاؤں اللہ تعالیٰ کی راہ میں تو میرے گناہ معاف ہو جاویں گے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہاں اگر تو مارا جاوے اللہ کی راہ میں صبر کے ساتھ اور تیری نیت خالص ہو اللہ کیلئے اور تو سامنے رہے پیٹھ نہ موڑے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تو نے کیا کہا وہ بولا اگر میں مارا جاؤں اللہ تعالیٰ کی راہ میں تو میرے گناہ معاف ہو جاویں گے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہاں اگر تو مارا جاوے صبر کر کے خالص نیت سے اور منہ تیرا سامنے ہو پیٹھ نہ موڑے مگر قرض معاف نہ ہوگا۔ کیونکہ جبرائیل علیہ السلام نے بیان کیا مجھ سے اس بات کو۔

تشریح ❀ نووی نے کہا نیت خالص ہو یعنی خاص اللہ تعالیٰ کے واسطے لڑے نہ ملک اور مال اور دولت کے لئے نہ قوم کی ناموری یا عزت کے واسطے اور قرض معاف نہ ہوگا اسی طرح تمام حقوق العباد معاف نہ ہوں گے اور پہلے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قرض کو مستثنیٰ نہیں کیا پھر جب حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اسی وقت جتایا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان کر دیا۔ انتہیٰ

٤٨٨١ : عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَى

۴۸۸۱: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَرَاَيْتَ اِنْ قُتِلْتُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ اللَّيْثِ۔

٤٨٨٢ : عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ يَزِيْدُ اَحَدُ هُمَا عَلٰى صَاحِبِهٖ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ اَرَاَيْتَ اَنَّ ضَرَبْتُ بِسَيْفِيْ حَدِيْثِ الْمُقْبُرِيِّ۔

۴۸۸۲: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ ایک شخص آیا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر پر تھے۔

٤٨٨٣ : عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَغْفِرُ اللّٰهُ لِلشَّهِيْدِ كُلَّ ذَنْبٍ اِلَّا الدَّيْنَ۔

۴۸۸۳: عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ شہید کا ہر گناہ بخش دے گا لیکن قرض نہیں بخشے گا۔

٤٨٨٤ : عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْقَتْلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يُكَفِّرُ كُلَّ شَيْءٍ اِلَّا الدَّيْنَ۔

۴۸۸۴: عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ کی راہ میں مارا جانا میٹ دیتا ہے سب گناہوں کو۔ مگر قرض کو نہیں''۔

بَابُ فِيْ بَيَانِ اَنَّ اَرْوَاحَ الشُّهَدَآءِ فِي الْجَنَّةِ وَاَنَّهُمْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ

باب: شہیدوں کی روحیں جنت میں ہیں اور یہ کہ وہ اپنے رب کے نزدیک زندہ ہیں رزق دیتے جاتے ہیں

٤٨٨٥ : عَنْ مَّسْرُوْقٍ قَالَ سَاَلْنَا عَبْدَاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ "وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ" قَالَ اَمَا اِنَّا قَدْسَاَلْنَا عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ اَرْوَاحُهُمْ فِيْ جَوْفِ طَيْرٍ خُضْرٍ لَّهَا قَنَادِيْلُ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ تَسْرَحُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ شَآءَتْ ثُمَّ تَاْوِيْ اِلٰى تِلْكَ الْقَنَادِيْلِ فَاطَّلَعَ اِلَيْهِمْ رَبُّهُمْ اطِّلَاعَةً فَقَالَ هَلْ تَشْتَهُوْنَ شَيْئًا قَالُوْا اَيَّ شَيْءٍ نَّشْتَهِيْ وَنَحْنُ نَسْرَحُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ شِئْنَا فَفَعَلَ ذٰلِكَ بِهِمْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَلَمَّا رَاَوْا اَنَّهُمْ لَنْ يُّتْرَكُوْا مِنْ اَنْ يُّسْئَلُوْا قَالُوْا يَا رَبِّ نُرِيْدُ اَنْ تَرُدَّ اَرْوَاحَنَا فِيْ اَجْسَادِنَا حَتّٰى

۴۸۸۵: مسروق سے روایت ہے ہم نے عبداللہ بن مسعودؓ سے پوچھا اس آیت کو: وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا...... یعنی مت سمجھ ان لوگوں کو جو قتل کئے گئے اللہ کی راہ میں مردہ بلکہ وہ زندہ ہیں اپنے پروردگار کے پاس روزی دیئے جاتے ہیں، عبداللہ نے کہا ہم نے اس آیت کو پوچھا۔ (رسول اللہؐ سے آپؐ نے) فرمایا شہیدوں کی روحیں سبز چڑیوں کے قالب میں قندیلوں کے اندر ہیں، جو عرش مبارک سے لٹک رہی ہیں، اور جہاں چاہتی ہیں جنت میں چرتی پھرتی ہیں پھر ان قندیلوں میں آ رہتی ہیں۔ ایک بار ان کے پروردگار نے ان کو دیکھا اور فرمایا تم کچھ چاہتی ہو۔ انہوں نے کہا اب ہم کیا چاہیں گی ہم تو جنت میں چگتی پھرتی ہیں۔ جہاں چاہتی ہیں، پروردگار نے پھر پوچھا، پھر پوچھا، جب انہوں نے دیکھا کہ بغیر پوچھے ہماری رہائی نہیں (یعنی پروردگار برابر پوچھے جاتا ہے) تو انہوں نے کہا اے پروردگار ہم یہ چاہتی ہیں کہ ہماری روحوں کو پھیر دے ہمارے بدنوں میں

تُقْتَلَ فِيْ سَبِيْلِكَ مَرَّةً اُخْرٰى فَلَمَّا رَاٰى اَنْ لَيْسَ لَهُمْ حَاجَةٌ تُرِكُوْا۔

(یعنی دنیا کے بدنوں میں) تاکہ ہم مارے جائیں دوبارہ تیری راہ میں جب پروردگار نے دیکھا کہ اب انکو کوئی خواہش نہیں تو چھوڑ دیا ان کو۔

تشریح ۞ نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ جنت موجود ہے اور یہی مذہب ہے اہل سنت کا اور وہیں سے آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام اتارے گئے تھے اور وہیں سے مومن عیش کریں گے معتزلہ اور بعض اہل بدعت کا یہ قول ہے کہ جنت قیامت کے بعد پیدا ہو جاوے گی اور آدم علیہ السلام کی جنت اور تھی اور یہ بھی نکلا کہ روح کو فنا نہیں اور روح کی حقیقت میں بہت اختلاف ہے، اکثر علماء یہ کہتے ہیں کہ بندوں کو اس کی حقیقت معلوم نہیں ہے۔ اور فلاسفہ کہتے ہیں کہ روح کوئی علیحدہ چیز نہیں ہے اور اطباء کہتے ہیں کہ روح ایک بخار لطیف ہے۔ بدن میں اور بعض مشائخ نے کہا کہ روح حیاۃ کا نام ہے۔ یا اجسام لطیفہ کا یا جسم کا یا بعض جسم لطیف کا جو صورت بیان رکھتا ہے اس جسم کے اندر یا نفس داخل اور خارج کا یا خون کا اور اصح یہ ہے کہ روح اجسام لطیفہ ہیں جو بدن میں سمائے ہوئے ہیں جب وہ جدا ہو جاتے ہیں تو آدمی مر جاتا ہے انتہی مختصراً۔

بَابُ فَضْلِ الْجِهَادِ وَالرِّبَاطِ

باب: جہاد اور دشمن کو تاکتے رہنے کی فضیلت

٤٨٨٦ : عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَيُّ النَّاسِ اَفْضَلُ فَقَالَ رَجُلٌ يُّجَاهِدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِمَالِهِ وَنَفْسِهِ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ مُؤْمِنٌ فِيْ شِعْبٍ مِّنَ الشِّعَابِ يَعْبُدُ رَبَّهٗ وَيَدَعُ النَّاسَ مِنْ شَرِّهٖ۔

۴۸۸۶: ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے ایک شخص آیا رسول اللہؐ کے پاس اور پوچھا کون شخص افضل ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا وہ شخص جو جہاد کرے اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے مال اور جان سے اس نے کہا پھر کون آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''وہ مومن جو پہاڑ کی کسی گھاٹی میں اللہ کو پوجے اور لوگوں کو بچائے اپنے شر سے''۔

تشریح ۞ نووی نے کہا اس سے یہ نکلا کہ عزلت (تنہائی اور گوشہ نشینی) افضل ہے صحبت اور اختلاط سے اور شافعی اور اکثر علماء کا مذہب یہ ہے کہ اختلاط افضل ہے بشرطیکہ فتنوں سے حفاظت ہو سکے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ فتنہ کے زمانہ میں عزلت افضل ہے اور حدیث اسی پر محمول ہے۔

٤٨٨٧ : عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَجُلٌ اَيُّ النَّاسِ اَفْضَلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مُؤْمِنٌ يُّجَاهِدُ بِنَفْسِهٖ وَمَالِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ رَجُلٌ مُّعْتَزِلٌ فِيْ شِعْبٍ مِّنَ الشِّعَابِ يَعْبُدُ رَبَّهٗ وَيَدَعُ النَّاسَ مِنْ شَرِّهٖ۔

۴۸۸۷: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٤٨٨٨ : عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ رَجُلٌ فِيْ شِعْبٍ وَّلَمْ يَقُلْ ثُمَّ رَجُلٌ۔

۴۸۸۸: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٤٨٨٩ : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ مِنْ خَيْرِ مَعَاشِ النَّاسِ لَهُمْ رَجُلٌ مُّمْسِكٌ عِنَانَ

۴۸۸۹: ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ''سب لوگوں کی زندگی سے اس مرد کی زندگی بہتر ہے جو جہاد میں اپنے گھوڑوں کی باگ تھامے ہوئے دوڑتا پھرتا ہے اس

فَرَسِهٖ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ یَطِیْرُ عَلٰی مَتْنِهٖ كُلَّمَا سَمِعَ هَیْعَةً اَوْ فَزْعَةً طَارَ عَلَیْهِ یَبْتَغِی الْقَتْلَ وَ الْمَوْتَ مَظَانَّهٗ اَوْ رَجُلٌ فِیْ غُنَیْمَةٍ فِیْ رَاْسِ شَعَفَةٍ مِّنْ هٰذِهِ الشَّعَفِ اَوْبَطْنِ وَادٍ مِّنْ هٰذِهِ الْاَوْدِیَةِ یُقِیْمُ الصَّلٰوةَ وَیُؤْتِیَ الزَّكٰوةَ وَیَعْبُدُ رَبَّهٗ حَتّٰی یَاْتِیَهُ الْیَقِیْنُ لَیْسَ مِنَ النَّاسِ اِلَّا فِیْ خَیْرٍ۔

کی پیٹھ پر جب کہ شور یا گھبراہٹ سنتا ہے دوڑتا ہے اپنے قتل ہونے کو اور موت کو موت کے مقاموں میں تلاش کرتا پھرتا ہے یا اس مرد کی زندگی بہتر ہے جو بکریاں لے کر کسی پہاڑ کی چوٹی پر انہیں پہاڑوں کی چوٹیوں میں سے یا پہاڑ کی کسی نالی میں انہیں نالیوں میں رہتا ہے نماز ادا کرتا ہے اور زکوٰۃ دیتا ہے اور اپنے رب کی عبادت کرتا ہے مرتے دم تک آدمیوں میں سے کوئی شخص خیر میں نہیں سوا اس کے''۔

تشریح ❁ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس حدیث میں دو شخصوں کو سب سے افضل فرمایا ایک مجاہد جانثار کو دوسرے عابد درکنار کو اور حقیقت میں جب فساد کا زمانہ ہو جیسے یہ زمانہ گوشہ گیری سے بہتر کوئی چیز نہیں ہے علاوہ جس کے لوگوں میں رہنے سے دین کا فائدہ ہو اور اس کیلئے نقصان کا ڈر نہ ہو۔

٤٨٩٠ : عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ وَقَالَ عَنْ بَعْجَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَدْرٍ وَّقَالَ فِیْ شُعْبَةٍ مِّنْ هٰذِهِ الشِّعَابِ خِلَافَ رِوَایَةِ یَحْیٰی۔

۴۸۹۰: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٤٨٩١ : عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنٰی حَدِیْثِ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ بَعْجَةَ وَقَالَ فِیْ شِعْبٍ مِّنَ الشِّعَابِ۔

۴۸۹۱: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

بَابُ بَیَانِ الرَّجُلَیْنِ یَقْتُلُ اَحَدُهُمَا الْاٰخَرَ یَدْخُلَانِ الْجَنَّةَ

باب: قاتل اور مقتول دونوں کب جنت میں جائیں گے

٤٨٩٢ : عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَضْحَكُ اللّٰهُ اِلٰی رَجُلَیْنِ یَقْتُلُ اَحَدُهُمَا الْاٰخَرَ كِلَا هُمَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ فَقَالُوْا كَیْفَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ یُقَاتِلُ هٰذَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَیُسْتَشْهَدُ ثُمَّ یَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَی الْقَاتِلِ فَیُسْلِمُ فَیُقَاتِلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَیُسْتَشْهَدُ۔

۴۸۹۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''اللہ عزوجل ہنستا ہے دو شخصوں کو دیکھ کر ایک نے دوسرے کو قتل کیا پھر دونوں جنت میں گئے'' لوگوں نے عرض کیا یہ کیسے ہوگا یا رسول اللہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ایک شخص لڑا اللہ تعالیٰ کی راہ میں پھر شہید ہوا اب جس نے اس کو شہید کیا تھا وہ مسلمان ہوا اور لڑا اللہ تعالیٰ کی راہ میں اور شہید ہوا۔

تشریح ❁ تو قاتل اور مقتول دونوں جنتی ہوئے نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اللہ تعالیٰ کے ہنسنے سے استعارہ مقصود ہے کیونکہ وہ ہنسی جو ہمارے لئے متعارف ہے اللہ تعالیٰ کیلئے جائز نہیں ہو سکتی، اس لئے وہ خاصہ ہے جسم کا اور متغیرات کا اور اللہ جل جلالہٗ ان سے پاک ہے تو مراد ہنسنے سے رضا ہے یا ثواب اور تعریف ان کے فعل کی یا فرشتوں کا ہنسنا ہے۔ انتہیٰ مترجم کہتا ہے کہ اور صفات کی طرح ضحک یعنی ہنسنا یہ بھی اللہ کی ایک صفت ہے جیسے سمع

اور بصر اور نزول اور استوا اور مجی وغیرہ اور اس کی سب صفات اپنے معانی ظاہری پر محمول ہیں اور تاویل کی کوئی ضرورت نہیں البتہ یہ نہیں کہنا چاہئے کہ اس کی کوئی صفت مشابہ ہے مخلوق کی صفات کے اور یہی طریقہ ہے سلف امت کا رحمہم اللہ تعالیٰ۔

٤٨٩٣ : عَنِ الزِّنَادِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ۔

۴۸۹۳: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٤٨٩٤ : عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْهُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَضْحَكُ اللّٰهُ لِرَجُلَيْنِ يَقْتُلُ اَحَدُهُمَا الْاٰخَرَ كِلَا هُمَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَالُوْا كَيْفَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ يُقْتَلُ هٰذَا فَيَلِجُ الْجَنَّةَ ثُمَّ يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَى الْاٰخِرِ فَيَهْدِيْهِ اِلَى الْاِسْلَامِ ثُمَّ يُجَاهِدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيُسْتَشْهَدُ۔

۴۸۹۴: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ یہ قتل کیا جاوے اور جنت میں جاوے پھر اللہ تعالیٰ دوسرے پر رحم کرے اس کو ہدایت کرے اسلام کی وہ جہاد کرے اللہ تعالیٰ کی راہ میں اور شہید ہو۔

بَابُ مَنْ قَتَلَ كَافِرًا ثُمَّ اُسَدِّدِ

باب: جو شخص کسی کافر کو قتل کرے پھر نیک عمل پر قائم رہے

٤٨٩٥ : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَجْتَمِعُ كَافِرٌ وَّقَاتِلُهٗ فِي النَّارِ اَبَدًا۔

۴۸۹۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''کافر اور اس کا مارنے والا (مسلمان) دونوں جہنم میں ایک جگہ نہ رہیں گے اور کافر کو یہ موقع نہ ملے گا کہ مسلمان پر ہنسے'' (اور اس کو الزام دے کہ تجھ کو ایمان سے کیا فائدہ ہوا)۔

٤٨٩٦ : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجْتَمِعَانِ فِي النَّارِ اجْتِمَاعًا يَضُرُّ اَحَدُهُمَا الْاٰخَرَ قِيْلَ مَنْ هُمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مُؤْمِنٌ قَتَلَ كَافِرًا ثُمَّ سَدَّدَ۔

۴۸۹۶: ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''دونوں جہنم میں اس طرح اکٹھا نہ ہوں گے جو ایک دوسرے کو نقصان پہنچا دے'' لوگوں نے عرض کیا وہ کون لوگ ہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''جو مسلمان کافر کو قتل کرے پھر نیکی پر قائم رہے''۔

تشریح ❁ نوویؒ نے کہا اس میں یہ اشکال ہے کہ ایسا مسلمان تو جہنم میں جائے گا نہیں پھر ایک جا نہ ہونے سے کیا غرض ہے خواہ وہ کافر کو قتل کرے یا نہ کرے اور اس کا جواب یہ دیا ہے کہ شاید راویوں سے اس حدیث میں غلطی ہوگئی ہے اور صحیح یہ ہے کہ وہ مومن جس کو کافر قتل کرے بعد اس کے وہ کافر ایمان لاوے تو اس کا مضمون وہی ہوگا جو حدیث یضحک اللہ کا ہے یا سدد سے یہ غرض ہے ایمان پر قائم رہے لیکن اور گناہوں سے نہ بچے تو ایسا مومن جہنم میں جا سکتا ہے پر وہ کافر کے ساتھ نہ رہے گا۔ انتہی مع زیادہ۔

بَابُ فَضْلِ الصَّدَقَةِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَتَضْعِيفِهَا

باب: اللہ کی راہ میں صدقہ دینے کا ثواب

٤٨٩٧ : عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدِ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ بِنَاقَةٍ مَّخْطُوْمَةٍ فَقَالَ هٰذِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكَ بِهَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ سَبْعُمِائَةِ نَاقَةٍ كُلُّهَا مَخْطُوْمَةٌ۔

۴۸۹۷: ابومسعود انصاریؓ سے روایت ہے ایک شخص ایک اونٹنی لایا نکیل سمیت اور کہنے لگا یہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں دیتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس کے بدلے تجھے قیامت کے دن سات سو اونٹنیاں ملیں گی نکیل پڑی ہوئی۔

٤٨٩٨ : عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ۔

۴۸۹۸: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

بَابُ فَضْلِ اِعَانَةِ الْغَازِيْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِمَرْكُوْبٍ وَّغَيْرِهٖ

باب: غازی کی مدد کرنے کی فضیلت

٤٨٩٩ : عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدِ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ اُبْدِعَ بِيْ فَاحْمِلْنِيْ فَقَالَ مَاعِنْدِيْ فَقَالَ رَجُلٌ يَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَا اَدُلُّهٗ عَلٰى مَنْ يَّحْمِلُهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دَلَّ عَلٰى خَيْرٍ فَلَهٗ مِثْلُ اَجْرِ فَاعِلِهٖ۔

۴۸۹۹: حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اور عرض کیا یا رسول اللہ میرا جانور جاتا رہا اب مجھے سواری دیجئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میرے پاس سواری نہیں ہے۔ ایک شخص بولا یا رسول اللہ میں اسے بتلا دوں اس شخص کو جو سواری دیوے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو کوئی نیکی کی راہ بتاوے اس کو اتنا ہی ثواب ہے جتنا نیکی کرنے والے کو۔

٤٩٠٠ : عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ۔

۴۹۰۰: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٤٩٠١ : عَنْ اَنَسٍ اَنَّ فَتًى مِّنْ اَسْلَمَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اُرِيْدُ الْغَزْوَ وَلَيْسَ مَعِيَ مَا اَتَجَهَّزُ قَالَ ائْتِ فُلَانًا فَاِنَّهٗ قَدْ كَانَ تَجَهَّزَ فَمَرِضَ فَاَتَاهُ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقْرِئُكَ السَّلَامُ وَيَقُوْلُ اَعْطِنِيَ الَّذِيْ تَجَهَّزْتَ بِهٖ قَالَ يَا فُلَانَةُ اَعْطِيْهِ الَّذِيْ تَجَهَّزْتُ بِهٖ وَلَا تَحْبِسِيْ عَنْهُ شَيْئًا فَوَاللّٰهِ لَا تَحْبِسِيْ مِنْهُ شَيْئًا فَيُبَارَكَ لَكِ فِيْهِ۔

۴۹۰۱: انس سے روایت ہے ایک جوان اسلم قبیلہ کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بولا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں جہاد کا ارادہ رکھتا ہوں اور میرے پاس سامان نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا فلاں کے پاس جا اس نے سامان کیا تھا جہاد کا پر وہ شخص بیمار ہو گیا۔ وہ شخص اس کے پاس گیا اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تجھ کو سلام کہا ہے اور فرمایا ہے کہ وہ سامان مجھ کو دیدے اس نے (اپنی بی بی یا لونڈی سے کہا) اے فلانی وہ سب سامان اس کو دیدے اور کوئی چیز مت رکھ اللہ کی قسم جو چیز تو رکھ لے گی اس میں برکت نہ ہوگی۔

۴۹۰۲ : عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقَدْ غَزَا وَمَنْ خَلَفَهٗ فِيْ اَهْلِهٖ بِخَيْرٍ فَقَدْ غَزَا۔

۴۹۰۲: زید بن خالد جہنی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''جس نے سامان دیا کسی غازی کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں اس نے جہاد کیا اور جس نے غازی کے گھر بار کی خبر رکھی اس نے بھی جہاد کیا'' (یعنی ثواب جہاد کا اس نے کمایا)۔

۴۹۰۳ : عَنْ زَيْدِ ابْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فَقَدْ غَزَا وَمَنْ خَلَفَ غَازِيًا فِيْ اَهْلِهٖ فَقَدْ غَزَا۔

۴۹۰۳: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۴۹۰۴ : عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَعْثًا اِلٰى بَنِيْ لِحْيَانَ مِنْ هُذَيْلٍ فَقَالَ لِيَنْبَعِثْ مِنْ كُلِّ رَجُلَيْنِ اَحَدُهُمَا وَالْاَجْرُ بَيْنَهُمَا۔

۴۹۰۴: ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک لشکر بنی لحیان کی طرف بھیجا جو ہزیل قبیلہ کی ایک شاخ ہے اور فرمایا دو مردوں میں ایک مرد نکلے ہر گھر میں سے اور ثواب دونوں کو ہوگا (ایک کو جہاد کا اور دوسرے کو مجاہد کے گھر بار کی خبر گیری کا)۔

۴۹۰۵ : عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَعْثًا بِمِثْلِهٖ۔

۴۹۰۵: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۴۹۰۶ : عَنْ يَحْيٰى بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ۔

۴۹۰۶: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۴۹۰۷ : عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ اِلٰى بَنِيْ لِحْيَانَ فَقَالَ لِيَخْرُجْ مِنْ كُلِّ رَجُلَيْنِ رَجُلٌ ثُمَّ قَالَ لِلْقَاعِدِ اَيُّكُمْ خَلَفَ الْخَارِجَ فِيْ اَهْلِهٖ وَمَالِهٖ بِخَيْرٍ كَانَ لَهٗ مِثْلُ نِصْفِ اَجْرِ الْخَارِجِ۔

۴۹۰۷: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ جو گھر بار کی خبر گیری رکھے اس کو مجاہد کا آدھا ثواب ملے گا۔

بَابُ حُرْمَةِ نِسَآءِ الْمُجَاهِدِيْنَ وَاِثْمِ مَنْ خَانَ فِيْهِنَّ

باب: مجاہدین کی عورتوں کی حرمت کا بیان اور ان میں خیانت والے کے گناہ کا بیان

۴۹۰۸ : عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُرْمَةُ نِسَآءِ الْمُجَاهِدِيْنَ عَلَى الْقَاعِدِيْنَ كَحُرْمَةِ اُمَّهَاتِهِمْ وَمَا مِنْ رَّجُلٍ مِّنَ الْقَاعِدِيْنَ يَخْلُفُ رَجُلًا مِّنَ الْمُجَاهِدِيْنَ فِيْ

۴۹۰۸: بریدہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''مجاہدین کی عورتوں کی حرمت گھر میں رہنے والوں پر ایسی ہے جیسے ان کی ماؤں کی حرمت اور جو شخص گھر میں رہ کر کسی مجاہد کے گھر بار کی خبر گیری رکھے پھر اس میں خیانت کرے تو وہ قیامت کے دن کھڑا

اَهْلِهٖ فَيَخُوْنُهٗ فِيْهِمْ اِلَّا وُقِفَ لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيَاْخُذُ مِنْ عَمَلِهٖ مَا شَآءَ فَمَا ظَنُّكُمْ۔

کیا جاوے گا اور مجاہد سے کہا جاوے گا کہ اس کے عمل میں سے جو چاہے وہ لے لے''۔

٤٩٠٩ : عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ الثَّوْرِيِّ۔

۴۹۰۹: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٤٩١٠ : عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ فَخُذْ مِنْ حَسَنَاتِهٖ مَاشِئْتَ فَالْتَفَتَ اِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ فَمَا ظَنُّكُمْ۔

۴۹۱۰: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ مجاہد سے کہا جاوے گا تو اس کی نیکیوں میں سے جو چاہے لے لے یہ فرما کر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہماری طرف دیکھا اور فرمایا پھر تم کیا خیال کرتے ہو (یعنی وہ مجاہد کوئی نیکی چھوڑنے والا نہیں سب لے لے گا)۔

بَابُ سُقُوْطِ فَرْضِ الْجِهَادِ عَنِ الْمَعْذُوْرِيْنَ

باب: معذور پر جہاد فرض نہیں ہے

٤٩١١ : عَنِ الْبَرَآءِ فِيْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ : ﴿لَا يَسْتَوِى الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ﴾ [النسا: ٩٥] فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ زَيْدًا فَجَآءَ بِكَتِفٍ فَكَتَبَهَا فَشَكٰى اِلَيْهِ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ ضَرَارَتَهٗ فَنَزَلَتْ: ﴿لَا يَسْتَوِى الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرُ اُولِى الضَّرَرِ﴾ قَالَ شُعْبَةُ وَاَخْبَرَنِيْ سَعْدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ رَّجُلٍ عَنْ زَيْدٍ فِيْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ: ﴿لَا يَسْتَوِى الْقَاعِدُوْنَ﴾ بِمِثْلِ حَدِيْثِ الْبَرَآءِ ﷺ وَقَالَ ابْنُ بَشَّارٍ فِيْ رِوَايَتِهٖ سَعْدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ رَّجُلٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ۔

۴۹۱۱: براء نے کہا یہ آیت: لَا يَسْتَوِى الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ کے باب میں (یعنی برابر نہیں ہیں گھر بیٹھنے والے مسلمان اور لڑنے والے مسلمان (یعنی لڑنے والوں کا درجہ بہت بڑا ہے) جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا زید کو وہ ایک ہڈی لے کر آئے اور اس پر یہ آیت لکھی، تب عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ نے شکایت کی اپنی نابینائی کی (یعنی میں اندھا ہوں اس لئے جہاد میں نہیں جا سکتا تو میرا درجہ گھٹا رہے گا) اس وقت غَيْرُ اُولِى الضَّرَرِ کا لفظ اترا یعنی وہ لوگ جو معذور نہیں ہیں اور معذور تو درجہ میں مجاہدین کے برابر ہوں گے۔

٤٩١٢ : عَنِ الْبَرَآءِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ: ﴿لَا يَسْتَوِى الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ﴾ كَلَّمَهٗ ابْنُ مَكْتُوْمٍ فَنَزَلَتْ : ﴿غَيْرُ اُولِى الضَّرَرِ﴾۔

۴۹۱۲: براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا جب یہ آیت اتری: لَا يَسْتَوِى الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ تو ابن ام مکتوم نے گفتگو کی تب غَيْرُ اُولِى الضَّرَرِ اترا۔

بَابُ ثُبُوْتِ الْجَنَّةِ لِلشَّهِيْدِ

باب: شہید کیلئے جنت کا ثابت ہونا

٤٩١٣ : عَنْ جَابِرٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ رَجُلٌ اَيْنَ اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ قُتِلْتُ قَالَ فِي الْجَنَّةِ فَاَلْقٰى تَمَرَاتٍ كُنَّ فِيْ يَدِهٖ ثُمَّ قَاتَلَ حَتّٰى قُتِلَ وَفِيْ حَدِيْثِ سُوَيْدٍ قَالَ رَجُلٌ لِّلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ اُحُدٍ۔

۴۹۱۳: جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں کہاں ہوں گا اگر مارا جاؤں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جنت میں۔ یہ سن کر اس نے چند کھجوریں جو اس کے ہاتھ میں تھیں (کھانے کیلئے) پھینک دیں اور لڑا یہاں تک کہ شہید ہوا اور سوید کی روایت میں ہے کہ احد کے دن ایک شخص نے کہا۔

٤٩١٤ : عَنِ الْبَرَآءِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِي النَّبِيْتِ قَبِيْلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّكَ عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ثُمَّ تَقَدَّمَ فَقَاتَلَ حَتّٰى قُتِلَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمِلَ هٰذَا يَسِيْرًا وَّ اُجِرَ كَثِيْرًا ۔

۴۹۱۴: براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک شخص بنی نبیت کا (جو انصار کا ایک قبیلہ ہے) آیا اور کہنے لگا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے بندے اور اس کے پیغام پہنچانے والے ہیں پھر آگے بڑھا اور لڑتا رہا یہاں تک کہ مارا گیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس نے عمل تھوڑا کیا پر ثواب بہت پایا۔

٤٩١٥ : عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بُسَيْسَةَ عَيْنًا يَّنْظُرُ مَا صَنَعَتْ عِيْرُ اَبِيْ سُفْيَانَ فَجَآءَ وَمَا فِي الْبَيْتِ اَحَدٌ غَيْرِيْ وَغَيْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا اَدْرِيْ مَا اسْتَثْنٰى بَعْضَ نِسَآءِهٖ قَالَ فَحَدَّثَهُ الْحَدِيْثَ قَالَ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَتَكَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ لَنَا طَلِبَةً فَمَنْ كَانَ ظَهْرُهٗ حَاضِرًا فَلْيَرْكَبْ مَعَنَا فَجَعَلَ رِجَالٌ يَسْتَاْذِنُوْنَهٗ فِيْ ظُهْرَانِهِمْ فِيْ عُلْوِ الْمَدِيْنَةِ فَقَالَ لَا اِلَّا مَنْ كَانَ ظَهْرُهٗ حَاضِرًا فَانْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهٗ حَتّٰى سَبَقُوا الْمُشْرِكِيْنَ اِلٰى بَدْرٍ وَّجَآءَ الْمُشْرِكُوْنَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُقَدِّمَنَّ اَحَدٌ مِّنْكُمْ اِلٰى شَيْءٍ حَتّٰى اَكُوْنَ اَنَا دُوْنَهٗ فَدَنَا الْمُشْرِكُوْنَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُوْمُوْا اِلٰى جَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ قَالَ يَقُوْلُ عُمَيْرُ بْنُ الْحَمَامِ

۴۹۱۵: انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بسیسہ (ایک شخص کا نام ہے) کو جاسوس بنا کر بھیجا کہ وہ ابوسفیان کے قافلہ کی خبر لاوے وہ لوٹ کر آیا اس وقت گھر میں میرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سوا کوئی نہ تھا۔ راوی نے کہا مجھے یاد نہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کسی بی بی کا انس رضی اللہ تعالیٰ نے ذکر کیا پھر حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باہر نکلے اور فرمایا ہمیں کام ہے تو جس کی سواری موجود ہو وہ سوار ہو ہمارے ساتھ یہ سن کر چند آدمی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اجازت مانگنے لگے اپنی سواریوں میں جانے کی جو مدینہ منورہ کی بلندی میں تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نہیں صرف وہ لوگ جاویں جن کی سواریاں موجود ہوں، آخر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چلے اپنے اصحاب کے ساتھ یہاں تک کہ مشرکین سے پہلے بدر میں پہنچے اور مشرک بھی آ گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی کسی چیز کی طرف نہ بڑھے جب تک میں اس کے آگے نہ ہوں پھر مشرک قریب پہنچے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اٹھو جنت میں جانے کیلئے جس کی چوڑائی تمام آسمانوں اور زمین کے برابر ہے،

الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ جَنَّةٌ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ قَالَ نَعَمْ قَالَ بَخٍ بَخٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا یَحْمِلُكَ عَلٰی قَوْلِكَ بَخٍ بَخٍ قَالَ لَا وَاللّٰهِ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِلَّا رَجَآءَةَ اَنْ اَكُوْنَ مِنْ اَهْلِهَا قَالَ فَاِنَّكَ مِنْ اَهْلِهَا قَالَ فَاَخْرَجَ تُمَیْرَاتٍ مِنْ قَرَنِهٖ فَجَعَلَ یَاْكُلُ مِنْهُنَّ ثُمَّ قَالَ لَئِنْ اَنَا حَیِیْتُ حَتّٰی اٰكُلَ تَمَرَاتِیْ هٰذِهٖ اِنَّهَا لَحَیٰوةٌ طَوِیْلَةٌ قَالَ فَرَمٰی بِمَا كَانَ مَعَهٗ مِنَ التَّمْرِ ثُمَّ قَاتَلَهُمْ حَتّٰی قُتِلَ۔

عمیرؓ بن حمام انصاری نے کہا یا رسول اللہ جنت کی چوڑائی آسمانوں اور زمین کے برابر ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہاں اس نے کہا واہ سبحان اللہ۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ایسا کیوں کہتا ہے وہ بولا کچھ نہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں نے اس امید سے کہا کہ جنت کے لوگوں سے میں بھی ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تو جنت والوں میں سے ہے یہ سن کر اس نے چند کھجوریں اپنے ترکش سے نکالیں اور ان کو کھانے لگا، پھر بولا اگر میں جیوں اپنی کھجوریں کھانے تک تو بڑی لمبی زندگی ہو اور جتنی کھجوریں باقی تھیں وہ پھینک دیں اور لڑا کافروں سے یہاں تک کہ شہید ہوا۔

تشریح ❁ نوویؒ نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ امام کو لڑائی کا چھپانا درست ہے تا کہ خبر فاش نہ ہو اور نقصان نہ پہنچے۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ کافروں میں گھس جانا شہادت کیلئے درست ہے بلا کراہت جمہور علماء کا یہی قول ہے۔

٤٩١٦ : عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ قَیْسٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ سَمِعْتُ اَبِیْ وَهُوَ لِحُضْرَةِ الْعَدُوِّ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَبْوَابَ الْجَنَّةِ تَحْتَ ظِلَالِ السُّیُوْفِ فَقَالَ رَجُلٌ رَثُّ الْهَیْئَةِ فَقَالَ یَا اَبَا مُوْسٰی اَاَنْتَ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ هٰذَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَرَجَعَ اِلٰی اَصْحَابِهٖ فَقَالَ اَقْرَاُ عَلَیْكُمُ السَّلَامَ ثُمَّ كَسَرَ جَفْنَ سَیْفِهٖ فَاَلْقَاهُ ثُمَّ مَشٰی بِسَیْفِهٖ اِلَی الْعَدُوِّ فَضَرَبَ بِهٖ حَتّٰی قُتِلَ۔

۴۹۱۶ : عبداللہ بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے باپ سے روایت کیا وہ دشمن کے سامنے تھے اور کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''جنت کے دروازے تلواروں کے سایوں کے تلے ہیں'' یہ سن کر ایک شخص اٹھا غریب میلا کچیلا اور کہنے لگا اے ابوموسیٰ تم نے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسا فرماتے تھے انہوں نے کہا ہاں۔ یہ سن کر وہ اپنے یاروں کی طرف گیا اور کہا میں تم کو سلام کرتا ہوں اور اپنی تلوار کا نیام توڑ ڈالا پھر تلوار لے کر دشمن کی طرف گیا اور مارا دشمن کو یہاں تک کہ شہید ہوا۔

٤٩١٧ : عَنْ اَنَسٍ رَّضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ جَآءَ نَاسٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْٓا اَنِ ابْعَثْ مَعَنَا رِجَالًا یُّعَلِّمُوْنَا الْقُرْاٰنَ وَالسُّنَّةَ فَبَعَثَ اِلَیْهِمْ سَبْعِیْنَ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ یُقَالُ لَهُمُ الْقُرَّآءُ فِیْهِمْ خَالِیْ حَرَامٌ یَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ وَ یَتَدَارَسُوْنَ بِالَّیْلِ یَتَعَلَّمُوْنَ وَكَانُوْا

۴۹۱۷ : حضرت انسؓ سے روایت ہے کچھ لوگ جناب رسول اللہؐ کے پاس آئے اور کہنے لگے ہمارے ساتھ چند آدمی کر دیجئے جو ہم کو قرآن اور حدیث سکھلا دیں۔ آپؐ نے ان کے ساتھ ستر انصاری آدمیوں کو کر دیا جن کو قراء (قاری کی جمع یعنی قرآن پڑھنے والے) کہتے تھے ان میں میرے ماموں حرام بھی تھے۔ وہ لوگ قرآن مجید پڑھا کرتے تھے اور رات کو قرآن مجید کی تحقیق کرتے سیکھتے اور دن کو پانی لا کر مسجد میں رکھتے اور لکڑیاں اکٹھا کرتے

بِالنَّهَارِ يَجِيْئُونَ بِالْمَآءِ فَيَضَعُوْنَهٗ فِي الْمَسْجِدِ فَيَحْتَطِبُوْنَ فَيَبِيْعُوْنَهٗ وَيَشْتَرُوْنَ بِهِ الطَّعَامَ لِاَهْلِ الصُّفَّةِ وَلِلْفُقَرَآءِ فَبَعَثَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْهِمْ فَعَرَضُوْا لَهُمْ فَقَتَلُوْهُمْ قَبْلَ اَنْ يَّبْلُغُوا الْمَكَانَ فَقَالُوا اللّٰهُمَّ بَلِّغْ عَنَّا نَبِيَّنَا اَنَّا قَدْ لَقِيْنَاكَ فَرَضِيْنَا عَنْكَ وَرَضِيْتَ عَنَّا قَالَ وَاَتٰى رَجُلٌ حَرَامًا خَالَ اَنَسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ مِنْ خَلْفِهٖ فَطَعَنَهٗ بِرُمْحٍ حَتّٰى اَنْفَذَهٗ فَقَالَ حَرَامٌ فُزْتُ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَصْحَابِهٖ اِنَّ اِخْوَانَكُمْ قَدْ قُتِلُوْا وَاِنَّهُمْ قَالُوا اللّٰهُمَّ بَلِّغْ عَنَّا نَبِيَّنَا اَنَّا قَدْ لَقِيْنَاكَ فَرَضِيْنَا عَنْكَ وَرَضِيْتَ عَنَّا۔

پھر اس کو بیچتے اور کھانا خریدتے صفہ والوں اور فقیروں کیلئے۔ (صفہ مسجد میں ایک مقام تھا پٹا ہوا اس میں ستر آدمی رہتے تھے جو محض بے معاش اور متوکل تھے) رسول اللہؐ نے ان لوگوں کو جن کو حضرتؐ نے ساتھ کر دیا تھا) انہوں نے راستہ میں ان کا مقابلہ کیا اور ان کو قتل کیا (یعنی ان لوگوں کو جن کو حضرتؐ نے ساتھ کر دیا تھا) اپنے ٹھکانے پر پہنچنے سے پہلے۔ انہوں نے (مرتے وقت) کہا یا اللہ ہمارے نبی کو پہنچا دے کہ ہم تجھ سے مل گئے، اور راضی ہیں تجھ سے اور تو ہم سے راضی ہے ایک شخص (کافروں میں سے) حرام کے پاس آیا (جو ماموں تھے انس بن مالک کے) اور برچھا مارا ان کے ایسا کہ پار ہو گیا۔ حرام نے کہا میں مراد کو پہنچ گیا قسم ہے کعبہ کے مالک کی۔ رسول اللہؐ نے اپنے اصحاب سے فرمایا "تمہارے بھائی مارے گئے اور انہوں نے یہ کہا کہ یا اللہ ہمارے نبی کو خبر کر دے کہ ہم تجھ سے مل گئے اور تجھ سے راضی ہیں اور تو ہم سے راضی ہے" (یہ خبر حضرت جبرائیل علیہ السلام نے رسول اللہ ﷺ کو پہنچائی اور آپ ﷺ نے صحابہ کو خبر دی)۔

۴۹۱۸ : عَنْ اَنَسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَمِّيَ الَّذِيْ سُمِّيْتُ بِهٖ لَمْ يَشْهَدْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدْرًا فَشَقَّ عَلَيْهِ قَالَ اَوَّلُ مَشْهَدٍ شَهِدَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غِبْتُ عَنْهُ وَاِنْ اَرَانِيَ اللّٰهُ مَشْهَدًا فِيْهَا بَعْدُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَرَانِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى مَا اَصْنَعُ قَالَ فَهَابَهٗ اَنْ يَّقُوْلَ غَيْرَهَا قَالَ فَشَهِدَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ اُحُدٍ قَالَ فَاسْتَقْبَلَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقَالَ لَهٗ اَنَسٌ يَا اَبَا عَمْرٍو اَيْنَ فَقَالَ وَاهًا لِّرِيْحِ الْجَنَّةِ اَجِدُهٗ دُوْنَ اُحُدٍ قَالَ فَقَاتَلَهُمْ حَتّٰى قُتِلَ قَالَ فَوُجِدَ فِيْ جَسَدِهٖ بِضْعٌ وَّ ثَمَانُوْنَ مِنْ بَيْنِ ضَرْبَةٍ وَّطَعْنَةٍ وَّرَمْيَةٍ قَالَ فَقَالَتْ اُخْتُهٗ عَمَّتِي الرُّبَيِّعُ بِنْتُ

۴۹۱۸: انس نے کہا میرے چچا جن کے نام پر میرا نام رکھا گیا ہے (یعنی ان کا نام بھی انس تھا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ بدر کی لڑائی میں شریک نہیں ہوئے یہ امر ان پر بہت دشوار گزرا اور انہوں نے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پہلی لڑائی میں غائب رہا اب اگر اللہ تعالیٰ دوسری کوئی لڑائی میں مجھے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کرے گا تو اللہ تعالیٰ دیکھے گا میں کیا کرتا ہوں اور ڈرے اس کے سوا اور کچھ کہنے سے (یعنی اور کچھ دعویٰ کرنے سے کہ میں ایسا کروں گا ویسا کروں گا کیونکہ شاید نہ ہو سکے۔ اور جھوٹے ہوں) پھر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ گئے احد کی لڑائی میں تو سعد بن معاذ ان کے سامنے آئے اور انہوں نے کہا کہاں اے ابو عمرو (یہ کنیت تھی انس بن النضر بن ضمضم انصاری کی جو چچا تھے انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے) کہاں جاتے ہو۔ انہوں نے کہا افسوس جنت کی ہوا احد کی طرف سے مجھے آ رہی ہے۔ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا پھر وہ لڑے کافروں سے یہاں تک کہ شہید ہوئے (لڑائی کے بعد دیکھا) تو ان کے بدن پر اسی سے زائد زخم تھے تلوار اور برچھی کے اور تیر کے ان کی بہن

النَّضْرِ فَمَا عَرَفْتُ اَخِيْ اِلَّا بِبَنَانِهِ وَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا قَالَ فَكَانُوْا يَرَوْنَ اَنَّهَا نَزَلَتْ فِيْهِ وَ فِيْ اَصْحَابِهٖ۔

یعنی میری پھوپھی ربیع بنت نضر نے کہا میں نے اپنے بھائی کو نہیں پہچانا مگر ان کی پوریں انگلیوں کی دیکھ کر(کیوں کہ سارا بدن زخموں سے چور چور ہو گیا تھا)اور یہ آیت: رِجَالٌ صَدَقُوا مَاعَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ (یعنی وہ مرد جنہوں نے پورا کیا اپنا اقرار اللہ سے......) بعض تو اپنا کام کر چکے اور بعض انتظار کر رہے ہیں صحابہ کہتے تھے۔انکے اور ساتھیوں کے باب میں اتری۔

بَابُ مَنْ قَاتَلَ لِتَكُوْنَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

باب: جو شخص لڑے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا دین غالب ہو وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں لڑتا ہے!

٤٩١٩ : عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ اَنَّ رَجُلًا اَعْرَابِيًّا اَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِلْمَغْنَمِ وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِيُذْكَرَ وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِيُرٰى مَكَانُهٗ فَمَنْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ قَاتَلَ لِتَكُوْنَ كَلِمَةُ اللّٰهِ اَعْلٰى فَهُوَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ۔

۴۹۱۹: ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک گنوار جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آدمی لڑتا ہے لوٹ کیلئے، اور آدمی لڑتا ہے نام کیلئے اور آدمی لڑتا ہے اپنا مرتبہ دکھانے کو تو اللہ تعالیٰ کی راہ میں لڑنا کون سا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا ''جو لڑے اس لئے کہ اللہ کا کلمہ بلند ہو تو وہ اللہ کی راہ میں ہے''

٤٩٢٠ : عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الرَّجُلِ يُقَاتِلُ شَجَاعَةً وَّيُقَاتِلُ حَمِيَّةً وَّيُقَاتِلُ رِيَآءً اَيُّ ذٰلِكَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ قَاتَلَ لِتَكُوْنَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ۔

۴۹۲۰: ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا اس شخص کو جو لڑتا ہے بہادری دکھلانے کو یا اپنی قوم اور کنبے کی عزت کیلئے یا لڑتا ہے نمائش کیلئے کون سا لڑنا اللہ کی راہ میں ہے۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو اس لئے لڑے کہ اللہ تعالیٰ کا کلمہ بلند ہو وہ اللہ کی راہ میں ہے۔

٤٩٢١ : عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ اَتَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الرَّجُلُ يُقَاتِلُ مِنَّا شَجَاعَةً فَذَكَرَ مِثْلَهٗ۔

۴۹۲۱: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٤٩٢٢ : عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْقِتَالِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقَالَ الرَّجُلُ يُقَاتِلُ غَضَبًا وَّيُقَاتِلُ حَمِيَّةً قَالَ فَرَفَعَ رَاْسَهٗ اِلَيْهِ اِلَّا اَنَّهٗ كَانَ قَائِمًا فَقَالَ مَنْ قَاتَلَ

۴۹۲۲: ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا اللہ کی راہ میں لڑائی کونسی ہے۔تو کہا کہ آدمی لڑتا ہے غصہ سے اور لڑتا ہے اور اپنی قوم کی طرفداری میں پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا سر اٹھایا اور اس وجہ سے اٹھایا کہ وہ کھڑا تھا(اور آپؐ بیٹھے تھے) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''جو

لِتَكُوْنَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ۔

لڑے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا کلمہ غالب ہو (یعنی توحید غالب ہو شرک پر اور شرک اور کفر مٹے) تو وہ لڑائی اللہ کی راہ میں ہے۔''

بَابُ مَنْ قَاتَلَ لِلرِّيَآءِ وَالسُّمْعَةِ اسْتَحَقَّ النَّارَ

باب: جو شخص لڑے نمائش کیلئے وہ جہنمی ہے

٤٩٢٣ : عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ تَفَرَّقَ النَّاسُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقَالَ لَهٗ نَاتِلُ اَهْلِ الشَّامِ اَيُّهَا الشَّيْخُ حَدِّثْنِيْ حَدِيْثًا سَمِعْتَهٗ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اَوَّلَ النَّاسِ يُقْضٰى يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلَيْهِ رَجُلٌ اُسْتُشْهِدَ فَاُتِيَ بِهٖ فَعَرَّفَهٗ نِعْمَتَهٗ فَعَرَفَهَا قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِيْهَا قَالَ قَاتَلْتُ فِيْكَ حَتّٰى اسْتُشْهِدْتُّ قَالَ كَذَبْتَ وَلٰكِنَّكَ قَاتَلْتَ لِاَنْ يُّقَالَ جَرِيْءٌ فَقَدْ قِيْلَ ثُمَّ اُمِرَ بِهٖ فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهٖ حَتّٰى اُلْقِيَ فِي النَّارِ وَرَجُلٌ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ وَعَلَّمَهٗ وَقَرَاَ الْقُرْاٰنَ فَاُتِيَ بِهٖ فَعَرَّفَهٗ نِعَمَهٗ فَعَرَفَهَا قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِيْهَا قَالَ تَعَلَّمْتُ الْعِلْمَ وَعَلَّمْتُهٗ وَقَرَاْتُ فِيْكَ الْقُرْاٰنَ قَالَ كَذَبْتَ وَلٰكِنَّكَ تَعَلَّمْتَ الْعِلْمَ لِيُقَالَ عَالِمٌ وَقَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ لِيُقَالَ هُوَ قَارِئٌ فَقَدْ قِيْلَ ثُمَّ اُمِرَ بِهٖ فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهٖ حَتّٰى اُلْقِيَ فِي النَّارِ وَرَجُلٌ وَّسَّعَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاَعْطَاهُ مِنْ اَصْنَافِ الْمَالِ كُلِّهٖ فَاُتِيَ بِهٖ فَعَرَّفَهٗ نِعَمَهٗ فَعَرَفَهَا قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِيْهَا قَالَ مَا تَرَكْتُ مِنْ سَبِيْلٍ تُحِبُّ اَنْ يُّنْفَقَ فِيْهَآ اِلَّا اَنْفَقْتُ فِيْهَا لَكَ قَالَ كَذَبْتَ وَلٰكِنَّكَ فَعَلْتَ لِيُقَالَ هُوَ جَوَّادٌ فَقَدْ قِيْلَ

۴۹۲۳: سلیمان بن یسارؒ سے روایت ہے لوگ ابو ہریرہؓ کے پاس سے جدا ہوئے تو ناتل نے کہا جو شام والوں میں سے تھا (ناتل بن قیس خرامی یہ فلسطین کا رہنے والا تھا اور یہ تابعی ہے اس کا باپ صحابی تھا) اے شیخ مجھ سے ایک حدیث بیان کر جو تو نے حضرت رسول اللہؐ سے سنی ہو۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اچھا میں نے سنا رسول اللہؐ سے آپؐ فرماتے تھے ''پہلے قیامت میں جس کا فیصلہ ہوگا وہ ایک شخص ہوگا۔ جو شہید ہوا جب اس کو اللہ تعالیٰ کے پاس لاویں گے تو اللہ تعالیٰ اپنی نعمت اس کو بتلا دے گا وہ پہچانے گا اللہ تعالیٰ پوچھے گا تو نے اس کیلئے کیا عمل کیا ہے وہ بولے گا میں لڑا تیری راہ میں یہاں تک کہ شہید ہوا اللہ تعالیٰ فرمادے گا تو نے جھوٹ کہا تو لڑا تھا اسلئے کہ لوگ بہادر کہیں اور تجھے بہادر کہا گیا پھر حکم ہوگا اس کو اوندھے منہ گھسیٹتے ہوئے جہنم میں ڈال دیں گے اور ایک شخص ہوگا جس نے دین کا علم سیکھا اور سکھلایا اور قرآن پڑھا اس کو اللہ تعالیٰ کے پاس لاویں گے وہ اپنی نعمتیں دکھلاوے گا وہ شخص پہچان لے گا تب کہا جاوے گا تو نے اس کیلئے کیا عمل کیا ہے وہ کہے گا، میں نے علم پڑھا اور پڑھایا اور قرآن پڑھا اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو جھوٹ بولتا ہے تو نے اس لئے علم پڑھا تھا کہ لوگ تجھے عالم کہیں اور قرآن اس لئے پڑھا تھا کہ لوگ قاری کہیں تجھ کو عالم اور قاری دنیا میں کہا گیا پھر حکم ہوگا اس کو منہ کے بل گھسیٹتے ہوئے جہنم میں ڈال دیں گے اور ایک شخص ہوگا جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا تھا اور سب طرح کے مال دیئے تھے وہ اللہ تعالیٰ کے پاس لایا جاوے گا اللہ تعالیٰ اس کو اپنی نعمتیں دکھلاوے گا وہ پہچان لے گا اللہ تعالیٰ پوچھے گا تو نے اس کیلئے کیا عمل کئے وہ کہے گا میں نے کوئی راہ مال خرچنے کی جس میں خرچ کرنا پسند کرتا تھا نہیں چھوڑی تیرے واسطے اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو جھوٹا ہے تو نے اس لئے خرچا کہ

ثُمَّ اُمِرَ بِهٖ فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهٖ ثُمَّ اُلْقِيَ فِي النَّارِ۔

لوگ سخی کہیں تو تجھے لوگوں نے سخی کہہ دیا دنیا میں پھر حکم ہوگا منہ کے بل کھینچ کر جہنم میں ڈال دیں گے"

تشریح ۞ تو جہاد اور علم اور صدقہ اور تلاوت قرآن اتنی بڑی بڑی عبادتیں ضائع ہو جاویں گی، اللہ بچاوے ریا اور نمائش سے کیا بری بلا ہے سب محنت اور مشقت اکارت کر دیتی ہے بقول شخصے نیکی برباد گناہ لازم۔ مومن کو چاہئے کہ جو عمل کرے تھوڑا ہو یا بہت خاص اللہ تعالیٰ کی رضامندی کیلئے کرے دکھلاوے کے خیال سے ہرگز نہ کرے۔ بعض اہل اللہ نے ریا کی جڑ کاٹنے کی یہ تدبیر کی ہے کہ ظاہر میں ایسے کام کرتے ہیں کہ لوگ ان کو فاسق یا فاجر سمجھیں پر حقیقت میں وہ فسق نہیں ہوتے وہ یہ چاہتے ہیں کہ لوگ ان کو اچھا نہ سمجھیں اب جو وہ عمل کرتے ہیں اللہ ہی اس کو جانتا ہے اور ایسے ہی عمل کا ثواب ملے گا غرض یہ کہ اگر عمل خیر لوگوں کے سامنے کیا جاوے تو بھی برا نہیں۔ بشرطیکہ نیت لوگوں کو دکھلانے کی نہ ہو اور خالص اللہ کی رضامندی مقصود ہو اور حتی المقدور اپنے عمدہ اعمال کو چھپانا بہتر ہے بشرطیکہ انکے چھپانے میں کوئی قباحت نہ ہو مثلاً فرض نماز کو نہیں چھپا سکتا کیونکہ اس میں جماعت ضروری ہے لیکن نفل نماز صدقہ تہجد اور عبادات چھپ کر کر سکتا ہے اور صدقہ وہی عمدہ ہے کہ بائیں ہاتھ کو دائیں ہاتھ کی خبر نہ ہو۔

٤٩٢٤ :عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ تَفَرَّجَ النَّاسُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ فَقَالَ لَهٗ نَاتِلُ الشَّامِيُّ وَاقْتَصَّ الْحَدِيْثَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ خَالِدِ بْنِ الْحَارِثِ۔

۴۹۲۴: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

بَابُ بَيَانِ قَدْرِ ثَوَابِ مَنْ غَزَا فَغَنِمَ وَمَنْ لَّمْ يَغْنَمْ

باب: جو شخص جہاد کرے اور لوٹ کمائے اس کا ثواب اس سے کم ہے جو جہاد کرے اور لوٹ نہ کمائے

٤٩٢٥ : عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ غَازِيَةٍ تَغْزُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيُصِيْبُوْنَ الْغَنِيْمَةَ اِلَّا تَعَجَّلُوْا ثُلُثَيْ اَجْرِهِمْ مِّنَ الْاٰخِرَةِ وَيَبْقٰى لَهُمُ الثُّلُثُ وَاِنْ لَّمْ يُصِيْبُوْا غَنِيْمَةً تَمَّ لَهُمْ اَجْرُهُمْ۔

۴۹۲۵: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "جو لشکر لڑے اللہ کی راہ میں اور لوٹ کا مال کماوے اس کو دو حصے ثواب کے دنیا میں مل گئے، اب آخرت میں ایک ہی حصہ ملے گا اور جو لوٹ نہ کماوے تو پورا ثواب آخرت میں ملے گا"۔

٤٩٢٦ : عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَامِنْ غَازِيَةٍ اَوْ سَرِيَّةٍ تَغْزُوْ فَتَغْنَمُ وَ تَسْلَمُ اِلَّا كَانُوْا قَدْ تَعَجَّلُوْا ثُلُثَيْ اُجُوْرِهِمْ وَمَا مِنْ غَازِيَةٍ اَوْ سَرِيَّةٍ تُخْفِقُ وَتُصَابُ اِلَّا تَمَّ اُجُوْرُهُمْ۔

۴۹۲۶: عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "کوئی لشکر یا فوج کا ٹکڑا جہاد کرے پھر غنیمت حاصل کرے اور سلامت رہے تو اس کو آخرت کے ثواب میں سے دو حصہ دنیا میں مل گئے اور جو لشکر یا فوج کا ٹکڑا خالی ہاتھ آوے اور نقصان اٹھاوے (یعنی زخمی ہو یا مارا جاوے) تو اس کو آخرت میں پورا ثواب ملے گا۔

تشریح ۞ نووی علیہ الرحمۃ نے کہا مطلب حدیث کا یہ ہے کہ مجاہدین جب سلامت رہیں اور لوٹ حاصل کر لیں تو ان کا ثواب بہ نسبت ان مجاہدین کے کم ہوگا جو سلامت نہ رہیں یا سلامت رہیں پر لوٹ حاصل نہ کریں اور لوٹ گویا بدل ہے ثواب کے ایک حصہ کا تو لوٹ بھی اجر میں داخل ہے اور یہ موافق ہے احادیث صحیحہ کے اور اس کے خلاف کوئی حدیث صحیح اور صریح نہیں آئی۔

بَابُ قَوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ

باب: ہر عمل کا ثواب نیت سے ہوتا ہے

٤٩٢٧ : عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ وَاِنَّمَا لِامْرِیءٍ مَّانَوٰی فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَهِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ لِدُنْيَا يُصِيْبُهَا اَوِ امْرَاَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهٗ اِلٰى مَاهَا جَرَ اِلَيْهِ۔

۴۹۲۷: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''عملوں کا اعتبار نیت سے ہے اور آدمی کے واسطے وہی ہے جو اس نے نیت کی، پھر جس کی ہجرت اللہ اور رسول کے واسطے ہے تو اس کی ہجرت اللہ اور رسول ہی کیلئے ہے اور جس کی ہجرت دنیا کمانے یا کسی عورت کے بیاہنے کیلئے تو اس کی ہجرت اسی کیلئے ہے''۔

تشریح ۞ اس حدیث کا قصہ یہ ہے کہ ایک شخص نے ایک عورت کے واسطے جس کا ام قیس نام تھا مدینہ کی طرف ہجرت کی۔ لوگوں نے یہ حال آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا۔ تب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ حدیث فرمائی۔ نووی نے کہا کہ اس حدیث کی عظمت اور کثرت فوائد پر علماء نے اتفاق کیا ہے امام شافعی نے کہا یہ حدیث ثلث ہے اسلام کی اور شافعیؒ نے کہا کہ فقہ کے ستر بابوں میں اس حدیث کو دخل ہے اور بعض نے ربع اسلام کہا ہے اور عبدالرحمٰن بن مہدی نے کہا جو شخص کوئی کتاب تصنیف کرے تو اس حدیث کو شروع میں لکھے تا کہ طالب کو انتباہ ہو نیت صحیح کرنے کیلئے اور بخاری نے ایسا ہی کہا ہے اور اس حدیث کو اپنی کتاب میں سات جگہ نقل کیا ہے۔ حفاظ نے کہا کہ یہ حدیث صرف حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے صحیح ہے اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی کسی نے نقل نہیں کیا سوا علقمہ بن وقاص کے اور علقمہ سے بھی کسی نے نقل نہیں کیا محمد بن ابراھیم تیمی کے اور محمد سے بھی کسی نے نقل نہیں سوا یحییٰ بن سعید انصاری نے البتہ یحییٰ سے یہ حدیث پہلی اور دوسو آدمیوں سے زیادہ نے اس حدیث کو یحییٰ سے نقل کیا اور اس لئے اکثر اماموں نے اس حدیث کو متواتر نہیں کہا اگرچہ مشہور ہے خاص اور عام میں کیوں کہ شروع اسناد میں تواتر نہیں ہے اور اس حدیث میں ایک لطف یہ ہے کہ تین تابعی اس کو ایک دوسرے سے روایت کرتے ہیں یحییٰ اور محمد اور علقمہ جمہور علماء نے کہا کہ انما حصر کیلئے ہے تو مطلب حدیث کا یہ ہے کہ عمل اسی صورت میں معتبر ہوں گے جب نیت ہو اور بغیر نیت کے لغو ہوں گے اور اس میں دلیل ہے کہ وضو اور غسل اور تیمم بغیر نیت کے صحیح نہیں ہیں ایسے ہی نماز اور زکوٰۃ اور روزہ اور حج اور اعتکاف اور تمام عبادتیں لیکن نجاست کے دھونے میں نیت شرط نہیں ہے۔ انتہیٰ مختصراً۔

٤٩٢٨ : عَنْ يَحْيَى بْنَ سَعِيْدٍ بِاِسْنَادِ مَالِكٍ وَّ مَعْنٰى حَدِيْثِهٖ وَ فِیْ حَدِيْثِ سُفْيَانَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَلَى الْمِنْبَرِ يُخْبِرُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۴۹۲۸: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا وہ منبر پر بیان کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ طَلَبِ الشَّهَادَةِ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى

باب: اللہ کی راہ میں شہادت مانگنے کا ثواب

٤٩٢٩ : عَنْ اَنَسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ طَلَبَ الشَّهَادَةَ صَادِقًا اُعْطِيَهَا وَلَوْ لَمْ تُصِبْهُ۔

۴۹۲۹: انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''جو شخص سچے دل سے شہادت مانگے اس کو شہادت کا ثواب مل جاوے گا گو شہادت نہ ملے''

٤٩٣٠ : عَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ حَدَّثَهٗ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ سَاَلَ اللّٰهَ الشَّهَادَةَ بِصِدْقٍ بَلَّغَهُ اللّٰهُ مَنَازِلَ الشُّهَدَآءِ وَاِنْ مَّاتَ عَلٰى فِرَاشِهٖ وَلَمْ يَذْكُرَا بُو الطَّاهِرِ فِيْ حَدِيْثِهٖ بِصِدْقٍ۔

۴۹۳۰: سہل بن حنیف سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''جو شخص سچائی سے شہادت مانگے اللہ سے اللہ اس کو شہیدوں کا درجہ دے گا اگرچہ وہ اپنے بچھونے پر مرے''

بَابُ ذَمِّ مَنْ مَّاتَ وَلَمْ يَغْزُ وَلَمْ يُحَدِّثْ نَفْسَهٗ بِالْغَزْوِ

باب: جو شخص مر جاوے بغیر جہاد کے بغیر نیت جہاد کے اس کی برائی!

٤٩٣١ : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ مَّاتَ وَلَمْ يَغْزُ وَلَمْ يُحَدِّثْ بِهٖ نَفْسَهٗ مَاتَ عَلٰى شُعْبَةٍ مِّنْ نِّفَاقٍ قَالَ ابْنُ سَهْمٍ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ الْمُبَارَكِ فَنُرٰى اَنَّ ذٰلِكَ كَانَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۴۹۳۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''جو شخص مر جاوے اور جہاد نہ کرے نہ نیت کرے جہاد کرنے کی وہ منافقوں کے طور پر مرا'' عبداللہ بن مبارک نے کہا ہم خیال کرتے ہیں کہ یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے سے متعلق ہے۔

تشریح ۞ اور لوگوں نے کہا یہ حدیث عام ہے اور مطلب یہ ہے کہ ایسا شخص منافقوں کے مشابہ ہو گیا جیسے منافق جہاد سے بیٹھ رہتے ہیں ایسا ہی اس نے بھی کیا اور جہاد کا ترک کرنا منافقت ہے انتہیٰ۔

بَابُ ثَوَابِ مَنْ حَبَسَهٗ مِنَ الْغَزْوِ مَرَضٌ اَوْعُذْرٌ اٰخَرُ

باب: جو شخص جہاد نہ کر سکے بیماری یا عذر سے اس کا ثواب

٤٩٣٢ : عَنْ جَابِرٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزَاةٍ فَقَالَ اِنَّ بِالْمَدِيْنَةِ لَرِجَالًا مَّا سِرْتُمْ مَسِيْرًا وَّلَا قَطَعْتُمْ وَادِيًا اِلَّا كَانُوْا مَعَكُمْ حَبَسَهُمُ الْمَرَضُ۔

۴۹۳۲: جابر سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے ایک لڑائی میں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''مدینہ میں چند لوگ ہیں جب تم چلتے ہو یا کسی وادی کو طے کرتے ہو تو وہ تمہارے ساتھ ہیں (یعنی ان کو وہی ثواب ہوتا ہے جو تم کو ہوتا ہے) وہ بیماری کی وجہ سے تمہارے ساتھ نہ آ سکے''۔

٤٩٣٣ : عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّ فِيْ حَدِيْثِ وَكِيْعٍ اِلَّا شَرِكُوْكُمْ فِي الْاَجْرِ۔

۴۹۳۳: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

بَابُ فَضْلِ الْغَزْوِ فِي الْبَحْرِ

باب: دریا میں جہاد کرنے کی فضیلت

٤٩٣٤ : عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْخُلُ عَلٰى اُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ فَتُطْعِمُهٗ وَكَانَتْ اُمُّ حَرَامٍ تَحْتَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَدَخَلَ عَلَيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَاَطْعَمَتْهُ ثُمَّ جَلَسَتْ تَفْلِيْ رَاْسَهٗ فَنَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ قَالَتْ فَقُلْتُ مَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ نَاسٌ مِّنْ اُمَّتِيْ عُرِضُوْا عَلَيَّ غُزَاةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يَرْكَبُوْنَ ثَبَجَ هٰذَا الْبَحْرِ مُلُوْكًا عَلَى الْاَسِرَّةِ اَوْ مِثْلَ الْمُلُوْكِ عَلَى الْاَسِرَّةِ يَشُكُّ اَيُّهُمَا قَالَ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ فَدَعَالَهَا ثُمَّ وَضَعَ رَاْسَهٗ فَنَامَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ قَالَتْ فَقُلْتُ مَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ نَاسٌ مِّنْ اُمَّتِيْ عُرِضُوْا عَلَيَّ غُزَاةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَا قَالَ فِي الْاُوْلٰى قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ قَالَ اَنْتِ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ فَرَكِبَتْ اُمُّ حَرَامٍ بِنْتُ مِلْحَانَ الْبَحْرَ فِيْ زَمَانِ مُعَاوِيَةَ فَصُرِعَتْ عَنْ دَآبَّتِهَا حِيْنَ خَرَجَتْ مِنَ الْبَحْرِ فَهَلَكَتْ۔

۴۹۳۴: انس بن مالکؓ سے روایت ہے رسول اللہ ام حرام بنت ملحان کے پاس جاتے (کیونکہ وہ آپ ﷺ کی محرم تھیں یعنی رضاعی خالہ یا آپ کے والد یا دادا کی خالہ) وہ آپ ﷺ کو کھانا کھلاتیں اور ام حرام عبادہ بن صامت کے نکاح میں تھیں۔ ایک روز رسول اللہ ﷺ ان کے پاس گئے۔ انہوں نے آپ ﷺ کو کھانا کھلایا پھر بیٹھیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سر کی جوئیں دیکھنے لگیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سو گئے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جاگے ہنستے ہوئے، ام حرام نے پوچھا۔ کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیوں ہنستے ہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میری امت کے چند لوگ سامنے لائے گئے میرے وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کے واسطے اس طرح دریا کے بیچ میں سوار ہو رہے تھے، جیسے بادشاہ تخت پر چڑھتے ہیں یا بادشاہوں کی طرح تخت پر۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے اللہ تعالیٰ مجھ کو بھی ان میں سے کرے۔ آپ ﷺ نے دعا کی، پھر سر رکھا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سو رہے پھر جاگے ہنستے ہوئے میں نے پوچھا۔ آپ ﷺ کیوں ہنستے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا چند لوگ میری امت کے میرے سامنے لائے گئے جو جہاد کیلئے جاتے تھے۔ اور بیان کیا اسی طرح جیسے اوپر گزرا میں نے کہا یا رسول اللہ دعا کیجئے اللہ تعالیٰ سے اللہ تعالیٰ مجھ کو بھی ان لوگوں میں کرے آپؐ نے فرمایا تو پہلے لوگوں میں سے ہو چکی پھر ام حرام بنت ملحان معاویہ کے زمانہ میں سوار ہوئیں دریا میں (جزیرہ قبرص فتح کرنے کیلئے جو ۸۰۰ برس کے بعد سلطان روم نے انگریزوں کے حوالے کر دیا) اور جانور سے گر کر مر گئیں جب دریا سے نکلیں۔

تشریح ۞ نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ جوں کا مارنا جائز ہے اس طرح محرم کا سر چھونا اس کے ساتھ خلوت کرنا اس کے پاس سونا اور اس حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کئی معجزے مذکور ہیں۔ ایک تو اپنی امت کی ترقی کی پیشینگوئی دوسری یہ کہ وہ دریا میں جہاد کریں گے تیسری یہ کہ ام حرام جب تک زندہ رہیں گی ان کے ساتھ شہید ہوں گی اور یہ جہاد حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی خلافت میں ہوا معاویہ

کی سرداری میں یا معاویہ کی حکومت میں ہوا مگر اکثر اہل سیر پہلے قول کو اختیار کرتے ہیں اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ عورت اور مرد دونوں دریا میں سوار ہو سکتے ہیں۔ انتہی مختصراً۔

٤٩٣٥: عَنْ اُمِّ حَرَامٍ وَهِيَ خَالَةُ اَنَسٍ قَالَتْ اَتَانَا النَّبِيُّ يَوْمًا فَقَالَ عِنْدَنَا فَاسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقُلْتُ مَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ قَالَ اُرِيْتُ قَوْمًا مِنْ اُمَّتِيْ يَرْكَبُوْنَ ظَهْرَ الْبَحْرِ كَالْمُلُوْكِ عَلَى الْاَسِرَّةِ فَقُلْتُ ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ قَالَ فَاِنَّكِ مِنْهُمْ قَالَتْ ثُمَّ نَامَ فَاسْتَيْقَظَ اَيْضًا وَّهُوَ يَضْحَكُ فَسَاَلْتُهُ فَقَالَ مِثْلَ مَقَالَتِهِ فَقُلْتُ ادْعُ اللّٰهِ اَنْ يَّجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ قَالَ اَنْتِ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ قَالَ فَتَزَوَّجَهَا عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ بَعْدُ فَغَزَا فِي الْبَحْرِ فَحَمَلَهَا مَعَهُ فَلَمَّا اَنْ جَآءَ تْ قُرِّبَتْ لَهَا بَغْلَةٌ فَرَكِبَتْهَا فَصَرَعَتْهَا فَانْدَقَّتْ عُنُقُهَا۔

۴۹۳۵: ام حرام بنت ملحان سے روایت ہے جیسے اوپر گزری یہ مختصر ہے اس میں یہ ہے کہ ان سے نکاح کیا عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بعد اس کے اور لوگوں نے جہاد کیا سمندر میں عبادہ ان کو بھی لے گئے اپنے ساتھ جب وہ آئیں تو ایک خچر سامنے لایا گیا اس پر چڑھیں لیکن اس نے گرا دیا ان کی گردن ٹوٹ گئی (اور شہید ہوئیں)۔

٤٩٣٦: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ خَالَتِهِ اُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهَا قَالَتْ نَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا قَرِيْبًا مِّنِّيْ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ يَتَبَسَّمُ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَضْحَكَكَ قَالَ نَاسٌ مِّنْ اُمَّتِيْ عُرِضُوْا عَلَيَّ يَرْكَبُوْنَ ظَهْرَ هٰذَا الْبَحْرِ الْاَخْضَرِ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ۔

۴۹۳۶: حضرت انس بن مالکؓ نے اپنی خالہ ام حرام بنت ملحان سے سنا انہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ آپؐ ایک دفعہ مجھ سے قریب سو گئے، پھر جاگے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہنستے تھے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیوں ہنستے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میری امت کے چند لوگ میرے سامنے لائے گئے جو سوار ہوتے تھے اس بحر اخضر پر پھر بیان کیا حدیث کو اسی طرح جیسے اوپر گزری۔

٤٩٣٧: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ اَتٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنْتَ مِلْحَانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا خَالَةَ لِاَنَسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَوَضَعَ رَاْسَهُ عِنْدَهَا وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ اِسْحَاقَ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ وَمُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ۔

۴۹۳۷: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

بَابُ فَضْلِ الرِّبَاطِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ

باب: اللہ کی راہ میں چوکی اور پہرہ دینے کی فضیلت

٤٩٣٨ : عَنْ سَلْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ رِبَاطُ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ خَيْرٌ مِّنْ صِيَامِ شَهْرٍ وَّ قِيَامِهٖ وَاِنْ مَّاتَ جَرٰى عَلَيْهِ عَمَلُهُ الَّذِيْ كَانَ يَعْمَلُهٗ وَاُجْرِيَ عَلَيْهِ رِزْقُهٗ وَاَمِنَ الْفُتَّانَ۔

۴۹۳۸: سلمان سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے ”اللہ کی راہ میں ایک دن رات پہرہ چوکی دینا ایک مہینہ بھر روزے رکھنے سے اور عبادت کرنے سے افضل ہے۔ جو مر جاوے گا تو اس کا یہ کام برابر جاری رہے گا (یعنی اس کا ثواب مرنے کے بعد بھی موقوف نہ ہو گا بڑھتا ہی چلا جاوے گا یہ خاص ہے اس عمل سے) اور اس کا رزق جاری ہو جاوے گا (جو شہیدوں کو ملتا ہے) اور بچ جاوے گا...... فتنہ سے“۔

٤٩٣٩ : عَنْ سَلْمَانَ الْخَيْرِ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ اللَّيْثِ عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ مُوْسٰى۔

۴۹۳۹: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

بَابُ بَيَانِ الشُّهَدَآءِ

باب: شہیدوں کا بیان

٤٩٤٠ : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَّمْشِيْ بِطَرِيْقٍ وَّجَدَ غُصْنَ شَوْكٍ عَلَى الطَّرِيْقِ فَاَخَّرَهٗ فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهٗ فَغَفَرَ لَهٗ وَقَالَ الشُّهَدَآءُ خَمْسَةٌ اِلْمَطْعُوْنُ وَالْمَبْطُوْنُ وَالْغَرِقُ وَصَاحِبُ الْهَدْمِ وَالشَّهِيْدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ۔

۴۹۴۰: ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ایک شخص جا رہا تھا، اس نے راہ میں ایک کانٹے کی ڈالی دیکھی، وہ ہٹا دی، اللہ تعالیٰ نے اس کا بدلہ دیا اور اس کو بخش دیا۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا شہید پانچ ہیں جو طاعون (وبا یعنی جو مرض عام ہو جاوے اس زمانے میں طاعون تے دست سے ہوتا ہے) سے مرے یعنی پیٹ کے عارضے سے مرے (جیسے اسہال یا پیچش یا استقا) سے جو پانی میں ڈوب کر مرے، جو دب کر مرے جو اللہ کی راہ میں مارا جاوے“۔

تشریح ۞ نووی علیہ الرحمۃ نے کہا ان کے سوا اور لوگ بھی دوسری حدیثوں میں مذکور ہیں جو ذات الجنب سے مرے، جو جل کر مرے، جو عورت زچگی کے عارضے میں مرے، جو مرد اپنا مال بچانے میں نارا جاوے، جو مرد اپنے بال بچوں بی بی کے بچانے میں مارا جاوے، اور مراد ان کی شہادت سے یہ ہے کہ آخرت میں ان کو ثواب شہیدوں کا ملے گا۔ لیکن ان کو غسل دیا جاوے گا اور ان پر نماز پڑھی جاوے گی البتہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جو شہید ہو اس کو غسل نہ دیں گے اور اس کا بیان کتاب الایمان میں گزرا۔

٤٩٤١ : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۴۹۴۱: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”تم شہید کس کو سمجھتے ہو“۔ انہوں نے کہا یا

مَاتَعُدُّوْنَ الشَّهِيْدِ فِيْكُمْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ قُتِلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَهُوَ شَهِيْدٌ قَالَ اِنَّ شُهَدَآءَ اُمَّتِيْ اِذًا لَقَلِيْلٌ قَالُوْا فَمَنْ هُمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَنْ قُتِلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَهُوَ شَهِيْدٌ وَّمَنْ مَّاتَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَهُوَ شَهِيْدٌ وَّمَنْ مَّاتَ فِي الطَّاعُوْنَ فَهُوَ شَهِيْدٌ وَّ مَنْ مَّاتَ فِي الْبَطْنِ فَهُوَ شَهِيْدٌ قَالَ ابْنُ مِقْسَمٍ اَشْهَدُ عَلٰى اَبِيْكَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اِنَّهٗ قَالَ وَالْغَرِيْقُ شَهِيْدٌ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں مارا جاوے وہ شہید ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تو میری امت میں بہت کم شہید ہوں گے۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ پھر شہید کون کون لوگ ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''جو اللہ کی راہ میں مارا جاوے وہ شہید ہے، جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں مر جاوے (مثلاً حج یا جہاد کو جاتے ہوئے) وہ بھی شہید ہے، طاعون (وبا) میں مرے وہ بھی شہید ہے، جو پیٹ کے عارضے سے مرے وہ بھی شہید ہے، جو ڈوب کر مرے وہ بھی شہید ہے''۔

٤٩٤٢ : عَنْ سُهَيْلٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّ فِيْ حَدِيْثِهٖ قَالَ سُهَيْلٌ قَالَ عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ مِقْسَمٍ اَشْهَدُ عَلٰى اَبِيْكَ اَنَّهٗ زَادَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَمَنْ غَرِقَ فَهُوَ شَهِيْدٌ۔

۴۹۴۲: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٤٩٤٣ : عَنْ سُهَيْلٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ فِيْ حَدِيْثِهٖ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ مِقْسَمٍ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ وَّزَادَ فِيْهِ وَالْغَرِقُ شَهِيْدٌ۔

۴۹۴۳: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٤٩٤٤ : عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيْرِيْنَ قَالَتْ قَالَ لِيْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ بِمَ مَاتَ يَحْيَى بْنُ اَبِيْ عَمْرَةَ قَالَتْ قُلْتُ بِالطَّاعُوْنِ قَالَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الطَّاعُوْنُ شَهَادَةٌ لِّكُلِّ مُسْلِمٍ۔

۴۹۴۴: حفصہ بنت سیرین سے روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ سے پوچھا یحییٰ بن ابی عمرہ کس عارضے میں مرے۔ میں نے کہا طاعون سے مرے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''طاعون شہادت ہے ہر مسلمان کیلئے''۔

تشریح ۞ میرے تینوں بھائیوں نے یعنی مولوی حاجی واعظ مشہور مولوی بدیع الزماں صاحب نے اور مولوی حافظ حاجی فرید الزماں اور مولوی حاجی سعید الزماں نے شہر حیدر آباد میں طاعون سے انتقال کیا مطعون بھی مرے اور مبطون بھی اللہ تعالیٰ ان کو شہادت کا اجر دیوے اور ہماری ان کی ملاقات جنت میں نصیب کرے جو بھائی مسلمان اس ترجمہ کو پڑھیں وہ للہ ہم چاروں بھائیوں کو اپنی دعائے خیر سے فراموش نہ فرماویں۔

٤٩٤٥ : عَنْ عَاصِمٍ فِيْ هٰذَا الْاِسْنَادِ بِمِثْلِهٖ۔

۴۹۴۵: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

بَابُ فَضْلِ الرَّمْيِ

باب: تیر مارنے کا ثواب

٤٩٤٦ : عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۴۹۴۶: عقبہ بن عامر سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر پر فرماتے تھے اللہ

وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ : ﴿وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ﴾ اَلَآ اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ اَلَآ اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ اَلَآ اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ۔

تعالیٰ فرماتا ہے ''تیار کرو کافروں کیلئے زور کو زور سے مراد تیر اندازی ہے زور سے مراد تیر اندازی ہے زور سے مراد تیر اندازی ہے''۔

تشریح ۞ نووی علیہ الرحمۃ نے کہا جہاد کیلئے تیر اندازی سیکھنے کی فضیلت اسی حدیث سے نکلتی ہے اور اسی پر قیاس کر لینا چاہئے ہر ایک ہتھیار کی مشق کو اور گھوڑے کی سواری اور دوڑ وغیرہ اگر جہاد کی نیت سے ہوں۔ انتہیٰ۔

٤٩٤٧ : عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ سَتُفْتَحُ عَلَيْكُمْ اَرَضُوْنَ يَكْفِيْكُمُ اللّٰهُ فَلَا يَعْجِزْ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّلْهُوَ بِاَسْهُمِهٖ۔

۴۹۴۷: حضرت عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ ﷺ فرماتے تھے ''چند روز میں کئی ملک تمہارے ہاتھ پر فتح ہوں گے اور اللہ تعالیٰ تمہارے لئے کافی ہے پھر کوئی تم میں سے اپنی تیر کا کھیل نہ چھوڑے (یعنی تیر نشانہ پر لگانا سیکھے)''

٤٩٤٨ : عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ۔

۴۹۴۸: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٤٩٤٩ : عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شَمَاسَةَ اَنَّ فُقَيْمَا اللَّخْمِيَّ قَالَ لِعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ تَخْتَلِفُ بَيْنَ هٰذَيْنِ الْغَرَضَيْنِ اَنْتَ كَبِيْرٌ يَّشُقُّ عَلَيْكَ قَالَ عُقْبَةُ لَوْلَا كَلَامٌ سَمِعْتُهٗ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ اُعَانِهٖ قَالَ الْحَارِثُ فَقُلْتُ لِابْنِ شُمَاسَةَ وَمَا ذَاكَ قَالَ اِنَّهٗ قَالَ مَنْ عَلِمَ الرَّمْيَ ثُمَّ تَرَكَهٗ فَلَيْسَ مِنَّا اَوْقَدْ عَصٰى۔

۴۹۴۹: عبدالرحمٰن بن شماسہ سے روایت ہے فقیم لخمی نے عقبہ بن عامر سے کہا تم ان دونوں نشانوں میں آتے جاتے ہو بوڑھے ضعیف ہو کر تم پر مشکل ہوتا ہوگا۔ عقبہ نے کہا اگر میں نے ایک بات نہ سنی ہوتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تو میں یہ مشقت نہ اٹھاتا۔ حارث نے کہا میں نے ابن شماسہ سے پوچھا وہ کیا بات تھی۔ انہوں نے کہا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''جو کوئی تیر مارنا سیکھے پھر چھوڑ دے وہ ہم میں سے نہیں ہے یا گنہگار رہے''

بَابُ قَوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ اُمَّتِيْ ظَاهِرِيْنَ عَلَى الْحَقِّ لَا يَضُرُّهُمْ مَّنْ خَالَفَهُمْ

باب: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر قائم رہے گا

٤٩٥٠ : عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ اُمَّتِيْ ظَاهِرِيْنَ عَلَى الْحَقِّ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ حَتّٰى يَاْتِيَ اَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ كَذٰلِكَ

۴۹۵۰: حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''ہمیشہ میری امت کا ایک گروہ حق پر قائم رہے گا کوئی ان کو نقصان نہ پہنچا سکے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا حکم آوے (یعنی قیامت) اور وہ اسی حال میں ہوں گے''۔

وَلَيْسَ فِيْ حَدِيْثِ قُتَيْبَةَ وَهُمْ كَذٰلِكَ۔

٤٩٥١ : عَنِ الْمُغِيْرَةِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَنْ يَّزَالَ قَوْمٌ مِّنْ اُمَّتِيْ ظَاهِرِيْنَ عَلَى النَّاسِ حَتّٰى يَاْتِيَهُمْ اَمْرُ اللّٰهِ وَهُوْ ظَاهِرُوْنَ۔

۴۹۵۱: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا (اس حدیث کا بیان کتاب الایمان میں گزرا)۔

اہلحدیث کی فضیلت

اللہ تعالیٰ کے حکم سے یا قیامت مراد ہے یا وہ ہوا جس سے ہر مومن مر جاوے گا اور یہ گروہ امام بخاری نے کہا اہل علم ہیں اور امام احمد بن حنبل نے کہا کہ یہ گروہ اگر اہل حدیث نہیں ہیں تو میں نہیں جانتا اور کون ہیں۔ قاضی عیاضؒ نے کہا مراد اہل سنت اور جماعت ہیں اور جو اہلحدیث کے مذہب پر یقین رکھتے ہیں اور مترجم کہتا ہے اس زمانہ میں اہل سنت اور جماعت بہت کم رہ گئے ہیں اب اہل بدعت اور ضلالت کا وہ ہجوم ہے کہ اللہ کی پناہ پر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانا خلاف نہیں ہوسکتا اب بھی ایک فرقہ مسلمانوں کا باقی ہے جو محمدی کے لقب سے مشہور ہے اور اہل توحید اور اہل حدیث اور موحد یہ سب ان کے نام ہیں یہ فرقہ قرآن اور حدیث پر قائم ہے اور باوجود صدھا ہزار فتنوں کے یہ فرقہ بدعت اور گمراہی سے اب تک بچا ہوا ہے اور اس زمانہ میں یہ لوگ اس حدیث کے مصداق ہیں۔

٤٩٥٢ : عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بِمِثْلِ حَدِيْثِ مَرْوَانَ سَوَآءً۔

۴۹۵۲: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٤٩٥٣ : عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ لَنْ يَّبْرَحَ هٰذَا الدِّيْنُ قَآئِمًا يُّقَاتِلُ عَلَيْهِ عِصَابَةٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ۔

۴۹۵۳: جابر بن سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "یہ دین برابر قائم رہے گا اور اس کے اوپر لڑتی رہے گی ایک جماعت (کافروں سے اور مخالفوں سے) مسلمانوں کی قیامت ہونے تک۔

٤٩٥٤ : عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَزَالُ طَآئِفَةٌ مِّنْ اُمَّتِيْ يُقَاتِلُوْنَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِيْنَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ۔

۴۹۵۴: جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے "ہمیشہ ایک گروہ میری امت کا حق پر لڑتا رہے گا۔ قیامت تک"۔

٤٩٥٥ : عَنْ عُمَيْرِ بْنِ هَانِيءٍ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۴۹۵۵: عمیر بن ہانی سے روایت ہے میں نے معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا منبر پر وہ کہتے تھے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے ہمیشہ ایک گروہ میری امت

يَقُوْلُ لَا تَزَالُ طَآئِفَةٌ مِّنْ اُمَّتِیْ قَآئِمَةً بِاَمْرِ اللّٰهِ لَا يَضُرُّهُمْ مَّنْ خَذَلَهُمْ اَوْخَالَفَهُمْ حَتّٰى يَاْتِیَ اَمْرُاللّٰهِ وَهُمْ ظَاهِرُوْنَ عَلَى النَّاسِ۔

کا اللہ تعالیٰ کے حکم پر قائم رہے گا جوکوئی ان کو بگاڑنا چاہے وہ کچھ بگاڑ نہ سکے گا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا حکم آن پہنچے اور وہ غالب رہیں گے لوگوں پر۔

٤٩٥٦ : عَنْ مُعَاوِيَةَ ابْنِ اَبِیْ سُفْيَانَ ذَكَرَ حَدِيْثًا رَّوَاهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ لَمْ اَسْمَعْهُ رَوٰى عَنِ النَّبِیِّ ﷺ عَلٰى مِنْبَرِهٖ حَدِيْثًا غَيْرَهٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُّفَقِّهْهُ فِی الدِّيْنِ وَلَا تَزَالُ عِصَابَةٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ يُقَاتِلُوْنَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِيْنَ عَلٰى مَنْ نَاوَاَهُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ۔

۴۹۵۶: معاویہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''جس شخص کی اللہ تعالیٰ بھلائی چاہتا ہے اس کو دین میں سمجھ دیتا ہے اور ہمیشہ ایک جماعت مسلمانوں کی حق پر لڑتی رہے گی اور غالب رہے گی ان پر جو ان سے لڑیں قیامت تک''۔

٤٩٥٧ : عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شَمَاسَةَ الْمَهْرِیِّ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ مَسْلَمَةَ بْنِ مُخَلَّدٍ وَّعِنْدَهٗ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو وَبْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ اِلَّا عَلٰى شِرَارِالْخَلْقِ هُمْ شَرٌّ مِّنْ اَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ لَا يَدْعُوْنَ بِشَیْءٍ اِلَّارَدَّهٗ عَلَيْهِمْ فَبَيْنَا هُمْ عَلٰى ذٰلِكَ اَقْبَلَ عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ رَّضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقَالَ لَهٗ مَسْلَمَةُ يَاعُقْبَةُ اسْمَعْ مَا يَقُوْلُ عَبْدُ اللّٰهِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَقَالَ عُقْبَةُ هُوَاَعْلَمُ وَاَمَّا اَنَا فَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَزَالُ عِصَابَةٌ مِّنْ اُمَّتِیْ يُقَاتِلُوْنَ عَلٰى اَمْرِ اللّٰهِ قَاهِرِيْنَ لِعَدُوِّ هُمْ لَا يَضُرُّهُمْ مَّنْ خَالَفَهُمْ حَتّٰى يَاْتِيَهُمُ السَّاعَةُ وَهُوْ عَلٰى ذٰلِكَ فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ اَجَلْ ثُمَّ يَبْعَثُ اللّٰهُ رِيْحًا كَرِيْحِ الْمِسْكِ مَسُّهَامَسُّ الْحَرِيْرِ فَلَاتَتْرُكُ نَفْسًا فِیْ قَلْبِهٖ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ اِيْمَانٍ اِلَّا قَبَضَتْهُ ثُمَّ يَبْقٰى شِرَارُ النَّاسِ عَلَيْهِمْ تَقُوْمُ السَّاعَةُ۔

۴۹۵۷: عبدالرحمٰن بن شماسہ مہری سے روایت ہے میں مسلمہ بن خلدون کے پاس بیٹھا تھا، ان کے پاس عبداللہ بن عمرو بن العاص تھے۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا قیامت قائم نہ ہوگی مگر بدترین خلق اللہ پر وہ بدتر ہوں گے جاہلیت والوں سے اللہ تعالیٰ سے جس بات کی دعا کریں گے اللہ تعالیٰ ان کو دے دے گا لوگ اسی حال میں تھے کہ عقبہ بن عامر آئے۔ مسلمہ نے ان سے کہا اے عقبہ عبداللہ کیا کہتے ہیں۔ عقبہ نے کہا وہ مجھ سے زیادہ جانتے ہیں۔ پر میں نے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے ہمیشہ میری امت کا ایک گروہ یا ایک جماعت اللہ تعالیٰ کے حکم پر لڑتی رہے گی اور اپنے دشمن پر غالب رہے گی۔ جوکوئی ان کا خلاف کرے گا ان کو کچھ نقصان نہ پہنچا سکے گا یہاں تک کہ قیامت آ جاوے گی اور وہ اسی حال میں ہوں گے، عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا بیشک (حضرت نے ایسا فرمایا) لیکن پھر اللہ تعالیٰ ایک ہوا بھیجے گا، جس میں مشک کی سی بو ہوگی اور ریشم کی طرح بدن پر لگے گی وہ نہ چھوڑے گی کسی شخص کو جس کے دل میں ایک دانے برابر بھی ایمان ہوگا بلکہ اس کو مارے جاوے گی بعد اس کے سب برے (کافر) لوگ رہ جاویں گے انہی پر قیامت قائم ہوگی۔

٤٩٥٨ : عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَايَزَالُ اَهْلُ الْغَرْبِ ظَاهِرِيْنَ عَلَى الْحَقِّ حَتّٰى تَقُوْمُ السَّاعَةُ۔

۴۹۵۸: سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”ہمیشہ مغرب والے (یعنی عرب یا شام والے) حق پر غالب رہیں گے یہاں تک کہ قیامت قائم ہوگی“۔

بَابُ مُرَاعَاةِ مَصْلَحَةِ الدَّوَآبِّ فِي السَّيْرِ وَالنَّهْيِ عَنِ التَّعْرِيْسِ فِي الطَّرِيْقِ

باب: جانوروں کی بھلائی کا خیال رکھنا سفر میں اور رات کو راستہ میں اترنے کی ممانعت

٤٩٥٩ : عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَافَرْتُمْ فِی الْخِصْبِ فَاَعْطُوا الْاِبِلَ حَظَّهَا مِنَ الْاَرْضِ وَاِذَا سَافَرْتُمْ فِی السَّنَةِ فَاَسْرِعُوْا عَلَيْهَا السَّيْرَ وَاِذَا عَرَّسْتُمْ بِاللَّيْلِ فَاجْتَنِبُوا الطَّرِيْقَ فَاِنَّهَا مَاْوَى الْهَوَآمِّ بِاللَّيْلِ ۔

۴۹۵۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”جب تم سفر کرو چارا اور پانی کے زمانے میں (یعنی اچھے موسم میں جب جانوروں کو پانی اور چارہ بافراط ہو) تو اونٹوں کو ان کا حصہ لینے دو زمین سے اور جب سفر کرو قحط میں تو جلدی چلے جاؤ ان پر (تاکہ قحط زدہ ملک سے جلد پار ہو جاویں) اور جب رات کو تم اترو تو راہ سے بچ کر اترو“۔

تشریح ۞ کیونکہ راہ میں اکثر جانور بھی آتے ہیں اور رات کو کیڑے مکوڑے سانپ وغیرہ بھی ادھر سے گزرتے ہیں کچھ کھانا وغیرہ چن لینے کیلئے۔

٤٩٦٠ : عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا سَافَرْتُمْ فِی الْخِصْبِ فَاَعْطُوا الْاِبِلَ حَظَّهَا مِنَ الْاَرْضِ وَاِذَا سَافَرْتُمْ فِی السَّنَةِ فَبَادِرُوْا بِهَا نِقْيَهَا وَاِذَا عَرَّسْتُمْ فَاجْتَنِبُوا الطَّرِيْقَ فَاِنَّهَا طُرُقُ الدَّوَآبِّ وَمَاْوَى الْهَوَآمِّ بِاللَّيْلِ۔

۴۹۶۰: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ جب قحط میں سفر کرو تو جانوروں کے مغز جاتے رہنے سے پہلے ان کو جلد لے جاؤ (اس لئے کہ اگر قحط زدہ ملک میں زیادہ قیام ہوگا تو جانور چارہ نہ پا کر بالکل سقط ہو جاویں گے اور ان میں صرف ہڈیاں رہ جاویں گی مغز نہ رہے گا)۔

بَابُ السَّفَرُ قِطْعَةٌ مِّنَ الْعَذَابِ

باب: سفر ایک عذاب ہے

٤٩٦١ : عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السَّفَرُ قِطْعَةٌ مِّنَ الْعَذَابِ يَمْنَعُ اَحَدَكُمْ نَوْمَهٗ وَطَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ فَاِذَا قَضٰى اَحَدُكُمْ نَهْمَتَهٗ مِنْ وَّجْهِهٖ فَلْيُعَجِّلْ اِلٰى اَهْلِهٖ قَالَ نَعَمْ۔

۴۹۶۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے روکتا ہے تم کو سونے اور کھانے اور پینے سے (یعنی وقت پر یہ چیزیں نہیں ملتیں) اکثر تکلیف ہو جاتی ہے) تو جب کوئی تم میں سے اپنا کام سفر میں پورا کرے وہ جلد اپنے گھر کو چلا آوے“

بَابُ كَرَاهَةِ الطُّرُوْقِ لَيْلًا

باب: مسافر اپنے گھر میں رات کو نہ لوٹے

٤٩٦٢ : عَنْ اَنَسٍ رَّضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم كَانَ لَا يَطْرُقُ اَهْلَهٗ لَيْلًا وَّكَانَ يَاْتِيْهِمْ غَدْوَةً اَوْ عَشِيَّةً۔

۴۹۶۲: انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سفر سے اپنے گھر میں رات کو نہ آتے بلکہ صبح یا شام کو آتے (تا کہ عورت کو آراستہ ہونے کا موقع ملے)۔

٤٩٦٣ : عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ كَانَ لَايَدْخُلُ۔

۴۹۶۳: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٤٩٦٤ : عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَآ اَنَّهٗ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم فِىْ غَزَاةٍ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ ذَهَبْنَا لِنَدْخُلَ فَقَالَ اَمْهِلُوْا حَتّٰى نَدْخُلَ لَيْلًا اَىْ عِشَآءً كَیْ تَمْتَشِطَ الشَّعِثَةُ وَتَسْتَحِدَّ الْمُغِيْبَةُ۔

۴۹۶۴: جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے جہاد میں، جب مدینہ میں آئے تو ہم اپنے گھروں کو جانے لگے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ٹھہرو ہم رات کو جاویں گے تا کہ جو عورت سر پریشان ہے وہ کنگھی کرے اور جس کا خاوند غائب تھا وہ پاکی کرے (یعنی بال لے لیوے)۔

تشریح: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رات کو بھی گھر میں جانا درست ہے بشرطیکہ پہلے سے گھر والوں کو خبر ہو جاوے کہ فلاں شخص آج آنے والے ہیں اور نا گہاں جانا مکروہ ہے۔

٤٩٦٥ : عَنْ جَابِرٍ رَّضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم اِذَا قَدِمَ اَحَدُكُمْ لَيْلًا فَلَا يَاْتِيَنَّ اَهْلَهٗ طُرُوْقًا حَتّٰى تَسْتَحِدَّ الْمُغِيْبَةُ وَتَمْتَشِطَ الشَّعِثَةُ۔

۴۹۶۵: جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی رات کو آوے تو اپنے گھر میں گھسا نہ چلا آوے (بلکہ ٹھہرے) یہاں تک کہ پاکی کرے وہ عورت جس کا خاوند سفر میں تھا اور کنگھی کرے وہ عورت جس کے بال پریشان ہوں۔

٤٩٦٦ : عَنْ سَيَّارٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ۔

۴۹۶۶: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٤٩٦٧ : عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم اِذَآ اَطَالَ الرَّجُلُ الْغَيْبَةَ اَنْ يَّاْتِيَ اَهْلَهٗ طُرُوْقًا۔

۴۹۶۷: جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب آدمی مدت سے سفر میں ہو تو ایک ہی ایکا رات کو اپنے گھر میں نہ آوے (اور جو ایک دو روز سے غائب ہو تو مضائقہ نہیں۔

٤٩٦٨ : عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ۔

۴۹۶۸: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٤٩٦٩ : عَنْ جَابِرٍ رَّضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّطْرُقَ الرَّجُلُ اَهْلَهٗ لَيْلًا يَّتَخَوَّنُهُمْ اَوْ يَطْلُبُ

۴۹۶۹: جابر بن عبداللہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ ﷺ نے رات کو اپنے گھر میں آنے سے گھر والوں کی چوری یا خیانت پکڑنے کو یا ان کا قصور ڈھونڈھنے کو (کیوں کہ اس میں ایک تو گمان بد ہے۔ جو شریعت

عَثَرَاتِهِمْ۔

میں منع ہے دوسرے عورت کی دل شکنی کا باعث ہے اور اس میں صد ہا قباحتیں ہیں تیسرے اللہ نہ کرے اگر کچھ ہو تو اپنی جان کا خوف ہے۔

٤٩٧٠ : عَنْ سُفْيَانَ قَالَ لَآ اَدْرِىْ هٰذَا فِى الْحَدِيْثِ اَمْ لَا يَعْنِىْ اَنْ يَّتَخَوَّنَهُمْ اَوْ يَلْتَمِسَ عَثَرَاتِهِمْ۔

۴۹۷۰: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٤٩٧١ : عَنْ جَابِرٍ رَّضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَرَاهَةِ الطُّرُوْقِ وَلَمْ يَذْكُرْ يَتَخَوَّنُهُمْ اَوْ يَلْتَمِسُ عَثَرَاتِهِمْ۔

۴۹۷۱: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں خیانت پکڑنے کا ذکر نہیں ہے۔

كِتَابُ الصَّيْدِ وَالذَّبَائِحِ وَمَا يُؤْكَلُ مِنَ الْحَيَوَانِ

کتاب شکار اور ذبیحوں کے بیان میں اور جن جانوروں کا گوشت حلال ہے

بَابُ الصَّيْدِ بِالْكِلَابِ الْمُعَلَّمَةِ

٤٩٧٢: عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اُرْسِلُ الْكِلَابَ الْمُعَلَّمَةَ فَيُمْسِكْنَ عَلَيَّ وَاَذْكُرُ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَقَالَ اِذَا اَرْسَلْتَ كَلْبَكَ الْمُعَلَّمَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَكُلْ قُلْتُ وَاِنْ قَتَلْنَ قَالَ وَاِنْ قَتَلْنَ مَا لَمْ يَشْرَكْهَا كَلْبٌ لَّيْسَ مَعَهَا قُلْتُ لَهٗ فَاِنِّيْ اَرْمِيْ بِالْمِعْرَاضِ الصَّيْدَ فَاُصِيْبُ فَقَالَ اِذَا رَمَيْتَ بِالْمِعْرَاضِ فَخَزَقَ فَكُلْهُ وَاِنْ اَصَابَهٗ بِعَرْضِهٖ فَلَا تَاْكُلْهُ۔

باب: سدھائے ہوئے کتوں سے شکار کرنے کا بیان

۴۹۷۲: عدیؓ بن حاتم سے روایت ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ میں چھوڑتا ہوں اپنے سکھلائے ہوئے کتوں کو کہ وہ جا کر شکار کو تھام لیتے ہیں اور میں اللہ کا نام لیتا ہوں اس پر۔ آپؐ نے فرمایا جب تو اپنا سکھایا ہوا کتا چھوڑے اور اللہ تعالیٰ کا نام لیوے تو کھا جو شکار کرے میں نے کہا اگر وہ مار ڈالے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اگر چہ مار ڈالے جب تک کوئی دوسرا کتا اس کے ساتھ شریک نہ ہو جو اس کے ساتھ نہیں چھوڑا گیا تھا۔ میں نے کہا میں معراض پھینکتا ہوں اس سے شکار مارتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اگر معراض پھینکے پھر وہ گھس جاوے (نوک کی طرف سے) تو کھا لے اس جانور کو اور جو پٹ لگے (عرض میں) تو مت کھا اس کو۔

تشریح ❁ نوویؒ نے کہا شکار کی اباحت پر علماء کا اتفاق ہے جو شکار کرے کسب یا حاجت یا منفعت کیلئے اور جو بے ضرورت کھیل کیلئے کرے تو وہ مکروہ ہے مالک کے نزدیک۔ اور لیث اور ابن عبدالحکم کے نزدیک جائز ہے بشرطیکہ ذبح کی اور اس سے منفعت لینے کی نیت ہو اور جو یہ نیت نہ ہو تو حرام ہے بے ضرورت جان لینا اور فساد کرنا۔

نووی علیہ الرحمۃ نے کہا جب کتا شکار پر چھوڑیں یا جانور ذبح یا نحر کرنے لگیں تو صرف بسم اللہ کہنا چاہئے بالاجماع۔ اب یہ واجب ہے یا سنت اس میں اختلاف ہے شافعی کے نزدیک سنت ہے اگر سہواً یا عمداً چھوڑ دے تو وہ جانور حلال ہے اور یہی روایت ہے مالک اور احمد سے اور اہل ظاہر کے نزدیک اگر بسم اللہ چھوڑ دے عمداً ہو یا سہواً تو وہ جانور حلال نہ ہوگا اور یہی صحیح روایت ہے احمد سے اور یہی مروی ہے ابن سیرین اور ابوثور سے (اور یہی صحیح ہے اور موافق ہے کتاب اللہ کے) اور ابوحنیفہ اور مالک اور ثوری اور جمہور علماء کا یہ قول ہے کہ اگر سہواً چھوڑ دے تو جانور حلال ہے اور جو قصداً چھوڑے تو حرام ہے اور اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ ہر شکاری کتے کا شکار حلال ہے اگر چہ وہ سیاہ رنگ کا ہو اور یہی قول ہے مالک اور شافعی اور ابوحنیفہ اور جمہور علماء کا اور حسن بصری اور نخعی اور قتادہ اور احمد اور اسحاق کے نزدیک کالے کتے کا شکار درست نہیں کیونکہ وہ شیطان ہے اور یہ ضروری ہے کہ کتا شکاری یعنی سدھایا ہوا ہو پھر اگر کتا سدھایا ہوا نہ ہو تو اس کا شکار بالاجماع حرام ہے اور جو سدھایا ہو مگر بن چھوڑے شکار

کرے تو اس کا شکار حرام ہے ہمارے نزدیک اور اکثر علماء کے نزدیک پر اصم کے نزدیک وہ مباح ہے اور ابن منذر نے عطا اور اوزاعی سے ایسا ہی نقل کیا ہے اور دوسرا کتا اگر شریک ہو اس کتے کے ساتھ تو اگر وہ کتا بن چھوڑے شریک ہو یا اس کا چھوڑنے والا مشرک ہے یا مجوسی ہے تو وہ شکار حرام ہے ورنہ حلال ہے اور معراض کہتے ہیں اس لکڑی کو جس کی نوک پر لوہا لگا ہو یا لوہا نہ ہو اور بعضوں نے کہا معراض وہ تیر ہے بغیر پھل اور پر کے اور ابن درید نے کہا کہ معراض ایک لمبا تیر ہے اور بعضوں نے کہا وہ ایک لکڑی ہے جس کے دو کنارے پتلے اور بیچ سے موٹی ہوتی ہے اور مکحول اور اوزاعی کے نزدیک معراض کا شکار ہو ہر حال میں درست ہے اور یہ خلاف ہے اس حدیث کے اسی طرح ان لوگوں نے اور ابن ابی لیلیٰ نے کہا ہے کہ غلیل کا شکار بھی درست ہے اور سعید بن المسیب اور جمہور علماء سے منقول ہے کہ گولی کا شکار یعنی غلیل کا مطلقاً درست نہیں ہے جب تک اس جانور کو زندہ پا کر ذبح نہ کریں۔ انتہیٰ مختصراً۔

٤٩٧٣: عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ اِنَّا قَوْمٌ نَّصِيْدُ بِهٰذِهِ الْكِلَابِ فَقَالَ اِذَآ اَرْسَلْتَ كِلَابَكَ الْمُعَلَّمَةَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا فَكُلْ مِمَّآ اَمْسَكْنَ عَلَيْكَ وَاِنْ قَتَلْنَ اِلَّا اَنْ يَّاْكُلَ الْكَلْبُ فَاِنْ اَكَلَ فَلَا تَاْكُلْ فَاِنِّيْ اَخَافُ اَنْ يَّكُوْنَ اِنَّمَآ اَمْسَكَ عَلٰى نَفْسِهٖ وَاِنْ خَالَطَهَا كِلَابٌ مِّنْ غَيْرِهَا فَلَا تَاْكُلْ۔

۴۹۷۳: عدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن حاتم سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا ہم لوگ شکار کیا کرتے ہیں ان کتوں سے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”جب تو اپنے شکاری کتوں کو چھوڑے اور اللہ تعالیٰ کا نام لے کر چھوڑے تو کھا ان جانوروں میں سے جن کو وہ پکڑ لیں اگرچہ وہ مار ڈالیں مگر جس صورت میں کتا بھی اس جانور میں سے کھا لے تو اس کو مت کھا کیونکہ مجھے ڈر ہے کہیں کتے نے اس کو اپنے لئے نہ پکڑا ہو اسی طرح اگر اس کتے کے ساتھ اور غیر کتے شریک ہو جاویں تب بھی مت کھا“۔

تشریح ۞ نووی علیہ الرحمۃ نے کہا سنن ابوداؤد میں یہ حدیث ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کھا لے اس جانور میں سے اگرچہ کتا بھی اس میں سے کھا لے اور اس میں اختلاف ہے علماء کا شافعی اور ابوحنیفہ اور احمد اور اسحٰق کا یہ قول ہے کہ وہ حرام ہے اور سعد اور سلمان اور ابن عمر اور مالک کے نزدیک حلال ہے اور یہی حکم ہے پرندے شکاری کا بھی لیکن سوا شافعی کے اور علماء نے اس کا کھانا جائز رکھا ہے۔ انتہیٰ مختصراً۔

٤٩٧٤: عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمِعْرَاضِ فَقَالَ اِذَآ اَصَابَ بِحَدِّهٖ فَكُلْ وَاِذَا اَصَابَ بِعَرْضِهٖ فَقَتَلَ فَاِنَّهٗ وَقِيْذٌ فَلَاتَاْ كُلْ وَسَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْكَلْبِ فَقَالَ اِذَآ اَرْسَلْتَ كَلْبَكَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ فَكُلْ فَاِنْ اَكَلَ مِنْهُ فَلَا تَاْكُلْ فَاِنَّهٗ اِنَّمَا اَمْسَكَ عَلٰى نَفْسِهٖ قُلْتُ فَاِنْ وَّجَدْتُّ مَعَ كَلْبِيْ كَلْبًا اٰخَرَ فَلَآ اَدْرِيْ اَيُّهُمَا اَخَذَهٗ قَالَ فَلَاتَاْ كُلْ

۴۹۷۴: عدیؓ بن حاتم سے روایت ہے میں نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے معراض کے شکار کو۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”جب نوک سے معراض لگے تو کھا لے اور جب پٹ لگے اور مر جاوے تو وہ وقیذ ہے (یعنی موقوذہ ہے جو پتھر یا لکڑی سے مارا جاوے اور وہ قرآن مجید میں حرام ہے) مت کھا اس کو“ اور میں نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کتے کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب اپنا کتا چھوڑے اللہ تعالیٰ کا نام لے کر تو کھا لے لیکن اگر کتا شکار میں سے کھا لے تو مت کھا کیونکہ اس نے شکار کیا اپنے لئے میں نے کہا اگر میں اپنے کتے کے ساتھ دوسرے کتے کو پاؤں اور یہ نہ معلوم ہو کہ کس کتے نے اس کو پکڑا

فَإِنَّمَا سَمَّيْتَ عَلٰى كَلْبِكَ وَلَا تُسَمِّ عَلٰى غَيْرِهٖ۔

ہے۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''مت کھا اس کو اس لئے کہ تو نے بسم اللہ کہی تھی اپنے کتے پر نہ دوسرے کتے پر''

٤٩٧٥: عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ يَقُوْلُ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْمِعْرَاضِ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ۔

۴۹۷۵: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٤٩٧٦: عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمِعْرَاضِ بِمِثْلِ ذٰلِكَ۔

۴۹۷۶: ترجمہ وہی ہے جو آگے گزرا۔

٤٩٧٧: عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَيْدِ الْمِعْرَاضِ فَقَالَ مَا اَصَابَ بِحَدِّهٖ فَكُلْهُ وَمَا اَصَابَ بِعَرْضِهٖ فَهُوَ وَقِيْذٌ وَّسَأَلْتُهٗ عَنْ صَيْدِ الْكَلْبِ فَقَالَ مَا اَمْسَكَ عَلَيْكَ وَلَمْ يَاْكُلْ مِنْهُ فَكُلْهُ فَاِنَّ ذَكٰوتَهٗ اَخْذُهٗ فَاِنْ وَجَدْتَّ عِنْدَهٗ كَلْبًا اٰخَرَ فَخَشِيْتَ اَنْ يَّكُوْنَ اَخَذَهٗ مَعَهٗ وَقَدْ قَتَلَهٗ فَلَاتَاْ كُلْ اِنَّمَا ذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ عَلٰى كَلْبِكَ وَلَمْ تَذْكُرْهُ عَلٰى غَيْرِهٖ۔

۴۹۷۷: عدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن حاتم سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا معراض کے شکار کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر نوک سے لگے تو کھالے اس کو اور جو پٹ لگے تو وہ وقیذ ہے (یعنی مردار ہے) اور میں نے پوچھا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کتے کے شکار کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''جس جانور کو کتا پکڑ لے اور اس میں سے کھاوے نہیں تو اس کو کھالے اس لئے کہ اس کی زکوٰۃ یہی ہے کتے کا پکڑنا اگر تو اس کے ساتھ دوسرا کتا پاوے اور تجھے یہ ڈر ہو کہ دوسرے کتے نے بھی اس کے ساتھ پکڑا ہوگا اور مار ڈالا ہوگا تو مت کھا اس کو اس لئے کہ تو نے اللہ تعالیٰ کا نام اپنے کتے پر لیا ہے نہ دوسرے کتے پر''

٤٩٧٨ : عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِيْ زَآئِدَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ۔

۴۹۷۸: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٤٩٧٩: عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَكَانَ لَنَا جَارًا وَّدَخِيْلًا وَّرَبِيْطًا بِالنَّهْرَيْنِ اَنَّهٗ سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُرْسِلُ كَلْبِيْ فَاَجِدُ مَعَ كَلْبِيْ كَلْبًا قَدْ اَخَذَ فَلَا اَدْرِيْ اَيُّهُمَا اَخَذَ فَلَا تَاْكُلْ فَاِنَّمَا سَمَّيْتَ عَلٰى كَلْبِكَ وَلَمْ تُسَمِّ عَلٰى غَيْرِهٖ۔

۴۹۷۹: عدی بن حاتم سے روایت ہے (شعبی نے کہا) وہ ہمارا ہمسایہ اور شریک اور نوکر تھا نہرین میں (جو ایک مقام کا نام ہے) اس نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ میں اپنا کتا شکار پر چھوڑتا ہوں پھر اس کے ساتھ دوسرا کتا پاتا ہوں اب نہیں معلوم ہوتا کہ شکار کس نے پکڑا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''مت کھا اس کو کیونکہ تو نے بسم اللہ کہی اپنے کتے پر نہ کہ دوسرے کتے پر''۔

٤٩٨٠: عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذٰلِكَ۔

۴۹۸۰: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٤٩٨١: عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَآ اَرْسَلْتَ كَلْبَكَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ فَاِنْ اَمْسَكَ عَلَيْكَ فَاَدْرَكْتَهٗ حَيًّا فَاذْبَحْهُ وَاِنْ اَدْرَكْتَهٗ قَدْ قَتَلَ وَلَمْ يَاْكُلْ مِنْهُ فَكُلْهُ وَاِنْ وَجَدْتَّ مَعَ كَلْبِكَ كَلْبًا غَيْرَهٗ وَقَدْ قُتِلَ فَلَاتَاْكُلْ فَاِنَّكَ لَا تَدْرِيْ اَيُّهُمَا قَتَلَهٗ وَاِنْ رَّمَيْتَ سَهْمَكَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ فَاِنْ غَابَ عَنْكَ يَوْمًا فَلَمْ تَجِدْ فِيْهِ اِلَّا اَثَرَ سَهْمِكَ فَكُلْ اِنْ شِئْتَ وَاِنْ وَجَدْتَّهٗ غَرِيْقًا فِي الْمَآءِ فَلَاتَاْكُلْ۔

۴۹۸۱: عدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن حاتم سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا ''جب تو اپنا کتا چھوڑے تو اللہ کا نام لے پھر اگر وہ روک لے تیرے شکار کو اور تو اسے زندہ پاوے تو ذبح کر اس کو اور جو مار ڈالے لیکن کھاوے نہیں اس میں سے تو بھی کھا اس کو اور جو تیرے کتے کے ساتھ دوسرا کتا ملے اور جانور مارا گیا ہو تو مت کھا اس کو کیونکہ معلوم نہیں کس نے مارا اس کو اور جو تو تیر مارے تو اللہ تعالیٰ کا نام لے پھر اگر تیرا شکار (تیر کھا کر) ایک دن تک غائب رہے بعد اس کے تو اس میں سوا اپنے تیر کے اور کسی مار کا نشان نہ پاوے تو کھا اس کو اگر تیرا جی چاہے اور جو تو اس کو پانی میں ڈوبا ہوا پاوے تو مت کھا''۔

٤٩٨٢: عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّيْدِ قَالَ اِذَا رَمَيْتَ بِسَهْمِكَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ فَاِنْ وَّجَدْتَّهٗ قَدْ قُتِلَ فَكُلْ اِلَّآ اَنْ تَجِدَهٗ قَدْ وَقَعَ فِيْ مَآءٍ فَاِنَّكَ لَاتَدْرِي الْمَآءُ قَتَلَهٗ اَوْسَهْمُكَ۔

۴۹۸۲: عدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن حاتم سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا شکار کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''جب تو تیر مارے تو اللہ تعالیٰ کا نام لے پھر اگر تو اس کو مرا ہوا پاوے تو کھا اس کو مگر جس صورت میں وہ پانی میں پڑا ہو تو مت کھا اس لئے کہ معلوم نہیں وہ ڈوب کر مرا یا تیرے تیر سے مرا''۔

٤٩٨٣: عَنْ اَبِيْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ يَقُوْلُ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا بِاَرْضِ قَوْمٍ مِّنْ اَهْلِ الْكِتَابِ نَاْكُلُ فِيْ اٰنِيَتِهِمْ وَاَرْضِ صَيْدٍ اَصِيْدُ بِقَوْسِيْ اَصِيْدُ بِكَلْبِيَ الْمُعَلَّمِ اَوْ بِكَلْبِيَ الَّذِيْ لَيْسَ بِمُعَلَّمٍ فَاَخْبِرْنِيْ مَا الَّذِيْ يَحِلُّ لَنَا مِنْ ذٰلِكَ قَالَ اَمَّا مَا ذَكَرْتَ اَنَّكُمْ بِاَرْضِ قَوْمٍ مِّنْ اَهْلِ الْكِتَابِ تَاْكُلُوْنَ فِيْ اٰنِيَتِهِمْ فَاِنْ وَجَدْتُّمْ غَيْرَ اٰنِيَتِهِمْ فَلَاتَاْكُلُوْا فِيْهَا وَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فَاغْسِلُوْهَا ثُمَّ كُلُوْا فِيْهَا وَاَمَّا مَا ذَكَرْتَ اَنَّكَ بِاَرْضِ صَيْدٍ فَمَا اَصَبْتَ بِقَوْسِكَ فَاذْكُرِاسْمَ اللّٰهِ ثُمَّ كُلْ وَمَااَصَبْتَ بِكَلْبِكَ الْمُعَلَّمِ فَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ ثُمَّ كُلْ وَمَا اَصَبْتَ بِكَلْبِكَ الَّذِيْ لَيْسَ

۴۹۸۳: ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم اہل کتاب (یعنی یہود ونصاریٰ) کے ملک میں رہتے ہیں، ان کے برتنوں میں کھانا کھاتے ہیں اور ہمارا ملک شکار کا ملک ہے، تو میں شکار کرتا ہوں اپنی کمان سے اور شکار کرتا ہوں سکھائے ہوئے کتے سے، اور شکار کرتا ہوں اس کتے سے جو سکھایا نہیں گیا تو بیان کیجئے مجھ سے جو حلال ہو ان میں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''تو نے جو کہا میں اہل کتاب کے ملک میں ہوں ان کے برتنوں میں کھاتا ہوں تو اگر تم کو اور برتن مل سکیں تو مت کھاؤ ان کے برتنوں میں اور جو اور برتن نہ ملیں تو دھولو ان کو پھر کھاؤ ان میں، اور جو تو نے ذکر کیا ہے کہ تم شکار کی زمین میں ہو۔ پس جس کو تیر پہنچے اور تو اس پر اللہ کا نام لے تو اسے کھالے اور جو تو اپنے شکاری کتے سے شکار کرے تو اس پر اللہ کا نام لے اور کھالے اور جو ایسے کتے کا شکار ہو جو شکاری نہ ہو۔ اور تو اسے زندہ پالے تو اسے ذبح کر پھر

بِمُعَلَّمٍ فَاَدْرَكْتَ ذَكَاتَهُ فَكُلْ۔
کھالے۔

تشریح ❁ نوویؒ نے کہا ابوداؤد کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ وہ یعنی اہل کتاب اپنی ہانڈیوں میں سور پکاتے ہیں اور اپنے برتنوں میں شراب پیتے ہیں۔ تب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہی فرمایا کہ اگر اور برتن ملیں تو ان میں کھاؤ پیو اگر نہ ملیں تو دھوڈالو، ان کو کھاؤ پیو ان میں۔ اور یہ حدیث مخالف ہے فقہاء کے قول میں جو کہتے ہیں مشرکوں کے برتن کا استعمال درست ہے دھوڈالنے کے بعد اس میں کوئی کراہت نہیں اگر چہ دوسرا برتن مل سکتا ہو۔ اور اس حدیث سے جب دوسرا برتن مل سکتا تو اس کے استعمال کی کراہت نکلتی ہے اور دھونے سے یہ کراہت نہیں جاتی۔ اس کا جواب یہ ہے کہ حدیث میں وہ برتن مراد ہے جس میں سور کا گوشت پکا کرتا ہو یا شراب پی جاتی ہو اور فقہاء کی مراد وہ برتن ہے جس میں نجاستوں کا استعمال نہ ہوتا ہو۔ انتہی مختصراً

٤٩٨٤: عَنْ حَيْوَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِ بْنِ الْمُبَارَكِ غَيْرِ اَنَّ حَدِيْثَ ابْنِ وَهْبٍ لَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ صَيْدَ الْقَوْسِ۔

۴۹۸۴: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٤٩٨٥: عَنْ اَبِيْ ثَعْلَبَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا رَمَيْتَ بِسَهْمِكَ فَغَابَ عَنْكَ فَاَدْرَكْتَهُ فَكُلْ مَالَمْ يُنْتِنْ۔

۴۹۸۵: ابوثعلبہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”جب تو تیر مارے پھر شکار غائب ہو جاوے بعد اس کے ملے تو کھا اس کو جب تک بدبودار نہ ہو“

٤٩٨٦: عَنْ اَبِيْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الَّذِيْ يُدْرِكُ صَيْدَهُ بَعْدَ ثَلَاثٍ فَكُلْهُ مَالَمْ يُنْتِنْ۔

۴۹۸۶: ترجمہ بعینہٖ ہے۔

٤٩٨٧: عَنْ اَبِيْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثَهُ فِي الصَّيْدِ بِمِثْلِ حَدِيْثِ الْعَلَاءِ غَيْرَ اَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ نُتُوْنَتَهُ وَقَالَ فِي الْكَلْبِ كُلْهُ بَعْدَ ثَلَاثٍ اِلَّا اَنْ يُنْتِنَ فَدَعْهُ۔

۴۹۸۷: ابوثعلبہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”جو شخص اپنا شکار تین روز کے بعد پاوے وہ کھاوے اس کو اگر سڑ نہ گیا ہو“ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا ایک روایت میں کتے کے شکار میں بھی یہی ہے کہ تین دن کے بعد اگر ملے تو کھا مگر جب سڑ جاوے تو اس کو چھوڑ دے۔

بَابُ تَحْرِيْمِ اَكْلِ كُلِّ ذِيْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ وَكُلِّ ذِيْ مِخْلَبٍ مِّنَ الطَّيْرِ

باب: ہر دانت والے درندے اور ہر پنجہ والے پرندے کی حرمت کا بیان

٤٩٨٨: عَنْ اَبِيْ ثَعْلَبَةَ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ اَكْلِ كُلِّ ذِيْ نَابٍ مِّنَ السَّبُعِ زَادَ اِسْحَاقُ وَابْنُ اَبِيْ عُمَرَ فِيْ حَدِيْثِهِمَا قَالَ الزُّهْرِيُّ وَلَمْ نَسْمَعْ بِهٰذَا حَتّٰى قَدِمْنَا الشَّامَ۔

۴۹۸۸: حضرت ثعلبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہر دانت والے درندے کے کھانے سے زہری نے کہا ہم نے نہیں سنا اس حدیث کو جب تک شام کے ملک میں آئے۔

٤٩٨٩: عَنْ اَبِيْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ يَقُوْلُ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَكْلِ كُلِّ ذِيْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَّلَمْ اَسْمَعْ ذٰلِكَ مِنْ عُلَمَآئِنَا بِالْحِجَازِ حَتّٰى اَبُوْاِدْرِيْسَ وَكَانَ مِنْ فُقَهَآءِ اَهْلِ الشَّامِ۔

۴۹۸۹: ابوثعلبہ خشنی سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہر دانت والے درندے کے کھانے سے۔ ابن شہاب نے کہا ہم نے یہ حدیث حجاز میں سنی اپنے علماء سے نہیں سنی یہاں تک کہ مجھ سے ابو ادریس نے بیان کیا اور وہ شام کے فقیہوں میں سے تھے۔

٤٩٩٠: عَنْ اَبِيْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ اَكْلِ كُلِّ ذِيْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ۔

۴۹۹۰: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٤٩٩١: عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيْثِ يُوْنُسَ وَعَمْرٍو وَكُلُّهُمْ ذَكَرَ الْاَكْلَ اِلَّا صَالِحًا وَّ يُوْسُفَ فَاِنْ حَدِيْثَهُمَا نَهٰى عَنْ كُلِّ ذِيْ نَابٍ مِّنَ السَّبُعِ۔

۴۹۹۱: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٤٩٩٢: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ ذِيْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ فَاَكْلُهُ حَرَامٌ۔

۴۹۹۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''ہر دانت والے درندے کا کھانا حرام ہے''۔

٤٩٩٣: عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ۔

۴۹۹۳: عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہر دانت والے درندے اور ہر پنجہ والے پرندے سے''

٤٩٩٤: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كُلِّ ذِيْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ وَعَنْ كُلِّ ذِيْ مِخْلَبٍ مِّنَ الطَّيْرِ۔

۴۹۹۴: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٤٩٩٥: عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ۔

۴۹۹۵: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٤٩٩٦: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ كُلِّ ذِيْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ وَعَنْ كُلِّ ذِيْ مِخْلَبٍ مِّنَ الطَّيْرِ۔

۴۹۹۶: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٤٩٩٧: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ۔

۴۹۹۷: ترجمہ وہی جو گزرا۔

تشریح ۞ نووی علیہ الرحمۃ نے کہا جمہور علماء جیسے شافعی اور ابوحنیفہ اور احمد اور ابوداؤد ان کا یہ مذہب ہے کہ ہر درندہ دانت سے شکار کرنے والا اسی طرح ہر پرندہ پنجہ سے شکار کرنے والا حرام ہے اور امام مالک کے نزدیک مکروہ ہے حرام نہیں ہے۔

بَابُ اِبَاحَةِ مَيْتَةِ الْبَحْرِ

٤٩٩٨: عَنْ جَابِرٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَمَّرَ عَلَيْنَا اَبَا عُبَيْدَةَ نَتَلَقّٰى عِيرًا لِّقُرَيْشٍ وَّزَوَّدَنَا جِرَابًا مِّنْ تَمْرٍ لَّمْ يَجِدْلَنَا غَيْرَهُ فَكَانَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ يُعْطِيْنَا تَمْرَةً تَمْرَةً قَالَ فَقُلْتُ كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُوْنَ بِهَا قَالَ نَمَصُّهَا كَمَا يَمَصُّ الصَّبِيُّ ثُمَّ نَشْرَبُ عَلَيْهَا مِنَ الْمَآ فَتَكْفِيْنَا يَوْمَنَا اِلَى اللَّيْلِ وَكُنَّا نَضْرِبُ بِعِصِيِّنَا الْخَبَطَ ثُمَّ نَبُلُّهُ بِالْمَآءِ فَنَاْكُلُهُ قَالَ وَانْطَلَقْنَا عَلٰى سَاحِلِ الْبَحْرِ فَرُفِعَ لَنَا عَلٰى سَاحِلِ الْبَحْرِ كَهَيْئَةِ الْكَثِيْبِ الضَّخْمِ فَاَتَيْنَاهُ فَاِذَا هِيَ دَآبَّةٌ تُدْعَى الْعَنْبَرُ قَالَ قَالَ اَبُوْعُبَيْدَةَ مَيْتَةٌ ثُمَّ قَالَ لَا بَلْ نَحْنُ رُسُلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَقَدِ اضْطُرِرْتُمْ فَكُلُوْا قَالَ فَاَقَمْنَا عَلَيْهِ شَهْرًا وَّنَحْنُ ثَلَاثُ مِائَةٍ حَتّٰى سَمِنَّا قَالَ وَلَقَدْ رَاَيْتُنَا نَغْتَرِفُ مِنْ وَّقْبِ عَيْنِهِ بِالْقِلَالِ الدُّهْنَ وَنَقْتَطِعُ مِنْهُ الْفِدَرَ كَالثَّوْرِ اَوْ كَقَدْرِ الثَّوْرِ فَلَقَدْ اَخَذَ مِنَّا اَبُوْ عُبَيْدَةَ ثَلَاثَةَ عَشَرَ رَجُلًا فَاَقْعَدَهُمْ فِيْ وَقْبِ عَيْنِهِ وَاَخَذَ ضِلَعًا مِّنْ اَضْلَاعِهِ فَاَقَامَهَا ثُمَّ رَحَّلَ اَعْظَمَ بَعِيْرٍ مَّعَنَا فَمَرَّ مِّنْ تَحْتِهَا وَتَزَوَّدْنَا مِنْ لَحْمِهِ وَشَائِقَ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ اَتَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْنَا ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ هُوَ رِزْقٌ اَخْرَجَهُ اللّٰهُ لَكُمْ فَهَلْ مَعَكُمْ مِّنْ

باب: دریا کے مردے کا مباح ہونا

۴۹۹۸: حضرت جابرؓ سے روایت ہے رسول اللہؐ نے ہم کو بھیجا اور ہمارا سردار ابوعبیدہ بن الجراح کو کیا تاکہ ہم ملیں قریش کے قافلہ سے اور ہمارے توشے کیلئے ایک تھیلہ کھجور کا دیا اور کچھ آپ ﷺ کو نہ ملا تو ابوعبیدہ ہم کو ایک ایک کھجور (ہر روز) دیا کرتے تھے۔ ابوالزبیر نے کہا میں نے جابر سے پوچھا تم ایک کھجور کیا کرتے تھے۔ انہوں نے کہا اس کو چوس لیتے تھے بچہ کی طرح پھر اس پر تھوڑا پانی پی لیتے تھے۔ وہ ہم کو سارے دن رات کو کافی ہو جاتی اور ہم اپنی لکڑیوں سے پتے جھاڑتے پھر اس کو پانی میں تر کرتے اور کھاتے۔ جابرؓ نے کہا ہم گئے سمندر کے کنارے پر وہاں ایک لمبی سی موٹی چیز نمودار ہوئی ہم اس کے پاس گئے دیکھا تو وہ ایک جانور ہے جس کو عنبر کہتے ہیں ابوعبیدہ نے کہا یہ مردار ہے۔ پھر کہنے لگے نہیں ہم اللہ کے رسول کے بھیجے ہوئے ہیں اور اللہ کی راہ میں نکلے ہیں اور تم بے قرار ہو رہے ہو (بھوک کے مارے) تو کھاؤ اس کو۔ جابر نے کہا ہم وہاں ایک مہینہ رہے اور ہم تین سو آدمی تھے۔ (اس کا گوشت کرتے) کھایا کہ یہاں تک کہ ہم موٹے ہو گئے۔ جابر نے کہا تم دیکھو ہم اس کی آنکھ کے حلقہ میں سے چربی کے گھڑے گھڑے بھرتے تھے اور اس میں سے بیل کے برابر گوشت کے ٹکڑے کاٹتے تھے۔ آخر ابوعبیدہ نے ہم میں سے تیرہ آدمیوں کو لیا تو وہ سب اس کی آنکھ کے حلقے کے اندر بیٹھ گئے اور ایک پسلی اور اسکی پسلیوں میں سے اٹھا کر کھڑی کی پھر سب سے بڑے اونٹ پر پالان باندھی، ان اونٹوں میں سے جو ہمارے ساتھ تھے، وہ اس کے تلے سے نکل گیا اور ہم نے اس کے گوشت میں سے وشائق بنا لئے توشہ کے واسطہ (وشائق جمع ہے وشیقہ کی وشیقہ وہ ابلا ہوا گوشت جو سفر کیلئے رکھتے ہیں)۔ جب ہم مدینہ میں آئے تو رسول اللہؐ کے پاس آئے اور یہ قصہ بیان کیا۔ آپؐ نے فرمایا وہ اللہ تعالیٰ کا رزق تھا جو تمہارے لئے اس نے نکالا

لَحْمِهٖ شَیْءٌ فَتُطْعِمُوْنَا قَالَ فَاَرْسَلْنَا اِلٰى رَسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ فَاَكَلَهٗ۔

تھا ''اب تمہارے پاس کچھ ہے اس کا گوشت تو ہم کو بھی کھلاؤ۔ جابر نے کہا ہم نے اس کا گوشت آپؐ کے پاس بھیجا آپؐ نے اس کو کھایا۔

تشریح ۞ نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس حدیث سے صحابہ کا زہد اور صبر معلوم ہوتا ہے اور یہ بھی نکلتا ہے کہ باوجود تکلیف اور بھوک کے وہ لڑائی میں پست ہمت نہ ہوتے تھے دوسری روایت میں ہے کہ ہم اپنا توشہ اپنی گردنوں پر لیتے تھے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ جب توشہ ختم ہو چکا تو ابوعبیدہ نے سب کے توشہ جو باقی تھے جمع کئے اور ہر روز ہم کو ایک کھجور اس میں سے دیتے تھے۔

امام نووی علیہ الرحمتہ نے کہا پہلے ابوعبیدہ نے اپنے اجتہاد سے اس کو مردار کہا، پھر ان کا اجتہاد بدل گیا اور انہوں نے کہا یہ حلال ہے گو مردار ہو کیوں کہ وہ مضطر تھے اور مضطر کیلئے مردار بھی حلال ہے۔ اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو اس کا گوشت مانگا تو ان کے دل کو خوش کرنے کیلئے کیونکہ وہ حلال تھا یا اس لئے کہ وہ خاص اللہ تعالیٰ کا بھیجا ہوا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس کو متبرک سمجھ کر اور اس میں دلیل ہے اس امر کی کہ آدمی کو اپنے دوست سے کوئی چیز مانگنا درست ہے اور یہ سوال حرام نہیں اور اجتہاد جائز ہونے کی یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں بھی اور اس امر کی کہ دریا کا مردہ حلال ہے خواہ خود مر جاوے خواہ شکار سے مر جاوے۔ اور اجماع کیا ہے اہل اسلام نے مچھلی کی حلت پر اور ہمارے اصحاب نے مینڈک کو حرام کیا ہے اور مینڈک کے سوا اور دریائی جانوروں میں تین قول ہیں سب میں صحیح زیادہ یہ ہے کہ وہ حلال ہیں اور امام مالک کے نزدیک مینڈک بھی درست ہے۔ اور ابوحنیفہ رحمتہ اللہ علیہ کے نزدیک سوا مچھلی کے اور کوئی دریا کا جانور درست نہیں ہے، اسی طرح وہ مچھلی جو خود مر کر پانی کے اوپر تیر آوے ہمارے نزدیک اور جمہور علماء کے نزدیک حلال ہے۔ اور امام ابوحنیفہ رحمتہ اللہ علیہ کے نزدیک حرام ہے اور حرمت کی دلیل میں جو جابرؓ کی حدیث مروی ہے وہ ضعیف ہے استدلال کے لائق نہیں ہے اور ہماری دلیل یہ حدیث صحیح ہے۔ انتہی مختصراً۔

٤٩٩٩ : عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ ثَلَاثُ مِائَةِ رَاكِبٍ وَّ اَمِيْرُنَا اَبُوْ عُبَيْدَةُ ابْنُ الْجَرَّاحِ نَرْصُدُ عِيْرَ الْقُرَيْشِ فَاَقَمْنَا بِالسَّاحِلِ نِصْفَ شَهْرٍ فَاَصَابَنَا جُوْعٌ شَدِيْدٌ حَتّٰى اَكَلْنَا الْخَبَطَ فَسُمِّیَ جَيْشَ الْخَبَطِ فَاَلْقٰى لَنَا الْبَحْرُ دَآبَّةً يُّقَالُ لَهَا الْعَنْبَرُ فَاَكَلْنَا مِنْهَا نِصْفَ شَهْرٍ وَادَّهَنَّا مِنْ وَّدَكِهَا حَتّٰى ثَابَتْ اَجْسَامُنَا قَالَ فَاَخَذَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ ضِلْعًا مِّنْ اَضْلَاعِهٖ فَنَصَبَهٗ ثُمَّ نَظَرَ اِلٰى اَطْوَلِ رَجُلٍ فِی الْجَيْشِ وَاَطْوَلِ جَمَلٍ فَحَمَلَهٗ عَلَيْهِ فَمَرَّ تَحْتَهٗ قَالَ وَجَلَسَ فِیْ حِجَاجِ عَلَيْهِ نَفَرٌ قَالَ

۴۹۹۹ : جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھیجا اور ہم تین سو سوار تھے اور ہمارے سردار ابوعبیدہ بن الجراح تھے، ہم قریش کے قافلہ کو تاک رہے تھے، تو ہم سمندر کے کنارے آدھے مہینے تک پڑے رہے اور وہاں سخت بھوکے ہوئے یہاں تک کہ پتے کھانے لگے اور اس لشکر کا نام یہی ہو گیا پتوں کا لشکر، پھر سمندر نے ہمارے لئے ایک جانور پھینکا جس کو عنبر کہتے ہیں، اس میں سے ہم آدھے مہینے تک کھاتے رہے، اور اس کی چربی بدن پر ملتے رہے، یہاں تک کہ ہم زوردار ہو گئے، پھر ابوعبیدہ نے اس کی ایک پسلی لے کر کھڑی کی اور سب سے زیادہ لمبا آدمی لشکر میں دیکھا، اور سب سے زیادہ لمبا اونٹ اس آدمی کو اس اونٹ پر سوار کیا، وہ اس کی پسلی کے تلے سے نکل گیا، اور اس کی آنکھ کے حلقہ میں کئی آدمی بیٹھ گئے۔ جابر نے کہا ہم نے اس کی آنکھ کے حلقہ میں سے اتنے گھڑے چربی کے نکالے اور ہمارے ساتھ (اس

وَاَخْرَجْنَا مِنْ وَّقْبِ عَيْنِهٖ كَذَا وَكَذَا قُلَّةَ وَدَكٍ قَالَ وَكَانَ مَعَنَا جِرَابٌ مِّنْ تَمْرٍ فَكَانَ اَبُوْعُبَيْدَةَ يُعْطِيْ كُلَّ رَجُلٍ مِّنَّا قَبْضَةً قَبْضَةً ثُمَّ اَعْطَانَا تَمْرَةً تَمْرَةً فَلَمَّا فَنِيَ وَجَدْنَا فَقْدَهٗ۔

جانور کے ملنے سے پہلے) ایک بورہ تھا کھجور کا تو ابوعبیدہ ہم میں سے ہر ایک کو ایک ایک مٹھی کھجور دیا کرتے ، پھر ایک ایک کھجور دینے لگے ، جب وہ بھی نہ ملی ، تو ہم کو معلوم ہوا اس کا نہ ملنا (یعنی ایک کھجور سے کیا ہوتا ہے پھر جب وہ بھی نہ رہی اس وقت معلوم ہوا کہ ایک کھجور بھی غنیمت تھی)۔

۵۰۰۰: عَنْ جَابِرٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ فِيْ جَيْشِ الْخَبَطِ اَنَّ رَجُلًا نَحَرَ ثَلَاثَ جَزَآئِرَ ثُمَّ ثَلٰثًا ثُمَّ ثَلٰثًا ثُمَّ نَهَاهُ اَبُوْ عُبَيْدَةَ۔

۵۰۰۰: جابرؓ سے روایت ہے پتوں کے لشکر میں ایک شخص نے ایک دن تین اونٹ کاٹے پھر تین اونٹ پھر تین اونٹ پھر ابوعبیدہ نے منع کر دیا اونٹوں کے کاٹنے سے اس خیال سے کہیں اونٹ تمام ہو جائیں اور جہاد میں خلل واقع ہو۔

۵۰۰۱: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ بَعَثَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ ثَلَاثُ مِائَةٍ نَحْمِلُ اَزْوَادَنَا عَلٰى رِقَابِنَا۔

۵۰۰۱: جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم کو بھیجا ہم تین سو آدمی تھے۔ اور ہمارا توشہ ہماری گردنوں پر تھا۔

۵۰۰۲: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً ثَلَاثَ مِائَةٍ وَّ اَمَّرَ عَلَيْهِمْ اَبَا عُبَيْدَةَ ابْنَ الْجَرَّاحِ فَفَنِيَ زَادُهُمْ فَجَمَعَ اَبُوْعُبَيْدَةَ زَادَهُمْ فِيْ مِزْوَدٍ فَكَانَ يَقُوْتُنَا حَتّٰى كَانَ يُصِيْبُنَا كُلَّ يَوْمٍ تَمْرَةٌ۔

۵۰۰۲: جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا تین سو آدمیوں کا اور ان کا سردار ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کو کیا ان کا توشہ تمام ہو گیا تو ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے سب کے توشے توشہ دان میں اکٹھا کئے اور ہر روز ہم کو ایک کھجور دیا کرتے۔

۵۰۰۳: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً اَنَا فِيْهِمْ اِلٰى سِيْفِ الْبَحْرِ وَسَاقُوْا جَمِيْعًا بَقِيَّةَ الْحَدِيْثِ كَنَحْوِ حَدِيْثِ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ وَّاَبِي الزُّبَيْرِ غَيْرَ اَنَّ فِيْ حَدِيْثِ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ فَاَكَلَ مِنْهَا الْجَيْشُ ثَمَانِيَ عَشَرَةَ لَيْلَةً۔

۵۰۰۳: جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا، میں بھی اس میں تھا سمندر کے کنارے پھر بیان کیا حدیث کو اسی طرح اس میں یہ ہے کہ لوگوں نے اٹھارہ دن تک اس جانور کا گوشت کھایا۔

۵۰۰۴: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَعْثًا اِلٰى اَرْضِ جُهَيْنَةَ وَاسْتَعْمَلَ عَلَيْهِمْ رَجُلًا وَّسَاقَ الْحَدِيْثَ بِنَحْوِ حَدِيْثِهِمْ۔

۵۰۰۴: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

بَابُ تَحْرِيْمِ اَكْلِ لَحْمِ الْحُمُرِ الْاِنْسِيَّةِ

باب: بستی کے گدھوں کا گوشت حرام ہے

تشریح ❁ جمہور علماء کے نزدیک اور ابن عباسؓ نے کہا حرام نہیں ہے اور مالک کے تین قول ہیں سب میں مشہور یہ ہے کہ مکروہ تنزیہی ہے اور صحیح حرمت ہے۔ (نووی مختصراً)

۵۰۰۵: عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ مُتْعَةِ النِّسَآءِ يَوْمَ خَيْبَرَ وَعَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاِنْسِيَّةِ۔

۵۰۰۵: امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع کیا عورتوں کے ساتھ متعہ کرنے سے خیبر کے دن اور بستی کے گدھوں کے گوشت سے بھی منع کیا۔

۵۰۰۶: عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِيْ حَدِيْثِ يُوْنُسَ وَعَنْ اَكْلِ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاِنْسِيَّةِ۔

۵۰۰۶: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۰۰۷: عَنْ اَبِیْ ثَعْلَبَةَ قَالَ حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لُحُوْمَ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ۔

۵۰۰۷: ابی ثعلبہ سے روایت ہے حرام کیے رسول اللہؐ نے گوشت ان گدھوں کے جو بستی میں رہتے ہیں (اور جنگل کا گدھا یعنی گورخر باتفاق حلال ہے)۔

۵۰۰۸: عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ اَكْلِ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ۔

۵۰۰۸: عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع کیا بستی کے گدھوں کے گوشت سے۔

۵۰۰۹: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَكْلِ الْحِمَارِ الْاَهْلِيِّ يَوْمَ خَيْبَرَ وَكَانَ النَّاسُ احْتَاجُوْا اِلَيْهَا۔

۵۰۰۹: عبداللہ بن عمر سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بستی کے گدھے کھانے سے خیبر کے دن حالانکہ لوگوں کو حاجت تھی۔

۵۰۱۰: عَنِ الشَّيْبَانِيِّ قَالَ سَاَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِیْ اَوْفٰى رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ فَقَالَ اَصَابَتْنَا مَجَاعَةٌ يَوْمَ خَيْبَرَ وَنَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ اَصَبْنَا لِلْقَوْمِ حُمُرًا خَارِجَةً مِّنَ الْمَدِيْنَةِ فَنَحَرْنَاهَا فَاِنَّ قُدُوْرَنَا لَتَغْلِیْ اِذْ نَادٰى مُنَادِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنِ اكْفَئُوا الْقُدُوْرَ وَلَا تَطْعَمُوْا مِنْ لُّحُوْمِ الْحُمُرِ شَيْئًا فَقُلْتُ حَرَّمَهَا تَحْرِيْمَ مَاذَا قَالَ تَحَدَّثْنَا بَيْنَنَا فَقُلْنَا حَرَّمَهَا الْبَتَّةَ اَوْحَرَّ مَهَا مِنْ اَجْلِ اَنَّهَا لَمْ تُخَمَّسْ۔

۵۰۱۰: شیبانی سے روایت ہے میں نے عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا بستی کے گدھوں کے گوشت کو۔ انہوں نے کہا ہم خیبر کے دن بھوکے ہوئے اور ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے اور ہم نے یہود کے گدھے جو شہر سے نکل رہے تھے پکڑ لئے تھے، پھر ہم نے ان کو کاٹا اور ہماری ہانڈیوں میں ان کا گوشت ابل رہا تھا۔ اتنے میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منادی نے پکارا، ہانڈیاں الٹ دو اور گدھوں کا گوشت مت کھاؤ۔ میں نے کہا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گدھوں کا گوشت کیسے حرام کیا۔ یہ باتیں ہم نے آپس میں کیں۔ بعض نے کہا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو قطعی حرام کر دیا۔ بعض نے کہا اس وجہ سے کہ ان کا خمس نہیں نکلا تھا (یعنی تقسیم سے پہلے انہوں نے گدھے کاٹ ڈالے اس وجہ سے آپ ﷺ نے حرام کیا)۔

۵۰۱۱: عَنْ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰى يَقُوْلُ اَصَابَتْنَا مَجَاعَةٌ لَيَالِيَ خَيْبَرَ قَالَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ خَيْبَرَ وَقَعْنَا فِي الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ فَانْتَحَرْنَاهَا فَلَمَّا غَلَتْ بِهَا

۵۰۱۱: سلیمان شیبانی سے روایت ہے میں نے عبداللہ بن ابی اوفیٰ سے سنا وہ کہتے تھے ہم خیبر کی راتوں کو بھوکے ہوئے، جب دن ہوا تو ہم بستی کے گدھوں پر گرے اور ان کو کاٹا جب دیگیں ابلنے لگیں، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منادی نے پکارا، اوندھا دو دیگوں کو اور گدھوں کے

الْقُدُوْرُ نَادٰی مُنَادِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَنِ اكْفَؤُا الْقُدُوْرَ وَلَاتَاْكُلُوْمِنْ لُّحُوْمِ الْحُمُرِ شَيْئًا قَالَ فَقَالَ نَاسٌ اِنَّمَا نَهٰی عَنْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ لِاَنَّهَا لَمْ تُخَمَّسْ وَقَالَ الْاٰخَرُوْنَ نَهٰی عَنْهَا الْبَتَّةَ۔

گوشت میں سے کچھ مت کھاؤ۔ اس وقت بعض نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع کیا اس سے اس لئے کہ گدھے تقسیم میں نہیں آئے اور بعضوں نے کہا نہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو حرام کر دیا۔

٥٠١٢: عَنِ الْبَرَآءِ وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی يَقُوْلَانِ اَصَبْنَا حُمُرًا فَطَبَخْنَاهَا فَنَادٰی مُنَادِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنِ اكْفَؤُا الْقُدُوْرَ۔

۵۰۱۲: براء اور عبداللہ بن ابی اوفیٰ سے روایت ہے کہ ہم نے گدھوں کو پکڑا اوران کو پکایا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منادی نے آواز دی الٹ دو ہانڈیوں کو۔

٥٠١٣: عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ قَالَ قَالَ الْبَرَآءُ اَصَبْنَا يَوْمَ خَيْبَرَ حُمُرًا فَنَادٰی مُنَادِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنِ اكْفَؤُا الْقُدُوْرَ۔

۵۰۱۳: حضرت ابو اسحاق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے براء نے کہا ہم نے خیبر کے دن گدھے پکڑے پھر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منادی نے آواز دی کہ الٹ دو ہانڈیوں کو۔

٥٠١٤: عَنِ الْبَرَآءِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ يَقُوْلُ نُهِيْنَا عَنْ لُّحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ۔

۵۰۱۴: براء سے روایت ہے ہم منع کئے گئے بستی کے گدھوں کے گوشت سے۔

٥٠١٥: عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ نُلْقِیَ لُحُوْمَ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ نِيْئَةً وَّنَضِيْجَةً ثُمَّ لَمْ يَاْمُرْنَا بِاَكْلِهٖ۔

۵۰۱۵: براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حکم کیا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بستی کے گدھوں کا گوشت پھینک دینے کا، کچا ہو یا پکا ہو پھر نہیں حکم دیا اس کے کھانے کا۔

٥٠١٦: عَنْ عَاصِمٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ۔

۵۰۱۶: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٥٠١٧: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ لَآ اَدْرِیْ اِنَّمَا نَهٰی عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَجْلِ اَنَّهٗ كَانَ حَمُوْلَةَ النَّاسِ فَكَرِهَ اَنْ تَذْهَبَ حَمُوْلَتُهُمْ اَوْحَرَّمَهٗ فِیْ يَوْمِ خَيْبَرَ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ۔

۵۰۱۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نہیں جانتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع کیا گدھوں کے گوشت سے اس وجہ سے کہ وہ لادنے کے کام میں آتے ہیں تو برا جانا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کا تلف کرنا یا حرام کیا خیبر کے دن بستی کے گدھوں کا گوشت۔

٥٠١٨: عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِلٰی خَيْبَرَ ثُمَّ اِنَّ اللّٰهَ فَتَحَهَا عَلَيْهِمْ فَلَمَّآ اَمْسَی النَّاسُ الْيَوْمَ الَّذِیْ فُتِحَتْ عَلَيْهِمْ اَوْقَدُوْا نِيْرَانًا كَثِيْرَةً فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا هٰذِهِ النِّيْرَانُ عَلٰی اَیِّ شَیْءٍ تُوْقِدُوْنَ قَالُوْا عَلٰی لَحْمٍ قَالَ عَلٰی اَیِّ لَحْمٍ قَالُوْا عَلٰی

۵۰۱۸: سلمہ بن اکوع سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نکلے خیبر کی طرف پھر اللہ تعالیٰ نے فتح کر دیا خیبر کو جس دن، فتح ہوا اس کی شام کو، لوگوں نے بہت انگار جلائے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ انگار کیسے ہیں اور کیا چیز پکاتے ہیں لوگوں نے عرض کیا گوشت پکاتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کاہے کا گوشت لوگوں نے کہا۔ بستی کے گدھوں کا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لَحْمِ حُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَهْرِيْقُوْهَا وَاكْسِرُوْهَا فَقَالَ رَجُلٌ يَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوْنُهَرِ يْقُهَا وَنَغْسِلُهَا قَالَ اَوْذَاكَ۔

نے فرمایا گوشت بہادو اور ہانڈیاں توڑ ڈالو۔ ایک شخص بولا ہم گوشت بہا دیں اور ہانڈیاں دھو ڈالیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اچھا ایسا ہی کرلو۔

۵۰۱۹: عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ عُبَيْدٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ۔

۵۰۱۹: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۰۲۰: عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمَّا فَتَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَيْبَرَ اَصَبْنَا حُمُرًا خَارِجًا مِّنَ الْقَرْيَةِ فَطَبَخْنَا مِنْهَا فَنَادٰى مُنَادِىْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اِنَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يَنْهَيَا نِكُمْ عَنْهَا فَاِنَّهَا رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاُكْفِئَتِ الْقُدُوْرُ بِمَا فِيْهَا وَاِنَّهَا لَتَفُوْرُ بِمَا فِيْهَا۔

۵۰۲۰: انس سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خیبر کو فتح کیا تو گاؤں سے جو گدھے نکل رہے تھے، ہم نے ان کو پکڑا پھر ان کا گوشت پکایا، اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منادی نے آواز دی خبردار ہو جاؤ، اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول دونوں تم کو منع کرتے ہیں گدھوں کے گوشت سے کیونکہ وہ پلید ہے شیطان کا کام ہے اس کا کھانا پھر سب ہانڈیاں الٹی گئیں اور گوشت ان میں ابل رہا تھا۔

۵۰۲۱: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ خَيْبَرَ جَآءَ جَآءٍ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُكِلَتِ الْحُمُرُ ثُمَّ جَآءَ اٰخَرُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُفْنِيَتِ الْحُمُرُ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَا طَلْحَةَ فَنَادٰى اِنَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يَنْهَيَانِكُمْ عَنْ لُّحُوْمِ الْحُمُرِ فَاِنَّهَا رِجْسٌ اَوْ نَجَسٌ قَالَ فَاُكْفِئَتِ الْقُدُوْرُ بِمَا فِيْهَا۔

۵۰۲۱: انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جب خیبر کا دن ہوا تو ایک آنے والا آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! گدھے کھائے گئے، پھر دوسرا آیا اور بولا گدھے فنا ہو گئے، تب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابو طلحہ کو حکم کیا انہوں نے پکارا اللہ اور رسول اس کا منع کرتے ہیں تم کو گدھوں کے گوشت سے کیوں کہ وہ پلید ہیں یا ناپاک ہیں۔ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا پھر ہانڈیاں الٹ دی گئیں۔

بَابُ اِبَاحَةِ اَكْلِ لَحْمِ الْخَيْلِ

باب: گھوڑوں کا گوشت حلال ہے

تشریح ❀ نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس میں اختلاف ہے تو شافعی اور جمہور سلف اور خلف کا یہ قول ہے کہ گھوڑے کا گوشت مباح ہے بلا کراہت اور امام مالک اور ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہما کے نزدیک مکروہ ہے۔

۵۰۲۲: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ لُّحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ وَاَذِنَ فِىْ لُحُوْمِ الْخَيْلِ۔

۵۰۲۲: جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع کیا خیبر کے دن بستی کے گدھوں کے گوشت سے اور اجازت دی گھوڑوں کا گوشت کھانے کی۔

۵۰۲۳: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ يَقُوْلُ اَكَلْنَا زَمَنَ خَيْبَرَ الْخَيْلَ وَحُمُرَ الْوَحْشِ وَنَهَانَا النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحِمَارِ الْاَهْلِيِّ۔

۵۰۲۳: جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا ہم نے خیبر کے زمانہ میں گھوڑوں کا اور گورخروں کا گوشت کھایا اور منع کیا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بستی کے گدھے سے۔

٥٠٢٤: عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ۔

۵۰۲۴: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٠٢٥: عَنْ اَسْمَآءَ قَالَتْ نَحَرْنَا فَرَسًا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاَكَلْنَاهُ۔

۵۰۲۵: ترجمہ اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے ہم نے ایک گھوڑا کاٹا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں پھر اس کا گوشت کھایا۔

٥٠٢٦: عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ۔

۵۰۲۶: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

بَابُ اِبَاحَةِ الضَّبِّ

باب: گوہ کا گوشت حلال ہے (یعنی سوسمار کا)

٥٠٢٧: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الضَّبِّ فَقَالَ لَسْتُ بِاٰكِلِهٖ وَلَا مُحَرِّمِهٖ۔

۵۰۲۷: عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا گوہ کے ''گوشت کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نہ میں اس کو کھاتا ہوں نہ حرام کہتا ہوں''

٥٠٢٨: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ رَّسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَكْلِ الضَّبِّ فَقَالَ لَآ اٰكُلُهٗ وَلَآ اُحَرِّمُهٗ۔

۵۰۲۸: ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گوہ کھانے کو۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''نہ میں اس کو کھاتا ہوں نہ حرام کہتا ہوں''۔

تشریح ۞ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہیں کھایا کیوں کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ملک میں نہیں ہوتا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس سے کراہت ہوئی جیسا دوسری روایت ہے پر صحابہؓ نے کھایا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے اس سے معلوم ہوا کہ وہ حلال ہے اس پر اجماع ہے مسلمانوں کا پر ابوحنیفہ سے منقول ہے کہ انہوں نے مکروہ کیا۔ (نوویؒ)

٥٠٢٩: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ عَنْ اَكْلِ الضَّبِّ فَقَالَ لَآ اٰكُلُهٗ وَلَآ اُحَرِّمُهٗ۔

۵۰۲۹: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اتنا زیادہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر پر تھے۔

٥٠٣٠: عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بِمِثْلِهٖ فِيْ هٰذَا الْإِسْنَادِ۔

۵۰۳۰: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٥٠٣١: عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الضَّبِّ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ اللَّيْثِ عَنْ نَّافِعٍ غَيْرَ اَنَّ حَدِيْثَ اَيُّوْبَ اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِضَبٍّ فَلَمْ يَاْكُلْهُ وَلَا يُحَرِّمْهُ وَ فِيْ حَدِيْثِ اُسَامَةَ قَالَ قَامَ رَجُلٌ فِي الْمَسْجِدِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ۔

۵۰۳۱: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٠٣٢: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ مَعَهٗ نَاسٌ مِّنْ

۵۰۳۲: ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کئی صحابی تھے۔ ان میں

اَصْحَابِهٖ فِيْهِمْ سَعْدٌ وَّاُتُوْا بِلَحْمِ ضَبٍّ فَنَادَتِ امْرَاَةٌ مِّنْ نِّسَآءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ لَحْمُ ضَبٍّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُوْا فَاِنَّهٗ حَلَالٌ وَّلٰكِنَّهٗ لَيْسَ مِنْ طَعَامِىْ۔

سعد بھی تھے، وہ گوہ کا گوشت لائے۔ ایک عورت نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیبیوں میں سے عرض کیا یا رسول اللہ یہ گوہ کا گوشت ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ سے فرمایا ''تم کھاؤ وہ حلال ہے لیکن وہ میرا کھانا نہیں ہے'' (یعنی مجھے اس کے کھانے کا اتفاق نہیں ہوا اس وجہ سے کراہت آتی ہے)۔

۵۰۳۳: عَنْ تَوْبَةَ الْعَنْبَرِيِّ قَالَ قَالَ لِيَ الشَّعْبِيُّ اَرَاَيْتَ حَدِيْثَ الْحَسَنِ عَنِ النَّبِيِّ وَقَاعَدْتُّ ابْنَ عُمَرَ قَرِيْبًا مِّنْ سَنَتَيْنِ اَوْسَنَةٍ وَّنِصْفٍ فَلَمْ اَسْمَعْهُ رَوٰى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ غَيْرَ هٰذَا قَالَ كَانَ نَاسٌ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِمْ سَعْدٌ بِمِثْلِ حَدِيْثِ مُعَاذٍ۔

۵۰۳۳: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۰۳۴: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ دَخَلْتُ اَنَا وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتَ مَيْمُوْنَةَ فَاُتِيَ بِضَبٍّ مَّحْنُوْذٍ فَاَهْوٰى اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ فَقَالَ بَعْضُ النِّسْوَةِ الَّتِىْ فِىْ بَيْتِ مَيْمُوْنَةَ اَخْبِرُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا يُرِيْدُ اَنْ يَّاْكُلَ فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهٗ فَقُلْتُ اَحَرَامٌ هُوَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَا وَلٰكِنَّهٗ لَمْ يَكُنْ بِاَرْضِ قَوْمِىْ فَاَجِدُنِىْ اَعَافُهٗ قَالَ خَالِدٌ فَاجْتَرَرْتُهٗ فَاَكَلْتُهٗ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ۔

۵۰۳۴: عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے میں اور خالد بن الولید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ام المومنین میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر میں گئے، وہاں ایک گوہ لایا گیا بھنا ہوا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا ہاتھ ادھر جھکایا، بعض عورتوں نے جو حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر میں تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بتا دیا، جس کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھانے والے تھے (یعنی کہہ دیا کہ یہ گوہ ہے) یہ سنتے ہی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا، میں نے کہا کیا وہ حرام ہے یا رسول اللہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''نہیں وہ میرے ملک میں نہ تھا اس وجہ سے مجھ کو کراہت ہوئی'' خالد نے کہا میں نے اس کو اپنی طرف کھینچا اور کھایا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دیکھ رہے تھے۔

۵۰۳۵: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ الَّذِىْ يُقَالُ لَهٗ سَيْفُ اللّٰهِ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ دَخَلَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مَيْمُوْنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ وَهِيَ خَالَتُهٗ وَ خَالَةُ بْنِ عَبَّاسٍ

۵۰۳۵: عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے خالد بن الولید جن کو سیف اللہ کہتے تھے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ام المومنین میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس گئے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بی بی تھیں اور خالہ تھیں خالد اور ابن عباس کی۔ ان کے پاس گوہ دیکھا تھا بھنا ہوا جو لائیں تھیں میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بہن

فَوَجَدَ عِنْدَهَا ضَبًّا مَحْنُوْذًا قَدِمَتْ بِهٖ اُخْتُهَا حُفَيْدَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ مِنْ نَّجْدٍ فَقَدَّمَتِ الضَّبَّ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ قَلَّمَا يُقَدَّمُ اِلَيْهِ الطَّعَامُ حَتّٰى يُحَدَّثَ بِهٖ يُسَمّٰى لَهٗ فَاَهْوٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهٗ اِلَى الضَّبِّ فَقَالَتِ امْرَاَةٌ مِّنَ النِّسْوَةِ الْحُضُوْرِ اَخْبِرْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا قَدَّ مْتُنَّ لَهٗ قُلْنَ هُوَ الضَّبُّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهٗ فَقَالَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ اَحَرَامٌ اِلضَّبُّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَا وَلٰكِنَّهٗ لَمْ يَكُنْ بِاَرْضِ قَوْمِيْ فَاَجِدُنِيْ اَعَافُهٗ قَالَ خَالِدٌ فَاجْتَرَرْتُهٗ فَاَكَلْتُهٗ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ فَلَمْ يَنْهَنِيْ۔

حفیدہ بنت حارث نجد سے، پھر وہ گوہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے رکھا گیا اور کم ایسا ہوتا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے کوئی کھانا رکھا جاوے اور بیان نہ کیا جاوے اور نام نہ لیا جاوے (کہ وہ کیا کھانا ہے) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا ہاتھ بڑھایا گوہ کی طرف ایک عورت عورتوں میں سے جو موجود تھیں بولی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور کہہ دیا جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے لائیں تھیں وہ کہنے لگیں یہ گوہ ہے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ یہ سن کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا، خالد بن الولید نے کہا کیا گوہ حرام ہے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نہیں حرام نہیں ہے لیکن یہ میرے ملک میں نہیں ہوتا، اس وجہ سے مجھ کو نفرت ہوتی ہے" خالد نے کہا پھر میں نے اس کو کھینچا اور کھایا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآل ہوسلم دیکھ رہے تھے مجھ کو کھاتے ہوئے منع نہیں کیا۔

٥٠٣٦: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ اَنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ دَخَلَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى مَيْمُوْنَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ وَهِيَ خَالَتُهٗ فَقُدِّمَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَحْمُ ضَبٍّ جَآءَتْ بِهٖ اُمُّ حُفَيْدٍ بِنْتُ الْحَارِثِ مِنْ نَّجْدٍ وَّ كَانَتْ تَحْتَ رَجُلٍ مِّنْ بَنِيْ جَعْفَرٍ وَّ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَاْكُلُ شَيْئًا حَتّٰى يَعْلَمَ مَاهُوَ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ يُوْنُسَ وَ زَادَ فِيْ اٰخِرِ الْحَدِيْثِ وَحَدَّثَهٗ ابْنُ الْاَصَمِّ عَنْ مَيْمُوْنَةَ وَكَانَ فِيْ حِجْرِهَا۔

۵۰۳۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے خالد بن الولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت حارث کے گھر میں گئے، وہ خالد رضی اللہ عنہ کی خالہ تھیں، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے گوہ کا گوشت لایا گیا اس کو ام حفید بنت حارث نجد سے لائیں تھیں اور وہ بنی جعفر میں سے ایک شخص کے نکاح میں تھیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کوئی چیز نہیں کھاتے تھے جب تک آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معلوم نہ ہو جاتا تھا کہ وہ کیا چیز ہے پھر بیان کیا اسی طرح۔

٥٠٣٧: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ وَنَحْنُ فِيْ بَيْتِ مَيْمُوْنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا بِضَبَّيْنِ مَشْوِيَّيْنِ بِمِثْلِ حَدِيْثِهِمْ وَلَمْ يَذْكُرْ يَزِيْدُ بْنُ الْاَصَمِّ عَنْ مَيْمُوْنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا۔

۵۰۳۷: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ دو گوہ آئے بھنے ہوئے۔

٥٠٣٨: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهِ تَعَالٰى عَنْهمَا

۵۰۳۸: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

قَالَ اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِيْ بَيْتِ مَيْمُوْنَةَ وَعِنْدَهٗ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ بِلَحْمِ ضَبٍّ فَذَكَرَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ الزُّهْرِيِّ۔

۵۰۳۹: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ اَهْدَتْ خَالَتِيْ اُمُّ حُفَيْدٍ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمْنًا وَّاَقِطًا وَّاَضُبًّا فَاَكَلَ مِنَ السَّمْنِ وَالْاَقِطِ وَتَرَكَ الضَّبَّ تَقَذُّرًا وَاُكِلَ عَلٰى مَائِدَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَلَوْ كَانَ حَرَامًا مَّا اُكِلَ عَلٰى مَائِدَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۵۰۳۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے میری خالہ ام حفید نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس گھی اور پنیر اور گوہ بھیجی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گھی اور پنیر کھایا اور گوہ نفرت کر کے چھوڑ دیا اور گوہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دستر خوان پر کھایا گیا اور جو حرام ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دستر خوان پر نہ کھایا جاتا۔

۵۰۴۰: عَنْ يَزِيْدَ بْنِ الْاَصَمِّ قَالَ دَعَانَا عَرُوْسٌ بِالْمَدِيْنَةِ فَقَرَّبَ اِلَيْنَا ثَلَاثَةَ عَشَرَ ضَبًّا فَاٰكِلٌ وَّتَارِكٌ فَلَقِيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ مِنَ الْغَدِ فَاَخْبَرْتُهٗ فَاَكْثَرَ الْقَوْمُ حَوْلَهٗ حَتّٰى قَالَ بَعْضُهُمْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَآ اٰكُلُهٗ وَلَآ اَنْهٰى عَنْهُ وَلَآ اُحَرِّمُهٗ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا بِئْسَمَا قُلْتُمْ مَا بُعِثَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا مُحِلًّا وَّ مُحَرِّمًا اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا هُوَ عِنْدَ مَيْمُوْنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا وَعِنْدَهُ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ وَّ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ وَامْرَاَةٌ اُخْرٰى اِذَا قُرِّبَ اِلَيْهِمْ خِوَانٌ عَلَيْهِ لَحْمٌ فَلَمَّا اَرَادَ النَّبِيُّ ﷺ اَنْ يَّاْكُلَ قَالَتْ لَهٗ مَيْمُوْنَةُ اِنَّهٗ لَحْمُ ضَبٍّ فَكَفَّ يَدَهٗ وَقَالَ هٰذَا لَحْمٌ لَّمْ اٰكُلْهُ قَطُّ وَقَالَ لَهُمْ كُلُوْا فَاَكَلَ مِنْهُ الْفَضْلُ وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ وَالْمَرْاَةُ وَقَالَتْ مَيْمُوْنَةُ لَا اٰكُلُ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا شَيْئًا يَّاْكُلُ مِنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ۔

۵۰۴۰: یزید بن اصم سے روایت ہے ہم کو ایک دولھا نے بلایا مدینہ میں تو تیرہ گوہ ہمارے سامنے رکھے۔ بعض نے کھائی بعض نے نہ کھائی پھر میں دوسرے دن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ملا اور ان سے یہ حال بیان کیا، لوگوں نے ان کے سامنے بہت باتیں کیں، بعض نے یہاں تک کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''نہ میں اس کو کھاتا ہوں نہ منع کرتا ہوں نہ حرام کہتا ہوں'' حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا تم نے برا کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو اسی لئے بھیجے گئے کہ ہر ایک چیز کو حلال کہیں یا حرام۔ (چنانچہ قرآن مجید میں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفت بھی آتی ہے: **يُحلّ لهم الطيبات ويُحرمّ عليهم الخبائث**) بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک روز میمونہؓ کے پاس تھے اور فضل بن عباسؓ اور خالدؓ بن الولید بھی تھے، ایک عورت اور بھی تھی، اتنے میں ان لوگوں کے سامنے ایک خوان لایا گیا، اس میں گوشت بھی تھا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے کھانے کا قصد کیا تو میمونہ نے کہہ دیا وہ گوہ کا گوشت ہے۔ یہ سن کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہاتھ کھینچ لیا اور فرمایا اس گوشت کو میں نے کبھی نہیں کھایا اور ان لوگوں سے فرمایا تم کھاؤ تو فضل اور خالد بن الولید اور اس عورت نے وہ گوشت کھایا، اور میمونہؓ نے کہا میں تو وہی چیز کھاؤں گی جس میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھاویں گے۔

٥٠٤١: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِضَبٍّ فَاَبٰى اَنْ يَّاْكُلَ مِنْهُ وَقَالَ لَا اَدْرِيْ لَعَلَّهٗ مِنَ الْقُرُوْنِ الَّتِيْ مُسِخَتْ۔

۵۰۴۱: جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گوہ لایا گیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکار کیا اس کے کھانے سے اور فرمایا (مجھ کو معلوم نہیں ہے یہ ان قوموں میں سے ہے جو مسخ ہو گئیں گویا عذاب کی صورت ہے اگر چہ یہ گوہ جانور ہے اور جو مسخ ہوئے تھے وہ مر گئے)۔

٥٠٤٢: عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَاَلْتُ جَابِرًا عَنِ الضَّبِّ فَقَالَ لَا تَطْعَمُوْهُ وَقَذِرَهٗ وَقَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُحَرِّمْهُ اِنَّ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ يَنْفَعُ بِهٖ غَيْرَ وَاحِدٍ فَاِنَّمَا طَعَامُ عَامَّةِ الرِّعَآءِ مِنْهُ وَلَوْ كَانَ عِنْدِيْ طَعِمْتُهٗ۔

۵۰۴۲: ابو الزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے گوہ کا پوچھا۔ انہوں نے کہا مت کھاؤ اس کو اور ناپاک سمجھا اس کو اور کہا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گوہ کو حرام نہیں کیا اور اللہ تعالیٰ فائدہ دیتا ہے اس سے بہتوں کو کیونکہ اکثر چرواہے وہی کھاتے ہیں اور جو میرے پاس ہوتا تو میں بھی کھاتا۔

٥٠٤٣: عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا بِاَرْضٍ مُضَبَّةٍ فَمَاتَاْمُرُنَا اَوْفَمَا تُفْتِيْنَا قَالَ ذُكِرَ لِيْ اَنَّ اُمَّةً مِّنْ بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ مُسِخَتْ فَلَمْ يَاْمُرْ وَلَمْ يَنْهَ قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اِنَّ اللّٰهَ لَيَنْفَعُ بِهٖ غَيْرَ وَاحِدٍ وَّاِنَّهٗ لَطَعَامُ عَامَّةِ هٰذِهِ الرِّعَآءُ وَلَوْ كَانَ عِنْدِيْ لَطَعِمْتُهٗ اِنَّمَا عَافَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۵۰۴۳: ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم ایسے ملک میں ہیں جہاں گوہ بہت ہیں، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا حکم دیتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بنی اسرائیل کا ایک گروہ مسخ ہو گیا تھا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہ حکم دیا گوہ کھانے کا نہ منع کیا اس سے۔ ابوسعید رضی اللہ عنہ نے کہا اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اللہ تعالیٰ اس سے فائدہ دیتا ہے بہتوں کو اور وہی غذا ہے اکثر چرواہوں کی اور جو میرے پاس گوہ ہوتا تو میں کھاتا لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس سے نفرت ہوئی۔

٥٠٤٤: عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ اَنَّ اَعْرَابِيًّا اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ فِيْ غَآئِطٍ مَّضَبَّةٍ وَّاِنَّهٗ عَامَّةُ طَعَامِ اَهْلِيْ قَالَ فَلَمْ يُجِبْهُ فَقُلْنَا عَاوِدْهُ فَعَاوَدَهٗ فَلَمْ يُجِبْهُ ثَلَاثًا ثُمَّ نَادَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الثَّالِثَةِ فَقَالَ يَا اَعْرَابِيُّ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ لَعَنَ اَوْ غَضِبَ عَلٰى سِبْطٍ مِّنْ بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ فَمَسَخَهُمْ دَوَآبَّ يَدِبُّوْنَ فِي الْاَرْضِ فَلَا اَدْرِيْ لَعَلَّ هٰذَا مِنْهَا

۵۰۴۴: ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک گنوار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور بولا ہم ایسی زمین میں رہتے ہیں جہاں گوہ بہت ہیں اور وہی کھانا ہے اکثر میرے گھر والوں کا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو جواب نہ دیا۔ ہم نے کہا پھر پوچھ۔ اس نے پھر پوچھا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین بار جواب نہ دیا پھر تیسری بار کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو آواز دی اور فرمایا ''اے دیہاتی اللہ جل جلالہ نے لعنت کی یا غصہ کیا بنی اسرائیل کے ایک گروہ پر تو ان کو جانور کر دیا وہ زمین پر چلتے، میں نہیں جانتا کہ گوہ انہیں جانوروں

فَلَسْتُ اٰكُلُهَا وَلَآ اَنْهٰى عَنْهَا۔

میں سے ہے یا کیا، اس لئے میں اس کو نہیں کھاتا نہ اس کو حرام کہتا ہوں''

بَابُ اِبَاحَةِ الْجَرَادِ

باب: ٹڈی کھانا درست ہے

٥٠٤٥: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ اَوْفٰى قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ نَّاْكُلُ الْجَرَادَ۔

۵۰۴۵: عبداللہ بن ابی اوفی سے روایت ہے ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ سات لڑائیاں لڑیں اور ٹڈیاں کھاتے رہے۔

٥٠٤٦: عَنْ اَبِىْ يَعْفُوْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ فِىْ رِوَايَتِهٖ سَبْعَ غَزَوَاتٍ وَقَالَ اِسْحٰقُ سِتَّ وَقَالَ ابْنُ اَبِىْ عُمَرَ سِتَّ اَوْسَبْعَ۔

۵۰۴۶: ابو یعفور سے ایسے ہی روایت ہے جیسے اوپر گزری اسحاق نے چھ لڑائیاں روایت کی ہیں اور ابن عمر نے شک کے ساتھ چھ یا سات۔

تشریح ۞ نووی علیہ الرحمۃ نے کہا ٹڈی کے حلال ہونے پر مسلمانوں کا اجماع ہے اب شافعی اور ابوحنیفہ اور احمد اور جمہور علماء کا یہ قول ہے کہ ٹڈی ہر حال میں حلال ہے کہ ذبح کی جاوے یا نہ کی جاوے مسلمان شکار کرے یا مجوسی یا خود مر جاوے۔ اور مالک نے کہا کہ وہ حلال نہیں ہے اگر خود مر جاوے البتہ اگر کسی سبب سے مرے مثلاً کوئی ٹکڑا اس کا کاٹیں اس کو دبائیں یا زندہ انگار میں ڈالیں یا بھونیں تو حلال ہے۔ انتہی

٥٠٤٧: عَنْ اَبِىْ يَعْفُوْرَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ۔

۵۰۴۷: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

بَابُ اِبَاحَةِ الْاَرْنَبِ

باب: خرگوش حلال ہے

٥٠٤٨: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَرَرْنَا فَاسْتَنْفَجْنَا اَرْنَبًا بِمَرِّ الظَّهْرَانِ فَسَعَوْا عَلَيْهِ فَلَغَبُوْا فَسَعَيْتُ حَتّٰى اَدْرَكْتُهَا فَاَتَيْتُ بِهَا اَبَا طَلْحَةَ فَذَبَحَهَا فَبَعَثَ بِوَرِكِهَا وَفَخِذَيْهَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَيْتُ بِهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبِلَهٗ۔

۵۰۴۸: انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، ہم جا رہے تھے ہم نے مرالظہران میں (جو ایک مقام ہے قریب مکہ کے) ایک خرگوش کا پیچھا کیا پہلے لوگ اس پر دوڑے لیکن تھک گئے پھر میں دوڑا تو میں نے پکڑ لیا، اور ابوطلحہ کے پاس لایا، انہوں نے اس کو ذبح کیا، اور اس کا پٹھ اور دونوں رانیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بھیجیں میں لے کر آیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لے لیا ان کو۔

تشریح ۞ نووی علیہ الرحمۃ نے کہا خرگوش حلال ہے مالک اور شافعی اور ابوحنیفہ اور احمد اور جمہور علماء کے نزدیک مگر عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ اور ابن لیلیٰ سے اس کی کراہت منقول ہے اور کسی حدیث سے ممانعت اس کی نہیں ہے۔ انتہیٰ۔

٥٠٤٩: عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ فِىْ حَدِيْثِ يَحْيٰى بِوَرِكِهَا اَوْ فَخِذَيْهَا۔

۵۰۴۹: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

بَابُ اِبَاحَةِ مَايُسْتَعَانُ بِهٖ عَلَى الْاَصْطِيَادِ وَالْعَدُوِّ وَكَرَاهَةِ الْخَذْفِ

۵۰۵۰: عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ قَالَ رَاٰى عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ الْمُغَفَّلِ رَجُلًا مِّنْ اَصْحَابِهٖ يَخْذِفُ فَقَالَ لَهٗ لَا تَخْذِفْ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَكْرَهُ اَوْ قَالَ يَنْهٰى عَنِ الْخَذْفِ فَاِنَّهٗ لَا يُصَادُ بِهِ الصَّيْدُ وَلَا يُنْكَاُ بِهِ الْعَدُوُّ وَلٰكِنَّهٗ يَكْسِرُ السِّنَّ وَيَفْقَاُ الْعَيْنَ ثُمَّ رَاٰهُ بَعْدَ ذٰلِكَ يَخْذِفُ فَقَالَ لَهٗ اُخْبِرُكَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَكْرَهُ اَوْ يَنْهٰى عَنِ الْخَذْفِ ثُمَّ اَرَاكَ تَخْذِفُ لَا اُكَلِّمُكَ كَلِمَةً كَذَا وَكَذَا۔

باب: شکار کیلئے اور دوڑنے کیلئے جو سامان ضرور ہو وہ درست ہے لیکن چھوٹی چھوٹی کنکریاں پھینکنا درست نہیں

۵۰۵۰: ابن بریدہ سے روایت ہے عبداللہ بن معقل نے ایک شخص کو دیکھا اپنے ساتھیوں سے خذف کرتے ہوئے (خذف کنکری مارنا یا گٹھلی مارنا یا کوئی اور چیز ان کے مانند دو انگلیوں کے بیچ میں رکھ کر یا انگلی اور انگوٹھے کے بیچ میں رکھ کر) عبداللہ نے اس سے کہا تو خذف مت کر اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکروہ جانتے تھے یا منع کرتے تھے خذف کو کیوں کہ نہ اس سے شکار ہوتا ہے، نہ دشمن مرتا ہے، بلکہ دانت ٹوٹ جاتا ہے، یا آنکھ پھوٹ جاتی ہے۔ (جب وہ کسی کے لگ جاتا ہے) پھر عبداللہ نے اس کو دیکھا خذف کرتے ہوئے تو کہا میں تجھ سے حدیث بیان کرتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکروہ رکھتے تھے یا منع کرتے تھے خذف سے اور پھر میں دیکھتا ہوں تو خذف کئے جاتا ہے اب میں تجھ سے بات نہ کروں گا۔

تشریح ۞ نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس حدیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ بدعتی اور فاسقوں کی ملاقات ترک کرنی چاہئے اسی طرح ان لوگوں کی جو جان بوجھ کر حدیث پر عمل نہ کریں اور ایسے لوگوں کی ترک ملاقات ہمیشہ کیلئے درست ہے اور وہ جو تین دن سے زیادہ ترک منع ہے وہ جب ہے کہ اپنے حظ نفس یا دنیاوی امور کیلئے ترک کرے لیکن اہل بدعت سے تو ہمیشہ ترک ملاقات چاہئے اور اس حدیث کی موید اور حدیثیں ہیں جیسے حدیث کعب بن مالک وغیرہ کی انتہی۔ مترجم کہتا ہے کہ حدیث پر عمل نہ کرنا اور اپنی خواہش نفس پر اصرار کرنا ایسا بڑا گناہ ہے کہ ایسے شخص سے ہمیشہ کیلئے ترک ملاقات جائز ہے اور داخل ہیں اس میں وہ لوگ جو حدیث صحیح کو کسی مجتہد یا عالم یا درویش یا پیر یا مرشد کے قول یا فعل کے خلاف میں واجب العمل نہ جانیں بلکہ ان کا گناہ سخت ہے اس شخص کے گناہ سے جو صرف شامت نفس سے حدیث پر عمل نہ کر سکے لیکن حدیث پر عمل کرنا اچھا سمجھتا ہے۔

۵۰۵۱: عَنْ كَهْمَسٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ۔

۵۰۵۱: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۰۵۲: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَذْفِ قَالَ ابْنُ جَعْفَرٍ فِيْ حَدِيْثِهٖ وَقَالَ اِنَّهٗ

۵۰۵۲: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

لَا يَنْكَأُ الْعَدُوَّ لَا يَقْتُلُ الصَّيْدَ وَلٰكِنَّهٗ يَكْسِرُ السِّنَّ وَ يَفْقَأُ الْعَيْنَ وَقَالَ ابْنُ مَهْدِيٍّ اِنَّهَا لَا تَنْكَأُ الْعَدُوَّ وَلَمْ يَذْكُرْ تَفْقَأُ الْعَيْنَ ۔

۵۰۵۳: عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ اَنَّ قَرِيْباً لِّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ خَذَفَ قَالَ فَنَهَاهُ وَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْخَذْفِ وَقَالَ اِنَّهَا لَا تَصِيْدُ صَيْدًا وَّلَا تَنْكَأُ عَدُوًّا وَّلٰكِنَّهَا تُكْسِرُ السِّنَّ وَ تَفْقَأُ الْعَيْنَ قَالَ فَعَادَ فَقَالَ اُحَدِّثُكَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْهُ ثُمَّ تَخْذِفُ لَآ اُكَلِّمُكَ اَبَدًا۔

۵۰۵۳: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ عبداللہ بن مغفل کے ایک رشتہ دار نے خذف کیا۔

۵۰۵۴: عَنْ اَيُّوْبَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ۔

۵۰۵۴: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

بَابُ الْاَمْرِ بِاِحْسَانِ الذَّبْحِ وَالْقَتْلِ وَتَحْدِيْدِ الشَّفْرَةِ

باب: ذبح یا قتل اچھی طرح کرنا چاہئے اور چھری کو تیز کر لینا چاہئے

۵۰۵۵: عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ ثِنْتَانِ حَفِظْتُهُمَا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى كَتَبَ الْاِحْسَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ فَاِذَا قَتَلْتُمْ فَاَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ وَاِذَا ذَبَحْتُم فَاَحْسِنُوا الذِّبْحَةَ وَلْيُحِدَّ اَحَدُكُمْ شَفْرَتَهٗ فَلْيُرِحْ ذَبِيْحَتَهٗ۔

۵۰۵۵: شداد بن اوس سے روایت ہے دو باتیں میں نے یاد رکھیں رسول اللہؐ سے۔ آپؐ نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ نے ہر کام میں بھلائی فرض کی ہے جب تم قتل کرو تو اچھی طرح سے قتل کرو اور جب تم ذبح کرو تو اچھی طرح سے ذبح کرو اور چاہئے کہ تم سے جو کوئی ذبح کرنا چاہئے وہ چھری کو تیز کر لیوے اور اپنے جانور کو آرام دیوے'' (اور یہی مستحب ہے کہ چھری جانور کے سامنے تیز نہ کرے اور نہ ایک جانور کو دوسرے جانور کے سامنے ذبح کرے اور نہ ذبح کرنے کیلئے کھینچ کر لے جاوے)۔

۵۰۵۶: عَنْ خَالِدِ الْحَذَّآءِ بِاِسْنَادِ حَدِيْثِ بْنِ عُلَيَّةَ وَمَعْنٰى حَدِيْثِهٖ ۔

۵۰۵۶: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

بَابُ النَّهْيِ عَنْ صَبْرِ الْبَهَآئِمِ

باب: جانوروں کو باندھ کر مارنا منع ہے

٥٠٥٧: عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدِ بْنِ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ جَدِّىْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَّضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ دَارَالْحَكَمِ بْنِ اَيُّوْبَ فَاِذَا قَوْمٌ قَدْ نَصَبُوْا دَجَاجَةً يَرْمُوْنَهَا قَالَ فَقَالَ اَنَسٌ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ تُصْبَرَ الْبَهَآئِمُ۔

۵۰۵۷: ہشام بن زید بن انس بن مالک سے روایت ہے میں اپنے دادا انس بن مالک کے ساتھ حکم بن ایوب کے گھر میں گیا، وہاں کچھ لوگوں نے ایک مرغی کو نشانہ بنایا تھا، اور اس پر تیر مار رہے تھے۔ انس رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع کیا جانوروں کو باندھ کر مارنے سے۔

تشریح ۞ اور یہ ممانعت تحریمی ہے کیوں کہ اس میں جانور کو ایذا ہوتی ہے اور مال تلف ہوتا ہے۔ نووی نے کہا عربی میں اس کو صبر کہتے ہیں یعنی جانور کو باندھ دینا اور وہ زندہ ہو پھر اس کو تیروں وغیرہ سے مارنا۔

٥٠٥٨: عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ۔

۵۰۵۸: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٠٥٩: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَتَّخِذُوْا شَيْئًا فِيْهِ الرُّوْحُ غَرَضًا۔

۵۰۵۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "کسی جاندار کو نشانہ مت بناؤ"۔

٥٠٦٠: عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ۔

۵۰۶۰: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٠٦١: عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ مَرَّا بْنُ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ بِنَفَرٍ قَدْ نَصَبُوْا دَجَاجَةً يَتَرَا مَوْنَهَا فَلَمَّا رَاَوُا ابْنَ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ تَفَرَّقُوْا عَنْهَا فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ مَنْ فَعَلَ هٰذَآ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ مَنْ فَعَلَ هٰذَا۔

۵۰۶۱: حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما گزرے چند لوگوں پر جنہوں نے ایک مرغی کو نشانہ بنایا تھا اس پر تیر چلا رہے تھے، جب ان لوگوں نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ کو دیکھا تو وہاں سے الگ ہو گئے۔ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا یہ کام کس نے کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تو لعنت کی ہے اس پر جو ایسا کام کرے۔

٥٠٦٢: عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ رَّضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ مَرَّا ابْنُ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا بِفِتْيَانٍ مِّنْ قُرَيْشٍ قَدْ نَصَبُوْا طَيْرًا وَّهُمْ يَرْمُوْنَهٗ وَقَدْ جَعَلُوْا لِصَاحِبِ الطَّيْرِ كُلَّ خَاطِئَةٍ مِّنْ نَبْلِهِمْ فَلَمَّا رَاَوُا ابْنَ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

۵۰۶۲: سعید بن جبیر سے روایت ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جو قریش کے چند جوانوں پر گزرے، انہوں نے ایک پرندہ پر نشانہ لگایا تھا اور اس کو تیر مار رہے تھے، اور جس کا پرندہ تھا اس سے یہ ٹھہرایا تھا کہ جو تیر نشانے پر نہ لگے، اس تیر کو وہ لے لیوے، جب ان لوگوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو دیکھا تو الگ ہو گئے۔ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ

تَفَرَّقُوْا فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ مَنْ فَعَلَ هٰذَا لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ فَعَلَ هٰذَا اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ مَنِ اتَّخَذَ شَيْئًا فِيْهِ الرُّوْحُ غَرَضًا۔

عنہما نے کہا لعنت کی اللہ تعالیٰ نے اس پر جو ایسا کام کرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لعنت کی ہے اس شخص پر جو کسی جاندار کو نشانہ بنائے۔

۵۰۶۳: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّقْتَلَ شَيْءٌ مِّنَ الدَّوَآبِّ صَبْرًا۔

۵۰۶۳: جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی جانور کو باندھ کر مارنے سے۔

كِتَابُ الْاَضَاحِیْ

کتاب قربانیوں کے بیان میں

بَابُ وَقْتِهَا

باب: قربانی کا وقت کیا ہے

٥٠٦٤ : عَنْ جُنْدُبِ بْنِ سُفْيَانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ شَهِدْتُّ الْاَضْحٰى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَعْدُ اَنْ صَلّٰى وَفَرَغَ مِنْ صَلٰوتِهٖ وَسَلَّمَ فَاِذَا هُوَ يَرٰى لَحْمَ اَضَاحِيَّ قَدْذُبِحَتْ قَبْلَ اَنْ يَّفْرُغَ مِنْ صَلٰوتِهٖ فَقَالَ مَنْ كَانَ ذَبَحَ اُضْحِيَّتَهٗ قَبْلَ اَنْ يُّصَلِّيَ اَوْ نُصَلِّيَ فَلْيَذْبَحْ مَكَانَهَآ اُخْرٰى وَمَنْ كَانَ لَمْ يَذْبَحْ فَلْيَذْبَحْ بِاسْمِ اللّٰهِ۔

۵۰۶۴: جندب بن سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ میں عیدالاضحیٰ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ موجود تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابھی نماز نہیں پڑھی تھی اور نماز سے فارغ نہیں ہوئے تھے اور سلام نہیں کیا تھا کہ دیکھا قربانیوں کا گوشت اور وہ ذبح ہو چکی تھیں، نماز سے فارغ ہونے کے اول ہی۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''جس شخص نے قربانی کاٹی اپنی نماز سے پہلے ہی یا ہماری نماز سے پہلے'' (یہ شک ہے راوی کا) ''وہ دوسری قربانی کرے (کیونکہ پہلے قربانی درست نہیں ہوئی) اور جس نے نہیں کاٹی وہ اللہ تعالیٰ کا نام لے کر کاٹے''۔

تشریح: نوویؒ نے کہا علماء نے اختلاف کیا ہے کہ مالدار پر قربانی واجب ہے یا نہیں۔ جمہور علماء کے نزدیک قربانی سنت ہے اگر ترک کرے گا تو گناہ گار نہ ہوگا نہ قضا لازم ہوگی۔ اور یہی مذہب ہے مالک اور احمد اور ابو یوسف اسحٰق اور ابو ثور اور مزنی اور داؤد وغیرہم اور ربیعہ اور اوزاعی اور ابو حنیفہ اور لیث کے نزدیک مالدار پر قربانی واجب ہے۔ اور نخعی نے کہا مالدار پر واجب ہے بشرطیکہ وہ منیٰ میں حاجی نہ ہو اور محمد بن حسن نے کہا شہر والوں پر واجب ہے اور وقت قربانی کا یہ ہے کہ امام کے ساتھ نماز پڑھنے کے بعد قربانی کرے۔ اور اجماع ہے اس پر کہ طلوع فجر سے پہلے دسویں تاریخ کی قربانی کرنا درست نہیں ہے۔ اور اختلاف ہے اس کے بعد میں تو شافعی اور ابو داؤد اور ابن منذر وغیرہ کا یہ مذہب ہے کہ جب آفتاب نکلا دسویں تاریخ اور اتنا وقت گزر گیا کہ عید کی نماز اور دو خطبے جتنی دیر میں ہوتے ہیں تو قربانی کا وقت آ گیا اب اگر قربانی کرے گا تو کافی ہے گو امام کے ساتھ عید کی نماز پڑھے یا عید کی نماز ہی نہ پڑھے خواہ شہر والا ہو یا دیہاتی یا مسافر خواہ امام نے اپنی قربانی اس وقت تک کاٹی ہو یا نہ کاٹی ہو۔ اور عطاء اور ابو حنیفہ نے کہا کہ گاؤں اور جنگل والوں کیلئے قربانی کا وقت دسویں تاریخ کی صبح صادق کے بعد ہو جاتا ہے اور شہر والوں کیلئے جب تک امام نماز اور خطبہ سے فارغ نہ ہو اس وقت تک نہیں ہوتا تو اس سے پہلے قربانی درست نہ ہوگی اور امام مالک نے کہا جب تک امام نماز اور خطبہ اور قربانی کے ذبح سے فارغ نہ ہو تو اس وقت تک قربانی درست نہ ہوگی اور امام احمد نے کہا کہ امام کی نماز سے پہلے درست نہیں اور امام کی نماز کے بعد درست ہے گو ابھی اس نے قربانی نہ کی ہو اور دیہاتی اور شہری ان کے نزدیک برابر ہیں۔ اور ثوریؒ نے کہا کہ امام جب تک خطبہ سے فارغ نہ ہو اس وقت تک درست نہیں ہے اور ربیعہ نے کہا جہاں امام نہیں ہے وہاں آفتاب نکلنے سے پہلے قربانی درست نہیں ہے اور اس کے بعد درست ہے اب اخیر وقت قربانی کا تیرہویں کی شام تک ہے۔ اور یہی قول ہے شافعیؒ کا اور ابو حنیفہؒ اور مالکؒ اور احمدؒ کے نزدیک بارہویں کی شام تک اور رات کو بھی قربانی درست ہے لیکن مکروہ ہے اور مالک کے نزدیک درست نہیں ہے۔ انتھیٰ مختصراً۔

۵۰۶۵ : عَنْ جُنْدُبِ بْنِ سُفْيَانَ قَالَ شَهِدْتُّ الْاَضْحٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَلَمَّا قَضٰى صَلٰوتَهٗ بِالنَّاسِ نَظَرَ اِلٰى غَنَمٍ قَدْ ذُبِحَتْ فَقَالَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَلْيَذْبَحْ شَاةً مَّكَانَهَا وَمَنْ لَّمْ يَكُنْ ذَبَحَ فَلْيَذْ بَحْ عَلَى اسْمِ اللّٰهِ۔

۵۰۶۵: جندب بن سفیان سے روایت ہے میں عیدالاضحیٰ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھا، جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز پڑھ چکے تو بکریوں کو دیکھا وہ کٹ گئیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”جس نے نماز سے پہلے ذبح کیا وہ دوسری بکری ذبح کرے اور جس نے ذبح نہیں کیا ہے وہ اللہ کا نام لے کر ذبح کرے“

۵۰۶۶ : عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَا عَلَى اسْمِ اللّٰهِ كَحَدِيْثِ اَبِى الْاَحْوَصِ۔

۵۰۶۶: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۰۶۷ : عَنْ جُنْدُبِ الْبَجَلِيِّ قَالَ شَهِدْتُّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ صَلّٰى يَوْمَ اَضْحٰى ثُمَّ خَطَبَ فَقَالَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ اَنْ يُّصَلِّيَ فَلْيُعِدْ مَكَانَهَا وَمَنْ لَّمْ يَكُنْ ذَبَحَ فَلْيَذْبَحْ بِاسْمِ اللّٰهِ۔

۵۰۶۷: جندب بجلی سے روایت ہے میں عیدالاضحیٰ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس موجود تھا، عیدالاضحیٰ کے دن، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز پڑھی پھر خطبہ پڑھا پھر فرمایا ”جس نے نماز سے پہلے قربانی کی ہو وہ دوبارہ پھر کرے اور جس نے نہیں کی وہ اللہ تعالیٰ کے نام پر کاٹے“۔

۵۰۶۸ : عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ۔

۵۰۶۸: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۵۰۶۹ : عَنِ الْبَرَآءِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ ضَحّٰى خَالِيْ اَبُوْبُرْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ شَاةُ لَحْمٍ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ عِنْدِيْ جَذَعَةً مِنَ الْمَعْزِ فَقَالَ ضَحِّ بِهَا وَلَا تَصْلُحُ لِغَيْرِكَ ثُمَّ قَالَ مَنْ ضَحّٰى قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَاِنَّمَا ذَبَحَ لِنَفْسِهٖ وَمَنْ ذَبَحَ بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَقَدْ تَمَّ نُسُكُهٗ وَاَصَابَ سُنَّةَ الْمُسْلِمِيْنَ۔

۵۰۶۹: براء سے روایت ہے میرے ماموں ابو بردہ نے نماز سے پہلے قربانی کی۔ رسول اللہؐ نے فرمایا ”یہ تو گوشت کی بکری ہوئی“ (یعنی قربانی کا ثواب نہیں ہے)۔ ابو بردہ نے کہا یا رسول اللہؐ میرے پاس ایک چھ مہینہ کا بچہ ہے بکری کا۔ آپؐ نے فرمایا اسی کی قربانی کر اور تیرے سوا اور کسی کیلئے یہ درست نہیں (بلکہ بکری ایک برس یا زیادہ کی ضروری ہے) پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص نماز سے پہلے قربانی کرے اس نے اپنی ذات کیلئے کاٹا (یعنی گوشت کھانے کیلئے قربانی کا ثواب نہیں ملتا) اور جو شخص نماز کے بعد ذبح کرے اس کی قربانی پوری ہوئی اور وہ پا گیا مسلمانوں کی سنت کو۔

۵۰۷۰ : عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ خَالَهٗ اَبَابُرْدَةَ ابْنَ نِيَارٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ ذَبَحَ قَبْلَ اَنْ يَّذْبَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ هٰذَا يَوْمٌ اِللَّحْمُ فِيْهِ مَكْرُوْهٌ وَاِنِّيْ عَجَّلْتُ نَسِيْكَتِيْ لِاُطْعِمَ اَهْلِيْ وَجِيْرَانِيْ وَاَهْلَ دَارِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعِدْ نُسُكًا فَقَالَ يَا

۵۰۷۰: براء بن عازب سے روایت ہے، ان کے ماموں ابو بردہ بن نیاز نے رسول اللہؐ کے قربانی کرنے سے پہلے قربانی کر لی تو کہنے لگا یا رسول اللہؐ یہ وہ دن ہے جس میں گوشت کی خواہش رکھنا برا ہے (یعنی قربانی نہ کرنا اور بال بچوں کے دل میں گوشت کی خواہش باقی رکھنا اس دن برا ہے اور بعض نسخوں میں مکروہ کے بدلے مقروم ہے تو ترجمہ یہ ہوگا یہ وہ دن ہے جس میں گوشت کی طلب ہوتی ہے) اور میں نے اپنی قربانی جلد کی تا کہ کھلاؤں میں اپنے بال بچوں اور ہمسایوں کے گھر والوں کو رسول اللہؐ نے فرمایا۔ پھر قربانی

رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ عِنْدِيْ عِنَاقُ لَبَنٍ هِيَ خَيْرٌ مِّنْ شَاتَيْ لَحْمٍ فَقَالَ هِيَ خَيْرُ نَسِيْكَتَيْكَ وَلَاتَجْزِيْ جَذْعَةٌ عَنْ اَحَدٍ بَعْدَكَ۔

کر۔ وہ بولا یا رسول اللہ میرے پاس ایک دودھ والی مسن بکری ہے (ایک برس سے کم عمر کی اس کو عربی میں عناق کہتے ہیں) اور وہ میرے نزدیک گوشت کی دو بکریوں سے بہتر ہے۔ آپؐ نے فرمایا ''یہ بہتر ہے تیری دونوں قربانیوں میں'' (اگرچہ پہلی قربانی نہ تھی مگر چونکہ ابو بردہ نے اس کو نیت خیر سے کاٹا تھا اس وجہ سے اس میں بھی ثواب ہوا) اور اب تیرے بعد ایک برس سے کم کی بکری کسی کیلئے درست نہ ہوگی (البتہ بھیڑ درست ہے)۔

۵۰۷۱ : عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَالَ لَا يَذْبَحَنَّ اَحَدٌ حَتّٰى يُصَلِّيَ قَالَ فَقَالَ خَالِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ هٰذَا يَوْمٌ اِللَّحْمُ فِيْهِ مَكْرُوْهٌ ثُمَّ ذَكَرَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ هُشَيْمٍ۔

۵۰۷۱: براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن عازب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم کو خطبہ سنایا یوم النحر کو تو فرمایا ''کوئی قربانی نہ کرے نماز سے پہلے'' میرے ماموں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ وہ دن ہے جس میں گوشت کی خواہش باقی رکھنا برا ہے۔ پھر بیان کیا اسی طرح جیسے اوپر گزرا۔

۵۰۷۲ : عَنِ الْبَرَآءِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى صَلٰوتَنَا وَوَجَّهَ قِبْلَتَنَا وَنَسَكَ نُسُكَنَا فَلَا يَذْبَحْ حَتّٰى نُصَلِّيَ فَقَالَ خَالِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ نَسَكْتُ عَنِ ابْنٍ لِّيْ فَقَالَ ذَاكَ شَيْءٌ عَجَّلْتَهٗ لِاَهْلِكَ قَالَ اِنَّ عِنْدِيْ شَاةً خَيْرٌ مِّنْ شَاتَيْنِ فَقَالَ ضَحِّ بِهَا فَاِنَّهَا خَيْرُ نَسِيْكَةٍ۔

۵۰۷۲: براءؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جو شخص ہماری طرح نماز پڑھے اور ہمارے قبلے کی طرف منہ کرے اور ہماری طرح قربانی کرے (یعنی مسلمان ہو) وہ قربانی نہ کرے جب تک نماز نہ پڑھ لیں'' میرے ماموں نے کہا یا رسول اللہؐ میں تو اپنے بیٹے کی طرف سے قربانی کر چکا۔ آپؐ نے فرمایا ''اس میں تو نے جلدی کی اپنے گھر والوں کیلئے'' اس نے رسول اللہؐ سے کہا میرے پاس ایک بکری ہے جو دو بکریوں سے بہتر ہے (نوویؒ نے کہا اس سے معلوم ہوا کہ قربانی میں گوشت کی کثرت افضل نہیں ہے بلکہ گوشت کی عمدگی تو ایک فربہ بکری دو دبلی بکریوں سے بہتر ہے) آپؐ نے فرمایا قربانی کر اس کی وہ تیری دونوں قربانیوں میں سے بہتر ہے۔

۵۰۷۳ : عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَوَّلَ مَانَبْدَأُ بِهٖ فِيْ يَوْمِنَا هٰذَا نُصَلِّيْ ثُمَّ نَرْجِعُ فَنَنْحَرُ فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَدْ اَصَابَ سُنَّتَنَا وَمَنْ ذَبَحَ فَاِنَّمَا هُوَ لَحْمٌ قَدَّمَهٗ لِاَهْلِهٖ لَيْسَ مِنَ النُّسُكِ فِيْ شَيْءٍ فَكَانَ اَبُوْبُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَدْذَبَحَ فَقَالَ عِنْدِيْ جَذْعَةٌ خَيْرٌ

۵۰۷۳: براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن عازب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''سب سے پہلے جو کام ہم اس دن کرتے ہیں وہ یہ کہ نماز پڑھتے ہیں (عید کی پھر گھر کو) لوٹ کر قربانی کرتے ہیں تو جو کوئی ایسا کرے وہ ہمارے طریقہ پر چلا اور جو (نماز سے پہلے) ذبح کرے تو وہ گوشت ہے جس کو اس نے تیار کیا اپنے گھر والوں کیلئے قربانی نہ ہوگی'' اور ابو بردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن نیاز نے ذبح کر لیا تھا پھر بولا کہ میرے پاس ایک جذعہ ہے (ایک برس سے کم کا) جو بہتر ہے مسنہ سے (ایک برس سے

مِّنْ مُّسِنَّةٍ فَقَالَ اَذْبَحْهَا وَلَنْ تَجْزِیَ عَنْ اَحَدٍ بَعْدَكَ۔

زیادہ عمر کا) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تو ذبح کر اس کو اور تیرے بعد اور کسی کو درست نہیں۔

٥٠٧٤ : عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ۔

۵۰۷۴: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٠٧٥ : عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِهِمْ۔

۵۰۷۵: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٠٧٦ : عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ يَوْمِ نَحْرٍ فَقَالَ لَا يُضَحِّيَنَّ اَحَدٌ حَتّٰی يُصَلِّیَ قَالَ رَجُلٌ عِنْدِیْ عَنَاقُ لَبَنٍ هِیَ خَيْرٌ مِّنْ شَاتَیْ لَحْمٍ قَالَ فَضَحِّ بِهَا وَلَا تَجْزِیْ جَذَعَةٌ عَنْ اَحَدٍ بَعْدَكَ۔

۵۰۷۶: براء بن عازبؓ سے روایت ہے رسول اللہؐ نے ہم کو خطبہ سنایا۔ یوم النحر کو تو فرمایا ''نماز سے پہلے کوئی قربانی نہ کرے'' ایک شخص بولا۔ میرے پاس ایک دودھ والی (یعنی کمسن ابھی دودھ پیتی تھی) ایک برس سے کم کی بکری ہے جو گوشت کی دو بکریوں سے بہتر ہے۔ آپؐ نے فرمایا اسی کی قربانی کر اور تیرے بعد پھر کسی کو جذعہ کی قربانی درست نہ ہوگی (یعنی بکری کا جذعہ)۔

٥٠٧٧ : عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ ذَبَحَ اَبُوْبُرْدَةَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ اَبْدِلْهَا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَيْسَ عِنْدِیْ اِلَّا جَذَعَةٌ قَالَ شُعْبَةُ وَاَظُنُّهٗ قَالَ وَهِیَ خَيْرٌ مِّنْ مُّسِنَّةٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِجْعَلْهَا مَكَانَهَا وَلَنْ تَجْزِیَ عَنْ اَحَدٍ بَعْدَكَ۔

۵۰۷۷: براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ابو بردہ نے نماز سے پہلے ذبح کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''اس کے بدل دوسری قربانی کر'' - وہ بولا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے پاس تو جذعہ کے سوا اور کچھ نہیں شعبہ نے کہا میں سمجھتا ہوں اس نے یہ بھی کہا کہ وہ جذعہ مسنہ سے بہتر ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اچھا اسی کو ذبح کر اور تیرے بعد کسی کو کافی نہ ہوگا۔

٥٠٧٨ : عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرِ الشَّكَّ فِیْ قَوْلِهٖ هِیَ خَيْرٌ مِّنْ مُّسِنَّةٍ۔

۵۰۷۸: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٠٧٩ : عَنْ اَنَسٍ رَّضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرَ مَنْ كَانَ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَلْيُعِدْ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا يَوْمٌ يُشْتَهٰی فِيْهِ اللَّحْمُ وَذَكَرَهَنَةً مِنْ جِيْرَانِهٖ كَاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَّقَهٗ قَالَ وَعِنْدِیْ جَذَعَةٌ هِیَ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ شَاتَیْ لَحْمٍ اَفَاَذْبَحُهَا

۵۰۷۹: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (دسویں تاریخ) یوم النحر کو فرمایا۔ ''جس نے میری نماز سے پہلے ذبح کیا ہو وہ دوبارہ ذبح کرے'' ایک شخص بولا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ وہ دن ہے جس میں گوشت کی خواہش ہوتی ہے اور اپنے ہمسایوں کی محتاجی کا حال بیان کیا۔ شاید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو سچا کہا، پھر وہ شخص بولا میرے پاس ایک بکری ہے ایک برس سے کم کی (یعنی جذعہ) جو گوشت کی دو بکریوں سے زیادہ مجھ کو پسند ہے کیا میں اس کو

قَالَ فَرَخَّصَ لَهٗ فَقَالَ لَا اَدْرِیْ اَبَلَغَتْ رُخْصَتَهٗ مَنْ سِوَاهُ اَمْ لَا وَانْكَفَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى كَبْشَيْنِ فَذَبَحَهُمَا فَقَامَ النَّاسُ اِلٰى غُنَيْمَةٍ فَتَوَزَّعُوْهَا اَوْ قَالَ فَتَجَزَّعُوْهَا اَوْ قَالَ فَتَجَزَّعُوْهَا۔

ذبح کروں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو اجازت دی۔ راوی نے کہا اب نہیں معلوم کہ یہ اجازت اوروں کو بھی ہوئی یا نہیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جھکے دو مینڈھوں پر ان کو ذبح کیا (اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اپنے ہاتھ سے قربانی کرنا افضل ہے) پھر لوگ کھڑے ہوئے اور بکریوں کو بانٹ لیا۔

۵۰۸۰ : عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَّضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى ثُمَّ خَطَبَ فَاَمَرَ مَنْ كَانَ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ اَنْ يُّعِيْدَ ذِبْحًا ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ ابْنِ عُلَيَّةَ۔

۵۰۸۰: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۰۸۱ : عَنْ اَنَسٍ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ اَضْحٰى قَالَ فَوَجَدَ رِيْحَ لَحْمٍ فَنَهَاهُمْ اَنْ يَّذْبَحُوْا قَالَ مَنْ كَانَ ضَحّٰى فَلْيُعِدْ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِهِمَا۔

۵۰۸۱: انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم کو خطبہ سنایا عید الاضحیٰ کے روز پھر گوشت کی بو پائی اور منع کیا ان کو ذبح کرنے سے (نماز سے پہلے) اور فرمایا "جو ذبح کر چکا ہو وہ پھر ذبح کرے" پھر بیان کیا حدیث کو اسی طرح جیسے اوپر گزری۔

بَابُ سِنِّ الْاُضْحِيَةِ

باب: قربانی کی عمر کا بیان

۵۰۸۲ : عَنْ جَابِرٍ رَّضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَذْبَحُوْا اِلَّا مُسِنَّةً اِلَّا اَنْ يُّعْسَرَ عَلَيْكُمْ فَتَذْبَحُوْا جَذَعَةً مِّنَ الضَّانِ۔

۵۰۸۲: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "مت ذبح کرو قربانی میں مگر مسنہ (جو ایک برس کا ہو کر دوسرے میں لگا ہو) البتہ جب تم کو ایسا جانور نہ ملے تو دنبہ کا جذعہ کرو" (جو چھ مہینہ کا ہو کر ساتویں میں لگا ہو)۔

تشریح ❁ نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس سے معلوم ہوا کہ دنبہ کے سوا اور جانور کا جذعہ درست نہیں اور اس پر اجماع ہے۔ مگر اوزاعی سے یہ منقول ہے کہ ہر جانور کا جذعہ درست ہے، اور دنبہ کا جذعہ ہمارے اور اکثر علماء کے نزدیک درست ہے اور ابن عمر اور زہری کے نزدیک درست نہیں ہے۔ اور جمہور کا مذہب یہ ہے کہ سوا اونٹ اور گائے اور بکری کے اور کسی جانور کی قربانی درست نہیں۔ اور حسن سے منقول ہے کہ نیل گائے بھی سات آدمیوں کی طرف سے اور ہرن ایک آدمی کی طرف سے درست ہے اور دنبہ کا جذعہ وہ ہے جو ایک برس کا ہو اور بعض نے کہا چھ مہینے کا اور بعض نے کہا سات کا اور بعض نے کہا آٹھ کا اور بعض نے کہا دس کا اور افضل قربانی کیلئے ہمارے نزدیک اونٹ ہے پھر گائے بیل پھر دنبہ بھیڑ پھر بکری اور مالک کے نزدیک بکری افضل ہے اور بہتر یہ ہے کہ قربانی کا جانور موٹا تندرست عمدہ ہو۔ انتہی مختصراً۔

۵۰۸۳ : عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ صَلّٰى بِنَا النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ

۵۰۸۳: جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز پڑھی یوم النحر کو مدینہ میں تو کئی آدمیوں نے آتے ہی قربانی کر لی اور یہ

بِالْمَدِيْنَةِ فَتَقَدَّمَ رِجَالٌ فَنَحَرُوْا وَظَنُّوْا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ نَحَرَ فَاَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ نَحَرَ قَبْلَه اَنْ يُّعِيْدَ بِنَحْرٍ اٰخَرَ وَلَا يَنْحَرُوْا حَتّٰى يَنْحَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

سمجھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی قربانی کر لی۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا کہ جس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے قربانی کر لی ہو وہ دوبارہ قربانی کرے اور جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قربانی نہ کریں (اس سے امام مالک کا مذہب ثابت ہوتا ہے کہ جب تک امام قربانی نہ کرے لوگ بھی نہ کریں)۔

٥٠٨٤ : عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطَاهُ غَنَمًا يَقْسِمُهَا عَلٰى اَصْحَابِهٖ ضَحَايَا فَبَقِيَ عَتُوْدٌ فَذَكَرَهٗ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ضَحِّ بِهٖ اَنْتَ قَالَ قُتَيْبَةُ عَلٰى صَحَابَتِهٖ۔

۵۰۸۴: عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو بکریاں دیں اپنے ساتھیوں کو بانٹنے کیلئے، قربانی کیلئے، پھر ایک برس کا بچہ بچ رہا۔ بکری کا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیان کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اسی کی قربانی کر۔

٥٠٨٥ : عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْنَا ضِحَايَا فَاَصَابَنِيْ جَذَعٌ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهٗ اَصَابَنِيْ جَذَعٌ فَقَالَ ضَحِّ بِهَا۔

۵۰۸۵: عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم کو قربانی کی بکریاں بانٹیں تو میرے حصہ میں ایک جذعہ آیا (ایک برس کا بچہ) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے حصہ میں ایک جذعہ آیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اسی کی قربانی کر۔

٥٠٨٦ : عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسَمَ ضَحَايَا بَيْنَ اَصْحَابِهٖ بِمِثْلِ مَعْنَاهُ۔

۵۰۸۶: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ الضَّحِيَّةِ وَذَبْحِهَا مُبَاشَرَةً بِلَا تَوْكِيْلٍ وَالتَّسْمِيَةِ وَالتَّكْبِيْرِ

باب: قربانی اپنے ہاتھ سے کرنا مستحب ہے اسی طرح بسم اللہ واللہ اکبر کہنا

٥٠٨٧ : عَنْ اَنَسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ ضَحَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشَيْنِ اَمْلَحَيْنِ اَقْرَنَيْنِ ذَبَحَهُمَا بِيَدِهٖ وَسَمّٰى وَكَبَّرَ وَوَضَعَ رِجْلَهٗ عَلٰى صِفَاحِهِمَا۔

۵۰۸۷: حضرت انس سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے قربانی کی دو مینڈھوں کی جو سفید تھے یا سفید اور سیاہ سینگ دار، آپ ﷺ نے ذبح کیا، ان دونوں کو اپنے ہاتھ سے اور بسم اللہ کہی اور تکبیر کہی اور پاؤں رکھا ان کی گردن پر کاٹتے وقت تاکہ جانور اپنا سر نہ ہلا سکے اور تکلیف نہ پاوے۔

تشریح ۞ نوویؒ نے کہا: اجماع ہے اہل اسلام کا کہ قربانی میں بے سینگ جانور جس کا سینگ اگا ہی نہ ہو درست ہے اور جس کا سینگ ٹوٹ گیا اس میں اختلاف ہے تو شافعی اور ابوحنیفہ اور جمہور علماء کے نزدیک درست ہے اور اجماع ہے کہ بیمار اور دبلے اور لنگڑے اور کانے جانور کی قربانی درست نہیں اور ایسا ہی اندھے یا گنجے کی اور ہمارے اصحاب نے کہا کہ افضل رنگ قربانی میں سفید ہے پھر زرد پھر خاکی پھر چیت کبلا پھر کالا اور

مستحب ہے اپنے ہاتھ سے قربانی کرنا اور جائز ہے کسی اور کو وکیل کرنا عذر سے اس حالت میں مستحب ہے کہ ذبح کے وقت خود بھی موجود رہے اور اگر وکیل کرے یہودی یا نصرانی کو تو مکروہ ہے اور جائز ہے وکیل کرنا لڑکے یا حائضہ عورت کو انتہی مختصراً۔

۵۰۸۸ : عَنْ اَنَسٍ قَالَ ضَحّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِكَبْشَيْنِ اَمْلَحَيْنِ اَقْرَنَيْنِ قَالَ فَرَاَيْتُهٗ يَذْبَحُهُمَا بِيَدِهٖ قَالَ وَرَاَيْتُهٗ وَاضِعًا قَدَمَهٗ عَلٰى صِفَاحِهِمَا قَالَ وَسَمّٰى وَكَبَّرَ۔

۵۰۸۸: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۵۰۸۹ : عَنْ اَنَسٍ رَّضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ ضَحّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ قَالَ قُلْتُ اَنْتَ سَمِعْتَهٗ مِنْ اَنَسٍ قَالَ نَعَمْ۔

۵۰۸۹: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا ہے۔ اس میں یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کاٹتے وقت بسم اللہ واللہ اکبر کہا۔

۵۰۹۰ : عَنْ اَنَسٍ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ وَيَقُوْلُ بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ۔

۵۰۹۰: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا ہے۔ اس میں یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کاٹتے وقت بسم اللہ واللہ اکبر کہا۔

۵۰۹۱ : عَنْ عَآئِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَآ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِكَبْشٍ اَقْرَنَ يَطَاُ فِىْ سَوَادٍ وَّيَبْرُكُ فِىْ سَوَادٍ وَّيَنْظُرُ فِىْ سَوَادٍ فَاُتِىَ بِهٖ لِيُضَحِّىَ بِهٖ قَالَ لَهَا يَا عَائِشَةُ هَلُمِّى الْمُدْيَةَ ثُمَّ قَالَ اشْحَذِيْهَا بِحَجَرٍ فَفَعَلَتْ ثُمَّ اَخَذَهَا وَاَخَذَ الْكَبْشَ فَاَضْجَعَهٗ ثُمَّ ذَبَحَهٗ ثُمَّ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّمِنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ ثُمَّ ضَحّٰى بِهٖ۔

۵۰۹۱: ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہؐ نے حکم دیا ایک مینڈھا سینگ دار لانے کا جو چلتا ہو سیاہی میں اور بیٹھتا ہو سیاہی میں اور دیکھتا ہو سیاہی میں (یعنی پاؤں اور پیٹ اور آنکھوں کے گرد سیاہ ہو) پھر لایا گیا ایک ایسا مینڈھا قربانی کیلئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ چھری لا۔ پھر فرمایا تیز کر لے اس کو پتھر سے میں نے تیز کر دی۔ پھر آپ ﷺ نے چھری لی اور مینڈھے کو پکڑا اس کو لٹایا پھر اس کو ذبح کیا۔ پھر فرمایا۔ ''بسم اللہ یا اللہ قبول کر محمد ﷺ کی طرف سے اور محمد ﷺ کی آل کی طرف سے اور محمد ﷺ کی امت کی طرف سے پھر قربانی کی اس کی''۔

تشریح ❀ نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اجماع ہے اس پر کہ جانور کو بائیں کروٹ پر لٹا دے تاکہ ذبح کرنے والے کو آسانی ہووے چھری داہنے ہاتھ میں پکڑے اور بائیں ہاتھ سے اس کا سر تھامے اور اس حدیث سے یہ نکلا کہ ایک ہی جانور ایک ہی آدمی اور اس کے گھر والوں کی طرف سے کافی ہے اور سب کو ثواب ملے گا ہمارا اور جمہور علماء کا یہی مذہب ہے اور ثوریؒ اور ابوحنیفہ نے اس کو مکروہ کہا، اور طحاوی نے کہا ہے کہ یہ حدیث منسوخ ہے یا مخصوص اور علماء نے کہا کہ طحاوی کا قول غلط ہے کیونکہ نسخ اور تخصص صرف دعویٰ سے نہیں ہوسکتی۔ انتہیٰ۔

بَابُ جَوَازِ الذَّبْحِ بِكُلِّ مَا اَنْهَرَ الدَّمَ اِلَّا السِّنَّ وَالظُّفُرَ وَسَآئِرَ الْعِظَامِ

باب: ذبح ہر چیز سے درست ہے جو خون بہائے سوا دانت اور ناخن اور ہڈی کے

۵۰۹۲ : عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ رَّضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا لَا قُوْا الْعَدُوِّ غَدًا وَّلَیْسَتْ مَعَنَا مُدًی قَالَ اَعْجِلْ اَوْ اَرْنِیْ مَآ اَنْهَرَالدَّمَ وَذُکِرَاسْمُ اللّٰهِ فَکُلْ لَیْسَ السِّنَّ وَالظُّفُرَوَسَاُحَدِّثُكَ اَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ وَاَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَی الْحَبْشَةِ قَالَ وَاَصَبْنَا نَهْبَ اِبِلٍ وَّغَنَمٍ فَنَدَّ مِنْهَا بَعِیْرٌ فَرَمَاهُ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِهٰذِهِ الْاِبِلِ اَوَا بِدَکَاَوَا بِدِ الْوَحْشِ فَاِذَا غَلَبَکُمْ مِنْهَا شَیْءٌ فَاصْنَعُوْا بِهٖ هٰکَذَا۔

۵۰۹۲: رافع بن خدیج سے روایت ہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم کل دشمن سے بھڑنے والے ہیں اور ہمارے پاس چھریاں نہیں ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جلدی کر یا ہوشیاری کر جو خون بہاوے اور اللہ کا نام لیا جائے اس کو کھا سوا دانت اور ناخن کے اور میں تجھ سے کہوں گا اس کی وجہ یہ ہے کہ دانت ہڈی ہے اور ناخن حبشیوں کی چھریاں ہیں۔ راوی نے کہا ہم کو لوٹ میں ملے اونٹ اور بکری پھر ان میں سے ایک اونٹ بگڑ گیا ایک شخص نے اس کو تیر سے مارا وہ ٹھہر گیا تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ ان اونٹوں میں بھی بعض بگڑ جاتے ہیں اور بھاگ نکلتے ہیں۔ جیسے جنگلی جانور بھاگتے ہیں پھر جب کوئی جانور ایسا ہو جاوے تو اس کے ساتھ یہی کرو۔

تشریح ۞ یعنی تیز برچھی وغیرہ سے اس کو مارا تو اللہ تعالیٰ کا نام لے کر اگر وہ اس زخم سے مر جائے تو اس کو کھا لو وہ حلال ہے اور جو نہ مرے تو ذبح کر ڈالو جمہور علماء کا یہی مذہب ہے اور یہی صحیح ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ناخن اور دانت اور ہڈی سے ذبح کرنا درست نہیں باقی ہر تیز چیز سے جیسے تلوار، چھری، نیزہ، پتھر، لکڑی، کانچ، نرکل، ٹھیکری، تانبہ وغیرہ سے درست ہے اگر دھاردار ہوں اور ابوحنیفہ کے نزدیک جو دانت بدن سے جدا ہو گیا ہو اسی طرح جو ہڈی جدا ہو گئی ہو اس سے ذبح کرنا درست ہے اور مالک کے نزدیک ہڈی سے درست ہے اور یہ دونوں مذہب باطل ہیں اور خلاف ہیں سنت کے۔ (نووی مختصراً)

۵۰۹۳ : عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ رَّضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ کُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِذِی الْحُلَیْفَةِ مِنْ تِهَامَةَ فَاَصَبْنَا غَنَمًا وَّاِبِلًا فَعَجِلَ الْقَوْمُ فَاَغْلَوْا بِهَا الْقُدُوْرَ فَاَمَرَ بِهَا فَکُفِئَتْ ثُمَّ عَدَلَ عَشْرًا مِّنَ الْغَنَمِ بِجَزُوْرٍ وَذَکَرَ بَاقِیَ الْحَدِیْثِ کَنَحْوِ حَدِیْثِ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ۔

۵۰۹۳: رافع بن خدیج سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے ذوالحلیفہ میں جو تہامہ میں ہے (یہ ذوالحلیفہ دوسرا ایک مقام ہے حاذہ اور ذات عرق کے بیچ میں، اور وہ ذوالحلیفہ نہیں ہے جو اہل مدینہ کا میقات ہے) وہاں ہم کو بکری اور اونٹ ملے۔ لوگوں نے جلدی کر کے ان کو جوش دیا ہانڈیوں میں (یعنی ان کے گوشت کاٹ کر) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا ''وہ سب ہانڈیاں اوندھائی گئیں'' پھر دس بکریاں ایک اونٹ کے برابر رکھیں اور بیان کیا حدیث کو اسی طرح۔

تشریح ۞ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہانڈیوں کو اوندھا کر دیا کیونکہ غنیمت کا مال تقسیم سے پہلے استعمال کرنا درست نہیں ہے جب دارالسلام میں پہنچ جاوے اور دارالحرب میں ضرورت سے کھانے کی چیز کا استعمال درست ہے۔

۵۰۹۴ : عَنْ عَبَایَةَ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعِ ابْنِ خَدِیْجٍ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا لَا قُوْا الْعَدُوِّ غَدًا وَّلَیْسَ مَعَنَا مُدًی فَنُذَکِّیْ بِاللِّیْطِ

۵۰۹۴: رافع بن خدیج سے روایت ہے۔ ہم نے کہا یا رسول اللہ ہم کل دشمن سے ملنے والے ہیں اور ہمارے پاس چھریاں نہیں ہیں تو ہم ذبح کریں نرکل کے چھلکوں سے۔ پھر بیان کیا حدیث کو قصہ سمیت اور کہا کہ ایک اونٹ ہم

وَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِقِصَّتِهٖ قَالَ فَنَدَّ عَلَيْنَا بَعِيْرٌ مِّنْهَا فَرَمَيْنَاهُ بِالنَّبْلِ وَهَصْنَاهُ۔

میں کا بھڑک نکلا ہم نے اس کو تیروں سے مارا یہاں تک کہ گرا دیا اس کو۔

۵۰۹۵ : عَنْ سَعِيْدِ بْنِ مَسْرُوْقٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ الْحَدِيْثَ اِلٰى اٰخِرِهٖ بِتَمَامِهٖ وَقَالَ فِيْهِ وَلَيْسَتْ مَعَنَا مُدًى اَفَنَذْبَحُ بِالْقَصَبِ۔

۵۰۹۵: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۰۹۶ : عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ اَنَّهٗ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا لَاقُوا الْعَدُوِّ غَدًا وَّلَيْسَ مَعَنَا مُدًى وَسَاقَ الْحَدِيْثَ وَلَمْ يَذْكُرْ فَعَجَّلَ الْقَوْمُ فَاَغْلَوْا بِهَا الْقُدُوْرَ فَاَمَرَ بِهَا فَكُفِئَتْ وَذَكَرَ سَآئِرَ الْقِصَّةِ

۵۰۹۶: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

بَابُ النَّهْيِ عَنْ اَكْلِ لُحُوْمِ الْاَضَاحِيِّ بَعْدَ ثَلَاثٍ وَّنَسْخِهٖ

باب: تین دن کے بعد قربانی کا گوشت کھانے سے ممانعت اور اس کے منسوخ ہونے کا بیان

۵۰۹۷ : عَنْ اَبِيْ عُبَيْدٍ قَالَ شَهِدْتُّ الْعِيْدَ مَعَ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ فَبَدَاَ بِالصَّلٰوةِ قَبْلَ الْخُطْبَةَ وَقَالَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا اَنْ نَاْكُلَ مِنْ لُّحُوْمِ نُسُكِنَا بَعْدَ ثَلَاثٍ ۔

۵۰۹۷: ابو عبید سے روایت ہے میں عید کی نماز میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تھا، انہوں نے نماز پہلے پڑھی اور خطبہ اس کے بعد کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع کیا۔ قربانیوں کا گوشت کھانے سے تین دن کے بعد۔

تشریح ۞ ایک طائفہ علماء نے اسی حدیث پر عمل کر کے قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ رکھ چھوڑنا حرام کہا ہے اور جمہور علماء کے نزدیک جائز ہے اور وہ کہتے ہیں یہ حدیث منسوخ ہے اور یہی صحیح ہے (نووی مختصراً)

۵۰۹۸ : عَنْ اَبِيْ عُبَيْدٍ مَّوْلَى ابْنِ اَزْهَرَ اَنَّهٗ شَهِدَ الْعِيْدَ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ فَصَلّٰى لَنَا قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَدْ نَهَاكُمْ اَنْ تَاْكُلُوْا لُحُوْمَ نُسُكِكُمْ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ فَلَاتَاْ كُلُوْا۔

۵۰۹۸: ابو عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے عید کی نماز پڑھی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ پھر انہوں نے کہا میں نے نماز پڑھی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ، انہوں نے خطبہ سے پہلے نماز پڑھائی، پھر خطبہ سنایا لوگوں کو اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع کیا ہے قربانیوں کا گوشت کھانے سے تین دن سے زیادہ تو مت کھاؤ (تین دن کے بعد بلکہ تین دن تک کھاؤ اور خیرات بھی کرو)۔

۵۰۹۹ : عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ۔

۵۰۹۹: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۱۰۰ : عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

۵۱۰۰: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے۔ رسول اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ لَا يَاْكُلَ اَحَدٌ كُمْ مِنْ لَحْمِ اُضْحِيَّتِهِ فَوْقَ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ۔

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔''کوئی تم میں سے اپنی قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ نہ کھاوے''

٥١٠٢ : عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيْثِ اللَّيْثِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ نَهٰى اَنْ تُؤْكَلَ لُحُوْمُ الْاَضَاحِيِّ بَعْدَ ثَلَاثٍ قَالَ سَالِمٌ فَكَانَ بْنُ عُمَرَ لَا يَاْكُلُ لُحُوْمَ الْاَضَاحِيِّ فَوْقَ ثَلَاثٍ وَقَالَ بْنُ اَبِىْ عُمَرَ بَعْدَ ثَلَاثٍ ۔

۵۱۰۲: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع کیا قربانی کا گوشت کھانے سے تین دن کے بعد۔ سالم نے کہا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ نہیں کھاتے تھے۔

٥١٠٣ : عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ وَاقِدٍ رَّضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَكْلِ لُحُوْمِ الضَّحَايَا بَعْدَ ثَلَاثٍ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعَمْرَةَ فَقَالَتْ صَدَقَ سَمِعْتُ عَآئِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا تَقُوْلُ دَفَّ اَهْلُ اَبْيَاتٍ مِّنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ حُضْرَةَ الْاَضْحٰى زَمَنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِدَّخِرُوْا ثَلَاثًا ثُمَّ تَصَدَّقُوْا بِمَا بَقِىَ فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ النَّاسَ يَتَّخِذُوْنَ الْاَسْقِيَةَ مِنْ ضَحَايَا هُمْ وَيَحْمِلُوْنَ فِيْهَا الْوَدَكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا ذَاكَ قَالُوْا نَهَيْتَ اَنْ تُؤْكَلَ لُحُوْمُ الضَّحَايَا بَعْدَ ثَلَاثٍ فَقَالَ اِنَّمَا نَهَيْتُكُمْ مِنْ اَجْلِ الدَّآفَةِ الَّتِىْ دَفَّتْ فَكُلُوْا وَادَّخِرُوْا وَتَصَدَّقُوْا۔

۵۱۰۳: عبداللہ بن واقد سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قربانیوں کا گوشت کھانے سے تین دن کے بعد۔ عبداللہ بن ابوبکر نے کہا میں نے یہ عمرہ سے بیان کیا انہوں نے کہا سچ کہا عبداللہ نے۔ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سنا وہ کہتی تھیں چند لوگ دیہات کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں آئے عیدالاضحیٰ میں شریک ہونے کو۔ (اور وہ لوگ محتاج تھے) تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا''قربانی کا گوشت تین دن کے موافق رکھ لو باقی خیرات کر دو'' (تاکہ یہ محتاج بھوکے نہ رہیں اور ان کو بھی کھانے کو گوشت ملے) اس کے بعد لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ لوگ اپنی قربانیوں سے مشکیں بناتے تھے (ان کی کھالوں کی) اور ان میں چربی پگھلاتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اب کیا ہوا۔ لوگوں نے عرض کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا قربانیوں کا گوشت تین دن کے بعد کھانے سے (اور اس سے یہ نکلا کہ قربانی کا کوئی جز تین دن سے زیادہ رکھنا نہ چاہئے) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں نے تم کو منع کیا تھا ان محتاجوں کی وجہ سے جو اس وقت آگئے تھے اب کھاؤ اور رکھ چھوڑو اور صدقہ دو۔

تشریح ۞ نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس سے معلوم ہوا کہ تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت رکھنا منع نہیں ہے۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ قربانی میں سے صدقہ دینا چاہئے اور کھانا بھی چاہئے پھر اگر قربانی نفل ہو تو اس میں صدقہ دینا واجب ہے اور یہ بہتر ہے کہ اکثر صدقہ کرے علماء نے کہا ہے کہ تہائی کھاوے اور تہائی صدقہ دیدے اور تہائی دوستوں کو ہدیہ کرے اور ایک قول یہ ہے کہ آدھا کھاوے آدھا خیرات کرے اور کھانا اس میں سے مستحب یا واجب نہیں اور بعض سلف سے اس کا وجوب منقول ہے۔ (انتہیٰ مختصراً)

٥١٠٤ : عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۵۱۰۴: حضرت جابرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع

وَسَلَّمَ اَنَّهٗ نَهٰى عَنْ اَكْلِ لُحُوْمِ الضَّحَايَا بَعْدَ ثَلَاثٍ ثُمَّ قَالَ بَعْدُ كُلُوْا وَتَزَوَّدُوْا وَادَّخِرُوْا۔

کیا قربانیوں کا گوشت تین دن سے زیادہ کھانے سے پھر اس کے بعد فرمایا ''کھاؤ اور توشہ کرو اور رکھ چھوڑو'' (تو ممانعت منسوخ ہوگئی)۔

۵۱۰۵ : عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ كُنَّالَا نَاْكُلُ مِنْ لُحُوْمِ بُدْنِنَا فَوْقَ ثَلَاثِ مِنًى فَاَرْخَصَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كُلُوْا وَتَزَوَّدُوْا قُلْتُ لِعَطَآءٍ قَالَ جَابِرٌ حَتّٰى جِئْنَا الْمَدِيْنَةَ قَالَ نَعَمْ۔

۵۱۰۵: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ہم اپنی قربانیوں کا گوشت تین دن سے زیادہ نہیں کھاتے تھے منیٰ میں پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اجازت دی اور فرمایا کھاؤ اور توشہ بناؤ (راہ کا)۔ میں نے عطاء سے کہا جابر نے یہ بھی کہا یہاں تک کہ ہم آئے مدینہ کو انہوں نے کہا ہاں۔

۵۱۰۶ : عَنْ جَابِرِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا لَا نُمْسِكُ لُحُوْمَ الْاَضَاحِىِّ فَوْقَ ثَلَاثٍ فَاَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَتَزَوَّدَ مِنْهَا وَنَاْكُلَ مِنْهَا يَعْنِىْ فَوْقَ ثَلَاثٍ۔

۵۱۰۶: جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا ہم قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ نہیں رکھتے تھے۔ پھر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم کو حکم دیا اس میں سے توشہ بنانے کا اور تین دن سے زیادہ کھانے کا۔

۵۱۰۷ : عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا نَتَزَوَّدُهَا اِلَى الْمَدِيْنَةِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ۔

۵۱۰۷: جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا ہم قربانی کے گوشت کا توشہ بناتے مدینہ تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ مبارک میں۔

۵۱۰۸ : عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِىِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَا اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ لَا تَاْكُلُوْا لَحْمَ الْاَضَاحِىِّ فَوْقَ ثَلَاثٍ وَقَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ فَشَكَوْا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّ لَهُمْ عِيَالًا وَحَشَمًا وَخَدَمًا فَقَالَ كُلُوْا وَاَطْعِمُوْا وَاحْبِسُوْا اَوِادَّخِرُوْا قَالَ ابْنُ مُثَنّٰى شَكَّ عَبْدُ الْاَعْلٰى۔

۵۱۰۸: ابوسعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''اے مدینہ کے لوگو! مت کھاؤ قربانیوں کا گوشت تین دن سے زیادہ۔ لوگوں نے شکایت کی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ ہمارے بال بچے نوکر چاکر ہیں (اس لئے ضرورت پڑتی ہے گوشت رکھ چھوڑنے کی (آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا) کھاؤ اور کھلاؤ اور رکھ لو یا رکھ چھوڑو۔

۵۱۰۹ : عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ ضَحّٰى مِنْكُمْ فَلَا يُصْبِحَنَّ فِىْ بَيْتِهٖ بَعْدَ ثَالِثَةٍ شَيْئًا فَلَمَّا كَانَ فِى الْعَامِ الْمُقْبِلِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَفْعَلُ كَمَا فَعَلْنَا عَامَ اَوَّلَ فَقَالَ لَآ اِنَّ ذَاكَ عَامٌ كَانَ النَّاسُ فِيْهِ بِجَهْدٍ فَاَرَدْتُّ اَنْ يَّفْشُوَ فِيْهِمْ ۔

۵۱۰۹: سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص تم میں سے قربانی کرے تو تیسرے دن کے بعد اس کے گھر میں کچھ نہ رہے۔ (اس میں سے یعنی سب خرچ کر ڈالے) جب دوسرا سال ہوا۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ہم ایسا ہی کریں جیسا پہلے سال کیا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نہیں وہ سال محتاجی کا تھا تو میں نے چاہا کہ سب لوگوں کو گوشت ملے۔

۵۱۱۰ : عَنْ ثَوْبَانَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ ذَبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحِيَّتَهٗ

۵۱۱۰: ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی قربانی کاٹی پھر فرمایا ''اے ثوبان اس کا گوشت بنا رکھ'' میں آپ

ثُمَّ قَالَ يَا ثَوْبَانُ اَصْلِحْ لَحْمَ هٰذِهٖ فَلَمْ اَزَلْ اُطْعِمُهٗ مِنْهَا حَتّٰى قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ۔

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وہ گوشت کھلاتا رہا یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ منورہ میں آئے۔

تشریح ۞ نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس سے یہ نکلا کہ سفر میں توشہ رکھنا توکل کے خلاف نہیں ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ مسافر کو قربانی مشروع ہے جیسے مقیم کو اور ہمارا اور اکثر علماء کا یہی مذہب ہے اور نخعی اور ابوحنیفہؒ کے نزدیک مسافر پر قربانی نہیں ہے اور مالک نے کہا کہ مسافر پر منیٰ اور مکہ میں قربانی نہیں ہے۔

۵۱۱۱ : عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ۔

۵۱۱۱: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۱۱۲ : عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ اَصْلِحْ هٰذَا اللَّحْمَ قَالَ فَاَصْلَحْتُهٗ قَالَ فَلَمْ يَزَلْ يَاْكُلُ مِنْهُ حَتّٰى بَلَغَ الْمَدِيْنَةَ۔

۵۱۱۲: ثوبان سے روایت ہے جو مولیٰ تھے (غلام آزاد کئے ہوئے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے انہوں نے کہا مجھ سے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حجۃ الوداع میں ''اے ثوبان یہ گوشت بنا رکھ'' میں نے بنا لیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس میں سے کھاتے رہے یہاں تک کہ مدینہ میں پہنچے۔

۵۱۱۳ : عَنْ يَحْيَى بْنِ حَمْزَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ يَقُلْ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ۔

۵۱۱۳: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۵۱۱۴ : عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُوْمِ الْاَضَاحِيِّ فَوْقَ ثَلَاثٍ فَاَمْسِكُوْا مَا بَدَالَكُمْ وَنَهَيْتُكُمْ عَنِ النَّبِيْذِ اِلَّا فِيْ سِقَاءٍ فَاشْرَبُوْا فِي الْاَسْقِيَةِ كُلِّهَا وَلَا تَشْرَبُوْا مُسْكِرًا۔

۵۱۱۴: حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''میں نے تم کو منع کیا تھا قبروں کی زیارت سے اب زیارت کرو ان کی اور میں نے تم کو منع کیا تھا قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ رکھنے سے اب رکھو جب تک چاہو اور میں نے تم کو منع کیا تھا نبیذ بنانے سے سوا مشک کے اور برتنوں میں اب جس برتن میں چاہو بناؤ لیکن نہ پیو نشہ کرنے والی چیزیں''۔

تشریح ۞ نوویؒ نے کہا ان حدیثوں میں ناسخ اور منسوخ دونوں کا بیان ہے اور نسخ کبھی اسی طرح معلوم ہوتا ہے کبھی صحابی کے کہنے سے جیسے کہا کہ اخیر امر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وضو نہ کرنا تھا۔ ان چیزوں کے کھانے سے جو آگ سے پکی ہوں اور کبھی تاریخ سے جب جمع ممکن نہ ہو اور کبھی اجماع سے جیسے نسخ شارب خمر کے قتل کا اور اجماع ناسخ نہیں ہے لیکن ناسخ کے وجود کی دلیل کا ہے۔ انتہیٰ

۵۱۱۵ : عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ فَذَكَرَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ اَبِيْ سِنَانٍ۔

۵۱۱۵: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

بَابُ الْفَرَعِ وَالْعَتِيْرَةِ

باب: فرع اور عتیرہ کا بیان

٥١١٦ : عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا فَرَعَ وَلَا عَتِيْرَةَ زَادَ ابْنُ رَافِعٍ فِيْ رِوَايَتِهٖ وَالْفَرَعُ اَوَّلُ النِّتَاجِ يُنْتَجُ لَهُمْ فَيَذْبَحُوْنَهٗ۔

۵۱۱۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ''نہ فرع کوئی چیز ہے نہ عتیرہ'' ابن رافع نے اپنی روایت میں اتنا زیادہ کیا کہ فرع پہلا بچہ ہے اونٹنی کا جس کو مشرک ذبح کیا کرتے تھے۔

تشریح ۞ اور عتیرہ وہ ذبیحہ ہے کہ رجب کے اول دہے میں کرتے تھے اس کو رجبی کہتے تھے اور بعض نے کہا کہ فرع وہ شخص کرتا تھا جس کے سو اونٹ ہو جاتے تھے وہ ذبح کرتا پہلونٹی کے بچے کو بتوں کے واسطے اور یہ دونوں جاہلیت کی رسمیں تھیں۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو موقوف کر دیا اور فرمایا کہ ان کی کوئی اصل نہیں ہے اب اگر کوئی اللہ کے واسطے یہ کام کرے تو جائز ہے اور دوسری حدیثوں میں اس کی اجازت آئی ہے۔

بَابُ نَهْيِ مَنْ دَخَلَ عَلَيْهِ عَشْرُ ذِي الْحِجَّةِ وَهُوَ يُرِيْدُ التَّضْحِيَةَ اَنْ يَّاْخُذَ مِنْ شَعْرِهٖ اَوْ اَظْفَارِهٖ شَيْئًا

باب: جو شخص قربانی والا ہو وہ ذی الحجہ کی پہلی تاریخ سے قربانی تک بال اور ناخن نہ کتروائے

٥١١٧ : عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا دَخَلَتِ الْعَشْرُ وَاَرَادَ اَحَدُكُمْ اَنْ يُّضَحِّيَ فَلَا يَمَسَّ مِنْ شَعْرِهٖ وَبَشَرِهٖ شَيْئًا قِيْلَ لِسُفْيَانَ فَاِنَّ بَعْضَهُمْ لَا يَرْفَعُهٗ قَالَ لٰكِنِّيْ اَرْفَعُ۔

۵۱۱۷: ام المومنین ام سلمہؓ سے روایت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جب ذی الحجہ کا دہا آ جائے (یعنی پہلی تاریخ شروع ہو) اور تم میں سے کسی کا ارادہ قربانی کا ہو تو وہ اپنے بالوں اور ناخنوں میں سے کچھ نہ لے'' سفیان (جو راوی ہیں اس حدیث کے) ان سے کسی نے کہا بعض لوگ اس حدیث کو مرفوع نہیں کرتے انہوں نے کہا میں تو مرفوع کرتا ہوں۔

تشریح ۞ نووی علیہ الرحمۃ نے کہا بعض علماء کا عمل اسی حدیث پر ہے اور ان کے نزدیک یہ نہی حرمت کیلئے ہے احمد اور اسحٰق اور داؤد کا یہی قول ہے اور شافعی کے نزدیک یہ نہی بطور کراہت تنزیہی کے ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک کراہت تنزیہی بھی نہیں ہے اور مالک سے دو روایتیں ہیں۔ انتہی مختصراً

٥١١٨ : عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ تَرْفَعُهٗ قَالَ اِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ وَعِنْدَهٗ اُضْحِيَّةٌ يُرِيْدُ اَنْ يُضَحِّيَ فَلَا يَاْخُذَنَّ شَعْرًا وَلَا يُقَلِّمَنَّ ظُفُرًا۔

۵۱۱۸: حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''جب ذی الحجہ کا دہا (عشرہ) آ جائے اور قربانی موجود ہو جس کو وہ قربان کرنا چاہئے تو بال نہ لیوے نہ ناخن تراشے''۔

٥١١٩ : عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا رَاَيْتُمْ

۵۱۱۹: ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''جب تم ذی الحجہ کا چاند دیکھو

هِلَالَ ذِی الْحِجَّةِ وَاَرَادَ اَحَدُکُمْ اَنْ یُّضَحِّیَ فَلْیُمْسِكْ عَنْ شَعْرِهٖ وَاَظْفَارِهٖ۔

اور کوئی تم میں سے قربانی کرنا چاہئے تو اپنے بال اور ناخن یونہی رہنے دے''۔

۵۱۲۰ : عَنْ عُمَرَ اَوْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ۔

۵۱۲۰: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۵۱۲۱ : عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ ﷺ تَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ كَانَ لَهٗ ذِبْحٌ یَذْبَحُهٗ فَاِذَا اُهِلَّ هِلَالُ ذِی الْحِجَّةِ فَلَا یَاْخُذَنَّ مِنْ شَعْرِهٖ وَلَا اَظْفَارِهٖ شَیْئًا حَتّٰی یُضَحِّیَ۔

۵۱۲۱: ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے ''جس کے پاس جانور ہو ذبح کرنے کیلئے اور ذی الحجہ کا چاند آ جاوے تو اپنے بال اور ناخن نہ لے جب تک قربانی نہ کرے''

۵۱۲۲ : عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمِ بْنِ عَمَّارٍ اللَّیْثِیِّ قَالَ كُنَّا فِی الْحَمَّامِ قُبَیْلَ الْاَضْحٰی فَاطَّلٰی فِیْهِ نَاسٌ فَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْحَمَّامِ اَنَّ سَعِیْدَ بْنَ الْمُسَیَّبِ یَكْرَهُ هٰذَا اَوْ یَنْهٰی عَنْهُ فَلَقِیْتُ سَعِیْدَ بْنَ الْمُسَیَّبِ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ یَا ابْنَ اَخِیْ هٰذَا حَدِیْثٌ قَدْ نُسِیَ وَتُرِكَ حَدَّثَتْنِیْ اُمُّ سَلَمَةَ زَوْجُ النَّبِیِّ ﷺ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمَعْنٰی حَدِیْثِ مُعَاذٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو۔

۵۱۲۲: عمرو بن مسلم بن عمار لیثی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ہم حمام میں تھے۔ عید الاضحیٰ سے ذرا پہلے تو بعض لوگوں نے نورہ لگایا۔ بعض حمام والوں نے کہا کہ سعید بن المسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کو مکروہ کہتے ہیں یا اس سے منع کرتے ہیں پھر میں سعید بن المسیّب رحمتہ اللہ سے ملا اور ان سے بیان کیا انہوں نے کہا اے بھتیجے! میرے! یہ تو حدیث کا مضمون ہے جس کو لوگوں نے بھلا دیا یا چھوڑ دیا مجھ سے حدیث بیان کی ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا وہی جو اوپر گزرا۔

۵۱۲۳ : عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ ﷺ اَخْبَرَتْهُ وَذَكَرَ النَّبِیَّ ﷺ بِمَعْنٰی حَدِیْثِهِمْ۔

۵۱۲۳: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

بَابُ تَحْرِیْمِ الذَّبْحِ لِغَیْرِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَلَعْنِ فَاعِلِهٖ

باب: جو اللہ تعالیٰ کے سوا اور کسی کی تعظیم کیلئے کاٹے وہ ملعون ہے اور ذبیحہ حرام ہے

۵۱۲۴ : عَنْ اَبِی الطُّفَیْلِ عَامِرِ بْنِ وَاثِلَةَ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَّضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ فَاَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ مَا كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُسِرُّ اِلَیْكَ قَالَ فَغَضِبَ وَقَالَ مَا كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُسِرُّ اِلَیَّ شَیْئًا یَكْتُمُهُ النَّاسَ غَیْرَ اَنَّهٗ قَدْ حَدَّثَنِیْ بِكَلِمَاتٍ اَرْبَعٍ

۵۱۲۴: ابوالطفیل بن عامر بن واثلہ سے روایت ہے میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھا تھا۔ اتنے میں ایک شخص آیا اور کہنے لگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو چھپا کر بتلاتے تھے۔ یہ سن کر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ غصہ ہوئے اور کہنے لگے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے کوئی ایسی چیز نہیں بتلائی جو اور لوگوں سے چھپائی ہو۔ مگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے فرمایا چار باتوں کو۔ وہ شخص بولا وہ کیا ہیں اے

قَالَ فَقَالَ مَا هُنَّ يَآ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ لَعَنَ وَالِدَهٗ وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللّٰهِ وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ اٰوٰى مُحْدِثًا وَّلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ غَيَّرَ مَنَارَ الْاَرْضِ۔

امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا لعنت کرے اللہ اس پر جو لعنت کرے اپنے باپ پر اور لعنت کرے اللہ اس پر جو ذبح کرے سوا اللہ کے اور کسی کیلئے اور لعنت کرے اللہ اس پر جو جگہ دیوے کسی بدعتی کو اور لعنت کرے اللہ اس پر جو زمین کے نشان کو بدلے''۔

تشریح ۞ کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیغمبر تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ساری امت کے لوگوں کی تعلیم منظور تھی جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بتلایا اور سکھایا وہ سب کو سکھایا اور بتلایا یہ رافضیوں کا طوفان ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی کو خاص کر عمدہ عمدہ علوم سکھائے اور امت کے لوگوں کو نہیں بتلائے معاذ اللہ! اس میں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت پر ایک الزام آتا ہے لاحول ولاقوۃ الا باللہ۔

یہ حدیث کتاب الحج کے اخیر میں گزر چکی امام نووی رحمۃ اللہ نے کہا اللہ کے سوا اور کسی کے لئے ذبح کرنا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا اور کسی کا نام لے کر ذبح کرے۔ جیسے بت کا یا صلیب کا یا موسیٰ کا یا عیسیٰ کا یا کعبے کا یا مانند اس کے یہ سب حرام ہے اور ذبیحہ مردار ہے خواہ ذبح کرنے والا مسلمان ہو یا نصرانی یا یہودی، اس پر امام شافعی نے نص کر دیا ہے اور ہمارے اصحاب کا اس پر اتفاق ہے پھر اگر اس کے ساتھ غیر اللہ کی تعظیم بھی منظور ہو اور اس کی پرستش کا قصد ہو تو وہ کفر ہے۔ اگر ذبح کرنے والا اس سے پہلے مسلمان ہوگا تو اس فعل سے مرتد ہو جائے گا اور شیخ ابراہیم مروزی نے ہمارے اصحاب میں سے یہ کہا ہے کہ بادشاہ کی سواری آتے وقت جو جانور کاٹے جاتے ہیں اہل نجارا ان کی حرمت کا فتویٰ دیتے ہیں کیونکہ مَا اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ میں داخل ہیں۔ اور رافعی نے کہا ہے کہ ان جانوروں کو بادشاہ کی سواری کی خوشی میں کاٹتے ہیں تو وہ بھی ایسا ہے جیسے عقیقہ کا ذبح اور حرمت کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ مترجم کہتا ہے کہ رافعی کا قول اس وقت درست ہوگا جب ذبح سے ان کی نیت غیر اللہ کی تعظیم نہ ہو بلکہ ذبح اللہ تعالیٰ ہی کیلئے ہو اور جو ذبح سے بادشاہ کی عظمت منظور ہو اور تقرب الی غیر اللہ تو وہ جانور حرام ہوگا گو اس پر اللہ تعالیٰ کا نام لیا جاوے اور یہ مسئلہ اختلافی ہے اور اس میں فریقین کی طرف سے جدا جدا رسالے مرتب ہوئے ہیں اور یہ احتیاط ہے کہ ایسا جانور جو غیر اللہ کی تعظیم کیلئے کاٹا گیا ہو مطلقاً پرہیز کرے گو اس پر کاٹتے وقت اللہ تعالیٰ کا نام لیا جاوے۔

٥١٢٥ : عَنْ اَبِى الطُّفَيْلِ قَالَ قُلْنَا لِعَلِيٍّ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَخْبِرْ نَابِشَيْءٍ اَسَرَّهٗ اِلَيْكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا اَسَرَّ اِلَيَّ شَيْئًا كَتَمَهُ النَّاسَ وَلٰكِنِّىْ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللّٰهِ وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ اٰوٰى مُحْدِثًا وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ لَعَنَ وَالِدَيْهِ وَلَعَنَ اللّٰهُ غَيَّرَ الْمَنَارَ۔

۵۱۲۵: ابو الطفیل سے روایت ہے ہم نے حضرت علیؓ سے کہا وہ بات ہم کو بتلاؤ جو رسول اللہؐ نے پوشیدہ تم کو سکھائی۔ انہوں نے کہا آپؐ نے کوئی بات مجھے لوگوں سے پوشیدہ نہیں بتلائی جو اور لوگوں سے چھپائی ہو لیکن میں نے آپ سے سنا۔ آپؐ فرماتے تھے لعنت کی اللہ نے اس شخص پر جو کاٹے جانور کو سوا اللہ کے اور کسی کیلئے اور لعنت کی اللہ نے اس پر جو جگہ دیوے کسی بدعتی کو لعنت کی اللہ تعالیٰ نے اس پر جو لعنت کرے اپنے والدین پر اور لعنت کی اللہ نے جو بدل دیوے زمین کے نشان کو (کیونکہ اس میں مسافروں کو تکلیف ہوگی)۔

٥١٢٦ : عَنْ اَبِى الطُّفَيْلِ قَالَ سُئِلَ عَلِيٌّ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَخَصَّكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ فَقَالَ مَا خَصَّنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ لَّمْ يَعُمَّ بِهِ النَّاسَ

۵۱۲۶: ابو الطفیل سے روایت ہے حضرت علیؓ سے پوچھا گیا کیا تم کو خاص بتایا رسول اللہؐ نے کسی بات سے۔ انہوں نے کہا ہم سے کوئی خاص بات نہیں فرمائی جو سب لوگوں سے نہ فرمایا ہو، البتہ چند باتیں ہیں جو میری تلوار کے غلاف میں ہیں پھر انہوں نے کہا کہ آپ نے ایک کاغذ نکالا جس میں لکھا تھا

كَآفَّةً اِلَّا مَا كَانَ فِيْ قِرَابِ سَيْفِيْ هٰذَا قَالَ فَاَخْرَجَ صَحِيْفَةً مَّكْتُوْبٌ فِيْهَا لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللّٰهِ وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ سَرَقَ مَنَارَ الْاَرْضِ وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ لَّعَنَ وَالِدَهٗ وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ اٰوٰى مُحْدِثًا۔

لعنت کی اللہ تعالیٰ نے اس پر جو ذبح کرے جانور کو سوا اللہ تعالیٰ کے اور کسی کیلئے اور لعنت کی اللہ تعالیٰ نے اس پر جو زمین کی نشانی چرائے اور لعنت کی اللہ تعالیٰ نے اس پر جو لعنت کرے اپنے باپ پر اور لعنت کی اللہ تعالیٰ نے اس پر جو جگہ دے بدعتی کو (یعنی بدعتی کو اپنے گھر اتارے یا اسکی مدد کرے معاذ اللہ بدعت یعنی دین میں نئی بات نکالنا جس کی دلیل کتاب اور سنت سے نہ ہو کتنا بڑا گناہ ہے جب بدعتی کے مددگار پر لعنت ہوئی تو خود بدعت نکالنے والے پر کتنی بڑی پھٹکار ہوگی اللہ بچائے۔

كِتَابُ الْأَشْرِبَةِ

کتاب شرابوں کے بیان میں

بَابُ تَحْرِيْمِ الْخَمْرِ

۵۱۲۷ : عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ أَصَبْتُ شَارِفًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَغْنَمٍ يَّوْمَ بَدْرٍ وَ أَعْطَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَارِفًا أُخْرٰى فَأَنَخْتُهُمَا يَوْمًا عِنْدَ بَابِ رَجُلٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ وَأَنَا أُرِيْدُ أَنْ أَحْمِلَ عَلَيْهِمَا إِذْخِرًا لِأَبِيْعَهُ وَمَعِيَ صَائِغٌ مِّنْ بَنِيْ قَيْنُقَاعَ فَأَسْتَعِيْنَ بِهٖ عَلٰى وَلِيْمَةِ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا وَحَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَشْرَبُ فِيْ ذٰلِكَ الْبَيْتِ مَعَهُ قَيْنَةٌ تُغَنِّيْهِ فَقَالَتْ أَلَا يَا حَمْزُ لِلشُّرُفِ النِّوَآءِ فَثَارَ إِلَيْهِمَا حَمْزَةُ بِالسَّيْفِ فَجَبَّ أَسْنِمَتَهُمَا وَبَقَرَ خَوَاصِرَهُمَا ثُمَّ أَخَذَ مِنْ أَكْبَادِهِمَا قُلْتُ لِابْنِ شِهَابٍ قَالَ عَلِيٌّ فَنَظَرْتُ إِلٰى مَنْظَرٍ أَفْظَعَنِيْ فَأَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ فَأَخْبَرْتُهُ الْخَبَرَ فَخَرَجَ وَمَعَهُ زَيْدٌ وَّانْطَلَقْتُ مَعَهُ فَدَخَلَ عَلٰى حَمْزَةَ فَتَغَيَّظَ عَلَيْهِ فَرَفَعَ حَمْزَةُ بَصَرَهُ فَقَالَ هَلْ أَنْتُمْ إِلَّا عَبِيْدٌ لِأَبَائِيْ فَرَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَهْقِرُ حَتّٰى خَرَجَ عَنْهُمْ۔

باب: خمر کی حرمت کا بیان

۵۱۲۷: حضرت علیؓ سے روایت ہے، مجھے ایک اونٹنی ملی رسول اللہؐ کے ساتھ بدر کی لوٹ میں، اور آپؐ نے ایک اونٹنی مجھے اور دی، میں نے ان دونوں کو ایک انصاری کے دروازے پر بٹھایا اور میرا ارادہ یہ تھا کہ ان پر اذخر (ایک گھاس ہے خوشبودار) لاد کر لاؤں اور بیچوں اور میرے ساتھ ایک سنار بھی تھا ...... بنی قینقاع (یہود کا ایک قبیلہ تھا) میں سے اور مجھے مدد ملی حضرت فاطمہؓ کے ولیمہ کیلئے (یعنی انکے ساتھ جو میں نے نکاح کیا تھا تو ولیمہ نہیں کیا تھا، پس میرا قصد یہ تھا کہ اذخر لا کر بیچ کر پیسہ کماؤں اور ولیمہ کروں) اور اسی گھر میں (جس کے دروازے پر میں اونٹنیاں بٹھا گیا تھا) حمزہ بن عبدالمطلب (حضرت کے چچا سید الشہداءؓ) شراب پی رہے تھے (اس وقت تک شراب حرام نہیں ہوئی تھی) ان کے پاس ایک لونڈی تھی، جو گا رہی تھی، آخر اس نے یہ گایا: اَلَا يَا حَمْزُ لِلشُّرُفِ النِّوَآءِ یہ سن کر حمزہ اپنی تلوار لے کر ان پر دوڑے اور ان کی کوہان کاٹ لی۔ اور ان کی کوکھیں پھاڑ ڈالیں پھر ان کا کلیجہ لے لیا۔ ابن جریج نے کہا میں نے ابن شہاب سے کہا اور کوہان بھی لیا یا نہیں انہوں نے کہا کہ کوہان تو کاٹ ہی لئے۔ علیؓ نے کہا میں نے جو یہ حال دیکھا (اپنے اونٹوں کا) مجھے برا لگا۔ میں رسول اللہؐ کے پاس آیا۔ آپؐ کے ساتھ زید بن حارثہ تھے، میں نے سب قصہ کہا، آپؐ نکلے اور آپ کے ساتھ زید تھے، میں بھی آپؐ کے ساتھ چلا، یہاں تک کہ حمزہ کے پاس پہنچے آپ حمزہؓ پر غصہ ہوئے۔ حمزہؓ نے آنکھ اٹھا کر دیکھا اور کہا تم ہو کیا میرے باپ دادوں کے غلام ہو۔ یہ سن کر رسول اللہؐ اُلٹے پاؤں پھرے یہاں تک کہ وہاں سے نکل گئے (کیونکہ آپؐ کو معلوم ہو گیا کہ حمزہ نشے میں ہے ٹھہرنا ٹھیک نہیں)۔

تشریح ۞ وَهُنَّ مُعَقَّلَاتٌ بِالْفِنَاءِ ○ ضَعِ السِّكِّيْنَ فِي اللَّبَّاتِ مِنْهَا وَضَرِّجْهُنَّ حَمْزَةُ بِالدِّمَاءِ
وَعَجِّلْ مِنْ اَطَائِبِهَا لِشَرْبٍ ○ قَدِيْدًا مِّنْ طَبِيْخٍ اَوْشَوَاءٍ

یہ اشعار ہیں ان کا ترجمہ نظم میں یہ ہے (نظم) چل اے حمزہ ان موٹے اونٹوں پر جا- بندھے ہیں صحن میں جو سب ایک جا- چلا ان کی گردن پر جلدی چھرا- ملا ان کو تو خون میں اور لٹا- بنا ان کے ٹکڑوں سے عمدہ جو ہوں گزک گوشت کا ہو پکا یا بھنا۔

نووی علیہ الرحمۃ نے کہا حضرت سید الشہداء امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو کام کیا یعنی شراب کا پینا اونٹنیوں کی کوہان کاٹ لینا ان کی کوکھیں پھاڑ ڈالنا ان کا گوشت کھالینا۔ ان میں سے کسی کام کا گناہ ان پر نہیں ہوا کیونکہ شراب پینا تو اس زمانے میں مباح تھا اور جو شخص یہ کہتا ہے کہ متوالا ہونا ہمیشہ حرام رہا ہے وہ غلط کہتا ہے اس کی کوئی اصل نہیں، اب رہ گئے باقی کام وہ نشہ میں سرزد ہوئے اس وقت تکلیف نہیں رہتی جیسے کوئی ضرورت سے دوا پئے پھر اس کی عقل جاتی رہے یا سرکہ سمجھ کر شراب پی لے یا زبردستی شراب پلایا جاوے اور نشہ میں کوئی کام گناہ کا کر بیٹھے تو اس پر کوئی گناہ نہ ہوگا البتہ کسی کے مال کا نقصان کرے تو تاوان لازم ہوگا اور شاید امیر حمزہ نے وہ نقصان حضرت علیؓ کو دے دیا ہو یا حضرت علیؓ نے معاف کر دیا ہو۔ یا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حمزہ کی طرف سے ادا کر دیا ہو اور عمر بن شیبہ کی کتاب میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حمزہ سے ان دونوں اونٹنیوں کا تاوان دلایا اور اجماع ہے علماء کا کہ متوالا یا پاگل کسی کا مال تلف کر دے تو تاوان لازم ہوگا اور جو کوہان اونٹنیوں کے حمزہ نے کاٹے اگر نحر کے بعد کاٹے تو حلال تھے اور جو نحر سے پہلے کاٹ لئے تو حرام تھے باجماع لیکن ان کے کھانے پر حمزہ پر گناہ نہیں ہوا کیونکہ وہ نشہ کی حالت میں تھے اور اس حالت میں تکلیف نہیں ہے۔ انتہی مختصراً۔

یہ حمزہ نے نشہ میں کہا حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھ کر اور زید کو دیکھ کر زید تو واقعی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غلام تھے۔ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ حمزہ کے چھوٹے اور بچے کی طرح تھے وہ بھی گویا غلام ہوئے اور خطاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف نہ تھا اور اگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف بھی ہو تو نشہ میں یہ بات ان سے نکل گئی اور ایسی حالت میں تکلیف نہیں ہے علاوہ اس کے حمزہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بھی چچا تھے اور اعتبار رشتہ قرابت کے بزرگ تھے۔ دوسرے یہ کہ حمزہ نے اپنے باپ دادوں کا غلام کہا نہ اپنا اور حمزہ کے باپ عبدالمطلب تھے اور عبدالمطلب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دادا تھے۔

۵۱۲۸ :عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ۔

۵۱۲۸: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۱۲۹ :عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَخْبَرَهُ اَنَّ عَلِيًّا رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَتْ لِيْ شَارِفٌ مِّنْ نَصِيْبِيْ مِنَ الْمَغْنَمِ يَوْمَ بَدْرٍ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطَانِيْ شَارِفًا مِّنَ الْخُمُسِ يَوْمَئِذٍ فَلَمَّا اَرَدْتُ اَنْ اَبْتَنِيَ بِفَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعَدْتُّ رَجُلًا صَوَّاغًا مِنْ بَنِيْ قَيْنُقَاعَ يَّرْتَحِلُ مَعِيَ فَنَاْتِيْ بِاِذْخِرٍ اَرَدْتُّ اَنْ اَبِيْعَهُ مِنَ الصَّوَّاغِيْنَ فَاَسْتَعِيْنَ بِهٖ فِيْ وَلِيْمَةِ

۵۱۲۹: امام ہمام حضرت حسین بن علی محبوب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت ہے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا مجھے بدر کی لوٹ میں سے ایک اونٹنی ملی اور اسی دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خمس میں سے ایک اونٹنی مجھے دی، پھر جب میں نے چاہا کہ صحبت کروں حضرت فاطمہ زہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے جو صاحبزادی تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی، تو میں نے وعدہ کیا کہ ایک سنار سے بنی قینقاع کے ہمراہ وہ میرے ساتھ چلے اور ہم دونوں مل کر اذخر لاویں اور سناروں کے ہاتھ بیچیں اور اس سے میں ولیمہ کروں اپنی شادی کا، تو میں اپنی دونوں اونٹنیوں

عُرُسِیْ فَبَيْنَا اَنَا اَجْمَعُ لِشَارِفَیَّ مَتَاعًا مِنَ
الْاَقْتَابِ وَالْغَرَآئِرِ وَالْحِبَالِ وَشَارِفَایَ مُنَاخَتَانِ
اِلٰی جَنْبِ حُجْرَةِ رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَجَمَعْتُ
حِيْنَ جَمَعْتُ مَا جَمَعْتُ فَاِذَا شَارِفَایَ قَدِ
اجْتُبَّتْ اَسْنِمَتُهُمَا وَبُقِرَتْ خَوَاصِرُهُمَا وَاُخِذَ
مِنْ اَكْبَادِهِمَا فَلَا اَمْلِكُ عَيْنَیَّ حِيْنَ رَاَيْتُ
ذٰلِكَ الْمَنْظَرَ مِنْهُمَا قُلْتُ مَنْ فَعَلَ هٰذَا قَالُوْا
فَعَلَهٗ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِالْمُطَّلِبِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی
عَنْهُ وَهُوَ فِیْ هٰذَا الْبَيْتِ فِیْ شَرْبٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ
غَنَّتْهُ قَيْنَةٌ وَّ اَصْحَابَهٗ فَقَالَتْ فِیْ غِنَآئِهَا اَلَا يَا
حَمْزَةُ لِلشُّرُفِ النِّوَآءِ فَقَامَ حَمْزَةُ بِالسَّيْفِ
فَاجْتَبَّ اَسْنِمَتَهُمَا وَبَقَرَ خَوَاصِرَهُمَا وَاَخَذَ مِنْ
اَكْبَادِهِمَا فَقَالَ عَلِیٌّ فَانْطَلَقْتُ حَتّٰی اَدْخُلَ
عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهٗ
زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ قَالَ فَعَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ وَجْهِیَ الَّذِیْ لَقِيْتُ فَقَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَالَكَ قُلْتُ يَا
رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ مَارَاَيْتُ كَالْيَوْمِ قَطُّ عَدَا
حَمْزَةُ عَلٰی نَاقَتَیَّ فَاجْتَبَّ اَسْنِمَتَهُمَا وَبَقَرَ
خَوَاصِرَهُمَا وَهَا هُوَ ذَا فِیْ بَيْتٍ مَّعَهٗ شَرْبٌ
قَالَ فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِرِدَآئِهٖ فَارْتَدَاهُ ثُمَّ انْطَلَقَ يَمْشِیْ فَاتَّبَعْتُهٗ اَنَا
وَزَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ حَتّٰی جَآءَ
الْبَابَ الَّذِیْ فِيْهِ حَمْزَةُ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ
فَاسْتَاْذَنَ فَاَذِنُوْا لَهٗ فَاِذَا هُمْ شَرْبٌ فَطَفِقَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلُوْمُ حَمْزَةَ فِيْمَا
فَعَلَ فَاِذَا حَمْزَةُ مُحْمَرَّةٌ عَيْنَاهُ فَنَظَرَ حَمْزَةُ

کا سامان اکٹھا کر رہا تھا پالان رکابیں رسیاں اور وہ دونوں بیٹھیں
تھیں ۔ ایک انصاری کی کوٹھڑی کے باز و جس وقت میں یہ سامان
جو اکٹھا کرتا تھا اکٹھا کر چکا تھا، تو کیا دیکھتا ہوں دونوں اونٹنیوں کی
کوہان کٹے ہوئے ہیں اور ان کی کوکھیں پھٹی ہوئی ہیں، مجھ سے یہ
دیکھ کر نہ رہا گیا اور میری آنکھیں تھم نہ سکیں (یعنی میں رونے لگا
اور یہ رونا دنیا کے طمع سے نہ تھا بلکہ حضرت فاطمہ زہراء رضی اللہ
تعالیٰ عنہا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حق میں جو تقصیر
ہوئی اس خیال سے تھا) میں نے پوچھا یہ کس نے کیا، لوگوں نے کہا
حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے، اور وہ اس گھر میں ہیں
انصار کی ایک جماعت کے ساتھ جو شراب پی رہے ہیں ان کے
سامنے ایک گانے والی نے گانا گایا اور ان کے ساتھیوں نے، تو
گانے میں کہا اے حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اٹھ ان موٹی اونٹنیوں کو
لے، اسی وقت پر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تلوار لے کر اٹھے اور ان کی
کوہان کاٹ لئے اور کوکھیں پھاڑ ڈالیں اور جگر (کلیجہ) نکال لیا،
حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا یہ سن کر میں چلا اور رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس گیا وہاں زید بن حارث رضی اللہ
تعالیٰ عنہ بیٹھے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے دیکھتے ہی
پہچان لیا جو میرے منہ پر رنج تھا اور فرمایا کیا ہوا تجھ کو میں نے
عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قسم اللہ کی آج کا سا دن
میں نے کبھی نہیں دیکھا حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے میری دونوں
اونٹنیوں پر ستم کیا ان کے کوہان کاٹ ڈالے کوکھیں پھاڑ ڈالیں اور
وہ اس گھر میں ہیں چند شرابیوں کے ساتھ۔ یہ سن کر رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی چادر منگوائی اور اس کو اوڑھا پھر چلے پا
پیادہ میں اور زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ دونوں آپ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس
دروازے پر آئے جہاں حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے اور اجازت
مانگی اندر آنے کی۔ لوگوں نے اجازت دی، دیکھا تو وہ شراب
پئے ہوئے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حمزہ رضی اللہ

رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَعَّدَ النَّظَرَ اِلٰى رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ صَعَّدَ النَّظَرَ فَنَظَرَ اِلٰى سُرَّتِهٖ ثُمَّ النَّظَرَ فَنَظَرَ اِلٰى وَجْهِهٖ فَقَالَ حَمْزَةُ وَهَلْ اَنْتُمْ اِلَّا عَبِيْدٌ لِاَبِیْ فَعَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهٗ ثَمِلٌ فَنَكَصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى عَقِبَيْهِ الْقَهْقَرٰى وَخَرَجَ وَخَرَجْنَا مَعَهٗ۔

تعالیٰ عنہ کو اس کام پر ملامت شروع کی، اور حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آنکھیں سرخ تھیں۔ (نشے سے) انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھٹنوں کو دیکھا پھر نگاہ بلند کی تو ناف کو دیکھا پھر نگاہ بلند کی تو اور منہ کو دیکھا پھر کہا تم ہو کیا میرے باپ دادوں کے غلام ہو تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہچانا کہ وہ نشہ میں مست ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الٹے پاؤں پھرے اور باہر نکلے ہم بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نکلے۔

٥١٣٠ :عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ۔

۵۱۳۰: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥١٣١ :عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنْتُ سَاقِيَ الْقَوْمِ يَوْمَ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ فِيْ بَيْتِ اَبِیْ طَلْحَةَ وَمَا شَرَابُهُمْ اِلَّا الْفَضِيْخُ الْبُسْرُ وَالتَّمْرُ فَاِذَا مُنَادٍ يُّنَادِيْ فَقَالَ اخْرُجْ فَانْظُرْ وَخَرَجْتُ فَاِذَا مُّنَادٍ يُّنَادِي اَلَا اِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ قَالَ فَجَرَتْ فِيْ سِكَكِ الْمَدِيْنَةِ فَقَالَ لِیْ اَبُوْ طَلْحَةَ اخْرُجْ فَاهْرِقْهَا فَهَرَقْتُهَا فَقَالُوْا اَوْ قَالَ بَعْضُهُمْ قُتِلَ فُلَانٌ وَّهِيَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ قَالَ فَلَا اَدْرِيْ هُوَ مِنْ حَدِيْثِ اَنَسٍ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ : ﴿لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ﴾ [المائدة : ٩٣] جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوْٓا اِذَا مَا اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ۔

۵۱۳۱: انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جس دن شراب حرام ہوئی تو میں لوگوں کا ساقی تھا۔ ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر میں اور ان کا شراب نہیں تھا مگر گدر کھجور یا خشک کھجور کا، ایک ہی ایکا سنا ایک شخص کو پکارتے ہوئے ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا نکل کر دیکھ میں نکلا تو وہ پکار رہا تھا خبردار ہو جاؤ شراب حرام ہوگئی ہے۔ پھر تمام مدینہ کے راستوں میں یہ منادی ہوگئی۔ ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ سے کہا اٹھ جا اور بہا دے شراب کو (جو باقی ہے) میں نے بہا دی تب بعض نے کہا فلاں اور فلاں تباہ ہو گئے ان کے پیٹوں میں شراب ہے (یعنی وہ پی چکے تھے حرمت سے پہلے) اس پر یہ آیت اتری : لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوْٓا ......اخیر تک۔

تشریح ۞ یعنی جو لوگ ایماندار ہیں اور نیک کام کر چکے ہیں ان پر کچھ نہیں اس کا جو کھا چکے۔ جب آئندہ سے پرہیز کریں اور ایماندار ہیں اور نیک کام کریں نووی نے کہا امام مسلم نے اس مقام پر جن حدیثوں کو نقل کیا ہے ان سے معلوم ہوتا ہے کہ تمام وہ شرابیں جن میں نشہ ہو حرام ہیں اور ان سب کو خمر کہتے ہیں خواہ کھجور کا ہو یا انگور کا جو کا یا جوار کا یا شہد کا یا اور کسی چیز کا یہ سب حرام ہیں اور خمر ہیں۔ ہمارا یہی مذہب ہے اور یہی قول ہے مالک اور احمد اور جمہور سلف اور خلف کا اور بصرہ والے کچھ لوگ یہ کہتے ہیں کہ تازے انگور کا شیرہ حرام ہے اسی طرح خشک انگور کا بھگویا کچا شربت لیکن پکا ہوا انگور کا اور کچا اور پکا انگور کے سوا اور چیزوں کا درست ہے جب تک اس میں نشہ نہ ہو۔ اور ابوحنیفہ نے کہا کہ کھجور اور انگور کا شیرہ حرام ہے لیکن تازے انگور کا کچا پانی وہ تو قلیل اور کثیر حرام ہے پر جب پکا کر دو تہائی زائل کر دیں اور ایک تہائی رہ جاوے تو حلال ہے اور نبیذ خشک کھجور اور انگور کا درست ہے اگر اس کو تھوڑا پکالیں اور بن پکائے تھوڑا انگور کا حرام ہے پر اس کے پینے والے پر حد نہ پڑے گی جب تک نشہ نہ ہو اور تازے انگور کا شیرہ مطلقاً حرام ہے اور اختلاف علماء کا اس شراب میں ہے جس میں نشہ نہ ہو لیکن اگر نشہ ہو تو وہ حرام ہے بالاجماع اہل اسلام۔ انتہی مختصراً۔

٥١٣٢ :عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ قَالَ سَأَلُوْا اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ الْفَضِيْخِ فَقَالَ مَاكَانَتْ لَنَا خَمْرٌ غَيْرَ فَضِيْخِكُمْ هٰذَا الَّذِىْ تُسَمُّوْنَهُ الْفَضِيْخَ اِنِّىْ لَقَائِمٌ اَسْقِيْهَا اَبَا طَلْحَةَ وَاَبَا اَيُّوْبَ وَرِجَالًا مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ بَيْتِنَا اِذْجَآءَ رَجُلٌ فَقَالَ هَلْ بَلَغَكُمُ الْخَبَرُ قُلْنَا لَا قَالَ فَاِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ فَقَالَ يَآ اَنَسُ اَرِقْ هٰذِهِ الْقِلَالَ قَالَ فَمَا رَاجَعُوْهَا وَلَا سَأَلُوْا عَنْهَا بَعْدَ خَبَرِ الرَّجُلِ۔

۵۱۳۲ :عبدالعزیز بن صہیب سے روایت ہے انس بن مالک سے لوگوں نے پوچھا فضیح کو (فضیح وہ شراب ہے جو گدر کھجور سے بنتا ہے اسے توڑ کر پانی میں ڈال دیتے ہیں اور رہنے دیتے ہیں یہاں تک کہ جھاگ مارے) انہوں نے کہا فضیح کے سوا اور کوئی خمر نہ تھا ہمارا۔ اور میں کھڑا ہوا یہی فضیح ابوطلحہ اور ابوایوب اور انصار کے کئی آدمیوں کو پلا رہا تھا، اپنے گھر میں، اتنے میں ایک شخص آیا اور بولا کہ کچھ خبر پہنچی۔ ہم نے کہا نہیں وہ بولا شراب حرام ہوگئی۔ ابوطلحہ نے کہا اے انس بہادے ان مٹکوں کو پھر کبھی انہوں نے شراب نہیں پی، نہ اس کا حال پوچھا اس خبر کے بعد۔

٥١٣٣ :عَنْ اَنَسٍ قَالَ اِنِّىْ لَقَائِمٌ عَلَى الْحَيِّ عَلٰى عُمُوْمَتِىْ اَسْقِيْهِمْ مِنْ فَضِيْخٍ لَّهُمْ وَاَنَا اَصْغَرُهُمْ سِنًّا فَجَآءَ رَجُلٌ فَقَالَ اِنَّهَا قَدْحُرِّمَتِ الْخَمْرُ فَقَالُوْا اكْفِأْهَا يَآ اَنَسُ فَكَفَأْتُهَا قَالَ قُلْتُ لِاَنَسٍ مَاهُوَ قَالَ بُسْرٌ وَّرُطَبٌ قَالَ فَقَالَ اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَنَسٍ كَانَتْ خَمْرَهُمْ يَوْمَئِذٍ قَالَ سُلَيْمَانُ وَحَدَّثَنِىْ رَجُلٌ عَنْ اَنَسٍ اَنَّهٗ قَالَ ذٰلِكَ اَيْضًا۔

۵۱۳۳ :انس بن مالک سے روایت ہے میں اپنے قبیلہ کے چچاؤں کو کھڑا ہوا فضیح پلا رہا تھا اور میں عمر میں سب سے چھوٹا تھا اتنے میں ایک شخص آیا اور بولا شراب حرام ہوگیا۔ انہوں نے کہا بہادے شراب کو اے انس۔ میں نے بہا دیا۔ سلیمان تیمی نے کہا میں نے انس سے پوچھا وہ شراب کاہے کا تھا انہوں نے کہا گدر اور پکی کھجور کا۔ ابوبکر بن انس نے کہا ان دونوں خمران کا یہی تھا سلیمان نے کہا مجھ سے ایک شخص نے بیان کیا اس نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا وہ یہی کہتے تھے۔

٥١٣٤ :عَنِ الْمُعْتَمِرِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ اَنَسٌ كُنْتُ قَائِمًا عَلَى الْحَيِّ اَسْقِيْهِمْ بِمِثْلِ حَدِيْثِ ابْنِ عُلَيَّةَ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ فَقَالَ اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَنَسٍ كَانَ خَمْرَ هُمْ يَوْمَئِذٍ وَّاَنَسٌ شَاهِدٌ فَلَمْ يُنْكِرْ اَنَسٌ ذٰلِكَ وَقَالَ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ حَدَّثَنِىْ بَعْضُ مَنْ كَانَ مَعِىْ اَنَّهٗ سَمِعَ اَنَسًا يَقُوْلُ كَانَ خَمْرَهُمْ يَوْمَئِذٍ۔

۵۱۳۴ :ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥١٣٥ :عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنْتُ اَسْقِىْ اَبَاطَلْحَةَ وَاَبَا دُجَانَةَ وَ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ فِىْ رَهْطٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَدَخَلَ عَلَيْنَا دَاخِلٌ فَقَالَ حَدَثَ خَبَرٌ نَزَلَ تَحْرِيْمُ الْخَمْرِ قَالَ فَاَكْفَأْنَاهَا يَوْمَئِذٍ

۵۱۳۵ :انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں ابوطلحہ اور ابو دجانہ اور معاذ بن جبل اور انصار کی ایک جماعت کو شراب پلا رہا تھا، اتنے میں ایک شخص اندر آیا اور کہنے لگا ایک نئی خبر ہے شراب حرام ہوگیا۔ پھر ہم نے اسی دن شراب کو بہا دیا اور وہ شراب گدر اور خشک کھجور کا تھا۔ انس رضی اللہ

وَاِنَّهَا لَخَلِيْطُ الْبُسْرِ وَالتَّمْرِ قَالَ قَتَادَةُ وَقَالَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ لَقَدْ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ وَكَانَتْ عَآمَّةُ خُمُوْرِ هِمْ يَوْمَئِذٍ خَلِيْطَ الْبُسْرِوَالتَّمْرِ۔

تعالیٰ عنہ کا خمر جب حرام ہوا تو اکثر خمر ان کا یہی تھا خلیط یعنی گدر اور خشک کھجور کو ملا کر۔

٥١٣٦ :عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اِنِّیْ لَاَسْقِیْ اَبَاطَلْحَةَ وَاَبَا دُجَانَةَ وَ سُهَيْلَ بْنَ بَيْضَآءَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمْ مِنْ مَّزَادَةٍفِيْهَا خَلِيْطُ بُسْرٍ وَّتَمْرٍ بِنَحْوِ حَدِيْثِ سَعِيْدٍ۔

۵۱۳۶: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥١٣٧ :عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُوْلُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی اَنْ يُّخْلَطَ التَّمْرُ وَالزَّهْوَ ثُمَّ يُشْرَبَ وَ اِنَّ ذٰلِكَ كَانَ عَآمَّةَ خُمُوْرِ هِمْ يَوْمَ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ۔

۵۱۳۷: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع کیا خشک اور گدر کھجور ملا کر بھگونے سے پھر اس کو پینے سے اور اکثر شراب ان لوگوں کا یہی تھا جب شراب حرام ہوا۔

٥١٣٨ :عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهٗ قَالَ كُنْتُ اَسْقِیْ اَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ وَاَبَا طَلْحَةَ وَاُبَیَّ بْنَ كَعْبٍ شَرَابًا مِّنْ فَضِيْخٍ وَّتَمْرٍ فَاَتَاهُمْ اٰتٍ فَقَالَ اِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ فَقَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ يَا اَنَسُ قُمْ اِلٰی هٰذِهِ الْجَرَّةِ فَاكْسِرْهَا فَقُمْتُ اِلٰی مِهْرَاسٍ لَّنَا فَضَرَبْتُهَا بِاَسْفَلِهٖ حَتّٰی تَكَسَّرَتْ۔

۵۱۳۸: انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، میں ابو عبیدہ اور ابو طلحہ اور ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو فضیخ کا شراب پلا رہا تھا اور کھجور کا، اتنے میں ایک آنے والا آیا اور کہنے لگا شراب حرام ہو گیا۔ ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اے انس! اٹھ اور یہ گھڑا پھوڑ ڈال۔ میں نے پتھر کا ہاون اٹھایا اور اس کے نیچے سے مارا وہ ٹوٹ گیا۔

٥١٣٩ :عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُوْلُ لَقَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ الْاٰيَةَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰهُ فِيْهَا الْخَمْرَ وَمَا بِالْمَدِيْنَةِ شَرَابٌ يُشْرَبُ اِلَّا مِنْ تَمْرٍ۔

۵۱۳۹: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے اللہ تعالیٰ نے وہ آیت اتاری جس میں شراب کو حرام کیا اور اس وقت مدینہ میں کوئی شراب نہ تھی جو پی جاتی ہو سوا کھجور کے۔

بَابُ تَحْرِيْمِ تَخْلِيْلِ الْخَمْرِ

باب: شراب کا سرکہ بنانا حرام ہے

٥١٤٠ :عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْخَمْرِ تُتَّخَذُ خَلًّا فَقَالَ لَا۔

۵۱۴۰: انسؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا کہ شراب کو سرکہ بنالیویں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نہیں۔

تشریح ❁ نووی علیہ الرحمۃ نے کہا امام شافعی اور جمہور علماء کی یہی دلیل ہے کہ شراب کا سرکہ بنانا درست نہیں اور وہ ناپاک ہو گا سرکہ ہونے سے اور اوزاعی اور لیث اور ابو حنیفہ کے نزدیک پاک ہے۔ (انتہی مختصراً)

بَابُ تَحْرِيْمِ التَّدَاوِیْ بِالْخَمْرِ وَ بَيَانِ اَنَّهَا

باب: شراب سے علاج کرنا حرام ہے اور وہ

لَيْسَتْ بِدَوَآءٍ

دوا نہیں ہے

۵۱۴۱ :عَنْ طَارِقِ بْنِ سُوَيْدٍ الْجُعْفِيِّ سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَمْرِ فَنَهَاهُ اَوْكَرِهَ اَنْ يَّصْنَعَهَا فَقَالَ اِنَّمَآ اَصْنَعُهَا لِلدَّوَآءِ فَقَالَ اِنَّهُ لَيْسَ بِدَوَآءٍ وَلٰكِنَّهُ دَآءٌ۔

۵۱۴۱: طارق بن سوید جعفی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا شراب کے بارے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع کیا یا ناپسند کیا اس کے بنانے کو۔ وہ بولا میں دوا کیلئے بناتا ہوں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''وہ دوا نہیں ہے بلکہ بیماری ہے''۔

تشریح ۞ نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شراب سے دوا کرنا یا وہ دوا استعمال کرنا جس میں شراب ہو حرام ہے اور یہی صحیح ہے ہمارے اصحاب کے نزدیک اسی طرح حرام ہے شراب کا پینا پیاس کی حالت میں لیکن اگر لقمہ حلق میں اٹک جاوے اور اس کے اتارنے کو پانی نہ ملے اور ہلاکت کا یقین ہو تو شراب کے گھونٹ سے اتار سکتا ہے۔ انتہیٰ مع زیادۃ۔

بَابُ بَيَانَ اَنَّ جَمِيْعَ مَا يُنْبَذُ مِمَّا يُتَّخَذُ مِنَ النَّخْلِ وَالْعِنَبِ يُسَمّٰى خَمْرًا

باب: کھجور کا شراب بھی خمر ہے

۵۱۴۲ :عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْخَمْرُ مِنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَ تَيْنِ النَّخْلَةِ وَالْعِنَبَةِ۔

۵۱۴۲: ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''شراب ان دو درختوں سے ہوتا ہے کھجور اور انگور کے درخت سے۔

۵۱۴۳ :عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْخَمْرُ مِنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَ تَيْنِ النَّخْلَةِ وَالْعِنَبَةِ۔

۵۱۴۳: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۱۴۴ :عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْخَمْرُ مِنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَ تَيْنِ الْكَرْمَةِ وَالنَّخْلَةِ وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ كُرَيْبٍ الْكَرْمِ وَالنَّخْلِ۔

۵۱۴۴: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

تشریح ۞ نووی علیہ الرحمۃ نے کہا ان حدیثوں سے یہ نکلا کہ جو شراب بنایا جاوے گدر یا خشک انگور سے وہ خمر ہے اور حرام ہے بشرطیکہ نشہ کرے اور یہی مذہب ہے جمہور علماء کا اور ان حدیثوں کا یہ مطلب نہیں ہے کہ جوار یا شہد کا یا جو کا خمر نہیں ہوتا کیونکہ دوسری حدیثوں میں صاف موجود ہے کہ ان سے بھی خمر ہوتا ہے۔

بَابُ كَرَاهَةِ اِنْتِبَاذِ التَّمْرِ وَالزَّبِيْبِ مَخْلُوْطَيْنِ

باب: کھجور اور انگور کو ملا کر بھگونا مکروہ ہے

٥١٤٥ :عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يُّخْلَطَ الزَّبِيْبُ وَالتَّمْرُ وَالْبُسْرُ وَالتَّمْرُ۔

۵۱۴۵: حضرت جابرؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے منع کیا انگور اور کھجور کو یا گدر اور سوکھی کھجور کو ملا کر بھگونے سے (کیونکہ ایسے نبیذ میں جلد نشہ آ جاتا ہے اور پینے والے کو خبر نہیں ہوتی اور یہ کراہت تنزیہی ہے اور نبیذ حرام نہیں ہے جب تک اس میں نشہ نہ ہو اور یہی قول ہے جمہور علماء اور بعض مالکیہ کے نزدیک حرام ہے اور ابوحنیفہ اور ابو یوسف کے نزدیک اس میں کراہت بھی نہیں ہے اور یہ قول خلاف ہے احادیث کے)۔

٥١٤٦ :عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ نَهٰى اَنْ يُّنْبَذَ التَّمْرُ وَالزَّبِيْبُ جَمِيْعًا وَّنَهٰى اَنْ يُّنْبَذَ الرُّطَبُ وَالْبُسْرُ جَمِيْعًا۔

۵۱۴۶: جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے منع کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کھجور اور انگور کو یا پکی اور گدر کھجور کو ملا کر بھگونے سے۔

٥١٤٧ :عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَجْمَعُوْا بَيْنَ الرُّطَبِ وَالْبُسْرِ وَبَيْنَ الزَّبِيْبِ وَالتَّمْرِ نَبِيْذًا۔

۵۱۴۷: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”مت ملا کر بھگوؤ پکی اور گدر کھجور کو اور انگور اور کھجور کو“۔

٥١٤٨ :عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهٗ نَهٰى اَنْ يُّنْبَذَ الزَّبِيْبُ وَالتَّمْرُ جَمِيْعًا وَّنَهٰى اَنْ يُّنْبَذَ الْبُسْرُ وَالرُّطَبُ جَمِيْعًا۔

۵۱۴۸: جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع کیا انگور اور کھجور کو ملا کر بھگونے سے اور منع کیا گدر کھجور اور پختہ کھجور ملا کر بھگونے سے۔

٥١٤٩ :عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ التَّمْرِ وَالزَّبِيْبِ اَنْ يُّخْلَطَ بَيْنَهُمَا وَعَنِ التَّمْرِ وَالْبُسْرِ اَنْ يُّخْلَطَ بَيْنَهُمَا۔

۵۱۴۹: حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔

٥١٥٠ :عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَّخْلِطَ بَيْنَ الزَّبِيْبِ وَالتَّمْرِ وَاَنْ نَّخْلِطَ الْبُسْرَ وَالتَّمْرَ۔

۵۱۵۰: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥١٥١ :عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ

۵۱۵۱: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥١٥٢ :عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ شَرِبَ النَّبِيْذَ مِنْكُمْ فَلْيَشْرَبْهُ زَبِيْبًا فَرْدًا اَوْ تَمْرًا فَرْدًا اَوْ بُسْرًا فَرْدًا۔

۵۱۵۲: ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”جو شخص تم میں سے نبیذ (شربت کھجور یا انگور کا) پیئے تو صرف انگور کا پیئے یا صرف کھجور کا یا صرف گدر کھجور کا“۔

٥١٥٣ :عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ مُسْلِمِ الْعَبْدِيِّ بِهٰذَا

۵۱۵۳: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

الْاِسْنَادِ قَالَ نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ نَخْلِطَ بُسْرًا بِتَمْرٍ اَوْ زَبِيْبًا بِبُسْرٍ وَقَالَ مَنْ شَرِبَهٗ مِنْكُمْ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ وَكِيْعٍ۔

٥١٥٤ :عَنْ اَبِىْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَنْتَبِذُوْا الزَّهْوَ وَالرُّطَبَ جَمِيْعًا وَّلَا تَنْتَبِذُوا الزَّبِيْبَ وَالتَّمْرَ جَمِيْعًا وَانْتَبِذُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا عَلٰى حِدَتِهٖ۔

۵۱۵۴: ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''مت بھگوؤ گدر کھجور کو اور پختہ کھجور کو ملا کر اور مت بھگوؤ انگور اور کھجور کو ملا کر بلکہ علیحدہ علیحدہ بھگوؤ ہر ایک کو''

٥١٥٥ :عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ۔

۵۱۵۵: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥١٥٦ :عَنْ اَبِىْ قَتَادَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَنْتَبِذُوْا الزَّهْوَ وَالْطَبَ جَمِيْعًا وَّلَا تَنْتَبِذُوْا الرُّطَبَ وَالزَّبِيْبَ جَمِيْعًا وَّلٰكِنِ انْتَبِذُوْا كُلَّ وَاحِدٍ عَلٰى حِدَتِهٖ وَزَعَمَ يَحْيٰى اَنَّهٗ لَقِىَ عَبْدَاللّٰهِ بْنُ اَبِىْ قَتَادَةَ فَحَدَّثَهٗ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۵۱۵۶: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥١٥٧ :عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ الرُّطَبَ وَالزَّهْوَ وَالتَّمْرَ وَالزَّبِيْبَ۔

۵۱۵۷: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥١٥٨ :عَنْ اَبِىْ قَتَادَةَ اَنَ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ خَلِيْطِ التَّمْرِ وَالْبُسْرِ وَعَنْ خَلِيْطِ الزَّبِيْبُ وَالتَّمْرِ وَعَنْ خَلِيْطِ الزَّهْوِ وَالرُّطَبِ وَقَالَ انْتَبِذُوْا كُلَّ وَّاحِدٍ عَلٰى حِدَتِهٖ۔

۵۱۵۸: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥١٥٩ :وَحَدَّثَنِىْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ قَتَادَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ هٰذَا الْحَدِيْثِ۔

۵۱۵۹: ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایسی ہی روایت ہے۔

٥١٦٠ :عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الزَّبِيْبِ وَالتَّمْرِ وَالْبُسْرِ وَالتَّمْرِ وَقَالَ يُنْبَذُ كُلُّ

۵۱۶۰: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

وَاحِدٍ مِّنْهُمَا عَلٰى حِدَتِهٖ۔

٥١٦١ :عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ۔

۵۱۶۱: ترجمہ وہی جواوپر گزرا۔

٥١٦٢ :عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّخْلَطَ التَّمْرُ وَالزَّبِيْبُ جَمِيْعًا وَاَنْ يُّخْلَطَ الْبُسْرُ وَالتَّمْرُ جَمِيْعًا وَكَتَبَ اِلٰى اَهْلِ جُرَشٍ يَنْهٰهُمْ عَنْ خَلِيْطِ التَّمْرِ وَالزَّبِيْبِ۔

۵۱۶۲: اس میں فقط اتنا زیادہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لکھا جرش والوں کو (جرش ایک شہر ہے یمن میں) منع کرتے تھے ان کو کھجور اور انگور کے خلیط سے۔

٥١٦٣ :وقَالَ وَحَدَّثَنِيْهِ وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ قَالَ اَنَا خَالِدٌ يَعْنِى الطَّحَّانَ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ فِى التَّمْرِ وَالزَّبِيْبِ وَلَمْ يَذْكُرِ الْبُسْرَ وَالتَّمْرَ۔

۵۱۶۳: ترجمہ وہی ہے جواوپر گزرا لیکن اس حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے گدر اور پختہ کھجور کا ذکر نہیں کیا۔

٥١٦٤ :عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ قَدْ نَهٰى اَنْ يُّنْبَذَ الْبُسْرُ وَالرُّطَبُ جَمِيْعًا وَّالتَّمْرُ وَالزَّبِيْبُ جَمِيْعًا ۔

۵۱۶۴: ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے منع کیا گدر اور پختہ کھجور کا ملا کر یا کھجور اور منقیٰ کو ملا کر بھگونا۔

٥١٦٥ :عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ قَالَ قَدْ نُهِيَ اَنْ يُّنْبَذَ الْبُسْرُ وَالرُّطَبُ جَمِيْعًا وَالتَّمْرُ وَالزَّبِيْبُ جَمِيْعًا۔

۵۱۶۵: ترجمہ وہی جواوپر گزرا۔

بَابُ النَّهْىِ عَنِ الْاِنْتِبَاذِ فِى الْمُزَفَّتِ وَالدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيْرِ وَبَيَانِ نُسْخِهٖ

باب: مرتبان اور تونبے اور سبز لاکھی برتن اور لکڑی کے برتن میں نبیذ بنانے کی ممانعت اور اس کی منسوخی کا بیان

٥١٦٦ :عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ اَنْ يُّنْبَذَ فِيْهِ۔

۵۱۶۶: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع کیا تونبے اور مرتبان (لاکھی برتن) میں نبیذ بنانے سے۔

تشریح ۞ اس حدیث کا بیان کتاب الایمان میں تفصیل سے گزرا اور خلاصہ یہ ہے کہ جب شراب حرام ہوئی تو کچھ مدت تک جن برتنوں میں شراب بنتی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان میں نبیذ بنانا بھی منع کر دیا اس خیال سے کہ کہیں اس میں نشہ نہ ہو جاوے اور لوگوں کو خبر نہ ہو پھر یہ ممانعت جاتی رہی۔

٥١٦٧ :عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى

۵۱۶۷: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع کیا تونبے اور مرتبان میں نبیذ بنانے

عَنِ الدُّبَّآءِ وَالْمُزَفَّتِ اَنْ يُّنْتَبَذَ فِيْهِ۔

ہے۔

٥١٦٨ :قَالَ وَاَخْبَرَهٗ اَبُوْ سَلَمَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَنْبِذُوْا فِي الدُّبَّآءِ وَلَا فِي الْمُزَفَّتِ ثُمَّ يَقُوْلُ اَبُوْ هُرَيْرَةَ وَاجْتَنِبُوا الْحَنَاتِمَ۔

۵۱۶۸: ابوسلمہ نے سفیان سے بیان کیا انہوں نے سنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''مت نبیذ بناؤ تونبے اور مرتبان میں'' پھر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے تھے بچو سبز لاکھی برتنوں سے۔

٥١٦٩ :عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ نَهٰى عَنِ الْمُزَفَّتِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيْرِ قَالَ قِيْلَ لِاَبِيْ هُرَيْرَةَ مَا الْحَنْتَمُ قَالَ الْجِرَارُ الْخُضْرُ۔

۵۱۶۹: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ ﷺ نے لاکھی اور حنتم اور لکڑی کے برتن سے (جس کو نقیر کہتے ہیں وہ کھجور کی لکڑی کا کرید کر بناتے ہیں) کسی نے ابوہریرہؓ سے پوچھا حنتم کیا ہے انہوں نے کہا سبز گھڑے۔

٥١٧٠ :عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِوَفْدِ عَبْدِ الْقَيْسِ اَنْهَاكُمْ عَنِ الدُّبَّآءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيْرِ وَالْمُقَيَّرِ وَالْحَنْتَمُ الْمُزَادَةُ الْمَجْبُوْبَةُ وَلٰكِنِ اشْرَبْ فِيْ سِقَآئِكَ وَاَوْكِهٖ۔

۵۱۷۰: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عبدالقیس کے گروہ سے فرمایا میں تم کو منع کرتا ہوں تونبے اور سبز ٹھلیا اور نقیر اور مقیر (روغن دار) برتن سے اور حنتم سرکٹی مشک سے۔ لیکن پی اپنی چھاگل سے اور ڈاٹ لگا اس میں (تاکہ کیڑا وغیرہ نہ جاوے)۔

تشریح ❁ نووی علیہ الرحمۃ نے کہا یہ وہم ہے راوی کا اور صحیح یہ ہے کہ منع کیا حنتم اور منع کیا سرکٹی مشک سے جو مثل مٹکے کے ہو جاتی ہے۔

٥١٧١ :عَنْ عَلِيٍّ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّنْتَبَذَ فِي الدُّبَّآءِ وَالْمُزَفَّتِ هٰذَا حَدِيْثُ جَرِيْرٍ وَّ فِيْ حَدِيْثِ عَبْثَرٍ وَّ شُعْبَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الدُّبَّآءِ وَالْمُزَفَّتِ۔

۵۱۷۱: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تونبے اور لاکھی برتن میں نبیذ بنانے سے۔

٥١٧٢ :عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ قُلْتُ لِلْاَسْوَدِ هَلْ سَاَلْتَ اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ عَمَّا يُكْرَهُ اَنْ يُّنْتَبَذَ فِيْهِ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ يَآ اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَخْبِرِيْنِيْ عَنْ مَّا نَهٰى عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّنْتَبَذَ فِيْهِ قَالَتْ نَهَانَا اَهْلَ الْبَيْتِ اَنْ نَّنْتَبِذَ فِي الدُّبَّآءِ وَالْمُزَفَّتِ قَالَ قُلْتُ لَهٗ اَمَا ذَكَرَتِ الْحَنْتَمَ وَالْجَرَّ قَالَ اِنَّمَا اُحَدِّثُكَ بِمَا سَمِعْتُ اُحَدِّثُكَ مَالَمْ اَسْمَعْ۔

۵۱۷۲: ابراہیم سے روایت ہے میں نے اسود سے کہا تم نے ام المومنین حضرت عائشہؓ سے پوچھا کن برتنوں میں نبیذ بنانا مکروہ ہے۔ انہوں نے کہا ہاں۔ میں نے کہا اے ام المومنین مجھے بتاؤ کن برتنوں میں رسول اللہ ﷺ نے نبیذ بنانے سے منع کیا ہے۔ انہوں نے کہا ہم اہل بیت کو منع کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نبیذ بنانے سے تونبے اور لاکھی برتن میں، میں نے ان سے کہا تم نے حنتم اور ٹھلیا کا ذکر نہیں کیا۔ انہوں نے کہا میں تو وہ بیان کرتی ہوں جو میں نے سنا ہے کیا میں وہ بیان کروں جو میں نے نہیں سنا ہے۔

٥١٧٣ :عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الدُّبَّآءِ وَالْمُزَفَّتِ۔

۵۱۷۳:ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تونبے اور لاکھی برتن سے۔

٥١٧٤ :عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ۔

۵۱۷۴:ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥١٧٥ :عَنْ ثَمَامَةَ بْنِ حَزْنٍ الْقُشَيْرِيِّ قَالَ لَقِيتُ عَائِشَةَ فَسَاَلْتُهَا عَنِ النَّبِيْذِ فَحَدَّثَتْنِيْ اَنَّ وَفْدَ عَبْدِ الْقَيْسِ قَدِمُوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلُوْا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيْذِ فَنَهَاهُمْ اَنْ يَّنْتَبِذُوْا فِي الدُّبَّآءِ وَالنَّقِيْرِ وَالْمُزَفَّتِ وَالْحَنْتَمِ۔

۵۱۷۵:ثمامہ بن حزن قشیری سے روایت ہے، میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ملا اور ان سے پوچھا نبیذ کے بارے میں۔انہوں نے کہا عبدالقیس کے لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور انہوں نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نبیذ کو۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع کیا ان کو تونبے اور چوبین اور لاکھی اور سبز برتن سے۔

٥١٧٦ :عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدُّبَّآءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيْرِ وَالْمُزَفَّتِ۔

۵۱۷۶:ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تونبے اور سبز اور چوبین اور لاکھی برتن سے۔

٥١٧٧ :عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ سُوَيْدٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اِلَّآ اَنَّهٗ جَعَلَ مَكَانَ الْمُزَفَّتِ الْمُقَيَّرَ۔

۵۱۷۷:ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔اس میں لاکھی کے عوض روغنی برتن مرکوز ہے۔

٥١٧٨ :عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْهَاكُمْ عَنِ الدُّبَّآءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيْرِ وَالْمُقَيَّرِوَفِيْ حَدِيْثِ حَمَّادٍجَعَلَ مَكَانَ الْمُقَيَّرِ الْمُزَفَّتِ۔

۵۱۷۸:ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، عبدالقیس کے لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”میں تم کو منع کرتا ہوں تونبے اور سبز برتن اور چوبین اور روغنی سے اور لاکھی سے“۔

٥١٧٩ :عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدُّبَّآءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ وَالنَّقِيْرِ۔

۵۱۷۹:ابن عباسؓ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تونبے اور سبز برتن اور لاکھی اور چوبین سے۔

٥١٨٠ :عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدُّبَّآءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ وَالنَّقِيْرِ وَاَنْ يُّخْلَطَ الْبَلَحُ بِالزَّهْوِ۔

۵۱۸۰:ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تونبے اور سبز اور لاکھی اور روغنی برتن سے، کچی اور گدر کھجور کو ملا کر بھگونے سے۔

٥١٨١ :عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ

۵۱۸۱:ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ

عَنِ الدُّبَّآءِ وَالنَّقِيْرِ وَالْمُزَفَّتِ۔

علیہ وآلہ وسلم نے تونبے اور چوبین اور لاکھی برتن سے۔

٥١٨٢ :عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْجَرِّ اَنْ يُّنْبَذَ فِيْهِ۔

۵۱۸۲: ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع کیا ٹھلیا میں نبیذ بنانے سے۔

٥١٨٣ :عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ رَّضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الدُّبَّآءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيْرِ وَالْمُزَفَّتِ۔

۵۱۸۳: ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع کیا تونبے اور سبز اور چوبین اور لاکھی برتن سے۔

٥١٨٤ :عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى اَنْ يُّنْتَبَذَ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ۔

۵۱۸۴: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥١٨٥ :عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الشُّرْبِ فِی الْحَنْتَمَةِ وَالدُّبَّآءِ وَالنَّقِيْرِ۔

۵۱۸۵: ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سبز برتن اور تونبے اور چوبین میں پینے سے۔

٥١٨٦ :عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ اَشْهَدُ عَلَى ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُمَا شَهِدَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الدُّبَّآءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ وَالنَّقِيْرِ۔

۵۱۸۶: سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں گواہی دیتا ہوں ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما پر انہوں نے گواہی دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع کیا تونبے اور سبز برتن اور لاکھی اور چوبین سے۔

٥١٨٧ :عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَاَلْتُ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَبِيْذِ الْجَرِّ فَقَالَ حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نَبِيْذَ الْجَرِّ فَاَتَيْتُ بْنَ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ اَلَا تَسْمَعُ مَايَقُوْلُ بْنُ عُمَرَ قَالَ وَمَا يَقُوْلُ قُلْتُ قَالَ حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيْذَ الْجَرِّ فَقَالَ صَدَقَ ابْنُ عُمَرَ حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نَبِيْذَ الْجَرِّ فَقُلْتُ وَاَیُّ شَیْءٍ نَبِيْذُ الْجَرِّ فَقَالَ كُلُّ شَیْءٍ يُّصْنَعُ مِنَ الْمَدَرِ۔

۵۱۸۷: سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ٹھلیا کے نبیذ کو پوچھا۔ انہوں نے کہا حرام کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ٹھلیا کی نبیذ کو۔ میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس آیا اور ان سے کہا تم نے نہیں سنا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جو کہتے ہیں انہوں نے کہا کیا کہتے ہیں۔ میں نے کہا وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ٹھلیا کے نبیذ کو حرام کیا ہے۔ انہوں نے کہا سچ کہا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حرام کیا ٹھلیا کے نبیذ کو اور جو چیز مٹی سے بنے وہ ٹھلیا کے مثل ہے۔

٥١٨٨ :عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ فِیْ بَعْضِ مَغَازِيْهِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَاَقْبَلْتُ نَحْوَهٗ فَانْصَرَفَ قَبْلَ اَنْ اَبْلُغَهٗ فَسَاَلْتُ مَاذَا قَالَ قَالُوْا

۵۱۸۸: عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک جہاد میں خطبہ سنایا لوگوں کو۔ میں ادھر چلا (خطبہ سننے کو) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے پہنچنے سے پہلے فارغ ہو گئے۔ میں نے لوگوں سے پوچھا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا فرمایا انہوں نے کہا

نَهٰى اَنْ يُّنْتَبَذَ فِي الدُّبَّآءِ وَالْمُزَفَّتِ ـ

منع کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نبیذ بنانے سے تو نبے اور لاکھی میں۔

٥١٨٩ :عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا بِمِثْلِ حَدِيْثِ مَالِكٍ وَّلَمْ يَذْكُرُوْا فِيْ بَعْضِ مَغَازِيْهِ اِلَّا مَالِكٌ وَّاُسَامَةُ۔

۵۱۸۹: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥١٩٠ :عَنْ ثَابِتٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَبِيْذِ الْجَرِّ قَالَ فَقَالَ قَدْزَ عَمُوْا ذَاكَ قُلْتُ اَنَهٰى عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَدْ زَعَمُوْا ذَاكَ۔

۵۱۹۰: ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع کیا ٹھلیا کے نبیذ سے۔انہوں نے کہا لوگ ایسا کہتے ہیں۔ میں نے کہا کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع کیا ہے اس سے انہوں نے کہا لوگ ایسا کہتے ہیں۔

٥١٩١ :عَنْ طَاؤسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَهٰى نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَبِيْذِ الْجَرِّ قَالَ نَعَمْ ثُمَّ قَالَ طَاؤسٌ وَاللّٰهِ اِنِّيْ سَمِعْتُهٗ مِنْهُ۔

۵۱۹۱: طاؤس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، ایک شخص نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا کیا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع کیا ہے ٹھلیا کے نبیذ سے۔ انہوں نے کہا ہاں طاؤس نے کہا قسم اللہ تعالیٰ کی میں نے یہ سنا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے۔

٥١٩٢ :عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا جَآءَ فَقَالَ اَنَهٰى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّنْبَذَ فِي الْجَرِّ وَالدُّبَّآءِ قَالَ نَعَمْ۔

۵۱۹۲: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے ایک شخص ان کے پاس آیا اور کہنے لگا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع کیا ہے ٹھلیا اور تو نبے میں نبیذ بنانے سے، انہوں نے کہا ہاں۔

٥١٩٣ :عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْجَرِّ وَالدُّبَّآءِ۔

۵۱۹۳: ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع کیا ٹھلیا اور تو نبے سے۔

٥١٩٤ :عَنْ طَاؤسٍ يَقُوْلُ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَا بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَجَآءَهٗ رَجُلٌ فَقَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَّبِيْذِ الْجَرِّ وَالدُّبَّآءِ وَالْمُزَفَّتِ قَالَ نَعَمْ۔

۵۱۹۴: طاؤس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس بیٹھا تھا اتنے میں ایک شخص آیا اور کہنے لگا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع کیا ٹھلیا کے نبیذ سے اور تو نبے سے اور مرتبان سے۔ انہوں نے کہا ہاں منع کیا ہے۔

٥١٩٥ :عَنِ ابْنِ عُمَرَ يَقُوْلُ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَنِ الْحَنْتَمِ وَالدُّبَّآءِ وَالْمُزَفَّتِ قَالَ سَمِعْتُهٗ غَيْرَ مَرَّةٍ۔

۵۱۹۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سبز برتن اور تو نبے اور لاکھی سے۔محارب نے کہا میں نے یہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کئی بار سنا۔

٥١٩٦ :عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ قَالَ وَاُرَاهُ وَالنَّقِيْرِ۔

۵۱۹۶: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں نقیر کا بھی ذکر ہے۔

٥١٩٧ :عَنِ ابْنِ عُمَرَ يَقُوْلُ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجَرِّ وَالدُّبَّآءِ وَالْمُزَفَّتِ وَقَالَ انْتَبِذُوْا فِي الْاَسْقِيَةِ۔

۵۱۹۷:ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ٹھلیا اور تونبے اور لاکھی برتن سے اور فرمایا نبیذ بناؤ مشکیزوں میں۔

٥١٩٨ :عَنِ ابْنِ عُمَرَ يُحَدِّثُ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحَنْتَمَةِ فَقُلْتُ مَا الْحَنْتَمَةُ قَالَ الْجَرَّةُ۔

۵۱۹۸:ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حنتمہ سے میں نے کہا حنتمہ کیا ہے کہا ٹھلیا۔

٥١٩٩ :عَنْ زَاذَانَ قَالَ قُلْتُ لِا بْنِ عُمَرَ حَدِّثْنِيْ بِمَا نَهٰى عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْاَشْرِبَةِ بِلُغَتِكَ وَ فَسِّرْهُ لِيْ بِلُغَتِنَا فَاِنَّ لَكُمْ لُغَةً سِوٰى لُغَتِنَا فَقَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحَنْتَمِ وَهِيَ الْجَرَّةُ وَعَنِ الدُّبَّآءِ وَهِيَ الْقَرْعَةُ وَعَنِ الْمُزَفَّتِ وَهُوَ الْمُقَيَّرُ وَعَنِ النَّقِيْرِ وَهِيَ النَّخْلَةُ تُنْسَحُ نَسْحًا وَتُنْقَرُ نَقْرًا وَّ اَمَرَ اَنْ يُّنْتَبَذَ فِي الْاَسْقِيَةِ۔

۵۱۹۹: زاذان سے روایت ہے میں نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا حدیث بیان کرو مجھ سے ان شرابوں کی جن سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع ، اپنی زبان میں اور ترجمہ کرو اس کا ہماری زبان میں کیونکہ تمہاری زبان سے ہماری زبان جدا ہے۔ انہوں نے کہا منع کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حنتم سے اور وہ ٹھلیا ہے اور دباء سے اور وہ تونبا ہے اور مزفت سے اور وہ روغنی ہے اور نقیر سے اور وہ کھجور کی لکڑی ہے جو چھیل کر کریدی جاتی ہے اور حکم کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نبیذ بنانے کا مشکوں میں۔

٥٢٠٠ :عَنْ شُعْبَةَ فِيْ هٰذَا الْاِسْنَادِ۔

۵۲۰۰: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٢٠١ :عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ عِنْدَ هٰذَا الْمِنْبَرِ وَاَشَارَ اِلٰى مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلُوْهُ عَنِ الْاَشْرِبَةِ فَنَهَاهُمْ عَنِ الدُّبَّآءِ وَالنَّقِيْرِ وَالْحَنْتَمِ فَقُلْتُ يَا اَبَا مُحَمَّدٍ وَالْمُزَفَّتِ وَ ظَنَنَّا اَنَّهٗ نَسِيَهٗ فَقَالَ لَمْ اَسْمَعْهُ يَوْمَئِذٍ مِّنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا وَقَدْ كَانَ يَكْرَهُ۔

۵۲۰۱: سعید بن المسیّب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اس منبر کے پاس اور اشارہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منبر کی طرف کہ عبدالقیس کے لوگ آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اور پوچھا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شرابوں کو۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع کیا ان کو تونبے اور چوبین اور حنتم سے۔ میں نے کہا اے ابومحمد اور لاکھی سے اور ہم سمجھے کہ وہ بھول گئے۔ انہوں نے کہا اس دن کو میں نے لاکھی کا لفظ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے نہیں سنا لیکن وہ مکروہ جانتے تھے لاکھی کو بھی۔

٥٢٠٢ :عَنْ جَابِرٍ وَّابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ النَّقِيْرِ وَالْمُزَفَّتِ وَالدُّبَّآءِ۔

۵۲۰۲: جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع کیا چوبین اور لاکھی اور تونبے سے۔

٥٢٠٣ :عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنِ الْجَرِّ وَالدُّبَّآءِ وَالْمُزَفَّتِ۔

۵۲۰۳: عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منع فرماتے تھے ٹھلیا اور تونبے اور لاکھی سے۔

٥٢٠٤ :قَالَ اَبُو الزُّبَيْرِ وَسَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ يَقُوْلُ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجَرِّ وَالْمُزَفَّتِ وَالنَّقِيْرِ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا لَمْ يَجِدْ شَيْئًا يُنْتَبَذُ لَهٗ فِيْهِ نُبِذَلَهٗ فِيْ تَوْرٍ مِّنْ حِجَارَةٍ۔

۵۲۰۴: ابوالزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں نے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ٹھلیا سے اور لاکھی سے اور چوبین برتن سے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب کوئی برتن نہ ملتا نبیذ بنانے کیلئے نبیذ بنایا جاتا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے گھڑے میں پتھر کے۔

٥٢٠٥ :عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُنْتَبَذُ لَهٗ فِيْ تَوْرٍ مِّنْ حِجَارَةٍ۔

۵۲۰۵: جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے نبیذ بنایا جاتا پتھر کے گھڑے میں۔

٥٢٠٦ :عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ يُنْبَذُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سِقَآءٍ فَاِذَا لَمْ يَجِدُوْا سِقَاءً نُبِذَ لَهٗ فِيْ تَوْرٍ مِّنْ حِجَارَةٍ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ وَاَنَا اَسْمَعُ لِاَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ مِنْ بَرَامٍ۔

۵۲۰۶: جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے نبیذ بنایا جاتا ایک مشک میں جب مشک نہ ملتی تو پتھر کے گھڑے میں بناتے۔ بعضوں نے کہا میں نے ابوالزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے گھڑا برام کا تھا یعنی پتھر کا۔

٥٢٠٧ :عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَيْتُكُمْ عَنِ النَّبِيْذِ اِلَّا فِيْ سِقَآءٍ فَاشْرَبُوْا فِي الْاَسْقِيَةِ كُلِّهَا وَلَا تَشْرَبُوْا مُسْكِرًا۔

۵۲۰۷: بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ میں نے تم کو منع کیا تھا نبیذ بنانے سے سوا مشک کے اور برتنوں میں اب سب برتنوں میں بناؤ لیکن نہ پیؤ اس شراب کو جس میں نشہ ہو''۔

٥٢٠٨ :عَنْ بُرَيْدَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ نَهَيْتُكُمْ عَنِ الظُّرُوْفِ وَاِنَّ الظُّرُوْفَ اَوْظَرْفًا لَّا يُحِلُّ شَيْئًا وَلَا يُحَرِّمُهٗ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ۔

۵۲۰۸: حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''میں نے تم کو منع کیا تھا برتنوں سے لیکن برتنوں سے کوئی چیز حلال یا حرام نہیں ہوئی اور ہر نشہ کرنے والی چیز حرام ہے''۔

٥٢٠٩ :عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنِ الْاَشْرِبَةِ فِيْ ظُرُوْفِ الْاَدَمِ فَاشْرَبُوْا فِيْ كُلِّ وِعَآءٍ غَيْرَ اَنْ لَّا تَشْرَبُوْا مُسْكِرًا۔

۵۲۰۹: بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''میں نے تم کو منع کیا تھا چمڑے کے برتنوں میں پینے سے اب پیؤ ہر برتن میں پر نہ پیؤ نشہ لانے والی چیز''۔

٥٢١٠ :عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ لَمَّا نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيْذِ فِي

۵۲۱۰: عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے جب منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے برتنوں میں نبیذ بنانے سے۔ تو لوگوں نے کہا ہر ایک آدمی کو

الْاَوْعِيَةِ قَالُوْا لَيْسَ كُلُّ النَّاسِ يَجِدُ فَاَرْخَصَ لَهُمْ فِي الْجَرِّ غَيْرَ الْمُزَفَّتِ۔

چمڑے کی مشک نہیں ملتی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اجازت دی ٹھلیا کی جو لاکھی نہ ہو۔

بَابُ بَيَانِ اَنَّ كُلَّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَاَنَّ كُلَّ خَمْرٍ حَرَامٌ

باب: ہر نشہ لانے والا شراب خمر ہے اور ہر خمر حرام ہے

٥٢١١ :عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبِتْعِ فَقَالَ كُلُّ شَرَابٍ اَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ۔

۵۲۱۱: ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا لوگوں نے بتع کو (شہد کے شراب کو) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''جس شراب میں نشہ ہو وہ حرام ہے''۔

٥٢١٢ :عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا تَقُوْلُ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبِتْعِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ شَرَابٍ اَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ۔

۵۲۱۲: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٢١٣ :عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَيْسَ فِيْ حَدِيْثِ سُفْيَانَ وَصَالِحٍ سُئِلَ عَنِ الْبِتْعِ وَهُوَ فِيْ حَدِيْثِ مَعْمَرٍ وَهُوَ فِيْ حَدِيْثِ صَالِحٍ اَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ شَرَابٍ مُّسْكِرٍ حَرَامٌ۔

۵۲۱۳: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٢١٤ :عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ بَعَثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا وَمُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ اِلَى الْيَمَنِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ شَرَابًا يُّصْنَعُ بِاَرْضِنَا يُقَالُ لَهُ الْمِزْرُ مِنَ الشَّعِيْرِ وَشَرَابًا يُقَالُ لَهُ الْبِتْعُ مِنَ الْعَسَلِ فَقَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ۔

۵۲۱۴: ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ کو اور معاذ کو یمن کی طرف بھیجا۔ میں نے کہا یا رسول اللہ ہمارے ملک میں ایک شراب بنتا ہے جس کو مزر کہتے ہیں وہ جو سے بنتا ہے انگریزی میں اس کو (بیئر) کہتے ہیں اور ایک شراب شہد سے بنتا ہے جس کو بتع کہتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''ہر نشہ والا شراب حرام ہے''

٥٢١٥ :عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهُ وَ مُعَاذًا اِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ لَهُمَا بَشِّرَا وَيَسِّرَا وَعَلِّمَا وَلَا تُنَفِّرَا وَاُرَاهُ قَالَ وَتَطَاوَعَا قَالَ فَلَمَّا وَلّٰى رَجَعَ اَبُوْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَّ لَهُمْ شَرَابًا

۵۲۱۵: ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو اور معاذ کو یمن کی طرف بھیجا اور ان دونوں سے فرمایا لوگوں کو خوش رکھنا اور ان پر آسانی کرنا اور دین کی باتیں سکھلانا اور نفرت نہ دلانا اور دونوں اتفاق سے رہنا۔ جب انہوں نے پیٹھ موڑی تو حضرت ابو موسیٰ لوٹے اور عرض کیا یا رسول اللہ یمن والوں کے پاس ایک شراب ہوتا ہے شہد

شَرَابًا مِّنَ الْعَسَلِ يُطْبَخُ حَتّٰى يَعْقِدَ وَالْمِزْرُ يُصْنَعُ مِنَ الشَّعِيْرِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَآ اَسْكَرَ عَنِ الصَّلٰوةِ فَهُوَ حَرَامٌ۔

سے جو پکایا جاتا ہے یہاں تک جم جاتا ہے اور ایک شراب ہوتا ہے مزر کا جو بنایا جاتا ہے جو سے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شراب نماز سے غافل کردے وہ حرام ہے۔

۵۲۱۶ :عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمُعَاذًا اِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ ادْعُوَا النَّاسَ وَبَشِّرَا وَلَا تُنَفِّرَا وَيَسِّرَا وَلَا تُعَسِّرَا فَقَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفْتِنَا فِيْ شَرَابَيْنِ كُنَّا نَصْنَعُهُمَا بِالْيَمَنِ الْبِتْعُ وَهُوَ مِنَ الْعَسَلِ يُنْبَذُ حَتّٰى يَشْتَدَّ وَالْمِزْرُ وَهُوَ مِنَ الذُّرَةِ وَالشَّعِيْرِ يُنْبَذُ حَتّٰى يَشْتَدَّ قَالَ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اُعْطِيَ جَوَامِعَ الْكَلِمِ بِخَوَاتِمِهٖ فَقَالَ اَنْهٰى عَنْ كُلِّ مُسْكِرٍ اَسْكَرَ عَنِ الصَّلٰوةِ۔

۵۲۱۶ :ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ کو اور معاذ کو یمن کی طرف بھیجا تو فرمایا بلاؤ لوگوں کو (اسلام کی طرف) اور خوش رکھوان کو اور نفرت مت دلاؤ اور آسانی کرو اور دشواری مت ڈالو۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم کو فتویٰ دیجئے، دو شرابوں میں جن کو ہم بنایا کرتے تھے۔ یمن میں ایک تو بتع کا شہد سے بنتا ہے جب وہ جھاگ مارنے لگے دوسرے مزر جو جوار یا جو کا ہوتا ہے اس کو بھگوتے ہیں یہاں تک کہ تیز ہو جاوے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ نے وہ باتیں دی تھیں جن میں لفظ تھوڑے ہوں اور معنی بہت ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں منع کرتا ہوں ہر نشہ لانے والے شراب سے جو باز رکھے نماز سے۔

۵۲۱۷ :عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَجُلًا قَدِمَ مِنْ جَيْشَانَ وَجَيْشَانُ مِنَ الْيَمَنِ فَسَاَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ شَرَابٍ يَّشْرَبُوْنَهٗ بِاَرْضِهِمْ مِنَ الذُّرَةِ يُقَالُ لَهُ الْمِزْرُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اَوَ مُسْكِرٌ هُوَ قَالَ نَعَمْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ اِنَّ عَلَى اللّٰهِ عَهْدًا لِمَنْ يَّشْرَبُ الْمُسْكِرَ اَنْ يَّسْقِيَهٗ مِنْ طِيْنَةِ الْخَبَالِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا طِيْنَةُ الْخَبَالِ قَالَ عَرَقُ اَهْلِ النَّارِ اَوْ عُصَارَةُ اَهْلِ النَّارِ۔

۵۲۱۷ :حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک شخص جیشان سے آیا اور جیشان ایک شہر ہے یمن میں۔ اس نے پوچھا اس شراب کو جو پیتے تھے اس کے ملک میں اور وہ جوار سے بنتا تھا اس کو مزر کہتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس میں نشہ ہے وہ بولا ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا 'جو نشہ کرے حرام ہے اور اللہ تعالیٰ نے عہد کیا ہے جو نشہ پئے اس کو طینۃ الخبال پلاوے گا'' (آخرت میں) لوگوں نے عرض کیا طینۃ الخبال کیا ہے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''یہ پسینہ ہے جہنمیوں کا''۔

۵۲۱۸ :عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَّكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ مَّنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا فَمَاتَ وَهُوَ يُدْمِنُهَا لَمْ يَتُبْ لَمْ يَشْرَبْهَا فِي الْاٰخِرَةِ۔

۵۲۱۸ :عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''ہر نشہ کرنے والا شراب خمر ہے اور ہر نشہ کرنے والا شراب حرام ہے اور جو شخص دنیا میں خمر پئے گا پھر مر جاوے گا پیتے پیتے اور توبہ نہ کرے گا تو اس کو آخرت میں خمر نہیں ملے گا''

۵۲۱۹ :عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ

۵۲۱۹ :ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''ہر نشہ لانے والا نشہ خمر ہے اور نشہ لانے والا شراب

مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ۔

حرام ہے''

٥٢٢٠ :عَنْ مُوْسٰى بْنِ عُقْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهٗ۔

۵۲۲۰: ترجمہ وہی جو اوپر گزر چکا۔

٥٢٢١ :عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ وَلَا اَعْلَمُهٗ اِلَّا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَكُلُّ خَمْرٍ حَرَامٌ۔

۵۲۲۱: عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''ہر نشہ لانے والی (چیز) خمر ہے اور ہر خمر حرام ہے''۔

تشریح ❁ یہ شکل اول کی پہلی ضرب ہے اور اس کا نتیجہ یہ ہے کہ ہر نشہ لانے والا شراب حرام ہے اس میں کوئی خصوصیت نہیں کہ وہ انگور کا ہو یا جو کا یا جوار کا جو نشہ کرے وہ حرام ہے۔ اب بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ حدیث سے اس مقدار کی حرمت نکلتی ہے جس سے نشہ ہو جاوے اور قلیل کی حرمت نہیں نکلتی اس کا جواب یہ ہے کہ دوسری حدیث میں صاف موجود ہے جس شراب کی کثیر مقدار نشہ کرے اس میں سے قلیل بھی حرام ہے تو اب کوئی شبہ باقی نہ رہا۔

بَابُ عُقُوْبَةِ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ اِذَا لَمْ يَتُبْ مِنْهَا يَمْنَعُهٗ اِيَّاهَا فِي الْاٰخِرَةِ

باب: جو شخص دنیا میں شراب پیئے اور توبہ نہ کرے

٥٢٢٢ :عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا حُرِمَهَا فِي الْاٰخِرَةِ۔

۵۲۲۲: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''جو شخص دنیا میں شراب پیئے وہ آخرت میں شراب سے محروم رہے گا''۔

٥٢٢٣ :عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا فَلَمْ يَتُبْ مِنْهَا حُرِمَهَا فِي الْاٰخِرَةِ فَلَمْ يُسْقِهَا قِيْلَ لِمَا لِكٍ رَّفَعَهٗ قَالَ نَعَمْ۔

۵۲۲۳: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا جو شخص دنیا میں شراب پیئے پھر اس سے توبہ نہ کرے وہ آخرت میں شراب سے محروم رہے گا اور اس کو نہ پیئے گا۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے پوچھا عبداللہ نے اس حدیث کو مرفوع کیا ہے انہوں نے کہا ہاں۔

٥٢٢٤ :عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَشْرَبْهَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا اَنْ يَّتُوْبَ ۔

۵۲۲۴: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''جو شخص دنیا میں خمر پیئے وہ آخرت میں نہ پیئے گا، مگر جب توبہ کرے''

٥٢٢٥ :عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ عُبَيْدِاللّٰهِ۔

۵۲۲۵: ترجمہ وہی جو اوپر گزر را۔

بَابُ اِبَاحَةِ النَّبِيْذِ الَّذِيْ لَمْ يَشْتَدَّ وَلَمْ

باب جس نبیذ میں تیزی نہ آئی ہو اور نہ اس میں نشہ ہو وہ

يَصِرْ مُسْكِرًا

حلال ہے

٥٢٢٦ :عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُنْتَبَذُ لَهٗ اَوَّلَ اللَّيْلِ فَيَشْرَبُهٗ اِذَا اَصْبَحَ يَوْمَهٗ ذٰلِكَ وَاللَّيْلَةَ الَّتِیْ تَجِیْءُ وَالْغَدَ وَاللَّيْلَةَ الْاُخْرٰی وَالْغَدَ اِلَی الْعَصْرِ فَاِنْ بَقِیَ شَیْءٌ سَقَاهُ الْخَادِمَ اَوْ اَمَرَبِهٖ فَصُبَّ۔

۵۲۲۶: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کیلئے اول رات میں نبیذ بھگو دیتے۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کو پیتے صبح کو۔پھر دوسری رات کو پھر صبح کو پھر تیسری رات کو پھر صبح کو عصر تک اس کے بعد جو بچتا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خادم کو پلا دیتے یا حکم دیتے وہ بہا دیا جاتا۔

تشریح ۞ اگر اس میں تیزی نہ آتی اور نشہ والی کوئی نشانی ظاہر نہ ہوتی تو خادم کو دے دیتے ورنہ بہا دیتے غرض یہ کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تیسرے دن تک پیتے کیونکہ اس مدت میں کوئی تیزی نہیں آتی اور وہ مثل شربت کے ہوتا ہے۔

٥٢٢٧ :عَنْ يَحْيَی الْبَهْرَانِیِّ قَالَ ذَكَرَ النَّبِيْذَ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ يُنْتَبَذُ لَهٗ فِیْ سِقَآءٍ قَالَ شُعْبَةُ مِنْ لَّيْلَةِ الْاِثْنَيْنِ فَيَشْرَبُهٗ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالثَّلَاثَآءِ اِلَی الْعَصْرِ فَاِنْ فَضَلَ مِنْهُ شَیْءٌ سَقَاهُ الْخَادِمَ اَوْصَبَّهٗ۔

۵۲۲۷: یحییٰ بھرانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے لوگوں نے نبیذ کا ذکر کیا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے سامنے۔انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے نبیذ بنایا جاتا تھا مشک میں۔شعبہ نے کہا پیر کی رات کو پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیتے اس کو پیر کے دن اور منگل کے دن عصر تک جو کچھ بچتا وہ خادم کو پلا دیتے یا بہا دیتے۔

٥٢٢٨ :عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْقَعُ لَهُ الزَّبِيْبُ فَيَشْرَبُهُ الْيَوْمَ وَالْغَدَ وَبَعْدَ الْغَدِ اِلٰی مَسَآءِ الثَّالِثَةِ ثُمَّ يَاْمُرُ بِهٖ فَيُسْقٰی اَوْيُهْرَاقُ۔

۵۲۲۸: ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے انگور بھگوئے جاتے۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس دن پیتے پھر دوسرے دن پھر تیسرے دن شام تک، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حکم کرتے اس کے پینے کا (جب مسکر نہ ہو) یا گرا دینے کا (جب مسکر ہو)۔

٥٢٢٩ :عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُنْبَذُ لَهُ الزَّبِيْبُ فِی السِّقَآءِ فَيَشْرَبُهٗ يَوْمَهٗ وَالْغَدَ وَبَعْدَ الْغَدِ فَاِذَا كَانَ مَسَآءُ الثَّالِثَةِ شَرِبَهٗ وَسَقَاهُ فَاِنْ فَضَلَ شَیْءٌ اَهْرَاقَهٗ۔

۵۲۲۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے انگور بھگوئے جاتے مشک میں۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس دن پیتے پھر دوسرے دن، پھر تیسرے دن کی شام کو اس کو پیتے اور پلاتے اور جو کچھ بچ رہتا اس کو بہا دیتے۔

٥٢٣٠ :عَنْ يَحْيَی النَّخْعِیِّ قَالَ سَاَلَ قَوْمٌ ابْنَ عَبَّاسٍ رَّضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنْ بَيْعِ الْخَمْرِ وَشِرَائِهَا وَالتِّجَارَةِ فِيْهَا فَقَالَ اَمُسْلِمُوْنَ اَنْتُمْ قَالُوْا نَعَم قَالَ فَاِنَّهٗ لَا يُصْلُحُ بَيْعُهَا وَلَا شِرَاؤُهَا وَلَا التِّجَارَةُ فِيْهَا قَالَ فَسَاَلُوْهُ عَنِ النَّبِيْذِ فَقَالَ

۵۲۳۰: یحییٰ نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کچھ لوگوں نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا شراب کی بیع اور تجارت کو۔انہوں نے کہا تم مسلمان ہو وہ بولے ہاں۔ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا تو نہ اس کی بیع درست ہے، نہ خرید، نہ تجارت اس کی۔پھر لوگوں نے ان سے نبیذ کو پوچھا انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سفر میں نکلے پھر لوٹے تو

خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ سَفَرٍ ثُمَّ رَجَعَ وَقَدْ نَبَذَ نَاسٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ فِىْ حَنَاتِمَ وَنَقِيْرٍ وَّ دُبَّآءٍ فَاَمَرَ بِهٖ فَاُهْرِيْقَ ثُمَّ اَمَرَ بِسِقَآءٍ فَجُعِلَ فِيْهِ زَبِيْبٌ وَّمَآءٌ فَجُعِلَ مِنَ اللَّيْلِ فَاَصْبَحَ فَشَرِبَ مِنْهُ يَوْمَهٗ ذٰلِكَ وَلَيْلَتَهُ الْمُسْتَقْبِلَةَ وَمِنَ الْغَدِ حَتّٰى اَمْسٰى فَشَرِبَهٗ وَسَقٰى فَلَمَّآ اَصْبَحَ اَمَرَ بِمَا بَقِىَ مِنْهُ فَاُهْرِيْقَ۔

لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب میں سے نبیذ بنایا تھا سبز گھڑوں میں اور چوبین برتن میں اور تو نبے میں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا وہ بہایا گیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا۔ ایک مشک میں انگور اور پانی ڈالا گیا۔ وہ رات بھر یونہی رہا۔ پھر صبح کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس میں سے پیا اور دوسری رات کو پھر دوسرے دن صبح کو شام تک پیا اور پلایا پھر تیسرے دن جو بچا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا وہ بہایا گیا۔

۵۲۳۱ :عَنْ ثُمَامَةَ يَعْنِى ابْنَ حَزْنٍ الْقُشَيْرِىِّ قَالَ لَقِيْتُ عَآئِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فَسَاَلْتُهَا عَنِ النَّبِيْذِ فَدَعَتْ عَآئِشَةُ جَارِيَةً حَبَشِيَّةً فَقَالَتْ سَلْ هٰذِهٖ اِنَّهَا كَانَتْ تَنْبِذُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتِ الْحَبَشِيَّةُ كُنْتُ اَنْبِذُ لَهٗ فِىْ سِقَآءٍ مِّنَ اللَّيْلِ وَاُوْكِيْهِ وَاُعَلِّقُهٗ فَاِذَا اَصْبَحَ مِنْهُ شَرِبَ مِنْهُ۔

۵۲۳۱: ثمامہ بن حزن قشیری سے روایت ہے میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ملا ان سے نبیذ کو پوچھا انہوں نے ایک حبشن لونڈی کو بلایا اور کہا اس سے پوچھ، وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے نبیذ بنایا کرتی تھی، اس نے کہا میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے مشک میں رات کو نبیذ بھگوتی اور ڈاٹ لگا دیتی اور پھر لٹکا دیتی صبح کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس میں سے پیتے۔

۵۲۳۲ :عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كُنَّا نَنْبِذُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ سِقَآءٍ يُّوْكٰى اَعْلَاهُ وَلَهٗ عَزْلَاءُ فَنَنْبِذُهٗ غُدْوَةً فَيَشْرَبُهٗ عِشَاءً وَنَنْبِذُهٗ عِشَآءً فَيَشْرَبُهٗ غُدْوَةً۔

۵۲۳۲: ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے ایک مشک میں نبیذ بھگوتے اور ڈاٹ لگا دیتے، اس میں سوراخ تھا صبح کو ہم بھگوتے اور رات کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیتے اور رات کو بھگوتے اور صبح کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیتے۔

۵۲۳۳ :عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَّضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ دَعَا اَبُوْ اُسَيْدٍ السَّاعِدِىُّ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ عُرْسِهٖ فَكَانَتِ امْرَاَتُهٗ يَوْمَئِذٍ خَادِمَهُمْ وَهِىَ الْعَرُوْسُ قَالَ سَهْلٌ تَدْرُوْنَ مَا سَقَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْقَعَتْ لَهٗ تَمَرَاتٍ مِّنَ اللَّيْلِ فِىْ تَوْرٍ فَلَمَّآ اَكَلَ سَقَتْهُ اِيَّاهُ۔

۵۲۳۳: سہل بن سعد سے روایت ہے ابو اسید ساعدی نے اپنی شادی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعوت کی اور ان کی عورت ہی کام کرتی تھی اس دن اور وہی دلہن بھی تھی۔ سہل نے کہا تم جانتے ہو اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کیا پلایا تھا رات کو۔ اس نے چند کھجوریں بھگو دیں تھیں ایک گھڑے میں، جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھانا کھا چکے تو اس کا شربت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پلایا۔

تشریح: نوویؒ علیہ الرحمۃ نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ میزبان بعض مہمانوں کی تخصیص کر سکتا ہے عمدہ کھانے سے یا شربت سے بشرطیکہ اوروں کو رنج نہ ہو اور صحابہ تو خوش ہوتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیادہ خاطر کرنے سے۔

٥٢٣٤ :عَنْ سَهْلٍ يَقُولُ اَتَى اَبُوْ اُسَيْدِ السَّاعِدِيُّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ وَلَمْ يَقُلْ فَلَمَّا اَكَلَ سَقَتْهُ اِيَّاهُ۔

۵۲۳۴: ترجمہ وہی جو گزر چکا۔

٥٢٣٥ :عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَقَالَ فِيْ تَوْرٍ مِّنْ حِجَارَةٍ فَلَمَّا فَرَغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الطَّعَامِ فَسَقَتْهُ تَخُصُّهٗ بِذٰلِكَ۔

۵۲۳۵: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھانے سے فارغ ہوئے تو اس عورت نے ملا ان کھجوروں کو اور صرف آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پلایا گیا وہ۔

٥٢٣٦ :عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ ذُكِرَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَاَةٌ مِّنَ الْعَرَبِ فَاَمَرَا بَااُسَيْدٍ اَنْ يُّرْسِلَ اِلَيْهَا فَاَرْسَلَ اِلَيْهَا فَقَدِمَتْ فَنَزَلَتْ فِيْ اُجُمِ بَنِيْ سَاعِدَةَ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى جَآءَ هَا فَدَخَلَ عَلَيْهَا فَاِذَا امْرَاَةٌ مُنَكِّسَةٌ رَّاْسَهَا فَلَمَّا كَلَّمَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ قَالَ قَدْ اَعَذْتُكِ مِنِّيْ فَقَالُوْا لَهَا اَتَدْرِيْنَ مَنْ هٰذَا فَقَالَتْ لَا فَقَالُوْا هٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَآءَ كِ لِيَخْطُبَكِ فَقَالَتْ اَنَا كُنْتُ اَشْقٰى مِنْ ذٰلِكَ قَالَ سَهْلٌ فَاَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ حَتّٰى جَلَسَ فِيْ سَقِيْفَةِ بَنِيْ سَاعِدَةَ هُوَ وَاَصْحَابُهٗ ثُمَّ قَالَ اَسْقِنَا لِسَهْلٍ قَالَ فَاَخْرَجْتُ لَهُمْ هٰذَا الْقَدَحَ فَاَسْقَيْتُهُمْ فِيْهِ قَالَ اَبُوْحَازِمٍ فَاَخْرَجَ لَنَا سَهْلٌ ذٰلِكَ الْقَدَحَ فَشَرِبْنَا فِيْهِ ثُمَّ اسْتَوْهَبَهٗ بَعْدَ ذٰلِكَ عُمَرُو بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ فَوَهَبَهٗ لَهٗ وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ اِسْحَاقَ قَالَ اَسْقِنَا يَا سَهْلُ۔

۵۲۳۶: سہل بن سعد سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے عرب کی ایک عورت کا ذکر ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابو اسید کو حکم دیا پیغام دینے کا۔ انہوں نے پیام دیا، وہ آئی اور بنی ساعدہ کے قلعوں میں اتری، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نکلے اور اس کے پاس تشریف لے گئے، جب وہاں پہنچے دیکھا تو ایک عورت ہے سر جھکائے ہوئے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے بات کی، وہ بولی میں اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتی ہوں تم سے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، تو نے اپنے تئیں بچا لیا مجھ سے (یعنی اب میں تجھ سے کچھ نہیں کرنے کا)۔ لوگوں نے اس سے کہا تو جانتی ہے یہ کون شخص ہیں؟ وہ بولی نہیں میں نہیں جانتی، لوگوں نے کہا اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اللہ کی رحمت اور اسلام ہو ان پر وہ تشریف لائے تھے تجھ سے نسبت کرنے کو، وہ بولی میں بدقسمت تھی (جب تو میں نے پناہ مانگی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے، (اس حدیث سے معلوم ہوا کہ منگنی کرنے والے کو عورت کی طرف دیکھنا درست ہے) سہل نے کہا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسی دن آئے اور بنی ساعدہ کے چھتے میں بیٹھے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے سہل ہم کو پلا۔ سہل نے کہا میں نے یہ پیالہ نکالا اور سب کو پلایا ابو حازم نے کہا سہل نے وہ پیالہ نکالا، ہم لوگوں نے بھی اس میں پیا (برکت کیلئے) پھر عمر بن عبدالعزیز نے (اپنی خلافت کے زمانے میں) وہ پیالہ سہل سے مانگا، سہل نے دے دیا۔

تشریح ۞ نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آثار شریفہ سے برکت لینا جائز ہے اور جس چیز کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چھوڑا یا پہنا وہ سب متبرک ہے اور سلف اور خلف سب نے اجماع کیا کہ جہاں پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز پڑھی روضہ میں وہاں نماز پڑھنا برکت کیلئے اسی طرح اس غار میں جانا جس میں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف رکھتے تھے اور اسی قسم میں ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابوطلحہ کو اپنے بال دیئے تھے لوگوں کو بانٹنے کیلئے اور اپنا کپڑا دیا تھا صاحبزادی کے کفن کیلئے اور قبر پر شاخیں لگا دی تھیں اور ملحان کی بیٹی نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پسینہ اکٹھا کیا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وضو کے پانی کو صحابہ نے بدن پر ملا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تھوک کو منہ پر لگایا اور اس کے نظائر بہت ہیں صحیح حدیثوں میں اور یہ واضح ہے اس میں کوئی شک نہیں۔ انتہی

۵۲۳۷ :عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَقَدْ سَقَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَدَحِيْ هٰذَا الشَّرَابَ كُلَّهُ الْعَسَلَ وَالنَّبِيْذَ وَالْمَآءَ وَاللَّبَنَ۔

۵۲۳۷ :انسؓ سے روایت ہے میں نے اپنے اس پیالہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شہد اور نبیذ اور پانی اور دودھ پلایا۔

بَابُ جَوَازِ شُرْبِ اللَّبَنِ

باب: دودھ پینے کا بیان

۵۲۳۸ :عَنِ الْبَرَآءِ قَالَ قَالَ اَبُوْبَكْرِ الصِّدِّيْقُ لَمَّا خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ مَرَرْنَا بِرَاعٍ وَّقَدْ عَطِشَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فَحَلَبْتُ لَهٗ كُثْبَةً مِّنْ لَّبَنٍ فَاَتَيْتُهٗ بِهَا فَشَرِبَ حَتّٰى رَضِيْتُ۔

۵۲۳۸ :براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نکلے۔ مکہ سے مدینہ کو تو ایک چرواہا ملا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیاسے تھے میں نے تھوڑا دودھ دوہا اور لے کر آیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیا یہاں تک کہ میں سمجھا بس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کافی ہو گیا۔

تشریح ۞ نووی علیہ الرحمۃ نے کہا ان جانوروں کا مالک کافر حربی ہوگا اور اس کا مال لے لینا درست ہے یا وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پینے سے ناراض نہ ہوگا یا عرب کے ملک میں یہ امر دستور کے خلاف نہ ہوگا۔

۵۲۳۹ :عَنِ الْبَرَآءِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ لَمَّآ اَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَكَّةَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ قَالَ فَاتْبَعَهٗ سُرَاقَةُ ابْنُ مَالِكٍ جُعْشُمٍ قَالَ فَدَعَا عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاخَتْ فَرَسُهٗ فَقَالَ ادْعُ اللّٰهَ لِيْ وَلَا اَضُرُّكَ قَالَ فَدَعَا اللّٰهَ قَالَ فَعَطِشَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرُّوْا بِرَاعِيْ غَنَمٍ قَالَ اَبُوْبَكْرِ الصِّدِّيْقُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَاَخَذْتُ قَدَحًا فَحَلَبْتُ فِيْهِ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى

۵۲۳۹ :براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ سے مدینہ کو آئے تو سراقہ بن مالک نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پیچھا کیا (مشرکوں کی طرف سے) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کیلئے بددعا کی اس کا گھوڑا دھنس گیا (یعنی زمین نے اس کو پکڑ لیا) تو وہ بولا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے لئے دعا کیجئے، میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نقصان نہیں پہنچاؤں گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا کی (اس کو نجات ملی) پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیاسے ہوئے اور بکریوں کا ایک چرانے والا ملا۔ ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں نے پیالہ لیا اور تھوڑا دودھ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے دوہا دودھ لے کر آیا آپ صلی اللہ علیہ

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُثْبَةً مِّنْ لَّبَنٍ فَاَتَيْتُهُ بِهِ فَشَرِبَ حَتّٰى رَضِيْتُ۔

وآلہ وسلم نے پیا یہاں تک کہ میں سمجھا بس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کافی ہو گیا۔

٥٢٤٠ :عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِهِ بِاِيْلِيَآءَ بِقَدَحَيْنِ مِنْ خَمْرٍ وَّلَبَنٍ فَنَظَرَ اِلَيْهِمَا فَاَخَذَا اللَّبَنَ فَقَالَ لَهُ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هَدَاكَ لِلْفِطْرَةِ لَوْاَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوَتْ اُمَّتُكَ۔

۵۲۴۰ :ابوہریرہؓ سے روایت ہے جس رات کو رسول اللہؐ بیت المقدس میں لائے گئے تو آپؐ کے پاس دو پیالے آئے۔ ایک میں شراب تھا اور ایک میں دودھ۔ آپؐ نے دونوں کو دیکھا اور دودھ کا پیالہ لے لیا۔ حضرت جبرائیل علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کہا شکر ہے اس اللہ کا جس نے تم کو فطرت کی ہدایت کی (یعنی اسلام کی اور استقامت کی) اگر تم شراب کو لیتے تو تمہاری امت گمراہ ہو جاتی۔ اس حدیث کا بیان کتاب الایمان میں گزرا۔

٥٢٤١ :عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ بِاِيْلِيَآءَ۔

۵۲۴۱ :ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ تَخْمِيْرِ الْاِنَاءِ وَغَيْرِهٖ

باب: برتن کو ڈھانپ دینے اور اور باتوں کا بیان

٥٢٤٢ :عَنْ اَبِيْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَدَحِ لَبَنٍ مِّنَ النَّقِيْعِ لَيْسَ مُخَمَّرًا فَقَالَ اِلَّا خَمَّرْتَهٗ وَلَوْ تَعْرُضُ عَلَيْهِ عُوْدًا قَالَ اَبُوْحُمَيْدٍ اِنَّمَا اُمِرَ بِالْاَسْقِيَةِ اَنْ تُوْكَاَ لَيْلًا وَّ بِالْاَبْوَابِ اَنْ تَغْلَقَ لَيْلًا۔

۵۲۴۲ :ابوحمید ساعدی سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک پیالہ دودھ کا لایا نقیع سے (نقیع ایک مقام ہے وادی عقیق میں) جو ڈھانپا ہوا نہ تھا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''تو نے اس کو ڈھانپا کیوں نہیں ایک لکڑی ہی آڑی اس پر رکھ دیتا'' (اگر ڈھانپنے کو کچھ نہ تھا) ابوحمید نے کہا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم کیا رات کو مشک میں ڈاٹ لگا دینے کا اور دروازوں کو بند کرنے کا۔

٥٢٤٣ :عَنْ اَبِيْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَدَحِ لَبَنٍ بِمِثْلِهٖ قَالَ وَلَمْ يَذْكُرْ زَكَرِيَّا قَوْلَ اَبِيْ حُمَيْدٍ بِاللَّيْلِ۔

۵۲۴۳ :ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٢٤٤ :عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَسْقٰى فَقَالَ رَجُلٌ يَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا نَسْقِيْكَ نَبِيْذًا فَقَالَ بَلٰى فَخَرَجَ الرَّجُلُ يَسْعٰى فَجَآءَ بِقَدَحٍ فِيْهِ نَبِيْذٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلَّا خَمَّرْتَهٗ وَلَوْ تَعْرُضُ عَلَيْهِ عُوْدًا فَقَالَ شَرِبَ۔

۵۲۴۴ :جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پانی مانگا۔ ایک شخص بولا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں آپ کو نبیذ پلاؤں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اچھا وہ دوڑتا گیا اور ایک پیالہ نبیذ کا لایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تو نے اس کو ڈھانپا کیوں نہیں ایک لکڑی ہی آڑی رکھ لیتا پھر اس کو پیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے۔

٥٢٤٥ :عَنْ جَابِرٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ يُّقَالُ لَهٗ اَبُوْحُمَيْدٍ بِقَدَحٍ مِنْ لَّبَنٍ مِّنَ النَّقِيْعِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَّا خَمَّرْتَهٗ وَلَوْ تَعْرُضُ عَلَيْهِ عَوْدًا۔

۵۲۴۵: جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک شخص جس کو ابوحمید کہتے تھے نقیع سے ایک دودھ کا پیالہ لایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''تو نے اس کو ڈھانپا کیوں نہیں کاش ایک لکڑی ہی آڑی رکھ دیتا۔

٥٢٤٦ :عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ غُطُّوا الْاِنَآءَ وَاَوْكُوا السِّقَآءَ وَاَغْلِقُوْا الْبَابَ وَاَطْفِئُوا السِّرَاجَ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ لَايَحُلُّ سِقَآءً وَّلَا يَفْتَحُ بَابًا وَّلَا يَكْشِفُ اِنَآءً فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ اَحَدُكُمْ اِلَّا اَنْ يَّعْرُضَ عَلٰى اِنَآئِهٖ عُوْدًا وَيَذْكُرَاسْمَ اللّٰهِ فَلْيَفْعَلْ فَاِنَّ الْفُوَيْسِقَةَ تُضْرِمُ عَلٰى اَهْلِ الْبَيْتِ بَيْتَهُمْ وَلَمْ يَذْكُرْ قُتَيْبَةُ فِيْ حَدِيْثِهٖ وَاَغْلِقُوا لْبَابَ۔

۵۲۴۶: جابرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ڈھانپ دو برتن کو اور ڈاٹ لگا دو مشک کو اور بھیڑ دو دروازوں کو اور بجھا دو چراغ کو کیونکہ شیطان مشک نہیں کھولتا اور دروازہ نہیں کھولتا اور برتن نہیں کھولتا پھر اگر تم میں سے کسی کو کچھ نہ ملے سوا ایک لکڑی کے اسی کو آڑا رکھ لے اور اللہ کا نام لیوے اس لئے کہ چوہیا لوگوں کے گھر جلا دیتی ہے'' (چراغ کی بتی کھینچ کر آگ لگا دیتی ہے) قتیبہ کی روایت میں دروازہ بند کرنے کا ذکر نہیں ہے۔

٥٢٤٧ :عَنْ جَابِرٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ وَاَكْفِؤُا الْاِنَآءَ اَوْخَمِّرُ والْاِنَآءَ وَلَمْ يَذْكُرْ تَعْرِيْضَ الْعُوْدِ عَلَى الْاِنَآءِ۔

۵۲۴۷: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ اس روایت میں آڑی لکڑی رکھنے کا ذکر نہیں ہے۔

٥٢٤٨ :عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَغْلِقُوا الْبَابَ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ اللَّيْثِ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ وَخَمِّرُ والْاٰنِيَةَ وَقَالَ تُضْرِمُ عَلٰى اَهْلِ الْبَيْتِ ثِيَابَهُمْ۔

۵۲۴۸: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٢٤٩ :عَنْ جَابِرٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيْثِهِمْ وَقَالَ وَالْفُوَيْسِقَةُ تُضْرِمُ الْبَيْتَ عَلٰى اَهْلِهٖ ۔

۵۲۴۹: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٢٥٠ :عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ جُنْحُ اللَّيْلِ اَوْ اَمْسَيْتُمْ فَكُفُّوْا صِبْيَانَكُمْ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْتَشِرُ حِيْنَئِذٍ فَاِذَا ذَهَبَ سَاعَةٌ مِّنَ اللَّيْلِ فَخَلُّوْهُمْ وَاَغْلِقُوا

۵۲۵۰: جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''جب رات کی تاریکی آ جاوے یا شام ہو تو اپنے بچوں کو مت نکلنے دو اس لئے کہ شیطان اس وقت پھیل جاتے ہیں پھر جب ایک گھڑی رات گزر جاوے تو ان کو چھوڑ دو اور دروازے بند کرلو اور اللہ تعالیٰ کا نام لو اس لئے کہ شیطان بند دروازے نہیں کھولتا اور اپنی مشکوں پر

الْاَبْوَابَ وَاذْكُرُوْا اسْمَ اللّٰهِ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَفْتَحُ بَابًا مُّغْلَقًا وَاَوْكُوْا قِرَبَكُمْ وَاذْكُرُو اللّٰهِ وَخَمِّرُوْا اٰنِيَتَكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ وَلَوْ اَنْ تَعْرُضُوْا عَلَيْهَا شَيْئًا وَّاَطْفِئُوْا مَصَابِيْحَكُمْ۔

ڈاٹ لگا دو اور اللہ عزوجل کا نام لو اور اپنے برتنوں کو ڈھانپ دو اور اللہ کا نام لو اگر کوئی برتن ڈھانکنے کو نہ ملے تو ان پر آڑا کچھ رکھ دو اور اپنے چراغوں کو بجھا دو‘‘۔

٥٢٥١ :عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ نَحْوًا مِّمَّآ اَخْبَرَ عَطَآءٌ اِلَّآ اَنَّهٗ لَا يَقُوْلُ اذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ۔

۵۲۵۱: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٢٥٢ :عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ عَنْ عَطَآءٍ وَّعَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ كَرِوَايَةِ رَوْحٍ۔

۵۲۵۲: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٢٥٣ :عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُرْسِلُوْا فَوَاشِيَكُمْ وَصِبْيَانَكُمْ اِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ حَتّٰى تَذْهَبَ فَحْمَةُ الْعِشَاءِ فَاِنَّ الشَّيَاطِيْنَ تُبْعَثُ اِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ حَتّٰى تَذْهَبَ فَحْمَةُ الْعِشَآءِ۔

۵۲۵۳: جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اپنے جانوروں کو مت چھوڑو اور بچوں کو جب آفتاب ڈوبے یہاں تک کہ عشاء کی تاریخی جاتی رہے کیونکہ شیاطین بھیجے جاتے ہیں آفتاب ڈوبتے ہی عشاء کی تاریکی جانے تک‘‘۔

٥٢٥٤ :عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ حَدِيْثِ زُهَيْرٍ۔

۵۲۵۴: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٢٥٥ :عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ غَطُّوا الْاِنَآءَ وَاَوْكُوْا السِّقَآءَ فَاِنَّ فِي السَّنَةِ لَيْلَةً يَنْزِلُ فِيْهَا وَبَآءٌ لَّا يَمُرُّ بِاِنَآءٍ لَّيْسَ عَلَيْهِ غِطَآءٌ اَوْسِقَآءٍ لَّيْسَ عَلَيْهِ وِكَآءٌ اِلَّا نَزَلَ فِيْهِ مِنْ ذٰلِكَ الْوَبَآءِ۔

۵۲۵۵: جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے ’’برتن ڈھانپ دو اور مشک بند کر دو اس لئے کہ سال میں ایک رات ایسی ہوتی ہے جس میں وبا اترتی ہے پھر وہ وبا جو برتن کھلا پاتی ہے یا مشک کھلی پاتی ہے اس میں سما جاتی ہے۔

تشریح ۞ اور جو کوئی اس برتن کے کھانے میں سے کھاتا ہے یا اس پانی میں سے پیتا ہے اس کو وبا ہو جاتی ہے اسی طرح لوگوں میں وبا پھیل جاتی ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ وبا حکم الٰہی ہے پانی یا ہوا کے فساد سے وبا نہیں ہوتی اور اس کی دلیل یہ ہے کہ ایک ہی ہوا اور ایک ہی پانی کو بہت سے آدمی استعمال کرتے ہیں اور پھر بعضوں کو وبا ہوتی ہے بعضوں کو نہیں ہوتی۔ ایک مدت سے ڈاکٹر اور حکیم وبا کی علت دریافت کر رہے ہیں اور اس کے واسطے بہت سی خاک اڑا رہے ہیں پر آج کی تاریخ تک کوئی علت ایسی معلوم نہیں ہوئی جس پر پورا پورا اطمینان ہو سکے۔ بعض کہتے ہیں کہ وبا کی علت پانی کا فساد ہے اور ہمیشہ پانی کو گرم کر کے پھر کوئلوں اور ریت میں پکا کر پینا چاہئے۔ بعض کہتے ہیں یہ ہوا کا فساد ہے اور اس سے گریز نہیں بجز اس کے کہ چونا کے ڈھیر یا کوئلوں کو گھر میں رکھیں سرکہ دیواروں پر چھڑکیں نجاست کو دور کریں سڑی چیز کو داب دیں ڈامر گندھک کے

دھونی دیں کافور سونگھیں۔ بعض کہتے ہیں کہ یہ گوشت کے فساد سے پیدا ہوتی ہے بعض کہتے ہیں ترکاریوں کے فساد سے۔ بعض کہتے ہیں کہ ہر ایک آدمی کے جسم میں یہ زہر رہتا ہے اور جب پھیل جاتا ہے اور خون میں مل جاتا ہے تو کالرا کا مرض پیدا ہوتا ہے واللہ اعلم بالصواب۔

٥٢٥٦ :عَنْ لَيْثِ بْنِ سَعْدٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ فَاِنَّ فِي السَّنَةِ يَوْمًا يَنْزِلُ فِيْهِ وَبَآءٌ وَّزَادَفِيْ اٰخِرِالْحَدِيْثِ قَالَ اللَّيْثُ فَالْاَعَاجِمُ عِنْدَنَا يَتَّقُوْنَ ذٰلِكَ فِيْ كَانُوْنِ الْاَوَّلِ۔

۵۲۵۶: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ سال میں ایک دن وبا اترتی ہے اور لیث نے کہا کہ ہمارے ملک میں عجم کے لوگ کانون اول میں اس سے بچتے ہیں (کانون[1] اول وہ مہینہ ہے جب آفتاب برج قوس کے بیچ میں آجاتا ہے اور کانون ثانی وہ مہینہ ہے جو دلو[2] میں آتا ہے)

٥٢٥٧ :عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَتْرُكُوا النَّارَ فِيْ بُيُوْتِكُمْ حِيْنَ تَنَامُوْنَ۔

۵۲۵۷: عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مت چھوڑو انگار کو اپنے گھروں میں جب سونے لگو۔

٥٢٥٨ :عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ احْتَرَقَ بَيْتٌ عَلٰى اَهْلِهٖ بِالْمَدِيْنَةِ مِنَ اللَّيْلِ فَلَمَّا حُدِّثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَانِهِمْ قَالَ اِنَّ هٰذِهِ النَّارَ اِنَّمَا هِيَ عَدُوٌّ لَّكُمْ فَاِذَا نِمْتُمْ فَاطْفِئُوْهَا عَنْكُمْ۔

۵۲۵۸: ابوموسیٰ سے روایت ہے رات کو مدینہ مبارک میں کسی کا گھر جل گیا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس کی خبر ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ آگ تمہاری دشمن ہے جب سونے لگو اس کو بجھادو۔

بَابُ اٰدَابِ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ

باب: کھانے اور پینے اور سونے کے آداب کا بیان

٥٢٥٩ :عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كُنَّا اِذَا حَضَرْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا لَمْ نَضَعْ اَيْدِيَنَا حَتّٰى يَبْدَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَضَعَ يَدَهٗ وَاِنَّا حَضَرْنَا مَعَهٗ مَرَّةً طَعَامًا فَجَآءَتْ جَارِيَةٌ كَاَنَّهَا تُدْفَعُ فَذَهَبَتْ لِتَضَعَ يَدَهَا فِي الطَّعَامِ فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ بِيَدِهَا ثُمَّ جَآءَ اَعْرَابِيٌّ كَاَنَّمَا يُدْفَعُ فَاَخَذَ بِيَدِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّيْطَانَ يَسْتَحِلُّ الطَّعَامَ اَنْ لَّا يُذْكَرَاسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَاِنَّهٗ

۵۲۵۹: حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ہم جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کھانا کھاتے تو اپنے ہاتھ نہ ڈالتے جب تک آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شروع نہ کرتے اور ہاتھ نہ ڈالتے۔ ایک بار ہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کھانے پر موجود تھے، ایک لڑکی آئی دوڑتی ہوئی جیسے کوئی اس کو ہانک رہا ہے اور اس نے اپنا ہاتھ کھانے میں ڈالنا چاہا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا پھر ایک گنوار دوڑتا ہوا آیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کا ہاتھ تھام لیا، پھر فرمایا کہ شیطان اس کھانے پر قدرت رکھتا ہے جس پر اللہ تعالیٰ کا نام لیا نہ جاوے اور وہ ایک لڑکی کو لایا اس کھانے پر قدرت حاصل کرنے کو۔ میں نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا پھر اس گنوار کو

---

[1] کانون الاول شامی زبان میں دسمبر کو کہتے ہیں اور کانون الثانی جنوری کو ۱۲ع س۔

[2] عربی مہینہ کا نام فصول الشتاء میں آتا ہے۔

جَآءَ بِهٰذِهِ الْجَارِيَةِ لِيَسْتَحِلَّ بِهَا فَاَخَذْتُ بِيَدِهَا فَجَآءَ بِهٰذَا الْاَعْرَابِيِّ لِيَسْتَحِلَّ بِهٖ فَاَخَذْتُ بِيَدِهٖ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنَّ يَدَهٗ فِيْ يَدِيْ مَعَ يَدِهَا۔

لایا اسی غرض سے، میں نے اس کا بھی ہاتھ پکڑ لیا قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ شیطان کا ہاتھ میرے ہاتھ میں ہے اس لڑکی کے ہاتھ کے ساتھ۔

تشریح ۞ نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ کھانے سے پہلے بسم اللہ کہنا چاہئے اور بہتر یہ ہے کہ پکار کر کہے تا کہ جو بھول گیا ہو وہ بھی سن کر کہے اور جو شروع میں بسم اللہ کہنا بھول جاوے اور کھانے میں یاد آوے، تو بسم اللہ اولہ وآخرہ کہہ لیوے اور جنابت یا حیض بسم اللہ کہنے کا مانع نہیں ہے۔ اب ٹھیک مذہب جس پر جمہور علماء ہیں۔ سلف اور خلف کے محدثین اور فقہاء اور متکلمین وہ یہ ہے کہ یہ حدیث اور جو حدیثیں شیطان کے کھانے کے باب میں آئیں وہ سب اپنے ظاہر پر محمول ہیں اور شیطان حقیقتاً کھاتا ہے اس لئے کہ عقلاً یہ محال نہیں ہے اور شرع نے اس کا انکار نہیں کیا ہے بلکہ ثابت کیا تو واجب ہے قبول کرنا اس کا اور اعتقاد رکھنا اس پر۔ انتہی مختصراً

٥٢٦٠ :عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ كُنَّا اِذَا دُعِيْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اِلٰى طَعَامٍ فَذَكَرَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ اَبِيْ مُعَاوِيَةَ وَقَالَ كَاَنَّمَا يُطْرَدُ وَفِي الْجَارِيَةِ كَاَنَّهَا تُطْرَدُ وَقَدَّمَ مَجِيْءَ الْاَعْرَابِيِّ فِيْ حَدِيْثِهٖ قَبْلَ مَجِيْءِ الْجَارِيَةِ وَزَادَ فِيْ اٰخِرِ الْحَدِيْثِ ثُمَّ ذَكَرَ اسْمَ اللّٰهِ وَاَكَلَ۔

۵۲۶۰: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں پہلے گنوار کے آنے کا ذکر نہیں ہے اور آخیر حدیث میں اتنا زیادہ ہے کہ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ کا نام لیا اور کھایا۔

٥٢٦١ :عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَدَّمَ مَجِيْءَ الْجَارِيَةِ عَلٰى مَجِيْءِ الْاَعْرَابِيِّ۔

۵۲۶۱: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٢٦٢ :عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ بَيْتَهٗ فَذَكَرَاللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ عِنْدَ دُخُوْلِهٖ وَعِنْدَ طَعَامِهٖ قَالَ قَالَ الشَّيْطَانُ لَامَبِيْتَ لَكُمْ وَلَاعَشَآءَ وَاِذَادَخَلَ فَلَمْ يَذْكُرِ اللّٰهِ عِنْدَ دُخُوْلِهٖ قَالَ الشَّيْطَانُ اَدْرَكْتُمُ الْمَبِيْتَ وَاِذَا لَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ عِنْدَ طَعَامِهٖ قَالَ اَدْرَكْتُمُ الْمَبِيْتَ وَالْعَشَآءَ۔

۵۲۶۲: جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب آدمی اپنے گھر میں جاتا ہے پھر گھر میں گھستے وقت اور کھاتے وقت اللہ عزوجل کا نام لیتا ہے تو شیطان (اپنے رفیقوں اور دوسرے تابعداروں سے) کہتا ہے نہ تمہارے رہنے کا ٹھکانا ہے نہ کھانا ہے اور جب گھر میں گھستے وقت اللہ کا نام نہیں لیتا تو شیطان کہتا ہے تمہیں رہنے کا ٹھکانا تو مل گیا اور جب کھاتے وقت اللہ کا نام نہیں لیتا تو شیطان کہتا ہے تمہارے رہنے کا بھی ٹھکانا ہوا اور کھانا بھی ملا۔

٥٢٦٣ :عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بِمِثْلِ حَدِيْثِ عَاصِمٍ اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ وَاِنْ لَّمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ عِنْدَ طَعَامِهٖ وَاِنْ لَّمْ

۵۲۶۳: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

يَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ عِنْدَ دُخُوْلِهٖ۔

٥٢٦٤ :عَنْ جَابِرٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَأْكُلُوْا بِالشِّمَالِ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِالشِّمَالِ۔

۵۲۶۴: جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”بائیں ہاتھ سے مت کھاؤ کیونکہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے۔“

٥٢٦٥ :عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَآ اَكَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَأْكُلْ بِيَمِيْنِهٖ وَاِذَا شَرِبَ فَلْيَشْرَبْ بِيَمِيْنِهٖ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِشِمَالِهٖ وَيَشْرَبُ بِشِمَالِهٖ۔

۵۲۶۵: عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”جب تم میں سے کوئی کھاوے تو داہنے ہاتھ سے کھاوے اور جب پئے تو داہنے ہاتھ سے پئے اس لیے کہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے اور بائیں ہاتھ سے پیتا ہے۔“

تشریح ۞ نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ داہنے ہاتھ سے کھانا اور پینا مستحب ہے اور بائیں ہاتھ سے مکروہ ہے اگر عذر ہو تو بائیں ہاتھ سے بھی درست ہے۔

٥٢٦٦ :عَنِ الزُّهْرِيِّ بِاِسْنَادِ سُفْيَانَ ۔

۵۲۶۶: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٢٦٧ :عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَأْكُلَنَّ اَحَدٌ مِنْكُمْ بِشِمَالِهٖ وَلَا يَشْرَبَنَّ بِهَا فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِشِمَالِهٖ وَيَشْرَبُ بِهَا قَالَ وَكَانَ نَافِعٌ يَزِيْدُ فِيْهَا وَلَا يَأْخُذُبِهَا وَلَا يُعْطِي بِهَا وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِي الطَّاهِرِ لَا يَأْكُلَنَّ اَحَدُكُمْ۔

۵۲۶۷: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”کوئی تم میں سے نہ کھاوے اپنے بائیں ہاتھ سے اور نہ پئے بائیں ہاتھ سے کیونکہ شیطان کھاتا ہے بائیں ہاتھ سے اور پیتا ہے۔“ اس سے نافع کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ نہ لیوے اور نہ دیوے بائیں ہاتھ سے۔

٥٢٦٨ :عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا اَكَلَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشِمَالِهٖ فَقَالَ كُلْ بِيَمِيْنِكَ قَالَ لَآ اَسْتَطِيْعُ قَالَ لَا اسْتَطَعْتَ مَا مَنَعَهٗ اِلَّا الْكِبْرُ قَالَ فَمَا رَفَعَهَا اِلٰى فِيْهِ۔

۵۲۶۸: سلمہ بن اکوع سے روایت ہے ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بائیں ہاتھ سے کھایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”داہنے ہاتھ سے کھاؤ“ وہ بولا مجھ سے نہیں ہوسکتا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ کرے تجھ سے نہ ہو سکے اور اس نے غرور کی راہ سے ایسا کیا تھا۔ وہ اس ہاتھ کو منہ تک نہ اٹھا سکا۔

تشریح ۞ اس کا ہاتھ رہ گیا یہ سزا ہے اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کی۔ بعض نے کہا یہ شخص منافق تھا اور اس کا نام بسر بن راعی العیر تھا اس حدیث سے یہ نکلا کہ جو کوئی بلا عذر شریعت کی مخالفت کرے اس پر بددعا کرنا درست ہے۔

٥٢٦٩ :عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنْتُ فِيْ حِجْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ يَدِيْ تَطِيْشُ فِي

۵۲۶۹: عمر بن ابی سلمہؓ سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گود میں تھا (کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عمرؓ کی ماں ام سلمہؓ سے نکاح کیا تھا) اور میرا ہاتھ پیالہ میں سب طرف گھوم رہا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ

الصَّحْفَةِ فَقَالَ لِیْ یَاغُلَامُ سَمِّ اللّٰهَ وَكُلْ بِیَمِیْنِكَ وَ وَكُلْ مِمَّا یَلِیْكَ۔

وآلہ وسلم نے فرمایا ''اے لڑکے اللہ تعالیٰ کا نام لے اور داہنے ہاتھ سے کھا اور جو پاس ہو ادھر سے کھا۔''

٥٢٧٠ :عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِیْ سَلَمَةَ اَنَّهٗ قَالَ اَكَلْتُ یَوْمًا مَّعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَجَعَلْتُ اٰخُذُ مِنْ لَّحْمٍ حَوْلَ الصَّحْفَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كُلْ مِمَّا یَلِیْكَ۔

۵۲۷۰: عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک روز میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کھایا تو میں نے پیالہ کے سب کناروں سے گوشت لینا شروع کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اپنے پاس کی طرف سے کھا۔

٥٢٧١ :عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَّضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ نَهٰى النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اخْتِنَاثِ الْاَسْقِیَةِ۔

۵۲۷۱: حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مشک کے منہ کو الٹ کر پینے سے (ایسا نہ ہو کوئی کیڑا وغیرہ منہ میں چلا جاوے)۔

٥٢٧٢ :عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ اَنَّهٗ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اخْتِنَاثِ الْاَسْقِیَةِ اَنْ یُّشْرَبَ مِنْ اَفْوَاهِهَا۔

۵۲۷۲: ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مشکوں کو الٹ کر ان کے منہ سے پانی پینے سے۔

٥٢٧٣ :عَنِ الزُّهْرِیِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ غَیْرَ اَنَّهٗ قَالَ وَاخْتِنَاثُهَا اَنْ یُّقْلَبَ رَاْسُهَا ثُمَّ یُشْرَبَ مِنْهُ۔

۵۲۷۳: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

بَابُ فِی الشُّرْبِ قَائِمًا

باب: کھڑے ہو کر پانی پینے کا بیان

٥٢٧٤ :عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ زَجَرَ عَنِ الشُّرْبِ قَائِمًا۔

۵۲۷۴: انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع کیا کھڑے ہو کر پینے سے۔

٥٢٧٥ :عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ یَّشْرَبَ الرَّجُلُ قَائِمًا قَالَ قَتَادَةُ فَقُلْنَا فَالْاَ كْلُ فَقَالَ ذَاكَ اَشَرُّ وَاَخْبَثُ۔

۵۲۷۵: انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع کیا کھڑے ہو کر پانی وغیرہ پینے سے قتادہ نے کہا ہم نے کہا اور کھڑے ہو کر کھانا کیسا ہے؟ انس نے کہا یہ تو اور زیادہ برا ہے۔

تشریح ۞ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زمزم کا پانی کھڑے ہو کر پیا تو یہ نہی تنزیہی ہے اور کھڑے ہو کر پینا بھی جائز ہے۔ (نوویؒ)

٥٢٧٦: عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ یَذْكُرْ قَوْلَ قَتَادَةَ۔

۵۲۷۶: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں قتادہ کا قول مذکور نہیں ہے۔

٥٢٧٧ :عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ زَجَرَ عَنِ الشُّرْبِ قَائِمًا۔

۵۲۷۷: حضرت ابوسعید خدری سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کھڑے ہو کر پینے سے۔

٥٢٧٨ :عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنِ الشُّرْبِ قَائِمًا۔

۵۲۷۸: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٢٧٩ :عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَایَشْرَبَنَّ اَحَدُ کُمْ قَائِمًا فَمَنْ نَسِیَ فَلْیَسْتَقِیْ۔

۵۲۷۹: ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کوئی تم سے کھڑا ہو کر نہ پیئے اور جو بھولے سے پی لے تو قے کر ڈالے۔

٥٢٨٠ :عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ مِنْ زَمْزَمَ فَشَرِبَ وَهُوَ قَائِمٌ۔

۵۲۸۰: ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو زمزم کا پانی پلایا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے تھے۔

٥٢٨١ :عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ سَقَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ زَمْزَمَ وَهُوَ قَائِمٌ۔

۵۲۸۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زمزم کا پانی ایک ڈول سے پیا کھڑے ہو کر۔

٥٢٨٢ :عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ سَقَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ زَمْزَمَ وَهُوَ قَائِمٌ۔

۵۲۸۲: ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زمزم میں سے پیا کھڑے ہو کر۔

٥٢٨٣ :عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَقَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ زَمْزَمَ فَشَرِبَ قَائِمًا وَاسْتَسْقٰی وَهُوَ عِنْدَ الْبَیْتِ۔

۵۲۸۳: ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو زمزم کا پانی پلایا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیا کھڑے ہو کر اور پانی مانگا کعبہ کے پاس۔

٥٢٨٤ :عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِیْ حَدِیْثِهِمَا فَاَتَیْتُهُ بِدَلْوٍ۔

۵۲۸۴: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

بَابُ کَرَاهَةِ التَّنَفُّسِ فِیْ نَفْسِ الْاِنَاءِ وَاسْتِحْبَابِ التَّنَفُّسِ ثَلٰثًا خَارِجَ الْاِنَاءِ

باب: پانی پینے میں برتن کے اندر سانس لینا مکروہ ہے اور باہر مستحب ہے

٥٢٨٥ :عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی اَنْ یُّتَنَفَّسَ فِی الْاِنَاءِ۔

۵۲۸۵: ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع کیا برتن کے اندر ہی سانس لینے سے۔

٥٢٨٦ :عَنْ اَنَسٍ رَّضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَتَنَفَّسُ فِی الْاِنَاءِ ثَلٰثًا۔

۵۲۸۶: انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تین بار سانس لیتے برتن میں (یعنی پینے میں برتن کے باہر تین گھونٹ میں پیتے۔)

٥٢٨٧ :عَنْ اَنَسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَنَفَّسُ فِي الشَّرَابِ ثَلَاثًا وَّيَقُوْلُ اِنَّهُ اَرْوٰى وَاَبْرَأُ وَاَمْرَءُ قَالَ اَنَسٌ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَاَنَا اَتَنَفَّسُ فِي الشَّرَابِ ثَلَاثًا۔

۵۲۸۷: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پینے میں تین بار سانس لیتے اور فرماتے ”ایسا کرنے سے خوب سیری ہوتی ہے اور پیاس خوب بجھتی ہے یا بیماری سے تندرستی ہوتی ہے اور پانی اچھی طرح ہضم ہوتا ہے“۔ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں بھی پانی پینے میں تین بار سانس لیتا ہوں۔

٥٢٨٨ :عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ وَقَالَ فِي الْاِنَاءِ۔

۵۲۸۸: ترجمہ وہ جو اوپر گزرا۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ اِدَارَةِ الْمَآءِ وَاللَّبَنِ وَنَحْوِهِمَا عَلٰى يَمِيْنِ الْمُبْتَدِئ

باب: دودھ یا پانی یا کوئی چیز شروع کرنے والے کے داہنی طرف سے تقسیم کرنا

٥٢٨٩ :عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِلَبَنٍ قَدْ شِيْبَ بِمَآءٍ وَعَنْ يَّمِيْنِهٖ اَعْرَابِيٌّ وَعَنْ يَّسَارِهٖ اَبُوْبَكْرٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَشَرِبَ ثُمَّ اَعْطَى الْاَعْرَابِيَّ وَقَالَ الْاَيْمَنَ فَالْاَيْمَنَ۔

۵۲۸۹: حضرت انسؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کے پاس دودھ آیا۔ جس میں پانی ملا تھا۔ آپؐ کے داہنی طرف ایک دیہاتی شخص تھا اور بائیں طرف ابوبکر صدیقؓ تھے۔ آپ ﷺ نے دودھ پیا پھر دیہاتی شخص کو دیا اور فرمایا داہنی طرف سے شروع کرنا چاہیے، پھر داہنی طرف سے (اگر چہ داہنی طرف وہ شخص ہو جو بائیں طرف والے سے رتبہ میں کم ہو۔)

٥٢٩٠ :عَنْ اَنَسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ وَاَنَا ابْنُ عَشْرٍ وَّمَاتَ وَاَنَا ابْنُ عِشْرِيْنَ وَكُنَّ اُمَّهَاتِيْ يُحَثِّثْنَنِيْ عَلٰى خِدْمَتِهٖ فَدَخَلَ عَلَيْنَا دَارَنَا فَحَلَبْنَا لَهٗ مِنْ شَاةٍ دَاجِنٍ وَّشِيْبَ لَهٗ مِنْ بِئْرٍ فِي الدَّارِ فَشَرِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ وَاَبُوْبَكْرٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عَنْ شِمَالِهٖ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَعْطِ اَبَابَكْرٍ فَاَعْطَاهُ اَعْرَابِيًّا عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَيْمَنَ فَالْاَيْمَنَ۔

۵۲۹۰: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے، اس وقت میں دس برس کا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وفات پائی اس وقت میں بیس برس کا تھا، اور میری مائیں رغبت دلاتیں مجھ کو آپ صلی اللہ علی وآلہ وسلم کی خدمت کرنے کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے گھر میں آئے ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے ایک پلی ہوئی بکری کا دودھ دوہا اور گھر میں ایک کنواں تھا اس کا پانی اس دودھ میں ملایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو پیا، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ ابوبکر کو دیجئے آپ نے عرابی کو دیا وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے داہنے طرف بیٹھا تھا اور فرمایا داہنے سے شروع کرنا چاہیے پھر داہنے سے۔

٥٢٩١ :عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يُحَدِّثُ قَالَ اَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ دَارِنَا فَاسْتَسْقٰى فَحَلَبْنَا

۵۲۹۱: انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے گھر آئے اور پانی مانگا ہم نے بکری کا

لَهُ شَاةً ثُمَّ شُبْتُهُ مِنْ مَّاءِ بِئْرِیْ هٰذِهٖ قَالَ فَاَعْطَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَشَرِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاَبُوْ بَكْرٍ عَنْ يَّسَارِهٖ وَعُمَرُ وِجَاهَهٗ وَاَعْرَابِیٌّ عَنْ يَّمِيْنِهٖ قَالَ فَلَمَّافَرَغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ شُرْبِهٖ قَالَ عُمَرُ هٰذَا اَبُوْبَكْرٍ يَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ يُرِيْهِ اِيَّاهُ فَاَعْطَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْاَعْرَابِیَّ وَتَرَكَ اَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْاَيْمَنُوْنَ الْاَيْمَنُوْنَ قَالَ اَنَسٌ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَهِیَ سُنَّةٌ فَهِیَ سُنَّةٌ فَهِیَ سُنَّةٌ۔

دودھ دوہا پھر اس میں پانی ملایا اپنے کنوئیں سے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیا اور ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بائیں طرف بیٹھے تھے اور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سامنے اور داہنی طرف ایک اعرابی تھا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اعرابی کو دیا اور ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نہیں دیا اور فرمایا داہنی طرف والے مقدم ہیں پھر داہنے طرف والے۔ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا یہ تو سنت ہے سنت ہے۔

٥٢٩٢ :عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِنِ السَّاعِدِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِیَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَ مِنْهُ وَعَنْ يَّمِيْنِهٖ غُلَامٌ وَّعَنْ يَّسَارِهٖ اَشْيَاخٌ فَقَالَ لِغُلَامٍ اَتَاْذَنُ لِیْ اَنْ اُعْطِیَ هٰؤُلَآءِ فَقَالَ الْغُلَامُ لَا وَاللّٰهِ لَاۤ اُوْثِرُ بِنَصِيْبِیْ مِنْكَ اَحَدًا فَقَالَ فَتَلَّهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ يَدِهٖ۔

۵۲۹۲: ابن سعد ساعدی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس پینے کی کوئی چیز آئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیا اور داہنی طرف آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک لڑکا تھا اور بائیں طرف بڑے لوگ تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لڑکے سے فرمایا تو مجھ کو اجازت دیتا ہے پہلے ان لوگوں کو دینے کی وہ بولا نہیں قسم اللہ کی میں اپنا حصہ دوسرے کسی کو نہیں دینا چاہتا یہ سن کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس لڑکے کے ہاتھ میں دے دیا۔

تشریح ۞ بعض نے کہا وہ لڑکے عبداللہ بن عباسؓ تھے اور بڑوں میں خالد بن الولید تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لڑکے سے اجازت مانگی اس لیے کہ اس کی ناراضگی کا ڈر نہ تھا اور گنوار سے اجازت نہ مانگی اس ڈر سے کہ وہ ناراض نہ ہو اور تباہ ہو جاوے اور داہنی طرف سے پلانا وغیرہ مسنون ہے بلاخلاف اور مالک سے اس کی تخصیص پلانے ہی سے منقول ہے (نووی)

٥٢٩٣ :عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ وَلَمْ يَقُوْلَا فَتَلَّهٗ وَلٰكِنْ فِیْ رِوَايَةِ يَعْقُوْبَ فَاَعْطَاهُ اِيَّاهُ۔

۵۲۹۳: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ لَعْقِ الْاَصَابِعِ

باب: کھانے کے بعد انگلیاں چاٹنا مستحب ہے

٥٢٩٤ :عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ طَعَامًا فَلَا يَمْسَحْ يَدَهٗ حَتّٰى

۵۲۹۴: ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”جب کوئی تم میں سے کھانا کھاوے تو اپنا ہاتھ نہ پونچھے جب تک اس کو چاٹ نہ لیوے یا چٹا نہ دیوے“ (اپنی بی بی یا بچہ یا لونڈی کو

يَلْعَقَهَا اَوْيُلْعِقَهَا۔

جو برا نہ مانیں بلکہ خوش ہوں)۔

٥٢٩٥ :عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَكَلَ اَحَدُ كُمْ مِنَ الطَّعَامِ فَلَا يَمْسَحْ يَدَهٗ حَتّٰى يَلْعَقَهَآ اَوْ يُلْعِقَهَا۔

۵۲۹۵:ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ایسی ہی روایت ہے۔

٥٢٩٦ :عَنْ كَعْبِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ يَلْعَقُ اَصَابِعَهُ الثَّلَاثَ مِنَ الطَّعَامِ وَلَمْ يَذْكُرِ ابْنُ حَاتِمٍ اِلثَّلَاثَ وَقَالَ ابْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ فِيْ رِوَايَتِهٖ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ اَبِيْهِ۔

۵۲۹۶: کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنی تینوں انگلیاں چاٹتے ہوئے دیکھا کھانے کے بعد۔

٥٢٩٧ :عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ بِثَلَاثِ اَصَابِعَ وَيَلْعَقُ يَدَهٗ قَبْلَ اَنْ يَمْسَحَهَا۔

۵۲۹۷: کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تین انگلیوں سے کھاتے اور ہاتھ پونچھنے سے پہلے ان کو چاٹتے۔

٥٢٩٨ :عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْكُلُ بِثَلَاثِ اَصَابِعَ فَاِذَا فَرَغَ لَعِقَهَا۔

۵۲۹۸: کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تین انگلیوں سے کھاتے پھر جب فارغ ہوتے تو انگلیوں کو چاٹتے۔

٥٢٩٩ :عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ۔

۵۲۹۹: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٣٠٠: عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِلَعْقِ الْاَصَابِعِ وَالصَّحْفَةِ وَقَالَ اِنَّكُمْ لَا تَدْرُوْنَ فِيْ اَيِّهِ الْبَرَكَةُ۔

۵۳۰۰: جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا انگلیوں اور رکابی کو چاٹنے اور صاف کرنے کا اور فرمایا تم نہیں جانتے برکت کس میں ہے۔

٥٣٠١: عَنْ جَابِرٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وَقَعَتْ لُقْمَةُ اَحَدِ كُمْ فَلْيَاْ خُذْهَا فَلْيُمِطْ مَا كَانَ بِهَا مِنْ اَذًى وَّلْيَاْ كُلْهَا وَلَا يَدَعْهَا لِلشَّيْطَانِ وَلَا يَمْسَحْ يَدَهٗ بِالْمِنْدِيْلِ حَتّٰى يَلْعَقَ اَصَابِعَهٗ فَاِنَّهٗ لَا يَدْرِيْ فِيْ اَيِّ طَعَامِهِ الْبَرَكَةُ۔

۵۳۰۱: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''جب تم میں سے کسی کا نوالہ گر پڑے (اور وہ جائے نجس نہ ہو) تو اس کو اٹھا لے اور جو کوڑا وغیرہ لگ گیا ہو اس کو صاف کرے اور کھا لے اور شیطان کے لیے نہ چھوڑے اور اپنا ہاتھ رومال سے نہ پونچھے جب تک انگلیاں چاٹ نہ لیے کیونکہ اس کو معلوم نہیں کون سے کھانے میں برکت ہے۔''

٥٣٠٢: عَنْ سُفْيَانَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ وَفِيْ

۵۳۰۲: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے جب تک چاٹ نہ لے یا چٹا نہ

حَدِيْثِهِمَا وَلَا يَمْسَحْ يَدَهٗ بِالْمِنْدِيْلِ حَتّٰى يَلْعَقَهَا اَوْيُلْعِقَهَا وَمَا بَعْدَهٗ۔

دے۔

۵۳۰۳: عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ الشَّيْطَانَ يَحْضُرُ اَحَدَكُمْ عِنْدَ كُلِّ شَيْءٍ مِّنْ شَانِهٖ حَتّٰى يَحْضُرَهٗ عِنْدَ طَعَامِهٖ فَاِذَاسَقَطَتْ مِنْ اَحَدِ كُمُ اللُّقْمَةُ فَلْيُمِطْ مَاكَانَ بِهَا مِنْ اَذًى ثُمَّ لِيَاْ كُلْهَا وَلَا يَدَعْهَا لِلشَّيْطَانِ فَاِذَا فَرَغَ فَلْيَلْعَقْ اَصَابِعَهٗ فَاِنَّهٗ لَايَدْرِیْ فِیْ اَیِّ طَعَامِهٖ تَكُوْنُ الْبَرَكَةُ۔

۵۳۰۳: جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے ''شیطان تم میں سے ہرایک کے پاس اس کے ہرکام کے وقت موجود رہتا ہے یہاں تک کہ کھانے کے وقت بھی پھر جب تم میں سے کسی کا نوالہ گر پڑے تو اس کو صاف کرے کچرے وغیرہ سے جو اس میں لگ جاوے پھر اس کو کھالے اور شیطان کے لیے نہ چھوڑے۔ جب کھانے سے فارغ ہو تو انگلیاں چاٹے کیونکہ وہ نہیں جانتا اس کے کون سے کھانے میں برکت ہے۔''

۵۳۰۴: عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اِذَاسَقَطَتْ لُقْمَةُ اَحَدِ كُمْ اِلٰى اٰخِرِالْحَدِيْثِ وَلَمْ يَذْكُرْ اَوَّلَ الْحَدِيْثِ اِنَّ الشَّيْطَانَ يَحْضُرُ اَحَدَ كُمْ۔

۵۳۰۴: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۳۰۵: عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِیْ ذِكْرِ اللَّعْقِ وَعَنْ اَبِیْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ذَكَرَ اللُّقْمَةَ نَحْوَ حَدِيْثِهِمَا۔

۵۳۰۵: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۳۰۶: عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَكَلَ طَعَامًا لَعِقَ اَصَابِعَهُ الثَّلَاثَ قَالَ وَقَالَ اِذَا سَقَطَتْ لُقْمَةُ اَحَدِكُمْ فَلْيُمِطْ عَنْهَا الْاَذٰى وَلْيَاْ كُلْهَا وَلَايَدَعْهَا لِلشَّيْطَانِ وَاَمَرَنَا اَنْ نَسْلُتَ الْقَصْعَةَ قَالَ فَاِنَّكُمْ لَاتَدْرُوْنَ فِیْ اَیِّ طَعَامِكُمُ الْبَرَكَةُ۔

۵۳۰۶: انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کھانا کھاتے تو اپنی تینوں انگلیاں چاٹتے اور فرماتے تم میں سے کسی کا نوالہ اگر گر جاوے تو اس کو صاف کر کے کھالے اور شیطان کے لیے نہ چھوڑے اور حکم کیا پیالہ پونچھ لینے کا ہم کو۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم کو معلوم نہیں کون سے کھانے میں برکت ہے۔

۵۳۰۷: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَلْعَقْ اَصَابِعَهٗ فَاِنَّهٗ لَايَدْرِیْ فِیْ اَيَّتِهِنَّ الْبَرَكَةُ۔

۵۳۰۷: ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''جب تم میں سے کوئی کھانا کھاوے تو اپنی انگلیاں چاٹ لیوے۔ کیونکہ اس کو معلوم نہیں کونسی انگلی میں برکت ہے۔''

۵۳۰۸: عَنْ حَمَّادٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ وَلْيَسْلُتْ اَحَدُكُمُ الصَّحْفَةَ وَقَالَ فِیْ اَیِّ

۵۳۰۸: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں اتنا زیادہ ہے کہ پونچھ لیوے ایک تم میں کا پیالہ کو اور فرمایا کون سے کھانے میں برکت ہے یا برکت ہوتی ہے

طَعَامِكُمُ الْبَرَكَةُ اَوْيُبَارِكُ لَكُمْ۔

تمہارے لیے۔

بَابُ مَايَفْعَلُ الضَّيْفُ اِذَا تَبِعَهٗ غَيْرُ مَنْ دَعَاهُ صَاحِبُ الطَّعَامِ

باب: اگر مہمان کے ساتھ کوئی طفیلی ہو جاوے تو کیا کرے؟

٥٣٠٩: عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدِ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ يُقَالُ لَهٗ اَبُوْ شُعَيْبٍ وَكَانَ لَهٗ غُلَامٌ لَّحَّامٌ فَرَاٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَرَفَ فِیْ وَجْهِهِ الْجُوْعَ فَقَالَ لِغُلَامِهٖ وَيْحَكَ اصْنَعْ لَنَا طَعَامًا لِخَمْسَةِ نَفَرٍ فَاِنِّیْ اُرِيْدُ اَنْ اَدْعُوَ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَامِسَ خَمْسَةٍ قَالَ فَصَنَعَ ثُمَّ اَتَى النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَاهُ خَامِسَ خَمْسَةٍ وَاتَّبَعَهُمْ رَجُلٌ فَلَمَّا بَلَغَ الْبَابَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ هٰذَا اتَّبَعَنَا فَاِنْ شِئْتَ اَنْ تَاْذَنَ لَهٗ وَاِنْ شِئْتَ رَجَعَ وَقَالَ لَا بَلْ اٰذَنُ لَهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ۔

۵۳۰۹: ابومسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انصار میں ایک مرد تھا جس کا نام ابوشعیب تھا اس کا ایک غلام تھا جو گوشت بیچا کرتا تھا۔ اس مرد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرے پر بھوک معلوم ہوئی، اس نے اپنے غلام سے کہا ارے ہم پانچ آدمیوں کے لیے کھانا تیار کر، کیونکہ میں چاہتا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعوت کرنا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پانچویں ہیں پانچ آدمیوں کے پھر اس نے کھانا تیار کیا اور وہ مرد پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دعوت دی آپ ﷺ پانچویں تھے۔ پانچ کے ان کے ساتھ ایک اور آدمی ہو گیا جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دروازے پر پہنچے تو فرمایا (صاحب خانہ سے) یہ شخص ہمارے ساتھ چلا آیا ہے اگر تو چاہے تو اس کو اجازت دے ورنہ یہ لوٹ جاوے گا اس نے کہا نہیں میں اس کو اجازت دیتا ہوں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!

تشریح ۞ اس سے معلوم ہوا کہ مہمان کے ساتھ اگر کوئی شخص طفیلی چلا جاوے تو صاحب خانہ کو خبر کر دے جب اس کے دروازے پر پہنچے اور صاحب خانہ کو مستحب ہے کہ اس کو اجازت دے اگر اس میں کوئی ضرر نہ ہو۔

٥٣١٠: عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ حَدِيْثِ جَرِيْرٍ قَالَ نَصْرُ بْنُ عَلِیٍّ فِیْ رِوَايَتِهٖ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنَا شَقِيْقُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَسْعُوْدِ الْاَنْصَارِیُّ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ۔

۵۳۱۰: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٣١١: عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ رَّضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ۔

۵۳۱۱: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۳۱۲: عَنْ اَنَسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ جَارًا لِّرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَارِسِيًّا كَانَ طَيِّبَ الْمَرَقِ فَصَنَعَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ جَآءَ يَدْعُوْهُ فَقَالَ وَهٰذِهٖ لِعَائِشَةَ فَقَالَ لَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا فَعَا دَيَدْعُوْهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهٰذِهٖ قَالَ لَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ عَا دَيَدْعُوْهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهٰذِهٖ قَالَ نَعَمْ فِي الثَّالِثَةِ فَقَامَا يَتَدَ افَعَانِ حَتّٰى اَتَيَا مَنْزِلَهٗ۔

۵۳۱۲: حضرت انسؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ کا ایک ہمسایہ شوربہ عمدہ بنا تا تھا وہ فارس کا تھا، اس نے ایک بار شوربہ بنایا رسول اللہ ﷺ کیلئے اور آپ ﷺ کو بلانے آیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا عائشہ کی بھی دعوت ہے؟ اس نے کہا نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا تو میں بھی نہیں آتا۔ پھر وہ دوبارہ بلانے کو آیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا عائشہ کی بھی دعوت ہے؟ اس نے کہا نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا تو میں بھی نہیں آتا۔ پھر سہ بار آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بلانے کیلئے آیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا عائشہ کی بھی دعوت ہے۔ وہ بولا (تیسری بار میں) ہاں پھر دونوں چلے ایک دوسرے کے پیچھے (یعنی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا) یہاں تک کہ اس کے مکان پر پہنچے۔

تشریح ۞ امام نووی علیہ الرحمۃ نے کہا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعوت قبول نہ کی کسی عذر سے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اختیار تھا دعوت قبول کرنے اور نہ کرنے کا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بغیر عائشہ کے قبول نہ کی اس وجہ سے کہ وہ بھی بھوکی ہوں گی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اکیلے کھانا منظور نہ کیا اور یہ حسن معاشرت ہے اور بعض علماء کا مذہب یہ بھی ہے کہ سوا ولیمہ کے اور کوئی دعوت قبول کرنا واجب نہیں ہے۔

بَابُ جَوَازِ اِسْتِتْبَاعِهٖ غَيْرَهٗ اِلٰى دَارِ مَنْ يَّثِقُ بِرِضَاهُ بِذٰلِكَ

باب: اگر مہمان کو یقین ہو کہ میزبان دوسرے کسی شخص کو ساتھ لے جانے سے ناراض نہ ہوگا تو ساتھ لے جا سکتا ہے

۵۳۱۳: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ اَوْلَيْلَةٍ فَاِذَا هُوَ بِاَبِيْ بَكْرٍ وَّ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا فَقَالَ مَا اَخْرَجَكُمَا مِنْ بُيُوْتِكُمَا هٰذِهِ السَّاعَةَ قَالَ الْجُوْعُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَاَنَا وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَاَخْرَجَنِيَ الَّذِيْ اَخْرَجَكُمَا قُوْمُوْا فَقَامُوْا مَعَهٗ فَاَتٰى رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ فَاِذَا هُوَ لَيْسَ فِيْ بَيْتِهٖ فَلَمَّا رَاَتْهُ الْمَرْاَةُ قَالَتْ مَرْحَبًا وَّاَهْلًا فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيْنَ فُلَانٌ قَالَتْ ذَهَبَ

۵۳۱۳: ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک رات باہر نکلے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابوبکر اور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو دیکھا پوچھا تم کیوں نکلے اس وقت انہوں نے کہا بھوک کے مارے نکلے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں بھی اسی وجہ سے نکلا چلو'' پھر وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ چلے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک انصاری کے دروازے پر آئے، وہ اپنے گھر میں نہیں تھا، اس کی عورت نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا وہ کہنے لگی آیئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اچھے آئے اپنے لوگوں میں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا فلاں شخص (اس کے خاوند کو فرمایا) کہاں گیا ہے، وہ بولی ہمارے لئے

يَسْتَعْذِبُ لَنَا مِنَ الْمَآءِ اِذْجَآءَ الْاَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَنَظَرَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَاحِبَيْهِ ثُمَّ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ مَآ اَحَدُنِ الْيَوْمَ اَكْرَمَ اَضْيَافًا مِنِّيْ قَالَ فَانْطَلَقَ فَجَآءَ هُمْ بِعِذْقٍ فِيْهِ بُسْرٌ وَّتَمْرٌ وَّرُطَبٌ فَقَالَ كُلُوْا مِنْ هٰذِهٖ وَاَخَذَ الْمُدْيَةَ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيَّاكَ وَالْحَلُوْبَ فَذَبَحَ لَهُمْ فَاَكَلُوْا مِنَ الشَّاةِ وَمِنْ ذٰلِكَ الْعِذْقِ وَشَرِبُوْا فَلَمَّا اَنْ شَبِعُوْا وَرَوُوْا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَتُسْئَلُنَّ عَنْ هٰذَا النَّعِيْمِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَخْرَجَكُمْ مِنْ بُيُوْتِكُمُ الْجُوْعُ ثُمَّ لَمْ تَرْجِعُوْا حَتّٰى اَصَابَكُمْ هٰذَا النَّعِيْمُ۔

میٹھا پانی لینے گیا ہے۔ (اس حدیث سے معلوم ہوا اجنبی عورت سے بات کرنا اور جواب دینا اس کو درست ہے عذر سے اسی طرح عورت اس مرد کو گھر میں بلا سکتی ہے جس کے آنے سے خاوند راضی ہو) اتنے میں وہ مرد انصاری آ گیا، اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دونوں ساتھیوں کو دیکھا تو کہا شکر ہے اللہ تعالیٰ کا آج کے دن کسی کے پاس ایسے عزت والے مہمان نہیں ہیں، جیسے میرے پاس ہیں پھر گیا اور کھجور کا ایک خوشہ لے کر آیا جس میں گدر اور سوکھی اور تازی کھجوریں تھیں اور کہنے لگا اس میں سے کھاؤ پھر اس نے چھری لی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا دودھ والی بکری مت کاٹنا اس نے ایک بکری کاٹی اور سب نے اس کا گوشت کھایا اور کھجور بھی کھائی اور پانی پیا، جب سیر ہوئے کھانے اور پینے سے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم سے سوال ہوگا اس نعمت کا قیامت کے دن تم اپنے گھروں سے نکلے بھوک کے مارے پھر نہیں لوٹے یہاں تک کہ تم کو یہ نعمت ملی۔

تشریح ۞ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کرام کی زندگی کیونکر گزری۔ ایک حدیث میں آیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دنیا سے تشریف لے گئے اور جو کی روٹی سے پیٹ نہیں بھرا اور وفات کے وقت زرہ گرو تھی اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ بھوک کی حالت میں اپنے دوست کے پاس جانا درست ہے اگر اس کو تکلیف نہ ہو۔ اجنبی عورت سے ضرورت کے وقت کلام کرنا درست ہے۔

٥٣١٤: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ بَيْنَآ اَبُوْ بَكْرٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَاعِدٌ وَّ عُمَرُ مَعَهٗ اِذْاَتَاهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَآ اَقْعَدَ كُمَا هٰهُنَا قَالَآ اَخْرَجَنَا الْجُوْعُ مِنْ بُيُوْتِنَا وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِ خَلَفِ بْنِ خَلِيْفَةَ۔

۵۳۱۴: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٣١٥: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يَقُوْلُ لَمَّا حُفِرَ الْخَنْدَقُ رَاَيْتُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمَصًا فَانْكَفَاْتُ

۵۳۱۵: جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جب خندق کھودی گئی (مدینہ کے گرد) تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھوکا پایا میں اپنی بی بی کے پاس لوٹا اور کہا تیرے پاس کچھ ہے کیونکہ میں نے رسول

اِلَى امْرَاَتِيْ فَقُلْتُ لَهَا هَلْ عِنْدَكِ شَيْءٌ فَاِنِّيْ رَاَيْتُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمَصًا شَدِيْدًا فَاَخْرَجَتْ لِيْ جِوَابًا فِيْهِ صَاعٌ مِّنْ شَعِيْرٍ وَّلَنَا بُهَيْمَةٌ دَاجِنٌ قَالَ فَذَبَحْتُهَا وَطَحَنَتْ فَفَرَغَتْ اِلٰى فَرَاغِيْ فَقَطَّعْتُهَا فِيْ بُرْمَتِهَا ثُمَّ وَلَّيْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ لَاتَفْضَحْنِيْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ مَّعَهٗ قَالَ فَجِئْتُهٗ فَسَارَرْتُهٗ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا قَدْذَبَحْنَا بُهَيْمَةً لَّنَا وَطَحَنَتْ صَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ كَانَ عِنْدَنَا فَتَعَالَ اَنْتَ فِيْ نَفَرٍ مَّعَكَ فَصَاحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ يَااَهْلَ الْخَنْدَقِ اِنَّ جَابِرًا قَدْصَنَعَ لَكُمْ سُوْرًا فَحَيَّ هَلًا بِكُمْ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُنْزِلُنَّ بُرْمَتَكُمْ وَلَا تَخْبِزُنَّ عَجِيْنَكُمْ حَتّٰى اَجِيْئَ فَجِئْتُ وَجَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْدُمُ النَّاسَ حَتّٰى جِئْتُ امْرَاَتِيْ فَقَالَتْ بِكَ وَبِكَ فَقُلْتُ قَدْ فَعَلْتُ الَّذِيْ قُلْتِ لِيْ فَاَخْرَجَتْ لَهٗ عَجِيْنَتَنَا فَبَصَقَ فِيْهَاوَبَارَكَ ثُمَّ عَمَدَاِلٰى بُرْمَتِنَا فَبَصَقَ فِيْهَاوَبَارَكَ ثُمَّ قَالَ ادْعِيْ خَابِزَةً فَلْتَخْبِزْ مَعَكِ وَاقْدَحِيْ مِنْ بُرْمَتِكُمْ وَلَا تُنْزِلُوْهَا وَهُمْ اَلْفٌ فَاُقْسِمُ بِاللّٰهِ لَاَ كَلُوْا حَتّٰى تَرَكُوْهُ وَانْحَرَفُوْا وَاِنَّ بُرْمَتَنَا لَتَغِطُّ كَمَا هِيَ وَاِنَّ عَجِيْنَتَنَا اَوْ كَمَا قَالَ الضَّحَّاكُ لَتُخْبَزُ كَمَا هُوَ۔

اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بہت بھوکا پایا ہے، اس نے ایک تھیلہ نکالا جس میں ایک صاع جو تھے اور ہمارے پاس ایک بکری کا بچہ تھا پلا ہوا اور میں نے اس کو ذبح کیا اور میری عورت نے آٹا پیسا وہ بھی میرے ساتھ ہی فارغ ہوئی، میں نے اس کا گوشت کاٹ کر ہانڈی میں ڈالا۔ بعد اس کے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لوٹا عورت بولی مجھ کو رسوا نہ کرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھیوں کے سامنے (یعنی کھانا تھوڑا ہے کہیں بہت سے آدمیوں کی دعوت نہ کر دینا) جب میں آپ ﷺ کے پاس آیا تو چپکے سے میں نے عرض کیا یارسول اللہ ہم نے ایک بکری کا بچہ ذبح کیا ہے اور ایک صاع جو کا آٹا جو ہمارے پاس تھا تیار کیا ہے، تو آپ ﷺ چند لوگوں کو اپنے ساتھ لے کر تشریف لائیے، یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے پکارا اور فرمایا ''اے خندق والو! جابر نے تمہاری دعوت کی ہے تو چلو'' اور آپ ﷺ نے فرمایا اپنی ہانڈی کو مت اتارنا اور آٹے کی روٹی مت پکانا، جب تک میں نہ آلوں۔ پھر میں گھر میں آیا اور جناب رسول اللہ ﷺ بھی تشریف لائے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آگے تھے اور لوگ آپ ﷺ کے پیچھے تھے۔ میں اپنی عورت کے پاس آیا وہ بولی تو ہی ذلیل ہوگا اور تجھے ہی لوگ ذلیل اور برا کہیں گے۔ میں نے کہا میں نے تو وہی کیا جو تو نے کہا تھا (پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فاش کر دیا اور سب کو دعوت سنا دی) آخر اس نے وہ آٹا نکالا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا لب مبارک اس میں ڈالا اور برکت کی دعا کی پھر ہماری ہانڈی کی طرف چلے اس میں بھی تھوکا اور برکت کی دعا کی بعد اس کے فرمایا ایک روٹی پکانے والی اور بلا لے جو تیرے ساتھ مل کر پکا دے (میری عورت سے فرمایا) اور ہانڈی میں سے ڈوئی نکال کر نکالتی جا اس کو اتارمت، جابرؓ نے کہا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ایک ہزار آدمی تھے تو میں قسم کھاتا ہوں کہ سب نے کھایا یہاں تک کہ چھوڑ دیا اور لوٹ گئے اور ہانڈی کا وہی حال تھا ابل رہی تھی اور آٹا بھی ویسا ہی تھا اس کی روٹیاں بن رہی تھیں۔

تشریح ۞ نووی نے کہا اس حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دو معجزے ہیں ایک تو تھوڑا کھانا بہت ہو جانا دوسرے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معلوم ہو جانا پیشتر سے کہ یہ کھانا سب کو کافی ہو جائے گا۔ دوسری روایت میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی ایسا ہی معجزہ مذکور

ہے جب چند روٹیاں جو کی ستر یا اسی آدمیوں کو کافی ہو گئی تھیں اور اس کا قصہ آگے آتا ہے۔

٥٣١٦: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُوْلُ قَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ لِاُمِّ سُلَيْمٍ قَدْ سَمِعْتُ صَوْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ضَعِيْفًا اَعْرِفُ فِيْهِ الْجُوْعَ فَهَلْ عِنْدَكِ مِنْ شَيْءٍ فَقَالَتْ نَعَمْ فَاَخْرَجَتْ اَقْرَاصًا مِّنْ شَعِيْرٍ ثُمَّ اَخَذَتْ خِمَارًا لَّهَا فَلَفَّتِ الْخُبْزَ بِبَعْضِهٖ ثُمَّ دَسَّتْهُ تَحْتَ ثَوْبِيْ وَرَدَّتْنِيْ بِبَعْضِهٖ ثُمَّ اَرْسَلَتْنِيْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فَذَهَبْتُ بِهٖ فَوَجَدْتُّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ النَّاسُ فَقُمْتُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَرْسَلَكَ اَبُوْ طَلْحَةَ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ اَلِطَعَامٍ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِمَنْ مَّعَهٗ قُوْمُوْا قَالَ فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقْتُ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ حَتّٰى جِئْتُ اَبَا طَلْحَةَ فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ يَا اُمَّ سُلَيْمٍ قَدْ جَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ وَلَيْسَ عِنْدَنَا مَانُطْعِمُهُمْ فَقَالَتِ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ فَانْطَلَقَ اَبُوْ طَلْحَةَ حَتّٰى لَقِيَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهٗ حَتّٰى دَخَلَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلُمِّيْ مَاعِنْدَكِ يَآ اُمَّ سُلَيْمٍ فَاَتَتْ بِذٰلِكَ الْخُبْزِ فَاَمَرَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفُتَّ وَعَصَرَتْ عَلَيْهِ اُمُّ سُلَيْمٍ عُكَّةً لَّهَا فَاَدَمَتْهُ ثُمَّ قَالَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا شَآءَ اللّٰهُ اَنْ يَّقُوْلَ ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَاَذِنَ لَهُمْ فَاَكَلُوْا حَتّٰى شَبِعُوْا ثُمَّ خَرَجُوْا ثُمَّ قَالَ

۵۳۱۶: انس بن مالکؓ سے روایت ہے ابوطلحہ نے ام سلیم[1] رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آواز میں کمزوری پائی میں سمجھتا ہوں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھوکے ہیں تو تیرے پاس کچھ ہے کھانے کو؟ وہ بولی ہاں ہے پھر اس نے جو کی کئی روٹیاں نکالیں اور اپنی اوڑھنی لی، اس میں روٹیوں کو لپیٹا اور میرے کپڑے میں چھپا دیا کچھ میرے کو اوڑھا دیا (یعنی ایک ہی کپڑے میں سے کچھ مجھے اوڑھا دیا اور کچھ کپڑے میں روٹی چھپا دی پھر مجھ کو بھیجا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس میں اس کو لے کر گیا۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مسجد میں بیٹھا ہوا پایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ لوگ تھے، میں کھڑا رہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تجھ کو ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھیجا ہے۔ میں نے کہا ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کھانا ہے۔ میں نے کہا ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے سب ساتھیوں سے فرمایا اٹھو، اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چلے، میں سب کے سامنے چلا یہاں تک کہ ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا۔ ان کو خبر کی۔ ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اے ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں کو لے کر تشریف لائے اور ہمارے پاس ان کے کھلانے کو کچھ نہیں ہے۔ ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے۔ پھر ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ چلے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آگے بڑھ کر ملے بعد اس کے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اور ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی ساتھ تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا تیرے پاس کیا ہے وہ وہی روٹیاں لے کر آئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا وہ سب روٹیاں توڑی گئیں۔ پھر ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے تھوڑا گھی اس پر ڈال دیا وہ گویا سالن تھا پھر جو اللہ تعالیٰ کو منظور تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا (دعا کی) بعد اس کے فرمایا دس آدمیوں کو بلاؤ انہوں نے کھایا پیٹ بھر کر وہ نکلے۔ پھر فرمایا اور دس کو بلاؤ، انہوں

[1] ام سلیم ابوطلحہ کی بی بی اور انس رضی اللہ عنہ کی والدہ تھیں۔

ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ حَتّٰى اَكَلَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ وَشَبِعُوْا وَالْقَوْمُ سَبْعُوْنَ رَجُلًا اَوْثَمَانُوْنَ۔

نے بھی کھایا اور سیر ہو کر چلے۔ پھر فرمایا اور دس کو بلاؤ یہاں تک کہ سب نے کھالیا سیر ہو کر اور سب ستر یا اسی آدمی تھے۔

تشریح: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دس دس کو بلایا کیونکہ پیالہ چھوٹا ہوگا اور دس سے زیادہ آدمی اس کے گرد حلقہ نہ کر سکتے ہوں گے۔ اس حدیث سے ام سلیم کی بڑی دانائی اور دینداری ثابت ہوئی کہ ابوطلحہ گھبرا گئے۔ پر وہ پریشان نہ ہوئیں۔

۵۳۱۷: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ بَعَثَنِیْ اَبُوْ طَلْحَةَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَدْعُوَهُ وَقَدْ جَعَلَ طَعَامًا قَالَ فَاَقْبَلْتُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ النَّاسِ فَنَظَرَ اِلَيَّ فَاسْتَحْيَيْتُ فَقُلْتُ اَجِبْ اَبَا طَلْحَةَ فَقَالَ لِلنَّاسِ قُوْمُوْا فَقَالَ اَبُوْطَلْحَةَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّمَا صَنَعْتُ لَكَ شَيْئًا قَالَ فَمَسَّهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَعَا فِيْهَا بِالْبَرَكَةِ ثُمَّ قَالَ اَدْخِلْ نَفَرًا مِّنْ اَصْحَابِیْ عَشَرَةً وَّقَالَ كُلُوْا وَاَخْرَجَ لَهُمْ شَيْئًا مِّنْ بَيْنِ اَصَابِعِهٖ فَاَكَلُوْا حَتّٰى شَبِعُوْا فَخَرَجُوْا فَقَالَ اَدْخِلْ عَشَرَةً فَاَكَلُوْا حَتّٰى خَرَجُوْا فَمَازَالَ يُدْخِلُ عَشَرَةً وَّيُخْرِجُ عَشَرَةً حَتّٰى لَمْ يَبْقَ مِنْهُمْ اَحَدٌ اِلَّا فَاَكَلَ حَتّٰى شَبِعَ ثُمَّ هَيَّاَهَا فَاِذَا هِیَ مِثْلُهَا حِيْنَ اَكَلُوْا مِنْهَا۔

۵۳۱۷: انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے مجھے ابوطلحہ نے بھیجا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دعوت دینے کیلئے اور کھانا انہوں نے تیار کیا تھا۔ میں آیا اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں کے ساتھ بیٹھے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میری طرف دیکھا، مجھے شرم آئی، میں نے عرض کیا ابوطلحہ کی دعوت قبول کیجئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں سے فرمایا چلو ابوطلحہ نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں نے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے تھوڑا سا کھانا تیار کیا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کھانے کو چھوا اور دعا کی اس میں برکت ہونے کی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میرے ساتھیوں میں سے دس آدمیوں کو بلا لے آپؐ نے فرمایا کھاؤ اور اپنی انگلیوں کے بیچ میں سے کچھ نکالا انہوں نے کھایا اور سیر ہو گئے وہ گئے پھر آپؐ نے فرمایا اور دس کو بلا لے انہوں نے بھی کھایا اور نکلے پھر اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دس دس کو اندر بلاتے اور دس دس باہر جاتے یہاں تک کہ کوئی ان میں سے باقی نہ رہا جو سیر نہ ہوا ہو پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کھانے کو ایک جگہ کیا تو وہ اتنا ہی تھا جب انہوں نے کھانا شروع کیا تھا۔

۵۳۱۸: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ بَعَثَنِیْ اَبُوْ طَلْحَةَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِنَحْوِ حَدِيْثِ ابْنِ نُمَيْرٍ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ فِیْ اٰخِرِهٖ ثُمَّ اَخَذَمَا بَقِیَ فَجَمَعَهٗ ثُمَّ دَعَا فِيْهِ بِالْبَرَكَةِ قَالَ فَعَادَ كَمَا كَانَ فَقَالَ دُوْنَكُمْ هٰذَا۔

۵۳۱۸: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ پھر جو کھانا بچا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو اکٹھا کیا اور دعا کی اس میں برکت کی وہ اتنا ہی ہو گیا جیسے پہلے تھا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا لے لو اس کو۔

۵۳۱۹: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اَمَرَ اَبُوْ طَلْحَةَ اُمَّ سُلَيْمٍ اَنْ تَصْنَعَ لِلنَّبِیِّ ﷺ طَعَامًا لِّنَفْسِهٖ خَاصَّةً ثُمَّ اَرْسَلَنِیْ اِلَيْهِ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ وَقَالَ

۵۳۱۹: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا ہاتھ اس کھانے پر رکھا اور اللہ کا نام لیا پھر فرمایا "دس آدمیوں کو آنے دو" انہوں نے دس کو اجازت دی وہ اندر آئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

فِيْهِ فَوَضَعَ النَّبِيُّ ﷺ يَدَهُ وَسَمَّى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَاَذِنَ لَهُمْ فَدَخَلُوْا فَقَالَ كُلُوا وَسَمُّوا اللّٰهَ فَاَكَلُوْا حَتّٰى فَعَلَ ذٰلِكَ بِثَمَانِيْنَ رَجُلًا ثُمَّ اَكَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ وَاَهْلُ الْبَيْتِ وَتَرَكُوْا سُؤْرًا۔

فرمایا کھاؤ اور اللہ کا نام لو، انہوں نے کھایا یہاں تک کہ اسی آدمیوں کو اسی طرح بلایا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور گھر والوں نے سب کے بعد کھایا تب بھی کھانا بچ گیا۔

۵۳۲۰: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ بِهٰذِهِ الْقِصَّةِ فِيْ طَعَامِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ فِيْهِ فَقَامَ اَبُوْطَلْحَةَ عَلَى الْبَابِ حَتّٰى اَتٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّمَا كَانَ شَيْءٌ يَّسِيْرٌ قَالَ هَلُمَّهُ فَاِنَّ اللّٰهَ سَيَجْعَلُ فِيْهِ الْبَرَكَةَ۔

۵۳۲۰: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ دروازے پر کھڑے ہوئے یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ میرے پاس تھوڑا سا کھانا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''اسی کو لے آ، اللہ جل جلالہ اس میں برکت دے گا''۔

۵۳۲۱: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَقَالَ فِيْهِ ثُمَّ اَكَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَكَلَ اَهْلُ الْبَيْتِ وَاَفْضَلُوْا مَا اَبْلَغُوْا جِيْرَانَهُمْ۔

۵۳۲۱: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور گھر والوں نے کھایا اور اتنا کھانا بچا کہ اپنے ہمسایوں کو بھیجا۔

۵۳۲۲: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ رَاٰى اَبُوْ طَلْحَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُضْطَجِعًا فِي الْمَسْجِدِ يَتَقَلَّبُ ظَهْرًا لِّبَطْنٍ فَاَتٰى اُمَّ سُلَيْمٍ فَقَالَ اِنِّيْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُضْطَجِعًا فِي الْمَسْجِدِ يَتَقَلَّبُ ظَهْرًا لِّبَطْنٍ وَ اَظُنُّهُ جَائِعًا وَّسَاقَ الْحَدِيْثَ وَقَالَ فِيْهِ ثُمَّ اَكَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ طَلْحَةَ وَاُمُّ سُلَيْمٍ وَاَنَسٌ وَّفَضَلَتْ فَضْلَةٌ فَاَهْدَيْنَاهُ لِجِيْرَانِنَا۔

۵۳۲۲: انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا مسجد میں لیٹے ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیٹ کو پیٹ بناتے (یعنی اس کو زمین سے لگاتے) پس آئے ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس اور کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مسجد میں لیٹے ہوئے دیکھا ہے اور پیٹ کو پیٹھ بنا رہے ہیں اور سمجھتا ہوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھوکے ہیں پھر بیان کیا حدیث کو اس میں یہ ہے کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کھایا اور ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اور ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اور انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اور کچھ بچ رہا تو ہم نے اپنے ہمسایوں کو حصہ بھیجا۔

۵۳۲۳: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَّقُوْلُ جِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَوَجَدْتُهُ جَالِسًا مَّعَ اَصْحَابِهِ يُحَدِّثُهُمْ وَقَدْ عَصَّبَ بَطْنَهُ بِعِصَابَةٍ

۵۳۲۳: انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک دن آیا میں نے دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے صحابہ کے ساتھ بیٹھے ہیں اور پیٹ پر ایک پٹی باندھے ہیں،

قَالَ أُسَامَةُ وَأَنَا أَشُكُّ عَلٰى حَجَرٍ فَقُلْتُ لِبَعْضِ أَصْحَابِهٖ لِمَ عَصَّبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَطْنَهٗ فَقَالُوْا مِنَ الْجُوْعِ فَذَهَبْتُ اِلٰى أَبِىْ طَلْحَةَ وَهُوَزَوْجُ أُمِّ سُلَيْمٍ بِنْتِ مِلْحَانَ فَقُلْتُ يَا أَبَتَاهُ قَدْرَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَصَّبَ بَطْنَهٗ بِعِصَابَةٍ فَسَئَلْتُ بَعْضَ أَصْحَابِهٖ فَقَالُوْا مِنَ الْجُوْعِ فَدَخَلَ أَبُوْ طَلْحَةَ عَلٰى أُمِّىْ فَقَالَ هَلْ مِنْ شَىْءٍ فَقَالَتْ نَعَمْ عِنْدِىْ كِسَرٌ مِّنْ خُبْزٍ وَّتَمَرَاتٌ فَاِنْ جَآءَ نَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحْدَهٗ أَشْبَعْنَاهُ وَاِنْ جَآءَ اٰخَرُ مَعَهٗ قَلَّ عَنْهُمْ ثُمَّ ذَكَرَ سَآئِرَ الْحَدِيْثِ بِقِصَّتِهٖ۔

اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا مجھے شک ہے کہ پتھر کا بھی ذکر کیا یا نہیں۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کسی صحابی سے پوچھا یہ پٹی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیوں باندھی ہے۔ اس نے کہا بھوک کی وجہ سے میں ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گیا، وہ خاوند تھے ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے جوملحان کی بیٹی تھی اور میں نے کہا باوا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا۔ آپؐ نے اپنے پیٹ پر ایک پٹی باندھی ہے۔ میں نے آپؐ کے ایک صحابی سے پوچھا تو اس نے کہا بھوک کی وجہ سے باندھی ہے یہ سن کر ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میری ماں کے پاس گئے اور پوچھا تیرے پاس کچھ کھانے کو ہے۔ وہ بولی ہاں کچھ ٹکڑے ہیں روٹی کے اور کچھ کھجوریں ہیں۔ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اکیلے تشریف لاویں تو ہم آپ کو پیٹ بھر کر کھلا سکتے ہیں اور جو کوئی بھی آپؐ کے ساتھ آوے تو کھانا کم پڑے گا پھر بیان کیا حدیث کو پورے قصہ کے ساتھ۔

٥٣٢٤: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِىْ طَعَامِ أَبِىْ طَلْحَةَ نَحْوَ حَدِيْثِهِمْ۔

۵۳۲۴: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

بَابُ جَوَازِ أَكْلِ الْمَرَقِ وَاسْتِحْبَابِ أَكْلِ الْيَقْطِيْنِ

باب: شوربا کھانا اور کدو کھانے کا بیان

٥٣٢٥: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُوْلُ اِنَّ خَيَّاطًا دَعَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ صَنَعَهٗ قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ فَذَهَبْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِلٰى ذٰلِكَ الطَّعَامِ فَقَرَّبَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ خُبْزًا مِّنْ شَعِيْرٍ وَمَرَقًا فِيْهِ دُبَّآءٌ وَّ قَدِيْدٌ قَالَ أَنَسٌ فَرَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَتَبَّعُ الدُّبَّآءَ مِنْ حَوَالِى الصَّحْفَةِ فَلَمْ أَزَلْ أُحِبُّ الدُّبَّآءَ مُنْذُ يَوْمَئِذٍ۔

۵۳۲۵: انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک درزی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعوت کی کچھ کھانا پکایا، انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ گیا اس کھانے پر۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے جو کی روٹی لائی گئی اور شوربا آیا جس میں کدو تھا اور بھنا ہوا گوشت۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں دیکھتا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیالہ کے کناروں سے کدو کو ڈھونڈھ کر کھاتے تھے اس روز سے مجھے بھی کدو سے محبت ہے۔

تشریح ۞ اس سے معلوم ہوا کہ دعوت قبول کرنا درست ہے اور درزی کا کسب حلال ہے اور شوربا درست ہے اور کدو کی فضیلت نکلی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ کدو کو دوست رکھنا چاہئے اسی طرح ہر چیز کو جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دوست رکھتے تھے اور حرص کرنا چاہئے اس کے حاصل

کرنے پر اور دستر خوان پر کھانے والوں کو مستحب ہے عمدہ چیز کسی کو کھلانا اگر میزبان کو برا نہ معلوم ہو اور یہ جو اس روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیالہ کے کناروں سے کدو کے ٹکڑے ڈھونڈتے تھے نہ دوسری طرفوں سے۔ دوسرے یہ کہ ممانعت اس وجہ سے ہے کہ دوسرے کھانے والوں کو کراہت نہ ہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جوٹھے سے کسی کو کراہت نہ تھی بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آثار شریفہ سے برکت حاصل کرتے، یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تھوک اور بلغم کو اپنے مونہوں پر ملتے۔ (نوویؒ)

٥٣٢٦: عَنْ اَنَسٍ قَالَ دَعَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَجُلٌ فَانْطَلَقْتُ مَعَهٗ فَجِیْءَ بِمَرَقَةٍ فِیْهَا دُبَّاءٌ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَاْكُلُ مِنْ ذٰلِكَ الدُّبَّاءِ وَیُعْجِبُهٗ قَالَ فَلَمَّا رَاَیْتُ ذٰلِكَ جَعَلْتُ اُلْقِیْهِ اِلَیْهِ وَلَا اَطْعَمُهٗ فَقَالَ اَنَسٌ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَمَازِلْتُ بَعْدُ یُعْجِبُنِیْ الدُّبَّاءُ۔

۵۳۲۶: انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک شخص نے دعوت کی، میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ گیا وہاں شوربا آیا جس میں کدو تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کدو کھانا شروع کیا بڑے مزے سے جب میں نے یہ دیکھا تو میں کدو کے ٹکڑے آپ کی طرف ڈالتا تھا اور خود نہیں کھاتا تھا۔ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اس روز سے مجھے کدو پسند ہو گیا۔

٥٣٢٧: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا خَیَّاطًا دَعَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَزَادَ قَالَ ثَابِتٌ فَسَمِعْتُ اَنَسًا رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ یَقُوْلُ فَمَا صُنِعَ لِیْ طَعَامٌ بَعْدُ اَقْدِرُ عَلٰى اَنْ یُّصْنَعَ فِیْهِ دُبَّاءٌ اِلَّا صُنِعَ۔

۵۳۲۷: انس بن مالک سے روایت ہے، ایک درزی نے دعوت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتنا زیادہ ہے۔ اس روایت میں کہ انس نے کہا پھر جو کوئی کھانا اس کے بعد میرے لئے تیار کیا گیا اور مجھ سے ہو سکا اس میں کدو شریک کیا گیا۔

تشریح ❁ کدو بڑی فائدہ مند ترکاری ہے اور خصوصاً عرب اور ہند گرم ملکوں کیلئے گوشت کے ساتھ کدو کا کھانا ضرور ہے تاکہ حرارت گوشت کی ضرر نہ کرے اور کدو حرارت صفرا کو بجھا دیتا ہے اور تشنگی کو رفع کرتا ہے اور ماء القرع صفراوی بخار اور تپ دق کو نہایت بڑا مفید ہے۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ وَضْعِ النَّوٰى خَارِجَ التَّمْرِ

باب: کھجور کھاتے وقت گٹھلیاں علیحدہ رکھنا مستحب ہے

٥٣٢٨: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ قَالَ نَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَبِیْ قَالَ فَقَرَّبْنَا اِلَیْهِ طَعَامًا وَّوَطْبَةً فَاَكَلَ مِنْهَا ثُمَّ اُتِیَ بِتَمْرٍ فَكَانَ یَاْكُلُهٗ وَیُلْقِی النَّوٰى بَیْنَ اِصْبَعَیْهِ وَیَجْمَعُ السَّبَّابَةَ وَالْوُسْطٰى قَالَ شُعْبَةُ هُوَ ظَنِّیْ وَهُوَ فِیْهِ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اِلْقَآءُ النَّوٰى بَیْنَ الْاِصْبَعَیْنِ ثُمَّ اُتِیَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَهٗ ثُمَّ نَاوَلَهُ الَّذِیْ عَنْ یَّمِیْنِهٖ قَالَ فَقَالَ اَبِیْ وَاَخَذَ بِلِجَامِ دَآبَّتِهٖ ادْعُ اللّٰهَ لَنَا فَقَالَ

۵۳۲۸: عبداللہ بن بسرؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ میرے باپ کے پاس اترے ہم نے کھانا پیش کیا اور وطبہ (ایک کھانا ہے جو کھجور، پنیر اور گھی سے مل کر بنتا ہے) آپ ﷺ نے کھایا پھر سوکھی کھجوریں آئیں آپؐ ان کو کھاتے تھے اور گٹھلیاں دونوں انگلیوں کے بیچ میں رکھتے جاتے کلمہ اور بیچ کی انگلی کے درمیان شعبہ نے کہا مجھے یہی خیال ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اس حدیث میں یہی ہے۔ گٹھلیاں دونوں انگلیوں میں ڈالنا (غرض یہ ہے کہ گٹھلیاں کھجور میں نہیں ملاتے تھے جدا رکھتے تھے) پھر پینے کیلئے کچھ آیا آپؐ نے پیا بعد اس کے داہنی طرف جو بیٹھا تھا اس کو دیا۔ پھر میرے باپ نے

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيْمَا رَزَقْتَهُمْ فَاغْفِرْ لَهُمْ فَارْحَمْهُمْ۔

آپؐ کے جانور کی بھاگ تھامی اور عرض کی دعا کیجئے ہمارے لئے۔ آپؐ نے فرمایا اللہ برکت دے انکی روزی میں اور بخش دے ان کو اور رحم کر ان پر۔

۵۳۲۹: عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَشُكَّ فِي إِلْقَاءِ النَّوٰى بَيْنَ الْإِصْبَعَيْنِ۔

۵۳۲۹: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

بَابُ أَكْلِ الْقِثَّاءِ بِالرُّطَبِ

باب: کھجور کے ساتھ ککڑی کھانا

۵۳۳۰: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ الْقِثَّاءَ بِالرُّطَبِ۔

۵۳۳۰: عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ککڑی کھاتے ہوئے کھجور کے ساتھ۔

تشریح ۞ اس میں بھی بڑی مصلحت ہے کہ کھجور کی حرارت اور ککڑی کی برودت مل کر اعتدال ہو جاوے اور کھجور سے جو شدت صفرا کی ہوتی ہے وہ نہ ہووے۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ تَوَاضُعِ الْآكِلِ وَصِفَةِ قُعُوْدِهٖ

باب: کیونکر بیٹھ کر کھانا چاہئے

۵۳۳۱: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُقْعِيًا يَأْكُلُ تَمْرًا۔

۵۳۳۱: انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اقعاء کے طور پر بیٹھے تھے کھجور کھا رہے تھے۔

تشریح ۞ اقعاء کا بیٹھنا یہ ہے کہ سرین زمین سے لگا دے اور دونوں پنڈلیاں کھڑی کر دیوے۔

۵۳۳۲: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ أُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَمْرٍ فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُهٗ وَهُوَ مُحْتَفِزٌ يَأْكُلُ مِنْهُ أَكْلًا ذَرِيْعًا وَفِيْ رِوَايَةِ زُهَيْرٍ أَكْلًا حَثِيْثًا۔

۵۳۳۲: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس کھجوریں آئیں آپ ان کو بانٹنے لگے اور اسی طرح بیٹھے تھے جیسے کوئی جلدی میں بیٹھتا ہے (یعنی اکڑوں اور جلدی جلدی اس میں سے کھا رہے تھے۔ کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دوسرا کوئی کام درپیش ہوگا)۔

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْقِرَانِ فِيْ جَمَاعَةٍ

باب: جب لوگوں کے ساتھ کھاتا ہو تو دو دو لقمے یا دو دو کھجوریں ایک ہی بار نہ کھائے

۵۳۳۳: عَنْ جَبَلَةَ بْنِ سُحَيْمٍ قَالَ كَانَ ابْنُ

۵۳۳۳: جبلہ بن سحیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے عبداللہ بن الزبیر

الزُّبَيْرِ يَرْزُقُنَا التَّمْرَ قَالَ وَقَدْ كَانَ اَصَابَ النَّاسَ يَوْمَئِذٍ جَهْدٌ فَكُنَّا نَاْكُلُ فَيَمُرُّ عَلَيْنَا ابْنُ عُمَرَ وَنَحْنُ نَاْكُلُ فَيَقُوْلُ لَا تُقَارِنُوْا فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الْاِقْرَانِ اِلَّا اَنْ يَّسْتَاْذِنَ الرَّجُلُ اَخَاهُ قَالَ شُعْبَةُ لَآ اُرٰى هٰذِهِ الْكَلِمَةَ اِلَّا مِنْ كَلِمَةِ ابْنِ عُمَرَ يَعْنِي الْاِسْتِيْذَانَ۔

رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہم کو کھجوریں کھلاتے ان دنوں لوگوں پر تکلیف تھی (کھانے کی) ہم کھا رہے تھے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سامنے سے نکلے اور انہوں نے کہا دو دو لقمے مت کھاؤ (ملا کر) کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے منع کیا ہے مگر جب اپنے بھائی سے اجازت لیوے۔ شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا یہ اجازت لینا میں سمجھتا ہوں ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا قول ہے۔

تشریح ❁ دو لقمہ یا دو کھجوریں یا تین یا زیادہ ایک بارگی اٹھا کر کھانا منع ہے اس لئے کہ جماعت میں اوروں کو ناگوار ہوگا دوسرے یہ کہ کھانے میں سب کا حق ہے پھر اوروں سے زیادہ کھا جانا مروت کے خلاف ہے اور یہ نہی تحریمی ہے یا بطور کراہت اور ادب کے ہے اور صحیح یہ ہے کہ اگر کھانا مشترک ہو تو حرام ہے بغیر اجازت اور شرکاء کے اور جو ایک شخص کا ہو تو اس کی رضامندی کے بغیر حرام ہے اگر کھانا قلیل ہو اور جو کھانا بہت ہو تب بھی ادب کے خلاف اور مکروہ ہے۔ (نووی مختصراً)

٥٣٣٤: عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَيْسَ فِيْ حَدِيْثِهِمَا قَوْلُ شُعْبَةَ وَلَا قَوْلُهُ وَقَدْ كَانَ اَصَابَ النَّاسَ يَوْمَئِذٍ جَهْدٌ۔

۵۳۳۴: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں نہ شعبہ کا قول ہے نہ لوگوں پر تکلیف ہونے کا ذکر ہے۔

٥٣٣٥: عَنْ جَبَلَةَ بْنِ سُحَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّقْرِنَ الرَّجُلُ بَيْنَ التَّمْرَتَيْنِ حَتّٰى يَسْتَاذِنَ اَصْحَابَهُ۔

۵۳۳۵: جبلہ بن سحیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا وہ کہتے تھے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو کھجوریں ملا کر کھانے سے جب تک اپنے ساتھیوں سے اجازت نہ لیوے۔

بَابُ فِي الدِّخَارِ التَّمْرِ وَنَحْوِهٖ مِنَ الْاَقْوَاتِ لِلْعِيَالِ

باب: کھجور یا اور کوئی غلہ وغیرہ بال بچوں کیلئے جمع کر رکھنا

٥٣٣٦: عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَآ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَجُوْعُ اَهْلُ بَيْتٍ عِنْدَهُمُ التَّمْرُ۔

۵۳۳۶: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''وہ گھر والے بھوکے نہ رہیں گے جن کے پاس کھجور ہو''۔

٥٣٣٧: عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَا عَآئِشَةُ بَيْتٌ لَا تَمْرَ فِيْهِ جِيَاعٌ اَهْلُهٗ اَوْجَاعَ اَهْلُهٗ قَالَهَا مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا۔

۵۳۳۷: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''اے عائشہ جس گھر میں کھجور نہیں ہے وہ گھر والے بھوکے ہیں دو بار یہی فرمایا یا تین بار''۔

بَابُ فَضْلِ تَمْرِ الْمَدِيْنَةِ

باب: مدینہ میں کھجور کی فضیلت

٥٣٣٨: عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ رَّضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَكَلَ سَبْعَ تَمَرَاتٍ مِمَّا بَيْنَ لَابَتَيْهَا حِيْنَ يُصْبِحُ لَمْ يَضُرَّهٗ سَمٌّ حَتّٰی يُمْسِیَ۔

۵۳۳۸: سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”جو شخص سات کھجوریں مدینہ کے دونوں میدانوں کے اندر کی کھالیوے صبح کے وقت اس کو شام تک کوئی زہر نقصان نہ کرے گا“۔

٥٣٣٩: عَنْ سَعْدٍ رَّضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ تَصَبَّحَ بِسَبْعِ تَمَرَاتٍ عَجْوَةٍ لَمْ يَضُرَّهٗ ذٰلِكَ الْيَوْمَ سَمٌّ وَّلَا سِحْرٌ۔

۵۳۳۹: سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص سات کھجوریں مدینہ کے دونوں میدانوں کے اندر کی کھالیوے صبح کے وقت اس کو شام تک کوئی زہر نقصان کرے گا نہ کوئی جادو“۔

٥٣٤٠: عَنْ هَاشِمِ بْنِ هَاشِمٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ وَلَا يَقُوْلَانِ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۵۳۴۰: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٥٣٤١: عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ فِیْ عَجْوَةِ الْعَالِيَةِ شِفَاءً اَوْ اِنَّهَا تِرْيَاقٌ اَوَّلَ الْبُكْرَةِ۔

۵۳۴۱: ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”عالیہ (وہ حصہ مدینہ کا جو نجد کی طرف ہے تین میل یا آٹھ میل تک) کی عجوہ میں شفا ہے یا وہ تریاق ہے صبح ہی صبح“

بَابُ فَضْلِ الْكَمْأَةِ وَمُدَاوَاةِ الْعَيْنِ بِهَا

باب: کھنبی کی فضیلت اور آنکھ کا علاج

٥٣٤٢: عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ رَّضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَآ ؤُهَا شِفَآءٌ لِّلْعَيْنِ۔

۵۳۴۲: سعید بن زید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے میں نے سنا ”آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے کھنبی من سے ہے (یعنی وہ من جو بنی اسرائیل پر اترتا تھا اگر وہ مثل ترنجبین کے تھا مگر یہ بھی خودرو ہے تو گویا من کی طرح ہوا) اور اس کا پانی آنکھ کی شفا ہے۔

٥٣٤٣: عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ رَّضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاؤُهَا شِفَآءٌ لِّلْعَيْنِ۔

۵۳۴۳: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٣٤٤: عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ شُعْبَةُ لَمَّا حَدَّثَنِیْ بِهِ الْحَكَمُ لَمْ اُنْكِرْهُ مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِالْمَلِكِ۔

۵۳۴۴: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٣٤٥: عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ الَّذِیْ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ عَلٰى بَنِیْ اِسْرَآئِيْلَ وَمَآؤُهَا شِفَآءٌ لِّلْعَيْنِ۔

۵۳۴۵: سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”کھنبی اس من میں ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل پر اتارا تھا اس کا پانی آنکھ کی شفا ہے۔

٥٣٤٦: عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ الَّذِیْ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ عَلٰى مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَمَآؤُهَا شِفَآءٌ لِّلْعَيْنِ۔

۵۳۴۶: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٣٤٧: عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ يَقُوْلُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ الَّذِیْ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ عَلٰى بَنِیْ اِسْرَآئِيْلَ وَمَآؤُهَا شِفَآءٌ لِّلْعَيْنِ۔

۵۳۴۷: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٣٤٨: عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَآؤُهَا شِفَآءٌ لِّلْعَيْنِ۔

۵۳۴۸: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

بَابُ فَضِيْلَةِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْكَبَاثِ

باب: راک کے سیاہ پھل کی فضیلت

٥٣٤٩: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَرِّ الظَّهْرَانِ وَنَحْنُ نَجْنِی الْكَبَاثَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِالْاَسْوَدِ مِنْهُ قَالَ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَاَنَّكَ رَعَيْتَ الْغَنَمَ قَالَ نَعَمْ وَهَلْ مِنْ نَبِیٍّ اِلَّا وَقَدْ رَعَاهَا اَوْنَحْوَ هٰذَا مِنْ قَوْلٍ۔

۵۳۴۹: جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے ہم رسول اللہؐ کے ساتھ تھے۔ مرالظہران میں (جو مکہ سے ایک منزل پر ہے) اور ہم کباث چن رہے تھے (کباث کہتے ہیں راک کے پھل کو اور راک ایک جنگلی درخت ہے) رسول اللہؐ نے فرمایا ”سیاہ دیکھ کر چنو“ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہؐ ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بکریاں چرائی ہیں۔ (تب تو جنگل کا حال معلوم ہے) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہاں اور کوئی نبی ایسا نہیں ہوا جس نے بکریاں نہ چرائی ہوں یا ایسا ہی کچھ فرمایا۔

تشریح ❀ کیونکہ بکریاں چرانے سے تواضع پیدا ہوتی ہے خلوت کی وجہ سے دل صاف ہوتا ہے بکریاں چراتے چراتے پھر آدمیوں کے چرانے کی لیاقت پیدا ہوتی ہے۔ (نوویؒ)

بَابُ فَضِيْلَةِ الْخَلِّ

باب: سرکہ کی فضیلت

٥٣٥٠: عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نِعْمَ الْاُدُمُ اَوِ الْاِدَامُ الْخَلُّ۔

۵۳۵۰: ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''اچھا سالن ہے سرکہ''۔

٥٣٥١: عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ نِعْمَ الْاُدُمُ وَلَمْ يَشُكَّ۔

۵۳۵۱: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٥٣٥٢: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاَلَ اَهْلَهُ الْاُدُمَ فَقَالُوْا مَا عِنْدَنَا اِلَّا خَلٌّ فَدَعَا بِهٖ فَجَعَلَ يَاْكُلُ بِهٖ وَيَقُوْلُ نِعْمَ الْاُدُمُ الْخَلُّ نِعْمَ الْاُدُمُ الْخَلُّ۔

۵۳۵۲: جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گھر والوں سے سالن مانگا کہنے لگے ہمارے پاس کچھ نہیں سوا سرکہ کے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سرکہ منگوایا پھر اس سے روٹی کھائی اور فرماتے تھے کہ ''سرکہ اچھا سالن ہے سرکہ اچھا سالن ہے''۔

٥٣٥٣: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِيْ ذَاتَ يَوْمٍ اِلٰى مَنْزِلِهٖ فَاَخْرَجَ اِلَيْهِ فِلَقًا مِّنْ خُبْزٍ فَقَالَ مَا مِنْ اُدُمٍ فَقَالُوْا لَا اِلَّا شَيْءٌ مِّنْ خَلٍّ قَالَ فَاِنَّ الْخَلَّ نِعْمَ الْاُدُمُ قَالَ جَابِرٌ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَمَازِلْتُ اُحِبُّ الْخَلَّ مُنْذُ سَمِعْتُهَا مِنْ نَّبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ طَلْحَةُ مَازِلْتُ اُحِبُّ الْخَلَّ مُنْذُ سَمِعْتُهَا مِنْ جَابِرٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ۔

۵۳۵۳: جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے لے گئے اپنے مکان پر پھر چند ٹکڑے روٹی کے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لائے گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سالن نہیں ہے۔ لوگوں نے کہا کچھ نہیں سرکہ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سرکہ تو اچھا سالن ہے۔ جابر نے کہا اس روز سے مجھے سرکہ سے محبت ہوگئی۔ جب سے میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ سنا اور طلحہ نے کہا (جو اس حدیث کو روایت کرتے ہیں جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے) جب سے میں نے یہ حدیث سنی مجھے بھی سرکہ پسند ہے۔

٥٣٥٤: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَ بِيَدِهٖ اِلٰى مَنْزِلِهٖ بِمِثْلِ حَدِيْثِ ابْنِ عُلَيَّةَ اِلٰى قَوْلِهٖ فَنِعْمَ الْاُدُمُ الْخَلُّ وَلَمْ يَذْكُرْ مَابَعْدَهٗ۔

۵۳۵۴: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٥٣٥٥: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا فِيْ دَارِيْ فَمَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَشَارَ اِلَيَّ فَقُمْتُ اِلَيْهِ فَاَخَذَ بِيَدِيْ فَانْطَلَقْنَا حَتّٰى اَتٰى بَعْضَ حُجَرِ

۵۳۵۵: جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں اپنے گھر میں بیٹھا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھ پر سے گزرے اور مجھ کو اشارہ کیا میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس گیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑ لیا پھر ہم چلے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی کسی بی بی کے

نِسَآئِهٖ فَدَخَلَ ثُمَّ اَذِنَ لِیْ فَدَخَلْتُ الْحِجَابَ عَلَیْهَا فَقَالَ هَلْ مِنْ غَدَآءٍ قَالُوْا نَعَمْ فَاُتِیَ بِثَلَاثَةِ اَقْرِصَةٍ فَوُضِعْنَ عَلٰی نَبِیٍّ فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قُرْصًا فَوَضَعَهٗ بَیْنَ یَدَیْهِ وَاَخَذَ قُرْصًا اٰخَرَ فَوَضَعَهٗ بَیْنَ یَدَیَّ ثُمَّ اَخَذَ الثَّالِثَ فَكَسَرَهٗ بِاثْنَیْنِ فَجَعَلَ نِصْفَهٗ بَیْنَ یَدَیْهِ وَنِصْفَهٗ بَیْنَ یَدَیَّ ثُمَّ قَالَ هَلْ مِنْ اُدْمٍ فَقَالَ لَآ اِلَّا شَیْءٌ مِنْ خَلٍّ قَالَ هَاتُوْهُ فَنِعْمَ الْاُدُمُ هُوَ۔

حجرے پر پہنچے اور اندر گئے پھر مجھے اجازت دی تو اس بی بی نے پردہ کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا کچھ کھانا ہے لوگوں نے کہا ہاں پھر تین روٹیاں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے لائی گئیں اور چھال کی ایک دسترخوان پر رکھی گئیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک روٹی لی اس کو اپنے سامنے رکھا پھر دوسری روٹی لی اس کو میرے سامنے رکھا پھر تیسری روٹی لی اس کے دو ٹکڑے کئے آدھی اپنے سامنے رکھی اور آدھی میرے سامنے پھر فرمایا کچھ سالن ہے؟ لوگوں نے کہا نہیں سرکہ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا لاؤ سرکہ تو بہتر سالن ہے۔

بَابُ اِبَاحَةِ اَكْلِ الثُّوْمِ

باب: لہسن کھانا درست ہے

۵۳۵۶: عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُتِیَ بِطَعَامٍ اَكَلَ مِنْهُ بَعَثَ بِفَضْلِهٖ اِلَیَّ وَاِنَّهٗ بَعَثَ اِلَیَّ یَوْمًا بِفَضْلَةٍ لَّمْ یَاْكُلْ مِنْهَا لِاَنَّ فِیْهَا ثُوْمًا فَسَاَلْتُهٗ اَحَرَامٌ هُوَ قَالَ لَا وَلٰكِنِّیْ اَكْرَهُهٗ مِنْ اَجْلِ رِیْحِهٖ قَالَ فَاِنِّیْ اَكْرَهُ مَا كَرِهْتَ۔

۵۳۵۶: ابوایوب انصاریؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جب کھانا آتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس میں سے کھاتے اور جو بچتا وہ مجھے بھیج دیتے۔ ایک بار آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کھانا بھیجا اور اس میں سے نہیں کھایا کیونکہ اس میں لہسن تھا، میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کیا لہسن حرام ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نہیں لیکن بو کی وجہ سے مجھے بری معلوم ہوتی ہے۔ میں نے کہا جو چیز آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بری معلوم ہوتی ہے مجھے بھی بری لگتی ہے۔

۵۳۵۷: عَنْ شُعْبَةَ فِیْ هٰذَا الْاِسْنَادِ۔

۵۳۵۷: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۳۵۸: عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ عَلَیْهِ فَنَزَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی السُّفْلِ وَاَبُوْ اَیُّوْبَ فِی الْعُلْوِ فَانْتَبَهَ اَبُوْ اَیُّوْبَ لَیْلَةً فَقَالَ نَمْشِیْ فَوْقَ رَاْسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَتَنَحَّوْا فَبَاتُوْا فِیْ جَانِبٍ ثُمَّ قَالَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ السُّفْلُ اَرْفَقُ فَقَالَ لَآ اَعْلُوْا سَقِیْفَةً اَنْتَ تَحْتَهَا فَتَحَوَّلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ

۵۳۵۸: ابوایوب انصاریؓ سے روایت ہے رسول اللہؐ ان کے پاس اترے تو آپؐ نیچے کے مکان میں رہے اور ابوایوب اوپر کے درجہ میں تھے ایک بار ابو ایوب رات کو جاگے اور کہا ہم رسول اللہؐ کے سر کے اوپر چلا کرتے ہیں پھر ہٹ کر رات کو ایک کونے میں ہو گئے۔ بعد اس کے ابوایوب نے کہا آپؐ سے اوپر جانے کیلئے۔ آپؐ نے فرمایا نیچے کا مکان آرام کا ہے (رہنے والوں کیلئے اور آنے والوں کے واسطے اور اسی لئے حضرتؐ نیچے کے مکان میں رہتے ہیں) ابوایوب نے کہا میں اس چھت پر نہیں رہ سکتا جس کے نیچے آپؐ ہوں۔ یہ سن کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوپر کے درجے میں تشریف لے گئے اور ابوایوب نیچے کے درجے میں آ رہے۔ ابوایوب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے

وَسَلَّمَ فِي الْعُلْوِ وَاَبُوْ اَيُّوْبَ فِي السُّفْلِ فَكَانَ يَصْنَعُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا فَإِذَا جِيْئَ بِهِ اِلَيْهِ سَاَلَ عَنْ مَّوْضِعِ اَصَابِعِهٖ فَيَتَتَبَّعُ مَوْضِعَ اَصَابِعِهٖ فَصَنَعَ لَهٗ طَعَامًا فِيْهِ ثُوْمٌ فَلَمَّا رُدَّ اِلَيْهِ سَاَلَ عَنْ مَّوْضِعِ اَصَابِعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيْلَ لَهٗ لَمْ يَاْكُلْ فَفَزِعَ وَصَعِدَ اِلَيْهِ فَقَالَ اَحَرَامٌ هُوَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وَلٰكِنِّيْ اَكْرَهُهٗ فَقَالَ فَاِنِّيْ اَكْرَهُ مَاتَكْرَهُ اَوْمَا كَرِهْتَ قَالَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتٰى بِالْوَحْيِ۔

کھانا تیار کرتے تھے پھر جب کھانا آپؐ کے پاس آتا (اور آپ ﷺ کھاتے بعد اس کے بچا ہوا کھانا واپس جاتا) تو ابوایوب (آدمی سے) پوچھتے آپ ﷺ کی انگلیاں کھانے کی کس جگہ پر لگی ہیں وہیں سے وہ کھاتے (برکت کیلئے) ایک بار ابوایوب نے کھانا پکایا جس میں لہسن تھا جب کھانا واپس گیا تو ابوایوب نے پوچھا آپ ﷺ کی انگلیاں کہاں لگی تھیں۔ لوگوں نے کہا آپ ﷺ نے نہیں کھایا۔ یہ سن کر ابوایوب گھبرائے اور اوپر گئے اور پوچھا کیا لہسن حرام ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں لیکن مجھے بری معلوم ہوتی ہے۔ ابو ایوب نے کہا جو چیز آپ ﷺ کو بری معلوم ہوتی ہے مجھے بھی بری معلوم ہوتی ہے۔ ابوایوب نے کہا رسول اللہ ﷺ کے پاس فرشتے آتے (اور فرشتوں کو لہسن کی بو سے تکلیف ہوتی۔ اس واسطے آپ ﷺ نہ کھاتے)۔

بَابُ اِكْرَامِ الضَّيْفِ

باب: مہمان کی خاطرداری کرنا چاہئے

۵۳۵۹: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ مَجْهُوْدٌ فَاَرْسَلَ اِلٰى بَعْضِ نِسَآئِهٖ فَقَالَتْ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا عِنْدِيْ اِلَّا مَآءٌ فَقَالَ مَنْ يُّضِيْفُ هٰذَا اللَّيْلَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ فَقَامَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ اَنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَانْطَلَقَ بِهٖ اِلٰى رَحْلِهٖ فَقَالَ لِامْرَاَتِهٖ هَلْ عِنْدَكِ شَيْءٌ قَالَتْ لَآ اِلَّا قُوْتُ صِبْيَانِيْ قَالَ فَعَلِّلِيْهِمْ بِشَيْءٍ فَاِذَا دَخَلَ ضَيْفُنَا فَاَطْفِئِي السِّرَاجَ وَاَرِيْهِ اَنَّا نَاْكُلُ فَاِذَا اَهْوٰى لِيَاْكُلَ فَقُوْمِيْ اِلَى السِّرَاجِ حَتّٰى تُطْفِئِيْهِ قَالَ فَقَعَدُوْا وَاَكَلَ الضَّيْفُ فَلَمَّا اَصْبَحَ غَدَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قَدْعَجِبَ اللّٰهُ مِنْ صَنِيْعِكُمَا بِضَيْفِكُمَا اللَّيْلَةَ۔

۵۳۵۹: ابوہریرہؓ سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہؐ کے پاس آیا اور کہنے لگا مجھے بڑی تکلیف ہے (کھانے پینے کی) آپؐ نے اپنی کسی بی بی کے پاس کہلا بھیجا وہ بولی قسم اس کی جس نے آپ ﷺ کو سچائی کے ساتھ بھیجا ہے میرے پاس تو پانی کے سوا کچھ نہیں ہے۔ پھر آپؐ نے دوسری بی بی کے پاس بھیجا اس نے بھی ایسا ہی کہا، یہاں تک کہ سب عورتوں نے یہی جواب دیا ہمارے پاس کچھ نہیں سوا پانی کے۔ آپؐ نے فرمایا کون اس کی مہمانی کرتا ہے۔ آج کی رات اللہ اس پر رحم کرے تب ایک انصاری اٹھا اور کہنے لگا میں کرتا ہوں یا رسول اللہ۔ پھر وہ اس کو اپنے ٹھکانے لے گیا اور اپنی بی بی سے کہا تیرے پاس کچھ ہے وہ بولی کچھ نہیں البتہ میرے بچوں کا کھانا ہے۔ انصاری نے کہا بچوں سے کچھ بہانہ کر دیں اور جب مہمان اندر آوے تو چراغ بجھا دے۔ اس نے ایسا ہی کیا اور میاں بی بی بھوکے بیٹھے رہے اور مہمان نے کھانا کھایا۔ جب صبح ہوئی تو وہ انصاری رسول اللہؐ کے پاس آیا آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تعجب کیا اس سے جو تم نے اپنے مہمان کے ساتھ کیا اس رات کو۔

تشریح ❀ ''آپ کوسوخت غیر کولذت'' عربی میں اس کوایثار کہتے ہیں یہ بڑے بزرگوں کا کام ہے۔قرآن شریف میں ایسے لوگوں کی فضیلت اتری: وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ'' اور بچوں پر ایثار اس وقت درست ہے جب بھوک کے مارے ان کے ضرر کا ڈر نہ ہو ورنہ ان کو کھلانا مہمان کی مہمانداری پر مقدم ہے۔

٥٣٦٠: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ بَاتَ بِهٖ ضَيْفٌ فَلَمْ يَكُنْ عِنْدَهٗ اِلَّاقُوْتُهٗ وَقُوْتُ صِبْيَانِهٖ فَقَالَ لِامْرَاَتِهٖ نَوِّمِی الصِّبْيَةَ وَاَطْفِئِ السِّرَاجَ وَقَرِّبِیْ لِلضَّيْفِ مَا عِنْدَكِ قَالَ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَ يُؤْثِرُوْنَ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ۔

۵۳۶۰: ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، ایک انصاری کے پاس مہمان آیا اس کے پاس کچھ نہ تھا۔ سوا اس کے اور اس کے بچوں کے کھانے کے، اس نے اپنی عورت سے کہا بچوں کو سلا دے اور چراغ بجھا دے اور جو کچھ تیرے پاس ہے وہ مہمان کے سامنے رکھ دے۔ اس نے ایسا ہی کیا تب یہ آیت اتری: وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ یعنی اپنی راحت پر دوسروں کے آرام کو مقدم رکھتے ہیں گو خود محتاج ہوں۔

٥٣٦١: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لِيُضِيْفَهٗ فَلَمْ يَكُنْ عِنْدَهٗ مَا يُضِيْفُهٗ فَقَالَ اَلَا رَجُلٌ يُّضِيْفُ هٰذَا رَحِمَهُ اللّٰهُ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ يُقَالُ لَهٗ اَبُوْ طَلْحَةَ فَانْطَلَقَ بِهٖ اِلٰى رَحْلِهٖ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِنَحْوِ حَدِيْثِ جَرِيْرٍ وَّ ذَكَرَ فِيْهِ نُزُوْلُ الْاٰيَةِ كَمَا ذَكَرَ وَكِيْعٌ۔

۵۳۶۱: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا مہمان، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس کچھ نہ تھا، اس کی مہمانی کو۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کوئی اس کی مہمانی کرتا ہے اللہ اس پر رحم کرے۔ ایک انصاری بولا جس کو ابوطلحہ کہتے تھے میں کرتا ہوں۔ پھر وہ لے گیا اس کو اپنے گھر اخیر حدیث تک۔

٥٣٦٢: عَنِ الْمِقْدَادِ قَالَ اَقْبَلْتُ اَنَا وَصَاحِبَانِ لِیْ وَقَدْ ذَهَبَتْ اَسْمَاعُنَا وَاَبْصَارُنَا مِنَ الْجَهْدِ فَجَعَلْنَا نَعْرِضُ اَنْفُسَنَا عَلٰى اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَلَيْسَ اَحَدٌ مِّنْهُمْ يَقْبَلُنَا فَاَتَيْنَا النَّبِیَّ ﷺ فَانْطَلَقَ بِنَآ اِلٰى اَهْلِهٖ فَاِذَا ثَلَاثَةُ اَعْنُزٍ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَلِبُوْا هٰذَا اللَّبَنَ بَيْنَنَا قَالَ فَكُنَّا نَحْتَلِبُ فَيَشْرَبُ كُلُّ اِنْسَانٍ مِّنَّا نَصِيْبَهٗ وَنَرْفَعُ لِلنَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصِيْبَهٗ فَيَجِیْءُ مِنَ اللَّيْلِ فَيُسَلِّمُ تَسْلِيْمًا لَّا يُوْقِظُ قَائِمًا وَيُسْمِعُ الْيَقْظَانَ قَالَ ثُمَّ يَاْتِی

۵۳۶۲: مقداد بن الاسودؓ سے روایت ہے میں اور میرے دونوں ساتھی آئے اور ہمارے کانوں اور آنکھوں کی قوت جاتی رہی تھی تکلیف سے (فاقہ وغیرہ کے) کرتے تھے۔ حضرت کے اصحاب پر کوئی ہم کو قبول نہ کرتا۔ آخر ہم رسول اللہؐ کے پاس آئے، آپؐ ہم کو اپنے گھر لے گئے، وہاں تین بکریاں تھیں آپؐ نے فرمایا ''ان کا دودھ دوہو ہم تم سب پئیں گے'' پھر ہم ان کا دودھ دوہا کرتے اور ہر ایک ہم میں سے اپنا حصہ پی لیتا اور رسول اللہ ﷺ کا حصہ اٹھا رکھتے، آپؐ رات کو تشریف لاتے اور ایسی آواز سے سلام کرتے جس سے سونے والا نہ جاگے اور جاگنے والا سن لے۔ پھر آپ ﷺ مسجد میں آتے اور نماز پڑھتے پھر اپنے دودھ کے پاس آتے اور اس کو پیتے، ایک رات شیطان نے مجھ کو بھڑکایا، میں اپنا حصہ پی چکا تھا۔ شیطان نے یہ کہا کہ

الْمَسْجِدَ فَيُصَلِّيْ ثُمَّ يَاْتِيْ شَرَابَهٗ فَيَشْرَبُ فَاَتَانِيَ الشَّيْطَانُ ذَاتَ لَيْلَةٍ وَقَدْ شَرِبْتُ نَصِيْبِيْ فَقَالَ مُحَمَّدٌ يَّاْتِي الْاَنْصَارَ فَيُتْحِفُوْنَهٗ وَيُصِيْبُ عِنْدَهُمْ مَابِهٖ حَاجَةٌ اِلٰى هٰذِهِ الْجُرْعَةِ فَاَتَيْتُهَا فَشَرِبْتُهَا فَلَمَّآ اَنْ وَغَلَتْ فِيْ بَطْنِيْ وَعَلِمْتُ اَنَّهٗ لَيْسَ اِلَيْهَا سَبِيْلٌ قَالَ قَدَّمَنِي الشَّيْطَانُ فَقَالَ وَيْحَكَ مَا صَنَعْتَ اَشَرِبْتَ شَرَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَجِيْءُ فَلَايَجِدُهٗ فَيَدْعُوْا عَلَيْكَ فَتَهْلِكُ فَتَذْهَبُ دُنْيَا تَكَ وَاٰخِرَ تُكَ وَعَلَيَّ شَمْلَةٌ اِذَا وَضَعْتُهَا عَلٰى قَدَمَيَّ خَرَجَ رَاْسِيْ وَاِذَا وَضَعْتُهَا عَلٰى رَاْسِيْ خَرَجَ قَدَ مَايَ وَجَعَلَ لَايُجِيْئُنِي النَّوْمُ وَاَمَّا صَاحِبَايَ فَنَامَا وَلَمْ يَصْنَعَا مَا صَنَعْتُ قَالَ فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ كَمَا كَانَ يُسَلِّمُ ثُمَّ اَتَى الْمَسْجِدَ فَصَلّٰى ثُمَّ اَتٰى شَرَابَهٗ فَكَشَفَ عَنْهُ فَلَمْ يَجِدْفِيْهِ شَيْئًا فَرَفَعَ رَاْسَهٗ اِلَى السَّمَآءِ فَقُلْتُ الْاٰنَ يَدْعُوْا عَلَيَّ فَاَهْلِكُ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اَطْعِمْ مَنْ اَطْعَمَنِيْ وَاسْقِ مَنْ اَسْقَانِيْ قَالَ فَعَمَدْتُّ اِلَى الشَّمْلَةِ فَشَدَدْتُهَا عَلَيَّ وَاَخَذْتُ الشَّفْرَةَ فَانْطَلَقْتُ اِلَى الْاَعْنُزِ اَيُّهَا اَسْمَنُ فَاَذْبَحُهَا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا هِيَ حَافِلَةٌ وَّ اِذَهُنَّ حُفَّلٌ كُلُّهُنَّ فَعَمَدْتُّ اِلٰى اِنَآءٍ لِّاٰلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَانُوْا يَطْمَعُوْنَ اَنْ يَّحْتَلِبُوْا فِيْهِ قَالَ فَحَلَبْتُ فِيْهِ حَتّٰى

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو انصار کے پاس جاتے ہیں وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تحفے دیتے ہیں اور جو آپ ﷺ کو احتیاج ہوتی ہے وہ مل جاتا ہے، آپ ﷺ کو اس گھونٹ دودھ کی کیا احتیاج ہوگی آخر میں آیا اور وہ دودھ پی گیا۔ جب دودھ پیٹ میں سما گیا اور مجھے یقین ہو گیا کہ اب وہ دودھ نہیں ملنے کا۔ اس وقت شیطان نے مجھ کو ندامت دی اور کہنے لگا خرابی ہو تیری تو نے کیا کام کیا، تو نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حصہ پی لیا۔ اب وہ آئیں گے اور دودھ نہ پاویں گے پھر تجھ پر بددعا کریں گے تیری دنیا اور آخرت دونوں تباہ ہوں گی میں ایک چادر اوڑھے تھا۔ جب اس کو پاؤں پر ڈالتا تو سر کھل جاتا اور جب سر ڈھانپتا تو پاؤں کھل جاتے اور نیند بھی مجھ کو نہ آئی۔ میرے ساتھی سو گئے، انہوں نے یہ کام نہیں کیا تھا جو میں نے کیا تھا، آخر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آئے اور معمول کے موافق سلام کیا، پھر مسجد میں آئے اور نماز پڑھی بعد اس کے دودھ کے پاس آئے برتن کھولا تو اس میں کچھ نہ تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا میں سمجھا کہ اب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بددعا کرتے ہیں اور تو تباہ ہوتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ کھلا اس کو جو مجھ کو کھلاوے اور پلا اس کو جو مجھے پلاوے۔ یہ سن کر میں نے اپنی چادر کو مضبوط باندھا اور چھری لی اور بکریوں کی طرف چلا کہ جو ان میں سے موٹی ہو اس کو ذبح کروں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے۔ دیکھا تو اس کے تھن میں دودھ بھرا ہوا تھا پھر دیکھا تو اور بکریوں کے تھنوں میں بھی دودھ بھرا ہوا ہے۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر والوں کا ایک برتن لیا جس میں وہ دودھ نہ دوہتے تھے (یعنی اس میں دوہنے کی خواہش نہ کرتے تھے) اس میں میں نے دودھ دوہا یہاں تک کہ اوپر پھین آ گیا (اتنا بہت دودھ نکلا) اور اس کو میں لے کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم نے اپنے حصہ کا دودھ رات کو پیا یا نہیں۔ میں نے عرض کیا رسول اللہ

عَلَتْهُ دَعْوَةٌ فَجِئْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَشْرِبْتُمْ شَرَابَكُمُ اللَّيْلَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اشْرَبْ فَشَرِبَ ثُمَّ نَاوَلَنِيْ فَلَمَّا عَرَفْتُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْرُوِيَ وَاَصَبْتُ دَعْوَتَهٗ ضَحِكْتُ حَتّٰى اُلْقِيْتُ اِلَى الْاَرْضِ قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِحْدٰى سَوْاٰتِكَ يَا مِقْدَادُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَانَ مِنْ اَمْرِيْ كَذَا وَكَذَا وَفَعَلْتُ كَذَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هٰذِهٖ اِلَّا رَحْمَةٌ مِنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ اَفَلَا كُنْتَ اٰذَنْتَنِيْ فَنُوْقِظَ صَاحِبَيْنَا فَيُصِيْبَانِ مِنْهَا قَالَ فَقُلْتُ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَآ اُبَالِيْ اِذَآ اَصَبْتَهَا وَاَصَبْتُهَا مَعَكَ مَنْ اَصَابَهَا مِنَ النَّاسِ۔

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دودھ پیجئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیا پھر مجھے دیا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اور پیجئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور پیا۔ پھر مجھے دیا جب مجھ کو معلوم ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سیر ہو گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا میں نے لے لی۔ اس وقت میں ہنسا یہاں تک خوشی کے مارے زمین پر لوٹ گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے مقداد تو نے کوئی بری بات کی وہ کیا ہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرا حال ایسا ہوا میں نے ایسا قصور کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس وقت کا دودھ (جو خلاف معمول اترا) اللہ کی رحمت تھی تو نے مجھ سے پہلے ہی کیوں نہ کہا۔ ہم اپنے دونوں ساتھیوں کو بھی جگا دیتے وہ بھی دودھ پیتے۔ میں نے عرض کیا قسم ہے اس کی جس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سچا کلام دے کر بھیجا اب مجھ کو کوئی پرواہ نہیں جب میں نے اللہ کی رحمت حاصل کی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ حاصل کی کہ کوئی بھی اس کو حاصل کرے۔

٥٣٦٣: عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ۔

۵۳۶۳: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٣٦٤: عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثِيْنَ وَمِائَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ مَعَ اَحَدٍ مِّنْكُمْ طَعَامٌ فَاِذَا مَعَ رَجُلٍ صَاعٌ مِّنْ طَعَامٍ اَوْنَحْوَهٗ فَعُجِنَ ثُمَّ جَآءَ رَجُلٌ مُشْرِكٌ مُّشْعَانٌّ طَوِيْلٌ بِغَنَمٍ يَّسُوْقُهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَيْعٌ اَمْ عَطِيَّةٌ اَوْ قَالَ اَمْ هِبَةٌ قَالَ لَا بَلْ بَيْعٌ فَاشْتَرٰى مِنْهُ شَاةً فَصُنِعَتْ وَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَوَادِ الْبَطْنِ اَنْ

۵۳۶۴: عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے ایک سو تیس آدمی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تمہارے پاس کھانا ہے۔ تو ایک شخص کے پاس ایک صاع اناج نکلا۔ کسی کے پاس ایسا ہی پھر، وہ سب گوندھا گیا بعد اس کے ایک مشرک آیا جس کے بال بکھرے ہوئے تھے لمبا بکریاں لے کر ہانکتا ہوا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تو بیچتا ہے یا یونہی دیتا ہے۔ اس نے کہا نہیں بیچتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک بکری اس سے خریدی، اس کا گوشت تیار کیا گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا اس کا کلیجہ بھوننے کا۔ راوی نے کہا قسم اللہ کی ان ایک سو تیس آدمیوں میں سے

يُشْوٰى قَالَ وَايْمُ اللّٰهِ مَامِنَ الثَّلَاثِيْنَ وَمِائَةٍ اِلَّاحَزَّلَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُزَّةً مِّنْ سَوَادِ بَطْنِهَا اِنْ كَانَ شَاهِدًا اَعْطَاهُ وَاِنْ كَانَ غَائِبًا خَبَأَلَهٗ قَالَ وَجَعَلَ قَصْعَتَيْنِ فَاَكَلْنَا مِنْهُمَا اَجْمَعُوْنَ وَشَبِعْنَا وَفَضَلَ فِي الْقَصْعَتَيْنِ فَحَمَلْتُهٗ عَلَى الْبَعِيْرِ اَوْ كَمَا قَالَ۔

کوئی نہ رہا جس کیلئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کچھ اس کلیجی میں سے جدا نہ کیا ہو اگر وہ موجود تھا تو اس کو دے دیا ورنہ اس کا حصہ رکھ چھوڑا اور دو پیالوں میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گوشت نکالا پھر ہم سب نے ان میں سے کھایا اور سیر ہو گئے بلکہ پیالوں میں کچھ بچ رہا اس کو میں نے لاد لیا اونٹ پر اور ایسا ہی کہا (اس حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دو معجزے ہیں۔ایک تو کلیجے میں برکت دوسری بکری میں برکت)۔

٥٣٦٥: عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ اَصْحَابَ الصُّفَّةِ كَانُوْا نَاسًا فُقَرَآءَ وَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَرَّةً مَنْ كَانَ عِنْدَهٗ طَعَامُ اثْنَيْنِ فَلْيَذْهَبْ بِثَلَاثَةٍ وَّ مَنْ كَانَ عِنْدَهٗ طَعَامُ اَرْبَعَةٍ فَلْيَذْهَبْ بِخَامِسٍ بِسَادِسٍ اَوْكَمَا قَالَ وَ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ جَآءَ بِثَلَاثَةٍ وَّ انْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَشْرَةٍ وَّ اَبُوْبَكْرٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ بِثَلَاثَةٍ قَالَ فَهُوَ اَنَا وَ اَبِيْ وَ اُمِّيْ وَلَآ اَدْرِيْ هَلْ قَالَ وَامْرَاَتِيْ وَ خَادِمٌ بَيْنَ بَيْتِنَا وَ بَيْتِ اَبِيْ بَكْرٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ تَعَشّٰى عِنْدَالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لَبِثَ حَتّٰى صُلِّيَتِ الْعِشَآءُ ثُمَّ رَجَعَ فَلَبِثَ حَتّٰى نَعَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَآءَ بَعْدَ مَا مَضٰى مِنَ اللَّيْلِ مَا شَآءَ اللّٰهُ قَالَتْ لَهُ امْرَاَتُهٗ مَا حَبَسَكَ عَنْ اَضْيَافِكَ اَوْ قَالَتْ ضَيْفِكَ قَالَ اَوَمَا عَشَّيْتِهِمْ قَالَتْ اَبَوْ حَتّٰى تَجِيْئَ قَدْ عَرَضُوْا عَلَيْهِمْ فَغَلَبُوْهُمْ قَالَ فَذَهَبْتُ اَنَا فَاخْتَبَاْتُ وَ

۵۳۶۵: عبدالرحمٰن بن ابی بکر سے روایت ہے اصحاب صفہ محتاج لوگ تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک بار فرمایا ''جس کے پاس دو آدمیوں کا کھانا ہو وہ تین کو لے جاوے اور جس کے پاس چار کا ہو وہ پانچویں یا چھٹے کو بھی لے جاوے'' اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تین آدمیوں کو لے آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دس آدمیوں کو لے گئے (آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہل وعیال بھی دس کے قریب تھے تو گویا آدھا کھانا مہمانوں کیلئے ہوا) عبدالرحمٰن نے کہا ہمارے گھر میں میں تھا اور میرے باپ اور میری ماں راوی نے کہا شاید اپنی بی بی کو بھی کہا اور ایک خادم جو میرے اور ابوبکر دونوں کے گھر میں تھا۔عبدالرحمٰن نے کہا ابوبکر نے رات کا کھانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کھایا پھر وہیں ٹھہرے رہے یہاں تک کہ عشاء کی نماز پڑھی گئی پھر نماز سے فارغ ہو کر رسول اللہؐ کے پاس لوٹ گئے اور وہیں رہے یہاں تک کہ آپؐ سو گئے۔غرض بڑی رات گزرنے کے بعد جتنی اللہ تعالیٰ کو منظور تھی ابوبکر گھر میں آئے ان کی بی بی نے کہا تم اپنے مہمانوں کو چھوڑ کر کہاں رہ گئے،حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا تم نے ان کو کھانا نہیں کھلایا۔انہوں نے کہا مہمانوں نے نہیں کھایا تمہارے آنے تک اور انہوں نے مہمانوں کے سامنے کھانا پیش کیا تھا لیکن مہمان ان پر غالب ہوئے نہ کھانے میں۔عبدالرحمٰن نے کہا میں (ابوبکر کی خفگی کے ڈر سے) چھپ گیا،انہوں نے مجھ کو پکارا اے سست مجہول یا احمق

قَالَ يَا غُنْثَرُ فَجَدَّعَ وَسَبَّ وَ قَالَ كُلُوْا لَا هَنِيْئًا وَ قَالَ وَ اللّٰهِ لَا اَطْعَمُهُ اَبَدًا قَالَ فَايْمُ اللّٰهِ مَا كُنَّا نَأْخُذُ مِنْ لُّقْمَةٍ اِلَّا رَبَا مِنْ اَسْفَلِهَا اَكْثَرَ مِنْهَا قَالَ حَتّٰى شَبِعْنَا وَ صَارَتْ اَكْثَرَ مِمَّا كَانَتْ قَبْلَ ذٰلِكَ فَنَظَرَ اِلَيْهَا اَبُوْبَكْرٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَاِذَا هِيَ كَمَا هِيَ اَوْ اَكْثَرُ قَالَ لِامْرَاَتِهٖ يَا اُخْتَ بَنِيْ فِرَاسٍ مَا هٰذَا قَالَتْ لَا وَ قُرَّةِ عَيْنِيْ لَهِيَ الْاٰنَ اَكْثَرُ مِنْهَا قَبْلَ ذٰلِكَ بِثَلَاثِ مِرَارٍ قَالَ فَاَكَلَ مِنْهَا اَبُوْبَكْرٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَ قَالَ اِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ يَعْنِيْ يَمِيْنَهٗ ثُمَّ اَكَلَ مِنْهَا لُقْمَةً ثُمَّ حَمَلَهَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَصْبَحَتْ عِنْدَهٗ قَالَ وَ كَانَ بَيْنَنَا وَ بَيْنَ قَوْمٍ عَقْدٌ فَمَضَى الْاَجَلُ فَعَرَّفْنَا اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا مَّعَ كُلِّ رَجُلٍ مِّنْهُمْ اُنَاسٌ اَللّٰهُ اَعْلَمُ كَمْ مَّعَ كُلِّ رَجُلٍ قَالَ اِلَّا اَنَّهٗ بَعَثَ مَعَهُمْ فَاَكَلُوْا مِنْهَا اَجْمَعُوْنَ اَوْ كَمَا قَالَ۔

تیری ناک کٹے اور برا کہا مجھ کو اور مہمانوں سے کہا کھاؤ ہر چند یہ خوشگوار کھانا نہیں (کیونکہ بے وقت ہے) اور ابوبکر نے کہا قسم اللہ کی میں نہیں کھاؤں گا۔اس کو کبھی۔عبدالرحمن نے کہا قسم اللہ کی ہم جو لقمہ کھاتے نیچے سے اتنا ہی وہ کھانا بڑھ جاتا یہاں تک کہ ہم سیر ہو گئے اور جتنا کھانا پہلے تھا اس سے بھی زیادہ ہو گیا۔ابوبکر نے اس کھانے کو دیکھا تو وہ اتنا ہی ہے یا زیادہ ہو گیا انہوں نے اپنی عورت سے کہا اے بنی فراس کی بہن (ان کا نام ام رومانؓ تھا اور بنی فراس ان کا قبیلہ تھا) یہ کیا ہے۔وہ بولی قسم میری آنکھوں کی ٹھنڈک کی (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی) یہ تو پہلے سے بھی زیادہ ہے۔تین حصے زیادہ ہے (یہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی کرامت تھی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اولیاء کی کرامت حق ہے) پھر حضرت ابوبکرؓ نے اس میں سے کھایا اور کہا یہ قسم جو میں نے کھائی تھی شیطان کی طرف سے تھی (غصے میں) پھر ایک لقمہ اس میں سے کھایا بعد اس کے وہ کھانا رسول اللہؐ کے پاس لے گئے، میں بھی صبح کو وہیں تھا اور ہمارے اور ایک قوم کے بیچ میں عقد تھا (یعنی اقرار تھا صلح کا) تو مدت اقرار کی گزر گئی۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے افسر بارہ آدمی کئے اور ہر ایک کے ساتھ لوگ تھے اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ ہر ایک کے ساتھ کتنے لوگ تھے پھر وہ کھانا ان کے ساتھ کر دیا سب لوگوں نے اس میں سے کھایا۔

٥٣٦٦: عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ نَزَلَ عَلَيْنَا اَضْيَافٌ لَّنَا وَ قَالَ وَ كَانَ اَبِيْ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَتَحَدَّثُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ انْطَلَقَ وَ قَالَ يَا عَبْدَالرَّحْمٰنِ افْرُغْ مِنْ اَضْيَافِكَ قَالَ فَلَمَّا اَمْسَيْتُ جِئْنَا بِقِرَاهُمْ قَالَ فَاَبَوْا فَقَالُوْا حَتّٰى يَجِيْءَ اَبُوْا مَنْزِلِنَا فَيَطْعَمَ مَعَنَا قَالَ فَقُلْتُ لَهُمْ اِنَّهٗ رَجُلٌ حَدِيْدٌ وَّ اِنَّكُمْ اِنْ لَّمْ

۵۳۶۶: عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ہمارے پاس مہمان اترے اور میرے باپ رات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے باتیں کیا کرتے تھے وہ چلے اور مجھ سے کہہ گئے اے عبدالرحمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ تم مہمانوں کی خدمت کر لینا، جب شام ہوئی ہم ان کیلئے کھانا لائے، انہوں نے انکار کیا کھانے سے اور کہا جب تک گھر کے صاحب نہ آویں اور ہمارے ساتھ نہ کھاویں ہم بھی نہیں کھاویں گے۔میں نے ان سے کہا ان کا مزاج تیز ہے اور تم اگر نہ کھاؤ گے تو مجھے ڈر ہے ان سے ایذا پہنچنے کا۔انہوں نے نہ مانا جب ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے تو پہلے یہی بات

تَفْعَلُوْا خِفْتُ اَنْ يُّصِيْبَنِيْ مِنْهُ اَذًى قَالَ فَاَبَوْا فَلَمَّا جَآءَ لَمْ يَبْدَاْ بِشَيْءٍ اَوَّلَ مِنْهُمْ فَقَالَ اَفَرَغْتُمْ مِّنْ اَضْيَافِكُمْ قَالَ قَالُوْا لَا وَ اللّٰهِ مَا فَرَغْنَا قَالَ اَلَمْ اٰمُرْ عَبْدَالرَّحْمٰنِ قَالَ وَ تَنَحَّيْتُ عَنْهُ فَقَالَ يَا عَبْدَالرَّحْمٰنِ قَالَ فَتَنَحَّيْتُ عَنْهُ قَالَ فَقَالَ يَا غُنْثَرُ اَقْسَمْتُ عَلَيْكَ اِنْ كُنْتَ تَسْمَعُ صَوْتِيْ اِلَّا جِئْتَ قَالَ فَجِئْتُ قَالَ فَقُلْتُ وَ اللّٰهِ مَالِيْ ذَنْبٌ هٰؤُلَاءِ اَضْيَافُكَ فَسَلْهُمْ قَدْ اٰتَيْتُهُمْ بِقِرَاهُمْ فَاَبَوْا اَنْ يَّطْعَمُوْا حَتّٰى تَجِيْئَ قَالَ فَقَالَ مَا لَكُمْ اِلَّا تَقْبَلُوْا عَنَّا قِرَاكُمْ قَالَ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَوَاللّٰهُ لَا اَطْعَمُهُ اللَّيْلَةَ قَالَ فَقَالُوْا فَوَاللّٰهِ لَا نَطْعَمُهٗ حَتّٰى تَطْعَمَهٗ قَالَ فَقَالَ مَا رَاَيْتُ كَالشَّرِّ كَا لَلَّيْلَةِ قَطُّ وَيْلَكُمْ مَا لَكُمْ اَلَّا تَقْبَلُوْا عَنَّا قِرَاكُمْ قَالَ ثُمَّ قَالَ اَمَّا الْاُوْلٰى فَمِنَ الشَّيْطَانِ هَلُمُّوْا قِرَاكُمْ قَالَ فَجِئَ بَالطَّعَامِ فَسَمّٰى فَاَكَلَ وَ اَكَلُوْا قَالَ فَلَمَّآ اَصْبَحَ غَدَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بَرُّوْا حَنِثْتُ قَالَ فَاَخْبَرَهٗ فَقَالَ بَلْ اَنْتَ اَبَرُّهُمْ وَ اَخْيَرُهُمْ وَلَمْ تَبْلُغْنِيْ كَفَّارَةٌ۔

کی مہمانوں کی خدمت تم کر چکے۔ لوگوں نے کہا نہیں۔ انہوں نے کہا میں تو عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہہ گیا تھا (عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں سرک گیا تھا ان کے سامنے سے) انہوں نے پکارا عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں سرک گیا۔ پھر کہا اے نالائق میں تجھے قسم دیتا ہوں اگر تو میری آواز سنتا ہے تو آ۔ تب میں گیا اور میں نے کہا قسم اللہ کی میرا قصور نہیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے مہمانوں سے پوچھئے میں ان کے پاس کھانا لے کر گیا تھا انہوں نے کہا، ہم نہیں کھاویں گے جب تک آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نہ آویں۔ ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے کہا تم نے کھانا کیوں نہیں کھایا ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا قسم اللہ کی میں تو آج رات کھانا ہی نہ کھاؤں گا۔ مہمانوں نے کہا قسم اللہ کی ہم نہ کھاویں گے جب تک تم نہ کھاؤ گے۔ ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں نے ایسی بری رات کبھی نہیں دیکھی افسوس ہے کہ تم اپنے مہمان قبول نہیں کرتے۔ پھر ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں نے جو قسم کھائی وہ شیطان کی طرف سے تھی لاؤ کھانا لاؤ آخر کھانا آیا اور ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بسم اللہ کہہ کر کھایا مہمانوں نے بھی کھایا، جب صبح ہوئی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس گئے اور عرض کیا یا رسول اللہ مہمانوں کی قسم تو سچی ہوئی اور میری قسم جھوٹی ہوئی۔ آپؐ نے فرمایا تو ان سب سے زیادہ سچا ہے اور سب سے اچھا ہے۔ عبدالرحمٰنؓ نے کہا مجھے خبر نہیں ہوئی کہ ابوبکرؓ نے کفارہ دیا ہو (یعنی قسم توڑنے سے پہلے لیکن بعد کفارہ دینا ضرور ہے)

بَابُ فَضِيْلَةِ الْمُوَاسَاةِ فِي الطَّعَامِ الْقَلِيْلِ

باب: تھوڑے کھانے میں مہمانی کرنے کی فضیلت

۵۳۶۷: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّهٗ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامُ الْاِثْنَيْنِ كَافِي الثَّلَاثَةِ وَ طَعَامُ الثَّلَاثَةِ كَافِي الْاَرْبَعَةِ۔

۵۳۶۷: ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''دو آدمیوں کا کھانا تین کو کافی ہو جاتا ہے اور تین کا چار کو کافی ہو جاتا ہے''

۵۳۶۸: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى

۵۳۶۸: جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی

عَنْهُ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِيْ الْاِثْنَيْنِ وَطَعَامُ الْاِثْنَيْنِ يَكْفِيْ الْاَرْبَعَةَ وَ طَعَامُ الْاَرْبَعَةِ يَكْفِيْ الثَّمَانِيَةَ وَ فِيْ رِوَايَةِ اِسْحَاقَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَذْكُرْ سَمِعْتُ۔

اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”ایک کا کھانا دو کو کافی ہے اور دو کا چار کو اور چار کا آٹھ کو۔

٥٣٦٩: عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ ابْنِ جُرَيْجٍ۔

۵۳۶۹: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٣٧٠: عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِيْ الْاِثْنَيْنِ وَ طَعَامُ الْاِثْنَيْنِ يَكْفِيْ الْاَرْبَعَةَ۔

۵۳۷۰: جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”ایک کا کھانا دو کو کافی ہے اور دو کا چار کو“

٥٣٧١: عَنْ جَابِرٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ طَعَامُ الرَّجُلِ يَكْفِيْ رَجُلَيْنِ فَطَعَامُ رَجُلَيْنِ يَكْفِيْ الْاَرْبَعَةَ وَ طَعَامُ الْاَرْبَعَةِ يَكْفِيْ ثَمَانِيَةَ۔

۵۳۷۱: ترجمہ اتنا زیادہ ہے کہ چار کا آٹھ کو۔

بَابُ الْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِيْ مِعًى وَّاحِدٍ وَّالْكَافِرُ يَأْكُلُ فِيْ سَبْعَةِ اَمْعَآءٍ

باب: مومن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں

٥٣٧٢: عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكَافِرُ يَأْكُلُ فِيْ سَبْعَةِ اَمْعَآءٍ وَ الْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِيْ مِعًى وَاحِدٍ۔

۵۳۷۲: عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ” کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے اور مومن ایک آنت میں کھاتا ہے“

تشریح ۞ نووی علیہ الرحمۃ نے کہا دوسری آیت میں ہے کہ یہ حدیث آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس وقت فرمائی جب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک کافر کی دعوت کی تھی اور وہ سات بکریوں کا دودھ پی گیا، پھر دوسرے دن مسلمان ہوا تو ایک ہی بکری کا دودھ پیا اور دوسری بکری کے دودھ کو پورا نہ پی سکا۔ قاضی عیاضؒ نے کہا بعض نے کہا کہ یہ حدیث اسی معین شخص کے باب میں ہے اور بعض طبیبوں نے کہا ہے کہ ہر آدمی کی سات آنتیں ہیں ایک معدہ اور تین آنتیں باریک اور تین موٹی تو کافر حرص کی وجہ سے سب کو بھرنا چاہتا ہے اور مومن کو ایک ہی بھرنا کافی ہے اور بعض نے کہا سات آنتوں سے سات بری صفتیں مراد ہیں حرص اور طمع اور امید اور فساد اور حسد اور موٹاپا اور لالچ وغیرہ۔ انتہی مختصراً

٥٣٧٣: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ

۵۳۷۳: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ ـ

٥٣٧٤: عَنْ نَافِعٍ قَالَ رَاٰى عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِسْكِيْنًا فَجَعَلَ يَضْنَعُ بَيْنَ يَدَيْهِ وَ يَضَعُ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ فَجَعَلَ يَاْكُلُ اَكْلًا كَثِيْرًا قَالَ لَا يَدْخُلَنَّ هٰذَا عَلَيَّ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اِنَّ الْكَافِرَ يَاْكُلُ فِيْ سَبْعَةِ اَمْعَآءٍ ـ

۵۳۷۴: نافع سے روایت ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ایک مسکین کو دیکھا تو اس کے سامنے کھانا رکھتے جاتے تھے وہ کھاتا جاتا تھا بہت کھا گیا تب انہوں نے کہا یہ میرے سامنے نہ آوے کیونکہ میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے ''کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے''۔

٥٣٧٥: عَنْ جَابِرٍ وَّ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُ يَاْكُلُ فِيْ مَعِيٍّ وَّاحِدٍ وَالْكَافِرُ يَاْكُلُ فِيْ سَبْعَةِ اَمْعَآءٍ ـ

۵۳۷۵: جابر اور ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''مومن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں''۔

٥٣٧٦: عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ وَ لَمْ يَذْكُرِ ابْنَ عُمَرَ ـ

۵۳۷۶: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٣٧٧: عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُ يَاْكُلُ فِيْ مِعًى وَّاحِدٍ وَّ الْكَافِرُ يَاْكُلُ فِيْ سَبْعَةِ اَمْعَآءٍ ـ

۵۳۷۷: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٣٧٨: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيْثِهِمْ ـ

۵۳۷۸: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٣٧٩: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ضَافَهُ ضَيْفٌ وَّ هُوَ كَافِرٌ فَاَمَرَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِشَاةٍ فَحُلِبَتْ فَشَرِبَ حِلَابَهَا ثُمَّ اُخْرٰى فَشَرِبَهُ ثُمَّ اُخْرٰى فَشَرِبَهُ حَتّٰى شَرِبَ حِلَابَ سَبْعِ شِيَاهٍ ثُمَّ اِنَّهُ اَصْبَحَ فَاَسْلَمَ فَاَمَرَلَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِشَاةٍ فَشَرِبَ حِلَابَهَا ثُمَّ اَمَرَ بِاُخْرٰى فَلَمْ يَسْتَتِمَّهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُ يَشْرَبُ فِيْ مِعًى وَّاحِدٍ وَّ الْكَافِرُ يَشْرَبُ فِيْ سَبْعَةِ اِمْعَآءٍ ـ

۵۳۷۹: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک کافر آیا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی ضیافت کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا ایک بکری کا دودھ دوہا گیا وہ پی گیا، پھر دوسری بکری کا بھی وہ پی گیا پھر تیسری کا وہ بھی پی گیا، یہاں تک کہ سات بکریوں کا دودھ پی گیا، پھر دوسری صبح کو وہ مسلمان ہو گیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا ایک بکری کا دودھ دوہا گیا، اس نے اس کا دودھ پیا، پھر دوسری کا تو وہ پورا نہ پی سکا۔ تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''مومن ایک آنت میں پیتا ہے اور کافر سات آنتوں میں''۔

بَابُ لَا يُعِيبُ الطَّعَامَ

باب: کھانے کا عیب نہیں بیان کرنا چاہئے

٥٣٨٠: عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ مَا عَابَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا قَطُّ كَانَ اِذَا اشْتَهٰى شَيْئًا اَكَلَهٗ وَ اِنْ كَرِهَهٗ تَرَكَهٗ۔

۵۳۸۰: ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی کھانے پر کبھی عیب نہیں کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جی چاہتا تو کھا لیتے نہیں تو پھر چھوڑ دیتے۔

٥٣٨١: عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَه۔

۵۳۸۱: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٣٨٢: عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ۔

۵۳۸۲: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٣٨٣: عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ مَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَابَ طَعَامًا قَطُّ كَانَ اِذَا اشْتَهَاهُ اَكَلَهٗ وَ اِنْ لَّمْ يَشْتَهِهٖ سَكَتَ۔

۵۳۸۳: ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی کھانے کا عیب نہیں کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جی چاہتا تو کھا لیتے اور جی نہ چاہتا تو چپ رہتے۔

٥٣٨٤: عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ۔

۵۳۸۴: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

كِتَابُ اللِّبَاسِ وَالزِّيْنَةِ

کتاب لباس اور زینت کے بیان میں

بَابُ تَحْرِيْمِ اِسْتِعْمَالِ اَوَانِي الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ فِي الشُّرْبِ وَغَيْرِهٖ عَلَى الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ

باب: مرد یا عورت کسی کو چاندی یا سونے کے برتن میں کھانا اور پینا درست نہیں

٥٣٨٥ : عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الَّذِيْ يَشْرَبُ فِيْ اٰنِيَةِ الْفِضَّةِ اِنَّمَا يُجَرْجِرُ فِيْ بَطْنِهٖ نَارَ جَهَنَّمَ۔

۵۳۸۵: امّ المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”جو شخص چاندی کے برتن میں پیتا ہے وہ اپنے پیٹ میں غٹ غٹ جہنم کی آگ اتارتا ہے“۔

٥٣٨٦ : عَنْ نَافِعٍ بِمِثْلِ حَدِيْثِ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ بِاِسْنَادِهٖ عَنْ نَافِعٍ وَّزَادَ فِيْ حَدِيْثِ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ اِنَّ الَّذِيْ يَاْكُلُ اَوْ يَشْرَبُ فِيْ اٰنِيَةِ الْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ وَلَيْسَ فِيْ حَدِيْثِ اَحَدٍ مِّنْهُمْ ذِكْرُ الْاَكْلِ وَالذَّهَبِ اِلَّا فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ مُسْهِرٍ۔

۵۳۸۶: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ اتنا زیادہ ہے کہ جو کوئی کھاتا ہے یا پیتا ہے چاندی یا سونے کے برتن میں۔

تشریح ❀ نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اجماع ہے علماء کا کہ چاندی اور سونے کے برتن میں کھانا اور پینا حرام ہے اور شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے ایک قول منقول ہے کہ مکروہ ہے حرام نہیں ہے اور داؤد ظاہری کے نزدیک صرف پینا حرام ہے اور کھانا درست ہے اور یہ دونوں قول باطل ہیں۔ (انتہی مختصراً)

٥٣٨٧ : عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ شَرِبَ فِيْ اِنَاءٍ مِّنْ ذَهَبٍ اَوْفِضَّةٍ فَاِنَّمَا يُجَرْجِرُ فِيْ بَطْنِهٖ نَارًا مِّنْ جَهَنَّمَ۔

۵۳۸۷: حضرت امّ المومنین امّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”جو کوئی پیے سونے چاندی کے برتن میں وہ اتارتا ہے اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ کو“۔

بَابُ تَحْرِيْمِ اسْتِعْمَالِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ

باب: چاندی اور سونے کے استعمال کا بیان

٥٣٨٨ : عَنْ مُعَاوِيَةَ ابْنِ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِسَبْعٍ وَّنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ اَمَرَنَا بِعِيَادَةِ الْمَرِيْضِ وَاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَتَشْمِيْتِ الْعَاطِسِ وَاِبْرَارِ الْقَسَمِ اَوِ الْمُقْسِمِ وَنَصْرِ الْمَظْلُوْمِ وَاِجَابَةِ الدَّاعِيْ وَاِفْشَآءِ السَّلَامِ وَنَهَانَا عَنْ خَوَاتِيْمَ اَوْ عَنْ تَخَتُّمٍ بِالذَّهَبِ وَعَنْ شُرْبٍ بِالْفِضَّةِ وَعَنِ الْمَيَاثِرِ وَ عَنِ الْقَسِيِّ وَعَنْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ وَالْاِسْتَبْرَقِ وَالدِّيْبَاجِ۔

۵۳۸۸: معاویہ بن سوید بن مقرن سے روایت ہے۔ میں براء بن عازب کے پاس گیا، میں نے ان سے سنا وہ کہتے تھے حکم کیا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سات باتوں کا، اور منع کیا سات باتوں سے، حکم کیا ہم کو بیمار پرسی کرنے کا اور جنازے کے ساتھ جانے کا (قبر تک) اور چھینک کا جواب دینے کا اور قسم کو پورا کرنے کا اور منع کیا ہم کو سونے کی انگوٹھی پہننے سے اور چاندی کے برتن میں پینے سے اور زین پوش (یعنی ریشمی زین پوشوں سے اگر ریشمی نہ ہوں تو منع نہیں ہے) اور قسی کے پہننے سے (جو ایک ریشمی کپڑا ہے قس کا بنا ہوا قس ایک قریہ ہے بلاد مصر میں) اور ریشمی کپڑا پہننے سے اور استبرق اور دیباج سے (یہ بھی دونوں ریشمی ہی کپڑے ہیں)۔

٥٣٨٩ : عَنْ اَشْعَثَ بْنِ سُلَيْمٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ اِلَّا قَوْلَهٗ وَاِبْرَارِ الْقَسَمِ وَالْمُقْسِمِ فَاِنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ هٰذَا الْحَرْفَ فِى الْحَدِيْثِ وَجَعَلَ مَكَانَهٗ وَاِنْشَادِ الضَّالِّ۔

۵۳۸۹: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں قسم پوری کرنے کا ذکر نہیں ہے اس کے بدل گم ہوئی چیز ڈھونڈھنے کا ذکر ہے۔

٥٣٩٠ : عَنْ اَشْعَثَ بْنِ اَبِى الشَّعْثَآءِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيْثِ زُهَيْرٍ وَقَالَ اِبْرَارِ الْمُقْسِمِ مِنْ غَيْرِ شَكٍّ وَّزَادَ فِى الْحَدِيْثِ وَعَنِ الشُّرْبِ فِى الْفِضَّةِ فَاِنَّهٗ مَنْ شَرِبَ فِى الدُّنْيَا لَمْ يَشْرَبْ فِيْهَا فِى الْاٰخِرَةِ۔

۵۳۹۰: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں اتنا زیادہ ہے کہ جو کوئی دنیا میں چاندی میں پیئے گا وہ آخرت میں اس میں نہ پئے گا۔

٥٣٩١ : عَنِ اَشْعَثَ بْنِ اَبِى الشَّعْثَاءِ بِاِسْنَادِ هِمْ وَلَمْ يَذْكُرْزِ يَادَةَ جَرِيْرٍ وَابْنِ مُسْهِرٍ۔

۵۳۹۱: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٣٩٢ : عَنْ اَشْعَثَ بْنَ سُلَيْمٍ بِاِسْنَادِهِمْ وَمَعْنٰى حَدِيْثِهِمْ اِلَّا قَوْلَهٗ اِفْشَاءِ السَّلَامِ فَاِنَّهٗ قَالَ بَدَلَهَا وَرَدِّ السَّلَامِ وَقَالَ نَهَانَا عَنْ خَاتِمِ الذَّهَبِ اَوْ حَلْقَةِ الذَّهَبِ۔

۵۳۹۲: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں سلام فاش کرنے کے بدلے سلام کا جواب دینا ہے اور یہ ہے کہ منع کیا ہم کو سونے کی انگوٹھی اور سونے کے چھلے سے۔

٥٣٩٣ : عَنْ اَشْعَثَ بْنِ اَبِى الشَّعْثَآءِ بِاِسْنَادِهِمْ

۵۳۹۳: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

وَقَالَ وَافْشَاءِ السَّلَامِ وَخَاتِمِ الذَّهَبِ مِنْ غَيْرِ شَكٍّ۔

٥٣٩٤ : عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُكَيْمٍ قَالَ كُنَّا مَعَ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ بِالْمَدَآئِنِ فَاسْتَسْقٰى حُذَيْفَةُ فَجَآءَهٗ دِهْقَانٌ بِشَرَابٍ فِيْ اِنَآءٍ مِّنْ فِضَّةٍ فَرَمَاهُ وَقَالَ اِنِّيْ اُخْبِرُكُمْ اَنِّيْ قَدْ اَمَرْتُهٗ اَنْ لَّايَسْقِيَنِيْ فِيْهِ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَشْرَبُوْا فِي اِنَآءِ الذَّهَبِ وَ الْفِضَّةِ وَلَا تَلْبَسُوا الدِّيْبَاجَ وَالْحَرِيْرَ فَاِنَّهٗ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَهُوَ لَكُمْ فِي الْاٰخِرَةِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

۵۳۹۴: عبداللہ بن عکیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ہم حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تھے مدائن میں۔انہوں نے پانی مانگا۔ایک گاؤں والا چاندی کے برتن میں لایا۔انہوں نے پھینک دیا اور کہا میں تم سے کہتا ہوں میں اس سے کہہ چکا تھا کہ اس برتن میں مجھ کو پانی نہ پلانا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''مت پیو سونے اور چاندی کے برتن میں اور مت پہنو دیباج اور حریر کو کیونکہ یہ کافروں کیلئے ہیں دنیا میں اور تمہارے لئے ہیں آخرت میں قیامت کے دن''۔

٥٣٩٥ : عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُكَيْمٍ يَقُوْلُ كُنَّا عِنْدَ حُذَيْفَةَ بِالْمَدَآئِنِ فَذَكَرَهٗ نَحْوَهٗ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي الْحَدِيْثِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

۵۳۹۵: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٣٩٦ : عَنِ ابْنِ عُكَيْمٍ قَالَ كُنَّا مَعَ حُذَيْفَةَ بِالْمَدَآئِنِ فَذَكَرَ نَحْوَهٗ وَلَمْ يَقُلْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

۵۳۹۶: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٣٩٧ : عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى قَالَ شَهِدْتُّ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اسْتَسْقٰى بِالْمَدَائِنِ فَاَتَاهُ اِنْسَانٌ بِاِنَآءٍ مِّنْ فِضَّةٍ فَذَكَرَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ بْنِ عُكَيْمٍ عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ۔

۵۳۹۷: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٣٩٨ : عَنْ شُعْبَةَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ مُعَاذٍ وَّاِسْنَادِهٖ وَلَمْ يَذْكُرْ اَحَدٌ مِّنْهُمْ فِي الْحَدِيْثِ شَهِدْتُّ حُذَيْفَةَ غَيْرُ مُعَاذٍ وَحْدَهٗ اِنَّمَا قَالُوْا اِنَّ حُذَيْفَةَ اسْتَسْقٰى۔

۵۳۹۸: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٣٩٩ : عَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ مَنْ ذَكَرْنَا۔

۵۳۹۹: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٤٠٠ : عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى قَالَ

۵۴۰۰: عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حذیفہ رضی

اسْتَسْقٰى حُذَيْفَةُ فَسَقَاهُ مَجُوْسِيٌّ فِيْ اِنَاءٍ مِّنْ فِضَّةٍ فَقَالَ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَلْبَسُوا الْحَرِيْرَ وَالدِّيْبَاجَ وَلَاتَشْرَبُوْا فِيْ اٰنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَا تَاْكُلُوْا فِيْ صِحَافِهَا فَاِنَّهَا لَهُمْ فِي الدُّنْيَا۔

اللہ تعالیٰ عنہ نے پانی مانگا ایک مجوسی ان کیلئے پانی لایا چاندی کے برتن میں۔ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے مت پہنو حریر اور دیباج کو ''مت پیؤ سونے اور چاندی کے برتنوں میں اور مت کھاؤ سونے اور چاندی کی رکابیوں میں کیونکہ یہ چیزیں کافروں کیلئے ہیں اس دنیا میں''۔

٥٤٠١ : عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَاٰى حُلَّةً سِيَرَآءَ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوِ اشْتَرَيْتَ هٰذِهٖ فَلَبِسْتَهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلِلْوَفْدِ اِذَا قَدِمُوْا عَلَيْكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا يَلْبَسُ هٰذِهٖ مَنْ لَّاخَلَاقَ لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ ثُمَّ جَآءَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا حُلَلٌ فَاَعْطٰى عُمَرَ مِنْهَا حُلَّةً فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَسَوْتَنِيْهَا وَقَدْ قُلْتَ فِيْ حُلَّةِ عُطَارِدٍ مَّا قُلْتَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ لَمْ اَكْسُكَهَا لِتَلْبَسَهَا فَكَسَاهَا عُمَرَ اَخَالَهٗ مُشْرِكًا بِمَكَّةَ۔

۵۴۰۱: عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے حضرت عمرؓ نے ایک ریشمی جوڑا دیکھا مسجد کے دروازے پر تو کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کو خرید لیتے اور پہنتے جمعہ کے دن لوگوں میں اور جب باہر کے لوگ آتے ہیں تو بہتر ہوتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''یہ تو وہ پہنے گا جس کا آخرت میں کچھ حصہ نہیں ہے'' بعد اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایسے ہی کئی جوڑے آئے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک جوڑا ان میں سے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیا۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ مجھے پہناتے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی نے عطارد کے جوڑے میں ایسا فرمایا تھا (عطارد اس جوڑے کے بیچنے والے کا نام تھا) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں نے تجھے پہننے کیلئے نہیں دیا ہے پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہ جوڑا اپنے ایک بھائی کو جو مشرک تھا مکہ میں دے دیا پہننے کو۔

تشریح ۞ نووی علیہ الرحمۃ نے کہا یہ جوڑا نرے ریشم کا ہوگا کیونکہ وہی حرام ہے اور جس میں ریشم اور سوت ملا ہوا ہو اور ریشم زیادہ نہ ہو تو اس کا پہننا حرام نہیں البتہ عورتوں کو نرا ریشم بھی پہننا درست ہے اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ کافر عزیز کے ساتھ بھی احسان کرنا ہدیہ دینا درست ہے۔

٥٤٠٢ : عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ حَدِيْثِ مَالِكٍ۔

۵۴۰۲: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٤٠٣ : عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ رَاٰى عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عُطَارِدًا التَّيْمِيَّ يُقِيْمُ بِالسُّوْقِ حُلَّةً سِيَرَآءَ وَكَانَ رَجُلًا يَّغْشَى الْمُلُوْكَ وَيُصِيْبُ مِنْهُمْ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ رَاَيْتُ عُطَارِدًا فِيْ

۵۴۰۳: عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے حضرت عمرؓ نے عطارد تمیمی کو دیکھا بازار میں ایک ریشمی جوڑا رکھے ہوئے (بیچنے کیلئے) اور وہ ایک ایسا شخص تھا جو بادشاہوں کے پاس جایا کرتا اور ان سے روپیہ حاصل کرتا۔ حضرت عمرؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں نے عطارد کو دیکھا اس نے بازار میں ایک ریشمی جوڑا رکھا ہے اگر آپ

السُّوْقِ يُقِيْمُ حُلَّةً سِيَرَآءَ فَلَوِ شْتَرَيْتَهَا فَلَبِسْتَهَا لِوُفُوْدِ الْعَرَبِ اِذَا قَدِمُوْا عَلَيْكَ وَاَظُنُّهُ قَالَ وَلَبِسْتَهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا يَلْبَسُ الْحَرِيْرَ فِي الدُّنْيَا مَنْ لَّاخَلَاقَ لَهُ فِي الْاٰخِرَةِ فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ بِحُلَلٍ سِيَرَآءَ فَبَعَثَ اِلٰى عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ بِحُلَّةٍ وَّبَعَثَ اِلٰى اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ بِحُلَّةٍ وَّاَعْطٰى عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ حُلَّةً وَّقَالَ شَقِّقْهَا خُمُرًا بَيْنَ نِسَآئِكَ قَالَ فَجَآءَ عُمَرُ بِحُلَّتِهٖ يَحْمِلُهَا فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ بَعَثْتَ اِلَيَّ بِهٰذِهٖ وَقَدْ قُلْتَ بِالْاَمْسِ فِيْ حُلَّةِ عُطَارِدٍ مَّا قُلْتَ فَقَالَ اِنِّيْ لَمْ اَبْعَثْ بِهَآ اِلَيْكَ لِتَلْبَسَهَا وَلٰكِنِّيْ بَعَثْتُ بِهَآ اِلَيْكَ لِتُصِيْبَ بِهَا وَاَمَّآ اُسَامَةُ فَرَاحَ فِيْ حُلَّتِهٖ فَنَظَرَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَظَرًا عَرَفَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَنْكَرَ مَا صَنَعَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا تَنْظُرُ اِلَيَّ فَاَنْتَ بَعَثْتَ اِلَيَّ بِهَا فَقَالَ اِنِّيْ لَمْ اَبْعَثْ اِلَيْكَ لِتَلْبَسَهَا وَلٰكِنِّيْ بَعَثْتُ بِهَا لِتُشَقِّقَهَا خُمُرًا بَيْنَ نِسَآئِكَ۔

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کو خرید لیں اور جب عرب کے ایلچی آتے ہیں اس وقت پہنا کریں تو مناسب ہے۔ راوی نے کہا میں سمجھتا ہوں انہوں نے یہ بھی کہا کہ جمعہ کو بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہنا کریں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ریشمی کپڑا دنیا میں وہ پہنے گا جس کا آخرت میں حصہ نہیں پھر اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس چند ریشمی جوڑے آئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عمرؓ کو بھی ایک جوڑا دیا اور اسامہ بن زیدؓ کو ایک اور حضرت علیؓ کو ایک اور فرمایا اس کو پھاڑ کر اپنی عورتوں کی سربندھن بنا دے۔ حضرت عمرؓ اپنا جوڑا لے کر آئے اور عرض کرنے لگے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ جوڑا مجھے بھیجا اور کل ہی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عطارد کے جوڑے کے باب میں کیا فرمایا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں نے یہ جوڑا تمہارے پاس پہننے کیلئے نہیں بلکہ اس لئے بھیجا کہ اس سے فائدہ حاصل کرو (اس کو بیچ کر) اور اسامہؓ نے اپنا جوڑا پہن لیا اور چلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو ایسی نگاہ سے دیکھا کہ ان کو معلوم ہو گیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ناراض ہیں۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا دیکھتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی نے تو یہ جوڑا مجھے بھیجا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں نے اس لئے نہیں بھیجا کہ تو خود پہنے بلکہ اس لئے بھیجا کہ پھاڑ کر اپنی عورتوں کے سربندھن بنا دے۔

٥٤٠٤ : عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ وَجَدَ عُمَرَ بْنُ الْخَطَّابِ حُلَّةً مِّنَ اسْتَبْرَقٍ تُبَاعُ فِي السُّوْقِ فَاَخَذَهَا فَاَتٰى بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ابْتَعْ هٰذِهٖ فَتَجَمَّلْ بِهَا لِلْعِيْدِ وَالْوَفْدِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا هٰذِهٖ لَبَاسُ مَنْ لَّا خَلَاقَ لَهُ قَالَ فَلَبِثَ عُمَرُ مَاشَآءَ اللّٰهُ ثُمَّ اَرْسَلَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجُبَّةِ دِيْبَاجٍ فَاَقْبَلَ بِهَا عُمَرُ حَتّٰى

۵۴۰۴: عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے استبرق کا ایک جوڑا دیکھا جو بازار میں تھا، انہوں نے اس کو لے لیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لے کر آئے اور عرض کیا اس کو خرید لیجئے عید میں پہننے کیلئے اور جس وقت باہر والوں کے گروہ آویں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''یہ تو اس کا لباس ہے جس کا آخرت میں حصہ نہیں'' پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جتنا اللہ تعالیٰ کو منظور تھا ٹھہرے رہے اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے پاس ایک جبہ بھیجا دیباج کا (استبرق اور دیباج دونوں ریشمی کپڑے ہیں)

اَتٰى بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَقُلْتَ اِنَّمَا هٰذِهٖ لِبَاسُ مَنْ لَّا خَلَاقَ لَهٗ اَوْقُلْتَ اِنَّمَا يَلْبَسُ مَنْ لَّا خَلَاقَ لَهٗ ثُمَّ اَرْسَلْتَ اِلَىَّ بِهٰذِهٖ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبِيْعُهَا وَتُصِيْبُ بِهَا حَاجَتَكَ۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کو لے کر آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تو فرمایا تھا یہ اس کا لباس ہے جس کا آخرت میں حصہ نہیں ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے کیسے بھیجا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تو اس کو بیچ ڈال اور اس کی قیمت کام میں لا۔

٥٤٠٥ : عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ۔

۵۴۰۵: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٤٠٦ : عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ رَاٰى عَلٰى رَجُلٍ مِّنْ عُطَارِدٍ قَبَآءً مِنْ دِيْبَاجٍ اَوْحَرِيْرٍ فَقَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوِا شْتَرَيْتَهٗ فَقَالَ اِنَّمَا يَلْبَسُ هٰذَا مَنْ لَّا خَلَاقَ لَهٗ فَاُهْدِىَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةً سِيَرَآءَ فَاَرْسَلَ بِهَآ اِلَىَّ قَالَ قُلْتُ اَرْسَلْتَ بِهَآ اِلَىَّ وَقَدْ سَمِعْتُكَ قُلْتَ فِيْهَا مَا قُلْتَ قَالَ اِنَّمَا بَعَثْتُ بِهَآ اِلَيْكَ لِتَسْتَمْتِعَ بِهَا۔

۵۴۰۶: ابن عمرؓ سے روایت ہے حضرت عمرؓ نے ایک شخص کو عطارد کی اولاد میں سے قبا پہنے دیکھا دیباج کا یا حریر کا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا آپؐ اس کو خرید لیجئے۔ آپؐ نے فرمایا یہ وہ پہنے گا جس کا آخرت میں حصہ نہیں۔ پھر رسول اللہؐ کے پاس ایک ریشمی جوڑا تحفہ میں آیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو میرے پاس بھیج دیا۔ میں نے عرض کیا یہ جوڑا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے بھیجا اور میں تو سن چکا ہوں جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے باب میں فرمایا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں نے اس لئے بھیجا کہ تو اس سے فائدہ اٹھاوے (بیچ کر)۔

٥٤٠٧ : عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ رَاٰى رَجُلٍ مِّنْ اٰلِ عُطَارِدٍ بِمِثْلِ حَدِيْثِ يَحْيٰى ابْنِ سَعِيْدٍ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّمَا بَعَثْتُ بِهَا اِلَيْكَ لِتَنْتَفِعَ بِهَا وَلَمْ اَبْعَثْ بِهَآ اِلَيْكَ لِتَلْبَسَهَا۔

۵۴۰۷: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ میں نے تم کو اس لئے بھیجا کہ تم اس سے فائدہ اٹھاؤ اور اس لئے نہیں بھیجا کہ تم پہنو۔

٥٤٠٨ : عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ اِسْحَاقَ قَالَ قَالَ لِىْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ فِى الْاِسْتَبْرَقِ قَالَ قُلْتُ مَاغَلُظَ مِنَ الدِّيْبَاجِ وَخَشُنَ مِنْهُ فَقَالَ سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ رَاٰى عُمَرَ عَلٰى رَجُلٍ حُلَّةً مِنْ اِسْتَبْرَقٍ فَاَتٰى بِهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِهِمْ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ فَقَالَ اِنَّمَا بَعَثْتُ بِهَا اِلَيْكَ لِتُصِيْبَ بِهَا مَالًا۔

۵۴۰۸: یحییٰ بن ابی اسحاق نے کہا مجھ سے سالم بن عبداللہ نے استبرق کو پوچھا میں نے کہا استبرق وہ سنگین دیباج ہے اور سخت۔ سالم نے کہا میں نے عبداللہ بن عمر سے سنا وہ کہتے تھے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ نے ایک جوڑا استبرق کا دیکھا ایک شخص پر تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لے آئے پھر بیان کیا ویسا ہی جیسے اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ میں نے تجھے اس لئے بھیجا تھا کہ تو اس سے مال حاصل کرے۔

٥٤٠٩ : عَنْ عَبْدِاللّٰهِ مَوْلٰى اَسْمَآءَ بِنْتِ اَبِىْ بَكْرٍ وَكَانَ خَالَ وَلَدِ عَطَآءٍ قَالَ اَرْسَلَتْنِىْ اَسْمَآءُ

۵۴۰۹: عبداللہؓ سے روایت ہے جو مولیٰ تھا اسماء بنت ابی بکرؓ کا اور ماموں تھا عطا کے لڑکے کا، اس نے کہا مجھ کو اسماء نے عبداللہ بن عمرؓ کے پاس بھیجا اور

اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقَالَتْ بَلَغَنِيْ اَنَّكَ تُحَرِّمُ اَشْيَآءَ ثَلَاثَةً الْعَلَمَ فِي الثَّوْبِ وَمِيْثَرَةَ الْاُرْجُوَانِ وَصَوْمَ رَجَبٍ كُلِّهٖ فَقَالَ لِيْ عَبْدُاللّٰهِ اَمَّا مَاذَكَرْتَ مِنْ رَجَبٍ فَكَيْفَ بِمَنْ يَّصُوْمُ الْاَبَدَ وَ اَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنَ الْعَلَمِ فِي الثَّوْبِ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّمَا يَلْبَسُ الْحَرِيْرَ مَنْ لَّا خَلَاقَ لَهٗ فَخِفْتُ اَنْ يَّكُوْنَ الْعَلَمُ مِنْهُ وَاَمَّا مِيْثَرَةُ الْاُرْجُوَانِ فَهٰذِهٖ مِيْثَرَةُ عَبْدِ اللّٰهِ فَاِذَا هِيَ اُرْجُوَانٌ فَرَجَعْتُ اِلٰى اَسْمَآءَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فَخَبَّرْتُهَا فَقَالَتْ هٰذِهٖ جُبَّةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْرَجَتْ اِلَيَّ جُبَّةً طَيَالِسَةً كِسْرَوَانِيَّةً لَهَا لِبْنَةُ دِيْبَاجٍ وَّفَرْجَيْهَا مَكْفُوْفَيْنِ بِالدِّيْبَاجِ فَقَالَتْ هٰذِهٖ كَانَتْ عِنْدَ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا حَتّٰى قُبِضَتْ فَلَمَّا قُبِضَتْ قَبَضْتُهَا وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُهَا فَنَحْنُ نَغْسِلُهَا لِلْمَرْضٰى نَسْتَشْفِيْ بِهَا۔

کہلایا کہ میں نے سنا ہے تم حرام کہتے ہو تین چیزوں کو ایک تو کپڑے کو جس میں ریشمی نقش ہوں دوسرے ارجوان (یعنی سرخ ڈھڈھاتا) زین پوش کو تیسرے تمام رجب کے مہینے میں روزے رکھنے کو تو عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہمانے کہا رجب کے مہینے کے روزوں کو کون حرام کہے گا جو شخص ہمیشہ روزے رکھے گا (عبداللہ بن عمرؓ ہمیشہ روزہ باستثناء عیدین اور ایام تشریق کے رکھتے تھے اوران کا مذہب یہی ہے کہ صوم دہر مکروہ نہیں ہے) اور کپڑے کے ریشمی نقوشوں کا تو میں نے حضرت عمرؓ سے سنا وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا وہ آپ فرماتے تھے۔ ''حریر وہ پہنے گا جس کا آخرت میں حصہ نہیں'' تو مجھ ڈر ہوا کہ کہیں نقشی کپڑا بھی حریر نہ ہو اور ارجوانی زین پوش تو خود عبداللہؓ کا زین پوش ارجوانی ہے۔ یہ سب میں نے جاکر اسماء سے کہا انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ کا یہ جبہ موجود ہے، پھر انہوں نے ایک جبہ نکالا کالی چادروں کا ان کی کسروانی (منسوب ہے طرف کسریٰ کی یعنی بادشاہ فارس کی) جس کا گریبان دیباج کا تھا اور اس کے دامنوں پر سنجاف تھے دیباج کے) اسماء نے کہا یہ جبہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس تھا ان کی وفات تک جب وہ مرگئیں تو یہ جبہ میں نے لے لیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کو پہنا کرتے تھے اب ہم اس کو دھو کر اس کا پانی بیماروں کو پلاتے ہیں شفا کیلئے (سنجاف حریر یعنی ریشم کی چار انگل تک درست ہے اس سے زیادہ حرام ہے جیسے دوسری حدیث میں آتا ہے۔ (نوویؒ)

۵۴۱۰: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ يَخْطُبُ يَقُوْلُ اَلَا لَا تُلْبِسُوْا نِسَآءَكُمُ الْحَرِيْرَ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلْبَسُوا الْحَرِيْرَ فَاِنَّهٗ مَنْ لَبِسَهٗ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْاٰخِرَةِ۔

۵۴۱۰: عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ خطبہ پڑھتے تھے اور کہتے تھے خبردار ہوا اے لوگو! مت پہناؤ اپنی عورتوں کو ریشمی کپڑے کیونکہ میں نے سنا ہے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ کہتے تھے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے ''مت پہنو حریر کیونکہ جو کوئی دنیا میں پہنے گا وہ آخرت میں نہیں پہنے گا''۔

تشریح ۞ نووی علیہ الرحمۃ نے کہا یہ ابن الزبیر کا مذہب ہے اس کے بعد اجماع ہو گیا کہ ریشمی کپڑا عورتوں کیلئے درست ہے اور حدیث مشہور میں ہے کہ سونا اور حریر حرام ہے میری امت کے مردوں پر اور حلال ہے عورتوں کیلئے۔ (انتہی مختصراً)

۵۴۱۱: عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ قَالَ كَتَبَ اِلَيْنَا عُمَرُ وَ نَحْنُ بِاَذْرِبِيْجَانَ يَا عُتْبَةُ بْنَ فَرْقَدٍ اِنَّهٗ لَيْسَ مِنْ

۵۴۱۱: عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہم کو لکھا ہم آذربائیجان میں تھے (وہ ایک ملک ہے ایران میں)

كَدِّكَ وَلَا مِنْ كَدِّ اَبِيْكَ وَلَا مِنْ كَدِّ اُمِّكَ فَاَشْبِعِ الْمُسْلِمِيْنَ فِيْ رِحَالِهِمْ بِمَا تَشْبَعُ مِنْهُ فِيْ رَحْلِكَ وَاِيَّاكُمْ وَالتَنَعُّمَ وَزِيَّ اَهْلِ الشِّرْكِ وَلُبُوْسَ الْحَرِيْرَ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ لُبُوْسِ الْحَرِيْرِ قَالَ اِلَّا هٰكَذَا وَرَفَعَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِصْبَعَيْهِ الْوُسْطٰى وَالسَّبَابَةَ وَضَمَّهُمَا قَالَ زُهَيْرٌ قَالَ عَاصِمُ هٰذَا فِي الْكِتَابِ وَرَفَعَ زُهَيْرٌ اِصْبَعَيْهِ۔

اے عتبہ بن فرقد یہ جو مال تیرے پاس ہے نہ تیرا کمایا ہوا ہے نہ تیرے باپ کا نہ تیری ماں کا تو سیر کر مسلمانوں کو ان کے ٹھکانوں میں جیسے تو سیر ہوتا ہے اپنے ٹھکانے میں (یعنی بغیر طلب کے ان کو پہنچا دے) اور بچو تم عیش کرنے سے اور مشرکوں کی وضع سے اور ریشمی کپڑا پہننے سے مگر اتنا اور اٹھایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی بیچ کی انگلی اور کلمہ کی انگلی کو اور ملا لیا ان کو (یعنی دو انگلیاں حریر اگر حاشیہ میں یا اور کہیں لگا ہو تو درست ہے)۔

۵٤١٢ : عَنْ عَاصِمٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَرِيْرِ بِمِثْلِهٖ۔

۵۴۱۲: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵٤١٣ : عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ قَالَ كُنَّا مَعَ عُتْبَةَ بْنِ فَرْقَدٍ فَجَآءَ نَا كِتَابُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَايَلْبَسُ الْحَرِيْرَ اِلَّا مَنْ لَيْسَ لَهٗ مِنْ شَيْءٍ فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا هٰكَذَا قَالَ اَبُوْ عُثْمَانَ بِاِصْبَعَيْهِ اللَّتَيْنِ تَلِيَانِ الْاِبْهَامَ فَرُ اِيْتُهُمَا اَزْرَارَ الطَّيَالِسَةِ حَتّٰى رَاَيْتُ الطَّيَالِسَةَ۔

۵۴۱۳: ابوعثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ہم عتبہ بن فرقد کے پاس تھے تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان آیا اس میں لکھا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "نہیں پہنے گا حریر مگر وہ شخص جس کو آخرت میں کچھ ملنے والا نہیں مگر اتنا درست ہے" اور ابوعثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتلایا اپنی دونوں انگلیوں سے جو انگوٹھے کے پاس ہیں جتنی گھنڈیاں ہوتی ہے طیالسہ کی پھر میں نے طیالسہ کو دیکھا (طیالسہ جمع ہے طیلسان کی اور وہ سیاہ چادریں ہیں عرب کی)۔

۵٤١٤ : عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ عُتْبَةَ بْنِ فَرْقَدٍ بِمِثْلِ حَدِيْثِ جَرِيْرٍ۔

۵۴۱۴: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵٤١٥ : عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ قَالَ جَآءَ نَا كِتَابُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَنَحْنُ بِاَذْرَبِيْجَانَ مَعَ عُتْبَةَ بْنِ فَرْقَدٍ اَوْ بِالشَّامِ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْحَرِيْرِ هٰكَذَا اِصْبَعَيْنِ قَالَ اَبُوْ عُثْمَانَ فَمَا عَتَّمْنَا اَنَّهٗ يَعْنِي الْاَعْلَامَ۔

۵۴۱۵: ابوعثمان نہدی سے روایت ہے ہمارے پاس حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کتاب آئی اور ہم آذربائیجان میں تھے عتبہ بن فرقد کے ساتھ یا شام میں تھے اس میں یہ لکھا تھا امابعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع کیا ہے حریر سے مگر اتنا دو انگلیوں کے برابر تو ہم نے دیر نہیں کی سمجھنے میں کہ مراد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نقش ہیں۔

۵٤١٦ : عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ اَبِيْ عُثْمَانَ۔

۵۴۱۶: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵٤١٧ : عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ

۵۴۱۷: سوید بن غفلہ سے روایت ہے حضرت عمر نے خطبہ پڑھا جابیہ میں

الْخَطَّابِ خَطَبَ بِالْجَابِيَةِ فَقَالَ نَهٰى نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ اِلَّا مَوْضَعَ اِصْبَعَيْنِ اَوْ ثَلَاثٍ اَوْاَرْبَعٍ۔

(ایک مقام ہے) تو کہا منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حریر پہننے سے مگر دو انگلیاں یا تین یا چار انگلیوں کے برابر۔

٥٤١٨ : عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ۔

۵۴۱۸: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٤١٩ : عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ لَبِسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا قَبَاءً مِّنْ دِيْبَاجٍ اُهْدِىَ لَهٗ ثُمَّ اَوْشَكَ اَنْ يَنْزِعَهٗ فَاَرْسَلَ بِهٖ اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقِيْلَ قَدْ اَوْشَكَ مَانَزَعْتَهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ نَهَانِيْ عَنْهُ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ فَجَآءَهٗ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَبْكِيْ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ كَرِهْتَ اَمْرًا وَاَعْطَيْتَنِيْهِ فَمَالِيْ فَقَالَ اِنِّيْ لَمْ اُعْطِكَهٗ لِتَلْبَسَهٗ اِنَّمَا اَعْطَيْتُكَ تَبِيْعَهٗ فَبَاعَهٗ بِاَلْفَيْنِ دِرْهَمٍ۔

۵۴۱۹: جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک روز دیبا کی قبا پہنی جو تحفۃً آئی تھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسی وقت نکال ڈالی اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھیج دی۔ لوگوں نے کہا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تو یہ نکال ڈالی۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جبرائیل نے مجھ کو منع کیا۔ یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس چیز کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ناپسند کیا مجھ کو دی۔ میرا کیا حال ہوگا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں نے تم کو پہننے کو نہیں دی۔ میں نے اس لئے دی کہ تم اس کو بیچ ڈالو پھر حضرت عمرؓ نے دو ہزار درہم کو بیچ دی۔

٥٤٢٠ : عَنْ عَلِيٍّ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اُهْدِيَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةٌ سِيَرَآءَ مَبَعَثَ بِهَا اِلَيَّ فَلَبِسْتُهَا فَعَرَفْتُ الْغَضَبَ فِيْ وَجْهِهٖ فَقَالَ اِنِّيْ لَمْ اَبْعَثْ بِهَا اِلَيْكَ لِتَلْبَسَهَا اِنَّمَا بَعَثْتُ بِهَا اِلَيْكَ لِتُشَقِّقَهَا خُمُرًا بَيْنَ النِّسَآءِ۔

۵۴۲۰: حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک ریشمی جوڑا آیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ مجھے بھیج دیا۔ میں نے اس کو پہنا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو غصہ میں پایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں نے تجھے اس لئے نہیں بھیجا کہ تو پہنے بلکہ اس لئے بھیجا ہے کہ پھاڑ کر اپنی عورتوں کے سربندھن بنادے۔

٥٤٢١ : عَنْ اَبِيْ عَوْنٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ فِيْ حَدِيْثِ مُعَاذٍ فَاَمَرَنِيْ فَاَطَرْتُهَا بَيْنَ نِسَائِيْ وَفِيْ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ فَاَطَرْتُهَا بَيْنَ نِسَائِيْ وَلَمْ يَذْكُرْ فَاَمَرَنِيْ۔

۵۴۲۱: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٤٢٢ : عَنْ عَلِيٍّ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ اُكَيْدِرَ دُوْمَةَ اَهْدٰى اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَوْبَ حَرِيْرٍ فَاَعْطَاهُ عَلِيًّا رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى

۵۴۲۲: حضرت علیؓ سے روایت ہے اکیدر دُوما کے بادشاہ نے رسول اللہؐ کو ایک تحفہ ریشمی کپڑے کا بھیجا۔ آپؐ نے وہ مجھ کو دے دیا اور فرمایا اس کو پھاڑ کر سربندھن بنا دے تینوں فاطمہ کے (ایک فاطمہ زہرا، نبیؐ کی عالیشان

عَنْهُ فَقَالَ شَقِّقْهُ خُمُرًا بَيْنَ الْفَوَاطِمِ وَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ وَاَبُوْ كُرَيْبٍ بَيْنَ النِّسْوَةِ۔

صاحبزادی، دوسری فاطمہ بنت اسد حضرت علی کی والدہ، تیسری فاطمہ بنت حمزہؓ ان سب سے اللہ راضی ہوا اور ہمارا حشر انکے غلاموں میں کرے)۔

تشریح ۞ دومہ ایک شہر تھا مدینہ سے تیرہ منزل پر وہاں کے حاکم اکیدر کہتے تھے وہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اعتقاد رکھتا تھا لیکن اختلاف ہے کہ وہ نصرانی مرا یا مسلمان ہو کر۔ اور صحیح یہ ہے کہ وہ کافر مرا۔ اور خالد بن ولید نے اس کو قتل کیا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت میں۔

٥٤٢٣ : عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَسَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةً سِيَرَآءَ فَخَرَجْتُ فِيْهَا فَرَاَيْتُ الْغَضَبَ فِيْ وَجْهِهٖ قَالَ فَشَقَقْتُهَا بَيْنَ نِسَائِيْ ۔

۵۴۲۳: امیر المؤمنین اسد اللہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک ریشمی جوڑا مجھے دیا، میں اسے پہن کر نکلا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو غصہ میں پایا پھر میں نے اس کو پھاڑ کر عورتوں کو دے دیا۔

٥٤٢٤ : عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى عُمَرَ بِجُبَّةِ سُنْدُسٍ فَقَالَ عُمَرُ بَعَثْتَ بِهَا اِلَيَّ وَقَدْ قُلْتَ فِيْهَا مَا قُلْتَ قَالَ اِنِّيْ لَمْ اَبْعَثْ بِهَا اِلَيْكَ لِتَلْبَسَهَا وَاِنَّمَا بَعَثْتُ بِهَآ اِلَيْكَ لِتَنْتَفِعَ بِثَمَنِهَا۔

۵۴۲۴: انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک جبہ بھیجا سندس کا (جو ایک ریشمی کپڑا ہے) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ کو یہ بھیجا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسا ایسا فرما چکے ہیں اس کے باب میں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں نے تم کو پہننے کیلئے نہیں بھیجا بلکہ اس لئے کہ تم اس کو بیچ کر فائدہ اٹھاؤ۔

٥٤٢٥ : عَنْ اَنَسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَّبِسَ الْحَرِيْرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْاٰخِرَةِ۔

۵۴۲۵: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''جو دنیا میں حریر پہنے گا وہ آخرت میں نہیں پہنے گا''۔

٥٤٢٦ : عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَّبِسَ الْحَرِيْرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْاٰخِرَةِ۔

۵۴۲۶: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٤٢٧ : عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ اُهْدِيَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُّوْجُ حَرِيْرٍ فَلَبِسَهٗ ثُمَّ صَلّٰى فِيْهِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَنَزَعَهٗ نَزْعًا شَدِيْدًا كَالْكَارِهِ لَهٗ ثُمَّ قَالَ لَا يَنْبَغِيْ هٰذَا لِلْمُتَّقِيْنَ۔

۵۴۲۷: عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے ایک قبا آئی حریر کی تحفہ میں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو پہنا اور نماز پڑھی اس سے اور پھر نماز سے فارغ ہو کر اس کو زور سے اتارا جیسے برا جانتے ہیں اس کو۔ پھر فرمایا یہ پرہیزگاروں کے لائق نہیں ہے۔

٥٤٢٨ : عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ

۵۴۲۸: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

بَابُ اِبَاحَةِ لُبْسُ الْحَرِيْرِ لِلرَّجُلِ اِذَا كَانَ بِهٖ حِكَّةٌ اَوْنَحْوُهَا

باب: مرد کو حریر پہننا خارش وغیرہ کسی عذر سے درست ہے

٥٤٢٩ : عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لِعَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَلِلزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَامِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا فِيْ قُمُصِ الْحَرِيْرِ فِي السَّفَرِ مِنْ حِكَّةٍ كَانَتْ بِهِمَآ اَوْوَجَعٍ كَانَ بِهِمَا۔

۵۴۲۹: انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رخصت دی عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اور زبیر بن عوام رضی اللہ تعالیٰ کو حریر کی قمیص پہننے کی سفر میں۔ اس وجہ سے کہ ان کو خارش ہوگئی تھی یا اور کچھ مرض تھا۔

٥٤٣٠ : عَنْ سَعِيْدٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي السَفَرِ۔

۵۴۳۰: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٤٣١ : عَنْ اَنَسٍ قَالَ رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَوْرُخِّصَ لِلزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ وَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ فِيْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ لِحِكَّةٍ كَانَتْ بِهِمَا۔

۵۴۳۱: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں صرف خارش کا ذکر ہے۔

٥٤٣٢ : عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ۔

۵۴۳۲: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٥٤٣٣ : عَنْ اَنَسٍ اَنَّ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَّ الزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا شَكَوْا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَمْلَ فَرَخَّصَ لَهُمَا فِيْ قُمُصِ الْحَرِيْرِ فِيْ غَزَاةٍ لَّهُمَا۔

۵۴۳۳: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور زبیر بن عوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شکایت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جوؤں کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان دونوں کو اجازت دی حریر کی قمیص پہننے کی جہاد کے سفر میں۔

تشریح ۞ نوویؒ نے کہا امام شافعیؒ کا یہی قول ہے کہ عذر سے حریر پہننا درست ہے اور مالک کے نزدیک درست نہیں ہے اور یہ حدیث ان پر حجت ہے۔

بَابُ النَّهْيِ عَنْ لُبْسِ الرَّجُلِ الثَّوْبِ الْمُعَصْفَرِ

باب: کسم کا رنگ مرد کیلئے درست نہیں ہے

٥٤٣٤ : عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ ثَوْبَيْنِ مُعَصْفَرَيْنِ فَقَالَ اِنَّ هٰذِهٖ مِنْ ثِيَابِ الْكُفَّارِ فَلَا تَلْبَسْهَا۔

۵۴۳۴: عبداللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ کو دیکھا کسم کے رنگ کے دو کپڑے پہنے ہوئے تو فرمایا یہ کافروں کے کپڑے ہیں ان کو مت پہنو۔

٥٤٣٥ : عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ۔

۵۴۳۵: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٤٣٦ : عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ رَاٰى النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَىَّ ثَوْبَيْنِ مُعَصْفَرَيْنِ فَقَالَ اَ اُمُّكَ اَمَرَتْكَ بِهٰذَا قُلْتُ اَغْسِلُهُمَا قَالَ بَلْ اَحْرِقْهُمَا ۔

۵۴۳۶: عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے اوپر کسم میں رنگے ہوئے دو کپڑے دیکھے تو فرمایا ''تیری ماں نے تجھے ایسا حکم دیا ہے'' میں نے کہا میں ان کو دھوڈ التا ہوں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''جلا دے ان کو''۔

تشریح ۞ نووی علیہ الرحمۃ نے کہا علماء نے اختلاف کیا ہے کسم میں رنگے ہوئے کپڑوں میں تو جمہور علماء ان کا پہننا مباح کہتے ہیں اور شافعی اور ابوحنیفہ اور مالک کا یہی قول ہے اور بعض نے مکروہ تنزیہی کہا ہے لیکن شافعی کو یہ حدیثیں شاید نہیں پہنچیں ورنہ وہ منع کرتے اور بیہقی نے باسناد صحیح شافعی سے روایت کیا ہے کہ جب حدیث میرے قول کے خلاف پاؤ تو حدیث پر عمل کرو وہی میرا مذہب ہے اور میرا قول چھوڑ دو۔ (انتہیٰ مختصراً)

٥٤٣٧ : عَنْ عَلِىِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ رَّضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَالْمُعَصْفَرِ وَعَنْ تَخَتُّمِ الذَّهَبِ وَعَنْ قِرَاَةِ الْقُرْاٰنِ فِى الرُّكُوْعِ۔

۵۴۳۷: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے منع کیا مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قسی (ایک ریشمی کپڑا ہے) اور کسم میں رنگا ہوا کپڑا پہننے سے اور سونے کی انگوٹھی پہننے سے اور رکوع میں قرآن پڑھنے سے۔

٥٤٣٨ : عَنْ عَلِىِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ يَقُوْلُ نَهَانِى النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قِرَاَةِ الْقُرْاٰنِ وَاَنَا رَاكِعٌ وَعَنْ لُبْسِ الذَّهَبِ وَالْمُعَصْفَرِ۔

۵۴۳۸: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے منع کیا مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رکوع میں قرآن مجید پڑھنے سے اور سونا اور کسم میں رنگا ہوا کپڑا پہننے سے۔

٥٤٣٩ : عَنْ عَلِىِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ قَالَ نَهَانِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّخَتُّمِ بِالذَّهَبِ وَعَنْ لِبَاسِ الْقَسِّىِّ وَعَنِ الْقِرَاَةِ فِى الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ وَعَنْ لِبَاسِ الْمُعَصْفَرِ۔

۵۴۳۹: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے منع کیا مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی پہننے سے اور قسی پہننے سے اور رکوع یا سجدے میں قرأت کرنے سے اور کسم کا رنگ پہننے سے۔

بَابُ فَضْلِ لِبَاسِ الْحِبَرَةِ

باب: یمن کی چادروں کی فضیلت

٥٤٤٠ : عَنْ قَتَادَةَ قَالَ قُلْنَا لِاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَّضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَىُّ اللِّبَاسِ كَانَ اَحَبَّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ اَعْجَبَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحِبَرَةُ۔

۵۴۴۰: قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ ہم نے انس سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کون سا کپڑا پسند تھا انہوں نے کہا یمن کی چادر (جو کاڑی دار مخطط ہوتی ہے۔ واقعہ میں یہ کپڑا نہایت مضبوط اور عمدہ اور ثقہ ہوتا ہے)۔

٥٤٤١ : عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ اَحَبَّ الثِّيَابِ اِلٰى

۵۴۴۱: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحِبَرَةُ۔

بَابُ التَّوَاضُعِ فِي اللِّبَاسِ وَالْاِقْتِصَارِ عَلَى الْغَلِيْظِ مِنْهُ

باب: موٹا جھوٹا کپڑا پہن لینا اور تواضع کرنا لباس میں

۵۴۴۲ : عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ فَاَخْرَجَتْ اِلَيْنَا اِزَارًا غَلِيْظًا مِّمَّا يُصْنَعُ بِالْيَمَنِ وَكِسَآءً مِّنَ الَّتِيْ يُسَمُّوْنَهَا الْمُلَبَّدَةَ قَالَ فَاَقْسَمَتْ بِاللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُبِضَ فِيْ هٰذَيْنِ الثَّوْبَيْنِ۔

۵۴۴۲ :ابو بردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس گیا انہوں نے ایک موٹا تہبند نکالا جو یمن میں بنتا ہے اور ایک کمبل جس کو ملبدہ کہتے ہیں پھر قسم کھائی اللہ کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات ان دونوں کپڑوں میں ہوئی۔

۵۴۴۳ : عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ قَالَ اَخْرَجَتْ اِلَيْنَا عَائِشَةُ اِزَارًا وَّكِسَآءً مُلَبَّدًا فَقَالَتْ فِيْ هٰذَا قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ حَاتِمٍ فِيْ حَدِيْثِهٖ اِزَارًا غَلِيْظًا۔

۵۴۴۳ :ابو بردہ سے روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے میرے سامنے ایک تہبند اور ایک کمبل پیوند لگا ہوا نکالا اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات انہی کپڑوں میں ہوئی۔

۵۴۴۴ : عَنْ اَيُّوْبَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ وَقَالَ اِزَارٌ غَلِيْظًا۔

۵۴۴۴: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں موٹا تہبند مذکور ہے۔

۵۴۴۵ : عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ غَدَاةٍ وَّعَلَيْهِ مِرْطٌ مُّرَحَّلٌ مِنْ شَعْرٍ اَسْوَدَ۔

۵۴۴۵ :ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک صبح کو نکلے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک کمبل اوڑھے تھے جس پر پالان کی تصویریں بنی ہوئی تھیں کالے بالوں کی۔

۵۴۴۶ : عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ وِسَادَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ يَتَّكِئُ عَلَيْهِ مِنْ اَدَمٍ حَشْوُهٗ لِيْفٌ۔

۵۴۴۶ :حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تکیہ چمڑے کا تھا اس کے اندر کھجور کی چھال بھری تھی۔

۵۴۴۷ : عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ اِنَّمَا كَانَ فِرَاشُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ يَنَامُ عَلَيْهِ اَدَمًا حَشْوُهٗ لِيْفٌ۔

۵۴۴۷ :ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بچھونا جس پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سوتے تھے چمڑے کا تھا اس کے اندر کھجور کی چھال بھری تھی۔

۵۴۴۸ : عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ ضِجَاعُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَدِيْثِ اَبِيْ مُعَاوِيَةَ يَنَامُ عَلَيْهِ۔

۵۴۴۸: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

بَابُ جَوَازِ اتِّخَاذِ الْاَنْمَاطِ

٥٤٤٩ : عَنْ جَابِرٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا تَزَوَّجْتُ اتَّخَذْتَ اَنْمَاطًا قُلْتُ وَاَنّٰى لَنَا اَنْمَاطٌ قَالَ اَمَا اِنَّهَا سَتَكُوْنُ۔

٥٤٥٠ : عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ لَمَّا تَزَوَّجْتُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذْتَ اَنْمَاطًا قُلْتُ وَاَنّٰى لَنَا اَنْمَاطٌ قَالَ اَمَا اِنَّهَا سَتَكُوْنُ قَالَ جَابِرٌ وَعِنْدَ امْرَاَتِيْ نَمَطٌ فَاَنَا اَقُوْلُ نَحِّيْهِ عَنِّيْ وَتَقُوْلُ قَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهَا سَتَكُوْنُ۔

٥٤٥١ : عَنْ سُفْيَانَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَزَادَ قَالَ فَاَدَعُهَا۔

باب: قالین یا سوزینوں کا بیان

۵۴۴۹: جابرؓ سے روایت ہے جب میں نے نکاح کیا تو رسول اللہؐ نے مجھ سے فرمایا تو نے سوزنیاں بنائیں۔ میں نے کہا ہمارے پاس سوزنیاں کہاں آپؐ نے فرمایا اب قریب ہوں گی جب ملک فتح ہوں گے اور مسلمان مالدار ہو جاویں گے پھر ایسا ہی ہوا یہ آپ ﷺ کا معجزہ ہے)۔

۵۴۵۰: جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے جب میں نے نکاح کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''تیرے پاس سوزنیاں ہیں'' میں نے کہا ہمارے پاس سوزنیاں کہاں؟ آپؐ نے فرمایا اب ہو جاویں گی جابر نے کہا میری بی بی کے پاس ایک سوزنی ہے میں کہتا ہوں دور کر اس کو اور وہ کہتی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اب سوزنیاں ہوں گی (تو جابر اس کو دور کرتے تھے مکروہ جان کر کیونکہ وہ زینت ہے دنیا کی)۔

۵۴۵۱: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

بَابُ كَرَاهَةِ مَا زَادَ عَلَى الْحَاجَةِ مِنَ الْفِرَاشِ وَاللِّبَاسِ

٥٤٥٢ : عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ فِرَاشٌ لِّلرَّجُلِ وَاِفْرَاشٌ لِّامْرَاَتِهٖ وَالثَّالِثُ لِلضَّيْفِ وَالرَّابِعُ لِلشَّيْطَانِ۔

باب: حاجت سے زیادہ بچھونے اور لباس بنانا مکروہ ہے

۵۴۵۲: جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ان سے ایک بچھونا آدمی کیلئے چاہئے اور ایک بچھونا اس کی بی بی کیلئے اور ایک بچھونا مہمان کیلئے اور چوتھا شیطان کا ہوگا۔

تشریح ۞ یعنی بے ضرورت بچھونے خالی بچھے رہیں گے صرف زینت کیلئے تو شیطان ان پر جلوس کرے گا مقصد حدیث کا یہ ہے کہ ضرورت سے زیادہ دنیا کا مال جمع کرنا مکروہ ہے اور جو بہ قصد کبر اور فخر ہو تو حرام ہے۔

بَابُ تَحْرِيْمِ جَرِّ الثَّوْبِ خُيَلَاءَ

٥٤٥٣ : عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ تَعَالٰى اِلٰى مَنْ جَرَّ ثَوْبَهٗ خُيَلَاءَ۔

باب: غرور سے کپڑا لٹکانا حرام ہے

۵۴۵۳: عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''نہیں دیکھے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس شخص کی طرف جو اپنا کپڑا زمین پر کھینچے گا غرور سے''۔

٥٤٥٤ : عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ مَالِكٍ وَّزَادَ فِيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

۵۴۵۴: ترجمہ وہی جواو پر گزرا۔

٥٤٥٥ : عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الَّذِىْ يَجُرُّ ثِيَابَهٗ مِنَ الْخُيَلَاءِ لَايَنْظُرُ اللّٰهُ اِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

۵۴۵۵: ترجمہ وہی جواو پر گزرا۔

٥٤٥٦ : عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيْثِهِمْ۔

۵۴۵۶: ترجمہ وہی جواو پر گزرا۔

٥٤٥٧ : عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَرَّثَوْبَهٗ مِنَ الْخُيَلَاءِ لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ اِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۔

۵۴۵۷: ترجمہ وہی جواو پر گزرا۔

٥٤٥٨ : عَنِ ابْنِ عُمَرَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ ثِيَابَهٗ۔

۵۴۵۸: ترجمہ وہی جواو پر گزرا۔

٥٤٥٩ : عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ رَاٰى رَجُلًا يَّجُرُّ اِزَارَهٗ فَقَالَ مِمَّنْ اَنْتَ فَانْتَسَبَ لَهٗ فَاِذَا رَجُلٌ مِّنْ بَنِىْ لَيْثٍ فَعَرَفَهٗ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاُذُنَيَّ هَاتَيْنِ يَقُوْلُ مَنْ جَرَّاِزَارَهٗ لَا يُرِيْدُ بِذٰلِكَ اِلَّا الْمَخِيْلَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْظُرُ اِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

۵۴۵۹: عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے انہوں نے ایک شخص کو دیکھا جو اپنی ازار گھسیٹ رہا تھا۔ انہوں نے پوچھا تو کس قبیلہ کا ہے اس نے بیان کیا معلوم ہوا بنی لیث کا تھا ابن عمرؓ نے اس کو پہچانا تو کہا میں نے رسول اللہؐ سے سنا ہے ان دونوں کانوں سے آپ ﷺ فرماتے تھے ''جو شخص اپنی ازار لٹکاوے غرور کی نیت سے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف نہ دیکھے گا''۔

٥٤٦٠ : عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ غَيْرَ اَنَّ فِىْ حَدِيْثِ اَبِىْ يُوْنُسَ عَنْ مُسْلِمٍ اَبِى الْحَسَنِ وَفِىْ رِوَايَتِهِمْ جَمِيْعًا مَنْ جَرَّاِزَارَهٗ وَلَمْ يَقُوْلُوْا ثَوْبَهٗ۔

۵۴۶۰: ترجمہ وہی ہے جواو پر گزرا۔

٥٤٦١ : عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ يَقُوْلُ اَمَرْتُ مُسْلِمَ بْنَ يَسَارٍ مَوْلٰى نَافِعِ بْنِ عَبْدِ الْحَارِثِ اَنْ يَّسْاَلَ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَاَنَا جَالِسٌ بَيْنَهُمَا اَسَمِعْتَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

۵۴۶۱: محمد بن عباد بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے حکم کیا مسلم بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جو مولیٰ تھے نافع بن عبدالحارث کے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھنے کا اور میں ان دونوں کے بیچ میں بیٹھا تھا کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے اس شخص کے باب

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الَّذِي يَجُرُّ إِزَارَهُ مِنَ الْخُيَلَاءِ شَيْئًا قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

میں جو اپنی تہبند غرور سے لٹکا دے۔ انہوں نے کہا میں نے سنا ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے ''اللہ تعالیٰ اس کی طرف نہ دیکھے گا قیامت کے دن''۔

٥٤٦٢ : عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ مَرَرْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْ إِزَارِيْ اسْتِرْخَاءٌ فَقَالَ يَا عَبْدَاللّٰهِ ارْفَعْ إِزَارَكَ فَرَفَعْتُهُ ثُمَّ قَالَ زِدْ فَزِدْتُ فَمَا زِلْتُ أَتَحَرَّاهَا بَعْدُ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ إِلٰى أَيْنَ فَقَالَ أَنْصَافِ السَّاقَيْنِ۔

۵۴۶۲: ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے سے گزرا اور میری ازار لٹک رہی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے عبداللہ! اپنی ازار اونچی کر میں نے اٹھالی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اور اونچی کر! میں نے اور اونچی کی پھر میں اٹھاتا رہا یہاں تک کہ بعض لوگوں نے عرض کیا کہاں تک اٹھاوے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا پنڈلی کے نصف تک۔

٥٤٦٣ : عَنْ مُحَمَّدٍ وَّهُوَ ابْنُ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ وَرَاٰى رَجُلًا يَجُرُّ إِزَارَهُ فَجَعَلَ يَضْرِبُ الْأَرْضَ بِرِجْلِهٖ وَهُوَ أَمِيْرٌ عَلَى الْبَحْرَيْنِ وَهُوَ يَقُوْلُ جَاءَ الْأَمِيْرُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْظُرُ إِلٰى مَنْ يَّجُرُّ إِزَارَهُ بَطَرًا۔

۵۴۶۳: محمد بن زیاد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا انہوں نے دیکھا ایک شخص کو اپنا تہبند لٹکائے ہوئے اور مارنے لگا زمین کو اپنے پاؤں سے وہ امیر تھا بحرین پر اور کہتا تھا امیر آیا امیر آیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''اللہ نہیں دیکھے گا اس شخص کو جو اپنی ازار غرور سے لٹکائے''۔

٥٤٦٤ : عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَ فِيْ حَدِيْثِ بْنِ جَعْفَرٍ كَانَ مَرْوَانُ يَسْتَخْلِفُ أَبَا هُرَيْرَةَ وَفِيْ حَدِيْثِ ابْنِ مُثَنّٰى كَانَ أَبُوْهُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَسْتَخْلِفُ عَلَى الْمَدِيْنَةِ۔

۵۴۶۴: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

بَابُ تَحْرِيْمِ التَّبَخْتُرِ فِي الْمَشْيِ مَعَ إِعْجَابِهٖ بِثِيَابِهٖ

باب: کپڑوں وغیرہ پر اترانا یا اکڑ کر چلنا حرام ہے

٥٤٦٥ : عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَّمْشِيْ قَدْ أَعْجَبَتْهُ جُمَّتُهُ وَبُرْدَاهُ إِذْ خُسِفَ بِهِ الْأَرْضَ فَهُوَ يَتَجَلْجَلُ فِي الْأَرْضِ حَتّٰى تَقُوْمُ السَّاعَةُ۔

۵۴۶۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ایک شخص جارہا تھا وہ اپنے بالوں اور چادر پر اترایا آخر زمین میں دھنسا گیا پھر وہ قیامت تک اسی میں اترتا جاتا ہے (شاید وہ شخص اسی امت میں ہو اور صحیح یہ ہے کہ اگلی امت میں تھا)۔

٥٤٦٦ : عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ هٰذَا۔

۵۴۶۶: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٤٦٧ : عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَتَبَخْتَرُ يَمْشِیْ فِیْ بُرْدَيْهِ قَدْ اَعْجَبَتْهُ نَفْسَهُ فَخَسَفَ اللّٰهُ بِهِ الْاَرْضَ فَهُوَ يَتَجَلْجَلُ فِيْهَآ اِلٰی يَوْمِ الْقِيٰمَةِ۔

۵۴۶۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ایک شخص اکڑ رہا تھا چلنے میں اپنی دو چادروں میں اور اترا رہا تھا تو اللہ تعالیٰ نے اس کو زمین میں دھنسا دیا پھر وہ قیامت تک اسی میں دھنستا چلا جاتا ہے۔

تشریح ۞ نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اسبال یعنی لٹکانا ازار اور قمیص اور عمامہ سب میں ہوتا ہے اور ازار کا لٹکانا ٹخنوں سے نیچے جائز نہیں اگر غرور سے ہو اور بغیر غرور کے مکروہ ہے اور ظاہر حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ حرمت خاص ہے غرور سے لیکن عورتوں کو اسبال درست ہے اور مستحب یہ ہے کہ قمیص اور ازار دونوں نصف ساق تک ہوں لیکن ٹخنوں تک بھی جائز ہے۔

٥٤٦٨ : عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَتَبَخْتَرُفِیْ بُرْدَيْنِ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ ۔

۵۴۶۸: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٤٦٩ : عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ رَجُلًا مِّمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ يَتَبَخْتَرُ فِیْ حُلَّةٍ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ حَدِيْثِهِمْ۔

۵۴۶۹: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں چادروں کے بدلے جوڑے کا ذکر ہے۔

بَابُ تَحْرِيْمِ خَاتَمِ الذَّهَبِ عَلَى الرِّجَالِ

باب: سونے کی انگوٹھی مرد کو حرام ہے

٥٤٧٠ : عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ نَهٰی عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ۔

۵۴۷۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا سونے کی انگوٹھی سے۔

٥٤٧١ : عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِیْ حَدِيْثِ بْنِ مُثَنّٰی قَالَ سَمِعْتُ النَّضْرَ بْنَ اَنَسٍ ۔

۵۴۷۱: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٤٧٢ : عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَّضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰی خَاتَمًا مِّنْ ذَهَبٍ فِیْ يَدِ رَجُلٍ فَنَزَعَهُ فَطَرَحَهُ وَقَالَ يَعْمِدُ اَحَدُكُمْ اِلٰی جَمْرَةٍ مِنْ نَّارٍ فَيَجْعَلُهَا فِیْ يَدِهٖ فَقِيْلَ لِلرَّجُلِ بَعْدَ مَاذَهَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْ خَاتَمَكَ

۵۴۷۲: عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے، رسول اللہؐ نے ایک سونے کی انگوٹھی دیکھی ایک شخص کے ہاتھ میں۔ آپؐ نے اتار کر پھینک دی اور فرمایا تم میں سے کوئی قصد کرتا ہے جہنم کے انگارے کا پھر اس کو اپنے ہاتھ میں لے لیتا ہے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لے گئے تو لوگوں نے اس شخص سے کہا تو اپنی انگوٹھی اٹھا لے اور اس سے نفع حاصل کر (یعنی اس کی قیمت سے) وہ بولا قسم اللہ کی میں اس کو ہاتھ نہیں لگانے کا جس کو رسول اللہ

انْتَفِعْ بِهِ قَالَ لَا وَاللّٰهِ لَآ اٰخُذُهٗ اَبَدًا وَقَدْ طَرَحَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پھینک دیا۔ (سبحان اللہ صحابہ کا تقویٰ اور اتباع اس درجہ کو پہنچا تھا اگر وہ اٹھالیتا اور بیچ لیتا تو گناہ نہ ہوتا۔

۵۴۷۳ : عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اصْطَنَعَ خَاتَمًا مِّنْ ذَهَبٍ فَكَانَ يَجْعَلُ فَصَّهٗ فِيْ بَاطِنِ كَفِّهٖ اِذَا لَبِسَهٗ فَصَنَعَ النَّاسُ ثُمَّ اِنَّهٗ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَنَزَعَهٗ فَقَالَ اِنِّيْ كُنْتُ اَلْبَسُ هٰذَا الْخَاتَمَ وَاَجْعَلُ فَصَّهٗ مِنْ دَاخِلٍ فَرَمٰى بِهٖ ثُمَّ قَالَ وَاللّٰهِ لَآ اَلْبَسُهٗ اَبَدًا فَنَبَذَ النَّاسُ خَوَاتِيْمَهُمْ وَلَفْظُ الْحَدِيْثِ لِيَحْيٰى۔

۵۴۷۳: عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سونے ایک کی انگوٹھی بنوائی اور اس کا نگ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہتھیلی کی طرف رکھتے جب پہنتے پھر ایک دن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر پر بیٹھے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ انگوٹھی اتار ڈالی اور فرمایا میں اس انگوٹھی کو پہنتا تھا اور اس کا نگ اندر کی طرف رکھتا پھر پھینک دیا اس کو اور فرمایا قسم اللہ تعالیٰ کی اب میں اس کو کبھی نہ پہنوں گا۔ یہ دیکھ کر لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں پھینک دیں۔

تشریح ۞ نووی علیہ الرحمۃ نے کہا مسلمانوں نے اجماع کیا ہے کہ سونے کی انگوٹھی عورت کو درست ہے اور مردوں کو حرام ہے مگر ابن حزم سے اس کی اباحت منقول ہے اور بعض کے نزدیک مکروہ ہے حرام نہیں ہے اور یہ دونوں مذہب باطل ہیں۔

۵۴۷۴ : عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ فِيْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَزَادَ فِيْ حَدِيْثِ عُقْبَةَ بْنِ خَالِدٍ وَّجَعَلَهٗ فِيْ يَدِهِ الْيُمْنٰى۔

۵۴۷۴: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں اتنا زیادہ ہے کہ وہ انگوٹھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے داہنے ہاتھ میں تھی۔

۵۴۷۵ : عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ خَاتَمِ الذَّهَبِ نَحْوَ حَدِيْثِ اللَّيْثِ۔

۵۴۷۵: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۴۷۶ : عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اتَّخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِّنْ وَّرِقٍ فَكَانَ فِيْ يَدِهٖ ثُمَّ كَانَ فِيْ يَدِ اَبِيْ بَكْرٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ ثُمَّ كَانَ فِيْ يَدِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ ثُمَّ كَانَ فِيْ يَدِ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ حَتّٰى وَقَعَ مِنْهُ فِيْ بِئْرِ اَرِيْسٍ نَقْشُهٗ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ حَتّٰى وَقَعَ فِيْ بِئْرٍ وَّلَمْ يَقُلْ مِنْهُ۔

۵۴۷۶: عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنائی وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ میں تھی پھر ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ میں رہی پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ میں رہی پھر حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ میں رہی پھر ان کے ہاتھ سے اریس کے کنویں میں گر گئی اس انگوٹھی کا نقش یہ تھا:

محمد
رسول
اللہ

تشریح ۞ جس روز سے یہ انگوٹھی گر گئی اسی زمانہ سے خلافت میں خلل پڑا اور فتنے شروع ہوئے۔ اس سے معلوم ہوا کہ انگوٹھی پر نقش کرنا درست ہے اور نقش میں اللہ کا نام لکھنا بھی۔ بعض نے اس کو مکروہ کہا ہے پر یہ قول ضعیف ہے۔

۵۴۷۷ : عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اتَّخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى

۵۴۷۷: عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِّنْ ذَهَبٍ ثُمَّ اَلْقَاهُ ثُمَّ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِّنْ وَّرِقٍ وَّنُقِشَ فِيْهِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَقَالَ لَا يَنْقُشُ اَحَدٌ عَلٰى نَقْشِ خَاتِمِيْ هٰذَا وَكَانَ اِذَا لَبِسَهٗ جَعَلَ فَصَّهٗ مِمَّا يَلِيْ بَطْنَ كَفِّهٖ وَهُوَ الَّذِيْ سَقَطَ مِنْ مُّعَيْقِيْبٍ فِيْ بِئْرِ اَرِيْسٍ۔

اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سونے کی ایک انگوٹھی بنائی پھر اس کو پھینک دیا اور چاندی کی بنائی اس پر کندہ تھا ''محمد رسول اللہ'' اور فرمایا کوئی اپنی انگوٹھی میں یہ کندہ نہ کرائے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب اس انگوٹھی کو پہنتے تو اس کا نگینہ اندر کی طرف رکھتے وہی انگوٹھی معیقیب کے ہاتھ سے اریس میں گر گئی۔

٥٤٧٨ : عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِّنْ فِضَّةٍ وَّنُقِشَ فِيْهِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَقَالَ لِلنَّاسِ اِنِّى اتَّخَذْتُ خَاتَمًا مِّنْ فِضَّةٍ وَّ نَقَشْتُ فِيْهِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَلَا يَنْقُشْ اَحَدٌ عَلٰى نَقْشِهٖ۔

۵۴۷۸: انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک انگوٹھی بنوائی چاندی کی اور اس میں کھدوایا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور لوگوں سے فرمایا کہ ''میں نے ایک انگوٹھی بنوائی ہے چاندی کی اور اس میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھدوایا ہے تو کوئی اپنی انگوٹھی میں یہ نہ کھدوائے''

٥٤٧٩ : عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِى الْحَدِيْثِ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ۔

۵۴۷۹: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

بَابُ فِي اتِّخَاذِ النَّبِيِّ ﷺ خَاتَمًا لَّمَّا اَرَادَ اَنْ يَّكْتُبَ اِلَى الْعَجَمِ

باب: جب رسول اللہ ﷺ نے عجم کے بادشاہوں کو خط لکھنا چاہا تو آپ ﷺ کے انگوٹھی بنانے کا بیان

٥٤٨٠ : عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا اَرَادَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّكْتُبَ اِلَى الرُّوْمِ قَالَ قَالُوْآ اِنَّهُمْ لَا يَقْرَءُوْنَ كِتَابًا اِلَّا مَخْتُوْمًا قَالَ فَاتَّخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَاتَمًا مِّنْ فِضَّةٍ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى بَيَاضِهٖ فِيْ يَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَقْشُهٗ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔

۵۴۸۰: انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جب ارادہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے روم کے بادشاہ کو لکھنے کا۔ لوگوں نے کہا روم کے لوگ بغیر مہر کے خط نہیں پڑھتے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مہر بنوائی چاندی کی گویا میں اس کی سفیدی کو دیکھ رہا ہوں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ میں اس پر نقش تھا۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

٥٤٨١ : عَنْ اَنَسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اَرَادَ اَنْ يَّكْتُبَ اِلَى الْعَجَمِ فَقِيْلَ لَهٗ اِنَّ الْعَجَمَ لَا يَقْبَلُوْنَ اِلَّا كِتَابًا عَلَيْهِ خَاتَمٌ فَاصْطَنَعَ خَاتَمًا مِّنْ فِضَّةٍ قَالَ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى بَيَاضِهٖ فِيْ يَدِهٖ۔

۵۴۸۱: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عجم کے بادشاہ کو لکھنا چاہا (عجم کہتے ہیں سوا عرب کے تمام اور لوگوں کو) لوگوں نے کہا عجم کے لوگ کوئی خط نہیں لیتے جب تک اس پر مہر نہ ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مہر بنوائی چاندی کی گویا میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ میں اس کی سفیدی دیکھ رہا ہوں۔

٥٤٨٢ : عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۵۴۸۲: انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ

وَسَلَّمَ اَرَادَ اَنْ يَّكْتُبَ اِلٰى كِسْرٰى وَ قَيْصَرَ وَالنَّجَاشِيِّ فَقِيْلَ اِنَّهُمْ لَا يَقْبَلُوْنَ كِتَابًا اِلَّا بِخَاتِمٍ فَصَاغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا حَلْقَةً فِضَّةٍ وَّنُقِشَ فِيْهِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔

وسلم نے کسریٰ (بادشاہ ایران) اور قیصر (بادشاہ روم) اور نجاشی (بادشاہ حبش) کولکھنا چاہا۔ لوگوں نے عرض کیا یہ بادشاہ کوئی خط نہ لیں گے جب تک اس پر مہر نہ ہو۔ آخر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انگشتری بنوائی جس کا چھلہ چاندی کا تھا اور اس میں نقش تھا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

٥٤٨٣ : عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهٗ اَبْصَرَ فِيْ يَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِّنْ وَّرِقٍ يَوْمًا وَّاحِدًا قَالَ فَصَنَعَ النَّاسُ الْخَوَاتِمَ مِنْ وَّرِقٍ فَلَبِسُوْهُ فَطَرَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمَهٗ فَطَرَحَ النَّاسُ خَوَاتِيْمَهُمْ۔

۵۴۸۳: انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ میں چاندی کی انگوٹھی دیکھی۔ ایک دن تو سب لوگوں نے چاندی کی انگوٹھیاں بنوالیں اور پہنیں، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی انگوٹھی پھینک دی۔ لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں اتار کر پھینک دیں۔

٥٤٨٤ : عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهٗ رَاٰى فِيْ يَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ خَاتَمًا مِنْ وَّرِقٍ يَوْمًا وَّاحِدًا ثُمَّ اِنَّ النَّاسَ اضْطَرَبُوا الْخَوَاتِيْمَ مِنْ وَّرِقٍ فَلَبِسُوْهَا فَطَرَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمَهٗ فَطَرَحَ النَّاسُ خَوَاتِيْمَهُمْ۔

۵۴۸۴: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٥٤٨٥ : عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ۔

۵۴۸۵: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٤٨٦ : عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ خَاتَمُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ وَّرِقٍ وَّكَانَ فَصُّهٗ حَبَشِيًّا۔

۵۴۸۶: انس بن مالک ؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی انگوٹھی چاندی کی تھی اور اس کا نگینہ حبش کا تھا (یعنی عقیق کا جس کی کان حبش اور یمن میں ہے) اور بعضوں نے کہا کہ حبشی سے مراد سیاہ ہے یعنی سیاہ عقیق کا۔

٥٤٨٧ : عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبِسَ خَاتَمَ فِضَّةٍ فِيْ يَمِيْنِهٖ فِيْهِ فَصٌّ حَبَشِيٌّ كَانَ يَجْعَلُ فَصَّهٗ مِمَّا يَلِيْ كَفَّهٗ۔

۵۴۸۷: انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک انگوٹھی پہنی چاندی کی۔ داہنے ہاتھ میں اور اس کا نگینہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اندر کو ہتھیلی کی طرف رکھتے تھے۔

٥٤٨٨ : عَنْ يُوْنُسَ ابْنِ يَزِيْدَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيْثِ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيٰى۔

۵۴۸۸: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٥٤٨٩ : عَنْ اَنَسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ خَاتَمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذِهٖ وَ اَشَارَ اِلَى الْخِنْصَرِ مِنْ يَّدِهِ الْيُسْرٰى۔

۵۴۸۹: انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی انگوٹھی اس انگلی میں تھی اور بائیں ہاتھ کی خنصر کو بتلایا (یعنی چھنگلیا کو)۔

٥٤٩٠ : عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِيْ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى

۵۴۹۰: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے منع کیا مجھ کو رسول اللہ

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَجْعَلَ خَاتَمِيْ فِيْ هٰذِهٖ اَوِ الَّتِيْ تَلِيْهَا لَمْ يَدْرِ عَاصِمٌ فِيْ اَيِّ الثِّنْتَيْنِ وَنَهَانِيْ عَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَعَنْ جُلُوْسٍ عَلَى الْمَيَاثِرِ قَالَ فَاَمَّا الْقَسِّيُّ فَثِيَابٌ مُّضَلَّعَةٌ يُّؤْتٰى بِهَا مِنْ مِّصْرَ وَالشَّامِ فِيْهَا شِبْهُ كَذَا وَاَمَّا الْمَيَاثِرُ فَشَيْءٌ كَانَتْ تَجْعَلُهُ النِّسَآءُ لِبُعُوْلَتِهِنَّ عَلَى الرَّحْلِ كَالْقَطَآئِفِ الْاُرْجُوَانِ۔

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس انگلی میں اور اس کے پاس والی میں انگوٹھی پہننے سے (عاصم کو جو راوی ہے اس حدیث کا یاد نہ رہا کون سی دو انگلی بتائی) دوسری روایت میں ہے کہ سبابہ اور وسطی کو بتایا وسطی اور اس کے پاس والی کو) اور منع کیا مجھ کو قسیّ کے پہننے سے اور ریشمی زین پوشوں پر بیٹھنے سے انہوں نے کہا قسی تو وہ کپڑے ہیں خانہ دار جو مصر سے آتے ہیں اور شام سے اور زین پوش وہ ہے جو عورتیں کجادوں پر بچھاتی ہیں اپنے خاوندوں کیلئے ارغوانی چادریں۔

٥٤٩١ : عَنْ عَلِيٍّ فَذَكَرَ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ نَحْوَهٗ۔

۵۴۹۱: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٥٤٩٢ : عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ نَهٰى اَوْ نَهَانِيْ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ نَحْوَهٗ۔

۵۴۹۲: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٥٤٩٣ : عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ قَالَ عَلِيٌّ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ نَهَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَتَخَتَّمَ فِيْ اِصْبَعِيْ هٰذِهٖ اَوْ هٰذِهٖ قَالَ اَوْمَاَ اِلَى الْوُسْطٰى وَالَّتِيْ تَلِيْهَا۔

۵۴۹۳: ابو بردہؓ سے روایت ہے حضرتؓ نے کہا منع کیا مجھ کو رسول اللہؐ نے اس انگلی میں یا اس انگلی میں انگوٹھی پہننے سے اور اشارہ کیا بیچ کی انگلی اور اسکے پاس والی انگلی کی طرف (کیونکہ یہ انگلیاں ہر کام میں شریک ہوتی ہیں اور انگوٹھی سے ہرج ہوگا البتہ چھنگلیاں الگ رہتی ہے اسی میں انگوٹھی پہننا بہتر ہے)۔

تشریح ❁ امام نووی علیہ الرحمۃ نے کہا انگوٹھی داہنے اور بائیں ہاتھ دونوں ہاتھ میں پہننا جائز ہے اور کسی میں کراہت نہیں لیکن افضل کیا ہے اس میں اختلاف ہے۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ لُبْسِ النِّعَالِ

باب: جوتی پہننا مستحب ہے

٥٤٩٤ : عَنْ جَابِرٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةٍ غَزَوْنَا هَا يَقُوْلُ اسْتَكْثِرُوْا مِنَ النِّعَالِ فَاِنَّ الرَّجُلَ لَا يَزَالُ رَاكِبًا مَّا نْتَعَلَ۔

۵۴۹۴: جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایک جہاد کے سفر میں جس میں ہم شریک تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے جوتیاں بہت پہنا کرو کیونکہ جوتی پہننے سے آدمی سوار رہتا ہے (یعنی مثل سوار کے پاؤں کو تکلیف نہیں پہنچتی)۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ لُبْسِ النِّعَالِ فِي الْيُمْنٰى اَوَّلًا وَّ الْخَلْعِ مِنَ الْيُسْرٰى اَوَّلًا وَّ كَرَاهَةِ

باب: پہلے داہنا جوتا پہنے اور پہلے بایاں اتارے اور

الْمَشْيِ فِيْ نَعْلٍ وَّاحِدَةٍ

صرف ایک جوتا پہن کر چلنا مکروہ ہے

٥٤٩٥ : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا انْتَعَلَ اَحَدُ كُمْ فَلْيَبْدَاْ بِالْيُمْنٰى وَاِذَا خَلَعَ فَلْيَبْدَاْ بِالشِّمَالِ وَلْيُنْعِلْهُمَا جَمِيْعًا اَوْلِيَخْلَعْهُمَا جَمِيْعًا۔

۵۴۹۵: ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جب تم میں سے کوئی جوتا پہنے تو داہنے ہی پاؤں سے شروع کرے اور جب اتارے تو بائیں سے شروع کرے اور چاہئے کہ دونوں کو پہنے یا دونوں اتار ڈالے۔

٥٤٩٦ : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمْشِ اَحَدُ كُمْ فِيْ نَعْلٍ وَّاحِدَةٍ لِيُنْعِلْهُمَا جَمِيْعًا اَوْلِيُخْلَعْهُمَا جَمِيْعًا۔

۵۴۹۶: ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''کوئی تم میں سے ایک جوتا پہن کر نہ چلے بلکہ دونوں پہنے یا دونوں اتار ڈالے (ورنہ پاؤں میں موچ آجانے کا احتمال ہے اور بدنما بھی ہے)''

٥٤٩٧ : عَنْ اَبِيْ رَزِيْنٍ قَالَ خَرَجَ اِلَيْنَا اَبُوْهُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَضَرَبَ بِيَدِهٖ عَلٰى جَبْهَتِهٖ فَقَالَ اَلَآ اِنَّكُمْ تُحَدِّثُوْنَ اَنِّيْ اَكْذِبُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِتَهْتَدُوْا وَاَضِلَّ اَلَا وَاِنِّيْ اَشْهَدُ لَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا انْقَطَعَ شِسْعُ اَحَدِكُمْ فَلَا يَمْشِ فِي الْاُخْرٰى حَتّٰى يُصْلِحَهَا۔

۵۴۹۷: ابورزین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمارے سامنے آئے اور اپنا ہاتھ اپنی پیشانی پر مارا پھر کہا تم کہتے ہو کہ میں جھوٹ بولتا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر تاکہ تم ہدایت پاؤ اور میں گمراہ ہوں۔ خبردار ہو میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے ''جب تم میں سے کسی کی جوتی کا تسمہ ٹوٹ جائے تو وہ دوسری جوتی بھی نہ پہنے جب تک اس کو درست نہ کرے''

٥٤٩٨ : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا الْمَعْنٰى۔

۵۴۹۸: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

بَابُ النَّهْيِ عَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّآءِ وَالْاِحْتِبَآءِ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ

باب: ایک ہی کپڑا سارے بدن پر اوڑھنے اور ایک ہی کپڑے میں احتباء سے ممانعت

٥٤٩٩ : عَنْ جَابِرٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يَّاْكُلَ بِشِمَالِهٖ اَوْيَمْشِيَ فِيْ نَعْلٍ وَّاحِدَةٍ وَّاَنْ يَّشْتَمِلَ الصَّمَّآءَ وَّاَنْ يَّحْتَبِيَ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ كَاشِفًا عَنْ فَرْجِهٖ۔

۵۴۹۹: جابرؓ سے روایت ہے، منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بائیں ہاتھ سے کھانے سے یا ایک جوتا پہن کر چلنے سے یا ایک ہی کپڑا سارے بدن پر لپیٹنے سے یا گوٹ مار کر بیٹھنے سے ایک کپڑے میں اپنی شرمگاہ کھولے ہوئے (جس کو احتباء کہتے ہیں یہ ایک کپڑے میں منع ہے ستر کھلنے کے خیال سے اور کئی کپڑے ہوں یا ستر کھلنے کا ڈر نہ ہو تو مکروہ ہے)۔

۵۵۰۰ : عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَوْسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اِذَا انْقَطَعَ شِسْعُ اَحَدِكُمْ اَوْ مَنِ انْقَطَعَ شِسْعُ نَعْلِهٖ فَلَا يَمْشِيْ فِيْ نَعْلٍ وَّاحِدَةٍ حَتّٰى يُصْلِحَ شِسْعَهٗ وَلَا يَمْشِ فِيْ خُفٍّ وَّاحِدٍ وَّ لَا يَاْكُلْ بِشِمَالِهٖ وَلَا يَحْتَبِيْ بِالثَّوْبِ الْوَاحِدِ وَلَا يَلْتَحِفِ الصَّمَّآءَ۔

۵۵۰۰: جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''جب تم میں سے کسی کی جوتی کا تسمہ ٹوٹ جاوے تو ایک جوتی پہن کر نہ چلے جب تک اس کا تسمہ درست نہ کر لے اور ایک موزہ پہن کر نہ چلے اور بائیں ہاتھ سے نہ کھاوے اور ایک کپڑے میں گوٹ مار کر نہ بیٹھے اور اشتمال صماء نہ کرے (اس کے معنے اوپر بیان ہو چکے)''۔

۵۵۰۱ : عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّآءَ وَالْاِحْتِبَآءِ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ وَّ اَنْ يَّرْفَعَ الرَّجُلُ اِحْدٰى رِجْلَيْهِ عَلَى الْاُخْرٰى وَهُوَ مُسْتَلْقٍ عَلٰى ظَهْرِهٖ۔

۵۵۰۱: جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع کیا اشتمال صماء سے اور گوٹ مار کر بیٹھنے سے ایک کپڑے میں اور ایک پاؤں دوسرے پر رکھنے سے چت لیٹ کر (کیونکہ ستر کھلنے کا ڈر ہے)۔

۵۵۰۲ : عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَمْشِ فِيْ نَعْلٍ وَّاحِدَةٍ وَلَا تَحْتَبِ فِيْ اِزَارٍ وَّاحِدٍ وَّلَا تَاْكُلْ بِشِمَالِكَ وَلَا تَشْتَمِلِ الصَّمَّآءَ وَلَا تَضَعْ اِحْدٰى رِجْلَيْكَ عَلَى الْاُخْرٰى اِذَا اسْتَلْقَيْتَ۔

۵۵۰۲: جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے رسول اللہؐ نے فرمایا: ''مت چل ایک جوتے میں اور مت گوٹ مار کر بیٹھ ایک تہبند میں اور مت کھا بائیں ہاتھ سے اور مت اشتمال صماء کر اور مت رکھ اپنا پاؤں دوسرے پر چت لیٹ کر'' (یہ اسی صورت میں ہے جب تہبند باندھے ہو کیونکہ اس حالت میں ستر کھلنے کا ڈر ہے اور جو ستر کھلنے کا خوف نہ ہو یا پائجامہ پہنے ہو تو چت لیٹ کر ایک پاؤں دوسرے پر رکھنا درست ہے اور خود حضرتؐ سے یہ ثابت ہے۔

۵۵۰۳ : عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَسْتَلْقِ اَحَدُكُمْ ثُمَّ يَضَعُ اِحْدٰى رِجْلَيْهِ عَلَى الْاُخْرٰى۔

۵۵۰۳: جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''کوئی تم میں سے چت نہ لیٹے ایک پاؤں دوسرے پر رکھ کر''

۵۵۰۴ : عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ عَنْ عَمِّهٖ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَاٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَلْقِيًا فِي الْمَسْجِدِ وَاضِعًا اِحْدٰى رِجْلَيْهِ عَلَى الْاُخْرٰى۔

۵۵۰۴: عباد بن تمیم نے اپنا چچا (عبداللہ بن زید بن عاصم) سے سنا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا چت لیٹے ہوئے مسجد میں ایک پاؤں دوسرے پر رکھے ہوئے)۔

۵۵۰۵ : عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ۔

۵۵۰۵: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

بَابُ نَهْيِ الرَّجُلِ عَنِ التَّزَعْفُرِ

باب: مرد کو زعفران لگانا منع ہے یا زعفران میں رنگا ہوا کپڑا پہننا

٥٥٠٦ : عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ التَّزَعْفُرِ قَالَ قُتَيْبَةُ قَالَ حَمَّادٌ يَعْنِيْ لِلرِّجَالِ۔

۵۵۰۶: انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع کیا زعفران لگانے سے یعنی مردوں کو۔

٥٥٠٧ : عَنْ اَنَسٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّتَزَعْفَرَ الرَّجُلُ ۔

۵۵۰۷: انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع کیا زعفران لگانے سے اور زعفران کے رنگ سے۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ خِضَابِ الشَّيْبِ

باب: بڑھاپے میں بالوں پر خضاب کرنا مستحب ہے

٥٥٠٨ : عَنْ جَابِرٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اُتِيَ بِاَبِيْ قُحَافَةَ اَوْجَآءَ عَامَ الْفَتْحِ وَيَوْمَ الْفَتْحِ وَرَاْسُهٗ وَلِحْيَتُهٗ مِثْلُ الثَّغَامِ اَوِ الثَّغَامَةِ فَاَمَرَ اَوْ فَاُمِرَ بِهٖ اِلٰى نِسَآئِهٖ قَالَ غَيِّرُوْا هٰذَا بِشَيْءٍ۔

۵۵۰۸: جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، ابوقحافہ جس سال مکہ فتح ہوا آئے ان کا سر اور ان کی ڈاڑھی ثغامہ کی طرح سفید تھی (ثغامہ ایک گھاس ہے سفید) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی عورتوں کو حکم دیا کہ بدل دو اس سفیدی کو کسی چیز سے۔

٥٥٠٩ : عَنْ جَابِرِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اُتِيَ بِاَبِيْ قُحَافَةَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَرَاْسُهٗ وَلِحْيَتُهٗ كَالثَّغَامَةِ بَيَاضًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيِّرُوْا هٰذَا بِشَيْءٍ وَّاجْتَنِبُوا السَّوَادَ۔

۵۵۰۹: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اتنا زیادہ ہے کہ بچو سیاہی سے۔

٥٥١٠ : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى لَا يَصْبُغُوْنَ فَخَالِفُوْهُمْ۔

۵۵۱۰: ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”یہود و نصاریٰ خضاب نہیں کرتے تو تم ان کا خلاف کرو“۔

تشریح: اور خضاب کرو۔ اس حدیث سے یہ نکلا کہ روزمرہ کی عادات اور لباس اور وضع میں حتی المقدور کافروں کے خلاف کرنا بہتر ہے کیونکہ ہر ایک قوم کو اپنا قومی نشان قائم رکھنا اور دوسری قوم کی بے فائدہ تقلید نہ کرنا شرف ہے۔ اور یہ نہایت ذلت اور بے غیرتی کی بات ہے کہ دوسری قوم کے مقلد بنیں اور اندھا دھند ان کی وضع اور روش اختیار کریں۔ اس حدیث سے رد ہوتا ہے ان لوگوں کا جو نصاریٰ کی تقلید لباس اور وضع میں جائز خیال کرتے ہیں۔

نووی علیہ الرحمۃ نے کہا ابوقحافہ ابوبکر کے باپ تھے ان کا نام عثمان تھا وہ فتح مکہ کے دن مسلمان ہوئے اور ہمارا مذہب یہ ہے کہ زرد یا سرخ خضاب عورت اور مردوں کیلئے مستحب ہے اور سیاہ خضاب حرام ہے اور بعضوں کے نزدیک مکروہ تنزیہی ہے اور مختار یہ ہے کہ حرام ہے اور اختلاف ہے سلف کا۔ بعض کہتے ہیں خضاب کا ترک افضل ہے اور بعض کے نزدیک خضاب افضل ہے۔ ابن عمر اور ابوہریرہؓ زرد خضاب کرتے حنا اور وسمہ سے اور زعفران سے منقول ہے اور ایک جماعت نے سیاہ خضاب بھی کیا ہے ان میں سے ہیں حضرت عثمانؓ اور حضرت حسن اور حسین اور عقبہ بن عامر اور ابن سیرین اور ابوبردہ رضی اللہ عنہم۔ (انتہی مختصراً)

بَابُ تَحْرِيْمِ تَصْوِيْرِ صُوْرَةِ الْحَيَوَانِ

باب: جانور کی مورت بنانا حرام ہے

۵۵۱۱ : عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ وَاعَدَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ فِيْ سَاعَةٍ يَّاْتِيْهِ فِيْهَا فَجَآءَتْ تِلْكَ السَّاعَةُ وَلَمْ يَاْتِهٖ وَفِيْ يَدِهٖ عَصًا فَاَلْقَاهَا مِنْ يَّدِهٖ وَقَالَ مَا يُخْلِفُ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَلَا رُسُلُهٗ ثُمَّ الْتَفَتَ فَاِذَا جِرْوُ كَلْبٍ تَحْتَ سَرِيْرِهٖ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ مَتٰى دَخَلَ هٰذَا الْكَلْبُ هٰهُنَا فَقَالَتْ وَاللّٰهِ مَادَرَيْتُ فَاَمَرَ بِهٖ فَاُخْرِجَ فَجَآءَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَدْتَّنِيْ فَجَلَسْتُ لَكَ فَلَمْ تَاْتِ فَقَالَ مَنَعَنِيَ الْكَلْبُ الَّذِيْ كَانَ فِيْ بَيْتِكَ اِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ وَّلَا صُوْرَةٌ۔

۵۵۱۱: ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے جبرئیل علیہ السلام نے وعدہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آنے کا ایک وقت میں پھر وہ وقت آ گیا اور جبرئیل علیہ السلام نہ آئے اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ مبارک میں ایک لکڑی تھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے پھینک دیا اور فرمایا اللہ تعالیٰ اپنا وعدہ خلاف نہیں کرتا نہ اس کے ایلچی وعدہ خلاف کرتے ہیں پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ادھر ادھر دیکھا تو ایک پلہ کتے کا تخت کے تلے دکھلائی دیا آپؐ نے فرمایا اے عائشہ یہ پلہ کب آیا اس جگہ انہوں نے کہا قسم اللہ تعالیٰ کی مجھ کو خبر نہیں پھر آپؐ نے حکم دیا وہ باہر نکالا گیا اسی وقت حضرت جبرئیلؑ آئے رسول اللہؐ نے فرمایا تم نے مجھ سے وعدہ کیا تھا اور میں تمہارے انتظار میں بیٹھا تھا لیکن تم نہیں آئے۔ اور انہوں نے کہا یہ کتا جو تمہارے گھر میں تھا اس نے مجھ کو روک رکھا تھا ہم اس گھر میں نہیں جاتے جس کے اندر کتا ہو یا مورت۔

تشریح ✿ نووی علیہ الرحمۃ نے کہا جاندار کی مورت بنانا سخت حرام ہے اور کبیرہ گناہ ہے برابر ہے کہ کپڑے میں ہو یا فرش میں یا روپیہ یا اشرفی میں یا پیسہ میں یا برتن میں یا دیوار میں، البتہ درخت یا پالان یا ان چیزوں کی جن میں جان نہیں صورت بنانا حرام نہیں۔ اور جس چیز میں تصویر جاندار کی بنی ہو اگر وہ دیوار پر لٹکائی جائے یا کپڑے میں پہنی جاوے یا عمامہ پر ہو جو ذلیل نہیں تو وہ حرام ہے اور جو ذلت کی جگہ پر ہو جیسے بچھونے پر جو روندا جاوے یا تکیہ وغیرہ پر تو حرام نہیں ہے لیکن اس میں کلام ہے کہ ایسی تصویر سے بھی فرشتے گھر میں آویں گے یا نہیں اور ہمارے نزدیک کوئی فرق نہیں اس مورت میں جو سایہ دار ہو اور جو سایہ دار نہ ہو اور جمہور علماء صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین کا یہی مذہب یہی قول ہے ثوری اور مالک اور ابوحنیفہ کا اور بعض سلف نے کہا کہ جس تصویر کا سایہ نہ پڑے اس کا رکھنا حرام نہیں ہے اور یہ مذہب باطل ہے کیونکہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس پردے پر خفا ہوئے اس پر بے سایہ تصویریں تھیں اور احادیث مطلق ہیں ان میں کسی مورت کی تخصیص نہیں ہے اور بعض کے نزدیک کپڑوں پر جو نقش ہوں تصویروں کے وہ درست ہیں اور قاسم بن محمد کا یہی مذہب ہے لیکن اجماع ہے ان تصویروں کی حرمت پر جو سایہ دار ہوں اور ان کا توڑنا واجب ہے۔ قاضی عیاض نے کہا ان میں بچوں کی گڑیاں مستثنیٰ ہیں ان کی اجازت ہے۔ لیکن مالک نے گڑیوں کا بھی خرید کرنا اپنے بچے کیلئے مکروہ رکھا ہے اور بعض نے کہا کہ گڑیوں سے کھیلنے کی بھی اجازت اس حدیث سے منسوخ ہو گئی۔ واللہ اعلم انتہی

۵۵۱۲ : عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اَنَّ جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ وَعَدَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّاْتِيَهٗ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ وَلَمْ يُطَوِّلْهُ كَتَطْوِيْلِ ابْنِ اَبِيْ حَازِمٍ۔

۵۵۱۲: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٥٥١٣ : عَنْ مَيْمُوْنَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصْبَحَ يَوْمًا وَّاجِمًا فَقَالَتْ مَيْمُوْنَةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَقَدِ اسْتَنْكَرْتُ هَيْئَتَكَ مُنْذُ الْيَوْمِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ كَانَ وَعَدَنِيْ اَنْ يَّلْقَانِيَ اللَّيْلَةَ فَلَمْ يَلْقَنِيْ اَمْ وَاللّٰهِ مَا اَخْلَفَنِيْ قَالَ فَظَلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَهُ ذٰلِكَ عَلٰى ذٰلِكَ ثُمَّ وَقَعَ فِيْ نَفْسِهٖ جِرْوُ كَلْبٍ كَانَ تَحْتَ فُسْطَاطٍ لَّنَا فَاَمَرَبِهٖ فَاُخْرِجَ ثُمَّ اَخَذَ بِيَدِهٖ مَآءً فَنَضَحَ مَكَانَهٗ فَلَمَّا اَمْسٰى لَقِيَهٗ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ فَقَالَ لَهٗ قَدْ كُنْتَ وَعَدْتَّنِيْ اَنْ تَلْقَانِيَ الْبَارِحَةَ قَالَ اَجَلْ وَلٰكِنَّا لَانَدْخُلُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ وَّلَا صُوْرَةٌ فَاَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ فَاَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ حَتّٰى اَنَّهٗ يَاْمُرُ بِقَتْلِ كَلْبِ الْحَآئِطِ الصَّغِيْرِ وَيَتْرُكُ كَلْبَ الْحَآئِطِ الْكَبِيْرِ۔

۵۵۱۳: ام المومنین میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک دن صبح کو اٹھے چپ چپ (جیسے کوئی رنجیدہ ہوتا ہے)۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آج میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شکل ایسی دیکھی کہ آج تک ویسی نہیں دیکھی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جبرئیل علیہ السلام نے مجھ سے وعدہ کیا تھا اس رات ملنے کا مگر نہیں ملے۔ اور انہوں نے کبھی وعدہ خلاف نہیں کیا قسم اللہ کی میمونہ نے کہا پھر سارے دن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسی طرح رہے۔ بعد اس کے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دل میں خیال آیا ایک کتے کے بچے کا جو ہمارے ڈیرے میں تھا وہ نکال کر باہر کیا گیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پانی لیا اور جہاں وہ کتا بیٹھا تھا وہاں پانی چھڑک دیا۔ جب شام ہوئی تو جبرئیل علیہ الصلوٰۃ والسلام آئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم نے مجھ سے وعدہ کیا تھا گزشتہ رات کو آنے کا۔ انہوں نے کہا ہاں لیکن ہم اس گھر میں نہیں جاتے جس میں کتا ہو یا مورت۔ پھر اس کی صبح کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا کتوں کے قتل کا یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چھوٹے باغ کا بھی کتا قتل کرا دیا اور بڑے باغ کے کتے کو چھوڑ دیا۔

تشریح ۞ کیونکہ بڑے باغ کی حفاظت بغیر کتے کے دشوار ہے نووی علیہ الرحمۃ نے کہا جو فرشتے کتے کی وجہ سے نہیں آتے وہ رحمت اور برکت کے فرشتے ہیں لیکن محافظ فرشتے تو ہر وقت ساتھ رہتے ہیں اور ہر جگہ جاتے ہیں۔ کیونکہ وہ اعمال کو لکھتے ہیں اور خطابی نے کہا جس کتے کا پالنا درست ہے جیسے شکاری کتا یا کھیت کا۔ وہ فرشتوں کو نہیں روکتا۔ (انتہیٰ مختصراً)

٥٥١٤ : عَنْ اَبِيْ طَلْحَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَدْخُلُ الْمَلَآئِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ وَّلَا صُوْرَةٌ۔

۵۵۱۴: ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”فرشتے اس گھر میں نہیں جاتے جس کے اندر کتا یا مورت ہو“۔

٥٥١٥ : عَنْ اَبِيْ طَلْحَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاتَدْخُلُ الْمَلَآئِكَةَ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ وَّلَاصُوْرَةٌ۔

۵۵۱۵: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٥١٦ : عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيْثِ يُوْنُسَ وَذِكْرِهِ الْاَخْبَارَ فِي الْاِسْنَادِ۔

۵۵۱۶: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٥١٧ : عَنْ اَبِیْ طَلْحَةَ صَاحِبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَاتَدْخُلُ بَيْتًا فِيْهِ صُوْرَةٌ قَالَ بُسْرٌ ثُمَّ اشْتَكٰى زَيْدٌ فَعُدْنَاهُ فَاِذَا عَلٰى بَابِهٖ سِتْرٌ فِيْهِ صُوْرَةٌ فَقَالَ فَقُلْتُ لِعُبَيْدِ اللّٰهِ الْخَوْلَانِيِّ رَبِيْبِ مَيْمُوْنَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَمْ يُخْبِرْ نَازَيْدٌ عَنِ الصُّوَرِ يَوْمَ الْاَوَّلِ فَقَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ اَلَمْ تَسْمَعْهُ حِيْنَ قَالَ اِلَّا رَقْمًا فِيْ ثَوْبٍ۔

۵۵۱۷: ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جو صحابی تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے۔ انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا فرشتے اس گھر میں نہیں جاتے جس کے اندر مورت ہو۔ بسر نے کہا زید بیمار ہوئے ہم ان کی بیمار پرسی کو گئے ان کے دروازے پر ایک پردہ لٹکا تھا، جس پر مورت تھی۔ میں نے عبیداللہ خولانی سے کہا جو ام المومنین میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ربیب تھا خود زید ہی نے ہم سے مورت کی حدیث بیان کی تھی (اور اب پردہ لٹکایا ہے مورت کا)۔ عبیداللہ نے کہا تم نے ان سے نہیں سنا انہوں نے یہ بھی کہا تھا مگر جو نقش ہو کپڑے میں۔

٥٥١٨ : عَنْ اَبِیْ طَلْحَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ صُوْرَةٌ قَالَ بُسْرٌ فَمَرِضَ زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ فَعُدْنَاهُ فَاِذَا نَحْنُ فِيْ بَيْتِهٖ بِسِتْرٍ فِيْهِ تَصَاوِيْرُ فَقُلْتُ لِعُبَيْدِ اللّٰهِ الْخَوْلَانِيِّ اَلَمْ يُحَدِّثْنَا فِي التَّصَاوِيْرِ قَالَ اِنَّهٗ قَالَ اِلَّا رَقْمًا فِيْ ثَوْبٍ اَلَمْ تَسْمَعْهُ قُلْتُ لَا قَالَ بَلٰى قَدْ ذَكَرَ ذٰلِكَ۔

۵۵۱۸ : ابوطلحہؓ سے روایت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "فرشتے اس گھر میں نہیں جاتے جس میں صورت ہو" بسر نے کہا پھر زید بن خالد بیمار ہوئے (جو اس حدیث کے راوی ہیں) ہم ان کے پوچھنے کو گئے ان کے گھر پر ایک پردہ لٹکتا تھا جس میں تصویر بنی تھی میں نے عبیداللہ خولانی سے کہا انہوں نے ہم سے حدیث بیان کی تصویروں کے باب میں انہوں نے کہا ہاں یہ بھی تو کہا تھا تم نے نہیں سنا مگر جو نقش ہو کپڑے پر میں نے کہا میں نے نہیں سنا۔ انہوں نے کہا زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ کہا تھا۔

٥٥١٩ : عَنْ اَبِیْ طَلْحَةَ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ وَّلَا تَمَاثِيْلُ۔

۵۵۱۹: ابوطلحہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے "فرشتے اس گھر میں نہیں جاتے جس کے اندر کتا ہو یا تصویریں ہوں"۔

٥٥٢٠ : قَالَ فَاَتَيْتُ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فَقُلْتُ اِنَّ هٰذَا يُخْبِرُنِيْ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاتَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ وَّلَا تَمَاثِيْلُ فَهَلْ سَمِعْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ ذٰلِكَ فَقَالَتْ لَا وَلٰكِنْ سَاُحَدِّثُكَ مَارَاَيْتُهٗ فَعَلَ رَاَيْتُهٗ خَرَجَ فِيْ غَزَاتِهٖ فَاَخَذْتُ نَمَطًا فَسَتَّرْتُهٗ عَلَى الْبَابِ فَلَمَّا قَدِمَ فَرَاَى النَّمَطَ عَرَفْتُ الْكَرَاهِيَةَ فِيْ وَجْهِهٖ فَجَذَبَهٗ حَتّٰى هَتَكَهٗ اَوْ قَطَعَهٗ وَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَاْمُرْنَا اَنْ

۵۵۲۰: زید نے کہا میں یہ سن کر ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس آیا اور ان سے کہا کہ ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہم سے یہ حدیث بیان کرتے ہیں تم نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایسا سنا ہے۔ انہوں نے کہا نہیں میں نے جو دیکھا ہے وہ تجھ سے بیان کرتی ہوں۔ ایک بار آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جہاد کو تشریف لے گئے میں نے ایک چادر لی اور اس کو دروازے پر لٹکا دیا جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوٹ کر آئے اور چادر دیکھی، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو برا معلوم ہوا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو کھینچا یہاں تک کہ پھاڑ ڈالا اور کاٹ ڈالا اس کو بعد اس کے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہم کو حکم نہیں دیا پتھر اور مٹی کو کپڑا پہنانے کا، حضرت عائشہ رضی

نَكْسُوا الْحِجَارَةَ وَ الطِّيْنَ قَالَ فَقَطَعْنَا مِنْهُ وِسَادَتَيْنِ وَحَشَوْتُهُمَا لِيْفًا فَلَمْ يَعِبْ ذٰلِكَ عَلَيَّ۔

اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا پھر ہم نے اس کو کاٹ کر دو تکیے بنا ڈالے اور ان کے اندر کھجور کی چھال بھری۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس پر عیب نہیں کیا۔

تشریح ❁ اس چادر پر تصویریں تھیں گھوڑوں کی جیسے دوسری روایت میں ہے اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ دیوار پر پردہ لگانا یا جمانا منع ہے مگر یہ کراہت تنزیہی ہے تحریمی نہیں ہے اور ابوالفتح نے کہا کہ حرام ہے۔

۵۵۲۱ : عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ لَنَا سِتْرٌ فِيْهِ تِمْثَالُ طَآئِرٍ وَّكَانَ الدَّاخِلُ اِذَا دَخَلَ اسْتَقْبَلَهٗ فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَوِّلِيْ هٰذَا فَاِنِّيْ كُلَّمَا دَخَلْتُ فَرَاَيْتُهٗ ذَكَرْتُ الدُّنْيَا قَالَتْ وَكَانَتْ لَنَا قَطِيْفَةٌ كُنَّا تَقُوْلُ عَلَمُهَا حَرِيْرٌ فَكُنَّا نَلْبَسُهَا۔

۵۵۲۱: ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے ہمارے پاس ایک پردہ تھا اس میں پرندہ کی تصویر بنی تھی۔ جب کوئی اندر آتا تو وہ تصویر اس کے سامنے ہوتی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس کو نکال دے جب میں اندر آن کر اس کو دیکھتا ہوں تو دنیا یاد آ جاتی ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا ہمارے پاس ایک چادر تھی جس پر ریشمی بیل تھی ہم اس کو پہنا کرتے۔

۵۵۲۲ : عَنِ ابْنِ اَبِيْ عَدِيٍّ وَّعَبْدِ الْاَعْلٰى بِهٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى وَزَادَ فِيْهِ يُرِيْدُ عَبْدَ الْاَعْلٰى فَلَمْ يَاْمُرْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَطْعِهٖ

۵۵۲۲: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۵۲۳ : عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَفَرٍ وَقَدْ سَتَّرْتُ عَلٰى بَابِيْ دُرْنُوْكًا فِيْهِ الْخَيْلُ ذَوَاتُ الْاَجْنِحَةِ فَاَمَرَنِيْ فَنَزَعْتُهٗ۔

۵۵۲۳: ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سفر سے تشریف لائے میں نے اپنے دروازے پر ایک نقشی پردہ لٹکایا تھا جس پہ پر دار گھوڑوں کی مورتیں بنی ہوئی تھیں۔ آپ ﷺ نے حکم دیا میں نے اسے پھاڑ ڈالا۔

۵۵۲۴ : عَنْ وَكِيْعٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَيْسَ فِيْ حَدِيْثِ عَبْدَةَ قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ۔

۵۵۲۴: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۵۲۵ : عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ اَنَا مُتَسَتِّرَةٌ بِقِرَامٍ فِيْهِ صُوْرَةٌ فَتَلَوَّنَ وَجْهُهٗ ثُمَّ تَنَاوَلَ السِّتْرَ فَهَتَكَهٗ ثُمَّ قَالَ اِنَّ مِنْ اَشَدِّ النَّاسِ عَذَابًا يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ الَّذِيْنَ يُشَبِّهُوْنَ بِخَلْقِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ۔

۵۵۲۵: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے پاس آئے اور میں ایک پردہ ڈالے تھی تصویر دار۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرے کا رنگ بدل گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس پردے کو لے کر پھاڑ ڈالا پھر فرمایا ''سب سے زیادہ سخت عذاب قیامت میں ان لوگوں ہوگا جو اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی صورت بناتے ہیں''۔

۵۵۲۶ : عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ دَخَلَ عَلَيْهَا

۵۵۲۶: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ

بِمِثْلِ حَدِيْثِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ ثُمَّ اَهْوٰى اِلَى الْقِرَامِ فَهَتَكَهٗ بِيَدِهٖ۔

وسلم جھکے پردے کی طرف اور اس کو اپنے ہاتھ سے پھاڑ ڈالا۔

۵۵۲۷ : عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَ فِيْ حَدِيْثِهِمَآ اِنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا لَمْ يَذْكُرَا مِنْ۔

۵۵۲۷: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۵۲۸ : عَنْ عَآئِشَةَ يَقُوْلُ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ قَدْ سَتَرْتُ سَهْوَةً لِّيْ بِقِرَامٍ فِيْهِ تَمَاثِيْلُ فَلَمَّا رَاٰهُ هَتَكَهٗ وَ تَلَوَّنَ وَجْهُهٗ وَ قَالَ يَا عَآئِشَةُ اَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا عِنْدَاللّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الَّذِيْنَ يُضَاهُوْنَ بِخَلْقِ اللّٰهِ تَعَالٰى قَالَتْ عَآئِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فَقَطَعْنَاهُ فَجَعَلْنَا مِنْهُ وِسَادَةً اَوْ وِسَادَتَيْنِ۔

۵۵۲۸: ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے پاس آئے اور میں نے ایک طاق یا مچان کو اپنے ایک پردہ سے ڈھانکا تھا جس میں تصویریں تھیں۔ جب آپ ﷺ نے یہ دیکھا تو اس کو پھاڑ ڈالا اور آپ ﷺ کے چہرے کا رنگ بدل گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا ''اے عائشہ! سب سے زیادہ سخت عذاب قیامت میں ان لوگوں کو ہوگا جو اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی شکل بناتے ہیں'' حضرت عائشہ نے کہا میں نے اس کو کاٹ کر ایک تکیہ بنایا یا دو تکیے بنائے۔

۵۵۲۹ : عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهِ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّهٗ كَانَ لَهَا ثَوْبٌ فِيْهِ تَصَاوِيْرُ مَمْدُوْدٌ اِلٰى سَهْوَةٍ فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ اِلَيْهِ فَقَالَ اَخِّرِيْهِ عَنِّيْ قَالَتْ فَاَخَّرْتُهٗ فَجَعَلْتُهٗ وَ سَائِدَ۔

۵۵۲۹: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس ایک کپڑا تھا جس میں تصویریں تھیں وہ ایک طاق پر لٹکا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ادھر نماز پڑھتے تھے تو فرمایا ''اس کو ہٹا دے میرے سامنے سے''۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں نے اس کو ہٹا کر اس کے تکیے بنا ڈالے۔

۵۵۳۰ : عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ۔

۵۵۳۰: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۵۳۱ : عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ وَقَدْ سَتَّرْتُ نَمَطًا فِيْهِ تَصَاوِيْرُ فَنَحَّاهُ فَاتَّخَذْتُ مِنْهُ وِسَادَتَيْنِ۔

۵۵۳۱: امّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور میں نے ایک پردہ لٹکایا تھا جس میں تصویریں تھیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو سرکا دیا میں نے اس کے دو تکیے بنا ڈالے۔

۵۵۳۲ : عَنْ عَآئِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا نَصَبَتْ سِتْرًا فِيْهِ تَصَاوِيْرُ فَدَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَعَهٗ قَالَتْ فَقَطَعْتُهٗ وِسَادَتَيْنِ فَقَالَ رَجُلٌ فِي الْمَجْلِسِ حِيْنَئِذٍ يُّقَالُ لَهٗ رَبِيْعَةُ بْنُ عَطَآءٍ مَوْلٰى بَنِيْ زُهْرَةَ اَفَمَا سَمِعْتَ اَبَا مُحَمَّدٍ يَذْكُرُ اَنَّ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

۵۵۳۲: ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے انہوں نے ایک پردہ لٹکایا جس میں تصویریں تھیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اور اس پردے کو اتار ڈالا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا میں نے اس کے دو تکیے بنا ڈالے۔ ایک شخص بولا مجلس میں اس وقت جس کا نام ربیعہ بن عطا تھا تم نے نہیں سنا ابو محمد سے وہ کہتے تھے حضرت عائشہ کہتی تھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان تکیوں پر آرام کرتے تھے۔ ابن قاسم نے کہا نہیں لیکن میں نے قاسم بن محمد

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْتَفِقُ عَلَيْهِمَا قَالَ ابْنُ الْقَاسِمِ لَا قَالَ لٰكِنِّىْ قَدْ سَمِعْتُهُ يُرِيْدُ الْقَاسِمِ بْنَ مُحَمَّدٍ۔

سے سنا۔

٥٥٣٣ : عَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَآ اَنَّهَا اشْتَرَتْ نُمْرُقَةً فِيْهَا تَصَاوِيْرُ فَلَمَّا رَاٰهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَى الْبَابِ فَلَمْ يَدْخُلْ فَعَرَفْتُ اَوْ فَعُرِفَتْ فِىْ وَجْهِهِ الْكَرَاهِيَةُ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ وَ اِلٰى رَسُوْلِهِ فَمَا ذَآ اَذْنَبْتُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَالُ هٰذِهِ النُّمْرُقَةِ فَقَالَتِ اشْتَرَيْتُهَا لَكَ تَقْعُدُ عَلَيْهَا وَتَوَسَّدُهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَصْحَابَ هٰذِهِ الصُّوَرِ يُعَذَّبُوْنَ وَ يُقَالُ لَهُمْ اَحْيُوْا مَا خَلَقْتُمْ ثُمَّ قَالَ اِنَّ الْبَيْتَ الَّذِىْ فِيْهِ الصُّوَرُ لَا تَدْخُلُهُ الْمَلَآئِكَةُ۔

۵۵۳۳ :ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، انہوں نے ایک تو شک خریدی جس میں تصویریں تھیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دروازے پر کھڑے ہو رہے اور اندر نہ گئے میں نے پہچان لیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرے مبارک پر رنج ہے۔ میں نے کہا یا رسول اللہ میں توبہ کرتی ہوں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے سامنے میرا کیا گناہ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ توشک کیسی ہے۔ میں نے کہا اس کو میں نے خریدا ہے آپ کے بیٹھنے اور تکیہ لگانے کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''جنہوں نے یہ تصویریں بنائیں ان کو عذاب ہوگا اور ان سے کہا جاوے گا ان میں جان ڈالو پھر فرمایا جس گھر میں تصویریں ہوں وہاں فرشتے نہیں آتے''۔

٥٥٣٤ : عَنْ عَآئِشَةَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَ بَعْضُهُمْ اَتَمُّ حَدِيْثًا لَّهٗ مِنْ بَعْضٍ وَّ زَادَ فِىْ حَدِيْثِ بْنِ اَخِى الْمَاجِشُوْنَ قَالَتْ فَاَخَذْتُهٗ فَجَعَلْتُهٗ مِرْ فَقَتَيْنِ فَكَانَ يَرْتَفِقُ بِهِمَا فِى الْبَيْتِ۔

۵۵۳۴ : ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اتنا زیادہ ہے کہ میں نے اس کے دو تکیے بنا ڈالے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان پر تکیہ لگاتے گھر میں۔

٥٥٣٥ : عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الَّذِيْنَ يَصْنَعُوْنَ الصُّوَرَ يُعَذَّبُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُقَالُ لَهُمْ اَحْيُوْا مَا خَلَقْتُمْ۔

۵۵۳۵ :عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''جو لوگ مورتیں بناتے ہیں ان کو قیامت میں عذاب ہوگا ان سے کہا جاوے گا جلاؤ ان کو جن کو تم نے بنایا''۔

٥٥٣٦ : عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۵۵۳۶ : ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٥٣٧ : عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ الْمُصَوِّرُوْنَ وَلَمْ يَذْكُرِ الْاَشَجُّ اِنَّ۔

۵۵۳۷ :عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''سب سے زیادہ سخت عذاب قیامت میں تصویر بنانیوالوں کو ہوگا''۔

٥٥٣٨ : عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَ فِىْ رِوَايَةِ

۵۵۳۸ : ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

يَحْيٰى وَ اَبِيْ كُرَيْبٍ عَنْ اَبِيْ مُعَاوِيَةَ اِنَّ مِنْ اَشَدِّ اَهْلِ النَّارِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَذَابًا الْمُصَوِّرُوْنَ وَحَدِيْثُ سُفْيَانَ كَحَدِيْثِ وَكِيْعٍ۔

۵۵۳۹ : عَنْ مُسْلِمِ بْنِ صُبَيْحٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ مَسْرُوْقٍ فِيْ بَيْتٍ فِيْهِ تَمَاثِيْلُ مَرْيَمَ فَقَالَ مَسْرُوْقٌ هٰذَا تَمَاثِيْلُ كِسْرٰى فَقُلْتُ لَا هٰذَا تَمَاثِيْلُ مَرْيَمَ فَقَالَ مَسْرُوْقٌ اَمَا اِنِّيْ سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الْمُصَوِّرُوْنَ۔

۵۵۳۹: مسلم بن صبیح سے روایت ہے میں مسروق کے ساتھ ایک گھر میں تھا جس میں تصویریں تھیں مسروق نے کہا یہ کسریٰ (بادشاہ ایران) کی تصویریں ہیں۔ میں نے کہا نہیں یہ حضرت مریم علیہا السلام کی تصویریں ہیں۔ مسروق نے کہا میں نے عبداللہ بن مسعود سے سنا وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''سب سے زیادہ سخت عذاب قیامت کے دن تصویر بنانے والوں کو ہوگا''۔

۵۵۴۰ : عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِي الْحَسَنِ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ اِنِّيْ رَجُلٌ اُصَوِّرُ هٰذِهِ الصُّوَرَ فَافْتِنِيْ فِيْهَا فَقَالَ لَهُ ادْنُ مِنِّيْ فَدَنَا مِنْهُ ثُمَّ قَالَ ادْنُ مِنِّيْ فَدَنَا حَتّٰى وَضَعَ يَدَهُ عَلٰى رَاْسِهِ وَ قَالَ اُنَبِّئُكَ بِمَا سَمِعْتُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ كُلُّ مُصَوِّرٍ فِي النَّارِ يُجْعَلُ لَهُ بِكُلِّ صُوْرَةٍ صَوَّرَهَا نَفْسًا فَتُعَذِّبُهُ فِيْ جَهَنَّمَ وَ قَالَ اِنْ كُنْتَ لَابُدَّ فَاعِلًا فَاصْنَعِ الشَّجَرَ وَ مَالَا نَفْسَ لَهُ فَاَقَرَّ بِهِ نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ۔

۵۵۴۰: سعید بن ابی الحسن سے روایت ہے ایک شخص عبداللہ بن عباسؓ کے پاس آیا اور کہنے لگا میں تصویر بنانے والا ہوں تو اس کا کیا حکم ہے بیان کیجئے مجھ سے۔ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا میرے پاس آ' وہ گیا۔ پھر انہوں نے کہا پاس آ۔ وہ اور پاس آ گیا یہاں تک کہ ابن عباس نے اپنا ہاتھ اس کے سر پر رکھا اور کہا میں تجھ سے کہتا ہوں وہ جو میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے میں نے سنا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے ''ہر ایک تصویر بنانے والا جہنم میں جائے گا اور ہر ایک تصویر کے بدل ایک شخص جاندار بنایا جاوے گا جو تکلیف دے گا اس کو جہنم میں'' اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اگر تو نے ایسا ہی بنانا ہے تو درخت کی یا کسی اور بے جان چیز کی تصویر بنا۔

۵۵۴۱ : عَنِ النَّضْرِ بْنِ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَجَعَلَ يُفْتِيْ وَ لَا يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى سَاَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ اِنِّيْ رَجُلٌ اُصَوِّرُ هٰذِهِ الصُّوَرَ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ ادْنُهْ فَدَنَا الرَّجُلُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ صَوَّرَ صُوْرَةً فِي الدُّنْيَا كُلِّفَ اَنْ يَّنْفُخَ فِيْهَا

۵۵۴۱: نضر بن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس بیٹھا تھا وہ فتویٰ دیتے تھے اور حدیث نہیں بیان کرتے تھے۔ یہاں تک کہ ایک شخص نے پوچھا میں مصور ہوں، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا میرے پاس آ، وہ پاس آیا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے جو شخص دنیا میں کوئی مورت بناوے اس کو قیامت میں تکلیف دی جائے گی اس میں جان ڈالنے کی اور وہ جان نہ ڈال سکے گا۔

الرُّوْحَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَ لَيْسَ بِنَافِخٍ۔

٥٥٤٢ : عَنِ النَّضْرِ بْنِ اَنَسٍ بِاَنَّ رَجُلًا اَتَى ابْنَ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا فَذَكَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ۔

۵۵۴۲: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٥٤٣ : عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ فِيْ دَارِ مَرْوَانَ فَرَاٰى فِيْهَا تَصَاوِيْرَ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَ مَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذَهَبَ يَخْلُقُ خَلْقًا كَخَلْقِيْ فَلْيَخْلُقُوْا ذَرَّةً اَوْلِيَخْلُقُوْا حَبَّةً اَوْلِيَخْلُقُوْا شَعِيْرَةً۔

۵۵۴۳: ابوزرعہ سے روایت ہے میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ مروان کے گھر میں گیا وہاں تصویریں تھیں۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ''اس سے زیادہ کون قصوروار ہوگا جو میری مخلوق کی طرح بنانے کا قصد کرے اچھا بنا دیں ایک چیونٹی یا ایک دانہ گیہوں کا یا جو کا۔

٥٥٤٤ : عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ قَالَ دَخَلْتُ اَنَا وَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ دَارًا تُبْنٰى بِالْمَدِيْنَةِ لِسَعِيْدٍ اَوْ لِمَرْوَانَ قَالَ فَرَاٰى مُصَوِّرًا يُصَوِّرُ فِي الدَّارِ فَقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ وَلَمْ يَذْكُرْ اَوْلِيَخْلُقُوْا شَعِيْرَةً۔

۵۵۴۴: ابوزرعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں اور ابوہریرہؓ ایک گھر میں گئے جو بن رہا تھا مدینہ میں سعید کا یا مروان کا وہاں ایک مصور کو دیکھا جو گھر میں تصویریں بنا رہا تھا، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا ویسا ہی جیسا اوپر گزرا اس میں جو کا ذکر نہیں ہے۔

٥٥٤٥ : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدْخُلُ الْمَلٰٓئِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ تَمَاثِيْلُ اَوْ تَصَاوِيْرُ۔

۵۵۴۵: ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا'' فرشتے اس گھر میں نہیں جاتے جس میں مورتیں ہوں''۔

بَابُ كَرَاهَةِ الْكَلْبِ وَ الْجَرَسِ فِي السَّفَرِ

باب: سفر میں گھنٹی اور کتا رکھنے کی کراہت

٥٥٤٦ : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَا تَصْحَبُ الْمَلَآئِكَةُ رُفْقَةً فِيْهَا كَلْبٌ وَّ لَا جَرَسٌ۔

۵۵۴۶: ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا''فرشتے ساتھ نہیں رہتے ان مسافروں کے جن کے ساتھ گھنٹا ہو یا کتا ہو'' (یعنی رحمت کے فرشتے کیونکہ گھنٹے کی آواز مکروہ ہے اور یہ نہی تنزیہی ہے)۔

٥٥٤٧ : عَنْ سُهَيْلٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ۔

۵۵۴۷: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٥٤٨ : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْجَرَسُ مَزَامِيْرُ الشَّيْطَانِ۔

۵۵۴۸: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا''گھنٹا شیطان کا باجا ہے''۔

بَابُ كَرَاهَةِ قِلَادَةِ الْوَتَرِ فِي رَقَبَةِ الْبَعِيْرِ

باب: تانت کا ہار اونٹ کے گلے میں ڈالنے کی ممانعت

تشریح ۞ نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا مشرکوں کی عادت تھی کہ نظر نہ لگنے کے لیے تانت کا ہار اونٹ کے گلے میں ڈال دیتے تھے آپ ﷺ نے یہ موقوف کر دیا اس وجہ سے کہ نظر بد اس سے نہیں رکتی، اب اگر کوئی زینت کے لیے ڈالے تو درست ہے یا حاجت کے لیے یا اور کوئی ہار سوا تانت کے۔

٥٥٤٩ : عَنْ اَبِي بَشِيْرٍ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي بَعْضِ اَسْفَارِهِ قَالَ فَاَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَسُوْلًا قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي بَكْرٍ حَسِبْتُ اَنَّهُ قَالَ وَالنَّاسُ فِي مَبِيْتِهِمْ لَا يَبْقَيَنَّ فِي رَقَبَةِ بَعِيْرٍ قَلَادَةٌ مِّنْ وَّتَرٍ اَوْ قِلَادَةٌ اِلَّا قُطِعَتْ قَالَ مَالِكٌ اُرَى ذٰلِكَ مِنَ الْعَيْنِ۔

۵۵۴۹: ابو بشیر انصاری سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے سفر میں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک پیام پہنچانے والے کو بھیجا عبداللہ بن ابی بکر نے کہا، میں سمجھتا ہوں لوگ اس وقت اپنے سونے کے مقاموں میں تھے اور حکم دیا کہ کسی اونٹ کے گلے میں تانت کا ہار یا ہار نہ رہے اور اس کو کاٹ ڈالیں۔ امام مالک نے کہا میں خیال کرتا ہوں یہ نظر نہ لگنے کے خیال سے ڈالتے تھے۔

بَابُ النَّهْيِ عَنْ ضَرْبِ الْحَيَوَانِ فِي وَجْهِهٖ وَوَسْمِهٖ فِيْهِ

باب: جانور کے منہ پر مارنے اور داغ لگانے کی ممانعت

٥٥٥٠ : عَنْ جَابِرٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الضَّرْبِ فِي الْوَجْهِ وَعَنِ الْوَاسْمِ فِي الْوَجْهِ۔

۵۵۵۰: جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منہ پر مارنے سے اور منہ پر داغ دینے سے۔

٥٥٥١ : عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ۔

۵۵۵۱: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٥٥٢ : عَنْ جَابِرٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَيْهِ حِمَارٌ قَدْ وُسِمَ فِي وَجْهِهٖ فَقَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الَّذِيْ وَسَمَهٗ۔

۵۵۵۲: جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے سے ایک گدھا گزرا جس کے منہ پر داغ دیا گیا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "لعنت کرے اللہ اس پر جس نے اس کو داغا"۔

٥٥٥٣ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِمَارًا مَوْسُوْمَ الْوَجْهِ فَاَنْكَرَ ذٰلِكَ قَالَ فَوَاللّٰهِ لَا اَسِمُهٗ اِلَّا فِي اَقْصٰى شَيْءٍ مِّنَ الْوَجْهِ فَاَمَرَ بِحِمَارٍ لَّهٗ فَكُوِيَ فِي جَاعِرَتَيْهِ فَهُوَ اَوَّلُ مَنْ كَوَى

۵۵۵۳: ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک گدھا دیکھا جس کے منہ پر داغ تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو برا کہا اور فرمایا "قسم اللہ کی میں تو داغ نہیں دیتا مگر اس جگہ جو منہ سے بہت دور ہے (جیسے پٹھا وغیرہ) اور حکم کیا اپنے گدھے کو داغ دینے کا تو داغ دیا گیا پٹھوں پر اور سب سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

الْجَاعِرَتَيْنِ۔

ہی نے پٹھوں پر داغ دیا''۔

بَابُ جَوَازِ وَسْمِ الْحَيَوَانِ غَيْرَ الْاٰدَمِيِّ

باب: سوا آدمی کے جانور کو داغ دینا درست ہے

٥٥٥٤ : عَنْ اَنَسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ لَمَّا وَلَدَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ لِيْ يَآ اَنَسُ انْظُرْ هٰذَا الْغُلَامَ فَلَا يُصِيْبَنَّ شَيْئًا حَتّٰى تَغْدُوَ بِهٖ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَنِّكُهٗ قَالَ فَغَدَوْتُ فَاِذَا هُوَ فِي الْحَآئِطِ وَ عَلَيْهِ خَمِيْصَةٌ جَوْنِيَّةٌ وَّ هُوَ يَسِمُ الظَّهْرَ الَّذِيْ قَدِمَ عَلَيْهِ فِي الْفَتْحِ۔

۵۵۵۴: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جب ام سلیم نے بچہ جنا تو مجھ سے کہا اے انس! اس بچہ کو دیکھتا رہ کچھ کھانے نہ پاوے جب تک تو اس کو صبح کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس نہ لے جاوے اور آپ ﷺ کچھ چبا کر اس کے منہ میں نہ ڈالیں۔ انس نے کہا پھر میں صبح کو آپ ﷺ کے پاس گیا۔ آپ ﷺ باغ میں تھے اور ایک کملی حویت کی (جو ایک قبیلہ ہے یا موضع ہے) اوڑھی تھی داغ دے رہے تھے ان اونٹوں پر جو فتح میں آپ ﷺ کے پاس آئے تھے۔

تشریح ۞ نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا آدمی کو داغ دینا حرام ہے اور جانور کے منہ میں منع ہے اور جگہ مستحب ہے زکوٰۃ اور جزیے کے جانوروں کو اور جائز ہے اور جانوروں کو اور ابوحنیفہ کے نزدیک مکروہ ہے اور ان پر یہ حدیثیں حجت ہیں۔

٥٥٥٥ : عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يُحَدِّثُ اَنَّ اُمَّهٗ حِيْنَ وَلَدَتِ انْطَلَقُوْا بِالصَّبِيِّ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَنِّكُهٗ قَالَ فَاِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مِرْبَدٍ يَسِمُ غَنَمًا قَالَ شُعْبَةُ وَ اَكْثَرُ عِلْمِيْ اَنَّهٗ قَالَ فِيْٓ اٰذَانِهَا۔

۵۵۵۵: انس بن مالک سے روایت ہے، ان کی ماں جب بچہ جنیں تو انہوں نے کہا اس بچے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لے جاؤ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چبا کر اس کے منہ میں کچھ ڈالیں گے۔ میں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بکریوں کے تھان میں تھے داغ دے رہے تھے ان کے کانوں میں۔

٥٥٥٦ : عَنْ اَنَسٍ يَّقُوْلُ دَخَلْنَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِرْبَدًا وَّ هُوَ يَسِمُ غَنَمًا قَالَ اَحْسِبُهٗ قَالَ فِيْٓ اٰذَانِهَا۔

۵۵۵۶: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس گئے تھان میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم داغ دے رہے تھے بکریوں کے کانوں پر۔

٥٥٥٧ : عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ۔

۵۵۵۷: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٥٥٨ : عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ رَاَيْتُ فِيْ يَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمِيْسَمَ وَ هُوَ يَسِمُ اِبِلَ الصَّدَقَةِ۔

۵۵۵۸: انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ مبارک میں داغ کا ہتھیار دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صدقہ کے اونٹوں پر داغ دے رہے تھے۔

بَابُ كَرَاهَةِ الْقَزَعِ

باب: قزع کی ممانعت

تشریح ۞ نووی نے کہا قزع کے معنی تھوڑا سر منڈانا تھوڑا نہ منڈانا یا جگہ جگہ منڈانا اور یہ مکروہ ہے۔ الا اس صورت میں جب علاج کیلئے ہو اور کراہت تنزیہی ہے اور بعض نے بچوں کیلئے جائز رکھا ہے لیکن ہمارا مذہب ہے کہ مرد عورت دونوں کیلئے مطلقاً مکروہ ہے کیونکہ یہ یہود کی خصلت ہے یا بدنما ہے۔ انتہیٰ۔

٥٥٥٩ : عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْقَزَعِ قَالَ قُلْتُ لِنَافِعٍ وَ مَا الْقَزَعُ قَالَ يُحْلَقُ بَعْضُ رَاْسِ الصَّبِيِّ وَ يُتْرَكُ بَعْضٌ۔

۵۵۵۹: عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع کیا قزع سے۔عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں نے نافع سے پوچھا قزع کیا ہے؟ انہوں نے کہا بچے کا سر مونڈنا کچھ چھوڑ دینا۔

٥٥٦٠ : عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَ جَعَلَ التَّفْسِيْرَ فِيْ حَدِيْثِ اَبِيْ اُسَامَةَ مِنْ قَوْلِ عُبَيْدِ اللّٰهِ۔

۵۵۶۰: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٥٦١ : عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ مِثْلَهٗ وَاَلْحَقَا الْقَفِيْرَ فِي الْحَدِيْثِ۔

۵۵۶۱: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٥٦٢ : عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ۔

۵۵۶۲: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْجُلُوْسِ فِي الطُّرُقَاتِ

باب: راستوں میں بیٹھنے کی ممانعت

٥٥٦٣ : عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِيَّاكُمْ وَ الْجُلُوْسَ فِي الطُّرُقَاتِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا لَنَا بُدٌّ مِّنْ مَّجَالِسِنَا نَتَحَدَّثُ فِيْهَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا اَبَيْتُمْ اِلَّا الْمَجْلِسَ فَاَعْطُوا الطَّرِيْقَ حَقَّهٗ قَالَ وَمَا حَقُّهٗ قَالَ غَضُّ الْبَصَرِ وَكَفُّ الْاَذٰى وَرَدُّ السَّلَامِ وَ الْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ۔

۵۵۶۳: ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بچو تم راہوں میں بیٹھنے سے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ ہم کو اپنی مجلسوں میں بیٹھنا ضرور ہے باتیں کرنے کے لیے۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر تم نہیں مانتے تو راستے کا حق ادا کرو۔لوگوں نے عرض کیا راہ کا حق کیا ہے یا رسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا آنکھ نیچے رکھنا (اور غیر محرم کی طرف بدنظر نہ کرنا) اور راہ میں ایذا نہ دینا (کسی کو چلنے میں) اور سلام کا جواب دینا اور اچھی بات کا حکم کرنا بری بات سے منع کرنا''۔

٥٥٦٤ : عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ۔

۵۵۶۴: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

بَابُ تَحْرِيْمِ فِعْلِ الْوَاصِلَةِ وَالْمُسْتَوْصِلَةِ وَالْوَاشِمَةِ وَالْمُسْتَوْشِمَةِ وَالنَّامِصَةِ وَ الْمُتَنَمِّصَةِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ وَالْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ

باب: بالوں میں جوڑ لگانا اور لگوانا اور گودنا اور گدانا اور منہ کی روئیں نکالنا اور نکلوانا اور دانتوں کو کشادہ کرنا

اللّٰهُ

اور اللہ تعالیٰ کی خلقت کو بدلنا حرام ہے

٥٥٦٥ : عَنْ اَسْمَآءَ بِنْتَ اَبِیْ بَكْرٍ رَّضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَ جَآءَ تِ امْرَاَةٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِیَ ابْنَةً عُرَيِّسًا اَصَابَتْهَا حَصْبَةٌ فَتَمَرَّقَ شَعْرُهَا اَفَاصِلُهٗ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ۔

۵۵۶۵: اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے ایک عورت آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اور عرض کیا یا رسول اللہ میری بیٹی دلہن ہوئی ہے اور اس کے چیچک نکلی ہے بال گر گئے ہیں کیا میں جوڑ لگا دوں اس کے بالوں میں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''لعنت کی اللہ تعالیٰ نے جوڑ لگانے والی اور لگوانے والی پر''۔

٥٥٦٦ : عَنْ هِشَامُ بْنِ عُرْوَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَ نَحْوَ حَدِيْثِ اَبِیْ مُعَاوِيَةَ غَيْرَ اَنَّ وَ كِيْعًا وَّ شُعْبَةَ فِیْ حَدِيْثِهِمَا فَتَمَرَّطَ شَعْرُهَا۔

۵۵۶۶: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٥٦٧ : عَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ اَبِیْ بَكْرٍ رَّضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَآ اَنَّ امْرَاَةً اَتَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنِّیْ زَوَّجْتُ ابْنَتِیْ فَتَمَرَّقَ شَعْرُ رَاْسِهَا وَ زَوْجُهَا يَسْتَحْسِنُهَا اَفَاصِلُ شَعْرَهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَنَهَاهَا۔

۵۵۶۷: اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے ایک عورت آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اور عرض کیا میں نے شادی کی ہے اپنی بیٹی کی۔ اس کے بال گر گئے ہیں اور اس کا خاوند بالوں کو پسند کرتا ہے کیا میں جوڑ لگا دوں اس کے بالوں میں یا رسول اللہ۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع کیا اس کو۔

٥٥٦٨ : عَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا اَنَّ جَارِيَةً مِّنَ الْاَنْصَارِ تَزَوَّجَتْ وَ اِنَّهَا مَرِضَتْ فَتَمَرَّطَ شَعْرُهَا فَاَرَادُوْا اَنْ يَّصِلُوْا فَسَاَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَلَعَنَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةِ۔

۵۵۶۸: ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے انصار کی ایک لڑکی نے نکاح کیا پھر وہ بیمار ہوئی اس کے بال گر گئے۔ لوگوں نے قصد کیا، ان میں جوڑ لگانے کا تو پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لعنت کی جوڑ لگانے والی اور لگوانے والی پر۔

تشریح ❀ ظاہر حدیث سے اس فعل کی حرمت نکلتی ہے اور یہی مختار ہے اور بعض نے کہا جائز رکھا ہے اور یہی منقول ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے لیکن یہ روایت صحیح نہیں ہے۔

٥٥٦٩ : عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ امْرَاَةً مِّنَ الْاَنْصَارِ زَوَّجَتِ ابْنَةً لَّهَا فَاشْتَكَتْ فَتَسَاقَطَ شَعْرُهَا فَاَتَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنَّ زَوْجَهَا يُرِيْدُهَا اَفَاَصِلُ شَعْرَهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لُعِنَ الْوَاصِلَاتُ عَنْ

۵۵۶۹: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے انصار کی ایک عورت نے اپنی لڑکی کا نکاح کیا پر وہ لڑکی بیمار ہوئی اس کے بال گر گئے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئی اور عرض کیا اس کا خاوند قصد کرتا ہے اس کا کیا میں جوڑ لگا دوں اس کے بالوں میں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا لعنت ہے جوڑ لگانے والوں پر۔

اِبْرَاهِيمَ بْنِ نَافِعٍ بِهٰذَا وَ قَالَ لُعِنَ الْمُوْصِلَاتُ۔

۵۵۷۰ : عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَ الْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ۔

۵۵۷۰: اس میں جوڑ لگوانے والوں پر لعنت کا ذکر ہے۔

۵۵۷۱ : عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ۔

۵۵۷۱: حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہؐ نے لعنت کی جوڑ لگانے والی اور لگوانے والی پر اور گودنے والی پر اور گدانے والی پر۔

۵۵۷۲ : عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ۔

۵۵۷۲: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۵۷۳ : عَنْ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالنَّامِصَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَ الْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰهِ قَالَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ امْرَاَةً مِّنْ بَنِيْ اَسَدٍ يُقَالُ لَهَا اُمُّ يَعْقُوْبَ وَ كَانَتْ تَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ فَاَتَتْهُ فَقَالَتْ مَا حَدِيْثٌ بَلَغَنِيْ عَنْكَ اَنَّكَ لَعَنْتَ الْوَاشِمَاتِ وَ الْمُسْتَوْشِمَاتِ وَ الْمُتَنَمِّصَاتِ وَ الْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰهِ فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ وَ مَا لِيَ لَآ اَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَقَالَتِ امْرَاَةٌ لَقَدْ قَرَاْتُ مَا بَيْنَ لَوْحَيِ الْمُصْحَفِ فَمَا وَجَدْتُّهٗ فَقَالَ لَئِنْ كُنْتِ قَرَاْتِيْهِ لَقَدْ وَجَدْتِّيْهِ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ : ﴿وَمَا اٰتَاكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَ مَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا.....﴾ [الحشر : ۷] فَقَالَتِ الْمَرْاَةُ فَاِنِّيْ اَرٰى شَيْئًا مِّنْ هٰذَا عَلَى امْرَاَتِكَ الْاٰنَ قَالَ اذْهَبِيْ فَانْظُرِيْ قَالَ فَدَخَلَتْ عَلَى امْرَاَةِ عَبْدِاللّٰهِ فَلَمْ تَرَ شَيْئًا فَجَآءَتْ اِلَيْهِ فَقَالَتْ مَا رَاَيْتُ

۵۵۷۳: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے لعنت کی اللہ نے گودنے والیوں اور گدانے والیوں پر اور منہ کے بال نکالنے والیوں پر اور نکلوانے والیوں پر اور دانتوں کو کشادہ کرنے والیوں پر خوبصورتی کے لیے (تاکہ کمسن معلوم ہو) اللہ کی خلقت بدلنے والیوں پر پھر یہ خبر بنی اسد کی ایک عورت کو پہنچی جس کا نام ام یعقوب تھا وہ قرآن پڑھا کرتی تھی وہ آئی عبداللہ کے پاس اور بولی مجھے کیا خبر پہنچی ہے کہ تم نے لعنت کی گودنے اور گدانے اور منہ کے بال اکھاڑنے اور اکھڑوانے اور دانتوں کو کشادہ کرنے اور اللہ تعالیٰ کی خلقت کو بدلنے والیوں پر۔ عبداللہ نے کہا میں کیوں لعنت نہ کروں اس پر جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لعنت کی اور یہ تو اللہ کی کتاب میں موجود ہے وہ عورت بولی میں تو دو جلدوں میں جس قدر قرآن تھا پڑھ ڈالا مجھے نہیں ملا۔ عبداللہ نے کہا اگر تو پڑھتی (جیسا چاہیے تھا غور کر کے) تو تجھ کو ملتا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو رسول تم کو بتلا دے اس کو تھامے رہو اور جس سے منع کرے اس سے باز رہو۔ وہ عورت بولی ان باتوں میں سے بعضی بات تمہاری عورت بھی کرتی ہے۔ عبداللہ نے کہا جا دیکھ وہ گئی ان کی عورت کے پاس تو کچھ نہ پایا پھر لوٹ آئی اور کہنے لگی ان میں سے کوئی بات میں نے نہیں دیکھی۔ عبداللہ نے کہا اگر وہ ایسا کرتی تو ہم اس سے صحبت نہ کرتے۔

شَيْئًا فَقَالَ اَمَا لَوْ كَانَ ذٰلِكَ لَمْ نُجَامِعْهَا۔

٥٥٧٤ : عَنْ مَنْصُوْرٍ بِهٰذَا الْاَسْنَادِ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ جَرِيْرٍ غَيْرَ اَنَّ فِیْ حَدِيْثِ سُفْيَانَ الْوَاشِمَاتِ وَ الْمُتَوَاشِمَاتِ وَ فِیْ حَدِيْثِ مُفَضَّلٍ الْوَاشِمَاتِ وَالْمَوْشُوْمَاتِ۔

۵۵۷۴: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٥٧٥ : عَنْ مَنْصُوْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ الْحَدِيْثَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُجَرَّدًا عَنْ سَائِرِ الْقِصَّةِ مِنْ ذِكْرِ اُمِّ يَعْقُوْبَ۔

۵۵۷۵: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٥٧٦ : عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ حَدِيْثِهِمْ۔

۵۵۷۶: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٥٧٧ : عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ زَجَرَ النَّبِیُّ اَنْ تَصِلَ الْمَرْاَةُ بِرَاْسِهَا شَيْئًا ۔

۵۵۷۷: جابر بن عبداللہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عورت کو اپنے سر میں جوڑ لگانے سے۔

٥٥٧٨ : عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَنَّهٗ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ بْنَ اَبِیْ سُفْيَانَ عَامَ حَجَّ وَ هُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَ تَنَاوَلَ قُصَّةً مِّنْ شَعْرٍ كَانَتْ فِیْ يَدِحَرَ سِيٍّ فَقَالَ يَاَهْلَ الْمَدِيْنَةِ اَيْنَ عُلَمَآؤُكُمْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنْ مِّثْلِ هٰذِهٖ وَ يَقُوْلُ اِنَّمَا هَلَكَتْ بَنُوْ اِسْرَآئِيْلَ حِيْنَ اتَّخَذَ هٰذِهٖ نِسَآؤُهُمْ۔

۵۵۷۸: حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف سے روایت ہے انہوں نے سنا معاویہ سے جس سال حج کیا تو منبر پر کہا اور ایک بالوں کا گچھا اپنے ہاتھ میں لیا جو غلام کے پاس تھا اے مدینہ والو! تمہارے عالم کہاں ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے منع کرتے تھے اس سے (یعنی جوڑ لگانے سے) اور فرماتے تھے بنی اسرائیل اسی طرح تباہ ہوئے جب انکی عورتوں نے یہ کام شروع کیا اور عیش وعشرت شہوت پرستی میں پڑ گئے لڑائی سے دل چرانے لگے۔

٥٥٧٩ : عَنِ الزُّهْرِيِّ بِمِثْلِ حَدِيْثِ مَالِكٍ غَيْرَ اَنَّ فِیْ حَدِيْثِ مَعْمَرٍ اِنَّمَا عُذِّبَ بَنُوْ اِسْرَآئِيْلَ۔

۵۵۷۹: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٥٨٠ : عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَدِمَ مُعَاوِيَةُ الْمَدِيْنَةَ فَخَطَبَنَا وَ اَخْرَجَ كُبَّةً مِّنْ شَعْرٍ فَقَالَ مَا كُنْتُ اُرٰى اَنَّ اَحَدًا يَّفْعَلُهٗ اِلَّا الْيَهُوْدَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلَغَهٗ فَسَمَّاهُ

۵۵۸۰: سعید بن المسیب سے روایت ہے معاویہ مدینہ میں آئے انہوں نے خطبہ سنایا ہم کو اور ایک گچھا بالوں کا نکالا پھر کہا میں یہ سمجھتا تھا یہ کام کوئی نہ کرے گا سوا یہود کے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس کی خبر پہنچی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ زور ہے (یعنی مکاری اور

الزُّوْرَ۔

دغابازی)۔

٥٥٨١ : عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ مُعَاوِيَةَ قَالَ ذَاتَ يَوْمٍ اِنَّكُمْ قَدْ اَحْدَثْتُمْ زِيَّ سَوْءٍ وَّ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الزُّوْرِ قَالَ وَجَآءَ رَجُلٌ بِعَصًا عَلٰى رَأْسِهَا خِرْقَةٌ قَالَ مُعَاوِيَةُ اَلَا وَ هٰذَا الزُّوْرُ قَالَ قَتَادَةُ يَعْنِيْ مَا تُكَثِّرُ بِهِ النِّسَآءُ اَشْعَارَهُنَّ مِنَ الْخِرَقِ۔

۵۵۸۱ :سعید بن المسیب سے روایت ہے معاویہ نے ایک دن کہا تم لوگوں نے بری بات نکالی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع کیا زُور سے۔ ایک شخص آیا ایک لکڑی لے کر اس کی نوک پر چیتھڑا لگا تھا۔ معاویہ نے کہا یہی زور ہے۔ قتادہ نے کہا مراد یہ ہے کہ عورتیں چیتھڑے لگا کر اپنے بال بہت کر لیتی ہیں۔

بَابُ النِّسَآءِ الْكَاسِيَاتِ الْعَارِيَاتِ الْمَائِلَاتِ الْمُمِيْلَاتِ

باب: ان عورتوں کا بیان جو پہنتی ہیں لیکن ننگی ہیں آپ سیدھی راہ سے مڑ گئیں خاوند کو بھی موڑ دیتی ہیں

٥٥٨٢ : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صِنْفَانِ مِنْ اَهْلِ النَّارِ لَمْ اَرَهُمَا قَوْمٌ مَّعَهُمْ سِيَاطٌ كَاَذْنَابِ الْبَقَرِ يَضْرِبُوْنَ بِهَا النَّاسَ وَ نِسَآءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ مُمِيْلَاتٌ مَّائِلَاتٌ رُءُ وْسُهُنَّ كَاَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ لَا يَدْ خُلْنَ الْجَنَّةَ وَ لَا يَجِدْنَ رِيْحَهَا وَ اِنَّ رِيْحَهَا لَيُوْجَدُ مِنْ مَّسِيْرَةِ كَذَا وَ كَذَا۔

۵۵۸۲ :ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ ؐ نے فرمایا دو قسمیں ہیں دوزخیوں کی جن کو میں نے نہیں دیکھا ایک تو وہ لوگ جن کے پاس کوڑے ہیں بیلوں کی دموں کی طرح کے لوگوں کو اس سے مارتے ہیں دوسرے وہ عورتیں ہیں جو پہنتی ہیں مگر ننگی ہیں (یعنی ستر کے لائق اعضاء کھلے ہیں جیسے حیدرآباد میں عورتوں کے سر اور پیٹ اور پاؤں کھلے رہتے ہیں یا کپڑے ایسے باریک پہنتی ہیں جن میں سے بدن نظر آتا ہے تو گویا ننگی ہیں) سیدھی راہ سے بہکانے والی خود بہکنے والی ان کے سر بختی (ایک قسم ہے اونٹ کی) اونٹ کی کوہان کی طرح ایک طرف جھکے ہوئے وہ جنت میں نہ جاویں گی بلکہ اس کی خوشبو بھی اس کو نہ ملے گی حالانکہ جنت کی خوشبو اتنی دور سے آتی ہے۔

بَابُ النَّهْيِ عَنِ التَّزْوِيْرِ فِي اللِّبَاسِ وَ غَيْرِهٖ وَالْمُتَشَبِّعِ بِمَا لَمْ يُعْطَ

باب: فریب کا لباس پہننے کی اور جو نہ ہو اس کو کہنے کی ممانعت

٥٥٨٣ : عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ امْرَاَةً قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَقُوْلُ اِنَّ زَوْجِيْ اَعْطَانِيْ مَا لَمْ يُعْطِنِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُتَشَبِّعُ بِمَا

۵۵۸۳ :حضرت عائشہؓ سے روایت ہے، ایک عورت نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں (سوت) سے کہوں کہ خاوند نے مجھے وہ دیا جو اس نے نہیں دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا جو کہے فلاں چیز میرے پاس

لَمْ يُعْطَ كَلَابِسِ ثَوْبَىْ زُوْرٍ۔

ہے (لوگوں میں اپنی بڑائی ظاہر کرنے کو غرور سے) اور وہ اس کے پاس نہ ہو اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی فریب کے دو کپڑے پہن لے۔

٥٥٨٤ : عَنْ اَسْمَآءَ جَآءَ تِ امْرَاةٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنَّ لِىْ ضَرَّةً فَهَلْ عَلَىَّ جُنَاحٌ اَنْ اَتَشَبَّعَ مِنْ مَّالِ زَوْجِىْ مَا لَمْ يُعْطِنِىْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُتَشَبِّعُ بِمَا لَمْ يُعْطَ كَلَابِسِ ثَوْبَىْ زُوْرٍ۔

۵۵۸۴: اسماء سے روایت ہے ایک عورت آئی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور کہنے لگی میری ایک سوت ہے تو کیا مجھ کو گناہ ہوگا اگر میں (اس کے دل جلانے کو) یہ کہوں کہ خاوند نے مجھے یہ دیا ہے جو اس نے نہیں دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کو کوئی چیز نہ ملی اور وہ ملی ہے بیان کرے اسکی مثال ایسی ہے جیسے کسی نے فریب کے دو کپڑے پہن لیے (اور اپنے تئیں زاہد متقی بتلایا حالانکہ اصل میں دنیادار فریبی ہے لاحول ولاقوۃ الا باللہ)۔

٥٥٨٥ : عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ۔

۵۵۸۵: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

كِتَابُ الْآدَابِ

کتاب لباس اور زینت کے بیان میں

بَابُ النَّهْيِ عَنِ التَّكَنِّيْ بِاَبِيْ الْقَاسِمِ وَ بَيَانِ مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْاَسْمَاءِ

باب: ابوالقاسم کنیت رکھنے کی ممانعت اور اچھے ناموں کا بیان

٥٥٨٦ : عَنْ اَنَسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ نَادٰى رَجُلٌ رَجُلًا بِالْبَقِيْعِ يَآ اَبَا الْقَاسِمِ فَالْتَفَتَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ لَمْ اَعْنِكَ اِنَّمَا دَعَوْتُ فُلَانًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسَمَّوْا بِاسْمِيْ وَ لَا تَكْتَنُوْا بِكُنْيَتِيْ۔

۵۵۸۶: انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے دوسرے شخص کو پکارا بقیع میں اے ابوالقاسم! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ادھر دیکھا وہ شخص بولا: یارسول اللہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہیں پکارا تھا بلکہ فلاں شخص کو (اس کی کنیت بھی ابوالقاسم ہوگی)۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نام رکھو میرے نام سے اور مت کنیت رکھو میری کنیت سے۔

تشریح ۞ فائدہ: نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس مسئلے میں علماء کے بہت سے مذہب ہیں ایک تو شافعی اور اہل ظاہر کا کہ ابوالقاسم کنیت رکھنا کسی طرح درست نہیں خواہ اس کا نام محمد ہو یا احمد یا اور کچھ۔ دوسرے یہ کہ یہ ممانعت منسوخ ہے اور رکھنا مباح ہے مالک اور جمہور سلف کا یہی قول ہے تیسرے یہ کہ ممانعت حرمت کے لیے نہ تھی بلکہ بطور ادب کے وہ اب بھی باقی ہے چوتھی یہ کہ ممانعت اس کو ہے جس کا نام محمد یا احمد ہو یا پانچویں یہ کہ ابوالقاسم کنیت رکھنا مطلقاً منع ہے اور بچوں کا نام قاسم رکھنا چھٹے یہ کہ محمد نام رکھنا منع ہے اور اس میں ایک حدیث بھی ہے کہ تم بچوں کا نام محمد رکھتے ہو پھر ان پر لعنت کرتے ہو اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے منع کر دیا تھا محمد نام رکھنے سے (انتہی مختصراً)

٥٥٨٧ : عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَحَبَّ اَسْمَآئِكُمْ اِلَى اللّٰهِ عَبْدُاللّٰهِ وَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ۔

۵۵۸۷: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بہتر نام تمہارے لیے اللہ کے نزدیک یہ ہیں: عبداللہ اور عبدالرحمٰن۔

تشریح ۞ اسی طرح عبدالرحیم، عبدالملک، عبدالقدوس، عبدالسلام وغیرہ جس سے اللہ تعالیٰ کی بندگی نکلے اور برے برے نام وہ ہیں جس سے شرک اور کفر کی بو نکلے جیسے عبدالحسین، عبدالنبی، عبدالحسن، عبدالعلی، پیراں دتہ وغیرہ۔

٥٥٨٨ : عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ وُلِدَ لِرَجُلٍ مِّنَّا غُلَامٌ فَسَمَّاهُ مُحَمَّدًا

۵۵۸۸: جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے ہم میں سے ایک شخص کے ہاں لڑکا پیدا ہوا اس نے اس کا نام محمد رکھا۔ اس کی قوم نے کہا اس سے ہم تجھے یہ نام

فَقَالَ لَهُ قَوْمُهُ لَا نَدَعُكَ تُسَمِّي بِاسْمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقَ بِابْنِهِ حَامِلَهُ عَلٰى ظَهْرِهِ فَاَتٰى بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وُلِدَ لِيْ غُلَامٌ فَسَمَّيْتُهُ مُحَمَّدًا فَقَالَ لِيْ قَوْمِيْ لَا نَدَعُكَ تُسَمِّيْ بِاسْمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسَمَّوْا بِاسْمِيْ وَ لَا تَكْتَنُوْا فَاِنَّمَآ اَنَا قَاسِمٌ اَقْسِمُ بَيْنَكُمْ۔

نہیں رکھنے دیں گے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام رکھتا ہے پھر وہ شخص اپنے بچے کو اپنی پیٹھ پر لاد کر لایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرا لڑکا پیدا ہوا میں نے اس کا نام محمد رکھا میری قوم کے لوگ کہتے ہیں ہم تجھے نہیں چھوڑنے کے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام رکھتا ہے، یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میرا نام رکھو لیکن میری کنیت (یعنی ابوالقاسم) نہ رکھو کیونکہ قاسم میں ہوں تقسیم کرتا ہوں تم میں جو کچھ ملتا ہے (غنیمت کا مال یا زکوۃ اس لیے اور کسی شخص کو ابوالقاسم نام رکھنا زیبا نہیں)۔

٥٥٨٩ : عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ وُلِدَ لِرَجُلٍ مِّنَّا غُلَامٌ فَسَمَّاهُ مُحَمَّدًا فَقُلْنَا لَا نَكْنِيْكَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى نَسْتَأْمِرَهُ فَاَتَاهُ فَقَالَ اِنَّهُ وُلِدَ لِيْ غُلَامٌ فَسَمَّيْتُهُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ قَوْمِيْ اَبَوْا اَنْ يَّكْنُوْنِيْ بِهٖ حَتّٰى تَسْتَأْذِنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تَسَمَّوْا بِاسْمِيْ وَ لَا تَكْتَنُوْا بِكُنْيَتِيْ فَاِنَّمَا بُعِثْتُ قَاسِمًا اَقْسِمُ بَيْنَكُمْ۔

٥٥٨٩: جابر بن عبداللہ سے روایت ہے ہم میں سے ایک شخص کے ہاں لڑکا پیدا ہوا اس نے اس کا نام محمد رکھا۔ ہم لوگوں نے کہا ہم تیری کنیت رسول اللہ ﷺ کے نام سے نہیں رکھنے کے (یعنی تجھے ابومحمد نہیں کہنے کے) جب تک تو آپ ﷺ سے اجازت نہ لیوے۔ وہ شخص آپ ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا میرا ایک لڑکا پیدا ہوا ہے تو میں نے اس کا نام اللہ تعالیٰ کے رسول کے نام پر رکھا میری قوم کے لوگ انکار کرتے ہیں اس نام کی کنیت مجھے دینے سے جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اجازت نہ دیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا میرے نام پر نام رکھو لیکن میری کنیت نہ رکھو کیونکہ قاسم ہو کر میں بھیجا گیا ہوں میں تقسیم کرتا ہوں تم کو اور اپنے لیے نہیں جوڑتا''۔

٥٥٩٠ : عَنْ حُصَيْنٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَ لَمْ يَذْكُرْ فَاِنَّمَا بُعِثْتُ قَاسِمًا اَقْسِمُ بَيْنَكُمْ۔

٥٥٩٠: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٥٩١ : عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسَمَّوْا بِاسْمِيْ وَ لَا تَكَنَّوْا بِكُنْيَتِيْ فَاِنِّيْ اَنَا اَبُوالْقَاسِمِ اَقْسِمُ بَيْنَكُمْ وَ فِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ بَكْرٍ وَّ لَا تَكْتَنُوْا۔

٥٥٩١: جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''میرا نام رکھو لیکن میری کنیت نہ رکھو کیونکہ میں ابوالقاسم ہوں بانٹتا ہوں تم کو''۔

٥٥٩٢ : عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَ قَالَ اِنَّمَا جُعِلْتُ قَاسِمًا اَقْسِمُ بَيْنَكُمْ۔

٥٥٩٢: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٥٩٣ : عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ وُلِدَ لَهُ غُلَامٌ فَاَرَادَ اَنْ يُّسَمِّيَهُ مُحَمَّدًا

٥٥٩٣: جابر بن عبداللہ سے روایت ہے ایک انصاری کا لڑکا پیدا ہوا اس نے چاہا اس کا نام محمد رکھنا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا۔

فَاَتَی النَّبِیَّ ﷺ فَسَاَلَهٗ فَقَالَ اَحْسَنَتِ الْاَنْصَارُ تَسَمَّوْا بِاسْمِیْ وَ تَكْتَنُوْا بِكُنْیَتِیْ۔

آپ ﷺ سے پوچھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''اچھا کیا انصار نے نام رکھو میرے نام پر لیکن میری کنیت مت رکھو''۔

۵۵۹۴ : عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم بِنَحْوِ حَدِیْثِ مَنْ ذَكَرْنَا حَدِیْثَهُمْ مِنْ قَبْلُ وَ فِیْ حَدِیْثِ النَّضْرِ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ وَ زَادَ فِیْهِ حُصَیْنٌ وَّ سُلَیْمَانُ قَالَ حُصَیْنٌ رَّضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم اِنَّمَا بُعِثْتُ قَاسِمًا اَقْسِمُ بَیْنَكُمْ وَ قَالَ سُلَیْمَانُ فَاِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ اَقْسِمُ بَیْنَكُمْ۔

۵۵۹۴: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۵۹۵ : عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ یَقُوْلُ وُلِدَ لِرَجُلٍ مِّنَّا غُلَامٌ فَسَمَّاهُ الْقَاسِمُ فَقُلْنَا لَا نَكْنِیْكَ اَبَا الْقَاسِمِ وَ لَا نُنْعِمُكَ عَیْنًا فَاَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ سَمِّ ابْنَكَ عَبْدَالرَّحْمٰنِ۔

۵۵۹۵: جابر بن عبداللہ سے روایت ہے ہم میں سے ایک شخص کا لڑکا پیدا ہوا اس نے اس کا نام قاسم رکھا ہم لوگوں نے کہا ہم تجھے ابوالقاسم کنیت نہ دیں گے اور تیری آنکھ ٹھنڈی نہ کریں گے۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور یہ بیان کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''تیرے بیٹے کا نام عبدالرحمٰن ہے''۔

۵۵۹۶ : عَنْ جَابِرٍ بِمِثْلِ حَدِیْثِ ابْنِ عُیَیْنَةَ غَیْرَ اَنَّهٗ لَمْ یَذْكُرْ وَلَا نُنْعِمُكَ عَیْنًا۔

۵۵۹۶: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۵۹۷ : عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ یَقُوْلُ قَالَ اَبُوْالْقَاسِمَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَسَمَّوْا بِاسْمِیْ وَ لَا تَكْتَنُوْا بِكُنْیَتِیْ قَالَ عَمْرٌو عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَ لَمْ یَقُلْ سَمِعْتُ۔

۵۵۹۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''میرے نام پر نام رکھو اور میری کنیت مت رکھو''۔

۵۵۹۸ : عَنِ الْمُغِیْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ لَمَّا قَدِمْتُ نَجْرَانَ سَاَلُوْنِیْ فَقَالُوْا اِنَّكُمْ تَقْرَءُوْنَ : ﴿یَا اُخْتَ هَارُوْنَ﴾ [مریم : ۲۸] وَ مُوْسٰی قَبْلَ عِیْسٰی بِكَذَا وَكَذَا فَلَمَّا قَدِمْتُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ سَاَلْتُهٗ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ اِنَّهُمْ كَانُوْا یُسَمُّوْنَ بِاَنْبِیَآئِهِمْ وَالصّٰلِحِیْنَ قَبْلَهُمْ۔

۵۵۹۸: مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے جب میں نجران میں آیا تو وہاں کے لوگوں نے (نصاریٰ نے) مجھ پر اعتراض کیا تم (سورۂ مریم) میں پڑھتے ہو یا اخت ہارون (حضرت مریم کو ہارون کی بہن کہا ہے) حالانکہ (ہارون' موسیٰ کے بھائی تھے اور) حضرت موسیٰ حضرت عیسیٰ سے اتنی مدت پہلے تھے (پھر مریم ہارون کی بہن کیونکر ہوسکتی ہے) جب میں رسول اللہؐ کے پاس آیا میں نے آپؐ سے پوچھا۔ آپؐ نے فرمایا (یہ وہ ہارون تھوڑے ہیں جو

موسیٰ کے بھائی تھے) بلکہ بنی اسرائیل کی عادت تھی (جیسے اب سب کی عادت ہے) کہ وہ پیغمبروں اور اگلے نیکوں کے نام پر نام رکھتے تھے۔

بَابُ كَرَاهَةِ التَّسْمِيَةِ بِالْاَسْمَآءِ الْقَبِيْحَةِ

باب: برے ناموں کا بیان

٥٥٩٩ : عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ نُّسَمِّيَ رَقِيْقَنَا بِاَرْبَعَةِ اَسْمَآءٍ اَفْلَحَ وَرَبَاحٍ وَّ يَسَارٍ وَّ نَافِعٍ۔

۵۵۹۹: سمرة بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے منع کیا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے غلاموں کے نام چار رکھنے سے افلح اور رباح اور یسارا اور نافع۔

٥٦٠٠ : عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُسَمِّ غُلَامَكَ رَبَاحًا وَّ لَا يَسَارًا وَّ اَفْلَحَ وَ لَانَافِعًا۔

۵۶۰۰: سمرہ بن جندب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''مت نام رکھ اپنے غلام کا رباح اور یسار اور نہ افلح اور نہ نافع''۔

تشریح ❁ نووی نے کہا یہ نہی تنزیہی ہے نہ تحریمی اور اسی کی وجہ دوسری روایت میں مذکور ہے کہ جب کوئی پوچھے یہاں افلح ہے یا رباح یا یسار یا نافع اور جواب ملے گا کہ نہیں ہے۔ اس میں اس قسم کی بدفالی ہے کیونکہ افلح کے معنی کامیاب اور رباح کے معنی فائدہ مند اور یسار کے معنی تونگر اور نافع کے معنی فائدہ دینے والا۔

٥٦٠١ : عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَبُّ الْكَلَامِ اِلَى اللّٰهِ اَرْبَعٌ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ لَا يَضُرُّكَ بِاَيِّهِنَّ بَدَاْتَ وَ لَا تُسَمِّيَنَّ غُلَامَكَ يَسَارًا وَّ لَا رَبَاحًا وَ لَا نَجِيْحًا وَّ لَا اَفْلَحَ فَاِنَّكَ تَقُوْلُ اَثَمَّ هُوَ فَلَا يَكُوْنُ فَيَقُوْلُ لَآ اِنَّمَا هُنَّ اَرْبَعٌ فَلَا تَزِيْدُنَّ عَلَيَّ۔

۵۶۰۱: سمرہ بن جندب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''سب سے زیادہ پسند اللہ تعالیٰ کو چار کلمے ہیں، سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ان میں سے جس کو چاہے پہلے کہے کوئی نقصان نہ ہوگا اور اپنے غلام کا نام یسار اور رباح اور نجیح (اس کے وہی معنی ہیں جو افلح کے ہیں) اور افلح نہ رکھیو اس لیے کہ تو پوچھے گا وہاں وہ ہے (یعنی یسار یا رباح یا نجیح یا افلح) وہ کہے گا نہیں ہے''۔ سمرہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہی چار نام فرمائے تو زیادہ مت نقل کرنا مجھ سے۔

٥٦٠٢ : عَنْ مَنْصُوْرٍ بِاِسْنَادِ زُهَيْرٍ فَاَمَّا حَدِيْثُ جَرِيْرٍ وَّ رَوْحٍ فَكَمِثْلِ حَدِيْثِ بِقِصَّتِهٖ وَ اَمَّا حَدِيْثُ شُعْبَةَ فَلَيْسَ فِيْهِ اِلَّا ذِكْرُ تَسْمِيَةِ الْغُلَامِ وَلَمْ يَذْكُرِ الْكَلَامَ الْاَرْبَعَ۔

۵۶۰۲: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٦٠٣ : عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ يَقُوْلُ اَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّنْهٰى عَنْ اَنْ يُّسَمّٰى بِيَعْلٰى وَ بِبَرَكَةٍ وَ بِاَفْلَحَ وَبِيَسَارٍ وَّ بِنَافِعٍ

۵۶۰۳: جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قصد کیا کہ یعلی اور برکت اور افلح اور یسار اور نافع اور ان کے مانند نام رکھنے سے منع کر دیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چپ ہو رہے

وَّبِنَحْوِ ذٰلِكَ ثُمَّ رَاَيْتُهٗ سَكَتَ بَعْدُ عَنْهَا فَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا ثُمَّ قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ لَمْ يَنْهَ عَنْ ذٰلِكَ ثُمَّ اَرَادَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنْ يَّنْهٰى عَنْ ذٰلِكَ ثُمَّ تَرَكَهٗ۔

اور کچھ نہیں فرمایا۔ بعد اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات ہوئی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے منع نہیں کیا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سے منع کرنا چاہا بعد اس کے چھوڑ دیا اور پھر منع نہیں کیا۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ تَغْيِيْرِ الْاِسْمِ الْقَبِيْحِ

باب: برے نام کا بدل ڈالنا مستحب ہے

٥٦٠٤ : عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيَّرَ اسْمَ عَاصِيَةَ وَ قَالَ اَنْتِ جَمِيْلَةٌ قَالَ اَحْمَدُ مَكَانَ اَخْبَرَنِيْ عَنْ۔

۵۶۰۴: عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک عورت کا نام بدل دیا جس کا عاصیہ تھا اور فرمایا تو جمیلہ ہے (عاصیہ کے معنی نافرمان گنہگار اور جمیلہ کے معنی نیک اور خوبصورت)۔

٥٦٠٥ : عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ ابْنَةً لِّعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ كَانَتْ يُقَالُ لَهَا عَاصِيَةُ فَسَمَّاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمِيْلَةَ۔

۵۶۰۵: عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک بیٹی کا نام عاصیہ تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کا نام جمیلہ رکھ دیا۔

٥٦٠٦ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتْ جُوَيْرِيَةُ اِسْمُهَا بَرَّةَ فَحَوَّلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِسْمَهَا جُوَيْرِيَةَ وَ كَانَ يَكْرَهُ اَنْ يُّقَالَ خَرَجَ مِنْ عِنْدِ بَرَّةَ وَ فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ اَبِيْ عُمَرَ عَنْ كُرَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ۔

۵۶۰۶: ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت جویریہ کا نام پہلے برہ تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کا نام جویریہ رکھ دیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم برا جانتے یہ کہنا کہ وہ برہ کے پاس سے نکل گیا گویا نیکی کا چھوڑنا ہے۔

٥٦٠٧ : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ زَيْنَبَ كَانَ اسْمُهَا بَرَّةً فَقِيْلَ تُزَكِّيْ نَفْسَهَا فَسَمَّاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبَ وَ لَفْظُ الْحَدِيْثِ لِهٰؤُلَآءِ دُوْنَ ابْنِ بَشَّارٍ وَ قَالَ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ۔

۵۶۰۷: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے زینب کا نام پہلے برہ تھا لوگوں نے کہا اپنی آپ تعریف کرتی ہیں پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کا نام زینب رکھا۔

٥٦٠٨ : عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ اسْمِيْ بَرَّةَ فَسَمَّانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبَ قَالَتْ وَدَخَلَتْ عَلَيْهِ زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ وَاسْمُهَا بَرَّةُ فَسَمَّاهَا زَيْنَبَ۔

۵۶۰۸: زینب بنت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے میرا نام برہ تھا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زینب رکھ دیا اور زینب بنت جحش آپ کے پاس گئیں ان کا بھی نام برہ تھا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زینب رکھ دیا۔

٥٦٠٩ : عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَآءٍ قَالَ

۵۶۰۹: محمد بن عمرو بن عطا سے روایت ہے میں نے اپنی بیٹی کا نام برہ رکھا تو

سَمَّيْتُ ابْنَتِيْ بَرَّةَ فَقَالَتْ لِيْ زَيْنَبُ بِنْتُ اَبِيْ سَلَمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ هٰذَا الْاِسْمِ وَسُمِّيْتُ بَرَّةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم لَا تُزَكُّوْا اَنْفُسَكُمُ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِاَهْلِ الْبِرِّ مِنْكُمْ فَقَالُوْا بِمَ نُسَمِّيْهَا قَالَ سَمُّوْهَا زَيْنَبَ۔

زینب بنت ابی سلمہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع کیا ہے اس سے اور میرا نام بھی برہ تھا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مت تعریف کرو اپنی اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ نیک کون ہے تم میں سے۔ لوگوں نے عرض کیا پھر ہم کیا نام رکھیں اس کا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا زینب نام رکھو۔

بَابُ تَحْرِيْمِ التَّسَمِّيْ بِمَلِكِ الْاَمْلَاكِ

باب: شہنشاہ نام رکھنے کی حرمت کا بیان

٥٦١٠ : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم قَالَ اِنَّ اَخْنَعَ اسْمٍ عِنْدَاللّٰهِ رَجُلٌ تُسَمّٰى مَلِكُ الْاَمْلَاكِ زَادَبْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ فِيْ رِوَايَتِهٖ لَا مَالِكَ اِلَّا اللّٰهُ قَالَ الْاَشْعَثِيُّ قَالَ سُفْيَانُ مِثْلُ شَاهَانُ شَاهُ وَ قَالَ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ سَاَلْتُ اَبَا عَمْرٍو عَنْ اَخْنَعَ فَقَالَ اَوْضَعَ۔

۵۶۱۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''سب سے زیادہ ذلیل اور برا نام اللہ تعالیٰ کے پاس اس شخص کا ہے جس کو لوگ ملک الملوک کہیں'' ابن ابی شیبہ کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ کوئی مالک نہیں سوا اللہ تعالیٰ کے۔ سفیان نے کہا ملک الملوک کے مانند ہے شہنشاہ۔

تشریح ۞ ملک الملوک یعنی بادشاہوں کا بادشاہ اور شہنشاہ کے بھی یہی معنے ہیں یہ اللہ کی صفت ہے وہی شہنشاہ ہے باقی سب محکوم اور بندے ہیں۔ نووی نے کہا یہ نام رکھنا حرام ہے اسی طرح اللہ سے جو نام خاص ہیں وہ رکھنا جیسے رحمان قدوس مہیمن خالق الخلق وغیرہ مترجم کہتا ہے مہاراج بھی اللہ ہے اور اس کے معنی بھی شہنشاہ کے ہیں یہ بھی کسی بندے کے لیے درست نہیں اسی طرح قاضی القضاۃ بھی۔

٥٦١١ : عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْهُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم اَغْيَظُ رَجُلٍ عَلَى اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَ اَخْبَثُهٗ وَ اَغْيَظُهٗ عَلَيْهِ رَجُلٌ كَانَ يُسَمّٰى مَلِكَ الْاَمْلَاكِ لَا مَلِكَ اِلَّا اللّٰهُ۔

۵۶۱۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''سب سے زیادہ غصہ اللہ تعالیٰ کو قیامت کے دن یا سب سے زیادہ ناپاک اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ شخص ہوگا جس کو بادشاہوں کا بادشاہ کہتے ہوں۔ کوئی مالک نہیں سوا اللہ کے''۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ تَحْنِيْكِ الْمَوْلُوْدِ وَ غَيْرِهٖ

باب: بچہ کے منہ میں کچھ چبا کر ڈالنے کا اور چیزوں کا بیان

٥٦١٢ : عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ ذَهَبْتُ بِعَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم فِيْ عَبَاءَةٍ يَهْنَاُ بَعِيْرًا لَّهٗ فَقَالَ هَلْ مَعَكَ تَمْرٌ فَقُلْتُ نَعَمْ فَنَا وَلْتُهٗ تَمَرَاتٍ

۵۶۱۲: انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں عبداللہ بن ابی طلحہ انصاری کو (جب وہ پیدا ہوئے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لے گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس وقت ایک کملی اوڑھے تھے اور اپنے اونٹ پر روغن مل رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا تیرے پاس کھجور ہے۔ میں نے کہا ہے۔ پھر میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ

فَالْقَا هُنَّ فِیْ فِیْهِ فَلَا كَهُنَّ ثُمَّ فَغَرَفَا الصَّبِیِّ فَمَجَّهٗ فِیْ فِیْهِ فَجَعَلَ الصَّبِیُّ یَتَلَمَّظُهٗ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حُبُّ الْاَنْصَارِ التَّمْرَ وَ سَمَّاهُ عَبْدَاللّٰهِ۔

وسلم کو چند کھجوریں دیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو منہ میں ڈال کر چبایا۔ بعد اس کے بچے کا منہ کھولا اور اس کے منہ میں ڈال دیا بچہ اس کو چوسنے لگا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا انصار کو عشق ہے کھجور سے اور اس کا نام عبداللہ رکھا۔

تشریح ۞ نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ بچہ کی تحنیک (چبا کر اس کے منہ میں کچھ ڈالنا) مستحب ہے جب وہ پیدا ہو اور یہ بالا جماع سنت ہے اور بہتر ہے کوئی نیک مرد یا عورت تحنیک کرے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ آثار صالحین سے اور ان کی تھوک سے اور ہر ایک چیز سے برکت حاصل کرنا چاہئے اور کھجور سے تحنیک افضل ہے اسی طرح عبداللہ نام رکھنا۔ (انتہی مختصراً)

۵۶۱۳ : عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَّضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ كَانَ ابْنٌ لِاَبِیْ طَلْحَةَ یَشْتَكِیْ فَخَرَجَ اَبُوْ طَلْحَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ فَقُبِضَ الصَّبِیُّ فَلَمَّا رَجَعَ اَبُوْ طَلْحَةَ قَالَ مَا فَعَلَ ابْنِیْ قَالَتْ اُمُّ سُلَیْمٍ هُوَ اَسْكَنُ مِمَّا كَانَ فَقَرَّبَتْ اِلَیْهِ الْعَشَآءَ فَتَعَشّٰی ثُمَّ اَصَابَ مِنْهَا فَلَمَّا فَرَغَ قَالَتْ وَارُوا الصَّبِیَّ فَلَمَّآ اَصْبَحَ اَبُوْ طَلْحَةَ اَتٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهٗ فَقَالَ اَعْرَسْتُمُ اللَّیْلَةَ قَالَ نَعَمْ قَالَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمَا فَوَلَدَتْ غُلَامًا فَقَالَ لِیْ اَبُوْطَلْحَةَ احْمِلْهُ حَتّٰی تَاْتِیَ بِهِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَبَعَثَتْ مَعَهٗ بِتَمَرَاتٍ فَاَخَذَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَمَعَهٗ شَیْءٌ قَالُوْا نَعَمْ تَمَرَاتٌ فَاَخَذَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَمَضَغَهَا ثُمَّ اَخَذَهَا مِنْ فِیْهِ فَجَعَلَهَا فِیْ فِی الصَّبِیِّ ثُمَّ حَنَّكَهٗ وَسَمَّاهُ عَبْدَاللّٰهِ۔

۵۶۱۳ : انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک لڑکا بیمار تھا تو ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ باہر گئے وہ لڑکا مر گیا۔ جب وہ لوٹ کر آئے، تو انہوں نے پوچھا میرا بچہ کہاں ہے، ام سلیم (ان کی بی بی انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ماں) نے کہا، اب پہلے کی نسبت اس کو آرام ہے (یہ کنایہ ہے موت سے اور کچھ جھوٹ بھی نہیں) پھر ام سلیم شام کا کھانا ان کے پاس لائیں۔ انہوں نے کھایا بعد اس کے ام سلیمؓ سے صحبت کی جب فارغ ہوئے تو ام سلیمؓ نے کہا جاؤ بچہ کو دفن کر دو پھر صبح کو ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور آپ سے سب حال بیان کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا کیا تم نے رات کو اپنی بی بی سے صحبت کی ہے۔ ابوطلحہؓ نے کہا ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا کی یا اللہ برکت دے ان دونوں کو۔ پھر ام سلیمؓ کے لڑکا پیدا ہوا، ابوطلحہؓ نے مجھ سے کہا اس بچہ کو اٹھا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لے جا اور ام سلیمؓ نے بچہ کے ساتھ تھوڑی کھجوریں بھیجیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس بچے کو لے لیا اور پوچھا اس کے ساتھ کچھ ہے۔ لوگوں نے کہا کھجوریں ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کھجوروں کو لے کر چبایا پھر اپنے منہ سے نکال کر بچہ کے منہ میں ڈالا۔ پھر اس کا نام عبداللہ رکھا۔

تشریح ۞ اس حدیث سے نکلا کہ ام سلیم نہایت عاقلہ اور صابرہ تھیں، انہوں نے اپنے خاوند کو بچہ کی خبر پہلے نہ دی اس خیال سے کہ وہ کھانا نہ کھائیں گے اور رات بھر رنج میں رہیں گے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا ان دونوں کے حق میں قبول ہوئی اور اس سے بہتر اللہ تعالیٰ نے دوسرا لڑکا عنایت فرمایا۔ نووی نے کہا اس عبداللہ کی اولاد میں اسحاق پیدا ہوئے اور ان کے نو بھائی اور سب کے سب علماء اور صالحین تھے۔ مترجم کہتا ہے کہ اسی قسم کا واقعہ خاص میرے اوپر گزرا ہے پہلے میرا ایک لڑکا تھا اشرف اس کا نام تھا جب میں بار دوم ۱۲۹۴ ہجری مقدس میں مکہ معظمہ گیا تو

وہ لڑکا بعارضہ پیچش و بخار مکہ میں گزر گیا اور جس وقت اس کا انتقال ہونے لگا، میں تفسیر معالم التنزیل کے مطالعہ میں مصروف تھا بعد انتقال کے صبر کیا اور اللہ سے دعا کی۔ حق تعالیٰ نے اس سے بہتر تین لڑکے متواتر مرحمت فرمائے جن کے نام یہ ہیں۔ اشرف، احسن، محسن۔ حق تعالیٰ ان کی عمر میں برکت دے دے اور ان کو عالم باعمل کرے آمین یارب العالمین۔

٥٦١٤ : عَنْ اَنَسٍ بِهٰذَا الْقِصَّةِ نَحْوَ حَدِيْثِ يَزِيْدَ۔

۵۶۱۴: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٦١٥ : عَنْ اَبِىْ مُوْسٰى قَالَ وُلِدَ لِىْ غُلَامٌ فَاَتَيْتُ بِهِ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمَّاهُ اِبْرَاهِيْمَ وَحَنَّكَهٗ بِتَمْرَةٍ۔

۵۶۱۵: ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میرا ایک لڑکا پیدا ہوا میں اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لے کر آیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کا نام ابراہیم رکھا اور اس کے منہ میں ایک کھجور چبا کر ڈالی۔

٥٦١٦ : عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَفَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّهُمَا قَالَا خَرَجَتْ اَسْمَآءُ بِنْتُ اَبِىْ بَكْرٍ رَّضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ حِيْنَ هَاجَرَتْ وَهِىَ حُبْلٰى بِعَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ فَقَدِمَتْ قُبَآءً فَنُفِسَتْ بِعَبْدِ اللّٰهِ بِقُبَاءٍ ثُمَّ خَرَجَتْ حِيْنَ نُفِسَتْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُحَنِّكَهٗ فَاَخَذَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا فَوَضَعَهٗ فِىْ حِجْرِهٖ ثُمَّ دَعَا بِتَمْرَةٍ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فَمَكَثْنَا سَاعَةً نَلْتَمِسُهَا قَبْلَ اَنْ نَّجِدَهَا فَمَضَغَهَا ثُمَّ بَصَقَهَا فِىْ فِيْهِ فَاِنَّ اَوَّلَ شَىْءٍ دَخَلَ بَطْنَهٗ لَرِيْقُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَتْ اَسْمَآءُ ثُمَّ جَآءَ وَهُوَ بْنُ سَبْعِ سِنِيْنَ اَوْ ثَمَانٍ لِيُبَايِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَمَرَهٗ بِذٰلِكَ الزُّبَيْرُ فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ رَاٰهُ مُقْبِلًا اِلَيْهِ ثُمَّ بَايَعَهٗ۔

۵۶۱۶: عروہ بن الزبیر اور فاطمہ بنت منذر سے روایت ہے، اسماء بنت ابی بکر (حضرت زبیر کی بی بی) جب ہجرت کیلئے نکلیں تو ان کے پیٹ میں عبداللہ بن زبیر تھے وہ قبا میں آئیں (جو مدینہ منورہ سے ایک میل کے فاصلے پر ہے) وہاں عبداللہ کو جنیں۔ پھر اس کو لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئیں تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تحنیک کریں اس کی (تحنیک اس کو کہتے ہیں کچھ چبا کر بچے کے منہ میں ڈالنا) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عبداللہ کو اسماء سے لے لیا اور اپنی گود میں رکھا پھر کھجور منگوائی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا ہم ایک گھڑی تک کھجور ڈھونڈتے رہے آخر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کھجور چبائی اور عبداللہ کے منہ میں تھوک دی تو سب سے پہلے جو عبداللہ کے پیٹ میں گیا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تھوک تھا۔ اسماء نے کہا پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عبداللہ پر ہاتھ پھیرا اور ان کیلئے دعا کی اور ان کا نام عبداللہ رکھا۔ جب وہ سات یا آٹھ برس کے ہوئے تو زبیر کے اشارے سے وہ آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیعت کیلئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب ان کو آتے دیکھا تو تبسم فرمایا پھر ان سے بیعت کی (برکت کیلئے کیونکہ وہ کمسن تھے)۔

٥٦١٧ : عَنْ اَسْمَآءَ اَنَّهَا حَمَلَتْ بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ بِمَكَّةَ قَالَتْ فَخَرَجْتُ وَاَنَا مُتِمٌّ فَاَتَيْتُ الْمَدِيْنَةَ فَنَزَلْتُ بِقُبَاءٍ

۵۶۱۷: اسماء بنت ابی بکرؓ سے روایت ہے میں حاملہ تھی مکہ معظمہ میں اور میرے پیٹ میں عبداللہ بن زبیر تھے جب میں مکہ سے نکلی تو حمل کی مدت پوری ہوگئی تھی پھر میں مدینہ آئی اور قباء میں اتری وہاں عبداللہ پیدا ہوئے، پھر میں

فَوَلَدْتُهُ بِقُبَاءٍ ثُمَّ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَهُ فِيْ حَجْرِهٖ ثُمَّ دَعَا بِتَمْرَةٍ فَمَضَغَهَا ثُمَّ تَفَلَ فِيْ فِيْهِ فَكَانَ اَوَّلَ شَيْءٍ دَخَلَ جَوْفَهُ رِيْقُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ حَنَّكَهُ بِتَمْرَةٍ ثُمَّ دَعَا لَهُ وَبَرَّكَ عَلَيْهِ وَكَانَ اَوَّلَ مَوْلُوْدٍ وُّلِدَ فِي الْاِسْلَامِ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عبداللہ کو اپنی گود میں رکھا، پھر ایک کھجور منگوائی اور اس کو چبایا پھر عبداللہ کے منہ میں تھوک دی تو سب سے پہلے جو عبداللہ کے پیٹ میں گیا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تھوک تھا، پھر دعا کی ان کیلئے اور برکت کی دعا کی اور عبداللہ پہلے بچے تھے جو اسلام کے زمانے میں پیدا ہوئے (یعنی ہجرت کے بعد ورنہ ہجرت سے پہلے تو نعمان بن بشیر پیدا ہوئے)۔

۵۶۱۸ : عَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهَا هَاجَرَتْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ حُبْلٰى بِعَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِ اَبِيْ اُسَامَةَ۔

۵۶۱۸: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۶۱۹ : عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُؤْتٰى بِالصِّبْيَانِ فَيُبَرِّكُ عَلَيْهِمْ وَيُحَنِّكُهُمْ۔

۵۶۱۹: ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بچے لائے جاتے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم برکت کی دعا کرتے ان کیلئے اور تحنیک کرتے ان کی۔

۵۶۲۰ : عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ جِئْنَا بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَنِّكُهُ فَطَلَبْنَا تَمْرَةً فَعَزَّ عَلَيْنَا طَلَبُهَا۔

۵۶۲۰: ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے ہم عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لائے تحنیک کرانے کیلئے پھر ہم نے ایک کھجور ڈھونڈھی تو اس کا ملنا مشکل ہو گیا۔

۵۶۲۱ : عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اُتِيَ بِالْمُنْذِرِ بْنِ اَبِيْ اُسَيْدٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ وُلِدَ فَوَضَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى فَخِذِهٖ وَاَبُوْ اُسَيْدٍ جَالِسٌ فَلَهِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ بَيْنَ يَدَيْهِ فَاَمَرَ اَبُوْ اُسَيْدٍ بِابْنِهٖ فَاحْتُمِلَ مِنْ عَلٰى فَخِذِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَقْلَبُوْهُ فَاسْتَفَاقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۵۶۲۱: سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے منذر ابو اسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیٹا جب پیدا ہوا تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لایا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو اپنی ران پر رکھا اور ابو اسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ (اس کے باپ) بیٹھے تھے پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی چیز میں اپنے سامنے متوجہ ہوئے۔ ابو اسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حکم دیا وہ بچہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ران پر سے اٹھا لیا گیا۔ تب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خیال آیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بچہ کہاں ہے ابو اسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم نے اس کو اٹھا لیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس کا نام کیا ہے۔ ابو

فَقَالَ اَيْنَ الصَّبِيُّ فَقَالَ اَبُوْ اُسَيْدٍ اَقْلَبْنَاهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَاسْمُهٗ قَالَ فُلَانٌ قَالَ لَا وَلٰكِنِ اسْمُهُ الْمُنْذِرُ فَسَمَّاهُ يَوْمَئِذٍ الْمُنْذِرَ۔

اسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا یہ نام ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نہیں اس کا نام منذر ہے، پھر اس دن سے انہوں نے اس کا نام منذر ہی رکھ دیا۔

بَابُ جَوَازِ تَكْنِيَةِ مَنْ لَّمْ يُوْلَدْ لَهٗ وَتَكْنِيَةِ الصَّغِيْرِ

باب: جس کا بچہ نہ ہوا ہو اس کو اور کمسن کو کنیت رکھنا درست ہے

٥٦٢٢ : عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْسَنَ النَّاسِ خُلُقًا وَكَانَ لِيْ اَخٌ يُقَالُ لَهٗ اَبُوْ عُمَيْرٍ قَالَ اَحْسِبُهٗ قَالَ فَطِيْمًا قَالَ فَكَانَ اِذَا جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَاٰهُ قَالَ اَبَا عُمَيْرٍ مَا فَعَلَ النُّغَيْرُ قَالَ فَكَانَ يَلْعَبُ بِهٖ۔

۵۶۲۲: انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب لوگوں سے زیادہ خوش مزاج تھے، میرا ایک بھائی تھا جس کو ابوعمیر کہتے تھے (اس سے معلوم ہوا کہ کمسن کو اور جس کے بچہ نہ ہوا ہو کنیت رکھنا درست ہے) میں سمجھتا ہوں۔ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اس کا دودھ چھڑایا گیا تھا تو جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آتے اور اس کو دیکھتے تو فرماتے اے ابا عمیر نغیر کہاں ہے (نغیر لال کو کہتے ہیں) اور وہ لڑکا لال سے کھیلتا تھا۔

بَابُ جَوَازِ قَوْلِهٖ لِغَيْرِ ابْنِهٖ يَا بُنَيَّ وَاسْتِحْبَابِهٖ لِلْمُلَاطَفَةِ

باب: غیر کے لڑکے کو بیٹا کہنا اور ایسے کلمہ کا مہربانی کے طور پر مستحب ہونا

٥٦٢٣ : عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بُنَيَّ۔

۵۶۲۳: انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا ''اے چھوٹے بیٹے میرے''۔

٥٦٢٤ : عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ مَاسَاَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَدٌ عَنِ الدَّجَّالِ اَكْثَرَ مِمَّا سَاَلْتُهٗ عَنْهُ فَقَالَ لِيْ اَيْ بُنَيَّ وَمَا يُنْصِبُكَ مِنْهُ اِنَّهٗ لَنْ يَّضُرَّكَ قَالَ قُلْتُ اِنَّهُمْ يَزْعُمُوْنَ اِنَّ مَعَهٗ اَنْهَارًا لُمَاءِ وَجِبَالَ الْخُبْزِ قَالَ هُوَ اَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ۔

۵۶۲۴: مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دجال کو کسی نے اتنا نہیں پوچھا جتنا میں نے پوچھا آخر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بیٹا تو کیوں اس رنج میں ہے وہ تجھے نقصان نہ دے گا۔ میں نے عرض کیا۔ لوگ کہتے ہیں اس کے ساتھ پانی کی نہریں اور روٹی کے پہاڑ ہوں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا وہ اسی سبب سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک ذلیل ہوگا۔

تشریح ❁ یعنی ان باتوں کی وجہ سے جو مومن ہیں وہ ہرگز تباہ نہ ہوں گے بلکہ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے مومنوں کا ایمان بڑھ جاوے گا اور کافر اور منافق تباہ ہوں گے۔

٥٦٢٥ : عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَيْسَ فِيْ

۵۶۲۵: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا مگر اس میں یہ نہیں ہے کہ مغیرکو آپ صلی اللہ

حَدِيْثِ اَحَدٍ مِّنْهُمْ قَوْلُ النَّبِيِّ ﷺ لِلْمُغِيْرَةِ اَىْ بُنَيَّ اِلَّا فِيْ حَدِيْثِ يَزِيْدَ وَحْدَهٗ۔

علیہ وآلہ وسلم نے بیٹا کہا۔

بَابُ الْاِسْتِيْذَانِ

باب: اذن چاہنے کے بیان میں

٥٦٢٦ : عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ كُنْتُ جَالِسًا بِالْمَدِيْنَةِ فِيْ مَجْلِسِ الْاَنْصَارِ فَاَتَانَا اَبُوْ مُوْسٰى فَزِعًا اَوْمَذْعُوْرًا قُلْنَا مَا شَاْنُكَ قَالَ اِنَّ عُمَرَ اَرْسَلَ اِلَيَّ اَنْ اٰتِيَهٗ فَاَتَيْتُ بَابَهٗ فَسَلَّمْتُ ثَلَاثًا فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ فَرَجَعْتُ فَقَالَ مَامَنَعَكَ اَنْ تَاْتِيَنَا فَقُلْتُ اِنِّيْ اَتَيْتُكَ فَسَلَّمْتُ عَلٰى بَابِكَ ثَلَاثًا فَلَمْ تَرُدَّ عَلَيَّ فَرَجَعْتُ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَاْذَنَ اَحَدُكُمْ ثَلَاثًا فَلَمْ يُؤْذَنْ لَهٗ فَلْيَرْجِعْ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَقِمْ عَلَيْهِ الْبَيِّنَةَ وَاِلَّا اَوْجَعْتُكَ فَقَالَ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ لَا يَقُوْمُ مَعَهٗ اِلَّا اَصْغَرُ الْقَوْمِ قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ قُلْتُ اَنَا اَصْغَرُ الْقَوْمِ قَالَ فَاذْهَبْ بِهٖ۔

۵۶۲۶: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں مدینہ کی مسجد میں بیٹھا تھا انصار کی مجلس میں۔ اتنے میں ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے ڈرے ہوئے۔ ہم نے پوچھا تم کو کیا ہوا۔ انہوں نے کہا مجھ کو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بلوا بھیجا جب میں ان کے دروازے پر گیا تو تین بار سلام کیا۔ انہوں نے جواب نہ دیا۔ میں لوٹ آیا۔ پھر انہوں نے کہا تم میرے گھر پاس کیوں نہیں آئے۔ میں نے کہا میں تمہارے پاس گیا تھا اور تمہارے دروازے پر تین بار سلام کیا۔ تم نے جواب نہ دیا آخر لوٹ آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جب تم میں سے کوئی تین بار اذن چاہے، پھر کوئی اذن نہ ملے (اندر آنے کی) تو لوٹ جاوے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اس حدیث پر گواہ لا ورنہ میں تجھ کو سزا دوں گا۔ ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ وہ شخص جاوے جو ہم سب لوگوں میں چھوٹا ہو ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں سب سے چھوٹا ہوں ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اچھا تم جاؤ ان کے ساتھ۔

تشریح نووی علیہ الرحمۃ نے کہا علماء نے اجماع کیا ہے کہ اجازت لینا مشروع ہے اور سنت یہ ہے کہ تین مرتبہ باہر سے سلام کرے اور ہر بار اجازت مانگے اندر آنے کی اور پہلے سلام کا لفظ کہے پھر اجازت کا مثلاً یوں کہے: السلام علیکم ادخل یا یدخل فلاں۔ (فلاں شخص اندر آنا چاہتا ہے) اب اگر تینوں بار کے بعد بھی اجازت نہ ملے تو لوٹ جاوے یا پھر اجازت مانگے۔ (انتہیٰ مختصراً)

نووی علیہ الرحمۃ نے کہا ابی بن کعب کی غرض اس کہنے سے یہ تھی کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو معلوم ہو جاوے کہ یہ حدیث مشہور ہے اور ہم میں سے کمسن شخص کو بھی معلوم ہے، اس حدیث سے اس شخص نے استدلال کیا ہے جو خبر واحد کو حجت نہیں سمجھتا اور یہ مذہب باطل ہے کیونکہ خبر واحد کے حجت ہونے پر اور اس پر عمل واجب ہونے پر خلفاء راشدین اور اکثر صحابہ اور علماء کا اتفاق ہے اور حضرت عمر نے ابوموسیٰ کی روایت کو رد نہیں کیا بلکہ مصلحت کے لحاظ سے ایسا حکم دیا کہ جھوٹے اور منافق لوگوں کو حدیثیں بنا کر بیان کرنے کی جرأت نہ پڑے اور اگر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک خبر واحد حجت نہ ہوتی تو ایک شخص کا ابوموسیٰ کے ساتھ اور اتفاق کرنے سے کیا اثر ہوتا کیونکہ وہ تین شخصوں کی روایت یہی خبر واحد ہے یہاں تک کہ تواتر کے درجہ کو نہ پہنچے۔ (انتہیٰ مختصراً)

٥٦٢٧ : عَنْ يَزِيْدَ بْنَ اَبِيْ خُصَيْفَةَ بِهٰذَا

۵۶۲۷: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اتنا زیادہ ہے کہ ابوسعید نے کہا میں ابوموسیٰ

الْاِسْنَادِ وَزَادَ ابْنُ عُمَرَ فِيْ حَدِيْثِهٖ قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ فَقُمْتُ مَعَهٗ فَذَهَبْتُ اِلٰى عُمَرَ فَشَهِدْتُّ۔

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ کھڑا ہوا اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گیا اور گواہی دی۔

٥٦٢٨ : عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ يَقُوْلُ كُنَّا فِيْ مَجْلِسٍ عِنْدَ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ فَاَتٰى اَبُوْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيُّ مُغْضَبًا حَتّٰى وَقَفَ فَقَالَ اَنْشُدُكُمُ اللّٰهَ هَلْ سَمِعَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ الْاِسْتِئْذَانُ ثَلَاثٌ فَاِنْ اُذِنَ لَكَ وَاِلَّا فَارْجِعْ قَالَ اُبَيٌّ وَمَا ذَاكَ قَالَ اسْتَأْذَنْتُ عَلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَمْسِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَلَمْ يُؤْذَنْ لِيْ فَرَجَعْتُ ثُمَّ جِئْتُهُ الْيَوْمَ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ فَاَخْبَرْتُهٗ اَنِّيْ جِئْتُ اَمْسِ فَسَلَّمْتُ ثَلَاثًا ثُمَّ انْصَرَفْتُ فَقَالَ قَدْ سَمِعْنَاكَ وَنَحْنُ حِيْنَئِذٍ عَلٰى شُغْلٍ فَلَوْ مَا اسْتَأْذَنْتَ حَتّٰى يُؤْذَنَ لَكَ قَالَ اسْتَأْذَنْتُ كَمَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فَوَاللّٰهِ لَاُوْجِعَنَّ ظَهْرَكَ وَبَطْنَكَ اَوْلَتَاْتِيَنَّ بِمَنْ يَّشْهَدُ لَكَ عَلٰى هٰذِهٖ فَقَالَ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَاللّٰهِ لَا يَقُوْمُ مَعَكَ اِلَّا اَحْدَثُنَا سِنًّا قُمْ يَآ اَبَا سَعِيْدٍ فَقُمْتُ حَتّٰى اَتَيْتُ عُمَرَ فَقُلْتُ قَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ هٰذَا۔

٥٦٢٨ :ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ہم ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مجلس میں بیٹھے تھے اتنے میں ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے، غصہ میں اور کھڑے ہو کر کہنے لگے میں تم کو قسم دیتا ہوں اللہ کی تم میں سے کسی نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے ''تین بار اجازت مانگنا ہے پھر اگر اجازت ملے تو بہتر ورنہ لوٹ جا'' ابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہا تم کیوں پوچھتے ہو اس کو۔ انہوں نے کہا میں نے کل حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر پر تین بار اجازت مانگی مجھ کو اجازت نہیں ہوئی میں لوٹ آیا۔ آج پھر میں ان کے پاس گیا اور میں نے کہا کل میں تمہارے پاس آیا تھا اور تین بار سلام کیا تھا پھر میں لوٹ گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں نے سنا تھا اس وقت ہم کام میں تھے تم نے پھر اجازت کیوں نہیں مانگی۔ جب تک تم کو اجازت ملتی۔ میں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس طرح فرمایا ہے اس طرح میں نے اجازت مانگی انہوں نے کہا قسم اللہ کی میں دکھ دوں گا تیرے پیٹ اور پیٹھ کو نہیں تو تو گواہ لا اس حدیث پر۔ ابی بن کعب نے کہا تو قسم اللہ کی تمہارے ساتھ وہ جاوے جو ہم سب میں کمسن ہو۔ اٹھ اے ابو سعید پھر میں اٹھا اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا اور کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ حدیث سنی ہے۔

٥٦٢٩ : عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ اَبَا مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَتٰى بَابَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَاسْتَاْذَنَ فَقَالَ عُمَرُ وَاحِدَةٌ ثُمَّ اسْتَاْذَنَ الثَّانِيَةَ فَقَالَ عُمَرُ ثِنْتَانِ ثُمَّ اسْتَاْذَنَ الثَّالِثَةَ فَقَالَ عُمَرُ ثَلَاثٌ ثُمَّ انْصَرَفَ فَاَتْبَعَهٗ فَرَدَّهٗ فَقَالَ اِنْ كَانَ هٰذَا شَيْئًا حَفِظْتَهٗ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَا وَاِلَّا لَاَجْعَلَنَّكَ عِظَةً قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ فَاَتَانَا فَقَالَ اَلَمْ

٥٦٢٩ :ابوسعیدؓ سے روایت ہے، ابوموسیٰؓ، حضرت عمرؓ کے دروازے پر آئے اور اجازت مانگی، حضرت عمرؓ نے کہا یہ ایک بار ہوئی، پھر انہوں نے اجازت مانگی۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا یہ دو بار ہوئی پھر اجازت مانگی تیسری بار۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا یہ تین بار ہوئی۔ بعد اس کے ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ لوٹے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کے پیچھے کسی کو بھیجا اور لوٹا لایا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اے ابوموسیٰ اگر تم نے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کسی حدیث کے موافق کیا ہے تو گواہ لا ورنہ میں تجھ کو ایسی سزا دوں گا جس سے اوروں کو نصیحت ہو۔ یہ سن کر

تَعْلَمُوْا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْاِسْتِيْذَانُ ثَلَاثٌ قَالَ فَجَعَلُوْا يَضْحَكُوْنَ قَالَ فَقُلْتُ اَتَاكُمْ اَخُوْكُمُ الْمُسْلِمُ قَدْ اُفْزِعَ تَضْحَكُوْنَ انْطَلِقْ وَاَنَا شَرِيْكُكَ فِيْ هٰذِهِ الْعُقُوْبَةِ فَاَتَاهُ فَقَالَ هٰذَا اَبُوْ سَعِيْدٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ۔

ابوموسیٰ ہمارے پاس آئے اور کہنے لگے کیا تم کو یہ معلوم نہیں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اجازت مانگنا تین بار ہے لوگ ہنسنے لگے، میں نے کہا تمہارے پاس مسلمان بھائی ڈرا ہوا آیا ہے اور تم ہنستے ہو۔ میں نے کہا اے ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ چل میں تیرا شریک ہوں اس تکلیف میں پھر وہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئے اور کہا کہ یہ ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ گواہ موجود ہیں۔

٥٦٣٠ : عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ بِشْرِ بْنِ مُفَضَّلٍ عَنْ اَبِيْ مَسْلَمَةَ۔

۵۶۳۰: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٦٣١ : عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ اَنَّ اَبَا مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اسْتَاْذَنَ عَلٰى عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ ثَلَاثًا فَكَاَنَّهٗ وَجَدَهٗ مَشْغُوْلًا فَرَجَعَ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَلَمْ تَسْمَعْ صَوْتَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ ائْذَنُوْا لَهٗ فَدُعِيَ لَهٗ فَقَالَ مَا حَمَلَكَ عَلٰى مَا صَنَعْتَ قَالَ اِنَّا كُنَّا نُؤْمَرُ بِهٰذَا فَقَالَ لَتُقِيْمَنَّ عَلٰى هٰذَا بَيِّنَةً اَوْلَا فُعَلَنَّ فَخَرَجَ فَانْطَلَقَ اِلٰى مَجْلِسٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالُوْا لَا يَشْهَدُ لَكَ عَلٰى هٰذَا اِلَّا اَصْغَرُنَا فَقَامَ اَبُوْ سَعِيْدٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنَّا نُؤْمَرُ بِهٰذَا فَقَالَ عُمَرُ خَفِيَ عَلَيَّ هٰذَا مِنْ اَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْهَانِيْ عَنْهُ الصَّفْقُ بِالْاَسْوَاقِ۔

۵۶۳۱: عبید بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ابوموسیٰ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے تین بار اجازت مانگی انہوں نے سمجھا کہ وہ کسی کام میں مصروف ہیں وہ لوٹ گئے حضرت عمر نے (اپنے لوگوں سے) کہا ہم نے عبداللہ بن قیس (یہ نام ہے ابوموسیٰ کا) کی آواز سنی تھی تو بلاؤ ان کو پھر وہ بلائے گئے حضرت عمر نے کہا تم نے ایسا کیوں کیا۔ انہوں نے کہا ہم کو ایسا ہی حکم ہوا تھا (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا) حضرت عمر نے کہا تم اس امر پر گواہ لاؤ ورنہ میں تمہارے ساتھ کروں گا۔ (یعنی سزا دوں گا) ابوموسیٰ نکلے اور انصار کی مجلس پر آئے انہوں نے کہا تمہارے ساتھ ہم میں سے وہی گواہی دے گا جو ہم میں کمسن ہے پھر ابوسعید اٹھے اور انہوں نے کہا ہم کو ایسا ہی حکم ہوا تھا۔ حضرت عمرؓ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ حکم مجھ پر نہیں کھلا۔ اور اس کی وجہ یہی ہے کہ بازاروں میں معاملہ کرنا (یعنی میں تجارت وغیرہ دنیا کے کاموں میں مصروف رہا اور یہ حدیث نہ سن سکا جب حضرت عمر کو سب حدیثیں معلوم نہ ہوں تو اور کسی مجتہد یا عالم پر حدیث پوشیدہ رہنا کیا بعید ہے)۔

٥٦٣٢ : عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْ حَدِيْثِ النَّضْرِ اَلْهَانِيْ عَنْهُ الصَّفْقُ بِالْاَسْوَاقِ۔

۵۶۳۲: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ نہیں ہے کہ بازاروں میں خرید و فروخت کرنے سے اس حدیث سے میں غافل رہا۔

٥٦٣٣ : عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ جَآءَ اَبُوْمُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

۵۶۳۳: ابوموسیٰ اشعری سے روایت ہے وہ آئے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تو کہا السلام علیکم عبداللہ بن قیس ہے، انہوں نے اجازت نہ دی ان کو اندر آنے کی۔ پھر انہوں نے کہا السلام علیکم ابوموسیٰ ہے السلام علیکم

فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ هٰذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ قَيْسٍ فَلَمْ يَأْذَنْ لَهٗ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ هٰذَا اَبُوْ مُوْسٰى السَّلَامُ عَلَيْكُمْ هٰذَا الْاَشْعَرِيُّ ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ رُدُّوْا عَلَيَّ فَجَآءَ فَقَالَ يَآ اَبَا مُوْسٰى مَارَدَّكَ كُنَّا فِيْ شُغْلٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْاِسْتِيْذَانُ ثَلَاثًا فَاِنْ اُذِنَ لَكَ وَاِلَّا فَارْجِعْ قَالَ لَتَاتِيَنِّيْ عَلٰى هٰذَا بِبَيِّنَةٍ وَاِلَّا فَعَلْتُ وَفَعَلْتُ فَذَهَبَ اَبُوْ مُوْسٰى قَالَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اِنْ وَّجَدَبَيِّنَةً تَجِدُوْهُ عِنْدَ الْمِنْبَرِ عَشِيَّةً وَاِنْ لَّمْ يَجِدْ فَلَمْ تَجِدُوْهُ فَلَمَّآ اَنْ جَآءَ بِالْعَشِيِّ وَجَدُوْهُ قَالَ يَا اَبَا مُوْسٰى مَا تَقُوْلُ اَقَدْ وَجَدْتَ قَالَ نَعَمْ اُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ عَدْلٌ قَالَ يَآ اَبَا الطُّفَيْلِ مَايَقُوْلُ هٰذَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ذٰلِكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ فَلَا تَكُوْنَنَّ عَذَابًا عَلٰى اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ اِنَّمَا سَمِعْتُ شَيْئًا فَاَحْبَبْتُ اَنْ اَتَثَبَّتَ۔

اشعری ہے (پہلے نام بیان کیا پھر کنیت بیان کی پھر نسبت تاکہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کوئی شبہ نہ رہے) آخر لوٹ گئے تب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا تم کیوں لوٹ گئے ہم کام میں تھے۔ انہوں نے کہا میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے اجازت مانگنا تین بار ہے پھر اگر اجازت ہو تو بہتر نہیں تو لوٹ جا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اس حدیث پر گواہ لا نہیں تو میں کروں گا اور کروں گا (یعنی سزا دوں گا) ابوموسیٰ یہ سن کر چلے گئے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اگر ابوموسیٰ کو گواہ ملے گا تو شام کو منبر کے پاس تمہیں ملیں گے۔ جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ شام کو منبر کے پاس آئے تو ابوموسیٰ موجود تھے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اے ابوموسیٰ تم کیا کہتے ہو تم کو گواہ ملا۔ انہوں نے کہا ہاں ابی بن کعب موجود ہیں۔ حضرت عمر نے کہا بیشک وہ معتبر ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اے ابوالطفیل (یہ کنیت ہے ابی بن کعب کی) ابوموسیٰ کیا کہتے ہیں۔ ابی بن کعب نے کہا میں نے سنا رسول اللہؐ سے آپؐ یہ فرماتے تھے ''اے خطاب کے بیٹے تم عذاب مت بنو حضرت ﷺ کے اصحاب پر (یعنی ان کو تکلیف مت دو) حضرت عمرؓ نے کہا واللہ سبحان اللہ میں نے تو ایک حدیث سنی تو اچھا سمجھا اس کو زیادہ تحقیق کرنا (اور میری غرض یہ ہرگز نہ تھی کہ معاذ اللہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب کو تکلیف دوں نہ یہ مطلب تھا کہ ابوموسیٰ جھوٹے ہیں)۔

٥٦٣٤ : عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيٰى بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ فَقَالَ يَآ اَبَا الْمُنْذِرِ اَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ نَعَمْ فَلَا تَكُنْ يَا بْنَ الْخَطَّابِ عَذَابًا عَلٰى اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَلَمْ يَذْكُرْ مِنْ قَوْلِ عُمَرَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَمَا بَعْدَهٗ۔

۵۶۳۴: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

بَابُ كَرَاهِيَةِ قَوْلِ الْمُسْتَأْذِنِ اَنَا اِذَا قِيْلَ

باب: جب کوئی باہر سے پکارے اور اندر سے پوچھیں کون ہے تو اس کے جواب میں اپنا نام لیوے میں

مَنْ هٰذَا

ہوں کہنا مکروہ ہے

٥٦٣٥ : عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَوْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هٰذَا قُلْتُ اَنَا قَالَ فَخَرَجَ وَهُوَ يَقُوْلُ اَنَا اَنَا ۔

۵۶۳۵: جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا میں نے پکارا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا کون ہے، میں نے کہا میں ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باہر نکلے یہ کہتے ہوئے میں تو میں بھی ہوں۔

٥٦٣٦ : عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اسْتَاْذَنْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ هٰذَا فَقُلْتُ اَنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا اَنَا ۔

۵۶۳۶: جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، میں نے اذن مانگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا کون ہے؟ میں نے کہا میں ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''میں تو میں بھی''

٥٦٣٧ : عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِيْ حَدِيْثِهِمْ كَاَنَّهٗ كَرِهَ ذٰلِكَ۔

۵۶۳۷: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ اس میں اتنا زیادہ ہے کہ آپ نے برا جانا میں ہوں کہنے کو (کیونکہ اس سے کوئی فائدہ نہیں پوچھنے والے کو معلوم نہیں ہوتا کہ کون ہے یا تو اپنا نام بتا یا لقب جو مشہور ہو بیان کرے)۔

بَابُ تَحْرِيْمِ النَّظْرِ فِيْ بَيْتِ غَيْرِهٖ

باب: غیر کے گھر میں جھانکنا حرام ہے

٥٦٣٨ : عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ اَنَّ رَجُلًا اَطْلَعَ فِيْ حُجْرٍ فِيْ بَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَمَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِدْرًى يَحُكُّ بِهٖ رَاْسَهٗ فَلَمَّا رَاٰهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ اَعْلَمُ اَنَّكَ تَنْظُرُنِيْ لَطَعَنْتُ بِهٖ فِيْ عَيْنِكَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِذْنُ مِنْ اَجْلِ الْبَصَرِ۔

۵۶۳۸: سہل بن سعد ساعدی سے روایت ہے ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دروازے کی روزن سے جھانکا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ میں پشت خار تھا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس سے اپنا سر کھجا رہے تھے، جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو دیکھا تو فرمایا اگر میں جانتا کہ تو مجھے دیکھ رہا ہے تو میں تیری آنکھ کو کونچتا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ''اذن اس لئے بنایا گیا ہے کہ آنکھ بچے'' (پرائے گھر میں جھانکنے سے جو حرام ہے)۔

٥٦٣٩ : عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ مِنْ حُجْرٍ فِيْ بَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِدْرًى يُرَجِّلُ بِهٖ رَاْسَهٗ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَعْلَمُ اَنَّكَ تَنْظُرُ طَعَنْتُ بِهٖ فِيْ عَيْنِكَ اِنَّمَا جَعَلَ

۵۶۳۹: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس سے کنگھی کرتے تھے اپنے سر میں

اللّٰهُ الْاِذْنَ مِنْ اَجْلِ الْبَصَرِ۔

٥٦٤٠ : عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيْثِ اللَّيْثِ وَيُوْنُسَ ۔

۵۶۴۰: ترجمہ وہی جواوپر گزرا۔

٥٦٤١ : عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَجُلًا اَطَّلَعَ مِنْ بَعْضِ حُجَرِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَامَ اِلَيْهِ بِمِشْقَصٍ اَوْ مَشَاقِصَ فَكَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْتِلُهُ لِيَطْعَنَهُ۔

۵۶۴۱: انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے جھانکا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مکان میں سوراخ میں ۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک تیر یا کئی تیر لے کر اٹھے میں گویا دیکھ رہا ہوں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آپ چاہتے تھے کہ غفلت میں اس کو کونچا لگا دوں۔

٥٦٤٢ : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اطَّلَعَ فِيْ بَيْتِ قَوْمٍ بِغَيْرِ اِذْنِهِمْ فَقَدْ حَلَّ لَهُمْ اَنْ يَّفْقَئُوْا عَيْنَهٗ۔

۵۶۴۲: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”جو کوئی جھانکے کسی قوم کے گھر میں بغیر ان کی اجازت کے تو ان کو حلال ہے اُس کی آنکھ پھوڑنا“۔

تشریح ۞ یعنی اگر وہ ڈھیلا وغیرہ اس کو ماریں اور اس کی آنکھ پھوٹ جاوے تو گھر والوں کو کچھ سزا نہ ہوگی۔

٥٦٤٣ : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ اَنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ عَلَيْكَ بِغَيْرِ اِذْنٍ فَخَذَفْتَهٗ بِحَصَاةٍ فَفَقَأْتَ عَيْنَهٗ مَا كَانَ عَلَيْكَ مِنْ جُنَاحٍ۔

۵۶۴۳: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”اگر کوئی شخص جھانکے تیرے گھر میں تیری اجازت کے بغیر پھر اس کو کنکری سے مارے اور اس کی آنکھ پھوٹ جاوے تو تیرے اوپر کچھ گناہ نہ ہوگا۔

بَابُ نَظَرِ الْفُجَاءَةِ

باب: جو نظر دفعتاً پڑ جائے

٥٦٤٤ : عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَظَرِ الْفُجَاءَةِ فَاَمَرَنِيْ اَنْ اَصْرِفَ بَصَرِيْ ۔

۵۶۴۴: جریر بن عبداللہؓ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا ناگاہ نظر پڑنے کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا مجھ کو نگاہ پھیر لینے کا۔

تشریح ۞ یعنی اگر اجنبی عورت پر دفعتاً بے قصد نگاہ پڑ جاوے تو گناہ نہ ہوگا لیکن اسی وقت واجب ہے نگاہ پھیر لینا پھر اگر عمداً دیکھے گا تو گنہگار ہو گا۔ نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ عورت کو راہ میں اپنا منہ چھپانا واجب نہیں بلکہ سنت اور مستحب ہے لیکن مردوں کو اپنی نگاہ جھکانا چاہئے۔ البتہ ضرورت سے دیکھنا درست ہے جیسے گواہی یا دوا علاج یا پیغام دینے کی صورت میں یا خریدتے وقت یا معاملہ کرتے وقت اور یہ بھی بقدر حاجت نہ کہ زیادہ۔ (انتہٰی)

٥٦٤٥ : عَنْ يُوْنُسَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ۔

۵۶۴۵: ترجمہ وہی ہے جواوپر گزرا۔

كِتَابُ السَّلَامِ

کتاب سلام کے بیان میں

بَابُ يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِيْ وَالْقَلِيْلُ عَلَى الْكَثِيْرَةِ

باب: سوار پیدل کو سلام کرے اور تھوڑے آدمی بہت آدمیوں کو سلام کریں

٥٦٤٦ : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِيْ وَالْمَاشِيْ عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيْلُ عَلَى الْكَثِيْرِ۔

۵۶۴۶: ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”سلام کرے سوار پیدل پر اور پیدل چلنے والا بیٹھے ہوئے پر اور سلام کریں تھوڑے لوگ بہت لوگوں پر“۔

تشریح ۞ نوویؒ نے کہا سلام کرنا سنت ہے اور اس کا جواب دینا واجب ہے لیکن یہ وجوب بطریق کفایہ ہے یعنی اگر مجلس سے چند آدمیوں نے جواب دے دیا تو سب کی طرف سے کافی ہو جاوے گا اور جو کسی نے جواب نہ دیا تو سب گناہ گار ہوں گے اور بہتر یہ ہے کہ یوں سلام کرے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ، پھر اس کے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ پھر السلام علیکم فقط بھی درست ہے اور شروع میں علیکم السلام کہنا مکروہ ہے جواب میں بھی وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ کہنا بہتر ہے اور بحذف واؤ علیکم السلام بھی کہنا درست ہے اور صرف علیکم جائز نہیں ہے البتہ وعلیکم میں دو قول ہیں اور سلام اللہ کا نام ہے تو معنی السلام وعلیکم کے یہ ہیں کہ تم اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں ہو یا سلام معنوں میں سلامتی کے ہے یعنی تم سلامت رہو۔
(انتہی مختصراً)

بَابٌ مِّنْ حَقِّ الْجُلُوْسِ عَلَى الطَّرِيْقِ رَدُّ السَّلَامِ

باب: راہ میں بیٹھنے کا حق یہ ہے کہ سلام کا جواب دیوے

٥٦٤٧ : عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ كُنَّا قُعُوْدًا بِالْاَفْنِيَةِ نَتَحَدَّثُ فَجَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ عَلَيْنَا فَقَالَ مَالَكُمْ وَلِمَجَالِسِ الصُّعُدَاتِ اجْتَنِبُوْا مَجَالِسَ الصُّعُدَاتِ فَقُلْنَا اِنَّمَا قَعَدْنَا لِغَيْرِ مَابَاسٍ قَعَدْنَا نَتَذَاكَرُ وَنَتَحَدَّثُ فَقَالَ اِمَّا لَا فَاَدُّوْا حَقَّهَا غَضُّ الْبَصَرِ وَرَدُّ السَّلَامِ وَحُسْنُ

۵۶۴۷: عبداللہ بن ابی طلحہ سے روایت ہے ہم بیٹھے تھے مکان کے سامنے جو زمین ہوتی ہے اس میں باتیں کرتے ہوئے اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا تم کو راہ میں بیٹھنے سے کیا مطلب۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم کسی برے کام کے لیے نہیں بیٹھے بلکہ ہم بیٹھے تھے چپ ادھر ادھر کے ذکر کرتے ہوئے اور باتیں کرتے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ”اچھا اگر نہیں مانتے تو اس کا حق ادا کرو وہ کیا ہے آنکھ نیچے رکھنا (اور اجنبی عورتوں کی طرف نظر بد نہ کرنا) اور سلام کا جواب

الْكَلَامِ۔

دینا اور اچھی باتیں کرنا (جن سے لوگ خوش ہوں اور ان سے فائدہ پہنچے)۔

٥٦٤٨ : عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِیَّاکُمْ وَ الْجُلُوْسَ فِی الطُّرُقَاتِ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَالَنَا بُدٌّ مِّنْ مَجَالِسِنَا نَتَحَدَّثُ فِیْهَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَبَیْتُمْ اِلَّا الْمَجْلِسَ فَاَعْطُوا الطَّرِیْقَ حَقَّهٗ قَالُوْا وَمَا حَقُّهٗ قَالَ غَضُّ الْبَصَرِ وَکَفُّ الْاَذٰی وَرَدُّ السَّلَامِ وَالْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْیُ عَنِ الْمُنْکَرِ۔

۵۶۴۸: ابوسعید خدری سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''تم بچو راہوں میں بیٹھنے سے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ ہمیں اپنی مجلسوں میں بیٹھ کر باتیں کرنے کی مجبوری ہے''۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر تم نہیں مانتے تو راہ کا حق ادا کرو۔ انہوں نے عرض کیا راہ کا حق کیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا'' آنکھ نیچے رکھنا اور کسی کو ایذا نہ دینا اور سلام کا جواب دینا اور اچھی بات کا حکم کرنا بری بات سے منع کرنا''۔

٥٦٤٩ : عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ۔

۵۶۴۹: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

بَابٌ مِّنْ حَقِّ الْمُسْلِمِ لِلْمُسْلِمِ رَدُّ السَّلَامِ

باب: مسلمان کا حق یہ بھی ہے سلام کا جواب دینا

٥٦٥٠ : عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَمْسٌ تَجِبُ لِلْمُسْلِمِ عَلٰی اَخِیْهِ رَدُّ السَّلَامِ وَ تَشْمِیْتُ الْعَاطِسِ وَ اِجَابَةُ الدَّعْوَةِ وَ عِیَادَةُ الْمَرِیْضِ وَ اِتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ قَالَ عَبْدُالرَّزَّاقِ کَانَ مَعْمَرٌ یُّرْسِلُ هٰذَا الْحَدِیْثَ عَنِ الزُّهْرِیِّ فَاَسْنَدَهٗ مَرَّةً عَنِ ابْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ۔

۵۶۵۰: ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا'' پانچ حق ہیں مسلمان کے اس کے بھائی مسلمان پر سلام کا جواب دینا اور چھینکنے والے کا جواب دینا اور دعوت قبول کرنا اور بیمار کی خبر گیری کرنا اور جنازے کے ساتھ جانا''۔

٥٦٥١ : عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَی الْمُسْلِمِ سِتٌّ قِیْلَ مَا هُنَّ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِذَا لَقِیْتَهٗ فَسَلِّمْ عَلَیْهِ وَ اِذَا دَعَاكَ فَاَجِبْهُ وَ اِذَا اسْتَنْصَحَكَ فَانْصَحْ لَهٗ وَ اِذَا عَطَسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ فَشَمِّتْهُ وَ اِذَا مَرِضَ فَعُدْهُ وَ اِذَا مَاتَ فَاتَّبِعْهُ۔

۵۶۵۱: ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مسلمان کے حق مسلمان پر چھ ہیں۔ لوگوں نے عرض کیا، کیا یا رسول اللہ۔ آپ ﷺ نے فرمایا'' جب تو مسلمان کو ملے تو اس کو سلام کر اور جب وہ تیری دعوت کرے تو قبول کر اور جب تجھ سے مشورہ چاہیے تو اچھی صلاح دے جب چھینکے اور الحمدللہ کہے تو تو بھی جواب دے (یعنی یرحمک اللہ کہہ) اور جب بیمار ہو تو اس کو پوچھنے کو جا اور جب مر جاوے تو اس کے جنازے کے ساتھ رہ''۔

بَابُ النَّهْیِ عَنِ ابْتِدَآءِ اَهْلِ الْکِتَابِ

باب: یہود اور نصاریٰ کو خود سلام نہ کرے اگر وہ کریں تو

بِالسَّلَامِ وَ كَيْفَ يُرَدُّ عَلَيْهِمْ

کیسے جواب دیوے، اس کا بیان

٥٦٥٢ : عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ اَهْلُ الْكِتَابِ فَقُوْلُوْا وَ عَلَيْكُمْ۔

۵۶۵۲: انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”جب تم کو اہل کتاب سلام کریں تو تم اس کے جواب میں وعلیکم کہو“۔

٥٦٥٣ : عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ اَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَهْلَ الْكِتَابِ يُسَلِّمُوْنَ عَلَيْنَا فَكَيْفَ نَرُدُّ عَلَيْهِمْ فَقَالَ قُوْلُوْا وَ عَلَيْكُمْ۔

۵۶۵۳: انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب نے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ! اہل کتاب ہم کو سلام کرتے ہیں ہم کیونکر جواب دیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”وعلیکم کہو“۔

٥٦٥٤ : عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْيَهُوْدَ اِذَا سَلَّمُوْا عَلَيْكُمْ يَقُوْلُ اَحَدُهُمُ السَّامُ عَلَيْكُمْ فَقُلْ عَلَيْكَ۔

۵۶۵۴: عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہود جب تم کو سلام کرتے ہیں تو ان میں کا ایک کہتا ہے السام علیکم (یعنی تم مرو سام کے معنی موت) تم کہو علیك (یعنی تم مرو)۔

٥٦٥٥ : عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ فَقُوْلُوْا وَ عَلَيْكُمْ۔

۵۶۵۵: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٦٥٦ : عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتِ اسْتَاْذَنَ رَهْطٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا السَّامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا بَلْ عَلَيْكُمُ السَّامُ وَ اللَّعْنَةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَ جَلَّ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الْاَمْرِ كُلِّهٖ قَالَتْ اَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوْا قَالَ قَدْ قُلْتُ وَ عَلَيْكُمْ۔

۵۶۵۶: امّ المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہے یہودیوں نے اجازت چاہی رسول اللہ ﷺ کے پاس آنے کی۔ (آپ ﷺ نے اجازت دی وہ آئے) انہوں نے کہا السام علیکم حضرت عائشہؓ نے جواب میں کہا تمہارے اوپر سام ہو اور لعنت، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اے عائشہ! اللہ جل جلالہ ہر کام میں نرمی کو پسند کرتا ہے“ انہوں نے کہا یا رسول اللہ! کیا آپ ﷺ نے سنا نہیں جو انہوں نے کہا۔ آپ ﷺ نے فرمایا میں نے تو اس کا جواب دے دیا اور وعلیکم کہہ دیا (بس اتنا ہی جواب کافی تھا اور تم نے جو جواب دیا اس سے زیادہ سخت تھا اور ایسی سختی اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں ہے)۔

٥٦٥٧ : عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ فِيْ حَدِيْثِهِمَا جَمِيْعًا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَدْ قُلْتُ عَلَيْكُمْ وَ لَمْ يَذْكُرُوا الْوَاوَ۔

۵۶۵۷: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں علیکم بغیر واؤ کے ہے۔

٥٦٥٨ : عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُنَاسٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ فَقَالُوْا السَّامُ عَلَيْكَ يَآ اَبَا الْقَاسِمِ قَالَ وَ عَلَيْكُمْ قَالَتْ عَآئِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قُلْتُ بَلْ عَلَيْكُمُ السَّامُ وَ الذَّامُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَآئِشَةُ لَا تَكُوْنِىْ فَاحِشَةً فَقَالَتْ مَاسَمِعْتَ مَا قَالُوْا فَقَالَ اَوَ لَيْسَ قَدْ رَدَدْتُ عَلَيْهِمُ الَّذِىْ قَالُوْا قُلْتُ وَ عَلَيْكُمْ۔

۵۶۵۸: ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس چند یہودی آئے۔ انہوں نے کہا السام علیکم یا ابا القاسم۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا وعلیکم حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا بل علیکم السام و الذام یعنی تمہارے ہی اوپر موت ہو اور برائی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ! بدزبان مت ہو۔ انہوں نے کہا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہیں سنا یہود نے جو کہا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں نے سنا جو انہوں نے کہا اور کیا میں نے جواب نہیں دیا جو انہوں نے کہا تھا وہ انہی پر پھیر دیا۔

٥٦٥٩ : عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ فَفَطِنَتْ بِهِمْ عَآئِشَةُ فَسَبَّتْهُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْ يَا عَآئِشَةُ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْفُحْشَ وَالتَّفَحُّشَ وَزَادَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ وَ اِذَا جَآءُوْكَ حَيَّوْكَ بِمَا لَمْ يُحَيِّكَ بِهِ اللّٰهُ اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ۔

۵۶۵۹: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان کی بات کو سمجھ گئیں انہوں نے گالیاں دیں۔ ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''صبر کر اے عائشہ کیونکہ اللہ تعالیٰ بدزبان کو پسند نہیں کرتا'' تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری: وَ اِذَا جَآءُوْكَ حَيَّوْكَ بِمَا لَمْ يُحَيِّكَ بِهِ اللّٰهُ یعنی جب وہ آتے ہیں تیرے پاس تو اس طور سے سلام کرتے ہیں کہ ویسا اللہ نے نہیں سلام کیا تجھ کو۔

٥٦٦٠ : عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ سَلَّمَ نَاسٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ السَّامُ عَلَيْكَ يَآ اَبَا الْقَاسِمِ فَقَالَ وَ عَلَيْكُمْ فَقَالَتْ عَآئِشَةُ وَ غَضِبَتْ اَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوْا قَالَ بَلٰى قَدْ سَمِعْتُ فَرَدَدْتُ عَلَيْهِمْ وَ اِنَّا نُجَابُ عَلَيْهِمْ وَلَا يُجَابُوْنَ عَلَيْنَا۔

۵۶۶۰: جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے یہود کے چند لوگوں نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سلام کیا تو کہا السام علیکم یا ابا القاسم! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا وعلیکم حضرت عائشہ غصے ہوئیں اور انہوں نے کہا کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہیں سنا ان کا کہنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں نے سنا اور اس کا جواب بھی دیا اور ہم جو دعا کرتے ہیں ان پر وہ قبول ہوتی ہے اور ان کی دعا قبول نہیں ہوتی (ایسا ہی ہوا کہ الٹی موت یہود پر پڑی مرے اور مارے گئے)۔

٥٦٦١ : عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبْدَءُوْا الْيَهُوْدَ وَ لَا النَّصَارٰى بِالسَّلَامِ وَ اِذَا لَقِيْتُمْ اَحَدَهُمْ فِىْ طَرِيْقٍ فَاضْطَرُّوْهُ اِلٰى اَضْيَقِهٖ۔

۵۶۶۱: ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''یہود اور نصاریٰ کو اپنی طرف سے سلام مت کرو اور جب تم کسی یہودی یا نصرانی سے راہ میں ملو تو اس کو دبا دو تنگ راہ کی طرف''۔

تشریح ۞ نووی علیہ الرحمۃ نے کہا ہمارے اصحاب کا یہ قول ہے کہ ذمی کا فر بیچ راستہ میں سے نہ چلنے پاوے بلکہ ایک کونے میں تنگ راستہ میں چلے اگر مسلمان اس راہ پہ چلتے ہوں اور جو ہجوم نہ ہو تو مضائقہ نہیں مگر تنگ کرنے سے یہ مطلب نہیں ہے کہ اس کو گڑھے میں گرا دے یا دیوار کا دھکا

پہنچا دے اور اختلاف کیا ہے علماء نے کافروں کو سلام کرنے میں۔ ہمارا مذہب یہ ہے کہ ابتداً ان کو سلام کرنا حرام ہے اور جو وہ کریں تو جواب میں صرف وعلیکم کہیں اور یہی قول ہے عامہ علماء اور سلف کا اور ایک طائفہ کا یہ قول ہے کہ اہل کتاب کو ابتداءً سلام کرنا درست ہے اور یہی قول منقول ہے عبداللہ بن عباس اور ابی امامہ ابی محیریز سے اور جس جماعت میں مسلمان اور کافر دونوں ہوں اس جماعت کو سلام کرنا درست ہے لیکن نیت کرے مسلمانوں کی۔ انتہی مختصراً۔

٥٦٦٢ : عَنْ سُهَيْلٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَ فِیْ حَدِيْثِ وَكِيْعٍ اِذَا لَقِيْتُمُوْا الْيَهُوْدَ وَ فِیْ حَدِيْثِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ فِیْ اَهْلِ الْكِتَابِ وَ فِیْ حَدِيْثِ جَرِيْرٍ اِذَا لَقِيْتُمُوْهُمْ وَ لَمْ يُسَمِّ اَحَدًا مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ۔

۵۶۶۲: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

بَابُ السَّلَامِ عَلَى الصِّبْيَانِ

باب: بچوں پر سلام کرنا مستحب ہے

٥٦٦٣ : عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰى غِلْمَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ۔

۵۶۶۳: انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گزرے بچوں پر تو سلام کیا ان کو۔

٥٦٦٤ : عَنْ سَيَّارٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ

۵۶۶۴: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٦٦٥ : عَنْ سَيَّارٍ قَالَ كُنْتُ اَمْشِیْ مَعَ ثَابِتِ نِ الْبُنَانِيِّ فَمَرَّ بِصِبْيَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ فَحَدَّثَ ثَابِتٌ فَمَرَّ بِصِبْيَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ وَ حَدَّثَ اَنَسٌ اَنَّهٗ كَانَ يَمْشِیْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرَّ بِصِبْيَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ۔

۵۶۶۵: سیار سے روایت ہے میں ثابت بنانی کے ساتھ جا رہا تھا وہ گزرے بچوں پر تو سلام کیا ان کو اور حدیث بیان کی کہ وہ انس کے ساتھ جا رہے تھے، بچوں پر گزرے تو سلام کیا ان پر اور انس نے حدیث بیان کی کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ جا رہے تھے بچوں پر گزرے تو سلام کیا آپ نے ان کو۔

تشریح ۞ نووی علیہ رحمۃ اللہ نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ جو بچے تمیز رکھتے ہوں ان کو سلام کرنا مستحب ہے اور بیان ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تواضع اور انکسار کا اسی طرح عورتوں کو بھی سلام کرنا چاہیے اگر وہ کئی ایک ہوں اور جو ایک عورت ہو تو اس کا خاوند یا سید یا محرم سلام کرے اور اجنبی بھی کرے اگر وہ عورت بوڑھی ہو اور جو جوان ہو تو اجنبی مرد اس کو سلام نہ کرے بلکہ اس کا جواب بھی مکروہ ہے۔

بَابُ جَوَازِ جَعْلِ الْاِذْنِ رَفْعَ حِجَابٍ اَوْ غَيْرِهٖ مِنَ الْعَلَامَاتِ

باب: یہ بھی اجازت مانگنے کی ایک شکل ہے کہ پردہ اٹھاوے

٥٦٦٦ : عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۵۶۶۶: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا ”تیرے لیے آنے کی اجازت یہ ہے کہ تو

اِذْنُكَ عَلَيَّ اَنْ يُّرْفَعَ الْحِجَابُ وَ اَنْ تَسمَعَ سَوَادِيْ حَتّٰى اَنْهَاكَ۔

پردہ اٹھاوے اور میرے بھید کی بات سنے جب تک کہ میں تجھ کو منع نہ کروں''۔

تشریح ❀ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خادم تھے جب قرآن میں یہ حکم ہوا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر میں لوگ بے اجازت نہ آویں تب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے یہ حدیث فرمائی یعنی تجھ کو بار بار اجازت مانگنے کی ضرورت نہیں کہ کام خدمت میں ہرج ہوگا تیرا پردہ اٹھانا اور میرا منع نہ کرنا بھی اجازت کی نشانی ہے۔ ہر ایک شخص کو عام یا خاص کے لیے ایسی نشانی مقرر کر دینا درست ہے۔

٥٦٦٧ : عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ

۵۶۶۷: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

بَابُ اِبَاحَةِ الْخُرُوْجِ لِلنِّسَآءِ لِقَضَاءِ حَاجَةِ الْاِنْسَانِ

باب: عورتوں کو ضروری حاجت کے لیے باہر نکلنا درست ہے

٥٦٦٨ : عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ خَرَجَتْ سَوْدَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا بَعْدَ مَا ضُرِبَ عَلَيْنَا الْحِجَابُ لِتَقْضِيَ حَاجَتَهَا وَ كَانَتِ امْرَاَةً جَسِيْمَةً تَفْرَعُ النِّسَآءَ جِسْمًا لَا تَخْفٰى عَلٰى مَنْ يَّعْرِفُهَا فَرَاٰهَا عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقَالَ يَا سَوْدَةُ وَ اللّٰهِ مَا تَخْفَيْنَ عَلَيْنَا فَانْظُرِيْ كَيْفَ تَخْرُجِيْنَ قَالَتْ فَانْكَفَاَتْ رَاجِعَةً وَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَيْتِيْ اِنَّهٗ لَيَتَعَشّٰى وَ فِيْ يَدِهٖ عَرْقٌ فَدَخَلَتْ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ خَرَجْتُ فَقَالَ لِيْ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ كَذَا وَ كَذَا قَالَتْ فَاَوْحَى اللّٰهُ اِلَيْهِ ثُمَّ رُفِعَ عَنْهُ وَ اِنَّ الْعَرْقَ فِيْ يَدِهٖ مَا وَضَعَهٗ فَقَالَ اِنَّهٗ قَدْ اُذِنَ لَكُنَّ اَنْ تَخْرُجْنَ لِحَاجَتِكُنَّ وَ فِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ بَكْرٍ يَفْرَعُ

۵۶۶۸: ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے جب ہم کو پردے کا حکم ہوا اس کے بعد سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حاجت کے لیے نکلیں اور وہ ایک موٹی عورت تھیں جو سب عورتوں سے نکلی رہتیں موٹاپے میں۔ اور جو کوئی ان کو پہچانتا تھا اس سے چھپ نہ سکتیں تھیں۔ (یعنی وہ پہچان لیتا) تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کو دیکھا اور کہا اے سودہ! قسم اللہ کی تم اپنے تئیں ہم سے چھپا نہیں سکتیں اس لیے سمجھو تم کیسی نکلتی ہو۔ یہ سن کر وہ لوٹ آئیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے گھر میں رات کا کھانا کھا رہے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ میں ایک ہڈی تھی، اتنے میں سودہ آئیں اور انہوں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں نکلی تھی تو عمر نے مجھے ایسا ویسا کلام کیا، اسی وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وحی کی حالت ہوئی پھر وہ حالت جاتی رہی اور ہڈی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ ہی میں تھی، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو رکھا نہ تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم کو اجازت ہوئی حاجت کے لیے نکلنے کی۔ ہشام نے کہا حاجت سے مراد پائخانہ کی حاجت ہے۔

تشریح ❀ نوویؒ نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ عورت قضائے حاجت کے لیے معمولی مقام پر بغیر خاوند کی اجازت کے جا سکتی ہے۔ اور قاضی عیاض نے کہا اس قسم کا حجاب یعنی پردہ حضرت کی بی بیوں سے خاص تھا جس میں منہ اور ہتھیلیاں بھی نہ کھلیں اور ان کو کپڑے کے اندر بھی اپنا جثہ دکھانا درست نہ تھا مگر حاجت ضروری کے لیے اور جب حضرت زینب کی وفات ہوئی تو ان کی نعش پر ایک قبہ سا بنا دیا تھا تا کہ ان کا جثہ معلوم نہ ہو۔

النِّسَآءَ جِسْمُهَا زَادَ اَبُوْبَكْرٍ فِيْ حَدِيْثِهٖ فَقَالَ هِشَامٌ يَعْنِيْ الْبَرَازَ

٥٦٦٩ : عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَ قَالَ وَ كَانَتِ امْرَاَةً يَفْرَعُ النَّاسَ جِسْمُهَا وَ قَالَ اِنَّهٗ لِيَتَعَشّٰى۔

۵۶۶۹: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٦٧٠ : عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ۔

۵۶۷۰: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٦٧١ : عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ اَزْوَاجَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ كُنَّ يَخْرُجْنَ بِاللَّيْلِ اِذَا تَبَرَّزْنَ اِلَى الْمَنَاصِعِ وَ هُوَ صَعِيْدٌ اَفْيَحُ وَ كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اُحْجُبْ نِسَآءَ كَ فَلَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَفْعَلُ فَخَرَجَتْ سَوْدَةُ بِنْتُ زَمْعَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ لَيْلَةً مِّنَ اللَّيَالِيْ عِشَآءً وَّ كَانَتِ امْرَاَةً طَوِيْلَةً فَنَادَاهَا عُمَرُ اَلَا قَدْ عَرَفْنَاكِ يَا سَوْدَةُ حِرْصًا عَلٰى اَنْ يُّنْزَلَ الْحِجَابُ قَالَتْ عَآئِشَةَ فَاَنْزَلَ الْحِجَابُ۔

۵۶۷۱: ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیبیاں رات کو نکلتی تھیں جب پائخانہ کو جاتیں ان مقاموں کی طرف جو مدینہ کے باہر تھے اور صاف کھلی جگہ میں تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ صلی اللہ سے کہتے اپنی عورتوں کو پردہ میں رکھیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پردہ کا حکم نہ دیتے ایک بار ام المومنین سودہ بن زمعہ رات کو نکلیں عشاء کے وقت، وہ ایک لمبی عورت تھیں، حضرت عمر نے ان کو آواز دی اور کہا ہم نے پہچان لیا تم کو اے سودہ بنت زمعہ اور یہ اس واسطے کیا کہ پردے کا حکم اترے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا پھر پردے کا حکم اترا۔

٥٦٧٢ : عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ ۔

۵۶۷۲: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

بَابُ تَحْرِيْمِ الْخَلْوَةِ بِالْاَجْنَبِيَّةِ وَالدُّخُوْلِ عَلَيْهَا

باب: اجنبی عورت کے ساتھ تنہائی کرنا اور اس کے پاس جانا حرام ہے

٥٦٧٣ : عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا لَا يَبِيْتَنَّ رَجُلٌ عِنْدَا مْرَاَةٍ ثَيِّبٍ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ نَاكِحًا اَوْذَا مَحْرَمٍ۔

۵۶۷۳: جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”خبردار رہو کوئی مرد کسی عورت ثیبہ کے پاس رات کو نہ رہے مگر یہ کہ اس عورت کا خاوند ہو یا محرم ہو۔

تشریح ۞ نووی علیہ الرحمۃ نے کہا ثیبہ کی قید اس واسطے لگائی کہ باکرہ تو مردوں سے علیحدہ ہی رہتی ہے اور جب ثیبہ کا رہنا منع ہوا تو باکرہ کا رہنا بطریق اولیٰ منع ہوگا اور محرم سے مراد وہ شخص ہے جس سے ہمیشہ کے لیے نکاح حرام ہو۔ جیسے باپ بھائی چچا ماموں دادا وغیرہ۔

٥٦٧٤ : عَنْ عُقْبَةَ ابْنِ عَامِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِيَّاكُمْ وَالدُّخُوْلَ

۵۶۷۴: عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”بچو تم عورتوں کے پاس جانے سے“ ایک شخص

عَلَى النِّسَاءِ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَرَاَيْتَ الْحَمْوَ قَالَ الْحَمْوُ الْمَوْتُ۔

انصاری بولا یا رسول اللہ اگر دیور جاوے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''دیور تو موت ہے''۔

تشریح ۞ کیونکہ دیور بھاوج پر تسلط کر سکتا ہے تو اس سے بچنا بہت ضروری ہے ہمارے ملک میں یہ بری رسم عام ہے عورتیں اکثر اپنے دیوروں اور جیٹھوں کے سامنے نکلتی ہیں اور مثل محرم کے ان کے سامنے اپنے اعضاء کھولے رہتی ہیں یہ نہایت قبیح اور خوفناک ہے۔

٥٦٧٥ : عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ حَدَّثَهُمْ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ۔

۵۶۷۵: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٦٧٦ : عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ وَ سَمِعْتُ اللَّيْثَ ابْنَ سَعْدٍ يَقُوْلُ الْحَمْوُ اَخُ الزَّوْجِ وَ مَا اَشْبَهَهٗ مِنْ اَقَارِبِ الزَّوْجِ بْنِ الْعَمِّ وَ نَحْوِهٖ۔

۵۶۷۶: لیث بن سعدؒ سے کہتے تھے حدیث میں جو آیا ہے کہ حمو موت ہے تو حمو سے مراد خاوند کے عزیز اور اقربا ہیں جیسے خاوند کا بھائی یا اسکے چچا کا بیٹا (خاوند کے جن عزیزوں سے عورت کا نکاح کرنا درست ہے تو وہ سب حمو میں داخل ہیں ان سے پردہ کرنا چاہیے سوا خاوند کے باپ یا دادا یا اس کے بیٹے کے کہ وہ محرم ہیں ان سے پردہ ضرور نہیں ہے)۔

٥٦٧٧ : عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ حَدَّثَهٗ اَنَّ نَفَرًا مِّنْ بَنِيْ هَاشِمٍ دَخَلُوْا عَلٰى اَسْمَآءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ قَدْ دَخَلَ اَبُوْبَكْرٍ الصِّدِّيْقُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَ هِيَ تَحْتَهٗ يَوْمَئِذٍ فَرَاٰهُمْ فَكَرِهَ ذٰلِكَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَ قَالَ لَمْ اَرَ اِلَّا خَيْرًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ بَرَّاَهَا مِنْ ذٰلِكَ ثُمَّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ لَا يَدْخُلَنَّ رَجُلٌ بَعْدَ يَوْمِيْ هٰذَا عَلٰى مُغِيْبَةٍ اِلَّا وَ مَعَهٗ رَجُلٌ اَوِ اثْنَانِ۔

۵۶۷۷: عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے بنی ہاشم کے چند لوگ اسماء بنت عمیس کے پاس گئے، ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی آئے اس وقت اسماء ان کے نکاح میں تھیں۔ انہوں نے ان کو دیکھا اور برا جانا ان کا آنا، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیان کیا اور کہا میں نے تو کوئی بری بات نہیں دیکھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اسماء کو اللہ نے پاک کیا ہے برے فعل سے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہوسلم منبر پر کھڑے ہوئے اور فرمایا آج سے کوئی شخص اس عورت کے گھر میں نہ جاوے جس کا خاوند غائب ہو (یعنی گھر میں نہ ہو) مگر ایک یا دو آدمی ساتھ لے کر۔

تشریح ۞ نووی علیہ الرحمۃ نے کہا ظاہر حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ دو یا تین مرد اجنبی عورت کے ساتھ خلوت کر سکتے ہیں لیکن مشہور قول ہمارے اصحاب کے نزدیک یہ ہے کہ وہ بھی حرام ہے اور حدیث کی تاویل یوں ہو سکتی ہے کہ مراد وہ لوگ ہیں جو نیک اور صالح ہوں۔

بَابُ بَيَانِ اَنَّهٗ يُسْتَحَبُّ لِمَنْ رَّاٰى خَالِيًا بِامْرَاَةٍ وَّ كَانَتْ زَوْجَتَهٗ اَوْ مَحْرَمًا لَّهٗ اَنْ يَّقُوْلَ هٰذِهٖ فُلَانَةُ لِيَدْفَعَ ظَنَّ السُّوْءِ

باب: جو شخص کسی عورت کے ساتھ خلوت میں ہو اور دوسرے شخص کو دیکھے تو اس سے کہہ دے کہ میری بی بی یا محرم ہے تا کہ اس کو بدگمانی نہ ہو

٥٦٧٨ : عَنْ اَنَسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ مَعَ اِحْدٰى نِسَآئِهٖ فَمَرَّبِهٖ رَجُلٌ فَدَعَاهُ فَقَالَ يَا فُلَانُ هٰذِهٖ زَوْجَتِيْ فُلَانَةُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ كُنْتُ اَظُنُّ بِهٖ فَلَمْ اَكُنْ اَظُنُّ بِكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِيْ مِنَ الْاِنْسَانِ مَجْرَى الدَّمِ۔

۵۶۷۸: انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ اپنی ایک بی بی کے ساتھ تھے، اتنے میں ایک شخص سامنے سے گزرا۔ آپ ﷺ نے اس کو بلایا وہ آیا آپ ﷺ نے فرمایا اے فلانے یہ میری فلاں بی بی ہے۔ وہ شخص بولا یا رسول اللہ میں اگر کسی پر گمان کرتا آپ ﷺ پر گمان کرنے والا نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا شیطان انسان کے بدن میں ایسا پھرتا ہے جیسے خون پھرتا ہے (تو شاید تیرے دل میں وسوسہ ڈالے کہ پیغمبر ایک اجنبی عورت کے ساتھ جا رہے تھے)۔

٥٦٧٩ : عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعْتَكِفًا فَاَتَيْتُهُ اَزُوْرُهُ لَيْلًا فَحَدَّثْتُهُ ثُمَّ قُمْتُ لِاَنْقَلِبَ فَقَامَ مَعِيَ لِيَقْلِبَنِيْ وَ كَانَ مَسْكَنُهَا فِيْ دَارِ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ فَمَرَّ رَجُلَانِ مِنَ الْاَنْصَارِ فَلَمَّا رَاَيَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْرَعَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رِسْلِكُمَا اِنَّهَا صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ فَقَالَا سُبْحَانَ اللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِيْ مِنَ الْاِنْسَانِ مَجْرَى الدَّمِ وَ اِنِّيْ خَشِيْتُ اَنْ يَّقْذِفَ فِيْ قُلُوْبِكُمَا شَرًّا اَوْ قَالَ شَيْئًا۔

۵۶۷۹: صفیہ بنت حیی سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ اعتکاف میں تھے میں آپ ﷺ کی زیارت کو آئی رات کو۔ میں نے آپ ﷺ سے باتیں کیں پھر میں کھڑی ہوئی لوٹ جانے کو۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی میرے ساتھ کھڑے ہوئے مجھے پہنچا دینے کو، میرا گھر اسامہ بن زید کے مکان میں تھا، راہ میں انصار کے دو آدمی ملے، جب انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا تو جلدی جلدی چلنے لگے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سنبھل کر چلو، یہ صفیہ بنت حیی ہے (ام المومنین) وہ دونوں بولے سبحان اللہ یا رسول اللہ (یعنی ہم بھلا آپ پر کوئی گمان کر سکتے ہیں) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا شیطان انسان کے بدن میں خون کی طرح پھرتا ہے اور میں ڈرا کہ کہیں تمہارے دل میں برا خیال نہ ڈالے (اور اس کی وجہ سے تم تباہ ہو)۔

تشریح ۞ نووی علیہ الرحمۃ نے کہا پیغمبروں سے بدگمانی کرنا کفر ہے اور اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ عورت اپنے خاوند سے مل سکتی ہے اعتکاف کی حالت میں رات کو یا دن کو، لیکن عورت کے ساتھ بہت بیٹھنا اور اس کی باتوں سے لذت حاصل کرنا مکروہ ہے اعتکاف میں۔
انتہی مختصرا

٥٦٨٠ : عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ صَفِيَّةَ زَوْجَ النَّبِيِّ اَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا جَآءَتْ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ تَزُوْرُهُ فِيْ اعْتِكَافِهٖ فِي الْمَسْجِدِ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ فَحَدَّثَتْ عِنْدَهُ سَاعَةً ثُمَّ قَامَتْ تَنْقَلِبُ فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْلِبُهَا ثُمَّ ذَكَرَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ مَعْمَرٍ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى

۵۶۸۰: علی بن حسین سے روایت ہے کہ ام المومنین صفیہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بی بی نے اس کو خبر دی کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حالت اعتکاف میں رمضان کے اخیر دہاکے میں مسجد میں زیارت کو آئیں پھر کچھ مدت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے باتیں کیں پھر کھڑی ہوئیں لوٹ جانے کو، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی ان کے ساتھ کھڑے ہوئے پہنچا دینے کو پھر بیان کیا حدیث کو مثل حدیث معمر کی اتنا فرق ہے کہ

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّيْطَانَ يَبْلُغُ مِنَ الْاِنْسَانِ مَبْلَغَ الدَّمِ وَ لَمْ يَقُلْ يَجْرِیْ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا'' شیطان انسان کے بدن میں خون کی جگہ پہنچتا ہے اور اس میں پھرنے کا ذکر نہیں ہے''۔

بَابُ مَنْ اَتٰى مَجْلِسًا فَوَجَدَ فُرْجَةً فَجَلَسَ فِيْهَا وَاِلَّا وَرَآءَهُمْ

باب: جو کوئی مجلس میں آوے اور صف میں جگہ پاوے تو بیٹھ جاوے نہیں تو پیچھے بیٹھے

۵۶۸۱ : عَنْ اَبِیْ وَاقِدٍ اللَّيْثِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ فِی الْمَسْجِدِ وَ النَّاسُ مَعَهٗ اِذْ اَقْبَلَ نَفَرٌ ثَلَاثَةٌ فَاَقْبَلَ اثْنَانِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَذَهَبَ وَاحِدٌ قَالَ فَوَقَفَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاَمَّا اَحَدُهُمَا فَرَاٰى فُرْجَةً فِی الْحَلْقَةِ فَجَلَسَ فِيْهَا وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَجَلَسَ خَلْفَهُمْ وَ اَمَّا الثَّالِثُ فَاَدْبَرَ ذَاهِبًا فَلَمَّا فَرَغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ عَنِ النَّفَرِ الثَّلَاثَةِ اَمَّا اَحَدُهُمْ فَاَوٰى اِلَى اللّٰهِ فَاٰوَاهُ اللّٰهُ وَ اَمَّا الْاٰخَرُ فَاسْتَحْيٰى فَاسْتَحْيَى اللّٰهُ مِنْهُ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَاَعْرَضَ فَاَعْرَضَ اللّٰهُ عَنْهُ۔

۵۶۸۱: ابو واقد لیثی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد میں بیٹھے تھے اور لوگ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے اتنے میں تین آدمی آئے دو تو سیدھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور ایک چلا گیا وہ جو دو آئے ان میں سے ایک نے مجلس میں خالی جگہ پائی وہ وہاں بیٹھ گیا اور دوسرا لوگوں کے پیچھے بیٹھا اور تیسرا تو چل ہی دیا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فارغ ہوئے تو فرمایا'' میں تم سے ان تینوں آدمیوں کا حال کہوں، ایک نے تو ٹھکانا لیا اللہ کے پاس، اللہ نے اس کو جگہ دی اور دوسرے نے شرم کی (لوگوں میں گھسنے سے) اللہ نے بھی اس سے شرم کی اور تیسرے نے منہ پھیرا اللہ نے بھی اس سے منہ پھیر لیا''۔

۵۶۸۲ : عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ طَلْحَةَ حَدَّثَهٗ فِیْ هٰذَا الْاِسْنَادِ بِمِثْلِهٖ فِی الْمَعْنٰى۔

۵۶۸۲: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۶۸۳ : عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُقِيْمَنَّ اَحَدُكُمُ الرَّجُلَ مِنْ مَجْلِسِهٖ ثُمَّ يَجْلِسُ فِيْهِ۔

۵۶۸۳: عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا'' تم میں سے کوئی کسی کو اس کی جگہ سے اٹھا کر خود وہاں نہ بیٹھے''۔

تشریح ۞ نووی نے کہا یہ نہی حرمت کے لیے ہے تو جو کوئی مسجد وغیرہ میں جمعہ کے دن یا اور کسی دن کسی جگہ بیٹھ جاوے وہی اس جگہ کا حق دار ہے اور دوسرے کو اس کا اٹھانا جائز نہیں اسی حدیث سے مگر ہمارے اصحاب نے اس میں سے مستثنیٰ کیا ہے اس صورت کو جب کسی کی مسجد میں کوئی جگہ معین ہو فتویٰ دینے کے لیے یا قرآن پڑھنے کے لیے یا تعلیم شرعی کے لیے تو وہ اس کا حق دار ہے اور دوسرے کو اس کی جگہ بیٹھنا درست نہیں۔ انتہیٰ۔ مترجم کہتا ہے کہ ظاہر حدیث پر عمل کرنے کے لیے چاہیے اور اگر مسجد میں کسی کی جگہ معین بھی ہو اور دوسرے کو نہ معلوم ہو وہ اس جگہ بیٹھ جاوے تو اس کا اٹھانا درست نہیں اور یہی صحیح ہے۔

۵۶۸۴ : عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ لَا

۵۶۸۴: عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ

يُقِيْمُ الرَّجُلُ الرَّجُلَ مِنْ مَقْعَدِهٖ ثُمَّ يَجْلِسُ فِيْهِ وَ لٰكِنْ تَفَسَّحُوْا وَ تَوَسَّعُوْا۔

علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا'' کوئی شخص دوسرے کو نہ اٹھاوے اس کی جگہ سے پھر آپ اس جگہ نہ بیٹھے لیکن پھیل جاؤ اور جگہ دو''۔

٥٦٨٥ : عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ اللَّيْثِ وَ لَمْ يَذْكُرُوْا فِي الْحَدِيْثِ وَلٰكِنْ تَفَسَّحُوْا وَ تَوَسَّعُوْا وَزَادَ فِيْ حَدِيْثِ بْنِ جُرَيْجٍ قُلْتُ فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ قَالَ فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَ غَيْرِهَا۔

۵۶۸۵: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اتنا زیادہ ہے کہ میں نے کہا یہ جمعہ کا حکم ہے انہوں نے کہا جمعہ ہو یا اور کوئی دن۔

٥٦٨٦ : عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُقِيْمَنَّ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ ثُمَّ يَجْلِسُ فِيْ مَجْلِسِهٖ وَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا قَامَ لَهٗ رَجُلٌ عَنْ مَّجْلِسِهٖ لَمْ يَجْلِسْ فِيْهِ۔

۵۶۸۶: عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا'' کوئی تم میں سے اپنے بھائی کو اس کی جگہ سے نہ اٹھاوے۔ پھر آپ اس جگہ بیٹھے، اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے جب کوئی اپنی جگہ سے اٹھتا وہ اس جگہ نہ بیٹھتے (اگرچہ اس کی رضامندی سے بیٹھنا جائز ہے مگر یہ احتیاط تھی کہ شاید دل میں ناراض ہو)۔

٥٦٨٧ : عَنْ مَعْمَرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ۔

۵۶۸۷: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٦٨٨ : عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا يُقِيْمَنَّ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ لِيُخَالِفَ اِلٰى مَقْعَدِهٖ فَيَقْعُدَ فِيْهِ وَ لٰكِنْ يَّقُوْلُ افْسَحُوْا۔

۵۶۸۸: جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا'' کوئی تم میں سے اپنے بھائی کو جمعہ کے دن اس کی جگہ سے اٹھا کر آپ وہاں نہ بیٹھے لیکن یوں کہے پھیل جاؤ''۔

بَابٌ اِذَا قَامَ مِنْ مَّجْلِسِهٖ ثُمَّ عَادَفَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ

باب: جب کوئی اپنی جگہ سے کھڑا ہو پھر لوٹ کر آوے تو وہ اس جگہ کا زیادہ حقدار ہے

٥٦٨٩ : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ وَ فِيْ حَدِيْثِ اَبِيْ عُوَانَةَ مَنْ قَامَ مِنْ مَّجْلِسِهٖ ثُمَّ رَجَعَ اِلَيْهِ فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ۔

۵۶۸۹: ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا'' جب کوئی تم سے کھڑا ہو اپنی جگہ سے جہاں وہ بیٹھا تھا (کسی حاجت کے لیے) پھر لوٹ کر آوے تو اس جگہ کا زیادہ حقدار ہے''۔

بَابُ مَنْعِ الْمُخَنَّثِ مِنَ الدُّخُوْلِ عَلَى النِّسَآءِ الْاَجَانِبِ

باب: زنانہ، اجنبی عورتوں کے پاس نہ جائے

٥٦٩٠ : عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا

۵۶۹۰: ام سلمہؓ سے روایت ہے ایک مخنث ان کے پاس تھا اور رسول اللہ صلی

اَنَّ مُخَنَّثًا كَانَ عِنْدَهَا وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْبَيْتِ فَقَالَ لِاَخِيْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِيْ اُمَيَّةَ اِنْ فَتَحَ اللّٰهُ لَكُمُ الطَّائِفَ غَدًا فَاِنِّيْ اَدُلُّكَ عَلٰى بِنْتِ غَيْلَانَ فَاِنَّهَا تُقْبِلُ بِاَرْبَعٍ وَّ تُدْبِرُ بِثَمَانٍ قَالَ فَسَمِعَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا يَدْخُلْ هٰٓؤُلَآءِ عَلَيْكُمْ۔

اللہ علیہ وآلہ وسلم گھر میں تھے تو اس نے ام سلمہ کے بھائی سے کہا اے عبداللہ بن امیہ اگر اللہ تعالیٰ نے کل طائف پر تم کو فتح دی تو میں تجھے غیلان کی بیٹی بتادوں گا وہ جب سامنے آتی ہے تو اس کے پیٹ پر چار بٹیں ہوتی ہیں اور جب پیٹھ موڑ کر جاتی ہے تو آٹھ معلوم ہوتی ہیں (دونوں طرف سے یعنی موٹی ہے اور عرب موٹی عورتوں کو پسند کرتے تھے) یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سنی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ اندر نہ آیا کرے تمہارے پاس۔

تشریح ۞ نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس مخنث کا نام ہیت یا تہیب تھا یا مائع اور پہلے وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیبیوں کے پاس آیا کرتا اور وہ اجازت دیتیں ان لوگوں میں داخل کر کے جو کمیرے ہیں اور عورتوں سے غرض نہیں رکھتے بعد اس کے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع کر دیا اور مخنث دو طرح کے ہیں ایک تو وہ جو خلقی نامرد ہو اس پر کوئی عذاب نہیں کیونکہ وہ معذور ہے دوسرے وہ جو عورتوں کی طرح اپنے تئیں بنا دے یہ ملعون ہے۔ انتہیٰ مختصراً

۵۶۹۱ : عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ يَدْخُلُ عَلٰى اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُخَنَّثٌ فَكَانُوْا يَعُدُّوْنَهٗ مِنْ غَيْرِ اُوْلِي الْاِرْبَةِ قَالَ فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا وَّ هُوَ عِنْدَ بَعْضِ نِسَآئِهٖ وَ هُوَ يَنْعَتُ امْرَاَةً قَالَ اِذَآ اَقْبَلَتْ اَقْبَلَتْ بِاَرْبَعٍ وَّ اِذَا اَدْبَرَتْ اَدْبَرَتْ بِثَمَانٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَآ اَرٰى هٰذَا يَعْرِفُ مَا هٰهُنَا لَا يَدْخُلَنَّ عَلَيْكُنَّ قَالَتْ فَحَجَبُوْهُ۔

۵۶۹۱: ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیبیوں کے پاس ایک مخنث آیا کرتا تھا اور وہ اس کو ان لوگوں میں سے سمجھتیں جن کو عورتوں سے غرض نہیں ہوتی (اور قرآن میں ان کا آنا عورتوں کے سامنے جائز رکھا ہے) ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی کسی بی بی کے پاس آئے وہ ایک عورت کی تعریف کر رہا تھا جب سامنے آتی ہے تو چار بٹیں لے کر آتی ہے اور جب پیٹھ موڑتی ہے تو آٹھ بٹیں نمودار ہوتی ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''میں سمجھتا ہوں یہ یہاں جو ہیں ان کو پہچانتا ہے (یعنی عورتوں کے حسن اور قبح کو پسند کرتا ہے) یہ تمہارے پاس نہ آوے پھر اس سے پردہ کرنے لگے۔

بَابُ جَوَازِ اِرْدَافِ الْمَرْاَةِ الْاَجْنَبِيَّةِ اِذَآ اَعْيَتْ فِي الطَّرِيْقِ

باب: اگر اجنبی عورت راہ میں تھک گئی ہو تو اس کو اپنے ساتھ سوار کر لینا درست ہے

۵۶۹۲ : عَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ تَزَوَّجَنِيَ الزُّبَيْرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَ مَالَهٗ فِي الْاَرْضِ مِنْ مَّالٍ وَّ لَا مَمْلُوْكٍ وَّ لَا شَيْءٍ غَيْرَ فَرَسِهٖ قَالَتْ فَكُنْتُ

۵۶۹۲: اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے زبیر بن العوام نے مجھ سے نکاح کیا (جو رسول اللہ صل اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پھوپھی زاد بھائی تھے) اور ان کے پاس کچھ مال نہ تھا، نہ کوئی غلام تھا، نہ اور کچھ، صرف ایک گھوڑا تھا، میں ہی ان کے گھوڑے چراتی اور سارا کام گھوڑے کا سائیسی

اَعْلِفُ فَرَسَهٗ وَ اَكْفِيْهِ مَؤُنَتَهٗ وَ اَسُوْسُهٗ وَ اَدُقُّ النَّوٰى لِنَا ضِحِهٖ وَ اَعْلِفُهٗ وَ اَسْتَقِى الْمَاءَ وَ اَخْرِزُ غَرْبَهٗ وَ اَعْجِنُ وَ لَمْ اَكُنْ اُحْسِنُ اَخْبِزُ فَكَانَ يَخْبِزُلِىْ جَارَاتٌ لِّىْ مِنَ الْاَنْصَارِ وَ كُنَّ نِسْوَةَ صِدْقٍ قَالَتْ وَ كُنْتُ اَنْقُلُ النَّوٰى مِنْ اَرْضِ الزُّبَيْرِ الَّتِىْ اَقْطَعَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رَأْسِىْ وَهُوَ عَلٰى ثُلُثَىْ فَرْسَخٍ قَالَتْ فَجِئْتُ يَوْمًا وَّ النَّوٰى عَلٰى رَأْسِىْ فَلَقِيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ مَعَهٗ نَفَرٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ فَدَعَانِىْ ثُمَّ قَالَ اِخْ اِخْ لِيَحْمِلَنِىْ خَلْفَهٗ قَالَتْ فَاسْتَحْيَيْتُ وَ عَرَفْتُ غَيْرَتَكَ فَقَالَ وَ اللّٰهِ لَحَمْلُوْكِ النَّوٰى عَلٰى رَاسِكِ اَشَدُّ مِنْ رُكُوْبِكِ مَعَهٗ قَالَتْ حَتّٰى اَرْسَلَ اِلَىَّ اَبُوْبَكْرٍ رَّضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ بَعْدَ ذٰلِكَ بِخَادِمٍ فَكَفَتْنِىْ سِيَاسَةَ الْفَرَسِ وَ كَاَنَّمَا اَعْتَقَتْنِىْ۔

بھی کرتی، اور گٹھلیاں بھی کوٹتی ان کے اونٹ کے لیے اور چراتی بھی اس کو، اور پانی بھی پلاتی، اور ڈول بھی سی دیتی اور آٹا بھی گوندھتی، لیکن روٹی میں اچھی طرح نہ پکا سکتی تو ہمسایہ کی انصاری عورتیں میری روٹیاں پکا دیتیں اور وہ بڑی مخلص عورتیں تھیں۔ اسماء نے کہا میں زبیر کی اس زمین سے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو مقطعہ کے طور پر دی تھی گٹھلیاں لایا کرتی تھی۔ اپنے سر پر اور وہ مقطعہ مدینہ سے دو میل دور تھا۔ ایک میل چھ ہزار ہاتھ کا ہوتا ہے اور ہاتھ چوبیس انگلیوں کا اور انگلی چھ جو کا اور فرسخ تین میل کا) ایک دن میں وہیں سے گٹھلیاں لا رہی تھی راہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کئی صحابہ تھے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے بلایا پھر اونٹ کے بٹھانے کی بولی بولی اخ اخ تا کہ اپنے پیچھے مجھ کو سوار کر لیں مجھے شرم آئی اور غیرت۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قسم اللہ کی گٹھلیوں کا بوجھ سر پر اٹھانا میرے ساتھ سوار ہونے سے زیادہ سخت ہے (یعنی ایسے بوجھ کو تو گوارہ کرتی ہے اور میرے ساتھ بیٹھ کیوں نہیں جاتی) اسماء نے کہا پھر ابوبکر نے ایک لونڈی مجھے بھیجی وہ گھوڑے کا سارا کام کرنے لگی گویا انہوں نے مجھے آزاد کر دیا۔

تشریح ❁ نووی علیہ الرحمۃ نے کہا یہ کام جیسے روٹی پکانا، کپڑے دھونا، جانوروں کی خدمت کرنا، آٹا گوندھنا، یہ وہ کام ہیں جو مروت اور حسن معاشرت میں داخل ہیں اور عورتیں قدیم سے ایسے کام اپنے خاوندوں کے کرتی آئی ہیں، لیکن یہ کام عورت پر واجب نہیں ہیں۔ اس کا جی چاہے کرے چاہے نہ کرے۔ واجب عورت پر صرف دو ہی کام ہیں ایک تو یہ کہ صحبت سے انکار نہ کرے، دوسرے خاوند کے گھر میں رہے اور اس حدیث سے یہ نکلا کہ مقطعہ دینا امام کو درست ہے اور کبھی مقطعہ کی زمین بطور ملک کے دی جاتی ہے ایسے مقطعہ کو مقطعہ دار فروخت کر سکتا ہے اور کبھی صرف منفعت دی جاتی ہے تو اس کے فروخت کی اجازت نہیں ہوتی اور یہ بھی نکلا کہ جو چیزیں پھینک دی جاویں جیسے گٹھلیاں چندیاں وغیرہ ان کا چننا درست ہے اور وہ حلال ہیں اور یہ بھی نکلا کہ جو عورت محرم نہ ہو اگر وہ راہ میں ملے تھکی ہوئی تو اس کو اپنے ساتھ سوار کر لینا درست ہے خصوصاً جب اور نیک بخت لوگ بھی ساتھ ہوں اور قاضی عیاض نے کہا کہ یہ خصوصیت تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی۔ کیونکہ اسماء ابوبکر کی بیٹی اور عائشہ کی بہن اور زبیر کی بی بی تھیں گویا آپ ﷺ کے گھر والوں کی طرح تھیں اور کسی کو ایسا کرنا درست نہیں ہے۔ انتہی مختصراً

۵۶۹۳ : عَنْ اَسْمَاءَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ اَخْدُمُ الزُّبَيْرَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ خِدْمَةَ الْبَيْتِ وَ كَانَ لَهٗ فَرَسٌ وَ كُنْتُ اَسُوْسُهٗ فَلَمْ يَكُنْ مِنَ الْخِدْمَةِ شَىْءٌ اَشَدُّ عَلَىَّ مِنْ

۵۶۹۳: اسماءؓ سے روایت ہے میں زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر کے کام کرتی، ان کا ایک گھوڑا تھا اس کی بھی سائیسی کرتی تو کوئی کام مجھ پر گھوڑے کی خدمت سے زیادہ سخت نہ تھا۔ اس کے لیے میں گھاس لاتی، اس کی خدمت کرتی سائیسی کرتی پھر مجھ کو ایک لونڈی ملی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ

سِيَاسَةِ الْفَرَسِ كُنْتُ اَحْتَشُّ لَهٗ وَ اَقُوْمُ عَلَيْهِ وَاَسُوْسُهٗ قَالَ ثُمَّ اِنَّهَا اَصَابَتْ خَادِمًا جَآءَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْيٌ فَاَعْطَاهَا خَادِمًا قَالَتْ كَفَتْنِيْ سِيَاسَةَ الْفَرَسِ فَاَلْقَتْ عَنِّيْ مَعُوْنَةً فَجَآءَ نِيْ رَجُلٌ فَقَالَ يَا اُمَّ عَبْدِ اللّٰهِ اِنِّيْ رَجُلٌ فَقِيْرٌ اَرَدْتُّ اَنْ اَبِيْعَ فِيْ ظِلِّ دَارِكِ قَالَتْ اِنِّيْ اِنْ رَخَّصْتُ لَكَ اَبٰى ذٰلِكَ الزُّبَيْرُ فَتَعَالَ فَاطْلُبْ اِلَيَّ وَالزُّبَيْرُ شَاهِدٌ فَجَاءَ فَقَالَ يَا اُمَّ عَبْدِ اللّٰهِ اِنِّيْ رَجُلٌ فَقِيْرٌ اَرَدْتُّ اَنْ اَبِيْعَ فِيْ ظِلِّ دَارِكِ فَقَالَتْ مَالَكَ بِالْمَدِيْنَةِ اِلَّا دَارِيْ فَقَالَ لَهَا الزُّبَيْرُ مَالَكِ اَنْ تَمْنَعِيْ رَجُلًا فَقِيْرًا يَّبِيْعُ فَكَانَ يَبِيْعُ اِلٰى اَنْ كَسَبَ فَبِعْتُهُ الْجَارِيَةَ فَدَخَلَ عَلَيَّ الزُّبَيْرُ وَ ثَمَنُهَا فِيْ حِجْرِيْ فَقَالَ هَبِيْهَا فَقَالَتْ اِنِّيْ تَصَدَّقْتُ بِهَا۔

وآلہ وسلم کے پاس قیدی آئے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ کو بھی ایک لونڈی دی، وہ گھوڑے کا سارا کام کرنے لگی، اور یہ محنت میرے اوپر سے اس نے اٹھالی، پھر میرے پاس ایک آدمی آیا، اور کہنے لگا اے ام عبداللہ میں ایک محتاج آدمی ہوں، میرا یہ ارادہ ہے کہ تمہاری دیوار کے سائے میں دکان لگاؤں۔ میں نے کہا اگر میں تجھ کو اجازت دوں ایسا نہ ہو کہ زبیر خفا ہوں تو ایسا کر جب زبیر موجود ہوں ان کے سامنے مجھ سے کہو۔ وہ آیا اور کہنے لگا اے ام عبداللہ میں ایک محتاج آدمی ہوں، میں چاہتا ہوں کہ تمہاری دیوار کے سایے میں دکان کروں۔ میں نے کہا تجھے مدینہ بھر میں کوئی اور گھر نہیں ملتا سوا میرے گھر کے (یہ ایک تدبیر تھی اسماء کی زبیر کی زبان سے اجازت دلوا دینے کے لیے) زبیر نے کہا اسماء تم کو کیا ہوا ہے تم فقیر کو منع کرتی ہو بیچنے سے۔ پھر وہ دکان کرنے لگا یہاں تک کہ اس نے روپیہ کمایا۔ وہ لونڈی میں نے اس کے ہاتھ بیچ ڈالی۔ جس وقت زبیر میرے پاس آئے تو اس کی قیمت کے پیسے میری گود میں تھے۔ زبیر نے کہا یہ پیسے مجھ کو ہبہ کر دو۔ میں نے کہا یہ میں صدقہ دے چکی ہوں۔

بَابُ تَحْرِيْمِ مُنَاجَاتِ الْاِثْنَيْنِ دُوْنَ الثَّالِثَ بِغَيْرِ رِضَاهُ

باب: تین آدمی ہوں تو ان میں سے دو چپکے چپکے سرگوشی نہ کریں بغیر تیسرے کی رضا کے

٥٦٩٤ : عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا كَانَ ثَلَاثَةٌ فَلَا يَتَنَا جَى اثْنَانِ دُوْنَ وَاحِدٍ۔

۵۶۹۴: عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم تین آدمی ہو تو تم میں سے دو کانا پھوسی نہ کریں تین آدمیوں میں سے تیسرے کی مرضی کے بغیر''۔

تشریح ۞ یہ نہی تحریمی ہے تاکہ تیسرے کو پریشانی اور رنج نہ ہو اور یہ ممانعت عام ہے سفر اور حضر میں۔ اور بعضوں نے کہا کہ صرف سفر میں ممانعت ہے اور بعضوں نے کہا کہ یہ حدیث منسوخ ہے ابتداء اسلام میں منافق مسلمانوں کو رنج دینے کے لیے ایسا کرتے تھے لیکن اگر چار آدمی ہوں اور دو ان میں سے کانا پھوسی کریں تو کچھ قباحت نہیں۔ (نوویؒ)

٥٦٩٥ : عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ مَالِكٍ۔

۵۶۹۵: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٦٩٦ : عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا

۵۶۹۶: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''جب تم تین آدمی ہو تو تم میں سے دو کانا پھوسی نہ

كُنْتُمْ ثَلَاثَةً فَلَا يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُوْنَ الْاٰخَرِ حَتّٰى تَخْتَلِطُوْا بِالنَّاسِ مِنْ اَجْلِ اَنْ يُّحْزِنَهٗ۔

کریں تیسرے کو جدا کر کے یہاں تک کہ اور لوگ تم سے ملیں اس لیے کہ اس کو رنج ہوگا''۔

٥٦٩٧ : عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً فَلَا يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُوْنَ صَاحِبِهِمَا فَاِنَّ ذٰلِكَ يُحْزِنُهٗ۔

۵۶۹۷: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٦٩٨ : عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ۔

۵۶۹۸: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

بَابُ الطِّبِّ وَالْمَرَضِ وَالرُّقٰى

باب: علاج اور بیماری اور منتر کا بیان

٥٦٩٩ : عَنْ عَآئِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا قَالَتْ كَانَ اِذَا اشْتَكٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَقَاهُ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ يُبْرِيْكَ وَ مِنْ كُلِّ دَآءٍ يَّشْفِيْكَ وَ مِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ وَ شَرِّ كُلِّ ذِيْ عَيْنٍ۔

۵۶۹۹: ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیمار ہوتے تو جبرئیل علیہ السلام یہ دعا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پڑھتے بسم اللہ اخیر تک یعنی اللہ تعالیٰ کے نام سے میں مدد چاہتا ہوں وہ تم کو اچھا کرے گا ہر بیماری سے تم کو شفا دے گا ہر جلنے والے کے جلن سے تم کو بچاوے گا اور ہر بری نظر ڈالنے والے کی نظر سے۔

تشریح ۞ نووی علیہ الرحمۃ نے کہا یہ حضرت جبرئیل علیہ السلام کا منتر تھا اور ایک حدیث میں کچھ مخالف نہیں ہے کہ بے حساب جنت میں جاویں گے جو منتر نہیں کرتے اور دونوں حدیثوں میں کچھ مخالف نہیں ہے کیونکہ منتر نہ کرنے والوں کی تعریف میں وہ منتر مراد ہے جو کافروں کا کلام ہو یا جس کے معنی معلوم نہ ہوں یا جو عربی کے سوا اور کسی زبان میں ہو تو وہ منتر مراد ہے برا ہے اس لیے کہ شاید اس میں کفر یا شرک کا مضمون ہو لیکن آیات قرآنی یا احادیث میں جو دعائیں ہیں ان سے منتر کرنا منع نہیں ہے بلکہ سنت ہے اور بعضوں نے کہا کہ افضل منتر کا ترک کرنا ہے ہر حال میں لیکن یہ قول مختار نہیں ہے۔

٥٧٠٠ : عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اشْتَكَيْتَ قَالَ نَعَمْ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُّؤْذِيْكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ اَوْعَيْنِ حَاسِدٍ اَللّٰهُ يَشْفِيْكَ بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ۔

۵۷۰۰: ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضرت جبرئیل علیہ الصلوۃ والسلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور کہنے لگے اے محمد ﷺ تم بیمار ہو گئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں حضرت جبرئیل علیہ السلام نے کہا: بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ ...... یعنی اللہ تعالیٰ کے نام سے تم پر منتر کرتا ہوں ہر چیز سے جو تم کو ستائے اور ہر جان کی برائی سے یا حاسد کی نگاہ سے اللہ تم کو شفا دیوے اللہ کے نام سے منتر کرتا ہوں تم پر۔

٥٧٠١ : عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْهُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۵۷۰۱: ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''نظر سچ ہے''۔

وَسَلَّمَ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَيْنُ حَقٌّ۔

٥٧٠٢ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَيْنُ حَقٌّ وَّ لَوْ كَانَ شَيْءٌ سَابَقَ الْقَدَرَ سَبَقَتْهُ الْعَيْنُ وَ اِذَا اسْتُغْسِلْتُمْ فَاغْسِلُوْا۔

۵۷۰۲: عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''نظر سچ ہے''۔ (یعنی نظر میں تاثیر ہے اللہ تعالیٰ کے حکم سے) اور جو کوئی چیز تقدیر سے آگے بڑھ سکتی تو نظر ہی بڑھ جاتی (پر تقدیر سے کوئی چیز آگے بڑھنے والی نہیں) ''جب تم سے کہا جاوے غسل کرنے کو تو غسل کرو''۔

تشریح ۞ امام ابوعبداللہ مازری نے کہا جمہور علماء کا اعتقاد اسی ظاہر حدیث پر ہے وہ کہتے ہیں نظر لگنا سچ ہے اور ایک گروہ اہل بدعت کا انکار کرتا ہے اس کا اور ان کا قول باطل ہے کیونکہ نظر کی تاثیر عقل کے خلاف نہیں ہے اور شریعت میں وارد ہے پھر انکار کرنے کی کیا وجہ ہے اور نظر کا غسل یہ ہے کہ جس شخص کی نظر لگی ہو یعنی بدنظر جس نے کی ہو اس کے سامنے ایک پیالہ پانی کا لاویں اس کو زمین پر نہ رکھیں وہ شخص اس میں سے ایک چلو پانی لے کر کلی کرے اسی پیالہ میں پھر منہ دھووے پھر بائیں ہاتھ میں پانی لے کر داہنا پہنچا دھووے، پھر داہنے ہاتھ میں پانی لے کر بائیں کہنی دھووے پھر داہنا پاؤں دھووے پھر بایاں پاؤں اسی طرح جیسے ہاتھ دھوئے تھے اور کہنیوں اور ٹخنوں کے بیچ میں نہ دھووے یہ سب اسی پیالہ میں اندر دھووے پھر اپنی تہہ بند کا اندر کا کنارا لٹکا ہوا داہنی طرف کا دھووے اور بعضوں نے کہا اپنی شرمگاہ دھووے پھر یہ پانی جس کو نظر لگی ہو اس کے سر پر پیچھے سے ڈالا جاوے۔ اس کی تاثیر حدیث سے ثابت ہے اور اگر جس کی نظر لگی ہو وہ اس غسل سے انکار کرے تو اس پر جبر کیا جاوے۔ کیونکہ یہ امر وجوب کے لیے ہے اور بعض کے نزدیک جبر نہ ہوگا۔ قاضی عیاض علیہ الرحمۃ نے کہا جس شخص کی نظر لگ جاتی ہو تو امام اس کو حکم کرے اپنے گھر میں رہنے کا اگر وہ محتاج ہو تو بقدر گزر اس کو دیوے کیونکہ اس کا ضرر لہسن اور پیاز کھا کر مسجد میں جانے سے زیادہ ہے۔ انتہیٰ مختصراً۔

بَابُ السِّحْرِ — جادو کے بیان میں

تشریح ۞ نووی علیہ الرحمۃ نے کہا امام مازری نے کہا اہل سنت اور جمہور علماء کا قول یہ ہے کہ سحر سچ ہے اور اس کی ایک حقیقت ہے جیسے اور اشیاء کی اور بعضوں نے اس کا انکار کیا ہے اور جو باتیں سحر سے پیدا ہوتی ہیں ان کو خیالات باطلہ قرار دیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے سحر کا اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے اور یہ بھی فرمایا ہے کہ وہ سیکھا جاتا ہے اور اس سے کفر ہوتا ہے اور وہ جدائی ڈالتا ہے مرد اور عورت میں اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ سحر کی حقیقت ہے اور جو حدیثیں ...... اس باب میں مذکور ہیں ان سے بھی یہی نکلتا ہے اور عقلاً جو تاثیر سحر سے پیدا ہوتی ہے وہ محال نہیں ہے پھر اس کے انکار کی کوئی وجہ نہیں ہے اور سحر کی تاثیر میں علماء کا اختلاف ہے بعض کہتے ہیں اس کا اثر اتنا ہی ہے کہ جورو میں لڑائی ہو جاتی ہے اور صحیح مذہب یہ ہے کہ اس کی بہت سی تاثیرات ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے حکم سے اور پیغمبر اور ساحر میں یہ فرق ہے کہ ساحر نبوت کا اثبات نہیں چاہتا اور پیغمبر نبوت ثابت کرنے کے لیے خرق عادت کرتے ہیں۔ ولی اور ساحر میں یہ فرق ہے کہ ساحر فاسق ہوتا ہے اور کرامت فاسق سے نہیں ہوتی۔ اب سحر کا چلانا حرام ہے اور اس کا سیکھنا اور سکھانا بھی حرام ہے اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ساحر کافر ہے اور اس کی توبہ قبول نہیں اب اگر ساحر کسی کو سحر سے مار ڈالے اور اس کا اقرار کرے تو اس پر قصاص واجب ہوگا۔ اور گواہوں سے یہ ثابت نہیں ہو سکتا۔ انتہیٰ مختصراً

٥٧٠٣ : عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ سَحَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهُوْدِيٌّ مِّنْ يَهُوْدِ بَنِيْ

۵۷۰۳: ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بنی زریق کے ایک یہودی نے جادو کیا

زُرَيْقٍ يُقَالُ لَهُ لَبِيْدُ بْنُ الْاَعْصَمِ قَالَتْ حَتّٰى كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُخَيَّلُ اِلَيْهِ اَنَّهُ يَفْعَلُ الشَّيْءَ وَمَا يَفْعَلُهُ حَتّٰى اِذَا كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ اَوْ ذَاتَ لَيْلَةٍ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ دَعَا ثُمَّ قَالَ يَا عَآئِشَةُ اَشَعَرْتِ اَنَّ اللّٰهَ اَفْتَانِيْ فِيْمَا اسْتَفْتَيْتُهُ فِيْهِ جَآءَ نِيْ رَجُلَانِ فَقَعَدَ اَحَدُهُمَا عِنْدَ رَأْسِيْ وَ الْاٰخَرُ عِنْدَ رِجْلَيَّ فَقَالَ الَّذِيْ عِنْدَ رَأْسِيْ لِلَّذِيْ عِنْدَ رِجْلَيَّ اَوِ الَّذِيْ عِنْدَ رِجْلَيَّ لِلَّذِيْ عِنْدَ رَأْسِيْ مَا وَجَعُ الرَّجُلِ قَالَ مَطْبُوْبٌ قَالَ مَنْ طَبَّهُ قَالَ لَبِيْدُ بْنُ الْاَعْصَمِ قَالَ فِيْ اَيِّ شَيْءٍ قَالَ فِيْ مُشْطٍ وَّ مُشَاطَةٍ وَجُفِّ طَلْحَةٍ ذَكَرٍ قَالَ فَاَيْنَ هُوَ قَالَ فِيْ بِئْرِ ذِيْ اَرْوَانَ قَالَ فَاَتَاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اُنَاسٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ ثُمَّ قَالَ يَا عَآئِشَةُ وَ اللّٰهِ لَكَاَنَّ مَآءَ هَا نُقَاعَةُ الْحِنَّآءِ وَ لَكَاَنَّ نَخْلَهَا رُؤُسُ الشَّيَاطِيْنِ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَا اَحْرَقْتَهُ قَالَ لَا اَمَّا اَنَا فَقَدْ عَافَانِيَ اللّٰهُ وَ كَرِهْتُ اَنْ اُثِيْرَ عَلَى النَّاسِ شَرًّا فَاَمَرْتُ بِهَا فَدُفِنَتْ۔

جس کو لبید بن اعصم کہتے تھے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خیال آتا کہ میں یہ کام کر رہا ہوں اور نہ کرتے ہوئے وہ کام ایک دن یا ایک رات آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا کی پھر دعا کی پھر فرمایا اے عائشہ! تجھ کو معلوم ہوا اللہ جل جلالہ نے مجھ کو بتلا دیا جو میں نے اس سے پوچھا۔ میرے پاس دو آدمی آئے ایک میرے سر کے پاس بیٹھا۔ اور دوسرا پاؤں کے پاس (وہ دونوں فرشتے تھے) جو سر کے پاس بیٹھا تھا، اس نے دوسرے سے کہا اس شخص کو کیا بیماری ہے۔ وہ بولا اس پر جادو ہوا ہے۔ اس نے کہا کس نے جادو کیا ہے۔ وہ بولا لبید بن اعصم نے۔ پھر اس نے کہا کاہے میں جادو کیا ہے۔ وہ بولا، کنگھی میں اور ان بالوں میں جو کنگھی سے جھڑے اور نر کھجور کے بالے کے غلاف میں، اس نے کہا یہ کہاں رکھا ہے وہ بولا ذی اروان کے کنوئیں میں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے چند اصحاب کے ساتھ اس کنوئیں پر گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ! قسم اللہ کی اس کنوئیں کا پانی ایسا تھا جیسے مہندی کا زلال اور وہاں کے درخت کھجور کے ایسے تھے جیسے شیطانوں کے سر۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو جلا کیوں نہیں دیا (یعنی وہ جو بال وغیرہ نکلے) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مجھ کو تو اللہ نے اچھا کر دیا اب مجھے برا معلوم ہوا لوگوں میں فساد بھڑکانا میں نے جو حکم دیا وہ گاڑ دیا گیا۔

تشریح ❁ ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ پر جادو ہوا خیال بندی کا کہ نا کردہ کام کو حضرت جانتے، میں کر چکا اور بخاری کی روایت میں ہے کہ حضرت ﷺ بیبیوں سے صحبت نہ کر سکتے چنانچہ ایک روز حضرت ﷺ میرے پاس تھے اپنی صحت کی اللہ سے دعا کی پھر یہ حدیث فرمائی ایک روایت میں ہے میں نے کہا یا حضرت اس جادوگر یہودی کو سزا دیجئے اور شہر سے نکلوا دیجئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ نے مجھ کو صحت دی۔ اب میں کیوں فساد کھڑا کروں اور شور وغل مچاؤں، حضرت ﷺ پر جادو کرنے کی یہ حکمت تھی کہ کافر حضرت ﷺ کے معجزے دیکھ کر آپ کو جادوگر کہتے اور مشہور یوں ہے کہ جادوگر پر جادو نہیں چلتا جب آپ ﷺ پر جادو کا اثر ہوا ان کے نزدیک بھی آپ ﷺ کو جادوگر کہنا صحیح نہ ہوا۔ تحفۃ الاخیار

٥٧٠٤ : عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سُحِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ سَاقَ اَبُوْ كُرَيْبٍ الْحَدِيْثَ بِقِصَّتِهٖ نَحْوَ حَدِيْثِ ابْنِ نُمَيْرٍ وَّ قَالَ

۵۷۰۴: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

فِيْهِ فَذَهَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْبِئْرِ فَنظَرَ وَ عَلَيْهَا نَخْلٌ وَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَاَ خْرَجْتَهٗ وَ لَمْ يَقُلْ اَفَلَا اَحْرَقْتَهٗ وَ لَمْ يَذْكُرْ فَاَمَرْتُ بِهَافَدُفِنَتْ ۔

بَابُ السَّمِّ

باب: زہر کا بیان

٥٧٠٥ : عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ امْرَاَةً يَهُوْدِيَّةً اَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاةٍ مَّسْمُوْمَةٍ فَاَكَلَ مِنْهَافَجِيْءَ بِهَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَ لَهَا عَنْ ذٰلِكَ قَالَتْ اَرَدْتُّ لِاَ قْتُلَكَ قَالَ مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُسَلِّطَكِ عَلٰى ذَاكِ قَالَ اَوْ قَالَ عَلَيَّ قَالَ قَالُوْا اَلَا نَقْتُلُهَا قَالَ لَا قَالَ فَمَا زِلْتُ اَعْرِفُهَا فِيْ لَهَوَاتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

۵۷۰۵: حضرت انسؓ سے روایت ہے ایک یہودی عورت رسول اللہؐ کے پاس زہر ملا کر بکری کا گوشت لے کر آئی۔ آپؐ نے اس میں سے کھایا پھر وہ عورت آپؐ کے پاس لائی گئی۔ آپؐ نے پوچھا یہ تو نے کیا کیا۔ وہ بولی میں چاہتی تھی آپؐ کو مار ڈالنا۔ آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ تجھے اتنی طاقت دینے والا نہیں (کہ تو اس کے پیغمبر کو ہلاک کرے) حضرت علیؓ نے کہا ہم اس کو قتل کریں یا رسول اللہ! آپؐ نے فرمایا نہیں (یہ آپ کا رحم تھا اس عورت پر۔ اس سے بھی نکلتا ہے کہ آپؐ پیغمبر برحق تھے ورنہ اگر بادشاہ ہوتے تو اس عورت کو قتل کراتے) راوی نے کہا میں ہمیشہ اس زہر کا اثر آپؐ کے کوے میں پاتا۔

تشریح ❀ یعنی نشان اس زہر کا معاذ اللہ کیا سخت زہر تھا اس میں آپ ﷺ کے کئی معجزے ہیں، ایک سخت زہر سے ہلاک نہ ہونا دوسری روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے یہ فرمادیا کہ اس میں زہر ہے یہ بھی معجزہ ہے، ایک روایت میں ہے کہ اس گوشت نے کہہ دیا یہ بھی معجزہ ہے۔ یہ عورت مردود زینب بنت حارث مرحب کی بہن تھی جس کو حضرت علی نے خیبر کی لڑائی میں مارا، ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے اس عورت کو بشر بن براء کے وارثوں کے سپرد کر دیا وہ اسی زہر سے مرا تھا انہوں نے اس خبیث عورت کو قتل کیا 'لعنة اللّٰه عليها۔ (نووی)

٥٧٠٦ : عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يُحَدِّثُ اَنَّ يَهُوْدِيَّةً جَعَلَتْ سَمًّا فِيْ لَحْمٍ ثُمَّ اَتَتْ بِهٖ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ حَدِيْثِ خَالِدٍ۔

۵۷۰۶: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ رُقْيَةِ الْمَرِيْضِ

باب: بیمار پر منتر پڑھنا

٥٧٠٧ : عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اشْتَكٰى مِنَّا اِنْسَانٌ مَسَحَهٗ بِيَمِيْنِهٖ ثُمَّ قَالَ اَذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِيْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَّا يُغَادِرُ سَقَمًا فَلَمَّا

۵۷۰۷: ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ جب ہم سے کوئی بیمار ہوتا تو اپنا داہنا ہاتھ اس پر پھیرتے پھر فرماتے.... اَذْهِبِ الْبَاسَ اخیر تک یعنی دور کر دے بیماری کو اے مالک لوگوں کے اور تندرستی دے تو شفا دینے والا ہے شفا تیری ہی شفا ہے ایسی شفا دے کہ بالکل بیماری نہ رہے جب رسول اللہ ﷺ بیمار ہوئے اور آپ ﷺ کی بیماری سخت ہوئی تو میں نے

مَرِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ ثَقُلَ اَخَذْتُ بِيَدِهٖ لِاَ صْنَعَ بِهٖ نَحْوَ مَا كَانَ يَصْنَعُ فَانْتَزَعَ يَدَهٗ مِنْ يَّدِیْ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ وَاجْعَلْنِیْ مَعَ الرَّفِيْقِ الْاَعْلٰى قَالَتْ فَذَهَبْتُ اَنْظُرُ فَاِذَا هُوَ قَدْ قُضِیَ۔

آپ ﷺ کا ہاتھ پکڑا ویسا ہی کرنے کو جیسا آپ ﷺ کیا کرتے تھے (یعنی میں نے ارادہ کیا کہ آپ ﷺ ہی کا ہاتھ آپ ﷺ پر پھیروں اور یہ دعا پڑھوں) آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ میرے ہاتھ سے چھڑا لیا پھر فرمایا ”یا اللہ بخش دے مجھ کو اور مجھ کو بلند رفیق کے ساتھ کر (یعنی فرشتوں اور پیغمبروں کے ساتھ) حضرت عائشہ نے کہا پھر جو میں دیکھنے لگی تو آپ ﷺ کا کام ہو گیا تھا (یعنی وفات پائی آپ ﷺ کی دعا کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو اپنے پاس بلایا)۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

۵۷۰۸ : عَنِ الْاَعْمَشِ بِاِسْنَادِ جَرِيْرٍ فِیْ حَدِيْثِ هُشَيْمٍ وَّ شُعْبَةَ مَسَحَهٗ بِيَدِهٖ قَالَ وَ فِیْ حَدِيْثِ الثَّوْرِیِّ مَسَحَهٗ بِيَمِيْنِهٖ وَ قَالَ فِیْ عَقَبِ حَدِيْثِ يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ فَحَدَّثْتُ بِهٖ مَنْصُوْرًا فَحَدَّثَنِیْ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ مَّسْرُوْقٍ عَنْ عَآئِشَةَ بِنَحْوِهٖ۔

۵۷۰۸: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۷۰۹ : عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا عَادَ مَرِيْضًا يَقُوْلُ اَذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ اشْفِهٖ اَنْتَ الشَّافِیْ لَا شِفَآءَ اِلَّا شِفَآءُكَ شِفَآءً لَّا يُغَادِرُ سَقَمًا۔

۵۷۰۹: ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کسی بیمار کی عیادت کرتے تو فرماتے تھے: اَذْهِبِ الْبَاسَ اخیر تک۔

۵۷۱۰ : عَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَآ اَتَى الْمَرِيْضَ يَدْعُوْالَهٗ قَالَ اَذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِیْ لَا شِفَآءَ اِلَّا شِفَآءُكَ شِفَآءً لَّا يُغَادِرُ سَقَمًا وَ فِیْ رِوَايَةِ اَبِیْ بَكْرٍ فَدَعَالَهٗ وَ قَالَ اَنْتَ الشَّافِیْ۔

۵۷۱۰: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۷۱۱ : عَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ اَبِیْ عُوَانَةَ وَ جَرِيْرٍ۔

۵۷۱۱: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۷۱۲ : عَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ

۵۷۱۲: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَرْقِيْ بِهٰذِهِ الرُّقْيَةِ " اَذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ بِيَدِكَ الشِّفَآءُ وَ لَا كَاشِفَ لَهٗ اِلَّآ اَنْتَ ۔

علیہ وآلہ وسلم یہ منتر پڑھا کرتے ۔اَذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ ۔اخیر تک۔

٥٧١٣ : عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ ۔

۵۷۱۳: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٧١٤ : عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا مَرِضَ اَحَدٌ مِّنْ اَهْلِهٖ نَفَثَ عَلَيْهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ فَلَمَّا مَرِضَ مَرَضَهُ الَّذِیْ مَاتَ فِيْهِ جَعَلْتُ اَنْفُثُ عَلَيْهِ وَاَمْسَحُهٗ بِيَدِ نَفْسِهٖ لِاَنَّهَا كَانَتْ اَعْظَمُ بَرَكَةً مِّنْ يَّدِیْ وَ فِیْ رِوَايَةِ يَحْيَى ابْنِ اَيُّوْبَ بِمُعَوِّ ذَاتٍ۔

۵۷۱۴: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب گھر میں کوئی بیمار ہوتا تو آپ اس پر معوذات (قل اعوذ برب الفلق، قل اعوذ برب الناس) پڑھ کر پھونکتے پھر جب آپ ﷺ بیمار ہوئے اس بیماری میں جس میں وفات پائی تو میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پھونکتی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کا ہاتھ آپ ﷺ پر پھیرتی کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ مبارک میں میرے ہاتھ سے زیادہ برکت تھی۔

٥٧١٥ : عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اشْتَكٰى يَقْرَأُ عَلٰى نَفْسِهٖ بِالْمُعَوِّ ذَاتِ وَ يَنْفُثُ فَلَمَّا اشْتَدَّ وَجَعُهٗ كُنْتُ اَقْرَأُ عَلَيْهِ وَاَمْسَحُ عَنْهُ بِيَدِهٖ رَجَآءَ بَرَكَتِهَا۔

۵۷۱۵: ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ جب بیمار ہوتے تو اپنے اوپر معوذات پڑھتے اور پھونکتے جب بہت بیمار ہوئے تو میں پڑھتی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کا ہاتھ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پھیرتی برکت کی امید سے۔

تشریح ۞ نووی علیہ الرحمۃ نے کہا دعا پڑھ کر پھونکنا آہستہ ہے درست ہے اور پھونکنے کے جواز پر اجماع ہے اور مستحب رکھا ہے اس کو جمہور صحابہ اور تابعین نے اور بعض نے پھونکنے اور تھوکنے کا انکار کیا ہے لیکن مراد وہی پھونکنا ہے جس میں کچھ تھوک بھی نکلے اور آہستہ پھونکنے کے جواز پر اجماع ہے۔

٥٧١٦ : عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِاِسْنَادِ مَالِكٍ نَحْوَ حَدِيْثِهٖ وَ لَيْسَ فِیْ حَدِيْثِ اَحَدٍ مِّنْهُمْ رَجَآءَ بَرَكَتِهَا اِلَّا فِیْ حَدِيْثِ مَالِكٍ وَّ فِیْ حَدِيْثِ يُوْنُسَ وَ زِيَادٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اشْتَكٰى نَفَثَ عَلٰى نَفْسِهٖ بِالْمُعَوِّ ذَاتِ وَ مَسَحَ عَنْهُ بِيَدِهٖ۔

۵۷۱۶: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ الرُّقْيَةِ مِنَ الْعَيْنِ وَ النَّمْلَةِ وَ الْحُمَةِ وَ النَّظْرَةِ

باب: نظر اور نملہ اور زہر کے لیے منتر کرنا مستحب ہے

۵۷۱۷ : عَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا عَنِ الرُّقْیَةِ فَقَالَتْ رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِاَھْلِ بَیْتٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فِی الرُّقْیَةِ مِنْ کُلِّ ذِیْ حُمَةٍ۔

۵۷۱۷: اسود سے روایت ہے میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا منتر کو۔ انہوں نے کہا اجازت دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انصار کے ایک گھر والوں کو زہر کے لیے منتر کرنے کی (جیسے سانپ یا بچھو کے لیے)۔

۵۷۱۸ : عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا قَالَتْ رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِاَھْلِ بَیْتٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فِی الرُّقْیَةِ مِنَ الْحُمَةِ۔

۵۷۱۸: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۷۱۹ : عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ کَانَ اِذَا اشْتَکَی الْاِنْسَانُ الشَّیْءَ مِنْهُ اَوْ کَانَتْ بِهٖ قَرْحَةٌ اَوْ جُرْحٌ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ بِاِصْبَعِهٖ ھٰکَذَا وَ وَضَعَ سُفْیَانُ سَبَّابَتَهٗ بِالْاَرْضِ ثُمَّ رَفَعَھَا بِسْمِ اللّٰہِ تُرْبَةُ اَرْضِنَا بِرِیْقَةِ بَعْضِنَا لِیُشْفٰی بِهٖ سَقِیْمُنَا بِاِذْنِ رَبِّنَا قَالَ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ یُشْفٰی سَقِیْمُنَا وَ قَالَ زُھَیْرٌ لِیُشْفٰی سَقِیْمُنَا۔

۵۷۱۹: ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے جب ہم میں سے کوئی بیمار ہوتا یا اس کو کوئی زخم لگتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی کلمہ کی انگلی کو زمین پر رکھتے اور فرماتے بِسْمِ اللّٰہِ تُرْبَةُ اَرْضِنَا بِرِیْقَةِ بَعْضِنَا لِیُشْفٰی بِهٖ سَقِیْمُنَا بِاِذْنِ رَبِّنَا (یعنی اللہ کے نام سے ہمارے ملک کی مٹی ہم میں سے کسی کی تھوک کے ساتھ اس سے شفا پاوے گا ہمارا بیمار اللہ تعالیٰ کے حکم سے)۔

۵۷۲۰ : عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَاْمُرُھَا اَنْ تَسْتَرْقِیَ مِنَ الْعَیْنِ۔

۵۷۲۰: ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حکم دیتے منتر کرنے کا نظر سے۔

۵۷۲۱ : عَنْ مِّسْعَرٍ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ ۔

۵۷۲۱: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۷۲۲ : عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَاْمُرُنِیْ اَنْ اَسْتَرْقِیَ مِنَ الْعَیْنِ۔

۵۷۲۲: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۷۲۳ : عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فِی الرُّقٰی قَالَ رُخِّصَ فِی الْحُمَةِ وَ النَّمْلَةِ وَ الْعَیْنِ۔

۵۷۲۳: انسؓ سے روایت ہے منتر کی اجازت ہوئی زہر اور نملہ (ایک بیماری ہے جس میں پسلی میں زخم پڑ جاتے ہیں) اور نظر کے لیے۔

۵۷۲۴ : عَنْ اَنَسٍ رَّضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الرُّقْیَةِ مِنَ الْعَیْنِ وَ الْحُمَةِ وَ النَّمْلَةِ وَ فِیْ حَدِیْثِ سُفْیَانَ یُوْسُفَ بْنِ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ حَارِثٍ۔

۵۷۲۴: رخصت دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منتر کی نظر اور ڈنگ (زہر) اور نملہ کے لیے۔

۵۷۲۵ : عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ

۵۷۲۵: ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی

لِجَارِيَةٍ فِي بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ رَاى بِوَجْهِهَا سَفْعَةً فَقَالَ بِهَا نَظْرَةٌ فَاسْتَرْقُوْا لَهَا يَعْنِي بِوَجْهِهَا صُفْرَةً۔

اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک لڑکی کو دیکھا ان کے گھر میں جس کے منہ پر چھائیاں تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس کو نظر لگی ہے اس کے لیے منتر کرو۔

٥٧٢٦ : عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَهْلِ حَزْمٍ فِيْ رُقْيَةِ الْحَيَّةِ وَ قَالَ لِاَسْمَآءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ مَالِيْ اَرٰى اَجْسَامَ بَنِيْ اَخِيْ ضَارِعَةً تُصِيْبُهُمُ الْحَاجَةُ قَالَتْ لَا وَلٰكِنَّ الْعَيْنَ تُسْرِعُ قَالَ ارْقِيْهِمْ قَالَتْ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ ارْقِيْهِمْ۔

۵۷۲۶: جابر بن عبداللہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اجازت دی، حزم کے لوگوں کو سانپ کے لیے منتر کرنے کی۔ اور اسماء بنت عمیس سے فرمایا کیا سبب ہے میں اپنے بھائی کے بچوں کو (یعنی جعفر بن ابو طالب کے لڑکوں کو) دبلا پاتا ہوں کیا وہ بھوکے رہتے ہیں۔ اسماء نے کہا نہیں ان کو نظر جلدی لگ جاتی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کوئی منتر کر میں نے ایک منتر آپ ﷺ کے سامنے پیش کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کر۔

٥٧٢٧ : عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ اَرْخَصَ النَّبِيُّ فِيْ رُقْيَةِ الْحَيَّةِ لِبَنِيْ عَمْرٍو وَ قَالَ اَبُو الزُّبَيْرِ وَسَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ لَدَغَتْ رَجُلًا مِّنَّا عَقْرَبٌ وَّ نَحْنُ جُلُوْسٌ مَّعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ رَجُلٌ يَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرْقِيْ قَالَ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ يَّنْفَعَ اَخَاهُ فَلْيَفْعَلْ۔

۵۷۲۷: جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اجازت دی سانپ کے لیے منتر کرنے بنی عمرو کے لوگوں کو اور ایک شخص کو ہم میں سے بچھو نے کاٹا ہم اس وقت بیٹھے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ایک شخص بولا یا رسول اللہ میں منتر کروں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''تم میں سے جو شخص اپنے بھائی کو فائدہ پہنچا سکتا ہے تو وہ پہنچادے''۔

٥٧٢٨ : عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ اَرْقِيْهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَمْ يَقُلْ اَرْقِيْ۔

۵۷۲۸: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٧٢٩ : عَنْ جَابِرٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ لِيْ خَالٌ يَّرْقِيْ مِنَ الْعَقْرَبِ فَنَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرُّقٰى قَالَ فَاَتَاهُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ نَهَيْتَ عَنِ الرُّقٰى وَ اَنَا اَرْقِيْ مِنَ الْعَقْرَبِ فَقَالَ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ يَّنْفَعَ اَخَاهُ فَلْيَفْعَلْ۔

۵۷۲۹: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میرا ماموں بچھو کا منتر کرتا تھا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منتروں سے منع کر دیا۔ وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور کچھ کہنے لگا یا رسول اللہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منتروں سے منع کر دیا اور میں بچھو کا منتر کرتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''تم میں سے جو کوئی اپنے بھائی کو فائدہ پہنچا سکے پہنچاوے''۔

٥٧٣٠ : عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهٗ ۔

۵۷۳۰: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٧٣١ : عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ عَنِ الرُّقٰى فَجَآءَ اٰلُ عَمْرِو ابْنِ حَزْمٍ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ

۵۷۳۱: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا ہے اس میں یہ ہے کہ عمرو بن حزم کے لوگ آئے اور وہ منتر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بتلایا، آپ صلی اللہ علیہ

ﷺ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهٗ كَانَتْ عِنْدَ نَارُقْيَةً نَّرْقِيْ بِهَا مِنَ الْعَقْرَبِ وَ اِنَّكَ نَهَيْتَ عَنِ الرُّقٰى قَالَ فَعَرَضُوْهَا عَلَيْهِ فَقَالَ مَا اَرٰى بَاْسًا مَّنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ يَّنْفَعَ اَخَاهُ فَلْيَنْفَعْهُ۔

وآلہ وسلم نے فرمایا کچھ قباحت نہیں۔

٥٧٣٢ : عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكِ نِ الْاَشْجَعِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنَّا نَرْقِيْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ تَرٰى فِيْ ذٰلِكَ فَقَالَ اَعْرِضُوْا عَلَيَّ رُقَاكُمْ لَا بَاْسَ بِالرُّقٰى مَالَمْ يَكُنْ فِيْهِ شِرْكٌ۔

۵۷۳۲: عوف بن مالک اشجعی سے روایت ہے ہم جاہلیت کے زمانے میں منتر کیا کرتے تھے۔ ہم نے کہا یا رسول اللہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا فرماتے ہیں اس میں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''اپنے منتروں کو میرے سامنے پیش کرو کچھ قباحت نہیں منتر میں اگر اس میں شرک کا مضمون نہ ہو''۔

بَابُ جَوَازِ اَخْذِ الْاُجْرَةِ عَلَى الرُّقْيَةِ بِالْقُرْاٰنِ وَالْاَذْكَارِ

باب: قرآن یا دعاء سے منتر کر کے اس پر اجرت لینا درست ہے

٥٧٣٣ : عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ اَنَّ نَاسًا مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُوْا فِيْ سَفَرٍ فَمَرُّوْا بِحَيٍّ مِّنْ اَحْيَآءِ الْعَرَبِ فَاسْتَضَافُوْهُمْ فَلَمْ يُضِيْفُوْهُمْ فَقَالُوْا لَهُمْ هَلْ فِيْكُمْ رَاقٍ فَاِنَّ سَيِّدَ الْحَيِّ لَدِيْغٌ اَوْ مُصَابٌ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْهُمْ نَعَمْ فَاَتَاهُ فَرَقَاهُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَبَرَ الرَّجُلُ فَاُعْطِيَ قَطِيْعًا مِّنْ غَنَمٍ فَاَبٰى اَنْ يَّقْبَلَهَا وَ قَالَ حَتّٰى اَذْكُرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَاَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ وَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَ اللّٰهِ مَا رَقَيْتُ اِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَتَبَسَّمَ وَ قَالَ وَ مَا اَدْرَاكَ اِنَّهَا رُقْيَةٌ ثُمَّ قَالَ خُذُوْا مِنْهُمْ وَاضْرِبُوْا لِيْ بِسَهْمٍ مَّعَكُمْ۔

۵۷۳۳: ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ کچھ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ میں سے سفر میں تھے اور عرب کے کسی قبیلہ پر گزرے اور ان سے دعوت چاہی۔ انہوں نے دعوت نہ کی۔ وہ کہنے لگے تم میں سے کسی کو منتر یاد ہے۔ ان کے سردار کو بچھو نے کاٹا تھا۔ صحابہ میں سے ایک شخص بولا ہاں مجھ کو منتر آتا ہے۔ پھر اس نے سورۃ فاتحہ پڑھی وہ اچھا ہوگیا اور ایک گلہ بکریوں کا دیا، اس نے نہ لیا۔ اور یہ کہا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھ لوں، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیان کیا اور کہا یا رسول اللہ قسم اللہ کی یا رسول اللہ میں نے کچھ منتر نہیں کیا ہے سوا سورۃ فاتحہ کے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہنسے اور فرمایا تجھے کیسے معلوم ہوا کہ وہ منتر ہے۔ پھر فرمایا وہ گلہ بکریوں کا لے لے اور ایک حصہ میرے لیے بھی اپنے ساتھ لگانا۔

٥٧٣٤ : عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ فِي الْحَدِيْثِ فَجَعَلَ يَقْرَاُ اُمَّ الْقُرْاٰنِ وَ يَجْمَعُ بُزَاقَهٗ وَ يَتْفُلُ فَبَرَاَ الرَّجُلُ۔

۵۷۳۴: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ وہ شخص سورۃ فاتحہ پڑھتا جاتا اور اپنا تھوک جمع کر کے تھوکتا جاتا یہاں تک کہ وہ اچھا ہوگیا۔

٥٧٣٥ : عَنْ اَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ نَزَلْنَا مَنْزِلًا فَاَتَيْنَا امْرَاَةٌ فَقَالَتْ اِنَّ سَيِّدَ الْحَيِّ سَلِيْمٌ لُدِغَ فَهَلْ فِيْكُمْ مِنْ رَّاقٍ فَقَامَ مَعَهَا رَجُلٌ مِّنَّا كُنَّا نَظُنُّهُ يُحْسِنُ رُقْيَةً فَرَقَاهُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَبَرَاَ فَاَعْطَوْهُ غَنَمًا وَ سَقَوْنَا لَبَنًا فَقُلْنَا اَكُنْتَ تُحْسِنُ رُقْيَةً فَقَالَ مَا رَقَيْتُهُ اِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَقَالَ فَقُلْتُ لَا تُحَرِّكُوْهَا حَتّٰى نَاْتِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْنَا ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ مَا كَانَ يُدْرِيْهِ اَنَّهَا رُقْيَةٌ اَقْسِمُوْا وَاضْرِبُوْا بِسَهْمِيْ مَعَكُمْ۔

۵۷۳۵: ابوسعید خدری سے روایت ہے ہم ایک منزل میں اترے ایک عورت آئی اور کہنے لگی اس قبیلہ کے سردار کو (سانپ یا بچھونے) کاٹا ہے۔ تم میں سے کوئی منتر جانتا ہے۔ ایک شخص ہم میں سے اٹھ کھڑا ہوا جس کو ہم نہیں سمجھتے تھے کہ وہ اچھی طرح منتر جانتا ہے۔ پھر اس نے منتر کیا، سورۃ فاتحہ کا، وہ اچھا ہو گیا، ان لوگوں نے اس کو بکریاں دیں اور ہم کو دودھ پلایا۔ ہم نے کہا کیا تم کوئی اچھا منتر جانتے تھے، وہ بولا میں نے تو سورۃ فاتحہ کا منتر کیا ہے۔ میں نے کہا ان بکریوں کو مت ہلاؤ یہاں سے جب تک ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس نہ جائیں، پھر ہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس گئے اور بیان کیا یہ قصہ۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس کو کیسے معلوم ہوا کہ سورۃ فاتحہ منتر ہے، بانٹ لو ان بکریوں کو اور اپنے ساتھ ایک حصہ میرا بھی لگاؤ۔

تشریح ۞ نوویؒ نے کہا اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ قرآن یا اذکار سے اگر منتر کرے تو اس کی اجرت لے سکتا ہے اور یہ حلال ہے اس میں کوئی کراہت نہیں ہے۔ اسی طرح قرآن سکھانے کیلئے اجرت لینا درست ہے۔ امام شافعی اور مالک اور اسحٰق کا یہی قول ہے اور ابوحنیفہ کے نزدیک تعلیم قرآن کی اجرت لینا منع ہے البتہ منتر کی درست ہے اور یہ جو آپ ﷺ نے فرمایا میرا حصہ بھی لگاؤ یہ ان کے خوش کرنے کے لیے فرمایا جیسے عنبر کی حدیث میں گزرا اور وہ بکریاں سب منتر پڑھنے والے کا حق تھیں لیکن آپ ﷺ نے تبرعاً و مروۃً سب ساتھیوں کا اس میں حصہ کر دیا۔

٥٧٣٦ : عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ فَقَامَ رَجُلٌ مِنَّا مَا كُنَّا نَاْبُنُهُ بِرُقْيَةٍ۔

۵۷۳۶: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ عورت کے ساتھ ہم میں سے ایک شخص کھڑا ہو گیا جس کو ہم نہیں خیال کرتے تھے کہ منتر آتا ہے۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ وَضْعِ يَدِهٖ عَلٰى مَوْضِعِ الْاَلَمِ مَعَ الدُّعَاءِ

باب: دُعا کے وقت اپنا ہاتھ درد کے مقام پر رکھنا

٥٧٣٧ : عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِي الْعَاصِ الثَّقَفِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهُ شَكٰى اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعًا يَجِدُهُ فِيْ جَسَدِهٖ مُنْذُ اَسْلَمَ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعْ يَدَكَ عَلَى الَّذِيْ تَاَلَّمَ مِنْ جَسَدِكَ وَ قُلْ بِسْمِ اللّٰهِ ثَلَاثًا وَ قُلْ سَبْعَ مَرَّاتٍ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ وَ قُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَ اُحَاذِرُ۔

۵۷۳۷: عثمان بن ابی العاص ثقفیؓ سے روایت ہے انہوں نے شکوہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایک درد کا اپنے بدن میں جو پیدا ہو گیا تھا جب سے وہ مسلمان ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم اپنا ہاتھ درد کی جگہ پر رکھو اور کہو بسم اللہ تین بار اس کے بعد سات بار یہ کہو: اَعُوْذُ بِاللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَ اُحَاذِرُ۔ یعنی میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کی برائی سے اس چیز کے جس کو پاتا ہوں میں اور جس سے ڈرتا ہوں۔

بَابُ التَّعَوُّذِ مِنْ شَيْطَانِ الْوَسْوَسَةِ فِي الصَّلٰوةِ

باب: وسوسہ کے شیطان سے پناہ مانگنا نماز میں

٥٧٣٨ : عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِي الْعَاصِ اَنَّهٗ اَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ حَالَ بَيْنِيْ وَ بَيْنَ صَلَاتِيْ وَ قِرَآءَتِيْ يَلْبِسُهَا عَلَيَّ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ذَاكَ شَيْطَانٌ يُقَالُ لَهٗ خِنْزَبٌ فَاِذَا اَحْسَسْتَهٗ فَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْهُ وَ اتْفُلْ عَلٰى يَسَارِكَ ثَلَاثًا قَالَ فَفَعَلْتُ ذٰلِكَ فَاَذْهَبَهُ اللّٰهُ عَنِّيْ۔

۵۷۳۸: عثمان بن ابی العاصؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! شیطان میری نماز میں حائل ہوگیا اور مجھ کو قرآن بھلا دیتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس شیطان کا نام خنزب ہے جب تجھے اس شیطان کا اثر معلوم ہو تو اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگ اس سے اور بائیں طرف تین بار تھوک (نماز کے اندر ہی) عثمان نے کہا میں نے ایسا ہی کیا پھر اللہ تعالیٰ نے اس شیطان کو مجھ سے دور کر دیا۔

٥٧٣٩ : عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِي الْعَاصِ اَنَّهٗ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ بِمِثْلِهٖ وَ لَمْ يَذْكُرْ فِيْ حَدِيْثِ سَالِمِ بْنِ نُوْحٍ ثَلَاثًا۔

۵۷۳۹: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٧٤٠ : عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِي الْعَاصِ الثَّقَفِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِهِمْ۔

۵۷۴۰: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

بَابٌ لِكُلِّ دَآءٍ دَوَآءٌ وَّاسْتِحْبَابِ التَّدَاوِيْ

باب: ہر بیماری کی ایک دوا ہے اور دوا کرنا مستحب ہے

٥٧٤١ : عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ لِكُلِّ دَاءٍ دَوَآءٌ فَاِذَآ اُصِيْبَ دَوَآءُ الدَّآءَ بَرَاَ بِاِذْنِ اللّٰهِ تَعَالٰى۔

۵۷۴۱: جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''ہر بیماری کی ایک دوا ہے جب وہ دوا پہنچتی ہے تو اللہ کے حکم سے شفا ہو جاتی ہے''۔

تشریح ۞ نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس حدیث میں اشارہ ہے کہ دوا کرنا مستحب ہے اور یہ مذہب ہے ہمارے اصحاب اور جمہور سلف کا اور اکثر خلف کا اور یہ حدیث اصل ہے علم طب کی اور دلیل ہے طب کے جواز کی اور اس میں رد ہے ان متعصب صوفیوں کا جو دوا کا انکار کرتے ہیں اور کہتے ہیں ہر چیز قضا قدر سے ہے تو دوا کی کیا حاجت ہے اور علماء کی دلیل یہ حدیث ہے کہ وہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ فاعل اللہ ہے اور دوا کرنا یہ بھی تقدیر سے ہے اور یہ ایسا ہے جیسے دعا کا حکم ہوا اور کافروں سے لڑنے کا قلعے بنانے کا اپنے تئیں ہلاکت سے بچانے کا، حالانکہ اجل نہیں بدلتی نہ مقادیر میں تقدیم و تاخیر ہوتی ہے اور جو مقدر میں ہے وہ ضرور ہونے والا ہے۔ انتہیٰ

٥٧٤٢ : عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ

۵۷۴۲: جابر بن عبداللہ سے روایت ہے انہوں نے عیادت کی مقنع کی پھر

تَعَالٰی عَنْهُ عَادَ الْمُقَنَّعَ ثُمَّ قَالَ لَا اَبْرَحُ حَتّٰی تَحْتَجِمَ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ فِيْهِ شِفَآءً۔

کہا میں نہیں ٹھہروں گا جب تک تم پچھنے نہ لگاؤ، کیونکہ میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے اس میں شفا ہے۔

۵۷۴۳ : عَنْ عَاصِمِ بْنِ عَمْرِو بْنِ قَتَادَةَ قَالَ جَآءَ نَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ فِیْ اَهْلِنَا وَرَجُلٌ يَّشْتَكِیْ خُرَاجًا بِهٖ اَوْ جِرَاحًا فَقَالَ مَا تَشْتَكِیْ قَالَ خُرَاجٌ لِّیْ قَدْ شَقَّ عَلَیَّ فَقَالَ يَاغُلَامُ ائْتِنِیْ بِحَجَّامٍ فَقَالَ لَهٗ مَا تَصْنَعُ بِالْحَجَّامِ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اُرِيْدُاَنْ اُعَلِّقَ فِيْهِ مِحْجَمًا قَالَ وَاللّٰهِ اِنَّ الذُّبَابَ لَيُصِيْبُنِیْ اَوْ يُصِيْبُنِی الثَّوْبُ فَيُؤْذِيْنِیْ وَ يَشُقُّ عَلَیَّ فَلَمَّا رَاٰی تَبَرُّمَهٗ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنْ كَانَ فِیْ شَیْءٍ مِّنْ اَدْوِيَتِكُمْ خَيْرٌ فَفِیْ شُرْطَةِ مِحْجَمٍ اَوْ شَرْبَةٍ مِّنْ عَسَلٍ اَوْلَذْ غَةٍ بِنَارٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَ مَآ اُحِبُّ اَنْ اَكْتَوِیَ قَالَ فَجَآءَ بِحِجَامٍ فَشَرَطَهٗ فَذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ۔

۵۷۴۳ : عاصم بن عمر بن قتادہ سے روایت ہے، جابر بن عبداللہ انصاری ہمارے گھر آئے اور ایک شخص کو شکوہ تھا زخم کا (یعنی قرحہ پڑ گیا تھا) جابر نے پوچھا تجھ کو کیا شکایت ہے وہ بولا ایک قرحہ ہو گیا ہے جو نہایت سخت ہے مجھ پر۔ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اے غلام ایک پچھنے لگانے والے کو لے آ۔ وہ بولا پچھنے والے کا کیا کام ہے۔ جابر نے کہا میں اس زخم پر پچھنا لگانا چاہتا ہوں وہ بولا قسم اللہ کی مکھیاں مجھ کو ستاویں گی اور کپڑا لگے گا تو تکلیف ہو گی مجھ کو اور سخت گزرے گا مجھ پر۔ جب جابر نے دیکھا کہ اس کو رنج ہوتا ہے پچھنے لگانے سے تو کہا کہ میں نے سنا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے ''اگر تمہاری دواؤں میں کوئی بہتر دوا ہے تو تین ہی دوائیاں ہیں ایک تو پچھنا دوسرے شہد کا ایک گھونٹ تیسرے انگارے جلانا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں داغ لینا بہتر نہیں جانتا'' راوی نے پھر کہا پچھنے لگانے والا آیا اور پچھنے لگائے اس کو، اس کی بیماری جاتی رہی۔

تشریح ۞ نوویؒ نے کہا اس حدیث میں نہایت عمدہ طب ہے کیونکہ امراض امتلائی یا دموی ہوتی ہیں یا صفراوی یا سوداوی یا بلغمی۔ اگر دموی ہیں تو ان کا علاج پچھنے سے بہتر نہیں اور اگر اور قسم کے مرض ہیں تو ان کا علاج مسہل ہے اور شہد نہایت عمدہ مسہل ہے اور داغ دینا اخیر علاج ہے جب اور کسی دوا سے فائدہ نہ ہو۔ انتہیٰ مختصراً

۵۷۴۴ : عَنْ جَابِرٍ رَّضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا اسْتَاْ ذَنَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِی الْحِجَامَةِ فَاَمَرَ النَّبِیُّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَا طَيْبَةَ اَنْ يَّحْجُمَهَا قَالَتْ حَسِبْتُ اَنَّهٗ كَانَ اَخَاهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ اَوْ غُلَامًا لَّمْ يَحْتَلِمْ۔

۵۷۴۴ : ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے انہوں نے اجازت چاہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پچھنے لگانے کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا ابوطیبہ کو ان کے پچھنے لگانے کا۔ راوی نے کہا ابو طیبہ ام سلمہ کے رضاعی بھائی تھے یا نابالغ لڑکے تھے (جن سے پردہ ضروری نہیں اور ضرورت کے وقت دوا کے لیے اجنبی شخص بھی لگا سکتا ہے اگر عورت یا لڑکا نہ ملے)۔

۵۷۴۵ : عَنْ جَابِرٍ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰی اُبَیِّ بْنِ كَعْبٍ طَبِيْبًا

۵۷۴۵ : جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابی بن کعب کے پاس چالاک حکیم کو بھیجا اس نے ایک رگ

فَقَطَعَ مِنْهُ عِرْقًا ثُمَّ كَوَاهُ عَلَيْهِ۔

کاٹی (یعنی فصد لی) پھر داغ دیا اس پر۔

٥٧٤٦ : عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ فَقَطَعَ مِنْهُ عِرْقًا۔

۵۷۴۶: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٧٤٧ : عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ رُمِيَ اُبَيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَوْمَ الْاَحْزَابِ عَلٰى اَكْحَلِهٖ قَالَ فَكَوَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۵۷۴۷: جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ ابی بن کعب کو احزاب کے جنگ میں ایک تیر لگا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے داغ دیا انکے۔

٥٧٤٨ : عَنْ جَابِرٍ قَالَ رُمِيَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فِيْ اَكْحَلِهٖ قَالَ فَحَسَمَهُ النَّبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ بِمِشْقَصٍ ثُمَّ وَرِمَتْ فَحَسَمَهُ الثَّانِيَةَ۔

۵۷۴۸: جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اکحل (ایک رگ ہے) میں تیر لگا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے داغ دیا ان کو تیر کے پھل سے اپنے ہاتھ سے ان کا ہاتھ سوج گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دوبارہ داغ دیا۔

٥٧٤٩ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَ اَعْطَى الْحَجَّامَ اَجْرَهٗ وَاسْتَعَطَ۔

۵۷۴۹: ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پچھنے لگائے اور پچھنے لگانے والے کو مزدوری دی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ناک میں بھی دوا ڈالی (یعنی ناس لی)۔

٥٧٥٠ : عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَّقُوْلُ احْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ كَانَ لَا يَظْلِمُ اَحَدًا اَجْرَهٗ۔

۵۷۵۰: انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پچھنے لگائے اور آپ ﷺ کسی کی مزدوری رکھتے نہ تھے (یعنی دے دیتے تھے تو پچھنے لگانے والے کو بھی دی)۔

٥٧٥١ : عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ شِدَّةَ الْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَابْرُدُوْهَا بِالْمَآءِ۔

۵۷۵۱: ترجمہ ان دو روایتوں کا وہی ہے۔

٥٧٥٢ : عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ شِدَّةَ الْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَابْرُدُوْهَا بِالْمَاءِ۔

۵۷۵۲: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٥٧٥٣ : عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَاَطْفِئُوْهَا بِالْمَآءِ۔

۵۷۵۳: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٥٧٥٤ : عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ

۵۷۵۴: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَاطْفِؤُهَا بِالْمَاءِ۔

٥٧٥٥ : عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَابْرُدُوْهَا بِالْمَآءِ۔

۵۷۵۵: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”بخار جہنم کی سوزش سے ہے تو اس کو ٹھنڈا کرو پانی سے۔

٥٧٥٦ : عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ۔

۵۷۵۶: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٧٥٧ : عَنْ اَسْمَآءَ اَنَّهَا كَانَتْ تُؤْتٰى بِالْمَرْاَةِ الْمَوْعُوْكَةِ فَتَدْعُوْا بِالْمَآءِ فَتَصُبُّهٗ فِيْ جَيْبِهَا وَ تَقُوْلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْرُدُوْهَا بِالْمَآءِ وَ قَالَ اِنَّهَا مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ۔

۵۷۵۷: اسماءؓ کے پاس جب کوئی عورت بخار والی لائی جاتی تو وہ پانی منگواتیں اور اس کے گریبان میں ڈالتیں اور کہتیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”ٹھنڈا کرو اس کو پانی سے اور فرمایا کہ بخار جہنم کی سخت گرمی سے ہوتا ہے۔

٥٧٥٨ : عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَ فِيْ حَدِيْثِ بْنِ نُمَيْرٍ صَبَّتِ الْمَآءَ بَيْنَهَا وَ بَيْنَ جَيْبِهَا وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْ حَدِيْثِ اَبِيْ اُسَامَةَ اَنَّهَا مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ قَالَ اَبُوْا اَحْمَدَ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ بِهٰذَا۔

۵۷۵۸: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٧٥٩ : عَنْ رَّافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ الْحُمّٰى فَوْرٌ مِّنْ جَهَنَّمَ فَابْرُدُوْهَا بِالْمَآءِ۔

۵۷۵۹: رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے ”بخار جہنم کے جوش مارنے سے ہوتا ہے تو اس کو ٹھنڈا کرو پانی سے“۔

٥٧٦٠ : عَنْ رَّافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ الْحُمّٰى مِنْ فَوْرِ جَهَنَّمَ فَابْرُدُوْهَا عَنْكُمْ بِالْمَآءِ وَ لَمْ يَذْكُرْ اَبُوْبَكْرٍ عَنْكُمْ وَقَالَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ رَافِعُ بْنُ خَدِيْجٍ۔

۵۷۶۰: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

تشریح ۞ نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس حدیث پر بعض ملحد اعتراض کرتے ہیں کہ بخار میں ٹھنڈے پانی سے نہلانا مضر ہے کیونکہ وہ مسامات کو بند کرتا ہے اور حرارت اندرونی کو زیادہ کرتا ہے اس کا جواب یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہلانے کا حکم نہیں دیا تھا بلکہ پانی سے ٹھنڈا کرانے کا اور وہ ممکن ہے ٹھنڈا پانی پلانے سے یا ہاتھ پاؤں دھونے سے اور اطباء متفق ہیں اس امر پر کہ صفراوی بخار میں ٹھنڈا پانی پلانا بلکہ برف

کھلانا مفید ہے۔ مترجم کہتا ہے کہ انٹرمی ٹنٹ فیور میں تمام ڈاکٹر لکھتے ہیں کہ سر پر برف رکھو اور بیمار کو برف کے ٹکڑے کھلا دیں۔ ڈاکٹر رحیم خان صاحب لکھتے ہیں کہ ایسے بخار میں برف نہایت مفید پڑتی ہے کیا معنی کہ برف کے ٹکڑے جوں جوں بیمار کے حلق سے نیچے اترتے ہیں اس کو تسکین ہوتی جاتی ہے۔ اس صورت میں ملحدوں کا اعتراض نری جہالت ہے اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ خود طب سے ناواقف ہیں۔

بَابُ كَرَاهَةِ التَّدَاوِيِّ بِاللَّدُوْدِ

باب: مُنہ میں دوا ڈالنے کی کراہت کا بیان

٥٧٦١ : عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ لَدَدْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَرَضِهٖ فَاَشَارَ اَنْ لَّا تَلُدُّوْنِيْ فَقُلْنَا كَرَاهِيَةَ الْمَرِيْضِ لِلدَّوَآءِ فَلَمَّآ اَفَاقَ قَالَ لَا يَبْقٰى مِنْكُمْ اَحَدٌ اِلَّا لُدَّ غَيْرُ الْعَبَّاسِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَاِنَّهٗ لَمْ يَشْهَدْكُمْ۔

۵۷۶۱: ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے ہم نے رسول اللہؐ کے منہ میں دوا ڈالی، آپؐ کی بیماری میں، آپؐ نے اشارہ سے فرمایا ''میرے منہ میں دوا مت ڈالو''۔ ہم لوگوں نے آپس میں کہا آپؐ بیماری کی وجہ سے دوا سے نفرت کرتے ہیں (تو اس پر عمل کرنا ضروری نہیں) جب آپ ﷺ کو ہوش آیا تو آپؐ نے فرمایا تم سب کے مُنہ میں دوا ڈالی جائے' سوا عباسؓ کے کہ وہ یہاں موجود نہ تھے (یہ سزا دی آپؐ نے ان لوگوں کو جنہوں نے آپ ﷺ کا حکم نہ مانا)۔

٥٧٦٢ : عَنْ اُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ اُخْتِ عُكَّاشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا دَخَلْتُ بِابْنٍ لِّيْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَاْكُلِ الطَّعَامَ فَبَالَ عَلَيْهِ فَدَعَا بِمَآءٍ فَرَشَّهٗ۔

۵۷۶۲: ام قیس بنت محصن سے روایت ہے جو عکاشہ کی بہن تھیں۔ انہوں نے کہا میں اپنے ایک بچے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لے گئی جس نے ابھی کھانا نہیں کھایا تھا، اس نے آپ ﷺ پر پیشاب کر دیا، آپ ﷺ نے پانی منگوا کر اس جگہ پر چھڑک دیا۔

٥٧٦٣ : قَالَتْ وَ دَخَلْتُ عَلَيْهِ بِابْنٍ لِّيْ قَدْ اَعْلَقْتُ عَلَيْهِ مِنَ الْعُذْرَةِ فَقَالَ عَلَامَ تَدْغَرْنَ اَوْلَادَ كُنَّ بِهٰذَا الْعَلَاقِ عَلَيْكُنَّ بِهٰذَا الْعُوْدِ الْهِنْدِيِّ فَاِنَّ فِيْهِ سَبْعَةَ اَشْفِيَةٍ مِّنْهَا ذَاتُ الْجُنْبِ يُسْعَطُ مِنَ الْعُذْرَةِ وَ يُلَدُّ مِنْ ذَاتِ الْجُنْبِ۔

۵۷۶۳: (ام قیس نے کہا ہے) اور میں ایک بچے کو آپ ﷺ کے پاس لے گئی، جس کے تالو کو میں نے دبایا تھا (انگلی سے) عذرہ کی بیماری میں (عذرہ حلق کا ورم ہے)۔ آپ ﷺ نے فرمایا ''کیوں تالو اور حلق دباتی ہے اپنی اولاد کا اس گھانٹی سے تم لازم کر لو عود ہندی (کوٹ) کو اس میں سات بیماریوں کی شفا ہے ایک پسلی کی بیماری کی (پانجر کی) اور اس کی ناس عذرہ کو مفید ہے اور ذات الجنب میں اس کا منہ لگانا فائدہ دیتا ہے۔

تشریح ۞ عود ہندی کو عربی میں قسط ہندی کہتے ہیں اور ہند میں عذرہ۔ یہ ایک نہایت مفید دوا ہے۔ بحرالجواہر میں ہے کہ وہ تیسرے درجہ میں گرم اور خشک ہے زخم کو خشک کر دیتا ہے چھڑکنے سے اور سر دردوں کو اس کا ضماد فائدہ دیتا ہے اور ضعف معدہ اور جگر کو مفید ہے۔ نووی نے کہا جن لوگوں نے ذات الجنب میں قسط دینے سے انکار کیا تھا ان کا قول باطل ہے کیونکہ قدیم طبیب یہ کہتے ہیں کہ بلغمی ذات الجنب میں قسط مفید ہے اور یہ بھی کہتے ہیں کہ قسط مدر ہے حیض کا اور بول کا اور دور کرتا ہے زہر کے اثر کو اور بڑھاتا ہے شہوت کو اور کرم کو قتل کرتا ہے اور کدو دانہ کا بھی قاتل ہے جب شہد ملا کر استعمال کیا جاوے اور چھائیں کو دور کرتا ہے اور سوا اس کے بہت سے فائدے ہیں۔ انتہی مختصراً

٥٧٦٤ : عَنْ اُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ وَ كَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ الْاُوَلِ اللَّاتِيْ بَايَعْنَ رَسُوْلَ

۵۷۶۴: ام قیس بنت محصنؓ سے روایت ہے وہ مہاجرات کی پہلی عورتوں میں سے تھیں جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیعت کی اور

اللّٰهِ وَ هِيَ اُخْتُ عُكَّاشَةَ بْنِ مِحْصَنٍ اَحَدَبَنِيْ اَسَدَ بْنِ خُزَيْمَةَ قَالَ اَخْبَرَتْنِيْ اَنَّهَا اَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ بِابْنٍ لَّهَا لَمْ يَبْلُغْ اَنْ يَّاْكُلَ الطَّعَامَ وَ قَدْ اَعْلَقَتْ عَلَيْهِ مِنَ الْعُذْرَةِ قَالَ يُوْنُسَ اَعْلَقَتْ غَمَزَتْ فَهِيَ تَخَافُ اَنْ يَّكُوْنَ بِهٖ عُذْرَةٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ عَلَامَهْ تَدْغَرْنَ اَوْلَادَكُنَّ بِهٰذَا الْاِعْلَاقِ عَلَيْكُمْ بِهٰذَا الْعُوْدِ الْهِنْدِيِّ يَعْنِيْ بِهٖ الْكُسْتَ فَاِنَّ فِيْهِ سَبْعَةَ اَشْفِيَةٍ مِّنْهَا ذَاتُ الْجَنْبِ۔

عکاشہ کی بہن تھیں وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئیں، اپنا ایک بچہ لے کر جس نے اناج نہیں کھایا تھا اور عذرہ کی بیماری سے انہوں نے اس کا حلق دبایا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''تم کیوں اپنی اولاد کو تکلیف دیتی ہو تالو دبانے اور چڑھانے سے (انگلی یا لکڑی سے یا گھیرنی سے چرغہ کے) تم عود ہندی یعنی قسط کو لازم کرو اس میں سات بیماریوں کا علاج ہے، ایک ان میں سے ذات الجنب بھی ہے۔''

٥٧٦٥ : قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ وَ اَخْبَرَتْنِيْ اَنَّ ابْنَهَا ذَاكَ بَالَ فِيْ حَجْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَآءٍ فَنَضَحَهٗ عَلٰى بَوْلِهٖ وَ لَمْ يَغْسِلْهُ غُسْلًا۔

۵۷۶۵: عبید اللہ نے کہا ام قیس نے مجھ سے بیان کیا کہ اسی بچے نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گود میں پیشاب کر دیا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پانی منگوایا اور اپنے کپڑے پر چھڑک دیا اور اس کو دھویا نہیں۔

٥٧٦٦ : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ فِي الْحَبَّةِ السَّوْدَآءِ شِفَآءً مِّنْ كُلِّ دَآءٍ اِلَّا السَّامَ وَ السَّامُ الْمَوْتُ وَ الْحَبَّةُ السَّوْدَآءُ الشُّوْنِيْزُ۔

۵۷۶۶: ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''کالے دانے میں شفا ہے ہر بیماری کی سوا موت کے اور کالے دانے سے مراد کلونجی ہے''۔

تشریح ۞ نوویؒ نے کہا یہی ٹھیک ہے اور بعض کہتے ہیں رائی مراد ہے اور بعض نے کہا بطم مراد ہے۔ کلونجی کی تعریف اطبا نے بھی بہت کی ہے اور بے شک وہ تمام بیماریوں میں جو بادی اور بلغمی ہوں اکسیر کا حکم رکھتی ہے اور پیٹ کے کیڑوں کو مارتی ہے۔ نوویؒ نے کہا اس حدیث میں تمام بیماریوں سے مراد سردی کی بیماریاں ہیں۔

٥٧٦٧ : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ عُقَيْلٍ وَ فِيْ حَدِيْثِ سُفْيَانَ وَ يُوْنُسَ الْحَبَّةُ السَّوْدَآءُ وَ لَمْ يَقُلِ الشُّوْنِيْزُ۔

۵۷۶۷: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٥٧٦٨ : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ دَآءٍ اِلَّا فِي الْحَبَّةِ السَّوْدَآءِ مِنْهُ شِفَآءٌ اِلَّا السَّامَ۔

۵۷۶۸: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٥٧٦٩ : عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا

۵۷۶۹: ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے جب

زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا كَانَتْ اِذَا مَاتَ الْمَيِّتُ مِنْ اَهْلِهَا فَاجْتَمَعَ لِذٰلِكَ النِّسَاءُ ثُمَّ تَفَرَّقْنَ اِلَّا اَهْلَهَا وَ خَاصَّتَهَا اَمَرَتْ بِبُرْمَةٍ مِّنْ تَلْبِيْنَةٍ فَطُبِخَتْ ثُمَّ صُنِعَ ثَرِيْدٌ فَصُبَّتِ التَّلْبِيْنَةُ عَلَيْهَا ثُمَّ قَالَتْ كُلْنَ مِنْهَا فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ يَقُوْلُ التَّلْبِيْنَةُ مُجِمَّةٌ لِّفُؤَادِ الْمَرِيْضِ تُذْهِبُ بَعْضَ الْحُزْنِ۔

ان کے گھر میں کوئی مرجاتا تو عورتیں جمع ہوتیں، پھر چلی جاتیں، صرف ان کے گھر والے اور خاص لوگ رہ جاتے اس وقت وہ حکم کرتیں ایک ہانڈی کا تلبینہ کے (تلبینہ حریرہ بھوسی یا آٹے کا کبھی اس میں شہد بھی ملاتے ہیں) پھر وہ پکتا اس کے بعد ثرید تیار رہوتا (روٹی اور شوربا) اور تلبینہ کو اس پر ڈال دیتیں پھر وہ کہتیں عورتوں سے کھاؤ اس کو کیونکہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے کہ "تلبینہ بیمار کے دل کو خوش کرتا ہے اور اس کے پینے سے کچھ رنج گھٹ جاتا ہے۔

٥٧٧٠ : عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اَخِيْ اسْتَطْلَقَ بَطْنُهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اسْقِهِ عَسَلًا فَسَقَاهُ ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ اِنِّيْ سَقَيْتُهُ فَلَمْ يَزِدْهُ اِلَّا اسْتِطْلَاقًا فَقَالَ لَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ جَاءَ الرَّابِعَةَ فَقَالَ اسْقِهِ عَسَلًا فَقَالَ لَقَدْ سَقَيْتُهُ فَلَمْ يَزِدْهُ اِلَّا اسْتِطْلَاقًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صَدَقَ اللّٰهُ وَ كَذَبَ بَطْنُ اَخِيْكَ فَسَقَاهُ فَبَرَاَ۔

۵۷۷۰ :ابوسعید خدری سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا میرے بھائی کو دست آرہے ہیں۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس کو شہد پلا دے اس نے پلا دیا پھر آیا اور کہنے لگا شہد پلانے سے دست اور زیادہ ہو گئے ہیں۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پھر بھی فرمایا کہ شہد پلا دے چوتھی بار وہ آیا اور کہنے لگا میں نے شہد پلایا پر دست زیادہ ہو گئے۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "اللہ تعالیٰ سچا ہے اور تیرے بھائی کا پیٹ جھوٹا ہے پھر اس نے شہد پلایا وہ اچھا ہو گیا"۔

تشریح ❀ شہد میں بالخاصیت شفا ہے خود قرآن مجید میں اس کو شفاء للناس کہا ہے اور شہد اگر چہ مسہل ہے مگر جب اسہال مادی ہو تو اس کا علاج اسہال ہے اور وہ شہد سے حاصل ہوتا ہے اسی واسطے شہد پلانے سے دست بڑھتے گئے آخر جب مادہ سب نکل گیا تو دست موقوف ہو گئے، یہ علاج بالکل طب کے مطابق ہے اور جس ملحد نے اس پر اعتراض کیا ہے وہ جاہل اور بے شعور ہے اور ہم نے جو طب کا مسئلہ اس مقام پر بیان کیا وہ اس لیے نہیں کہ حدیث کی تصدیق ہو بلکہ طب کے مسئلہ کی تصدیق حدیث سے ہوتی ہے اور اگر طبیب حدیث کو جھوٹا کہیں تو ہم طبیبوں کو جھوٹا اور کافر کہیں گے پھر اگر وہ مشاہدہ سے اپنا دعویٰ ثابت کریں تو ہم حدیث کی تاویل کریں گے اور اس کا مطلب صحیح بیان کریں گے۔(نوویؒ مع زیادہ)

٥٧٧١ : عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اَخِيْ عَرِبَ بَطْنُهُ فَقَالَ لَهُ اسْقِهِ عَسَلًا بِمَعْنٰى حَدِيْثِ شُعْبَةَ۔

۵۷۷۱:ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

بَابُ الطَّاعُوْنِ وَالطِّيَرَةِ وَ الْكَهَانَةِ

باب: طاعون، بدفالی اور کہانت کا بیان

٥٧٧٢ : عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَ قَّاصٍ عَنْ

۵۷۷۲:عامر بن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، ان

اَبِيْهِ اَنَّهٗ سَمِعَهٗ يَسْاَلُ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ مَاذَا سَمِعْتَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي الطَّاعُوْنِ فَقَالَ اُسَامَةُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الطَّاعُوْنُ رِجْزٌ اَوْ عَذَابٌ اُرْسِلَ عَلٰى بَنِىْ اِسْرَآئِيْلَ اَوْ عَلٰى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَاِذَا سَمِعْتُمْ بِهٖ بِاَرْضٍ فَلَا تَقْدَمُوْا عَلَيْهِ وَ اِذَا وَقَعَ بِاَرْضٍ وَّ اَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوْا فِرَارًا مِّنْهُ وَ قَالَ اَبُوالنَّضْرِ لَا يُخْرِجُكُمْ اِلَّا فِرَارًا مِّنْهُ۔

کے باپ نے اسامہ بن زید سے پوچھا تم نے کیا سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے طاعون کے باب میں۔ اسامہ نے کہا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا'' کہ طاعون ایک عذاب ہے جو بنی اسرائیل پر یا اگلی امت پر بھیجا گیا پھر جب تم سنو کسی ملک میں طاعون ہے تو وہاں مت جاؤ اور جب تمہاری ہی بستی میں طاعون نمودار ہو تو مت نکلو بھاگ کر اس کے ڈر سے''۔

تشریح ۞ نووی علیہ الرحمۃ نے کہا طاعون ایک پھوڑا ہے جو کہنی یا بغل یا ہاتھ یا انگلیوں یا اور کہیں بدن میں نمودار ہوتا ہے اور اس کے ساتھ ورم اور درد اور سوزش اور خفقان اور قے لازم ہے۔ خلیل نے کہا وبا بھی طاعون کو کہتے ہیں اور ہر وبا ایک عام مرض ہے اور صحیح یہ ہے کہ وبا وہ مرض ہے جو کسی ایک ملک میں بکثرت نمودار ہو اور دوسرے ملکوں میں نہ ہو تو ہر طاعون وبا ہے اور ہر وبا طاعون نہیں اور وہ وبا جو حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ مبارک میں شام میں نمودار ہوئی تھی وہ طاعون تھی جس کو طاعون عمواس کہتے ہیں اور اس کا بیان مقدمہ کتاب میں گزرا۔ اب طاعون اگلی امتوں پر عذاب تھا لیکن وہ مسلمانوں کے لیے رحمت اور شہادت ہے۔ صحیحین میں ہے کہ جو طاعون سے مرے وہ شہید ہے۔ اور ایک حدیث میں ہے کہ جو طاعون میں صبر کرے اور اپنے شہر سے نہ بھاگے اللہ کی تقدیر پر بھروسہ کرے اس کو شہید کا ثواب ملتا ہے اور طاعون کے ڈر سے بھاگنا منع ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا وہ ایسا ہے جیسے کوئی کافروں کے مقابلہ سے بھاگے اور بعض لوگوں نے طاعون سے بھاگنا اور جہاں طاعون نہ ہو وہاں جانا درست رکھا ہے اور یہی منقول ہے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ وہ شرمندہ ہوئے سرغ سے لوٹ آنے پر اور ابوموسیٰ اشعری اور مسروق اور اسود بن ہلال سے منقول ہے کہ وہ طاعون سے بھاگے۔ اور عمرو بن عاص نے کہا اس عذاب سے بھاگو پہاڑوں کی گھاٹیوں اور چوٹیوں پر۔ معاذ نے کہا یہ تو شہادت ہے اور رحمت ہے اور ان لوگوں نے حدیث کی تاویل کی ہے کہ ممانعت مصلحت سے ہے تاکہ لوگ یہ نہ سمجھیں کہ آنے والے کی وجہ سے ہلاک ہوا اور بھاگنے والا بھاگنے کی وجہ سے بچ گیا اور وہ ایسے ہے جیسے ممانعت شگون لینے کی اور جذامی کے پاس جانے کی۔ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا فتنہ ہے مقیم کے لیے اور بھاگنے والے کے لیے۔ مقیم کے لیے تو اس وجہ سے کہ وہ کہے گا میں نہ بھاگا اس وجہ سے ہلاک ہوا اور بھاگنے والے کیلئے اس وجہ سے کہ وہ کہے گا میں بھاگا اس وجہ سے بچا اور یہی مذہب صحیح ہے کہ طاعون کے ملک میں جانا اور وہاں سے بھاگنا دونوں منع ہیں اور حدیث میں یہ امر صاف موجود ہے البتہ کسی اور کام یا ضرورت کے لیے جانا اور نکلنا درست ہے (نوویؒ)

مترجم کہتا ہے طاعون یا وبا سے بھاگنا دلیل ہے ضعف نفس اور سفاہت کی، اس لیے کہ سبب موت کچھ طاعون میں منحصر نہیں ہے بلکہ موت کے اسباب اس قدر بے شمار ہیں کہ انسان ان سے بچ نہیں سکتا اور موت تو انسان کی ماہیت میں داخل ہے اس سے بھاگنا ہماری کتنی بڑی بے وقوفی ہے کیونکہ حکماء نے انسان کی تعریف یہ کی ہے حیوان ناطق مائت پھر جو ہماری ماہیت میں داخل ہے اس سے بھاگنا ہماری کتنی بڑی بے وقوفی ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: قُلْ لَّنْ يَّنْفَعَكُمُ الْفِرَارُ اِنْ فَرَرْتُمْ مِّنَ الْمَوْتِ اَوِ الْقَتْلِ وَاِذًا لَّا تُمَتَّعُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا۔ کہہ دو اے محمدؐ! موت یا قتل سے بھاگنا کچھ فائدہ نہ دے گا اگر بالفرض بچے بھی تو چند روز اور جئیں گے پھر آخر مرنا ہے۔ عقل سلیم یہ کہتی ہے کہ اگر ہزار سال تک بھی دنیا میں رہیں پھر بھی دنیا سے سیری نہ ہوگی اور موت اسی طرح ناگوار رہے گی اس لیے اس خیال کی جڑ پہلے ہی کاٹ دینا ضروری ہے اور موت کے لیے تیار رہنا عین عقل اور شعور ہے۔

٥٧٧٣ : عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الطَّاعُوْنُ اٰيَةُ الرِّجْزِ ابْتَلَى اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ بِهٖ نَاسًا مِّنْ عِبَادِهٖ فَاِذَا سَمِعْتُمْ فَلَا تَدْخُلُوْا عَلَيْهِ فَاِذَا وَقَعَ بِاَرْضٍ وَّ اَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَفِرُّوْا مِنْهُ هٰذَا حَدِيْثُ الْقَعْنَبِيِّ وَ قُتَيْبَةَ نَحْوَهٗ۔

۵۷۷۳: اسامہ بن زید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”طاعون ایک عذاب کی نشانی ہے جس سے اللہ تعالیٰ نے اپنے بعض بندوں کو آزمایا پھر جب تم سنو کسی ملک میں طاعون نمودار ہوا تو وہاں مت جاؤ اور جب تم وہیں ہو تو وہاں سے مت بھاگو“۔

٥٧٧٤ : عَنْ اُسَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ هٰذَا الطَّاعُوْنَ رِجْزٌ سُلِّطَ عَلٰى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ اَوْ عَلٰى بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ فَاِذَا كَانَ بِاَرْضٍ فَلَا تَخْرُجُوْا مِنْهَا فِرَارًا مِّنْهُ وَ اِذَا كَانَ بِاَرْضٍ فَلَا تَدْخُلُوْهَا۔

۵۷۷۴: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٧٧٥ : عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ سَعْدَ بْنَ اَبِيْ وَقَّاصٍ عَنِ الطَّاعُوْنِ فَقَالَ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اَنَا اُخْبِرُ عَنْهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ هُوَ عَذَابٌ اَوْ رِجْزٌ اَرْسَلَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى طَآئِفَةٍ مِّنْ بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ اَوْ نَاسٍ كَانُوْا قَبْلَكُمْ فَاِذَا سَمِعْتُمْ بِهٖ بِاَرْضٍ فَلَا تَدْخُلُوْهَا عَلَيْهِ وَ اِذَا دَخَلَهَا عَلَيْكُمْ فَلَا تَخْرُجُوْا مِنْهَا فِرَارًا۔

۵۷۷۵: عامر بن سعد سے روایت ہے ایک شخص نے سعد بن ابی وقاص سے پوچھا طاعون کو اسامہ نے کہا میں بیان کرتا ہوں تم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا وہی جو اوپر گزرا۔

٥٧٧٦ : عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ بِاِسْنَادِ ابْنِ جُرَيْجٍ نَحْوَ حَدِيْثِهٖ۔

۵۷۷۶: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٧٧٧ : عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّ هٰذَا الْوَجَعَ اَوِ السَّقَمَ رِجْزٌ عُذِّبَ بِهٖ بَعْضُ الْاُمَمِ قَبْلَكُمْ ثُمَّ بَقِيَ بَعْدُ بِالْاَرْضِ فَيَذْهَبُ الْمَرَّةَ وَ يَاْتِي الْاُخْرٰى فَمَنْ سَمِعَ بِهٖ بِاَرْضٍ فَلَا يَقْدَمَنَّ عَلَيْهِ وَمَنْ وَّقَعَ بِاَرْضٍ وَّ هُوَ بِهَا فَلَا يُخْرِجَنَّهُ الْفِرَارُ مِنْهُ۔

۵۷۷۷: اسامہ بن زید سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”یہ بیماری عذاب ہے جو تم سے پہلے ایک امت کو ہوا تھا پھر وہ زمین میں رہ گیا کبھی چلا جاتا ہے کبھی پھر آتا ہے سو جو کوئی سنے کسی ملک میں طاعون ہے وہاں نہ جائے اور جب اس کے ملک میں طاعون نمودار ہو تو وہاں سے بھاگے بھی نہیں۔

٥٧٧٨ : عَنِ الزُّهْرِيِّ بِاِسْنَادِ يُوْنُسَ نَحْوَ حَدِيْثِهٖ۔

۵۷۷۸: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٧٧٩ : عَنْ حَبِيْبٍ قَالَ كُنَّا بِالْمَدِيْنَةِ فَبَلَغَنِيْ اَنَّ الطَّاعُوْنَ قَدْ وَقَعَ بِالْكُوْفَةِ فَقَالَ لِيْ عَطَآءُ ابْنُ يَسَارٍ وَّ غَيْرُهٗ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَا كُنْتَ بِاَرْضٍ فَوَقَعَ بِهَا فَلَا تَخْرُجْ مِنْهَا وَاِذَا بَلَغَكَ اَنَّهٗ بِاَرْضٍ فَلَا تَدْخُلْهَا قَالَ قُلْتُ عَنْ مَّنْ قَالُوْا عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ يُّحَدِّثُ بِهٖ قَالَ فَاَتَيْتُهٗ فَقَالُوْا غَآئِبٌ فَقَالَ فَلَقِيْتُ اَخَاهُ اِبْرٰهِيْمَ بْنَ سَعْدٍ فَسَاَلْتُهٗ فَقَالَ شَهِدْتُّ اُسَامَةَ يُحَدِّثُ سَعْدًا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اِنَّ هٰذَا الْوَجَعَ رِجْزٌ وَّ عَذَابٌ اَوْ بَقِيَّةُ عَذَابٍ عُذِّبَ بِهٖ اُنَاسٌ مِّنْ قَبْلِكُمْ فَاِذَا كَانَ بِاَرْضٍ وَّ اَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوْا مِنْهَا وَ اِذَا بَلَغَكُمْ اَنَّهٗ بِاَرْضٍ فَلَا تَدْخُلُوْهَا قَالَ حَبِيْبٌ فَقُلْتُ لِاِبْرَاهِيْمَ اَنْتَ سَمِعْتَ اُسَامَةَ يُحَدِّثُ سَعْدًا وَّ هُوَ لَا يُنْكِرُ قَالَ نَعَمْ۔

۵۷۷۹: حبیب سے روایت ہے ہم مدینہ میں تھے مجھ کو خبر پہنچی کہ کوفہ میں طاعون نمودار ہے تو عطا بن یسار اور اور لوگوں نے مجھ سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''جب تو کسی ملک میں ہو اور وہاں طاعون شروع ہو تو مت بھاگ وہاں سے اور جب تجھ کو خبر پہنچے کسی ملک میں طاعون نمودار ہونے کی تو وہاں مت جا'' میں نے کہا کہ یہ حدیث تم نے کس سے سنی۔ انہوں نے کہا عامر بن سعد سے میں ان کے پاس گیا، لوگوں نے کہا وہ نہیں ہیں، میں ان کے بھائی ابراہیم بن سعد سے ملا، ان سے پوچھا، انہوں نے کہا میں موجود تھا جب اسامہ نے سعد سے حدیث بیان کی کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے ''یہ بیماری عذاب ہے یا بقیہ ہے عذاب کا جو اگلے لوگوں کو ہوا تھا پھر جب یہ بیماری کسی ملک میں شروع ہو اور تم وہاں موجود ہو تو وہاں سے مت بھاگو اور جب تم کو خبر پہنچے کہ کسی ملک میں یہ بیماری شروع ہوئی ہے تو وہاں مت جاؤ۔ حبیب نے کہا میں نے ابراہیم سے پوچھا تم نے سنا اسامہ کو یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سعد سے اور انہوں نے انکار نہیں کیا۔ ابراہیم نے کہا ہاں میں نے سنا۔

٥٧٨٠ : عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ قِصَّةَ عَطَآءِ بْنِ يَسَارٍ فِيْ اَوَّلِ الْحَدِيْثِ۔

۵۷۸۰: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٧٨١ : عَنْ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ وَّ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ وَّاُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالُوْا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ شُعْبَةَ۔

۵۷۸۱: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٧٨٢ : عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَ قَّاصٍ قَالَ كَانَ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَّ سَعْدٌ جَالِسَيْنَ يَتَحَدَّثَانِ فَقَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ حَدِيْثِهِمْ۔

۵۷۸۲: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٧٨٣ : عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِ حَدِيْثِهِمْ۔

۵۷۸۳: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٧٨٤ : عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ

۵۷۸۴: عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ شام

تَعَالٰی عَنْهُمَا اَنَّ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ
تَعَالٰی عَنْهُ خَرَجَ اِلَی الشَّامِ حَتّٰی اِذَا كَانَ
بِسَرْغَ لَقِيَهٗ اَهْلُ الْاَجْنَادِ اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ
وَ اَصْحَابُهٗ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمْ فَاَخْبَرُوْهُ اَنَّ
الْوَبَآءَ قَدْ وَقَعَ بِالشَّامِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ
عُمَرُ ادْعُ لِیَ الْمُهَاجِرِيْنَ الْاَوَّلِيْنَ فَدَعَوْتُهُمْ
فَاسْتَشَارَهُمْ وَ اَخْبَرَهُمْ اَنَّ الْوَبَآءَ وَقَعَ بِالشَّامِ
فَاخْتَلَفُوْا فَقَالَ بَعْضُهُمْ قَدْ خَرَجْتَ لِاَمْرٍ وَّ لَا
نَرٰی اَنْ تَرْجِعَ عَنْهُ وَ قَالَ بَعْضُهُمْ مَعَكَ بَقِيَّةُ
النَّاسِ وَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَلَا نَرٰی اَنْ تُقْدِمَهُمْ عَلٰی هٰذِهِ الْوَبَآءِ
قَالَ ارْتَفِعُوْا عَنِّیْ ثُمَّ قَالَ ادْعُ لِیَ الْاَنْصَارَ
فَدَعَوْتُهُمْ فَاسْتَشَارَهُمْ فَسَلَكُوْا سَبِيْلَ
الْمُهَاجِرِيْنَ وَاخْتَلَفُوْا كَاخْتِلَافِهِمْ فَقَالَ
ارْتَفِعُوْا عَنِّیْ ثُمَّ قَالَ ادْعُ مَنْ كَانَ هٰهُنَا مِنْ
مَّشْيَخَةِ قُرَيْشٍ مِنْ مُّهَاجِرَةِ الْفَتْحِ فَدَعَوْتُهُمْ
فَلَمْ يَخْتَلِفْ عَلَيْهِ رَجُلَانِ فَقَالُوْا نَرٰی اَنْ تَرْجِعَ
بِالنَّاسِ وَلَا تُقْدِمَهُمْ عَلٰی هٰذَا الْوَبَآءِ قَالَ
فَنَادٰی عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ فِی النَّاسِ اِنِّیْ
مُصْبِحٌ عَلٰی ظَهْرٍ فَاَصْبِحُوْا عَلَيْهِ فَقَالَ اَبُوْ
عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَفِرَارًا
مِّنْ قَدَرِ اللّٰهِ فَقَالَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَوْ
غَيْرُكَ قَالَهَا يَا اَبَا عُبَيْدَةَ وَ كَانَ عُمَرُ يَكْرَهُ
خِلَافَهٗ نَعَمْ نَفِرُّ مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ اِلٰی قَدَرِ اللّٰهِ
اَرَاَيْتَ لَوْ كَانَتْ لَكَ اِبِلٌ فَهَبَطَتْ وَادِيًا لَهٗ
عُدْوَتَانِ اِحْدَاهُمَا خَصِيْبَةٌ وَالْاُخْرٰی جَدْبَةٌ
اَلَيْسَ اِنْ رَّعَيْتَ الْخَصِيْبَةَ رَعَيْتَهَا بِقَدَرِ اللّٰهِ وَ

کی طرف نکلے جب سرغ میں پہنچے (سرغ ایک قریہ ہے کنارہ حجاز پر متصل
شام کے) ان سے ملاقات کی اجناد کے لوگوں نے (اجناد مراد شام کے
پانچ شہر ہیں فلسطین اور اردن اور دمشق اور حمص اور قنسرین) ابوعبیدہ بن
الجراح اور ان کے ساتھیوں نے اور ان سے بیان کیا کہ شام کے ملک میں
وباء نمودار ہوئی ہے۔ حضرت عمر نے کہا میرے سامنے بلاؤ مہاجرین اولین کو
(مہاجرین اولین وہ لوگ ہیں جنہوں نے دونوں قبلہ کی طرف نماز پڑھی)
ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا میں نے ان کو بلایا۔ حضرت عمرؓ نے ان
سے مشورہ لیا اور ان سے بیان کیا کہ شام کے ملک میں وبا پھیلی ہے۔ انہوں
نے اختلاف کیا۔ بعض نے کہا تمہارے ساتھ وہ لوگ ہیں جو اگلوں میں باقی
رہ گئے ہیں اور اصحاب ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور ہم
مناسب نہیں سمجھتے ان کا وبائی ملک میں لے جانا۔ حضرت عمر نے کہا اچھا اب
تم لوگ جاؤ پھر کہا انصار کے لوگوں کو بلاؤ۔ میں نے ان کو بلایا انہوں نے
مشورہ لیا ان سے انصار بھی مہاجرین کی چال چلے اور انہیں کی طرح اختلاف
کیا۔ حضرت عمرؓ نے کہا اب تم لوگ جاؤ پھر کہا اب قریش کے بوڑھوں کو بلاؤ
جو فتح مکہ سے پہلے (یا فتح کے ساتھ ہی) مسلمان ہوئے ہیں۔ میں نے ان کو
بلایا ان میں سے دو نے بھی اختلاف نہیں کیا اور سب نے یہی کہا ہم مناسب
سمجھتے ہیں کہ آپ لوگوں کو لے کو لوٹ جائیے اور وبا کے سامنے ان کو نہ
کیجئے۔ آخر حضرت عمرؓ نے منادی کروادی لوگوں میں میں صبح کو اونٹ پر سوار
ہوں گا (اور مدینہ لوٹوں گا) یہ سن کر صبح لوگ بھی سوار ہوئے ابوعبیدہ بن
الجراح نے کہا کیا تقدیر سے بھاگتے ہو۔ حضرت عمرؓ نے کہا کاش یہ بات کوئی
اور کہتا (یا اگر اور کوئی کہتا تو میں اس کو سزا دیتا) اور حضرت عمرؓ برا جانتے تھے
ان کا خلاف کرنے کو۔ ہاں ہم بھاگتے ہیں اللہ کی تقدیر سے اللہ کی تقدیر کی
طرف کیا اگر تمہارے پاس اونٹ ہوں اور تم ایک وادی میں جاؤ جس کے دو
کنارے ہوں ایک کنارہ سرسبز اور شاداب ہو اور دوسرا خشک اور خراب ہو اور
تم اپنے اونٹوں کو سرسبز اور شاداب کنارے میں چراؤ تو اللہ کی تقدیر سے چرایا
اور جو خشک اور خراب کنارے میں چراؤ تو وہ بھی اللہ کی تقدیر سے چرایا
(مطلب حضرت کا یہ ہے کہ جیسے اس چرواہے پر کوئی الزام نہیں ہے بلکہ اس

اِنْ رَّعَيْتَ الْجَدْبَةَ رَعَيْتَهَا بِقَدَرِ اللّٰهِ قَالَ فَجَآءَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَ كَانَ مُتَغَيِّبًا فِيْ بَعْضِ حَاجَتِهٖ فَقَالَ اِنَّ عِنْدِيْ مِنْ هٰذَا عِلْمًا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا سَمِعْتُمْ بِهٖ بِاَرْضٍ فَلَا تَقْدَمُوْا عَلَيْهِ وَ اِذَا وَقَعَ بِاَرْضٍ وَّ اَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوْا فِرَارًا مِّنْهُ قَالَ فَحَمِدَ اللّٰهَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ ثُمَّ انْصَرَفَ۔

کا فعل قابل تعریف کے ہے کہ جانوروں کو آدام دیا ایسا ہی میں بھی اپنی رعیت کا چرانے والا ہوں تو جو ملک اچھا معلوم ہوتا ہے ادھر لے جاتا ہوں اور یہ کام تقدیر کے خلاف نہیں ہے بلکہ عین تقدیر الٰہی ہے) اتنے میں عبدالرحمٰن بن عوف آئے اور وہ کسی کام کو گئے ہوئے تھے۔ انہوں نے کہا میرے پاس تو اس مسئلہ کی دلیل موجود ہے میں نے رسول اللہؐ سے سنا آپؐ فرماتے تھے ”جب تم سنو کسی ملک میں وبا ہے تو وہاں مت جاؤ اور جب تمہارے ملک میں وبا پھیلے تو بھاگو بھی نہیں۔ یہ سن کر حضرت عمرؓ نے اللہ تعالیٰ کا شکر کیا (ان کی رائے حدیث کے موافق قرار پانے پر) اور لوٹے۔

تشریح ۞ اس حدیث سے یہ نکلا کہ بلا سے حتی المقدور پرہیز کرنا اور احتیاط رکھنا اور توکل تسلیم کے خلاف نہیں ہے۔ مگر جب بلا آ جاوے اس وقت صبر اور سکوت اور دعا لازم ہے یہ نہ کہے کہ میں نے فلاں کام کیا یا نہیں اس کی وجہ سے یہ بلا ہوئی۔

۵۷۸۵ : عَنْ مَّعْمَرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِ مَالِكٍ وَّ زَادَ فِيْ حَدِيْثِ مَعْمَرٍ قَالَ فَقَالَ لَهٗ اَيْضًا اَرَاَيْتَ لَوْ اَنَّهٗ دَعَى الْجَدْبَةَ وَ تَرَكَ الْخَصِبَةَ اَكُنْتَ مُعَجِّزَهٗ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَسِرْ اِذًا فَسَارَ حَتّٰى اَتَى الْمَدِيْنَةَ فَقَالَ هٰذَا الْمَحَلُّ اَوْ قَالَ هٰذَا الْمَنْزِلُ اِنْشَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى ۔

۵۷۸۵: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ حضرت عمر نے ابوعبیدہ سے کہا کیا تو سمجھتا ہے اگر وہ خشک اور خراب قطعہ میں چرا دے اور اچھا کنارہ چھوڑ دے تو تو اس پر الزام دے گا۔ ابوعبیدہ نے کہا بے شک حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا تو چلو پھر وہ چلے یہاں تک کہ مدینہ پہنچے حضرت عمر نے کہا یہ جگہ ہے یا منزل ہے اگر اللہ چاہے۔

۵۷۸۶ : عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَهٗ وَلَمْ يَقُلْ عَبْدُاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ۔

۵۷۸۶: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۷۸۷:عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ اَنَّ عُمَرَ خَرَجَ اِلَى الشَّامِ فَلَمَّا جَآءَ سَرْغَ بَلَغَهٗ اَنَّ الْوَبَآءَ وَقَعَ بِالشَّامِ فَاَخْبَرَهٗ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِذَا سَمِعْتُمْ بِهٖ بِاَرْضٍ فَلَا تَقْدَمُوْا عَلَيْهِ وَ اِذَا وَقَعَ بِاَرْضٍ وَّ اَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوْا فِرَارًا مِّنْهُ فَرَجَعَ عُمَرُ مِنْ سَرْغَ وَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اِنَّمَا انْصَرَفَ بِالنَّاسِ عَنْ حَدِيْثِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ۔

۵۷۸۷ :عبداللہ بن عامر بن ربیعہ سے روایت ہے، حضرت عمر شام کی طرف نکلے جب سرغ میں پہنچے ان کو خبر آئی شام میں وبا پھیلنے کی۔ عبدالرحمٰن بن عوف نے ان سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”جب تم سنو کسی ملک میں وبا پھیلی ہے تو وہاں مت جاؤ اور جب کسی ملک میں وبا پھیلے اور تم وہاں ہو تو مت نکلو وبا سے بھاگ کر“۔ یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہاں سے لوٹ آئے۔ ابن شہاب نے سالم بن عبداللہ سے روایت کیا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ لوگوں کے ساتھ لوٹے عبدالرحمٰن بن عوف کی حدیث سن کر۔

بَابٌ لَا عَدْوٰى وَ لَا طِيَرَةَ وَ لَا هَامَةَ وَ لَا صَفَرَ وَ لَا نَوْءَ وَ لَا غُوْلَ وَ لَا يُوْرِدُ مُمْرِضٌ عَلٰى مُصِحٍّ

باب: بیماری لگ جانا اور بدشگونی اور ھامہ اور صفراء اور نوء اور غول یہ سب لغو ہیں، اور بیمار کو تندرست کے پاس نہ رکھیں

۵۷۸۸ : عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ حِيْنَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَدْوٰى وَلَا صَفَرَ وَ لَا هَامَةَ فَقَالَ اَعْرَابِيٌّ يَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَا بَالُ الْاِبِلِ تَكُوْنُ فِي الرَّمْلِ كَاَنَّهَا الظِّبَآءُ فَيَجِیْءُ الْبَعِيْرُ الْاَجْرَبُ فَيَدْخُلُ فِيْهَا فَيُجْرِبُهَا كُلَّهَا قَالَ فَمَنْ اَعْدَى الْاَوَّلَ۔

۵۷۸۸: ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''بیماری کا لگنا کوئی چیز نہیں اور صفراء اور ہامہ کی کوئی اصل نہیں، تو ایک گنوار بولا یارسول اللہ اونٹوں کا کیا حال ہے ریت میں ایسے صاف ہوتے ہیں جیسے کہ ہرن پھر ایک خارشتی اونٹ آتا ہے اور ان میں جاتا ہے اور سب کو خارشتی کر دیتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا پھر پہلے اونٹ کو کس نے خارشتی کیا......؟

تشریح ۞ نووی علیہ الرحمۃ نے کہا دوسری روایات میں یہ ہے کہ بیمار اونٹوں کو تندرست کے پاس نہ لے جائیں اور ان دونوں حدیثوں میں جمع یوں کیا ہے کہ بیماری لگنے کو جس حدیث میں نفی کیا ہے اس سے مراد نفی ہے اس اعتقاد کی جو جاہلیت والوں کا تھا کہ بیماری خود بخود لگ جاتی ہے بغیر فعل الٰہی کے اور جس میں بیمار کو تندرست کے ساتھ رکھنے سے منع کیا ہے اس میں احتیاط اور پرہیز کا طریقہ بتلایا ہے کہ جس فعل میں اکثر ضرر ہوتا ہو گو ضرر بحکم الٰہی ہے اس کو نہ کرنا چاہیے اور بعض نے کہا دوسری حدیث منسوخ ہے لاعدویٰ کی حدیث سے اور یہ غلط ہے اور صفر سے مراد یہ ہے کہ مشرک جو محرم کی حرمت کو صفر تک مؤخر کرتے تھے یعنی یہ غلط ہے یا صفر کو ایک پیٹ کا کیڑا سمجھتے تھے اور دونوں اعتقاد باطل اور غلط ہیں یا صفر کو منحوس جانتے ہوں گے جیسے اب بھی جاہل اور بیوقوف صفر کو تیرہ تیزی کرتے ہیں اور صفر میں کوئی خوشی کا کام نہیں کرتے اور ہامہ سے مراد الو ہے اس کو عرب کے لوگ منحوس جانتے تھے یا یوں سمجھتے تھے کہ مردے کی روح ہامہ پرندہ کی شکل بن جاتی ہے۔ انتہی مختصراً مع زیادہ

۵۷۸۹ : عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عَدْوٰى وَ لَا طِيَرَةَ وَ لَا صَفَرَ وَ لَا هَامَةَ فَقَالَ اَعْرَابِيٌّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِمِثْلِ حَدِيْثِ يُوْنُسَ۔

۵۷۸۹: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ زیادہ ہے کہ بدشگونی بھی کوئی چیز نہیں ہے۔

۵۷۹۰ : عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ لَا عَدْوٰى فَقَامَ اَعْرَابِيٌّ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ يُوْنُسَ وَ صَالِحٍ وَّ عَنْ شُعَيْبٍ وَّ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي السَّآئِبُ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ اُخْتِ نَمِرٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عَدْوٰى وَ لَا صَفَرَ وَلَا هَامَةَ۔

۵۷۹۰: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۷۹۱ : عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا عَدْوٰى وَ يُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا يُوْرِدُ مُمْرِضٌ عَلٰى مُصِحٍّ قَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ كَانَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُهُمَا كِلْتَيْهِمَا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ صَمَتَ اَبُوْهُرَيْرَةَ بَعْدَ ذٰلِكَ عَنْ قَوْلِهٖ لَا عَدْوٰى وَ اَقَامَ عَلٰى اَنْ لَّا يُوْرِدُ مُمْرِضٌ عَلٰى مُصِحٍّ قَالَ فَقَالَ لَهُ الْحَارِثُ بْنُ اَبِيْ ذُبَابٍ وَ هُوَ ابْنُ عَمِّ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كُنْتُ اَسْمَعُكَ يَآ اَبَا هُرَيْرَةَ تُحَدِّثُنَا مَعَ هٰذَا الْحَدِيْثِ حَدِيْثًا اٰخَرَ قَدْ سَكَتَّ عَنْهُ كُنْتَ تَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا عَدْوٰى فَاَبٰى هُرَيْرَةَ اَنْ يَّعْرِفَ ذٰلِكَ وَ قَالَ لَا يُوْرِدُ مُمْرِضٌ عَلٰى مُصِحٍّ فَمَا رَاٰهُ الْحَارِثُ فِيْ ذٰلِكَ حَتّٰى غَضِبَ اَبُوْهُرَيْرَةَ فَرَطَنَ بِالْحَبَشِيَّةِ فَقَالَ لِلْحَارِثِ اَتَدْرِيْ مَاذَا قُلْتُ قَالَ لَا قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ اِنِّيْ قُلْتُ اَبَيْتُ قَالَ اَبُوْسَلَمَةَ وَ لَعَمْرِيْ لَقَدْ كَانَ اَبُوْهُرَيْرَةَ يُحَدِّثُنَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عَدْوٰى فَلَا اَدْرِيْ اَنَسِيَ اَبُوْهُرَيْرَةَ اَوْنَسَخَ اَحَدُ الْقَوْلَيْنِ الْاٰخَرَ۔

۵۷۹۱: ابوسلمہ بن عبد الرحمٰن بن عوفؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''بیماری نہیں لگتی'' اور ابوسلمہ یہ حدیث بھی بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''نہ لایا جاوے بیمار اونٹ تندرست اونٹ کے پاس''۔ ابوسلمہ نے کہا ابوہریرہؓ ان دونوں حدیثوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے تھے پھر بعد اس کے انہوں نے یہ حدیث کہ بیماری نہیں لگتی اس کو چھوڑ دیا بیان کرنا اور یہ بیان کرتے رہے نہ لایا جاوے بیمار اونٹ تندرست اونٹ پر۔ تو حارث بن ابی ذُباب نے جو ابوہریرہؓ کے چچازاد بھائی تھے ان سے کہا اے ابوہریرہؓ ہم سنا کرتے تھے تم اس حدیث کے ساتھ دوسری ایک حدیث بھی بیان کرتے تھے اب تم اس کو نہیں بیان کرتے، وہ یہ حدیث ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''بیماری نہیں لگتی'' ابوہریرہؓ نے انکار کیا اور کہا میں اس حدیث کو نہیں پہچانتا۔ البتہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ نہ لایا جاوے بیمار اونٹ تندرست اونٹ کے اوپر۔ حارث نے ان سے جھگڑا کیا اس پر ابوہریرہؓ غصے ہوئے انہوں نے حبش کی زبان میں کچھ کہا پھر حارث سے پوچھا تم سمجھتے ہو میں نے کیا کہا۔ حارث نے کہا نہیں۔ ابوہریرہؓ نے کہا میں نے یہی کہا کہ میں انکار کرتا ہوں اس حدیث کے بیان کرنے کا۔ ابوسلمہ نے کہا میری عمر کی قسم ابوہریرہؓ ہم سے اس حدیث کو بیان کیا کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''بیماری لگنا کوئی چیز نہیں'' پھر معلوم نہیں ابوہریرہؓ اس حدیث کو بھول گئے یا ایک حدیث سے دوسری حدیث کو انہوں نے منسوخ سمجھا۔

تشریح ۞ لفظی ترجمہ یہ ہے کہ نہ لاوے بیمار اونٹ والا اپنے بیمار اونٹ کو تندرست اونٹ والے پر یعنی تندرست اونٹوں کے اندر لیکن اختصار کے لیے حاصل مطلب لکھا گیا۔

نووی علیہ الرحمۃ نے کہا حدیث کا راوی اگر حدیث کو بھول جاوے تو اس کی صحت میں خلل نہیں ہوتا بلکہ اس پر عمل واجب ہے اور یہ لفظ سوا ابوہریرہؓ کے سائب بن یزید اور جابر بن عبداللہ اور انس بن مالک اور ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے روایت کیا ہے کہ بیماری لگنا کوئی چیز نہیں پھر اس کے ثبوت میں کیا شک ہے۔ انتہیٰ

۵۷۹۲ : عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ

۵۷۹۲: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

لَا عَدْوٰى يُحَدِّثُ مَعَ لَا يُوْرِدُ الْمُمْرِضُ عَلَى الْمُصِحِّ بِمِثْلِ حَدِيْثِ يُوْنُسَ۔

۵۷۹۳ : عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ۔

۵۷۹۳: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۷۹٤ : عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا عَدْوٰى وَ لَا هَامَةَ وَ لَا نَوْءَ وَ لَا صَفَرَ۔

۵۷۹۴: ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''نہ بیماری لگتی ہے نہ ہامہ ہے نہ نوء نہ صفر''۔

تشریح ❀ نوء کہتے ہیں ستارے کے طلوع اور غروب کو عرب گمان کرتے تھے کہ مینہ اسی سے برستا ہے جیسے ہند کے لوگ پچھتر سے بارش سمجھتے ہیں اور بعض نے کہا نوء سے چاند کی منزل مراد ہے غرض یہ ہے کہ شرع نے اس اعتقاد کو باطل قرار دیا، مینہ برسنا اللہ کی رحمت اور حکم سے ہے تاروں کو اس میں دخل نہیں اور اس کا بیان کتاب الصلوۃ میں گزر چکا۔

۵۷۹٥ : عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاعَدْوٰى وَلَا طِيَرَةَ وَلَا غُوْلُ۔

۵۷۹۵: جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''نہ بیماری لگتی ہے نہ شگون کوئی چیز ہے نہ غول کوئی چیز ہے''۔

تشریح ❀ جیسے عوام کہتے ہیں جنگل میں شیطان ہوتے ہیں ان کو غول کہتے ہیں رات کو چراغوں کیطرح چمکتے ہیں، مسافر کو راہ بتلا دیتے ہیں مار ڈالتے ہیں یہ سب غلط ہے غول وول کچھ نہیں نرا وہم ہی وہم ہے اور جنگل میں جو بعض وقت رات کو روشنی نظر آتی ہے وہ زمین کا ایک مادہ ہے خود بخود مستعمل ہوتا ہے اور ہڈیوں میں بھی یہ مادہ بکثرت ہوتا ہے، اس لیے قبرستان میں اس قسم کی روشنی اکثر دکھائی دیتی ہے۔ اور بعض نے کہا حدیث سے غول کی نفی منظور نہیں ہے بلکہ غرض ابطال ہے اس خیال کا جو عرب سمجھتے تھے کہ غول مختلف صورت میں بنتا ہے اور بہکاتا ہے اور لاغول سے یہ غرض ہے کہ وہ کسی کو بہکا نہیں سکتا اور ایک حدیث میں ہے کہ جب غولوں کا زور ہو تو اذان دو اور ابوایوب کی روایت میں ہے کہ میری کھجور کو غول آکر کھالیتا اس سے یہ نکلتا ہے کہ غول کا وجود ہے واللہ اعلم۔ (نووی مع زیادہ)

۵۷۹٦ : عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاعَدْوٰى وَلَا غُوْلَ وَلَا صَفَرَ۔

۵۷۹۶: جابرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''نہ بیماری کا لگنا کچھ ہے اور نہ غول کوئی چیز ہے اور نہ صفر کچھ ہے''۔

۵۷۹۷ : عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ و يَقُوْلُ لَا عَدْوٰى وَ لَا صَفَرَ وَ لَا غُوْلَ وَ سَمِعْتُ اَبَا الزُّبَيْرِ يَذْكُرُ اَنَّ جَابِرًا فَسَّرَ لَهُمْ قَوْلَهُ وَ لَا صَفَرَ قَالَ اَبُو الزُّبَيْرِ الصَّفَرُ الْبَطْنُ فَقِيْلَ لِجَابِرٍ كَيْفَ قَالَ كَانَ يُقَالُ دَوَآبُّ الْبَطْنِ قَالَ وَ لَمْ يُفَسِّرِ الْغُوْلَ قَالَ اَبُوالزُّبَيْرِ هٰذَا الْغُوْلُ الَّتِیْ تَغَوَّلُ۔

۵۷۹۷: ابوالزبیرؒ سے روایت ہے انہوں نے سنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے ''بیماری کا لگنا کچھ نہیں، صفر کچھ نہیں، غول کچھ نہیں''۔ ابن جریج نے کہا میں نے ابوالزبیر سے سنا وہ کہتے تھے جابر نے ولاصفر کی تفسیر کی۔ ابوالزبیر نے کہا صفر پیٹ کو کہتے ہیں۔ جابر سے کہا گیا کیونکہ انہوں نے کہا لوگ کہتے تھے صفر پیٹ کے کیڑے ہیں اور غول کی تفسیر بیان نہیں کی۔ ابوزبیر نے کہا غول یہی جو ہلاک کرتا ہے مسافر کو۔

بَابُ الطِّيَرَةِ وَالْفَالِ وَمَا يَكُوْنُ

باب: بدفال اور نیک کا بیان اور کن چیزوں میں نحوست

فِيهِ الشُّوْمُ

ہوتی ہے

٥٧٩٨ : عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا طِيَرَةَ وَ خَيْرُهَا الْفَاْلُ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَ مَا الْفَالُ قَالَ الْكَلِمَةُ الصَّالِحَةُ يَسْمَعُهَا اَحَدُكُمْ۔

۵۷۹۸: ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''بدفالی کوئی چیز نہیں (یعنی شگون لینا) اور بہتر فال ہے'' لوگوں نے کہا یا رسول اللہ فال کیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''نیک بات جو کوئی تم میں سے سنے''۔

٥٧٩٩ : عَنِ الزُّهْرِیِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ وَ حَدِيْثِ عُقَيْلٍ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَلَمْ يَقُلْ سَمِعْتُ فِیْ حَدِيْثِ شُعَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ كَمَا قَالَ مَعْمَرٌ۔

۵۷۹۹: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٨٠٠ : عَنْ اَنَسٍ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عَدْوٰى وَلَا طِيَرَةَ وَ يُعْجِبُنِیْ الْفَاْلُ الْكَلِمَةُ الْحَسَنَةُ الْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ۔

۵۸۰۰ : انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''بیماری لگنا اور بدشگونی کوئی چیز نہیں اور مجھے پسند ہے فال یعنی نیک کلمہ اچھا کلمہ''۔

٥٨٠١ : عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ لَا عَدْوٰى وَ لَا طِيَرَةَ وَ يُعْجِبُنِیْ الْفَاْلُ قِيْلَ وَمَا الْفَالُ قَالَ الْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ۔

۵۸۰۱: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٨٠٢ : عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاعَدْوٰى وَلَا طِيَرَةَ وَ اُحِبُّ الْفَاْلَ الصَّالِحَ۔

۵۸۰۲: ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''بیماری لگنا اور بدشگونی کوئی چیز نہیں فال بد کچھ نہیں البتہ نیک فال مجھے پسند ہے''۔

٥٨٠٣ : عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاعَدْوٰى وَ لَا هَامَةَ وَ لَا طِيَرَةَ وَاُحِبُّ الْفَالَ الصَّالِحَ۔

۵۸۰۳: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں اتنا زیادہ ہے کہ ہامہ کوئی چیز نہیں۔

تشریح ❁ شگون بدفالی طیرہ بری باتوں میں بولتے ہیں اور اچھی بات میں فال کہتے ہیں، ایک حدیث میں ہے کہ طیرہ شرک ہے یعنی یہ اعتقاد رکھنا کہ اس سے نفع یا ضرر ہوگا اور اس کی تاثیر پر یقین کرنا فال نیک کی مثال یہ ہے کہ کوئی بیمار ہو اور وہاں سالم کی آواز دے تو امید ہوتی ہے کہ وہ بیمار اچھا ہو جاوے گا یا کوئی کام ہو واجد کے لفظ سے یا لڑائی پر جاتا ہو اور فتح خاں کوئی شخص ملے۔

٥٨٠٤ : عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشُّوْمُ فِی الدَّارِ

۵۸۰۴: عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''نحوست تین چیزوں میں ہوتی ہے گھر میں عورت میں اور گھوڑے

وَالْمَرْأَةِ وَالْفَرَسِ۔

میں''۔

۵۸۰۵ : عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا عَدْوٰى وَ لَا طِيَرَةَ وَ اِنَّمَا الشُّؤْمُ فِىْ ثَلَاثَةٍ الْمَرْأَةِ وَ الْفَرَسِ وَالدَّارِ۔

۵۸۰۵:عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''بیماری لگنا اور شگون لینا کوئی چیز نہیں البتہ نحوست تین چیزوں میں ہوتی ہے گھر میں اور گھوڑے میں اور عورت میں''۔

۵۸۰۶ : عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالشُّؤْمُ بِمِثْلِ حَدِيْثِ مَالِكٍ لَّا يَذْكُرُ اَحَدٌ مِّنْهُمْ فِىْ حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ الْعَدْوٰى وَالطِّيَرَةَ غَيْرُ يُوْنُسَ بْنَ يَزِيْدَ۔

۵۸۰۶:ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۸۰۷ : عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِنْ يَّكُنْ مِّنَ الشُّؤْمِ شَىْءٌ حَقٌّ فَفِى الْفَرَاسِ وَالْمَرْاَةِ وَالدَّارِ۔

۵۸۰۷:عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''اگر شگون بد کسی چیز میں ہووے تو گھوڑے اور عورت اور گھر میں''۔

۵۸۰۸ : عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ وَ لَمْ يَقُلْ حَقٌّ۔

۵۸۰۸:ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۸۰۹ : عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ كَانَ الشُّؤْمُ فِىْ شَىْءٍ فَفِى الْفَرَسِ وَ الْمَسْكَنِ وَالْمَرْاَةِ۔

۵۸۰۹:ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۸۱۰ : عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنْ كَانَ فَفِى الْمَرْاَةِ وَالْفَرَسِ وَالْمَسْكَنِ يَعْنِى الشُّؤْمَ۔

۵۸۱۰:ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۸۱۱ : عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهٖ۔

۵۸۱۱:ترجمہ سہل بن سعد سے بھی ایسا ہی مروی ہے۔

۵۸۱۲ : عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنْ كَانَ فِىْ شَىْءٍ فَفِى الرَّبْعِ وَالْخَادِمِ وَالْفَرَسِ۔

۵۸۱۲: جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر کچھ نحوست ہو تو زمین اور غلام اور گھوڑے میں ہوگی''۔

تشریح ۞ نوویؒ نے کہا علماء نے اختلاف کیا ہے اس حدیث میں امام مالک اور ایک طائفہ نے کہا کہ یہ حدیث اپنی ظاہر پر ہے کبھی گھر کو اللہ تعالیٰ سبب بنا دیتا ہے ہلاکت کا اسی طرح کسی عورت یا گھوڑے یا غلام کو اور مطلب یہ ہے کہ کبھی نحوست ان چیزوں سے ہو جاتی ہے۔ جیسے دوسری روایت میں ہے کہ اگر نحوست کسی شے میں ہو تو ان میں ہوگی۔ اور خطابی اور بہت سے علماء نے کہا کہ یہ بطور استثناء کے ہے یعنی شگون لینا منع ہے۔

مگر جب کسی کا گھر ہو اور وہ اس میں رہنا پسند نہ کرے یا کسی عورت سے صحبت مکروہ جانے یا گھوڑے یا خادم کو برا سمجھے تو اس کو نکال ڈالے بیع اور طلاق سے۔ اور بعض نے کہا گھر کی نحوست یہ ہے کہ اس پر جہاد نہ کیا جاوے غلام کی نحوست یہ ہے کہ بدخلق نالائق ہو۔ انتہی مختصراً

بَابُ تَحْرِيمِ الْكَهَانَةِ وَ اِيْتَانِ الْكُهَّانِ

باب: کہانت کی حرمت اور کاہنوں کے پاس جانے کی حرمت

٥٨١٣ : عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ السُّلَمِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمُوْرًا كُنَّا نَصْنَعُهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ كُنَّا نَاْتِي الْكُهَّانَ قَالَ فَلَا تَاْتُوا الْكُهَّانَ قَالَ قُلْتُ كُنَّا نَتَطَيَّرُ قَالَ ذٰلِكَ شَيْءٌ يَجِدُهُ اَحَدُكُمْ فِي نَفْسِهٖ فَلَا يَصُدَّنَّكُمْ۔

۵۸۱۳: معاویہ بن حکم سلمی سے روایت ہے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ بعض کام ہم جاہلیت کے زمانے میں کیا کرتے تھے، ہم کاہنوں کے پاس جایا کرتے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ”اب کاہنوں کے پاس مت جاؤ“ ہم نے کہا ہم برا شگون لیا کرتے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ”یہ وہ خیال ہے جو تمہارے دل میں گزرتا ہے لیکن اس خیال کی وجہ سے تم کوئی اپنا کام نہ چھوڑو“۔

تشریح ❁ قاضی عیاض نے کہا عرب کی کہانت تین قسم کی تھی ایک یہ کہ جن یا شیطان سے محبت ہوتی ہے، اور وہ اس کو آئندہ باتیں آسمان کی خبریں اڑا کر بتا دیتا اور قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت سے موقوف ہوگئی۔ دوسرے یہ کہ زمین کے اطراف کی خبریں جو دور دراز ہوتی ہیں اور پوشیدہ ہوتی ہیں بتادے اور اس قسم کا اب بھی ہونا بعید از قیاس نہیں لیکن معتزلہ اور بعض اہل کلام نے ان دونوں قسموں کی نفی کی ہے اور اس کو محال قرار دیا ہے تیسرے نجوم کے زور سے آئندہ کی بات بتانا جیسے پنڈت اور شاستری ہند میں بھی بتلاتے ہیں اور یہ قوت اللہ تعالیٰ بعض لوگوں میں پیدا کرتا ہے لیکن اکثر ان کی خبریں جھوٹ ہوتی ہیں اسی قسم میں ایک عرافت بھی ہے جو عرافت جانتا ہے اس کو عراف کہتے ہیں۔ عراف اسباب اور علامات سے آئندہ واقعہ کو پہچان لیتا ہے، اور پیش گوئی کرتا ہے ان سب قسموں کو کہانت کہتے ہیں اور شرع نے ان سب کو جھوٹا کہا اور سب کے پاس جانے سے اور ان کی بات پر یقین کرنے سے منع کیا ہے۔ (نوویؒ)

٥٨١٤ : عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَ مَعْنٰى حَدِيْثِ يُوْنُسَ غَيْرَ اَنَّ مَالِكًا فِي حَدِيْثِهٖ ذَكَرَ الطِّيَرَةَ وَ لَيْسَ فِيْهِ ذِكْرُ الْكُهَّانِ۔

۵۸۱۴: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٨١٥ : عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ السُّلَمِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ مُعَاوِيَةَ وَزَادَ فِيْ حَدِيْثِ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ قُلْتُ وَ مِنَّا رِجَالٌ يَخُطُّوْنَ قَالَ كَانَ نَبِيٌّ مِّنَ الْاَنْبِيَاءِ يَخُطُّ فَمَنْ وَّافَقَ خَطَّهٗ فَذَاكَ۔

۵۸۱۵: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں اتنا زیادہ ہے کہ میں نے کہا بعضے لوگ لکیریں کھینچتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ایک پیغمبر بھی لکیریں کرتے تھے پھر اگر کوئی اسی طرح کرے تو خیر۔

تشریح ۞ اس کی ایک آدھ بات سچ ہو جاوے گی لیکن یہ اتفاقی ہے اب اس پیغمبر کی طرح لکیریں کرنا کسی کو معلوم نہیں، اس وجہ سے آئندہ کی بات بھی دریافت نہیں ہو سکتی۔ بعض نے کہا پیغمبر حضرت دانیال علیہ السلام تھے اور رمل کا علم انہی سے نکلا ہے۔ رمل کہتے ہیں ریت کو وہ ریت میں لکیریں کھینچتے۔ مترجم نے رمالوں کا امتحان لیا ہے اور ان کی باتیں سب غلط پائیں اس کی وجہ یہی ہے کہ رمل کا علم جو پیغمبر کا تھا وہ باقی نہ رہا۔ افسوس ہے کہ اس زمانے میں مسلمان نجوم اور رمل اور جفر اور ایسے ہی ڈھکوسلوں پر اعتقاد رکھتے ہیں اور قرآن اور حدیث پر التفات نہیں کرتے حق تعالیٰ کی بڑی نعمت اور عنائت عقل اور شرع ہے ان دونوں کے ہوتے ہوئے نجوم اور رمل وغیرہ کی کچھ بھی حاجت نہیں ہے۔

٥٨١٦ : عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ الْكُهَّانَ كَانُوْا يُحَدِّثُوْنَنَا بِالشَّيْءِ فَنَجِدُهُ حَقًّا قَالَ تِلْكَ الْكَلِمَةُ الْحَقُّ يَخْطَفُهَا الْجِنِّيُّ فَيَقْذِفُهَا فِيْ أُذُنِ وَلِيِّهٖ يَزِيْدُ فِيْهَا مِائَةَ كَذْبَةٍ۔

۵۸۱۶: ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ بعضی باتیں ہم سے نجومی کہتے ہیں اور وہ سچ نکلتی ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''یہ سچ بات جن اس کو اچک لیتا ہے اور اپنے دوستوں کے کان میں ڈال دیتا ہے اور سو جھوٹ اس میں بڑھا دیتا ہے''۔

٥٨١٧ : عَنْ عَآئِشَةَ قَالَ سَأَلَ نَاسٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْكُهَّانِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسُوْا بِشَيْءٍ قَالُوْا يا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَإِنَّهُمْ يُحَدِّثُوْنَ أَحْيَانًا الشَّيْءَ يَكُوْنُ حَقًّا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ الْكَلِمَةُ مِنَ الْحَقِّ يَخْطَفُهَا الْجِنِّيُّ فَيَقُرُّهَا فِيْ أُذُنِ وَ لِيِّهٖ قَرَّالدَّ جَاجَةِ فَيَخْلِطُوْنَ فِيْهَا أَكْثَرَ مِنْ مِّائَةِ كَذْبَةٍ۔

۵۸۱۷: ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے بعض لوگوں نے رسول اللہؐ سے کاہنوں کے بارے میں پوچھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا وہ لغو ہیں کچھ اعتبار کے لائق نہیں۔ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ بعضی بات ان کی سچ نکلتی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''سچی بات وہی ہے جس کو جن اڑا لیتا ہے اور اپنے دوست کے کان میں ڈال دیتا ہے جیسے مرغ مرغی کو بلاتا ہے دانے کے لیے (اور دوسرا مرغ اس کی آواز سے سمجھ جاتا ہے اسی طرح جن کی بات اس کا دوست سمجھ لیتا ہے اور لوگ نہیں سمجھتے) پھر وہ اس میں اپنی طرف سے سو جھوٹ سے بھی زیادہ ملاتے ہیں''۔ (اور لوگوں سے کہتے ہیں)۔

٥٨١٨ : عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ رِوَايَتِهٖ مَعْقِلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ۔

۵۸۱۸: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٨١٩ : عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ رَجُلٌ مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ مِنَ الْأَنْصَارِ إِنَّهُمْ بَيْنَمَاهُمْ جُلُوْسٌ لَيْلَةً مَّعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُمِيَ بِنَجْمٍ فَاسْتَنَارَ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَاذَا كُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ إِذَا رُمِيَ بِمِثْلِ هٰذَا قَالُوْا اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ أَعْلَمُ كُنَّا نَقُوْلُ وُلِدَ اللَّيْلَةَ رَجُلٌ عَظِيْمٌ وَ مَاتَ رَجُلٌ عَظِيْمٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَإِنَّهَا لَا يُرْمٰى بِهَا

۵۸۱۹: عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے مجھ سے ایک انصاری صحابی نے بیان کیا کہ وہ رات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ بیٹھے تھے، اتنے میں ایک ستارہ ٹوٹا اور بہت چمکا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم جاہلیت کے زمانے میں کیا کہتے تھے جب ایسا واقعہ ہوتا۔ انہوں نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے لیکن ہم جاہلیت کے زمانے میں یوں کہتے آج کی رات کوئی بڑا شخص پیدا ہوا یا مرا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''تارہ کسی کے مرنے یا پیدا ہونے کے لیے نہیں ٹوٹتا لیکن ہمارا مالک جل جلالہ جب کچھ حکم دیتا ہے تو عرش کے اٹھانے

لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّ لَا لِحَیَاتِهٖ وَلٰكِنْ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَ تَعَالٰی اسْمُهٗ اِذَا قَضٰی اَمْرًا سَبَّحَ حَمَلَةُ الْعَرْشِ ثُمَّ سَبَّحَ اَهْلُ السَّمَآءِ الَّذِیْنَ یَلُوْنَهُمْ حَتّٰی یَبْلُغَ التَّسْبِیْحُ اَهْلَ هٰذِهِ السَّمَآءِ الدُّنْیَا ثُمَّ قَالَ الَّذِیْنَ یَلُوْنَ حَمَلَةَ الْعَرْشِ لِحَمَلَةِ الْعَرْشِ مَا ذَا قَالَ رَبُّكُمْ فَیُخْبِرُوْنَهُمْ مَاذَا قَالَ قَالَ فَیَسْتَخْبِرُ بَعْضُ اَهْلِ السَّمٰوٰتِ بَعْضًا حَتّٰی یَبْلُغَ الْخَبَرُ هٰذِهِ السَّمَآءَ الدُّنْیَا فَتَخْطَفُ الْجِنُّ السَّمْعَ فَیَقْذِفُوْنَ اِلٰی اَوْلِیَآئِهِمْ وَیُرْمَوْنَ بِهٖ فَمَا جَآءُ وْابِهٖ عَلٰی وَجْهِهٖ فَهُوَ حَقٌّ وَّ لٰكِنَّهُمْ یَقْرِفُوْنَ فِیْهِ وَ یَزِیْدُوْنَ۔

والے فرشتے تسبیح کرتے ہیں پھر ان کی آواز سن کر ان کے پاس والے آسمان کے فرشتے تسبیح کہتے ہیں یہاں تک تسبیح کی نوبت دنیا کے آسمان والوں تک پہنچتی ہے پھر جو لوگ عرش اٹھانے والے فرشتوں سے قریب ہیں وہ ان سے پوچھتے ہیں کہ کیا حکم دیا تمھارے مالک نے وہ بیان کرتے ہیں۔ اسی طرح آسمان والے ایک دوسرے سے بیان کرتے ہیں یہاں تک کہ وہ خبر اس دنیا کے آسمان والوں تک آتی ہے ان سے وہ خبر جن اڑا لیتے ہیں اور اپنے دوستوں کو آ کر سناتے ہیں۔ فرشتے جب ان جنوں کو دیکھتے ہیں تو ان تاروں سے مارتے ہیں (تو یہ تارے ان کے کوڑے ہیں) پھر جو خبر جن لاتے ہیں اگر اتنی ہی کہیں تو سچ ہے لیکن وہ جھوٹ ملاتے ہیں اس میں اور زیادہ کرتے ہیں''۔

۵۸۲۰ : عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ رِجَالٌ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْاَنْصَارِ وَفِیْ حَدِیْثِ الْاَوْزَاعِیِّ وَلٰكِنْ یَقْرِفُوْنَ فِیْهِ وَیَزِیْدُوْنَ وَفِیْ حَدِیْثِ یُوْنُسَ وَلٰكِنَّهُمْ یُرَقُّوْنَ وَیَزِیْدُوْنَ وَزَادَ فِیْ حَدِیْثِ یُوْنُسَ وَ قَالَ اللّٰهُ حَتّٰی اِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِهِمْ قَالُوْا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا الْحَقَّ وَ فِیْ حَدِیْثِ مَعْقِلٍ كَمَا قَالَ الْاَوْزَاعِیُّ وَلٰكِنَّهُمْ یَقْرِفُوْنَ فِیْهِ وَیَزِیْدُوْنَ۔

۵۸۲۰: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۸۲۱ : عَنْ صَفِیَّةَ بَعْضِ اَزْوَاجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَتٰی عَرَّافًا فَسَاَلَهٗ عَنْ شَیْءٍ لَّمْ تُقْبَلْ لَهٗ صَلٰوةُ اَرْبَعِیْنَ لَیْلَةً۔

۵۸۲۱: صفیہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک بی بی سے سنا وہ کہتی تھیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''جو شخص عراف کے پاس جاوے (عراف کی تفسیر اوپر گزری) اس سے کوئی بات پوچھے تو اس کی چالیس دن کی نماز قبول نہ ہوگی''۔

تشریح ۞ معاذ اللہ! کاہن اور نجومی کے پاس جانا اور کاہن اور اس سے کوئی بات پوچھنا کتنا بڑا گناہ ہے پھر اس کی بات پر یقین کرنا کتنا بڑا گناہ ہوگا۔ ایک روایت میں ہے کہ وہ کافر ہو جائے گا۔ ہمارے زمانے میں بعضے بے وقوف جاہل ایسے نکلے ہیں جو شرع کی پکی پکی باتوں کا انکار کرتے ہیں لیکن نجومی اور پنڈت پر اعتقاد رکھتے ہیں اللہ کی پھٹکار ان کی عقل پر۔

بَابُ اجْتِنَابِ الْمَجْذُوْمِ وَنَحْوِهٖ

باب: جذامی سے پرہیز کرنے کا بیان

۵۸۲۲ : عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيْدِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ فِیْ وَفْدِ ثَقِيْفٍ رَجُلٌ مَّجْذُوْمٌ فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ النَّبِیُّ ﷺ اَنَّا قَدْبَا يَعْنَاكَ فَارْجِعْ۔

۵۸۲۲: عمرو بن شرید سے روایت ہے اس نے سنا اپنے باپ سے کہ ثقیف کے لوگوں میں ایک جذامی شخص تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے کہلا بھیجا تو لوٹ جا ہم تجھ سے بیعت کر چکے۔

تشریح ❁ اور جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جذامی کے ساتھ کھایا اور فرمایا میرا اللہ پر بھروسہ ہے اور حضرت عمر نے جذامی کے ساتھ کھانا جائز رکھا اور ان کے نزدیک جذامی سے پرہیز کرنے کی حدیث منسوخ ہے اور صحیح یہ ہے کہ منسوخ نہیں ہے اور پرہیز کی حدیث استحباب پر محمول ہے اور کھانا جواز پر اور بعض علماء کے نزدیک اگر خاوند جذامی نکلے تو عورت کو اختیار ہے فسخ نکاح کا۔ اسی طرح جذامی روکا جاوے گا مسجد میں آنے سے اور لوگوں کے ساتھ ملنے سے لیکن جمعہ کی نماز سے نہ روکا جائے گا۔

كِتَابُ قَتْلِ الْحَيَّاتِ وَغَيْرِهَا

کتاب سانپوں کو مارنے کے بیان میں

٥٨٢٣: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ ذِى الطُّفْيَتَيْنِ فَاِنَّهٗ يَلْتَمِسُ الْبَصَرَ وَيُصِيْبُ الْحَبَلَ۔

۵۸۲۳: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے حکم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو دھاری دار سانپ کے مار ڈالنے کا کیونکہ وہ آنکھ پھوڑ دیتا ہے اور پیٹ والی کا پیٹ گرا دیتا ہے۔

٥٨٢٤: عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَ قَالَ الْاَبْتَرُ وَ ذُو الطُّفْيَتَيْنِ۔

۵۸۲۴: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں دم بریدہ سانپ کا بھی ذکر ہے۔

٥٨٢٥: عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اقْتُلُوا الْحَيَّاتِ وَ ذَاالطُّفْيَتَيْنِ وَ الْاَبْتَرَ فَاِنَّهُمَا يَسْتَسْقِطَانِ الْحَبَلَ وَيَلْتَمِسَانِ الْبَصَرَ قَالَ فَكَانَ بْنُ عُمَرَ يَقْتُلُ كُلَّ حَيَّةٍ وَ جَدَهَا فَاَبْصَرَهٗ اَبُوْ لُبَابَةَ بْنُ عَبْدِالْمُنْذِرِ اَوْ زَيْدُ بْنُ الْخَطَّابِ وَ هُوَ يُطَارِدُ حَيَّةً فَقَالَ اِنَّهٗ قَدْ نُهِىَ عَنْ ذَوَاتِ الْبُيُوْتِ۔

۵۸۲۵: عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''مار ڈالو سانپوں کو اور دو دھاری والے سانپ کو اور دم بریدہ کو کیونکہ یہ دونوں پیٹ گرا دیتے ہیں اور آنکھ کی بصارت کھو دیتے ہیں''۔ راوی نے کہا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جس سانپ کو دیکھتے مار ڈالتے ایک بار ابولبابہ بن عبدالمنذر یا زید بن خطاب نے ان کو دیکھا ایک سانپ کا پیچھا کرتے ہوئے تو کہا منع کیا گیا ہے مارنا گھر کے سانپوں کا۔

٥٨٢٦: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ يَاْمُرُ بِقَتْلِ الْكِلَابِ يَقُوْلُ اقْتُلُوا الْحَيَّاتِ وَ الْكِلَابَ اقْتُلُوْا ذَاالطُّفْيَتَيْنِ وَ الْاَبْتَرَ فَاِنَّهُمَا يَلْتَمِسَانِ الْبَصَرَ وَ يَسْتَسْقِطَانِ الْحُبَالٰى قَالَ الزُّهْرِيُّ وَ نُرٰى ذٰلِكَ مِنْ سَمِّهِمَا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ قَالَ سَالِمٌ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ فَلَبِثْتُ لَا اَتْرُكُ حَيَّةً اَرَاهَا اِلَّا قَتَلْتُهَا فَبَيْنَا اَنَا اُطَارِدُ حَيَّةً يَوْمًا مِنْ ذَوَاتِ الْبُيُوْتِ مَرَّبِىْ زَيْدُ ابْنُ الْخَطَّابِ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَ اَبُوْ لُبَابَةَ وَ اَنَا اُطَارِدُهَا فَقَالَ مَهْلًا يَّا عَبْدَاللّٰهِ فَقُلْتُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَمَرَ بِقَتْلِهِنَّ قَالَ اِنَّ

۵۸۲۶: عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حکم کرتے تھے کتوں کو مار ڈالنے کا اور فرماتے تھے ''سانپوں کو اور کتوں کو مار ڈالو دو دھاری والے سانپ کو اور دم کٹے کو کیونکہ یہ دونوں بینائی کھو دیتے ہیں اور پیٹ والیوں کا پیٹ گرا دیتے ہیں''۔ زہری نے کہا شاید ان کے زہر میں یہ تاثیر ہوگی۔ سالم نے کہا عبداللہ بن عمرؓ نے کہا میں تو جو سانپ دیکھتا ہوں اس کو فوراً مار ڈالتا ہوں۔ ایک بار میں گھر کے سانپوں میں سے ایک سانپ کا پیچھا کر رہا تھا تو زید بن خطاب یا ابولبابہ میرے سامنے سے گزرے اور میں اس کا پیچھا کر رہا تھا۔ انہوں نے کہا ٹھہر اے عبداللہ! میں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سانپوں کے مارنے کا حکم دیا ہے۔ انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع

رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَدْنَهٰى عَنْ ذَوَاتِ الْبُيُوْتِ۔

کیا ہے گھر کے سانپ مارنے سے۔

٥٨٢٧: عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّ صَالِحًا حَتّٰى رَاٰنِيْ اَبُوْلُبَابَةَ بْنُ عَبْدِالْمُنْذِرِ وَزَيْدُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَا اِنَّهٗ قَدْ نَهٰى عَنْ ذَوَاتِ الْبُيُوْتِ وَ فِيْ حَدِيْثِ يُوْنُسَ اقْتُلُوْا الْحَيَّاتِ وَلَمْ يَقُلْ ذَالطُّفْيَتَيْنِ وَالْاَبْتَرَ۔

۵۸۲۷: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٨٢٨: عَنْ نَافِعٍ اَنَّ اَبَالُبَابَةَ كَلَّمَ بْنَ عُمَرَ لِيَفْتَحَ لَهٗ بَابًا فِيْ دَارِهٖ يَسْتَقْرِبُ بِهٖ اِلَى الْمَسْجِدِ فَوَجَدَ الْغِلْمَةُ جِلْدَ جَآنٍّ فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ الْتَمِسُوْهُ فَاقْتُلُوْهُ فَقَالَ اَبُوْا لُبَابَةَ لَا تَقْتُلُوْهُ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ قَتْلِ الْجِنَّانِ الَّتِيْ فِي الْبُيُوْتِ۔

۵۸۲۸: نافع سے روایت ہے ابولبابہ نے ابن عمر سے کہا ایک دروازہ کھولنے کے لیے ان کے گھر میں تا کہ مسجد سے نزدیک ہو جاویں اتنے میں لڑکوں نے سانپ کی ایک کیچلی پائی، عبداللہ نے کہا سانپ کو ڈھونڈو اور مار ڈالو، ابولبابہ نے کہا مت مارو کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع کیا ہے ان سانپوں کے مارنے کا جو گھر میں ہوں۔

٥٨٢٩: عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقْتُلُ الْحَيَّاتِ كُلَّهُنَّ حَتّٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ لُبَابَةَ ابْنُ عَبدِ الْمُنْذِرِ الْبَدْرِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ قَتْلِ جِنَّانِ الْبُيُوْتِ فَاَمْسَكَ۔

۵۸۲۹: نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سب سانپوں کو مار ڈالتے یہاں تک کہ ابولبابہ بن عبدالمنذر نے حدیث بیان کی ہم سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع کیا گھر کے سانپ مارنے سے، اس دن سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے موقوف کر دیا۔

٥٨٣٠: عَنْ نَافِعٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَالُبَابَةَ يُخْبِرُ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ قَتْلِ الْجِنَّانِ۔

۵۸۳۰: نافع نے سنا ابولبابہ سے وہ کہتے تھے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع کیا سانپوں کے مارنے سے۔

٥٨٣١: عَنْ اَبِيْ لُبَابَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ نَهٰى عَنْ قَتْلِ الْجِنَّانِ الَّتِيْ فِي الْبُيُوْتِ۔

۵۸۳۱: ابولبابہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع کیا ان سانپوں کے مارنے سے جو گھروں میں رہتے ہیں۔

٥٨٣٢: عَنْ نَافِعٍ اَنَّ اَبَالُبَابَةَ بْنِ عَبْدِالْمُنْذِرِ الْاَنْصَارِيَّ وَكَانَ مَسْكَنُهٗ بِقُبَآءٍ فَانْتَقَلَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَبَيْنَمَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ جَالِسًا مَّعَهٗ يَفْتَحُ خَوْخَةً لَّهٗ اِذَا هُمْ بِحَيَّةٍ مِّنْ عَوَامِرِالْبُيُوْتِ فَاَرَادُوْاقَتْلَهَا فَقَالَ اَبُوْلُبَابَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهٗ قَدْ نُهِيَ عَنْهُنَّ يُرِيْدُ عَوَامِرَ الْبُيُوْتِ وَاُمِرَ بِقَتْلِ

۵۸۳۲: نافع سے روایت ہے ابوالبابہ بن عبدالمنذر انصاری کا گھر قبا میں تھا وہ مدینہ چلے آئے، ایک بار عبداللہ بن عمرؓ ان کے سامنے بیٹھے تھے ایک روشن دان کھول رہے تھے، اچانک ایک سانپ نظر آیا۔ گھر کے بڑی عمر والے سانپوں میں سے۔ لوگوں نے اس کو مارنا چاہا۔ ابولبابہ نے کہا ان کے مارنے سے ممانعت ہے یعنی گھر کے سانپوں کے اور حکم کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دم بریدہ اور دو لکیروں والے کے مارنے

الْاَبْتَرِ وَذِی الطُّفْيَتَيْنِ وَقِيْلَ هُمَا اللَّذَانِ يَلْتَمِعَانِ الْبَصَرَ وَيَطْرَحَانِ اَوْلَادَ النِّسَآءِ۔

کا اور کہا گیا ہے کہ یہ دونوں قسم کے سانپ بینائی کھودیتے ہیں اور عورتوں کے حمل گرادیتے ہیں۔

٥٨٣٣: عَنْ نَّافِعٍ قَالَ كَانَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ يَوْمًا عِنْدَ هَدَمٍ لَّهٗ فَرَاٰی وَبِيْصَ جَانٍّ فَقَالَ اتَّبِعُوْا هٰذَا الْجَانَّ فَاقْتُلُوْهُ قَالَ اَبُوْلُبَابَةَ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْ قَتْلِ الْجِنَّانِ الَّتِیْ تَكُوْنُ فِی الْبُيُوْتِ اِلَّا الْاَبْتَرَ وَذَا الطُّفْيَتَيْنِ فَاِنَّهُمَا اللَّذَانِ يَخْطِفَانِ الْبَصَرَ وَيَتَّبِعَانِ مَا فِیْ بُطُوْنِ النِّسَآءِ۔

۵۸۳۳: نافع سے روایت ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ایک دن اپنے گرے ہوئے مکان کے پاس تھے وہاں سانپ کی کیچلی دیکھی ۔تو لوگوں سے کہا اس سانپ کا پیچھا کرو اور اس کو مار ڈالو۔ ابولبابہ نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع کیا ان سانپوں کے مارنے سے جو گھروں میں رہتے ہیں مگر دم بریدہ اور جس پر دو لکیریں ہوتی ہیں کیونکہ یہ دونوں بینائی اچک لیتے ہیں (جب نظر ملاتے ہیں) اور عورتوں کا پیٹ گرادیتے ہیں (ڈر کے مارے عورت کا پیٹ گر پڑتا ہے اس کی نظر میں یہ تاثیر ہے)۔

٥٨٣٤: عَنْ نَّافِعٍ اَنَّ اَبَالُبَابَةَ مَرَّ بِابْنِ عُمَرَ وَهُوَ عِنْدَ الْاُطُمِ الَّذِیْ عِنْدَ دَارِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ يَرْصُدُ حَيَّةً بِنَحْوِ حَدِيْثِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ۔

۵۸۳۴: نافع سے روایت ہے ابولبابہ عبداللہ بن عمر کے پاس سے گزرے، وہ حضرت عمر کے مکان کے پاس جو قلعہ تھا وہاں کھڑے ہوئے ایک سانپ کو تاک رہے تھے اخیر تک۔

تشریح ۞ نووی علیہ الرحمۃ نے کہا مدینہ منورہ کے سانپوں کو بغیر اطلاع دیئے ہوئے اور ڈرائے ہوئے جیسا کہ آگے آوے گا مارنا درست نہیں اور سوا مدینہ کے اور سب جگہ جنگل میں ہو یا گھروں میں سانپ کا مار ڈالنا مستحب ہے اور ڈرانے کی حاجت نہیں اور مدینہ کے استثناء کی وجہ یہ ہے کہ جنوں کا ایک مسلمان گروہ وہاں سانپوں کی شکل پر رہتا تھا اور ایک طائفہ علماء کا یہ قول ہے کہ گھر کے سانپوں کو ہر شہر میں بغیر ڈرائے اور جتائے نہ مارنا چاہیے البتہ اور جگہ مار ڈالنا چاہئے بغیر ڈرائے اور امام مالک نے کہا مسجد میں بھی مار ڈالنا چاہیے اور بعض علماء نے کہا کہ گھروں کے سانپوں میں بھی دو دھاری والے اور دم بریدہ کو بغیر ڈرائے مار ڈالنا چاہیے اور ڈرانے کی ترکیب یہ ہے کہ سانپ کو یوں کہے میں تجھ کو قسم دیتا ہوں اس عہد کی جو حضرت سلیمان علیہ الصلوۃ والسلام نے کیا تھا کہ ہم کو ایذا مت دینا اور آئندہ مت نکلنا پھر اگر وہ نکلے تو اس کو مار ڈالے۔

٥٨٣٥: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ غَارٍ وَّقَدْ اُنْزِلَتْ عَلَيْهِ وَالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا فَنَحْنُ نَاْخُذُهَا مِنْ فِيْهِ رَطْبَةً اِذْ خَرَجَتْ عَلَيْنَا حَيَّةٌ فَقَالَ اقْتُلُوْهَا فَابْتَدَرْنَاهَا لِنَقْتُلَهَا فَسَبَقَتْنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَاهَا اللّٰهُ شَرَّكُمْ كَمَا وَقَاكُمْ شَرَّهَا۔

۵۸۳۵: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے غار میں اس وقت آپ ﷺ پر سورہ والمرسلات عرفاً اتری تھی ہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منہ مبارک سے تازہ تازی یہ سورت سن رہے تھے، اتنے میں ایک سانپ نکلا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مار ڈالو اس کو ہم لپکے اس کو مارنے کو وہ نکل کر چل دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اس کو بچایا تمہارے ہاتھ سے جیسا کہ تم کو بچایا اس کے شر سے۔

٥٨٣٦: عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ بِمِثْلِهٖ۔

۵۸۳۶: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٨٣٧: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ مُحْرِمًا بِقَتْلِ حَيَّةٍ بِمِنًا۔

۵۸۳۷: عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک احرام باندھے ہوئے شخص کو حکم دیا ایک سانپ کے مارنے کا منیٰ میں۔

٥٨٣٨: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَارٍ بِمِثْلِ حَدِيْثِ جَرِيْرٍ وَّ اَبِيْ مُعَاوِيَةَ۔

۵۸۳۸: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٨٣٩: عَنْ اَبِي السَّآئِبِ مَوْلٰى هِشَامِ بْنِ زُهْرَةَ اَنَّهٗ دَخَلَ عَلٰى اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فِيْ بَيْتِهٖ قَالَ فَوَجَدْتُّهٗ يُصَلِّي فَجَلَسْتُ اَنْتَظِرُهٗ حَتّٰى يَقْضِيَ صَلَاتَهٗ فَسَمِعْتُ تَحْرِيْكًا فِيْ عَرَاجِيْنَ فِي نَاحِيَةِ الْبَيْتِ فَالْتَفَتُّ فَاِذَا حَيَّةٌ فَوَثَبْتُ لِاَ قْتُلَهَا فَاَشَارَ اِلَيَّ اَنِ اجْلِسْ فَجَلَسْتُ فَلَمَّا انْصَرَفَ فَاَشَارَ اِلٰى بَيْتٍ فِي الدَّارِ قَالَ اَتَرٰى هٰذَا الْبَيْتَ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ كَانَ فِيْهِ فَتًى مِّنَّا حَدِيْثُ عَهْدٍ بِعُرْسٍ قَالَ فَخَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْخَنْدَقِ فَكَانَ ذٰلِكَ الْفَتٰى يَسْتَاْذِنُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَنْصَافِ النَّهَارِ فَيَرْجِعُ اِلٰى اَهْلِهٖ فَاسْتَاْذَنَهٗ يَوْمًا فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْ عَلَيْكَ سَلَاحَكَ فَاِنِّيْ اَخْشٰى عَلَيْكَ قُرَيْظَةَ فَاَخَذَ الرَّجُلُ سِلَاحَهٗ ثُمَّ رَجَعَ فَاِذَا امْرَاَتُهٗ بَيْنَ الْبَابَيْنِ قَائِمَةً فَاَهْوٰى اِلَيْهَا بِالرُّمْحِ لِيَطْعُنَهَا بِهٖ وَ اَصَابَتْهُ غَيْرَةٌ فَقَالَتْ لَهٗ اكْفُفْ عَلَيْكَ رُمْحَكَ وَادْخُلِ الْبَيْتَ حَتّٰى تَنْظُرَمَا الَّذِيْ اَخْرَجَنِيْ فَدَخَلَ فَاِذَا بِحَيَّةٍ عَظِيْمَةٍ مُّنْطَوِيَةٍ عَلَى الْفِرَاشِ فَاَهْوٰى اِلَيْهَا بِالرُّمْحِ فَانْتَظَمَهَا بِهٖ ثُمَّ خَرَجَ فَرَكَزَهٗ فِي الدَّارِ فَاضْطَرَبَتْ عَلَيْهِ فَمَا نَدْرِيْ اَيُّهُمَا كَانَ

۵۸۳۹: ابوالسائب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جو غلام تھا ہشام بن زہرہ کا وہ گئے ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس۔ ابوالسائب نے کہا میں نے ان کو نماز میں پایا تو میں بیٹھ گیا۔ منتظر تھا نماز پڑھ چکنے کا اتنے میں کچھ حرکت کی آواز آئی ان لکڑیوں میں جو گھر کے کونے میں رکھی تھیں میں نے ادھر دیکھا تو ایک سانپ تھا، میں دوڑا اس کے مارنے کو ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اشارہ کیا بیٹھ جا میں بیٹھ گیا جب نماز سے فارغ ہوئے تو ایک کوٹھڑی مجھے بتائی اور پوچھا یہ کوٹھڑی دیکھتے ہو میں نے کہا ہاں انہوں نے کہا اس میں ایک جوان رہتا تھا۔ ہم لوگوں میں سے جس کی نئی شادی ہوئی تھی ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نکلے، خندق کی طرف وہ جوان دوپہر کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اجازت مانگتا اور گھر آیا کرتا۔ ایک دن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اجازت مانگی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہتھیار لے کر جا کیونکہ مجھے ڈر ہے بنی قریظہ کا (جنہوں نے دغابازی کی تھی اور موقع دیکھ کر مشرکوں کی طرف ہو گئے تھے) اس شخص نے اپنے ہتھیار لیے جب اپنے گھر پر پہنچا تو اس نے اپنی جورو کو دیکھا دونوں پٹوں کے بیچ میں دروازے پر کھڑی ہے، اس نے اپنا نیزہ اٹھایا اس کے مارنے کو غیرت سے۔ عورت نے کہا اپنا نیزہ سنبھال اور اندر جا کر دیکھ تو معلوم ہوگا میں کیوں نکلی ہوں۔ وہ جوان اندر گیا تو ایک بڑا سانپ کنڈلی مارے ہوئے بچھونے پر بیٹھا تھا۔ جوان نے اس پر نیزہ اٹھایا اور اسی نیزہ میں کونچ لیا پھر نکلا اور نیزہ گھر میں گاڑ دیا۔ وہ سانپ اس پر لوٹا بعد اس کے ہم نہیں جانتے سانپ پہلے مرا یا جوان پہلے مرا۔ پھر ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سارا قصہ بیان کیا

اَسْرَعَ مَوْتًا نِ الْحَيَّةُ اَمِ الْفَتٰى قَالَ فَجِئْنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرْنَا ذٰلِكَ لَهٗ وَ قُلْنَا لَهٗ ادْعُ اللّٰهَ يُحْيِيْهِ لَنَا فَقَالَ اسْتَغْفِرُوْا لِصَاحِبِكُمْ ثُمَّ قَالَ اِنَّ بِالْمَدِيْنَةِ جِنًّا قَدْ اَسْلَمُوْا فَاِذَا رَاَيْتُمْ مِّنْهُمْ شَيْئًا فَاٰذِنُوْهُ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ فَاِنْ بَدَالَكُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاقْتُلُوْهُ فَاِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ۔

اور ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ سے دعا کیجئے اللہ تعالیٰ اس جوان کو پھر جلا دے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا دعا کرو اپنے ساتھی کے لیے بخشش کی۔ پھر فرمایا مدینہ میں جن رہتے ہیں جو مسلمان ہو گئے ہیں پھر اگر تم سانپوں کو دیکھو تو تین دن تک ان کو خبردار کرو (اسی طرح جیسے اوپر گزرا) اگر تین دن کے بعد بھی نکلیں تو ان کو مار ڈالو وہ شیطان ہیں (یعنی کافر جن ہیں یا شریر سانپ ہیں)۔

٥٨٤٠: عَنْ اَسْمَآءَ بْنِ عُبَيْدٍ يُّحَدِّثُ عَنْ رَّجُلٍ يُّقَالُ لَهُ السَّائِبُ وَ هُوَ عِنْدَنَا اَبُوْ السَّائِبِ قَالَ دَخَلْنَا عَلٰى اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ فَبَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوْسٌ اِذْسَمِعْنَا تَحْتَ سَرِيْرِهٖ حَرَكَةً فَنَظَرْنَا فَاِذَا حَيَّةٌ وَّ سَاقَ الْحَدِيْثَ بِقِصَّتِهٖ نَحْوَ حَدِيْثِ مَالِكٍ عَنْ صَيْفِيٍّ وَ قَالَ فِيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ لِهٰذِهِ الْبُيُوْتِ عَوَامِرَ فَاِذَا رَاَيْتُمْ شَيْئًا مِّنْهَا فَحَرِّجُوْا عَلَيْهَا ثَلٰثًا فَاِنْ ذَهَبَ وَ اِلَّا فَاقْتُلُوْهُ فَاِنَّهٗ كَافِرٌ وَّ قَالَ لَهُمْ اذْهَبُوْا فَادْفِنُوْا صَاحِبَكُمْ۔

۵۸۴۰: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ تخت کے تلے میں نے حرکت کی آواز پائی اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے "ان گھروں میں عمر والے سانپ ہوتے ہیں جب تم ان میں سے کسی کو دیکھو تو تین دن تک ان کو تنگ کرو (یعنی یوں کہو کہ اگر پھر نکلو گے تو تم کو تکلیف پہنچے گی) اگر وہ پھر نہ نکلے تو خیر نہیں تو اس کو مار ڈالو وہ کافر جن ہے اور اس روایت میں یہ زیادہ ہے جاؤ اپنے صاحب کو دفن کر دو"۔

٥٨٤١: عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُهٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ بِالْمَدِيْنَةِ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ قَدْ اَسْلَمُوْا فَمَنْ رَّاٰى شَيْئًا مِّنْ هٰذِهِ الْعَوَامِرِ فَلْيُؤْذِنْهُ ثَلَاثًا فَاِنْ بَدَالَهٗ بَعْدُ فَلْيَقْتُلْهُ فَاِنَّهٗ شَيْطَانٌ۔

۵۸۴۱: ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "مدینہ میں کئی جن رہتے ہیں جو مسلمان ہو گئے ہیں پھر جو کوئی ان عمر والے سانپوں میں سے کسی سانپ کو دیکھے تو اس کو تین بار جتاوے اگر وہ اس پر بھی نکلے تو اس کو مار ڈالے وہ شیطان ہے"۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ قَتْلِ الْوَزَغِ

باب: گرگٹ کا مارنا مستحب ہے

٥٨٤٢: عَنْ اُمِّ شَرِيْكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَهَا بِقَتْلِ الْاَوْزَاغِ۔

۵۸۴۲: ام شریک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو حکم دیا گرگٹوں کے مارنے کا"۔

٥٨٤٣: عَنْ اُمِّ شَرِيْكٍ اَنَّهَا اسْتَاْمَرَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَتْلِ الْوِزْغَانِ فَاَمَرَ بِقَتْلِهَا وَ اُمُّ شَرِيْكٍ اِحْدٰى نِسَآءِ بَنِيْ عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ اتَّفَقَ لَفْظُ حَدِيْثِ بْنِ اَبِيْ خَلَفٍ وَّ عَبْدِ بْنِ

۵۸۴۳: ام شریک نے اجازت چاہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے گرگٹوں کو مارنے کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا ان کو مارنے کا۔ یہ ام شریک بنی عامر کے قبیلہ کی ایک عورت تھی۔

حُمَيْدٍ وَ حَدِيْثُ بْنِ وَهْبٍ قَرِيْبٌ مِّنْهُ۔

٥٨٤٤: عَنْ سَعْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِقَتْلِ الْوَزَغِ وَ سَمَّاهُ فُوَيْسِقًا۔

۵۸۴۴: سعد سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم کیا گرگٹ کو مار ڈالنے کا اور اس کا نام فویسق رکھا (یعنی چھوٹا فاسق)۔

٥٨٤٥: عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْوَزَغِ الْفُوَيْسِقُ زَادَ حَرْمَلَةُ قَالَتْ وَ لَمْ اَسْمَعْهُ اَمَرَ بِقَتْلِهٖ۔

۵۸۴۵: ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گرگٹ کو فویسق کہا۔ حرملہ نے کہا میں نے یہ نہیں سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا اس کو مار ڈالنے کا۔

٥٨٤٦: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ قَتَلَ وَزَغَةً فِيْ اَوَّلِ ضَرْبَةٍ فَلَهٗ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً وَّ مَنْ قَتَلَهَا فِي الضَّرْبَةِ الثَّانِيَةِ فَلَهٗ كَذَا وَ كَذَا حَسَنَةً لِّدُوْنِ الْاُوْلٰى وَ اِنْ قَتَلَهَا فِي الضَّرْبَةِ الثَّالِثَةِ فَلَهٗ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً لِّدُوْنِ الثَّانِيَةِ۔

۵۸۴۶: ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''جو شخص گرگٹ کو پہلی مار میں مار ڈالے اس کو اتنا ثواب ہے اور جو دوسری مار میں مارے اس کو اتنا اتنا ثواب ہے لیکن پہلی بار سے کم اور جو تیسری بار میں مار ڈالے اس کو اتنا اتنا ثواب ہے لیکن دوسری بار سے کم''۔

٥٨٤٧: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ خَالِدٍ عَنْ سُهَيْلٍ اِلَّا جَرِيْرًا وَّحْدَهٗ فَاِنَّ فِيْ حَدِيْثِهٖ مَنْ قَتَلَ وَ زَغًا فِيْ اَوَّلِ ضَرْبَةٍ كُتِبَتْ لَهٗ مِائَةُ حَسَنَةٍ وَ فِي الثَّانِيَةِ دُوْنَ ذٰلِكَ وَ فِي الثَّالِثَةِ دُوْنَ ذٰلِكَ ۔

۵۸۴۷: ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہی جو اوپر گزری اس میں اتنا زیادہ ہے کہ جو شخص گرگٹ کو پہلی بار میں مار ڈالے اس کو سو نیکیاں لکھی جاویں گی اور دوسری بار میں اس سے کم اور تیسری بار اس سے کم۔

٥٨٤٨: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ فِيْ اَوَّلِ ضَرْبَةٍ سَبْعِيْنَ حَسَنَةً۔

۵۸۴۸: ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''ایک ہی بار میں جو گرگٹ کو مار ڈالے تو اس کے لیے ستر نیکیاں لکھی جاویں گی''۔

تشریح ۞ نووی نے کہا گرگٹ جس کو وزغ اور سام ابرص بھی کہتے ہیں اس کے قتل کا حکم دیا کیونکہ وہ موذی ہے اور ایک روایت میں جو سو نیکیوں کا ذکر ہے اور دوسری میں ستر کا تو ان میں تعارض نہیں ہے۔ اس لیے کہ غرض حصر نہیں ہے یا یوں ہو کہ پہلے ستر نیکیوں کا ذکر ہو پھر اللہ تعالیٰ نے بڑھا دیا یوں کہو کہ بعض کو ستر کا ثواب ہوتا ہے بعضوں کو سو کا باعتبار حسن نیت اور اخلاص مراتب کے۔ بخاری کی روایت میں ہے کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالا تھا تو سب جانور آگ بجھاتے لیکن گرگٹ آگ کو پھونک پھونک کر بھڑکاتا تھا اس واسطے اس بدذات کے مارنے کا ثواب ہے۔

بَابُ النَّهْيِ عَنْ قَتْلِ النَّمْلِ

باب: چیونٹی کے مارنے کی ممانعت

٥٨٤٩: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

۵۸۴۹: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی

عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ نَمْلَةَ قَرَصَتْ نَبِيًّا مِّنَ الْاَنْبِيَآءِ فَاَمَرَ بِقَرْيَةِ النَّمْلِ فَاُحْرِقَتْ فَاَوْحَى اللّٰهُ اِلَيْهِ اَفِيْ اَنْ قَرَصَتْكَ نَمْلَةٌ اَهْلَكْتَ اُمَّةً مِّنَ الْاُمَمِ تُسَبِّحُ۔

اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''ایک چیونٹی نے کسی پیغمبر کو کاٹا۔ انہوں نے حکم کیا چیونٹیوں کا سارا گھر جلا دیا گیا تب اللہ تعالیٰ نے ان پر وحی بھیجی چیونٹی کے کاٹنے میں ''تم نے ایک امت کو ہلاک کر دیا جو اللہ تعالیٰ کی پاکی بولتی تھی''۔

تشریح ۞ پھر اللہ تعالیٰ کسی امت کے شرک اور کفر کی وجہ سے ان کو تباہ کرے اور ان کی ذیل میں دو چار اچھے بھی تباہ ہو جاویں تو کیا بعید ہے۔
نووی علیہ الرحمۃ نے کہا ہمارے مذہب میں چیونٹی کا قتل جائز نہیں ہے اور اس میں ایک حدیث ہے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی کہ رسول اللہ ﷺ نے منع کیا چیونٹی اور شہد کی مکھی اور ہدہد اور چڑی کو مارنے سے۔ روایت کیا اس کو ابوداؤد نے باسناد صحیح بخاری اور مسلم کی شرط پر۔

۵۸۵۰: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَزَلَ نَبِيٌّ مِّنَ الْاَنْبِيَآءِ تَحْتَ شَجَرَةٍ فَلَدَغَتْهُ نَمْلَةٌ فَاَمَرَ بِجَهَازِهٖ فَاُخْرِجَ مِنْ تَحْتِهَا ثُمَّ اَمَرَبِهَا فَاُحْرِقَتْ فَاَوْحَى اللّٰهُ اِلَيْهِ فَهَلَّا نَمْلَةً وَّاحِدَةً۔

۵۸۵۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''ایک پیغمبر پیغمبروں میں سے ایک درخت کے تلے اترے ان کو ایک چیونٹی نے کاٹا انہوں نے حکم دیا۔ چیونٹیوں کا چھتہ نکالا گیا، پھر انہوں نے حکم دیا وہ جلایا گیا، تب اللہ نے ان کو وحی بھیجی ایک چیونٹی کو (جس نے کاٹا تھا) تو نے سزا دی ہوتی، (دوسروں کا کیا قصور تھا)۔

۵۸۵۱: عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا بِهٖ اَبُوْهُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ نَبِيٌّ مِّنَ الْاَنْبِيَآءِ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ تَحْتَ شَجَرَةٍ فَلَدَغَتْهُ نَمْلَةٌ فَاَمَرَ بِجَهَازَةٍ فَاُخْرِجَ مِنْ تَحْتِهَا وَاَمَرَ بِهَا فَاُحْرِقَتْ فِي النَّارِ فَاَوْحَى اللّٰهُ اِلَيْهِ فَهَلَّا وَّاحِدَةً۔

۵۸۵۱: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

بَابُ تَحْرِيْمِ قَتْلِ الْهِرَّةِ

باب: بلّی کے مارنے کی ممانعت

۵۸۵۲: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُذِّبَتِ امْرَاَةٌ فِيْ هِرَّةٍ سَجَنَتْهَا حَتّٰى مَاتَتْ فَدَخَلَتْ فِيْهَا النَّارَ لَا هِيَ اَطْعَمَتْهَا وَ سَقَتْهَا اِذْحَبَسَتْهَا وَ لَا هِيَ تَرَكَتْهَا تَاْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ۔

۵۸۵۲: عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہؐ نے فرمایا ایک عورت کو بلی کیلئے عذاب ہوا، اس نے بلی کو پکڑ کے رکھا یہاں تک کہ وہ مرگئی پھر اسی بلی کی وجہ سے وہ جہنم میں گئی (قاضی عیاض نے کہا شاید وہ کافرہ ہوگی اور اس قصور سے سزا اسکی اور بڑھ گئی۔ نوویؒ نے کہا یہ صحیح ہے کہ وہ مسلمان تھی لیکن اس گناہ کی وجہ سے جہنم میں گئی اور یہ گناہ صغیرہ نہیں ہے بلکہ اسکے اصرار سے کبیرہ ہوگیا اور حدیث میں یہ نہیں ہے کہ وہ ہمیشہ جہنم میں رہے گی) اس نے بلی کو نہ کھانا

دیا نہ پانی جب اس کو قید میں رکھا نہ اسکو چھوڑا کہ وہ زمین کے جانور کھاتی۔

٥٨٥٣: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَعْنَاهُ۔

۵۸۵۳: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٥٨٥٤: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ۔

۵۸۵۴: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٥٨٥٥: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُذِّبَتِ امْرَاَةٌ فِیْ هِرَّةٍ لَّمْ تُطْعِمْهَا وَ لَمْ تَسْقِهَا وَ لَمْ تَتْرُكْهَا تَاْكُلُ مِنْ خِشَاشِ الْاَرْضِ۔

۵۸۵۵: ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”ایک عورت کو عذاب ہوا ایک بلی کی وجہ سے جس کو اس نے کھانا نہ دیا نہ پانی نہ اس کو چھوڑا کہ وہ زمین کے جانور کھاتی۔

٥٨٥٦: عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَ فِیْ حَدِیْثِهِمَا رَبَطَتْهَا وَ فِیْ حَدِیْثِ اَبِیْ مُعَاوِیَةَ حَشَرَاتِ الْاَرْضِ۔

۵۸۵۶: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٥٨٥٧: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنٰی حَدِیْثِ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ۔

۵۸۵۷: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٥٨٥٨: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ حَدِیْثِهِمْ۔

۵۸۵۸: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

بَابُ فَضْلِ سَقْیِ الْبَهَآئِمِ اِطْعَامِهَا

باب: جانوروں کو پلانے اور کھلانے کی فضیلت

٥٨٥٩: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَیْنَمَا رَجُلٌ یَّمْشِیْ بِطَرِیْقٍ نِ اشْتَدَّ عَلَیْهِ الْعَطَشُ فَوَجَدَ بِئْرًا فَنَزَلَ فِیْهَا فَشَرِبَ ثُمَّ خَرَجَ فَاِذَا كَلْبٌ یَّلْهَثُ یَاْكُلُ الثَّرٰی مِنَ الْعَطَشِ فَقَالَ الرَّجُلُ لَقَدْ بَلَغَ هٰذَا الْكَلْبَ مِنَ الْعَطَشِ مِثْلُ الَّذِیْ كَانَ بَلَغَ مِنِّیْ فَنَزَلَ الْبِئْرَ فَمَلَاَ خُفَّهٗ مَآءً ثُمَّ اَمْسَكَهٗ بِفِیْهِ حَتّٰی رَقِیَ فَسَقَی الْكَلْبَ فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهٗ فَغَفَرَلَهٗ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَ اِنَّ لَنَا فِیْ هٰذَا الْبَهَآئِمِ لَاَجْرًا فَقَالَ فِیْ كُلِّ

۵۸۵۹: ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”ایک شخص راہ میں جا رہا تھا اس کو بہت پیاس لگی ایک کنواں ملا وہ اس میں اترا اور پانی پیا پھر نکلا تو ایک کتے کو دیکھا اپنی زبان نکالے ہوئے ہانپتا ہے (پیاس کی وجہ سے) اور گیلی مٹی کھا رہا تھا وہ شخص بولا اس کتے کا حال پیاس کے مارے ویسا ہی ہوگا جیسا میرا حال تھا پھر وہ کنوئیں میں اترا اور اپنے موزے میں پانی بھرا اور موزہ منہ میں لے کر اوپر چڑھا وہ پانی کتے کو پلایا اللہ تعالیٰ نے اس نیکی کو قبول کیا اور اس کو بخش دیا۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم کو ان جانوروں کے کھلانے اور پلانے میں بھی ثواب ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”ہر تازے جگر والے میں

كَبِدٍ رَطْبَةٍ اَجْرٌ۔

ثواب ہے''۔(یعنی ہر حیوان کے جو موذی نہ ہو)۔

٥٨٦٠: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِ امْرَاَةً بَغِيًّا رَاَتْ كَلْبًا فِيْ يَوْمٍ حَآرٍّ يُّطِيْفُ بِبِئْرٍ قَدْ اَدْلَعَ لِسَانَهٗ مِنَ الْعَطَشِ فَنَزَعَتْ بِمُوْقِهَا فَغُفِرَلَهَا۔

۵۸۶۰ :ابو ہریرہؓ سے روایت ہے، وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے ''ایک حرام کار عورت نے ایک کتے کو دیکھا گرمی کے دنوں میں جو کنوئیں کے گرد پھر رہا تھا اور اپنی زبان باہر نکال دی تھی اس عورت نے اپنے موزے سے پانی نکالا اور اس کتے کو پلایا اللہ تعالیٰ نے اس کو بخش دیا''۔

٥٨٦١: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا كَلْبٌ يُّطِيْفُ بِرَكِيَّةٍ قَدْ كَادَ يَقْتُلُهُ الْعَطَشُ اِذْ رَاَتْهُ بَغِيٌّ مِّنْ بَغَايَا بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ فَنَزَعَتْ مُوْقَهَا فَاسْتَقَتْ لَهٗ بِهٖ فَسَقَتْهُ اِيَّاهُ فَغُفِرَلَهَا بِهٖ۔

۵۸۶۱ :ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''ایک کتا ایک کنوئیں کے گرد پھر رہا تھا جو پیاس کے مارے مرنے کو تھا اس کو بنی اسرائیل کے ایک کسبی نے دیکھا تو اپنا موزہ اتارا اور اس کو پانی پلایا اللہ تعالیٰ نے اس نیکی کے بدلے اس کو بخش دیا''۔

كِتَابُ الْاَلْفَاظِ مِنَ الْاَدْبِ وَغَيْرِهَا

الفاظِ ادب وغیرہ کی کتاب

بَابُ النَّهْيِ عَنْ سَبِّ الدَّهْرِ

٥٨٦٢: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ يَسُبُّ ابْنُ اٰدَمَ الدَّهْرَ وَاَنَا الدَّهْرُ بِيَدِي اللَّيْلُ وَ النَّهَارُ۔

٥٨٦٣: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ يُؤْذِيْنِي ابْنُ اٰدَمَ يَسُبُّ الدَّهْرَ وَ اَنَا الدَّهْرُ اُقَلِّبُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ۔

٥٨٦٤: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى يُؤْذِيْنِي ابْنُ اٰدَمَ يَقُوْلُ يَا خَيْبَةَ الدَّهْرِ فَلَا يَقُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ يَا خَيْبَةَ الدَّهْرِ فَاِنِّيْ اَنَا الدَّهْرُ اُقَلِّبُ لَيْلَهٗ وَ نَهَارَهٗ فَاِذَا شِئْتُ قَبَضْتُهُمَا۔

٥٨٦٥: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ يَا خَيْبَةَ الدَّهْرِ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الدَّهْرُ۔

باب: زمانے کو برا کہنے کی ممانعت

۵۸۶۲: ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہؐ سے آپ ﷺ فرماتے تھے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ''کہ برا آدمی کہتا ہے زمانے کو حالانکہ زمانہ میرے ہاتھ میں ہے رات اور دن میرے اختیار میں ہے''۔

۵۸۶۳: ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے'' آدمی مجھے ایذا دیتا ہے برا کہتا ہے زمانے کو اور میں خود زمانہ ہوں (یعنی زمانے سے کوئی کام نہیں ہوتا ہے بلکہ کام کرنے والا میں ہوں) پلٹتا ہوں رات اور دن کو''۔

۵۸۶۴: ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا'' اللہ جل جلالہ نے ارشاد فرمایا تکلیف دیتا ہے مجھ کو آدمی کہتا ہے ہائے کم بختی زمانے کی تو کوئی تم میں سے یوں نہ کہے ہائے کم بختی زمانے کی اس لیے کہ زمانہ میں ہوں رات اور دن میں لاتا ہوں جب میں چاہوں گا تو رات اور دن موقوف کر دوں گا''۔

۵۸۶۵: ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا'' کوئی تم میں سے یوں نہ کہے اے کم بختی زمانہ کی اس واسطے کہ زمانہ تو اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے''۔

تشریح ❀ نوویؒ نے کہا یہ جو فرمایا اللہ تعالیٰ خود دہر ہے یہ مجازاً فرمایا اور اس کا سبب یہ ہے کہ عرب کے لوگ مصیبت اور دکھ کے وقت دہر کو برا کہتے۔ آپ ﷺ نے فرمایا دہر کو برا مت کہو کیونکہ اللہ تعالیٰ دہر ہے، یعنی تم جس کو مصیبتوں کا لانے والا اور دکھ پہنچانے والا سمجھتے ہو وہ درحقیقت کچھ اختیار نہیں رکھتا بلکہ فاعل اللہ ہے تو تمہاری گالی اللہ پر پڑے گی۔ معاذ اللہ۔

٥٨٦٦:عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوا الدَّهْرَ فَإِنَّ اللّٰهَ هُوَ الدَّهْرُ۔

۵۸۶۶: ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''مت برا کہے کوئی تم میں سے دہر کو یعنی زمانے کو اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ خود دہر ہے''۔ (یعنی دہر کچھ نہیں کر سکتا کرنے والا اللہ ہی ہے)۔

بَابُ كَرَاهَةِ تَسْمِيَةِ الْعِنَبِ كَرْمًا

باب: انگور کو کرم کہنے کی ممانعت

تشریح ❀ عرب کے لوگ انگور کو اور انگوری شراب کو کرم کہتے کرم کے معنی بزرگی اور عزت اور مہربانی وہ یہ سمجھتے کہ شراب پینے سے بھی انسان میں کرم پیدا ہوتا ہے اس لیے خود انگور کو اور اس کی شراب کو کرم کہتے ، جب شراب حرام ہوا تو آپ ﷺ نے انگور کے لیے اس نام کے بدلنے کی بھی ممانعت کر دی، اس خیال سے یہ کہ نام شراب یاد نہ دلاوے دوسرے یہ کہ شراب کی عزت نہ کی جاوے۔

٥٨٦٧:عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَسُبُّ اَحَدُكُمُ الدَّهْرَ فَإِنَّ اللّٰهَ هُوَ الدَّهْرُ وَ لَا يَقُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ لِلْعِنَبِ الْكَرْمَ فَإِنَّ الْكَرْمَ الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ۔

۵۸۶۷: ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''مت برا کہے کوئی تم میں سے زمانے کو کیونکہ اللہ ہی کے ہاتھ میں زمانہ ہے اور سب کچھ اللہ ہی کرتا ہے پھر زمانہ کو برا کہنا معاذ اللہ، اللہ تعالیٰ کو برا کہنا ہے اور کوئی تم میں سے انگور کو کرم نہ کہے اس لئے کہ کرم مسلمان آدمی کو کہتے ہیں''۔

٥٨٦٨:عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْلُوْا كَرْمٌ فَإِنَّ الْكَرْمَ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ۔

۵۸۵۸: ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''مت کہو کرم (انگور) کو اس لیے کرم مسلمان کا دل ہے''۔

٥٨٦٩:عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُسَمُّوْا الْعِنَبَ الْكَرْمَ فَإِنَّ الْكَرْمَ الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ۔

۵۸۶۹: ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''انگور کو کرم نہ کہو اس لیے کہ کرم مسلمان کو کہتے ہیں''۔

٥٨٧٠:عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَايَقُوْلَنَّ اَحَدُكُمُ الْكَرْمَ فَإِنَّ الْكَرْمَ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ۔

۵۸۷۰: ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''کوئی تم میں سے انگور کو کرم نہ کہے کیونکہ کرم مومن کا دل ہے''۔

٥٨٧١:عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْهُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَقُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ

۵۸۷۱: ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''کوئی تم میں سے انگور کو کرم نہ کہے کرم تو مسلمان آدمی ہے''۔

لِلْعِنَبِ الْكَرْمَ اِنَّمَا الْكَرْمُ الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ۔

٥٨٧٢:عَنْ وَآئِلِ بْنِ حُجْرٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْلُوْا الْكَرْمُ وَ لٰكِنْ قُوْلُوْا الْحَبَلَةَ يَعْنِيْ الْعِنَبَ۔

۵۸۷۲:وائل بن حجرؓ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”مت کہو کرم بلکہ حبلہ کہو(یعنی انگور کو)“۔

٥٨٧٣:عَنْ وَآئِلِ بْنِ حُجْرٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْلُوْا الْكَرْمُ وَ لٰكِنْ قُوْلُوْا الْعِنَبُ وَالْحَبَلَةُ۔

۵۸۷۳:وائل بن حجر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”کرم مت کہو بلکہ عنب یا حبلہ کہو“(انگور کو)۔

بَابُ حُكْمِ اِطْلَاقِ لَفْظَةِ الْعَبْدِ وَالْاَمَةِ وَ الْمَوْلٰى وَ السَّيِّدِ

باب: عبد یا امۃ یا مولیٰ یا سیّد اِن لفظوں کے بولنے کا بیان

٥٨٧٤:عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ عَبْدِيْ وَ اَمَتِيْ كُلُّكُمْ عَبِيْدُ اللّٰهِ وَ كُلُّ نِسَآءِ كُمْ اِمَآءُ اللّٰهِ وَ لٰكِنْ لِّيَقُلْ غُلَامِيْ وَجَارِيَتِيْ وَ فَتَايَ وَ فَتَاتِيْ۔

۵۸۷۴:ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”کوئی تم میں سے اپنے غلاموں کو یوں نہ کہے میرا عبد یعنی میرا بندہ اور اپنی لونڈی کو میری امۃ یعنی میری بندی تم سب لوگ اللہ کے بندے ہو اور تمہاری عورتیں اللہ کی بندیاں ہیں لیکن یوں کہنا چاہیے میرا غلام میری لونڈی میرا جوان مرد میری جوان عورت“۔

تشریح ❀ دوسری روایت میں ہے غلام بھی یوں نہ کہے میرا رب بلکہ یوں کہے میرا سید۔نوویؒ نے کہا ان احادیث سے دو باتیں مقصود ہیں ایک تو غلام کو ممانعت اپنے آقا کو رب کہنے سے کیونکہ رب کے معنی خالق مالک اور اللہ ہے اور حدیث میں جو آیا ہے کہ لونڈی اپنے رب کو جنے گی اس کا جواب دو طرح سے دیا ہے ایک تو یہ کہ رب کہنا جائز ہے اور ممانعت تنزیہی ہے نہ تحریمی دوسرے یہ کہ ممانعت اس لفظ کی اکثر کہنے سے ہے نہ شاذ و نادر کہنے سے قاضی نے اسی جواب کو اختیار کیا ہے اور سید کے کہنے سے ممانعت نہیں ہے کیونکہ سید کا لفظ اللہ سے خاص نہیں ہے بلکہ بعضوں نے سید کا اطلاق اللہ تعالیٰ پر مکروہ رکھا ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا امام حسن کو یہ میرا بیٹا سید ہے اور فرمایا اٹھو اپنے سید کے لیے یعنی سعد بن معاذ کے واسطے اسی طرح مولیٰ کے کہنے سے کیونکہ مولیٰ کے سولہ معنی ہیں دوسرا مقصود یہ ہے کہ سید اپنی باندی اور غلام کو عبد اور امۃ نہ کہے اس لیے عبودیت حقیقی اللہ ہی کی ہے اور اس لفظ میں ایسی تعظیم ہے جو حق تعالیٰ سے خاص ہے انتہی مختصراً اس حدیث سے یہ نکلا کہ عبدالنبی یا عبد حسن یا عبد محمد ﷺ یا بندہ حسن یا بندہ علی ایسے نام رکھنا مکروہ ہے گو نام رکھنے والے کی نیت عبد سے عبودیت حقیقی نہ ہو بلکہ غلام کے معنی ہوں اور اگر عبودیت حقیقی کی نیت ہو تو نام رکھنے والا مشرک اور کافر ہے اور غلام اور غلام حسن غلام حسین، غلام علی یہ نام رکھنا اگرچہ درست ہیں پر سنت کے موافق نہیں اور ان ناموں میں ایک طرح کا کذب بھی ہے اس لیے کہ غلامی جو رقیت کی مرادف ہے وہ پائی نہیں جاتی البتہ غلام کے مجازی معنی خادم اور خدمت گزار کے بن سکتے ہیں۔پس یہ بہتر ہے کہ عبداللہ اور عبدالرحمٰن اور عبدالرحیم جن میں اللہ تعالیٰ کی عبودیت نکلے یہ نام یا پیغمبروں کے نام رکھے جیسے موسیٰ،عیسیٰ، ابراہیم اور صالح اور لوط ہود (علیہم السلام) وغیرہ۔

٥٨٧٥:عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَقُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ عَبْدِیْ فَكُلُّكُمْ عُبَیْدُ اللّٰهِ وَ لٰكِنْ لِّیَقُلْ فَتَایَ وَلَا یَقُلِ الْعَبْدُ رَبِّیْ وَ لٰكِنْ لِّیَقُلْ سَیِّدِیْ۔

۵۸۷۵:ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''کوئی تم میں سے یوں نہ کہے میرا بندہ اس لیے کہ تم سب اللہ تعالیٰ کے بندے ہو البتہ یوں کہے میرا جوان اور نہ غلام یوں کہے میرا رب یوں کہے میرا سیّد''۔

٥٨٧٦:عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَ فِیْ حَدِیْثِهِمَا وَ لَا یَقُلِ الْعَبْدُ لِسَیِّدِهٖ مَوْلَایَ وَزَادَ فِیْ حَدِیْثِ اَبِیْ مُعَاوِیَةَ فَاِنَّ مَوْلَاكُمُ اللّٰهُ۔

۵۸۷۶:ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ غلام اپنے سیّد کو مولیٰ نہ کہے کیونکہ تمہارا مولیٰ اللہ تعالیٰ ہے۔

تشریح ۞ نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا یہ عبارت اور روایتوں میں نہیں ہے اور اس کا حذف زیادہ صحیح ہے، اور مولیٰ کا اطلاق سوا اللہ کے اوروں پر آیا ہے۔

٥٨٧٧:عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْهُرَیْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ اَحَادِیْثَ مِنْهَا وَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا یَقُلْ اَحَدُكُمْ اسْقِ رَبَّكَ اَطْعِمْ رَبَّكَ وَضِّیْ رَبَّكَ وَ قَالَ لَا یَقُلْ اَحَدُكُمْ رَبِّیْ وَ لْیَقُلْ سَیِّدِیْ مَوْلَایَ وَ لَا یَقُلْ اَحَدُكُمْ عَبْدِیْ اَمَتِیْ وَ لْیَقُلْ فَتَایَ فَتَاتِیْ غُلَامِیْ۔

۵۸۷۷:ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''کوئی تم میں سے یوں نہ کہے (اپنے غلام سے) پانی پلا اپنے رب کو یا کھانا کھلا اپنے رب کو یا وضو کرا اپنے رب کو اور کوئی تم میں سے دوسرے کو اپنا ربّ نہ کہے بلکہ سیّد یا مولیٰ کہے اور کوئی تم میں سے یوں نہ کہے میرا بندہ یا میری بندی بلکہ جوان مرد، جوان عورت کہے''۔

بَابُ كَرَاهَةِ قَوْلِ الْاِنْسَانِ خَبُثَتْ نَفْسِیْ

باب: یہ کہنا کہ میرا نفس پلید ہو گیا مکروہ ہے

٥٨٧٨:عَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَقُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ خَبُثَتْ نَفْسِیْ وَ لٰكِنْ لِّیَقُلْ لَقِسَتْ نَفْسِیْ وَ لٰكِنْ لِّیَقُلْ لَقِسَتْ نَفْسِیْ هٰذَا حَدِیْثُ اَبِیْ كُرَیْبٍ وَّ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ۔

۵۸۷۸:ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہؐ نے فرمایا: ''کوئی نہ کہے میرا نفس خبیث ہو گیا (یعنی پلید اور نجس) بلکہ یوں کہے میرا نفس کاہل اور سست ہو گیا''۔ (خبیث اور پلید کافر کا لقب ہے اور بہت کریہہ لفظ ہے اسلئے مسلمان کو اپنے تئیں یہ لفظ کہنے سے منع کیا ہے اور ایک حدیث میں جو یہ آیا ہے کہ پھر صبح کو اٹھتا ہے خبیث النفس تو وہ غیر کی صفت ہے اور شخص مبہم کا بیان ہے ایسا اطلاق منع نہیں)۔

٥٨٧٩:عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَ لَمْ

۵۸۷۹:ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

يَذْكُرُ لٰكِنْ۔

۵۸۸۰: عَنْ اَبِیْ مُعَاوِيَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا يَقُوْلُ اَحَدُكُمْ خَبُثَتْ نَفْسِیْ وَلْيَقُلْ لَقِسَتْ نَفْسِیْ۔

۵۸۸۰: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

بَابُ اِسْتِعْمَالِ الْمِسْكِ وَ كَرَاهَةِ رَدِّ الرَّيْحَانِ وَالطِّيْبِ

باب: مشک کا بیان اور خوشبو کو پھیر دینے کی ممانعت

۵۸۸۱: عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَتِ امْرَاَةٌ مِّنْ بَنِیْ اِسْرَآئِيْلَ قَصِيْرَةٌ تَمْشِیْ مَعَ امْرَاَتَيْنِ طَوِيْلَتَيْنِ فَاتَّخَذَتْ رِجْلَيْنِ مِنْ خَشَبٍ وَّ خَاتَمًا مِّنْ ذَهَبٍ مُّغْلَقٍ مُّطْبَقٍ ثُمَّ حَشَتْهُ مِسْكًا وَّ هُوَ اَطْيَبُ الطِّيْبِ فَمَرَّتْ بَيْنَ الْمَرْاَتَيْنِ فَلَمْ يَعْرِفُوْهَا فَقَالَتْ بِيَدِهَا هٰكَذَا وَنَفَضَ شُعْبَةُ يَدَهٗ۔

۵۸۸۱: ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''بنی اسرائیل کی قوم میں ایک ٹھگنی عورت تھی چلا کرتی تھی دو لمبی عورتوں کے ساتھ سو اس نے لکڑی کی دو کھڑاویں بنا کر پہنیں اور سونے کی خول دار انگوٹھی بنائی جو بند ہوتی تھی، اس میں مشک بھری اور وہ تو بڑی عمدہ خوشبو ہے پھر چلی، ان دونوں عورتوں کے بیچ میں تو لوگوں نے اس کو نہ پہچانا اس نے اپنے ہاتھ سے یوں اشارہ کیا'' شعبہ نے جو اس حدیث کا راوی ہے اپنا ہاتھ جھاڑ کر اس عورت کے اشارہ کو بتلایا۔

تشریح ۞ اس حدیث میں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ فرمایا کہ مشک عمدہ خوشبو ہے اور یہی مقصود ہے باب کا۔ نوویؒ نے کہا مشک پاک ہے اور اس کا استعمال بدن اور کپڑے میں درست ہے اور اس کی بیع نا جائز ہے بالا اجماع۔ اور مشک اس قاعدہ سے مستثنیٰ ہے کہ جو چیز زندہ جانور میں سے جدا کی جائے وہ مردار ہے یا اس کا حکم مثل انڈے اور بچے اور دودھ کے ہے اور اس عورت نے جو لکڑی کی کھڑاویں پہن کر اپنے تئیں لمبا کیا اس سے غرض اگر اپنے تئیں چھپانا ہے تاکہ لوگوں کی ایذا سے بچے تو وہ جائز ہے اور اگر فخر یا بڑائی یا نمائش کے لیے کرے تو حرام ہے۔

۵۸۸۲: عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ امْرَاَةً مِّنْ بَنِیْ اِسْرَآئِيْلَ حَشَتْ خَاتَمَهَا مِسْكًا وَ الْمِسْكُ اَطْيَبُ الطِّيْبِ۔

۵۸۸۲: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٨٨٣:عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عُرِضَ عَلَیْهِ رِیْحَانٌ فَلَا یَرُدُّهٗ فَاِنَّهٗ خَفِیْفُ الْمَحْمِلِ طَیِّبُ الرِّیْحِ۔

۵۸۸۳: ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جس کو خوشبودار گھاس دیا جاوے یا خوشبو دار پھول دیا جائے تو اس کو نہ پھیرے اس لیے کہ اس کا کچھ بوجھ نہیں اور خوشبو عمدہ ہے''۔

٥٨٨٤:عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ بْنُ عُمَرَ اِذَا اسْتَجْمَرَ اسْتَجْمَرَ بِالْاَلُوَّةِ غَیْرَ مُطَرَّاةٍ وَ بِكَافُوْرٍ یَطْرَحُهٗ مَعَ الْاَلُوَّةِ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا كَانَ یَسْتَجْمِرُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔

۵۸۸۴: نافعؒ سے روایت ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب دھونی لیتے خوشبو کی تو عود کی لیتے جس میں اور کچھ ملا نہ ہوتا یا کافور کی اس کو عود کے ساتھ ڈالتے پھر کہتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی اسی طرح خوشبو لیتے۔

کِتَابُ الشِّعْرِ

کتاب شعر کے بیان میں

٥٨٨٥ : عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيْدِ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ رَدِفْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَالَ هَلْ مَعَكَ مِنْ شِعْرِ اُمَيَّةَ بْنِ اَبِي الصَّلْتِ شَيْئًا قُلْتُ نَعَمْ قَالَ هِيْهِ فَاَنْشَدْتُهٗ بَيْتًا فَقَالَ هِيْهِ ثُمَّ اَنْشَدْتُهٗ بَيْتًا فَقَالَ هِيْهِ حَتّٰى اَنْشَدْتُهٗ مِائَةَ بَيْتٍ۔

۵۸۸۵: عمرو بن شرید سے روایت ہے انہوں نے سنا اپنے باپ سے وہ کہتے' میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ سوار ہوا ایک دن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''تجھ کو امیہ بن ابی الصلت کے کچھ شعر یاد ہیں' میں نے کہا ہاں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا پڑھ۔ میں نے ایک بیت پڑھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اور پڑھ یہاں تک کہ میں نے سو بیتیں پڑھیں۔

٥٨٨٦ : عَنِ الشَّرِيْدِ قَالَ اَرْدَفَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْفَهٗ فَذَكَرَ بِمِثْلِهٖ۔

۵۸۸۶: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٨٨٧ : عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيْدِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اسْتَنْشَدَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيْثِ بْنِ مَيْسَرَةَ وَزَادَ قَالَ اِنْ كَادَ يُسْلِمُ وَفِيْ حَدِيْثِ بْنِ مَهْدِيٍّ قَالَ لَقَدْ كَادَ يُسْلِمُ فِيْ شِعْرِهٖ۔

۵۸۸۷: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

تشریح ۞ نوویؒ نے کہا اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امیہ بن ابی الصلت کے شعروں کو زیادہ پسند کیا اور زیادہ پڑھنے کی خواہش کی کیونکہ ان میں اقرار تھا توحید الٰہی کا اور اقرار تھا حشر کا۔ اس سے معلوم ہوا کہ جس شعر میں فحش مضمون نہ ہو اس کا پڑھنا اور سننا جائز ہے اگر چہ جاہلیت کے زمانے کا شعر ہو اور برا یہ ہے کہ بہت شعر...... پڑھا کرے یا بہت شعر...... یاد کرے لیکن قلیل میں کوئی قباحت نہیں۔

٥٨٨٨ : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَشْعَرُ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَتْ بِهَا الْعَرَبُ كَلِمَةُ لَبِيْدٍ اَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَّا خَلَا اللّٰهَ بَاطِلٌ۔

۵۸۸۸: ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے سب سے عمدہ شعر جو عرب کے لوگوں نے کہا ہے لبید کا یہ کلام ہے (لبید بن ربیعہ ایک صحابی تھے شاعر) اس کا ترجمہ اردو میں یہ ہے ما سوا حق کے ہر ایک شے لغو ہے۔

٥٨٨٩ : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

۵۸۸۹: ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہی روایت ہے جو گزری اس میں

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصْدَقُ كَلِمَةٍ قَالَهَا شَاعِرٍ كَلِمَةُ لَبِيْدٍ اَلَا كُلُّ شَیْءٍ مَّا خَلَا اللّٰهَ بَاطِلٌ وَّكَادَ بْنُ اَبِی الصَّلْتِ اَنْ يُّسْلِمَ۔

یہ ہے کہ سب سے زیادہ سچ کلام لبید کا ہے اور ابو الصلت کا بیٹا اسلام کے قریب تھا (کیونکہ اس کے عقائد اچھے تھے گو وہ اسلام سے محروم رہا)۔

٥٨٩٠ : عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنْ اَصْدَقُ بَيْتٍ قَالَهُ الشَّاعِرُ اَلَا كُلُّ شَیْءٍ مَّا خَلَا اللّٰهَ بَاطِلٌ وَّكَادَ بْنُ اَبِی الصَّلْتِ اَنْ يُّسْلِمَ۔

۵۸۹۰: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٨٩١ : عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَصْدَقَ بَيْتَ قَالَتْهُ الشُّعَرَآءُ اَلَا كُلُّ شَیْءٍ مَّا خَلَا اللّٰهَ بَاطِلٌ۔

۵۸۹۱: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٨٩٢ : عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اَصْدَقَ كَلِمَةٍ قَالَهَا شَاعِرٌ كَلِمَةُ لَبِيْدٍ اَلَا كُلُّ شَیْءٍ مَّا خَلَا اللّٰهَ بَاطِلٌ مَّا زَادَ عَلٰی ذٰلِكَ۔

۵۸۹۲: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٨٩٣ : عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَنْ يَّمْتَلِیَٔ جَوْفُ الرَّجُلِ قَيْحًا يَّرِيْهِ خَيْرٌ مِّنْ اَنْ يَّمْتَلِیَٔ شِعْرًا قَالَ اَبُوْبَكْرٍ اِلَّا اَنَّ حَفْصًا لَمْ يَقُلْ يَرِيْهِ۔

۵۸۹۳: ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "اگر کسی مرد کا پیٹ پیپ سے بھرے یہاں تک کہ اس کے پھیپھڑے تک پہنچے یہ اس کے حق میں بہتر ہے اپنے پیٹ میں شعر بھرنے سے"۔

٥٨٩٤ : عَنْ سَعْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاَنْ يَّمْتَلِیَٔ جَوْفُ اَحَدِكُمْ قَيْحًا يَّرِيْهِ خَيْرٌ مِّنْ اَنْ يَّمْتَلِیَٔ شِعْرًا۔

۵۸۹۴: ترجمہ: سعد بن ابی وقاصؓ سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔

تشریح ۞ نووی نے کہا اس حدیث کے معنی یہ ہیں کہ انسان شعر گوئی یا شعر خوانی میں ایسا مصروف رہے کہ علوم شرعیہ اور تلاوت قرآن اور حدیث کی فرصت نہ پاوے اور اگر قرآن و حدیث کے ساتھ تھوڑے سے شعر بھی یاد ہوں تو کچھ قباحت نہیں اس لئے کہ اس کا پیٹ شعر سے نہیں بھرا بعض علماء نے مطلقاً شعر کو مکروہ رکھا ہے اگر اس میں فحش نہ ہو اور اکثر کا یہ قول ہے کہ شعر مباح ہے اگر اس میں فحش نہ ہو وہ کہتے ہیں شعر بھی ایک کلام ہے عمدہ اس کا عمدہ ہے اور برا برا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شعر سنے ہیں اور پڑھوائے ہیں اور حسان بن ثابت کو حکم دیا آپ نے مشرکوں کی ہجو میں شعر کہنے کا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے سفر وغیرہ میں شعر پڑھے ہیں

اور خلفاء اور صحابہ اور فضلائے سلف نے شعر پڑھے ہیں اور کسی نے انکار نہیں کیا البتہ برے شعر پر انکار کیا ہے اور جس شاعر کو آپ نے شیطان کہا وہ اس کے کفر کی وجہ سے ہوگا وہ رات دن شعر میں مصروف ہوگا یا اس کے شعر برے ہوں گے۔

٥٨٩٥ : عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ بَیْنَمَا نَحْنُ نَسِیْرُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالْعَرْجِ اِذَا عَرَضَ شَاعِرٌ یُّنْشِدُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خُذُو الشَّیْطٰنَ اَوْ اَمْسِکُوا الشَّیْطَانَ لَاَنْ یَّمْتَلِیَٔ جَوْفُ رَجُلٍ قَیْحًا خَیْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ یَّمْتَلِیَٔ شِعْرًا۔

۵۸۹۵ :ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ہم عرج (ایک گاؤں ہے ۷۸ میل پر مدینہ سے) ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ جا رہے تھے اتنے میں ایک شاعر سامنے آیا جو شعر پڑھ رہا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''اس شیطان کو پکڑو اگر تم میں سے کسی کا پیٹ پیپ سے بھرے تو بہتر ہے کہ شعر سے بھرے''۔

بَابُ تَحْرِیْمِ اللَّعْبِ بِالنَّرْدَشِیْرِ

باب: چوسر کھیلنا حرام ہے

٥٨٩٦ : عَنْ اَبِیْ بُرَیْدَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَّعِبَ بِالنَّرْدِ شِیْرِ فَکَاَنَّمَا صَبَغَ یَدَهٗ فِیْ لَحْمِ خِنْزِیْرَ وَ دَمِهٖ۔

۵۸۹۶: بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''جو شخص چوسر کھیلا اس نے گویا اپنے ہاتھ سور کے گوشت اور سور کے خون سے رنگے''۔

تشریح ۞ معاذ اللہ چوسر کی حرمت تو صاف اس حدیث سے نکلتی ہے اور امام شافعی اور جمہور علماء کا یہی قول ہے کہ چوسر کھیلنا حرام ہے اور ابو اسحاق مروزی کا یہ قول ہے کہ وہ مکروہ ہے اور حرام نہیں ہے اور شطرنج ہمارے مذہب میں مکروہ ہے حرام نہیں ہے اور یہی منقول ہے ایک جماعت تابعین رحمہم اللہ سے اور امام مالکؒ اور امام احمدؒ کے نزدیک حرام ہے۔ امام مالک نے کہا وہ بدتر ہے چوسر سے اور غافل کر دیتی ہے عبادت سے اور قیاس کیا انہوں نے اس کو چوسر پر اور ہمارے اصحاب اس قیاس کو نہیں مانتے اور کہتے ہیں وہ چوسر سے کم ہے۔ مترجم کہتا ہے اگر شطرنج حرام نہ ہو مکروہ بھی ہو جب بھی اس صورت میں جب شطرنج کی وجہ سے نیک کاموں میں خلل نہ پڑے اور نماز میں دیر نہ ہو بالاتفاق حرام ہوگی۔ ان کھیلوں میں نہ دین کا فائدہ ہے نہ دنیا کا محض لغو اور وقت کا ضائع کرنا ہے وقت کی سی قیمتی چیز دنیا میں کوئی نہیں اس کو اچھے اور مفید کاموں میں صرف کرے۔

كِتَابُ الرُّؤْيَا

کتاب خوابوں کے بیان میں

۵۸۹۷ : عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ قَالَ كُنْتُ اَرَی الرُّؤْيَا اُعْرٰی مِنْهَا غَيْرَ اَنِّیْ لَا اُزَمَّلُ حَتّٰی لَقِيْتُ اَبَا قَتَادَةَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الرُّؤْيَا مِنَ اللّٰهِ وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطٰنِ فَاِذَا حَلَمَ اَحَدُكُمْ حُلْمًا يَكْرَهُهٗ فَلْيَنْفُثْ عَنْ يَّسَارِهٖ ثَلٰثًا وَّلْيَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّهَا فَاِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهٗ ـ

۵۸۹۷ : ابوسلمہؓ سے روایت ہے میں خواب دیکھتا تھا تو میری بخار کی سی حالت ہو جاتی تھی مگر کپڑے نہیں اوڑھتا تھا۔ یہاں تک کہ ابوقتادہ سے ملا ان سے بیان کیا۔ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ ﷺ فرماتے تھے ”اچھا خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور برا خواب شیطان کی طرف سے پھر جب کوئی تم میں سے برا خواب دیکھے تو بائیں طرف تین بار تھوکے یا تھوتھو کرے (بے تھوکے ہوئے) اور اللہ کی پناہ مانگے اس کے شر سے پھر وہ خواب اس کو ضرر نہ کرے گا“۔

۵۸۹۸ : عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِیْ حَدِيْثِهِمْ قَوْلَ اَبِیْ سَلَمَةَ كُنْتُ اَرَی الرُّؤْيَا اُعْرٰی مِنْهَا غَيْرَ اَنِّیْ لَا اُزَمَّلُ ـ

۵۸۹۸ : ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۸۹۹ : عَنِ الزُّهْرِیِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَيْسَ فِیْ حَدِيْثِهِمَا اُعْرٰی مِنْهَا وَزَادَ فِیْ حَدِيْثِ يُوْنُسَ فَلْيَبْصُقْ عَنْ يَّسَارِهٖ حِيْنَ يَهُبُّ مِنْ نَّوْمِهٖ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ـ

۵۸۹۹ : ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۹۰۰ : عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الرُّؤْيَا مِنَ اللّٰهِ وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطٰنِ فَاِذَا رَاٰی اَحَدُكُمْ شَيْئًا يَكْرَهُهٗ فَلْيَنْفُثْ عَنْ يَّسَارِهٖ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَلْيَتَعَوَّذْ مِنْ شَرِّهَا فَاِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهٗ فَقَالَ اِنْ كُنْتُ لَاَرَی الرُّؤْيَا اَثْقَلَ عَلَیَّ مِنْ جَبَلٍ فَمَا هُوَ

۵۹۰۰ : ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ ابوسلمہ نے کہا میں بعض خواب ایسا دیکھتا جو پہاڑ سے بھی زیادہ مجھ پر بھاری ہوتا جب میں نے یہ حدیث سنی مجھ کو کچھ پرواہ نہ رہی۔

اِلَّا اَنْ سَمِعْتُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ فَمَآ اُبَالِيْهَا۔

٥٩٠١ : عَنْ يَحْيَ بْنِ سَعِيدٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَ فِيْ حَدِيْثِ الثَّقَفِيِّ قَالَ اَبُوْسَلَمَةَ فَاِنْ كُنْتُ لَاَرَى الرُّؤْيَا وَلَيْسَ فِيْ حَدِيْثِ اللَّيْثِ وَ ابْنِ نُمَيْرٍ قَوْلُ اَبِيْ سَلَمَةَ اِلٰى اٰخِرِ الْحَدِيْثِ وَزَادَ ابْنُ رُمْحٍ فِيْ رِوَايَةِ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَلْيَتَحَوَّلْ عَنْ جَنْبِهِ الَّذِيْ كَانَ عَلَيْهِ۔

۵۹۰۱: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا ایک روایت میں اتنا زیادہ اور ہے کہ تین بار تھو تھو کرے اور اللہ کی پناہ مانگے پھر اس کروٹ سے پھر جاوے۔

٥٩٠٢ : عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ اَنَّهٗ قَالَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ مِنَ اللّٰهِ وَالرُّؤْيَا السُّوْءُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَمَنْ رَّاٰى رُؤْيًا فَكَرِهَ مِنْهَا شَيْئًا فَلْيَنْفُثْ عَنْ يَّسَارِهٖ وَ لْيَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ لَا تَضُرُّهٗ وَلَا يُخْبِرْبِهَا اَحَدًا فَاِنْ رَّاٰى رُؤْيَا حَسَنَةً فَلْيُبْشِرْ وَ لَا يُخْبِرْ اِلَّا مَنْ يُّحِبُّ۔

۵۹۰۲: ابوقتادہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''اچھا خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور برا شیطان کی طرف سے پھر جو کوئی خواب دیکھے اور اس کو برا سمجھے تو وہ بائیں طرف تین بار تھوتھو کرے اور اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم کہے اب وہ خواب اس کو ضرر نہ کرے گا اور چاہیے کہ وہ خواب کسی سے بیان نہ کرے اور اگر نیک خواب دیکھے تو خوش ہووے اور اسی سے بیان کرے جو دوست ہو۔

تشریح ۞ تا کہ عمدہ تعبیر دے دے دشمن سے بیان کرنے میں یہ آفت ہے کہ وہ بری تعبیر دے گا اور احتمال ہے کہ ویسا ہی واقع ہو یا بیکار رنج ہو۔

٥٩٠٣ : عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ قَالَ كُنْتُ لَاَرَى الرُّؤْيَا تُمْرِضُنِيْ قَالَ فَلَقِيْتُ اَبَا قَتَادَةَ فَقَالَ وَاَنَا كُنْتُ لَاَرَى الرُّؤْيَا فَتُمْرِضُنِيْ حَتّٰى سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ مِنَ اللّٰهِ فَاِذَا رَاٰى اَحَدُكُمْ مَّا يُحِبُّ فَلَا يُحَدِّثْ بِهَآ اِلَّا مَنْ يُّحِبُّ وَ اِذَا رَاٰى مَايَكْرَهُ فَلْيَتْفُلْ عَنْ يَّسَارِهٖ ثَلَاثًا وَّ لْيَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّالشَّيْطَانِ وَ شَرِّهَا وَ لَا يُحَدِّثْ بِهَآ اَحَدًا فَاِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهٗ۔

۵۹۰۳: حضرت ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں بعض خواب ایسا دیکھتا کہ بیمار ہو جاتا (اس کے ڈر سے) پھر میں ابوقتادہ سے ملا انہوں نے کہا ''میرا بھی یہی حال تھا یہاں تک کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے ''اچھا خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے سو جب کوئی تم میں سے اچھا خواب دیکھے تو نہ بیان کرے مگر اپنے دوست سے اور جب برا خواب دیکھے تو بائیں طرف تین بار تھوکے اور شیطان کے شر سے پناہ مانگے اللہ کی اور کسی سے بیان نہ کرے تو اس کو نقصان نہ ہوگا''۔

٥٩٠٤ : عَنْ جَابِرٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِذَا رَاٰى اَحَدُكُمُ الرُّؤْيَا يَكْرَهُهَا فَلْيَبْصُقْ عَلٰى يَسَارِهٖ ثَلَاثًا وَّلْيَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ ثَلَاثًا وَ

۵۹۰۴: جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''جب کوئی تم میں سے ایسا خواب دیکھے جس کو برا سمجھے تو اپنی بائیں طرف تین بار تھوکے اور شیطان سے پناہ مانگے اللہ کی تین بار اور جس کروٹ پر لیٹا ہو اس سے پھر جاوے''۔

لِيَتَحَوَّلْ عَنْ جَنْبِهِ الَّذِیْ كَانَ عَلَيْهِ ـ

۵۹۰۵ : عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ لَمْ تَكَدْ رُؤْيَا الْمُسْلِمِ تَكْذِبُ وَ اَصْدَقُكُمْ رُؤْيَا اَصْدَقُكُمْ حَدِيثًا وَّ رُؤْيَا الْمُسْلِمِ جُزْءٌ مِّنْ خَمْسَةٍ وَّ اَرْبَعِيْنَ جُزْءً مِّنَ النُّبُوَّةِ وَ الرُّؤْيَا ثَلَاثَةٌ فَالرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ بُشْرٰی مِنَ اللّٰهِ وَ رُؤْيَا تَحْزِيْنٌ مِّنَ الشَّيْطَانِ وَ رُؤْيَا مِّمَّا يُحَدِّثُ الْمَرْءُ نَفْسَهُ فَاِنْ رَّاٰی اَحَدُكُمْ مِّمَّا يَكْرَهُ فَلْيَقُمْ فَلْيُصَلِّ وَ لَا يُحَدِّثْ بِهَا النَّاسَ قَالَ وَاُحِبُّ الْقَيْدَ وَ اَكْرَهُ الْغُلَّ وَ الْقَيْدُ ثَبَاتٌ فِی الدِّيْنِ فَلَا اَدْرِیْ هُوَ فِی الْحَدِيْثِ اَمْ قَالَهُ ابْنُ سِيْرِيْنَ ـ

۵۹۰۵: ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”جب زمانہ یکساں ہو (یعنے دن رات برابر ہوں یا قیامت قریب آ جاوے گی) تو مسلمان کا خواب جھوٹ نہ ہوگا اور تم میں سے سب سے سچا خواب اسی کا ہوگا جو سب سے سچا ہے باتوں میں اور مسلمان کا خواب نبوت کے پینتالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے اور خواب تین طرح کا ہے، ایک تو نیک خواب جو خوش خبری ہے اللہ کی طرف سے، دوسرے رنج کا خواب جو شیطان کی طرف ہے، تیسرے وہ خواب جو اپنے دل کا خیال ہو پھر جب تم میں سے کوئی برا خواب دیکھے تو کھڑا ہو اور نماز پڑھے اور لوگوں سے بیان نہ کرے اور میں خواب میں بیڑیاں پڑی دیکھنا اچھا سمجھتا ہوں اور گلہ میں طوق برا سمجھتا ہوں“ ایوب نے کہا میں نہیں جانتا یہ کلام حدیث میں داخل ہے یا ابن سیرین کا کلام ہے۔

تشریح ۞ امام نوویؒ نے کہا بعض روایتوں میں پینتالیس حصوں کا ذکر ہے، بعض میں ستر کا، بعض میں چھیالیس کا، بعض میں چالیس کا، بعض میں انچاس کا، بعض میں پچاس کا، بعض میں چھبیس کا، بعض میں چوالیس کا اور شاید یہ اختلاف خواب دیکھنے والے کی حالت پر ہے، اگر وہ مومن ہے تو اس کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے اور فاسق کا ستر حصوں میں سے ایک حصہ ہے اور بعضوں نے کہا مشکل خواب ستر کا ایک حصہ ہے اور صاف چھیالیس کا۔ خطابی نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر تئیس برس تک وحی آتی رہی اور نبوت سے پہلے چھ مہینے تک خواب میں وحی آتی تو خواب چھیالیس حصوں کا ایک حصہ ہوا، اور بیڑی کا خواب میں دیکھنا اس لیے بہتر ہے کہ اس کی تعبیر گناہوں سے بچنا اور شرع کے پابند رہنا ہے اور طوق جہنمیوں کی صفت ہے۔ انتہی مختصراً

۵۹۰۶ : عَنْ اَيُّوْبَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَ قَالَ فِی الْحَدِيْثِ قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ عَنْهُ فَيُعْجِبُنِی الْقَيْدُ وَ اَكْرَهُ الْغُلَّ وَ الْقَيْدُ ثَبَاتٌ فِی الدِّيْنِ وَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّ اَرْبَعِيْنَ جُزْءً مِّنَ النُّبُوَّةِ ـ

۵۹۰۶: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا مجھ کو بیڑی دیکھنا پسند ہے اور طوق کو مکروہ جانتا ہوں اور بیڑی کی تعبیر دین میں مضبوط ہونا ہے، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔

۵۹۰۷ : عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ اِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ وَ سَاقَ الْحَدِيْثَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ـ

۵۹۰۷: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا مگر یہ حدیث موقوف ہے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر۔

۵۹۰۸ : عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

۵۹۰۸: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا کچھ کمی بیشی ہے۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ اَدْرَجَ فِي الْحَدِيْثِ قَوْلَهُ وَ اَكْرَهُ الْغُلَّ اِلَى تَمَامِ الْكَلَامِ وَ لَمْ يَذْكُرِ الرُّؤْيَا جُزْءٌ مِّنْ سِتٍّ وَّ اَرْبَعِيْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ۔

٥٩٠٩ : عَنْ عُبَادَةَ ابْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّ اَرْبَعِيْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ۔

۵۹۰۹: عبادہ بن صامت سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے''۔

٥٩١٠ : عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذٰلِكَ۔

۵۹۱۰: ترجمہ: انس سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔

٥٩١١ : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رُؤْيَا الْمُسْلِمِ يَرَاهَا اَوْتُرٰى لَهُ وَ فِيْ حَدِيْثِ بْنِ مُسْهِرٍ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّ اَرْبَعِيْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ۔

۵۹۱۱: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٩١٢ : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رُؤْيَا الْمُسْلِمِ يَرَاهَا اَوْتُرٰى لَهُ وَ فِيْ حَدِيْثِ بْنِ مُسْهِرٍ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّ اَرْبَعِيْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ۔

۵۹۱۲: ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''مسلمان کا خواب وہ خود دیکھے یا کوئی اور اس کے لیے دیکھے ابن مسہر کی روایت میں نیک خواب ہے۔ ایک حصہ نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ہے''۔

٥٩١٣ : عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ۔

۵۹۱۳: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٩١٤ : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ رُؤْيَا الرَّجُلِ الصَّالِحِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّ اَرْبَعِيْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ۔

۵۹۱۴: ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''نیک آدمی کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے''۔

٥٩١٥ : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ جُزْءٌ اِمِّنَ النُّبُوَّةِ۔

۵۹۱۵: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٩١٦ : عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ جُزْءٌ مِّنْ سَبْعِيْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ۔

۵۹۱۶: عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''نیک خواب نبوت کے ستر حصوں میں سے ایک حصہ ہے''۔

٥٩١٧ : عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ۔

۵۹۱۷: مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے

٥٩١٨ : عَنْ نَافِعٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِيْ حَدِيْثِ اللَّيْثِ قَالَ نَافِعٌ حَسِبْتُ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ جُزْءٌ مِّنْ سَبْعِيْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ۔

۵۹۱۸: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ مگر اس میں ہے کہ حضرت ابن عمرؓ نے کہا کہ نبوت کے ستر حصوں میں سے ایک ہے۔

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ مَنْ رَآنِيْ فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَآنِيْ

باب: رسول اللہ ﷺ کے اس قول کا بیان کہ جس نے مجھ کو خواب میں دیکھا یقیناً اس نے مجھ کو ہی دیکھا

٥٩١٩ : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَّآنِيْ فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَآنِيْ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ بِيْ۔

۵۹۱۹: ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''جس نے مجھے خواب میں دیکھا یقیناً اس نے مجھی کو دیکھا اس لیے کہ شیطان میری صورت نہیں بن سکتا''۔

تشریح ابو باقلانی نے کہا مطلب یہ ہے کہ اس کا خواب صحیح ہے لغو خیال نہیں نہ شیطان کے اغوا سے ہے اور کبھی دیکھنے والا آپ ﷺ کو آپ ﷺ کے حلیہ کے سوا اور شکل پر دیکھتا ہے جیسے آپ ﷺ کی داڑھی کو سفید دیکھے اور کبھی دو شخص آپ ﷺ کو ایک ہی وقت دو مختلف مکانوں میں دیکھتے ہیں۔ مازری نے کہا حدیث اپنے ظاہر پر محمول ہے اور کوئی دلیل اس پر نہیں ہے کہ آپ ﷺ کا جسم مبارک فنا ہو گیا بلکہ احادیث سے اس کی بقا نکلتی ہے۔ قاضی عیاض نے کہا حدیث محمول ہے اس حالت پر جب آپ ﷺ کو مطابق آپ ﷺ کے حلیہ کے دیکھے اور یہ قول ضعیف ہے اور صحیح یہ ہے کہ ہر صورت میں وہ خواب صحیح ہے اور شیطان کو یہ مجال نہیں کہ آپ ﷺ کی صورت پر بنے اس لیے کہ اگر یہ طاقت ہوتی تو شیطان آپ کی صورت بن کر جھوٹ کہہ دیتا اور حق و باطل میں اشتباہ ہو جاتا۔ قاضی نے کہا اللہ تعالیٰ کو بھی خواب میں دیکھ سکتا ہے۔

٥٩٢٠ : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ رَّآنِيْ فِي الْمَنَامِ فَسَيَرَانِيْ فِي الْيَقْظَةِ اَوْ لَكَاَنَّمَا رَآنِيْ فِي الْيَقْظَةِ لَا يَتَمَثَّلُ الشَّيْطَانُ بِيْ ۔

۵۹۲۰: ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''جو شخص مجھ کو خواب میں دیکھے وہ قریب مجھ کو جاگتے میں دیکھے گا یا جو خواب میں مجھے دیکھے اس نے گویا بیداری میں مجھے دیکھا شیطان میری صورت نہیں بن سکتا''۔

٥٩٢١ : وَقَالَ فَقَالَ اَبُوْسَلَمَةَ قَالَ اَبُوْقَتَادَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَّآنِيْ فَقَدْ رَاَى الْحَقَّ۔

۵۹۲۱: ابوسلمہ نے کہا کہ ابوقتادہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''جس نے مجھے دیکھا اس نے سچ دیکھا''۔

تشریح مراد وہ لوگ ہیں جو آپ ﷺ کے زمانے میں تھے یعنی جس نے ہجرت نہیں کی اور دوسرے ملک میں مجھ کو خواب میں دیکھا وہ ہجرت سے مشرف ہو گا اور مجھ سے ملے گا یا مراد یہ ہے کہ آخرت میں مجھ کو دیکھے گا اور اپنے خواب کو سچا جانے گا اس لیے کہ آخرت میں آپ ﷺ کو سب مسلمان دیکھیں گے یا یہ مراد ہے کہ آخرت میں ایک خاص قرب کے ساتھ جو اوروں کو نہ ہو گا مجھے دیکھے گا۔

٥٩٢٢ : عَنِ ابْنِ اَخِي الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَيْنِ جَمِيْعًا بِاِسْنَادَيْهِمَا سَوَآءً مِّثْلَ

۵۹۲۲: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

حَدِيْثِ يُوْنُسَ۔

٥٩٢٣ : عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَّاٰنِىْ فِى النَّوْمِ فَقَدْ رَاٰنِىْ اِنَّهٗ لَا يَنْبَغِىْ لِلشَّيْطَانِ اَنْ يَتَمَثَّلَ فِىْ صُوْرَتِىْ وَ قَالَ اِذَا حَلَمَ اَحَدُكُمْ فَلَا يُخْبِرْ اَحَدًا بِتَلَعُّبِ الشَّيْطَانِ بِهٖ فِى الْمَنَامِ۔

۵۹۲۳: جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے مجھ کو خواب میں دیکھا اس نے بے شک مجھ کو دیکھا اس لیے کہ شیطان میری صورت نہیں بن سکتا اور جب کوئی تم میں سے برا خواب دیکھے تو کسی سے بیان نہ کرے۔ شیطان خواب میں اس سے کھیلتا ہے''۔

٥٩٢٤ : عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَّاٰنِىْ فِى النَّوْمِ فَقَدْ رَاٰنِىْ فَاِنَّهٗ لَا يَنْبَغِىْ لِلشَّيْطَانِ اَنْ يَّتَشَبَّهَ بِىْ۔

۵۹۲۴: جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''جس نے مجھ کو خواب میں دیکھا اس نے بے شک دیکھا کیونکہ شیطان کا یہ کام نہیں کہ میری صورت بنے''۔

بَابُ لَا يُخْبِرُ بِتَلَعُّبِ الشَّيْطٰنِ بِهٖ فِى الْمَنَامِ

بری اور شیطانی خواب کو نہ بیان کرنے کا بیان

٥٩٢٥ : عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ لِاَعْرَابِىٍّ جَآءَهٗ فَقَالَ اِنِّىْ حَلَمْتُ اَنَّ رَاْسِىْ قُطِعَ فَاَنَا اَتَّبِعُهٗ فَزَجَرَهُ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ قَالَ لَا تُخْبِرْ بِتَلَعُّبِ الشَّيْطَانِ بِكَ فِى الْمَنَامِ۔

۵۹۲۵: جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک گنوار آیا اور کہنے لگا میں نے خواب میں دیکھا کہ میرا سر کٹ گیا ہے اور میں اس کے پیچھے جا رہا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو جھڑکا اور فرمایا ''جو شیطان تجھ سے کھیل کرتا ہے خواب میں مت بیان کر کسی سے''۔

تشریح ۞ نووی علیہ الرحمۃ نے کہا آپ کو وحی سے یا اور کسی قرینہ سے معلوم ہو گیا ہوگا کہ یہ خواب لغو اور بے ہودہ ہے ورنہ تعبیر سر کٹنے کی یوں کہتے ہیں کہ اس کی حکومت یا دولت میں خلل آوے گا البتہ اگر غلام یہ خواب دیکھے تو آزاد ہوگا بیمار دیکھے تو شفا ہوگی قرضدار دیکھے تو قرض ادا ہوگا جس نے حج نہ کیا ہو وہ حج کرے گا مغموم دیکھے تو خوشی ہوگی خوفزدہ دیکھے تو بے خوف ہوگا واللہ اعلم بالصواب۔

٥٩٢٦ : عَنْ جَابِرٍ قَالَ جَآءَ اَعْرَابِىٌّ اِلَى النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَاَيْتُ فِى الْمَنَامِ كَاَنَّ رَاْسِىْ ضُرِبَ فَتَدَ حْرَجَ فَاشْتَدَدْتُّ عَلٰى اَثَرِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْاَعْرَابِىِّ لَا تُحَدِّثِ النَّاسَ بِتَلَعُّبِ الشَّيْطَانِ بِكَ فِىْ مَنَامِكَ وَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدُ يَخْطُبُ فَقَالَ لَا

۵۹۲۶: جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک گنوار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں نے خواب دیکھا میرا سر کاٹا گیا وہ ڈھلکتا جا رہا ہے۔ میں اس کے پیچھے دوڑ رہا ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''مت بیان کر لوگوں سے جو شیطان تجھ سے کھیل کھیلتا ہے خواب میں''۔ جابر نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا اور اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے خطبہ میں ''کوئی تم میں سے بیان نہ کرے جو شیطان اس سے

يُحَدِّثَنَّ اَحَدُكُمْ بِتَلَعُّبِ الشَّيْطَانِ بِهٖ فِيْ مَنَامِهٖ۔

کھیلے خواب میں''۔

۵۹۲۷ : عَنْ جَابِرٍ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَاَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَاَنَّ قُطِعَ قَالَ قَالَ فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ قَالَ اِذَا لَعِبَ الشَّيْطٰنُ بِاَحَدِكُمْ فِيْ مَنَامِهٖ فَلَا يُحَدِّثْ بِهِ النَّاسَ وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ بَكْرٍ اِذَا لُعِبَ بِاَحَدِكُمْ وَ لَمْ يَذْكُرِ الشَّيْطَانَ۔

۵۹۲۷: جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک شخص آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اور کہنے لگا یا رسول اللہ میں نے خواب دیکھا جیسے میرا سر کٹ گیا ہے۔ یہ سن کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہنسے اور فرمایا ''جب تم میں سے کسی کے ساتھ شیطان کھیل کرے خواب میں تو کسی سے ذکر نہ کرے''۔

۵۹۲۸ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلًا اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اَرَى اللَّيْلَةَ فِي الْمَنَامِ ظُلَّةً تَنْطُفُ السَّمْنَ وَ الْعَسَلَ فَاَرَى النَّاسَ يَتَكَفَّفُوْنَ مِنْهَا بِاَيْدِيْهِمْ فَالْمُسْتَكْثِرُ وَالْمُسْتَقِلُّ وَ اَرٰى سَبَبًا وَّ اصِلًا مِّنَ السَّمَآءِ اِلَى الْاَرْضِ فَاَرَاكَ اَخَذْتَ بِهٖ فَعَلَوْتَ ثُمَّ اَخَذَبِهٖ رَجُلٌ مِّنْ بَعْدِكَ فَعَلَا ثُمَّ اَخَذَبِهٖ رَجُلٌ آخَرُ فَعَلَا ثُمَّ اَخَذَبِهٖ رَجُلٌ فَانْقَطَعَ بِهٖ ثُمَّ وُصِلَ لَهٗ فَعَلَا قَالَ اَبُوْبَكْرٍ يَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِاَبِيْ اَنْتَ وَ اللّٰهِ لَتَدَ عَنِّيْ فَلَا عَبِّرَنَّهَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْبُرْهَا قَالَ اَبُوْبَكْرٍ اَمَّا الظُّلَّةُ فَظُلَّةُ الْاِسْلَامِ وَ اَمَّا الَّذِيْ يَنْطُفُ مِنَ السَّمْنِ وَ الْعَسَلِ فَالْقُرْاٰنُ حَلَاوَتُهٗ وَ لِيْنُهٗ وَ اَمَّا مَا يَتَكَفَّفُ النَّاسُ مِنْ ذٰلِكَ فَالْمُسْتَكْثِرُ مِنَ الْقُرانِ وَالْمُسْتَقِلُّ وَ اَمَّا السَّبَبُ الْوَاصِلُ مِنَ السَّمَآءِ اِلَى الْاَرْضِ فَالْحَقُّ الَّذِيْ اَنْتَ عَلَيْهِ تَاْخُذُبِهٖ فَيُعْلِيْكَ اللّٰهُ بِهٖ ثُمَّ يَاْخُذُبِهٖ رَجُلٌ مِّنْ بَعْدِكَ فَيَعْلُوْا بِهٖ ثُمَّ يَاْخُذبِهٖ رَجُلٌ اٰخَرُ فَيَعْلُوْ بِهٖ ثُمَّ يَا خُذُبِهٖ رَجُلٌ اٰخَرُ فَيَنْقَطِعُ بِهٖ ثُمَّ يُوْصَلُ لَهٗ فَيَعْلُوْا بِهٖ فَاَخْبِرْنِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِاَبِيْ اَنْتَ وَ اُمِّيْ اَصَبْتُ اَمْ اَخْطَاْتُ

۵۹۲۸: عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ میں نے رات کو خواب میں دیکھا ایک ابر کے ٹکڑے سے گھی اور شہد ٹپک رہا ہے لوگ اس کو اپنی لپوں سے لیتے ہیں کوئی زیادہ لیتا ہے کوئی کم اور میں نے دیکھا آسمان سے زمین تک ایک رسّی لٹکی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کو پکڑ کر اوپر چڑھ گئے پھر اور ایک شخص نے تھاما وہ بھی اوپر چڑھ گیا پھر ایک اور شخص نے تھاما وہ بھی اوپر چڑھ گیا پھر اور ایک شخص نے تھاما وہ بھی چڑھ گیا، پھر اور ایک شخص نے تھاما تو وہ ٹوٹ گئی پھر وہ جڑ گئی اور وہ بھی اوپر چلا گیا۔ یہ سن کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرا باپ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قربان ہو، مجھے اس کی تعبیر کہنے دیجئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اچھا کہہ۔ ابوبکر نے کہا وہ ابر کا ٹکڑا تو اسلام ہے اور گھی اور شہد سے قرآن کی حلاوت اور نرمی مراد ہے اور لوگ جو زیادہ اور کم لیتے ہیں وہ بھی بعض کو بہت قرآن یاد ہے اور بعض کو کم اور رسّی جو آسمان سے زمین تک لٹکی وہ دین حق ہے جس پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں پھر اللہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اسی دین پر اپنے پاس بلالے گا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد ایک اور شخص اس کو تھامے گا (آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خلیفہ) وہ بھی اسی طرح سے چڑھ جاوے گا پھر ایک شخص اور تھامے گا اور اس کا بھی یہی حال ہوگا پھر ایک شخص تھامے گا تو کچھ خلل پڑے گا لیکن وہ آخر خلل مٹ جاوے گا اور وہ بھی چڑھ جاوے گا اور مجھ سے بیان کیجئے یا رسول اللہ میں نے ٹھیک تعبیر کی یا غلط۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَصَبْتَ بَعْضًا قَالَ فَوَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَتُحَدِّثَنِّيْ مَا الَّذِيْ اَخْطَاْتُ قَالَ لَا تُقْسِمْ۔

کچھ تو نے ٹھیک کہا کچھ تو نے غلط کہا اور ابو بکر نے عرض کیا یا رسول اللہ اللہ کی قسم آپ بیان کیجئے میں نے کیا غلطی کی، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا غلطی مت کر، قسم مت کھا۔

تشریح ۞ اور غلطی بیان نہیں کی اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کا حکم نہ ہوا ہو گا۔ علماء نے کہا کہ ابو بکر نے تعبیر میں غلطی بیان نہیں کی بلکہ ان کی غلطی یہی تھی کہ جلدی کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تعبیر نہیں کہنے دی۔ اگر آپ ﷺ فرماتے تو خوب ہوتا اور یہ قول صحیح ہے اس لیے کہ ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خود آپ ﷺ نے اجازت دی اس صورت میں تعبیر کی غلطی یہ ہو گی کہ گھی اور شہد سے انہوں نے قرآن کی حلاوت اور نرمی مراد کہی حالانکہ شہد سے مراد قرآن ہے اور گھی سے مراد حدیث ہے یا یہ ہو گی کہ تیسرے شخص کی خلافت میں انہوں نے بیان کیا کہ خلل پڑ کر مٹ جاوے گا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہی شخص اس خلل کو دور کرے گا حالانکہ ایسا نہیں ہوا بلکہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ جبراً خلافت سے اتارے گئے اور قتل ہوئے پھر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ نے اس کو جوڑا۔ اور ابو بکر نے قسم کھائی لیکن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو پورا نہ کیا اس سے معلوم ہوا کہ قسم کا پورا کرنا اسی وقت ضرور ہے جب اس میں کوئی مفسدہ نہ ہو اور اس کے بیان کرنے میں کوئی مفسدہ نہ ہو گا وہ یہ کہ حضرت عثمان کے قتل اور فساد کی خبر پہلے سے دے دینا نامناسب تھی۔ (نووی مختصراً)

۵۹۲۹ :عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْصَرَفَهٗ مِنْ اُحُدٍ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ رَاَيْتُ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ فِي الْمَنَامِ ظُلَّةً تَنْطُفُ السَّمْنَ وَ الْعَسَلَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ يُوْنُسَ۔

۵۹۳۰ :ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس، جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم احد سے لوٹے اور عرض کیا یا رسول اللہ میں نے اس رات کو خواب میں ایک بدلی دیکھی جس سے گھی اور شہد ٹپک رہا تھا اخیر تک۔

۵۹۳۰ :عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَوْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ كَانَ مُعْمَرٌ اَحْيَانًا يَقُوْلُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّ اَحْيَانًا يَقُوْلُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَجُلًا اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اِنِّيْ اَرَى اللَّيْلَةَ۔

۵۹۳۰ :ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۹۳۱ :عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ مِمَّا يَقُوْلُ لِاَصْحَابِهٖ مَنْ رَّاٰى مِنْكُمْ رُؤْيَا فَلْيَقُصَّهَا اَعْبُرْهَا لَهٗ قَالَ فَجَآءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَاَيْتُ ظُلَّةً بِنَحْوِ حَدِيْثِهِمْ۔

۵۹۳۱ :عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے اصحاب سے فرماتے ''جس شخص نے تم میں سے کوئی خواب دیکھا ہو وہ بیان کرے، میں اس کی تعبیر کروں گا ایک شخص آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ میں نے ایک ابر کا ٹکڑا دیکھا پھر بیان کیا حدیث کو اسی طرح جیسے اوپر گزری۔

۵۹۳۲ :عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَيْتُ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِيْمَا يَرَى

۵۹۳۲ :انس بن مالکؓ سے روایت ہے رسول اللہؐ نے فرمایا ''میں نے ایک رات کو دیکھا اس حالت میں جس میں سوتا آدمی دیکھتا ہے۔ جیسے ہم عقبہ بن

النَّائِمُ كَانَّا فِي دَارِ عُقْبَةَ بْنِ رَافِعٍ فَاُتِيْنَا بِرُطَبٍ مِّنْ رُطَبِ بْنِ طَابٍ فَاَوَّلْتُ الرِّفْعَةَ لَنَا فِي الدُّنْيَا وَ الْعَاقِبَةَ فِي الْاٰخِرَةِ وَ اَنَّ دِيْنَنَا قَدْ طَابَ۔

رافع کے گھر میں ہیں سو ہمارے آگے تر چھوارے لائے گئے اس قسم کے جس قسم کا ابن طاب نام ہے۔ میں نے اس کی یہ تعبیر کی کہ ہمارا درجہ دنیا میں بلند ہوگا اور آخرت میں نیک انجام ہوگا اور البتہ ہمارا دین بہتر اور عمدہ ہے''۔

تشریح ۞ آپ ﷺ نے یہ تعبیر لفظوں سے نکالی بلندی یعنی رفعت رافع سے اور عاقبت کی بہتری عقبہ سے اور عمدگی طالب سے معلوم ہوا ہے کہ تعبیر کا یہی ایک طریقہ ہے کہ صرف لفظوں سے بطور فال کے مطلب سمجھے۔

۵۹۳۳ :عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَرٰنِيْ فِي الْمَنَامِ اَتَسَوَّكُ بِسِوَاكٍ فَجَذَبَنِيْ رَجُلَانِ اَحَدُهُمَا اَكْبَرُ مِنَ الْاٰخِرِ فَنَاوَلْتُ السِّوَاكَ الْاَصْغَرَ مِنْهُمَا فَقِيْلَ لِيْ كَبِّرْ فَدَفَعْتُهُ اِلَى الْاَكْبَرِ۔

۵۹۳۳: عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''مجھے خواب میں ایسا معلوم ہوا میں مسواک کر رہا ہوں اس وقت دو شخصوں نے مجھ کو کھینچا (یعنی ہر ایک نے مسواک مانگی) ایک ان میں بڑا تھا تو میں نے چھوٹے کو مسواک دی مجھ سے کہا گیا بڑے کو دے میں نے بڑے کو دے دی''۔

۵۹۳۴ :عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَاَيْتُ فِي الْمَنَامِ اَنِّيْ اُهَاجِرُ مِنْ مَّكَّةَ اِلٰى اَرْضٍ بِهَا نَخْلٌ فَذَهَبَ وَ هَلِيْ اِلٰى اَنَّهَا الْيَمَامَةُ اَوْ هَجَرُ فَاِذَا هِيَ الْمَدِيْنَةُ يَثْرِبُ وَ رَاَيْتُ فِيْ رُؤْيَايَ هٰذِهِ اَنِّيْ هَزَزْتُ سَيْفًا فَانْقَطَعَ صَدْرُهُ فَاِذَا هُوَ مَا اُصِيْبُ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ اُحُدٍ ثُمَّ هَزَزْتُهُ اُخْرٰى فَعَادَ اَحْسَنَ مَا كَانَ فَاِذَا هُوَ مَا جَآءَ اللّٰهُ بِهٖ مِنَ الْفَتْحِ وَ اِجْتِمَاعِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ رَاَيْتُ فِيْهَا اَيْضًا بَقَرًا وَّ اللّٰهُ خَيْرٌ فَاِذَاهُمُ النَّفَرُ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ اُحُدٍ وَّ اِذَا الْخَيْرُ مَاجَآءَ اللّٰهُ بِهٖ مِنَ الْخَيْرِ بَعْدُ وَ ثَوَابُ الصِّدْقِ الَّذِيْ اٰتَانَا اللّٰهُ بَعْدُ يَوْمَ بَدْرٍ۔

۵۹۳۴: ابوموسیٰؓ سے روایت ہے، حضرت رسول اللہؐ نے فرمایا ''میں نے خواب دیکھا کہ میں ہجرت کرتا ہوں مکہ سے اس زمین کی طرف جہاں کھجور کے درخت ہیں تو میرا گمان یمامہ اور ہجر کے طرف گیا لیکن وہ مدینہ نکلا جس کا نام یثرب بھی ہے اور میں نے اپنے اسی خواب میں دیکھا کہ میں نے تلوار کو ہلایا تو وہ اوپر سے ٹوٹ گئی تو اس کی تعبیر مسلمانوں کی شہادت نکلی احد کے دن پھر میں نے تلوار کو دوسری بار ہلایا تو ویسی ہی ثابت ہوگئی، آگے سے اچھی، اس کی تعبیر یہ نکلی کہ اللہ تعالیٰ نے فتح نصیب کی اور مسلمانوں کی جماعت قائم ہوئی (یعنی جنگ احد کے بعد خیبر اور مکہ فتح ہوا اور اسلام کے لشکر نے زور پکڑا) اور میں نے اسی خواب میں گائیں دیکھیں (جو کاٹی جاتی تھیں) اور اللہ تعالیٰ بہتر ہے (یعنی یہ جملہ کسی کی زبان سے سنا اللہ خیر) وہ لوگ مسلمانوں کے جو احد کے دن کام آئے اور خیر سے مراد وہ تھی جو اللہ تعالیٰ نے بھیجی، اس کے بعد اور ثواب سچائی کا جو اللہ نے، ہم کو عنایت کیا بعد کو بدر کے دن''۔

تشریح ۞ یمامہ اور ہجر عرب میں دو ملک ہیں وہاں کھجور کے درخت بہت ہیں۔ حدیث سے معلوم ہوا کہ پیغمبروں کے خواب سچ ہوتے ہیں لیکن تعبیر میں کبھی چوک پڑ جاتی ہے ہجرت کا مقام اصل حقیقت میں مدینہ تھا لیکن آپ ﷺ کا خیال اور طرف گیا اسی طرح اولیاء اللہ کے بھی خواب اور کشف سچ ہوتے ہیں لیکن اس کے مطلب اور تعین میں غلطی ہو جاتی ہے پر اولیا کے خواب یا کشف دلیل شرعی نہیں اور نہ ان پر عمل کرنا ضرور ہے بلکہ عمل کتاب اور سنت پر لازم ہے۔

۵۹۳۵ :عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا

۵۹۳۵: عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے مسیلمہ کذاب

قَالَ قَدِمَ مُسَيْلَمَةُ الْكَذَّابُ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ فَجَعَلَ يَقُوْلُ اِنْ جَعَلَ لِيْ مُحَمَّدٌ الْاَمْرَمِنْ بَعْدِهٖ تَبِعْتُهٗ فَقَدِ مَهَا فِيْ بَشَرٍ كَثِيْرًا مِّنْ قَوْمِهٖ فَاَقْبَلَ اِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهٗ ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ وَ فِيْ يَدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِطْعَةُ جَرِيْدَةٍ حَتّٰى وَقَفَ عَلٰى مُسَيْلَمَةَ فِيْ اَصْحَابِهٖ قَالَ لَوْ سَاَلْتَنِيْ هٰذِهِ الْقِطْعَةَ مَا اَعْطَيْتُكَهَا وَ لَنْ اَتَعَدّٰى اَمْرَ اللّٰهِ فِيْكَ وَلَئِنْ اَدْبَرْتَ لَيَعْقِرَنَّكَ اللّٰهُ وَ اِنِّيْ لَاَ رَاكَ الَّذِيْ اُرِيْتُ فِيْكَ مَا اُرِيْتُ وَ هٰذَا ثَابِتٌ يُجِيْبُكَ عَنِّيْ ثُمَّ انْصَرَفَ عَنْهُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَسَاَلْتُ عَنْ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكَ اَرَى الَّذِيْ اُرِيْتُ فِيْكَ مَا اُرِيْتُ فَاَخْبَرَنِيْ اَبُوْهُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ رَاَيْتُ فِيْ يَدَيَّ سِوَارَيْنِ مِنْ ذَهَبٍ فَاَهَمَّنِيْ شَاْنُهُمَا فَاُوْحِيَ اِلَيَّ فِي الْمَنَامِ اَنِ انْفُخْهُمَا فَنَفَخْتُهُمَا فَطَارَا فَاَوَّلْتُهُمَا كَذَّابَيْنِ يَخْرُجَانِ مِنْ بَعْدِيْ فَكَانَ اَحَدُهُمَا الْعَنْسِيَّ صَاحِبَ صَنْعَآءَ وَ الْاٰخَرُ مُسَيْلِمَةَ صَاحِبَ الْيَمَامَةِ۔

(جو نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرتا تھا اور اسی وجہ سے اس کا لقب کذاب ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد مع اپنے تابعین کے مارا گیا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں مدینہ منورہ آیا اور کہنے لگا اگر محمد ﷺ اپنے بعد اپنی خلافت مجھ کو دیں تو میں ان کی پیروی کرتا ہوں۔ مسیلمہ اپنے ساتھ بہت سے اپنی قوم کے لوگ لے کر آیا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے پاس تشریف لائے اور آپ ﷺ کے ساتھ ثابت بن قیس بن شماس تھے اور آپ ﷺ کے ہاتھ میں ایک لکڑی کا ٹکڑا تھا۔ آپ ﷺ مسیلمہ کے لوگوں کے پاس ٹھہرے اور فرمایا اے مسیلمہ! اگر تو مجھ سے یہ لکڑی کا ٹکڑا مانگے تو تجھ کو نہ دوں اور میں اللہ کے حکم کے خلاف تیرے باب میں کرنے والا نہیں اور اگر تو میرا کہنا نہ مانے گا تو اللہ تجھ کو قتل کرے گا (یہ فرمانا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا صحیح ہوگا) اور یقیناً میں تجھے وہی جانتا ہوں جو مجھ کو خواب میں دکھلایا گیا اور یہ ثابت تجھے میری طرف سے جواب دے گا پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہاں سے چلے گئے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا میں نے لوگوں سے پوچھا یہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا فرمایا ''یہ تو وہی ہے جو خواب میں مجھے دکھلایا گیا'' ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''میں سو رہا تھا میں نے اپنے ہاتھ سے سونے کے دو کنگن دیکھے، وہ مجھ کو برے معلوم ہوئے، خواب میں ہی مجھ کو حکم ہوا ان کو پھونک مار، میں نے پھونکا، وہ دونوں اڑ گئے، میں نے ان کی تعبیر یہ کہی کہ وہ دونوں جھوٹے ہیں جو میرے بعد نکلیں گے ایک ان میں کا عنسی صنعا والا اور دوسرا یمامہ والا''۔

تشریح ۞ صنعاء یمن میں ایک شہر ہے وہاں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت مبارک میں ایک شخص پیدا ہوا تھا یعنی ابوالاسود عنسی جو پیغمبری کا دعویٰ کرتا تھا اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیغمبری کا منکر نہ تھا سو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے فیروز دیلمی کے ہاتھ سے مارا گیا اور یمامہ عرب میں ایک ملک ہے وہاں مسیلمہ کذاب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شراکت کا دعویٰ کرتا تھا اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بھی دعوت کا منکر نہ تھا، لیکن وہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت میں وحشی کے ہاتھ سے مارا گیا حضرت کو خواب میں اللہ تعالیٰ نے فتح اسلام دکھا دی، صرف ان دو مردود سے دعویٰ نبوت ہوا تھا سو اللہ تعالیٰ نے ان کو بھی برباد کیا معلوم ہوا کہ اگر مرد ہاتھ میں کنگن دیکھے تو خواب میں اس کی تعبیر تنگ دستی اور تشویش ہے۔ اہل تعبیر نے لکھا ہے کہ عورتوں کا زیور اگر مرد خواب میں پہنے ہوئے دیکھے تو بد ہے مگر ہنسلی گلے میں دیکھنا دلیل ہے عمدہ خدمت ملنے کی اور پاؤں میں گجرے دیکھنا قید ہونے کی دلیل ہے (تحفۃ الاخبار)

٥٩٣٦ :عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْهُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ اُتِيْتُ خَزَائِنَ الْاَرْضِ فَوُضِعَ فِيْ يَدَيَّ اُسْوَارَيْنِ مِنْ ذَهَبٍ فَكَبُرَ عَلَيَّ وَ اَهَمَّانِيْ فَاُوْحِيَ اِلَيَّ اَنِ انْفُخْهُمَا فَنَفَخْتُهُمَا فَذَهَبَا فَاَوَّلْتُهُمَا الْكَذَّابَيْنِ الَّذِيْنِ اَنَا بَيْنَهُمَا صَاحِبَ صَنْعَآءَ وَ صَاحِبَ الْيَمَامَةِ۔

۵۹۳۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''میں سو رہا تھا کہ میرے پاس زمین کے خزانے لائے گئے اور میرے ہاتھ میں دو کنگن سونے کے ڈالے گئے وہ مجھے بھاری لگے اور رنج ہوا تب اللہ تعالیٰ نے مجھ کو حکم بھیجا ان کو پھونکنے کا۔ میں نے پھونکا وہ دونوں چلے گئے، اس کی تعبیر میں نے یہ سمجھی یہ دونوں جھوٹے جن کے بیچ میں ہوں ایک تو صنعا کا رہنے والا ہے دوسرا یمامہ کا''۔

٥٩٣٧ :عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلَّى الصُّبْحَ اَقْبَلَ عَلَيْهِمْ بِوَجْهِهٖ فَقَالَ هَلْ رَّاٰى اَحَدٌ مِّنْكُمُ الْبَارِحَةَ رُؤْيَا۔

۵۹۳۷: سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب صبح کی نماز پڑھتے تو لوگوں کی طرف متوجہ ہوتے اور فرماتے ''تم میں سے کسی نے گذشتہ رات کو کوئی خواب دیکھا ہے''۔

صحیح مسلم شریف مترجم

مع

صحیح مسلم شریف مترجم

مع

شرح نووی مختصر مترجم

ششم

۷۴۲۲ احادیث صحیحہ پر مشتمل عظیم المرتبہ مجموعۂ انتخاب
جس میں شامل ہر ایک حدیث کو حجۃ الاسلام امام الاحادیث مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے
معیار صحیح کی شرائط پر اچھی طرح جانچنے اور پرکھنے کے بعد منتخب فرمایا

مترجم

علامہ وحید الزمان رحمۃ اللہ علیہ

اسلامی کتب خانہ

فضل الٰہی مارکیٹ ۰ چوک اردو بازار ۰ لاہور

نام کتاب ——— صحیح مسلم شریف
مع
شرح نووی مع مترجم

مترجم ——— علامہ وحید الزمان

ناشر ——— اسلامی کتب خانہ

طابع ——— ممتاز احمد

پرنٹر ——— رضا پرنٹرز

نوٹ

قارئین سے درخواست ہے کہ ہماری تمام تر کوشش (اچھی پروف ریڈنگ، معیاری پرنٹنگ) کے باوجود اس بات کا امکان ہے کہ کہیں کوئی لفظی غلطی یا کوئی اور خامی رہ گئی ہو تو ہمیں مطلع فرمائیں تاکہ آئندہ اشاعت میں اس غلطی یا خامی کو دور کیا جائے۔ شکریہ!

(ادارہ)

فہرست

جلد: ﴿٦﴾

كِتَابُ الْفَضَائِل

فضیلتوں کے مسائل

بَابُ : فَضْلِ نَسَبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ تَسْلِيْمِ الْحَجَرِ عَلَيْهِ قَبْلَ النُّبُوَّةِ

باب: محمد رسول اللہ ﷺ کے نسب کی بزرگی اور پتھر کا آپ ﷺ کو سلام کرنا

٥٩٣٨:عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى كِنَانَةَ مِنْ وُّلْدِ اِسْمٰعِيْلَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ وَاصْطَفٰى قُرَيْشًا مِّنْ كِنَانَةَ وَاصْطَفٰى مِنْ قُرَيْشٍ بَنِيْ هَاشِمٍ وَّاصْطَفَانِيْ مِنْ بَنِيْ هَاشِمٍ۔

۵۹۳۸: واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ فرماتے تھے ''اللہ جل جلالہ نے اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے کنانہ کو چنا اور قریش کو کنانہ میں سے اور بنی ہاشم کو قریش میں سے اور مجھ کو بنی ہاشم میں سے''۔

تشریح ۞ نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ اور عرب قریش کے کفو نہیں ہو سکتے، اسی طرح ہاشمی کے کفو وہ قریشی نہیں ہو سکتے جو ہاشمی نہیں ہیں۔ البتہ مطلب کی اولاد بنی ہاشم کی کفو ہے کیونکہ وہ دونوں ایک ہیں جیسے دوسری حدیث میں آیا ہے۔

٥٩٣٩:عَنْ جَابِرِ ابْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ لَاَعْرِفُ حَجَرًا بِمَكَّةَ كَانَ يُسَلِّمُ عَلَيَّ قَبْلَ اَنْ اُبْعَثَ اِنِّيْ لَاَعْرِفُهُ الْاٰنَ۔

۵۹۳۹: جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں پہچانتا ہوں اس پتھر کو جو مکہ میں ہے وہ مجھے سلام کیا کرتا تھا نبوت سے پہلے میں اس کو اب بھی پہچانتا ہوں۔

بَابُ: تَفْضِيْلِ نَبِيِّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى جَمِيْعِ الْخَلَآئِقِ

باب: تمام مخلوقات سے آپ ﷺ کا درجہ زیادہ ہونا

٥٩٤٠:عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا سَيِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَاَوَّلُ مَنْ يَّنْشَقُّ عَنْهُ الْقَبْرُ وَاَوَّلُ شَافِعٍ وَّ اَوَّلُ مُشَفَّعٍ۔

۵۹۴۰: ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''میں آدم کی اولاد کا سردار ہوں گا قیامت کے دن، اور سب سے پہلی میری قبر پھٹے گی اور سب سے پہلے میں شفاعت کروں گا اور سب سے پہلے میری شفاعت قبول ہوگی''۔

تشریح ⊛ اگر چہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دنیا میں بھی تمام اولاد آدم کے سردار ہیں، مگر دنیا میں کافر اور منافق آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سرداری سے منکر ہیں آخرت میں کوئی منکر نہ ہوگا اور سرداری آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بخوبی کھل جائے گی، اور یہ کلمہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فخر کی راہ سے نہیں فرمایا، جیسے دوسری روایت میں تصریح ہے بلکہ حکم الٰہی سے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَ اَمَّا بِنِعۡمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثۡ دوسری امت کی تعلیم اور اعتقاد کیلئے۔

اور اس حدیث سے یہ نکلا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام مخلوقات سے افضل ہیں، کیونکہ اہل سنت کے نزدیک آدمی ملائکہ سے افضل ہیں، اور دوسری حدیث میں جو آیا ہے ''پیغمبروں میں ایک کو دوسرے پر بزرگی نہ دو'' اس کا جواب یہ ہے کہ شاید یہ حدیث اس کے پہلے کی ہے، بعد اس کے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معلوم ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے افضل ہیں دوسرے یہ کہ وہ ادب اور تواضع پر محمول ہے، تیسرے یہ کہ مراد اس سے یہ ہے کہ اس طرح پر ایک کی بزرگی بیان کرے کہ دوسرے کی توہین نہ نکلے، چوتھے یہ کہ اس تفصیل سے ممانعت ہے جس سے جھگڑا اور فتنہ پیدا ہو، پانچویں یہ کہ نفس نبوت میں کوئی تفصیل نہیں ہے، بلکہ اور خصائل کی وجہ سے ہے۔ (نوویؒ)

بَابٌ: فِيْ مُعْجِزَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب: رسول اللہ ﷺ کے معجزوں کا بیان

۵۹۴۱: عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا بِمَآءٍ فَاُتِيَ بِقَدَحٍ رَحْرَاحٍ فَجَعَلَ الْقَوْمُ يَتَوَضَّئُوْنَ فَحَزَرْتُ مَا بَيْنَ السِّتِّيْنَ اِلَى الثَّمَانِيْنَ قَالَ فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ اِلَى الْمَآءِ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ اَصَابِعِه۔

۵۹۴۱: انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پانی مانگا تو ایک ٹب لایا گیا پھیلا ہوا، لوگ اس میں سے وضو کرنے لگے میں نے اندازہ کیا تو ساٹھ سے اسی آدمی تک نے وضو کیا ہوگا، میں پانی کو دیکھ رہا تھا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی انگلیوں میں سے پھوٹ رہا تھا۔

۵۹۴۲: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهٗ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَانَتْ صَلٰوةُ الْعَصْرِ فَالْتَمَسَ النَّاسُ الْوَضُوْءَ فَلَمْ يَجِدُوْهُ فَاُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَضُوْءٍ فَوَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ الْاِنَآءِ يَدَهٗ وَاَمَرَ النَّاسَ اَنْ يَتَوَضَّئُوْا مِنْهُ قَالَ فَرَاَيْتُ الْمَآءَ يَنْبُعُ مِنْ تَحْتِ اَصَابِعِه فَتَوَضَّاَ النَّاسُ حَتّٰى تَوَضَّئُوْا مِنْ عِنْدِ اٰخِرِهِمْ۔

۵۹۴۲: انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن مالک سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس حال میں دیکھا کہ عصر کی نماز کا وقت آ گیا تھا اور لوگوں نے وضو کا پانی ڈھونڈا پانی نہ ملا، پھر تھوڑا سا وضو کا پانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے لایا گیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس برتن میں اپنا ہاتھ رکھ دیا، اور لوگوں کو حکم دیا اس میں وضو کرنے کا، انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں نے دیکھا پانی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی انگلیوں میں سے پھوٹ رہا تھا، پھر سب لوگوں نے وضو کیا یہاں تک کہ اخیر والے نے بھی۔

۵۹۴۳: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهٗ بِالزَّوْرَآءِ قَالَ وَالزَّوْرَآءُ بِالْمَدِيْنَةِ عِنْدَ السُّوْقِ وَالْمَسْجِدِ فِيْمَا ثَمَّهْ دَعَا بِقَدَحٍ فِيْهِ مَآءٌ فَوَضَعَ كَفَّهٗ فِيْهِ فَجَعَلَ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ اَصَابِعِه فَتَوَضَّاَ جَمِيْعُ اَصْحَابِه قَالَ قُلْتُ

۵۹۴۳: انس بن مالکؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ ﷺ کے اصحاب زوراء میں تھے، اور زوراء ایک مقام ہے مدینہ میں بازار اور مسجد کے قریب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک پیالہ پانی کا منگوایا اور اپنی ہتھیلی اس میں رکھ دی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی انگلیوں میں سے پانی پھوٹنے لگا، اور تمام اصحاب نے وضو کر لیا قتادہ نے کہا میں نے

كَمْ كَانُوْا يَآ اَبَاحَمْزَةَ قَالَ كَانُوْا زُهَآءَ الثَّلَاثِ مِائَةٍ۔

انسؓ سے کہا اے ابوحمزہؓ کتنے آدمی اس وقت ہوں گے، انسؓ نے کہا قریب تین سو آدمیوں کے تھے۔ (شاید یہ دوسرے وقت کا ذکر ہے)

٥٩٤٤:عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ بِالزَّوْرَآءِ فَأُتِيَ بِاِنَآءِ مَآءٍ لَّا يَغْمُرُ اَصَابِعَهٗ اَوْقَدْرَمَا يُوَارِيْ اَصَابِعَهٗ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَحَدِيْثِ هِشَامٍ۔

۵۹۴۴: انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زوراء میں تھے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک برتن لایا گیا اس میں اتنا پانی تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی انگلیاں نہیں ڈوبتی تھیں یا انگلیاں نہیں چھپتی تھیں، پھر بیان کیا حدیث کو اسی طرح جیسے اوپر گزری۔

٥٩٤٥:عَنْ جَابِرٍ اَنَّ اُمَّ مَالِكٍ كَانَتْ تُهْدِيْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ عُكَّةٍ لَّهَا سَمْنًا فَيَاْتِيْهَا بَنُوْهَا فَيَسْأَ لُوْنَ الْاُدْمَ وَلَيْسَ عِنْدَهُمْ شَيْءٌ فَتَعْمِدُ اِلَى الَّذِيْ كَانَتْ تُهْدِي فِيْهِ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَجِدُ فِيْهِ سَمْنًا فَمَازَالَ يُقِيْمُ لَهَا اُدْمَ بَيْتِهَا حَتّٰى عَصَرَتْهُ فَاَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَصَرْتِهَا فَقَالَتْ نَعَمْ قَالَ لَوْ تَرَكْتِهَا مَازَالَ قَآئِمًا۔

۵۹۴۵: جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک کپی میں گھی بھیجا کرتی تھی تحفہ کے طور پر پھر اس کے بیٹے آتے اور اس سے سالن مانگتے اور گھر میں کچھ نہ ہوتا تو ام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہا اس کپی کے پاس جاتی اس میں گھی ہوتا اسی طرح ہمیشہ اس کے گھر کا سالن قائم رہتا۔ ایک بار ام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے (حرص کر کے) اس کپی کو نچوڑ لیا، پھر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”اگر تو اس کو یوں ہی رہنے دیتی (اور ضرورت کے وقت لیتی جاتی) تو وہ ہمیشہ قائم رہتا“۔

٥٩٤٦:عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَطْعِمُهٗ فَاَطْعَمَهٗ شَطْرَ وَسْقِ شَعِيْرٍ فَمَا زَالَ الرَّجُلُ يَاْ كُلُ مِنْهُ وَامْرَاَتُهٗ وَضَيْفُهُمَا حَتّٰى كَالَهٗ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْلَمْ تَكِلْهُ لَاَ كَلْتُمْ مِنْهُ وَلَقَامَ لَكُمْ۔

۵۹۴۶: جابرؓ سے روایت ہے ایک شخص آیا رسول اللہ ﷺ سے کھانا مانگتا تھا، آپؐ نے اس کو آدھا وسق جو دیئے، (ایک وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے) پھر وہ شخص اور اس کی بی بی اور مہمان ہمیشہ اس میں سے کھاتے رہے۔ یہاں تک کہ اس شخص نے ماپا اس کو پھر وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا۔ آپؐ نے فرمایا ”اگر تم اس کو نہ ماپتے تو ہمیشہ اس میں سے کھاتے، اور وہ ایسا ہی رہتا“ (کیوں کہ ماپنے سے اللہ کا بھروسہ جاتا رہا اور بے صبری نمود ہوئی پھر برکت کہاں رہے گی)۔

٥٩٤٧:عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ اَخْبَرَهٗ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ غَزْوَةِ تَبُوْكَ فَكَانَ يَجْمَعُ الصَّلٰوةَ فَصَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيْعًا وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَآءَ جَمِيْعًا حَتّٰى اِذَا كَانَ يَوْمًا اَخَّرَ الصَّلٰوةَ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيْعًا ثُمَّ دَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَآءَ جَمِيْعًا ثُمَّ قَالَ

۵۹۴۷: معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نکلے جس سال تبوک کی لڑائی ہوئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس سفر میں جمع کرتے دو نمازوں کو تو ظہر اور عصر ملا کر پڑھی، اور مغرب اور عشاء ملا کر پڑھی، ایک دن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز میں دیر کی، پھر نکلے اور ظہر اور عصر ملا کر پڑھی پھر اندر چلے گئے، پھر نکلے اس کے بعد مغرب اور عشاء ملا کر پڑھی، بعد اس کے فرمایا تم کل اللہ چاہے تبوک کے چشمے پر پہنچو گے، اور نہیں پہنچو گے جب تک دن نہ نکلے اور

اِنَّكُمْ سَتَاْتُوْنَ غَدًا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ عَيْنَ تَبُوْكَ وَاِنَّكُمْ لَنْ تَاْتُوْهَا حَتّٰى يَضْحَى النَّهَارُ فَمَنْ جَآءَ هَا مِنْكُمْ فَلَا يَمَسَّ مِنْ مَّآئِهَا شَيْئًا حَتّٰى اٰتِيَ فَجِئْنَا هَا قَدْ سَبَقَنَآ اِلَيْهَا رَجُلَانِ وَالْعَيْنُ مِثْلُ الشِّرَاكِ تَبِضُّ بِشَيْءٍ مِنْ مَّآءٍ قَالَ فَسَاَ لَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ مَسَسْتُمَا مِنْ مَّآئِهَا شَيْئًا قَالَا نَعَمْ فَسَبَّهُمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ لَهُمَا مَاشَآءَ اللّٰهُ اَنْ يَّقُوْلَ قَالَ ثُمَّ غَرَفُوْا بِاَيْدِيْهِمْ مِنَ الْعَيْنِ قَلِيْلًا قَلِيْلًا حَتّٰى اجْتَمَعَ فِيْ شَيْءٍ قَالَ وَغَسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِ يَدَيْهِ وَوَجْهَهٗ ثُمَّ اَعَادَهٗ فِيْهَا فَجَرَتِ الْعَيْنُ بِمَآءٍ مُّنْهَمِرٍ اَوْ قَالَ غَزِيْرٍ شَكَّ اَبُوْ عَلِيٍّ اَيُّهُمَا قَالَ حَتَّى اسْتَقَى النَّاسُ ثُمَّ قَالَ يُوْشِكُ يَا مُعَاذُ اِنْ طَالَتْ بِكَ حَيَاةٌ اَنْ تَرٰى مَآءً هٰهُنَا قَدْ مُلِئَ جِنَانًا۔

جو کوئی جائے تم میں سے اس چشمہ کے پاس تو اس کے پانی کو ہاتھ نہ لگائے جب تک میں نہ آؤں، معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا پھر ہم اس چشمے پر پہنچے، ہم سے پہلے وہاں دو آدمی پہنچ گئے تھے، اور چشمہ کے پانی کا یہ حال تھا کہ جوتی کے تسمہ کے برابر پانی ہوگا۔ وہ بھی آہستہ آہستہ بہہ رہا تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان دونوں آدمیوں سے پوچھا تم نے اس کے پانی میں ہاتھ لگایا۔ انہوں نے کہا ہاں۔ آپ ﷺ نے ان کو برا کہا (اس لئے کہ انہوں نے حکم کے خلاف کیا) اور جو اللہ تعالیٰ کو منظور تھا وہ آپ ﷺ نے ان کو سنایا، پھر لوگوں نے چلوؤں سے تھوڑا تھوڑا پانی ایک برتن میں جمع کیا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ اور منہ اس میں دھوئے، پھر وہ پانی اس چشمہ میں ڈال دیا، وہ چشمہ جوش مار کر بہنے لگا، پھر لوگوں نے پانی پلانا شروع کیا (آدمیوں اور جانوروں کو) بعد اس کے آپ ﷺ نے فرمایا اے معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اگر تیری زندگی رہی تو تو دیکھے گا اس کا پانی باغوں کو بھر دے گا، (یہ بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک بڑا معجزہ تھا، اس لشکر میں تیس ہزار آدمی تھے، اور ایک روایت میں ہے کہ ستر ہزار آدمی تھے۔)

۵۹۴۸: عَنْ اَبِيْ حُمَيْدٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ تَبُوْكَ فَاَتَيْنَا وَادِيَ الْقُرٰى عَلٰى حَدِيْقَةٍ لِامْرَاَةٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْرُصُوْهَا فَخَرَصْنَا هَا وَخَرَصَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشَرَةَ اَوْسُقٍ وَّقَالَ اَحْصِيْهَا حَتّٰى نَرْجِعَ اِلَيْكِ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ فَانْطَلَقْنَا حَتّٰى قَدِمْنَا تَبُوْكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتَهُبُّ عَلَيْكُمُ اللَّيْلَةَ رِيْحٌ شَدِيْدَةٌ فَلَايَقُمْ فِيْهَا اَحَدٌ مِنْكُمْ فَمَنْ كَانَ لَهٗ بَعِيْرٌ فَلْيَشُدَّ عِقَالَهٗ فَهَبَّتْ رِيْحٌ شَدِيْدَةٌ فَقَامَ رَجُلٌ فَحَمَلَتْهُ الرِّيْحُ حَتّٰى اَلْقَتْهُ بِجَبَلَيْ طَيْءٍ وَجَآءَ رَسُوْلُ ابْنِ الْعُلْمَاءِ صَاحِبِ

۵۹۴۸: ابو حمید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے جب تبوک کی جنگ تھی تو وادی القریٰ (ایک مقام ہے مدینہ سے تین میل کے فاصلہ پر شام کے راستہ میں) میں ایک باغ پر پہنچے، جو ایک عورت کا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''اندازہ کرو اس باغ میں کتنا میوہ ہے'' ہم نے اندازہ کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اندازے میں وہ دس وسق معلوم ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس عورت سے کہا تو یہ گنتی یاد رکھنا جب تک ہم لوٹ کر آئیں، اگر اللہ چاہے پھر ہم لوگ آگے چلے، یہاں تک کہ تبوک میں پہنچے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا آج کی رات زور کی آندھی چلے گی تو کوئی کھڑا نہ ہو اور جس کے پاس اونٹ ہو وہ اس کو مضبوط باندھ دے۔ پھر ایسا ہی ہوا زور کی آندھی چلی، ایک شخص کھڑا ہوا اس کو ہوا اڑا لے گئی اور طے کے دو پہاڑوں میں ڈال دیا، اس کے بعد علماء کے بیٹے کا

اَيْلَةَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكِتَابٍ وَّاَهْدٰى لَهٗ بَغْلَةً بَيْضَآءَ فَكَتَبَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَهْدٰى لَهٗ بُرْدًا ثُمَّ اَقْبَلْنَا حَتّٰى قَدِمْنَا وَادِيَ الْقُرٰى فَسَأَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرْأَةَ عَنْ حَدِيْقَتِهَا كَمْ بَلَغَ ثَمَرُهَا فَقَالَتْ عَشَرَةَ اَوْسُقٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّىْ مُسْرِعٌ فَمَنْ شَآءَ مِنْكُمْ فَلْيُسْرِعْ مَعِيَ وَمَنْ شَآءَ فَلْيَمْكُثْ فَخَرَجْنَا حَتّٰى اَشْرَفْنَا عَلَى الْمَدِيْنَةِ فَقَالَ هٰذِهٖ طَابَةُ وَهٰذَآ اُحُدٌ وَّهُوَ جَبَلٌ يُّحِبُّنَا وَنُحِبُّهٗ ثُمَّ قَالَ اِنَّ خَيْرَ دُوْرِ الْاَنْصَارِ دَارُبَنِى النَّجَّارِ ثُمَّ دَارُبَنِىْ عَبْدِ الْاَشْهَلِ ثُمَّ دَارُبَنِى الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ ثُمَّ دَارُبَنِىْ سَاعِدَةَ وَفِىْ كُلِّ دُوْرِ الْاَنْصَارِ خَيْرٌ فَلَحِقَنَا سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ فَقَالَ اَبُوْ اُسَيْدٍ اَلَمْ تَرَاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيَّرَ دُوْرَ الْاَنْصَارِ فَجَعَلَنَا اٰخِرًا فَاَدْرَكَ سَعْدٌ رَّسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ خَيَّرْتَ دُوْرَ الْاَنْصَارِ فَجَعَلْتَنَا اٰخِرًا فَقَالَ اَوَلَيْسَ بِحَسْبِكُمْ اَنْ تَكُوْنُوْا مِنَ الْخِيَارِ۔

ایچی جو ایلہ کا حاکم تھا آیا ایک کتاب لے کر اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے ایک سفید خچر تحفہ لایا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو جواب لکھا اور ایک چادر تحفہ بھیجی۔ پھر ہم لوٹے یہاں تک کہ وادی القریٰ میں پہنچے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس عورت سے باغ کے میوے کا حال پوچھا، کتنا میوہ نکلا، اس نے کہا پورا دس وسق نکلا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں جلدی جاؤں گا تم میں سے جس کا جی چاہے وہ میرے ساتھ جلدی چلے، اور جس کا جی چاہے ٹھہر جائے۔ ہم نکلے یہاں تک مدینہ دکھائی دینے لگا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "یہ طابہ ہے" (طابہ مدینہ منورہ کا نام ہے) اور یہ احد پہاڑ ہے جو ہم کو چاہتا ہے اور ہم اس کو چاہتے ہیں، پھر فرمایا "انصار کے سب گھروں میں بنی بخار کے گھر بہتر ہیں، (کیوں کہ وہ سب سے پہلے مسلمان ہوئے) پھر بنی عبدالاشہل کا گھر پھر بنی حارث بن خزرج کا گھر پھر بنی ساعدہ کا گھر اور انصار کے سب گھروں میں بہتری ہے، پھر سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن عبادہ ہم سے ملے، ابو اسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے کہا تم نے نہیں سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انصار کے گھروں کی بہتری بیان کی تو ہم کو سب کے اخیر کر دیا، یہ سن کر سعد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملاقات کی اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انصار کی فضیلت بیان کی اور ہم کو سب سے آخر میں کر دیا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم کو یہ کافی نہیں ہے کہ تم اچھوں میں رہے۔

٥٩٤٩:عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اِلٰى قَوْلِهٖ وَفِىْ كُلِّ دُوْرِ الْاَنْصَارِ خَيْرٌ وَّلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهٗ مِنْ قِصَّةِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ وَزَادَ فِىْ حَدِيْثِ وُهَيْبٍ فَكَتَبَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِبَحْرِهِمْ وَلَمْ يَذْكُرْ فِىْ حَدِيْثِ وُهَيْبٍ فَكَتَبَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ۔

۵۹۴۹: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں سعد بن عبادہ کا قصہ نہیں ہے اور یہ زیادہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایلہ والے کو اس کا ملک لکھ دیا۔

تشریح اس حدیث میں کئی معجزے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک میوہ کا ایسا ٹھیک اندازہ جو اچھے اچھے جاننے والوں سے نہ ہو سکا، دوسرے ہوا کی خبر دینا پہلے سے، تیسرے منع کرنا لوگوں کو کھڑے ہونے سے ہوا میں۔

بَابُ: تَوَكُّلِهِ عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى

باب: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے توکل کا بیان

۵۹۵۰:عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ غَزْوَةً قِبَلَ نَجْدٍ فَاَدْرَكْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِيْ وَادٍ كَثِيْرِ الْعِضَاةِ فَنَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ شَجَرَةٍ فَعَلَّقَ سَيْفَهٗ بِغُصْنٍ مِّنْ اَغْصَانِهَا وَقَالَ تَفَرَّقَ النَّاسُ فِي الْوَادِيْ يَسْتَظِلُّوْنَ بِالشَّجَرِ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنَّ رَجُلًا اَتَانِيْ وَاَنَا نَائِمٌ فَاَخَذَ السَّيْفَ فَاسْتَيْقَظْتُ وَهُوَ قَائِمٌ عَلٰى رَاْسِيْ فَلَمْ اَشْعُرْ اِلَّا وَالسَّيْفُ صَلْتًا فِيْ يَدِهٖ فَقَالَ لِيْ مَنْ يَّمْنَعُكَ مِنِّيْ قَالَ قُلْتُ اللّٰهُ ثُمَّ قَالَ فِي الثَّانِيَةِ مَنْ يَّمْنَعُكَ مِنِّيْ قَالَ قُلْتُ اللّٰهُ قَالَ فَشَامَ السَّيْفَ فَمَا هُوَذَا جَالِسٌ ثُمَّ لَمْ يَعْرِضْ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ۔

۵۹۵۰: جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ہم جہاد کو گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نجد کی طرف۔ ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک وادی میں پایا جہاں کانٹے دار درخت بہت تھے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک درخت کے تلے اترے اور اپنی تلوار ایک شاخ سے لٹکا دی اور لوگ جدا جدا پھیل گئے اسی وادی میں درختوں کے سایوں میں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''ایک شخص میرے پاس آیا میں سو رہا تھا، اس نے تلوار اتار لی، میں جاگا وہ میرے سر پر کھڑا تھا، مجھے اس وقت خبر ہوئی جب اس کے ہاتھ میں ننگی تلوار آ گئی۔ وہ بولا اب تمہیں کون بچا سکتا ہے مجھ سے؟ میں نے کہا اللہ تعالیٰ، پھر دوسری بار اس نے یہی کہا، میں نے کہا ''اللہ'' یہ سن کر اس نے تلوار نیام میں کر لی، وہ شخص یہ بیٹھا ہے'' پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے کچھ تعرض نہ کیا۔

تشریح: سبحان اللہ توکل اور بہادری اور استقلال اور عزیمت اس کو کہتے ہیں ایسے سخت وقت میں بھی مضبوط رہے، یوں تو سب اچھی خصلتوں کا دعویٰ کرتے ہیں اور بڑی بڑی شیخیاں بگھارتے ہیں، پر امتحان کے وقت سٹی بھول جاتے ہیں، میں نے بچشم خود بڑے بڑے لاف زنوں کو دیکھا کہ ذرا سی مصیبت میں ان کے حواس جاتے رہے بعض نے زہر کھا لیا اور جان دی، لا حول ولا قوۃ، یہ حدیث بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کا ایک بڑا ثبوت ہے، اتنی شجاعت اور بہادری بھی نبوت کی نشانی ہے۔

۵۹۵۱:عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيِّ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَهُمَا اَنَّهٗ غَزَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةً قِبَلَ نَجْدٍ فَلَمَّا قَفَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَفَلَ مَعَهٗ فَاَدْرَكَتْهُمُ الْقَائِلَةُ يَوْمًا ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ وَّمَعْمَرٍ۔

۵۹۵۱: جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن عبداللہ انصاری سے روایت ہے انہوں نے جہاد کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نجد کی طرف جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوٹے وہ بھی ساتھ لوٹے۔ ایک روز دوپہر کے وقت ہوا۔ پھر بیان کیا اسی حدیث کو اسی طرح جیسے اوپر گزری۔

۵۹۵۲:عَنْ جَابِرٍ قَالَ اَقْبَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِذَاتِ الرِّقَاعِ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ الزُّهْرِيِّ وَلَمْ يَذْكُرْ ثُمَّ لَمْ

۵۹۵۲: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

يَعْرِضْ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

بَابُ: بَيَانِ مَثَلِ مَابُعِثَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْهُدٰى وَالْعِلْمِ

باب: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو ہدایت اور علم لے کر آئے ہیں اس کی مثال

٥٩٥٣:عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ مَثَلَ مَا بَعَثَنِيَ اللّٰهُ بِهٖ مِنَ الْهُدٰى وَالْعِلْمِ كَمَثَلِ غَيْثٍ اَصَابَ اَرْضًا فَكَانَتْ مِنْهَا طَائِفَةٌ طَيِّبَةٌ قَبِلَتِ الْمَآءَ فَاَنْبَتَتِ الْكَلَاَ وَالْعُشْبَ الْكَثِيْرَ وَكَانَ مِنْهَآ اَجَادِبُ اَمْسَكَتِ الْمَآءَ فَنَفَعَ اللّٰهُ بِهَا النَّاسَ فَشَرِبُوْا مِنْهَا وَسَقَوْا وَرَعَوْا وَاَصَابَ طَائِفَةً مِّنْهَا اُخْرٰى اِنَّمَا هِيَ قِيْعَانٌ لَّا تُمْسِكُ مَآءً وَلَا تُنْبِتُ كَلَاً فَذٰلِكَ مَثَلُ مَنْ فَقُهَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ وَنَفَعَهُ اللّٰهُ بِمَا بَعَثَنِيَ اللّٰهُ بِهٖ فَعَلِمَ وَعَلَّمَ وَمَثَلُ مَنْ لَّمْ يَرْفَعْ بِذٰلِكَ رَاْسًا وَلَمْ يَقْبَلْ هُدَى اللّٰهِ الَّذِيْ اُرْسِلْتُ بِهٖ۔

۵۹۵۳:ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مثال اس کی جو اللہ نے مجھ کو دیا ہدایت اور علم ایسی ہے جیسے مینہ برسا زمین پر، اس میں کچھ حصہ ایسا تھا جس نے پانی کو چوس لیا، اور چارا اور بہت سا سبزہ جمایا، اور کچھ حصہ اس کا کڑا سخت تھا، اس نے اس پانی کو سمیٹ رکھا، پھر اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو فائدہ پہنچایا اس سے، لوگوں نے اس سے پیا اور پلایا اور چرایا (بخاری کی روایت میں زَرَعُوْا ہے یعنی کھیتی کی اس سے) اور کچھ حصہ اس میں کا چٹیل میدان ہے نہ تو پانی کو روکے، نہ گھاس اگائے، (جیسے چکنی چٹان کہ پانی لگا اور چل دیا۔) تو یہ مثال ہے اس کی جس نے اللہ کے دین کو سمجھا اور اللہ نے اس کو فائدہ دیا اس چیز نے جو مجھ کو عطا فرمائی، اس نے آپ بھی جانا اور اوروں کو بھی سکھایا اور جس نے اس طرف سر نہ اٹھایا (یعنی توجہ نہ کی) اور اللہ کی ہدایت کو جس کو میں دے کر بھیجا گیا قبول نہ کیا۔

تشریح: یعنی زمین کی تین قسمیں ہیں، اسی طرح لوگ بھی تین طرح کے ہیں:

﴿١﴾ پہلی قسم: جو پانی سے زندہ ہوتی ہیں اور گھاس اور ترکاری اور میوے اگاتی ہے، لوگ اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں، اس کی مثل وہ شخص ہے جس نے دین کا علم یاد کیا، آپ بھی عمل کیا، لوگوں کو سکھایا انہوں نے بھی فائدہ اٹھایا۔

﴿٢﴾ دوسری قسم: وہ جو خود نہیں اگاتی، لیکن پانی روک رکھتی ہے، اس سے آدمیوں اور جانوروں کو نفع ہوتا ہے، یہ وہ شخص ہے جس نے دین کا علم یاد کیا، لیکن اس کو اتنی فہم نہیں کہ اس میں سے باریک مطلب نکالے، خیر اس سے سن کر اور لوگوں نے فائدہ اٹھایا۔

﴿٣﴾ تیسری قسم: چکنی صاف زمین جہاں نہ گھاس اگتا ہے نہ پانی تھمتا ہے، یہ اس شخص کی مثال ہے جس نے دین کی طرف توجہ نہ کی ہو، نہ اس کو یاد رکھا۔ (نوویؒ)

بَابُ: شَفَقَتِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اُمَّتِهٖ

باب: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنی امت پر کیسی شفقت تھی اس کا بیان

٥٩٥٤:عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۵۹۵۴:ابوموسیٰ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ مَثَلِيْ وَمَثَلَ مَا بَعَثَنِيَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ بِهٖ كَمَثَلِ رَجُلٍ اَتٰى قَوْمَهٗ فَقَالَ يَاقَوْمِ اِنِّيْ رَاَيْتُ الْجَيْشَ بِعَيْنَيَّ وَاِنِّيْ اَنَا النَّذِيْرُ الْعُرْيَانُ فَالنَّجَآءَ فَاَطَاعَهٗ طَائِفَةٌ مِّنْ قَوْمِهٖ فَاَدْلَجُوْا فَانْطَلَقُوْا عَلٰى مُهْلَتِهِمْ وَكَذَّبَتْ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ فَاَصْبَحُوْا مَكَانَهُمْ فَصَبَّحَهُمُ الْجَيْشُ فَاَهْلَكَهُمْ وَاجْتَاحَهُمْ فَذٰلِكَ مَثَلُ مَنْ اَطَاعَنِيْ وَاتَّبَعَ مَا جِئْتُ بِهٖ وَمَثَلُ مَنْ عَصَانِيْ وَكَذَّبَ مَا جِئْتُ بِهٖ مِنَ الْحَقِّ۔

''میری مثال اور میرے دین کی مثال جو اللہ نے مجھے دے کر بھیجا ایسی ہے جیسے مثال اس شخص کی جو اپنی قوم کے پاس آیا اور کہنے لگا ''اے میری قوم میں نے لشکر کو اپنی دونوں آنکھوں سے دیکھا، (یعنی دشمن کی فوج کو) اور میں ننگا ڈرانے والا ہوں، سو جلدی بھاگو' اب اس کی قوم میں سے بعض نے اس کا کہنا مانا، وہ شام ہوتے ہی بھاگ گئے، اور آرام سے چلے گئے، اور بعض نے جھٹلایا، وہ صبح تک اسی جگہ رہے، اور صبح ہوتے ہی لشکر ان پر ٹوٹ پڑا، ان کو تباہ کیا، اور جڑ سے اکھیڑ دیا سو یہی مثل ہے اس کی جس نے میرا کہنا نہ مانا، اور جھٹلایا سچے دین کو۔

تشریح ❀ عرب میں دستور تھا کہ جس نے دشمن کے لشکر کو دیکھا کہ غارت کرنے کو آتا ہے تو وہ ننگا ہو کر اپنے کپڑے لکڑی پر اٹھا کر چلاتا تھا، اور اپنی قوم سے کہتا تھا کہ جلد بھاگو، ننگے ہونے سے غرض یہ تھی کہ اس کو لوگ بڑی آفت سمجھیں اور اس کو سچا جان کر جلد بھاگیں۔

۵۹۵۵:عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا مَثَلِيْ وَمَثَلُ اُمَّتِيْ كَمَثَلِ رَجُلٍ اِسْتَوْ قَدَنَارًا فَجَعَلَتِ الدَّوَابُّ وَالْفَرَاشُ يَقَعْنَ فِيْهِ فَاَنَا اٰخِذٌ بِحُجَزِ كُمْ وَاَنْتُمْ تَقَحَّمُوْنَ فِيْهِ۔

۵۹۵۵:ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''میری مثال اور میری امت کی مثال ایسی ہے، جیسے کسی نے آگ جلائی پھر اس میں کیڑے اور پتنگے گرنے لگے اور میں پکڑے ہوئے ہوں تمہاری کمروں کو اور تم بے تامل اندھا دھند اس میں گر پڑتے ہو''۔

تشریح ❀ یعنی لوگ حرص اور گناہوں میں بے تامل گرتے ہیں جیسے آگ میں کیڑے پتنگے خوشی سے گرتے ہیں اور جلتے ہیں، اور حضرت کمال شفقت سے ان نادانوں کو بہت روکتے ہیں، جیسے کوئی کسی کی کمر پکڑ کر روکے، پر افسوس کہ نادان حرصی نہیں رکتے۔

۵۹۵۶:عَنْ اَبِي الزِّنَادِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ۔

۵۹۵۶:مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۵۹۵۷:عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْهُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَثَلِيْ كَمَثَلِ رَجُلٍ اِسْتَوْقَدَ نَارًا فَلَمَّآ اَضَاءَ تْ مَاحَوْلَهَا جَعَلَ الْفَرَاشُ وَهٰذِهِ الدَّوَابُّ الَّتِيْ فِي النَّارِ يَقَعْنَ فِيْهَا وَجَعَلَ يَحْجُزُهُنَّ وَيَغْلِبْنَهٗ فَيَتَقَحَّمْنَ فِيْهَا قَالَ فَذٰلِكُمْ مَثَلِيْ وَمَثَلُكُمْ اَنَا اٰخِذٌ بِحُجَزِ كُمْ عَنِ النَّارِ هَلُمَّ عَنِ النَّارِ فَتَغْلِبُوْنِيْ تَقَحَّمُوْنَ فِيْهَا۔

۵۹۵۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''میری مثال اس شخص کی سی ہے جس نے آگ جلائی، جب اس کے گرد روشنی ہوئی تو اس میں کیڑے اور یہ جانور جو آگ میں ہیں گرنے لگے اور وہ شخص ان کو روکنے لگا، لیکن وہ نہ رکے اس میں گرنے لگے، یہ ہے مثال ہے میری اور میں تمہاری کمر پکڑ کر جہنم سے روکتا ہوں، اور کہتا ہوں جہنم کے پاس سے چلے آؤ، اور تم نہیں مانتے اسی میں گھسے جاتے ہو''۔

٥٩٥٨:عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلِیْ وَمَثَلُكُمْ كَمَثَلِ رَجُلٍ اَوْقَدَ نَارًا فَجَعَلَ الْجَنَادِبُ وَالْفَرَاشُ يَقَعْنَ فِيْهَا وَهُوَ يَذُبُّهُنَّ عَنْهَا وَاَنَا اٰخِذٌ بِحُجَزِ كُمْ عَنِ النَّارِ وَاَنْتُمْ تَفَلَّتُوْنَ مِنْ يَدَيَّ۔

۵۹۵۸: جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”میری اور تمہاری مثال اس شخص کی سی ہے جس نے آگ جلائی، اور ٹڈی اور پتنگے اس میں گرنے لگے، اور وہ ان کو روکنے لگا، اسی طرح میں تمہاری کمر تھامے ہوں، انگار سے اور تم نکلے جاتے ہو میرے ہاتھ سے“۔

بَابُ: ذِكْرِ كَوْنِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ

باب: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خاتم النبیین ہونا

٥٩٥٩:عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلِیْ وَمَثَلُ الْاَنْبِيَآءِ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰى بُنْيَانًا فَاَحْسَنَهٗ وَاَجْمَلَهٗ فَجَعَلَ النَّاسُ يُطِيْفُوْنَ بِهٖ يَقُوْلُوْنَ مَارَاَيْنَا بُنْيَانًا اَحْسَنَ مِنْ هٰذَا اِلَّا هٰذِهِ اللَّبِنَةَ فَكُنْتُ اَنَا تِلْكَ اللَّبِنَةَ۔

۵۹۵۹: ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”میری مثال اور پیغمبروں کی مثال ایسی ہے، جیسے ایک شخص نے ایک محل بنایا نہایت عمدہ اور خوبصورت لوگ اس کے گرد پھرنے لگے اور کہنے لگے ہم نے اس سے بہتر عمارت نہیں دیکھی مگر ایک اینٹ کی جگہ خالی ہے، اور میں وہی اینٹ ہوں (جس سے نبوت کا محل پورا ہو گیا“ (اب دوسرا کوئی نبی نیا میرے بعد نہ ہوگا)

٥٩٦٠:عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَقَالَ اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلِیْ وَمَثَلُ الْاَنْبِيَآءِ مِنْ قَبْلِیْ كَمَثَلِ رَجُلٍ ابْتَنٰى بُيُوْتًا فَاَحْسَنَهَا وَاَجْمَلَهَا وَاَكْمَلَهَا اِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ مِنْ زَاوِيَةٍ مِنْ زَوَايَا هَا فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوْفُوْنَ بِهٖ وَيُعْجِبُهُمُ الْبُنْيَانُ فَيَقُوْلُوْنَ اَلَاوَضَعْتَ هٰهُنَا لَبِنَةً فَيَتِمُّ بُنْيَانُكَ فَقَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنْتُ اَنَا اللَّبِنَةَ۔

۵۹۶۰: ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”میری مثال اور، اور پیغمبروں کی مثال جو مجھ سے پہلے ہو چکے ایسی ہے جیسے کسی شخص نے کئی گھر بنائے اور ان کو زیب دیا، اور آرائش دی اور پورا کیا، مگر ایک کونے پر ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی، اب لوگ اس کے گرد پھرنے لگے، اور ان کو وہ عمارت پسند آئی، وہ کہنے لگے مکان والے سے تو نے ایک اینٹ یہاں رکھ دی ہوتی، تو تیری عمارت پوری ہو جاتی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”وہ اینٹ میں ہوں“۔

٥٩٦١:عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلِیْ ومَثَلُ الْاَنْبِيَآءِ مِنْ قَبْلِیْ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰى بُنْيَانًا فَاَحْسَنَهٗ وَاَجْمَلَهٗ اِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ مِنْ زَاوِيَةٍ زَوَايَاهُ فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوْفُوْنَ بِهٖ وَيَتَعَجَّبُوْنَ لَهٗ وَيَقُوْلُوْنَ هَلَّا وَضَعْتَ

۵۹۶۱: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ میں وہ اینٹ ہوں اور میں خاتم الانبیاء ہوں۔

هٰذِهِ اللَّبِنَةَ قَالَ فَاَنَا اللَّبِنَةُ وَاَنَا خَاتِمُ النَّبِيِّيْنَ ـ

٥٩٦٢:عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَثَلِیْ وَمَثَلُ النَّبِيِّيْنَ فَذَكَرَ نَحْوَهٗ ـ

۵۹۶۲:ابوسعید سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔

٥٩٦٣:عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلِیْ وَمَثَلُ الْاَنْبِیَآءِ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰی دَارًا فَاَتَمَّهَا وَاَكْمَلَهَا اِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ یَدْخُلُوْنَهَا وَیَتَعَجَّبُوْنَ مِنْهَا وَیَقُوْلُوْنَ لَوْ لَا مَوْضِعُ اللَّبِنَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَنَا مَوْضِعُ اللَّبِنَةِ جِئْتُ فَخَتَمْتُ الْاَنْبِیَآءَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهٗ عَلَیْهِمْ اَجْمَعِیْنَ ـ

۵۹۶۳:جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''میری مثال اور اور پیغمبروں کی مثال اس شخص کی مثال ہے، جس نے ایک گھر بنایا اور اس کو پورا کیا اور تمام کیا، پر ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی۔ لوگوں نے اس کے اندر جانا شروع کیا، اور لگے تعجب کرنے اور کہنے لگے کاش یہ اینٹ بھی خالی نہ ہوتی، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''میں اس اینٹ کی جگہ ہوں، میں آیا اور پیغمبروں کو ختم کر دیا''۔

٥٩٦٤:عَنْ سُلَیْمٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ وَقَالَ بَدَلَ اَتَمَّهَا اَحْسَنَهَا ـ

۵۹۶۴: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ اس میں پورا کیا کے بدلہ آرائش دیا ہے۔

بَابٌ:اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ تَعَالٰی رَحْمَةَ اُمَّةٍ قَبَضَ نَبِیَّهَا قَبْلَهَا

باب: جب کسی امت پر اللہ تعالیٰ کی مہر ہوتی ہے تو اس کا پیغمبر اس کے سامنے گزر جاتا ہے

٥٩٦٥:عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ اِذَآ اَرَادَ رَحْمَةَ اُمَّةٍ مِنْ عِبَادِهٖ قَبَضَ نَبِیَّهَا قَبْلَهَا فَجَعَلَهٗ لَهَا فَرَطًا وَّسَلَفًا بَیْنَ یَدَیْهَا وَاِذَا اَرَادَهَلَكَةَ اُمَّةٍ عَذَّبَهَا وَنَبِیُّهَا حَیٌّ فَاَهْلَكَهَا وَهُوَ یَنْظُرُ فَاَقَرَّ عَیْنَهٗ بِهَلَكَتِهَا حِیْنَ كَذَّبُوْهُ وَعَصَوْا اَمْرَهٗ ـ

۵۹۶۵:ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''اللہ جل جلالہٗ وعم نوالہ جب کسی امت پر رحم کرتا ہے تو اس کا نبی امت کی ہلاکت سے پہلے گزر جاتا ہے اور وہ اپنی امت کا پیش خیمہ ہوتا ہے، اور جب کسی امت کی تباہی چاہتا ہے تو اس کو ہلاک کرتا ہے، اس کے نبی کے سامنے اور نبی اس کی تباہی سے خوش ہوتا ہے کیونکہ اس نے جھٹلایا نبی کو اور کہنا نہ مانا''۔

بَابُ: اِثْبَاتِ حَوْضِ نَبِیِّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصِفَاتِهٖ

باب: حوض کوثر کا بیان

٥٩٦٦:عَنْ جُنْدُبٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى

۵۹۶۶:جندبؓ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ فرماتے تھے ''میں تمہارا پیش خیمہ ہوں گا حوض پر'' (یعنی آگے جا کر

الْحَوْضِ۔ تمہارے آنے کا منتظر رہوں گا، اور تمہارے پلانے کا سامان درست کروں گا۔

تشریح ❀ قاضی عیاضؒ نے کہا حوض کوثر کی حدیثیں صحیح ہیں، اور ان پر ایمان لانا فرض ہے، اور روایت کیا اس کو متعدد صحابہ نے یہاں تک کہ وہ درجہ تواتر کو پہنچ گئی ہیں۔ (نوویؒ)

۵۹۶۷:عَنْ جُنْدُبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ۔

۵۹۶۷: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۹۶۸:عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلًا يَّقُوْلُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ اَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ مَنْ وَّرَدَ شَرِبَ وَمَنْ شَرِبَ لَمْ يَظْمَاْ اَبَدًا وَّلَيَرِدَنَّ عَلَيَّ اَقْوَامٌ اَعْرِفُهُمْ وَيَعْرِفُوْنِّيْ ثُمَّ يُحَالُ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُمْ قَالَ اَبُوْ حَازِمٍ فَسَمِعَ النُّعْمَانُ بْنُ اَبِيْ عَيَّاشٍ وَاَنَا اُحَدِّثُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ فَقَالَ هٰكَذَا سَمِعْتَ سَهْلًا يَّقُوْلُ قَالَ فَقُلْتُ نَعَمْ۔

۵۹۶۸: ابوحازم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''میں تمہارا پیش خیمہ ہوں گا حوض کوثر پر، جو وہاں آئے گا وہ اس حوض میں سے پیئے گا اور جو پیئے گا اس میں سے پھر کبھی پیاسا نہ ہوگا، اور میرے سامنے کچھ لوگ آویں گے جن کو میں پہچانتا ہوں اور وہ مجھ کو پہچانتے ہیں، پھر وہ روک دیئے جائیں گے میرے پاس آنے سے۔

۵۹۶۹:قَالَ وَاَنَا اَشْهَدُ عَلٰى اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ لَسَمِعْتُهٗ يَزِيْدُ فَيَقُوْلُ اِنَّهُمْ مِنِّيْ فَيُقَالُ اِنَّكَ لَا تَدْرِيْ مَا عَمِلُوْا بَعْدَكَ فَاَقُوْلُ سُحْقًا سُحْقًا لِّمَنْ بَدَّلَ بَعْدِيْ۔

۵۹۶۹: میں کہوں گا یہ میرے لوگ ہیں جواب ملے گا، تم نہیں جانتے جو جو انہوں نے کیا تمہارے بعد (یعنی کافر ہو گئے اور اسلام سے پھر گئے، جیسے عرب کے بعض قبیلے حضرت کی وفات کے بعد اسلام سے پھر گئے تھے) میں کہوں گا تو دور ہو۔ دور ہو جس نے اپنا دین بدل دیا میرے بعد''۔

تشریح ❀ قاضی نے کہا بعد حساب و کتاب کے یہ پینا ہوگا، اور جہنم سے نجات پانے کے بعد اس صورت میں کبھی پیاسا نہ ہوگا، اور بعض نے کہا اس حوض میں سے وہی پیئے گا جس کیلئے جہنم سے نجات لکھی گئی، یا اگر اس حوض میں سے پی کر پھر کوئی مسلمان جہنم میں بھی جائے گا تو اس کو پیاس کا عذاب نہ ہوگا، بلکہ اور عذاب ہوگا۔ (نوویؒ)

۵۹۷۰:عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ يَعْقُوْبَ۔

۵۹۷۰: وہی جو اوپر گزرا۔

۵۹۷۱:عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَوْضِيْ مَسِيْرَةُ شَهْرٍ وَّزَوَايَاهُ سَوَاءٌ وَّمَاءُهٗ اَبْيَضُ مِنَ الْوَرِقِ وَرِيْحُهٗ اَطْيَبُ مِنَ الْمِسْكِ وَكِيْزَانُهٗ كَنُجُوْمِ السَّمَآءِ فَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ لَايَظْمَاُ بَعْدَهٗ اَبَدًا۔

۵۹۷۱: عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''میرا حوض ایک مہینہ کی راہ ہے، اس کے چاروں کونے برابر ہیں، (یعنی طول اور عرض یکساں ہے) اس کا پانی چاندی سے زیادہ سفید ہے، اور اس کی بو مشک سے بہتر ہے، اس پر جو آبخورے رکھے ہیں، ان کی گنتی آسمان کے تاروں کے برابر ہے جو اس میں سے پیئے گا پھر کبھی پیاسا نہ ہوگا۔

٥٩٧٢:قَالَ وَقَالَتْ اَسْمَاءُ بِنْتُ اَبِیْ بَكْرٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ عَلَى الْحَوْضِ حَتّٰى اَنْظُرَ مَنْ يَّرِدُ عَلَیَّ مِنْكُمْ وَسَيُؤْخَذُ اُنَاسٌ دُوْنِیْ فَاَقُوْلُ يَا رَبِّ مِنِّیْ وَمِنْ اُمَّتِیْ فَيُقَالُ مَا شَعَرْتَ مَا عَمِلُوا بَعْدَكَ وَاللّٰهِ مَا بَرِحُوْا بَعْدَكَ يَرْجِعُوْنَ عَلٰى اَعْقَابِهِمْ قَالَ فَكَانَ ابْنُ اَبِیْ مُلَيْكَةَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِكَ اَنْ نَرْجِعَ عَلٰى اَعْقَابِنَا اَوْ اَنْ نُفْتَنَ عَنْ دِيْنِنَا۔

۵۹۷۲:عبداللہ نے کہا اسماءؓ بنت ابی بکر نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”میں حوض پر رہوں گا، دیکھوں گا تم میں سے کون کون وہاں آتے ہیں، اور کچھ لوگ میرے پاس آنے سے اٹکائے جائیں گے، میں کہوں گا اے پروردگار یہ لوگ میرے ہیں میری امت کے ہیں، جواب ملے گا تم کو معلوم نہیں جو کام انہوں نے تمہارے بعد کئے، قسم اللہ کی تمہارے بعد ذرا نہ ٹھہرے، ایڑیوں پر لوٹ گئے“ (اسلام سے پھر گئے ان لوگوں میں خارجی بھی داخل ہیں، جو حضرت علی مرتضیٰؓ کے ساتھ سے الگ ہو گئے، اور مسلمانوں کو کافر سمجھنے لگے اور وہ لوگ بھی داخل ہیں جنہوں نے حضرت ﷺ کی وصیت پر عمل نہ کیا، اور حضرت ﷺ کے اہل بیت کو ستایا، اور شہید کیا معاذ اللہ) ابن ابی ملیکہ (جو اس حدیث کے راوی ہیں) کہتے تھے یا اللہ ہم تیری پناہ مانگتے ہیں ایڑیوں پر لوٹ جانے سے یا دین میں فتنہ ہونے سے۔

٥٩٧٣:عَنْ عَآئِشَةَ تَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بَيْنَ ظَهْرَانَیْ اَصْحَابِهٖ اِنِّیْ عَلَى الْحَوْضِ اَنْتَظِرُ مَنْ يَّرِدُ عَلَیَّ مِنْكُمْ فَوَاللّٰهِ لَيُقْتَطَعَنَّ دُوْنِیْ رِجَالٌ فَلَاَ قُوْلَنَّ اَیْ رَبِّ مِنِّیْ وَمِنْ اُمَّتِیْ فَيَقُوْلُ اِنَّكَ لَا تَدْرِیْ مَاعَمِلُوْا بَعْدَكَ مَازَا لُوْا يَرْجِعُوْنَ عَلٰى اَعْقَابِهِمْ۔

۵۹۷۳:ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے اصحاب میں بیٹھے تھے فرماتے تھے ”میں حوض کوثر پر تمہارا انتظار کروں گا کہ کون کون تم میں سے آتے ہیں قسم اللہ کی بعض لوگ میرے پاس آنے سے روکے جائیں گے، میں کہوں گا اے رب یہ میرے لوگ ہیں، اور میری امت کے لوگ ہیں، پروردگار فرمائے گا تجھ کو معلوم نہیں انہوں نے جو کام کئے تیرے بعد ہمیشہ پھرتے رہے دین سے“۔

تشریح: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آپ ﷺ کو وفات کے بعد اپنی امت کا تفصیلی حال نام بنام معلوم نہیں ہوتا، یہ علم اللہ تعالیٰ ہی کو ہے، اور وہ جو ایک روایت میں آیا ہے کہ پیر اور جمعرات کو امت کے اعمال مجھ پر پیش ہوتے ہیں، اس سے مراد اجمالی پیشی ہے نہ تفصیلی۔

٥٩٧٤:عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا قَالَتْ كُنْتُ اَسْمَعُ النَّاسَ يَذْكُرُوْنَ الْحَوْضَ وَلَمْ اَسْمَعْ ذٰلِكَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمًا مِّنْ ذٰلِكَ وَالْجَارِيَةُ تَمْشُطُنِیْ فَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَيُّهَا النَّاسُ فَقُلْتُ لِلْجَارِيَةِ اسْتَاخِرِیْ عَنِّیْ قَالَتْ اِنَّمَا دَعَا الرِّجَالَ

۵۹۷۴:ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے میں لوگوں سے حوض کوثر کا ذکر سنتی تھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نہیں سنا تھا، ایک دن لڑکی میری کنگھی کر رہی تھی، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے ”اے لوگو!“ یہ سن کر میں نے لڑکی سے کہا سرک جا میرے پاس سے۔ وہ بولی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مردوں کو بلایا ہے نہ عورتوں کو۔ میں نے کہا لوگوں میں میں داخل ہوں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

وَلَمْ يَدْعُ النِّسَاءَ فَقُلْتُ اِنِّي مِنَ النَّاسِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّي لَكُمْ فَرَطٌ عَلَى الْحَوْضِ فَاِيَّايَ لَايَأْتِيَنَّ اَحَدُكُمْ فَيُذَبَّ عَنِّي كَمَا يُذَبُّ الْبَعِيْرُ الضَّالُّ فَاَقُوْلُ فِيْهِمْ هٰذَا فَيُقَالُ اِنَّكَ لَا تَدْرِيْ مَا اَحْدَثُوْا بَعْدَكَ فَاَقُوْلُ سُحْقًا۔

''تمہارا پیش خیمہ ہوں گا حوض پر تو تم ہوشیار رہو کوئی تم میں سے ایسا نہ ہو میرے پاس آئے پھر ہٹایا جائے جیسے بھٹکا ہوا اونٹ ہٹایا جاتا ہے، میں کہوں گا یہ کیوں ہٹائے جاتے ہیں جواب ملے گا تمہیں معلوم نہیں انہوں نے نئی نئی باتیں نکالیں تمہارے بعد (طرح طرح کی بدعتیں) اعتقاد اور عمل میں میں کہوں گا تو دور ہو''۔

٥٩٧٥:عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ تُحَدِّثُ اَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهِيَ تَمْتَشِطُ اَيُّهَا النَّاسُ فَقَالَتْ لِمَا شِطَتِهَا كُفِّيْ رَاْسِيْ بِنَحوِ حَدِيْثِ بُكَيْرٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبَّاسٍ۔

۵۹۷۵:حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے انہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آواز کو منبر پر، اور وہ کنگھی کرا رہی تھیں، انہوں نے کنگھی کرنے والی سے کہا بس کرا خیر تک۔

٥٩٧٦:عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمًا فَصَلّٰى عَلٰى اَهْلِ اُحُدٍ صَلٰوتَهُ عَلَى الْمَيِّتِ ثُمَّ انْصَرَفَ اِلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ اِنِّي فَرَطٌ لَكُمْ وَاَنَا شَهِيْدٌ عَلَيْكُمْ وَاِنِّيْ وَاللّٰهِ لَاَنْظُرُ اِلٰى حَوْضِيَ الْاٰنَ وَاِنِّيْ قَدْ اُعْطِيْتُ مَفَاتِيْحَ خَزَآئِنِ الْاَرْضِ اَوْمَفَاتِيْحَ الْاَرْضِ وَاِنِّيْ وَاللّٰهِ مَآ اَخَافُ عَلَيْكُمْ اَنْ تُشْرِكُوا بَعْدِي وَلٰكِنِّيْ اَخَافُ عَلَيْكُمْ اَنْ تَتَنَافَسُوْا فِيْهَا۔

۵۹۷۶:عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نکلے اور احد کے شہیدوں پر نماز پڑھی جیسے جنازے کی نماز پڑھتے ہیں، پھر منبر کی طرف آئے اور فرمایا ''میں تمہارا پیش خیمہ ہوں گا، اور گواہ ہوں گا اور قسم اللہ کی میں حوض کو اس وقت دیکھ رہا ہوں، اور مجھ کو زمین کے خزانوں کی کنجیاں ملیں یا زمین کی کنجیاں اور قسم اللہ کی مجھے یہ ڈر نہیں کہ تم میرے بعد مشرک ہو جاؤ گے بلکہ یہ ڈر ہے کہ تم دنیا کے لالچ میں آکر ایک دوسرے سے حسد کرنے لگو''۔

تشریح ❁ اور دنیا کے واسطے آخرت کا خیال چھوڑ دو، مسلمانوں نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چند روز بعد ہی ایسے کام شروع کیے اور آپس میں پھوٹ کی بنا ڈالی، معاویہ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے لڑے، اور یزید نے خاندان نبوت کو تباہ کیا اور حجاج نے عبداللہ بن زبیر کو شہید کیا، اور فتنوں کی تار بندھ گئی۔ اس روز سے آج تک مسلمانوں کا وہی حال ہے کسی ایک امام یا خلیفہ پر سب مسلمان اکٹھے نہیں ہوئے۔ آخر کافر موقع پا کر ان پر غالب ہوئے اور ان کی قوت خاک میں مل گئی۔

٥٩٧٧:عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى قَتْلٰى اُحُدٍ ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ كَالْمُوَدِّعِ لِلْاَحْيَاءِ وَالْاَمْوَاتِ فَقَالَ اِنِّي فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ وَاِنَّ عَرْضَهُ كَمَا بَيْنَ اَيْلَةَ

۵۹۷۷:عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے احد کے شہیدوں پر نماز پڑھی پھر منبر پر چڑھے جیسے کوئی رخصت کرتا ہے زندوں اور مردوں کو اور فرمایا ''میں تمہارا پیش خیمہ ہوں گا حوض پر اور اس حوض کی چوڑائی اتنی ہے جیسے ایلہ سے جحفہ (یہ دونوں مقام

اِلَى الْجُحْفَةِ اِنِّیْ لَسْتُ اَخْشٰى عَلَيْكُمْ اَنْ تُشْرِكُوْا بَعْدِیْ وَلٰكِنِّیْ اَخْشٰى عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا اَنْ تَتَنَافَسُوْا فِيْهَا وَتَقْتَتِلُوْا فَتَهْلِكُوْا كَمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ قَالَ عُقْبَةُ فَكَانَتْ اٰخِرَمَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ۔

کے نام ہیں ایلہ مدینہ سے پندرہ منزل پر اور جحفہ سات منزل پر ہے) مجھے یہ ڈر نہیں ہے کہ تم میرے بعد مشرک ہو جاؤ گے لیکن میں ڈرتا ہوں کہ دنیا کے لالچ میں پڑ کر آپس میں لڑنے نہ لگو، پھر تباہ ہو جاؤ جیسے تم سے پہلے لوگ تباہ ہوئے۔ عقبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا یہ اخیر بار میرا دیکھنا تھا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو منبر پر۔

٥٩٧٨: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ وَلَاُنَازِعَنَّ اَقْوَامًا ثُمَّ لَاُغْلَبَنَّ عَلَيْهِمْ فَاَقُوْلُ يَا رَبِّ اَصْحَابِیْ اَصْحَابِیْ فَيُقَالُ اِنَّكَ لَا تَدْرِیْ مَا اَحْدَثُوْا بَعْدَكَ۔

۵۹۷۸: عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''میں تمہارا پیش رو ہوں گا حوض کوثر پر اور چند لوگوں کے واسطے مجھ سے جھگڑا ہوگا، پھر میں غالب ہوں گا اور عرض کروں گا اے مالک میرے یہ تو میرے اصحاب ہیں اصحاب ہیں جواب ملے گا تم نہیں جانتے انہوں نے جو نئی باتیں کیں تمہارے بعد''۔

٥٩٧٩: عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ اَصْحَابِیْ اَصْحَابِیْ۔

۵۹۷۹: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٩٨٠: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ حَدِيْثِ الْاَعْمَشِ وَفِیْ حَدِيْثِ شُعْبَةَ عَنْ مُغِيْرَةَ سَمِعْتُ اَبَا وَائِلٍ۔

۵۹۸۰: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٩٨١: عَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ نَحْوَ حَدِيْثِ الْاَعْمَشِ وَمُغِيْرَةَ۔

۵۹۸۱: مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

٥٩٨٢: عَنْ حَارِثَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَوْضُهٗ مَا بَيْنَ صَنْعَآءَ وَالْمَدِيْنَةِ فَقَالَ لَهُ الْمُسْتَوْرِدُ اَلَمْ تَسْمَعْهُ قَالَ الْاَوَانِیْ قَالَ لَا فَقَالَ الْمُسْتَوْرِدُ تُرٰى فِيْهِ الْاٰنِيَةُ مِثْلَ الْكَوَاكِبِ۔

۵۹۸۲: حارثہ سے روایت ہے انہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ ﷺ فرماتے تھے ''حوض میرا اتنا بڑا ہے جیسے صنعا سے مدینہ'' (ایک مہینہ کی راہ) مستورد نے کہا تم نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے برتنوں کا ذکر نہیں سنا، حارثہ نے کہا نہیں مستورد نے کہا تم برتن دیکھو گے وہاں ستاروں کی طرح۔

٥٩٨٣: عَنْ حَارِثَةَ ابْنِ وَهْبِ الْخُزَاعِیِّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ وَ ذَكَرَ الْحَوْضَ بِمِثْلِهٖ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ الْمُسْتَوْرِدِ وَ قَوْلَهٗ۔

۵۹۸۳: ترجمہ وہی جو گزرا اس میں مستورد کے قول کا ذکر نہیں ہے۔

٥٩٨٤: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

۵۹۸۴: عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَمَا مَكُمْ حَوْضًا مَا بَيْنَ نَاحِيَتَيْهِ كَمَا بَيْنَ جَرْبَآءَ وَ اَذْرُحَ۔

علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''تمہارے سامنے ایک حوض ہوگا، جس کے دونوں کناروں میں اتنا فاصلہ ہوگا جیسا جرباء اور اذرح میں ہے''۔

٥٩٨٥:عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَمَامَكُمْ حَوْضًا كَمَا بَيْنَ جَرْبَآءَ وَ اَذْرُحَ وَ فِيْ رِوَايَةِ ابْنِ مُثَنًّى حَوْضِيْ۔

٥٩٨٥:ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٩٨٦:عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ وَزَادَ وَ قَالَ عُبَيْدُاللّٰهِ فَسَاَلْتُهٗ فَقَالَ قَرْيَتَيْنِ بِالشَّامِ بَيْنَهُمَا مَسِيْرَةُ ثَلَاثِ لَيَالٍ وَ فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ بِشْرٍ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ۔

٥٩٨٦:ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس روایت میں اتنا زیادہ ہے عبیداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں نے نافع سے پوچھا جرباء اور اذرح کیا ہیں۔ انہوں نے کہا دو گاؤں ہیں شام میں، ان دونوں میں تین دن کی راہ کا فاصلہ ہے یا تین رات کا۔

٥٩٨٧:عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ عُبَيْدِ اللّٰهِ۔

٥٩٨٧:ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٩٨٨:عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَمَامَكُمْ حَوْضًا كَمَا بَيْنَ جَرْبَآءَ وَاَذْرُحَ فِيْهِ اَبَارِيْقُ كَنُجُوْمِ السَّمَآءِ مَنْ وَّرَدَهٗ فَشَرِبَ مِنْهُ لَمْ يَظْمَاْ بَعْدَهَا اَبَدًا۔

٥٩٨٨:عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''تمہارے سامنے ایک حوض ہے اتنا بڑا جیسے جرباء سے اذرح، اس میں کوزے ہیں آسمان کے تاروں کی طرح جو وہاں آئے گا اور اس میں سے پئے گا وہ کبھی پیاسا نہ ہوگا''۔

٥٩٨٩:عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَآ اٰنِيَةُ الْحَوْضِ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَاٰنِيَتُهٗ اَكْثَرُ مِنْ عَدَدِ نُجُوْمِ السَّمَآءِ وَ كَوَاكِبِهَا اَلَا فِي اللَّيْلَةِ الْمُظْلِمَةِ الْمُصْحِيَةِ اٰنِيَةُ الْجَنَّةِ مَنْ شَرِبَ مِنْهَا لَمْ يَظْمَاْ اٰخِرَمَا عَلَيْهِ يَشْخَبُ فِيْهِ مِيْزَابَانِ مِنَ الْجَنَّةِ مَنْ شَرِبَ مِنْهُ لَمْ يَظْمَاْ عَرْضُهٗ مِثْلُ طُوْلِهٖ مَا بَيْنَ عَمَّانَ اِلٰى اَيْلَةَ مَاءُهٗ اَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَ اَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ۔

٥٩٨٩:ابوذر غفاریؓ سے روایت ہے میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ حوض کے برتن کیسے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا ''قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے۔ اس حوض کے برتن آسمان کے تاروں سے زیادہ ہیں اور کس رات کے تارے اس رات کے جو اندھیری بے بدلی کے ہو، وہ جنت کے برتن ہیں جو اس میں پیئے گا پھر کبھی پیاسا نہ ہوگا اخیر تک یعنی ہمیشہ تک (کیونکہ وہاں اخیر نہیں ہے) اس حوض میں بہشت کے دو پرنالے بہتے ہیں جو اس میں سے پئے پیاسا نہ ہو۔ اس کا طول اور عرض برابر ہے، جتنا فاصلہ ایلہ سے عمان تک ہے۔ (یہ دونوں شام کے شہر ہیں) اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید ہے اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے''۔

٥٩٩٠:عَنْ ثَوْبَانَ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّيْ لَبِعُقْرِ حَوْضِيْ اَذُوْدُ النَّاسَ لِاَهْلِ الْيَمَنِ اَضْرِبُ بِعَصَايَ حَتّٰى يَرْفَضَّ عَلَيْهِمْ

٥٩٩٠:ثوبانؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''میں اپنے حوض کے کنارے پر لوگوں کو ہٹاتا ہوں گا، یمن والوں کے لیے میں پانی لکڑی سے ماروں گا۔ یہاں تک کہ یمن والوں پر اس کا پانی بہہ آئے گا''۔ (اس

فَسُئِلَ عَنْ عَرْضِهٖ فَقَالَ مِنْ مَقَامِیْ اِلٰی عَمَّانَ وَسُئِلَ عَنْ شَرَابِهٖ فَقَالَ اَشَدُّ بَيَاضًا مِّنَ اللَّبَنِ وَ اَحْلٰی مِنَ الْعَسَلِ يَغُتُّ فِيْهِ مِيْزَابَانِ يَمُدَّانِهٖ مِنَ الْجَنَّةِ اَحَدُهُمَا مِنْ ذَهَبٍ وَّ الْاٰخَرُ مِنْ وَّرِقٍ۔

سے یمن والوں کی بڑی فضیلت نکلی، انہوں نے دنیا میں حضرت محمد ﷺ کی مدد کی اور دشمنوں سے بچایا پس حضرت صلعم بھی آخرت میں ان کی مدد کریں گے اور سب سے پہلے حوض کوثر سے وہ پئیں گے) پھر پوچھا گیا آپؐ سے اس کا حوض کا عرض کتنا ہے، آپؐ نے فرمایا جیسے یہاں سے عمانؒ پھر پوچھا گیا اس کا پانی کیسا ہے؟ آپؐ نے فرمایا ''دودھ سے زیادہ سفید ہے اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے، دو پرنالے اس میں پانی چھوڑتے ہیں جن کو جنت سے پانی کی مدد ہوتی ہے، ایک پرنالہ سونے کا ہے اور ایک چاندی کا''۔

۵۹۹۱:عَنْ قَتَادَةَ بِاِسْنَادِ هِشَامٍ بِمِثْلِ حَدِيْثِهٖ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ اَنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عِنْدَ عُقْرِ الْحَوْضِ۔

۵۹۹۱: ترجمہ: وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ میں قیامت کے دن حوض کوثر کے کنارے پر رہوں گا۔

۵۹۹۲:عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثَ الْحَوْضِ فَقُلْتُ لِيَحْيَى بْنِ حَمَّادٍ هٰذَا حَدِيْثٌ سَمِعْتُهٗ مِنْ اَبِیْ عَوَانَةَ فَقَالَ وَ سَمِعْتُهٗ اَيْضًا مِنْ شُعْبَةَ فَقُلْتُ انْظُرْلِیْ فِيْهِ فَنَظَرَ لِیْ فِيْهِ فَحَدَّثَنِیْ بِهٖ۔

۵۹۹۲: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۹۹۳:عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاَ ذُوْدَنَّ عَنْ حَوْضِیْ رِجَالًا كَمَا تُذَادُ الْغَرِيْبَةُ مِنَ الْاِبِلِ۔

۵۹۹۳: ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''میں اپنے حوض سے لوگوں کو ہٹاؤں گا (یعنی کافروں کو) جیسے دنیا میں غیر اونٹ ہٹائے جاتے ہیں''۔

۵۹۹۴:عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ۔

۵۹۹۴: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۹۹۵:عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ قَدْرُ حَوْضِیْ كَمَا بَيْنَ اَيْلَةَ وَصَنْعَاءَ مِنَ الْيَمَنِ وَ اِنَّ فِيْهِ مِنَ الْاَبَارِيْقِ كَعَدَدِ نُجُوْمِ السَّمَآءِ۔

۵۹۹۵: انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''میرا حوض اتنا بڑا ہے جیسے ایلہ اور یمن کا صنعاء اور اس میں برتن آسمان کے تاروں کے برابر ہیں''۔

۵۹۹۶:عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيَرِدَنَّ عَلَى الْحَوْضِ رِجَالٌ مِمَّنْ صَاحَبَنِیْ حَتّٰی اِذَا رَاَيْتُهُمْ وَرُفِعُوْٓا اِلَیَّ اخْتُلِجُوْا دُوْنِیْ فَلَاَ قُوْلَنَّ اَیْ رَبِّ اَصَيْحَابِیْ فَلَيُقَالَنَّ لِیْ اِنَّكَ لَا تَدْرِیْ مَا اَحْدَثُوْا بَعْدَكَ۔

۵۹۹۶: انس بن مالکؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''حوض پر چند آدمی ایسے آویں گے جو دنیا میں میرے ساتھ رہے، جب میں ان کو دیکھ لوں گا، اور وہ میرے سامنے کر دیئے جائیں گے تو اٹکائے جائیں گے میرے پاس آنے سے۔ میں کہوں گا اے پروردگار یہ تو میرے اصحاب ہیں، جواب ملے گا، تم نہیں جانتے جو انہوں نے گل کھلایا تمہارے بعد''۔

٥٩٩٧:عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا الْمَعْنٰى وَزَادَ اٰنِيَتُهٗ عَدَدُ النُّجُوْمِ۔

۵۹۹۷: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ اس کے برتن تاروں کے برابر ہیں شمار میں۔

٥٩٩٨:عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَيْنَ نَاحِيَتَىْ حَوْضِىْ كَمَا بَيْنَ صَنْعَآءَ وَالْمَدِيْنَةِ۔

۵۹۹۸: انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''میرے حوض کے دونوں کناروں میں اتنا فاصلہ ہے جتنا صنعاء اور مدینہ کے بیچ میں ہے''۔

٥٩٩٩:عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهٖ غَيْرَ اَنَّهُمَا شَكَّا فَقَالَ اَوْ مِثْلُ مَا بَيْنَ الْمَدِيْنَةِ وَ عَمَّانَ وَ فِىْ حَدِيْثِ اَبِىْ عُوَانَةَ مَا بَيْنَ لَا بَتَىْ حَوْضِىْ۔

۵۹۹۹: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں راوی کو شک ہے کہ یوں کہا جتنا مدینہ اور صنعاء میں ہے یا جتنا مدینہ اور عمان میں ہے۔

٦٠٠٠:عَنْ اَنَسٍ قَالَ نَبِيُّ اللّٰهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرٰى فِيْهِ اَبَارِيْقُ الذَّهَبِ وَ الْفِضَّةِ كَعَدَدِ نُجُوْمِ السَّمَآءِ۔

۶۰۰۰: انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''تو اس حوض پر چاندی اور سونے کے کوزے دیکھے گا جتنے آسمان کے تارے ہیں''۔

٦٠٠١:عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مِثْلَهٗ وَ زَادَ اَوْ اَكْثَرَ مِنْ عَدَدِ نُجُوْمِ السَّمَآءِ۔

۶۰۰۱: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٦٠٠٢:عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا اِنِّىْ فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ وَ اِنَّ بُعْدَ مَا بَيْنَ طَرْفَيْهِ كَمَا بَيْنَ صَنْعَآءَ وَ اَيْلَةَ كَاَنَّ الْاَبَارِيْقَ فِيْهِ النُّجُوْمُ۔

۶۰۰۲: جابر بن سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''میں تمہارا پیش خیمہ ہوں گا حوض پر، اس کے دونوں کناروں میں اتنا فاصلہ ہے جیسے صنعاء اور ایلہ میں اور اس کے آبخورے تاروں کی طرح ہیں''۔

٦٠٠٣:عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِىْ وَ قَّاصٍ قَالَ كَتَبْتُ اِلٰى جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ مَعَ غُلَامِىْ نَافِعٍ اَخْبِرْنِىْ بِشَىْءٍ سَمِعْتَهٗ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَكَتَبَ اِلَىَّ اِنِّىْ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ اَنَا الْفَرَطُ عَلَى الْحَوْضِ۔

۶۰۰۳: عامرؓ بن سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے میں نے جابرؓ بن سمرہ کے پاس اپنے غلام نافع کے ساتھ ایک خط بھیجا جس میں لکھا تھا بیان کرو مجھ سے جو تم نے سنا ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے۔ انہوں نے جواب میں لکھا میں نے سنا ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے ''میں تمہارا پیش خیمہ ہوں گا حوض پر''۔

بَابُ: اِكْرَامِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقِتَالِ الْمَلَائِكَةِ مَعَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب: فرشتوں کا آپ ﷺ کے ساتھ ہو کر لڑنا

٦٠٠٤:عَنْ سَعْدٍ قَالَ رَاَيْتُ عَنْ يَمِيْنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ عَنْ شِمَالِهٖ يَوْمَ اُحُدٍ

۶۰۰۴: سعدؓ بن ابی وقاص سے روایت ہے، میں نے احد کے دن رسول اللہ ﷺ کے داہنے اور بائیں طرف دو شخصوں کو دیکھا جو سفید کپڑے پہنے

رَّجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا ثِيَابٌ بَيَاضٌ مَّا رَأَيْتُهُمَا قَبْلُ وَ لَا بَعْدُ يَعْنِىْ جِبْرَئِيْلَ وَ مِيكَائِيْلَ عَلَيْهِمَا الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ۔

ہوئے تھے اور آپ ﷺ کی طرف سے خوب لڑ رہے تھے، اس سے پہلے نہ اس کے بعد میں نے ان کو دیکھا، وہ حضرت جبرئیل اور میکائیل تھے، (اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو عزت دی ان فرشتوں کے ساتھ اور اس سے معلوم ہوا کہ فرشتوں کا لڑنا بدر سے خاص نہ تھا)

٦٠٠٥: عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِىْ وَقَّاصٍ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ يَوْمَ اُحُدٍ عَنْ يَّمِيْنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَ عَنْ يَّسَارِهٖ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا ثِيَابٌ بِيْضٌ يُّقَاتِلَانِ عَنْهُ كَاَشَدِّ الْقِتَالِ مَا رَأَيْتُهُمَا قَبْلُ وَلَا بَعْدُ۔

٦٠٠٥: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ (لیکن اس روایت میں جبرائیل اور میکائیل کے ناموں کا ذکر نہیں ہے)۔

بَابُ: شُجَاعَتِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شجاعت کا بیان

٦٠٠٦: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْسَنَ النَّاسِ وَ كَانَ اَجْوَدَ النَّاسِ وَ كَانَ اَشْجَعَ النَّاسِ وَ لَقَدْ فَزِعَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَانْطَلَقَ نَاسٌ قِبَلَ الصَّوْتِ فَتَلَقَّاهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاجِعًا وَ قَدْ سَبَقَهُمْ اِلَى الصَّوْتِ وَ هُوَ عَلٰى فَرَسٍ لِاَبِىْ طَلْحَةَ عُرْىٍ فِىْ عُنُقِهِ السَّيْفُ وَ هُوَ يَقُوْلُ لَمْ تُرَاعُوْا لَمْ تُرَاعُوْا قَالَ وَجَدْنَاهُ بَحْرًا اَوْ اِنَّهٗ لَبَحْرٌ قَالَ وَ كَانَ فَرَسًا يُبَطَّأُ۔

٦٠٠٦: انسؓ بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب لوگوں سے زیادہ خوبصورت تھے اور سب سے زیادہ سخی تھے اور سب سے زیادہ بہادر تھے۔ ایک رات مدینہ والوں کو خوف ہوا (کسی دشمن کے آنے کا) جدھر سے آواز آ رہی تھی ادھر لوگ چلے راہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوٹتے ہوئے ملے (آپ ﷺ لوگوں سے پہلے تنہا خبر لینے کو تشریف لے گئے تھے) اور سب سے پہلے آپ ﷺ تشریف لے گئے تھے آواز کی طرف، ابوطلحہ کے گھوڑے پر جو ننگی پیٹھ تھا، اور آپ ﷺ کے گلے میں تلوار تھی، اور فرماتے تھے کچھ ڈر نہیں کچھ ڈر نہیں، آپؐ نے فرمایا یہ گھوڑا تو دریا ہے اور پہلے وہ گھوڑا آہستہ چلتا تھا (یہ آپ ﷺ کا معجزہ تھا کہ وہ تیز ہو گیا)۔

٦٠٠٧: عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ بِالْمَدِيْنَةِ فَزَعٌ فَاسْتَعَارَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا لِاَبِىْ طَلْحَةَ يُقَالُ لَهٗ مَنْدُوْبٌ فَرَكِبَهٗ فَقَالَ مَا رَاَيْنَا مِنْ فَزَعٍ وَّ اِنْ وَ جَدْنَاهُ لَبَحْرًا۔

٦٠٠٧: انسؓ سے روایت ہے مدینہ والوں کو ڈر ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابوطلحہؓ کا گھوڑا مانگا جس کو مندوب کہا جاتا تھا، اس پر آپ ﷺ سوار ہوئے، اور فرمایا ''ہم نے تو کوئی خوف کی وجہ نہیں دیکھی، اور یہ گھوڑا تو دریا کی طرح دیکھا''۔

٦٠٠٨: عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَ فِىْ حَدِيْثِ ابْنِ جَعْفَرٍ قَالَ فَرَسٌ لَنَا وَ لَمْ يَقُلْ لِاَبِىْ طَلْحَةَ وَ فِىْ حَدِيْثِ خَالِدٍ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعْتُ اَنَسًا۔

٦٠٠٨: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

بَابُ: جُوْدِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سخاوت کا بیان

٦٠٠٩:عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَجْوَدَ النَّاسِ بِالْخَيْرِ وَ كَانَ اَجْوَدَ مَا يَكُوْنُ فِىْ شَهْرِ رَمَضَانَ اِنَّ جِبْرَئِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَلْقَاهُ فِىْ كُلِّ سَنَةٍ فِىْ رَمَضَانَ حَتّٰى يَنْسَلِخَ فَيَعْرِضُ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقُرْاٰنَ فَاِذَ الَقِيَهُ جِبْرَئِيْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَجْوَدَ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيْحِ الْمُرْسَلَةِ۔

۶۰۰۹:عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب لوگوں سے زیادہ مال دینے میں سخی تھے، اور سب وقتوں سے زیادہ آپ ﷺ کی سخاوت رمضان کے مہینہ میں ہوتی، اور حضرت جبرئیل علیہ السلام ہر سال رمضان میں آپ ﷺ سے ملتے، اخیر مہینہ تک آپ ﷺ ان کو قرآن سناتے جب جبرئیل آپ ﷺ سے ملتے اس وقت آپ ﷺ چلتی ہوا سے بھی زیادہ سخی ہوتے مال کے دینے میں، (معلوم ہوا کہ مبارک مہینہ اور مبارک وقت میں زیادہ سخاوت کرنی چاہیے)۔

٦٠١٠:عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ۔

۶۰۱۰:ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

بَابُ: حُسْنِ خُلُقِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاق کا بیان

٦٠١١:عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ خَدَمْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَشْرَ سِنِيْنَ وَ اللّٰهِ مَا قَالَ لِىْ اُفًّا قَطُّ وَ لَا قَالَ لِىْ لِشَىْءٍ لِمَ فَعَلْتَ كَذَا وَهَلَّا فَعَلْتَ كَذَا زَادَ اَبُو الرَّبِيْعِ لِشَىْءٍ لَيْسَ مِمَّا يَصْنَعُهُ الْخَادِمُ وَ لَمْ يَذْكُرْ قَوْلَهٗ وَ اللّٰهِ۔

۶۰۱۱:انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت کی دس برس تک، قسم اللہ کی کبھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو اف نہ کہا (اف ایک زجر کا کلمہ ہے عرب کی زبان میں) اور نہ کبھی یہ کہا کہ تو نے یہ کام کیوں کیا یا یہ کام کیوں نہ کیا، جو خادم کو کرنا چاہیے۔

٦٠١٢:عَنْ اَنَسٍ بِمِثْلِهٖ۔

۶۰۱۲:ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٦٠١٣:عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ اَخَذَ اَبُوْ طَلْحَةَ بِيَدِىْ فَانْطَلَقَ بِىْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَنَسًا غُلَامٌ كَيِّسٌ فَلْيَخْدُمْكَ قَالَ فَخَدَمْتُهٗ فِى السَّفَرِ وَالْحَضَرِ وَ اللّٰهِ مَا قَالَ لِىْ لِشَىْءٍ صَنَعْتُهٗ لِمَ صَنَعْتَ هٰذَا هٰكَذَا وَ لَا لِشَىْءٍ لَّمْ اَصْنَعْهُ لِمَ لَمْ تَصْنَعْ هٰذَا هٰكَذَا۔

۶۰۱۳:انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو ابوطلحہؓ نے میرا ہاتھ پکڑا، اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لے گئے، اور عرض کیا یا رسول اللہ! انسؓ ہوشیار لڑکا ہے وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں رہے گا، انسؓ نے کہا پھر میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت کی سفر اور حضر میں قسم اللہ کی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی چیز کو جو میں نے کی یہ نہ فرمایا تو نے کیوں کیا اور جس کو نہ کیا اس کے لیے یہ نہیں فرمایا تو نے کیوں نہیں کیا۔

٦٠١٤:عَنْ اَنَسٍ قَالَ خَدَمْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِسْعَ سِنِيْنَ فَمَا اَعْلَمُهٗ قَالَ لِىْ

۶۰۱۴:انسؓ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت کی نو برس تک میں نہیں جانتا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قَطُّ لِمَ فَعَلْتَ كَذَا وَ كَذَا وَ لَا عَابَ عَلَيَّ شَيْئًا قَطُّ۔

نے بھی مجھ سے فرمایا ہو، یہ کام تو نے کیوں کیا اور نہ عیب کیا میرا کبھی۔

٦٠١٥:عَنْ اَنَسٍ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَحْسَنِ النَّاسِ خُلُقًا فَاَرْسَلَنِيْ يَوْمًا لِحَاجَةٍ فَقُلْتُ وَ اللّٰهِ لَآ اَذْهَبُ وَ فِيْ نَفْسِيْ اَنْ اَذْهَبَ لِمَآ اَمَرَنِيْ بِهٖ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجْتُ حَتّٰى اَمُرَّ عَلَى الصِّبْيَانِ وَ هُمْ يَلْعَبُوْنَ فِي السُّوْقِ فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَبَضَ بِقَفَايَ مِنْ وَّرَآئِيْ قَالَ فَنَظَرْتُ اِلَيْهِ وَ هُوَ يَضْحَكُ فَقَالَ يَا اُنَيْسُ اَذَهَبْتَ حَيْثُ اَمَرْتُكَ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ اَنَا اَذْهَبُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ۔

٦٠١٥:انسؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب لوگوں سے زیادہ ملنسار تھے، ایک دن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے ایک کام پر جانے کو کہا میں نے کہا قسم اللہ کی میں نہیں جاؤں گا لیکن میرے دل میں یہی تھا کہ جاؤں (لڑکپن کے قاعدے پر میں نے ظاہر میں انکار کیا) جس کام کے لیے آپ ﷺ حکم دیتے ہیں، آخر میں نکلا یہاں تک کہ مجھ کو لڑکے ملے جو بازار میں کھیل رہے تھے، ایک ہی ایکا رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیچھے سے آ کر میری گردن تھامی۔ میں نے آپ ﷺ کی طرف دیکھا، آپ ﷺ ہنس رہے تھے، آپ ﷺ نے فرمایا ''اے انیسؓ (یہ تصغیر ہے انسؓ کی پیار سے آپ ﷺ نے فرمایا) تو وہاں گیا جہاں میں نے حکم دیا تھا، میں نے عرض کیا جی ہاں جاتا ہوں یا رسول اللہ ﷺ۔

٦٠١٦ : قَالَ اَنَسٌ وَ اللّٰهِ لَقَدْ خَدَمْتُهٗ تِسْعَ سِنِيْنَ مَا عَلِمْتُهٗ قَالَ لِشَيْءٍ صَنَعْتُهٗ لِمَا فَعَلْتَ كَذَا وَكَذَا اَوْ لِشَيْءٍ تَرَكْتُهٗ هَلَّا فَعَلْتَ كَذَا وَ كَذَا۔

٦٠١٦:انسؓ نے کہا اللہ کی قسم میں نے نو برس تک آپ ﷺ کی خدمت کی مجھے یاد نہیں کہ کسی کام کے لیے جس کو میں نے کیا آپؐ نے یہ فرمایا ہو تو نے ایسا کیوں کیا یا کسی کام کو میں نے نہ کیا ہو اور آپؐ نے فرمایا ہو کیوں نہیں کیا۔

٦٠١٧:عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْسَنَ النَّاسِ خُلُقًا۔

٦٠١٧:انس بن مالکؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب لوگوں سے زیادہ اچھی عادت رکھتے تھے۔

بَابٌ:فِيْ سَخَآئِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سخاوت کا بیان

٦٠١٨:عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ مَاسُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَطُّ فَقَالَ لَا۔

٦٠١٨:جابر بن عبداللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جس نے کوئی چیز مانگی آپ ﷺ نے نہیں نہ فرمایا (بلکہ دے دی)

٦٠١٩:عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ يَقُوْلُ مِثْلِهٖ سَوَآءً۔

٦٠١٩:ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٦٠٢٠:عَنْ اَنَسٍ قَالَ مَاسُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْاِسْلَامِ شَيْئًا اِلَّا اَعْطَاهُ قَالَ فَجَآءَهٗ رَجُلٌ فَاَعْطَاهُ غَنَمًا بَيْنَ جَبَلَيْنِ فَرَجَعَ اِلٰى قَوْمِهٖ فَقَالَ يَا قَوْمِ اَسْلِمُوْا فَاِنَّ مُحَمَّدًا

٦٠٢٠:انسؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ سے اسلام کے واسطے کسی چیز کا سوال نہیں ہوا جو آپ ﷺ نے نہ دی ہو۔ ایک شخص آپ ﷺ کے پاس آیا، آپ ﷺ نے اس کو دو پہاڑوں پر بکریاں دے دیں یعنی اتنی بکریاں تھیں کہ دو پہاڑوں کے بیچ میں جو جگہ ہوتی ہے وہ بھر گئی تھی) وہ لوٹ کر اپنی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِيْ عَطَاءً لَّا يُخْشَى الْفَاقَةُ۔

قوم کے پاس گیا اور کہنے لگا اے میری قوم کے لوگو! مسلمان ہو جاؤ، کیونکہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اتنا کچھ دیتے ہیں کہ پھر احتیاج کا ڈر نہیں رہتا۔

تشریح: بعض نسخوں میں "فما یسلم" کے بدلے "فما یمسی" ہے، یعنی ایک رات بھی نہیں گزرتی تھی کہ وہ آپ کی صحبت کی برکت کی وجہ سے سچا مسلمان ہو جاتا اور اسلام کے نزدیک دنیا و مافیہا سے زیادہ بہتر ہوتا۔

٦٠٢١: عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَنَمًا بَيْنَ جَبَلَيْنِ فَاَعْطَاهُ اِيَّاهُ فَاَتٰى قَوْمَهُ فَقَالَ اَیْ قَوْمِ اَسْلِمُوْا فَوَ اللّٰهِ اِنَّ مُحَمَّدًا لَيُعْطِيْ عَطَاءً مَّا يَخَافُ الْفَقْرَ فَقَالَ اَنَسٌ اِنْ كَانَ الرَّجُلُ لَيُسْلِمُ مَا يُرِيْدُ اِلَّا الدُّنْيَا فَمَا يُسْلِمُ حَتّٰى يَكُوْنَ الْاِسْلَامُ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنَ الدُّنْيَا وَ مَا عَلَيْهَا۔

٦٠٢١: انسؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دونوں پہاڑوں کے بیچ کی بکریاں مانگیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو دے دیں۔ وہ اپنی قوم کے پاس آیا اور کہنے لگا اے لوگو مسلمان ہو جاؤ، قسم اللہ کی! محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اتنا کچھ دیتے ہیں کہ محتاجی کا ڈر نہیں رہتا۔ انسؓ نے کہا ایک شخص کا مسلمان ہونا محض دنیا کے لیے پھر وہ مسلمان نہیں ہوتا یہاں تک کہ اسلام کے نزدیک ساری دنیا سے زیادہ محبوب ہو جاتا۔

تشریح: نووی نے کہا اس حدیث سے نکلا کہ تالیف قلوب کے لیے دینا چاہیے اور مسلمانوں کو تالیف قلوب کے لیے دینے میں اختلاف نہیں ہے، لیکن زکوٰۃ کا مال ان کو دینے میں اختلاف ہے، صحیح یہ ہے کہ زکوٰۃ اور بیت المال میں سے ان کو دینا درست ہے، اور کافروں کو تالیف قلوب کے لیے زکوٰۃ میں سے دینا درست نہیں نہ اور مالوں میں سے کیونکہ اب اللہ تعالیٰ نے عزت دی اسلام کو، کافروں کو ملانے کی ضرورت نہ رہی اور بعض نے سوا زکوٰۃ کے اور مالوں میں سے ان کو دینا درست رکھا ہے۔ انتہی مختصراً۔

٦٠٢٢: عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ غَزَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ الْفَتْحِ فَتْحِ مَكَّةَ ثُمَّ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْ مَعَهُ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَاقْتَتَلُوْا بِحُنَيْنٍ فَنَصَرَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ دِيْنَهُ وَ الْمُسْلِمِيْنَ وَ اَعْطٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ صَفْوَانَ بْنَ اُمَيَّةَ مِائَةً مِّنَ النَّعَمِ ثُمَّ مِائَةً ثُمَّ مِائَةً قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَحَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ اَنَّ صَفْوَانَ قَالَ وَ اللّٰهِ لَقَدْ اَعْطَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَعْطَانِيْ وَ اِنَّهُ لَاَ بْغَضُ النَّاسِ اِلَيَّ فَمَا بَرِحَ يُعْطِيْنِيْ حَتّٰى اِنَّهُ لَاَحَبُّ النَّاسِ اِلَيَّ۔

٦٠٢٢: ابن شہاب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جہاد کیا مکہ کی فتح کا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب مسلمانوں سمیت جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے نکلے، وہ حنین میں لڑے، اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کی مدد کی اور مسلمانوں کی، اس دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صفوانؓ بن امیہ کو سو اونٹ دیئے، پھر سو دیئے پھر سو دیئے، صفوانؓ نے کہا قسم اللہ کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیا مجھ کو جو دیا، اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب لوگوں سے زیادہ میری نظر میں برے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیشہ مجھ کو دیتے رہے، یہاں تک سب لوگوں سے زیادہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری نگاہ میں محبوب ہو گئے۔

٦٠٢٣: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ قَدْجَاءَ نَا مَالُ

٦٠٢٣: جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "اگر ہمارے پاس بحرین (ایک شہر ہے) کا مال آئے تو میں

الْبَحْرَيْنِ لَقَدْ اَعْطَيْتُكَ هٰكَذَا وَ هٰكَذَا وَ هٰكَذَا وَ قَالَ بِيَدَيْهِ جَمِيْعًا فَقُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ اَنْ يَجِيْءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ فَقَدِمَ عَلٰى اَبِيْ بَكْرٍ بَعْدَهٗ فَاَمَرَ مُنَادِيًا فَنَادٰى مَنْ كَانَتْ لَهٗ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِدَةٌ اَوْدَيْنٌ فَلْيَاْتِ فَقُمْتُ فَقُلْتُ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ قَدْجَآءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ اَعْطَيْتُكَ هٰكَذَا وَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا فَحَثٰى اَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقُ مَرَّةً ثُمَّ قَالَ لِيْ عُدَّهَا فَعَدَدْتُّهَا فَاِذَا هِيَ خَمْسُ مِائَةٍ فَقَالَ خُذْمِثْلَيْهَا۔

تجھ کو اتنا دوں گا، اور اتنا اور اتنا اور دونوں ہاتھوں سے اشارہ کیا'' (یعنی تین لپ بھر کر) پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات ہوگئی، بحرین کا مال آنے سے پہلے، وہ ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد انہوں نے ایک منادی کو حکم دیا آواز کرنے کے لیے جس کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کچھ وعدہ کیا ہو یا اس کا قرض آپ پر آتا ہو تو وہ آئے یہ سن کر میں کھڑا ہو میں نے کہا رسول اللہ نے مجھ سے یہ وعدہ کیا تھا کہ اگر بحرین کا مال آئے گا تو تجھ کو اتنا دیں گے اور اتنا اور اتنا یہ سن کر ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک لپ بھرا پھر مجھ سے کہا اس کو گن میں نے گنا وہ پانچ سو نکلے، ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اس کا دونا اور لے لے (تو تین لپ ہو گئے)

٦٠٢٤: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَمَّامَاتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَآءَ اَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيْقُ مَالٌ مِنْ قِبَلِ الْعَلَاءِ ابْنِ الْحُضْرَمِيِّ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ مَنْ كَانَ لَهٗ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَيْنٌ اَوْ كَانَتْ لَهٗ قِبَلَهٗ عِدَةٌ فَلْيَاْتِنَا بِنَحْوِ حَدِيْثِ بْنِ عُيَيْنَةَ۔

۶۰۲۴: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

بَابُ: رَحْمَتِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصِّبْيَانَ وَ الْعِيَالَ وَ تَوَاضُعِهٖ وَ فَضْلِ ذٰلِكَ

باب: آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی شفقت کا بیان جو بچوں بالوں پر تھی اور اس کی فضیلت

٦٠٢٥: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُلِدَلِيَ اللَّيْلَةَ غُلَامٌ فَسَمَّيْتُهٗ بِاسْمِ اَبِيْ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ دَفَعَهٗ اِلٰى اُمِّ سَيْفٍ امْرَاَةِ قَيْنٍ يُّقَالُ لَهٗ اَبُوْسَيْفٍ فَانْطَلَقَ يَاْتِيْهِ وَ اتَّبَعْتُهٗ فَانْتَهَيْنَا اِلٰى اَبِيْ سَيْفٍ وَّ هُوَ يَنْفُخُ بِكِيْرِهٖ قَدِا مْتَلَاَ الْبَيْتُ دُخَانًا فَاَسْرَعْتُ الْمَشْيَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا اَبَا سَيْفٍ اَمْسِكْ جَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

۶۰۲۵: انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''رات کو میرا ایک لڑکا پیدا ہوا۔ جس کا نام میں نے اپنے باپ ابراہیم کا نام رکھا''۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ لڑکا ام سیف کو دیا جو لوہار کی عورت تھی اور لوہار کا نام ابوسیف تھا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک روز چلے ابوسیف کے (پاس میں بھی آپ کے ساتھ گیا۔ جب ابوسیف کے) گھر پر پہنچے، تو وہ اپنی دھونکنی مار رہا تھا اور سارا گھر دھویں سے بھر گیا تھا، میں دوڑ کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آگے گیا، اور میں نے کہا ابوسیف ذرا ٹھہر جا رسول اللہ صلی علیہ وآلہ

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمْسَكَ فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّبِيِّ فَضَمَّهُ اِلَيْهِ وَ قَالَ مَاشَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَّقُوْلَ فَقَالَ اَنَسٌ لَقَدْ رَاَيْتُهُ وَهُوَ يَكِيْدُ بِنَفْسِهِ بَيْنَ يَدَىْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَمَعَتْ عَيْنَا رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تَدْمَعُ الْعَيْنُ وَ يَحْزَنُ الْقَلْبُ وَ لَا نَقُوْلُ اِلَّا مَا يَرْضٰى رَبُّنَا وَ اللّٰهِ يَا اِبْرَاهِيْمُ اِنَّابِكَ لَمَحْزُوْنُوْنَ۔

وسلم تشریف لائے، وہ ٹھہر گیا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بچے کو بلایا اور اپنے سے چمٹالیا اور جو اللہ تعالیٰ کو منظور تھا وہ فرمایا۔ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں نے اس بچے کو دیکھا وہ اپنا دم چھوڑ رہا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے، یہ دیکھ کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو نکلے اور فرمایا ''آنکھ روتی ہے اور دل رنج کرتا ہے لیکن زبان سے ہم کچھ نہیں کہتے سوا اس کے جو اللہ تعالیٰ کو پسند ہے (یعنی اس کی تعریف کرتے ہیں اور صبر کی دعا مانگتے ہیں)۔ قسم اللہ کی اے ابراہیم ہم تیرے سبب سے رنج میں ہیں''۔

تشریح معلوم ہوا کہ اولاد کے مرنے سے پیغمبروں کو بھی صدمہ ہوتا ہے کیونکہ وہ بشر ہیں، اور یہ بھی معلوم ہوا کہ آہستہ رونا اور رنج کرنا منع نہیں ہے۔

٦٠٢٦: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَا رَاَيْتُ اَحَدًا كَانَ اَرْحَمَ بِالْعِيَالِ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ اِبْرَاهِيْمُ مُسْتَرْضِعًا لَّهُ فِيْ عَوَالِي الْمَدِيْنَةِ فَكَانَ يَنْطَلِقُ وَ نَحْنُ مَعَهُ فَيَدْخُلُ الْبَيْتَ وَ اِنَّهُ لَيُدَّخَنُ وَ كَانَ ظِئْرُهُ قَيْنًا فَيَاْخُذُهُ فَيُقَبِّلُهُ ثُمَّ يَرْجِعُ قَالَ عَمْرٌو فَلَمَّا تُوُفِّيَ اِبْرَاهِيْمُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ ابْنِيْ وَ اِنَّهُ مَاتَ فِي الثَّدْيِ وَ اِنَّ لَهُ لَظِئْرَيْنِ تُكَمِّلَانِ رَضَاعَهُ فِي الْجَنَّةِ۔

۶۰۲۶: انسؓ بن مالک سے روایت ہے میں نے کسی کو بال بچوں پر اتنی شفقت کرتے نہیں دیکھا جتنی رسول اللہ ﷺ کرتے تھے، آپ ﷺ کے صاحبزادے حضرت ابراہیمؓ دودھ پیتے تھے مدینے کے عوالی میں (عوالی کچھ گاؤں تھے مدینہ کے پاس) آپ ﷺ جایا کرتے اور ہم آپ ﷺ کے ساتھ ہوتے پھر انا کے گھر تشریف لے جاتے وہاں دھواں ہوتا، کیوں کہ انا کا خاوند لوہار تھا، آپؐ بچے کو لیتے اور پیار کرتے پھر لوٹ آتے، عمرو بن سعدؓ نے کہا جب حضرت ابراہیمؓ نے وفات پائی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''ابراہیمؓ میرا بیٹا ہے، اس نے دودھ پیتے میں قضا کی اب اس کو دو انائیں ملی ہیں، جو جنت میں اس کے دودھ پینے کی مدت تک دودھ پلائیں گی''۔

٦٠٢٧: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَدِمَ نَاسٌ مِّنَ الْاَعْرَابِ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا اَتُقَبِّلُوْنَ صِبْيَانَكُمْ فَقَالُوْا نَعَمْ فَقَالُوْا لٰكِنَّا وَ اللّٰهِ لَا نُقَبِّلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَ اَمْلِكُ اِنْ كَانَ اللّٰهُ نَزَعَ مِنْكُمُ الرَّحْمَةَ وَ قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ مِّنْ قَلْبِكَ الرَّحْمَةَ۔

۶۰۲۷: ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کچھ لوگ عرب کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے انہوں نے کہا کیا تم اپنے بچوں کو پیار کرتے ہو؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا' ہاں پھر وہ بولے قسم اللہ کی ہم تو پیار نہیں کرتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''میں کیا کروں اللہ تعالیٰ نے تمہارے دل سے رحم نکال لیا ہے''۔

٦٠٢٨: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ الْاَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ اَبْصَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُ الْحَسَنَ

۶۰۲۸: ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت ہے اقرع بن حابس نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیار کر رہے تھے حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ

فَقَالَ اِنَّ لِیْ عَشْرَةً مِّنَ الْوَلَدِمَا قَبَّلْتُ وَاحِدًا مِّنْهُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهٗ مَنْ لَّایَرْحَمُ لَا یُرْحَمُ۔

کوتو بولا یارسول اللہ میرے دس بچے ہیں میں نے ان سے کسی کو پیارنہیں کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا ''جورحم نہ کرے گا (بچوں اور یتیموں اور عاجزوں اورضعیفوں پر) اللہ بھی اس پررحم نہ کرے گا''۔

۶۰۲۹:عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ۔

۶۰۲۹: ترجمہ وہی جواوپر گزرا۔

۶۰۳۰:عَنْ جَرِیْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ مَنْ لَّا یَرْحَمُ النَّاسَ لَا یَرْحَمُهُ اللّٰهُ۔

۶۰۳۰: جریر بن عبداللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جوشخص بندوں پررحم نہ کرے گا اللہ تعالیٰ اس پررحم نہ کرے گا۔

۶۰۳۱:عَنْ جَرِیْرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ الْاَعْمَشِ۔

۶۰۳۱: ترجمہ وہی جواوپر گزرا۔ (مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے)۔

بَابُ: كَثْرَةِ حَيَآئِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب: آپ ﷺ کی حیااورشرم کا بیان

۶۰۳۲:عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ یَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَشَدَّ حَيَآءً مِّنَ الْعَذْرَآءِ فِیْ خِدْرِهَا وَ كَانَ اِذَا كَرِهَ شَیْئًا عَرَفْنَاهُ فِیْ وَجْهِهٖ۔

۶۰۳۲: ابوسعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اس کنواری لڑکی سے جو پردے میں رہتی ہے زیادہ شرم تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کسی چیز کو برا جانتے تو ہم اس کی نشانی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرے سے پہچان لیتے۔

تشریح ۞ لیکن حیاء کی وجہ سے آپ ﷺ زبان سے برانہ کہتے، یہ وہ حیاء ہے جواخلاق حسنہ میں سے ہےاور جوایمان کا جز ہے۔

۶۰۳۳:عَنْ مَّسْرُوْقٍ قَالَ دَخَلْنَا عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو حِیْنَ قَدِمَ مُعَاوِیَةُ اِلَى الْكُوْفَةِ فَذَكَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لَمْ یَكُنْ فَاحِشًا وَّ لَا مُتَفَحِّشًا وَّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ خِیَارِكُمْ اَحَاسِنَكُمْ اَخْلَاقًا قَالَ عُثْمَانُ حِیْنَ قَدِمَ مَعَ مُعَاوِیَةَ اِلَى الْكُوْفَةِ۔

۶۰۳۳: مسروق سے روایت ہے ہم عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس گئے جب معاویہؓ کوفہ میں آئے انہوں نے ذکر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تو کہا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بدزبان نہ تھے اور نہ بدزبانی کرتے تھے اور کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ''تم میں بہتر وہ لوگ ہیں جن کے خلق اچھے ہیں''۔

تشریح ۞ حسن خلق صفت ہے انبیاء کی اور اولیاء کی، حسن بصری علیہ الرحمۃ نے کہا حسن خلق یہ ہے کہ اچھا سلوک کرنا، کسی کو ایذا نہ دینا، کشادہ پیشانی سے لوگوں سے ملنا۔ قاضی عیاض نے کہا حسن خلق یہ ہے کہ لوگوں سے اچھی طرح ملے محبت رکھے، ان پر شفقت کرے، اگر وہ کوئی سخت بات کہیں تو تحمل کرے اور صبر کرے مصیبت میں، کبر اور غرور نہ کرے، زبان درازی نہ کرے، مواخذہ اور غضب کو چھوڑ دے، طبری نے کہا سلف کا اختلاف ہے کہ حسن خلق خلقی ہے یا کسب سے ہوتا ہے۔ قاضی عیاض نے کہا صحیح یہ ہے کہ بعض صفات اس کی خلقی ہوتی ہیں اور بعض کسب سے حاصل ہوجاتی ہیں۔ انتہیٰ۔

٦٠٣٤: عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ۔

۶۰۳۴: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

بَابُ: تَبَسُّمِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ حُسْنِ عِشْرَتِهٖ

باب: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہنسی اور حسن معاشرت کا بیان

٦٠٣٥: عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ قُلْتُ لِجَابِرِ ابْنِ سَمُرَةَ اَكُنْتَ تُجَالِسُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ كَثِيْرًا كَانَ لَا يَقُوْمُ مِنْ مُّصَلَّاهُ الَّذِیْ يُصَلِّیْ فِيْهِ الصُّبْحَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَاِذَا طَلَعَتْ قَامَ وَ كَانُوْا يَتَحَدَّثُوْنَ فَيَاْخُذُوْنَ فِیْ اَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ فَيَضْحَكُوْنَ وَ يَتَبَسَّمُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۶۰۳۵: سماک ابن حربؒ سے روایت ہے میں نے جابر بن سمرہؓ سے کہا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ بیٹھا کرتے تھے۔ انہوں نے کہا ہاں، بہت بیٹھا کرتا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جہاں فجر کی نماز پڑھتے وہاں سے نہ اٹھتے آفتاب نکلنے تک (اور ذکر الٰہی کیا کرتے یہ سنت ہے اور سلف اور اہل علم کا معمول ہے) جب آفتاب نکلتا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اٹھتے اور لوگ باتیں کرتے اور جاہلیت کے کاموں کا ذکر کرتے اور ہنستے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تبسم فرماتے (یعنی بغیر آواز کے ہنستے)

بَابُ: رَحْمَةِ النَّبِیِّ ﷺ لِلنِّسَاءِ وَاَمْرِهِ السَّوَّاقِ مَطَايَاهُنَّ بِالرِّفْقِ بِهِنَّ

باب: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عورتوں پر رحم کرنے کا بیان

٦٠٣٦: عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِیْ بَعْضِ اَسْفَارِهٖ وَ غُلَامٌ اَسْوَدُ يُقَالُ لَهٗ اَنْجَشَةُ يَحْدُوْ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَنْجَشَةُ رُوَيْدَكَ سَوْقًا بِالْقَوَارِيْرِ۔

۶۰۳۶: انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سفر میں تھے اور ایک حبشی غلام جس کا نام انجشہ تھا گاتا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''اے انجشہ آہستہ آہستہ چل، اور اونٹوں کو شیشے لدے اونٹوں کی طرح ہانک''۔

تشریح: یہ غلام خوش آواز تھا، اور دستور ہے کہ اونٹ سرود سے مست ہو جاتے ہیں، اور جلد چلتے ہیں، عورتوں کو تکلیف ہوتی ہے، اس واسطے آپ ﷺ نے یہ حدیث فرمائی، اور بعض اس حدیث کا یہ مطلب کہتے ہیں کہ وہ خوش آواز غلام عشق انگیز اشعار پڑھتا تھا، حضرت ڈرے کہ مبادا عورتوں کے دلوں میں کچھ تاثیر ہو جائے اور ان کا شیشہ دل ٹوٹ جائے، اس واسطے منع فرمایا۔ نوویؒ نے کہا عرب کی مثل ہے۔ اَلْغِنَاءُ رُقْيَةُ الزِّنَا یعنی سرود منتر ہے زنا کا۔

٦٠٣٧: عَنْ اَنَسٍ بِنَحْوِهٖ۔

۶۰۳۷: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٦٠٣٨: عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتٰى عَلٰى اَزْوَاجِهٖ وَ سَوَّاقٌ يَسُوْقُ بِهِنَّ يُقَالُ لَهٗ اَنْجَشَةُ فَقَالَ وَيْحَكَ يَا اَنْجَشَةُ رُوَيْدًا سَوْقَكَ بِالْقَوَارِيْرِ قَالَ قَالَ اَبُوْقِلَابَةَ تَكَلَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

۶۰۳۸: انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی بیبیوں کے پاس آئے اور ایک ہانکنے والا انکے اونٹوں کو ہانک رہا تھا جس کا نام انجشہ تھا آپ ﷺ نے فرمایا ''خرابی ہو تیرے ہاتھ کی اے انجشہ آہستہ لے چل شیشوں کو'' (یعنی عورتوں کو بوجہ نزاکت کے ان کو شیشہ فرمایا)

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَلِمَةٍ لَوْ تَكَلَّمَ بِهَا بَعْضُكُمْ لَعِبْتُمُوْهَا عَلَيْهِ۔

ابوقلابہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسی بات فرمائی اگر تم میں سے کوئی وہ بات کہے تو تم کھیل سمجھو۔

۶۰۳۹:عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ مَعَ نِسَآءِ النَّبِيِّ ﷺ وَ هُوَ يَسُوْقُ بِهِنَّ سَوَّاقٌ فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَیْ اَنْجَشَةُ رُوَيْدًا سَوْقَكَ بِالْقَوَارِيْرِ۔

۶۰۳۹:انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ام سلیم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیبیوں کے ساتھ تھیں، اور ایک ہانکنے والا ان کے اونٹوں کو ہنکار رہا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''اے انجشہ آہستہ لے چل شیشوں کو''۔

۶۰۴۰:عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَادٍ حَسَنُ الصَّوْتِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُوَيْدًا يَا اَنْجَشَةُ لَا تَكْسِرِ الْقَوَارِيْرَ يَعْنِىْ ضَعَفَةَ النِّسَآءِ۔

۶۰۴۰:انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک گانے والا خوش آواز تھا (جو اونٹ ہانکتے وقت گاتا تھا) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے فرمایا'' آہستہ چل اے انجشہ مت توڑ شیشوں کو یعنی ناتواں عورتوں کو تکلیف مت دے''۔

۶۰۴۱:عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ لَمْ يَذْكُرْ حَادٍ حَسَنُ الصَّوْتِ۔

۶۰۴۱:ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

بَابُ: قُرْبِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ النَّاسِ وَ تَبَرُّكِهِمْ بِهٖ وَ تَوَاضُعِهٖ لَهُمْ

باب: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا لوگوں سے برتاؤ اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تواضع

۶۰۴۲:عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلَّى الْغَدَاةَ جَآءَ خَدَمُ الْمَدِيْنَةِ بِاٰنِيَتِهِمْ فِيْهَا الْمَآءُ فَمَا يُؤْتٰى بِاِنَاءٍ اِلَّا غَمَسَ يَدَهٗ فِيْهَا فَرُبَّمَا جَآءَ ؤُهٗ فِي الْغَدَاةِ الْبَارِدَةِ فَيَغْمِسُ يَدَهٗ فِيْهَا۔

۶۰۴۲:انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب صبح کی نماز پڑھتے تو مدینے کے خادم اپنے برتنوں میں پانی لے کر آتے، پھر جو برتن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آتا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنا ہاتھ اس میں ڈبو دیتے اور کبھی سردی کے دن میں بھی اتفاق ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہاتھ ڈبو دیتے۔

تشریح ۞ برکت کے لیے یہ پانی لوگ پیتے یا بیماروں کو پلاتے ہوں شفا کے لیے۔

۶۰۴۳:عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَ الْحَلَّاقُ يَحْلِقُهٗ وَ اَطَافَ بِهٖ اَصْحَابُهٗ فَمَا يُرِيْدُوْنَ اَنْ تَقَعَ شَعْرَةٌ اِلَّا فِيْ يَدِ رَجُلٍ۔

۶۰۴۳:انسؓ سے روایت ہے میں نے دیکھا حجام آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سر بنا رہا تھا اور اصحاب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گرد تھے وہ چاہتے تھے کوئی بال زمین پر نہ گرے، کسی نہ کسی کے ہاتھ میں گرے۔

تشریح ۞ نوویؒ نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آثار صالحین میں سے برکت لینا درست ہے اور صحابہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آثار شریف سے برکت لیتے تھے، اس میں کوئی شک نہیں کہ انبیاء اور صالحین کے آثار متبرک ہیں، اور ان سے برکت لینا درست ہے، پر جاہلوں کی طرح افراط اور تفریط نہ کرے اور جو باتیں بدعت یا شرک ہیں ان سے بچا رہے۔

٦٠٤٤:عَنْ اَنَسٍ اَنَّ امْرَاَةً كَانَ فِيْ عَقْلِهَا شَيْءٌ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِيْ اِلَيْكَ حَاجَةً فَقَالَ يَا اُمَّ فُلَانٍ انْظُرِيْ اَيَّ السِّكَكِ شِئْتِ حَتّٰى اَقْضِيَ لَكِ حَاجَتَكِ فَخَلَا مَعَهَا فِيْ بَعْضِ الطُّرُقِ حَتّٰى فَرَغَتْ مِنْ حَاجَتِهَا۔

۶۰۴۴:انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک عورت کی عقل میں فتور تھا، اس نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کام ہے (یعنی کچھ کہنا ہے جو لوگوں کے سامنے نہ کہہ سکتی) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ماں فلاں کی (یعنی اس کا نام لیا) اچھا کوئی گلی دیکھ لے میں تیرا کام کر دوں گا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے راہ میں ان سے تنہائی کی یہاں تک کہ وہ اپنے کام سے فارغ ہوگئی۔

تشریح ❁ یہ تنہائی کچھ خلوت نہ تھی اجنبی عورت کے ساتھ بلکہ راہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سڑک سے ہٹ کر کھڑے ہوئے اور اس کی بات سن لی اور جواب دے دیا، حاکم کو یہی لازم ہے کہ ہر ایک رعیت کا ایسا ہی پاس اور خیال رکھے۔

بَابُ: تَرْكِ الْاِنْتِقَامِ اِلَّا لِلّٰهِ تَعَالٰى

باب: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انتقام نہ لیتے تھے مگر اللہ کے واسطے

٦٠٤٥:عَنْ عَآئِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا قَالَتْ مَا خُيِّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ اَمْرَيْنِ اِلَّا اَخَذَ اَيْسَرَهُمَا مَالَمْ يَكُنْ اِثْمًا فَاِنْ كَانَ اِثْمًا كَانَ اَبْعَدَ النَّاسِ مِنْهُ وَمَا انْتَقَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِهٖ اِلَّا اَنْ تُنْتَهَكَ حُرْمَةُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ۔

۶۰۴۵:ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب دو کاموں کا اختیار دیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آسان کو اختیار کیا بشرطیکہ وہ گناہ نہ ہو اور جو گناہ ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے بڑھ کر اس سے دور رہتے اور کبھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے واسطے کسی سے بدلہ نہیں لیا البتہ اگر کوئی اللہ کے حکم کے برخلاف کرتا تو اس کو سزا دیتے۔

٦٠٤٦:عَنْ مُحَمَّدٍ فِيْ رِوَايَةِ فُضَيْلٍ ابْنُ شِهَابٍ وَ فِيْ رِوَايَةِ جَرِيْرٍ مُحَمَّدٌ الزُّهْرِيُّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ۔

۶۰۴۶:ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٦٠٤٧:عَنِ ابْنِ شَهَابٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِ مَالِكٍ۔

۶۰۴۷:ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٦٠٤٨:عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ مَا خُيِّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ اَمْرَيْنِ اَحَدُهُمَا اَيْسَرُ مِنَ الْاٰخَرِ اِلَّا اخْتَارَ اَيْسَرَهُمَا مَا لَمْ يَكُنْ اِثْمًا فَاِنْ كَانَ اِثْمًا كَانَ اَبْعَدَ النَّاسِ مِنْهُ۔

۶۰۴۸:ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب اختیار دیا گیا دو کاموں میں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آسان کام کو اختیار کیا اگر وہ گناہ نہ ہوتا اگر گناہ ہوتا تو سب لوگوں سے زیادہ اس سے دور رہتے۔

٦٠٤٩:عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَاالْاِسْنَادِ اِلٰى قَوْلِهٖ اَيْسَرَهُمَا وَ لَمْ يَذْكُرَا مَا بَعْدَهٗ۔

۶۰۴۹:ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٦٠٥٠:عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ مَا ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَطُّ بِيَدِهٖ وَ لَا امْرَاَةً وَّ لَا خَادِمًا اِلَّا اَنْ يُّجَاهِدَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ مَا نِيْلَ مِنْهُ قَطُّ فَيَنْتَقِمُ مِنْ صَاحِبِهٖ اِلَّا اَنْ يُّنْتَهَكَ شَيْئًا مِّنْ مَّحَارِمِ اللّٰهِ فَيَنْتَقِمُ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ۔

۶۰۵۰:ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے کبھی کسی کو اپنے ہاتھ سے نہیں مارا، نہ عورت کو نہ خادم کو، البتہ جہاد میں اللہ کی راہ میں مارا اور آپ ﷺ کو جو کسی نے نقصان پہنچایا اس کا بدلہ نہیں لیا، البتہ اگر اللہ کے حکم میں خلل ڈالا، تو اللہ کے واسطے بدلہ لیا (یعنی شرعی حدوں میں جیسے چوری میں ہاتھ کاٹا، زنا میں کوڑے لگائے یا سنگسار کیا۔

٦٠٥١:عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ يَزِيْدُ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ۔

۶۰۵۱:ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

بَابُ: طِيْبِ رِيْحِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ لِيْنِ مَسِّهٖ

باب: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بدن کی خوشبو اور نرمی کا بیان

٦٠٥٢:عَنْ جَابِرِ ابْنِ سَمُرَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْاُوْلٰى ثُمَّ خَرَجَ اِلٰى اَهْلِهٖ وَ خَرَجْتُ مَعَهٗ فَاسْتَقْبَلَهٗ وِلْدَانٌ فَجَعَلَ يَمْسَحُ خَدَّيْ اَحَدِهِمْ وَاحِدًا وَاحِدًا قَالَ وَ اَمَّا اَنَا فَمَسَحَ خَدِّيْ قَالَ فَوَجَدْتُّ لِيَدِهٖ بَرْدًا اَوْ رِيْحًا كَاَنَّمَا اَخْرَجَهَا مِنْ جُوْنَةِ عَطَّارٍ۔

۶۰۵۲:جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ظہر کی نماز پڑھی پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے گھر جانے کو نکلے۔ میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نکلا، سامنے کچھ بچے آئے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہر ایک بچے کے رخسار پر ہاتھ پھیرا اور میرے بھی رخسار پر ہاتھ پھیرا میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ میں وہ ٹھنڈک اور وہ خوشبو دیکھی جیسے خوشبو ساز کے ڈبہ میں سے ہاتھ نکالا۔

تشریح: نووی نے کہا یہ خوشبو آپ ﷺ کے بدن کی ذاتی تھی، اگرچہ آپ ﷺ خوشبو نہ لگائیں اور اس پر آپ ﷺ خوشبو بھی لگاتے تھے اور معطر کرنے کے لیے تاکہ ملائکہ خوش ہوں۔

٦٠٥٣:عَنْ اَنَسٍ قَالَ اَنَسٌ مَّا شَمِمْتُ عَنْبَرًا قَطُّ وَ لَا مِسْكًا وَ لَا شَيْئًا اَطْيَبَ مِنْ رِّيْحِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ لَا مَسِسْتُ شَيْئًا قَطُّ دِيْبَاجًا وَّ لَا حَرِيْرًا اَلْيَنَ مَسًّا مِّنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۶۰۵۳:انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں نے نہ عنبر نہ مشک نہ اور کوئی خوشبو ایسی سونگھی جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسم مبارک کی خوشبو تھی، اور میں نے نہ دیباج نہ حریر نہ اور کوئی چیز ایسی نرم چھوئی جیسے نرمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک جسم میں تھی۔

٦٠٥٤:عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَزْهَرَ اللَّوْنِ كَاَنَّ عَرَقَهُ اللُّؤْلُؤُ اِذَا مَشٰى تَكَفَّاَ وَ لَا مَسِسْتُ دِيْبَاجَةً وَّ لَا حَرِيْرَةً

۶۰۵۴:انسؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کا رنگ مبارک سفید چمکتا ہوا تھا، (نووی نے کہا یہ رنگ سب رنگوں سے عمدہ ہے) اور آپ ﷺ کا پسینہ مبارک موتی کی طرح تھا اور جب چلتے تو آگے جھکے ہوئے زور ڈال کر (یا

اَلْيَنَ مِنْ كَفِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ لَا شَمِمْتُ مِسْكَةً وَ لَا عَنْبَرَةً اَطْيَبَ مِنْ رَّائِحَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ادھر ادھر جھکے جاتے تھے، جیسے ستی جھلتی جاتی ہے، زہری نے کہا یہ معنی غلط ہیں کیونکہ یہ مغرور کی صفت ہے قاضی نے کہا مغرور کی صفت جب ہے کہ بناوٹ کرے اور جو خلقی ہو تو مذموم نہیں ہے اور میں نے دیباج اور حریر بھی اتنا نرم نہیں پایا جیسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتھیلی نرم تھی، اور میں نے مشک اور عنبر میں یہ خوشبو نہ پائی جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم مبارک میں تھی۔

بَابُ: طِيْبِ عَرَقِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ التَّبَرُّكِ بِهٖ

باب: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پسینہ کا خوشبودار اور متبرک ہونا

٦٠٥٥:عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ دَخَلَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عِنْدَنَا فَعَرِقَ وَ جَاءَ تْ اُمِّيْ بِقَارُوْرَةٍ فَجَعَلَتْ تَسْلُتُ الْعَرَقَ فِيْهَا فَاسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا اُمَّ سُلَيْمٍ مَا هٰذَا الَّذِيْ تَصْنَعِيْنَ قَالَتْ هٰذَا عَرَقُكَ نَجْعَلُهٗ فِيْ طِيْبِنَا وَ هُوَ مِنْ اَطْيَبِ الطِّيْبِ۔

۶۰۵۵: انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ہمارے گھر میں آئے اور آرام فرمایا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پسینہ آیا۔ میری ماں ایک شیشی لائی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پسینہ پونچھ پونچھ کر اس میں ڈالنے لگی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھ کھل گئی، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''اے ام سلیمؓ یہ کیا کر رہی ہے''۔ وہ بولی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پسینہ ہے جس کو ہم اپنی خوشبو میں شریک کرتے ہیں اور وہ سب سے بڑھ کر خود خوشبو ہے۔

٦٠٥٦:عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ بَيْتَ اُمِّ سُلَيْمٍ فَيَنَامُ عَلٰى فِرَاشِهَا وَلَيْسَتْ فِيْهِ قَالَ فَجَاءَ ذَاتَ يَوْمٍ فَنَامَ عَلٰى فِرَاشِهَا فَاُتِيَتْ فَقِيْلَ لَهَا هٰذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَامَ فِيْ بَيْتِكِ عَلٰى فِرَاشِكِ قَالَ فَجَاءَ تْ وَ قَدْ عَرِقَ وَ اسْتَنْقَعَ عَرَقُهٗ عَلٰى قِطْعَةِ اَدِيْمٍ عَلَى الْفِرَاشِ فَفَتَحَتْ عَتِيْدَتَهَا فَجَعَلَتْ تُنَشِّفُ ذٰلِكَ الْعَرَقَ فَتَعْصِرُهٗ فِيْ قَوَارِيْرِهَا فَفَزِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا تَصْنَعِيْنَ يَا اُمَّ سُلَيْمٍ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَرْجُوْا بَرَكَتَهٗ لِصِبْيَانِنَا قَالَ اَصَبْتِ۔

۶۰۵۶: انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ام سلیمؓ کے گھر میں جاتے اور ان کے بچھونے پر سو رہتے وہ وہاں نہیں ہوتیں تھیں ایک دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور ان کے بچھونے پر سو رہے وہ آئیں تو لوگوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمہارے گھر میں تمہارے بچھونے پر سو رہے ہیں، یہ سن کر وہ آئیں دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پسینہ آیا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا پسینہ چمڑے کے بچھونے پر جمع ہو گیا ہے، ام سلیمؓ نے اپنا ڈبہ کھولا اور یہ پسینہ پونچھ پونچھ کر شیشیوں میں بھرنے لگیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گھبرا کر اٹھ بیٹھے اور فرمایا ''کیا کرتی ہے اے ام سلیمؓ۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم برکت کے لیے لیتے ہیں، اپنے بچوں کے لیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نے ٹھیک کیا (اوپر گزر چکا کہ ام سلیمؓ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محرم تھیں اور محرم کے پاس جانا اور وہاں سو رہنا درست ہے)۔

٦٠٥٧:عَنْ اُمِّ سُلَيْمٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۶۰۵۷: ام سلیمؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے پاس

وَسَلَّمَ كَانَ يَاتِيهَا فَيَقِيلُ عِندَهَا فَتَبْسُطُ لَهُ نِطَعًا فَيَقِيلُ عَلَيْهِ وَ كَانَ كَثِيرَ الْعَرَقِ فَكَانَتْ تَجْمَعُ عَرَقَهُ فَتَجْعَلُهُ فِي الطِّيبِ وَ الْقَوَارِيرِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اُمَّ سُلَيْمٍ مَا هٰذَا قَالَتْ عَرَقُكَ اَدُوْفُ بِهِ طِيْبِيْ۔

تشریف لاتے اور آرام فرماتے۔ وہ آپ ﷺ کے لیے ایک کھال بچھا دیتیں۔ آپ ﷺ اس پر سوتے اور آپ ﷺ کو پسینہ بہت آتا تو ام سلیمؓ آپ ﷺ کا پسینہ اکٹھا کرتیں، اور خوشبو اور شیشیوں میں ملا دیتیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''اے ام سلیمؓ یہ کیا کرتی ہے''۔ انہوں نے کہا آپ ﷺ کا پسینہ ہے جس کو میں خوشبو میں ملاتی ہوں۔

٦٠٥٨: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنْ كَانَ لَيُنْزَلُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْغَدَاةِ الْبَارِدَةِ ثُمَّ تَفِيضُ جَبْهَتُهُ عَرَقًا۔

۶۰۵۸: ام المؤمنینؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سردی کے دن میں وحی اترتی، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشانی سے پسینہ بہہ نکلتا (وحی کی سختی سے)

٦٠٥٩: عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ الْحَارِثَ ابْنَ هِشَامٍ سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ يَاتِيْكَ الْوَحْيُ فَقَالَ اَحْيَانًا يَاتِيْنِي فِيْ مِثْلِ صَلْصَلَةِ الْجَرَسِ وَ هُوَ اَشَدُّهُ عَلَيَّ ثُمَّ يَفْصِمُ عَنِّيْ وَقَدْ وَ عَيْتُهُ وَ اَحْيَانًا مَلَكٌ فِيْ مِثْلِ صُوْرَةِ الرَّجُلِ فَاَعِيْ مَا يَقُوْلُ۔

۶۰۵۹: ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حارث بن ہشام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وحی کیونکر آتی ہے، آپ ﷺ نے فرمایا ''کبھی تو ایسے آتی ہے جیسے گھنٹے کی جھنکار وہ مجھ پر نہایت سخت ہوتی ہے پھر موقوف ہو جاتی ہے جبکہ میں یاد کر لیتا ہوں اور کبھی ایک فرشتہ آتا ہے مرد کی صورت میں اور جو وہ کہتا ہے اس کو یاد کر لیتا ہوں''۔

٦٠٦٠: عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ كُرِبَ لِذٰلِكَ وَ تَرَبَّدَ وَجْهُهُ۔

۶۰۶۰: عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر جب وحی اترتی تو آپؐ پر سختی ہوتی اور آپ ﷺ کا چہرہ مبارک راکھ کی طرح ہو جاتا (دوسری روایت میں ہے کہ آپ ﷺ کا چہرہ وحی اترتے وقت سرخ ہوتا، نووی نے کہا شاید مراد سرخی سے وہی ہے جو کدورت کے ساتھ ہو اور ''تربد'' کے بھی یہی معنی ہیں یا پہلے ''تربد'' ہوتا ہے پھر سرخی تو دونوں روایتوں میں کوئی مخالفت نہیں ہے)۔

٦٠٦١: عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ نَكَسَ رَاْسَهُ وَنَكَسَ اَصْحَابُهُ رُءُوْسَهُمْ فَلَمَّا اُتْلِيَ عَنْهُ رَفَعَ رَاْسَهُ۔

۶۰۶۱: عبادہ بن صامت سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جب وحی اترتی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سر جھکا لیتے اور آپ ﷺ کے اپنے اصحاب بھی سروں کو جھکا لیتے جب وحی ختم ہو جاتی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنا سر اٹھاتے۔

بَابُ: فِي سَدْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَعْرَهُ وَفَرْقِهِ

باب: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بالوں کی تعریف اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حلیہ کا بیان

٦٠٦٢:عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ اَهْلُ الْكِتَابِ يَسْدِلُوْنَ اَشْعَارَهُمْ وَ كَانَ الْمُشْرِكُوْنَ يَفْرُقُوْنَ رُؤُسَهُمْ وَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ مُوَافَقَةَ اَهْلِ الْكِتَابِ فِيْمَا لَمْ يُؤْمَرْ بِهٖ فَسَدَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاصِيَتَهٗ ثُمَّ فَرَقَ بَعْدُ۔

۶۰۶۲:ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت اہل کتاب یعنی یہود اور نصاریٰ اپنے بالوں کو پیشانی پر چھوڑ دیتے تھے لٹکتے ہوئے، (یعنی مانگ نہیں نکالتے تھے) اور مشرک مانگ نکالتے تھے، اور رسول اللہ اہل کتاب کے طریق پر چلنا درست رکھتے تھے جس مسئلہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی حکم نہ ہوتا (یعنی بہ نسبت مشرکین کے اہل کتاب بہتر ہیں، تو جس باب میں کوئی حکم نہ آتا آپؐ اہل کتاب کی موافقت اس باب میں اختیار کرتے) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی پیشانی پر بال لٹکانے لگے بعد اس کے آپؐ مانگ نکالنے لگے۔

تشریح: نوویؒ نے کہا علماء نے کہا مانگ نکالنا سنت ہے کیونکہ یہی آخری فعل ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا، اور ظاہر یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اختیار کیا اس کو وحی سے، قاضی نے کہا لٹکانا بالوں کا پیشانی پر منسوخ ہے، اب وہ جائز نہیں، اور احتمال ہے کہ مانگ نکالنا اجتہاد سے اختیار کیا گیا ہو، نہ کہ وحی سے۔ حاصل یہ ہے کہ لٹکانا بھی جائز ہے، اور مانگ نکالنا افضل ہے، اور اہل کتاب کی موافقت تالیف قلوب کے لیے تھی، اوائل اسلام میں بہ مخالفت مشرکین جب اللہ تعالیٰ نے اسلام کو غالب کر دیا اور اس کی ضرورت نہ رہی تو حکم ہوا ان کا خلاف کرنے کا، جیسے خضاب کے باب میں آیا ہے اور بعض نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم تھا اہل کتاب کی شریعت پر چلنے کا جس باب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم نہ آتا انتہی مختصراً۔

٦٠٦٣:عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ۔

۶۰۶۳:ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٦٠٦٤:عَنِ الْبَرَآءِ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مَرْبُوْعًا بَعِيْدَ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ عَظِيْمَ الْجُمَّةِ اِلٰى شَحْمَةِ اُذُنَيْهِ عَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَآءُ مَا رَاَيْتُ شَيْئًا قَطُّ اَحْسَنَ مِنْهُ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ۔

۶۰۶۴:براء بن عازب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میانہ قد تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں مونڈھوں میں زیادہ فاصلہ تھا (یعنی سینہ چوڑا تھا) بال بہت تھے کانوں کی لو تک، آپ صلی اللہ علیہ وسلم سرخ جوڑا پہنے تھے (یعنی سکیا کا جس میں سرخ اور زرد لکیریں تھیں) میں نے کسی کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ خوب صورت نہیں دیکھا۔

٦٠٦٥:عَنِ الْبَرَآءِ قَالَ مَا رَاَيْتُ مِنْ ذِيْ لِمَّةٍ اَحْسَنَ فِيْ حُلَّةٍ حَمْرَاءَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَعْرُهٗ يَضْرِبُ مَنْكِبَيْهِ بَعِيْدَ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ وَ لَا بِالْقَصِيْرِ قَالَ اَبُوْ كُرَيْبٍ لَهٗ شَعَرٌ۔

۶۰۶۵:براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے کوئی بالوں والا شخص سرخ جوڑا پہنے ہوئے رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ خوبصورت نہیں دیکھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مونڈھوں تک پہنچتے تھے، اور دونوں مونڈھوں میں فاصلہ تھا آپؐ نہ لمبے تھے نہ ٹھگنے۔

٦٠٦٦:عَنِ الْبَرَاءِ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

۶۰۶۶:براء سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرہ مبارک

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْسَنَ النَّاسِ وَ جْهًا وَ اَحْسَنَهُ خُلُقًا لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ الذَّاهِبِ وَ لَا بِالْقَصِيْرِ۔

سب سے زیادہ خوب صورت تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق سب سے زیادہ عمدہ تھے، آپ نہ لمبے تھے بہت نہ ٹھگنے۔

٦٠٦٧:عَنْ قَتَادَةَ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ كَيْفَ كَانَ شَعْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ شَعَرًا رَّجِلًا لَيْسَ بِالْجَعْدِ وَ لَا لسَّبْطِ بَيْنَ اُذُنَيْهِ وَ عَاتِقِهٖ۔

٦٠٦٧: قتادہ سے روایت ہے میں نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بال کیسے تھے۔ انہوں نے کہا میانہ تھے، نہ بہت گھونگریالے، نہ بالکل سیدھے، کانوں اور مونڈھوں کے درمیان تک تھے۔

٦٠٦٨:عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَضْرِبُ شَعْرُهٗ مَنْكِبَيْهِ۔

٦٠٦٨: انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بال مونڈھوں کے قریب تھے۔

٦٠٦٩:عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ شَعْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى اَنْصَافِ اُذُنَيْهِ۔

٦٠٦٩: انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بال آدھے کانوں تک تھے۔

٦٠٧٠:عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَلِيْعَ الْفَمِ اَشْكَلَ الْعَيْنِ مَنْهُوْسَ الْعَقِبَيْنِ قَالَ قُلْتُ لِسَمَاكٍ مَا ضَلِيْعُ الْفَمِ قَالَ عَظِيْمُ الْفَمِ قَالَ قُلْتُ مَا اَشْكَلُ الْعَيْنِ قَالَ طَوِيْلُ شَقِّ الْعَيْنِ قَالَ قُلْتُ مَا مَنْهُوْسُ الْعَقِبِ قَالَ قَلِيْلُ لَحْمِ الْعَقِبِ۔

٦٠٧٠: جابر بن سمرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دہن کشادہ تھا (کیونکہ مردوں کے لیے دہن کی کشادگی عمدہ ہے اور عورتوں کے لیے بری ہے) آنکھوں میں لال ڈورے چھوٹے ہوئے، ایڑیاں کم گوشت والی، سماک سے کہا شعبہ نے ضَلِيْعَ الْفَمِ کیا ہے انہوں نے کہا بڑا منہ پھر شعبہ نے کہا: اَشْكَلُ الْعَيْنَيْنِ کیا ہے، انہوں نے کہا دراز شگاف آنکھوں کے (پر یہ سماک کا کہنا غلط ہے اور صحیح وہی معنی ہیں کہ سفیدی میں سرخی ملی ہوئی) شعبہ نے کہا: مَنْهُوْسُ الْعَقِبَيْنِ کیا ہے انہوں نے کہا ایڑی پر گوشت۔

بَابُ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اَبْيَضَ مَلِيْحَ الْوَجْهِ

باب: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سفید خوبصورت چہرے کا بیان

٦٠٧١:عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ قُلْتُ لَهٗ اَرَاَيْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ نَعَمْ كَانَ اَبْيَضَ مَلِيْحَ الْوَجْهِ قَالَ مُسْلِمُ ابْنُ الْحَجَّاجِ مَاتَ اَبُو الطُّفَيْلِ سَنَةَ مِائَةٍ وَّ كَانَ اٰخِرَ مَنْ مَّاتَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

٦٠٧١: جریری سے روایت ہے میں نے ابوالطفیل سے کہا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا تھا انہوں نے کہا ہاں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا رنگ سفید تھا، ملاحت دار (جو سب رنگوں سے افضل ہے) امام مسلمؒ نے کہا ابوالطفیل ١٠٠ھ میں مرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب میں سب کے بعد وہی مرے۔

تشریح: وہ آخر تھے اصحاب کے، ان کے بعد پھر کوئی صحابی آدمیوں میں سے نہ رہا، بعض لوگ کہتے ہیں کہ بابا رتن ہندی صحابی تھا جو ٦٠٠ ہجری میں ظاہر ہوا، محض غلط اور جھوٹ ہے، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث کے خلاف ہے کہ آج سے ١٠٠ برس کے بعد کوئی آدمی اس وقت کا نہ رہے گا۔

٦٠٧٢: عَنْ اَبِى الطُّفَيْلِ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ رَجُلٌ رَاٰهُ غَيْرِىْ قَالَ فَقُلْتُ لَهٗ فَكَيْفَ رَاَيْتَهٗ قَالَ كَانَ اَبْيَضَ مَلِيْحًا مُقَصَّدًا۔

٦٠٧٢: ابوالطفیل سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا اور اب کوئی زمین پر سوا میرے آپ ﷺ کو دیکھنے والوں میں کوئی نہیں رہا، جریری نے کہا میں نے پوچھا تم نے دیکھا، آپ ﷺ کیسے تھے؟ انہوں نے کہا آپ ﷺ سفید رنگ تھے نمکینی کے ساتھ میانہ قد تھے۔

بَابُ: شَيْبِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب: آپ ﷺ کے بڑھاپے کا بیان

٦٠٧٣: عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ سُئِلَ اَنَسٌ هَلْ خَضَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّهٗ لَمْ يَكُنْ رَاٰى مِنَ الشَّيْبِ اِلَّا قَالَ ابْنُ اِدْرِيْسَ كَاَنَّهٗ يُقَلِّلُهٗ وَ قَدْ خَضَبَ اَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ بِالْحِنَّاءِ وَ الْكَتَمِ۔

٦٠٧٣: ابن سیرین سے روایت ہے انس ؓ سے پوچھا گیا کیا خضاب کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے؟ انہوں نے کہا آپ ﷺ کا اتنا بڑھاپا نہیں دیکھا گیا (کہ خضاب کی ضرورت پڑتی) البتہ ابوبکر ؓ اور عمر ؓ نے خضاب کیا ہے مہندی اور وسمہ سے (نیل سے)

٦٠٧٤: عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ سَئَلْتُ اَنَسَ ابْنَ مَالِكٍ هَلْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَضَبَ فَقَالَ لَمْ يَبْلُغِ الْخِضَابَ قَالَ كَانَ فِىْ لِحْيَتِهٖ شَعَرَاتٌ بِيْضٌ قَالَ قُلْتُ لَهٗ اَكَانَ اَبُوْبَكْرٍ يَّخْضِبُ قَالَ فَقَالَ نَعَمْ بِالْحِنَاءِ وَ الْكَتَمِ۔

٦٠٧٤: انس بن مالک ؓ سے پوچھا ابن سیرین نے، کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خضاب کیا۔ انہوں نے کہا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خضاب کے درجے کو نہیں پہنچے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی داڑھی مبارک میں صرف چند بال سفید تھے، ابن سیرین نے کہا کیا ابوبکر ؓ خضاب کرتے تھے، انہوں نے کہا ہاں حناء اور وسمہ سے۔

٦٠٧٥: عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ سَاَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ اَخَضَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّهٗ لَمْ يَرَمِنَ الشَّيْبِ اِلَّا قَلِيْلًا۔

٦٠٧٥: ابن سیرین سے روایت ہے میں نے انس بن مالک سے پوچھا کیا رسول اللہ ﷺ نے خضاب کیا ہے؟ انہوں نے کہا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بڑھاپا نہیں دیکھا گیا مگر ذرا سا۔

٦٠٧٦: عَنْ ثَابِتٍ قَالَ سُئِلَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ خِضَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ شِئْتُ اَنْ اَعُدَّ شَمَطَاتٍ كُنَّ فِىْ رَاْسِهٖ فَعَلْتُ وَ قَالَ لَمْ يَخْتَضِبْ وَ قَدِ اخْتَضَبَ اَبُوْبَكْرٍ بِالْحِنَاءِ وَ الْكَتَمِ وَاخْتَضَبَ عُمَرُ بِالْحِنَّاءِ بَحْتًا۔

٦٠٧٦: ثابت ؓ سے روایت ہے انس ؓ سے پوچھا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خضاب کیا تھا، انہوں نے کہا اگر میں چاہتا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سفید بال گن لیتا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خضاب نہیں کیا، البتہ ابوبکر ؓ نے خضاب کیا مہندی اور نیل سے اور عمر ؓ نے، خضاب کیا صرف مہندی سے۔

٦٠٧٧: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ يُكْرَهُ اَنْ يَّنْتِفَ الرَّجُلُ الشَّعْرَةَ الْبَيْضَاءَ مِنْ رَّاْسِهٖ وَ لِحْيَتِهٖ قَالَ وَ لَمْ يَخْتَضِبْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا كَانَ الْبَيَاضُ فِىْ عَنْفَقَتِهٖ وَ فِى الصُّدْغَيْنِ وَ

٦٠٧٧: انس بن مالک ؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا سر اور داڑھی کے سفید بال اکھیڑنا مکروہ ہے (لیکن حرام نہیں ہے نووی) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خضاب نہیں کیا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چھوٹی داڑھی میں جو نیچے کے ہونٹ کے تلے ہوتی ہے کچھ سفیدی تھی اور کچھ

فِي الرَّأْسِ نَبْذٌ۔

کنپٹیوں پر اور کچھ سر میں)

٦٠٧٨:عَنِ الْمُثَنّٰى بِهٰذَا الْاِسْنَادِ۔

۶۰۷۸: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٦٠٧٩:عَنْ اَنَسٍ اَنَّهٗ سُئِلَ عَنْ شَيْبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَاشَانَهُ اللّٰهُ بِبَيْضَاءَ۔

۶۰۷۹: انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا رسول اللہ ﷺ کے بڑھاپے کا حال انہوں نے کہا آپ ﷺ کو نہیں بدلا گیا سفید (یعنی سفید نہیں کیا)

٦٠٨٠:عَنْ اَبِيْ جُحَيْفَةَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهٖ مِنْهُ بَيْضَاءُ وَ وَضَعَ زُهَيْرٌ بَعْضَ اَصَابِعِهٖ عَلٰى عَنْفَقَتِهٖ قِيْلَ لَهٗ مِثْلُ مَنْ اَنْتَ يَوْمَئِذٍ قَالَ اَبْرِيْ النَّبْلَ وَ اَرِيْشُهَا۔

۶۰۸۰: ابوجحیفہؓ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں یہ سفیدی دیکھی اور زہیر نے اپنی کچھ انگلیاں چھوٹی ڈاڑھی پر رکھ کر بتلائیں لوگوں نے ابوجحیفہؓ سے کہا، اس دن تم کیسے تھے، انہوں نے کہا میں تیر میں پیکان لگاتا تھا اور اوپر لگاتا تھا۔

٦٠٨١:عَنْ اَبِيْ جُحَيْفَةَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْيَضَ قَدْشَابَ كَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ يُّشْبِهُهٗ۔

۶۰۸۱: ابوجحیفہؓ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا، آپ ﷺ کا رنگ سفید تھا، اور بوڑھے ہو گئے تھے اور حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ ﷺ کے مشابہ تھے۔

تشریح ❁ بعض روایتوں میں ہے کہ سیدنا حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اوپر کا حصہ بدن کا بالکل مشابہ تھا رسول اللہ ﷺ کے اور سیدنا حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نیچے کا حصہ، غرض یہ دونوں صاحبزادے مل کر تصویر تھی رسول اللہ ﷺ کی، افسوس ہے کہ بعض اشقیا نے اس نعمت کی قدر نہ جانی اور دونوں صاحبزادوں کو کیسے ظلم سے شہید کیا، انا للہ و انا الیہ راجعون، اللہ تعالیٰ ہم کو دنیا میں آپ ﷺ کے اہل بیت کی محبت پر قائم رکھے اور آخرت میں ان کے غلاموں میں حشر کرے آمین یارب العالمین۔

٦٠٨٢:عَنْ اَبِيْ جُحَيْفَةَ بِهٰذَا وَلَمْ يَقُوْلُوْا اَبْيَضَ قَدْ شَابَ۔

۶۰۸۲: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٦٠٨٣:عَنْ سِمَاكٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ ابْنَ سَمُرَةَ قَالَ سُئِلَ عَنْ شَيْبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ اِذَا دَهَنَ رَاْسَهٗ لَمْ يُرَمِنْهُ شَيْءٌ وَ اِذَالَمْ يَدْهُنْ رُئِيَ مِنْهُ۔

۶۰۸۳: سماک سے روایت ہے جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بڑھاپے کا حال، انہوں نے کہا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب تیل ڈالتے تو کچھ سفیدی نہ معلوم ہوتی البتہ تیل نہ ڈالتے تو سفیدی معلوم ہوتی۔

تشریح ❁ قاضی نے کہا علماء نے اختلاف کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خضاب کیا یا نہیں، تو اکثر کا یہ قول ہے کہ نہیں کیا، اور بعض کا یہ ہے کہ کیا بدلیل حدیث ام سلمہ اور ابن عمرؓ کے اور مختار یہ ہے کہ آپ ﷺ نے کبھی رنگا بالوں کو اور اکثر ترک کیا، اس وجہ سے دونوں روایتیں صحیح ہیں۔

بَابُ: اِثْبَاتِ خَاتَمِ النَّبُوَّةِ

باب: مہر نبوت کا بیان

٦٠٨٤:عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ

۶۰۸۴: جابر بن سمرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سر

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ شَمِطَ مُقَدَّمُ رَاسِهٖ وَ لِحْيَتِهٖ وَ كَانَ اِذَا ادَّهَنَ لَمْ يَتَبَيَّنْ وَ اِذَا شَعِثَ رَاْسُهٗ تَبَيَّنَ وَ كَانَ كَثِيْرَ شَعْرِ اللِّحْيَةِ فَقَالَ رَجُلٌ وَّجْهُهٗ مِثْلُ السَّيْفِ قَالَ لَا بَلْ كَانَ مِثْلَ الشَّمْسِ وَ الْقَمَرِ وَكَانَ مُسْتَدِيْرًا وَ رَاَيْتُ الْخَاتَمَ عِنْدَ كَتِفِهٖ مِثْلَ بَيْضَةِ الْحَمَامَةِ يُشْبِهُ جَسَدَهٗ۔

اور ڈاڑھی کا آگے کا حصہ سفید ہو گیا تھا جب آپ ﷺ تیل ڈالتے تو سفیدی معلوم نہ ہوتی اور جب بال پراگندہ ہوتے تو سفیدی معلوم ہوتی، اور آپ ﷺ کی ڈاڑھی بہت گھنی تھی، ایک شخص بولا آپ ﷺ کا چہرہ تلوار کی طرح تھا یعنی لمبا جابرؓ نے کہا نہیں' آپ ﷺ کا چہرہ سورج اور چاند کی طرح تھا اور گول تھا اور میں نے نبوت کی مہر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مونڈھے پر دیکھی جیسے کبوتر کا انڈا، اس کا رنگ بدن کے رنگ سے ملتا تھا۔

٦٠٨٥: عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ رَاَيْتُ خَاتَمًا فِيْ ظَهْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاَنَّهٗ بَيْضَةُ حَمَامٍ۔

۶۰۸۵: جابر بن سمرہؓ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیٹھ پر نبوت کی مہر دیکھی جیسے کبوتر کا انڈا۔

٦٠٨٦: عَنْ سِمَاكٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ۔

۶۰۸۶: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٦٠٨٧: عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ يَقُوْلُ ذَهَبَتْ بِيْ خَالَتِيْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ ابْنَ اُخْتِيْ وَجِعٌ فَمَسَحَ رَاْسِيْ وَ دَعَالِيْ بِالْبَرَكَةِ ثُمَّ تَوَضَّاَ فَشَرِبْتُ مِنْ وَّضُوْئِهٖ ثُمَّ قُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهٖ فَنَظَرْتُ اِلٰى خَاتَمِهٖ بَيْنَ كَتِفَيْهِ مِثْلَ زِرِّ الْحَجَلَةِ۔

۶۰۸۷: سائب بن یزیدؓ سے روایت ہے میری خالہ مجھ کو رسول اللہ ﷺ کے پاس لے گئی اور کہنے لگی یا رسول اللہ میرا بھانجا بیمار ہے۔ آپ ﷺ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا، اور برکت کی دعاء کی، پھر وضو کیا میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وضو کا بچا ہوا پانی پی لیا، پھر میں آپ ﷺ کی پیٹھ کے پیچھے کھڑا ہوا، میں نے نبوت کی مہر دیکھی، دونوں مونڈھوں کے بیچ میں، جیسے گھنڈی چھپر کٹ کی، (یا حجلہ ایک جانور ہے اس کے انڈے کی طرح)

٦٠٨٨ : عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ اَكَلْتُ مَعَهٗ خُبْزًا وَّ لَحْمًا اَوْ قَالَ ثَرِيْدًا قَالَ فَقُلْتُ لَهٗ اَسْتَغْفَرَ لَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ وَ لَكَ ثُمَّ تَلٰى هٰذِهِ الْاٰيَةَ وَ اسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ ثُمَّ قَالَ دُرْتُ خَلْفَهٗ فَنَظَرْتُ اِلٰى خَاتَمِ النُّبُوَّةِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ عِنْدَنَا غِضِ كَتِفِهِ الْيُسْرٰى جُمْعًا عَلَيْهِ خِيْلَانٌ كَاَمْثَالِ الثَّاٰلِيْلِ۔

۶۰۸۸: عبداللہ بن سرجس رضی اللہ علیہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ روٹی اور گوشت یا ثرید کھایا، عاصم نے کہا میں نے عبداللہ سے پوچھا تمہارے لیے بخشش چاہی رسول اللہ ﷺ نے انہوں نے کہا ہاں اور تیرے لیے بھی، پھر یہ آیت پڑھی: وَ اسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ (یعنی بخشش مانگ اپنے گناہ کی اور مومن مردوں اور مومن عورتوں کے گناہ کی) عبداللہ نے کہا پھر میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے گیا تو میں نے نبوت کی مہر دیکھی دونوں مونڈھوں کے بیچ میں چپنی ہڈی کے پاس بائیں مونڈھے کے قریب چٹکی کی طرح اس پر تل تھے مسوں کی طرح۔

بَابُ: فِي صِفَةِ النَّبِيِّ ﷺ وَمَبْعَثِهِ وَسِنِّهِ

باب: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر کا بیان

٦٠٨٩: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ الْبَائِنِ وَ لَا بِالْقَصِيْرِ وَ لَيْسَ بِالْاَبْيَضِ الْاَمْهَقِ وَ لَا بِالْاٰدَمِ وَ لَا بِالْجَعْدِ الْقَطِطِ وَ لَا بِالسَّبِطِ بَعَثَهُ اللّٰهُ عَلٰى رَأْسِ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً فَاَقَامَ بِمَكَّةَ عَشَرَ سِنِيْنَ وَبِالْمَدِيْنَةِ عَشْرَ سِنِيْنَ وَ تَوَفَّاهُ اللّٰهُ عَلٰى رَاْسِ سِتِّيْنَ سَنَةً وَ لَيْسَ فِيْ رَاْسِهٖ وَ لِحْيَتِهٖ عِشْرُوْنَ شَعْرَةً بَيْضَاءَ۔

۶۰۸۹: انس بن مالکؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ بہت لمبے تھے نہ ٹھگنے (پست قد) نہ بالکل سفید تھے نہ گندمی، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بال نہ بالکل سخت گھونگریالے تھے نہ بالکل سیدھے اللہ جل جلالہ، نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نبی کیا چالیس برس کے سن میں پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دس برس مکہ میں رہے اور دس برس مدینہ میں اور ساٹھویں برس کے اخیر میں اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اٹھا لیا اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سر اور داڑھی میں بیس بال بھی سفید نہ تھے۔

تشریح نووی نے کہا صحیح یہ ہے کہ آپ ﷺ نے تریسٹھ برس کی عمر میں انتقال کیا، اور مکہ میں (نبوت) کے تیرہ سال تک رہے اور بعض نے کہا آپ ﷺ کی عمر ۶۵ برس کی تھی اور بعض نے کہا تینتالیس برس کے بعد نبوت ہوئی لیکن یہ دونوں قول غلط ہیں، آپ ﷺ عام الفیل میں پیدا ہوئے، پیر کے روز ربیع الاول کے مہینہ میں اور انتقال بھی کیا پیر کے روز ربیع الاول کے مہینے میں، لیکن تاریخ پیدائش میں اختلاف ہے، ۲ یا ۳ یا ۸ یا ۱۰ تا ۱۲ ربیع الاول کو اور وفات ۱۲ کو چاشت کے وقت ہوئی۔

٦٠٩٠: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ بِمِثْلِ حَدِيْثِ مَالِكِ ابْنِ اَنَسٍ وَّ زَادَ فِيْ حَدِيْثِهِمَا كَانَ اَزْهَرَ۔

۶۰۹۰: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں اتنا زیادہ ہے کہ آپ ﷺ کا رنگ سفید چمکتا ہوا تھا (جو سب رنگوں میں بہتر ہے)

٦٠٩١: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ هُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّ سِتِّيْنَ وَاَبُوْبَكْرِ الصِّدِّيْقُ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّيْنَ وَ عُمَرُ وَ هُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّ سِتِّيْنَ۔

۶۰۹۱: انس بن مالکؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات ہوئی تریسٹھ برس کی عمر میں اور ابوبکر کی تریسٹھ برس میں اور عمرؓ کی بھی تریسٹھ برس ہیں۔

٦٠٩٢: عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُوُفِّيَ وَ هُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّ سِتِّيْنَ سَنَةً وَّ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ ابْنُ الْمُسَيَّبِ بِمِثْلِ ذٰلِكَ۔

۶۰۹۲: ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وفات پائی جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر تریسٹھ برس کی تھی، ابن شہاب نے کہا سعید بن المسیب نے بھی مجھ سے ایسی ہی روایت کی۔

٦٠٩٣: عَنِ بْنِ شَهَابٍ بِالْاِسْنَادَيْنِ جَمِيْعًا مِثْلَ حَدِيْثِ عُقَيْلٍ۔

۶۰۹۳: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٦٠٩٤: عَنْ عَمْرٍو وَ قَالَ قُلْتُ لِعُرْوَةَ كَمْ كَانَ

۶۰۹۴: عمرو سے روایت ہے میں نے عروہ بن زبیر سے کہا رسول اللہ صلی اللہ

لَبِثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ قَالَ عَشْرًا قَالَ قُلْتُ فَإِنَّ بْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ ثَلَاثَ عَشَرَةَ۔

علیہ وآلہ وسلم (نبوت کے بعد) مکہ میں کتنے دنوں تک رہے انہوں نے کہا دس برس تک رہے میں نے کہا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما تیرہ برس کہتے ہیں۔

٦٠٩٥:عَنْ عَمْرٍو قَالَ قُلْتُ لِعُرْوَةَ كَمْ لَبِثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ قَالَ عَشْرًا قَالَ قُلْتُ فَإِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ بِضْعَ عَشَرَةَ قَالَ فَغَفَّرَهُ وَ قَالَ إِنَّمَا اَخَذَهُ مِنْ قَوْلِ الشَّاعِرِ۔

۶۰۹۵:عمروؓ سے روایت ہے میں نے عروہؓ سے کہا رسول اللہ ﷺ مکہ میں کتنی مدت تک رہے انہوں نے کہا دس برس تک رہے۔ میں نے کہا ابن عباسؓ تو دس سے کئی برس زیادہ کہتے ہیں۔ عروہؓ نے ان کے لیے دعاء کی مغفرت کی (یعنی اللہ تعالیٰ ان کی غلطی معاف کرے) اور کہا کہ ان کو شاعر کے قول سے دھوکا ہوا۔

٦٠٩٦:عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَثَ بِمَكَّةَ ثَلَاثَ عَشَرَةَ وَ تُوُفِّيَ وَ هُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّ سِتِّيْنَ۔

۶۰۹۶:ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ میں تیرہ برس تک رہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وفات پائی تریسٹھ سال کی عمر میں۔

تشریح: وہ شاعر ابو قیس حرمہ بن انسؓ ہے، اس کا شعر یہ ہے

ثَوٰى فِيْ قُرَيْشٍ بِضْعَ عَشَرَةَ حَجَّةً يُذَكِّرُ لَوْ يَلْقٰى خَلِيْلًا مُّوَاتِيًا

یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قریش میں دس پر کئی حج تک رہے اور وعظ و نصیحت کرتے رہے اس خیال سے کہ شاید کوئی دوست ملے۔

٦٠٩٧:عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ ثَلَاثَ عَشَرَةَ سَنَةً يُوْحٰى اِلَيْهِ وَ بِالْمَدِيْنَةِ عَشْرًا وَّ مَاتَ وَ هُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّ سِتِّيْنَ سَنَةً۔

۶۰۹۷:عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ میں تیرہ برس تک رہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وحی اترا کرتی تھی، اور مدینہ میں دس برس تک رہے اور وفات پائی تریسٹھ برس کی عمر میں۔

٦٠٩٨:عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ فَذَكَرُوْا سِنِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ كَانَ اَبُوْبَكْرٍ اَكْبَرَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَ هُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّ سِتِّيْنَ وَ مَاتَ اَبُوْبَكْرٍ وَّ هُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّ سِتِّيْنَ قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ يُقَالُ لَهٗ عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ قَالَ كُنَّا قُعُوْداً عِنْدَ مُعَاوِيَةَ فَذَكَرُوْا سِنِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَ هُوَابْنُ ثَلَاثٍ وَّ سِتِّيْنَ سَنَةً وَ مَاتَ اَبُوْبَكْرٍ وَّ هُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّ

۶۰۹۸:ابواسحٰقؒ سے روایت ہے میں عبداللہ بن عتبہؓ کے ساتھ بیٹھا تھا، لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر شریف کا ذکر کیا بعض نے کہا ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بڑے تھے، عبداللہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآل وسلم کی وفات ہوئی تریسٹھ برس کی عمر میں اور ابوبکرؓ کی وفات ہوئی تریسٹھ برس کی عمر میں اور حضرت عمرؓ مارے گئے تریسٹھ برس کی عمر میں، ایک شخص بولا جس کا نام عامر بن سعد تھا، ہم سے جریر نے بیان کیا کہ ہم بیٹھے تھے معاویہؓ کے پاس لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر کا ذکر کیا، معاویہؓ نے کہا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات ہوئی تریسٹھ برس کی عمر میں اور ابوبکرؓ فوت ہوئے تریسٹھ برس کی عمر میں اور عمرؓ بھی مارے گئے

سِتِّيْنَ وَ قُتِلَ عُمَرُ وَ هُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّ سِتِّيْنَ۔

تریسٹھ برس کی عمر میں۔

٦٠٩٩:عَنْ جَرِيْرٍ اَنَّهٗ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ يَخْطُبُ فَقَالَ مَاتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ هُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّ سِتِّيْنَ وَ اَبُوْ بَكْرٍ وَّ عُمَرُ وَ اَنَا ابْنُ ثَلَاثٍ وَ سِتِّيْنَ۔

۶۰۹۹: جریر سے روایت ہے انہوں نے سنا معاویہ بن ابی سفیان کو خطبہ پڑھتے ہوئے وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی تریسٹھ برس کی عمر میں، اور ابوبکر نے بھی تریسٹھ برس کی عمر میں اور عمر نے بھی اسی عمر میں، اور میں بھی اب تریسٹھ برس کا ہوں (تو مجھے بھی توقع ہے کہ اسی سال میں مروں اور ان کی موافقت حاصل کروں اور ان کو موافقت نہ مل سکی، اور وہ اسی برس تک جئے اور ۶۰ ہجری میں انہوں نے انتقال کیا)

٦١٠٠:عَنْ عَمَّارٍ مَوْلٰى بَنِيْ هَاشِمٍ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ كَمْ اَتٰى لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ مَاتَ فَقَالَ مَا كُنْتُ اَحْسِبُ مِثْلَكَ مِنْ قَوْمِهٖ يَخْفٰى عَلَيْهِ ذَاكَ قَالَ قُلْتُ اِنِّيْ سَاَلْتُ النَّاسَ فَاخْتَلَفُوْا عَلَيَّ فَاَحْبَبْتُ اَنْ اَعْلَمَ قَوْلَكَ فِيْهِ قَالَ اَتَحْسَبُ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ اَمْسِكْ اَرْبَعِيْنَ بُعِثَ لَهَا خَمْسَ عَشْرَةَ بِمَكَّةَ يَاْمَنُ وَ يَخَافُ وَ عَشْرَ مِنْ مُهَاجَرِهٖ اِلَى الْمَدِيْنَةِ۔

۶۱۰۰: عمار سے روایت ہے جو بنی ہاشم کا مولیٰ تھا میں نے ابن عباس سے پوچھا، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو آپ کتنے برس کے تھے، انہوں نے کہا میں نہیں سمجھتا تھا کہ تم آپ ہی کے قوم سے ہو کر اتنی بات نہ جانتے ہو گے، میں نے کہا میں نے لوگوں سے پوچھا انہوں نے اختلاف کیا تو مجھے بہتر معلوم ہوا تمہارا قول سننا اس باب میں ابن عباس نے کہا تم حساب جانتے ہو۔ میں نے کہا ہاں انہوں نے کہا اچھا چالیس کو یاد رکھو اس وقت آپ پیغمبر ہوئے اب پندرہ اور جوڑو جب تک آپ مکہ میں رہے کبھی امن کے ساتھ اور کبھی ڈر کے ساتھ۔ اب دس اور جوڑو مدینہ میں ہجرت کے بعد (تو سب ملا کر پینسٹھ سال ہوتے ہیں)

٦١٠١:عَنْ شُعْبَةَ عَنْ يُوْنُسَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِ يَزِيْدَ بْنِ زُرَيْعٍ۔

۶۱۰۱: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٦١٠٢:عَنْ عَمَّارٍ مَوْلٰى بَنِيْ هَاشِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُوُفِّيَ وَ هُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَّ سِتِّيْنَ۔

۶۱۰۲: عمار سے روایت ہے مجھ سے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وفات پائی ۶۵ برس کی عمر میں۔

٦١٠٣:عَنْ خَالِدٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ۔

۶۱۰۳: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٦١٠٤:عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً يَسْمَعُ الصَّوْتَ وَ يَرَى الضَّوْءَ سَبْعَ سِنِيْنَ وَ لَا يَرٰى شَيْئًا وَّ ثَمَانَ سِنِيْنَ يُوْحٰى اِلَيْهِ وَ اَقَامَ بِالْمَدِيْنَةِ عَشْرًا۔

۶۱۰۴: ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ میں رہے پندرہ برس تک آواز سنتے تھے (فرشتوں کی) اور روشنی دیکھتے تھے (فرشتوں کی یا اللہ کی آیات کی) سات برس تک لیکن کوئی صورت نہیں دیکھتے تھے، پھر آٹھ برس تک وحی آیا کرتی اور دس برس مدینہ میں رہے۔

بَابُ: فِیْ اَسْمَآئِهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

باب: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ناموں کا بیان

٦١٠٥: عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَنَا مُحَمَّدٌ وَّ اَنَا اَحْمَدُ وَ اَنَا الْمَاحِي الَّذِيْ يُمْحٰى بِيَ الْكُفْرُ وَ اَنَا الْحَاشِرُ الَّذِيْ يُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰى عَقِبِيْ وَ اَنَا الْعَاقِبُ وَ الْعَاقِبُ الَّذِيْ لَيْسَ بَعْدَهٗ نَبِيٌّ۔

۶۱۰۵: جبیر بن معطمؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں محمد ﷺ ہوں (یعنی سراہا ہوا اچھی خصلتوں والا) اور احمد ﷺ ہوں اور ماحی یعنی میری وجہ سے اللہ تعالیٰ کفر کو مٹائے گا اور حاشر ہوں یعنی حشر کئے جائیں گے لوگ میرے قدم پر یعنی میری نبوت پر کیونکہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا) اور عاقب ہوں یعنی میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔)

تشریح نووی نے کہا ان ناموں کے سوا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور بھی نام ہیں، ابن عربی نے احوذی شرح ترمذی میں بعض علماء سے نقل کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ہزار نام ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بھی ہزار نام ہیں۔

٦١٠٦: عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ لِيْ اَسْمَآءً اَنَا مُحَمَّدٌ وَّ اَنَا اَحْمَدُ وَ اَنَا الْمَاحِي الَّذِيْ يَمْحُو اللّٰهُ بِيَ الْكُفْرَ وَ اَنَا الْحَاشِرُ الَّذِيْ يُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰى قَدَمَيَّ وَ اَنَا الْعَاقِبُ الَّذِيْ لَيْسَ بَعْدَهٗ اَحَدٌ وَّ قَدْ سَمَّاهُ اللّٰهُ رَءُوْفًا رَّحِيْمًا۔

۶۱۰۶: جبیر بن معطم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میرے کئی نام ہیں، محمد ﷺ، احمد ﷺ، اور ماحی میری وجہ سے اللہ تعالیٰ کفر کو محو کرے گا اور میں حاشر ہوں لوگ میرے دین پر اٹھیں گے اور میں عاقب ہوں، یعنی میرے بعد کوئی پیغمبر نہیں ہے، اور اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام رؤف اور رحیم رکھا۔

٦١٠٧: عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَ فِيْ حَدِيْثِ شُعَيْبٍ وَّ مَعْمَرٍ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ فِيْ حَدِيْثِ عُقَيْلٍ قَالَ قُلْتُ لِلزُّهْرِيِّ وَ مَا الْعَاقِبُ قَالَ الَّذِيْ لَيْسَ بَعْدَهٗ نَبِيٌّ وَفِيْ حَدِيْثِ مَعْمَرٍ وَّ عُقَيْلٍ الْكَفَرَةَ وَ فِيْ حَدِيْثِ شُعَيْبٍ الْكُفْرَ۔

۶۱۰۷: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٦١٠٨: عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَمِّيْ لَنَا نَفْسَهٗ اَسْمَآءً فَقَالَ اَنَا مُحَمَّدٌ وَّ اَحْمَدُ وَ الْمُقَفِّيْ وَ الْحَاشِرُ وَ نَبِيُّ التَّوْبَةِ وَ نَبِيُّ الرَّحْمَةِ۔

۶۱۰۸: ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے کئی نام ہم سے بیان کرتے تھے آپ ﷺ نے فرمایا "میں محمد ﷺ ہوں اور احمد ﷺ اور مقفی (یعنی عاقب) اور حاشر اور نبی التوبۃ اور نبی الرحمۃ" (کیوں کہ توبہ اور رحمت کو آپ ﷺ ساتھ لے کر آئے)

بَابُ: عِلْمِهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِاللّٰهِ

باب: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کو، خوب جانتے تھے

تَعَالٰى وَ شِدَّةِ خَشْيَتِهٖ

اور اس سے بہت ڈرتے تھے

٦١٠٩:عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْرًا فَتَرَخَّصَ فِيْهِ فَبَلَغَ ذٰلِكَ نَاسًا مِنْ اَصْحَابِهٖ فَكَاَنَّهُمْ كَرِهُوْهُ وَ تَنَزَّهُوْا عَنْهُ فَبَلَغَهُ ذٰلِكَ فَقَامَ خَطِيْبًا فَقَالَ مَا بَالُ رِجَالٍ بَلَغَهُمْ عَنِّيْ اَمْرٌ فَرَخَّصْتُ فِيْهِ فَكَرِهُوْهُ وَ تَنَزَّهُوْا عَنْهُ فَوَاللّٰهِ لَاَنَا اَعْلَمُهُمْ بِاللّٰهِ وَ اَشَدُّهُمْ لَهٗ خَشْيَةً۔

۶۱۰۹:ام المؤمنین عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ایک کام کیا اور اس کو جائز رکھا۔ یہ خبر آپ ﷺ کے بعض صحابہ کو پہنچی، انہوں نے اس کام کو برا جانا اور اس سے بچے۔ آپ ﷺ کو معلوم ہوا تو کھڑے ہوئے خطبہ پڑھنے کو اور فرمایا کیا حال ہے لوگوں کا ان کو خبر پہنچی کہ میں نے ایک کام کی اجازت دی، پھر انہوں نے اس کو برا جانا اور اس سے بچے، قسم اللہ کی میں تو سب سے زیادہ اللہ کو جانتا ہوں، اور سب سے زیادہ اللہ سے ڈرتا ہوں (تو میری پیروی کرنا، اور میری راہ پر چلنا یہی تقویٰ اور پرہیز گاری ہے، اور بے فائدہ نفس پر بار ڈالنا اور مباح سے بچنا اس کی اباحت میں شک کرنا منع ہے)

٦١١٠:عَنِ الْاَعْمَشِ بِاِسْنَادِ جَرِيْرٍ نَحْوَ حَدِيْثِهٖ۔

۶۱۱۰: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٦١١١:عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اَمْرٍ فَتَنَزَّهَ عَنْهُ نَاسٌ مِّنَ النَّاسِ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَغَضِبَ حَتّٰى بَانَ الْغَضَبُ فِيْ وَجْهِهٖ ثُمَّ قَالَ مَا بَالُ اَقْوَامٍ يَّرْغَبُوْنَ عَمَّا رُخِّصَ لِيْ فِيْهِ فَوَاللّٰهِ لَاَنَا اَعْلَمُهُمْ بِاللّٰهِ وَاَشَدُّهُمْ لَهٗ خَشْيَةً۔

۶۱۱۱: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں زیادہ اتنا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غصہ ہوئے یہاں تک کہ غصہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرہ پر معلوم ہوا۔

بَابُ: وُجُوْبِ اِتِّبَاعِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب: رسول اللہ ﷺ کی پیروی کرنا واجب ہے

٦١١٢:عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ خَاصَمَ الزُّبَيْرَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ شِرَاجِ الْحَرَّةِ الَّتِيْ يَسْقُوْنَ بِهَا النَّخْلَ فَقَالَ الْاَنْصَارِيُّ سَرِّحِ الْمَآءَ يَمُرُّ فَاَبٰى عَلَيْهِمْ فَاخْتَصَمُوْا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَيْرِ اسْقِ يَا زُبَيْرُ ثُمَّ اَرْسِلِ الْمَآءَ اِلٰى جَارِكَ فَغَضِبَ الْاَنْصَارِيُّ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ كَانَ ابْنُ عَمَّتِكَ فَتَلَوَّنَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى

۶۱۱۲:عبداللہ بن الزبیرؓ سے روایت ہے کہ ایک انصاری نے جھگڑا کیا زبیرؓ سے (جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پھوپھی زاد بھائی تھے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے حرہ کے موہرے میں (حرہ کہتے ہیں کالے پتھر والی زمین کو) جس سے پانی دیتے تھے کھجور کے درختوں کو۔ انصاری نے کہا پانی کو چھوڑ دے بہتا رہے، زبیرؓ نے نہ مانا، آخر سب نے جھگڑا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا زبیرؓ سے اے زبیرؓ تو اپنے درختوں کو پانی پلا لے، پھر پانی کو چھوڑ دے اپنے ہمسائے کی طرف۔ یہ سن کر انصاری غصے ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ ﷺ زبیرؓ آپ ﷺ کے پھوپھی کے بیٹے تھے، (اس وجہ سے آپ ﷺ نے ان کی

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ اسْقِ يَا زُبَيْرُ ثُمَّ احْبِسِ الْمَآءَ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَى الْجُدُرِ فَقَالَ الزُّبَيْرُ وَ اللّٰهِ اِنِّىْ لَاَحْسِبُ هٰذِهِ الْاٰيَةَ اُنْزِلَتْ فِىْ ذٰلِكَ فَلَا وَ رَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ۔

رعایت کی) یہ سن کر آپ ﷺ کے چہرے مبارک کا رنگ بدل گیا اور آپؐ نے فرمایا ''اے زبیرؓ اپنے درختوں کو پانی پلا، پھر پانی کو روک لے یہاں تک کہ وہ منڈیروں تک چڑھ جائے'' زبیرؓ نے کہا میں سمجھتا ہوں قسم اللہ کی یہ آیت اسی باب میں اتری: فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ اخیر تک۔

تشریح یعنی قسم اللہ کی وہ مؤمن نہ ہوں گے جب تک تجھ کو حاکم نہ بنادیں گے اپنے جھگڑوں میں پھر جو تو فیصلہ کردے اس سے رنج نہ کریں اور مان لیں، پہلے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زبیر کو یہ حکم دیا کہ اپنے درختوں کو پانی پلا کر پانی چھوڑ دے، یہ حکم زبیرؓ کے حق کو پورا نہیں دلاتا تھا، بلکہ انصاری کی رعایت منظور تھی، اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جانتے تھے کہ زبیرؓ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمانے سے اپنے اس حق کو چھوڑنے پر اور ہمسایہ کے سلوک کرنے پر راضی ہو جائیں گے، لیکن جب انصار نے بے ادبی کی اور اس احسان کو نہ مانا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قاعدہ کا حکم دے دیا، وہ حکم یہ ہے کہ جس کی زمین اوپر کی ہو وہ اپنے باغ میں اتنا پانی بھر لے کہ مینڈیروں تک آجائے، پھر نشیب والے کی طرف پانی کو چھوڑ دے، اس لئے کہ نشیب کے حصہ میں تو پانی ضرور جمع ہوگا۔

علماء نے کہا کہ اس انصاری نے جو کلمہ کہا اگر اب کوئی ایسا کلمہ کہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت تو کافر ہو جائے گا اور اس کا قتل واجب ہوگا، لیکن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس انصاری کو سزا نہ دی۔ اس لئے کہ شروع زمانہ تھا، اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صبر کرتے تھے منافقوں کی ایذا رسانی پر، اور فرماتے تھے لوگ یہ نہ کہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے اصحاب کو قتل کرتے ہیں۔

اور داؤدی نے کہا یہ شخص منافق تھا، بہرحال آیت قرآن سے یہ نکلا کہ جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث کو اپنے جھگڑوں کا فیصلہ قرار نہ دیں گے اور حدیث سے جو ثابت ہو اس کو خوشی سے مان نہ لیں گے، اس وقت تک مؤمن نہیں ہو سکتے، معاذ اللہ ان لوگوں کا کیا حال ہوگا جو حدیث صحیح دیکھتے ہوئے اس کو نہ مانیں اور کسی مولوی یا مجتہد کے قول کی پیروی کریں وہ نص قرآنی سے مؤمن نہیں ہیں۔

بَابُ: كَرَاهَةِ اِكْثَارِ السُّوَالِ مِنْ غَيْرِ ضَرُوْرَةٍ

باب: بے ضرورت مسئلے پوچھنا منع ہے

۶۱۱۳: عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا نَهَيْتُكُمْ عَنْهُ فَاجْتَنِبُوْهُ وَمَآ اَمَرْتُكُمْ بِهٖ فَافْعَلُوْا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ فَاِنَّمَا اَهْلَكَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ كَثْرَةُ مَسَائِلِهِمْ وَ اخْتِلَافُهُمْ عَلٰى اَنْبِيَآئِهِمْ۔

۶۱۱۳: ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''میں جس کام سے تم کو منع کر دوں اس سے باز رہو، اور جس کام کا حکم کروں اس کو بجالاؤ۔ جہاں تک تم سے ہو سکے، کیوں کہ تم سے پہلے لوگ تباہ ہو گئے بہت پوچھنے سے اور اختلاف کرنے سے اپنے پیغمبروں پر''۔

تشریح نووی نے کہا بے ضرورت سوال کرنے سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا کئی مصلحتوں سے، ایک تو یہ کہ سوال کی وجہ سے بعض چیز حرام ہو جاتی ہے، اور لوگوں کو تکلیف ہوتی ہے، دوسرے یہ کہ بعض وقت جواب ایسا ملتا ہے جو پوچھنے والے کو ناگوار ہوتا، تیسرے یہ کہ بہت پوچھنے سے پیغمبر کو تکلیف ہوتی اور پیغمبر کو ایذا دینا حرام اور باعث ہلاکت ہے، البتہ ضرورت کے وقت سوال درست ہے۔

۶۱۱۴: عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ سَوَآءً۔

۶۱۱۴: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۶۱۱۵: عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۶۱۱۵: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ جو میں چھوڑ دوں، یعنی اس کا

وَسَلَّمَ ذَرُوْنِيْ مَا تَرَكْتُكُمْ وَ فِيْ حَدِيْثِ هَمَّامٍ مَّا تُرِكْتُمْ فَإِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ ثُمَّ ذَكَرُوْا نَحْوَ حَدِيْثِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدٍ وَّ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ۔

ذکر نہ کروں تم بھی اس کا ذکر نہ کرو۔

٦١١٦:عَنْ سَعْدٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَعْظَمَ الْمُسْلِمِيْنَ فِي الْمُسْلِمِيْنَ جُرْمًا مَّنْ سَاَلَ عَنْ شَيْءٍ لَّمْ يُحَرَّمْ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ فَحُرِّمَ عَلَيْهِمْ مِّنْ اَجْلِ مَسْئَلَتِهٖ۔

۶۱۱۶: سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''سب سے بڑا مسلمانوں میں قصور اس مسلمان کا ہے جس نے کوئی بات پوچھی وہ حرام نہ تھی، لیکن اس کے پوچھنے کی وجہ سے حرام ہوگئی۔

٦١١٧:عَنْ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْظَمُ الْمُسْلِمِيْنَ فِي الْمُسْلِمِيْنَ جُرْمًا مَنْ سَاَلَ عَنْ اَمْرٍ لَّمْ يُحَرَّمْ فَحُرِّمَ عَلَى النَّاسِ مِنْ اَجْلِ مَسْئَلَتِهٖ۔

۶۱۱۷: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٦١١٨:عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَ فِيْ حَدِيْثِ مَعْمَرٍ رَجُلٌ سَاَلَ عَنْ شَيْءٍ وَ نَقَّرَ عَنْهُ وَ قَالَ فِيْ حَدِيْثِ يُوْنُسَ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّهٗ سَمِعَ سَعْدًا۔

۶۱۱۸: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا، اس میں یہ ہے کہ وہ شخص جس نے کوئی بات پوچھی اور موشگافی کی۔

٦١١٩:عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ بَلَغَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَصْحَابِهٖ شَيْءٌ فَخَطَبَ فَقَالَ عُرِضَتْ عَلَيَّ الْجَنَّةُ وَ النَّارُ فَلَمْ اَرَ كَالْيَوْمِ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ وَ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا وَّ لَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا قَالَ فَمَا اَتٰى عَلٰى اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمٌ اَشَدُّ مِنْهُ غَطَّوْا رُؤُسَهُمْ وَ لَهُمْ خَنِيْنٌ قَالَ فَقَامَ عُمَرُ فَقَالَ رَضِيْنَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَّ بِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّ بِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا قَالَ فَقَامَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ فَقَالَ مَنْ اَبِيْ قَالَ اَبُوْكَ فُلَانٌ فَنَزَلَتْ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْئَلُوْا عَنْ اَشْيَآءَ اِنْ تُبْدَلَكُمْ تَسُؤْكُمْ۔

۶۱۱۹: انس بن مالکؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کی کوئی بات سنی (جو بری تھی) آپؐ نے خطبہ پڑھا اور اور فرمایا، سامنے لائی گئی میرے جنت اور دوزخ تو میں نے آج کی سی بہتری اور آج کی سی برائی کبھی نہیں دیکھی (یعنی جنت میں بھلائی اور دوزخ میں برائی) اور جو تم جانتے ہوتے جو میں جانتا ہوں البتہ کم ہنستے اور بہت رویا کرتے، انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب پر اس دن سے زیادہ کوئی سخت دن نہیں گزرا انہوں نے اپنے سروں کو چھپالیا، اور رونے کی آواز ان میں سے نکلنے لگی، پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھڑے ہوئے اور کہا راضی ہوئے ہم اللہ کے رب ہونے پر اور اسلام کے دین پر اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نبی ہونے سے، ایک شخص اٹھا اور کہنے لگا میرا باپ کون تھا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تیرا باپ فلاں شخص تھا اس کا نام بتادیا، تب یہ آیت اتری اے ایمان والو! مت پوچھو ایسی باتیں اگر وہ کھلیں تو تم کو بری لگیں۔

٦١٢٠:عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُوْلُ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ اَبِىْ قَالَ اَبُوْكَ فُلَانٌ وَّ نَزَلَتْ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْئَلُوْا عَنْ اَشْيَاءَ اِنْ تُبْدَلَكُمْ تَسُؤْكُمْ تَمَامَ الْاٰيَةِ۔

٦١٢٠:انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرا باپ کون تھا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تیرا باپ فلاں شخص تھا، تب یہ آیت اتری اے ایمان والو! ایسی چیزیں مت پوچھو جن کے کھلنے سے تم کو برا معلوم ہو۔

٦١٢١:عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ حِيْنَ زَاغَتِ الشَّمْسُ فَصَلّٰى لَهُمْ صَلٰوةَ الظُّهْرِ فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ عَلَى الْمِنبَرِ فَذَكَرَ السَّاعَةَ وَ ذَكَرَ اَنَّ قَبْلَهَآ اُمُوْرًا عِظَامًا ثُمَّ قَالَ مَنْ اَحَبَّ اَنْ يَّسْئَلَنِىْ عَنْ شَىْءٍ فَلْيَسْاَلْنِىْ عَنْهُ فَوَاللّٰهِ لَا تَسْئَلُوْنَنِى عَنْ شَىْءٍ اِلَّا اَخْبَرْتُكُمْ بِهٖ مَادُمْتُ فِىْ مَقَامِىْ هٰذَا قَالَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ فَاَكْثَرَ النَّاسُ الْبُكَآءَ حِيْنَ سَمِعُوْا ذٰلِكَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ اَكْثَرَ رَسُوْلُ اللّٰهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّقُوْلَ سَلُوْنِىْ فَقَامَ عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ حُذَافَةَ فَقَالَ مَنْ اَبِىْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَبُوْكَ حُذَافَةُ فَلَمَّا اَكْثَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَنْ يَّقُوْلَ سَلُوْنِىْ بَرَكَ عُمَرُ فَقَالَ رَضِيْنَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَّ بِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّ بِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا قَالَ فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ قَالَ عُمَرُ ذٰلِكَ قَالَ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْلٰى وَ الَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ وَ لَقَدْ عُرِضَتْ عَلَىَّ الْجَنَّةُ وَ النَّارُ اٰنِفًا فِىْ عُرْضِ هٰذَا الْحَائِطِ فَلَمْ اَرَكَالْيَوْمِ فِى الْخَيْرِ وَ الشَّرِّ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ اَخْبَرَنِىْ عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ قَالَتْ اُمُّ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ حُذَافَةَ لِعَبْدِاللّٰهِ ابْنِ حُذَافَةَ مَا سَمِعْتُ بِابْنٍ قَطُّ اَعَقَّ مِنْكَ اَاَمِنْتَ اَنْ تَكُوْنَ اُمُّكَ قَدْ قَارَفَتْ بَعْضَ مَا

٦١٢١:انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آفتاب ڈھلے پر باہر آئے اور ظہر کی نماز پڑھائی، جب سلام پھیرا تو منبر پر کھڑے ہوئے اور قیامت کا بیان کیا اور فرمایا کہ قیامت سے پہلے کئی باتیں بڑی بڑی ظاہر ہوں گی، پھر فرمایا جو کوئی مجھ سے کچھ پوچھنا چاہے وہ پوچھ لے قسم اللہ کی جو بات تم مجھ سے پوچھو گے میں تم کو بتادونگا جب تک اس جگہ میں ہوں (نووی نے کہا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وحی سے بتلاتے، کیوں کہ غیب کا علم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہیں تھا جب تک اللہ نہ بتلا دے) انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا یہ سن کر لوگوں نے بہت رونا شروع کیا، اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمانا شروع کیا، پوچھو مجھ سے، آخر عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھڑا ہوا، اور کہنے لگا یارسول اللہ میرا باپ کون تھا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تیرا باپ حذافہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھا، جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہت فرمانے لگے پوچھو مجھ سے (شاید آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو غصہ آ گیا لوگوں کے بہت پوچھنے سے) تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیٹھ کر بولے راضی ہوئے ہم اللہ صاحب کے رب ہونے سے اور اسلام کے دین ہونے سے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رسول ہونے سے۔ جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ سنا تو چپ ہو رہے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا آفت قریب ہے قسم اس کی جس کے ہاتھ میں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جان ہے ابھی لائی گئیں میرے سامنے جنت اور دوزخ اس دیوار کے کونے میں تو میں نے آج کی سی نہ بھلائی دیکھی نہ برائی دیکھی، ابن شہاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا مجھ سے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا، عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ماں نے ان سے کہا، میں نے کوئی بیٹا تجھ سے زیادہ نافرمان نہیں سنا کیا تو بے ڈر ہے اس

تِقَارِفُ نِسَآءُ اَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ فَتَفْضَحُهَا عَلَى اَعْيُنِ النَّاسِ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ حُذَافَةَ وَ اللّٰهِ لَوْ اَلْحَقَنِىْ بِعَبْدٍ اَسْوَدَ لَلَحِقْتُهُ۔

بات سے کہ تیری ماں نے بھی وہی گناہ کیا ہو جیسے جاہلیت کی عورتیں کیا کرتی تھیں پھر تو اس کو رسوا کرے لوگوں کی نگاہ میں عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا قسم اللہ کی اگر میرا ناتا ایک حبشی غلام سے لگایا جاتا تو میں اسی سے لگ جاتا (گو زنا سے نسب ثابت نہیں ہوتا پر شاید عبداللہ رضی اللہ عنہ کو یہ امر معلوم نہ ہوا)

٦١٢٢: عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَ حَدِيْثُ عُبَيْدِاللّٰهِ مَعَهُ غَيْرَ اَنَّ شُعَيْبًا قَالَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِىْ عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِىْ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ اُمَّ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ حُذَافَةَ قَالَتْ بِمِثْلِ حَدِيْثِ يُوْنُسَ۔

۶۱۲۲: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٦١٢٣: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّاسَ سَاَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَحْفَوْهُ بِالْمَسْئَلَةِ فَخَرَجَ ذَاتَ يَوْمٍ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَقَالَ سَلُوْنِىْ وَ لَا تَسْاَلُوْنِىْ عَنْ شَىْءٍ اِلَّا بَيَّنْتُهُ لَكُمْ فَلَمَّا سَمِعَ ذٰلِكَ الْقَوْمُ اَرَمُّوْا وَرَهِبُوْا اَنْ يَّسَاَلُوْهُ اَنْ يَكُوْنَ بَيْنَ يَدَىْ اَمْرٍ قَدْ حَضَرَ قَالَ اَنَسٌ فَجَعَلْتُ اَلْتَفِتُ يَمِيْنًاوَّ شِمَالًا فَاِذَا كُلُّ رَجُلٍ لَافٌّ رَّاْسَهُ فِىْ ثَوْبِهٖ يَبْكِىْ فَاَنْشَاَ رَجُلٌ مِّنَ الْمَسْجِدِ كَانَ يُلَاحِي فَيُدْعٰى لِغَيْرِ اَبِيْهِ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ مَنْ اَبِىْ قَالَ اَبُوْكَ حُذَافَةُ ثُمَّ اَنْشَاَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ رَضِيْنَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَّ بِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُوْلًا عَائِذًا بِاللّٰهِ مِنْ سُوْءِ الْفِتَنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ اَرَ كَالْيَوْمِ قَطُّ فِى الْخَيْرِ وَالشَّرِّ اِنِّىْ صُوِّرَتْ لِىَ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ فَرَاَيْتُهُمَا دُوْنَ هٰذَا الْحَائِطِ۔

۶۱۲۳: انس بن مالکؓ سے روایت ہے لوگوں نے آپ ﷺ سے پوچھنا شروع کیا یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تنگ کر دیا، ایک دن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم برآمد ہوئے اور منبر پر چڑھ گئے پھر فرمایا پوچھو مجھ سے، جو بات تم مجھ سے پوچھو گے میں اس کو بیان کر دوں گا۔ جب لوگوں نے یہ سنا خاموش ہو رہے اور ڈرے کہیں کوئی بات آنے والی نہ ہو (یعنی اگر پوچھیں اور اللہ کا عذاب آنے والا ہو تو ہلاک ہو جائیں) انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں نے داہنے بائیں دیکھنا شروع کیا تو ہر شخص اپنا سر کپڑے میں لپیٹے رو رہا ہے، آخر ایک شخص نے شروع کیا مسجد میں جس سے لوگ جھگڑے تھے (اور اس کو دوسرے کا نطفہ کہتے تھے) اس کو پکارتے تھے اور کسی کا بیٹا کہہ کر اس کے باپ کے سوا، اس نے عرض کیا اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے میرا باپ کون ہے؟ آپؐ نے فرمایا تیرا باپ حذافہ ہے، پھر حضرت عمرؓ نے جرأت کی اور عرض کیا ہم راضی ہیں اللہ کے رب ہونے پر اور اسلام کے دین پر اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نبی ہونے پر اور پناہ مانگتے ہیں اللہ کی فتنوں کی برائی سے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''میں نے آج کی طرح برائی اور بھلائی کبھی نہیں دیکھی جنت اور دوزخ دونوں کی شکل میرے سامنے لائی گئی، میں نے ان دونوں کو اس دیوار کے پاس دیکھا''۔

٦١٢٤: عَنْ اَنَسٍ بِهٰذِهِ الْقِصَّةِ۔

۶۱۲۴: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٦١٢٥:عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ سُئِلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَشْیَآءَ كَرِهَهَا فَلَمَّا اُكْثِرَ عَلَیْهِ غَضِبَ ثُمَّ قَالَ لِلنَّاسِ سَلُوْنِیْ عَمَّا شِئْتُمْ فَقَالَ رَجُلٌ مَّنْ اَبِیْ قَالَ اَبُوْكَ حُذَافَةُ فَقَامَ اٰخَرُ فَقَالَ مَنْ اَبِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَبُوْكَ سَالِمٌ مَّوْلٰی شَیْبَةَ فَلَمَّا رَاٰی عُمَرُ مَا فِیْ وَجْهِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْغَضَبِ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نَتُوْبُ اِلَی اللّٰهِ وَ فِیْ رِوَایَةِ اَبِیْ كُرَیْبٍ قَالَ مَنْ اَبِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَبُوْكَ سَالِمٌ مَّوْلٰی شَیْبَةَ۔

٦١٢٥: ابوموسیٰ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایسی باتیں پوچھیں جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بری لگیں، جب لوگوں نے بہت پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غصہ ہوئے پھر فرمایا ''پوچھ لو مجھ سے جو تم چاہو'' ایک شخص بولا میرے باپ کا کیا نام ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تیرا باپ حذافہ ہے۔ پھر ایک دوسرا شخص اٹھا، اور کہنے لگا، میرا باپ کون ہے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تیرا باپ سالم ہے شعبہ کا مولیٰ۔ جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرے پر غصہ دیکھا تو کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم توبہ کرتے ہیں اللہ کی طرف۔

بَابُ: وُجُوْبِ امْتِثَالِ مَا قَالَهٗ شَرْعًا دُوْنَ مَا ذَكَرَهٗ مِنْ مَّعَایِشِ الدُّنْیَا عَلٰی سَبِیْلِ الرَّاْیِ

باب: آپ ﷺ جو شرع کا حکم دیں اس پر چلنا واجب ہے اور جو بات دنیا کی معاش کی نسبت اپنی رائے سے فرمائیں اس پر چلنا واجب نہیں

٦١٢٦:عَنْ طَلْحَةَ قَالَ مَرَرْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِقَوْمٍ عَلٰی رُؤُسِ النَّخْلِ فَقَالَ مَا یَصْنَعُ هٰؤُلَآءِ فَقَالُوْا یُلَقِّحُوْنَهٗ یَجْعَلُوْنَ الذَّكَرَ فِی الْاُنْثٰی فَیَلْقَحُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا اَظُنُّ یُغْنِیْ ذٰلِكَ شَیْئًا قَالَ فَاُخْبِرُوْا بِذٰلِكَ فَتَرَكُوْهُ فَاُخْبِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ فَقَالَ اِنْ كَانَ یَنْفَعُهُمْ ذٰلِكَ فَلْیَصْنَعُوْهُ فَاِنِّیْ اِنَّمَا ظَنَنْتُ ظَنًّا فَلَا تُؤَاخِذُوْنِیْ بِالظَّنِّ وَ لٰكِنْ اِذَا حَدَّثْتُكُمْ عَنِ اللّٰهِ شَیْئًا فَخُذُوْا بِهٖ فَاِنِّیْ لَنْ اَكْذِبَ عَلَی اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ۔

٦١٢٦: طلحہؓ سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ گزرا کچھ لوگوں پر جو کھجور کے درختوں کے پاس تھے، آپ نے فرمایا یہ لوگ کیا کرتے ہیں۔ لوگوں نے عرض کیا پیوند لگاتے ہیں، یعنی نر کو مادہ میں رکھتے ہیں وہ گابھہ ہو جاتی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''میں سمجھتا ہوں اس میں کچھ فائدہ نہیں ہے''۔ یہ خبر ان لوگوں کو ہوئی انہوں نے پیوند کرنا چھوڑ دیا بعد اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ خبر پہنچی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''اگر اس میں ان کو فائدہ ہے تو وہ کریں، میں نے تو ایک خیال کیا تھا تو مت مواخذہ کرو میرے خیال پر لیکن جب میں اللہ کی طرف سے کوئی حکم بیان کروں تو اس پر عمل کرو، اس لیے کہ میں اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بولنے والا نہیں''۔

تشریح ۞ نوویؒ نے کہا علماء نے کہا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رائے جو اپنی طرف سے ہو معاش کے کاموں میں اور لوگوں کی طرح ہے، اور اس میں کوئی نقص نہیں، اس لیے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اکثر وقت آخرت کی اصلاح اور اس کے فکر میں صرف ہوتا ہے پس آپ ﷺ کو فرصت نہ ہوتی دنیا کے کاموں میں زیادہ غور کرنے کی، اور مراد وہی رائے ہے جس میں آپ ﷺ تصریح کر دیں کہ یہ صرف رائے

سے میں نے کہا ہے اور اس مقدمہ میں ہو جو دین کے احکام سے تعلق نہ رکھتا ہو، اور باقی جتنے اوامر اور نواہی ہیں خواہ وہ دین سے متعلق ہوں یا دنیا سے ان سب کا اتباع واجب ہے۔

٦١٢٧:عَنْ رَّافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ قَدِمَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ وَ هُمْ يَأْبُرُوْنَ النَّخْلَ يَقُوْلُوْنَ يُلَقِّحُوْنَ النَّخْلَ فَقَالَ مَا تَصْنَعُوْنَ فَقَالُوْا كُنَّا نَصْنَعُهُ قَالَ لَعَلَّكُمْ لَوْ لَمْ تَفْعَلُوْا كَانَ خَيْرًا فَتَرَكُوْهُ فَنَفَضَتْ اَوْ فَنَقَصَتْ قَالَ فَذَكَرُوْا ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ اِذَا اَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ مِّنْ دِيْنِكُمْ فَخُذُوْا بِهٖ وَ اِذَا اَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ مِّنْ رَّاْيِيْ فَاِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ قَالَ عِكْرِمَةُ اَوْ نَحْوَ هٰذَا قَالَ الْمَعْقِرِيُّ فَنَفَضَتْ وَ لَمْ يَشُكَّ۔

۶۱۲۷: رافعؓ بن خدیج سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے اور لوگ پیوند لگاتے تھے کھجور میں یعنی گابہ کرتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم کیا کرتے ہو، انہوں نے کہا ہم ایسا کرتے چلے آئے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر تم یہ کام نہ کرو تو شاید بہتر ہوگا۔ انہوں نے گابہ کرنا چھوڑ دیا۔ کھجور گھٹ گئی، لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ بیان کیا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''میں تو آدمی ہوں جب میں کوئی دین کی بات تم کو بتلاؤں تو اس پر چلو اور جب کوئی بات میں اپنی رائے سے کہوں تو آخر میں آدمی ہوں (اور آدمی کی رائے ٹھیک بھی پڑتی ہے اور غلط بھی ہوتی ہے''۔)

٦١٢٨:عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِقَوْمٍ يُّلَقِّحُوْنَ فَقَالَ لَوْ لَمْ تَفْعَلُوْا لَصَلُحَ قَالَ فَخَرَجَ شِيْصًا فَمَرَّ بِهِمْ فَقَالَ مَا لِنَخْلِكُمْ قَالُوْا قُلْتَ كَذَا وَ كَذَا قَالَ اَنْتُمْ اَعْلَمُ بِاَمْرِ دُنْيَاكُمْ۔

۶۱۲۸: انسؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کچھ لوگوں پر گزرے جو گابہ کر رہے تھے۔ آپؐ نے فرمایا اگر نہ کرو تو بہتر ہوگا (انہوں نے نہ کیا) آخر کھجور خراب نکلی آپؐ ادھر سے گزرے اور لوگوں سے پوچھا، تمہارے درختوں کو کیا ہوا؟ انہوں نے کہا آپؐ نے ایسا فرمایا تھا (کہ گابہ نہ کرو ہم نے نہ کیا اس وجہ سے خراب کھجور نکلی) آپؐ نے فرمایا ''تم اپنے دنیا کے کاموں کو مجھ سے زیادہ جانتے ہو''۔

تشریح ❀ جس بات کا فائدہ ہو وہ کرو، بشرطیکہ شرع کی رو سے منع نہ ہو۔

بَابُ: فَضْلِ النَّظَرِ اِلَيْهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَمَنِّيْهِ

باب: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دیدار کی فضیلت

٦١٢٩:عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ الَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَيَاْتِيَنَّ عَلٰى اَحَدِكُمْ يَوْمٌ وَّ لَا يَرَانِيْ ثُمَّ لَاَنْ يَّرَانِيْ اَحَبُّ اِلَيْهِ مِنْ اَهْلِهٖ وَ مَالِهٖ مَعَهُمْ قَالَ اَبُوْ اِسْحٰقَ الْمَعْنٰى فِيْهِ عِنْدِيْ لَاَنْ يَّرَانِيْ مَعَهُمْ اَحَبُّ اِلَيْهِ مِنْ اَهْلِهٖ وَ

۶۱۲۹: ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''قسم اس کی جس کے ہاتھ میں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جان ہے، ایک زمانہ ایسا آئے گا جب تم مجھ کو دیکھ نہ سکو گے، اور میرا دیکھنا تم کو تمہارے بال بچوں اور مال سے زیادہ عزیز ہوگا، (اس لیے میری صحبت غنیمت سمجھو، زندگی کا اعتبار نہیں، اور دین کی باتیں جلد سیکھ لو)''۔

مَالِهِ وَ هُوَ عِنْدِیْ مُقَدَّمٌ وَّ مُؤَخَّرٌ۔

بَابُ: فَضَآئِلِ عِیْسٰی عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ

باب: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بزرگی کا بیان

٦١٣٠:عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَنَا اَوْلَی النَّاسِ بِابْنِ مَرْیَمَ الْاَنْبِیَآءُ اَوْلَادُ عَلَّاتٍ وَّ لَیْسَ بَیْنِیْ وَ بَیْنَهٗ نَبِیٌّ۔

۶۱۳۰:ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”میں سب سے زیادہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قریب ہوں، اور پیغمبر سب علاتی بھائی کی طرح ہیں، (کہ شریعت کے اصول ایک ہیں اور فروع میں اختلاف ہے، اور میرے اور ان کے بیچ میں کوئی نبی نہیں ہوا“۔

٦١٣١:عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَا اَوْلَی النَّاسِ بِعِیْسٰی الْاَنْبِیَاءُ اَبْنَاءُ عَلَّاتٍ وَّ لَیْسَ بَیْنِیْ وَ بَیْنَ عِیْسٰی نَبِیٌّ۔

۶۱۳۱: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٦١٣٢:عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ اَحَادِیْثَ مِنْهَا وَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنَا اَوْلَی النَّاسِ بِعِیْسَی بْنِ مَرْیَمَ فِی الْاُوْلٰی وَ الْاٰخِرَةِ قَالُوْا كَیْفَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْاَنْبِیَآءُ اِخْوَةٌ مِّنْ عَلَّاتٍ وَّ اُمَّهَاتُهُمْ شَتّٰی وَ دِیْنُهُمْ وَاحِدٌ فَلَیْسَ بَیْنَنَا نَبِیٌّ۔

۶۱۳۲:ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”میں سب سے زیادہ نزدیک ہوں حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے دنیا اور آخرت دونوں جگہ میں“۔ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ یہ کیسے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”پیغمبر ایک باپ کے بیٹوں کی طرح ہیں (اور مائیں الگ الگ) دین ان کا ایک ہے اور میرے اور ان کے بیچ میں کوئی اور نبی نہیں ہے“۔

٦١٣٣:عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مَّوْلُوْدٍ یُّوْلَدُ اِلَّا نَخَسَهُ الشَّیْطَانُ فَیَسْتَهِلُّ صَارِخًا مِّنْ نَّخْسَةِ الشَّیْطَانِ اِلَّا ابْنَ مَرْیَمَ وَ اُمَّهٗ ثُمَّ قَالَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ اقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ وَ اِنِّیْ اُعِیْذُهَا بِكَ وَذُرِّیَّتَهَا مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ۔

۶۱۳۳:ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”کوئی بچہ ایسا نہیں جس کو شیطان کونچا نہ مارے وہ چلاتا ہے اس کے کونچنے سے مگر مریمؑ کا بچہ اور اس کی ماں مریم علیہ السلام (یعنی حضرت عیسیٰ اور حضرت مریم علیہ السلام کہ ان) کو شیطان کونچا نہ دے سکا پھر کہا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اگر چاہو تم یہ آیت پڑھو (مریمؑ کی ماں اور عمران کی بی بی نے کہا) وَاِنِّیْ اُعِیْذُهَا بِكَ وَ ذُرِّیَّتَهَا مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ میں پناہ میں دیتی ہوں اس بچہ کو اس کی اولاد کو تیرے شیطان مردود سے۔

٦١٣٤:عَنِ الزُّهْرِیِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَ قَالَ یَمَسُّهٗ حِیْنَ یُوْلَدُ فَیَسْتَهِلُّ صَارِخاً مِّنْ مَّسَّةِ الشَّیْطَانِ

۶۱۳۴: ترجمہ وہی جو گزرا، اس میں یہ ہے کہ جس وقت بچہ پیدا ہوتا ہے شیطان اس کو چھوتا ہے وہ روتا ہے چلا کر اس کے چھونے

اِيَّاهُ وَ فِیْ حَدِيْثِ شُعَيْبٍ مِّنْ مَّسِّ الشَّيْطَانِ۔

سے۔

٦١٣٥:عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ كُلُّ بَنِیْ اٰدَمَ يَمَسُّهُ الشَّيْطَانُ يَوْمَ وَلَدَتْهُ اُمُّهُ اِلَّا مَرْيَمَ وَ ابْنَهَا۔

۶۱۳۵: ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہر آدمی کو شیطان چھوتا ہے، جس دن اس کی ماں اس کو جنتی ہے مگر مریمؑ اور اس کے بیٹے کو شیطان نے نہیں چھوا۔

٦١٣٦:عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صِيَاحُ الْمَوْلُوْدِ حِيْنَ يَقَعُ نَزْغَةٌ مِنَ الشَّيْطَانِ۔

۶۱۳۶: ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بچہ پیدا ہوتے وقت جو چلاتا ہے یہ ایک کونچا ہے شیطان کا۔

٦١٣٧:عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ رَجُلًا يَّسْرِقُ فَقَالَ لَهُ عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ سَرَقْتَ قَالَ كَلَّا وَ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَقَالَ عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَ كَذَّبْتُ نَفْسِیْ۔

۶۱۳۷: ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نے ایک شخص کو دیکھا چوری کرتے ہوئے آپ نے اس سے فرمایا تو نے چوری کی وہ بولا ہرگز نہیں، قسم اس کی جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں میں نے چوری نہیں کی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا میں ایمان لایا اللہ پر اور میں نے جھٹلایا اپنے تئیں''۔ (یعنی مجھی سے غلطی ہوئی ہوگی جب تو قسم کھاتا ہے تو توہی سچا ہے)۔

بَابُ: مِّنْ فَضَآئِلِ اِبْرَاهِيْمَ الْخَلِيْلِ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ

باب: حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بزرگی کا بیان

٦١٣٨:عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا خَيْرَ الْبُرِيَّةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاكَ اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ۔

۶۱۳۸: انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا اے خیر البریہ یعنی بہترین خلق آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''یہ تو حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں''۔

تشریح ۞ آپ ﷺ نے یہ برائے تواضع فرمایا اور اس لحاظ سے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام آپ ﷺ کے آباؤ کرام میں تھے، ورنہ ہمارے پیغمبر ﷺ تمام خلق میں افضل ہیں، اور بعض نے کہا کہ یہ حدیث اس سے پہلے کی ہے، جب آپ ﷺ کو معلوم ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام اولاد آدم کے سردار ہیں یا مراد یہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے زمانہ والوں میں سب سے افضل تھے واللہ اعلم۔

٦١٣٩:عَنْ اَنَسٍ يَقُوْلُ قَالَ رَجُلٌ يَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِمِثْلِهِ۔

۶۱۳۹: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٦١٤٠:عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۶۱۴۰: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ۔

٦١٤١:عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَتَنَ اِبْرَاهِیْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ هُوَ ابْنُ ثَمَانِیْنَ سَنَةً بَالْقَدُوْمِ۔

۶۱۴۱:ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ختنہ کیا بسولے سے اور ان کی عمر اس وقت اسی برس کی تھی۔

تشریح اس حدیث کی شرح کتاب الایمان جلد اول میں گزر چکی۔

٦١٤٢:عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَحْنُ اَحَقُّ بِالشَّكِّ مِنْ اِبْرَاهِیْمَ اِذْ قَالَ رَبِّ اَرِنِیْ كَیْفَ تُحْيِ الْمَوْتٰى قَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنْ لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِیْ وَ يَرْحَمُ اللّٰهُ لُوْطًا عَلَيْهِ السَّلَامُ لَقَدْ كَانَ يَاْوِیْ اِلٰى رُكْنٍ شَدِيْدٍ وَّ لَوْ لَبِثْتُ فِی السِّجْنِ طُوْلَ لُبْثِ يُوْسُفَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَاَجَبْتُ الدَّاعِیَ۔

۶۱۴۲:ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہم زیادہ حق رکھتے ہیں شک کرنے کا ابراہیم علیہ السلام سے۔ جب انہوں نے کہا اے پروردگار مجھ کو دکھلائے تو کیونکر جلاتا ہے مردوں کو، فرمایا پروردگار نے کیا تجھ کو یقین نہیں ہے، ابراہیم علیہ السلام بولے کیوں نہیں مجھ کو یقین ہے، لیکن میں چاہتا ہوں کہ میرے دل کو تشفی ہو جائے (علم الیقین سے عین الیقین کا مرتبہ حاصل ہو جائے) اور رحم کرے اللہ تعالیٰ لوط علیہ السلام پر وہ پناہ چاہتے تھے، مضبوط سخت کی اور جو میں قید خانے میں اتنی مدت رہتا جتنی مدت حضرت یوسف علیہ السلام رہے تو فوراً بلانے والے کے ساتھ چلا آتا۔

تشریح قدوم کے معنی بسولہ ہیں، اور بعض نے کہا قدوم ایک قریہ ہے وہاں ختنہ کیا۔

٦١٤٣:عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِیِّ۔

۶۱۴۳: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٦١٤٤:عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْفِرُ اللّٰهُ لِلُوْطٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَنَّهٗ اَوٰى اِلٰى رُكْنٍ شَدِيْدٍ

۶۱۴۴:ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''بخشے اللہ تعالیٰ لوط علیہ السلام کو انہوں نے مضبوط سخت کی پناہ چاہی''۔

٦١٤٥:عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ يَكْذِبْ اِبْرَاهِيْمُ النَّبِیُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَطُّ اِلَّا ثَلَاثَ كَذَبَاتٍ ثِنْتَيْنِ فِیْ ذَاتِ اللّٰهِ قَوْلُهٗ اِنِّیْ سَقِيْمٌ وَ قَوْلُهٗ بَلْ فَعَلَهٗ كَبِيْرُهُمْ وَ وَاحِدَةٌ فِیْ شَاْنِ سَارَةَ فَاِنَّهٗ قَدِمَ اَرْضَ جَبَّارٍ وَمَعَهٗ سَارَةُ كَانَتْ اَحْسَنَ النَّاسِ فَقَالَ لَهَآ اِنَّ هٰذَا الْجَبَّارَ اِنْ يَّعْلَمْ اَنَّكِ امْرَاَتِیْ يَغْلِبْنِیْ عَلَيْكِ فَاِنْ

۶۱۴۵:ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کبھی جھوٹ نہیں بولا مگر تین بار ان میں سے دو جھوٹ خدا کے لئے تھے ایک تو ان کا یہ قول کہ میں بیمار ہوں، اور دوسرا یہ قول کہ ان بتوں کو بڑے بت نے توڑا ہوگا تیسرا جھوٹ حضرت سارہؓ کے باب میں تھا، اس کا قصہ یہ ہے کہ حضرت ابراہیمؑ ایک ظالم بادشاہ کے ملک میں پہنچے ان کے ساتھ ان کی بی بی حضرت سارہؓ بھی تھیں، وہ بڑی خوبصورت تھیں، انہوں نے اپنی بی بی سے کہا کہ یہ ظالم بادشاہ کو اگر معلوم ہوگا کہ تو میری بی بی ہے تو مجھ سے چھین لے گا اس

سَاَلَكِ فَاَخْبَرِيْهِ اَنَّكِ اُخْتِىْ فَاِنَّكِ اُخْتِىْ فِى الْاِسْلَامِ فَاِنِّىْ لَا اَعْلَمُ فِى الْاَرْضِ مُسْلِمًا غَيْرِىْ وَ غَيْرَكِ فَلَمَّا دَخَلَ اَرْضَهٗ رَاٰهَا بَعْضُ اَهْلِ الْجَبَّارِ اَتَاهُ فَقَالَ لَهٗ لَقَدْ قَدِمَتْ اَرْضَكَ امْرَاَةٌ لَا يَنْبَغِىْ لَهَآ اَنْ تَكُوْنَ اِلَّا لَكَ فَاَرْسَلَ اِلَيْهَا فَاُتِىَ بِهَا فَقَامَ اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ اِلَى الصَّلٰوةِ فَلَمَّا دَخَلَتْ عَلَيْهِ لَمْ يَتَمَالَكْ اَنْ بَسَطَ يَدَهٗ اِلَيْهَا فَقُبِضَتْ يَدُهٗ قَبْضَةً شَدِيْدَةً فَقَالَ لَهَا ادْعِى اللّٰهَ اَنْ يُّطْلِقَ يَدِىْ وَ لَآ اَضُرُّكِ فَفَعَلَتْ فَعَادَ فَقُبِضَتْ اَشَدَّ مِنَ الْقَبْضَةِ الْاُوْلٰى فَقَالَ لَهَا مِثْلَ ذٰلِكَ فَفَعَلَتْ فَعَادَ فَقُبِضَتْ اَشَدَّ مِنَ الْقَبْضَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ فَقَالَ ادْعِى اللّٰهَ اَنْ يُّطْلِقَ يَدِىْ فَلَكِ اللّٰهَ اَنْ لَّا اَضُرَّكِ فَفَعَلَتْ وَ اُطْلِقَتْ يَدُهٗ وَدَعَا الَّذِىْ جَآءَ بِهَا فَقَالَ لَهٗ اِنَّكَ اِنَّمَا اَتَيْتَنِىْ بِشَيْطَانٍ وَّ لَمْ تَاْتِنِىْ بِاِنْسَانٍ فَاَخْرِجْهَا مِنْ اَرْضِىْ وَاَعْطِهَا هَاجَرَ قَالَ فَاَقْبَلَتْ تَمْشِىْ فَلَمَّا رَاٰهَا اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِنْصَرَفَ فَقَالَ لَهَا مَهْيَمْ قَالَتْ خَيْرًا كَفَّ اللّٰهُ يَدَ الْفَاجِرِ وَ اَخْدَمَ خَادِمًا قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ فَتِلْكَ اُمُّكُمْ يَا بَنِىْ مَآءِ السَّمَآءِ۔

لیے اگر وہ پوچھے تو یہ کہنا کہ میں اس شخص کی بہن ہوں، اور تو اسلام کے رشتے سے میری بہن ہے۔ (یہ بھی کچھ جھوٹ نہ تھا) اس لیے کہ ساری دنیا میں آج میرے اور تیرے سوا کوئی مسلمان معلوم نہیں ہوتا، جب حضرت ابراہیمؑ اس ظالم کے ملک میں پہنچے تو اس کے کارندے اس کے پاس گئے اور بیان کیا کہ تیرے ملک میں ایسی عورت آئی ہے جو سوا تیرے کسی کے لائق نہیں ہے، اس نے حضرت سارہؑ کو بلا بھیجا وہ گئیں اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نماز کے لیے کھڑے ہوئے (اللہ سے دعاء کرنے لگے اس کے شر سے بچنے کے لیے) جب حضرت سارہ اس ظالم کے پاس پہنچیں اس نے بے اختیار اپنا ہاتھ ان کی طرف دراز کیا، لیکن فوراً اس کا ہاتھ سوکھ گیا، وہ بولا تو اللہ سے دعا کر میرا ہاتھ کھل جائے میں تجھے نہیں ستاؤں گا، انہوں نے دعاء کی اس مردود نے پھر ہاتھ دراز کیا، پھر پہلے سے بڑھ کر سوکھ گیا، اس نے دعا کے لیے کہا، انہوں نے دعا کی پھر اس مردود نے دست درازی کی، پھر دونوں بار سے بڑھ کر سوکھ گیا، تب وہ بولا تو اللہ سے دعاء کر میرا ہاتھ کھل جائے، میں قسم اللہ کی اب تجھ کو نہ ستاؤں گا۔ حضرت سارہؓ نے پھر دعاء کی اس کا ہاتھ کھل گیا، تب اس نے اس شخص کو بلایا جو حضرت سارہؑ کو لے کر آیا تھا، اور اس سے بولا تو میرے پاس شیطانی کو لے کر آیا تھا، یہ آدمی نہیں ہے، اس کو میرے ملک سے باہر نکال دے اور ہاجرہؑ ایک لونڈی اس کو حوالے کر حضرت سارہؑ ہاجرہؑ کو لے کر لوٹ آئیں، جب حضرت ابراہیمؑ نے پوچھا تو حضرت سارہؑ ان کو دیکھا تو کہا سب خیریت رہی، اللہ تعالیٰ نے اس بدکار کا ہاتھ مجھ سے روک دیا، اور ایک لونڈی بھی دلوائی، ابوہریرہؓ نے کہا پھر یہی لونڈی یعنی ہاجرہؑ تمہاری ماں ہے اے بارش کے بچو۔

تشریح حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قوم ستارہ پرست تھی، اور بت پرست تھی، تو عید کے دن وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بھی اپنے ساتھ لے جانے لگے، حضرت ابراہیم علیہ السلام نے انہی کے اعتقاد کے بموجب یہ حیلہ کیا کہ ستاروں کو دیکھ کر کہا میں بیمار ہوں، یہ ظاہراً جھوٹ تھا، مگر درحقیقت توریہ ہے اور جھوٹ نہیں ہے، کیوں کہ بیماری سے دل کا رنج مراد ہے، یا یہ مطلب ہے کہ بیمار ہونے والا ہوں، اسی طرح دوسرا جھوٹ جب وہ لوگ شہر کے باہر چل دیئے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے سب بتوں کو توڑا، اور ہتھوڑا بڑے بت کے کاندھے پر رکھ دیا، وہ جب آئے اور پوچھا کہ بتوں کو کس نے توڑا، حضرت ابراہیم علیہ السلام ان کو قائل کرنے کے لیے اور الزام دینے کے لیے یہ بات بنائی کہ بڑے بت نے توڑا، یہ بھی کچھ جھوٹ نہ تھا کیونکہ آپ نے شرط لگائی اِنْ كَانُوا يَنْطِقُوْنَ اور بعض نے کہا بَل فَعَلَه' پر وقف ہے، یعنی کسی کرنے والے نے ایسا کیا، بڑا بت موجود ہے، اس سے پوچھو، اگر وہ بات کرے، یہ دونوں جھوٹ اللہ کے لیے تھے، حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ان میں کوئی فائدہ نہ تھا۔

عرب کے لوگوں کو بوجہ صفائی نسب کے بارش کی اولاد کہتے ہیں، اور بعض نے کہا اس وجہ سے کہ وہ جانوروالے ہیں، اور ان کی زندگی آسمان کے پانی سے ہے بعض نے کہا یہ خطاب خاص انصار کو ہے، اور ان کا دادا ماء السماء کہلاتا تھا، نووی نے کہا انبیاء رسالت کے امور میں کذب سے بالکل معصوم ہیں، قلیل ہو یا کثیر اور چھوٹے امور میں بھی کذب سے معصوم ہیں، یعنی دنیاوی امور اور بعضوں کے نزدیک ان امور میں معصوم نہیں ہیں قاضی عیاض نے کہا صحیح یہ ہے کہ رسالت کے امور میں کذب سے بالکل معصوم ہیں، خواہ اور صغائر سے معصوم ہوں یا نہ ہوں۔ اس لیے کہ کذب خلاف ہے منصب نبوت کے، اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تینوں باتیں جھوٹ نہ تھیں، اور دو باتیں تو اللہ ہی کے لیے تھیں، اور تیسری بات بھی صحیح تھی، اس لیے کہ مسلمان بی بی دینی بہن بھی ہے۔ سو اس کے ظلم کو روکنے کے لیے جان کے ڈر سے ایسا جھوٹ درست ہے۔ فقہاء نے اتفاق کیا ہے کہ اگر کوئی ظالم کسی چھپے ہوئے آدمی کو قتل کرنا چاہے، یا دوسرے کی امانت کو جبراً غصب کرنا چاہے تو اس کے بچانے کے لیے جھوٹ بولنا واجب ہے، اور یہ کذب محمود ہے نہ کہ مذموم، اور سائرہ کے لیے جو جھوٹ کہا وہ بھی اللہ ہی کے واسطے کہا گیا اس لیے کہ ایک ظالم کی بدکاری سے باعصمت عورت کو بچانا اللہ ہی کا کام ہے گو اس میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کا بھی فائدہ تھا، اور اسی واسطے حدیث میں پہلے دو جھوٹوں کو اللہ کے واسطے قرار دیا، انتہیٰ۔

بَابٌ: مِنْ فَضَائِلِ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامِ

باب: حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بزرگی کا بیان

٦١٤٦: عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْهُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ بَنُوْا اِسْرَآئِيْلَ يَغْتَسِلُوْنَ عُرَاةً يَّنْظُرُ بَعْضُهُمْ اِلٰى سَوْءَةِ بَعْضٍ وَّ كَانَ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ يَغْتَسِلُ وَحْدَهٗ فَقَالُوْا وَاللّٰهِ مَا يَمْنَعُ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ اَنْ يَّغْتَسِلَ مَعَنَا اِلَّا اَنَّهٗ اٰدَرُقَالَ فَذَهَبَ مَرَّةً يَّغْتَسِلُ فَوَضَعَ ثَوْبَهٗ عَلٰى حَجَرٍ فَفَرَّ الْحَجَرُ بِثَوْبِهٖ قَالَ فَجَمَحَ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ بِاَثَرِهٖ يَقُوْلُ ثَوْبِىْ حَجَرُ ثَوْبِىْ حَجَرُ حَتّٰى نَظَرَتْ بَنُوْا اِسْرَائِيْلَ اِلٰى سَوْءَةِ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالُوْا وَاللّٰهِ مَا بِمُوْسٰى مِنْ بَاْسٍ فَقَامَ الْحَجَرُ بَعْدُ حَتّٰى نُظِرَ اِلَيْهِ قَالَ فَاَخَذَ ثَوْبَهٗ فَطَفِقَ بِالْحَجَرِ ضَرْبًا قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ وَاللّٰهِ اِنَّهٗ بِالْحَجَرِ نَدَبٌ سِتَّةٌ اَوْ سَبْعَةٌ ضَرْبُ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ بِالْحَجَرِ۔

٦١٤٦: ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''بنی اسرائیل ننگے نہایا کرتے تھے، اور ایک دوسرے کی شرمگاہ کو دیکھا کرتے لیکن حضرت موسیٰ علیہ السلام تنہائی میں نہاتے (ننگے ہو کر) لوگوں نے کہا قسم اللہ کی موسیٰ ہمارے ساتھ اس واسطے نہیں نہاتے کہ ان کو فتق (خصیہ پھول جانا) کی بیماری ہے، ایک بار حضرت موسیٰ علیہ السلام غسل کر رہے تھے، انہوں نے اپنے کپڑے ایک پتھر پر رکھ دئے تھے، وہ پتھر ان کے کپڑے لے کر بھاگا، اور موسیٰ علیہ السلام اس کے پیچھے دوڑے کہتے جاتے تھے او پتھر میرے کپڑے دے او پتھر میرے کپڑے دے، یہاں تک کہ بنی اسرائیل کے لوگوں نے ان کی شرمگاہ کو دیکھ لیا، اور کہا قسم اللہ کی ان کو تو کوئی بیماری نہیں ہے، اس وقت وہ پتھر تھم گیا، جب بنی اسرائیل کے لوگ خوب دیکھ چکے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے کپڑے پہن لیے اور پتھر کو مارنا شروع کیا''۔ ابوہریرہؓ نے کہا قسم اللہ کی اس پتھر پر نشان ہیں چھ یا سات حضرت موسیٰ علیہ السلام کی مار کے۔

٦١٤٧: عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ رَجُلًا حَيِيًّا قَالَ فَكَانَ لَا يُرٰى مُتَجَرِّدًا

٦١٤٧: ابوہریرہؓ سے روایت ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بڑی شرم تھی، کبھی ان کو کسی نے ننگا نہیں دیکھا تھا، آخر بنی اسرائیل کہنے لگے ان کو فتق (باد

قَالَ فَقَالَ بَنُوْا اِسْرَآئِيْلَ اِنَّهُ اٰدَرُ قَالَ فَاغْتَسَلَ عِنْدَ مُوَيْهٍ فَوَضَعَ ثَوْبَهُ عَلٰى حَجَرٍ فَانْطَلَقَ الْحَجَرُ يَسْعٰى وَ اتَّبَعَهُ بِعَصَاهُ يَضْرِبُهُ ثَوْبِىْ حَجَرُ ثَوْبِىْ حَجَرُ حَتّٰى وَقَفَ عَلٰى مَلَاءٍ مِّنْ بَنِىْ اِسْرَآئِيْلَ وَ نَزَلَتْ ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اٰذَوْا مُوْسٰى فَبَرَّاَهُ اللّٰهُ مِمَّا قَالُوْا وَ كَانَ عِنْدَ اللّٰهِ وَجِيْهًا﴾۔

خائے) کی بیماری ہے، ایک بار انہوں نے کسی پانی پر غسل کیا اور اپنا کپڑا پتھر پر رکھا وہ چلا بھاگتا ہوا اور حضرت موسیٰ اپنا عصا لیے ہوئے اس کے پیچھے چلے، اس کو مارتے جاتے تھے اور فرماتے جاتے تھے اے پتھر میرا کپڑا دے یہاں تک کہ وہ پتھر بنی اسرائیل کے لوگ جہاں جمع تھے وہاں تھا، اور یہ آیت اتری، اے ایمان والو! تم ان لوگوں کی طرح مت ہو جنہوں نے ستایا موسیٰ کو (ان پر تہمت لگائی فتق کی) پھر اللہ تعالیٰ نے پاک کیا ان کو اس بات سے جو لوگوں نے کہی تھی اور وہ اللہ کے نزدیک عزت والے تھے۔

تشریح: اس حدیث سے کئی فائدے نکلے ہیں ایک (۱) تو دو (۲) معجزے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پتھر کا بھاگنا دوسرے مار کا نشان پڑنا۔ دوسرے (۲) غسل ننگے درست ہونا تنہائی میں۔ تیسرے (۳) پیغمبروں کا عیب اور نقص سے پاک ہونا۔ چوتھے (۴) بزرگی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی اللہ تعالیٰ نے ان کو تہمت سے پاک کیا۔

٦١٤٨: عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ اُرْسِلَ مَلَكُ الْمَوْتِ اِلٰى مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَلَمَّا جَاءَهُ صَكَّهُ فَفَقَأَ عَيْنَهُ فَرَجَعَ اِلٰى رَبِّهٖ فَقَالَ اَرْسَلْتَنِىْ اِلٰى عَبْدٍ لَّا يُرِيْدُ الْمَوْتَ قَالَ فَرَدَّ اللّٰهُ اِلَيْهِ عَيْنَهُ وَ قَالَ ارْجِعْ اِلَيْهِ فَقُلْ لَّهُ يَضَعُ يَدَهُ عَلٰى مَتْنِ ثَوْرٍ فَلَهُ بِمَا غَطَّتْ يَدُهُ بِكُلِّ شَعْرَةٍ سَنَةٌ قَالَ اَىْ رَبِّ ثُمَّ مَا قَالَ ثُمَّ الْمَوْتُ قَالَ فَالْاٰنَ فَسَاَلَ اللّٰهَ اَنْ يُّدْنِيَهُ مِنَ الْاَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ رَمْيَةً بِحَجَرٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَوْ كُنْتُ ثَمَّ لَاَرَيْتُكُمْ قَبْرَهُ اِلٰى جَانِبِ الطَّرِيْقِ تَحْتَ الْكَثِيْبِ الْاَحْمَرِ۔

٦١٤٨: ابو ہریرہؓ سے روایت ہے موت کا فرشتہ (عزرائیل علیہ السلام) حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس بھیجا گیا، جب وہ آیا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان کو ایک طمانچہ مارا، اور اس کی آنکھ پھوڑ دی، وہ لوٹ کر پروردگار کے پاس گیا، اور عرض کیا تو نے مجھے ایسے بندے کے پاس بھیجا، جو موت کو نہیں چاہتا، اللہ تعالیٰ نے اس کی آنکھ درست کر دی، اور فرمایا، جا، اور اس بندے سے کہہ تم اپنا ہاتھ ایک بیل کی پیٹھ پر رکھو، اور جتنے بال تمہارے ہاتھ تلے آئیں اتنے برس کی عمر تم کو ملے گی حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا اے پروردگار پھر اس کے بعد کیا ہوگا، حکم ہوا پھر مرنا ہے، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا تو پھر ابھی سہی، انہوں نے دعاء کی یا اللہ مجھے پاک زمین کے نزدیک کر دے (یعنی بیت المقدس) ایک پتھر کی مار برابر، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اگر میں وہاں ہوتا تو تم کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قبر دکھا دیتا راستہ کی طرف سرخ دھاردار ریتی کے پاس"۔

تشریح: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مقدس اور مبارک مقام میں دفن ہونا بہتر ہے، خصوصاً صالحین کے مدفن میں، اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بیت المقدس میں دفن ہونے کی آرزو کی اس خیال سے کہ قبر مشہور نہ ہو، اور لوگ پرستش نہ کرنے لگیں، امام مازری نے کہا کہ بعض ملحدوں نے اس حدیث کا انکار کیا ہے، اور کہا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام ملک الموت کی آنکھ کیونکر پھوڑ سکتے ہیں، تو ان کا جواب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی قدرت سے یہ امر ممکن ہے اور جائز ہے کہ اس نے امتحان کے لیے ایسا کیا ہو، دوسرے یہ کہ آنکھ پھوڑنے سے مجازی معنی مراد ہوں، یعنی دلیل میں مغلوب کرنا، پر یہ تاویل ضعیف ہے، اس لیے کہ حدیث میں صاف موجود ہے، کہ اللہ نے ان کی آنکھ درست کر دی۔ تیسرے یہ کہ موسیٰ علیہ السلام کو بیماری میں

دھوکا ہوا، وہ اس کو موت کا فرشتہ نہ سمجھے کوئی اجنبی شخص سمجھے اور ایک طمانچہ مارا جس سے اس کی آنکھ پھوٹ گئی، نہ یہ کہ آنکھ پھوڑنے کا انہوں نے قصد کیا، اور جب وہ دوسری بار آئے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کو معلوم ہو گیا کہ یہ ملک الموت ہیں، اور مرنے پر اور اپنے مالک سے ملنے پر راضی ہو گئے، یا اللہ ہم کو بخش دے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اور ہمارا اسلام پہنچا دے ان کی روح مقدس کو، صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

٦١٤٩:عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْهُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَآءَ مَلَكُ الْمَوْتِ اِلٰى مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ لَهٗ اَجِبْ رَبَّكَ قَالَ فَلَطَمَ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ عَيْنَ مَلَكِ الْمَوْتِ فَفَقَاَهَا قَالَ فَرَجَعَ الْمَلَكُ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى فَقَالَ اِنَّكَ اَرْسَلْتَنِىْ اِلٰى عَبْدٍ لَّكَ لَا يُرِيْدُ الْمَوْتَ وَ قَدْ فَقَاَ عَيْنِىْ قَالَ فَرَدَّ اللّٰهُ اِلَيْهِ عَيْنَهٗ وَ قَالَ ارْجِعْ اِلٰى عَبْدِىْ فَقُلِ الْحَيَاةَ تُرِيْدُ فَاِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ الْحَيَاةَ فَضَعْ يَدَكَ عَلٰى مَتْنِ ثَوْرٍ فَمَا تَوَارَتْ يَدُكَ مِنْ شَعْرَةٍ فَاِنَّكَ تَعِيْشُ بِهَا سَنَةً قَالَ ثُمَّ مَهْ قَالَ ثُمَّ تَمُوْتُ قَالَ فَالْاٰنَ مِنْ قَرِيْبٍ رَبِّ اَمِتْنِىْ مِنَ الْاَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ رَمْيَةً بِحَجَرٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنِّىْ عِنْدَهٗ لَاَرَيْتُكُمْ قَبْرَهٗ اِلٰى جَانِبِ الطَّرِيْقِ عِنْدَ الْكَثِيْبِ الْاَحْمَرِ۔

۶۱۴۹: ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''موت کے فرشتے (حضرت عزرائیل علیہ السلام) حضرت موسیٰ کے پاس آئے اور عرض کیا اے موسیٰ اپنے پروردگار کے پاس چلو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان کی آنکھ پر ایک طمانچہ مارا، جس سے آنکھ پھوٹ گئی، وہ لوٹ کر اللہ تعالیٰ کے پاس گئے اور عرض کیا اے مالک تو نے مجھ کو ایسے بندے کے پاس بھیجا کہ مرنا نہیں چاہتا اس نے میری آنکھ پھوڑ دی، اللہ تعالیٰ نے ان کی آنکھ پھر درست کر دی اور فرمایا پھر جا میرے بندے کے پاس، کہہ اگر تو جینا چاہتا ہے تو اپنا ہاتھ ایک بیل کی پیٹھ پر رکھ، او جتنے بالوں کو تیرا ہاتھ ڈھانپ لے اتنے برس تو اور جی، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا اس کے بعد کیا ہو گا، فرمایا اس کے بعد پھر مرے گا، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا تو ابھی مرنا بہتر ہے اے مالک میرے مجھ کو مقدس زمین سے ایک پتھر کی مار کے فاصلے پر مار''۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قسم اللہ کی اگر میں وہاں ہوتا تو میں تم کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قبر بتا دیتا راہ کے ایک جانب پر لال لمبی ریتی کے پاس۔

٦١٥٠:عَنْ مَعْمَرٍ بِمِثْلِ هٰذَا الْحَدِيْثِ۔

۶۱۵۰: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٦١٥١:عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَمَا يَهُوْدِىٌّ يَعْرِضُ سِلْعَةً لَّهٗ اُعْطِىَ بِهَا شَيْئًا كَرِهَهٗ اَوْلَمْ يَرْضَهٗ شَكَّ عَبْدُ الْعَزِيْزِ قَالَ لَا وَ الَّذِىْ اصْطَفٰى مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى الْبَشَرِ قَالَ فَسَمِعَهٗ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَلَطَمَ وَجْهَهٗ وَ قَالَ تَقُوْلُ وَ الَّذِىْ اصْطَفٰى مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى الْبَشَرِ وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ اَظْهُرِنَا

۶۱۵۱: ابوہریرہؓ سے روایت ہے ایک یہودی کچھ مال بیچ رہا تھا، اس کو قیمت دی گئی تو وہ راضی نہ ہوا یا اس نے برا جانا تو بولا نہیں قسم اس کی جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو چنا، آدمیوں میں سے یہ لفظ ایک انصاری نے سنا اور اس کے منہ پر ایک طمانچہ مارا اور کہا تو کہتا ہے موسیٰ علیہ السلام کو آدمیوں میں سے چنا اور رسول اللہ ﷺ ہم لوگوں میں موجود ہیں وہ یہودی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا کہ اے ابوالقاسم میں ذمی ہوں اور امان میں ہوں مجھ کو فلاں شخص نے طمانچہ مارا، آپ ﷺ نے اس شخص سے پوچھا تو نے اس شخص کو

قَالَ فَذَهَبَ الْيَهُوْدِيُّ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ يَآ اَبَا الْقَاسِمِ اِنَّ لِيْ ذِمَّةً وَّ عَهْدًا وَّ قَالَ فُلَانٌ لَطَمَ وَجْهِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَ لَطَمْتَ وَجْهَهٗ قَالَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَالَّذِيْ اصْطَفٰى مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى الْبَشَرِ وَ اَنْتَ بَيْنَ اَظْهُرِنَا قَالَ فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى عُرِفَ الْغَضَبُ فِيْ وَجْهِهٖ ثُمَّ قَالَ لَا تُفَضِّلُوْا بَيْنَ اَنْبِيَآءِ اللّٰهِ فَاِنَّهٗ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَيَصْعَقُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ثُمَّ يُنْفَخُ فِيْهِ اُخْرٰى فَاَكُوْنُ اَوَّلَ مَنْ بُعِثَ قَالَ مَنْ بُعِثَ فَاِذَا مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ اٰخِذٌ بِالْعَرْشِ فَلَا اَدْرِيْ اَحُوْسِبَ بِصَعْقَتِهٖ يَوْمَ الطُّوْرِ اَوْ بُعِثَ قَبْلِيْ وَ لَا اَقُوْلُ اِنَّ اَحَدًا اَفْضَلُ مِنْ يُوْنُسَ بْنِ مَتّٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ۔

کیوں طمانچہ مارا۔ وہ بولا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! یہ کہنے لگا قسم اس کی جس نے برگزیدہ کیا اور چن لیا حضرت موسیٰ علیہ السلام کو آدمیوں میں اور آپ ﷺ ہم لوگوں میں تشریف رکھتے ہیں (اور حضرت موسیٰ علیہ السلام سے آپ ﷺ کا رتبہ زیادہ ہے، اس لیے میں نے اس کو مارا) یہ سن کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غصے ہوئے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرہ مبارک پر غصہ معلوم ہونے لگا، پھر فرمایا، مت فضیلت دو ایک پیغمبر کو دوسرے پیغمبر پر (اس طرح سے کہ دوسرے پیغمبر کی شان گھٹے) کیونکہ قیامت کے دن جب صور پھونکا جائے گا تو جتنے لوگ ہیں آسمانوں اور زمین میں سب بے ہوش ہو جائیں گے مگر جن کو اللہ تعالیٰ چاہے گا (وہ بے ہوش نہ ہوں گے) پھر دوسری بار پھونکا جائے گا، تو سب سے پہلے میں اٹھوں گا اور کیا دیکھوں گا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام عرش تھامے ہوئے ہیں، اب معلوم نہیں کہ طور پہاڑ پر جوان کو بے ہوشی ہوئی تھی وہ اس کا بدلہ ہے، (اور اس بار وہ بے ہوش نہ ہوں گے) یا مجھ سے پہلے ہوشیار ہو جائیں گے، اور میں یوں نہیں کہتا کہ کوئی پیغمبر حضرت یونس بن متی علیہ السلام سے افضل ہے۔

تشریح حالانکہ حضرت یونس علیہ السلام پر اللہ تعالیٰ کا عتاب ہوا تھا، اس پر بھی پیغمبری کی وہ شان ہے کہ اس کے مقابل کوئی عبادت نہیں ہو سکتی، اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ولایت کا درجہ نبوت سے کم ہے اور کوئی ولی نبی کے درجہ کو نہیں پہنچ سکتا۔

اور یہ بھی معلوم ہوا کہ تمام پیغمبروں کا ذکر نہایت ادب اور احترام کے ساتھ کرنا چاہیے، اور کسی پیغمبر کے ساتھ بے ادبی کرنا کفر ہے اور ایک پیغمبر کی فضیلت دوسرے کے ساتھ مقابلہ کر کے اس طرح نہ بیان کرنا چاہیے کہ اس کی توہین نکلے، ورنہ ثواب کے بدلے کافر ہو جائے گا، بعض جاہل شاعر ایسے شعر کہتے ہیں جن سے اور انبیاء کی توہین نکلتی ہے، توبہ توبہ ایسے شعر پڑھنا اور سننا دونوں حرام ہیں، اگرچہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام پیغمبروں میں افضل ہیں، پر آپ ﷺ نے اپنی فضیلت بیان کرنے سے روک دیا، اس خیال سے کہ جاہل فضیلت بیان کرتے کرتے اور پیغمبروں کی شان میں بے ادبی نہ کر بیٹھیں، یا اس وقت تک آپ ﷺ کو معلوم نہ ہوگا کہ میں اور پیغمبروں سے افضل ہوں۔

۶۱۵۲: عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ سَوَآءً۔

۶۱۵۲: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۶۱۵۳: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلَانِ رَجُلٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ وَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَقَالَ الْمُسْلِمُ وَالَّذِيْ اصْطَفٰى مُحَمَّدًا ﷺ عَلَى الْعَالَمِيْنَ وَ قَالَ الْيَهُوْدِيُّ وَ الَّذِيْ اصْطَفٰى مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى الْعَالَمِيْنَ

۶۱۵۳: ابو ہریرہؓ سے روایت ہے ایک مسلمان اور ایک یہودی نے گالی گلوچ کی۔ مسلمان نے کہا قسم اس کی جس نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چن لیا سارے جہان میں اور یہودی نے کہا، قسم اس کی جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو چن لیا سارے جہان میں، اس وقت مسلمان نے ہاتھ

فَرَفَعَ الْمُسْلِمُ يَدَهُ عِنْدَ ذٰلِكَ فَلَطَمَ وَجْهَ الْيَهُوْدِيِّ فَذَهَبَ الْيَهُوْدِيُّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاَخْبَرَهُ بِمَا كَانَ مِنْ اَمْرِهٖ وَ اَمْرِ الْمُسْلِمِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تُخَيِّرُوْنِىْ عَلٰى مُوْسٰى فَاِنَّ النَّاسَ يَصْعَقُوْنَ فَاَكُوْنُ اَوَّلَ مَنْ يُّفِيْقُ فَاِذَا مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ بَاطِشٌ بِجَانِبِ الْعَرْشِ فَلَآ اَدْرِىْ اَكَانَ فِيْمَنْ صَعِقَ فَاَفَاقَ قَبْلِىْ اَمْ كَانَ مِمَّنِ اسْتَثْنَى اللّٰهُ۔

اٹھایا، اور یہودی کے منہ پر طمانچہ مارا وہ یہودی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس گیا، اور سب حال بیان کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مجھے مت فضیلت دو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر، کیونکہ لوگ بے ہوش ہوں گے اور سب سے پہلے میں ہوش میں آؤں گا میں دیکھوں گا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام عرش کو تھامے ہوئے ہیں اب میں نہیں جانتا کہ وہ بے ہوش ہوئے اور مجھ سے پہلے ہوش میں آ گئے، یا اللہ تعالیٰ نے ان کو ان لوگوں میں کر دیا جو بے ہوش نہ ہوں گے۔

٦١٥٤: عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَ رَجُلٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ بِمِثْلِ حَدِيْثِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ۔

۶۱۵۴: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٦١٥٥: عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ جَآءَ يَهُوْدِيٌّ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ لُطِمَ وَجْهُهُ وَ سَاقَ الْحَدِيْثَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ الزُّهْرِيِّ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ فَلَآ اَدْرِىْ كَانَ مِمَّنْ صَعِقَ فَاَفَاقَ قَبْلِىْ اَوِ اكْتُفِىَ بِصَعْقَةِ الطُّوْرِ۔

۶۱۵۵: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٦١٥٦: عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُخَيِّرُوْا بَيْنَ الْاَنْبِيَآءِ وَ فِىْ حَدِيْثِ ابْنِ نُمَيْرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبِىْ۔

۶۱۵۶: ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "مجھے فضیلت مت دو اور پیغمبروں میں"۔

٦١٥٧: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتَيْتُ وَ فِىْ رِوَايَةِ هَدَّابٍ مَرَرْتُ عَلٰى مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ لَيْلَةَ اُسْرِىَ بِىْ عِنْدَ الْكَثِيْبِ الْاَحْمَرِ وَ هُوَ قَائِمٌ يُّصَلِّىْ فِىْ قَبْرِهٖ۔

۶۱۵۷: انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "جس رات مجھے معراج ہوا میں حضرت موسیٰ علیہ السلام پر سے گزرا، لال لمبی ریت کے پاس دیکھا تو وہ کھڑے ہوئے اپنی قبر میں نماز پڑھ رہے ہیں"۔

تشریح ❁ حالانکہ آخرت دار العمل نہیں ہے، مگر شاید انبیاء کو یہ موقع دیا جاتا ہو کہ وہ اس عالم میں بھی عبادت الٰہی میں مصروف رہیں، اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ پیغمبر اس عالم میں زندہ ہیں گو یا زندگی دنیا کی سی زندگی نہ ہو۔

٦١٥٨: عَنْ اَنَسٍ يَّقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

۶۱۵۸: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَرَرْتُ عَلٰی مُوْسٰی وَ ھُوَ یُصَلِّیْ فِیْ قَبْرِہٖ وَ زَادَفِیْ حَدِیْثِ عِیْسٰی مَرَرْتُ لَیْلَۃَ اُسْرِیَ بِیْ۔

۶۱۵۹: عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ یَعْنِی اللّٰہَ تَبَارَکَ وَ تَعَالٰی لَا یَنْبَغِیْ لِعَبْدٍ لِّیْ وَ قَالَ ابْنُ مُثَنّٰی لِعَبْدِیْ اَنْ یَّقُوْلَ اَنَا خَیْرٌ مِّنْ یُوْنُسَ بْنِ مَتّٰی قَالَ بْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَۃَ۔

۶۱۵۹: ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ نے فرمایا میرے کسی بندے کو یوں نہ کہنا چاہیے کہ میں بہتر ہوں یونس بن متیٰ سے''۔

۶۱۶۰: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا یَنْبَغِیْ لِعَبْدٍ اَنْ یَّقُوْلَ اَنَا خَیْرٌ مِّنْ یُّوْنُسَ بْنِ مَتّٰی وَنَسَبَہٗ اِلٰیٓ اَبِیْہِ۔

۶۱۶۰: عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''کسی بندہ کو یوں نہ کہنا چاہیے میں بہتر ہوں یونس بن متیٰ سے۔ متیٰ حضرت یونس علیہ السلام کے باپ کا نام تھا''۔

بَابٌ: مِّنْ فَضَآئِلِ یُوْسُفَ عَلَیْہِ السَّلَامُ

باب: حضرت یوسف علیہ السلام کی بزرگی کا بیان

۶۱۶۱: عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَنْ اَکْرَمُ النَّاسِ قَالَ اَتْقَاھُمْ قَالُوْا لَیْسَ عَنْ ھٰذَا نَسْاَلُکَ قَالَ فَیُوْسُفُ نَبِیُّ اللّٰہِ ابْنُ نَبِیِّ اللّٰہِ ابْنِ نَبِیِّ اللّٰہِ ابْنِ خَلِیْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالُوْا لَیْسَ عَنْ ھٰذَا نَسْئَلُکَ قَالَ فَعَنْ مَعَادِنِ الْعَرَبِ تَسْاَلُوْنِیْ خِیَارُھُمْ فِی الْجَاھِلِیَّۃِ خِیَارُھُمْ فِی الْاِسْلَامِ اِذَا فَقُھُوْا۔

۶۱۶۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے لوگوں نے کہا ''یا رسول اللہ ﷺ! لوگوں میں بزرگی کس کو ہے''۔ آپ ﷺ نے فرمایا ''جو اللہ سے زیادہ ڈرتا ہے''۔ انہوں نے کہا ہم یہ نہیں پوچھتے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ''تو سب میں بزرگ حضرت یوسف علیہ السلام ہیں، اللہ کے نبی اور نبی کے بیٹے خلیل اللہ کے پوتے''۔ انہوں نے کہا ہم یہ نہیں پوچھتے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ''تو تم عرب کے قبیلوں کو پوچھتے ہو تو بہتر وہ لوگ ہیں عرب کے اسلام کے زمانہ میں جو بہتر تھے جہالت کے زمانہ میں جب دین میں سمجھ حاصل کریں''۔

بَابٌ: فِیْ فَضَآئِلِ زَکَرِیَّآءُ عَلَیْہِ السَّلَامُ

باب: حضرت زکریا علیہ السلام کی فضیلت کا بیان

۶۱۶۲: عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ کَانَ زَکَرِیَّآءُ نَجَّارًا۔

۶۱۶۲: ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''حضرت زکریا علیہ السلام بڑھئی تھے''۔

تشریح: معلوم ہوا کہ بڑھئی کا پیشہ عمدہ ہے اور افضل یہی ہے کہ انسان محنت کر کے کھائے حضرت داؤد علیہ السلام بھی محنت کر کے کھاتے تھے۔

بَابٌ: فِیْ فَضَائِلِ الْخَضِرَ عَلَیْہِ السَّلَامُ

باب: حضرت خضر علیہ السلام کی فضیلت کا بیان

۶۱۶۳: عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ قَالَ قُلْتُ لِا بْنِ

۶۱۶۳: حضرت سعید بن جبیرؓ سے روایت ہے میں نے عبداللہ بن عباسؓ

عَبَّاسٍ اِنَّ نَوْفًا الْبِكَالِيَّ يَزْعُمُ اَنَّ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ صَاحِبَ بَنِيْ اِسْرَآئِيلَ لَيْسَ هُوَ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ صَاحِبَ الْخَضِرِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ كَذَبَ عَدُوُّ اللّٰهِ سَمِعْتُ اُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَامَ مُوْسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ خَطِيْبًا فِيْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ فَسُئِلَ اَيُّ النَّاسِ اَعْلَمُ فَقَالَ اَنَا اَعْلَمُ قَالَ فَعَتَبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ اِذْلَمْ يَرُدَّ الْعِلْمَ اِلَيْهِ فَاَوْحَى اللّٰهُ اِلَيْهِ اَنَّ عَبْدًا مِّنْ عِبَادِيْ بِمَجْمَعِ الْبَحْرَيْنِ هُوَ اَعْلَمُ مِنْكَ قَالَ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ اَيْ رَبِّ كَيْفَ لِيْ بِهٖ فَقِيْلَ لَهُ احْمِلْ حُوْتًا فِيْ مِكْتَلٍ فَحَيْثُ تَفْقِدُ الْحُوْتَ فَهُوَ ثَمَّ فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقَ مَعَهُ فَتَاهُ وَ هُوَ يُوْشَعُ بْنُ نُوْنٍ فَحَمَلَ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ حُوْتًا فِيْ مِكْتَلٍ وَانْطَلَقَ هُوَ وَ فَتَاهُ يَمْشِيَانِ حَتّٰى اَتَيَا الصَّخْرَةَ فَرَقَدَ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ فَتَاهُ فَاضْطَرَبَ الْحُوْتُ فِى الْمِكْتَلِ حَتّٰى خَرَجَ مِنَ الْمِكْتَلِ فَسَقَطَ فِى الْبَحْرِ قَالَ وَ اَمْسَكَ اللّٰهُ عَنْهُ جِرْيَةَ الْمَاءِ حَتّٰى كَانَ مِثْلَ الطَّاقِ فَكَانَ لِلْحُوْتِ سَرَبًا وَّ كَانَ لِمُوْسٰى وَفَتَاهُ عَجَبًا فَانْطَلَقَ بَقِيَّةَ يَوْمِهِمَا وَ لَيْلَتِهِمَا وَ نَسِيَ صَاحِبُ مُوْسٰى اَنْ يُّخْبِرَهُ فَلَمَّآ اَصْبَحَ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ مُوْسٰى لِفَتَاهُ غَدَآءَ نَا لَقَدْ لَقِيْنَا مِنْ سَفَرِنَا هٰذَا نَصَبًا قَالَ وَلَمْ يَنْصَبْ حَتّٰى جَاوَزَ الْمَكَانَ الَّذِيْ اُمِرَبِهٖ قَالَ اَرَاَيْتَ اِذْ اَوَيْنَآ اِلَى الصَّخْرَةِ فَاِنِّيْ نَسِيْتُ الْحُوْتَ وَ مَآ اَنْسٰنِيْهُ اِلَّا الشَّيْطَانُ اَنْ اَذْكُرَهُ وَ اتَّخَذَ سَبِيْلَهُ فِيْ تَعْلَمُهُ الْبَحْرِ عَجَبًا قَالَ مُوْسٰى ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِيْ فَارْتَدَّا عَلٰٓى اٰثَارِهِمَا

سے کہا کہ نوف بکالی کہتا ہے حضرت موسیٰ علیہ اسلام جو بنی اسرائیل کے پیغمبر تھے وہ اور ہیں اور جو موسیٰ خضر علیہ اسلام کے ساتھ گئے تھے وہ اور ہیں انہوں نے کہا جھوٹ بولتا ہے اللہ کا دشمن، میں نے ابی بن کعب سے سنا وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے حضرت موسیٰ علیہ اسلام بنی اسرائیل میں خطبہ پڑھنے کو کھڑے ہوئے ان سے پوچھا سب لوگوں میں زیادہ علم کس کو ہے انہوں نے کہا مجھ کو ہے (یہ بات اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہوئی) اللہ تعالیٰ نے ان پر عتاب کیا اس وجہ سے کہ انہوں نے یہ نہیں کہا اللہ خوب جانتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ان کو وحی بھیجی کہ میرا ایک بندہ ہے دو دریاؤں کے ملاپ پر وہ تجھ سے زیادہ عالم ہے، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا اے پروردگار! میں اس سے کیونکر ملوں؟ حکم ہوا کہ ایک مچھلی رکھ ایک زنبیل میں جہاں وہ مچھلی گم ہو جائے وہیں وہ بندہ ملے گا، یہ سن کر حضرت موسیٰ علیہ السلام چلے اپنے ساتھی یوشع بن نون علیہ السلام کو لے کر، اور انہوں نے ایک مچھلی زنبیل میں رکھ لی، دونوں چلتے چلتے صخرہ (ایک مقام ہے) کے پاس پہنچے، وہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام سو گئے، اور ان کے ساتھی بھی سو گئے مچھلی تڑپی، یہاں تک کہ زنبیل سے نکل کر دریا میں جا پڑی اور اللہ تعالیٰ نے پانی کا بہنا اس پر سے روک دیا یہاں تک کہ پانی کھڑا ہو کر طاق کی طرح ہو گیا، اور مچھلی کے لیے راستہ بن گیا سوکھا' خشک، حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی کو تعجب ہوا پھر دونوں چلے، دن بھر اور رات بھر، اور موسیٰ علیہ السلام کے ساتھی مچھلی کا حال ان سے کہنا بھول گئے، جب صبح ہوئی تو موسیٰ علیہ السلام نے اپنے ساتھی سے کہا ناشتہ ہمارا لاؤ اس سفر سے تو ہم تھک گئے، اور تھکے اسی وقت سے جب اس جگہ سے آگے بڑھے جہاں جانے کا حکم ہوا تھا انہوں نے کہا تم کو معلوم نہیں، جب ہم صخرہ پر اترے تھے تو مچھلی بھول گئے، اور شیطان نے ہم کو بھلایا۔ اس مچھلی نے تعجب سے دریا میں راہ لی، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا ہم تو اسی مقام کو ڈھونڈتے تھے، پھر دونوں اپنے پاؤں کے نشانوں پر لوٹے، یہاں تک کہ صخرہ پر پہنچے۔

قَصَصاً قَالَ يَقُصَّانِ اٰثَارَهُمَا حَتّٰى اَتَيَا الصَّخْرَةَ فَرَاٰى رَجُلًا مُسَجًّى عَلَيْهِ بِثَوْبٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ مُوْسٰى فَقَالَ لَهُ الْخَضِرُ اَنّٰى بِاَرْضِكَ السَّلَامُ قَالَ اَنَا مُوْسٰى قَالَ مُوْسَى بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ قَالَ نَعَمْ قَالَ اِنَّكَ عَلٰى عِلْمٍ مِنْ عِلْمِ اللّٰهِ عَلَّمَكَهُ اللّٰهُ لَا اَعْلَمُهٗ وَ اَنَا عَلٰى عِلْمٍ مِنْ عِلْمِ اللّٰهِ عَلَّمَنِيْهِ لَا تَعْلَمُهٗ قَالَ لَهٗ مُوْسٰى هَلْ اَتَّبِعُكَ عَلٰى اَنْ تُعَلِّمَنِيْ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا قَالَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا وَّ كَيْفَ تَصْبِرُ عَلٰى مَا لَمْ تُحِطْ بِهٖ خُبْرًا قَالَ سَتَجِدُنِيْ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ صَابِرًا وَّ لَآ اَعْصِيْ لَكَ اَمْرًا قَالَ لَهُ الْخَضِرُ فَاِنِ اتَّبَعْتَنِيْ فَلَا تَسْاَلْنِيْ عَنْ شَيْءٍ حَتّٰى اُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَانْطَلَقَ الْخَضِرُ وَ مُوْسٰى يَمْشِيَانِ عَلٰى سَاحِلِ الْبَحْرِ فَمَرَّتْ بِهِمَا سَفِيْنَةٌ فَكَلَّمَا هُمْ اَنْ يَّحْمِلُوْهُمَا فَعَرَفُوْا الْخَضِرَ فَحَمَلُوْهُمَا بِغَيْرِ نَوْلٍ فَعَمَدَ الْخَضِرُ اِلٰى لَوْحٍ مِّنْ اَلْوَاحِ السَّفِيْنَةِ فَنَزَعَهٗ فَقَالَ لَهٗ مُوْسٰى قَوْمٌ حَمَلُوْنَا بِغَيْرِ نَوْلٍ عَمَدْتَّ اِلٰى سَفِيْنَتِهِمْ فَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ اَهْلَهَا لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا اِمْرًا قَالَ اَلَمْ اَقُلْ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِيْ بِمَا نَسِيْتُ وَ لَا تُرْهِقْنِيْ مِنْ اَمْرِيْ عُسْرًا ثُمَّ خَرَجَا مِنَ السَّفِيْنَةِ فَبَيْنَمَاهُمَا يَمْشِيَانِ عَلَى السَّاحِلِ اِذَا غُلَامٌ يَّلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ فَاَخَذَ الْخَضِرُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِرَاْسِهٖ فَاقْتَلَعَهٗ بِيَدِهٖ فَقَتَلَهٗ فَقَالَ مُوْسٰى اَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا نُّكْرًا قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا قَالَ وَ هٰذِهٖ اَشَدُّ مِنَ الْاُوْلٰى قَالَ اِنْ سَاَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا

وہاں ایک شخص کو دیکھا کپڑا اوڑھے ہوئے، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان کو سلام کیا، انہوں نے کہا تمہارے ملک میں سلام کہاں ہے، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا میں موسیٰ ہوں۔ انہوں نے کہا بنی اسرائیل کے موسیٰ، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا ہاں حضرت خضر علیہ السلام نے کہا تم کو اللہ تعالیٰ نے وہ علم دیا ہے جو میں نہیں جانتا، اور مجھے وہ علم دیا ہے جو تم نہیں جانتے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا میں تمہارے ساتھ رہنا چاہتا ہوں اس لیے کہ مجھ کو سکھلاؤ وہ علم جو تم کو دیا گیا، حضرت خضر علیہ السلام نے کہا تم میرے ساتھ صبر نہ کر سکو گے، اور تم سے کیونکر صبر ہو سکے گا اس بات پر جس کو تم نہیں جانتے، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا اللہ چاہے تو تم مجھ کو صابر پاؤ گے، اور میں کسی بات میں تمہاری نافرمانی نہیں کرنے کا، حضرت خضر علیہ السلام نے کہا اچھا اگر میرے ساتھ ہوتے ہو تو مجھ سے کوئی بات نہیں پوچھنا، جب تک کہ میں خود اس کا ذکر نہ کروں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا بہت اچھا اور حضرت خضر علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام دونوں سمندر کے کنارے چلے جاتے تھے، کہ ایک کشتی سامنے سے نکلی، دونوں نے کشتی والوں سے کہا ہم کو سوار کر لو انہوں نے خضر علیہ السلام کو پہچان لیا، اور دونوں کو بن کرایہ (نول) چڑھا لیا۔ حضرت خضر علیہ السلام نے اس کشتی کا ایک تختہ اکھاڑ ڈالا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا ان لوگوں نے تو ہم کو بغیر کرایہ کے چڑھایا اور تم نے ان کی کشتی کو توڑ ڈالا، تاکہ کشتی ڈبو دو، یہ تم نے بڑا بھاری کام کیا، حضرت خضر علیہ السلام نے کہا میں نہیں کہتا تھا تم میرے ساتھ صبر نہ کر سکو گے، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا بھول چوک پر مت پکڑو اور مجھ پر تنگی مت کرو۔ پھر دونوں کشتی سے باہر نکلے اور سمندر کے کنارے چلے جاتے تھے، اتنے میں ایک لڑکا ملا جو لڑکوں کے ساتھ کھیل رہا تھا، حضرت خضر علیہ السلام نے اس کا سر پکڑ کر اکھیڑ لیا، اور مار ڈالا، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا تم نے ایک بے گناہ کو ناحق مار ڈالا یہ تو بہت برا کام کیا۔ حضرت خضر نے کہا میں نہ کہتا تھا تم میرے ساتھ صبر نہ کر سکو گے، اور یہ کام پہلے کام سے بھی

فَلَاتُصَاحِبْنِيْ قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَّدُنِّيْ عُذْرًا فَانْطَلَقَا حَتّٰى اِذَآ اَتَيَآ اَهْلَ قَرْيَةِ اسْتَطْعَمَآ اَهْلَهَا فَاَبَوْا اَنْ يُّضَيِّفُوْهُمَا فَوَجَدَا فِيْهَا جِدَارًا يُّرِيْدُ اَنْ يَّنْقَضَّ يَقُوْلُ مَائِلٌ قَالَ الْخَضِرُ بِيَدِهٖ هٰكَذَا فَاَقَامَهٗ قَالَ لَهٗ مُوْسٰى قَوْمٌ اَتَيْنَاهُمْ فَلَمْ يُضَيِّفُوْنَا وَ لَمْ يُطْعِمُوْنَا لَوْ شِئْتَ لَا تَّخَذْتَ عَلَيْهِ اَجْرًا قَالَ هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِيْ وَ بَيْنِكَ سَاُنَبِّئُكَ بِتَاوِيْلِ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَلَيْهِ صَبْرًا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْحَمُ اللّٰهُ مُوْسٰى لَوَدِدْتُّ اَنَّهٗ كَانَ صَبَرَ حَتّٰى يُقَصَّ عَلَيْنَا مِنْ اَخْبَارِهِمَا قَالَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتِ الْاُوْلٰى مِنْ مُّوْسٰى نِسْيَانًا قَالَ وَجَاءَ عُصْفُوْرٌ حَتّٰى وَقَعَ عَلٰى حَرْفِ السَّفِيْنَةِ ثُمَّ نَقَرَ فِي الْبَحْرِ فَقَالَ لَهُ الْخَضِرُ مَا نَقَصَ عِلْمِي وَعِلْمُكَ مِنْ عِلْمِ اللّٰهِ اِلَّا مِثْلَ مَا نَقَصَ هٰذَا الْعُصْفُوْرُ مِنَ الْبَحْرِ قَالَ سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ وَّكَانَ يَقْرَأُ وَكَانَ اَمَامَهُمْ مَلِكٌ يَّاْخُذُ كُلَّ سَفِيْنَةٍ صَالِحَةٍ غَصْبًا وَّكَانَ يَقْرَأُ وَاَمَّا الْغُلَامُ فَكَانَ كَافِرًا۔

زیادہ سخت تھا، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا اب میں تم سے کسی بات پر اعتراض کروں تو میرا ساتھ چھوڑ دینا بے شک تمہارا عذر بجا ہے پھر دونوں چلے، یہاں تک کہ ایک گاؤں میں پہنچے، گاؤں والوں سے کھانا مانگا، انہوں نے انکار کیا، پھر ایک دیوار ملی، جو گرنے کے قریب تھی، جھک گئی تھی، حضرت خضر علیہ السلام نے اپنے ہاتھ سے اس کو سیدھا کر دیا، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا ان گاؤں والوں سے ہم نے کھانا مانگا، انہوں نے انکار کیا اور کھانا نہ کھلایا، (ایسے لوگوں کا کام مفت کرنا کیا ضروری تھا) اگر تم چاہتے تو اس کی مزدوری لے سکتے تھے حضرت خضر علیہ السلام نے کہا بس اب جدائی ہے میرے اور تمہارے میں، اب میں تم سے ان باتوں کا بھید کہے دیتا ہوں جن پر تم سے صبر نہ ہو سکا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا رحم کرے ''اللہ تعالیٰ موسیٰ علیہ السلام پر مجھے آرزو رہی کہ وہ صبر کرتے اور باتیں دیکھتے اور ہم کو سناتے'' اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ''پہلی بات حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بھولے سے کی، پھر ایک چڑیا آئی، اور کشتی کے کنارے پر بیٹھی اور اس نے سمندر میں چونچ ڈالی، حضرت خضر علیہ السلام نے کہا میں اور تم نے اللہ کے علم میں سے اتنا ہی علم سیکھا ہے جتنا اس چڑیا نے سمندر میں سے پانی کو کم کیا ہے''۔ سعید بن جبیرؓ نے کہا ابن عباسؓ پڑھتے تھے اس آیت کو کہ ان کشتی والوں کے آگے ایک بادشاہ تھا، جو ہر کشتی ثابت کو جبر سے چھین لیتا اور وہ لڑکا کافر تھا۔

تشریح ۞ مراد اس بندے سے خضر علیہ السلام ہیں، جمہور علماء کا یہ مذہب ہے کہ وہ زندہ ہیں، صوفیہ اور اہل صلاح اور معرفت کا اس پر اتفاق ہے، اور وہ ان سے ملے ہیں اور سوال کیا ہے، اور بعض محدثین نے ان کی حیات کا انکار کیا ہے، اور اختلاف کیا ہے کہ وہ پیغمبر ہیں یا نہیں، لیکن آدمی ہیں، اور بعض نے کہا فرشتے ہیں، اور یہ باطل ہے، ثعلبی نے کہا خضر ایک پیغمبر ہیں عمر والے، لوگوں کی نگاہ سے چھپے ہوئے، لوگوں نے کہا وہ آخر زمانے میں مریں گے، جب قرآن اٹھ جائے گا اور وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانہ میں تھے، یا اس کے بعد، انکی کنیت ابوالعباس ہے، اور ان کا نام بلیا بن ملکان ہے، یا کلیان، وہب بن منبہ نے کہا ان کا نام و نسب یہ ہے کہ بلیا بن ملکان بن قانع بن عابر بن شالخ بن ارفخشد بن سام بن نوح، اور ان کا باپ بادشاہوں میں سے تھا اور خضر ان کا لقب اس لیے ہوا کہ وہ چٹیل زمین پر بیٹھے، ان کے بیٹھنے کی برکت کی وجہ سے وہ سرسبز ہو گئی۔ انتہا ما قال النووی۔

اس دیوار کے تلے یتیموں کا مال تھا، غرض حضرت خضر علیہ السلام نے سب کام بحکم الٰہی کئے نہ اپنی رائے سے، اور بحکم الٰہی خون بھی درست ہے اگر خون بفتویٰ بریزی رواست، اور حضرت کا اعتراض ظاہر شرع کی رو سے تھا اور وہ بھی درست تھا۔

٦١٦٤: عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قِيْلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ نَوْفًا يَزْعُمُ اَنَّ مُوْسَى الَّذِىْ ذَهَبَ يَلْتَمِسُ الْعِلْمَ لَيْسَ بِمُوْسٰى بَنِىْ اِسْرَائِيْلَ قَالَ أَسَمِعْتَهٗ يَا سَعِيْدُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ كَذَبَ نَوْفٌ۔

۶۱۶۴: سعید بن جبیرؓ سے روایت ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا گیا نوف یہ کہتا ہے کہ جو موسیٰ حضرت خضر سے علم سیکھنے گئے تھے وہ بنی اسرائیل کے موسیٰ علیہ السلام نہ تھے، ابن عباسؓ نے کہا تم نے اس سے ایسا سنا ہے اے سعیدؓ میں نے کہا ہاں، ابن عباسؓ نے کہا نوف جھوٹا ہے۔

٦١٦٥: عَنْ اُبَيِّ ابْنِ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّهٗ بَيْنَمَا مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ فِى قَوْمِهٖ يُذَكِّرُهُمْ بِاَيَّامِ اللّٰهِ وَ اَيَّامُ اللّٰهِ نَعْمَاؤُهٗ وَ بَلَاؤُهٗ اِذْ قَالَ مَا اَعْلَمُ فِى الْاَرْضِ رَجُلًا خَيْرًا وَّ اَعْلَمَ مِنِّىْ قَالَ فَاَوْحَى اللّٰهُ اِلَيْهِ اِنِّىْ اَعْلَمُ بِالْخَيْرِ مِنْهُ اَوْ عِنْدَ مَنْ هُوَ اِنَّ فِى الْاَرْضِ رَجُلًا هُوَ اَعْلَمُ مِنْكَ قَالَ يَا رَبِّ فَدُلَّنِىْ عَلَيْهِ قَالَ فَقِيْلَ لَهٗ تَزَوَّدْ حُوْتًا مَّالِحًا فَاِنَّهٗ حَيْثُ تَفْقِدُ الْحُوْتَ قَالَ فَانْطَلَقَ هُوَ وَفَتَاهُ حَتّٰى انْتَهَيَا اِلَى الصَّخْرَةِ فَعُمِّىَ عَلَيْهِ فَانْطَلَقَ وَ تَرَكَ فَتَاهُ فَاضْطَرَبَ الْحُوْتُ فِى الْمَآءِ فَجَعَلَ لَايَلْتَئِمُ عَلَيْهِ صَارَ مِثْلَ الْكُوَّةِ قَالَ فَقَالَ فَتَاهُ اَلَا اَلْحَقُ نَبِىَّ اللّٰهِ فَاُخْبِرَهٗ قَالَ فَنُسِّىَ فَلَمَّا تَجَاوَزَا قَالَ لِفَتَاهُ اٰتِنَا غَدَآءَ نَا لَقَدْ لَقِيْنَا مِنْ سَفَرِنَاهٰذَا نَصَبًا قَالَ وَ لَمْ يُصِبْهُمْ نَصَبٌ حَتّٰى تَجَاوَزَا قَالَ فَتَذَكَّرَ قَالَ اَرَاَيْتَ اِذْ اَوَيْنَآ اِلَى الصَّخْرَةِ فَاِنِّىْ نَسِيْتُ الْحُوْتَ وَ مَا اَنْسٰنِيْهُ اِلَّا الشَّيْطٰنُ اَنْ اَذْكُرَهٗ وَ اتَّخَذَ سَبِيْلَهٗ فِى الْبَحْرِ عَجَبًا قَالَ ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ فَارْتَدَّا عَلٰى اٰثَارِهِمَا قَصَصًا فَاَرَاهُ مَكَانَ الْحُوْتِ قَالَ هٰهُنَا وُصِفَ لِىْ قَالَ فَذَهَبَ يَلْتَمِسُ فَاِذَا هُوَ بِالْخَضِرِ عَلَيْهِ السَّلَامُ مُسَجًّى ثَوْبًا مُّسْتَلْقِيًا عَلَى الْقَفَا اَوْ قَالَ عَلٰى حَلَاوَةِ الْقَفَا قَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَكَشَفَ الثَّوْبَ عَنْ وَّجْهِهٖ

۶۱۶۵: حدیث بیان کی ہم سے ابی بن کعب نے انہوں نے کہا میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ ﷺ فرماتے تھے جب موسیٰ اپنی قوم میں نصیحت کر رہے تھے، لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی نعمتوں اور بلا سے، انہوں نے ایکا ایک یہ کہا، میں نہیں جانتا ساری دنیا میں کسی شخص کو جو مجھ سے بہتر ہو اور مجھ سے زیادہ علم رکھتا ہو، اللہ تعالیٰ نے ان کو وحی بھیجی، میں جانتا ہوں اس شخص کو جو تم سے بہتر ہے، اور تم سے زیادہ علم رکھنے والا ایک شخص ہے زمین میں، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا اے مالک میرے مجھ کو ملا دے اس شخص سے حکم ہوا، اچھا ایک مچھلی میں نمک لگا کر اپنا توشہ کرو، جہاں وہ مچھلی گم ہو جائے وہیں وہ شخص ملے گا، یہ سن کر حضرت موسیٰؑ اور ان کے ساتھی چلے یہاں تک کہ صخرہ پر پہنچے، وہاں کوئی نہ ملا، حضرت موسیٰ علیہ السلام آگے چلے گئے، اور اپنے ساتھی کو چھوڑ گئے، ایک ہی ایکا مچھلی تڑپی پانی میں، اور پانی نے ملنا اور جڑنا چھوڑ دیا، بلکہ ایک طاق کی طرح اس مچھلی پر بن گیا، حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھی نے کہا، میں اللہ کے نبی سے ملوں اور ان سے یہ حال کہوں پھر وہ (چلے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام سے مل گئے لیکن) یہ حال کہنا بھول گئے جب آگے بڑھ گئے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان سے کہا، ہمارا ناشتہ لاؤ اس سفر سے تو ہم تھک گئے، راوی نے کہا ان کو تھکن نہیں ہوئی جب تک وہ اس مقام سے آگے نہیں بڑھے، پھر ان کے ساتھی نے یاد کیا اور کہا تم کو معلوم نہیں جب ہم صخرہ پر پہنچے تو وہاں میں مچھلی کو بھول گیا، اور شیطان کے سوا کسی نے مجھ کو نہیں بھلایا، اس مچھلی نے تعجب سے اپنی راہ لی سمندر میں، حضرت موسیٰ نے کہا اسی کو تو ہم چاہتے تھے۔ پھر اپنے قدموں کے نشان دیکھتے ہوئے لوٹے، ان کے ساتھی نے جہاں پر مچھلی نکل کر بھاگی تھی، وہ جگہ بتا دی وہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام ڈھونڈنے لگے، ناگاہ انہوں نے حضرت خضر علیہ السلام کو دیکھا ایک کپڑا اوڑھے ہوئے، چت لیٹے ہوئے (یا سیدھے چت

قَالَ وَعَلَيْكُمُ السَّلَامُ قَالَ مَنْ اَنْتَ قَالَ اَنَا مُوْسٰى قَالَ وَمَنْ مُّوْسٰى قَالَ مُوْسٰى اِسْرَآئِيْلَ قَالَ مَجِيءٌ مَّاجَآءَ بِكَ قَالَ جِئْتُ لِتُعَلِّمَنِيْ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْداً قَالَ اِنَّكَ لَنْ تَسْطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا وَ كَيْفَ تَصْبِرُ عَلٰى مَا تُحِطُ بِهٖ خُبْراً شَيْءٌ اُمِرْتُ بِهٖ اَنْ اَفْعَلَهٗ اِذَارَاَيْتَهٗ لَمْ تَصْبِرْ قَالَ سَتَجِدُنِيْ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ صَابِرًا وَّ لَا اَعْصِيْ لَكَ اَمْرًا قَالَ فَاِنَّ اتَّبَعْتَنِيْ فَلَا تَسْئَالُنِي عَنْ شَيْءٍ حَتّٰى اُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا فَانْطَلَقَا حَتّٰى اِذَا رَكِبَا فِي السَّفِيْنَةِ خَرَقَهَا قَالَ انْتَحَى عَلَيْهَا قَالَ لَهٗ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ اَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ اَهْلَهَا لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا اِمْرًا قَالَ اَلَمْ اَقُلْ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِيْ بِمَا نَسِيْتُ وَ لَا تُرْهِقْنِيْ مِنْ اَمْرِيْ عُسْرًا فَانْطَلَقَا حَتّٰى اِذَا لَقِيَا غِلْمَاناً يَّلْعَبُوْنَ قَالَ فَانْطَلَقَ اِلٰى اَحَدِهِمْ بَادِيَ الرَّأْيِ فَقَتَلَهٗ فَذُعِرَ عِنْدَهَا مُوْسٰى ذَعْرَةً مُّنْكَرَةً قَالَ اَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا نُّكْرًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ هٰذَا الْمَكَانِ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْنَا وَ عَلٰى مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ لَوْ لَا اَنَّهٗ عَجَّلَ لَرَاَى الْعَجَبَ وَ لٰكِنَّهٗ اَخَذَتْهُ مِنْ صَاحِبِهٖ ذَمَامَةٌ قَالَ اِنْ سَاَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا فَلَا تُصَاحِبْنِيْ قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَدُنِّيْ عُذْرًا وَ لَوْ صَبَرَ لَرَاَى الْعَجَبَ قَالَ وَ كَانَ اِذَا ذَكَرَ اَحَداً مِّنَ الْاَنْبِيَآءِ بَدَاَ بِنَفْسِهٖ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْنَا وَ عَلٰى اَخِيْ كَذَا رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْنَا فَانْطَلَقَا حَتّٰى اِذَا اَتَيَا اَهْلَ قَرْيَةٍ لِئَامًا فَطَافَا فِي الْمَجَالِسِ فَاسْتَطْعَمَا اَهْلَهَا فَاَبَوْا اَنْ يُّضَيِّفُوْهُمَا فَوَجَدَا فِيْهَا

لیٹے ہوئے یعنی کسی کروٹ کی طرف جھکے نہ تھے) حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا السلام وعلیکم، انہوں نے اپنے منہ پر سے کپڑا اٹھایا، اور کہا وعلیکم السلام تم کون ہو؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا میں موسیٰ ہوں، انہوں نے کہا کون موسیٰ۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا بنی اسرائیل کے موسیٰ علیہ السلام، انہوں نے کہا تم کیوں آئے؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا اس لیے آیا کہ تم اپنے علم میں سے کچھ مجھ کو سکھلاؤ، انہوں نے کہا تم میرے ساتھ صبر نہ کرسکو گے اور کیونکر صبر کرو گے اس بات پر جس کا تمہیں علم نہیں پھر اگر تم صبر نہ کرو تو مجھ کو بتلاؤ میں کیا کروں، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا جو اللہ چاہے تو مجھ کو تم صابر پاؤ گے، اور میں تمہارے خلاف کوئی کام نہیں کرنے کا، حضرت خضرؑ نے کہا اچھا اگر تم میرے ساتھ ہوتے ہو تو کوئی بات مجھ سے مت پوچھنا، جب تک میں خود اس کا ذکر نہ کروں، پھر دونوں چلے یہاں تک کہ ایک کشتی میں سوار ہوئے، حضرت خضرؑ نے اس کا تختہ توڑ ڈالا، یا توڑ ڈالنا چاہا، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا تم نے کشتی کو توڑ ڈالا، اس لیے کہ کشتی والے ڈوب جائیں، یہ تم نے بھاری کام کیا، حضرت خضر علیہ السلام نے کہا میں نہیں کہتا تھا تم میرے ساتھ صبر نہ کرسکو گے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا بھول گیا مت مواخذہ کرو اور مت دشواری کرو مجھ پر، پھر دونوں چلے ایک جگہ بچے کھیل رہے تھے، حضرت خضر علیہ السلام نے بے سوچے اور بے کھٹکے ایک بچے کے پاس جا کر اس کو قتل کیا، حضرت موسیٰ علیہ السلام یہ دیکھ کر بہت گھبرا گئے اور فرمانے لگے تم نے ایک بے گناہ کا ناحق خون کیا، یہ بہت برا کام کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس مقام پر فرمایا ''اللہ تعالیٰ رحم کرے موسیٰ علیہ السلام پر اگر وہ جلدی نہ کرتے تو بہت عجیب باتیں دیکھتے، لیکن ان کو حضرت خضر علیہ السلام سے شرم آ گئی'' اور انہوں نے کہا اب اگر میں کوئی بات تم سے پوچھوں تو میرا ساتھ چھوڑ دینا، بے شک تمہارا عذر واجبی ہے، اور جو موسیٰ علیہ السلام صبر کرتے تو اور عجیب عجیب باتیں دیکھتے، اور آپ ﷺ کسی پیغمبر کا ذکر کرتے تو یوں فرماتے اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو ہم پر اور ہمارے فلانے بھائی پر اللہ کی رحمت ہو ہم پر، خیر پھر دونوں چلے، یہاں تک کہ ایک گاؤں میں پہنچے، وہاں کے لوگ بڑے بخیل تھے، یہ

جِدَارًا يُّرِيْدُ اَنْ يَّنْقَضَّ فَاَقَامَهٗ قَالَ لَوْ شِئْتَ لَا تَّخَذْتَ عَلَيْهِ اَجْرًا قَالَ هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِيْ وَ بَيْنِكَ وَ اَخَذَ بِثَوْبِهٖ قَالَ سَاُنَبِّئُكَ بِتَاوِيْلِ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَلَيْهِ صَبْرًا اَمَّا السَّفِيْنَةُ فَكَانَتْ لِمَسَاكِيْنَ يَعْمَلُوْنَ فِي الْبَحْرِ اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ فَاِذَا جَآءَ الَّذِیْ يُسَخِّرُهَا وَجَدَهَا مُنْخَرِقَةً فَتَجَا وَزَهَا فَاَصْلَحُوْهَا بِخَشَبَةٍ وَّ اَمَّا الْغُلَامُ فَطُبِعَ يَوْمَ طُبِعَ كَافِرًا وَّ كَانَ اَبَوَاهُ قَدْ عَطَفَا عَلَيْهِ فَلَوْ اَنَّهٗ اَدْرَكَ اَرْ هَقَهُمَا طُغْيَانًا وَّ كُفْرًا فَاَرَدْنَآ اَنْ يُّبْدِلَهُمَا رَبُّهُمَا خَيْرًا مِّنْهُ زَكٰوةً وَّ اَقْرَبَ رُحْمًا وَّ اَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلَا مَيْنِ يَتِيْمَيْنِ فِي الْمَدِيْنَةِ اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ۔

دونوں سب مجلسوں میں گھومے اور کھانا مانگا، کسی نے ضیافت نہ کی، پھر ان کو وہاں ایک دیوار ملی جو ٹوٹنے کے قریب تھی، حضرت خضر علیہ السلام نے اس کو سیدھا کر دیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا اگر تم چاہتے تو اس کی مزدوری لیتے۔ خضر علیہ السلام نے کہا بس اب جدائی ہے مجھ میں اور تم میں اور حضرت موسیٰ کا کپڑا پکڑا اور کہا میں تم سے ان باتوں کا بھید کہے دیتا ہوں جن پر تم صبر نہ کر سکے۔ کشتی تو وہ مسکینوں کی تھی جو سمندر میں مزدوری کرتے تھے، اور ان کے آگے ایک بادشاہ تھا جو کشتیوں کو جبراً پکڑ لیتا تھا میں نے چاہا اس کشتی کو عیب دار کر دوں جب بیگار پکڑنے والا آیا تو اس کو عیب دار دیکھ کر چھوڑ دیا، وہ کشتی آگے بڑھ گئی اور کشتی والوں نے ایک لکڑی لگا کر اس کو درست کر لیا، اور لڑکا کافر بنایا گیا تھا، اس کے ماں باپ اس کو بہت چاہتے تھے، اگر وہ بڑا ہوتا تو اپنے ماں باپ کو بھی شرارت اور کفر میں پھنسا لیتا، اس لیے ہم نے چاہا کہ اللہ تعالیٰ ان کو دوسرا لڑکا بدل دے، جو اس سے بہتر ہو، اور اس سے زیادہ مہربان ہو، اور دیوار تو وہ دو یتیموں کی تھی، شہر میں اخیر تک۔

٦١٦٦:عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ نَحْوَ حَدِيْثِهٖ۔

٦١٦٦: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٦١٦٧:عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ لَتَخِذْتَ عَلَيْهِ اَجْرًا۔

٦١٦٧: ابی بن کعبؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پڑھا قرآن میں لَتَخِذْتَ عَلَيْهِ اَجْرًا۔

٦١٦٨:عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ تَمَارٰى هُوَ وَالْحُرُّ بْنُ قَيْسِ بْنِ حِصْنٍ الْفَزَارِيُّ فِيْ صَاحِبِ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ بْنُ عَبَّاسٍ هُوَ الْخَضِرُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَمَرَّ بِهِمَا اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ الْاَنْصَارِيُّ فَدَعَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ يَآ اَبَا الطُّفَيْلِ هَلُمَّ اِلَيْنَا فَاِنِّيْ قَدْ تَمَارَيْتُ اَنَا وَ صَاحِبِيْ هٰذَا فِيْ صَاحِبِ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ الَّذِیْ سَاَلَ السَّبِيْلَ اِلٰى لُقِيِّهٖ فَهَلْ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ شَانَهٗ فَقَالَ اُبَيٌّ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بَيْنَهُمَا مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ فِيْ مَلَاءٍ مِّنْ بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ اِذْ جَاءَهٗ

٦١٦٨: عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انہوں نے اور حر بن قیسؓ نے جھگڑا کیا موسیٰ علیہ السلام کے ساتھی میں، ابن عباسؓ نے کہا وہ حضرت خضر علیہ السلام تھے، پھر وہاں ابی بن کعب نکلے تو ابن عباس نے ان کو بلایا، اور کہا اے ابوالطفیل ادھر آؤ میں اور یہ جھگڑ رہے ہیں موسیٰ علیہ السلام کے ساتھی میں جن سے انہوں نے ملنا چاہا تو تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس باب میں کچھ سنا ہے، ابی نے کہا میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے، ایک بار موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کی جماعت میں بیٹھے ہوئے تھے، اتنے میں ایک شخص آیا اور پوچھنے لگا تم کسی شخص کو اپنے سے زیادہ عالم بھی جانتے ہو۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا نہیں، تب اللہ تعالیٰ نے ان کو وحی بھیجی کہ ہمارا بندہ حضرت خضر علیہ السلام تم سے زیادہ عالم ہے، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے

رَجُلٌ فَقَالَ لَهُ هَلْ تَعْلَمُ اَحَدًا اَعْلَمَ مِنْكَ قَالَ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ لَا فَاَوْحَى اللّٰهُ اِلٰى مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ بَلْ عَبْدُنَا الْخَضِرُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ فَسَاَلَ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ السَّبِيْلَ اِلٰى لُقِيِّهٖ فَجَعَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ الْحُوْتَ اٰيَةً وَّ قِيْلَ لَهُ اِذَا افْتَقَدْتَّ الْحُوْتَ فَارْجِعْ فَاِنَّكَ سَتَلْقَاهُ فَسَارَ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ مَاشَآءَ اللّٰهُ اَنْ يَّسِيْرَ ثُمَّ قَالَ لِفَتَاهُ اٰتِنَا غَدَآءَ نَا فَقَالَ فَتٰى مُوْسٰى حِيْنَ سَاَلَهُ الْغَدَآءَ اَرَاَيْتَ اِذْ اَوَيْنَا اِلَى الصَّخْرَةِ فَاِنِّيْ نَسِيْتُ الْحُوْتَ وَ مَا اَنْسٰنِيْهُ اِلَّا الشَّيْطٰنُ اَنْ اَذْكُرَهٗ فَقَالَ مُوْسٰى لِفَتَاهُ ذٰلِكَ مَاكُنَّا نَبْغِيْ فَارْتَدَّ عَلٰى اٰثَارِهِمَا قَصَصاً فَوَجَدَ اخَضِرًا فَكَانَ مِنْ شَاْنِهِمَا مَا قَصَّ اللّٰهُ فِيْ كِتَابِهٖ اِلَّا اَنَّ يُوْنُسَ قَالَ فَكَانَ يَتَّبِعُ اَثَرَ الْحُوْتِ فِي الْبَحْرِ۔

ان سے ملنا چاہا، اللہ تعالیٰ نے ایک مچھلی کو نشانی مقرر کیا اور حکم ہوا کہ جب تو مچھلی کو کھودے تو لوٹ، اس بندے سے ملے گا، پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام چلے جہاں تک اللہ کو منظور تھا بعد اس کے اپنے ساتھی سے کہا ہمارا ناشتہ لا وہ بولا تم کو معلوم نہیں جب ہم صخرہ پر پہنچے تو مچھلی بھول گئے اور شیطان نے مجھے اس کی یاد بھلا دی حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا یہی تو ہم چاہتے تھے، پھر دونوں اپنے قدموں پر لوٹے اور حضرت خضر علیہ السلام سے ملے پھر جو حال گزرا وہ اللہ کی کتاب میں موجود ہے یونس کی روایت میں ہے کہ وہ مچھلی کے نشان پر جو سمندر میں تھے لوٹے۔

بَابُ: مِنْ فَضَائِلِ اَبِیْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ — باب: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بزرگی

تشریح امام ابوعبداللہ مازری نے کہا اختلاف کیا ہے لوگوں نے صحابہ کی تفضیل میں ایک دوسرے پر بعض نے کہا ہم ان میں سے کسی کو دوسرے پر فضیلت نہیں دیتے، اور جمہور علماء تفضیل کے قائل ہیں، پھر اختلاف کیا ہے انہوں نے، اہل سنت یہ کہتے ہیں افضل ان سب میں ابوبکر صدیق تھے، اور خطابیہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے اور راوندیہ کہتے ہیں کہ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ، اور شیعہ یہ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ لیکن اہلسنت نے اتفاق کیا ہے اس پر کہ افضل صحابہ میں ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں پھر عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور اکثر اہلسنت کے نزدیک پھر عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور پھر علی رضی اللہ اور بعض اہل سنت نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر مقدم رکھا ہے، اور صحیح مشہور عثمان رضی اللہ تعالیٰ کی تقدیم ہے، ابو منصور بغدادی نے کہا بعد ان چاروں خلفاء کے باقی عشرہ مبشرہ ہیں، پھر اہل بدر پھر اہل احد پھر بیعت الرضوان والے۔ قاضی عیاض نے کہا بعض کا یہ قول ہے کہ جو صحابہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں گزر گئے وہ ان سے افضل ہیں، جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد زندہ رہے، لیکن یہ قول مقبول نہیں ہے، اور یہ فضیلت قطعی ہے یا ظنی، ظاہر اور باطن دونوں میں ہے یا صرف ظاہر میں ہے اسی طرح اختلاف ہے اس میں بھی اختلاف ہے کہ عائشہؓ اور خدیجہؓ میں کون افضل ہیں اور عائشہؓ اور فاطمہؓ میں، اور خلافت حضرت عثمانؓ کی صحیح ہے بالا جماع، اور وہ مظلوم شہید ہوئے ان کے قاتل فساق اور فجار اراذل تھے۔ اسی طرح حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت بالاجماع صحیح ہے، اور اپنے وقت میں وہی خلیفہ تھے، ان کے سوا کوئی خلیفہ نہ تھا، اور معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابہ میں سے ہیں، اور ان کی لڑائی شبہ پر مبنی تھی اور اجتہاد پر جس کو وہ صحیح جانتے تھے اسی وجہ سے بعضے لڑے، اور بعضے الگ رہے، بہر حال سب صحابہ عدول اور ان کی روایت اور شہادت مقبول ہے (نووی مختصراً)

٦١٦٩: عَنْ اَبِىْ بَكْرِ ‌الصِّدِّيْقِ حَدَّثَهٗ قَالَ نَظَرْتُ اِلٰى اَقْدَامِ الْمُشْرِكِيْنَ عَلٰى رُؤُسِنَا وَ نَحْنُ فِى الْغَارِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ اَنَّ اَحَدَهُمْ نَظَرَ اِلٰى قَدَمَيْهِ اَبْصَرَنَا تَحْتَ قَدَمَيْهِ فَقَالَ يَآ اَبَا بَكْرٍ مَّا ظَنُّكَ بِاثْنَيْنِ اللّٰهُ ثَالِثُهُمَا۔

۶۱۶۹: ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے مشرکوں کے پاؤں دیکھے اپنے سروں پر اور ہم غار میں تھے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر ان میں سے کوئی اپنے قدموں کی طرف دیکھے تو ہم کو دیکھ لے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اے ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ تو کیا سمجھتا ہے ان دونوں کو جن کے ساتھ تیسرا اللہ بھی ہے۔''

تشریح ساتھ ہونے سے یہ مراد ہے کہ مدد اور حفاظت سے ساتھ ہے اور یہی مقصود ہے، اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَالَّذِيْنَ هُمْ مُحْسِنُوْنَ سے اور اس حدیث میں بیان ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے توکل عظیم کا، اور فضیلت ہے ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے کہ انہوں نے ایسے وقت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ دیا، اور گھر بار مال اسباب سب چھوڑ دیا خاک پڑے ان کے منہ پر جو ایسے جانثار وفادار ساتھی کی نسبت برے الفاظ نکالتے ہیں۔

٦١٧٠: عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ عَبْدٌ خَيَّرَهُ اللّٰهُ بَيْنَ اَنْ يُّؤْتِيَهٗ زَهْرَةَ الدُّنْيَا وَ بَيْنَ مَا عِنْدَهٗ فَاخْتَارَ مَا عِنْدَهٗ فَبَكٰى اَبُوْبَكْرٍ وَّ بَكٰى فَقَالَ فَدَيْنَاكَ بِاٰبَآئِنَا وَ اُمَّهَاتِنَا قَالَ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الْمُخَيَّرُ وَ كَانَ اَبُوْبَكْرٍ اَعْلَمَنَا بِهٖ وَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَمَنَّ النَّاسِ عَلَيَّ فِىْ مَالِهٖ وَ صُحْبَتِهٖ اَبُوْ بَكْرٍ وَ لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيْلًا لَا تَّخَذْتُ اَبَا بَكْرٍ خَلِيْلًا وَّ لٰكِنْ اُخُوَّةُ الْاِسْلَامِ تُبْقَيَنَّ فِى الْمَسْجِدِ خَوْخَةَ اِلَّا خَوْخَةُ اَبِىْ بَكْرٍ۔

۶۱۷۰: ابوسعیدؓ سے روایت ہے ایک دن رسول اللہ ﷺ منبر پر بیٹھے، اور فرمایا اللہ کا ایک بندہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے اختیار دیا ہے چاہے دنیا کی دولت لے چاہے اللہ تعالیٰ کے پاس رہنا اختیار کرے پھر اس نے اللہ تعالیٰ کے پاس رہنا اختیار کیا، یہ سن کر ابوبکر صدیقؓ روئے، (سمجھ گئے کہ آپ ﷺ کی وفات قریب ہے) اور روئے پھر کہا ہمارے باپ دادا ہماری مائیں آپؐ پر صدقہ ہوں۔ پھر معلوم ہوا کہ اس بندے سے مراد خود رسول اللہ ﷺ تھے اور ابوبکر ہم سب سے زیادہ علم رکھتے تھے اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سب لوگوں سے زیادہ مجھ پر ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا احسان ہے مال کا بھی ہے اور صحبت کا اور جو میں کسی کو خلیل بناتا (سوا اللہ کے تو) ابوبکرؓ کو خلیل بناتا، اب خلت تو نہیں ہے لیکن اسلام کی اخوت (برادری) ہے، مسجد میں کسی کی کھڑکی نہ رہے (سب بند کر دی جائیں) پر ابوبکرؓ کے گھر کی کھڑکی قائم رکھو۔

تشریح نووی نے کہا خلت کہتے ہیں بالکل ایک کے خیال میں غرق ہو جانے کو اور غیر سے انقطاع کرنے کو، یہ بات حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سوا اللہ کے کسی سے نہ تھی، البتہ محبت تھی، خدیجہؓ اور عائشہؓ اور ابوبکرؓ اور اسامہ اور زید اور فاطمہ کی رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ قاضی عیاض نے کہا ایک حدیث میں ہے کہ جب حبیب اللہ ہوں تو اختلاف کیا ہے کہ محبت کا مرتبہ زیادہ ہے یا خلت کا، بعض نے کہا دونوں ایک ہیںؒ اور بعض نے کہا حبیب کا رتبہ زیادہ ہے کہ یہ صفت ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے اور بعض نے کہا خلت کا ایک مرتبہ زیادہ ہے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خلت بھی اس حدیث سے ثابت ہے۔

٦١٧١: عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ يَوْمًا

۶۱۷۱: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

بِمِثْلِ حَدِيْثِ مَالِكٍ۔

٦١٧٢: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ يُّحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذاً خَلِيْلًا لَّا تَّخَذْتُ اَبَا بَكْرٍ خَلِيْلًا وَّ لٰكِنَّهٗ اَخِيْ وَ صَاحِبِيْ وَ قَدِا تَّخَذَ اللّٰهُ صَاحِبَكُمْ خَلِيْلًا۔

۶۱۷۲: عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اگر میں کسی کو اپنا جانی دوست بناتا (سوا اللہ کے) تو ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بناتا لیکن وہ میرے بھائی اور میرے صحابی ہیں اور تمہارے صاحب کو اللہ نے خلیل بنایا ہے۔''

٦١٧٣: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًامِّنْ اُمَّتِيْ اَحَدًا خَلِيْلًا لَّا تَّخَذْتُ اَبَا بَكْرٍ۔

۶۱۷۳: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''میں جو کسی کو اپنی امت میں سے اپنا جانی دوست بناتا تو ابوبکر کو بناتا۔''

٦١٧٤: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيْلًا لَّا تَّخَذْتُ ابْنَ اَبِيْ قُحَافَةَ خَلِيْلًا۔

۶۱۷۴: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٦١٧٥: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ خَلِيْلًا لَّا تَّخَذْتُ ابْنَ اَبِيْ قُحَافَةَ خَلِيْلًا وَ لٰكِنَ صَاحِبُكُمْ خَلِيْلُ اللّٰهِ۔

۶۱۷۵: ترجمہ وہی جو گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ تمہارے صاحب اللہ کے خلیل ہیں۔

٦١٧٦: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اِنِّيْ اَبْرَاُ اِلٰى كُلِّ خِلٍّ مِّنْ خِلِّهٖ وَ لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيْلًا لَّا تَّخَذْتُ اَبَا بَكْرٍ خَلِيْلًا اِنَّ صَاحِبَكُمْ خَلِيْلُ اللّٰهِ۔

۶۱۷۶: عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''آگاہ رہو میں کسی کی دوستی نہیں رکھتا، (یعنی وہ دوستی جس میں اور کا خیال نہ رہے) اور جو ایسی دوستی کسی سے کرنے والا ہوتا، تو ابوبکرؓ سے کرتا، اور تمہارے صاحب اللہ کے دوست ہیں'' (صاحب سے مراد حضرت ﷺ نے اپنے تئیں کہا)

٦١٧٧: عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهٗ عَلٰى جَيْشِ ذَاتِ السَّلَاسِلِ فَاَتَيْتُهٗ فَقُلْتُ اَيُّ النَّاسِ اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ عَائِشَةُ قُلْتُ مِنَ الرِّجَالِ قَالَ اَبُوْهَا قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ عُمَرُ فَعَدَّ رِجَالًا۔

۶۱۷۷: عمرو بن عاص سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ان کو ذات السلاسل کے لشکر کے ساتھ بھیجا (ذات السلاسل نواحی شام میں ایک پانی کا نام ہے وہاں کی لڑائی جمادی الآخری ۸ ہجری میں ہوئی) وہ آئے آپؐ کے پاس انہوں نے کہا یا رسول اللہ سب لوگوں میں آپ ﷺ کو کس سے زیادہ محبت ہے، آپؐ نے فرمایا عائشہ صدیقہ سے، انہوں نے کہا مردوں میں کس سے زیادہ محبت ہے، آپؐ نے فرمایا ان کے باپ سے۔ انہوں نے کہا پھر ان کے بعد کس سے آپؐ نے فرمایا عمرؓ سے۔ یہاں تک کہ آپؐ نے کئی آدمیوں کا ذکر کیا۔

تشریح: نووی نے کہا اس حدیث سے ابوبکرؓ اور عمرؓ اور عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بڑی فضیلت نکلی، اور یہ اہلسنت کی دلیل ہے کہ ابوبکر عمرؓ سے افضل ہیں۔

٦١٧٨: عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَیْکَةَ سَمِعْتُ عَآئِشَةَ وَسُئِلَتْ مَنْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَخْلِفًا لَوِ اسْتَخْلَفَهٗ قَالَتْ اَبُوْ بَکْرٍ فَقِیْلَ لَهَا ثُمَّ مَنْ بَعْدَ اَبِیْ بَکْرٍ قَالَتْ عُمَرُ ثُمَّ قِیْلَ لَهَا مَنْ بَعْدَ عُمَرَ قَالَتْ اَبُوْ عُبَیْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ ثُمَّ انْتَهَتْ اِلٰى هٰذَا۔

٦١٧٨: ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے میں نے حضرت عائشہؓ سے سنا ان سے پوچھا گیا کہ اگر رسول اللہ ﷺ خلیفہ کرتے تو کس کو کرتے؟ (اس سے معلوم ہوا کہ آپ ﷺ نے کسی کی خلافت پر نص نہیں کیا بلکہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کی خلافت صحابہ کے اجماع سے ہوئی، اور شیعہ جو دعویٰ کرتے ہیں کہ حضرت علیؓ کی خلافت پر آپؐ نے نص کیا تھا باطل اور بے اصل ہے، اور خود حضرت علیؓ نے ان کی تکذیب کی (نووی) انہوں نے کہا ابوبکرؓ کو کرتے، پھر پوچھا گیا ان کے بعد کس کو کرتے؟ انہوں نے کہا عمرؓ کو، پھر پوچھا گیا ان کے بعد کس کو کرتے، انہوں نے کہا ابوعبیدہؓ بن الجراح کو، پھر خاموش ہو رہیں۔

٦١٧٩: عَنْ جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ اَنَّ امْرَاَةً سَاَلَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ شَیْئًا فَاَمَرَهَا اَنْ تَرْجِعَ اِلَیْهِ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَیْتَ اِنْ جِئْتُ فَلَمْ اَجِدْكَ قَالَ اَبِیْ کَاَنَّهَا تَعْنِی الْمَوْتَ قَالَ فَاِنْ لَّمْ تَجِدِیْنِیْ فَاْتِیْ اَبَا بَکْرٍ۔

٦١٧٩: جبیر بن مطعمؓ سے روایت ہے ایک عورت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کچھ پوچھا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا پھر آنا وہ بولی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر میں آؤں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہ پاؤں (یعنی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات ہو جائے) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، اگر تو مجھے نہ پائے تو ابوبکرؓ کے پاس آنا۔

٦١٨٠: عَنْ جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ اَنَّ امْرَاَةً اَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَکَلَّمَتْهُ فِیْ شَیْءٍ فَاَمَرَهَا بِاَمْرٍ بِمِثْلِ حَدِیْثِ عَبَّادِ بْنِ مُوْسٰى۔

٦١٨٠: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٦١٨١: عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ مَرَضِهٖ اُدْعِیْ لِیْ اَبَا بَکْرٍ اَبَاكِ وَاَخَاكِ حَتّٰى اَکْتُبَ کِتَابًا فَاِنِّیْ اَخَافُ اَنْ یَّتَمَنّٰى مُتَمَنٍّ وَّیَقُوْلُ قَآئِلٌ اَنَا اَوْلٰى وَ یَاْبَى اللّٰهُ وَالْمُؤْمِنُوْنَ اِلَّا اَبَا بَکْرٍ۔

٦١٨١: ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیماری میں فرمایا "بلا تو اپنے باپ ابوبکرؓ کو اور اپنے بھائی کو تاکہ میں ایک کتاب لکھ دوں، میں ڈرتا ہوں کوئی آرزو کرنے والا آرزو نہ کرے (خلافت کی) اور کوئی کہنے والا یہ نہ کہے میں خلافت کا زیادہ حقدار ہوں اور اللہ تعالیٰ انکار کرتا ہے اور مسلمان بھی انکار کرتے ہیں سوا ابوبکرؓ کے اور کسی کی خلافت سے"۔

٦١٨٢: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَصْبَحَ مِنْکُمُ الْیَوْمَ صَآئِمًا قَالَ اَبُوْبَکْرٍ اَنَا قَالَ فَمَنِ اتَّبَعَ مِنْکُمُ الْیَوْمَ جَنَازَةً قَالَ اَبُوْبَکْرٍ اَنَا قَالَ فَمَنْ اَطْعَمَ مِنْکُمُ الْیَوْمَ

٦١٨٢: ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "آج کے دن تم میں سے کون روزہ دار ہے" ابوبکرؓ نے کہا میں پھر آپ ﷺ نے فرمایا "آج کے دن تم میں سے کون جنازے کے ساتھ گیا" ابوبکرؓ نے کہا میں۔ آپ ﷺ نے فرمایا آج کے دن تم میں سے کس نے

مِسْكِينًا قَالَ اَبُوْبَكْرٍ اَنَا قَالَ مَنْ عَادَ مِنكُمُ الْيَوْمَ مَرِيْضًا قَالَ اَبُوْبَكْرٍ اَنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اجْتَمَعْنَ فِي امْرِءٍ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ۔

مسکین کو کھانا کھلایا ابوبکرؓ نے کہا میں نے، آپ ﷺ نے فرمایا آج کے دن تم میں سے کس نے بیمار کی پرسش کی یعنی عیادت کی؟ ابوبکرؓ نے کہا میں نے۔ آپ ﷺ نے فرمایا جس میں یہ سب باتیں جمع ہوں وہ جنت میں جائے گا۔

۶۱۸۳: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَسُوْقُ بَقَرَةً لَهُ قَدْ حَمَلَ عَلَيْهَا فَالْتَفَتَتْ اِلَيْهِ الْبَقَرَةُ فَقَالَتْ اِنِّيْ لَمْ اُخْلَقْ لِهٰذَا وَلٰكِنِّيْ اِنَّمَا خُلِقْتُ لِلْحَرْثِ فَقَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ اللّٰهِ تَعَجُّبًا وَفَزَعًا اَبَقَرَةٌ تَكَلَّمُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنِّيْ اُوْمِنَ بِهٖ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا رَاعٍ فِيْ غَنَمِهٖ عَدَا عَلَيْهِ الذِّئْبُ فَاَخَذَ مِنْهَا شَاةً فَطَلَبَهُ الرَّاعِيْ حَتّٰى اسْتَنْقَذَهَا مِنْهُ فَالْتَفَتَ اِلَيْهِ الذِّئْبُ فَقَالَ لَهُ مَنْ لَّهَا يَوْمَ السَّبُعِ يَوْمَ لَيْسَ لَهَا رَاعٍ غَيْرِيْ فَقَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنِّيْ اُوْمِنُ بِذٰلِكَ اَنَا وَ اَبُوْ بَكْرٍ وَّ عُمَرُ۔

۶۱۸۳: ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک شخص ایک بیل ہانک رہا تھا اس پر بوجھ لادے ہوئے، بیل نے اس کی طرف دیکھا اور کہنے لگا میں اس لئے نہیں پیدا ہوا، میں تو کھیت کے واسطے پیدا ہوا ہوں۔ لوگوں نے کہا سبحان اللہ تعجب سے ڈر کر، بیل بات کرتا ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں تو اس بات کو سچ جانتا ہوں، اور ابوبکرؓ اور عمرؓ بھی سچ جانتے ہیں، ابوہریرہؓ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''ایک چرواہا اپنی بکریوں میں تھا، اتنے میں ایک بھیڑیا لپکا، اور ایک بکری لے گیا چرواہے نے اس کا پیچھا کیا، اور بکری کو اس سے چھڑا لیا بھیڑیے نے اس کی طرف دیکھا اور کہا اس دن کون بکری کو بچائے گا جس دن سوا میرے کوئی چرواہا نہ ہوگا (وہ قیامت کا دن ہے یا عید کا دن جس دن جاہلیت والے کھیل کود میں مصروف رہتے اور بھیڑیے بکریاں لے جاتے یا قیامت کے قریب آفت اور فتنہ کے دن جب لوگ مصیبت کے مارے اپنے مال کی فکر سے غافل ہو جائیں گے'' سبحان اللہ۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''میں تو اس کو سچ جانتا ہوں اور ابوبکرؓ اور عمرؓ بھی سچ جانتے ہیں'' (دوسری روایت میں ہے کہ ابوبکرؓ اور عمرؓ وہاں موجود نہ تھے، اس حدیث سے ان کی بڑی فضیلت نکلی، کہ آپ ﷺ کو ان پر ایسا بھروسہ تھا کہ جو بات آپ ﷺ مانتے ہیں وہ بھی ضرور مانیں گے۔

۶۱۸۴: عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ قِصَّةَ الشَّاةِ وَالذِّئْبِ وَلَمْ يَذْكُرْ قِصَّةَ الْبَقَرَةِ۔

۶۱۸۴: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں بیل کا ذکر نہیں ہے۔

۶۱۸۵: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَفِيْ حَدِيْثِهِمَا ذِكْرُ الْبَقَرَةِ وَالشَّاةِ مَعًا وَّ قَالَا فِيْ حَدِيْثِهِمَا فَاِنِّيْ اُوْمِنُ بِهٖ اَنَا وَ اَبُوْبَكْرٍ وَّ عُمَرَ وَ مَاهُمَا ثَمَّ۔

۶۱۸۵: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا ہے۔

٦١٨٦: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۶۱۸۶: ترجمہ وہی جو اوپر گزر راہے۔

بَابٌ: مِّنْ فَضَائِلِ عُمَرَؓ

باب: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بزرگی کا بیان

٦١٨٧: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ وُضِعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلٰى سَرِيْرِهٖ فَتَكَنَّفَهُ النَّاسُ يَدْعُوْنَ وَ يُثْنُوْنَ وَ يُصَلُّوْنَ عَلَيْهِ قَبْلَ اَنْ يُّرْفَعَ وَاَنَا فِيْهِمْ قَالَ فَلَمْ يَرُعْنِیْ اِلَّا بِرَجُلٍ قَدْ اَخَذَ بِمَنْكِبِیْ مِنْ وَّرَائِیْ فَالْتَفَتُّ اِلَيْهِ فَاِذَا هُوَ عَلِیٌّ فَتَرَحَّمَ عَلٰى عُمَرَ وَقَالَ مَا خَلَّفْتَ اَحَدًا اَحَبَّ اِلَیَّ اَنْ اَلْقَى اللّٰهَ بِمِثْلِ عَمَلِهٖ مِنْكَ وَاَيْمُ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُ لَاَظُنُّ اَنْ يَّجْعَلَكَ اللّٰهُ مَعَ صَاحِبَيْكَ وَذٰكَ اَنِّیْ كُنْتُ اَكْثَرَ اَسْمَعُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ جِئْتُ اَنَا وَاَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا وَ دَخَلْتُ اَنَا وَاَبُوْ بَكْرٍ وَّ عُمَرُ وَخَرَجْتُ اَنَا وَاَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ فَاِنْ كُنْتُ لَاَرْجُوْا اَوْلَاَ ظُنُّ اَنْ يَّجْعَلَكَ اللّٰهُ مَعَهُمَا۔

۶۱۸۷: ابن عباسؓ سے روایت ہے حضرت عمرؓ نے (جب انتقال کیا) اور تابوت میں رکھے گئے تو لوگ ان کے گرد ہو گئے دعا کرتے تھے اور تعریف کرتے تھے اور نماز پڑھتے تھے، ان پر جنازہ اٹھائے جانے سے پہلے، میں بھی ان لوگوں میں تھا میں نہیں ڈرا مگر ایک شخص سے جس نے میرا مونڈھا تھاما میرے پیچھے سے میں نے دیکھا تو وہ حضرت علیؓ تھے انہوں نے کہا رحم کرے اللہ تعالیٰ حضرت عمرؓ پر، پھر کہا (ان کی طرف خطاب کر کے) اے عمرؓ تم نے کوئی شخص ایسا نہ چھوڑا جس کے اعمال ایسے ہوں کہ ویسے اعمال پر مجھے اللہ سے ملنا پسند ہو تم سے زیادہ، قسم اللہ کی میں سمجھتا تھا کہ اللہ تم کو تمہارے دونوں ساتھیوں کے ساتھ کرے گا، (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ابوبکرؓ صدیق کے) اور اس کی وجہ یہ تھی کہ میں اکثر سنا کرتا تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے "میں آیا اور ابوبکرؓ اور عمرؓ آئے اور میں اندر گیا اور ابوبکرؓ اور عمرؓ گئے اور میں نکلا اور ابوبکرؓ اور عمرؓ نکلے، اس لئے مجھ امید تھی کہ اللہ تعالیٰ تم کو ان دونوں کے ساتھ کرے گا"۔

تشریح: چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر کام میں اور ہر بات میں ابوبکرؓ اور عمرؓ کو ساتھ رکھتے تو آخرت میں بھی اللہ تعالیٰ نے ان کا ساتھ قائم رکھا اور تینوں صاحب ایک ہی جگہ دفن ہوئے۔

اس حدیث سے حضرت علیؓ کی محبت حضرت عمرؓ سے نکلی، اور یہ بھی ثابت ہوا کہ حضرت علیؓ حضرت عمرؓ کی تعریف کرتے تھے اور ان کو اللہ کا مقبول بندہ اور ان کے اعمال کو نیک سمجھتے تھے، یہاں تک کہ ویسے اعمال کی خود آرزو کرتے تھے۔ اب ان بے ایمانوں کا منہ کالا ہو جو معاذ اللہ حضرت علیؓ اور حضرت عمرؓ میں خلاف بیان کرتے ہیں، تمام سیر اور تواریخ اور احادیث سے ثابت ہے کہ حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ کا کبھی کوئی جھگڑا نہیں ہوا۔ بلکہ حضرت عمرؓ نے اپنی خلافت میں تمام اموال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضرت علیؓ اور حضرت عباسؓ کے سپرد کر دیئے اور ہر ایک کام اور مشورے میں حضرت عمرؓ حضرت علیؓ کو شریک رکھتے تھے، اور بہت سے مسائل میں حضرت علیؓ سے صلاح لیتے تھے، یہاں تک کہ حضرت علیؓ نے اپنی صاحبزادی ام کلثوم کا نکاح حضرت عمرؓ سے کر دیا۔ باوجود یہ کہ حضرت عمرؓ بوڑھے تھے۔

٦١٨٨: عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيْدٍ فِیْ هٰذَا الْاِسْنَادِ بِمِثْلِهٖ۔

۶۱۸۸: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٦١٨٩: عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ يَقُوْلُ قَالَ

۶۱۸۹: ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ النَّاسَ يُعْرَضُوْنَ عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ قُمُصٌ مِّنْهَا مَا يَبْلُغُ الثُّدِيَّ وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ دُوْنَ ذٰلِكَ وَمَرَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعَلَيْهِ قَمِيْصٌ يَجُرُّهٗ قَالُوْا مَاذَا اَوَّلْتَ ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الدِّيْنَ ـ

فرمایا ''جس حالت میں میں سورہا تھا، میں نے لوگوں کو دیکھا سامنے لائے جاتے ہیں اور وہ کرتے پہنے ہوئے ہیں، بعض کے کرتے چھاتی تک ہیں اور بعض کے اس کے نیچے پھر عمر نکلے تو وہ اتنا نیچا کرتا پہنے ہوئے تھے جو زمین پر گھسٹتا جاتا تھا'' لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کی تعبیر کیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا دین۔

تشریح ❁ دین اور کرُتے میں یہ مناسبت ہے کہ جیسے کرتا بدن کو چھپاتا ہے، سردی گرمی سے بچاتا ہے ویسے دین روح اور دل کو محفوظ رکھتا ہے اور کفر اور گناہ سے بچاتا ہے، اس حدیث سے ثابت ہوا کہ حضرت عمرؓ کا دین نہایت کامل اور حد سے زیادہ تھا (تحفۃ الاخیار)

۶۱۹۰: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ اِذْ رَأَيْتُ قَدَحًا اُتِيْتُ بِهٖ فِيْهِ لَبَنٌ فَشَرِبْتُ مِنْهُ حَتّٰى اِنِّيْ لَاَرَى الرِّيَّ يَجْرِيْ فِيْ اَظْفَارِيْ ثُمَّ اَعْطَيْتُ فَضْلِيْ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالُوْا فَمَا اَوَّلْتَ ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْعِلْمَ ـ

۶۱۹۰: عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''میں سورہا تھا، سوتے میں ایک پیالہ میرے سامنے لایا گیا، جس میں دودھ تھا، میں نے اس میں سے پیا یہاں تک کہ تازگی اور سیرابی میرے ناخنوں سے نکلنے لگی، پھر جو بچا وہ میں نے عمر بن الخطابؓ کو دے دیا'' لوگوں نے عرض کیا اس کی تعبیر کیا ہے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس کی تعبیر علم ہے۔

تشریح ❁ اس حدیث سے اہل تعبیر نے کہا ہے کہ جو کوئی دودھ پیتا خواب میں دیکھے اس کو علم نصیب ہوگا، اس واسطے کہ علم سبب ہے روح کی زندگی کا، جیسے دودھ سبب ہے بدن کی زندگی کا، خصوصاً حالت طفولیت میں، اس حدیث سے نہایت عمدہ فضیلت حضرت عمر فاروقؓ کی ثابت ہوئی کہ وہ علم نبوت کے رازدار تھے اسی سبب سے ان کو خلافت اور ملک داری میں وہ لیاقت تھی جو اوروں کو نہ تھی اور ان کی کارروائی اور تدبیر سیاست رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تدبیر اور سیاست کا نمونہ تھی، انہی کی خلافت میں اسلام پھیلا اور مسلمانوں کو عزت اور عظمت اور حکومت اور شوکت حاصل ہوئی، چار ہزار بڑے بڑے شہر فتح، اور چار ہزار مسجدیں بنائی گئیں ان کا احسان قیامت تک ہر مسلمان کی گردن پر ہے اور جو مسلمان حق شناس ہے وہ قیامت تک ان کا شکر گزار ہے راضی ہو اللہ تعالیٰ ان سے۔

۶۱۹۱: عَنْ صَالِحٍ بِاِسْنَادِ يُوْنُسَ نَحْوَ حَدِيْثِهٖ ـ

۶۱۹۱: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۶۱۹۲: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ رَاَيْتُنِيْ عَلٰى قَلِيْبٍ عَلَيْهَا دَلْوٌ فَنَزَعْتُ مِنْهَا مَاشَآءَ اللّٰهُ ثُمَّ اَخَذَهَا ابْنُ اَبِيْ قُحَافَةَ فَنَزَعَ بِهَا ذَنُوْبًا اَوْ ذَنُوْبَيْنِ وَفِيْ نَزْعِهٖ ضُعْفٌ وَّاللّٰهُ يَغْفِرُ لَهٗ ثُمَّ اسْتَحَالَتْ غَرْبًا فَاَخَذَهَا ابْنُ الْخَطَّابِ فَلَمْ اَرَ عَبْقَرِيًّا مِّنَ النَّاسِ يَنْزِعُ نَزْعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ

۶۱۹۲: ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''جس حالت میں میں سوتا تھا میں نے اپنے تئیں دیکھا ایک کنویں پر کہ اس پر ڈول پڑا ہے سو میں نے اس ڈول سے پانی کھینچا جتنا اللہ نے چاہا، پھر اس کو ابوقحافہؓ کے بیٹے یعنی صدیق اکبرؓ نے لیا، اور ایک یا دو ڈول نکالے ان کے کھینچنے میں ناتوانی تھی، اللہ ان کو بخشے پھر وہ ڈول پل (یعنی بڑا ڈول ہو گیا اور اس کو عمر ابن الخطابؓ نے لیا تو میں نے لوگوں میں ایسا سردار اور شہ زور (نہیں دیکھا جو عمر کی طرح پانی کھینچتا ہو، انہوں نے اس کثرت سے پانی

حَتّٰى ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنٍ ۔

نکالا کہ لوگ اپنے اپنے اونٹوں کو سیراب کر کے آرام کی جگہ لے گئے“۔

تشریح علماء نے کہا اس خواب میں تمثیل ہے ابوبکرؓ اور عمرؓ کی خلافت کی، اور ان کے حسن سیرت کی، اور یہ سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی برکت تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت کا اثر تھا، تو پہلے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دین کو قائم کیا اور پورا کیا، اور لوگ جوق در جوق اس میں آنے لگے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات ہوئی اور ابوبکر صدیق خلیفہ ہوئے، انہوں نے دو سال تک خلافت کی، اور یہی مراد ہے ایک یا دو ڈول سے، اور یہ راوی کا شک ہے، اور صحیح دو ڈول ہیں جیسے دوسری روایت میں ہے ان کی خلافت میں مرتد مارے گئے اور ان کی جڑ کٹی اور اسلام پھیلا، پھر حضرت عمر خلیفہ ہوئے، اور اسلام خوب پھیلا اور یہ جو فرمایا کہ ابوبکرؓ کے کھینچنے میں ناتوانی تھی اس سے ان کی قدر گھٹانا مقصود نہیں ہے نہ حضرت عمر کا رتبہ ان سے بڑھانا، بلکہ غرض بیان ہے مدت خلافت کا اور منافع خلافت کا، اور وہ زیادہ ہے حضرت عمرؓ میں، اس حدیث میں یہ بھی دلیل ہے کہ ابوبکرؓ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نائب ہوں گے اور ان کے بعد عمرؓ، راضی ہو اللہ تعالیٰ ان سے (نووی مختصراً)

٦١٩٣: عَنْ صَالِحٍ بِاِسْنَادِ يُوْنُسَ نَحْوَ حَدِيْثِهٖ ۔

۶۱۹۳: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٦١٩٤: عَنْ صَالِحٍ قَالَ قَالَ الْاَعْرَاجُ وَغَيْرُهٗ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَاَيْتُ ابْنَ اَبِیْ قُحَافَةَ يَنْزِعُ بِنَحْوِ حَدِيْثِ الزُّهْرِيِّ ۔

۶۱۹۴: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٦١٩٥: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ اُرِيْتُ اِنِّیْ اَنْزِعُ عَلٰى حَوْضِیْ اَسْقِی النَّاسَ فَجَاءَ نِیْ اَبُوْ بَكْرٍ فَاَخَذَ الدَّلْوَ مِنْ يَّدِیْ لِيُرَ وِّحَنِیْ فَنَزَعَ دَلْوَيْنِ وَفِیْ نَزْعِهٖ ضَعْفٌ وَّاللّٰهُ يَغْفِرُلَهٗ فَجَآءَ ابْنُ الْخَطَّابِ فَاَخَذَ مِنْهُ فَلَمْ اَرَنَزْعَ رَجُلٍ قَطُّ اَقْوٰى مِنْهُ حَتّٰى تَوَلَّى النَّاسُ وَالْحَوْضُ مَلْاٰنُ يَتَفَجَّرُ ۔

۶۱۹۵: ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”میں نے سوتے میں دیکھا میں اپنے حوض میں پانی کھینچ رہا ہوں، اور لوگوں کو پلا رہا ہوں، پھر ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ میرے پاس آئے انہوں نے ڈول میرے ہاتھ سے لے لیا، مجھے آرام دینے کو اور دو ڈول نکالے ناتوانی کے ساتھ اللہ ان کو بخشے پھر خطاب کے بیٹے آئے انہوں نے ڈول ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ سے لے لیا، تو میں نے ایسا زبردست کھینچنا کسی کا نہیں دیکھا یہاں تک کہ لوگ (سیراب ہوکر) چلے گئے اور حوض بھرپور ہوکر بہنے لگا“۔

٦١٩٦: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنُ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَاَيْتُ كَاَنِّیْ اَنْزِعُ بِدَلْوٍ بُكْرَةً عَلٰى قَلِيْبٍ فَجَآءَ اَبُوْ بَكْرٍ فَنَزَعَ ذَنُوْبًا اَوْ ذَنُوْبَيْنِ فَنَزَعَ نَزْعًا ضَعِيْفًا وَّاللّٰهُ يَغْفِرُ لَهٗ ثُمَّ جَآءَ عُمَرُ فَاسْتَقٰى فَاسْتَحَالَتْ غَرْبًا فَلَمْ اَرَعَبْقَرِيًّا مِّنَ النَّاسِ يَفْرِیْ فَرِيَّهٗ حَتّٰى رَوِیَ النَّاسُ وَضَرَبُوا الْعَطَنَ ۔

۶۱۹۶: عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”میں نے خواب میں دیکھا، میں ایک کنویں پر صبح کے وقت پانی کھینچ رہا ہوں، اتنے میں ابوبکر آئے اور ایک یا دو ڈول نکالے، وہ بھی ناتوانی کے ساتھ اور اللہ ان کو بخشے پھر عمرؓ آئے اور پانی کھینچنا شروع کیا وہ ڈول بڑھ کر چرس ہو گیا، تو میں نے ایسا زبردست کام کرنے والا نہیں دیکھا، یہاں تک کہ لوگ سیراب ہو گئے اور اپنے اونٹوں کو پانی پلا کر آرام کی جگہ میں بٹھایا“۔

٦١٩٧:عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رُّؤْيَا رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ اَبِىْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بِنَحْوِ حَدِيْثِهِمْ۔

٦١٩٧: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٦١٩٨:عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَرَاَيْتُ فِيْهَا دَارًا اَوْ قَصْرًا فَقُلْتُ لِمَنْ هٰذَا فَقَالُوْا لِعُمَرَبْنِ الْخَطَّابِ فَاَرَدْتُّ اَنْ اَدْخُلَ فَذَكَرْتُ غَيْرَتَكَ فَبَكٰى عُمَرُ وَقَالَ اَىْ رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوَ عَلَيْكَ يُغَارُ۔

٦١٩٨: جابرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''میں جنت میں گیا اور وہاں ایک گھر یا محل دیکھا میں نے پوچھا یہ کس کا ہے؟ لوگوں نے کہا عمر بن خطابؓ کا، میں نے اندر جانا چاہا، پھر تمہاری غیرت کا مجھے خیال آیا، یہ سن کر حضرت عمرؓ روئے، اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جانے سے میں غیرت کرتا''۔

تشریح ۞ آپ کا تو گھر بار ہے اور میں خود آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہوں، اور بہشت بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کا طفیل ہے، اس حدیث سے حضرت عمرؓ کی فضیلت ظاہر ہے، اور ان کا جنتی ہونا یقینی ہے۔

اس سے مراد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تابعداری واطاعت ہے ۱۲ مصحح۔

٦١٩٩:عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ بْنِ نُمَيْرٍ وَّزُهَيْرٍ۔

٦١٩٩: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٦٢٠٠:عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ اِذْ رَاَيْتُنِىْ فِى الْجَنَّةِ فَاِذَا امْرَاَةٌ تَوَضَّاُ اِلٰى جَانِبِ قَصْرٍ فَقُلْتُ لِمَنْ هٰذَا فَقَالُوْا لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَذَكَرْتُ غَيْرَةَ عُمَرَ فَوَلَّيْتُ مُدْبِرًا قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ فَبَكٰى عُمَرُ وَنَحْنُ جَمِيْعًا فِىْ ذٰلِكَ الْمَجْلِسِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ عُمَرُ بِاَبِىْ اَنْتَ وَاُمِّىْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلَيْكَ اَغَارُ۔

٦٢٠٠: ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''میں سو رہا تھا میں نے اپنے تئیں جنت میں دیکھا وہاں ایک عورت وضو کر رہی تھی، ایک محل کے کونے میں، میں نے پوچھا یہ محل کس کا ہے۔ لوگ بولے عمر ابن الخطابؓ کا، یہ سن کر مجھے عمرؓ کی غیرت کا خیال آیا اور میں پیٹھ موڑ کر پھرا، ابو ہریرہؓ نے کہا عمرؓ نے جب یہ سنا تو روئے اور ہم سب مجلس میں تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ، پھر حضرت عمرؓ نے کہا میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صدقہ ہوں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر غیرت کروں گا۔

٦٢٠١:عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ۔

٦٢٠١: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٦٢٠٢:عَنْ سَعْدٍ قَالَ اسْتَاْذَنَ عُمَرُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهٗ نِسَاءٌ مِّنْ قُرَيْشٍ يُكَلِّمْنَهٗ وَيَسْتَكْثِرْنَهٗ عَالِيَةً اَصْوَاتُهُنَّ فَلَمَّا اسْتَاْذَنَ عُمَرُ قُمْنَ يَبْتَدِرْنَ الْحِجَابَ فَاَذِنَ لَهٗ

٦٢٠٢: سعدؓ سے روایت ہے حضرت عمرؓ نے اجازت مانگی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اندر آنے کی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اس وقت قریش کی عورتیں بیٹھی تھیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے باتیں کر رہی تھیں، اور بہت بکواس کر رہی تھیں، ان کی آوازیں بلند تھیں، جب حضرت عمرؓ

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْحَكُ فَقَالَ عُمَرُ اَضْحَكَ اللّٰهُ سِنَّكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجِبْتُ مِنْ هٰؤُلَاءِ الّٰتِيْ كُنَّ عِنْدِيْ فَلَمَّا سَمِعْنَ صَوْتَكَ ابْتَدَرْنَ الْحِجَابَ قَالَ عُمَرُ فَاَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَحَقُّ اَنْ يَّهَبْنَ ثُمَّ قَالَ عُمَرُ اَيْ عَدُوَّاتِ اَنْفُسِهِنَّ اَتَهَبْنَنِيْ وَلَا تَهَبْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَ نَعَمْ اَنْتَ اَغْلَظُ وَاَفَظُّ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا لَقِيَكَ الشَّيْطَانُ قَطُّ سَالِكًا فَجًّا اِلَّا سَلَكَ فَجًّا غَيْرَ فَجِّكَ۔

نے آواز دی تو اٹھ کر دوڑیں چھپنے کیلئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عمرؓ کو اجازت دی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہنس رہے تھے، حضرت عمرؓ نے کہا اللہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہنستا ہوا رکھے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مجھے تعجب ہوا ان عورتوں سے جو میرے پاس بیٹھی تھیں، تمہاری آواز سنتے ہی پردے میں بھاگیں، حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ان کو زیادہ ڈرنا تھا، پھر ان عورتوں سے کہا اپنی جان کی دشمنو تم مجھ سے ڈرتی ہو اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نہیں ڈرتیں، انہوں نے کہا ہاں تم سخت ہو اور غصیلے ہو بہ نسبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”قسم اس کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے شیطان جب تم کو ملتا ہے کسی راہ میں چلتا ہوا تو اس راہ کو جس میں تم چلتے ہو چھوڑ کر دوسری راہ میں جاتا ہے“۔

تشریح ۞ کیونکہ شیطان حضرت عمرؓ سے بہت کانپتا تھا، اس حدیث پر بعض بے وقوفوں نے اعتراض کیا ہے کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ شیطان بہ نسبت رسول اللہ ﷺ کے حضرت عمرؓ سے زیادہ ڈرے، ان کا جواب یہ ہے کہ اس حدیث میں یہ کہاں ہے کہ شیطان مجھ سے کم ڈرتا ہے، اور جو ایسا بھی ہو تو کیا قباحت ہے کوتوال سے جتنا چور ڈرتے ہیں بادشاہ سے اتنا نہیں ڈرتے، اس سے کوتوال کی فضیلت بادشاہ پر نہیں بڑھتی۔

٦٢٠٣:عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ جَآءَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهٗ نِسْوَةٌ قَدْرَفَعْنَ اَصْوَاتَهُنَّ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اسْتَاْذَنَ عُمَرُ ابْتَدَرْنَ الْحِجَابَ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِ الزُّهْرِيِّ۔

۶۲۰۳: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٦٢٠٤:عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ قَدْ كَانَ يَكُوْنُ فِي الْاُمَمِ قَبْلَكُمْ مُحَدَّثُوْنَ فَاِنْ يَكُنْ فِيْ اُمَّتِيْ مِنْهُمْ اَحَدٌ فَاِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ مِنْهُمْ قَالَ ابْنُ وَهْبٍ تَفْسِيْرُ مُحَدَّثُوْنَ مُلْهَمُوْنَ۔

۶۲۰۴: ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”تم سے پہلے اگلی امتوں میں ایسے لوگ ہوا کرتے تھے (جن کی رائے ٹھیک ہوتی، گمان صحیح ہوتا یا فرشتے ان کو الہام کرتے) میری امت میں اگر ایسا کوئی ہو تو وہ عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہوں گے“۔

٦٢٠٥:عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ۔

۶۲۰۵: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٦٢٠٦:عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَافَقْتُ رَبِّیْ فِی ثَلَاثٍ فِیْ مَقَامِ اِبْرَاهِيْمَ وَفِی الْحِجَابِ وَفِیْ اُسَارٰی بَدْرٍ۔

۶۲۰۶:عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے، حضرت عمرؓ نے کہا میں اپنے رب کے موافق ہوا تین باتوں میں، ایک مقام ابراہیم میں نماز پڑھنے میں (جب میں نے رائے دی کہ یارسول اللہ آپ ﷺ اس کو مصلیٰ بنائیے ویسا ہی قرآن میں اترا: وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّی) دوسرے عورتوں کے پردے میں، تیسرے بدر کے قیدیوں میں۔

٦٢٠٧:عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمَّا تُوُفِّیَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اُبَیِّ بْنِ سَلُوْلٍ جَآءَ ابْنُهٗ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عَبْدِاللّٰهِ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهٗ اَنْ يُّعْطِيَهٗ قَمِيْصَهٗ اَنْ يُّكَفِّنَ فِيْهِ اَبَاهُ فَاَعْطَاهُ ثُمَّ سَاَلَهٗ اَنْ يُّصَلِّیَ عَلَيْهِ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصَلِّیَ عَلَيْهِ فَقَامَ عُمَرُ فَاَخَذَ بِثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتُصَلِّیْ عَلَيْهِ وَقَدْ نَهَاكَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اَنْ تُصَلِّیَ عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا خَيَّرَنِیَ اللّٰهُ فَقَالَ اسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْلَا تَسْتَغْفِرْلَهُمْ اِنْ تَسْتَغْفِرْلَهُمْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً وَسَاَزِيْدُهٗ عَلٰی سَبْعِيْنَ قَالَ اِنَّهٗ مُنَافِقٌ فَصَلّٰی عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَلَاتُصَلِّ عَلٰی اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰی قَبْرِهٖ۔

۶۲۰۷:عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے جب عبداللہ بن ابی ابن سلول نے وفات پائی (جو بڑا منافق تھا) تو اس کا بیٹا عبداللہ بن عبداللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنا کرتہ میرے باپ کے کفن کیلئے دیجئے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دے دیا، پھر اس نے کہا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس پر نماز پڑھئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہوئے، اس پر نماز پڑھنے کیلئے، حضرت عمرؓ کھڑے ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کپڑا تھاما اور فرمایا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس پر نماز پڑھتے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو منع کیا اس پر نماز پڑھنے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مجھے اختیار دیا تو فرمایا ان کیلئے دعا کرے یا نہ کرے اگر ستر بار دعا کرے گا اللہ تعالیٰ ان کو نہیں بخشے گا تو میں ستر بار سے زیادہ دعا کروں گا، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا وہ منافق تھا آخر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس پر نماز پڑھی تب یہ آیت اتری، مت نماز پڑھ کسی منافق پر جو مر جائے اور مت کھڑا ہو اس کی قبر پر (تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رائے اللہ تعالیٰ نے پسند کی)۔

٦٢٠٨:عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ فِیْ مَعْنٰی حَدِيْثِ اَبِیْ اُسَامَةَ وَزَادَ قَالَ فَتَرَكَ الصَّلٰوةَ عَلَيْهِمْ۔

۶۲۰۸:ترجمہ وہی جو اوپر گزرا، (اس میں اتنا زیادہ ہے کہ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منافقوں پر نماز پڑھنا چھوڑ دیا۔)

بَابٌ:مِّنْ فَضَائِلِ عُثْمَانَ ابْنِ عَفَّانَ

باب: حضرت عثمانؓ کی بزرگی کا بیان

٦٢٠٩:عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُضْطَجِعًا فِیْ بَيْتِهٖ كَاشِفًا عَنْ فَخِذَيْهِ اَوْسَاقَيْهِ فَاسْتَاْذَنَ اَبُوْ بَكْرٍ فَاَذِنَ لَهٗ وَهُوَ

۶۲۰۹:ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے گھر لیٹے ہوئے تھے، رانیں یا پنڈلیاں کھولے ہوئے۔ اتنے میں ابوبکرؓ نے اجازت مانگی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

عَلٰى تِلْكَ الْحَالِ فَتَحَدَّثَ ثُمَّ اسْتَاذَنَ عُمَرُ فَاَذِنَ لَهٗ وَهُوَ كَذٰلِكَ فَتَحَدَّثَ ثُمَّ اسْتَاذَنَ عُثْمَانُ فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَوّٰى ثِيَابَهٗ قَالَ مُحَمَّدٌ وَّ لَا اَقُوْلُ ذٰلِكَ فِيْ يَوْمٍ وَّاحِدٍ فَدَخَلَ فَتَحَدَّثَ فَلَمَّا خَرَجَ قَالَتْ عَآئِشَةُ دَخَلَ عُمَرُ وَلَمْ تَهْتَشَّ لَهٗ وَلَمْ تُبَالِهٖ ثُمَّ دَخَلَ عُمَرُ وَلَمْ تَمْتَشَّ لَهٗ وَلَمْ تُبَالِهٖ ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ فَجَلَسْتَ وَسَوَّيْتَ ثِيَابَكَ فَقَالَ اَلَا اَسْتَحْيِيْ مِنْ رَّجُلٍ تَسْتَحْيِيْ مِنْهُ الْمَلَآئِكَةُ۔

اجازت دی اسی حال میں باتیں کرتے رہے پھر حضرت عمرؓ نے اجازت چاہی ان کو بھی اجازت دی اسی حال میں باتیں کرتے رہے، پھر حضرت عثمانؓ نے اجازت چاہی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیٹھ گئے اور کپڑے برابر کیے، پھر وہ آئے اور باتیں کیں، جب وہ چلے گئے تو حضرت عائشہ نے کہا ابوبکرؓ آئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کچھ خیال نہ کیا، پھر عمرؓ آئے آپ نے کچھ خیال نہ کیا پھر عثمان آئے آپ ﷺ بیٹھ گئے، اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کپڑے درست کیے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا میں شرم نہ کروں اس شخص سے جس شخص سے فرشتے شرم کرتے ہیں۔

تشریح تو آپ ﷺ نے حضرت عثمانؓ سے شرم کی کس لیے کہ عثمانؓ مشہور تھے کثرت حیاء کے ساتھ، اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی ان سے ویسا ہی برتاؤ کیا۔

مصابیح میں انس سے مرفوعاً مروی ہے کہ سب سے زیادہ میری امت میں سچی شرم کرنے والے عثمانؓ ہیں، اور ملا نے ابن عمرؓ سے روایت کیا کہ سب سے زیادہ شرم کرنے والے سب سے زیادہ عزت کرنے والے عثمان ہیں، اس حدیث سے مالکیہ نے دلیل پکڑی ہے کہ ران ستر عورت نہیں، نووی نے کہا یہ دلیل صحیح نہیں ہے، کیونکہ حدیث میں راوی کو شک ہے رانیں کھلی تھیں یا پنڈلیاں، اور صحیح یہ ہے کہ ران عورت ہے۔

(السراج الوہاج)

۶۲۱۰:عَنْ عَآئِشَةَ وَعُثْمَانَ اَنَّ اَبَابَكْرٍ اسْتَاذَنَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ عَلٰى فِرَاشِهٖ لَابِسٌ مِّرْطَ عَآئِشَةَ فَاَذِنَ لِاَبِيْ بَكْرٍ وَّهُوَ كَذٰلِكَ فَقَضٰى اِلَيْهِ حَاجَتَهٗ ثُمَّ انْصَرَفَ ثُمَّ اسْتَاذَنَ عُمَرُ فَاَذِنَ لَهٗ وَهُوَ عَلٰى تِلْكَ الْحَالِ فَقَضٰى اِلَيْهِ حَاجَتَهٗ ثُمَّ انْصَرَفَ قَالَ عُثْمَانُ ثُمَّ اسْتَاذَنْتُ عَلَيْهِ فَجَلَسَ وَقَالَ لِعَآئِشَةَ اجْمَعِيْ عَلَيْكِ ثِيَابَكِ فَقَضَيْتُ اِلَيْهِ حَاجَتِيْ ثُمَّ انْصَرَفْتُ فَقَالَتْ عَآئِشَةُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَالِيْ لَمْ اَرَكَ فَزِعْتَ لِاَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ كَمَا فَزِعْتَ لِعُثْمَانَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ عُثْمَانَ رَجُلٌ حَيِيٌّ

۶۲۱۰: حضرت عائشہ اور حضرت عثمان سے روایت ہے ابوبکرؓ نے اجازت مانگی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لیٹے ہوئے تھے اپنے بچھونے پر۔ حضرت عائشہ کی چادر اوڑھے ہوئے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابوبکرؓ کو اجازت دی اسی حال میں وہ اپنا کام پورا کر کے چلے گئے پھر عمرؓ آئے انہوں نے اجازت مانگی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اجازت دی، اسی حال میں، وہ بھی اپنے کام سے فارغ ہو کر چلے گئے۔ عثمانؓ نے کہا پھر میں نے اجازت مانگی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیٹھ گئے، اور عائشہ سے فرمایا اپنے کپڑے اچھی طرح پہن لے میں اپنے کام سے فارغ ہو کر چلا گیا، بعد اس کے عائشہؓ نے کہا یا رسول اللہ کیا سبب ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابوبکرؓ کے آنے سے نہ گھبرائے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا عثمانؓ حیادار مرد ہے اور میں ڈرا اگر اسی حال میں ان کو اجازت دوں تو وہ اپنا کام نہ کر سکیں (شرم سے کچھ نہ

وَاِنِّىْ خَشِيْتُ اِنْ اَذِنْتُ لَهٗ عَلٰى تِلْكَ الْحَالِ اَنْ لَّا يَبْلُغَ اِلَىَّ فِىْ حَاجَتِهٖ۔

کہیں اور چلے جائیں)۔

۶۲۱۱:عَنْ عُثْمَانَ وَعَآئِشَةَ اَنَّ اَبَابَكْرٍ الصِّدِّيْقَ اسْتَاْذَنَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ۔

۶۲۱۱: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۶۲۱۲:عَنْ اَبِىْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ حَائِطٍ مِّنْ حَوَآئِطِ الْمَدِيْنَةِ وَهُوَ مُتَّكِئٌ يَّرْكُزُ بِعُوْدٍ مَّعَهٗ بَيْنَ الْمَآءِ وَالطِّيْنِ اِذَا اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ فَقَالَ افْتَحْ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ قَالَ فَاِذَا اَبُوْبَكْرٍ فَفَتَحْتُ لَهٗ وَبَشَّرْتُهٗ بِالْجَنَّةِ قَالَ ثُمَّ اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ اٰخَرُ فَقَالَ افْتَحْ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ قَالَ فَذَهَبْتُ فَاِذَا هُوَ عُمَرُ فَفَتَحْتُ لَهٗ وَبَشَّرْتُهٗ بِالْجَنَّةِ ثُمَّ اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ اٰخَرُ قَالَ فَجَلَسَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ افْتَحْ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلٰى بَلْوٰى تَكُوْنُ قَالَ فَذَهَبْتُ فَاِذَا هُوَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ قَالَ فَفَتَحْتُ وَبَشَّرْتُهٗ بِالْجَنَّةِ قَالَ وَقُلْتُ الَّذِىْ قَالَ فَقَالَ اللّٰهُمَّ صَبْرًا اَوِاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ۔

۶۲۱۲: ابوموسیٰ اشعری سے روایت ہے ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ کے کسی باغ میں تھے تکیہ لگائے ہوئے اور ایک لکڑی کو کیچڑ میں کھونس رہے تھے اتنے میں ایک شخص نے دروازہ کھلوایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کھول دے اس کو جنت کی خوشخبری دے میں جو کھولنے لگا تو ابوبکرؓ تھے، میں نے دروازہ کھولا اور ان کو جنت کی خوشخبری دی پھر دوسرے شخص نے دروازہ کھلوایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کھول دے اور اس کو خوشخبری دے جنت کی میں گیا تو عمر تھے میں نے دروازہ کھول دیا اور ان کو جنت کی خوشخبری دی۔ پھر تیسرے شخص نے دروازہ کھلوایا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیٹھ گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کھول دے اور اس کو جنت کی خوش خبری دے اور اس پر ایک بلویٰ ہوگا۔ میں گیا تو عثمانؓ بن عفان تھے، میں نے دروازہ کھولا اور ان کو جنت کی خوشخبری دی اور بلویٰ کا ذکر کیا انہوں نے کہا یا اللہ مجھ کو صبر دے اور تو ہی مددگار ہے۔

تشریح ❁ اس حدیث میں ایک بڑا معجزہ ہے کہ جیسے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیشتر سے خبر دی ویسا ہی ہوا، حضرت عثمان پر بڑا ابلویٰ ہوا، آخر انہوں نے صبر کیا اور شہید ہوئے۔

۶۲۱۳:عَنْ اَبِىْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ حَائِطًا وَّ اَمَرَنِىْ اَنِ احْفَظَ الْبَابَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ عُثْمَانَ بْنِ عِيَاثٍ۔

۶۲۱۳: ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک باغ میں تشریف لے گئے اور مجھ سے فرمایا تو دروازے پر پہرہ دے، پھر بیان کی حدیث اسی طرح جیسے اوپر گزری۔

۶۲۱۴:عَنْ اَبِىْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ اَنَّهٗ تَوَضَّاَ فِىْ بَيْتِهٖ ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ لَاَلْزِمَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَاَكُوْنَنَّ مَعَهٗ يَوْمِىْ هٰذَا قَالَ فَجَآءَ الْمَسْجِدَ فَسَاَلَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۶۲۱۴: ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے انہوں نے وضو کیا اپنے گھر میں، پھر نکلے اور کہنے لگے میں ملازمت کروں گا آج کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور ساتھ رہوں گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے، وہ مسجد میں آئے اور پوچھا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہاں ہیں؟ لوگوں

فَقَالُوْا خَرَجَ وَجَهَ هٰهُنَا قَالَ فَخَرَجْتُ عَلٰى اِثْرِهٖ اَسْاَلُ عَنْهُ حَتّٰى دَخَلَ بِئْرَ اَرِيْسٍ قَالَ فَجَلَسْتُ عِنْدَالْبَابِ وَبَابُهَا مِنْ جَرِيْدٍ حَتّٰى قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجَتَهٗ وَتَوَضَّاَ فَقُمْتُ اِلَيْهِ فَاِذَا هُوَ قَدْ جَلَسَ عَلٰى بِئْرِ اَرِيْسٍ وَتَوَسَّطَ قُفَّهَا وَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ وَدَلَّاهُمَا فِي الْبِئْرِ قَالَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ثُمَّ انْصَرَفْتُ فَجَلَسْتُ عِنْدَ الْبَابِ فَقُلْتُ لَاَكُوْنَنَّ بَوَّابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَوْمَ فَجَاءَ اَبُوْبَكْرٍ فَدَفَعَ الْبَابَ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ فَقُلْتُ عَلٰى رِسْلِكَ قَالَ ثُمَّ ذَهَبْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا اَبُوْبَكْرٍ يَسْتَاْذِنُ فَقَالَ ائْذَنْ لَهٗ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ قَالَ فَاَقْبَلْتُ حَتّٰى قُلْتُ لِاَبِيْ بَكْرٍ دُخُلْ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَشِّرُكَ بِالْجَنَّةِ قَالَ فَدَخَلَ اَبُوْبَكْرٍ فَجَلَسَ عَنْ يَّمِيْنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهٗ فِي الْقُفِّ وَ دَلّٰى رِجْلَيْهِ فِي الْبِئْرِ كَمَا صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ ثُمَّ رَجَعْتُ فَجَلَسْتُ وَقَدْ تَرَكْتُ اَخِيْ يَتَوَضَّاُ وَيَلْحَقُنِيْ فَقُلْتُ اِنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِفُلَانٍ يُّرِيْدُ اَخَاهُ خَيْرًا يَّاْتِ بِهٖ فَاِذَا اِنْسَانٌ يُحَرِّكُ الْبَابَ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقُلْتُ عَلٰى رِسْلِكَ ثُمَّ جِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ وَقُلْتُ هٰذَا عُمَرُ يَسْتَاْذِنُ فَقَالَ ائْذَنْ لَهٗ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَجِئْتُ عُمَرَ فَقُلْتُ اُذِنَ وَيُبَشِّرُكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجَنَّةِ قَالَ فَدَخَلَ فَجَلَسَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقُفِّ عَنْ يَّسَارِهٖ وَدَلّٰى رِجْلَيْهِ فِي الْبِئْرِ

نے کہا اس طرف گئے ہیں، ابوموسیٰ بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدموں کے نشان پر پوچھتے ہوئے اسی طرف چلے، یہاں تک کہ بیرِ اریس پر پہنچے (بیرِ اریس ایک کنواں ہے مدینہ سے باہر) ابوموسیٰؓ نے کہا میں دروازے پر بیٹھ گیا اور اس کا دروازہ لکڑی کا تھا، یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حاجت سے فارغ ہوئے اور وضو کیا تب میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس گیا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کنویں پر بیٹھے تھے اس کی منڈیر پر پنڈلیاں کھول کر کنویں میں لٹکائے ہوئے، میں نے سلام کیا پھر میں لوٹا اور دروازے پر بیٹھا، میں نے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بواب (وہ شخص جو دروازے پر رہتا ہے) آج میں بنوں گا، اتنے میں ابوبکرؓ آئے، اور دروازہ ٹھونکا، میں نے کہا کون ہے انہوں نے کہا ابوبکرؓ، میں نے کہا ٹھہرو، پھر میں گیا، اور میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ابوبکرؓ آئے ہیں اور اجازت چاہتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ان کو اجازت دے اور جنت کی خوشخبری دے میں آیا اور ابوبکرؓ سے کہا اندر آؤ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تم کو جنت کی خوشخبری دیتے ہیں، ابوبکرؓ آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے داہنی طرف بیٹھے کنویں کی منڈیر پر اور اپنے پاؤں لٹکا دیئے کنویں میں جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیٹھے تھے اور پنڈلیاں کھول دیں، میں لوٹا اور دروازے پر بیٹھا، اور میں اپنے بھائی کو وضو کرتا ہوا چھوڑ کر آیا تھا، وہ مجھ سے ملنے والا تھا میں نے (اپنے دل میں کہا) اگر اللہ کو اس کی بہتری منظور ہے تو اس کو بھی لائے گا ایک ہی ایکا ایک آدمی نے دروازہ ہلایا میں نے کہا کون ہے انہوں نے کہا عمرؓ بن خطاب، میں نے کہا ٹھہرو اور میں آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اور سلام کیا اور عرض کیا، عمرؓ اجازت مانگتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کو اجازت دے اور جنت کی بشارت دے میں عمر کے پاس آیا اور کہا اندر آؤ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تم کو جنت کی بشارت دی ہے وہ اندر آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بائیں طرف کنوئیں کی منڈیر پر بیٹھے، اور اپنے پاؤں کنویں میں لٹکا دیئے، میں لوٹا اور بیٹھا اور کہا اگر اللہ کو

ثُمَّ رَجَعْتُ فَجَلَسْتُ فَقُلْتُ اِنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِفُلَانٍ خَيْرًا يَّعْنِيْ اَخَاهُ يَأْتِ بِهٖ فَجَآءَ اِنْسَانٌ فَحَرَّكَ الْبَابَ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا فَقَالَ عُثْمَانَ بْنُ عَفَّانَ فَقُلْتُ عَلٰى رِسْلِكَ قَالَ وجِئْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ ائْذَنْ لَهٗ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ مَعَ بَلْوٰى تُصِيْبُهٗ قَالَ فَجِئْتُ فَقُلْتُ ادْخُلْ وَيُبَشِّرُكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجَنَّةِ مَعَ بَلْوٰى تُصِيْبُكَ قَالَ فَدَخَلَ فَوَجَدَ الْقُفَّ قَدْ مُلِئَ فَجَلَسَ وِجَاهَهُمْ مِنْ شَقِّ الْاٰخِرِ قَالَ شَرِيْكٌ فَقَالَ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ فَاَوَّلْتُهَا قُبُوْرَهُمْ۔

فلانے کی یعنی میرے بھائی کی بھلائی منظور ہے تو وہ بھی آئے گا، ایک آدمی آیا اور دروازہ ہلایا میں نے کہا کون ہے۔ اس نے کہا عثمان بن عفان، میں نے کہا ٹھہرو، اور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس گیا اور بیان کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کو اجازت دے اور جنت کی خوشخبری دے مگر اس کے ساتھ ایک آفت بھی ہے، میں آیا اور میں نے کہا اندر آؤ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تم کو جنت کی خوشخبری دیتے ہیں پر ایک آفت کے ساتھ۔ وہ آئے انہوں نے دیکھا منڈیر پر جگہ نہیں رہی تو وہ ان کے سامنے دوسری طرف بیٹھے، شریک نے کہا سعید بن مسیبؒ نے کہا میں نے اس حدیث سے یہ نکالا کہ ان کی قبریں بھی اسی طرح ہوں گی (ویسا ہی ہوا حضرت عثمانؓ کو اس حجرہ میں جگہ نہ ملی وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بقیع میں دفن ہوئے۔

٦٢١٥:عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ خَرَجْتُ اُرِيْدُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدْتُّهٗ قَدْ سَلَكَ فِي الْاَمْوَالِ فَتَبِعْتُهٗ فَوَجَدْتُّهٗ قَدْ دَخَلَ مَالًا فَجَلَسَ فِي الْقُفِّ وَ كَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ وَ دَلَّاهُمَا فِي الْبِئْرِ وَ سَاقَ الْحَدِيْثَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ وَ لَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ سَعِيْدٍ فَاَوَّلْتُهَا قُبُوْرَهُمْ۔

۶۲۱۵: ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نکلا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ڈھونڈنے کے لیے۔ میں نے دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باغوں کی طرف گئے ہیں، پھر میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک باغ میں پایا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کنویں کی منڈیر پر بیٹھے اور پنڈلیاں کھول دیں، اور ان کو لٹکا دیا کنویں میں، اور بیان کیا حدیث کو اسی طرح جیسے اوپر گذری، اس میں سعید کا قول مذکور نہیں ہے۔

٦٢١٦:عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا اِلٰى حَائِطٍ بِالْمَدِيْنَةِ لِحَاجَتِهٖ فَخَرَجْتُ فِيْ اِثْرِهٖ وَاقْتَصَّ الْحَدِيْثَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ وَذَكَرَ فِي الْحَدِيْثِ قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ فَاَوَّلْتُ ذٰلِكَ قُبُوْرَهُمْ اجْتَمَعَتْ هٰهُنَا وَانْفَرَدَ عُثْمَانُ۔

۶۲۱۶: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

بَابٌ:مِنْ فَضَائِلِ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ

باب: حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بزرگی کا بیان

٦٢١٧:عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

۶۲۱۷: سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ اَنْتَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُّوْسٰى اِلَّا اَنَّهٗ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ قَالَ سَعِيْدٌ فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُشَافِهَ بِهَا سَعْدًا فَلَقِيْتُ سَعْدًا فَحَدَّثْتُهٗ بِمَا حَدَّثَنِيْ عَامِرٌ فَقَالَ اَنَا سَمِعْتُهٗ قُلْتُ اَنْتَ سَمِعْتَهٗ قَالَ فَوَضَعَ اِصْبَعَيْهِ عَلٰى اُذُنَيْهِ قَالَ نَعَمْ وَاِلَّا فَاسْتَكَّتَا۔

ﷺ نے فرمایا ''حضرت علیؓ سے تم میرے پاس ایسے ہو جیسے حضرت ہارون علیہ السلام تھے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے'' سعد نے کہا میں نے چاہا کہ یہ حدیث خود سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سن لوں تو میں سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملا اور جو عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حدیث بیان کی تھی وہ ان کو سنائی سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں نے یہ حدیث سنی ہے میں نے کہا تم نے سنی ہے انہوں نے انگلیاں اپنے دونوں کانوں پر رکھیں اور کہا جو نہ سنی ہو تو میرے کان بہرے ہو جائیں۔

تشریح اس حدیث میں بڑی فضیلت ہے حضرت علی کی، کہ آپ کی امت میں ان کو وہ مرتبہ ملا، جو بنی اسرائیل میں ہارون علیہ السلام کو تھا، مگر فرق اتنا ہے کہ ہارون پیغمبر بھی تھے، اور حضرت علی پیغمبر نہ تھے، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم الانبیاء تھے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی نیا پیغمبر دنیا میں نہیں آ سکتا۔ ہارون علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام کے چچازاد بھائی تھے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی آپ کے چچازاد بھائی تھے اور یہ حدیث آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس وقت فرمائی جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تبوک کی لڑائی پر جانے لگے اور حضرت علیؓ کو مدینہ منورہ میں خلیفہ کر گئے، انہوں نے کہا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھ کو عورتوں اور بچوں کے ساتھ چھوڑے جاتے ہیں، تب آپ ﷺ نے یہ حدیث فرمائی کہ تم خوش نہیں کہ تمہارا حال ہارون علیہ السلام کا سا ہے جب حضرت موسیٰ علیہ السلام طور کو تشریف لے گئے تھے تو ہارون علیہ السلام کو اپنا خلیفہ بنا گئے تھے، اس حدیث سے یہ نہیں نکلتا ہے کہ میری وفات کے بعد تم ہی خلیفہ ہو گے، کیونکہ ہارون علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام کی حیات میں ہی انتقال کر چکے تھے، اور ان کے بعد خلیفہ نہیں ہوئے، غرض یہ کہ وجہ تشبیہ صرف ایک بھی کافی ہوتی ہے اور یہاں دو وجہیں موجود تھیں، ایک قرابت جیسے ہارون علیہ السلام کو موسیٰ علیہ السلام سے تھی، دوسری خلافت اپنی قوم پر، اب ساری باتوں میں ہارون علیہ السلام کی مثل ہونا ضروری نہیں، مگر جب حدیث میں یہ مذکور ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں تو معلوم ہوا کہ اور باتوں میں ہارون علیہ السلام کی مماثلت موجود ہے، اور ہارون علیہ السلام کی ایک صفت یہ تھی کہ بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام کے سارے بنی اسرائیل سے افضل تھے، اور اس لحاظ سے حضرت علیؓ کی فضیلت تمام صحابہ کرام پر نکلتی ہے، لیکن اس صورت میں بھی شیخین کی خلافت میں کوئی قدح نہیں ہوتا، اس لیے کہ خلافت مفضول کے باوجود فاضل کی درست ہے، خاص کر اس صورت میں جب ابوبکر صدیقؓ کی خلافت کا متعدد احادیث میں اشارہ ہے اور اجماع کیا اس پر صحابہ کرام نے حتیٰ کہ حضرت علیؓ نے بھی چھ ماہ کے بعد بیعت کی۔ سراج الوہاج میں ہے کہ استدلال شیعہ کا اس حدیث سے مردود ہے، کیونکہ خلافت اپنے گھر والوں میں بحالت حیات خلافت امت کو وفات کے بعد مقتضی نہیں، اور قیاس ٹوٹ جاتا ہے حضرت ہارون علیہ السلام کی موت سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے سامنے، اور ہارون علیہ السلام ایک امر خاص میں خلیفہ ہوئے تھے، حضرت موسیٰ کی زندگی میں، پھر ایسا ہی حضرت علیؓ کے لیے بھی سمجھنا چاہیے اور خلافت جزئیہ خصوصاً اپنے گھر والوں کی حفاظت کے لیے عزیز کو دینا بہتر ہے، اس صورت میں حدیث حجت ہے شیعہ پر نہ شیعہ کے لیے۔ انتہی مختصراً۔

۶۲۱۸: عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ خَلَّفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

۶۲۱۸: سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی کو خلیفہ کیا (مدینہ میں) جب آپ ﷺ غزوہ تبوک کو تشریف لے گئے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ مجھ کو عورتوں اور بچوں میں چھوڑے جاتے ہیں،

تُخَلِّفُنِیْ فِی النِّسَآءِ وَالصِّبْیَانِ فَقَالَ اَمَا تَرْضٰی اَنْ تَکُوْنَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُّوْسٰی عَلَیْهِ السَّلَامُ غَیْرَ اَنَّهٗ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم خوش نہیں ہوتے اس بات سے کہ تمہارا درجہ میرے پاس ایسا ہو جیسے ہارون علیہ السلام کا تھا موسیٰ علیہ السلام کے پاس پر میرے بعد کوئی پیغمبر نہیں ہے۔

۶۲۱۹:عَنْ شُعْبَةَ فِیْ هٰذَا الْاِسْنَادِ۔

۶۲۱۹: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۶۲۲۰:عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَ قَّاصٍ قَالَ اَمَرَ مُعَاوِیَةُ ابْنُ اَبِیْ سُفْیَانَ سَعْدًا فَقَالَ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَسُبَّ اَبَا التُّرَابِ فَقَالَ اَمَّا مَا ذَكَرْتُ ثَلَاثًا قَالَهُنَّ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَنْ اَسُبَّهٗ لَاَنْ تَكُوْنَ لِیْ وَاحِدَةٌ مِّنْهُنَّ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ حُمُرِ النَّعَمِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَهٗ وَ قَدْ خَلَّفَهٗ فِیْ بَعْضِ مَغَازِیْهِ فَقَالَ لَهٗ عَلِیٌّ یَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ خَلَّفْتَنِیْ مَعَ النِّسَآءِ وَالصِّبْیَانِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَمَا تَرْضٰی اَنْ تَكُوْنَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُّوْسٰی اِلَّا اَنَّهٗ لَا نُبُوَّةَ بَعْدِیْ وَ سَمِعْتُهٗ یَقُوْلُ یَوْمَ خَیْبَرَ لَاُعْطِیَنَّ الرَّایَةَ رَجُلًا یُّحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَیُحِبُّهُ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ قَالَ فَتَطَاوَلْنَا لَهَا فَقَالَ ادْعُوْلِیْ عَلِیًّا فَاُتِیَ بِهٖ اَرْمَدَ فَبَصَقَ فِیْ عَیْنِهٖ وَ دَفَعَ الرَّایَةَ اِلَیْهِ فَفَتَحَ اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰیَةُ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَ نَا وَ اَبْنَآءَ كُمْ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلِیًّا وَّ فَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَّ حُسَیْنًا فَقَالَ اللّٰهُمَّ هٰٓؤُلَآءِ اَهْلِیْ۔

۶۲۲۰: سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے معاویہ بن ابی سفیانؓ نے سعدؓ کو امیر کیا تو کہا تم کیوں برا نہیں کہتے ابوتراب کو، سعدؓ نے کہا میں تین باتوں کی وجہ سے، جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمائیں حضرت علیؓ کو برا نہیں کہوں گا اگر ان باتوں میں سے ایک بھی مجھ کو حاصل ہو تو وہ مجھے لال اونٹوں سے زیادہ پسند ہے، میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی لڑائی پر جاتے وقت ان کو مدینہ میں چھوڑا، انہوں نے کہا یا رسول اللہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے عورتوں اور بچوں کے ساتھ چھوڑ دیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم اس بات سے راضی نہیں ہو کہ تمہارا درجہ میرے پاس ایسا ہو جیسا ہارون علیہ السلام کا تھا، موسیٰ علیہ السلام کے پاس، پر اتنا ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے اور میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے خیبر کے دن کل میں ایسے شخص کو نشان دوں گا جو محبت رکھتا ہے اللہ اور اس کے رسول سے اور اللہ اور اس کا رسول بھی محبت رکھتا ہے اس سے، یہ سن کر ہم انتظار کرتے رہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلاؤ' وہ آئے تو ان کی آنکھیں دکھتی تھیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی آنکھ میں تھوک دیا اور نشان ان کے حوالے کیا، پھر اللہ تعالیٰ نے فتح دی، ان کے ہاتھ پر اور جب یہ آیت اتری بلائیں ہم اپنے بیٹوں کو اور تم اپنے بیٹوں کو (یعنی آیت مباہلہ) تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بلایا حضرت علیؓ اور فاطمہؓ اور حسنؓ اور حسینؓ کو پھر فرمایا اللہ یہ میرے اہل ہیں۔

تشریح ابوتراب کنیت ہے حضرت علی مرتضیٰؓ کی، اس روایت سے معاویہؓ کی نسبت ایک قباحت عائد ہوتی ہے، کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی قرابت اور حضرت علیؓ کی فضیلت کا مطلق خیال نہیں کیا، نووی نے کہا اس میں ایک صحابی پر الزام آتا ہے، اور اس کی تاویل ضروری ہے، اس طرح سے معاویہؓ نے سعدؓ کو برا کہنے کا حکم نہیں دیا۔ بلکہ برا نہ کہنے کا سبب پوچھا، گویا دریافت کیا کہ تم برا کہنے سے کیوں پرہیز کرتے ہو ان کے ڈر سے یا دلیل شرعی سے پرہیز کرتے ہو تو ٹھیک کرتے ہو اور جو اور کسی وجہ سے تو اس کا اور جواب ہے، اور شاید سعدؓ اس گروہ میں ہوں جو

حضرت علیؓ کو برا کہتے ہوں، اور سعدؓ نے برا نہ کہا، اور اس سے انکار کیا ہو تو معاویہؓ نے اس کا سبب پوچھا اور شاید برا کہنے سے یہ مقصود ہو کہ تم ان کی خطائے اجتہادی کیوں بیان نہیں کرتے۔

۶۲۲۱: عَنْ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ لِعَلِيٍّ اَمَا تَرْضٰى اَنْ تَكُوْنَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُّوْسٰى۔

۶۲۲۱: سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا حضرت علیؓ سے تم خوش نہیں ہو اس بات سے کہ تمہارا درجہ میرے پاس ایسا ہو جیسے ہارون علیہ السلام کا موسیٰ علیہ السلام کے پاس۔

۶۲۲۲: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ خَيْبَرَ لَاُعْطِيَنَّ هٰذِهِ الرَّايَةَ رَجُلًا يُحِبُّ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهُ يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلٰى يَدَيْهِ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ مَآ اَحْبَبْتُ الْاِمَارَةَ اِلَّا يَوْمَئِذٍ قَالَ فَتَسَاوَرْتُ لَهَا رَجَآءَ اَنْ اُدْعٰى لَهَا قَالَ فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ فَاَعْطَاهُ اِيَّاهَا وَ قَالَ امْشِ وَ لَا تَلْتَفِتْ حَتّٰى يَفْتَحَ اللّٰهُ عَلَيْكَ قَالَ فَسَارَ عَلِيٌّ شَيْئًا ثُمَّ وَقَفَ وَ لَمْ يَلْتَفِتْ فَصَرَخَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلٰى مَاذَا اُقَاتِلُ النَّاسَ قَالَ قَاتِلْهُمْ حَتّٰى يَشْهَدُوْا اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَاِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ فَقَدْ مَنَعُوْا مِنْكَ دِمَآءَهُمْ وَ اَمْوَالَهُمْ اِلَّا بِحَقِّهَا وَ حِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ۔

۶۲۲۲: ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''خیبر کے دن البتہ میں یہ جھنڈا اس شخص کو دوں گا جو دوست رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو۔ فتح دے گا اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھوں پر''۔ حضرت عمرؓ نے کہا میں نے امارت کی آرزو کبھی نہیں کی مگر اسی دن پھر میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے آیا اس امید سے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بلائیں مجھ کو اس کام کے لیے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علیؓ کو بلایا اور وہ جھنڈا ان کو دیا اور فرمایا چلا جا اور ادھر ادھر مت دیکھ اللہ تعالیٰ تجھ کو فتح دے گا۔ پھر انہوں نے چپکے سے کچھ عرض کیا بعد اس کے ٹھہرے اور کسی طرف نہیں دیکھا۔ پھر چلا کر بولے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کس بات پر میں لوگوں سے لڑوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا لڑ ان سے یہاں تک کہ وہ گواہی دیں اس بات کی کہ کوئی برحق معبود نہیں سوا اللہ کے اور بیشک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ جب وہ یہ گواہی دیں تو انہوں نے بچالیا تجھ سے اپنی جان اور مال کو مگر کسی حق کے بدلے اور ان کا حساب اللہ پر ہے''۔

۶۲۲۳: عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ خَيْبَرَ لَاُعْطِيَنَّ هٰذِهِ الرَّايَةَ رَجُلًا يَّفْتَحُ اللّٰهُ عَلٰى يَدَيْهِ يُحِبُّ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهُ وَ يُحِبُّهُ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهُ قَالَ فَبَاتَ النَّاسُ يَدُوْكُوْنَ لَيْلَتَهُمْ اَيُّهُمْ يُعْطَاهَا قَالَ فَلَمَّآ اَصْبَحَ النَّاسُ غَدَوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّهُمْ يَرْجُوْا اَنْ يُّعْطَاهَا فَقَالَ اَيْنَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ فَقَالُوْا هُوَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ يَشْتَكِيْ عَيْنَيْهِ

۶۲۲۳: سہل بن سعدؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا خیبر کے دن البتہ دوں گا میں اس نشان کو اس شخص کو جس کے ہاتھوں پر اللہ تعالیٰ فتح دے گا وہ چاہتا ہے اللہ اور اس کے رسول کو اور اللہ تعالیٰ اور رسول اس کو چاہتے ہیں''۔ پھر رات بھر لوگ ذکر کرتے رہے کہ دیکھیں یہ نشان آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کس کو دیتے ہیں۔ جب صبح ہوئی تو سب کے سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور ہر ایک کو یہ امید تھی کہ یہ نشان اسی کو ملے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا علی بن ابی طالب کہاں ہیں؟ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ان کی آنکھیں دکھتی

قَالَ فَاَرْسَلُوْا اِلَيْهِ فَاُوْتِيَ بِهِ فَبَصَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ عَيْنَيْهِ وَ دَعَا لَهُ فَبَرَأَ حَتّٰى كَاَنْ لَّمْ يَكُنْ بِهِ وَجَعٌ فَاَعْطَاهُ الرَّايَةَ فَقَالَ عَلِيٌّ يَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُقَاتِلُهُمْ حَتّٰى يَكُوْنُوْا مِثْلَنَا قَالَ انْفُذْ عَلٰى رِسْلِكَ حَتّٰى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ فَاَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ مِنْ حَقِّ اللّٰهِ فِيْهِ فَوَاللّٰهِ لَاَنْ يَّهْدِيَ اللّٰهُ بِكَ رَجُلًا وَّاحِدًا خَيْرٌ لَّكَ مِنْ اَنْ يَّكُوْنَ لَكَ حُمُرُ النَّعَمِ۔

ہیں۔ پھر ان کو بلا بھیجا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی آنکھوں میں تھوکا اور ان کے لیے دعا کی۔ وہ بالکل اچھے ہو گئے گویا ان کو کچھ شکوہ نہ تھا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو جھنڈا دیا۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ میں ان سے لڑوں گا یہاں تک کہ وہ ہماری طرح (مسلمان) ہو جائیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''آہستہ چلا جا یہاں تک کہ ان کے میدان میں اترے پھر ان کو بلا اسلام کی طرف اور ان سے کہہ جو اللہ کا حق ان پر واجب ہے۔ قسم اللہ کی اگر اللہ تعالیٰ تیری وجہ سے ایک شخص کو ہدایت کرے تو وہ بہتر ہے تیرے لیے سرخ اونٹوں سے''۔

٦٢٢٤: عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ قَالَ كَانَ عَلِيٌّ قَدْ تَخَلَّفَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ خَيْبَرَ وَ كَانَ رَمِدًا فَقَالَ اَنَا اَتَخَلَّفُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ عَلِيٌّ فَلَحِقَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا كَانَ مَسَاءُ اللَّيْلَةِ الَّتِيْ فَتَحَهَا اللّٰهُ فِيْ صَبَاحِهَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ اَوْلَيَاْخُذَنَّ بِالرَّايَةِ غَدًا رَّجُلٌ يُّحِبُّهُ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهُ اَوْ قَالَ يُحِبُّ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهُ يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَاِذَا نَحْنُ بِعَلِيٍّ وَ مَا نَرْجُوْهُ فَقَالُوْا هٰذَا عَلِيٌّ فَاَعْطَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّايَةَ فَفَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ۔

۶۲۲۴: سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیچھے رہ گئے خیبر کے دن۔ ان کی آنکھیں دکھتی تھیں۔ پھر انہوں نے کہا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چھوڑ کر پیچھے رہوں (یہ کیسے ہو سکتا ہے) اور نکلے اور مل گئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جب وہ رات ہوئی جس کی صبح کو فتح ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''میں یہ جھنڈا اس کو دوں گا کل یا جھنڈا کل وہ شخص لے گا جس کو اللہ اور اس کا رسول چاہتے ہیں یا وہ اللہ اور رسول کو چاہتا ہے۔ اللہ اس کے ہاتھوں پر فتح دے گا۔ پھر یکایک ہم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ ہمیں امید نہ تھی کہ جھنڈا ان کو ملے گا۔ لوگوں نے کہا ''یہ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں'' اور ان ہی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جھنڈا دیا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے فتح دی ان کو۔

٦٢٢٥: عَنْ يَزِيْدَ بْنِ حَيَّانَ قَالَ انْطَلَقْتُ اَنَا وَحُصَيْنُ ابْنُ سَبْرَةَ وَ عُمَرُ ابْنُ مُسْلِمٍ اِلٰى زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ فَلَمَّا جَلَسْنَا عَلَيْهِ قَالَ لَهُ حُصَيْنٌ لَقَدْ لَقِيْتَ يَا زَيْدُ خَيْرًا كَثِيْرًا رَاَيْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ سَمِعْتَ حَدِيْثَهُ وَ غَزَوْتَ مَعَهُ وَ صَلَّيْتَ خَلْفَهُ لَقَدْ لَقِيْتَ يَا زَيْدُ

۶۲۲۵: یزید بن حیان سے روایت ہے میں اور حصین بن سبرہؓ اور عمرؓ بن مسلم زید بن ارقم کے پاس گئے جب ہم ان کے پاس بیٹھے تو حصینؓ نے کہا اے یزیدؓ تم نے تو بڑی نیکی حاصل کی۔ تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث سنی، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ جہاد کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی، تم نے بہت ثواب کمایا، ہمیں کچھ حدیث بیان کرو جو تم نے سنی ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ

خَيْرًا كَثِيْرًا حَدِّثْنَا يَا زَيْدُ مَا سَمِعْتَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا ابْنَ اَخِي وَ اللّٰهِ لَقَدْ كَبِرَتْ سِنِّيْ وَ قَدُمَ عَهْدِيْ وَ نَسِيْتُ بَعْضَ الَّذِيْ كُنْتُ اَعِيْ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا حَدَّثْتُكُمْ فَاقْبَلُوْهُ وَ مَا لَا فَلَا تُكَلِّفُوْنِيْهِ ثُمَّ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فِيْنَا خَطِيْبًا بِمَاءٍ يُدْعٰى خُمًّا بَيْنَ مَكَّةَ وَ الْمَدِيْنَةِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَ اَثْنٰى عَلَيْهِ وَ وَعَظَ وَ ذَكَّرَ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ اَلَا اَيُّهَا النَّاسُ فَاِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ يُوْشِكُ اَنْ يَاْتِيَ رَسُوْلُ رَبِّيْ فَاُجِيْبُ وَ اَنَا تَارِكٌ فِيْكُمْ ثَقَلَيْنِ اَوَّلُهُمَا كِتَابُ اللّٰهِ فِيْهِ الْهُدٰى وَ النُّوْرُ فَخُذُوْا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَاسْتَمْسِكُوْا بِهٖ فَحَثَّ عَلٰى كِتَابِ اللّٰهِ وَ رَغَّبَ فِيْهِ ثُمَّ قَالَ وَ اَهْلُ بَيْتِيْ اُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ فِيْ اَهْلِ بَيْتِيْ اُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ فِيْ اَهْلِ بَيْتِيْ فَقَالَ لَهٗ حُصَيْنٌ وَّ مَنْ اَهْلُ بَيْتِهٖ يَا زَيْدُ اَلَيْسَ نِسَآءُهٗ مِنْ اَهْلِ بَيْتِهٖ قَالَ نِسَآءُهٗ مِنْ اَهْلِ بَيْتِهٖ وَلٰكِنْ اَهْلُ بَيْتِهٖ مَنْ حُرِمَ الصَّدَقَةَ بَعْدَهٗ قَالَ وَ مَنْ هُمْ قَالَ هُمْ اٰلُ عَلِيٍّ وَّ اٰلُ عَقِيْلٍ وَّ اٰلُ جَعْفَرٍ وَّ اٰلُ عَبَّاسٍ قَالَ كُلُّ هٰؤُلَآءِ حُرِمَ الصَّدَقَةَ قَالَ نَعَمْ۔

وآلہ وسلم سے زیدؓ نے کہا اے بھتیجے میرے، میری عمر بہت بڑی ہوگئی اور مدت گزری اور بعض باتیں جن کو میں یاد رکھتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بھول گیا تو میں جو بیان کروں اس کو قبول کرو اور جو میں نہ بیان کروں اس کے لیے مجھ کو تکلیف نہ دو۔ پھر زیدؓ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک دن خطبہ سنانے کو کھڑے ہوئے ہم لوگوں میں ایک پانی پر جس کو خم کہتے تھے مکہ اور مدینہ کے بیچ میں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ کی حمد کی اور اس کی تعریف بیان کی اور وعظ و نصیحت کی۔ پھر فرمایا بعد اس کے اے لوگو! میں آدمی ہوں قریب ہے کہ میرے پرودگار کا بھیجا ہوا (موت کا فرشتہ) آئے اور میں قبول کروں۔ میں تم میں دو بڑی بڑی چیزیں چھوڑے جاتا ہوں پہلے تو اللہ کی کتاب اس میں ہدایت ہے اور نور ہے تو اللہ کی کتاب کو تھامے رہو اور اس کو مضبوط پکڑے رہو۔ غرض آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رغبت دلائی اللہ کی کتاب کی طرف۔ پھر فرمایا دوسری چیز میرے اہل بیت ہیں میں خدا کی یاد دلاتا ہوں تم کو اپنے اہل بیت کے باب میں حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا۔ اہل بیت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کون ہیں اے زیدؓ! کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیبیاں اہل بیت نہیں ہیں؟ زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا بیبیاں بھی اہل بیت میں داخل ہیں لیکن اہل بیت وہ ہیں جن پر زکوۃ حرام ہے۔ حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا وہ لوگ کون ہیں؟ زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا وہ علی اور عقیل اور جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد ہیں۔ حصینؓ نے کہا ان سب پر صدقہ حرام ہے؟ زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا ہاں۔

تشریح ❀ یہ حدیث حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہجرت کے نویں سال جب حجۃ الوداع کر کے لوٹے فرمائی۔ اس کے بعد آپ ﷺ کا انتقال ہوا۔ آپ ﷺ نے آخری وصیت تمام عرب کی قوموں کے سامنے یہ کی کہ ''قرآن پر جمے رہنا، اس سے ہدایت لینا، اس پر عمل کرنا۔ دوسرے میری اہل بیت کا خیال رکھنا ان سے محبت کرنا ان کو ایذا نہ دینا'' اس نصیحت پر سوا اہل سنت اور جماعت کے کوئی فرقہ قائم نہیں ہے۔ خوارج نے اہل بیت کو چھوڑ دیا ان کے دشمن ہو گئے روافض نے قرآن سے منہ موڑ لیا۔

٦٢٢٦: عَنْ يَزِيْدَ بْنِ حَيَّانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِنَحْوِهٖ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ زُهَيْرٍ۔

٦٢٢٦: مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

٦٢٢٧:عَنْ اَبِیْ حَیَّانَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِیْثِ اِسْمٰعِیْلَ وَ زَادَ فِیْ حَدِیْثِ جَرِیْرٍ کِتَابُ اللّٰهِ فِیْهِ الْهُدٰی وَ النُّوْرُ مَنِ اسْتَمْسَکَ بِهٖ وَ اَخَذَبِهٖ کَانَ عَلَی الْهُدٰی وَ مَنْ اَخْطَاَهٗ ضَلَّ۔

۶۲۲۷: ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔ اس میں اتنا زیادہ ہے کہ اللہ کی کتاب میں ہدایت ہے اور نور ہے جو اس کو پکڑے رہے گا۔ وہ ہدایت پر رہے گا اور جو اس کو چھوڑ دے گا وہ گمراہ ہو جائے گا۔

٦٢٢٨:عَنْ یَزِیْدَ ابْنِ حَیَّانَ عَنْ زَیْدِ ابْنِ اَرْقَمَ قَالَ دَخَلْنَا عَلَیْهِ فَقُلْنَا لَهٗ لَقَدْ رَاَیْتَ خَیْرًا کَثِیْرًا لَقَدْ صَاحَبْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَصَلَّیْتَ خَلْفَهٗ وَسَاقَ الْحَدِیْثَ بِنَحْوِ حَدِیْثِ اَبِیْ حَیَّانَ غَیْرَ اَنَّهٗ قَالَ اَلَا وَ اِنِّیْ تَارِکٌ فِیْکُمُ الثَّقَلَیْنِ اَحَدُهُمَا کِتٰبُ اللّٰهِ هُوَ حَبْلُ اللّٰهِ مَنِ اتَّبَعَهٗ کَانَ عَلَی الْهُدٰی وَ مَنْ تَرَکَهٗ کَانَ عَلَی الضَّلَالَةِ وَ فِیْهِ فَقُلْنَا مَنْ اَهْلُ بَیْتِهٖ نِسَآؤُهٗ قَالَ وَایْمُ اللّٰهِ اِنَّ الْمَرْاَةَ تَکُوْنُ مَعَ الرَّجُلِ الْعَصْرَ مِنَ الدَّهْرِ ثُمَّ یُطَلِّقُهَا فَتَرْجِعُ اِلٰی اَبِیْهَا وَ قَوْمِهَا اَهْلُ بَیْتِهٖ اَصْلُهٗ وَ عَصَبَتُهُ الَّذِیْنَ حُرِمُوا الصَّدَقَةَ بَعْدَهٗ۔

۶۲۲۸: یزید بن حیانؒ سے روایت ہے انہوں نے کہا ہم زید بن ارقمؓ کے پاس گئے اور ہم نے کہا تم نے بہت ثواب کمایا تم نے صحبت اٹھائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی اور بیان کیا حدیث کو اسی طرح جیسے اوپر گزری۔ اس میں یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں تم میں دو بھاری چیزیں چھوڑے جاتا ہوں ایک تو اللہ کی کتاب وہ اللہ کی رسی ہے جو اس کی پیروی کرے گا ہدایت پر ہوگا اور جو اس کو چھوڑ دے گا گمراہ ہو جائے گا۔ اس روایت میں یہ ہے کہ ہم نے کہا اہل بیت کون لوگ ہیں بیبیاں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی۔ زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا نہیں قسم اللہ کی عورت ایک مدت تک مرد کے ساتھ رہتی ہے پھر وہ اس کو طلاق دے دیتا ہے تو اپنے باپ اور قوم کی طرف چلی جاتی ہے۔ اہل بیت آپ کے دودھیال کے لوگ اور عصبہ ہیں جن پر صدقہ حرام ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد۔

تشریح نووی نے کہا ہمارے نزدیک وہ بنی ہاشم اور بنی مطلب ہیں، ان دونوں پر صدقہ حرام ہے اور مالک کے نزدیک صرف بنی ہاشم ہیں اور بعض نے کہا بنو قصی اور بعض نے کہا قریش۔ اس روایت میں جو بیبیوں کو اہل بیت سے خارج کیا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کل قریش اہل بیت نہیں ہیں ورنہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کئی بیبیوں جیسے حضرت عائشہؓ اور حفصہؓ اور ام سلمہؓ اور سودہؓ اور ام حبیبہ رضی اللہ عنہن قرشی تھیں اور ایک روایت میں زیدؓ نے ازواج مطہرات کو اہل بیت میں داخل کیا اور دوسری روایت میں خارج۔ ان دونوں میں تطبیق اس طرح ہے کہ اہل بیت سے دو معنی مقصودؒ ہیں ایک وہ اہل بیت جو گھر میں رہتے ہیں یعنی عیال جن کے اکرام اور احترام کا حکم ہے ان میں ازواج مطہرات بھی شامل ہیں اور قرآن میں آیت تطہیر جو وارد ہے وہ اہل بیت اسی معنی میں وارد ہے اور قرینہ اس کا یہ ہے کہ اس آیت کے اول اور آخر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج کا ذکر ہے اور انہی کی طرف خطاب ہے اور حضرت ابراہیم کی بی بی کی نسبت قرآن میں اہل بیت کا لفظ موجود ہے اور ایک معنی اہل بیت کا یہ ہے جن پر صدقہ حرام ہو اس میں بیبیاں داخل نہیں ہیں بلکہ وہ بنی ہاشم اور بنی مطلب ہیں یا صرف بنی ہاشم (نووی مع زیادہ)

٦٢٢٩:عَنْ سَهْلِ ابْنِ سَعْدٍ قَالَ اسْتُعْمِلَ عَلَی الْمَدِیْنَةِ رَجُلٌ مِّنْ اٰلِ مَرْوَانَ قَالَ فَدَعَا سَهْلَ ابْنَ سَعْدٍ فَاَمَرَهٗ اَنْ یَّشْتِمَ عَلِیًّا قَالَ فَاَبٰی سَهْلٌ فَقَالَ

۶۲۲۹: سہل ابن سعدؓ سے روایت ہے کہ مدینہ میں ایک شخص مروان کی اولاد میں سے حاکم ہوا۔ اس نے سہل کو بلایا اور حکم دیا حضرت علیؓ کو گالی دینے کا۔ سہل نے انکار کیا۔ وہ شخص بولا اگر تو گالی دینے سے انکار کرتا ہے تو کہہ لعنت

اَمَّا اِذَا اَبَيْتَ فَقُلْ لَعَنَ اللّٰهُ اَبَا التُّرَابِ فَقَالَ سَهْلٌ مَا كَانَ لِعَلِيٍّ اِسْمٌ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ اَبِي التُّرَابِ وَ اِنْ كَانَ لَيَفْرَحُ اِذَادُعِيَ بِهَا فَقَالَ لَهٗ اَخْبِرْنَا عَنْ قِصَّتِهٖ لِمَ سُمِّيَ اَبُوْ تُرَابٍ قَالَ جَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتَ فَاطِمَةَ فَلَمْ يَجِدْ عَلِيًّا فِي الْبَيْتِ فَقَالَ اَيْنَ ابْنُ عَمِّكِ فَقَالَتْ كَانَ بَيْنِيْ وَ بَيْنَهٗ شَيْءٌ فَغَاضَبَنِيْ فَخَرَجَ فَلَمْ يَقِلْ عِنْدِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِاِنْسَانٍ انْظُرْ اَيْنَ هُوَ فَجَآءَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هُوَ فِي الْمَسْجِدِ رَاقِدٌ فَجَآءَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَ هُوَ مُضْطَجِعٌ قَدْ سَقَطَ رِدَاؤُهٗ عَنْ شِقِّهٖ فَاَصَابَهٗ تُرَابٌ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَمْسَحُهٗ عَنْهُ وَ يَقُوْلُ قُمْ اَبَا التُّرَابِ قُمْ اَبَا التُّرَابِ۔

ہو اللہ کی ابوتراب پر۔ سہل نے کہا حضرت علی کو کوئی نام ابوتراب سے زیادہ پسند نہ تھا اور وہ خوش ہوتے تھے اس نام کے ساتھ پکارنے سے۔ وہ شخص بولا اس کا قصہ بیان کرو ان کا نام ابوتراب کیوں ہوا؟ سہل نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت فاطمہ زہراؓ کے گھر تشریف لائے تو حضرت علیؓ کو گھر میں نہ پایا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا تیرے چچا کا بیٹا کہاں ہے؟ وہ بولیں مجھ میں اور ان میں کچھ باتیں ہوئیں وہ غصے ہو کر چلے گئے اور یہاں نہیں سوئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک آدمی سے فرمایا دیکھو حضرت علیؓ کہاں ہیں۔ وہ آیا اور بولا یا رسول اللہ علی مسجد میں سو رہے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علی کے پاس تشریف لے گئے۔ وہ لیٹے ہوئے تھے اور چادر ان کے پہلو سے الگ ہو گئی تھی اور (ان کے بدن سے) مٹی لگ گئی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ مٹی پونچھنا شروع کی اور فرمانے لگے ''اٹھ اے ابوتراب اٹھ اے ابوتراب''۔

تشریح تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علیؓ کا نام ابوتراب رکھا اس وجہ سے ان کو یہ نام نہایت پسند تھا۔ اس حدیث سے حضرت علیؓ کی بڑی فضیلت نکلی اور یہ بھی ثابت ہوا کہ مسجد میں سونا جائز ہے اور جو شخص خفا ہو گیا ہو اس کو بلانا اور اس کے پاس جانا مستحب ہے۔

بَابٌ: فِيْ فَضْلِ سَعْدِ ابْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ

باب: سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی فضیلت

٦٢٣٠: عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ اَرِقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَقَالَتْ لَيْتَ رَجُلًا صَالِحًا مِنْ اَصْحَابِيْ يَحْرُسُنِيَ اللَّيْلَةَ قَالَتْ وَ سَمِعْنَا صَوْتَ السِّلَاحِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هٰذَا قَالَ سَعْدُ ابْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ جِئْتُ اَحْرُسُكَ قَالَتْ عَآئِشَةُ فَنَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى سَمِعْتُ غَطِيْطَهٗ۔

٦٢٣٠: ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آنکھ کھل گئی اور نیند اچاٹ ہو گئی۔ آپؐ نے فرمایا کاش میرے اصحاب میں سے کوئی نیک بخت رات بھر میری حفاظت کرے۔ حضرت عائشہؓ نے کہا اتنے میں ہم کو ہتھیاروں کی آواز معلوم ہوئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا کون ہے۔ آواز آئی سعد بیٹا ابووقاص کا یا رسول اللہ! میں حاضر ہوا ہوں آپؐ کے پاس پہرہ دینے کے لیے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سو گئے یہاں تک کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خراٹے کی آواز سنی۔

٦٢٣١: عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ سَهِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْدَمَهُ الْمَدِيْنَةَ لَيْلَةً فَقَالَ لَيْتَ رَجُلًا صَالِحًا مِّنْ اَصْحَابِيْ يَحْرُسُنِيَ اللَّيْلَةَ

٦٢٣١: ترجمہ وہی جو گزرا۔ اتنا زیادہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سعد سے پوچھا تم کیوں آئے ہو۔ وہ بولے مجھے ڈر ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر، تو میں آیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حفاظت کرنے کو۔

قَالَتْ فَبَيْنَا نَحْنُ كَذٰلِكَ سَمِعْنَا خَشْخَشَةَ سِلَاحٍ فَقَالَ مَنْ هٰذَا قَالَ سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَ قَّاصٍ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا جَاءَ بِكَ فَقَالَ وَقَعَ فِيْ نَفْسِيْ خَوْفٌ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجِئْتُ اَحْرُسُهٗ فَدَعَا لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَامَ وَ فِيْ رِوَايَةِ بْنِ رُمْحٍ فَقُلْنَا مَنْ هٰذَا۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے لیے دعا کی اور سو گئے۔

٦٢٣٢:عَنْ عَآئِشَةَ اَرِقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ بِمِثْلِ حَدِيْثِ سُلَيْمَانَ ابْنِ بِلَالٍ۔

۶۲۳۲: ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

٦٢٣٣:عَنْ عَلِيٍّ يَقُوْلُ مَا جَمَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَوَيْهِ لِاَحَدٍ غَيْرِ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ فَاِنَّهٗ جَعَلَ يَقُوْلُ لَهٗ يَوْمَ اُحُدٍ اِرْمِ فِدَاكَ اَبِيْ وَ اُمِّيْ۔

۶۲۳۳: حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے ماں باپ کو کسی کے لیے جمع نہیں کیا (یعنی یوں نہیں فرمایا کہ میرے ماں باپ تجھ پر فدا ہوں) مگر سعد بن مالکؓ (یعنی سعد بن وقاصؓ) کے لیے آپ ﷺ نے احد کے دن ان سے فرمایا ''تیر مار اے سعدؓ! فدا ہوں تجھ پر ماں باپ میرے''۔

٦٢٣٤:عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ۔

۶۲۳۴: ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

٦٢٣٥:عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ لَقَدْ جَمَعَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَوَيْهِ يَوْمَ اُحُدٍ۔

۶۲۳۵: سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جمع کیا اپنے ماں باپ کو میرے لیے احد کے دن۔

٦٢٣٦:عَنْ يَحْيَى ابْنِ سَعِيْدٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ۔

۶۲۳۶: ترجمہ وہی جو گزرا۔

٦٢٣٧:عَنْ سَعْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ لَهٗ اَبَوَيْهِ يَوْمَ اُحُدٍ قَالَ كَانَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ قَدْ اَحْرَقَ الْمُسْلِمِيْنَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِرْمِ فِدَاكَ اَبِيْ وَ اُمِّيْ قَالَ فَنَزَعْتُ لَهٗ بِسَهْمٍ لَيْسَ فِيْهِ نَصْلٌ فَاَصَبْتُ جَنْبَهٗ فَسَقَطَ فَانْكَشَفَتْ عَوْرَتُهٗ فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى نَظَرْتُ اِلٰى

۶۲۳۷: سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے احد کے دن ان کے لیے جمع کیا اپنے ماں باپ کو۔ سعدؓ نے کہا ایک شخص تھا مشرکوں میں سے جس نے جلا دیا تھا مسلمانوں کو (یعنی بہت مسلمانوں کو قتل کیا تھا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''تیر مار اے سعدؓ فدا ہوں تجھ پر ماں باپ میرے''۔ میں نے اس کے لیے ایک تیر نکالا جس میں پیکان نہ تھا۔ وہ اس کی پسلی میں لگا اور گرا اور اس کی شرمگاہ کھل گئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ دیکھ کر ہنسے یہاں تک کہ میں نے آپ صلی

نَوَاجِذِهٖ۔

اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کچلیوں کو دیکھا۔

٦٢٣٨:عَنْ مُصْعَبِ ابْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ نَزَلَتْ فِيْهِ اٰيَاتٌ مِّنَ الْقُرْاٰنِ قَالَ حَلَفَتْ اُمُّ سَعْدٍ اَنْ لَّا تُكَلِّمَهٗ اَبَدًا حَتّٰى يَكْفُرَ بِدِيْنِهٖ وَ لَا تَاْكُلَ وَلَا تَشْرَبَ قَالَتْ زَعَمْتَ اِنَّ اللّٰهَ وَصَّاكَ بِوَ الِدَيْكَ وَاَنَا اُمُّكَ وَاَنَا اٰمُرُكَ بِهٰذَا قَالَ مَكَثَتْ ثَلٰثًا حَتّٰى غُشِيَ عَلَيْهَا مِنَ الْجَهْدِ فَقَامَ ابْنٌ لَّهَا يُقَالُ لَهٗ عُمَارَةُ فَسَقَاهَا فَجَعَلَتْ تَدْعُوْا عَلٰى سَعْدٍ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِي الْقُرْاٰنِ هٰذِهِ الْاٰيَةَ وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا وَّ اِنْ جَا هَدَاكَ عَلٰى اَنْ تُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوْفًا قَالَ وَ اَصَابَ رَسُوْلُ اللّٰهِ غَنِيْمَةً عَظِيْمَةً فَاِذَا فِيْهَا سَيْفٌ فَاَخَذْتُهٗ فَاَتَيْتُ بِهٖ رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقُلْتُ نَفِّلْنِيْ هٰذَا السَّيْفَ فَاَنَا مَنْ قَدْ عَلِمْتَ حَالَهٗ فَقَالَ رُدَّهٗ مِنْ حَيْثُ اَخَذْتَهٗ فَانْطَلَقْتُ حَتّٰى اِذَا اَرَدْتُّ اَنْ اُلْقِيَهٗ فِي الْقَبْضِ لَا مَتْنِيْ نَفْسِيْ فَرَجَعْتُ اِلَيْهِ فَقُلْتُ اَعْطِنِيْهِ قَالَ فَشَدَّلِيْ صَوْتَهٗ رُدَّهٗ مِنْ حَيْثُ اَخَذْتَهٗ قَالَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ قَالَ وَ مَرِضْتُ فَاَرْسَلْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ اَتَانِيْ فَقُلْتُ دَعْنِيْ اَقْسِمْ مَّالِيْ حَيْثُ شِئْتُ قَالَ فَاَبٰى قُلْتُ فَالنِّصْفَ قَالَ فَاَبٰى قُلْتُ فَالثُّلُثُ فَسَكَتَ فَكَانَ بَعْدُ الثُّلُثُ جَائِزًا قَالَ وَ اَتَيْتُ عَلٰى نَفَرٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَ الْمُهَاجِرِيْنَ فَقَالُوْا تَعَالٰى نُطْعِمْكَ وَ نَسْقِيْكَ خَمْرًا وَ ذٰلِكَ قَبْلَ اَنْ تُحَرَّمَ الْخَمْرُ قَالَ فَاَتَيْتُهُمْ فِيْ حَشٍّ وَّ الْحَشُّ الْبُسْتَانُ فَاِذَا رَاْسُ جَزُوْرٍ مَّشْوِيٌّ عِنْدَهُمْ وَزِقٌّ مِنْ خَمْرٍ قَالَ

۶۲۳۸:مصعب بن سعدؓ سے روایت ہے انہوں نے سنا، اپنے باپ سے کہ ان کے باب میں قرآن کی کئی آیتیں اتریں ان کی ماں نے قسم کھائی تھی کہ ان سے کبھی بات نہ کرے گی جب تک وہ اپنا دین (یعنی اسلام کا دین) نہ چھوڑیں گے اور نہ کھائے گی نہ پئے گی۔ وہ کہنے لگی اللہ تعالیٰ نے تجھے حکم دیا ہے ماں باپ کی اطاعت کرنے کا اور میں تیری ماں ہوں تجھ کو حکم کرتی ہوں اس بات کا پھر تین دن تک یوں ہی رہی، کچھ کھایا نہ پیا، یہاں تک کہ اس کو غش آ گیا، آخر ایک بیٹا اس کا جس کا نام عمارہؓ تھا کھڑا ہوا اور اس کو پانی پلایا۔ وہ بددعا کرنے لگی سعدؓ کے لیے، تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری اور ہم نے حکم دیا آدمی کو اپنے ماں باپ کے ساتھ نیکی کرنے کا لیکن وہ اگر زور ڈالیں تجھ پر کہ شریک کرے تو میرے ساتھ اس چیز کو جس کا تجھے علم نہیں تو مت مان ان کی بات (یعنی شرک مت کر) اور رہ ان کے ساتھ دنیا میں دستور کے موافق اور ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بہت سا غنیمت کا مال ہاتھ آیا اس میں ایک تلوار بھی تھی وہ میں نے لے لی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لایا۔ میں نے عرض کیا یہ تلوار مجھ کو انعام دے دیجئے اور میرا حال آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جانتے ہی ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس کو وہیں رکھ دے جہاں سے تو نے اٹھائی ہے۔ میں گیا اور میں نے قصد کیا کہ پھر اس کو گدام میں ڈال دوں لیکن میرے دل نے مجھے ملامت کی اور میں پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لوٹا۔ میں نے عرض کیا کہ یہ تلوار مجھ کو دے دیجئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سختی سے فرمایا رکھ دے اسی جگہ جہاں سے تو نے اٹھائی ہے، تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری تجھ سے پوچھتے ہیں لوٹ کی چیزوں کو۔ سعدؓ نے کہا میں بیمار ہوا تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بلا بھیجا۔ آپ ﷺ تشریف لائے۔ میں نے کہا مجھ کو اجازت دیجئے میں اپنے مال کو بانٹ دوں جس کو چاہوں۔ آپ ﷺ نے نہ مانا میں نے کہا اچھا آدھا مال بانٹ دوں آپ ﷺ نے نہ مانا۔ میں نے کہا اچھا تہائی مال بانٹ دوں۔ آپ ﷺ چپ ہو رہے پھر یہی حکم ہوا کہ تہائی مال تک بانٹنا درست ہے۔ سعدؓ نے کہا

فَاَكَلْتُ وَ شَرِبْتُ مَعَهُمْ قَالَ فَذَكَرْتُ الْاَنْصَارَ وَ الْمُهَاجِرِيْنَ عِنْدَهُمْ فَقُلْتُ الْمُهَاجِرُوْنَ خَيْرٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ قَالَ فَاَخَذَ رَجُلٌ اَحَدَ لَحْيَ الرَّاسِ فَضَرَبَنِيْ بِهٖ فَجَرَحَ بِاَنْفِيْ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهٗ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فِيَّ يَعْنِيْ نَفْسَهٗ شَاْنَ الْخَمْرِ اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَ الْاَنْصَابُ وَ الْاَزْ لَامُ رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ۔

ایک بار میں انصار اور مہاجرین کے کچھ لوگوں کے پاس گیا۔ انہوں نے کہا آؤ ہم تم کو کھانا کھلائیں گے اور شراب پلائیں گے، اس وقت تک شراب حرام نہیں ہوئی تھی۔ میں ان کے پاس گیا ایک باغ میں۔ وہاں ایک اونٹ کے سر کا گوشت بھونا گیا تھا اور شراب کی ایک مشک رکھی تھی۔ میں نے گوشت کھایا اور شراب پی ان کے ساتھ وہاں مہاجرین اور انصار کا ذکر آیا۔ میں نے کہا مہاجرین انصار سے بہتر ہیں۔ ایک شخص نے سری کا ایک ٹکڑا لیا اور مجھے مارا۔ میرے ناک میں زخم لگا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیان کیا تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری شراب اور جوا اور تھان اور پانسے یہ سب نجاست ہیں شیطان کے کام ہیں)

۶۲۳۹: عَنْ مُّصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ قَالَ اُنْزِلَتْ فِيَّ اَرْبَعُ اٰيَاتٍ وَّ سَاقَ الْحَدِيْثَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ زُهَيْرٍ عَنْ سِمَاكٍ وَ زَادَ فِيْ حَدِيْثِ شُعْبَةَ قَالَ فَكَانُوْآ اِذَآ اَرَادُوْآ اَنْ يُّطْعِمُوْهَا شَجَرُوْا فَاهَا بِعَصًا ثُمَّ اَوْجَرُوْهَا وَفِيْ حَدِيْثِ اَيْضًا فَضَرَبَ بِهٖ اَنْفَ سَعْدٍ فَفَزَرَهٗ فَكَانَ اَنْفُ سَعْدٍ مَفْزُوْرًا۔

۶۲۳۹: سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میرے باب میں چار آیتیں اتریں۔ پھر بیان کیا حدیث کو اسی طرح جیسے اوپر گزری۔ شعبہ نے زیادہ کیا کہ سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا آخر لوگ جب میری ماں کو کھانا کھلانا چاہتے تو اس کا منہ ایک لکڑی سے کھولتے پھر کھانا اس کے منہ میں ڈالتے۔ اس روایت میں یہ ہے کہ سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ناک پر مارا اور ان کی ناک چر گئی۔ پھر ان کی ناک ہمیشہ چری رہی۔

۶۲۴۰: عَنْ سَعْدٍ فِيَّ نَزَلَتْ وَ لَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ قَالَ نَزَلَتْ فِيْ سِتَّةٍ اَنَا وَابْنُ مَسْعُوْدٍ مِّنْهُمْ وَ كَانَ الْمُشْرِكُوْنَ قَالُوْا لَهٗ تُدْنِيْ هٰٓؤُلَآءِ۔

۶۲۴۰: سعدؓ سے روایت ہے یہ آیت مت دور کر ان لوگوں کو جو پکارتے ہیں اپنے مالک کو صبح اور شام چھ آدمیوں کے باب میں اتری۔ ان میں میں تھا اور عبداللہ بن مسعودؓ بھی تھے مشرک کہتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان لوگوں کو اپنے نزدیک رکھتے ہیں۔

۶۲۴۱: عَنْ سَعْدٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّةَ نَفَرٍ فَقَالَ الْمُشْرِكُوْنَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُطْرُدْ هٰٓؤُلَآءِ لَا يَجْتَرِئُوْنَ عَلَيْنَا قَالَ وَ كُنْتُ اَنَا وَابْنُ مَسْعُوْدٍ وَرَجُلٌ مِنْ هُذَيْلٍ وَّ بِلَالٌ وَّ رَجُلَانِ لَسْتُ اُسَمِّيْهِمَا فَوَقَعَ فِيْ نَفْسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاشَآءَ اللّٰهُ اَنْ يَّقَعَ فَحَدَّثَ نَفْسَهٗ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ

۶۲۴۱: سعدؓ سے روایت ہے ہم چھ آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے۔ مشرکوں نے کہا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان لوگوں کو پاس سے ہانک دیجئے یہ جرات نہ کریں گے ہم پر، ان لوگوں میں میں تھا، ابن مسعودؓ تھے اور ایک شخص ہذیل کا تھا اور بلالؓ اور دو شخص اور تھے جن کا میں نام نہیں لیتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دل میں جو اللہ نے چاہا وہ آیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دل ہی دل میں باتیں کیں، تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری مت ہنکا ان لوگوں کو جو پکارتے ہیں اپنے رب کو صبح اور شام اور

عَزَّوَجَلَّ وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَ الْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ۔

چاہتے ہیں اس کی رضامندی۔

٦٢٤٣:عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ قَالَ لَمْ يَبْقَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ تِلْكَ الْاَيَّامِ الَّتِيْ قَاتَلَ فِيْهِنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ طَلْحَةَ وَ سَعْدٍ عَنْ حَدِيْثِهِمَا۔

۶۲۴۲: ترجمہ: ابوعثمان سے روایت ہے ان دنوں میں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لڑتے تھے (کافروں سے) بعضے دن کوئی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نہ رہا سوا طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے۔

بَابٌ: مِّنْ فَضَائِلِ طَلْحَةَ وَ الزُّبَيْرِ رضی اللہ عنہما

باب: حضرت طلحہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہما کی فضیلت

٦٢٤٣:عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ نَدَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ ثُمَّ نَدَبَهُمْ فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ ثُمَّ نَدَبَهُمْ فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيٌّ وَ حَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ۔

۶۲۴۳: جابر بن عبداللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خندق کے دن لوگوں کو جہاد کی ترغیب دی۔ زبیرؓ نے جواب دیا کہ حاضر اور مستعد ہوں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بلایا تو زبیرؓ ہی نے جواب دیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بلایا تو زبیرؓ ہی نے جواب دیا۔ آخر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہر پیغمبر کا ایک خاص مصاحب ہوتا ہے اور میرا خاص مصاحب زبیرؓ ہے۔

٦٢٤٤:عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ بْنِ عُيَيْنَةَ۔

۶۲۴۴: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٦٢٤٥:عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كُنْتُ اَنَا وَ عُمَرُ ابْنُ اَبِيْ سَلَمَةَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ مَعَ النِّسْوَةِ فِيْ اُطُمِ حَسَّانَ فَكَانَ يُطَاطِئُ لِيْ مَرَّةً فَاَنْظُرُ وَ اُطَاطِئُ لَهٗ مَرَّةً فَيَنْظُرُ فَكُنْتُ اَعْرِفُ اَبِيْ اِذَا مَرَّ عَلٰى فَرَسِهٖ فِي السِّلَاحِ اِلٰى بَنِيْ قُرَيْظَةَ قَالَ وَاَخْبَرَنِيْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِاَبِيْ فَقَالَ وَرَاَيْتَنِيْ يَا بُنَيَّ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ اَمَا وَ اللّٰهِ لَقَدْ جَمَعَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ اَبَوَيْهِ قَالَ فِدَاكَ اَبِيْ وَ اُمِّيْ۔

۶۲۴۵: عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں اور عمرو بن ابی سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ خندق کے دن عورتوں کے ساتھ تھے۔ حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قلعہ میں تو کبھی وہ جھک جاتا میرے لیے میں دیکھتا اور کبھی میں جھک جاتا اس کے لیے وہ دیکھتا۔ میں اپنے باپ کو پہچان لیتا جب وہ گھوڑے پر نکلتے ہتھیار باندھے ہوئے بنی قریظہ کی طرف۔ پھر میں نے یہ ذکر کیا اپنے باپ سے انہوں نے کہا بیٹا تو نے مجھے دیکھا تھا۔ میں نے کہا ہاں انہوں نے کہا قسم اللہ کی اس دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے لیے جمع کر دیا اپنے ماں باپ کو اور فرمایا "فدا ہوں تجھ پر ماں باپ میرے"۔

٦٢٤٦:عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْخَنْدَقِ كُنْتُ اَنَا وَ عُمَرُ ابْنُ اَبِیْ سَلَمَةَ فِی الْاُطُمِ الَّذِیْ فِيْهِ النِّسْوَةُ يَعْنِیْ نِسْوَةَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ سَاقَ الْحَدِيْثَ بِمَعْنٰی حَدِيْثِ ابْنِ مُسْهِرٍ فِیْ هٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُرْوَةَ فِی الْحَدِيْثِ وَلٰكِنْ اَدْرَجَ الْقِصَّةَ فِیْ حَدِيْثِ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ بْنِ الزُّبَيْرِ۔

٦٢٤٦: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٦٢٤٧:عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَلٰی حِرَآءٍ هُوَ وَ اَبُوْبَكْرٍ وَّ عُمَرُ وَ عَلِیٌّ وَّ عُثْمَانُ وَ طَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ فَتَحَرَّكَتِ الصَّخْرَةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِهْدَاْ فَمَا عَلَيْكَ اِلَّا نَبِیٌّ اَوْ صِدِّيْقٌ اَوْ شَهِيْدٌ۔

٦٢٤٧: ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حراء پہاڑ پر تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ابوبکرؓ اور عمر اور علی اور عثمان اور طلحہ اور زبیر تھے اس کا پتھر ہلا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "تھم جا اے حراء! تیرے اوپر کوئی نہیں ہے مگر نبی یا صدیق یا شہید"۔ (نبی حضرت محمد ﷺ تھے اور صدیق ابوبکر باقی سب شہید ہیں ظلم سے مارے گئے یہاں تک کہ طلحہؓ اور زبیرؓ بھی)

٦٢٤٨:عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَلٰی جَبَلِ حِرَاءٍ فَتَحَرَّكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْكُنْ حِرَآءُ فَمَا عَلَيْكَ اِلَّا نَبِیٌّ اَوْ صَدِيْقٌ اَوْ شَهِيْدٌ وَّ عَلَيْهِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ اَبُوْبَكْرٍ وَّ عُمَرُ وَعُثْمَانُ وَ عَلِیٌّ وَّ طَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ وَ سَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ۔

٦٢٤٨: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٦٢٤٩:عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَتْ لِیْ عَائِشَةُ اَبَوَاكَ وَاللّٰهِ مِنَ الَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ مِنْ م بَعْدِمَا اَصَابَهُمُ الْقَرْحُ۔

٦٢٤٩: حضرت عائشہؓ نے عروہ بن زبیرؓ سے کہا اللہ کی قسم تمہارے دونوں باپ (یعنی زبیرؓ اور ابوبکرؓ) ان لوگوں میں سے تھے جن کا ذکر اس آیت میں ہے الَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ مِنْ م بَعْدِمَا اَصَابَهُمُ الْقَرْحُ یعنی جن لوگوں نے اطاعت کی اللہ اور اس کے رسول کی زخمی ہونے پر بھی (ابوبکر عروہ کے باپ نہ تھے نانا تھے۔ نانا کو بھی باپ کہتے ہیں۔)

٦٢٥٠:عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَزَادَ يَعْنِیْ اَبَا بَكْرٍ وَّ الزُّبَيْرَ۔

٦٢٥٠: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں دونوں باپ کا بیان ہے یعنی ابوبکر اور زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

٦٢٥١:عَنْ عُرْوَةَ قَالَ قَالَتْ لِیْ عَائِشَةُ كَانَ اَبَوَاكَ مِنَ الَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ مِنْ مَبَعْدِمَا اَصَابَهُمُ الْقَرْحُ۔

۶۲۵۱: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

بَابٌ:مِّنْ فَضَائِلِ اَبِیْ عُبَيْدَةَ ابْنِ الْجَرَّاحِ

باب: ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کی فضیلت

٦٢٥٢:عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِكُلِّ اُمَّةٍ اَمِيْنًا وَّ اِنَّ اَمِيْنَنَا اَيَّتُهَا الْاُمَّةُ اَبُوْ عُبَيْدَةَ ابْنُ الْجَرَّاحِ۔

۶۲۵۲: انسؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''ہر امت کا ایک امین ہوتا ہے اور اس امت کے امین ابوعبیدہ بن الجراح ہیں'' (اگرچہ صحابہ بھی امین تھے پر ابوعبیدہؓ اوروں سے ممتاز تھے)۔

٦٢٥٣:عَنْ اَنَسٍ اَنَّ اَهْلَ الْيَمَنِ قَدِمُوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا ابْعَثْ مَعَنَا رَجُلًا يُّعَلِّمُنَا السُّنَّةَ وَالْاِسْلَامَ قَالَ فَاَخَذَ بِيَدِ اَبِیْ عُبَيْدَةَ فَقَالَ هٰذَا اَمِيْنُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ۔

۶۲۵۳: انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ کچھ یمن کے لوگ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مبارک میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ہمارے ساتھ ایک ایسا آدمی بھیجئے جو ہم کو حدیث اور اسلام سکھائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوعبیدہؓ کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا ''یہ اس امت کا امانت دار ہے''۔

٦٢٥٤:عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ جَآءَ اَهْلُ نَجْرَانَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ابْعَثْ اِلَيْنَا رَجُلًا اَمِيْنًا فَقَالَ لَاَ بْعَثَنَّ اِلَيْكُمْ رَجُلًا اَمِيْنًا حَقَّ اَمِيْنٍ قَالَ فَاسْتَشْرَفَ لَهَا النَّاسُ قَالَ فَبَعَثَ اَبَا عُبَيْدَةَ ابْنَ الْجَرَّاحِ۔

۶۲۵۴: حذیفہؓ سے روایت ہے نجران کے لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ ہمارے پاس ایک امانت دار شخص کو بھیجئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''میں تمہارے پاس ایک امانت دار شخص کو بھیجتا ہوں وہ بیشک امانت دار ہے بیشک امانت دار ہے''۔ راوی نے کہا لوگ منتظر رہے کہ کس کو بھیجتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوعبیدہؓ بن الجراح کو بھیجا۔

٦٢٥٥:عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ۔

۶۲۵۵: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

بَابٌ:مِّنْ فَضَائِلِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ رضی اللہ عنہما

باب: حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما کی فضیلت

٦٢٥٦:عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ لِحَسَنٍ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُحِبُّهٗ فَاَحِبَّهٗ وَ اَحْبِبْ مَنْ يُّحِبُّهٗ۔

۶۲۵۶: ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ کے لیے یا اللہ میں اس کو چاہتا ہوں یعنی اس سے محبت رکھتا ہوں تو بھی محبت رکھ اس سے اور محبت رکھ اس سے جو محبت رکھے اس سے''۔

تشریح یعنی حضرت حسنؓ سے جو کوئی محبت کرے اس سے بھی تو محبت کر۔ سبحان اللہ اہل بیت کی محبت ایسی عمدہ چیز ہے کہ اس وجہ سے آدمی اللہ جل جلالہ کا محبوب بن جاتا ہے یا اللہ تو ہم کو قائم رکھ اہل بیت رضی اللہ عنہم کی محبت پر اور حشر کر ان کی محبت پر اور ان کی محبت پر، ہر چند مؤمن کو سوا اللہ تعالیٰ کے کسی کی محبت نہ چاہیے۔ پر اللہ کے رسول کی اور رسول کے اہل بیت کی اور صحابہ کی محبت درحقیقت اللہ کی محبت ہے تو اللہ سے بالذات ہے اور اوروں سے بواسطہ۔

٦٢٥٧:عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ

۶۲۵۷: ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ طَائِفَةٍ مِّنَ النَّهَارِ لَا يُكَلِّمُنِيْ وَ لَا أُكَلِّمُهُ حَتّٰى جَآءَ سُوْقَ بَنِيْ قَيْنُقَاعَ ثُمَّ انْصَرَفَ حَتّٰى اَتٰى خِبَآءَ فَاطِمَةَ فَقَالَ اَثَمَّ لُكَعُ اَثَمَّ لُكَعُ يَعْنِيْ حَسَنًا فَظَنَنَّا اَنَّهُ اِنَّمَا تَحْبِسُهُ اُمُّهُ لِاَنْ تُغَسِّلَهُ وَ تُلْبِسَهُ سِخَابًا فَلَمْ يَلْبَثْ اَنْ جَآءَ يَسْعٰى حَتّٰى اعْتَنَقَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا صَاحِبَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُحِبُّهُ فَاَحِبَّهُ وَ اَحْبِبْ مَنْ يُّحِبُّهُ۔

علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نکلا دن کو ایک وقت نہ آپ ﷺ مجھ سے بات کرتے تھے نہ میں آپ ﷺ سے بات کرتا تھا (یعنی خاموش چلے جاتے تھے) یہاں تک کہ بنی قینقاع کے بازار میں پہنچے۔ پھر آپ ﷺ لوٹے اور حضرت فاطمہ زہرا کے گھر پر آئے اور پوچھا بچہ ہے بچہ ہے یعنی حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ کو ہم سمجھے کہ ان کی ماں نے ان کو روک رکھا ہے نہلانے دھلانے اور خوشبو کا ہار پہنانے کے لیے لیکن تھوڑی ہی دیر میں وہ دوڑتے ہوئے آئے اور دونوں ایک دوسرے سے گلے ملے (یعنی رسول اللہ ﷺ اور حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ) پھر رسول اللہ ﷺ فرمایا ''یا اللہ میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت رکھ اور محبت رکھ اس شخص سے جو اس سے محبت رکھے''۔

٦٢٥٨: عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ رَاَيْتُ الْحَسَنَ ابْنَ عَلِيٍّ عَلٰى عَاتِقِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ هُوَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُحِبُّهُ فَاَحِبَّهُ۔

۶۲۵۸: براء بن عازبؓ سے روایت ہے میں نے حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کاندھے پر دیکھا اور آپ ﷺ فرماتے تھے یا اللہ میں اس سے محبت رکھتا ہوں تو بھی اس سے محبت رکھ۔

٦٢٥٩: عَنِ الْبَرَآءِ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاضِعًا الْحَسَنَ ابْنَ عَلِيٍّ عَلٰى عَاتِقِهٖ وَ هُوَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُحِبُّهُ فَاَحِبَّهُ۔

۶۲۵۹: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٦٢٦٠: عَنْ اِيَاسٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ لَقَدْ قُدْتُ بِنَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ بَغْلَتَهُ الشَّهْبَآءَ حَتّٰى اَدْخَلْتُهُمْ حُجْرَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا قُدَّامَهُ وَ هٰذَا خَلْفَهُ۔

۶۲۶۰: ایاسؓ نے اپنے باپ (سلمہ بن الاکوعؓ) سے سنا انہوں نے کہا میں نے اس سفید خچر کو کھینچا جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت حسینؓ سوار تھے یہاں تک کہ ان کو لے گیا حجرہ نبوی تک ایک صاحبزادے آپؐ کے آگے تھے اور ایک پیچھے۔

بَابُ: فَضَائِلِ اَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ ﷺ

باب: اہل بیت رضی اللہ عنہم کی فضیلت

٦٢٦١: عَنْ عَآئِشَةَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةً وَّ عَلَيْهِ مِرْطٌ مُّرَحَّلٌ مِّنْ شَعْرٍ اَسْوَدَ فَجَآءَ الْحَسَنُ ابْنُ عَلِيٍّ فَاَدْخَلَهُ ثُمَّ جَآءَ الْحُسَيْنُ فَدَخَلَ مَعَهُ ثُمَّ جَآءَتْ فَاطِمَةُ فَاَدْخَلَهَا ثُمَّ جَآءَ عَلِيٌّ فَاَدْخَلَهُ ثُمَّ قَالَ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَ يُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا۔

۶۲۶۱: ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صبح کو نکلے اور آپ ﷺ ایک چادر اوڑھے ہوئے تھے جس پر کجاووں کی صورتیں یا ہانڈیوں کی صورتیں بنی ہوئی تھیں کالے بادلوں کی۔ اتنے میں حضرت حسنؓ آئے اور آپ ﷺ نے ان کو اس چادر کے اندر کر لیا، پھر حضرت حسینؓ آئے ان کو بھی اندر کر لیا۔ پھر فاطمہ زہراؓ آئیں ان کو بھی اندر کر لیا۔ حضرت علیؓ آئے ان کو بھی اندر کر لیا۔ بعد اس کے فرمایا قَالَ اِنَّمَا يُرِيْدُ

اللّٰہَ لِیُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ وَ یُطَهِّرَكُمْ تَطْهِیْرًا یعنی اللہ تعالیٰ جل جلالہ چاہتا ہے کہ دور کرے تم سے ناپاکی کو اور پاک کرے تم کو اے گھر والو!

تشریح ۞ یہ آیت تطہیر ہے اس کے اول اور آخر ازواج مطہرات کا بیان ہے اور ان کی طرف خطاب ہے۔ اس آیت کے بعد یہ ہے وَاذْكُرْنَ مَایُتْلٰی فِیْ بُیُوْتِكُنَّ عطف کے ساتھ جو صریح ہے ازواج کے ساتھ خطاب کرنے میں اس صورت میں یہاں اہل بیت سے خاص ازواج مطہرات مراد تھے۔ پر آپ ﷺ نے ان لوگوں کو بھی شریک کر لیا تا کہ پاکی میں وہ بھی شامل ہو جائیں اور یہ قول کہ آیت تطہیر لوگوں سے خاص ہے اور ازواج مطہرات اس میں داخل نہیں ہیں سیاق و سباق قرآنی سے بعید معلوم ہوتا ہے اور اس میں زیادہ گفتگو کرنے کی کوئی ضرورت نہیں کیونکہ یہ امر بہر حال ثابت ہے کہ حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ اور علیؓ اور فاطمہ زہراؓ آیت تطہیر میں داخل ہیں۔

بَابٌ: مِّنْ فَضَائِلِ زَیْدِ بْنِ حَارِثَةَ وَابْنِهٖ اُسَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا

باب: زید بن حارثہ اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما فضیلت

٦٢٦٢: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ یَقُوْلُ مَا كُنَّا نَدْعُوْا زَیْدَ ابْنَ حَارِثَةَ اِلَّا زَیْدَ ابْنَ مُحَمَّدٍ حَتّٰی نَزَلَ فِی الْقُرْاٰنِ اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَائِهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَاللّٰهِ۔

۶۲۶۲: عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے ہم زید بن حارثہ کو زید بن محمد کہا کرتے تھے (اس وجہ سے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو متبنیٰ کیا تھا) یہاں تک کہ قرآن میں اترا پکارو ان کو ان کے باپوں کی طرف نسبت کر کے یہ اچھا ہے اللہ کے نزدیک۔

٦٢٦٣: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بِمِثْلِهٖ۔

۶۲۶۳: ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

٦٢٦٤: عَنِ ابْنِ عُمَرَ یَقُوْلُ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَعْثًا وَّ اَمَّرَ عَلَیْهِمْ اُسَامَةَ ابْنَ زَیْدٍ فَطَعَنَ النَّاسُ فِیْ اِمْرَتِهٖ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنْ تَطْعَنُوْا فِیْ اِمْرَتِهٖ فَقَدْ كُنْتُمْ تَطْعَنُوْنَ فِیْ اِمْرَةِ اَبِیْهِ مِنْ قَبْلُ وَ اَیْمُ اللّٰهِ اِنْ كَانَ لَخَلِیْقًا لِلْاِمْرَةِ وَ اِنْ كَانَ لَمِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَیَّ وَ اِنَّ هٰذَا مِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَیَّ بَعْدَهٗ۔

۶۲۶۴: عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر بھیجا اور اس کا سردار اسامہ بن زید کو کیا لوگوں نے اس کی سرداری پر طعن کیا (کہ ایک نوجوان شخص کو بڑے بڑے مہاجرین اور انصار کا آپؐ نے افسر کیا) تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور فرمایا اگر تم طعنہ کرتے ہو اسامہؓ کی سرداری میں تو البتہ تم طعنہ کر چکے ہو اس کے باپ کی سرداری میں اور اس سے پہلے قسم اللہ کی اس کا باپ سرداری کے لائق تھا اور سب لوگوں میں وہ میرا زیادہ پیارا تھا اور اب اسامہ اس کے بعد سب لوگوں میں مجھے پیارا ہے۔

تشریح ۞ پہلے آپ ﷺ نے زیدؓ کو لشکر کا سردار کر کے بھیجا تھا وہ شام میں شہید ہوئے اس لئے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دوبارہ لشکر کشی کی اور سرداری ان کے بیٹے کو دی تا کہ ان کو باپ کا رنج کم ہو، دوسرے یہ کہ وہ بہ نسبت اوروں کے لڑائی میں زیادہ کوشش کریں گے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سرداری اور حکومت بڑا امر لیاقت ہے۔ اگر لیاقت نہ ہو تو قدامت اور سن بیکار ہے۔

٦٢٦٥: عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلّٰی

۶۲۶۵: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں اتنا زیادہ ہے تو میں وصیت کرتا

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَ هُوَ عَلَى الْمِنبَرِ اِنْ تَطْعَنُوْا فِيْ اِمَارَتِهٖ يُرِيْدُ اُسَامَةَ ابْنَ زَيْدٍ فَقَدْ طَعَنْتُمْ فِيْ اِمَارَةِ اَبِيْهِ مِنْ قَبْلِهٖ وَ اَيْمُ اللّٰهِ اِنْ كَانَ لَخَلِيْقًا لَهَا وَ اَيْمُ اللّٰهِ اِنْ كَانَ لَاَ حَبَّ النَّاسِ اِلَيَّ اَيْمُ اللّٰهِ اِنَّ هٰذَا لَهَا لَخَلِيْقٌ يُرِيْدُ اُسَامَةَ وَ اَيْمُ اللّٰهِ اِنْ كَانَ لَاَ حَبَّهُمْ اِلَيَّ مِنْ بَعْدِهٖ فَاُوْصِيْكُمْ بِهٖ فَاِنَّهٗ مِنْ صَالِحِيْكُمْ۔

ہوں اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ سلوک کرنے کی وہ تم میں نیک بخت لوگوں میں سے ہے۔

بَابٌ: مِّنْ فَضَائِلِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا

باب: عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی فضیلت

۶۲۶۶: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ لِاَبْنِ الزُّبَيْرِ اَتَذْكُرُ اِذْ تَلَقَّيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا وَ اَنْتَ وَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ نَعَمْ فَحَمَلَنَا وَ تَرَكَكَ۔

۶۲۶۶: عبداللہ بن ابی ملیکہؒ سے روایت ہے عبداللہ بن جعفر نے عبداللہ بن زبیرؓ سے کہا تم کو یاد ہے جب میں اور تم اور ابن عباس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملے تھے تو آپ ﷺ نے ہم کو سوار کر لیا اور تم کو چھوڑ دیا۔ (اس لئے کہ سواری پر زیادہ جگہ نہ ہوگی)

۶۲۶۷: عَنْ حَبِيْبِ ابْنِ الشَّهِيْدِ بِمِثْلِ حَدِيْثِ بْنِ عُلَيَّةَ وَ اِسْنَادِهٖ۔

۶۲۶۷: ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

۶۲۶۸: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ جَعْفَرٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ تُلُقِّيَ بِصِبْيَانِ اَهْلِ بَيْتِهٖ قَالَ وَ اِنَّهٗ قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَسُبِقَ بِيْ اِلَيْهِ فَحَمَلَنِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ جِيْءَ بِاَحَدِ ابْنَيْ فَاطِمَةَ فَاَرْدَفَهٗ خَلْفَهٗ قَالَ فَاُدْخِلْنَا الْمَدِيْنَةَ ثَلَاثَةً عَلٰى دَابَّةٍ وَّاحِدَةٍ۔

۶۲۶۸: عبداللہ بن جعفر بن ابی طالبؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب سفر سے تشریف لاتے تو گھر کے بچے آپ ﷺ کو جا کر ملتے۔ ایک بار آپ ﷺ سفر سے آئے اور میں آگے گیا آپ ﷺ سے ملنے کے لئے۔ آپ ﷺ نے مجھ کو اپنے سامنے بٹھا لیا پھر حضرت فاطمہ زہراءؓ کے ایک صاحبزادے آئے آپ ﷺ نے ان کو اپنے پیچھے بٹھا لیا۔ پھر ہم تینوں ایک ہی جانور پر بیٹھے ہوئے مدینہ میں آئے۔

۶۲۶۹: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ جَعْفَرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ تُلُقِّيَ بِنَا قَالَ فَتُلُقِّيَ بِيْ وَ بِالْحَسَنِ اَوْ بِالْحُسَيْنِ قَالَ فَحَمَلَ اَحَدَنَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَالْاٰخَرَ خَلْفَهٗ حَتّٰى دَخَلْنَا الْمَدِيْنَةَ۔

۶۲۶۹: عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب سفر سے تشریف لاتے تو ہم لوگوں سے ملتے ایک بار مجھ سے ملے اور حسنؓ یا حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم میں سے ایک کو سامنے بٹھایا اور ایک کو پیچھے یہاں تک کہ مدینہ میں آئے۔

۶۲۷۰:عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ اَرْدَفَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ خَلْفَهٗ فَاَسَرَّ اِلَیَّ حَدِيْثًا لَّآ اُحَدِّثُ بِهٖ اَحَدًا مِّنَ النَّاسِ۔

۶۲۷۰: عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دن مجھے اپنے پیچھے بٹھایا اور چپکے سے ایک بات فرمائی جس کو میں کسی سے بیان نہ کروں گا۔

بَابٌ مِّنْ فَضَائِلِ خَدِيْجَةَ

باب: حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی فضیلت

۶۲۷۱:عَنْ عَلِیٍّ يَّقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ خَيْرُ نِسَآئِهَا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَ خَيْرُ نِسَآئِهَا خَدِيْجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ قَالَ اَبُوْ كُرَيْبٍ وَّ اَشَارَ وَ كِيْعٌ اِلَى السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ۔

۶۲۷۱: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ آسمان وزمین کے اندر جتنی عورتیں ہیں سب میں مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت عمران افضل ہیں اور آسمان اور زمین کے اندر جتنی عورتیں ہیں سب میں خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ تعالیٰ عنہا افضل ہیں۔

تشریح ۞ یعنی ہر ایک اپنے زمانہ میں سب عورتوں سے افضل ہے۔ اب رہا یہ امر کہ ان دونوں میں کون افضل ہے اس کو بیان نہیں کیا۔

۶۲۷۲:عَنْ اَبِیْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ كَمُلَ مِنَ الرِّجَالِ كَثِيْرٌ وَّ لَمْ يَكْمُلْ مِنَ النِّسَآءِ غَيْرُ مَرْيَمَ بِنْتِ عِمْرَانَ وَ اٰسِيَةَ امْرَاَةِ فِرْعَوْنَ وَ اِنَّ فَضْلَ عَآئِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيْدِ عَلٰى سَآئِرِ الطَّعَامِ۔

۶۲۷۲: ابوموسیٰ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مردوں میں بہت کامل ہوئے لیکن عورتوں میں کوئی کامل نہیں ہوئی سوا مریم بنت عمرانؑ اور آسیہ فرعون کی بیوی کے اور عائشہ کی فضیلت اور عورتوں پر ایسی ہے جیسے ثرید کی فضیلت اور کھانوں پر۔ (نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نہیں نکلتا کہ حضرت عائشہؓ حضرت مریم اور آسیہؑ سے افضل ہیں کیونکہ احتمال ہے کہ مراد فضیلت سے اس امت کی عورتوں پر ہو۔

تشریح ۞ اس حدیث سے بعضوں نے استدلال کیا ہے کہ وہ دونوں عورتیں نبی تھیں لیکن صحیح یہ ہے وہ نبی نہ تھیں بلکہ ولی تھیں اور منقول ہے اجماع اس پر کہ عورتیں نبی نہیں ہوتیں۔

۶۲۷۳:عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَتٰى جِبْرِيْلُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذِهٖ خَدِيْجَةُ قَدْ اَتَتْكَ مَعَهَا اِنَآءٌ فِيْهِ اِدَامٌ اَوْ طَعَامٌ اَوْ شَرَابٌ فَاِذَا هِیَ اَتَتْكَ فَاقْرَاْ عَلَيْهَا السَّلَامَ مِنْ رَّبِّهَا وَ مِنِّیْ وَ بَشِّرْهَا بِبَيْتٍ فِی الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ لَّا صَخَبَ فِيْهِ وَ لَا نَصَبَ قَالَ اَبُوْبَكْرِ ابْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ فِیْ رِوَايَتِهٖ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ لَمْ يَقُلْ سَمِعْتُ وَ لَمْ يَقُلْ فِی الْحَدِيْثِ وَ مِنِّیْ۔

۶۲۷۳: ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضرت جبرئیل علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ یہ خدیجہؓ ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آتی ہیں ایک برتن لے کر اس میں سالن ہے یا کھانا ہے یا شربت ہے۔ پھر جب وہ آئیں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کو سلام کہیے ان کے پروردگار کی طرف سے اور میری طرف سے اور ان کو خوشخبری دے دیجیے ایک گھر کی جنت میں جو خولدار موتی کا بنا ہوا ہے نہ اس میں غل ہے نہ کوئی تکلیف ہے۔

٦٢٧٤:عَنْ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ اَبِىْ اَوْفٰى اَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ بَشَّرَ خَدِيْجَةَ بِبَيْتٍ فِى الْجَنَّةِ قَالَ نَعَمْ بَشَّرَهَا بِبَيْتٍ فِى الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ لَّا صَخَبَ فِيْهِ وَ لَا نَصَبَ۔

۶۲۷۴: اسمٰعیلؒ نے عبداللہ بن ابی اوفی سے پوچھا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت خدیجہؓ کو خوشخبری دی ایک گھر کی جنت میں؟ انہوں نے کہا ہاں آپ ﷺ نے ان کو خوشخبری دی ایک گھر کی جنت میں جو خولدار موتی کا ہے نہ اس میں غل پکار ہے نہ تکلیف ہے۔

٦٢٧٥:عَنِ ابْنِ اَبِىْ اَوْفٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ بِمِثْلِهٖ۔

۶۲۷۵: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٦٢٧٦:عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ بَشَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَدِيْجَةَ بِبَيْتٍ فِى الْجَنَّةِ۔

۶۲۷۶: ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ نے خوشخبری دی حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو ایک گھر کی جنت میں۔

٦٢٧٧:عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ مَا غِرْتُ عَلٰى امْرَاَةٍ مَّا غِرْتُ عَلٰى خَدِيْجَةَ وَ لَقَدْ هَلَكَتْ قَبْلَ اَنْ يَّتَزَوَّجَنِىْ بِثَلٰثِ سِنِيْنَ لِمَا كُنْتُ اَسْمَعُهٗ يَذْكُرُهَا اَمَرَهٗ رَبُّهٗ اَنْ يُّبَشِّرَهَا بِبَيْتٍ مِّنْ قَصَبٍ فِى الْجَنَّةِ وَ اِنْ كَانَ لَيَذْبَحُ الشَّاةَ ثُمَّ يُهْدِيْهَا اِلٰى خَلَآئِلِهَا۔

۶۲۷۷: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے میں نے کسی عورت پر اتنا رشک نہیں کیا جتنا خدیجہؓ پر کیا۔ وہ میرے نکاح ہونے سے تین برس پہلے مر چکی تھیں اور یہ رشک میں اس وقت کرتی جب آپ ﷺ خدیجہؓ کا ذکر کرتے (اور ان کی تعریف کرتے) اور پروردگار نے آپ ﷺ کو حکم دیا تھا کہ خدیجہؓ کو خوشخبری دیں ایک مکان کی جنت میں جو خولدار موتی کا بنا ہوا ہے اور آپ ﷺ بکری ذبح کرتے تھے پھر خدیجہؓ کی سہیلیوں کے پاس اس کا گوشت بھیجتے تھے۔

٦٢٧٨:عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ مَا غِرْتُ عَلٰى نِسَآءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اِلَّا عَلٰى خَدِيْجَةَ وَ اِنِّىْ لَمْ اُدْرِكْهَا قَالَتْ وَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اِذَ ذَبَحَ الشَّاةَ يَقُوْلُ اَرْسِلُوْبِهَا اِلٰى اَصْدِقَآءِ خَدِيْجَةَ فَقَالَتْ فَاَ غْضَبْتُهٗ يَوْمًا فَقُلْتُ خَدِيْجَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اِنِّىْ قَدْ رُزِقْتُ حُبَّهَا۔

۶۲۷۸: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیبیوں پر رشک نہیں کیا البتہ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر کیا اور میں نے ان کو نہیں پایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب بکری ذبح کرتے تو فرماتے اس کا گوشت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے عزیزوں کو بھیجو۔ ایک دن میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو غصہ کیا اور کہا خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مجھے ان کی محبت اللہ تعالیٰ نے ڈال دی۔

٦٢٧٩:عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِ اَبِىْ اُسَامَةَ اِلٰى قِصَّةِ الشَّاةِ وَ لَمْ يَذْكُرِ الزِّيَادَةَ بَعْدَهَا۔

۶۲۷۹: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٦٢٨٠:عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ مَا غِرْتُ عَلٰى امْرَاَةٍ مِّنْ نِسَآءٍ مَاغِرْتُ عَلٰى خَدِيْجَةَ لِكَثْرَةِ ذِكْرِهٖ اِيَّاهَا وَ مَا رَاَيْتُهَا قَطُّ۔

۶۲۸۰: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا میں نے اتنا رشک آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کسی بی بی پر نہیں کیا جتنا خدیجہؓ پر کیا کیونکہ آپ ﷺ ان کا ذکر بہت کرتے اور میں نے خدیجہؓ کو کبھی دیکھا بھی نہ تھا۔

٦٢٨١:عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمْ يَتَزَوَّجِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى خَدِيْجَةَ حَتّٰى مَاتَتْ۔

۶۲۸۱: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت خدیجہؓ پر دوسرا نکاح نہیں کیا یہاں تک کہ وہ مرگئیں۔

٦٢٨٢:عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اسْتَاذَنَتْ هَالَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ اُخْتُ خَدِيْجَةَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَرَفَ اسْتِيْذَانَ خَدِيْجَةَ فَارْتَاحَ لِذٰلِكَ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ هَالَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ فَغِرْتُ فَقُلْتُ وَ مَا تَذْكُرُ مِنْ عَجُوْزٍ مِّنْ عَجَائِزِ قُرَيْشٍ حَمْرَاءِ الشِّدْقَيْنِ خَمْشَاءِ السَّاقَيْنِ هَلَكَتْ فِي الدَّهْرِ فَاَبْدَلَكَ اللّٰهُ خَيْرًا مِّنْهَا۔

۶۲۸۲: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے ہالہ بنت خویلد حضرت خدیجہؓ کی بہن (آپ کی سالی) نے اجازت مانگی رسول اللہ ﷺ کے پاس آنے کی آپ ﷺ کو خدیجہ کا اجازت مانگنا یاد آیا۔ آپؐ خوش ہوئے اور فرمایا یا اللہ ہالہ بیٹی خویلد کی۔ مجھے رشک آیا میں نے کہا آپ ﷺ کیا یاد کرتے ہیں قریش کی بڑھیوں میں سے ایک بڑھیا کے سرخ مسوڑھوں والی (یعنی انتہا کی بڑھیا جس کے ایک دانت بھی نہ رہا ہو۔ نری سرخی ہی سرخی ہو دانت کی سفیدی بالکل نہ ہو) پتلی پنڈلیوں والی وہ مرگئی اور اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو اس سے بہتر عورت دی (جوان باکرہ جیسے میں ہوں) قاضی نے کہا عورتوں کو ایسی رشک معاف ہے کیونکہ یہ ان کی طبعی ہے اور اسی واسطے آپؐ نے حضرت عائشہ کو ایسا کہنے سے منع نہ کیا اور میرے نزدیک اس کی وجہ یہ تھی کہ عائشہ کم سن تھیں اور شاید بالغ بھی نہ ہوئی ہوں۔ اس وجہ سے آپؐ ان پر خفا نہ ہوئے۔

بَابٌ: فَضَائِلِ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

باب: ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت

٦٢٨٣:عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُرِيْتُكِ فِي الْمَنَامِ ثَلَاثَ لَيَالٍ جَآءَ نِيْ بِكِ الْمَلَكُ فِيْ سَرَقَةٍ مِّنْ حَرِيْرٍ فَيَقُوْلُ هٰذِهِ امْرَاَتُكَ فَاَكْشِفُ عَنْ وَّجْهِكِ فَاِذَا اَنْتِ هِيَ فَاَقُوْلُ اِنْ يَّكُ هٰذَا مِنْ عِنْدِاللّٰهِ يُمْضِهٖ۔

۶۲۸۳: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے تجھے خواب میں دیکھا تین راتوں تک (نبوت سے پہلے یا نبوت کے بعد) ایک فرشتہ تجھ کو ایک سفید حریر کے ٹکڑے میں لایا اور مجھے کہنے لگا یہ آپ ﷺ کی عورت ہے۔ میں نے تیرا منہ کھولا تو وہ تو نکلی میں نے کہا اگر یہ خواب اللہ کی طرف سے ہے تو ایسا ہی ہوگا (یعنی یہ عورت مجھے ملے گی اگر کوئی اور تعبیر اس خواب کی نہ ہو)

٦٢٨٤:عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ۔

۶۲۸۴: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٦٢٨٥:عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ لَاَعْلَمُ اِذَا كُنْتِ عَنِّيْ رَاضِيَةً وَ اِذَا كُنْتِ عَلَيَّ غَضْبٰى قَالَتْ فَقُلْتُ وَ مِنْ اَيْنَ تَعْرِفُ ذٰلِكَ قَالَ اَمَّا اِذَا كُنْتِ عَنِّيْ

۶۲۸۵: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا میں جان لیتا ہوں جب تو مجھ سے خوش ہوتی ہے اور جب ناخوش ہوتی ہے میں نے عرض کیا کیونکر آپ جان لیتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا جب تو خوش ہوتی ہے تو کہتی ہے نہیں قسم محمد کے رب کی اور جب ناراض ہو جاتی ہے تو کہتی ہے نہیں قسم

رَاضِيَةً فَإِنَّكِ تَقُوْلِيْنَ لَا وَ رَبِّ مُحَمَّدٍ وَّ إِذَا كُنْتِ غَضْبٰى قُلْتِ لَا وَ رَبِّ إِبْرَاهِيْمَ قَالَتْ قُلْتُ أَجَلْ وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَآ أَهْجُرُ إِلَّا اسْمَكَ۔

ابراہیم کے رب کی میں نے عرض کیا بے شک قسم اللہ کی یارسول اللہ میں آپ کا نام چھوڑ دیتی ہوں (جب آپؐ سے ناراض ہوتی ہوں) (یہ غصہ حضرت عائشہ کا اسی رشک کے باب سے ہے جو عورتوں کو معاف ہے اور وہ ظاہر میں ہوتا ہے۔ دل میں حضرت عائشہ اللہ تعالیٰ رسول سے کبھی ناراض نہ ہوتیں)۔

٦٢٨٦: عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ إِلٰى قَوْلِهٖ لَا وَ رَبِّ إِبْرَاهِيْمَ وَ لَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهٗ۔

۶۲۸۶: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٦٢٨٧: عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا كَانَتْ تَلْعَبُ بِالْبَنَاتِ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ وَ كَانَتْ تَأْتِيْنِيْ صَوَاحِبِيْ فَكُنَّ يَنْقَمِعْنَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَرِّبُهُنَّ إِلَيَّ۔

۶۲۸۷: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ گڑیوں سے کھیلتی تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس۔ انہوں نے کہا تیری ہمجولیاں آتیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھ کر غائب ہو جاتیں (شرم سے اور ڈر سے) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کو میرے پاس بھیج دیتے۔

تشریح ❁ قاضی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ گڑیوں سے کھیلنا درست ہے اور یہ مستثنیٰ ہیں تصویروں میں سے کیونکہ اس کھیل میں عورتوں کی تعلیم ہے خانہ داری کے امور کی اور علماء نے جائز رکھا ہے گڑیوں کی بیع اور شراء کو اور امام مالک سے اس کی کراہیت منقول ہے اور جمہور علماء کا قول یہی ہے کہ ان سے کھیلنا درست ہے اور ایک طائفہ کا یہ قول ہے کہ یہ حکم منسوخ ہے تصویروں کی حدیث سے (نوویؒ)

٦٢٨٨: عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَ قَالَ فِيْ حَدِيْثِ جَرِيْرٍ كُنْتُ أَلْعَبُ بِالْبَنَاتِ فِيْ بَيْتِهٖ وَ هُنَّ اللُّعَبُ۔

۶۲۸۸: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٦٢٨٩: عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّاسَ كَانُوْا يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ يَبْتَغُوْنَ بِذٰلِكَ مَرْضَاةَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۶۲۸۹: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے لوگ میری باری کا انتظار کیا کرتے۔ جس دن میری باری ہوتی تحفے بھیجتے تا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خوش ہوں۔

٦٢٩٠: عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ أَرْسَلَ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَأْذَنَتْ عَلَيْهِ وَ هُوَ مُضْطَجِعٌ مَّعِيَ فِيْ مِرْطِيْ فَأَذِنَ لَهَا فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ أَزْوَاجَكَ أَرْسَلْنَنِيْ إِلَيْكَ يَسْأَلْنَكَ الْعَدْلَ فِي ابْنَةِ أَبِيْ

۶۲۹۰: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیبیوں نے فاطمہ زہراؓ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صاحبزادی کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بھیجا۔ انہوں نے اجازت مانگی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لیٹے ہوئے تھے میرے ساتھ میری چادر میں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اجازت دی۔ انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کی بیبیوں نے مجھے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بھیجا ہے وہ چاہتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ

قُحَافَةَ وَ اَنَا سَاكِتَةٌ قَالَتْ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَیْ بُنَيَّةُ اَلَسْتِ تُحِبِّيْنَ مَآ اُحِبُّ فَقَالَتْ بَلٰى قَالَ فَاَحِبِّیْ هٰذِهٖ قَالَتْ فَقَامَتْ فَاطِمَةُ حِيْنَ سَمِعَتْ ذٰلِكَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَرَجَعَتْ اِلٰى اَزْوَاجِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَتْهُنَّ بِالَّذِیْ قَالَتْ وَ بِالَّذِیْ قَالَ لَهَا فَقُلْنَ لَهَا مَا نَرٰكِ اَغْنَيْتِ عَنَّا مِنْ شَیْءٍ فَارْجِعِیْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَقُوْلِیْ لَهٗ اِنَّ اَزْوَاجَكَ يَنْشُدْنَكَ الْعَدْلَ فِی ابْنَةِ اَبِیْ قُحَافَةَ فَقَالَ فَاطِمَةُ وَاللّٰهِ لَآ اُكَلِّمُهٗ فِيْهَا اَبَدًا قَالَتْ عَآئِشَةُ فَاَرْسَلَ اَزْوَاجُ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ زَوْجَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ هِیَ الَّتِیْ كَانَتْ تُسَامِيْنِیْ مِنْهُنَّ فِی الْمَنْزِلَةِ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ اَرَامْرَاَةً قَطُّ خَيْرًا فِی الدِّيْنِ مِنْ زَيْنَبَ وَاَتْقٰى لِلّٰهِ وَ اَصْدَقَ حَدِيْثًا وَّ اَوْصَلَ لِلرَّحِمِ وَ اَعْظَمَ صَدَقَةً وَّ اَشَدَّ ابْتِذَالًا لِنَفْسِهَا فِی الْعَمَلِ الَّذِیْ تَصَدَّقُ بِهٖ وَ تَقَرَّبُ بِهٖ اِلَى اللّٰهِ مَا عَدَا سَوْرَةٍ مِّنْ حِدَّةٍ كَانَتْ فِيْهَا تُسْرِعُ مِنْهَا الْفَيْئَةَ قَالَتْ فَاسْتَاذَنَتْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ عَآئِشَةَ فِیْ مِرْطِهَا عَلَى الْحَالَةِ الَّتِیْ دَخَلَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا وَ هُوَ بِهَا فَاَذِنَ لَهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَتْ اِنَّ اَزْوَاجَكَ اَرْسَلْنَنِیْ اِلَيْكَ يَسْئَلْنَكَ الْعَدْلَ فِی ابْنَةِ اَبِیْ قُحَافَةَ قَالَتْ ثُمَّ وَقَعَتْ بِیْ فَاسْتَطَالَتْ عَلَیَّ وَ اَنَا اَرْقُبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَ اَرْقُبُ طَرْفَهٗ

وسلم انصاف کریں ان کے ساتھ ابوقحافہؓ کی بیٹی میں (یعنی جتنی محبت ان سے رکھتے ہیں اتنی ہی اوروں سے رکھیں۔ یہ امر اختیاری نہ تھا اور سب باتوں میں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انصاف کرتے تھے) اور میں خاموش تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے بیٹی! کیا تو وہ نہیں چاہتی جو میں چاہوں وہ بولیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں تو وہی چاہتی ہوں جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چاہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تو محبت رکھ عائشہ سے۔ یہ سنتے ہی فاطمہؓ اٹھیں اور بیبیوں کے پاس گئیں۔ ان سے جا کر اپنا کہنا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانا بیان کیا۔ وہ کہنے لگیں ہم سمجھتی ہیں تم کچھ ہمارے کام نہ آئیں اس لئے پھر جاؤ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اور کہو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیبیاں انصاف چاہتی ہیں ابوقحافہ کی بیٹی کے مقدمہ میں (ابوقحافہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے باپ تھے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے دادا ہوئے۔ دادا کی طرف نسبت دے سکتے ہیں) حضرت فاطمہ نے کہا قسم اللہ کی میں تو حضرت عائشہ کے مقدمہ میں اب کبھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے گفتگو نہ کروں گی۔ حضرت عائشہؓ نے کہا آخر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیبیوں نے ام المؤمنین زینب بنت جحش کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بھیجا اور میرے برابر کے مرتبہ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے وہی تھیں اور میں نے کوئی عورت ان سے زیادہ دیندار اور اللہ سے ڈرنے والی اور سچی بات کہنے والی اور ناتا جوڑنے والی اور خیرات کرنے والی نہیں دیکھی اور نہ ان سے بڑھ کر کوئی عورت اپنے نفس پر زور ڈالتی تھی اللہ تعالیٰ کے کام میں اور صدقہ میں فقط ان میں ایک تیزی تھی (یعنی غصہ تھا اس سے بھی وہ جلدی پھر جاتیں اور مل جاتیں اور نادم ہو جاتیں) انہوں نے اجازت چاہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اجازت دی اسی حال میں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری چادر میں تھے جس حال میں فاطمہ آئی تھیں۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیبیاں انصاف چاہتی ہیں ابوقحافہؓ کی بیٹی کے مقدمہ میں۔ پھر یہ کہہ کر مجھ

هَلْ يَأْذَنُ لِي فِيهَا قَالَتْ فَلَمْ تَبْرَحْ زَيْنَبُ حَتَّى عَرَفْتُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ لَا يَكْرَهُ اَنْ اَنْتَصِرَ قَالَتْ فَلَمَّا وَقَعْتُ بِهَا لَمْ اَنْشَبْهَا حِيْنَ اَنْحَيْتُ عَلَيْهَا قَالَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ تَبَسَّمَ اِنَّهَا ابْنَةُ اَبِي بَكْرٍ۔

پر آئیں اور زبان درازی کی اور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نگاہ کو دیکھ رہی تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے اجازت دیتے ہیں جواب دینے کی یا نہیں یہاں تک کہ مجھ کو معلوم ہو گیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جواب دینے سے برا نہیں مانیں گے تب تو میں بھی ان پر آئی اور تھوڑی ہی دیر میں ان کو بند کر دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہنسے اور فرمایا یہ ابوبکرؓ کی بیٹی ہے (کسی ایسے ویسے کی لڑکی نہیں جو تم سے دب جائے)

٦٢٩١:عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ فِي الْمَعْنٰى غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ فَلَمَّا وَ قَعْتُ بِهَا لَمْ اَنْشَبْهَا اَنْ اَثْخَنْتُهَا غَلَبَةً۔

۶۲۹۱: ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

٦٢٩٢:عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَتَفَقَّدُ يَقُوْلُ اَيْنَ اَنَا الْيَوْمَ اَيْنَ اَنَا غَدًا اسْتِبْطَاءً لِيَوْمِ عَائِشَةَ قَالَتْ فَلَمَّا كَانَ يَوْمِي قَبَضَهُ اللّٰهُ بَيْنَ سَحْرِي وَ نَحْرِي۔

۶۲۹۲: ام المؤمنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ دریافت کرتے تھے (بیماری میں) اور فرماتے تھے کل میں کہاں ہوگا۔ کل میں کہاں ہوں گا یہ خیال کر کے کہ ابھی میری باری میں دیر ہے۔ پھر میری باری کے دن اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو بلا لیا میرے سینہ اور حلق میں (یعنی آپؐ کا سر مبارک میرے سینہ سے لگا ہوا تھا)

٦٢٩٣:عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَبْلَ اَنْ يَّمُوْتَ وَ هُوَ مُسْنِدٌ اِلَى صَدْرِهَا وَ اَصْغَتْ اِلَيْهِ وَ هُوَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِي وَارْحَمْنِي وَالْحِقْنِي بِالرَّفِيْقِ۔

۶۲۹۳: ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے وفات سے پہلے اور ٹیکا لگائے تھے میرے سینہ پر میں نے کان لگایا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے یا اللہ بخش دے مجھ کو اور رحم کر مجھ پر اور ملا دے مجھ کو اپنے رفیقوں سے۔

٦٢٩٤:عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ۔

۶۲۹۴: ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

٦٢٩٥:عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَسْمَعُ اَنَّهُ لَنْ يَّمُوْتَ نَبِيٌّ حَتّٰى يُخَيَّرَ بَيْنَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ قَالَتْ فَسَمِعْتُ النَّبِيَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيْهِ وَ اَخَذَتْهُ بُحَّةٌ يَقُوْلُ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيِّيْنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصّٰلِحِيْنَ وَ حَسُنَ اُولٰئِكَ رَفِيْقًا قَالَتْ فَظَنَنْتُهُ خُيِّرَ حِيْنَئِذٍ۔

۶۲۹۵: ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے میں سنا کرتی تھی کہ کوئی نبی نہیں مرے گا یہاں تک کہ اس کو اختیار دیا جائے گا دنیا میں رہنے اور آخرت میں جانے کا۔ پھر میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیماری میں جس میں آپؐ نے وفات پائی اس وقت آواز آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بھاری تھی آپؐ نے فرمایا ان لوگوں کے ساتھ کر جن پر تو نے احسان کیا نبی اور صدیق اور شہید اور نیک بخت لوگوں میں سے اور اچھے رفیق ہیں یہ لوگ۔ اس وقت میں سمجھی ان کو اختیار ملا۔

٦٢٩٦:عَنْ سَعْدٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ۔

۶۲۹۶: ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

٦٢٩٧:عَنْ عَآئِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ وَ هُوَ صَحِيْحٌ اِنَّهٗ لَمْ يُقْبَضْ نَبِيٌّ قَطُّ حَتّٰى يَرٰى مَقْعَدَهٗ فِي الْجَنَّةِ ثُمَّ يُخَيَّرُ قَالَتْ عَآئِشَةُ فَلَمَّا نَزَلَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ رَاْسُهٗ عَلٰى فَخِذِيْ غُشِيَ عَلَيْهِ سَاعَةً ثُمَّ اَفَاقَ فَاَشْخَصَ بَصَرَهٗ اِلَى السَّقْفِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ الرَّفِيْقَ الْاَعْلٰى قَالَتْ عَآئِشَةُ قُلْتُ اِذًا لَّا يَخْتَارُنَا قَالَتْ عَآئِشَةُ وَ عَرَفْتُ الْحَدِيْثَ الَّذِيْ كَانَ يُحَدِّثُنَا بِهٖ وَ هُوَ صَحِيْحٌ فِيْ قَوْلِهٖ اِنَّهٗ لَمْ يُقْبَضْ نَبِيٌّ قَطُّ حَتّٰى يَرٰى مَقْعَدَهٗ مِنَ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُخَيَّرُ قَالَتْ عَآئِشَةُ فَكَانَتْ تِلْكَ اٰخِرُ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلُهٗ اَللّٰهُمَّ الرَّفِيْقَ الْاَعْلٰى۔

۶۲۹۷:ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے تندرستی کی حالت میں کوئی نبی نہیں مرا یہاں تک کہ اس نے اپنا ٹھکانا جنت میں دیکھ نہیں لیا اور اختیار نہیں ملا دنیا سے جانے کے لئے حضرت عائشہؓ نے کہا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کا وقت آ گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سر میری ران پر تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک ساعت تک بیہوش رہے پھر ہوش میں آئے اور اپنی آنکھ چھت کی طرف لگائی اور فرمایا اللہ بلند رفیقوں کے ساتھ کر (یعنی پیغمبروں کے ساتھ جو اعلیٰ علیین میں رہتے ہیں) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا اس وقت میں نے کہا اب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم کو اختیار کرنے والے نہیں اور مجھے یاد آئی وہ حدیث جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمائی تھی تندرستی کی حالت میں کوئی نبی نہیں مرا یہاں تک کہ اس نے اپنا ٹھکانا جنت میں دیکھ نہ لیا ہو اور اس کو اختیار نہ ملا ہو۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا یہ آخر کلمہ تھا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اَللّٰھُمَّ الرَّفِیْقَ الْاَعْلٰی۔

٦٢٩٨:عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَرَجَ اَقْرَعَ بَيْنَ نِسَآئِهٖ فَطَارَتِ الْقُرْعَةُ عَلٰى عَآئِشَةَ وَ حَفْصَةَ فَخَرَجَتَا مَعَهٗ جَمِيْعًا وَّ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ بِاللَّيْلِ سَارَ مَعَ عَآئِشَةَ يَتَحَدَّثُ مَعَهَا فَقَالَتْ حَفْصَةُ لِعَآئِشَةَ اَلَا تَرْكَبِيْنَ اللَّيْلَةَ بَعِيْرِيْ وَاَرْكَبُ بَعِيْرَكِ فَتَنْظُرِيْنَ وَ اَنْظُرُ قَالَتْ بَلٰى فَرَكِبَتْ عَآئِشَةُ عَلٰى بَعِيْرِ حَفْصَةَ وَرَكِبَتْ حَفْصَةُ عَلٰى بَعِيْرِ عَآئِشَةَ فَجَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى جَمَلِ عَآئِشَةَ وَعَلَيْهِ حَفْصَةُ فَسَلَّمَ ثُمَّ سَارَ مَعَهَا حَتّٰى نَزَلُوْا فَافْتَقَدَتْهُ عَآئِشَةُ فَغَارَتْ فَلَمَّا نَزَلُوْا جَعَلَتْ تَجْعَلُ رِجْلَهَا بَيْنَ الْاِذْخِرِ وَ تَقُوْلُ يَا رَبِّ سَلِّطْ عَلَيَّ عَقْرَبًا اَوْ حَيَّةً

۶۲۹۸:ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب سفر کو جاتے تو قرعہ ڈالتے اپنی عورتوں پر۔ ایک بار قرعہ مجھ پر اور ام المؤمنین حفصہؓ پر آیا ہم دونوں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نکلیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب رات کو سفر کرتے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ چلتے ان سے باتیں کرتے ہوئے حفصہؓ نے عائشہؓ سے کہا آج کی رات تم میرے اونٹ پر چڑھو اور میں تمہارے اونٹ پر چڑھتی ہوں۔ تم دیکھو گی جو تم نہیں دیکھتی تھیں اور میں دیکھوں گی جو میں نہیں دیکھتی تھی۔ حضرت عائشہؓ نے کہا اچھا اور وہ حفصہؓ کے اونٹ پر سوار ہوئیں اور رات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آئے دیکھا تو اس پر حفصہؓ ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سلام کیا اور انہی کے ساتھ بیٹھ کر چلے یہاں تک کہ منزل پر اترے اور حضرت عائشہؓ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہ پایا (رات بھر) ان کو غیرت آئی۔ جب اتریں تو وہ اپنے پاؤں اذخر (گھاس) میں ڈالتیں اور کہتیں یا اللہ مجھ پر مسلط کر ایک

تَلْدَغُنِیْ هُوَ رَسُوْلُكَ وَ لَآ اَسْتَطِیْعُ اَنْ اَقُوْلَ لَهٗ شَیْئًا۔

بچھو یا سانپ جو مجھ کو ڈس لے وہ تو تیرے رسول ہیں میں ان کو کچھ کہہ نہیں سکتی۔

تشریح حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے رشک اور غیرت کی وجہ سے کہا اور وہ عورتوں کو معاف ہے جیسے اوپر گزر چکا۔ مہلب نے کہا کہ اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ باری باری رہنا ہر ایک عورت کے پاس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر واجب نہ تھا ورنہ حفصہ رضی اللہ عنہا ایسا کام کیوں کرتیں اور یہ کچھ ضروری نہیں اس لئے کہ اگر باری آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر واجب بھی ہو جب بھی سفر میں چلتے وہ ہر عورت کے پاس جا سکتا ہے اسی طرح حضر میں بھی کچھ ضروری کام کے لئے اور بوسہ اور لمس کر سکتا ہے بشرطیکہ دیر نہ لگائے (نووی)

٦٢٩٩: عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ یَقُوْلُ فَضْلُ عَآئِشَةَ عَلَی النِّسَآءِ كَفَضْلِ الثَّرِیْدِ عَلٰی سَآئِرِ الطَّعَامِ۔

۶۲۹۹: انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت اور عورتوں پر ایسی ہے جیسے ثرید (ایک کھانا ہے روٹی اور گوشت سے ملا کر بنایا جاتا ہے) کی فضیلت باقی کھانوں پر۔

٦٣٠٠: عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ وَ لَیْسَ فِیْ حَدِیْثِهِمَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَ فِیْ حَدِیْثِ اِسْمٰعِیْلَ اَنَّهٗ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ۔

۶۳۰۰: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا

٦٣٠١: عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَهَآ اِنَّ جِبْرِیْلَ یَقْرَأُ عَلَیْكِ السَّلَامَ قَالَتْ فَقُلْتُ وَ عَلَیْهِ السَّلَامُ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ۔

۶۳۰۱: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ان سے (یعنی عائشہؓ سے) جبرئیل تم کو سلام کہتے ہیں انہوں نے کہا وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ۔

٦٣٠٢: عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا بِمِثْلِ حَدِیْثِهِمَا۔

۶۳۰۲: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٦٣٠٣: عَنْ زَكَرِیَّا بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ۔

۶۳۰۳: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٦٣٠٤: عَنْ عَآئِشَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا عَآئِشُ هٰذَا جِبْرَئِیْلُ یَقْرَأُ عَلَیْكِ السَّلَامَ فَقُلْتُ وَ عَلَیْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ قَالَ وَ هُوَ یَرٰی مَالَآ اَرٰی۔

۶۳۰۴: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ جبرئیلؑ ہیں تم کو سلام کہتے ہیں۔ میں نے کہا وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دیکھتے تھے جو میں نہیں دیکھتی تھی۔

حَدِیْثُ اُمِّ زَرْعٍ

ام زرع کی حدیث کا بیان

٦٣٠٥: عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ جَلَسَ اِحْدٰی

۶۳۰۵: ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے

عَشَرَةَ امْرَاَةً فَتَعَا هَدْنَ وَ تَعَا قَدْنَ اَنْ لَّا يَكْتُمْنَ مِنْ اَخْبَارِ اَزْوَاجِهِنَّ شَيْئًا قَالَتِ الْاُوْلٰى زَوْجِىْ لَحْمُ جَمَلٍ غَثٍّ عَلٰى رَاْسِ جَبَلٍ وَّ عْرٍ لَّا سَهْلٌ فَيُرْتَقٰى وَلَا سَمِيْنٌ فَيُنْتَقَلَ قَالَتِ الثَّانِيَةُ زَوْجِىْ لَآ اَبُثُّ خَبَرَهٗ اِنِّىْ اَخَافُ اَنْ لَّآ اَذَرَهٗ اِنْ اَذْكُرْهُ اَذْكُرْ عُجَرَهٗ وَ بُجَرَهٗ قَالَتِ الثَّالِثَةُ زَوْجِىَ الْعَشَنَّقُ اِنْ اَنْطِقْ اُطَلَّقْ وَ اِنْ اَسْكُتْ اُعَلَّقْ قَالَتِ الرَّابِعَةُ زَوْجِىْ كَلَيْلِ تِهَامَةَ لَا حَرٌّ وَ لَا قُرٌّ وَ لَا مَخَافَةَ وَ لَا سَامَةَ قَالَتِ الْخَامِسَةُ زَوْجِىْ اِنْ دَخَلَ فَهِدَ وَ اِنْ خَرَجَ اَسِدَ وَّ لَا يَسْاَلُ عَمَّا عَهِدَ قَالَتِ السَّادِسَةُ زَوْجِىْ اِنْ اَكَلَ لَفَّ وَ اِنْ شَرِبَ اشْتَفَّ وَ اِنِ اضْطَجَعَ الْتَفَّ وَلَا يُوْلِجُ الْكَفَّ لِيَعْلَمَ الْبَثَّ قَالَتِ السَّابِعَةُ زَوْجِىْ غَيَايَاءُ اَوْ عَيَايَاءُ طَبَاقَاءُ كُلُّ دَآءٍ لَّهٗ دَآءٌ شَجَّكِ اَوْ فَلَّكِ اَوْ جَمَعَ كُلًّا لَّكِ قَالَتِ الثَّامِنَةُ زَوْجِ الرِّيْحُ رِيْحُ زَرْنَبٍ وَالْمَسُّ مَسُّ اَرْنَبٍ قَالَتِ التَّاسِعَةُ زَوْجِىْ رَفِيْعُ الْعِمَادِ طَوِيْلُ النِّجَادِ عَظِيْمُ الرَّمَادِ قَرِيْبُ الْبَيْتِ مِنَ النَّادِ قَالَتِ الْعَاشِرَةُ زَوْجِىْ مَالِكٌ وَّ مَا مَالِكٌ مَالِكٌ خَيْرٌ مِنْ ذٰلِكَ لَهٗ اِبِلٌ عَثِيْرَاتُ الْمُبَارِكِ قَلِيْلَاتُ الْمَسَارِحِ اِذَا سَمِعْنَ صَوْتَ الْمِزْهَرِ اَيْقَنَّ اَنَّهُنَّ هَوَالِكُ قَالَتِ الْحَادِيَةَ عَشَرَةَ زَوْجِىْ اَبُوْ زَرْعٍ وَ مَا اَبُوْ زَرْعٍ اَنَاسَ مِنْ حُلِيٍّ اُذُنَيَّ وَ مَلَاَ مِنْ شَحْمٍ عَضُدَيَّ وَ بَجَّحَنِىْ فَبَجِحَتْ اِلَيَّ نَفْسِىْ وَ جَدَنِىْ فِىْ اَهْلِ غُنَيْمَةٍ بِشِقٍّ فَجَعَلَنِىْ فِىْ اَهْلِ صَهِيْلٍ وَّ اَطِيْطٍ وَ دَآئِسٍ وَّ مُنَقٍّ فَعِنْدَهٗ اَقُوْلُ فَلَا اُقَبَّحُ وَ اَرْقُدُ فَاَتَصَبَّحُ وَ اَشْرَبُ فَاَتَقَنَّحُ اُمُّ اَبِىْ زَرْعٍ فَمَآ اُمُّ اَبِىْ زَرْعٍ

گیارہ عورتیں بیٹھیں اور ان میں سے ہر ایک نے یہ اقرار کیا اور عہد کیا کہ اپنے اپنے خاوندوں کی کوئی بات نہ چھپائیں گی۔ پہلی (۱) عورت نے کہا میرا خاوند گویا دبلے اونٹ کا گوشت ہے جو ایک دشوار گزار پہاڑ کی چوٹی پر رکھا ہو نہ تو وہاں تک صاف راستہ ہے کہ کوئی چڑھ جائے اور نہ وہ گوشت موٹا ہے کہ لایا جائے۔ دوسری (۲) عورت نے کہا میں اپنے خاوند کی خبر نہیں پھیلا سکتی۔ میں ڈرتی ہوں اگر بیان کروں تو پورا بیان نہ کر سکوں گی اس قدر اس میں عیوب ہیں ظاہری بھی اور باطنی بھی (اور بعض نے یہ معنی کئے ہیں کہ میں ڈرتی ہوں اگر بیان کروں تو اس کو چھوڑ دوں گی یعنی وہ خفا ہو کر مجھ کو طلاق دے گا اور اس کو چھوڑنا پڑے گا) تیسری (۳) عورت نے کہا میرا خاوند لمبا ہے (یعنی احمق) اگر میں اس کی برائی بیان کروں تو مجھ کو طلاق دے دے گا اور جو چپ رہوں تو ادھر رہوں گی (یعنی نہ نکاح کے مزے اٹھاؤں گی نہ بالکل محروم رہوں گی) چوتھی (۴) نے کہا میرا خاوند تو ایسا ہے جیسے تہامہ (حجاز اور مکہ) کی رات نہ گرم ہے نہ سرد (یعنی معتدل المزاج ہے) نہ ڈر ہے نہ رنج (یہ اس کی تعریف کی یعنی اس کے عمدہ اخلاق ہیں اور نہ وہ میری صحبت سے ملول ہوتا ہے) پانچویں (۵) عورت نے کہا میرا خاوند جب گھر میں آتا ہے تو چیتا ہے (یعنی پڑ کر سو جاتا ہے اور کسی کو نہیں ستاتا) اور جب باہر نکلتا ہے تو شیر ہے اور جو مال اسباب گھر چھوڑ جاتا ہے اس کو نہیں پوچھتا۔ چھٹی (٦) عورت نے کہا میرا خاوند اگر کھاتا ہے تو سب تمام کر دیتا ہے اور پیتا ہے تو تلچھٹ تک نہیں چھوڑتا اور لیٹتا ہے تو بدن لپیٹ لیتا ہے اور مجھ پر اپنا ہاتھ نہیں ڈالتا کہ میرا دکھ اور درد پہچانے (یہ بھی ہجو ہے یعنی سوا کھانے پینے کے بیل کی طرح اور کوئی کام کا نہیں عورت کی خبر تک نہیں لیتا) ساتویں (۷) عورت نے کہا میرا خاوند نامرد ہے یا شریر نہایت احمق ہے کہ کلام نہیں کرنا جانتا سب جہاں بھر کے عیب اس میں موجود ہیں ایسا ظالم ہے کہ تیرا سر پھوڑے یا ہاتھ توڑے یا سر اور ہاتھ دونوں مروڑے۔ آٹھویں (۸) عورت نے کہا کہ میرا خاوند بو میں زرنب ہے (زرنب ایک خوشبودار گھاس ہے) اور چھونے میں نرم جیسے خرگوش (یہ تعریف ہے یعنی اس کا ظاہر اور باطن دونوں اچھے ہیں) نویں (۹) عورت

عُكُوْمُهَا رِدَاحٌ وَ بَيْتُهَا فَسَاحٌ اِبْنُ اَبِيْ زَرْعٍ فَمَا ابْنُ اَبِيْ زَرْعٍ مَضْجَعُهٗ كَمَسَلِّ شَطْبَةٍ وَّ يُشْبِعُهٗ ذِرَاعُ الْجَفْرَةِ بِنْتُ اَبِيْ زَرْعٍ فَمَا بِنْتُ اَبِيْ ذَرْعٍ طَوْعُ اَبِيْهَا وَ طَوْعُ اُمِّهَا وَ مِلْأُ كِسَآئِهَا وَغَيْظُ جَارَتِهَا جَارِيَةُ اَبِيْ زَرْعٍ فَمَا جَارِيَةُ اَبِيْ زَرْعٍ لَا تَبُثُّ حَدِيْثَنَا تَبْثِيْثًا وَلَا تُنَقِّثُ مِيْرَتَنَا تَنْقِيْثًا وَّ لَا تَمْلَأُ بَيْتَنَا تَعْشِيْشًا قَالَتْ خَرَجَ اَبُوْ زَرْعٍ وَ الْاَوْطَابُ تُمْخَضُ فَلَقِيَ امْرَاَةً مَّعَهَا وَلَدَانِ لَهَا كَالْفَهْدَيْنِ يَلْعَبَانِ مِنْ تَحْتِ خَصْرِهَا بِرُمَّانَتَيْنِ فَطَلَّقَنِيْ وَ نَكَحَهَا فَنَكَحْتُ بَعْدَهٗ رَجُلًا سَرِيًّا رَكِبَ شَرِيًّا وَ اَخَذَ خَطِّيًّا وَّ اَرَاحَ عَلَيَّ نَعَمًا ثَرِيًّا وَ اَعْطَانِيْ مِنْ كُلِّ رَائِحَةٍ زَوْجًا قَالَ كُلِيْ اُمَّ زَرْعٍ وَ مِيْرِيْ اَهْلَكِ فَلَوْ جَمَعْتُ كُلَّ شَيْءٍ اَعْطَانِيْ مَا بَلَغَ اَصْغَرَ اٰنِيَةِ اَبِيْ زَرْعٍ قَالَتْ عَآئِشَةُ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْتُ لَكِ كَاَبِيْ زَرْعٍ لِاُمِّ زَرْعٍ۔

نے کہا کہ میرا خاوند اونچے محل والا لمبے پر تلے والا (یعنی قد آور) بڑی راکھ والا (یعنی سخی ہے۔ اس کا باورچی خانہ ہمیشہ گرم رہتا ہے تو راکھ بہت نکلتی ہے) اس کا گھر نزدیک ہے مجلس اور مسافر خانہ سے (یعنی سردار اور سخی ہے اس کا لنگر جاری ہے) دسویں (۱۰) عورت نے کہا کہ میرے خاوند کا نام مالک ہے مالک افضل ہے میری اس تعریف سے اس کے اونٹوں کے بہت شتر خانے ہیں اور کمتر چراگاہیں ہیں (یعنی ضیافت میں اس کے یہاں اونٹ بہت ذبح ہوا کرتے ہیں اس سبب سے شتر خانوں سے جنگل میں کم چرنے جاتے ہیں) جب کہ اونٹ باجے کی آواز سنتے ہیں اپنے ذبح ہونے کا یقین کر لیتے ہیں۔ (ضیافت میں راگ اور باجے کا معمول تھا اس سبب سے باجے کی آواز سن کے اونٹوں کو اپنے ذبح ہونے کا یقین ہو جاتا تھا) گیارہویں (۱۱) عورت نے کہا کہ میرے خاوند کا نام ابوزرع ہے سو واہ کیا خوب ابوزرع ہے۔ اس نے زیور سے میرے دونوں کان جھلائے اور چربی سے میرے دونوں بازو بھرے (یعنی مجھ کو موٹا کیا اور مجھ کو بہت خوش کیا) سو میری جان بہت چین میں رہی۔ مجھ کو اس نے بھیڑ بکری والوں میں پایا جو پہاڑ کے کنارے رہتے تھے سو اس نے مجھ کو گھوڑے اور اونٹ اور کھیت اور خرمن کا مالک کر دیا (یعنی میں نہایت ذلیل اور محتاج تھی اس نے مجھ کو باعزت اور مالدار کر دیا) میں اس کی بات کرتی ہوں وہ مجھ کو برا نہیں کہتا۔

سوتی ہوں تو فجر کر دیتی ہوں (یعنی کچھ کام نہیں کرنا پڑتا) اور پیتی ہوں سیراب ہو جاتی ہوں۔ ماں ابوزرع کی سو کیا خوب ہے ماں ابو زرع کی اس کی بڑی بڑی گٹھڑیاں کشادہ اور کشادہ گھر۔ بیٹا ابوزرع کا سو کیا خوب ہے بیٹا ابوزرع کا اس کی خواب گاہ جیسے تلوار کا میان (یعنی نازنین بدن ہے) اس کو آسودہ کر دیتا ہے حلوان کا ہاتھ (یعنی کم خور ہے) بیٹی ابوزرع کی سو کیا خوب ہے بیٹی ابوزرع کی اپنے ماں باپ کی تابعدار اپنے لباس کے بھرنے والی (یعنی موٹی ہے) اور اپنے سوت کی رشک (یعنی اپنے خاوند کی پیاری ہے) اس واسطے اس کی سوت اس سے جلتی ہے۔ لونڈی ابوزرع کی کیا خوب ہے لونڈی ابوزرع کی ہماری بات مشہور نہیں کرتی ظاہر کر کے اور ہمارا کھانا نہیں لیجاتی اٹھا کر اور ہمارا گھر آلودہ نہیں رکھتی کوڑے سے۔ ابوزرع باہر نکلا جب کہ مشکوں میں دودھ متھا جاتا تھا (گھی نکالنے کے واسطے) سو وہ ملا ایک عورت سے جس کے ساتھ اس کے دو لڑکے تھے جیسے دو چیتے اس کی گود میں دو اناروں سے کھیلتے تھے۔ سو ابوزرع نے مجھے طلاق دے دی اور اس عورت سے نکاح کیا۔ پھر میں نے اس کے بعد ایک سردار مرد سے نکاح کیا عمدہ گھوڑے کا سوار اور نیزہ باز۔ اس نے مجھکو چوپائے جانور بہت دیئے اور اس نے مجھ کو ہر ایک مویشی سے جوڑا جوڑا دیا سو اس نے مجھ سے کہا کہ اے ام زرع اور کھلا اپنے لوگوں کو سو اگر میں جمع کروں جو دوسرے خاوند نے دیا تو ابوزرع کے چھوٹے برتن کے برابر بھی نہ پہنچے (یعنی دوسرے خاوند کا احسان

پہلے خاوند کے احسان سے نہایت کم ہے) حضرت عائشہ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا میں تیرے لئے ایسا ہوں جیسے ابوزرع تھا ام زرع کے لئے (یعنی ویسی) تیری خاطر کرتا ہوں اور سب باتوں میں تشبیہ ضروری نہیں تو آپ ﷺ نے طلاق نہیں دی حضرت عائشہ کو اور یہ غیبت میں داخل نہیں جو عورتوں نے اپنے خاوندوں کا ذکر کیا کیونکہ انہوں نے اپنے خاوندوں کا نام نہیں لیا اور جب تک نام لے کر کسی کی برائی نہ کرے وہ غیبت نہیں۔ دوسرے یہ کہ یہ عورتیں مجہول ہیں یہ اگر غیبت بھی کرتی ہوں تو کیا بعید ہے اور اس وقت میں اگر کوئی عورت اپنے خاوند کی برائی کرے ان لوگوں کے سامنے جو اس کے خاوند کو پہچانتے ہوں تو غیبت ہو جائے گی گو نام نہ لے۔

(نووی)

تشریح ۞ گیارہ عورتیں بیٹھیں اور ان سب نے یہ اقرار اور عہد کیا کہ اپنے اپنے خاوندوں کی کوئی بات نہ چھپائیں گی اور ہر ایک اپنے خاوند کا حال بیان کرے گی۔ نووی نے کہا خطیب بغدادی نے اپنی کتاب مبہمات میں لکھا ہے کہ ان گیارہ عورتوں کے نام میں نہیں جانتا کسی نے لئے ہوں مگر ایک غریب طریق سے ان کے نام مجھ سے پہنچے ہیں پھر کہا دوسری عورت کا نام عمرو بنت عمرو تھا اور تیسری کا حی بنت کعب چوتھی کا مہدد بنت ابی مزرمہ پانچویں کا کبشہ چھٹی کا ہند ساتویں کا حی بنت علقمہ آٹھویں کا بنت اوس بن عبد دسویں کا کبشہ بنت ارقم گیارہویں کا ام زرع بنت اکیہل بن ساعد انتہی اور پہلی عورت کا نام مذکور نہیں۔ بعض کتابوں میں ہے کہ وہ بنت ابی مہزومہ تھی اور بعضوں نے اس ترتیب میں اختلاف بھی کیا ہے اور یہ عورتیں سب یمن کی تھیں۔

پہلی عورت نے کہا میرا خاوند گویا دبلے اونٹ کا گوشت ہے جو ایک دشوار گزار پہاڑ کی چوٹی پر رکھا ہو نہ تو وہاں تک صاف راستہ ہے کہ کوئی چڑھ جائے اور نہ وہ گوشت موٹا ہے کہ لایا جائے تکلیف اٹھا کر مطلب یہ ہے کہ میرے خاوند میں کوئی خوبی نہیں اور اس کے ساتھ مزاج میں غربت بھی نہیں بلکہ غرور اور نخوت ہے اور بدخلق بھی ہے۔

پانچویں عورت نے کہا میرا خاوند جب گھر آتا ہے تو چیتا ہے اور جب باہر نکلتا ہے تو شیر ہے نووی نے کہا یہ بھی تعریف ہے اور چیتے سے یہ غرض ہے کہ بہت سوتا ہے اور مال اور اسباب کے فکر سے غافل ہو جاتا ہے اور باہر شیر ہے یعنی شجاع اور بہادر ہے لڑائی میں ابن ابی اویس نے کہا چیتے سے یہ غرض ہے کہ گھر میں آتے ہی چیتے کی طرح مجھ پر گرتا ہے اور جماع بہت کرتا ہے اور صحیح پہلا معنی ہے۔

٦٣٠٦: عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ عَيَايَاءُ طَبَاقَاءُ وَ لَمْ يَشُكَّ وَ قَالَ قَلِيْلَاتُ الْمَسَارِحِ وَ قَالَ وَ صِفْرُ رِدَآئِهَا وَ خَيْرُ نِسَآئِهَا وَ عَقْرُ جَارَتِهَا وَ قَالَ وَ لَا تَنْقُثُ مِيْرَتَنَا تَنْقِيْثًا وَّ قَالَ وَ اَعْطَانِيْ مِنْ كُلِّ ذَابِحَةٍ زَوْجًا۔

۶۳۰۶: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ کچھ لفظوں کا اختلاف ہے۔

بَابٌ مِّنْ فَضَائِلِ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا

باب: حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی فضیلت

٦٣٠٧: عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَ هُوَ يَقُوْلُ اِنَّ بَنِيْ هِشَامِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ اسْتَاْذَنُوْنِيْ اَنْ

۶۳۰۷: مسور بن مخرمہؓ سے روایت ہے انہوں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے منبر پر آپ ﷺ فرماتے تھے کہ ہشام بن مغیرہ کے بیٹوں نے مجھ سے اجازت مانگی اپنی بیٹی کا نکاح کرنے کے علی بن ابی طالب سے (یعنی ابوجہل کی بیٹی کا جس

يُنْكِحُوْا ابْنَتَهُمْ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ فَلَا اٰذَنُ لَهُمْ ثُمَّ لَا اٰذَنُ لَهُمْ ثُمَّ لَا اٰذَنُ لَهُمْ اِلَّا اَنْ يُّحِبَّ ابْنُ اَبِيْ طَالِبٍ اَنْ يُّطَلِّقَ ابْنَتِيْ وَ يَنْكِحَ ابْنَتَهُمْ فَاِنَّمَا ابْنَتِيْ بِضْعَةٌ مِّنِّيْ يُرِيْبُنِيْ مَا رَابَهَا وَ يُؤْذِيْنِيْ مَآ اٰذَاهَا۔

کے نکاح کے لئے حضرت علی نے پیام دیا تھا) تو میں اجازت نہ دوں گا نہ دوں گا نہ دوں گا البتہ اس صورت میں اجازت دیتا ہوں کہ علی میری بیٹی کو طلاق دیں اور ان کی بیٹی سے نکاح کریں اس لئے کہ میری بیٹی ایک ٹکڑا ہے میرا۔ شک میں ڈالتا ہے مجھ کو جو اس کو شک میں ڈالتا ہے اور ایذاء ہوتی ہے مجھ کو جس سے اس کو ایذا ہوتی ہے۔ (اس سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ کو ایذا دینا ہر حال میں حرام ہے اگرچہ ایذا کا سبب امر مباح ہو دوسرا نکاح اگرچہ جائز تھا۔ پر جب فاطمہ کو اس کی وجہ سے رنج ہوتا اور آپ ﷺ کو ان کے رنج کی وجہ سے رنج ہوتا اس لئے آپ ﷺ نے منع کر دیا بوجہ کمال شفقت کے علی اور فاطمہ پر۔ دوسرے یہ کہ شاید حضرت فاطمہ کسی فتنہ میں پڑ جاتیں رشک کی وجہ سے جو عورتوں کا طبعی امر ہے۔

٦٣٠٨: عَنِ الْمِسْوَرِ ابْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا فَاطِمَةُ بِضْعَةٌ مِّنِّيْ يُؤْذِيْنِيْ مَآ اٰذَاهَا۔

۶۳۰۸: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٦٣٠٩: عَنْ عَلِيِّ ابْنِ حُسَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّهُمْ حِيْنَ قَدِمُوْا الْمَدِيْنَةَ مِنْ عِنْدِ يَزِيْدَ ابْنِ مُعَاوِيَةَ مَقْتَلَ الْحُسَيْنِ ابْنِ عَلِيٍّ لَقِيَهُ الْمِسْوَرُ ابْنُ مَخْرَمَةَ فَقَالَ لَهُ هَلْ لَّكَ اِلَيَّ حَاجَةٌ تَامُرُنِيْ بِهَا قَالَ فَقُلْتُ لَهُ لَا قَالَ لَهُ هَلْ اَنْتَ مُعْطِيَّ سَيْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنِّيْ اَخَافُ اَنْ يَّغْلِبَكَ الْقَوْمُ عَلَيْهِ وَ اَيْمُ اللّٰهِ لَئِنْ اَعْطَيْتَنِيْهِ لَا يُخْلَصُ اِلَيْهِ اَبَدًا حَتّٰى تَبْلُغَ نَفْسِيْ اِنَّ عَلِيَّ ابْنَ اَبِيْ طَالِبٍ خَطَبَ بِنْتَ اَبِيْ جَهْلٍ عَلٰى فَاطِمَةَ فَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ هُوَ يَخْطُبُ النَّاسَ فِيْ ذٰلِكَ عَلٰى مِنْبَرِهٖ هٰذَا وَ اَنَا يَوْمَئِذٍ مُّحْتَلِمٌ فَقَالَ اِنَّ فَاطِمَةَ مِنِّيْ وَ اِنِّيْ اَتَخَوَّفُ اَنْ تُفْتَنَ فِيْ دِيْنِهَا قَالَ ثُمَّ ذَكَرَ صِهْرًا لَّهٗ مِنْ بَنِيْ عَبْدِ شَمْسٍ فَاَثْنٰى عَلَيْهِ فِيْ مُصَاهَرَتِهٖ اِيَّاهُ فَاَحْسَنَ قَالَ حَدَّثَنِيْ فَصَدَقَنِيْ وَ وَ

۶۳۰۹: حضرت زین العابدین علی بن حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے وہ جب مدینہ میں آئے یزید بن معاویہ کے پاس سے حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے بعد تو ملے ان سے مسور بن مخرمہ اور پوچھا آپ کا کچھ کام ہو تو مجھ کو حکم فرمائیے حضرت زین العابدین نے فرمایا کچھ نہیں۔ مسور نے کہا آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تلوار مجھ کو دے دیتے کیونکہ میں ڈرتا ہوں لوگ آپ سے زبردستی اس کو چھین نہ لیں قسم اللہ کی اگر وہ تلوار آپ مجھ کو دے دیں گے تو کوئی اس کو نہ لے سکے گا۔ جب تک میری جان میں جان ہے اور حضرت علی نے ابوجہل کی بیٹی کو پیام دیا حضرت فاطمہؓ کے ہوتے ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ خطبہ سناتے تھے لوگوں کو اس منبر پر اور ان دنوں میں بالغ ہو چکا تھا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا فاطمہ میرے بدن کا ایک ٹکڑا ہے اور مجھے ڈر ہے کہ ان کے دین پر کوئی آفت آئے پھر بیان کیا اپنے ایک داماد کا جو عبدشمس کی اولاد میں سے تھے (یعنی حضرت عثمان بن عفان کا) اور تعریف کی ان کی رشتہ داری کی

عَدَنِیْ فَاَوْفٰی لِیْ وَ اِنِّیْ لَسْتُ اُحَرِّمُ حَلَالًا وَّ لَآ اُحِلُّ حَرَامًا وَّ لٰکِنْ وَاللّٰہِ لَا تَجْتَمِعُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَ بِنْتُ عَدُوِّ اللّٰہِ مَکَانًا وَّاحِدًا اَبَدًا۔

اور فرمایا انہوں نے جو بات مجھ سے کہی وہ سچ کہی اور جو وعدہ کیا وہ پورا کیا اور میں کسی حلال کو حرام نہیں کرتا اور نہ حرام کو حلال کرتا ہوں۔ لیکن قسم اللہ کی اللہ کے رسول کی بیٹی اور اللہ کے دشمن کی بیٹی ایک جگہ جمع نہ ہوں گی۔

۶۳۱۰:عَنْ عَلِیِّ ابْنِ حُسَیْنٍ اَنَّ الْمِسْوَرَ ابْنَ مَخْرَمَۃَ اَخْبَرَہٗ اَنَّ عَلِیَّ ابْنَ اَبِیْ طَالِبٍ خَطَبَ بِنْتَ اَبِیْ جَھْلٍ وَّ عِنْدَہٗ فَاطِمَۃُ بِنْتُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہِ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا سَمِعَتْ بِذٰلِکَ فَاطِمَۃُ اَتَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہِ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ لَہٗ اِنَّ قَوْمَکَ یَتَحَدَّثُوْنَ اَنَّکَ لَا تَغْضَبُ لِبَنَاتِکَ وَ ھٰذَا عَلِیٌّ نَاکِحًا ابْنَۃَ اَبِیْ جَھْلٍ قَالَ الْمِسْوَرُ فَقَامَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہِ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَمِعْتُہٗ حِیْنَ تَشَھَّدَ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّیْ اَنْکَحْتُ اَبَا الْعَاصِ ابْنَ الرَّبِیْعِ فَحَدَّثَنِیْ فَصَدَقَنِیْ وَ اِنَّ فَاطِمَۃَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ مُضْغَۃٌ مِّنِّیْ وَ اِنَّمَآ اَنَا اَکْرَہُ اَنْ یَّفْتِنُوْھَا وَ اِنَّھَا وَاللّٰہِ لَا تَجْتَمِعُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہِ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَ بِنْتُ عَدُوِّ اللّٰہِ عِنْدَ رَجُلٍ وَّاحِدٍ اَبَدًا قَالَ فَتَرَکَ عَلِیٌّ الْخِطْبَۃَ۔

۶۳۱۰:مسور بن مخرمہ سے روایت ہے حضرت علیؓ نے ابوجہل کی بیٹی کو پیام دیا اور ان کے نکاح میں حضرت فاطمہ تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صاحبزادی جب فاطمہؓ نے یہ خبر سنی تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئیں اور عرض کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لوگ کہتے ہیں کہ آپ اپنی بیٹیوں کے لئے غصے نہیں ہوتے اور یہ علی ہیں جو ابوجہل کی بیٹی سے نکاح کرنے والے ہیں۔ مسور نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہوئے اور تشہد پڑھا۔ پھر فرمایا میں نے اپنی لڑکی کا نکاح (زینب کا) ابو العاص بن ربیع سے کیا۔ اس نے جو بات مجھ سے کہی سچ کہی اور فاطمہ محمد کی بیٹی میرے گوشت کا ٹکڑا ہے اور مجھے برا لگتا ہے کہ لوگ اس کے دین پر آفت لاویں (یعنی جب علیؓ دوسرا نکاح کریں گے تو شاید فاطمہ رشک کی وجہ سے کوئی بات اپنے خاوند کے خلاف کہہ بیٹھیں یا ان کی نافرمانی کریں اور گنہ گار ہوں) اور قسم اللہ کی رسول اللہ کی لڑکی اور عدو اللہ (اللہ کے دشمن) کی لڑکی دونوں ایک مرد کے پاس جمع نہ ہوں گی۔ یہ سن کر حضرت علیؓ نے پیام چھوڑ دیا (یعنی ابوجہل کی بیٹی سے نکاح کا ارادہ موقوف کیا)

۶۳۱۱:عَنِ الزُّھْرِیِّ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَہٗ۔

۶۳۱۱: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۶۳۱۲:عَنْ عَآئِشَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہِ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَعَا فَاطِمَۃَ ابْنَتَہٗ فَسَارَّھَا فَبَکَتْ ثُمَّ سَارَّھَا فَضَحِکَتْ فَقَالَتْ عَآئِشَۃُ فَقُلْتُ لِفَاطِمَۃَ مَا ھٰذَا الَّذِیْ سَارَّکِ بِہٖ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہِ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَبَکَیْتِ ثُمَّ سَارَّکِ فَضَحِکْتِ قَالَتْ سَارَّنِیْ فَاَخْبَرَنِیْ بِمَوْتِہٖ فَبَکَیْتُ ثُمَّ سَارَّنِیْ فَاَخْبَرَنِیْ اَنِّیْ اَوَّلُ مَنْ یَّتْبَعُہٗ مِنْ اَھْلِہٖ فَضَحِکْتُ۔

۶۳۱۲:ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہ کو بلایا اور کان میں ان سے بات کی وہ روئیں پھر کان میں کچھ ان سے فرمایا وہ ہنسیں۔ میں نے ان سے پوچھا پہلے تم سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کچھ فرمایا تو تم روئیں پھر کچھ فرمایا تو تم ہنسیں یہ کیا بات تھی۔ انہوں نے کہا پہلے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میری موت قریب ہے میں روئی۔ پھر فرمایا تو سب سے پہلے میرے اہل بیت میں سے میرا ساتھ دے گی' تو میں ہنسی۔

تشریح: سبحان اللہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا پیار تھا کہ خاوند اور بچوں کی مفارقت سے کچھ رنج نہ ہوا لیکن آپ سے ملنے کی خوشی ہوئی۔

۶۳۱۳:عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كُنَّا اَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهُ لَمْ يُغَادِرْ مِنْهُنَّ وَاحِدَةً فَاَقْبَلَتْ فَاطِمَةُ تَمْشِيْ مَا تُخْطِئُ مِشْيَتُهَا مِنْ مِّشْيَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا فَلَمَّا رَاٰهَا رَحَّبَ بِهَا فَقَالَ مَرْحَبًا بِابْنَتِيْ ثُمَّ اَجْلَسَهَا عَنْ يَّمِيْنِهٖ اَوْ عَنْ شِمَالِهٖ ثُمَّ سَارَّهَا فَبَكَتْ بُكَآءً شَدِيْدًا فَلَمَّا رَاٰى جَزَعَهَا سَارَّهَا الثَّانِيَةَ فَضَحِكَتْ فَقُلْتُ لَهَا خَصَّكِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَيْنِ نِسَآئِهٖ بِالسِّرَارِ ثُمَّ اَنْتِ تَبْكِيْنَ فَلَمَّا قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهُ صَلَّى اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاَلْتُهَا مَا قَالَ لَكِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ مَا كُنْتُ اُفْشِيْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِرَّهٗ قَالَتْ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ عَزَمْتُ عَلَيْكِ مِنَ الْحَقِّ لَمَّا حَدَّثْتِنِيْ مَا قَالَ لَكِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اَمَّا الْاٰنَ فَنَعَمْ اَمَّا حِيْنَ سَارَّنِيْ فِي الْمَرَّةِ الْاُوْلٰى فَاَخْبَرَنِيْ اَنَّ جِبْرَائِيْلَ كَانَ يُعَارِضُهُ الْقُرْاٰنَ فِيْ كُلِّ سَنَةٍ مَّرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ وَاِنَّهٗ اَعْرَضَهُ الْاٰنَ مَرَّتَيْنِ وَاِنِّيْ لَآ اَرَى الْاَجَلَ اِلَّا قَدِ اقْتَرَبَ فَاتَّقِي اللّٰهَ وَاصْبِرِيْ فَاِنَّهٗ نِعْمَ السَّلَفُ اَنَا لَكِ قَالَتْ فَبَكَيْتُ بُكَآئِي الَّذِيْ رَاَيْتِ فَلَمَّا رَاٰى جَزَعِيْ سَارَّنِيَ الثَّانِيَةَ فَقَالَ يَا فَاطِمَةُ اَمَا تَرْضَيْنَ اَنْ تَكُوْنِيْ سَيِّدَةَ نِسَآءِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ قَالَتْ فَضَحِكْتُ ضَحِكِيَ الَّذِيْ رَاَيْتِ۔

۶۳۱۳:ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سب بیبیاں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تھیں (آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیماری میں) کوئی باقی نہ تھی جو نہ ہو اتنے میں حضرت فاطمہؓ آئیں اسی طرح چلتی تھیں جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چلتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب ان کو دیکھا تو مرحبا کہا اور فرمایا مرحبا میری بیٹی پھر ان کو اپنے داہنی طرف بٹھایا یا بائیں طرف اور ان کے کان میں چپکے سے کچھ فرمایا وہ بہت روئیں۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کا یہ حال دیکھا تو دوبارہ ان کے کان میں کچھ فرمایا وہ ہنسیں میں نے ان سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خاص تم سے راز کی باتیں کیں پھر تم روئی ہو جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہوئے تو میں نے ان سے پوچھا کیا فرمایا تم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے۔ انہوں نے کہا کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا راز فاش کرنے والی نہیں۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات ہوگئی تو میں نے ان کو قسم دی اس حق کی جو میرا ان پر تھا اور کہا بیان کرو مجھ سے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تم سے فرمایا تھا۔ انہوں نے کہا اب البتہ میں بیان کر دوں گی پہلی مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے کان میں یہ فرمایا کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام ہر سال میں ایک بار یا دو بار مجھ سے قرآن کا دور کرتے اس سال انہوں نے دو بار دور کیا اور میں خیال کرتا ہوں کہ میرا وقت قریب آ گیا ہے (دنیا سے جانے کا) تو اللہ سے ڈرتی رہ اور صبر کر میں تیرا بہت اچھا پیش خیمہ ہوں۔ یہ سن کر میں رونے لگی جیسے تم نے دیکھا تھا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرا رونا دیکھا تو دوبارہ مجھ سے سرگوشی کی اور فرمایا اے فاطمہ تو راضی نہیں ہے اس بات سے کہ مؤمنوں کی عورتوں کی یا اس امت کی عورتوں کی سردار ہو یہ سن کر میں ہنسی جیسے تم نے دیکھا۔

تشریح ﴿﴾ اس حدیث سے صاف نکلتا ہے کہ اس امت کی تمام عورتوں سے حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا افضل ہیں بلکہ بعضوں نے اگلی بھی سب عورتوں سے افضل کہا ہے اور یہ کہا ہے کہ حضرت فاطمہؓ حضرت ﷺ کا جزو ہیں اس وجہ سے ان کے برابر کوئی عورت نہیں ہو سکتی

اور جمہور کا یہ قول ہے کہ حضرت مریم علیہم السلام کے بعد سب سے افضل ہیں کیونکہ حضرت مریم کی شان میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَ اصْطَفٰكِ عَلٰى نِسَآءِ الْعٰلَمِيْنَ وسبحان اللہ حضرت کے اہل بیت علیہم السلام کا کتنا بڑا درجہ ہے حضرت فاطمہؓ اس امت کی سب عورتوں کی سردار ہیں اور حضرت امام حسنؓ اور حسین رضی اللہ عنہما سب جوان جنتیوں کے سردار ہیں اور حضرت علیؓ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بھائی ہیں دنیا اور آخرت میں راضی ہوں اللہ تعالیٰ ان سے اور ہمارا حشر ان کے غلاموں میں کرے آمین یا رب العالمین۔

٦٣١٤: عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتِ اجْتَمَعَ نِسَآءُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُغَادِرْ مِنْهُنَّ امْرَاَةً فَجَآءَ تْ فَاطِمَةُ تَمْشِيْ كَاَنَّ مِشْيَتَهَا مِشْيَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَرْحَبًا بَابْنَتِيْ فَاَجْلَسَهَا عَنْ يَّمِيْنِهٖ اَوْ عَنْ شِمَالِهٖ ثُمَّ اِنَّهٗ اَسَرَّ اِلَيْهَا حَدِيْثًا فَبَكَتْ فَاطِمَةُ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهَا ثُمَّ اِنَّهٗ سَآرَّهَا فَضَحِكَتْ اَيْضًا فَقُلْتُ لَهَا مَا يُبْكِيْكِ فَقَالَتْ مَا كُنْتُ لِاُفْشِيَ سِرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ مَا رَاَيْتُ كَالْيَوْمِ فَرَحًا اَقْرَبَ مِنْ حُزْنٍ فَقُلْتُ لَهَا حِيْنَ بَكَتْ اَخَصَّكِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَدِيْثِهٖ دُوْنَنَا ثُمَّ تَبْكِيْنَ وَ سَاَلْتُهَا عَمَّا قَالَ فَقَالَتْ مَا كُنْتُ لِاُفْشِيَ سِرَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اِذَا قُبِضَ سَاَلْتُهَا فَقَالَتْ اِنَّهٗ كَانَ حَدَّثَنِيْ اَنَّ جِبْرِئِيْلَ كَانَ يُعَارِضُهٗ بِالْقُرْاٰنِ كُلَّ عَامٍ مَرَّةً وَّ اِنَّهٗ عَارَضَهٗ بِهٖ فِي الْعَامِ مَرَّتَيْنِ وَلَا اَرَانِيْ اِلَّا قَدْ حَضَرَ اَجَلِيْ وَ اِنَّكِ اَوَّلُ اَهْلِيْ لُحُوْقًا بِيْ وَ نِعْمَ السَّلَفُ اَنَا لَكِ فَبَكَيْتُ لِذٰلِكَ ثُمَّ اِنَّهٗ سَارَّنِيْ فَقَالَ اَلَا تَرْضَيْنَ اَنْ تَكُوْنِيْ سَيِّدَةَ نِسَآءِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ فَضَحِكْتُ لِذٰلِكَ۔

٦٣١٤: ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سب بیبیاں جمع ہوئیں کوئی باقی نہ رہی پھر فاطمہؓ آئیں بالکل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرح ان کی چال تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مرحبا میری بیٹی اور ان کو داہنی یا بائیں طرف بٹھایا پھر ان کے کان میں ایک بات فرمائی وہ رونے لگیں پھر ایک بات فرمائی تو وہ ہنسنے لگیں۔ میں نے کہا تم کیوں روتی ہوانہوں نے کہا میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بھید کھولنے والی نہیں ہوں۔ میں نے کہا میں نے تو آج کی طرح کبھی خوشی نہیں دیکھی جو رنج سے اتنی نزدیک ہو (یعنی رنج کے بعد ہی اس کے متصل خوشی ہو) جب وہ روئیں تو میں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تم کو خاص کیا ہے اس بات سے اور ہم سے بیان نہ کی پھر تم روتی ہو (حالانکہ تمہارا درجہ ایسا بڑھ گیا کہ بیبیوں سے زیادہ رازدار ہوگئیں) اور میں نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا فرمایا۔ انہوں نے یہی کہا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا راز فاش کرنے والی نہیں۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات ہوگئی تو میں نے پوچھا۔ انہوں نے کہا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جبرئیل علیہ سلام ہر سال مجھ سے ایک بار قرآن شریف کا دور کرتے تھے، اس سال دو بار دور کیا اور میں سمجھتا ہوں کہ میری موت قریب آن پہنچی ہے اور تو سب سے پہلے مجھ سے ملے گی اور میں تیرا اچھا پیش خیمہ ہوں۔ یہ سن کر میں روئی، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا تو خوش نہیں ہوتی اس بات سے کہ تو مؤمنوں کی عورتوں کی سردار ہو یا اس امت کی سردار ہو یہ سن کر میں ہنسی۔

بَابٌ: مِّنْ فَضَائِلِ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

٦٣١٥: عَنْ سَلْمَانَ قَالَ لَا تَكُوْنَنَّ اِنِ اسْتَطَعْتَ اَوَّلَ مَنْ يَّدْخُلُ السُّوْقَ وَلَا اٰخِرَ مَنْ يَّخْرُجُ مِنْهَا فَاِنَّهَا مَعْرَكَةُ الشَّيْطَانِ وَ بِهَا يَنْصُبُ رَايَتَهُ وَ قَالَ اُنْبِئْتُ اَنَّ جِبْرَئِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَتٰى نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ وَ عِنْدَهُ اُمُّ سَلَمَةَ قَالَ فَجَعَلَ يَتَحَدَّثُ ثُمَّ قَامَ فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ لِاُمِّ سَلَمَةَ مَنْ هٰذَا اَوْ كَمَا قَالَ قَالَتْ هٰذَا دَحْيَةُ الْكَلْبِيُّ قَالَ فَقَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ اَيْمُ اللّٰهِ مَا حَسِبْتُهُ اِلَّا اِيَّاهُ حَتّٰى سَمِعْتُ خُطْبَةَ نَبِيِّ اللّٰهِ ﷺ يُخْبِرُ خَبَرَنَا اَوْ كَمَا قَالَ قَالَ فَقُلْتُ لِاَبِيْ عُثْمَانَ مِمَّنْ سَمِعْتَ هٰذَا قَالَ مِنْ اُسَامَةَ ابْنِ زَيْدٍ۔

باب: ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت

۶۳۱۵: سلمانؓ سے روایت ہے وہ کہتے تھے تجھ سے اگر ہو سکے تو سب سے پہلے بازار میں مت جا اور نہ سب کے بعد وہاں سے نکل کیونکہ بازار معرکہ ہے شیطان کا اور وہیں اس کا جھنڈا کھڑا ہوتا ہے۔ انہوں نے کہا حضرت جبرئیل علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بی بی ام سلمہ تھیں۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام باتیں کرنے لگے پھر کھڑے ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے پوچھا یہ کون شخص تھے۔ انہوں نے کہا دحیہ کلبی تھے ام سلمہ نے کہا قسم اللہ کی ہم تو ان کو دحیہ کلبی سمجھے یہاں تک کہ میں نے خطبہ سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہماری خبر بیان کرتے تھے۔

تشریح ✿ یعنی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان کیا کہ جبرئیل علیہ السلام آج میرے پاس آئے تھے اس وقت معلوم ہوا کہ وہ شخص دحیہ کلبی نہ تھے بلکہ حضرت جبرئیل علیہ اسلام تھے۔ اس حدیث سے حضرت بی بی ام سلمہؓ کی فضیلت نکلی کہ انہوں نے جبرئیل علیہ السلام کو دیکھا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ فرشتے آدمیوں کی صورت بن سکتے ہیں اور اکثر جبرئیل علیہ اسلام دحیہ کلبی کی صورت پر آیا کرتے تھے۔

بَابٌ: مِنْ فَضَائِلِ زَيْنَبَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا

٦٣١٦: عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْرَعُكُنَّ لِحَاقًا بِيْ اَطْوَلُكُنَّ يَدًا قَالَتْ فَكُنَّ يَتَطَاوَلْنَ اَيَّتُهُنَّ اَطْوَلُ يَدًا قَالَتْ فَكَانَتْ اَطْوَلَنَا يَدًا زَيْنَبُ لِاَنَّهَا كَانَتْ تَعْمَلُ بِيَدِهَا وَ تَصَدَّقُ۔

باب: ام المومنین حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی فضیلت

۶۳۱۶: ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اپنی بیبیوں سے) فرمایا کہ تم سب میں پہلے وہ مجھ سے ملے گی جس کے ہاتھ زیادہ لمبے ہیں تو سب بیبیاں اپنے اپنے ہاتھ ناپتیں تاکہ معلوم ہو کس کے ہاتھ زیادہ لمبے ہیں۔ حضرت عائشہؓ نے کہا ہم سب میں زینبؓ کے ہاتھ زیادہ لمبے تھے۔ وہ اپنے ہاتھ سے محنت کرتیں اور صدقہ دیتیں۔

تشریح ✿ تو لمبے ہاتھ سے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مراد سخاوت تھی اور سخاوت حضرت زینب رضی اللہ عنہا میں سب سے زیادہ تھی انہوں نے ہی سب سے پہلے انتقال کیا یعنی بیس (۲۰) ہجری میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں اور جو لمبے ہاتھ سے حقیقی معنی مراد ہوتے تو ام المومنین سودہ رضی اللہ عنہا کے ہاتھ سب سے لمبے تھے وہی سب سے پہلے مرتیں۔

اس حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دو معجزے ہیں۔ ایک تو یہ فرمایا کہ میں تم سے پہلے مروں گا اور ایسا ہی ہوا۔ دوسرے حضرت زینبؓ کی خبر دینا کہ وہ اور بیبیوں سے پہلے مریں گی۔

بَابٌ: مِنْ فَضَائِلِ أُمِّ أَيْمَنَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

باب: ام ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی فضیلت

٦٣١٧: عَنْ أَنَسٍ قَالَ انْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أُمِّ أَيْمَنَ فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ فَنَاوَلَتْهُ إِنَاءً فِيْهِ شَرَابٌ قَالَ فَلَا أَدْرِيْ أَصَادَفَتْهُ صَائِمًا أَوْلَمْ يُرِدْهُ فَجَعَلَتْ تَصْخَبُ عَلَيْهِ وَ تَذْمُرُ عَلَيْهِ۔

۶۳۱۷: انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ام ایمن کے پاس تشریف لے گئے۔ میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ گیا۔ وہ ایک برتن میں شربت لائیں۔ میں نہیں جانتا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روزے سے تھے یا کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو پھیر دیا۔ وہ چلانے لگیں اور غصہ کرنے لگیں آپ ﷺ پر۔

تشریح ۞ کیونکہ وہ کھلائی تھیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی۔ ایک حدیث میں ہے کہ ام ایمن میری دوسری ماں ہے پہلی ماں کے بعد۔

٦٣١٨: عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ أَبُوْبَكْرٍ بَعْدَ وَ فَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُمَرَ انْطَلِقْ بِنَآ إِلَى أُمِّ أَيْمَنَ نَزُوْرُهَا كَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزُوْرُهَا فَلَمَّا انْتَهَيْنَآ إِلَيْهَا بَكَتْ فَقَالَا لَهَا مَا يُبْكِيْكِ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّرَسُوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ مَآ أَبْكِيْ أَنْ لَّآ أَكُوْنَ أَعْلَمُ أَنَّ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّرَسُوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلٰكِنْ أَبْكِيْ أَنَّ الْوَحْيَ قَدِ انْقَطَعَ مِنَ السَّمَآءِ فَهَيَّجَتْهُمَا عَلَى الْبُكَآءِ فَجَعَلَا يَبْكِيَانِ مَعَهَا۔

۶۳۱۸: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضرت ابوبکر صدیقؓ نے حضرت عمرؓ سے کہا ہمارے ساتھ چلو ام ایمنؓ کی ملاقات کے لئے ہم اس سے ملیں گے جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جایا کرتے تھے ان سے ملنے کے لئے۔ جب ہم ان کے پاس پہنچے تو وہ رونے لگیں۔ دونوں صاحبوں نے کہا تم کیوں روتی ہو اللہ جل جلالہ کے پاس جو سامان ہے اس کے رسول کے لئے وہ بہتر ہے رسول کے لئے۔ ام ایمنؓ نے کہا میں اس لئے نہیں روتی کہ یہ بات نہیں جانتی لیکن میں اس وجہ سے روتی ہوں کہ اب آسمان سے وحی کا آنا بند ہو گیا۔ ام ایمنؓ کے اس کہنے سے ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کو بھی رونا آیا۔ وہ بھی ان کے ساتھ رونے لگے۔

تشریح ۞ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صالحین کی زیارت کے لئے جانا مستحب ہے اور صالحین کی مفارقت پر رونا بھی درست ہے۔

بَابٌ: فَضَائِلِ أُمِّ سُلَيْمٍ أُمِّ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ وَّ بِلَالٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا

باب: انس کی ماں حضرت ام سلیمؓ اور حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی فضیلت

٦٣١٩: عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ عَلَى أَحَدٍ مِنَ النِّسَآءِ إِلَّا عَلَى أَزْوَاجِهِ إِلَّا أُمِّ سُلَيْمٍ فَإِنَّهُ كَانَ يَدْخُلُ عَلَيْهَا فَقِيْلَ لَهُ فِيْ ذٰلِكَ فَقَالَ إِنِّيْ أَرْحَمُهَا قُتِلَ أَخُوْهَا مَعِيَ۔

۶۳۱۹: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی عورت کے گھر میں نہیں جاتے تھے سوا اپنی بیبیوں کے یا ام سلیمؓ کے (جو ان کی ماں اور ابوطلحہؓ کی بی بی تھیں) آپ ﷺ ام سلیمؓ کے پاس جایا کرتے لوگوں نے اس کی وجہ پوچھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا مجھے اس پر بہت رحم آتا ہے اس کا بھائی میرے ساتھ مارا گیا۔

تشریح ۞ نووی نے کہا ام سلیم اور ام حرام دونوں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خالہ تھیں رضاعی یا نسبی اور محرم تھیں۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ محرم عورت کے پاس جانا درست ہے۔

۶۳۲۰: عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَسَمِعْتُ خَشْفَةً فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالُوْا هٰذِهِ الْغُمَيْصَآءُ بِنْتُ مِلْحَانَ اُمُّ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ۔

۶۳۲۰: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں جنت میں گیا وہاں میں نے آہٹ پائی (کسی کے چلنے کی آواز) میں نے پوچھا کون ہے لوگوں نے کہا غمیصا بنت ملحان (ام سلیمؓ کا نام غمیصاء یا رمیصاء تھا) انس بن مالکؓ کی ماں۔

۶۳۲۱: عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُرِيْتُ الْجَنَّةَ فَرَاَيْتُ امْرَاَةَ اَبِيْ طَلْحَةَ ثُمَّ سَمِعْتُ خَشْخَشَةً اَمَامِيْ فَاِذَا بِلَالٌ۔

۶۳۲۱: جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مجھے جنت دکھلائی گئی تو میں نے وہاں ابوطلحہؓ کی بی بی ام سلیمؓ کو دیکھا پھر میں نے اپنے آگے چلنے کی آواز سنی دیکھا تو بلالؓ ہیں۔

بَابُ: مِنْ فَضَائِلِ اَبِيْ طَلْحَةَ الْاَنْصَارِيِّ

باب: ابوطلحہ انصاریؓ کی فضیلت

۶۳۲۲: عَنْ اَنَسٍ قَالَ مَاتَ ابْنٌ لِاَبِيْ طَلْحَةَ مِنْ اُمِّ سُلَيْمٍ فَقَالَتْ لِاَهْلِهَا لَا تُحَدِّثُوْا اَبَا طَلْحَةَ بِابْنِهٖ حَتّٰى اَكُوْنَ اَنَا اُحَدِّثُهٗ قَالَ فَجَآءَ فَقَرَّبَتْ اِلَيْهِ عَشَآءً فَاَكَلَ وَ شَرِبَ قَالَ ثُمَّ تَصَنَّعَتْ لَهٗ اَحْسَنَ مَا كَانَ تَصَنَّعُ قَبْلَ ذٰلِكَ فَوَقَعَ بِهَا فَلَمَّا رَاَتْ اَنَّهٗ قَدْ شَبِعَ وَ اَصَابَ مِنْهَا قَالَتْ يَآ اَبَا طَلْحَةَ اَرَاَيْتَ لَوْ اَنَّ قَوْمًا اَعَارُوْا عَارِيَتَهُمْ اَهْلَ بَيْتٍ فَطَلَبُوْا عَارِيَتَهُمْ اَلَهُمْ اَنْ يَّمْنَعُوْهُمْ قَالَ لَا قَالَتْ فَاحْتَسِبِ ابْنَكَ قَالَ فَغَضِبَ فَقَالَ تَرَكْتِنِيْ حَتّٰى تَلَطَّخْتُ ثُمَّ اَخْبَرْتِنِيْ بِابْنِيْ فَانْطَلَقَ حَتّٰى اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهٗ بِمَا كَانَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكُمَا فِيْ غَابِرِ لَيْلَتِكُمَا قَالَ فَحَمَلَتْ قَالَ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ وَهِيَ مَعَهٗ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِذَا اَتَى الْمَدِيْنَةَ مِنْ سَفَرٍ لَا يَطْرُقُهَا طُرُوْقًا فَدَنَوْا مِنَ الْمَدِيْنَةِ فَضَرَبَهَا

۶۳۲۲: انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ابوطلحہؓ کا ایک بیٹا جو ام سلیمؓ کے پیٹ سے تھا مر گیا۔ انہوں نے اپنے گھر والوں سے کہا ابوطلحہ کو خبر نہ کرنا ان کے بیٹے کی جب تک میں خود نہ کہوں۔ آخر ابوطلحہؓ آئے ام سلیمؓ شام کا کھانا سامنے لائیں۔ انہوں نے کھایا اور پیا۔ پھر ام سلیمؓ نے اچھی طرح بناؤ سنگھار کیا ان کے لئے یہاں تک کہ انہوں نے جماع کیا ان سے جب ام سلیمؓ نے دیکھا کہ وہ سیر ہو گئے اور ان کے ساتھ صحبت بھی کر چکے اس وقت انہوں نے کہا اے ابوطلحہؓ! اگر کچھ لوگ اپنی چیز کسی گھر والوں کو دیں پھر اپنی چیز مانگیں تو کیا گھر والے اس کو روک سکتے ہیں۔ ابو طلحہؓ نے کہا نہیں روک سکتے۔ ام سلیمؓ نے کہا تو میں تم کو خبر دیتی ہوں تمہارے بیٹے کے مرنے کی، یہ سن کر ابوطلحہؓ غصے ہوئے اور کہنے لگے تو نے مجھ کو خبر نہ کی یہاں تک کہ میں آلودہ ہوا (جنبی ہوا) اب مجھ کو خبر کی۔ وہ گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جا کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خبر کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ تم کو برکت دے تمہاری گزری ہوئی رات میں ام سلیمؓ حاملہ ہو گئیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سفر میں تھے۔ ام سلیمؓ بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سفر سے مدینہ میں تشریف لاتے تو

الْمَخَاضُ فَاحْتَبَسَ عَلَيْهَا اَبُوْ طَلْحَةَ وَانْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُوْلُ اَبُوْ طَلْحَةَ اِنَّكَ لَتَعْلَمُ يَا رَبِّ اِنَّهٗ يُعْجِبُنِيْ اَنْ اَخْرُجَ مَعَ رَسُوْلِكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَرَجَ وَ اَدْخُلَ مَعَهٗ اِذَا دَخَلَ وَقَدِ احْتُبِسْتُ بِمَا تَرٰى قَالَ تَقُوْلُ اُمُّ سُلَيْمٍ يَآ اَبَا طَلْحَةَ مَا اَجِدُ الَّذِيْ كُنْتُ اَجِدُ انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا قَالَ وَ ضَرَبَهَا الْمَخَاضُ حِيْنَ قَدِمَا فَوَلَدَتْ غُلَامًا فَقَالَتْ لِيْ اُمِّيْ يَآ اَنَسُ لَا يُرْضِعُهٗ اَحَدٌ حَتّٰى تَغْدُوْا بِهٖ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّآ اَصْبَحَ احْتَمَلْتُهٗ فَانْطَلَقْتُ بِهٖ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فَصَادَفْتُهٗ وَمَعَهٗ مِيْسَمٌ فَلَمَّا رَاٰنِيْ قَالَ لَعَلَّ اُمَّ سُلَيْمٍ وَّ لَدَتْ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَوَضَعَ الْمِيْسَمَ قَالَ وَ جِئْتُ بِهٖ فَوَضَعْتُهٗ فِيْ حَجْرِهٖ وَ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِعَجْوَةٍ مِّنْ عَجْوَةِ الْمَدِيْنَةِ فَلَا كَهَا فِيْ حَتّٰى ذَابَتْ ثُمَّ قَذَفَهَا فِي الصَّبِيِّ فَجَعَلَ الصَّبِيُّ يَتَلَمَّظُهَا قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ انْظُرُوْا اِلٰى حُبِّ الْاَنْصَارِ التَّمْرَ قَالَ فَسَمَحَ وَجْهَهٗ وَ سَمَّاهُ عَبْدَاللّٰهِ۔

رات کو مدینہ میں داخل نہ ہوتے۔ جب لوگ مدینہ کے قریب پہنچے تو ام سلیمؓ کو دردزہ شروع ہوا۔ ابوطلحہؓ ان کے پاس ٹھہرے رہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لے گئے ابوطلحہؓ کہتے تھے اے پروردگار تو جانتا ہے کہ مجھے تیرے رسول کے ساتھ نکلنا کتنا پسند ہے جب وہ نکلے اور جانا پسند ہے جب وہ جائے لیکن تو جانتا ہے میں جس وجہ سے رک گیا ہوں ام سلیمؓ نے کہا اے ابوطلحہؓ اب میرے ویسا درد نہیں جیسے پہلے تھا تو چلو ہم چلے جب میاں بی بی مدینہ میں آئے تو پھر ام سلیمؓ کو دردزہ شروع ہوا اور وہ ایک لڑکا جنیں۔ میری ماں نے کہا اے انسؓ اس کو کوئی دودھ نہ پلائے جب تک تو صبح کو اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس نہ لے جائے جب صبح ہوئی تو میں نے بچہ کو اٹھایا اور رسول اللہ کے پاس لایا۔ میں نے دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ میں اونٹوں کے داغنے کا آلہ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب مجھ کو دیکھا تو فرمایا شاید ام سلیمؓ نے یہ لڑکا جنا۔ میں نے کہا ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ آلہ ہاتھ مبارک سے رکھ دیا اور میں بچے کو لے کر آیا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گود میں بٹھایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عجوہ کھجور مدینہ کی منگوائی اور اپنے منہ میں چبائی۔ جب وہ گھل گئی تو بچہ کے منہ میں ڈالی۔ بچہ اس کو چوسنے لگا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا دیکھو انصار کو کھجور سے کیسی محبت ہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے منہ پر ہاتھ پھیرا اور اس کا نام عبداللہ رکھا۔

تشریح ۞ یہ حدیث کتاب الادب میں گزر چکی۔

۶۳۲۳: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَاتَ ابْنٌ لِّاَبِيْ طَلْحَةَ وَ اقْتَصَّ الْحَدِيْثَ بِمِثْلِهٖ۔

۶۳۲۳: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۶۳۲۴: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِبِلَالٍ صَلٰوةَ الْغَدَاةِ يَا بِلَالُ حَدِّثْنِيْ بِاَرْجٰى عَمَلٍ عَمِلْتَهٗ عِنْدَكَ فِي الْاِسْلَامِ مَنْفَعَةً فَاِنِّيْ سَمِعْتُ اللَّيْلَةَ خَشْفَ نَعْلَيْكَ بَيْنَ يَدَيَّ فِي الْجَنَّةِ قَالَ

۶۳۲۴: ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بلالؓ سے صبح کی نماز پڑھ کر اے بلالؓ بیان کر مجھ سے وہ عمل جو تو نے کیا ہے اسلام میں جس کے فائدے کی تجھے زیادہ امید ہے کیونکہ میں نے آج کی رات تیری جوتیوں کی آواز سنی اپنے سامنے جنت

قَالَ بِلَالٌ مَّا عَمِلْتُ عَمَلًا فِي الْإِسْلَامِ اَرْجٰى عِنْدِيْ مَنْفَعَةً مِّنْ اَنِّيْ لَا اَتَطَهَّرُ طُهُوْرًا تَامًّا فِيْ سَاعَةٍ مِّنْ لَيْلٍ وَّ لَا نَهَارٍ اِلَّا صَلَّيْتُ بِذٰلِكَ الطُّهُوْرِ مَا كَتَبَ اللّٰهُ لِيْ اَنْ اُصَلِّيَ۔

میں۔ بلالؓ نے کہا میں نے کوئی عمل اسلام میں جس کے نفع کی امید بہت ہو اس سے زیادہ نہیں کیا کہ میں جب پورا وضو کرتا ہوں کسی وقت میں رات یا دن کو تو اس وضو سے نماز پڑھتا ہوں جتنی اللہ عزوجل نے میری قسمت میں لکھی ہے۔

تشریح نووی نے کہا اس حدیث سے وضو کے بعد نماز پڑھنے کی فضیلت نکلتی ہے اور یہ بھی ثابت ہوا کہ تحیۃ الوضو سنت ہے اور یہ نماز ہر وقت میں جائز ہے طلوع اور غروب اور دوپہر کے وقت بھی اور ہمارا مذہب یہی ہے۔

بَابٌ: مِّنْ فَضَآئِلِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّ اُمِّهٖ

باب: عبداللہ بن مسعودؓ اور ان کی والدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی فضیلت

٦٣٢٥: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوْٓا اِذَا مَا اتَّقَوْا وَّ اٰمَنُوْا اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيْلَ لِيْ اَنْتَ مِنْهُمْ۔

۶۳۲۵: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب یہ آیت اتری جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام بجا لائے ان پر گناہ نہیں ہے اس کا جو کھا چکے آخر تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تو ان لوگوں میں سے ہے (یعنی ایمان والوں اور نیک اعمال والوں میں سے)

٦٣٢٦: عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَدِمْتُ اَنَا وَ اَخِيْ مِنَ الْيَمَنِ فَكُنَّا حِيْنًا وَ مَا نَرَى ابْنَ مَسْعُوْدٍ وَ اُمَّهٗ اِلَّا مِنْ اَهْلِ بَيْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ كَثْرَةِ دُخُوْلِهِمْ وَلُزُوْمِهِمْ لَهٗ۔

۶۳۲۶: ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں اور میرا بھائی دونوں یمن سے آئے تو ایک زمانے تک ہم عبداللہ بن مسعودؓ اور ان کی ماں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہل بیت میں سے سمجھتے تھے اس وجہ سے کہ وہ بہت جاتے آپ ﷺ کے پاس اور ساتھ رہتے آپ ﷺ کے۔

٦٣٢٧: عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى يَقُوْلُ لَقَدْ قَدِمْتُ اَنَا وَ اَخِيْ مِنَ الْيَمَنِ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ۔

۶۳۲۷: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٦٣٢٨: عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ اَنَا اُرٰى اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ مِنْ اَهْلِ الْبَيْتِ اَوْ مَا ذَكَرَ مِنْ نَحْوِ هٰذَا۔

۶۳۲۸: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں صرف عبداللہ کا ذکر ہے۔

٦٣٢٩: عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ قَالَ شَهِدْتُّ اَبَا مُوْسٰى وَ اَبَا مَسْعُوْدٍ حِيْنَ مَاتَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَقَالَ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهٖ اَتُرَاهُ تَرَكَ بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ فَقَالَ اِنْ قُلْتَ ذَاكَ اِنْ كَانَ لَيُؤْذَنُ لَهٗ اِذَا حُجِبْنَا

۶۳۲۹: ابوالاحوص سے روایت ہے جب ابن مسعود مر گئے تو میں ابوموسیٰ اور ابومسعود کے پاس تھا۔ ایک نے دوسرے سے کہا کیا تم سمجھتے ہو کہ عبداللہ کے مثل اب کوئی ہے۔ دوسرے نے کہا تم یہ کہتے ہو ان کا تو یہ حال تھا کہ ہم رو کے جاتے اور ان کو اجازت دی جاتی اور ہم غائب رہتے اور وہ حاضر

وَ يَشْهَدُ اِذَا غِبْنَا۔ رہتے۔

تشریح: یعنی زندگی میں بھی کوئی ان کے برابر رسول اللہ ﷺ کا مقرب نہ تھا تو مرنے کے بعد اب کون ان کا مثل ہوگا۔

۶۳۳۰: عَنْ اَبِی الْاَحْوَصِ قَالَ كُنَّا فِیْ دَارِ اَبِیْ مُوْسٰی مَعَ نَفَرٍ مِّنْ اَصْحَابِ عَبْدِاللّٰهِ وَهُمْ يَنْظُرُوْنَ فِیْ مُصْحَفٍ فَقَامَ عَبْدُاللّٰهِ فَقَالَ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ مَا اَعْلَمُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ تَرَكَ بَعْدَهٗ اَعْلَمَ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنْ هٰذَا الْقَائِمِ فَقَالَ اَبُوْ مُوْسٰی اَمَّا لَئِنْ قُلْتُ ذَاكَ لَقَدْ كَانَ يَشْهَدُ اِذَا غِبْنَا وَ يُؤْذَنُ لَهٗ اِذَا حُجِبْنَا۔

۶۳۳۰: ابوالاحوص سے روایت ہے کہ ہم ابوموسیٰ کے گھر میں تھے اور وہاں عبداللہ بن مسعودؓ کے کئی ساتھی تھے اور ایک قرآن مجید دیکھ رہے تھے اتنے میں عبداللہ کھڑے ہوئے ابومسعودؓ نے کہا میں نہیں جانتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے بعد قرآن کا جاننے والا اس شخص سے زیادہ کوئی چھوڑا ہو جو کھڑا ہے ابوموسیٰ نے کہا اگر تم یہ کہتے ہو (تو صحیح ہے) ان کا یہ حال تھا کہ یہ حاضر رہتے جب ہم غائب ہوتے اور ان کو اجازت ملتی جب ہم روکے جاتے۔

۶۳۳۱: عَنْ زَيْدِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ حُذَيْفَةَ وَ اَبِیْ مُوْسٰی وَ سَاقَ الْحَدِيْثَ وَ حَدِيْثُ قُطْبَةَ اَتَمُّ وَ اَكْثَرُ۔

۶۳۳۱: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۶۳۳۲: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّهٗ قَالَ وَ مَنْ يَّغْلُلْ يَاْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ثُمَّ قَالَ عَلٰی قِرَآءَةِ مَنْ تَاْمُرُوْنِیْ اَنْ اَقْرَاَ فَلَقَدْ قَرَاْتُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ بِضْعًا وَّ سَبْعِيْنَ سُوْرَةً وَلَقَدْ عَلِمَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنِّیْ اَعْلَمُهُمْ بِكِتَابِ اللّٰهِ وَلَوْ اَعْلَمُ اَنَّ اَحَدًا اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّیْ لَرَحَلْتُ اِلَيْهِ قَالَ شَقِيْقٌ فَجَلَسْتُ فِیْ حَلَقِ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا سَمِعْتُ اَحَدًا يَّرُدُّ ذٰلِكَ عَلَيْهِ وَلَا يَعِيْبُهٗ۔

۶۳۳۲: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے (اپنے یاروں سے) کہا (اپنے قرآن کو چھپا رکھو) اور جو کوئی چھپا رکھے گا کوئی شے وہ لائے گا اس کو قیامت کے دن پھر کہا تم مجھے کس شخص کی قرأت کی طرح قرآن پڑھنے کا حکم کرتے ہو میں نے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے ستر پر کئی سورتیں پڑھیں اور رسول اللہ ﷺ کے اصحاب یہ جانتے ہیں کہ میں ان سب میں زیادہ جانتا ہوں اللہ کی کتاب کو اور اگر میں جانتا کہ کوئی مجھ سے زیادہ جانتا ہے اللہ تعالیٰ کی کتاب کو تو میں چلا جاتا اس کے پاس شقیق نے کہا میں رسول اللہ ﷺ کے اصحاب کے حلقوں میں بیٹھا میں نے کسی سے نہیں سنا جس نے عبداللہ کی اس بات کو رد کیا ہو یا ان پر عیب کیا ہو۔

تشریح: عبداللہ بن مسعودؓ کے مصحف میں بعض مقاموں میں جمہور کے مخالف قرأت تھی۔ ان کے یاروں کا مصحف بھی ان ہی کی طرح تھا۔ لوگوں نے اس بات پر انکار کیا اور حکم کیا عبداللہ کو جمہور کے موافق پڑھنے کا اور طلب کیا ان کے مصحف کو جلانے کے لئے لیکن انہوں نے اپنا مصحف نہیں دیا اور اپنے یاروں سے بھی کہہ دیا چھپا ڈالو کیونکہ جو چھپاؤ گے وہ اس آیت کے بموجب قیامت میں لاؤ گے تو تم قیامت میں قرآن لے کر آؤ گے اس سے زیادہ کون سا شرف ہے۔ اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ انسان اپنی فضیلت اور علم کا ذکر کر سکتا ہے بشرطیکہ فخر اور تکبر کی راہ سے نہ ہو اور بہت سے بزرگوں نے ایسا کیا ہے۔

۶۳۳۳: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ وَالَّذِیْ لَآ اِلٰهَ غَيْرُهٗ مَا

۶۳۳۳: عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا قسم اس کی جس

مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ سُوْرَةٌ اِلَّا اَنَا اَعْلَمُ حَيْثُ نَزَلَتْ وَ مَا مِنْ اٰيَةٍ اِلَّا اَنَا اَعْلَمُ فِيْمَا اُنْزِلَتْ وَلَوْ اَعْلَمُ اَحَدًا هُوَ اَعْلَمُ بِكِتَابِ اللّٰهِ مِنِّىْ تَبْلُغُهُ الْاِبِلُ لَرَكِبْتُ اِلَيْهِ۔

کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اللہ کی کتاب میں کوئی ایسی صورت نہیں ہے مگر میں جانتا ہوں کہ وہ کہاں اتری اور کوئی آیت ایسی نہیں ہے مگر میں جانتا ہوں کہ وہ کس بات میں اتری اور جو میں جانتا کسی کو کہ وہ اللہ کی کتاب مجھ سے زیادہ جانتا ہے اور اس تک اونٹ پہنچ سکتے تو میں سوار ہو کر اس کے پاس جاتا (سبحان اللہ دین کے علم کا ایسا شوق تھا)

٦٣٣٤: عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ كُنَّا نَاتِىْ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو فَنَتَحَدَّثُ اِلَيْهِ وَ قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ عِنْدَهُ فَذَكَرْنَا يَوْمًا عَبْدَاللّٰهِ ابْنَ مَسْعُوْدٍ فَقَالَ لَقَدْ ذَكَرْتُمْ رَجُلًا لَّا اَزَالُ اُحِبُّهُ بَعْدَ شَىْءٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ خُذُوا الْقُرْاٰنَ مِنْ اَرْبَعَةٍ مِّنَ ابْنِ اُمِّ عَبْدٍ فَبَدَاَبِهِ وَ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَّاُبَىِّ ابْنِ كَعْبٍ وَ سَالِمٍ مَّوْلٰى اَبِىْ حُذَيْفَةَ۔

۶۳۳۴: مسروق سے روایت ہے ہم عبداللہ بن عمروؓ کے پاس جاتے اور ان سے باتیں کرتے۔ ایک دن ہم نے عبداللہ بن مسعودؓ کا ذکر کیا۔ انہوں نے کہا تم نے ایسے شخص کا ذکر کیا جس سے محبت رکھتا ہوں جب سے میں نے ایک حدیث سنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے۔ میں نے سنا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے تم قرآن سیکھو چار آدمیوں سے ام عبد کے بیٹے سے (یعنی عبداللہ بن مسعودؓ سے) پہلے ان ہی کا نام لیا اور معاذ بن جبل سے اور ابی بن کعب سے اور سالم سے جو مولی تھا ابوحذیفہ کا۔

٦٣٣٥: عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو فَذَكَرْنَا حَدِيْثًا عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ فَقَالَ اِنَّ ذٰلِكَ الرَّجُلَ لَا اَزَالُ اُحِبُّهُ بَعْدَ شَىْءٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُهُ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ اقْرَءُوْا الْقُرْاٰنَ مِنْ اَرْبَعَةِ نَفَرٍ مِّنَ ابْنِ اُمِّ عَبْدٍ فَبَدَاَ بِهٖ وَ مِنْ اُبَىِّ بْنِ كَعْبٍ وَ مِنْ سَالِمٍ مَوْلٰى اَبِىْ حُذَيْفَةَ وَ مِنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَّ حَرْفٌ لَّمْ يَذْكُرْهُ زُهَيْرُ ابْنُ حَرْبٍ قَوْلُهُ يَقُوْلُهُ۔

۶۳۳۵: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٦٣٣٦: عَنِ الْاَعْمَشِ بِاِسْنَادِ جَرِيْرٍ وَّ وَكِيْعٍ فِىْ رِوَايَةِ اَبِىْ بَكْرٍ عَنْ اَبِىْ مُعٰوِيَةَ قَدَّمَ مُعَاذًا قَبْلَ اُبَىٍّ وَّ فِىْ رِوَايَةِ اَبِىْ كُرَيْبٍ اُبَىٌّ قَبْلَ مُعَاذٍ۔

۶۳۳۶: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٦٣٣٧: عَنِ الْاَعْمَشِ بِاِسْنَادِهِمْ وَاخْتَلَفَا عَنْ شُعْبَةَ فِىْ تَنْسِيْقِ الْاَرْبَعَةِ۔

۶۳۳۷: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٦٣٣٨: عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ ذَكَرُوْا ابْنَ مَسْعُوْدٍ عِنْدَ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو فَقَالَ ذَاكَ رَجُلٌ لَا اَزَالُ

۶۳۳۸: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

أُحِبُّهُ بَعْدَ مَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اسْتَقْرِءُوا الْقُرْاٰنَ مِنْ اَرْبَعَةٍ مِّنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّ سَالِمٍ مَّوْلٰى اَبِىْ حُذَيْفَةَ وَاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَّ مُعَاذِ ابْنِ جَبَلٍ۔

٦٣٣٩:عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَ زَادَ قَالَ شُعْبَةُ بَدَأَ بِهٰذَيْنِ لَآ اَدْرِىْ بِاَيِّهِمَا بَدَأَ۔

۶۳۳۹: مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

بَابٌ:مِنْ فَضَائِلِ اُبَيِّ ابْنِ كَعْبٍ وَّ جَمَاعَةٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمْ

باب: ابی بن کعب رضی اللہ عنہ اور انصار رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت کی فضیلت

تشریح ❀ نووی نے کہا اس حدیث سے بعض ملحدوں نے شبہ کیا ہے قرآن کے تواتر میں حالانکہ اس میں یہ نہیں کہ سوا ان چار کے اور لوگ شریک نہ تھے اور مازری نے پندرہ صحابیوں کو نقل کیا ہے کہ وہ حافظ قرآن تھے اور صحیح حدیث میں ہے کہ یمامہ کی لڑائی میں قرآن کے جمع کرنے والوں میں سے ستر (۷۰) آدمی شہید ہوئے اور یمامہ کی لڑائی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے قریب واقع ہوئی تو کیونکر گمان ہو سکتا ہے کہ یہ لوگ شریک نہ ہوں اور خلفاء اربعہ کا ذکر اس روایت میں نہیں حالانکہ ان کا جمع نہ کرنا بعید ہے عقل سے باوجود یہ کہ وہ حریص تھے بہ نسبت اوروں کے عبادت پر اور خیر پر اور جو مان لیں کہ جمع میں یہی چار آدمی شریک تھے جب بھی تواتر میں خلل نہیں پڑتا کس لئے کہ اجزاء قرآن کے ہزاروں کو یاد تھے اور اس وجہ سے مجموع قرآن بھی متواتر ہوا اور اس میں کسی مسلمان یا ملحد نے خلاف نہیں کیا انتہی۔

٦٣٤٠:عَنْ اَنَسٍ يَّقُوْلُ جَمَعَ الْقُرْاٰنَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعَةٌ كُلُّهُمْ مِنَ الْاَنْصَارِ مُعَاذُ ابْنُ جَبَلٍ وَ اُبَيُّ ابْنُ كَعْبٍ وَّ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَّ اَبُوْ زَيْدٍ قَالَ قَتَادَةُ فَقُلْتُ لِاَنَسٍ مَنْ اَبُوْ زَيْدٍ قَالَ اَحَدُ عُمُوْمَتِىْ۔

۶۳۴۰: انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے تھے قرآن کو جمع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں چار شخصوں نے اور وہ چاروں انصاری تھے، معاذ بن جبلؓ اور ابی بن کعبؓ اور زید بن ثابتؓ اور ابو زیدؓ نے۔ قتادہؒ نے کہا میں نے انسؓ سے پوچھا کہ ابو زیدؓ کون ہے، انہوں نے کہا میرے چچاؤں میں تھے۔

٦٣٤١:عَنْ قَتَادَةَ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ مَنْ جَمَعَ الْقُرْاٰنَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَرْبَعَةٌ كُلُّهُمْ مِنَ الْاَنْصَارِ اُبَيُّ ابْنُ كَعْبٍ وَّ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَّ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَّ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ يُكْنٰى اَبَا زَيْدٍ۔

۶۳۴۱: قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے انس بن مالکؓ سے کہا کس نے قرآن جمع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں۔ انسؓ نے کہا چار آدمیوں نے انصار میں سے ابی بن کعبؓ اور معاذ بن جبلؓ اور زید بن ثابتؓ اور ایک شخص نے انصار میں سے جس کو ابو زیدؓ کہتے تھے۔

٦٣٤٢:عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاُبَيٍّ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ اَمَرَنِىْ اَنْ

۶۳۴۲: انس بن مالکؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابی بن کعبؓ سے کہا اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ قرآن سناؤں تجھ کو۔ ابی نے کہا کیا اللہ

اَقْرَأَ عَلَيْكَ قَالَ اللّٰهُ سَمَّانِیْ لَکَ قَالَ اللّٰهُ سَمَّاكَ لِیْ قَالَ فَجَعَلَ اُبَیٌّ يَبْكِیْ۔

تعالیٰ نے میرا نام لیا آپؐ سے؟ آپؐ نے فرمایاہاں تیرا نام لیا۔ یہ سن کر ابی بن کعبؓ رونے لگے (خوشی سے یا یہ سمجھ کر کہ اس نعمت اور عزت بخشی کا شکر مجھ سے نہ ہو سکے گا یا اپنادرجہ دیکھ کراور رب کریم کی عظمت کا خیال کر کے)

٦٣٤٣:عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاُبَیِّ بْنِ كَعْبٍ اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِیْ اَنْ اَقْرَأَ عَلَيْكَ لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا قَالَ وَ سَمَّانِیْ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَبَكٰى۔

۶۳۴۳: ترجمہ وہی ہے جواوپر گزرا۔

٦٣٤٤:عَنْ اَنَسٍ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاُبَیٍّ مِثْلَهُ۔

۶۳۴۴: ترجمہ وہی ہے جواوپر گزرا۔

بَابُ:مِنْ فَضَائِلِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ

باب: سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی فضیلت

٦٣٤٥:عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ جَنَازَةُ سَعْدِ ابْنِ مُعَاذٍ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ اِهْتَزَّلَهَا عَرْشُ الرَّحْمٰنِ۔

۶۳۴۵: جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اور سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کا جنازہ سامنے رکھا تھا ان کے واسطے پروردگار کا عرش جھوم گیا۔

تشریح ٭ یعنی ان کے آنے کی خوشی سے اور شاید عرش میں تمیز اور ادراک ہو۔ اس سے کوئی امر مانع نہیں ہے اکثر فلاسفہ نے افلاک میں نفوس ثابت کئے ہیں اور یہی ظاہر حدیث ہے اور یہی مختار ہے اور بعض نے کہا عرش ان کی موت سے ہل گیا اور عرش ایک جسم ہے اس کا ہلنا جائز ہے اور بعض نے کہا مراد اہل عرش کا جھومنا ہے یعنی ملائکہ کا۔ انہوں نے سعدؓ کے آنے کی خوشی کی۔ (انتہی مختصراً من النووی)

٦٣٤٦:عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اهْتَزَّ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ۔

۶۳۴۶: جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا عرش ہل گیا سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی موت سے۔

٦٣٤٧:عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَ جَنَازَتُهُ مَوْضُوْعَةٌ يَعْنِیْ سَعْدًا اهْتَزَّلَهَا عَرْشُ الرَّحْمٰنِ۔

۶۳۴۷: ترجمہ انسؓ سے بھی ایسی ہی روایت ہے جیسے پہلے گزری۔

٦٣٤٨:عَنِ الْبَرَآءِ يَقُوْلُ اُهْدِيَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةَ حَرِيْرٍ فَجَعَلَ اَصْحَابُهُ يَلْمِسُوْنَهَا وَ يَعْجَبُوْنَ مِنْ لِيْنِهَا فَقَالَ اَتَعْجَبُوْنَ مِنْ لِيْنِ هٰذِهِ لَمَنَادِيْلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ

۶۳۴۸: براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک ریشمی جوڑا تحفہ آیا۔ آپ ﷺ کے اصحاب اس کو چھونے لگے اور اس کی نرمی سے تعجب کرنے لگے۔ آپ ﷺ نے فرمایا تم اس کی نرمی سے تعجب کرتے ہو۔ البتہ سعد بن معاذؓ کے تو ال (رومال) جنت میں اس سے

فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّنْهَا وَالْيَنُ۔

بہتر اور اس سے زیادہ نرم ہیں۔

٦٣٤٩:عَنِ الْبَرَاءِ ابْنِ عَازِبٍ يَقُولُ أُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَوْبِ حَرِيْرٍ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ ثُمَّ قَالَ ابْنُ عَبْدَةَ أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ نَا شُعْبَةُ حَدَّثَنِي قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ هٰذَا أَوْ بِمِثْلِهِ۔

٦٣٤٩: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٦٣٥٠:عَنْ شُعْبَةَ هٰذَا الْحَدِيْثُ بِإِسْنَادَيْنِ جَمِيْعًا كَرِوَايَةِ أَبِي دَاوُدَ۔

٦٣٥٠: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٦٣٥١:عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ أُهْدِيَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُبَّةٌ مِنْ سُنْدُسٍ وَكَانَ يَنْهٰى عَنِ الْحَرِيْرِ فَعَجِبَ النَّاسُ مِنْهَا قَالَ فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ إِنَّ مَنَادِيْلَ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ أَحْسَنُ مِنْ هٰذَا۔

٦٣٥١: انس بن مالکؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک سندس (ایک ریشمی کپڑا ہے) کا ایک جبہ تحفہ آیا۔ آپ ﷺ منع کرتے تھے حریر سے لوگوں نے اسے دیکھ کر تعجب کیا (اس کی نرمی اور خوبی سے) آپؐ نے فرمایا قسم اس کی جس کے ہاتھ میں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جان ہے سعد بن معاذؓ کے رومال جنت میں اس سے اچھے ہیں۔

٦٣٥٢:عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أُكَيْدِرَ دُوْمَةِ الْجَنْدَلِ أَهْدٰى إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةً فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ وَكَانَ يَنْهٰى عَنِ الْحَرِيْرِ۔

٦٣٥٢: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اکیدر دومۃ الجندل کے بادشاہ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک جوڑا تحفہ بھیجا۔ پھر بیان کیا اسی طرح۔ اس میں یہ نہیں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حریر سے منع کرتے تھے۔

بَابٌ مِنْ فَضَائِلِ أَبِي دُجَانَةَ سِمَاكِ ابْنِ خَرَشَةَ

باب: ابودجانہ سماک بن خرشہ رضی اللہ عنہ کی فضیلت

٦٣٥٣:عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ سَيْفًا يَوْمَ أُحُدٍ فَقَالَ مَنْ يَأْخُذُ مِنِّي هٰذَا فَبَسَطُوْا أَيْدِيَهُمْ كُلُّ إِنْسَانٍ مِنْهُمْ يَقُوْلُ أَنَا أَنَا قَالَ فَمَنْ يَأْخُذُهُ بِحَقِّهِ فَأَحْجَمَ الْقَوْمُ فَقَالَ سِمَاكُ ابْنُ خَرَشَةَ أَبُو دُجَانَةَ أَنَا آخُذُهُ بِحَقِّهِ قَالَ فَأَخَذَهُ فَفَلَقَ بِهِ هَامَ الْمُشْرِكِيْنَ۔

٦٣٥٣: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک تلوار لی احد کے دن اور فرمایا یہ کون لیتا ہے مجھ سے لوگوں نے ہاتھ پھیلائے ہر ایک کہتا تھا میں لوں گا۔ میں لوں گا آپ ﷺ نے فرمایا اس کا حق ادا کر کے کون لے گا۔ یہ سنتے ہی لوگ پیچھے ہٹے (کیونکہ احد کے دن کافروں کا غلبہ تھا) سماک بن خرشہ ابودجانہ نے کہا میں اس کا حق ادا کروں گا اور لوں گا۔ پھر انہوں نے اس کو لے لیا اور مشرکوں کے سر اس تلوار سے چیرے۔

بَابٌ مِنْ فَضَائِلِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرِو ابْنِ

باب: جابر رضی اللہ عنہ کے باپ عبداللہ

حَرَامِ وَلِدِ جَابِرٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا

رضی اللہ عنہ کی فضیلت

٦٣٥٤: عَنْ جَابِرٍ يَقُوْلُ لَمَّا كَانَ يَوْمُ اُحُدٍ جِيْءَ بِاَبِيْ مُسَجًّى وَ قَدْ مُثِلَ بِهٖ قَالَ فَاَرَدْتُ اَنْ اَرْفَعَ الثَّوْبَ فَنَهَانِيْ قَوْمِيْ فَرَفَعَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ اَمَرَ بِهٖ فَرُفِعَ فَسَمِعَ صَوْتَ بَاكِيَةٍ اَوْ صَائِحَةٍ فَقَالَ مَنْ هٰذِهٖ فَقَالُوْا بِنْتُ عَمْرٍو اَوْ اُخْتُ عَمْرٍو فَقَالَ وَ لِمَ تَبْكِيْ فَمَا زَالَتِ الْمَلٰئِكَةُ تُظِلُّهٗ بِاَجْنِحَتِهَا حَتّٰى رُفِعَ۔

۶۳۵۴: حضرت جابرؓ سے روایت ہے جب احد کا دن ہوا تو میرا باپ لایا گیا۔ اس پر کپڑا ڈھکا تھا اور ان کے ناک کان ہاتھ پاؤں کاٹے گئے تھے (یعنی کافروں نے ان کو شہید کر کے ان کے ساتھ مثلہ کیا تھا) میں نے کپڑا اٹھانا چاہا تو لوگوں نے مجھ کو منع کیا (اس خیال سے کہ بیٹا باپ کا یہ حال دیکھ کر رنج کرے گا) رسول اللہ ﷺ نے اس کو اٹھا دیا یا آپؐ کے حکم سے اٹھایا گیا۔ آپؐ نے ایک رونے والے یا چلانے والے کی آواز سنی تو پوچھا یہ کس کی آواز ہے؟ لوگوں نے عرض کیا عمروؓ کی بیٹی یا بہن ہے (یعنی شہید کی بہن یا پھوپھی ہے) آپؐ نے فرمایا کیوں روتی ہے؟ فرشتے اس پر برابر سایہ کیے رہے یہاں تک کہ وہ اٹھایا گیا۔

٦٣٥٥: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اُصِيْبَ اَبِيْ يَوْمَ اُحُدٍ فَجَعَلْتُ اَكْشِفُ الثَّوْبَ عَنْ وَّجْهِهٖ وَ اَبْكِيْ وَ جَعَلُوْا يَنْهَوْنِيْ وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَنْهَانِيْ قَالَ وَ جَعَلَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ عَمْرٍو تَبْكِيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تَبْكِيْهِ اَوْلَا تَبْكِيْهِ مَا زَالَتِ الْمَلٰئِكَةُ تُظِلُّهٗ بِاَجْنِحَتِهَا حَتّٰى رَفَعْتُمُوْهُ۔

۶۳۵۵: جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میرا باپ شہید ہوا احد کے دن تو میں اس کے منہ پر سے کپڑا اٹھاتا اور روتا لوگ مجھے منع کرتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منع نہ کرتے اور فاطمہ عمروؓ کی بیٹی (یعنی میری پھوپھی) وہ بھی اس پر رو رہی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تو رویا نہ رو فرشتے اس پر اپنے پروں کا سایہ کیے ہوئے تھے یہاں تک کہ تم نے اس کو اٹھایا۔

٦٣٥٦: عَنْ جَابِرٍ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ غَيْرَ اَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ لَيْسَ فِيْ حَدِيْثِهٖ ذِكْرُ الْمَلٰٓئِكَةِ وَ بُكَآءِ الْبَاكِيَةِ۔

۶۳۵۶: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ میرا باپ احد کے دن لایا گیا اس کے ناک کان کٹے ہوئے تھے تو رکھا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آگے۔

٦٣٥٧: عَنْ جَابِرٍ قَالَ جِيْءَ بِاَبِيْ يَوْمَ اُحُدٍ مُّجَدَّعًا فَوُضِعَ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِهِمْ۔

۶۳۵۷: مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

بَابٌ مِّنْ فَضَائِلِ جُلَيْبِيْبٍ

باب: جلیبیب رضی اللہ عنہ کی فضیلت

٦٣٥٨: عَنْ اَبِيْ بَرْزَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِيْ مَغْزًى لَّهٗ فَاَفَآءَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَقَالَ لِاَصْحَابِهٖ هَلْ تَفْقِدُوْنَ مِنْ اَحَدٍ قَالُوْا نَعَمْ فُلَانًا وَّ فُلَانًا فُلَانًا ثُمَّ قَالَ هَلْ تَفْقِدُوْنَ مِنْ اَحَدٍ قَالُوْا نَعَمْ

۶۳۵۸: ابو برزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک جہاد میں تھے اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو مال دیا۔ آپ ﷺ نے اپنے لوگوں سے فرمایا تم میں سے کوئی گم تو نہیں ہے لوگوں نے عرض کیا ہاں فلاں فلاں شخص گم ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے پوچھا کوئی گم تو نہیں ہے

فُلَانًا وَّفُلَانًا ثُمَّ قَالَ هَلْ تَفْقِدُونَ مِنْ اَحَدٍ قَالُوْا لَا قَالَ لٰكِنِّیْ اَفْقِدُ جُلَيْبِيْبًا فَاطْلُبُوْهُ فَطُلِبَ فِی الْقَتْلٰى فَوَجَدُوْهُ اِلٰى جَنْبِ سَبْعَةٍ قَدْ قَتَلَهُمْ ثُمَّ قَتَلُوْهُ فَاَتَى النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَقَفَ عَلَيْهِ فَقَالَ قَتَلَ سَبْعَةً ثُمَّ قَتَلُوْهُ هٰذَا مِنِّیْ وَ اَنَا مِنْهُ قَالَ فَوَضَعَهٗ عَلٰى سَاعِدَيْهِ لَيْسَ لَهٗ اِلَّا سَاعِدَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَحُفِرَلَهٗ وَ وُضِعَ فِیْ قَبْرِهٖ وَ لَمْ يَذْكُرْ غَسْلًا۔

لوگوں نے عرض کیا البتہ فلاں فلاں فلاں شخص گم ہیں پھر آپؐ نے فرمایا کوئی گم نہیں ہے تو لوگوں نے عرض کیا کوئی نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا میں جلیبیبؓ کو نہیں دیکھتا۔ لوگوں نے ان کو مردوں میں ڈھونڈھا تو ان کی لاش سات لاشوں کے پاس پائی جن کو جلیبیبؓ نے مارا تھا وہ سات کو مار کر مارے گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے پاس آئے اور وہاں کھڑے ہوئے پھر فرمایا اس نے سات آدمیوں کو مارا بعد اس کے مارا گیا۔ یہ میرا ہے میں اس کا ہوں (یعنی میں اور وہ ایک ہیں) پھر آپ ﷺ نے اس کو اپنے دونوں ہاتھوں پر رکھا اور صرف آپ ﷺ ہی نے اٹھایا۔ بعد اس کے گڑھا کھدوایا اور قبر میں رکھ دیا اور غسل کا بیان نہیں کیا راوی نے۔

بَابٌ: مِّنْ فَضَائِلِ اَبِیْ ذَرٍّ

باب: ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت

٦٣٥٩: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ اَبُوْ ذَرٍّ خَرَجْنَا مِنْ قَوْمِنَا غِفَارٍ وَّ كَانُوْا يُحِلُّوْنَ الشَّهْرَ الْحَرَامَ فَخَرَجْتُ اَنَا وَ اَخِیْ اُنَيْسٌ وَّ اُمُّنَا فَنَزَلْنَا عَلٰى خَالٍ لَّنَا فَاَكْرَمَنَا خَالُنَا وَ اَحْسَنَ اِلَيْنَا فَحَسَدَنَا قَوْمُهٗ فَقَالُوْا اِنَّكَ اِذَا خَرَجْتَ عَنْ اَهْلِكَ خَالَفَ اِلَيْهِمْ اُنَيْسٌ فَجَآءَ خَالُنَا فَنَثٰى عَلَيْنَا الَّذِیْ قِيْلَ لَهٗ فَقُلْتُ اَمَّا مَا مَضٰى مِنْ مَعْرُوْفِكَ فَقَدْ كَدَّرْتَهٗ وَ لَا جِمَاعَ لَكَ فِيْمَا بَعْدُ فَقَرَّبْنَا صِرْمَتَنَا فَاحْتَمَلْنَا عَلَيْهَا وَ تَغَطّٰى خَالُنَا ثَوْبَهٗ فَجَعَلَ يَبْكِیْ فَانْطَلَقْنَا حَتّٰى نَزَلْنَا بِحَضْرَةِ مَكَّةَ فَنَافَرَ اُنَيْسٌ عَنْ صِرْمَتِنَا وَ عَنْ مِثْلِهَا فَاَتَيَا الْكَاهِنَ فَخَيَّرَ اُنَيْسًا فَاَتَانَا اُنَيْسٌ بِصِرْمَتِنَا وَ مِثْلِهَا مَعَهَا قَالَ وَ قَدْ صَلَّيْتُ يَا ابْنَ اَخِیْ قَبْلَ اَنْ اَلْقٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثِ سِنِيْنَ قُلْتُ لِمَنْ قَالَ لِلّٰهِ قُلْتُ فَاَيْنَ تَوَجَّهُ قَالَ اَتَوَجَّهُ حَيْثُ يُوَجِّهُنِیْ رَبِّیْ اُصَلِّیْ عِشَاءً حَتّٰى

٦٣٥٩: عبداللہ بن صامتؓ سے روایت ہے ابوذرؓ نے کہا ہم اپنی قوم غفار میں سے نکلے وہ حرام مہینے کو بھی حلال سمجھتے تھے تو میں اور میرا بھائی انیس اور ہماری ماں تینوں نکلے اور ایک ماموں تھا ہمارا اس کے پاس اترے۔ اس نے ہماری خاطر کی اور ہمارے ساتھ نیکی کی اس کی قوم نے ہم سے حسد کیا اور کہنے لگی (ہمارے ماموں سے) جب تو اپنے گھر سے باہر نکلتا ہے تو انیس تیری بی بی کے ساتھ زنا کرتا ہے۔ وہ ہمارے پاس آیا اور اس نے یہ بات مشہور کر دی (حماقت سے) میں نے کہا تو نے جو ہمارے ساتھ احسان کیا وہ بھی خراب ہو گیا اب ہم تیرے ساتھ نہیں رہ سکتے۔ آخر ہم اپنے اونٹوں کے پاس گئے اور اپنا اسباب لادا۔ ہمارے ماموں نے اپنا کپڑا اوڑھ کر رونا شروع کیا۔ ہم چلے یہاں تک کہ مکہ کے سامنے اترے۔ انیس نے ایک شرط لگائی اتنے اونٹوں پر جو ہمارے ساتھ تھے اور اتنے ہی اور پر پھر دونوں کاہن کے پاس گئے۔ کاہن نے انیس کو کہا کہ یہ بہتر ہے انیس ہمارے اونٹ لایا اور اتنے ہی اور اونٹ لایا۔ ابوذرؓ نے کہا اے بیٹے میرے بھائی کے میں نے رسول اللہ ﷺ کی ملاقات سے پہلے نماز پڑھی ہے تین برس پہلے۔ میں نے کہا کس کے لیے پڑھتے تھے ابوذرؓ نے کہا اللہ تعالیٰ کے لیے۔ میں نے کہا منہ کدھر کرتے تھے۔ انہوں نے کہا منہ ادھر کرتا تھا جدھر اللہ تعالیٰ میرا منہ کر دیتا تھا۔ میں عشاء کی

اِذَا كَانَ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ اَلْقَيْتُ كَاَنِّيْ خِفَاءٌ حَتّٰى تَعْلُوَنِي الشَّمْسُ فَقَالَ اُنَيْسٌ اِنَّ لِيْ حَاجَةً بِمَكَّةَ فَاكْفِنِيْ فَانْطَلَقَ اُنَيْسٌ حَتّٰى اَتٰى مَكَّةَ فَرَاثَ عَلَيَّ ثُمَّ جَاءَ فَقُلْتُ مَا صَنَعْتَ قَالَ لَقِيْتُ رَجُلًا بِمَكَّةَ عَلٰى دِيْنِكَ يَزْعَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اَرْسَلَهٗ قُلْتُ فَمَا يَقُوْلُ النَّاسُ قَالَ يَقُوْلُوْنَ شَاعِرٌ كَاهِنٌ سَاحِرٌ وَّ كَانَ اُنَيْسٌ اَحَدَ الشُّعَرَاءِ قَالَ اُنَيْسٌ لَقَدْ سَمِعْتُ قَوْلَ الْكَهَنَةِ فَمَا هُوَ بِقَوْلِهِمْ وَ لَقَدْ وَ ضَعْتُ قَوْلَهٗ عَلٰى اَقْرَاءِ الشِّعْرِ فَمَا يَلْتَئِمُ عَلٰى لِسَانِ اَحَدٍ بَعْدِيْ اَنَّهٗ شِعْرٌ وَّ اللّٰهِ اِنَّهٗ لَصَادِقٌ وَ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ قَالَ قُلْتُ فَاكْفِنِيْ حَتّٰى اَذْهَبَ فَاَنْظُرَ قَالَ فَاَتَيْتُ مَكَّةَ فَتَضَعَّفْتُ رَجُلًا مِّنْهُمْ فَقُلْتُ اَيْنَ هٰذَا الَّذِيْ تَدْعُوْنَهُ الصَّابِئَ فَاَشَارَ اِلَيَّ فَقَالَ الصَّابِئَ فَمَالَ عَلَيَّ اَهْلُ الْوَادِيْ بِكُلِّ مَدَرَةٍ وَّ عَظْمٍ حَتّٰى خَرَرْتُ مَغْشِيًّا عَلَيَّ قَالَ فَارْتَفَعْتُ حِيْنَ ارْتَفَعْتُ كَاَنِّيْ نُصُبٌ اَحْمَرُ قَالَ فَاَتَيْتُ زَمْزَمَ فَغَسَلْتُ عَنِّي الدِّمَاءَ وَ شَرِبْتُ مِنْ مَّائِهَا وَ لَقَدْ لَبِثْتُ يَا بْنَ اَخِيْ ثَلَاثِيْنَ بَيْنَ لَيْلَةٍ وَ يَوْمٍ مَا كَانَ لِيْ طَعَامٌ اِلَّا مَاءُ زَمْزَمَ فَسَمِنْتُ حَتّٰى تَكَسَّرَتْ عُكَنُ بَطْنِيْ وَ مَا وَجَدْتُّ عَلٰى كَبِدِيْ سُخْفَةَ جُوْعٍ قَالَ فَبَيْنَا اَهْلُ مَكَّةَ فِيْ لَيْلَةٍ قَمْرَاءَ اِضْحِيَانَ اِذَا ضَرَبَ عَلٰى اَسْمِخَتِهِمْ فَمَا يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ اَحَدٌ وَ امْرَاَتَيْنِ مِنْهُمْ تَدْعُوَانِ اِسَافًا وَ نَائِلَةً قَالَ فَاَتَتَا عَلَيَّ فِيْ طَوَافِهِمَا فَقُلْتُ اَنْكِحَا اَحَدَهُمَا الْاُخْرٰى قَالَ فَمَا تَنَاهَتَا عَنْ قَوْلِهِمَا قَالَ فَاَتَتَا عَلَيَّ فَقُلْتُ هَنٌ مِثْلُ الْخَشَبَةِ غَيْرَ اَنِّيْ لَا اَكْنِيْ فَانْطَلَقَتَا تُوَلْوِلَانِ وَ تَقُوْلَانِ لَوْ كَانَ هٰهُنَا

نماز پڑھتا جب اخیر رات ہوتی تو کمبل کی طرح پڑ جاتا تھا یہاں تک کہ آفتاب میرے اوپر آتا۔ انیس نے کہا مجھے مکہ میں کام ہے تم یہاں رہو میں جاتا ہوں وہ گیا۔ اس نے دیر کی۔ پھر آیا۔ میں نے کہا تو نے کیا کیا۔ وہ بولا میں ایک شخص سے ملا مکہ میں جو تیرے دین پر ہے اور وہ کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو بھیجا ہے۔ میں نے کہا لوگ اسے کیا کہتے ہیں۔ اس نے کہا لوگ اس کو شاعر کاہن جادوگر کہتے ہیں اور انیس خود بھی شاعر تھا۔ اس نے کہا میں نے کاہنوں کی بات سنی ہے لیکن جو کلام یہ شخص پڑھتا ہے وہ کاہنوں کا کلام نہیں ہے اور میں نے اس کا کلام شعر کے تمام بحروں پر رکھا تو وہ کسی کی زبان پر میرے بعد نہ جڑے گا شعر کی طرح۔ قسم اللہ کی وہ سچا ہے اور لوگ جھوٹے ہیں میں نے کہا تم یہاں رہو۔ میں اس شخص کو جا کر دیکھتا ہوں۔ پھر میں مکہ آیا۔ میں نے ایک ناتواں شخص کو مکہ والوں میں سے چھانٹا (اس لیے کہ زبردست شخص شاید مجھے تکلیف پہنچا دے) اور اس سے پوچھا وہ شخص کہاں ہے جس کو تم صابی کہتے ہو (یعنی دین بدلنے والا۔ عرب کے کفار معاذ اللہ حضرت ﷺ کو صابی کہتے تھے) اس نے میری طرف اشارہ کیا اور کہا یہ صابی ہے (جب تو صابی کو پوچھتا ہے) یہ سن کر تمام وادی والے ڈھیلے ہڈیاں لے کر مجھ پر پلے یہاں تک کہ میں بے ہوش ہو کر گرا۔ جب میں ہوش میں آ کر اٹھا تو کیا دیکھتا ہوں گویا میں لال بت ہوں (یعنی سر سے پیر تک خون سے لال ہوں) پھر میں زمزم کے پاس آیا اور میں نے سب خون دھویا اور زمزم کا پانی پیا تو اے بھتیجے میرے میں وہاں تیس راتیں یا تیس دن رہا اور کوئی کھانا میرے پاس نہ تھا سوا زمزم کے پانی کے (میں جب بھوک لگتی تو اسی کو پی لیتا) پھر میں موٹا ہو گیا یہاں تک کہ میرے پیٹ کی بٹیں جھک گئیں (مٹاپے سے) اور میں نے اپنے کلیجہ میں بھوک کی ناتوانی نہیں پائی۔ ایک بار مکہ والے چاندنی رات میں سو گئے اس وقت بیت اللہ کا طواف کوئی نہیں کرتا تھا صرف دو عورتیں اساف اور نائلہ کو پکار رہی تھیں اساف اور نائلہ دو بت تھے مکہ میں اساف مرد تھا اور نائلہ عورت تھی کفار کا یہ اعتقاد تھا کہ ان دونوں نے وہاں زنا کیا تھا اس وجہ سے مسخ ہو کر بت ہو گئے تھے) وہ طواف کرتی کرتی میرے سامنے آئیں۔ میں نے کہا ایک کا نکاح دوسرے سے کر دو (یعنی اساف کا نائلہ سے) یہ سن کر بھی وہ اپنی

اَحَدٌ مِّنْ اَنْفَارِنَا قَالَ فَاسْتَقْبَلَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ اَبُوْ بَكْرٍ وَّ هُمَاهَا بِطَانٍ قَالَ مَا لَكُمَا قَالَتَا الصَّابِئُ بَيْنَ الْكَعْبَةِ وَ اَسْتَارِهَا قَالَ مَا قَالَكُمَا قَالَتَا اِنَّهٗ قَالَ لَنَا كَلِمَةً تَمْلَأُ الْفَمَ وَ جَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اسْتَلَمَ الْحَجَرَ وَطَافَ بِالْبَيْتِ هُوَ وَ صَاحِبُهٗ ثُمَّ صَلّٰى فَلَمَّا قَضٰى صَلَاتَهٗ قَالَ اَبُوْ ذَرٍّ فَكُنْتُ اَنَا اَوَّلُ مَنْ حَيَّاهُ بِتَحِيَّةِ الْاِسْلَامِ قَالَ فَقُلْتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ وَ عَلَيْكَ السَّلَامُ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ ثُمَّ قَالَ مَنْ اَنْتَ قَالَ قُلْتُ مِنْ غِفَارٍ قَالَ فَاهْوٰى بِيَدِهٖ فَوَضَعَ اَصَابِعَهٗ عَلٰى جَبْهَتِهٖ فَقُلْتُ فِيْ نَفْسِيْ كَرِهَ اَنِ انْتَمَيْتُ اِلٰى غِفَارٍ فَذَهَبْتُ اٰخُذُ بِيَدِهٖ فَقَدَعَنِيْ صَاحِبُهٗ وَ كَانَ اَعْلَمَ بِهٖ مِنِّيْ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ ثُمَّ قَالَ مَتٰى كُنْتَ هٰهُنَا قَالَ قُلْتُ قَدْ كُنْتُ هٰهُنَا مُنْذُ ثَلَاثِيْنَ بَيْنَ لَيْلَةٍ وَّ يَوْمٍ قَالَ فَمَنْ كَانَ يُطْعِمُكَ قَالَ قُلْتُ مَا كَانَ لِيْ طَعَامٌ اِلَّا مَآءَ زَمْزَمَ فَسَمِنْتُ حَتّٰى تَكَسَّرَتْ عُكَنُ بَطْنِيْ وَمَآ اَجِدُ عَلٰى كَبِدِيْ سَخْفَةَ جُوْعٍ قَالَ فَاِنَّهَا مُبَارَكَةٌ اِنَّهَا طَعَامُ طُعْمٍ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ يَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ ائْذَنْ لِيْ فِيْ طَعَامِهِ اللَّيْلَةَ فَانْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ اَبُوْبَكْرٍ وَّ انْطَلَقْتُ مَعَهُمَا فَفَتَحَ اَبُوْبَكْرٍ بَابًا فَجَعَلَ يَقْبِضُ لَنَا مِنْ زَبِيْبِ الطَّآئِفِ فَكَانَ ذٰلِكَ اَوَّلَ طَعَامٍ اَكَلْتُهٗ بِهَا ثُمَّ غَبَرْتُ مَا غَبَرْتُ ثُمَّ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّهٗ قَدْ وُجِّهَتْ لِيْ اَرْضٌ ذَاتُ نَخْلٍ لَّا اُرَاهَا اِلَّا يَثْرِبَ فَهَلْ اَنْتَ مُبَلِّغٌ عَنِّيْ قَوْمَكَ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّنْفَعَهُمْ بِكَ

بات سے باز نہ آئیں پھر میں نے صاف کہہ دیا ان کے فلاں میں لکڑی (یعنی یہ فحش اساف اور نائلہ کی پرستش کی وجہ ہے) اور مجھے کنایہ نہیں آتا (یعنی کنایہ اشارہ میں میں نے گالی نہیں دی کھلم کھلا گالی دی اور اساف اور نائلہ کو ان مردود عورتوں کو غصہ دلانے کے لیے جو اللہ تعالیٰ کے گھر میں اللہ کو چھوڑ کر اساف اور نائلہ کو پکارتی تھیں) یہ سن کر وہ دونوں عورتیں چلاتی اور کہتی ہوئی چلیں کاش اس وقت میں کوئی ہمارے لوگوں میں سے ہوتا (جو اس شخص کو بے ادبی کی سزا دیتا) راہ میں ان عورتوں کو رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر صدیقؓ ملے اور وہ اتر رہے تھے پہاڑ سے۔ انہوں نے ان عورتوں سے پوچھا کیا ہوا؟ وہ بولیں ایک صابی آیا ہے جو کعبہ کے پردوں میں چھپا ہے۔ انہوں نے کہا وہ صابی کیا بولا وہ بولیں ایسی بات بولا جس سے منہ بھر جاتا ہے (یعنی اس کو زبان سے نکال نہیں سکتیں) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے یہاں تک کہ حجر اسود کو بوسہ دیا اور طواف کیا اپنے صاحب کے ساتھ پھر نماز پڑھی۔ جب نماز پڑھ چکے تو ابوذرؓ نے کہا میں نے ہی اول اسلام کی سنت ادا کی اور کہا السلام علیک یا رسول اللہ۔ آپ ﷺ نے فرمایا وعلیک السلام ورحمۃ اللہ۔ پھر آپ ﷺ نے پوچھا تو کون ہے؟ میں نے کہا غفار کا ایک شخص ہوں۔ آپ ﷺ نے ہاتھ جھکایا اور اپنی انگلیاں پیشانی پر رکھیں (جیسے کوئی ذکر کرتا ہے) میں نے اپنے دل میں کہا شاید آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو برا معلوم ہوا یہ کہنا کہ میں غفار میں سے ہوں میں لپکا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہاتھ پکڑنے کو لیکن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صاحب نے (ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے) جو مجھ سے زیادہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حال جانتا تھا مجھے روکا۔ پھر آپؐ نے سر اٹھایا اور فرمایا تو یہاں کب آیا۔ میں نے عرض کیا میں یہاں تیس رات یا دن سے ہوں۔ آپؐ نے فرمایا تجھے کھانا کون کھلاتا ہے۔ میں نے کہا کھانا وغیرہ کچھ نہیں سوا زمزم کے پانی کے۔ پھر میں موٹا ہو گیا یہاں تک کہ میرے پیٹ کے بٹ مڑ گئے اور میں اپنے کلیجہ میں بھوک کی ناتوانی نہیں پاتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا زمزم کا پانی برکت والا ہے اور وہ کھانا بھی ہے پیٹ بھر دیتا ہے کھانے کی طرح۔ ابوبکرؓ نے کہا یا رسول اللہ آج کی رات مجھے اجازت دیجئے اس کو کھلانے کی۔ پھر رسول اللہ ﷺ چلے اور ابوبکرؓ

وَ يَاْجُرَكَ فِيهِم فَاَتَيْتُ اُنَيْسًا فَقَالَ مَا صَنَعْتَ قُلْتُ صَنَعْتُ اَنِّيْ قَدْ اَسْلَمْتُ وَ صَدَّقْتُ قَالَ مَابِىْ رَغْبَةٌ عَنْ دِيْنِكَ فَاِنِّيْ قَدْ اَسْلَمْتُ وَ صَدَّقْتُ فَاَتَيْنَا اُمَّنَا فَقَالَتْ مَابِىْ رَغْبَةٌ عَنْ دِيْنِكُمَا فَاِنِّيْ قَدْ اَسْلَمْتُ وَ صَدَّقْتُ فَاحْتَمَلْنَا حَتّٰى اَتَيْنَا قَوْمَنَا غِفَارًا فَاَسْلَمَ نِصْفُهُمْ وَ كَانَ يَؤُمُّهُمْ اَيْمَاءُ ابْنُ رَحْضَةَ الْغِفَارِيُّ وَ كَانَ سَيِّدَهُمْ وَ قَالَ نِصْفُهُمْ اِذَا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ اَسْلَمْنَا فَقَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ فَاَسْلَمَ نِصْفُهُمُ الْبَاقِىْ وَ جَاءَ تْ اَسْلَمُ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِخْوَتُنَا نُسْلِمُ عَلَى الَّذِىْ اَسْلَمُوْا عَلَيْهِ فَاَسْلَمُوْا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غِفَارٌ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا وَ اَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ۔

میں بھی ان دونوں کے ساتھ چلا۔ ابوبکرؓ نے ایک دروازہ کھولا اور اس میں سے طائف کے سوکھے انگور نکالنے لگے۔ یہ پہلا کھانا تھا جو میں نے کھایا مکہ میں۔ پھر رہا میں جب تک رہا۔ بعد اس کے رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا۔ آپؐ نے فرمایا مجھے دکھلائی گئی ایک زمین کھجور والی میں سمجھتا ہوں وہ کوئی زمین نہیں ہے سوا یثرب کے (یثرب مدینہ طیبہ کا نام تھا) تو تو میری طرف سے اپنی قوم کو دین کی دعوت دے شاید اللہ تعالیٰ ان کو نفع دے تیری وجہ سے اور تجھے ثواب دے۔ میں انیس کے پاس آیا۔ اس نے پوچھا تو نے کیا کیا میں نے کہا میں اسلام لایا اور میں نے تصدیق کی آپ ﷺ کی نبوت کی۔ وہ بولا، تمہارے دین سے مجھے بھی نفرت نہیں ہے میں بھی اسلام لایا اور میں نے بھی تصدیق کی۔ پھر ہم دونوں اپنی ماں کے پاس آئے۔ وہ بولی مجھے بھی تم دونوں کے دین سے نفرت نہیں ہے میں بھی اسلام لائی اور میں نے بھی تصدیق کی۔ پھر ہم نے اونٹوں پر اسباب لادا یہاں تک کہ ہم اپنی قوم غفار میں پہنچے آدھی قوم مسلمان ہوگئی اور ان کا امام ایما بن رحضہ غفاری تھا وہ ان کا سردار بھی تھا اور آدھی قوم نے یہ کہا کہ جب رسول اللہ ﷺ مدینہ تشریف لائیں گے تو ہم مسلمان ہوں گے۔ پھر رسول اللہ ﷺ مدینہ تشریف لائے اور آدھی قوم جو باقی تھی وہ بھی مسلمان ہوگی اور اسلم (ایک قوم ہے) کے لوگ آئے۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ ہم بھی اپنے بھائیوں غفاریوں کی طرح مسلمان ہوتے ہیں۔ وہ بھی مسلمان ہوئے تب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا غفار کو اللہ نے بخش دیا اور اسلم کو اللہ نے بچا دیا (قتل اور قید سے)۔

تشریح ۞ انیس نے ایک شرط لگائی۔ وہ شرط یہ تھی کہ دو آدمی دعویٰ کرتے ہر ایک یہ کہتا میں بہتر ہوں۔ پھر جس کو کاہن کہہ دے کہ یہ بہتر ہے وہ شرط کا مال لے لیتا ایسی ہی شرط انیس نے کسی سے کی اور مال یہ ٹھہرا کہ انیس کے پاس جو اونٹ ہیں وہ دیئے جائیں اور اتنے ہی اور۔

۶۳۶۰: عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَ زَادَ بَعْدَ قَوْلِهٖ قُلْتُ فَاكْفِنِىْ حَتّٰى اَذْهَبَ فَاَنْظُرَ قَالَ نَعَمْ وَ كُنْ عَلٰى حَذَرٍ مِّنْ اَهْلِ مَكَّةَ فَاِنَّهُمْ قَدْ شَنِفُوْا لَهٗ وَ تَجَهَّمُوْا۔

۶۳۶۰: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ اچھا جا لیکن اہل مکہ سے بچا رہ وہ دشمن ہیں اس شخص کے اور منہ بناتے ہیں واسطے اس کے۔

۶۳۶۱: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ اَبُوْذَرٍّ يَا ابْنَ

۶۳۶۱: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ میں نے آپ کی نبوت

اَخِيْ صَلَّيْتُ سَنَتَيْنِ قَبْلَ مَبْعَثِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ قُلْتُ فَاَيْنَ كُنْتَ تَوَجَّهُ قَالَ حَيْثُ وَ جَّهَنِيَ اللّٰهُ وَاقْتَصَّ الْحَدِيْثَ بِنَحْوِ حَدِيْثِ سُلَيْمَانَ ابْنِ الْمُغِيْرَةِ وَ قَالَ فِي الْحَدِيْثِ فَتَنَا فَرَ اِلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْكُهَّانِ قَالَ فَلَمْ يَزَلْ اَخِيْ اُنَيْسٌ يَّمْدَحُهٗ حَتّٰى غَلَبَهٗ قَالَ فَاَخَذْنَا صِرْمَتَهٗ فَضَمَمْنَاهَااِلٰى صِرْمَتِنَا وَ قَالَ اَيْضًافِي حَدِيْثِهٖ قَالَ فَجَآءَ النَّبِيُّ ﷺ فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَصَلّٰى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ قَالَ فَاَتَيْتُهٗ فَاِنِّيْ لَاَوَّلُ النَّاسِ حَيَّاهُ بِتَحِيَّةِ الْاِسْلَامِ قَالَ قُلْتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَ عَلَيْكَ السَّلَامُ مَنْ اَنْتَ وَفِيْ حَدِيْثِهٖ اَيْضًا فَقَالَ مُنْذُكَمْ اَنْتَ هٰهُنَا قَالَ قُلْتُ مُنْذُخَمْسَ عَشَرَةَ وَ فِيْهِ قَالَ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ اَتْحِفْنِيْ بِضِيَافَتِهِ اللَّيْلَةَ۔

سے دو برس پہلے نماز پڑھی اور یہ ہے کہ دونوں ایک کاہن کے پاس گئے۔ انیس نے اس کاہن کی تعریف شروع کی یہاں تک کہ اس پر غالب آیا اور ہم نے اس کے اونٹ بھی لے کر اپنے اونٹوں میں ملالئے اور یہ ہے کہ نماز پڑھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مقام ابراہیم کے پیچھے اور میں سب سے پہلے وہ شخص ہوں جس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مسلمان کا سلام کیا اور یہ ہے کہ میں نے کہا کہ میں پندرہ دن سے یہاں ہوں اور ابوبکرؓ نے کہا مجھے عزت دیجئے ان کی ضیافت سے آج کی رات۔

٦٣٦٢:عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا بَلَغَ اَبَاذَرٍّ مَبْعَثُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ قَالَ لِاَخِيْهِ ارْكَبْ اِلٰى هٰذَا الْوَادِيْ فَاعْلَمْ لِيْ عِلْمَ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِيْ يَزْعُمُ اَنَّهٗ يَاتِيْهِ الْخَبَرُ مِنَ السَّمَآءِ فَاسْمَعْ مِنْ قَوْلِهٖ ثُمَّ ائْتِنِيْ فَانْطَلَقَ الْاٰخَرُ حَتّٰى قَدِمَ مَكَّةَ وَسَمِعَ مِنْ قَوْلِهٖ ثُمَّ رَجَعَ اِلٰى اَبِيْ ذَرٍّ فَقَالَ رَاَيْتُهٗ يَاْمُرُ بِمَكَارِمِ الْاَخْلَاقِ وَ كَلَامًا مَّا هُوَ بِالشِّعْرِ فَقَالَ مَا شَفَيْتَنِيْ فِيْمَآ اَرَدْتُّ فَتَزَوَّدَ وَ حَمَلَ شَنَّةً لَهٗ فِيْهَا مَآءٌ حَتّٰى قَدِمَ مَكَّةَ فَاَتَى الْمَسْجِدَ فَالْتَمَسَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَعْرِفُهٗ وَ كَرِهَ اَنْ يَّسْاَلَ عَنْهُ حَتّٰى اَدْرَكَهٗ يَعْنِي اللَّيْلَ فَاضْطَجَعَ فَرَاٰهُ عَلِيٌّ فَعَرَفَ اَنَّهٗ غَرِيْبٌ فَلَمَّا رَاٰهُ تَبِعَهٗ فَلَمْ يَسْاَلْ وَاحِدٌ مِّنْهُمَا صَاحِبَهٗ عَنْ شَيْءٍ حَتّٰى اَصْبَحَ ثُمَّ احْتَمَلَ قُرَيْبَتَهٗ وَ زَادَهٗ

٦٣٦٢:عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے جب ابوذرؓ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کی مکہ میں خبر پہنچی تو انہوں نے اپنے بھائی سے کہا اس وادی کو جا سوار ہو کر اور اس شخص کو دیکھ کر آ جو کہتا ہے مجھ پر آسمان سے خبر آتی ہے۔ان کی بات سن کر میرے پاس آ۔ وہ روانہ ہوا یہاں تک کہ مکہ میں آیا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کلام سنا پھر ابوذرؓ کے پاس لوٹ کر گیا اور بولا میں نے اس شخص کو دیکھا وہ حکم کرتا ہے اچھی خصلتوں کا اور ایک کلام سناتا ہے جو شعر نہیں ہے ابوذرؓ نے کہا اس سے مجھ کو تسکین نہیں ہوئی پھر انہوں نے توشہ لیا اور ایک مشک لی پانی کی یہاں تک کہ مکہ میں آئے اور مسجد حرام میں داخل ہوئے۔ وہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ڈھونڈا۔ وہ آپ ﷺ کو پہچانتے نہ تھے اور انہوں نے پوچھنا بھی مناسب نہ جانا یہاں تک کہ رات ہوگئی۔ وہ لیٹ رہے حضرت علیؓ نے ان کو دیکھا اور پہچانا کہ کوئی مسافر ہے پھر ان کے پیچھے گئے لیکن کسی نے دوسرے سے بات نہیں کی یہاں تک کہ صبح ہوگئی پھر وہ اپنا توشہ اور مشک مسجد میں اٹھا لائے اور سارا دن وہاں رہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شام تک نہ دیکھا پھر وہ اپنے سونے

اِلَى الْمَسْجِدِ فَظَلَّ ذٰلِكَ الْيَوْمَ وَ لَا يَرَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَمْسٰى فَعَادَ اِلٰى مَضْجَعِهٖ فَمَرَّ بِهٖ عَلِيٌّ فَقَالَ مَآ اٰنَا لِلرَّجُلِ اَنْ يَّعْلَمَ مَنْزِلَهٗ فَاَقَامَهٗ فَذَهَبَ بِهٖ مَعَهٗ وَ لَا يَسْاَلُ وَاحِدٌ مِّنْهُمَا صَاحِبَهٗ عَنْ شَيْءٍ حَتّٰى اِذَا كَانَ يَوْمُ الثَّالِثِ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ فَاَقَامَهٗ عَلِيٌّ مَعَهٗ ثُمَّ قَالَ لَهٗ اَلَا تُحَدِّثُنِيْ مَا الَّذِيْ اَقْدَمَكَ هٰذَا الْبَلَدَ قَالَ اِنْ اَعْطَيْتَنِيْ عَهْدًا وَّ مِيْثَاقًا لَّتُرْشِدَنِّيْ فَعَلْتُ فَفَعَلَ فَاَخْبَرَهٗ فَقَالَ فَاِنَّهٗ حَقٌّ وَّ هُوَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا اَصْبَحْتُ فَاتَّبِعْنِيْ فَاِنِّيْ اِنْ رَّاَيْتُ شَيْئًا اَخَافُ عَلَيْكَ قُمْتُ كَاَنِّيْ اُرِيْقُ الْمَآءَ فَاِنْ مَّضَيْتُ فَاتَّبِعْنِيْ حَتّٰى تَدْخُلَ مَدْخَلِيْ فَفَعَلَ فَانْطَلَقَ يَقْفُوْهُ حَتّٰى دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ دَخَلَ مَعَهٗ فَسَمِعَ مِنْ قَوْلِهٖ وَاَسْلَمَ مَكَانَهٗ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْجِعْ اِلٰى قَوْمِكَ فَاَخْبِرْهُمْ حَتّٰى يَاْتِيَكَ اَمْرِيْ فَقَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَاَصْرُخَنَّ بِهَا بَيْنَ ظَهْرَانَيْهِمْ فَخَرَجَ حَتّٰى اَتَى الْمَسْجِدَ فَنَادٰى بِاَعْلَا صَوْتِهٖ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَثَارَ الْقَوْمُ فَضَرَبُوْهُ حَتّٰى اَضْجَعُوْهُ وَ اَتَى الْعَبَّاسُ فَاَكَبَّ عَلَيْهِ فَقَالَ وَيْلَكُمْ اَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّهٗ مِنْ غِفَارٍ وَّ اَنَّ طَرِيْقَ تُجَّارِكُمْ اِلَى الشَّامِ عَلَيْهِمْ فَاَنْقَذَهٗ مِنْهُمْ ثُمَّ عَادَ مِنَ الْغَدِ لِمِثْلِهَا وَ ثَارُوْا اِلَيْهِ فَضَرَبُوْهُ فَاَكَبَّ عَلَيْهِ الْعَبَّاسُ فَاَنْقَذَهٗ۔

کی جگہ میں چلے آئے وہاں حضرت علیؓ گزرے اور کہا ابھی وہ وقت نہیں آیا جو اس شخص کو اپنا ٹھکانا معلوم ہو۔ پھر ان کو کھڑا کیا اور ان کے ساتھ گئے لیکن کسی نے دوسرے سے بات نہ کی یہاں تک کہ تیسرا دن ہوا۔ اس دن میں بھی ایسا ہی کیا اور حضرت علیؓ نے ان کو اپنے ساتھ کھڑا کیا پھر کہا تم مجھ سے کیوں نہیں کہتے جس کے لیے تم اس شہر میں آئے ہو۔ ابوذرؓ نے کہا اگر تم مجھ سے عہد اور اقرار کرتے ہو کہ میں راہ بتلاؤں گا تو میں کہتا ہوں۔ انہوں نے اقرار کیا۔ ابوذرؓ نے سب حال بیان کیا حضرت علیؓ نے کہا وہ شخص سچے ہیں اور وہ بیشک اللہ کے رسول ہیں اور تم صبح کو میرے ساتھ چلنا اور اگر میں کوئی خوف کی بات دیکھوں گا جس میں تمہاری جان کا ڈر ہو تو میں کھڑا ہو جاؤں گا جیسے کوئی پانی بہاتا ہے اور جو چلا جاؤں تو تم بھی میرے پیچھے پیچھے چلے آنا۔ جہاں میں گھسوں تم بھی گھس آنا۔ ابوذرؓ نے ایسا ہی کیا ان کے پیچھے چلے یہاں تک کہ حضرت علیؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس پہنچے اور ابوذرؓ بھی ان کے ساتھ پہنچے۔ پھر ابوذرؓ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی باتیں سنیں اور اسی جگہ مسلمان ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اپنی قوم کے پاس جا اور ان کو دین کی خبر کر یہاں تک کہ میرا حکم تجھے پہنچے۔ ابوذرؓ نے کہا قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں تو یہ بات (یعنی دین کی دعوت) مکہ والوں کو پکار کر سنا دوں گا۔ پھر ابوذرؓ نکلے اور مسجد میں آئے اور چلا کر بولے اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اور لوگوں نے ان پر حملہ کیا اور ان کو مارتے مارتے لٹا دیا۔ حضرت عباسؓ وہاں آئے اور ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر جھکے اور لوگوں سے کہا خرابی ہو تمہاری تم نہیں جانتے یہ شخص غفار کا ہے اور تمہارا راستہ سوداگری کا شام کو غفار کے ملک پر سے ہے (تو وہ تمہاری تجارت بند کر دیں گے) پھر ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ان لوگوں سے چھڑا لیا۔ ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دوسرے روز پھر ایسا ہی کیا اور لوگ دوڑے اور مارا اور حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ آڑے آئے اور ان کو چھڑا لیا۔)

بَابٌ: مِنْ فَضَآئِلِ جَرِيْرِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

باب: جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ

رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ کی فضیلت

٦٣٦٣:عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ يَقُوْلُ مَا حَجَبَنِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ اَسْلَمْتُ وَ لَا رَاٰنِىْ اِلَّا ضَحِكَ۔

۶۳۶۳: جریر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے مجھے کبھی نہیں روکا اندر آنے سے جب سے میں مسلمان ہوا اور کبھی مجھے نہیں دیکھا مگر آپ ﷺ ہنسے (یعنی خندہ روئی اور کشادہ پیشانی سے ملے)

٦٣٦٤:عَنْ جَرِيْرٍ قَالَ مَا حَجَبَنِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ اَسْلَمْتُ وَ لَا رَاٰنِىْ اِلَّا تَبَسَّمَ فِىْ وَجْهِىْ زَادَ ابْنُ نُمَيْرٍ فِىْ حَدِيْثِهٖ عَنْ اَبِىْ اِدْرِيْسَ وَ لَقَدْ شَكَوْتُ اِلَيْهِ اَنِّىْ لَا اَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ فَضَرَبَ بِيَدِهٖ فِىْ صَدْرِىْ وَ قَالَ اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَّهْدِيًّا۔

۶۳۶۴: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اتنا زیادہ ہے کہ میں نے آپ ﷺ سے شکایت کی میں گھوڑے پر نہیں جمتا۔ آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ میرے سینے پر مارا اور فرمایا یا اللہ جما دے اس کو راہ بتانے والا راہ پایا ہوا کر دے۔

٦٣٦٥:عَنْ جَرِيْرٍ قَالَ كَانَ فِى الْجَاهِلِيَّةِ بَيْتٌ يُّقَالُ لَهٗ ذُوالْخَلَصَةِ وَ كَانَ يُقَالُ لَهُ الْكَعْبَةُ الْيَمَانِيَّةُ وَ الْكَعْبَةُ الشَّامِيَّةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ اَنْتَ مُرِيْحِىْ مِنْ ذِى الْخَلَصَةِ وَ الْكَعْبَةِ الْيَمَانِيَّةِ وَالشَّامِيَّةِ فَنَفَرْتُ اِلَيْهِ فِىْ مِائَةٍ وَّ خَمْسِيْنَ مِنْ اَحْمَسَ فَكَسَّرْنَاهُ وَ قَتَلْنَا مَنْ وَّجَدْنَا عِنْدَهٗ فَاَتَيْتُهٗ فَاَخْبَرْتُهٗ قَالَ فَدَعَا لَنَا وَ لِاَحْمَسَ۔

۶۳۶۵: جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جاہلیت کے زمانہ میں ایک بت خانہ تھا (یمن میں) جس کو ذوالخلصہ کہتے تھے اور کعبہ یمانی یا کعبہ شامی بھی اس کا نام تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اے جریرؓ تو مجھے بے فکر کرتا ہے ذوالخلصہ اور کعبہ یمانی اور شامی کی طرف سے (یعنی اس کو تباہ اور برباد کر کہ لوگ شرک سے چھٹیں) میں ایک سو پچاس آدمی احمس قبیلے کے اپنے ساتھ لے کر گیا اور ذوالخلصہ کو توڑا اور جتنے لوگوں کو وہاں پایا قتل کیا۔ پھر میں لوٹ کر آیا اور آپ ﷺ سے بیان کیا۔ آپ ﷺ نے ہمارے لیے اور احمس کے قبیلے کے لیے دعا کی۔

٦٣٦٦:عَنْ جَرِيْرِ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْبَجَلِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا جَرِيْرُ اَلَا تُرِيْحُنِىْ مِنْ ذِى الْخَلَصَةِ بَيْتٍ لِّخَثْعَمَ كَانَ يُدْعٰى كَعْبَةَ الْيَمَانِيَّةِ قَالَ فَنَفَرْتُ اِلَيْهِ فِىْ خَمْسِيْنَ وَ مِائَةِ فَارِسٍ وَ كُنْتُ لَا اَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَرَبَ يَدَهٗ فِىْ صَدْرِىْ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًّا مَّهْدِيًّا قَالَ فَانْطَلَقَ فَحَرَّقَهَا

۶۳۶۶: جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اے جریرؓ تو مجھ کو آرام نہیں دیتا ذوالخلصہ سے جو بت خانہ تھا خثعم کا (ایک قبیلہ ہے) اس کو کعبہ یمانی بھی کہتے تھے۔ جریر نے کہا میں ڈیڑھ سو سوار لے کر وہاں گیا اور میں گھوڑے پر نہیں جمتا تھا۔ میں نے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیان کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا ہاتھ میرے سینے پر مارا اور فرمایا اللہ جما دے اور اس کو راہ دکھانے والا راہ پایا ہوا کر دے۔ پھر جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ گئے اور ذوالخلصہ کو انگار سے جلا دیا۔ بعد اس شخص کا

بِالنَّارِ ثُمَّ بَعَثَ جَرِيْرٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يُّبَشِّرُهُ يُكْنٰى اَبَآ اَرْطَاةَ مِنَّا فَاَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهٗ مَا جِئْتُكَ حَتّٰى تَرَكْنَاهَا كَاَنَّهَا جَمَلٌ اَجْرَبُ فَبَرَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى خَيْلِ اَحْمَسَ وَ رِجَالِهَا خَمْسَ مَرَّاتٍ۔

جس کا نام ابوارطاۃ تھا خوش خبری کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس روانہ کیا۔ وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا ہم ذوالخلصہ کو خارشتی اونٹ کی طرح چھوڑ کر آئے (خارشتی اونٹ پر کالا روغن ملتے ہیں مطلب یہ ہے کہ وہ بھی جل کر کالا ہو گیا تھا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے احمس کے گھوڑوں اور مردوں کے لیے برکت کی دعا کی پانچ مرتبہ۔

۶۳۶۷:عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَ قَالَ فِيْ حَدِيْثِ مَرْوَانَ فَجَاءَ بَشِيْرُ جَرِيْرٍ اَبُوْ اَرْطَاةَ حُصَيْنُ ابْنُ رَبِيْعَةَ يُبَشِّرُ النَّبِيَّ ﷺ۔

۶۳۶۷: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

بَابٌ:مِّنْ فَضَائِلِ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عَبَّاسٍ

باب: عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی فضیلت

۶۳۶۸:عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَى الْخَلَاءَ فَوَضَعْتُ لَهٗ وَضُوْءً فَلَمَّا خَرَجَ قَالَ مَنْ وَّضَعَ هٰذَا فِيْ رِوَايَةِ زُهَيْرٍ قَالُوْا وَ فِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ بَكْرٍ قُلْتُ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ اَللّٰهُمَّ فَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ۔

۶۳۶۸: عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پائخانہ میں تشریف لے گئے میں نے آپ ﷺ کے لیے وضو کا پانی رکھا۔ جب آپ ﷺ نکلے تو پوچھا یہ پانی کس نے رکھا ہے۔ لوگوں نے کہا یا میں نے کہا ابن عباسؓ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یا اللہ اس کو سمجھدار کر دے دین میں۔

بَابٌ:مِّنْ فَضَائِلِ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ

باب: عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی فضیلت

۶۳۶۹:عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَاَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَاَنَّ فِيْ يَدِيْ قِطْعَةَ اسْتَبْرَقٍ وَّ لَيْسَ مَكَانٌ اُرِيْدُ مِنَ الْجَنَّةِ اِلَّا طَارَتْ اِلَيْهِ قَالَ فَقَصَصْتُهٗ عَلٰى حَفْصَةَ حَفْصَةُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرٰى عَبْدَاللّٰهِ رَجُلًا صَالِحًا۔

۶۳۶۹: عبداللہ بن عمر سے روایت ہے میں نے خواب میں دیکھا میرے ہاتھ میں استبرق کا ایک ٹکڑا ہے (استبرق ایک ریشمی کپڑا ہے) اور میں جنت کے جس مکان میں جانا چاہتا ہوں وہ ٹکڑا مجھے اڑا کر وہاں لے جاتا ہے۔ یہ خواب میں نے اپنی بہن ام المؤمنین حفصہؓ سے بیان کیا۔ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیان کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں عبداللہ کو سمجھتا ہوں نیک آدمی ہے۔

۶۳۷۰:عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ الرَّجُلُ فِيْ حَيَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاٰى رُؤْيَا قَصَّهَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَتَمَنَّيْتُ اَنْ اَرٰى رُؤْيَا اَقُصُّهَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ وَ كُنْتُ غُلَامًا شَابًّا عَزَبًا

۶۳۷۰: عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی میں جب کوئی خواب دیکھتا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیان کرتا۔ مجھے بھی آرزو تھی کوئی خواب دیکھوں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیان کروں اور میں لڑکا تھا جوان مجرد۔ میں مسجد میں

وَّ كُنْتُ اَنَامُ فِي الْمَسْجِدِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَرَاَيْتُ فِي النَّوْمِ كَاَنَّ مَلَكَيْنِ اَخَذَانِيْ فَذَهَبَابِيْ اِلَى النَّارِ فَاِذَا هِيَ مَطْوِيَّةٌ كَطَيِّ الْبِئْرِ وَ اِذَا لَهَا قَرْنَانِ كَقَرْنَيِ الْبِئْرِ وَ اِذَا فِيْهَا نَاسٌ قَدْ عَرَفْتُهُمْ فَجَعَلْتُ اَقُوْلُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ قَالَ فَلَقِيَهُمَا مَالَكٌ فَقَالَ لِيْ لَمْ تُرَعْ فَقَصَصْتُهَا عَلٰى حَفْصَةَ فَقَصَّتْهَا حَفْصَةُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ نِعْمَ الرَّجُلُ عَبْدُاللّٰهِ لَوْ كَانَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ سَالِمٌ فَكَانَ عَبْدُاللّٰهِ بَعْدَ ذٰلِكَ لَا يَنَامُ مِنَ اللَّيْلِ اِلَّا قَلِيْلًا۔

سویا کرتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں۔ میں نے خواب دیکھا جیسے دو فرشتوں نے مجھے پکڑا ہے اور جہنم کی طرف لے گئے دیکھا تو وہ پیچ در پیچ گہری ہے کنویں کی طرح اور اس پر دو لکڑیاں ہیں جیسے کنویں پر ہوتی ہیں۔ اس میں کچھ لوگ ہیں جن کو میں نے پہچانا۔ میں نے کہنا شروع کیا اللہ کی پناہ مانگتا ہوں جہنم سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں جہنم سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں جہنم سے۔ پھر اور ایک فرشتہ ملا اور وہ بولا تجھے کچھ خوف نہیں۔ یہ خواب میں نے حضرت حفصہؓ سے بیان کیا، انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیان کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اچھا آدمی ہے اگر رات کو تہجد پڑھا کرے۔ سالم نے کہا عبداللہ اس کے بعد رات کو نہیں سوتے تھے مگر تھوڑی دیر (اور تہجد پڑھتے تھے)۔

٦٣٧١: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنْتُ اَبِيْتُ فِي الْمَسْجِدِ وَ لَمْ يَكُنْ لِّيْ اَهْلٌ فَرَاَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَاَنَّمَا انْطُلِقَ بِيْ اِلٰى بِئْرٍ فَذَكَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ۔

۶۳۷۱: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

بَابٌ: مِنْ فَضَائِلِ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

باب: انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت

٦٣٧٢: عَنْ اُمِّ سُلَيْمٍ اَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ خَادِمُكَ اَنَسٌ اُدْعُ اللّٰهَ لَهٗ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اَكْثِرْ مَالَهٗ وَ وَلَدَهٗ وَ بَارِكْ لَهٗ فِيْمَا اَعْطَيْتَهٗ۔

۶۳۷۲: ام سلیمؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا یا رسول اللہ انس آپ ﷺ کا خادم ہے اس کے لیے دعا فرمائیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا یا اللہ بہت مال اور بہت اولاد دے اس کو اور جو تو دے اس کو برکت دے اس میں۔

٦٣٧٣: عَنْ اَنَسٍ يَقُوْلُ قَالَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ خَادِمُكَ اَنَسٌ فَذَكَرَ نَحْوَهٗ۔

۶۳۷۳: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٦٣٧٤: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُوْلُ مِثْلَ ذٰلِكَ۔

۶۳۷۴: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٦٣٧٥: عَنْ اَنَسٍ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا وَ مَا هُوَ اِلَّا اَنَا وَ اُمِّيْ وَ اُمُّ حَرَامٍ خَالَتِيْ فَقَالَتْ اُمِّيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ خُوَيْدِمُكَ اُدْعُ اللّٰهَ لَهٗ قَالَ فَدَعَا لِيْ بِكُلِّ خَيْرٍ وَّ كَانَ فِيْ اٰخِرِ مَا دَعَا لِيْ بِهٖ اَنْ قَالَ اللّٰهُمَّ اَكْثِرْ مَالَهٗ وَ

۶۳۷۵: انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے گھر میں تشریف لائے۔ اس وقت گھر میں کوئی نہ تھا سوا میرے اور میری ماں ام سلیمؓ اور میری خالہ ام حرام کے میری ماں نے کہا یا رسول اللہ آپ ﷺ کا چھوٹا خادم (انسؓ) دعا کیجئے اس کے لیے، آپ ﷺ نے دعا کی ہر ایک بھلائی کے لیے اور آخر میں یہ دعا کی یا اللہ بہت کر اس کا مال اور

وَلَدَهٗ وَ بَارِكْ لَهٗ فِيْهِ۔

بہت کر اس کی اولاد اور برکت دے اس میں۔

٦٣٧٦:عَنْ اَنَسٍ قَالَ جَآءَ تْ بِیْ اُمِّیْ اُمُّ اَنَسٍ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ قَدْ اَزَّرَتْنِیْ بِنِصْفِ خِمَارِهَا وَرَدَّتْنِیْ بِنِصْفِهٖ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا اُنَيْسٌ ابْنِیْ اَتَيْتُكَ بِهٖ يَخْدِمُكَ فَادْعُ اللّٰهَ لَهٗ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اَكْثِرْ مَالَهٗ وَ وَلَدَهٗ وَ قَالَ اَنَسٌ فَوَاللّٰهِ اِنَّ مَالِیْ لَكَثِيْرٌ وَّ اِنَّ وَلَدِیْ وَ وَلَدُ وَلَدِیْ لَيَتَعَادُّوْنَ عَلٰی نَحْوِ الْمِائَةِ الْيَوْمَ۔

٦٣٧٦:انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میری ماں مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لائی اور اپنی سر بندھن (اوڑھنی یا دوپٹہ) پھاڑ کر اس میں سے آدھی کو ازار بنا دی تھی اور آدھی کی چادر مجھ کو، تو کہنے لگی یا رسول اللہ ﷺ یہ چھوٹا انسؓ میرا بیٹا ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت کرے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے لیے دعا کیجئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ بہت کر اس کا مال اور بہت کر اس کی اولاد۔ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا تو قسم اللہ کی میرا مال بہت ہے اور میرے بیٹے اور پوتے سو سے زیادہ ہیں۔

٦٣٧٧:عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَتْ اُمِّیْ اُمُّ سُلَيْمٍ صَوْتَهٗ فَقَالَتْ بِاَبِیْ وَ اُمِّیْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُنَيْسٌ فَدَعَالِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ دَعْوَاتٍ قَدْ رَاَيْتُ مِنْهَا اثْنَتَيْنِ فِی الدُّنْيَا وَ اَنَا اَرْجُو الثَّالِثَةَ فِی الْاٰخِرَةِ۔

٦٣٧٧:انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گزرے تو میری ماں ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آواز سنی اور کہنے لگی میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صدقہ ہوں یہ چھوٹا انسؓ ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے لیے تین دعائیں کیں۔ دو تو میں دنیا میں پا چکا اور ایک کی آخرت میں امید ہے۔

٦٣٧٨:عَنْ اَنَسٍ قَالَ اَتٰی عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ اَنَا اَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ قَالَ فَسَلَّمَ عَلَيْنَا فَبَعَثَنِیْ اِلٰی حَاجَةٍ فَاَبْطَاْتُ عَلٰی اُمِّیْ فَلَمَّا جِئْتُ قَالَتْ مَا حَبَسَكَ قُلْتُ بَعَثَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَاجَةٍ قَالَتْ مَا حَاجَتُهٗ قُلْتُ اِنَّهَا سِرٌّ قَالَتْ لَا تُحَدِّثَنَّ بِسِرِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَدًا قَالَ اَنَسٌ وَ اللّٰهِ لَوْ حَدَّثْتُ بِهٖ اَحَدًا لَحَدَّثْتُكَ يَا ثَابِتُ۔

٦٣٧٨:انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور میں لڑکوں کے ساتھ کھیل رہا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم کو سلام کیا پھر مجھے کسی کام کے لیے بھیجا۔ میں اپنی ماں کے پاس دیر سے گیا۔ جب گیا تو میری ماں نے کہا تو نے کیوں دیر کی۔ میں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے ایک کام کے لیے بھیجا تھا۔ وہ بولی کیا کام تھا۔ میں نے کہا وہ بھید ہے۔ میری ماں بولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بھید کسی سے نہ کہنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا قسم اللہ کی اگر وہ بھید میں کسی سے کہتا تو اے ثابت تجھ سے کہتا۔

٦٣٧٩:عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اَسَرَّ اِلَیَّ نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِرًّا فَمَآ اَخْبَرْتُ بِهٖ اَحَدًا بَعْدُ وَ لَقَدْ سَاَلَتْنِیْ عَنْهُ اُمُّ سُلَيْمٍ فَمَا

٦٣٧٩:انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک راز کی بات مجھ سے کہی میں نے اس کو کسی سے بیان نہیں کیا یہاں تک کہ میری ماں ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے پوچھا۔ میں

اَخْبَرْتُهَا بِهٖ۔

نے اس سے بھی بیان نہ کیا۔

بَابٌ: مِّنْ فَضَآئِلِ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ سَلَامٍ

باب: عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت

٦٣٨٠: عَنْ سَعْدٍ يَّقُوْلُ مَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لِحَيٍّ يَّمْشِيْ اِنَّهٗ فِي الْجَنَّةِ اِلَّا لِعَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ سَلَامٍ۔

۶۳۸۰: سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کسی زندہ شخص کے لیے جو چلتا پھرتا ہو یہ نہیں سنا کہ وہ جنت میں ہے مگر عبداللہ بن سلام کے لیے۔

٦٣٨١: عَنْ قَيْسِ بْنِ عَبَّادٍ قَالَ كُنْتُ بِالْمَدِيْنَةِ فِيْ نَاسٍ فِيْهِمْ بَعْضُ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ فَجَآءَ رَجُلٌ فِيْ وَجْهِهٖ اَثَرٌ مِّنْ خُشُوْعٍ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ هٰذَا رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ هٰذَا رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ يَتَجَوَّزُ فِيْهِمَا ثُمَّ خَرَجَ فَاتَّبَعْتُهٗ فَدَخَلَ مَنْزِلَهٗ وَ دَخَلْتُ فَتَحَدَّثْنَا فَلَمَّا اسْتَاْنَسَ قُلْتُ لَهٗ اِنَّكَ لَمَّا دَخَلْتَ قَبْلُ قَالَ رَجُلٌ كَذَا وَ كَذَا قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ مَا يَنْبَغِيْ لِاَحَدٍ اَنْ يَّقُوْلَ مَا لَا يَعْلَمُ وَ سَاُحَدِّثُكَ لِمَ ذَاكَ رَاَيْتُ رُؤْيَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَصَصْتُهَا عَلَيْهِ رَاَيْتُنِيْ فِيْ رَوْضَةٍ ذَكَرَ سَعَتَهَا وَعُشْبَهَا وَخُضْرَتَهَا وَ وَسْطَ الرَّوْضَةِ عَمُوْدٌ مِّنْ حَدِيْدٍ اَسْفَلُهٗ فِي الْاَرْضِ وَ اَعْلَاهُ فِي السَّمَآءِ فِيْ اَعْلَاهُ عُرْوَةٌ فَقِيْلَ لِيَ ارْقَهْ فَقُلْتُ لَا اَسْتَطِيْعُ فَجَاءَنِيْ مِنْصَفٌ قَالَ ابْنُ عَوْنٍ وَالْمِنْصَفُ الْخَادِمُ فَقَالَ بِثِيَابِيْ مِنْ خَلْفِيْ وَ وَصَفَ اَنَّهٗ رَفَعَهٗ مِنْ خَلْفِهٖ بِيَدِهٖ فَرَقِيْتُ حَتّٰى كُنْتُ فِيْ اَعْلَا الْعَمُوْدِ فَاَخَذْتُ بِالْعُرْوَةِ فَقِيْلَ لِيَ اسْتَمْسِكْ فَلَقَدِ اسْتَيْقَظْتُ وَ اِنَّهَا لَفِيْ يَدِيْ فَقَصَصْتُهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تِلْكَ الرَّوْضَةُ الْاِسْلَامُ وَ ذٰلِكَ الْعَمُوْدُ عَمُوْدُ الْاِسْلَامِ وَ تِلْكَ الْعُرْوَةُ الْعُرْوَةُ الْوُثْقٰى فَاَنْتَ عَلَى الْاِسْلَامِ حَتّٰى تَمُوْتَ قَالَ وَ الرَّجُلُ عَبْدُاللّٰهِ

۶۳۸۱: قیس بن عباد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں مدینہ میں تھا کچھ لوگوں میں جن میں بعض صحابہ بھی تھے ایک شخص آیا اس کے چہرے پر اللہ کے خوف کا اثر تھا۔ بعض لوگ کہنے لگے یہ جنتی ہے یہ جنتی ہے۔ اس نے دو رکعتیں پڑھیں پھر چلا۔ میں بھی اس کے پیچھے گیا وہ اپنے مکان میں گیا۔ میں بھی اس کے ساتھ اندر گیا اور باتیں کیں۔ جب دل لگ گیا تو میں نے اس سے کہا تم جب مسجد میں آئے تھے تو ایک شخص ایسا ایسا بولا (یعنی تم جنتی ہو) اس نے کہا سبحان اللہ کسی کو نہیں چاہیے وہ بات کہنی جو نہیں جانتا اور میں تجھ سے بیان کرتا ہوں لوگ کیوں ایسا کہتے ہیں۔ میں نے ایک خواب دیکھا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں۔ وہ خواب میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیان کیا۔ میں نے دیکھا کہ میں ایک باغ میں ہوں (جس کی وسعت اور پیداوار اور سبزی کا حال اس نے بیان کیا) اس باغ کے بیچ میں ایک ستون ہے لوہے کا وہ نیچے تو زمین کے اندر ہے اور اوپر آسمان تک گیا ہے۔ اس کی بلندی پر ایک حلقہ ہے مجھ سے کہا گیا اس پر چڑھ میں نے کہا میں نہیں چڑھ سکتا۔ پھر ایک خدمت گار آیا اس نے میرے کپڑے پیچھے سے اٹھائے اور بیان کیا کہ اس نے اپنے ہاتھ سے مجھے پیچھے سے اٹھایا میں چڑھ گیا یہاں تک کہ اس ستون کی بلندی پر پہنچ گیا اور حلقہ کو میں نے تھام لیا۔ مجھ سے کہا گیا اس کو تھامے رہو۔ پھر میں جاگا اور وہ حلقہ اس وقت تک میرے ہاتھ میں ہی تھا۔ یہ خواب میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیان کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا وہ باغ اسلام ہے اور یہ ستون اسلام کا ستون ہے اور وہ حلقہ مضبوط حلقہ ہے دین کا اور تو اسلام پر قائم رہے گا مرتے دم تک۔ قیس نے کہا وہ شخص عبداللہ بن

بْنُ سَلَامٍ۔

٦٣٨٢:عَنْ قَيْسِ بْنِ عَبَّادٍ كُنْتُ فِيْ حَلْقَةٍ فِيْهَا سَعْدُ ابْنُ مَالِكٍ وَّ ابْنُ عُمَرَ فَمَرَّ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ سَلَامٍ فَقَالُوْا هٰذَا رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَقُمْتُ فَقُلْتُ لَهٗ اِنَّهُمْ قَالُوْا كَذَا وَ كَذَا قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ مَا كَانَ يَنْبَغِيْ لَهُمْ اَنْ يَّقُوْلُوْامَا لَيْسَ لَهُمْ بِهٖ عِلْمٌ اِنَّمَا رَاَيْتُ كَاَنَّ عَمُوْدًا وُّضِعَ فِيْ وَسْطِ رَوْضَةٍ خَضْرَآءَ فَنُصِبَ فِيْهَا وَ فِيْ رَاْسِهَا عُرْوَةٌ وَ فِيْ اَسْفَلِهَا مِنْصَفٌ وَّ الْمِنْصَفُ الْوَصِيْفُ فَقِيْلَ لِيَ ارْقَهْ فَرَقِيْتُهٗ حَتّٰى اَخَذْتُ بِالْعُرْوَةِ فَقَصَصْتُهَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَمُوْتُ عَبْدُاللّٰهِ وَ هُوَ اٰخِذٌ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى۔

٦٣٨٣:عَنْ خَرَشَةَ ابْنِ الْحُرِّ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا فِيْ حَلْقَةٍ فِيْ مَسْجِدِ الْمَدِيْنَةِ قَالَ وَ فِيْهَا شَيْخٌ حَسَنُ الْهَيْئَةِ وَهُوَ عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ سَلَامٍ قَالَ فَجَعَلَ يُحَدِّثُهُمْ حَدِيْثًا حَسَناً قَالَ فَلَمَّا قَامَ قَالَ الْقَوْمُ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى رَجُلٍ مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ اِلٰى هٰذَا قَالَ فَقُلْتُ وَ اللّٰهِ لَاَتْبَعَنَّهٗ فَلَاَعْلَمَنَّ مَكَانَ بَيْتِهٖ قَالَ فَتَبِعْتُهٗ فَانْطَلَقَ حَتّٰى كَا دَاَنْ يَّخْرُجَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ ثُمَّ دَخَلَ مَنْزِلَهٗ قَالَ فَاسْتَاْذَنْتُ عَلَيْهِ فَاَذِنَ لِيْ فَقَالَ مَا حَاجَتُكَ يَا ابْنَ اَخِيْ قَالَ فَقُلْتُ لَهٗ سَمِعْتُ الْقَوْمَ يَقُوْلُوْنَ لَكَ لَمَّا قُمْتَ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى رَجُلٍ مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ اِلٰى هٰذَافَاَعْجَبَنِيْ اَنْ اَكُوْنَ مَعَكَ قَالَ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِاَهْلِ الْجَنَّةِ وَسَاُحَدِّثُكَ مِمَّ قَالُوْا ذَاكَ اِنِّيْ بَيْنَمَا اَنَا نَائِمٌ اِذْ اَتَانِيْ رَجُلٌ فَقَالَ لِيْ قُمْ فَاَخَذَ بِيَدِيْ فَانْطَلَقْتُ مَعَهٗ قَالَ فَاِذَا اَنَا بِجَوَّادٍ عَنْ شِمَالِيْ قَالَ فَاَخَذْتُ لِاٰخُذَفِيْهَا فَقَالَ لِيْ لَاتَاْخُذْ فِيْهَا فَاِنَّهَا طُرُقُ اَصْحَابِ الشِّمَالِ قَالَ فَاِذَا

سلام تھے۔

۶۳۸۲: قیس بن عباد نے کہا میں ایک جماعت میں تھا جس میں سعد بن مالکؓ اور عبداللہ بن عمرؓ بھی تھے۔ اتنے میں عبداللہ بن سلام نکلے۔ لوگوں نے کہا یہ جنت والوں میں سے ہیں۔ میں کھڑا ہوا اور میں نے ان سے کہا تمہارے باب میں لوگ ایسا ایسا کہتے ہیں۔ انہوں نے کہا سبحان اللہ ان کو وہ بات نہ کہنی چاہئے جس کو وہ نہیں جانتے۔ میں نے خواب میں ایک ستون دیکھا جو ایک سبز باغ کے بیچا بیچ رکھا گیا۔ اس کے سر پر ایک حلقہ لگا تھا اور اس کے نیچے ایک خدمت گار کھڑا تھا۔ مجھ سے کہا گیا اس پر چڑھو۔ میں چڑھا یہاں تک کہ حلقہ کو تھام لیا۔ پھر میں نے یہ خواب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیان کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا عبداللہؓ مرے گا اسی مضبوط حلقہ کو تھامے ہوئے (یعنی دین اسلام پر)۔

۶۳۸۳: خرشہ بن حر سے روایت ہے میں ایک حلقہ میں بیٹھا مدینہ کی مسجد میں۔ وہاں ایک بوڑھا تھا خوبصورت معلوم ہوا کہ وہ عبداللہ بن سلام ہیں وہ لوگوں سے اچھی اچھی باتیں کر رہے تھے جب وہ کھڑے ہوئے تو لوگوں نے کہا کہ جس کو بھلا لگے جنتی کو دیکھنا وہ اس کو دیکھے میں نے (اپنے دل میں) کہا قسم اللہ کی میں ان کے ساتھ جاؤں گا اور ان کا گھر دیکھوں گا پھر میں ان کے پیچھے ہوا۔ وہ چلے یہاں تک کہ قریب ہوئے شہر سے باہر نکل جائیں۔ پھر اپنے مکان میں گئے۔ میں نے بھی اجازت چاہی اندر آنے کی انہوں نے اجازت دی پھر پوچھا اے بھتیجے میرے کیا کام ہے تیرا میں نے کہا لوگوں سے میں نے سنا جب تم کھڑے ہوئے وہ کہتے تھے جس کو خوش لگے کسی جنتی کا دیکھنا وہ ان کو دیکھے تو مجھے اچھا معلوم ہوا تمہارے ساتھ رہنا۔ انہوں نے کہا اللہ تعالیٰ جانتا ہے جنت والوں کو اور میں تجھ سے وجہ بیان کرتا ہوں لوگوں کے یہ کہنے کی۔ میں ایک بار سو رہا تھا خواب میں ایک شخص آیا اور اس نے کہا کھڑا ہو پھر اس نے میرا ہاتھ پکڑا۔ میں اس کے ساتھ چلا۔ مجھے بائیں طرف کچھ راہیں ملیں میں نے ان میں جانا چاہا وہ بولا ان میں مت جا، یہ بائیں طرف والوں کی راہیں ہیں (یعنی کافروں کی) پھر داہنی طرف کی راہیں ملیں۔ وہ شخص بولا ان راہوں میں جا۔ پھر ایک پہاڑ ملا وہ شخص بولا اس

جَوَّادٌ مَنْهَجٌ عَلٰى يَمِيْنِيْ فَقَالَ لِيْ خُذْهَا هُنَا قَالَ فَاَتٰى بِيْ جَبَلًا فَقَالَ لِيَ اصْعَدْ قَالَ فَجَعَلْتُ اِذَا اَرَدْتُّ اَنْ اَصْعَدَ خَرَرْتُ عَلٰى اِسْتِيْ قَالَ حَتّٰى فَعَلْتُ ذٰلِكَ مِرَارًا قَالَ ثُمَّ انْطَلَقَ بِيْ حَتّٰى اَتٰى بِيْ عَمُوْدًا رَاْسُهٗ فِي السَّمَآءِ وَ اَسْفَلُهٗ فِي الْاَرْضِ فِيْ اَعْلَاهُ حَلْقَةٌ فَقَالَ لِيْ اصْعَدْ فَوْقَ هٰذَا قَالَ قُلْتُ كَيْفَ اَصْعَدُ هٰذَا وَ رَاْسُهٗ فِي السَّمَآءِ قَالَ فَاَخَذَ بِيَدِيْ فَزَجَلَ بِيْ قَالَ فَاِذَا اَنَا مُتَعَلِّقٌ بِالْحَلْقَةِ قَالَ ثُمَّ ضَرَبَ الْعَمُوْدَ فَخَرَّ قَالَ فَبَقِيْتُ مُتَعَلِّقًا بِالْحَلْقَةِ حَتّٰى اَصْبَحْتُ قَالَ فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَصَصْتُهَا عَلَيْهِ فَقَالَ اَمَّا الطُّرُقُ الَّتِيْ رَاَيْتَ عَنْ يَسَارِكَ فَهِيَ طُرُقُ اَصْحَابِ الشِّمَالِ قَالَ وَ اَمَّا الطُّرُقُ الَّتِيْ رَاَيْتَ عَنْ يَمِيْنِكَ فَهِيَ طُرُقُ اَصْحَابِ الْيَمِيْنِ وَ اَمَّا الْجَبَلُ فَهُوَ مَنْزِلُ الشُّهَدَآءِ وَ لَنْ تَنَالَهٗ وَ اَمَّا الْعَمُوْدُ فَهُوَ عَمُوْدُ الْاِسْلَامِ وَ اَمَّا الْعُرْوَةُ فَهِيَ عُرْوَةُ الْاِسْلَامِ وَ لَنْ تَزَالَ مُتَمَسِّكًا م بِهَا حَتّٰى تَمُوْتَ۔

پر چڑھ۔ میں نے جو چڑھنا چاہا تو چوتڑ کے بل گرا۔ کئی بار میں نے قصد کیا چڑھنے کا لیکن ہر بار گرا۔ پھر وہ مجھے لے چلا یہاں تک کہ ایک ستون ملا جس کی چوٹی آسمان میں تھی اور تہ زمین میں۔ اس کے اوپر ایک حلقہ لگا تھا۔ مجھ سے کہا اس ستون کے اوپر چڑھ جا۔ میں نے کہا میں اس پر کیوں کر چڑھوں اس کا سرا تو آسمان میں ہے۔ آخر اس شخص نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے اچھال دیا میں جو دیکھتا ہوں تو اس حلقہ کو پکڑے ہوئے لٹک رہا ہوں۔ پھر اس شخص نے ستون کو مارا وہ گر پڑا اور میں صبح تک اسی حلقہ میں لٹکتا رہا (اس وجہ سے کہ اترنے کا کوئی ذریعہ نہیں رہا) جب میں جاگا تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور آپ ﷺ سے یہ خواب بیان کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا جو راہیں تو نے بائیں طرف دیکھیں وہ بائیں طرف والوں کی راہیں ہیں اور جو راہیں داہنی طرف دیکھیں وہ داہنی طرف والوں کی راہیں ہیں اور پہاڑ وہ شہیدوں کا درجہ ہے تو وہاں تک نہ پہنچ سکے گا اور ستون اسلام کا ستون ہے اور حلقہ وہ اسلام کا حلقہ ہے تو اسلام پر قائم رہے گا مرتے دم تک (اور جب خاتمہ اسلام پر ہو تو جنت کا یقین ہے اس وجہ سے لوگ مجھے جنتی کہتے ہیں)۔

بَابٌ: فَضَائِلِ حَسَّانِ ابْنِ ثَابِتٍ ؓ — باب: حسان بن ثابت ؓ کی فضیلت

تشریح (یہ شاعر تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور جواب دیتے تھے مشرکوں کا، جو ہجو کرتے تھے آپ ﷺ کی)۔

۶۳۸۴: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ عُمَرَ مَرَّ بِحَسَّانَ وَ هُوَ يُنْشِدُ الشِّعْرَ فِي الْمَسْجِدِ فَلَحَظَ اِلَيْهِ فَقَالَ قَدْ كُنْتُ اُنْشِدُ وَ فِيْهِ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِّنْكَ ثُمَّ الْتَفَتَ اِلٰى اَبِيْ هُرَيْرَةَ فَقَالَ اَنْشُدُكَ اللّٰهَ اَسَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَجِبْ عَنِّيْ اَللّٰهُمَّ اَيِّدْهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ قَالَ اَللّٰهُمَّ نَعَمْ۔

۶۳۸۴: ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ حسانؓ بن ثابت پر گزرے وہ مسجد میں اشعار پڑھ رہے تھے (معلوم ہوا کہ عمدہ اشعار جو اسلام کی تعریف اور کافروں کی برائی یا جہاد کی ترغیب میں ہوں مسجد میں پڑھنا جائز ہیں) حضرت عمرؓ نے ان کی طرف دیکھا حسانؓ نے کہا میں تو مسجد میں اشعار پڑھتا تھا جب مسجد میں تم سے بہتر شخص موجود تھے، پھر ابوہریرہؓ کی طرف دیکھا اور کہا میں تم کو اللہ کی قسم دیتا ہوں تم نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ فرماتے تھے میری طرف سے جواب دے اے حسانؓ! یا اللہ مدد کر اس کی

روح القدس سے۔ابو ہریرہؓ نے کہاہاں میں نے سنا ہے یا اللہ تو جانتا ہے۔

٦٣٨٥:عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ حَسَّانَ قَالَ فِيْ حَلْقَةٍ فِيْهِمْ اَبُوْهُرَيْرَةَ اَنْشُدُكَ اللّٰهَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ اَسَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ۔

۶۳۸۵: ترجمہ وہی ہے جواوپر گزرا۔

٦٣٨٦:عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّهٗ سَمِعَ حَسَّانَ بْنَ ثَابِتٍ الْاَنْصَارِيَّ يَسْتَشْهِدُ اَبَا هُرَيْرَةَ اَنْشُدُكَ اللّٰهَ هَلْ سَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَا حَسَّانُ اَجِبْ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اَيِّدْهُ بِرُوْحِ الْقُدُوْسِ قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ نَعَمْ۔

۶۳۸۶: ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے حسان بن ثابت انصاریؓ سے سنا وہ ابو ہریرہؓ کو گواہ کرر ہے تھے میں تم کو اللہ کی قسم دیتا ہوں تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اے حسانؓ! اللہ کے رسول کی طرف سے جواب دے۔ یا اللہ مدد کر حسان کی روح القدس سے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا ہاں میں نے سنا ہے۔

٦٣٨٧:عَنِ الْبَرَآءِ ابْنِ عَازِبٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ يَا حَسَّانَ ابْنَ ثَابِتٍ اهْجُهُمْ اَوْهَاجِهِمْ وَ جِبْرِيْلُ مَعَكَ۔

۶۳۸۷: براء بن عازبؓ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے حسان بن ثابت سے کافروں کی ہجو کر اور جبرئیل تیرے ساتھ ہیں۔

٦٣٨٨:عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ۔

۶۳۸۸: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٦٣٨٩:عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّ حَسَّانَ ابْنَ ثَابِتٍ كَانَ مِمَّنْ كَثَّرَ عَلٰى عَآئِشَةَ فَسَبَبْتُهٗ فَقَالَتْ يَا بْنَ اُخْتِيْ دَعْهُ فَاِنَّهٗ كَانَ يُنَافِحُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۶۳۸۹: عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حسان بن ثابتؓ نے بہت باتیں کیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے۔ میں نے ان کو برا کہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا جانے دے اے بھانجے میرے کیونکہ حسانؓ جواب دیتا تھا (کافروں کو) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے۔

٦٣٩٠:عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ۔

۶۳۹۰: مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

٦٣٩١:عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عَآئِشَةَ وَ عِنْدَهَا حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ يُّنْشِدُهَا شِعْرًا يُّشَبِّبُ بِاَبْيَاتٍ لَّهٗ فَقَالَ

حَصَانٌ رَزَانٌ مَّا تُزَنُّ بِرِيْبَةٍ
وَ تُصْبِحُ غَرْثٰى مِنْ لُّحُوْمِ الْغَوَافِلِ!

فَقَالَتْ لَهٗ عَآئِشَةُ لٰكِنَّكَ لَسْتَ كَذَاكَ قَالَ مَسْرُوْقٌ فَقُلْتُ لَهَا لِمَ تَاْذَنِيْنَ لَهٗ يَدْخُلُ عَلَيْكِ وَ قَدْ قَالَ اللّٰهُ وَ الَّذِيْ تَوَلّٰى كِبْرَهٗ مِنْهُمْ لَهٗ عَذَابٌ

۶۳۹۱: مسروق سے روایت ہے کہ میں ام المؤمنین عائشہؓ کے پاس گیا۔ ان کے پاس حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیٹھے تھے ایک شعر سنا رہے تھے اپنی غزل میں سے جو چند بیتوں کی انہوں نے کہی تھی وہ شعر یہ ہے ؎

پاک ہیں اور عقل والی ان پہ کچھ تہمت نہیں
صبح کو اٹھتی ہیں بھوکی غافلوں کے گوشت سے

(یعنی کسی کی غیبت نہیں کرتیں کیونکہ غیبت کرنا گو اس کا گوشت کھانا ہے) حضرت عائشہؓ نے حسانؓ سے کہا لیکن تو ایسا نہیں ہے (یعنی تو لوگوں کی غیبت کرتا ہے) مسروق نے کہا میں نے حضرت عائشہؓ سے کہا تم حسان کو اپنے

عَظِيْمٌ فَقَالَتْ فَاَيُّ عَذَابٍ اَشَدُّ مِنَ الْعَمٰى فَقَالَتْ اِنَّهٗ كَانَ يُنَافِحُ اَوْ يُهَاجِيْ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

پاس کیوں آنے دیتی ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اس کی شان میں فرمایا: وَ الَّذِيْ تَوَلّٰى كِبْرَهٗ مِنْهُمْ لَهٗ عَذَابٌ عَظِيْمٌ یعنی جس شخص نے ان میں سے بیڑا اٹھایا یا بڑی بات کا (یعنی حضرت عائشہ صدیقہؓ پر تہمت لگانے کا) اس کے واسطے بڑا عذاب ہے (حسان بن ثابتؓ ان لوگوں میں شریک تھے جنہوں نے عائشہؓ پر تہمت لگائی تھی پھر آپؐ نے ان کو حد ماری) حضرت عائشہؓ نے کہا اس سے زیادہ عذاب کیا ہوگا کہ وہ اندھا ہو گیا اور کہا کہ حسانؓ جواب دہی کرتا تھا یا ہجو کرتا تھا کافروں کی رسول اللہ ﷺ کی طرف سے۔

٦٣٩٢: عَنْ شُعْبَةَ فِيْ هٰذَا الْإِسْنَادِ وَ قَالَ قَالَتْ كَانَ يَذُبُّ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَ لَمْ يَذْكُرْ حَصَانٌ رَزَانٌ۔

۶۳۹۲: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٦٣٩٣: عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ قَالَ حَسَّانٌ يَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ ائْذَنْ لِّيْ فِيْ اَبِيْ سُفْيَانَ قَالَ كَيْفَ بِقَرَابَتِيْ مِنْهُ قَالَ وَالَّذِيْ اَكْرَمَكَ لَاَسُلَّنَّكَ مِنْهُمْ كَمَا تُسَلُّ مِنْهُمْ كَمَا تُسَلُّ الشَّعْرَةُ مِنَ الْخَمِيْرِ فَقَالَ حَسَّانٌ

وَاِنَّ سَنَامَ الْمَجْدِمِنْ اٰلِ هَاشِمٍ
بَنُوْبِنْتِ مَخْزُوْمٍ وَّ وَالِدُكَ الْعَبْدُ۔

قَصِيْدَتَهٗ هٰذِهٖ۔

۶۳۹۳: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حسانؓ نے کہا یا رسول اللہ اجازت دیجئے مجھے ابوسفیان کی ہجو کہنے کی (یہ ابوسفیانؓ بن حارث بن عبدالمطلبؓ کے بیٹے تھے اور اسلام سے پہلے آپ ﷺ کی ہجو کرتے تھے اور یہ آپؐ کے چچا زاد بھائی تھے) آپؐ نے فرمایا وہ تو میرے ناتے والا ہے۔ حسان نے کہا قسم اس شخص کی جس نے آپ ﷺ کو عزت دی میں آپ ﷺ کو ان میں سے اس طرح نکال لوں گا جیسے بال خمیر میں سے نکال لیا جاتا ہے پھر حسانؓ نے یہ شعر کہا شعر

وَاِنْ سَنَامَ الْمَجْدِمِنْ اٰلِ هَاشِمٍ
بَنُوْبِنْتِ مَخْزُوْمٍ وَّ وَالِدُكَ الْعَبْدُ

تشریح ۞ آپ ﷺ کا یہ مطلب تھا کہ جب ابوسفیانؓ میرا چچا زاد بھائی ہے اور تو اس کی ہجو کرے گا تو میری بھی ہجو ہو جائے گی کیونکہ میرے اور اس کے دادا ایک ہیں۔ حسانؓ نے کہا کہ میں آپ ﷺ کو بچا کر اسی کی ہجو کروں گا۔ حسان کا یہ شعر ایک قصیدہ کا ہے جو ابوسفیانؓ کی ہجو میں حسانؓ نے کہا تھا۔ اس کے بعد یہ شعر ہے۔

وَمَنْ وَّ لَدَتْ اَبْنَآءُ زُهْرَةَ مِنْهُمْ كِرَامٌ وَّ لَمْ يَقْرَبْ عَجَائِزَكَ الْمَجْدُ!

یعنی بزرگی اور شرافت ہاشم کی اولاد میں مخزوم کے بیٹوں کو ہے اور بنت مخزوم فاطمہ بنت عمرو بن عائذ بن عمران بن مخزوم تھیں جو ماں تھیں حضرت عبداللہؓ اور زبیرؓ اور ابو طالبؓ کی اور تیرا باپ تو غلام تھا کیونکہ حارثؓ کی ماں سمیہ بنت موہب تھی اور موہب غلام تھا بنی عبد مناف کا اور ابوسفیان کی ماں بھی لونڈی تھی۔ پھر کہتا ہے اور شریف وہ ہیں جو زہرہ کی بیٹی ہیں بنی ہاشم میں سے اور زہرہ سے مراد ہالہ بنت وہب بن عبد مناف ہے حمزہ اور صفیہ کی ماں اور تیری بڈھیوں کے پاس شرافت پھٹکی بھی نہیں۔

٦٣٩٤: عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ قَالَتْ اسْتَاْذَنَ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ النَّبِيَّ ﷺ فِيْ هِجَاءِ

۶۳۹۴: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ حسان نے اجازت مانگی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرکوں کے ہجو کرنے کی اور ابوسفیان کا

الْمُشْرِكِينَ وَلَمْ يَذْكُرْ اَبَا سُفْيَانَ وَقَالَ بَدَلَ الْخَمِيْرِ الْعَجِيْنِ۔

ذکر نہیں کیا۔

۶۳۹۵:عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اهْجُوْا قُرَيْشًا فَاِنَّهٗ اَشَدُّ عَلَيْهَا مِنْ رَّشْقٍ بِالنَّبْلِ فَاَرْسَلَ اِلَى ابْنِ رَوَاحَةَ فَقَالَ اهْجُهُمْ فَهَجَاهُمْ فَلَمْ يَرْضَ فَاَرْسَلَ اِلَى كَعْبِ ابْنِ مَالِكٍ ثُمَّ اَرْسَلَ اِلَى حَسَّانَ ابْنِ ثَابِتٍ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهَا قَالَ حَسَّانٌ قَدْ اٰنَ لَكُمْ اَنْ تُرْسِلُوْا اِلٰى هٰذَا الْاَسَدِ الضَّارِبِ بِذَنْبِهٖ ثُمَّ اَدْلَعَ لِسَانَهٗ فَجَعَلَ يُحَرِّكُهٗ فَقَالَ وَ الَّذِىْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَاَفْرِيَنَّهُمْ بِلِسَانِىْ فَرْىَ الْاَدِيْمِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَعْجَلْ فَاِنَّ اَبَا بَكْرٍ اَعْلَمُ قُرَيْشٍ بِاَنْسَابِهَا وَاِنَّ لِىْ فِيْهِ نَسَبًا حَتّٰى يُلَخِّصَ لَكَ نَسَبِىْ فَاَتَاهُ حَسَّانُ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ لَخَّصَ لِىْ نَسَبَكَ وَالَّذِىْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَاَسُلَّنَّكَ مِنْهُمْ كَمَا تُسَلُّ الشَّعْرَةُ مِنَ الْعَجِيْنِ قَالَتْ عَآئِشَةُ فَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لِحَسَّانَ اِنَّ رُوْحَ الْقُدُسِ لَا يَزَالُ يُؤَيِّدُكَ مَانَا فَحْتَ عَنِ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ هَجَاهُمْ حَسَّانُ فَشَفَا وَاشْتَفٰى (قَالَ حَسَّانُ)

هَجَوْتَ مُحَمَّدًا فَاَجَبْتُ عَنْهُ
وَ عِنْدَاللّٰهِ فِىْ ذَاكَ الْجَزَآءُ
هَجَوْتَ مُحَمَّدًا بَرًّا تَقِيًّا
رَسُوْلُ اللّٰهِ شِيْمَتُهُ الْوَفَآءُ
فَاِنَّ اَبِىْ وَ وَالِدَتِىْ وَ عِرْضِىْ

۶۳۹۵: ام المؤمنین عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا ہجو کرو قریش کی کیونکہ ہجو ان کو زیادہ ناگوار ہے تیروں کی بوچھاڑ سے۔ پھر آپؐ نے ایک شخص کو بھیجا ابن رواحہ کے پاس اور فرمایا ہجو کر قریش کی۔ اس نے ہجو کی لیکن آپ ﷺ کو پسند نہ آئی۔ پھر کعب بن مالکؓ کے پاس بھیجا پھر حسان بن ثابتؓ کے پاس بھیجا۔ جب حسانؓ آپؐ کے پاس آئے تو انہوں نے کہا تم کو آ گیا وہ وقت کہ تم نے بلا بھیجا اس شیر کو جو اپنی دم سے مارتا ہے (یعنی زبان سے لوگوں کو قتل کرتا ہے گویا میدان فصاحت اور شعر گوئی کے شیر ہیں) پھر اپنی زبان باہر نکالی اور اس کو ہلانے لگے اور عرض کیا قسم اسکی جس نے آپؐ کو سچا پیغمبر کر کے بھیجا میں کافروں کو اس طرح پھاڑ ڈالوں گا جیسے چمڑے کو پھاڑ ڈالتے ہیں اپنی زبان سے۔ رسول اللہؐ نے فرمایا اے حسان جلدی مت کر کیونکہ ابو بکر قریش کے نسب کو بخوبی جانتے ہیں اور میرا بھی نسب قریش ہی میں ہے تو وہ میرا نسب تجھے علیحدہ کر دیں گے۔ پھر حسان ابو بکرؓ کے پاس آئے۔ بعد اس کے لوٹے اور عرض کیا یا رسول اللہؐ، ابو بکرؓ نے آپؐ کا نسب مجھ سے بیان کر دیا قسم اس کی جس نے آپؐ کو سچا پیغمبر کر کے بھیجا میں آپؐ کو قریش میں سے ایسے نکال لوں گا جیسے بال آٹے میں سے نکال لیا جاتا ہے۔ عائشہؓ نے کہا میں نے رسول اللہؐ سے سنا آپؐ فرماتے تھے حسانؓ سے روح القدس ہمیشہ تیری مدد کرتے رہیں گے جب تک تو اللہ اور اسکے رسولؐ کی طرف سے جواب دیتا رہے گا اور عائشہؓ نے کہا میں نے رسول اللہؐ سے سنا آپؐ فرماتے تھے حسانؓ نے قریش کی ہجو کی تو تسکین دی مؤمنوں کے دلوں کو اور تباہ کر دیا کافروں کی عزتوں کو۔ حسانؓ نے کہا

(۱) تو نے برائی کی محمد کی۔ میں نے اس کا جواب دیا اور اللہ تعالیٰ اس کا بدلہ دے گا۔ (۲) تو نے برائی کی محمد کی جو نیک ہیں پرہیزگار ہیں اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ وفاداری ان کی خصلت ہے۔ (۳) میرے ماں اور باپ اور میری آبرو محمد کی آبرو بچانے کے لیے صدقہ ہیں۔ (۴) میں اپنی جان کو کھوؤں اگر تم نہ دیکھو اس کو کہ اڑا دے گا غبار کو کداء کے دونوں جانب سے

لِعِرْضِ مُحَمَّدٍ مِنْكُمْ وِقَآءٌ
ثَكِلْتُ بُنَيَّتِيْ اِنْ لَّمْ تَرَوْهَا
تُثِيْرُ النَّقْعَ غَايَتُهَا كَدَآءٌ
يُبَارِيْنَ الْاَعِنَّةَ مُصْعِدَاتٍ!
عَلٰى اَكْتَافِهَا الْاَسْلُ الظِّمَآءُ
تَظَلُّ جِيَادُنَا مُتَمَطِّرَاتٍ!
تُلَطِّمُهُنَّ بِالْخُمُرِ النِّسَآءُ
فَاِنْ اَعْرَضْتُمْ عَنَّا اعْتَمَرْنَا
وَ كَانَ الْفَتْحُ وَانْكَشَفَ الْغِطَاءُ
وَ اِلَّا فَاصْبِرُوْا لِضِرَابِ يَوْمٍ
يُعِزُّ اللّٰهُ فِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ
وَ قَالَ اللّٰهُ قَدْ اَرْسَلْتُ عَبْدًا
يَقُوْلُ الْحَقَّ لَيْسَ بِهٖ خِفَآءٌ
وَ قَالَ اللّٰهُ قَدْ يَسَّرْتُ جُنْدًا
هُمُ الْاَنْصَارُ عُرْضَتُهَا اللِّقَآءُ
لَنَا فِيْ كُلِّ يَوْمٍ مِّنْ مَّعَدٍّ
سِبَابٌ اَوْ قِتَالٌ اَوْ هِجَآءٌ
فَمَنْ يَّهْجُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ مِنْكُمْ
وَ يَمْدَحُهٗ وَ يَنْصُرُهٗ سَوَآءٌ
وَ جِبْرِيْلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ فِيْنَا
وَ رُوْحُ الْقُدُسِ لَيْسَ لَهٗ كِفَآءٌ

(کداء ایک گھاٹی ہے مکہ کے دروازہ پر) (۵) ایسی اونٹنیاں جو باگوں پر زور کریں گی اپنی قوت اور طاقت سے اوپر چڑھتی ہوئیں ان کے مونڈھوں پر وہ برچھے ہیں جو باریک ہیں یا خون کی پیاسی ہیں۔ (۶) اور ہمارے گھوڑے دوڑتے ہوئے آئیں گے۔ ان کے منہ عورتیں پونچھتی ہیں اپنے سر بندھن سے۔ (۷) اگر تم ہم سے نہ بولو تو ہم عمرہ کر لیں گے اور فتح ہو جائے گی اور پردہ اٹھ جائے گا۔ (۸) نہیں تو صبر کرو اس دن کی مار کے لیے جس دن اللہ تعالیٰ عزت دے گا جس کو چاہے گا۔ (۹) اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں نے ایک بندہ بھیجا جو سچ کہتا ہے، اس کی بات میں کچھ شبہ نہیں۔ (۱۰) اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں نے ایک لشکر تیار کیا وہ انصار کا لشکر ہے جن کا کھیل کافروں سے مقابلہ کرنا ہے۔ (۱۱) ہم تو ہر روز ایک نہ ایک تیاری میں ہیں۔ گالی گلوچ ہے کافروں سے یا لڑائی ہے یا ہجو ہے کافروں کی۔ (۱۲) جو کوئی تم میں ہجو کرے اللہ کے رسول کی اور ان کی تعریف کرے یا مدد کرے وہ سب برابر ہیں۔ (۱۳) جبرئیل اللہ کے رسول ہم میں ہیں اور روح القدس جن کا کوئی مثل نہیں۔

بَابٌ: مِّنْ فَضَآئِلِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

باب: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی فضیلت

٦٣٩٦: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كُنْتُ اَدْعُوْا اُمِّيَ اِلَى الْاِسْلَامِ وَ هِيَ مُشْرِكَةٌ فَدَعَوْتُهَا يَوْمًا فَاَسْمَعَتْنِيْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَكْرَهُ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۶۳۹۶: ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں اپنی ماں کو بلاتا تھا اسلام کی طرف وہ مشرک تھی ایک دن میں نے اس سے مسلمان ہونے کے لیے کہا۔ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حق میں وہ بات سنائی جو مجھ کو ناگوار گزری۔ میں جناب رسول اللہ صلی اللہ

وَسَلَّمَ وَ اَنَا اَبْكِىْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّىْ كُنْتُ اَدْعُوْا اُمِّىْ اِلَى الْاِسْلَامِ فَتَاْبٰى عَلَىَّ فَدَعَوْتُهَا الْيَوْمَ فَاَسْمَعَتْنِىْ فِيْكَ مَآ اَكْرَهُ فَادْعُوْا اللّٰهَ اَنْ يَّهْدِىَ اُمَّ اَبِىْ هُرَيْرَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اهْدِ اُمَّ اَبِىْ هُرَيْرَةَ فَخَرَجْتُ مُسْتَبْشِرًا بِدَعْوَةِ نَبِىِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا جِئْتُ فَصِرْتُ اِلَى الْبَابِ فَاِذَا هُوَ مُجَافٌ فَسَمِعَتْ اُمِّىْ خَشْفَ قَدَمَىَّ فَقَالَتْ مَكَانَكَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ وَ سَمِعْتُ خَضْخَضَةَ الْمَآءِ قَالَ فَاغْتَسَلَتْ وَ لَبِسَتْ دِرْعَهَا وَ عَجِلَتْ عَنْ خِمَارِهَا فَفَتَحَتِ الْبَابَ ثُمَّ قَالَتْ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ قَالَ فَرَجَعْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَيْتُهٗ وَ اَنَا اَبْكِىْ مِنَ الْفَرَحِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَبْشِرْ قَدِ اسْتَجَابَ اللّٰهُ دَعْوَتَكَ وَهَدٰى اُمَّ اَبِىْ هُرَيْرَةَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَ اَثْنٰى عَلَيْهِ وَ قَالَ خَيْرًا قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يُّحَبِّبَنِىْ اَنَا وَاُمِّىْ اِلٰى عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَيُحَبِّبَهُمْ اِلَيْنَا قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ عُبَيْدَكَ هٰذَا يَعْنِىْ اَبَا هُرَيْرَةَ وَ اُمَّهٗ اِلٰى عِبَادِكَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَحَبِّبْ اِلَيْهِمُ الْمُؤْمِنِيْنَ فَمَا خُلِقَ مُؤْمِنٌ يَّسْمَعُ بِىْ وَ لَا يَرَانِىْ اِلَّا اَحَبَّنِىْ ۔

علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا روتا ہوا اور عرض کیا رسول اللہ ﷺ میں اپنی ماں کو اسلام کی طرف بلاتا تھا۔ وہ نہ مانتی تھی۔ آج اس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حق میں وہ بات مجھ کو سنائی جو مجھے ناگوار ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ ابو ہریرہؓ کی ماں کو ہدایت کرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ ابو ہریرہؓ کی ماں کو ہدایت کر۔ میں خوش ہو کر نکلا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا سے جب گھر پر آیا اور دروازہ پر پہنچا تو وہ بند تھا۔ میری ماں نے میرے پاؤں کی آواز سنی اور بولی ذرا ٹھہر رہ۔ میں نے پانی کے گرنیکی آواز سنی۔ غرض میری ماں نے غسل کیا اور اپنا کرتا پہنا اور جلدی سے اوڑھنی اوڑھی پھر دروازہ کھولا اور بولی اے ابو ہریرہؓ! میں گواہی دیتی ہوں کہ کوئی برحق معبود نہیں ہے سوا اللہ کے اور میں گواہی دیتی ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس روتا ہوا آیا خوشی سے اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ خوش ہو جایئے اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا قبول کی اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ماں کو ہدایت کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ کی تعریف اور اس کی صفت کی اور بہتر بات کہی۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اللہ عزوجل سے دعا کیجئے کہ میری اور میری ماں کی محبت مسلمانوں کے دلوں میں ڈال دے اور ان کی محبت ہمارے دلوں میں ڈال دے تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی یعنی ابو ہریرہؓ اور ان کی ماں کی محبت اپنے مؤمن بندوں کے دلوں میں ڈال دے اور مؤمنوں کی محبت ان کے دلوں میں ڈال دے پھر کوئی مؤمن ایسا نہیں پیدا ہوا جس نے میرے کو سنا ہو یا دیکھا ہو مگر محبت رکھی اس نے مجھ سے۔

٦٣٩٧: عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ اِنَّكُمْ تَزْعُمُوْنَ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ يُكْثِرُ الْحَدِيْثَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ اللّٰهُ الْمَوْعِدُ كُنْتُ رَجُلًا مِّسْكِيْنًا اَخْدِمُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

٦٣٩٧: ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے تھے تم سمجھتے ہو کہ ابو ہریرہؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیثیں بہت بیان کرتے ہیں اور اللہ حساب لینے والا ہے (اگر میں جھوٹ بولتا ہوں یا تم میرے اوپر غلط گمان کرتے ہو) میں ایک مسکین شخص تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت پیٹ بھرے پر

عَلٰی مِلْئِی بَطْنِیْ وَ کَانَ الْمُهَاجِرُوْنَ یَشْغَلُهُمُ الصَّفْقُ بِالْاَسْوَاقِ وَ کَانَتِ الْاَنْصَارُ یَشْغَلُهُمُ الْقِیَامُ عَلٰی اَمْوَالِهِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ یَّبْسُطْ ثَوْبَهٗ فَلَنْ یَّنْسٰی شَیْئًا سَمِعَهٗ مِنِّیْ فَبَسَطْتُّ ثَوْبِیْ حَتّٰی قَضٰی حَدِیْثَهٗ ثُمَّ ضَمَمْتُهٗ اِلَیَّ فَمَا نَسِیْتُ شَیْئًا سَمِعْتُهٗ مِنْهُ۔

کیا کرتا تھا اور مہاجروں کو بازاروں میں معاملہ کرنے سے فرصت نہ تھی اور انصار اپنے مالوں کی حفاظت اور خدمت میں مصروف رہتے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنا کپڑا بچھا دے وہ جو مجھ سے سنے گا نہ بھولے گا۔ میں نے اپنا کپڑا بچھا دیا یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حدیث بیان کر چکے۔ پھر میں نے اس کپڑے کو اپنے سینے سے لگا لیا اور کوئی بات نہ بھولا جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنی تھی۔

۶۳۹۸: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ بِهٰذَا الْحَدِیْثِ غَیْرَ اَنَّ مَالِکًا انْتَهٰی حَدِیْثُهٗ عِنْدَ انْقِضَآءِ قَوْلِ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَ لَمْ یَذْکُرْ فِیْ حَدِیْثِهِ الرِّوَایَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَّبْسُطْ ثَوْبَهٗ اِلٰی آخِرَهٖ۔

۶۳۹۸: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۶۳۹۹: عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَیْرِ اَنَّ عَآئِشَةَ قَالَتْ اَلَا یُعْجِبُكَ اَبُوْهُرَیْرَةَ جَآءَ فَجَلَسَ اِلٰی جَنْبِ حُجْرَتِیْ یُحَدِّثُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُسْمِعُنِیْ ذٰلِكَ وَ کُنْتُ اُسَبِّحُ فَقَامَ قَبْلَ اَنْ اَقْضِیَ سُبْحَتِیْ وَ لَوْ اَدْرَکْتُهٗ لَرَدَدْتُ عَلَیْهِ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمْ یَکُنْ یَّسْرُدُ الْحَدِیْثَ کَسَرْدِکُمْ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَ قَالَ ابْنُ الْمُسَیَّبِ اِنَّ اَبَا هُرَیْرَةَ قَالَ یَقُوْلُوْنَ اِنَّ اَبَا هُرَیْرَةَ قَدْ اَکْثَرَ وَاللّٰهُ الْمَوْعِدُ وَ یَقُوْلُوْنَ مَا بَالُ الْمُهَاجِرِیْنَ وَ الْاَنْصَارِ لَا یَتَحَدَّثُوْنَ مِثْلَ اَحَادِیْثِهٖ وَ سَاُخْبِرُکُمْ عَنْ ذٰلِكَ اِنَّ اِخْوَانِیْ مِنَ الْاَنْصَارِ کَانَ یَشْغَلُهُمْ عَمَلُ اَرَضِیْهِمْ وَ اَمَّا اِخْوَانِیْ مِنَ الْمُهَاجِرِیْنَ کَانَ یَشْغَلُهُمُ الصَّفْقُ بِالْاَسْوَاقِ وَ کُنْتُ اَلْزَمُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی مِلْءِ بَطْنِیْ فَاَشْهَدُ اِذَا غَابُوْا وَ اَحْفَظُ اِذَا نَسُوْا وَ لَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمًا اَیُّکُمْ یَبْسُطُ ثَوْبَهٗ فَیَاْخُذُ مِنْ حَدِیْثِیْ

۶۳۹۹: عروہ بن الزبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کیا تم تعجب نہیں کرتے ابو ہریرہؓ پر آئے اور میرے حجرے کے ایک طرف بیٹھ کر حدیث بیان کرنے لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے میں سن رہی تھی لیکن میں تسبیح پڑھتی تھی اور وہ میرے فارغ ہونے سے پہلے چل دیئے اگر میں ان کو پاتی تو ان کا رد کرتی کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس طرح سے جلدی جلدی باتیں نہیں کرتے تھے جیسے تم کرتے ہو۔ ابو ہریرہؓ نے کہا لوگ کہتے ہیں کہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بہت حدیثیں بیان کیں اور اللہ تعالیٰ جانچنے والا ہے اور یہ بھی کہتے ہیں کہ مہاجرین اور انصار ابو ہریرہؓ کی طرح حدیثیں بیان نہیں کرتے اور میں تم سے اس کا سبب بیان کرتا ہوں۔ میرے بھائی انصاری جو تھے وہ اپنی زمین کی خدمت میں مشغول رہتے اور جو مہاجرین تھے وہ بازار کے معاملوں میں اور میں اپنا پیٹ بھر کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ رہتا تو میں حاضر رہتا اور وہ غائب ہوتے اور میں یاد رکھتا وہ بھول جاتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ایک دن کون تم میں سے اپنا کپڑا بچھاتا ہے اور میری حدیث سنتا ہے پھر اس کو اپنے سینے سے لگائے تو جو بات سنے گا وہ نہ بھولے گا۔ میں نے اپنی چادر بچھا دی یہاں تک کہ آپ صلی

هٰذَا ثُمَّ يَجْمَعُهُ اِلٰى صَدْرِهٖ فَاِنَّهٗ لَمْ يَنْسَ شَيْئًا سَمِعَهُ فَبَسَطْتُّ بُرْدَةً عَلَيَّ حَتّٰى فَرَغَ مِنْ حَدِيْثِهٖ ثُمَّ جَمَعْتُهَا اِلٰى صَدْرِىْ فَمَا نَسِيْتُ بَعْدَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ شَيْئًا حَدَّثَنِىْ بِهٖ وَلَوْلَا آيَتَانِ اَنْزَلَهُمَا اللّٰهُ فِىْ كِتَابِهٖ مَا حَدَّثْتُ شَيْئًا اَبَدًا اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَا اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ وَ الْهُدٰى اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَتَيْنِ۔

اللہ علیہ وآلہ وسلم حدیث سے فارغ ہوئے پھر میں نے اس چادر کو سینے سے لگالیا اس دن سے میں کسی بات کو جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان کی نہیں بھولا اور اگر یہ دو آیتیں نہ ہوتیں جو قرآن مجید میں اتری ہیں تو میں کسی سے کوئی حدیث بیان نہ کرتا ان آیتوں کا ترجمہ یہ ہے جو لوگ چھپاتے ہیں جو ہم نے اتاریں نشانیاں اور ہدایت کی باتیں ان پر لعنت ہے آخر تک۔

٦٤٠٠: عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ اِنَّكُمْ تَقُوْلُوْنَ اِنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ يُكْثِرُ الْحَدِيْثَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ حَدِيْثِهِمْ۔

۶۴۰۰: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

بَابٌ: مِنْ فَضَائِلِ حَاطِبِ ابْنِ اَبِىْ بَلْتَعَةَ وَ اَهْلِ بَدْرٍ رضی اللہ عنہم

باب: حاطب بن ابی بلتعہ اور اہل بدر رضی اللہ عنہم کی فضیلت

٦٤٠١: عَنْ عُبَيْدُ اللّٰهِ ابْنِ اَبِىْ رَافِعٍ وَ هُوَ كَاتِبُ عَلِيٍّ فَقَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا وَّ هُوَ يَقُوْلُ بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا وَ الزُّبَيْرَ وَ الْمِقْدَادَ فَقَالَ ائْتُوْا رَوْضَةَ خَاخٍ فَاِنَّ بِهَا ظَعِيْنَةً مَّعَهَا كِتَابٌ فَخُذُوْهُ مِنْهَا فَانْطَلَقْنَا تَعَادٰى بِنَا خَيْلُنَا فَاِذَا نَحْنُ بِالْمَرْاَةِ فَقُلْنَا اَخْرِجِىْ الْكِتَابَ فَقَالَتْ مَا مَعِىَ كِتَابٌ فَقُلْنَا لَتُخْرِجِنَّ الْكِتَابَ اَوْلَتُلْقِيَنَّ الثِّيَابَ فَاَخْرَجَتْهُ مِنْ عِقَاصِهَا فَاَتَيْنَا بِهٖ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا فِيْهِ مِنْ حَاطِبِ ابْنِ اَبِىْ بَلْتَعَةَ اِلٰى نَاسٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ مِنْ اَهْلِ مَكَّةَ يُخْبِرُهُمْ بِبَعْضِ اَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا حَاطِبُ مَا هٰذَا قَالَ لَا تَعْجَلْ عَلَيَّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّىْ كُنْتُ امْرَاً مُلْصَقًا فِىْ قُرَيْشٍ قَالَ سُفْيَانُ كَانَ حَلِيْفًا مَعَكَ

۶۴۰۱: عبیداللہ بن ابی رافع سے روایت ہے وہ منشی تھے حضرت علیؓ کے۔ انہوں نے کہا میں نے سنا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ کو اور زبیرؓ اور مقداد کو بھیجا اور فرمایا شفتالو کے باغ میں جاؤ وہاں ایک عورت شتر سوار ہے اس کے پاس ایک خط ہے وہ اس سے لے کر آؤ۔ ہم چلے گھوڑے دوڑاتے ہوئے ناگاہ وہ عورت ہم کو ملی ہم نے اس سے کہا خط نکال۔ وہ بولی میرے پاس تو کوئی خط نہیں۔ ہم نے کہا خط نکال یا اپنے کپڑے اتار۔ پھر میں نے وہ خط اس کے جوڑے سے نکالا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لے کر آیا۔ اس میں لکھا تھا حاطب بن ابی بلتعہؓ کی طرف سے مکہ کے بعض مشرکین کے نام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعض باتوں کا ذکر تھا (ایک روایت میں ہے کہ حاطبؓ نے اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تیاری اور فوج کی آمادگی اور مکہ کی روانگی سے کافروں کو مطلع کر دیا) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے حاطب رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو نے یہ کیا کیا۔ وہ بولا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جلدی نہ فرمایئے یا رسول اللہ ﷺ (یعنی فوراً بولا مجھے سزا نہ دیجئے میرا حال سن لیجئے) میں ایک شخص تھا قریش سے ملا ہوا یعنی ان کا حلیف تھا اور

مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ لَهُمْ قَرَابَاتٌ يَحْمُوْنَ بِهَا اَهْلِيْهِمْ فَاَحْبَبْتُ اِذْ فَاتَنِيْ ذٰلِكَ مِنَ النَّسَبِ فِيْهِمْ اَنْ اَتَّخِذَ فِيْهِمْ يَدًا يَحْمُوْنَ بِهَا قَرَابَتِيْ وَ لَمْ اَفْعَلْهُ كُفْرًا وَّ لَا ارْتِدَادًا عَنْ دِيْنِيْ وَ لَا رِضًى بِالْكُفْرِ بَعْدَ الْاِسْلَامِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ فَقَالَ عُمَرُ دَعْنِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَضْرِبْ عُنُقَ هٰذَا الْمُنَافِقِ فَقَالَ اِنَّهٗ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا وَّ مَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ اللّٰهَ اطَّلَعَ عَلٰى اَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ قَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ يٰاَيُّهَاالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَ عَدُوَّكُمْ اَوْلِيَآءَ وَ لَيْسَ فِيْ حَدِيْثِ اَبِيْ بَكْرٍ وَّ زُهَيْرٍ ذِكْرُ الْاٰيَةِ وَجَعَلَهَا اِسْحَاقُ فِيْ رِوَايَتِهٖ مِنْ تِلَاوَةِ سُفْيَانَ۔

قریش میں سے نہ تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مہاجرین جو ہیں ان کے رشتہ دار قریش میں بہت ہیں جن کی وجہ سے ان کے گھربار کا بچاؤ ہوتا ہے تو میں نے چاہا کہ میرا ناتا تو قریش سے ہے نہیں میں بھی کوئی کام ان کا ایسا کردوں جس سے میرے ناتے والوں کا بچاؤ ہو جائے اور میں نے یہ کام اس وجہ سے نہیں کیا کہ میں کافر ہو گیا ہوں یا مرتد ہو گیا ہوں نہ کفر سے خوش ہو کر مسلمان ہونے کے بعد۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: حاطب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سچ کہا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چھوڑیئے یا رسول اللہ ﷺ میں اس منافق کی گردن ماروں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ تو بدر کی لڑائی میں شریک تھا اور تو نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ نے بدر والوں کو جھانکا اور فرمایا تم جو اعمال چاہو کرو (بشرطیکہ کفر تک نہ پہنچیں) میں نے تم کو بخش دیا تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری اے ایمان والو! میرے دشمن اور اپنے دشمن کو دوست مت بناؤ۔

تشریح ۞ نووی نے کہا اس حدیث میں بڑا معجزہ ہے آپ ﷺ کا اور یہ نکلا کہ جاسوس کو پکڑنا اور اس کا پردہ کھولنا درست ہے اور جاسوس کافر نہیں ہوتا مگر ایسی جاسوسی جو مسلمانوں کے خلاف ہو سخت کبیرہ گناہ ہے اور بعض مالکیہ کے نزدیک اس کا قتل بھی جائز ہے اگرچہ توبہ کر لے اور شافعی کے نزدیک اس کو سزا دیں قتل نہ کریں اور اہل بدر کے گناہ معاف ہونے سے یہ مطلب ہے کہ آخرت میں مواخذہ نہ ہوگا مگر دنیا میں ان سے مواخذہ ہوا اور مسطح کو حد پڑی وہ بدری نہ تھا انتہی ملخصاً۔

٦٤٠٢:عَنْ عَلِيٍّ قَالَ بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ اَبَا مَرْثَدٍ الْغَنَوِيَّ وَالزُّبَيْرَ ابْنَ الْعَوَّامِ وَ كُلُّنَا فَارِسٌ فَقَالَ انْطَلِقُوْا حَتّٰى تَاْتُوْا رَوْضَةَ خَاخٍ فَاِنَّ بِهَا امْرَاَةً مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ مَعَهَا كِتَابٌ مِنْ حَاطِبٍ اِلَى الْمُشْرِكِيْنَ فَذَكَرَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ اَبِيْ رَافِعٍ عَنْ عَلِيٍّ۔

۶۴۰۲: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٦٤٠٣:عَنْ جَابِرٍ اَنَّ عَبْدًا لِّحَاطِبٍ جَاءَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْكُوْا حَاطِبًا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَيَدْ خُلَنَّ حَاطِبٌ النَّارَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَبْتَ لَا يَدْ خُلُهَا

۶۴۰۳: جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حاطب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک غلام ان کی شکایت کرتا ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ ﷺ حاطب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ضرور دوزخ میں جائے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تو جھوٹا ہے حاطبؓ دوزخ میں نہ

فَاِنَّهٗ شَهِدَ بَدْرًا وَّ الْحُدَيْبِيَّةَ۔

جائے گا وہ بدر اور حدیبیہ میں شریک تھا۔

بَابٌ: مِنْ فَضَائِلِ اَصْحَابِ الشَّجَرَةِ اَهْلِ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ

باب: شجرۂ رضوان کے تلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیعت کرنے والوں کی فضیلت

٦٤٠٤: عَنْ اُمِّ مُبَشِّرٍ اَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ عِنْدَ حَفْصَةَ لَا يَدْخُلُ النَّارَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ مِنْ اَصْحَابِ الشَّجَرَةِ اَحَدٌ الَّذِيْنَ بَايَعُوْا تَحْتَهَا قَالَتْ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْتَهَرَهَا فَقَالَتْ حَفْصَةُ وَ اِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَالَ اللّٰهُ ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَ نَذَرُ الظّٰلِمِيْنَ فِيْهَا جِثِيًّا۔

۶۴۰۴: ام مبشرؓ سے روایت ہے اس نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ ﷺ فرماتے تھے ام المومنین حفصہؓ کے پاس اگر اللہ چاہے تو اصحاب شجرہ میں سے کوئی جہنم میں نہ جائے گا یعنی جن لوگوں نے بیعت کی اس درخت کے تلے۔ انہوں نے کہا کیوں نہ جائیں گے یا رسول اللہ ﷺ۔ آپ ﷺ نے ان کو جھڑکا۔ انہوں نے کہا اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَ اِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا یعنی کوئی تم میں سے ایسا نہیں ہے جو جہنم پر نہ جائے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس کے بعد یہ ہے ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَ نَذَرُ الظّٰلِمِيْنَ فِيْهَا جِثِيًّا یعنی پھر ہم نجات دیں گے پرہیزگاروں کو اور چھوڑ دیں گے ظالموں کو ان کے گھٹنوں کے بل۔

تشریح ❁ مطلب یہ ہے کہ اچھے اور برے سب پل صراط پر سے گزریں گے اور وہ پل جہنم پر ہے۔ پھر اچھے لوگ پار اتر جائیں گے اور برے اس پر سے گھٹنوں کے بل جہنم میں گریں گے۔

بَابٌ: مِّنْ فَضَائِلِ اَبِيْ مُوْسٰى وَ اَبِيْ عَامِرِنِ الْاَشْعَرِيَّيْنِ

باب: ابوموسیٰ اور ابوعامر اشعری رضی اللہ عنہما کی فضیلت

٦٤٠٥: عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ هُوَ نَازِلٌ بِالْجِعِرَّانَةِ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ وَ مَعَهٗ بِلَالٌ فَاَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَجُلٌ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ اَلَا تُنْجِزُلِيْ يَا مُحَمَّدُ مَا وَعَدْتَّنِيْ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَبْشِرْ فَقَالَ لَهُ الْاَعْرَابِيُّ اَكْثَرْتَ عَلَيَّ مِنْ اَبْشِرْ فَاَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى اَبِيْ مُوْسٰى وَ بِلَالٍ كَهَيْئَةِ الْغَضْبَانِ فَقَالَ اِنَّ هٰذَا قَدْ رَدَّ الْبُشْرٰى فَاقْبَلَا اَنْتُمَا فَقَالَا قَبِلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ثُمَّ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِقَدَحٍ فِيْهِ مَاءٌ فَغَسَلَ يَدَيْهِ وَ وَجْهَهٗ فِيْهِ وَ مَجَّ فِيْهِ ثُمَّ

۶۴۰۵: ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جعرانہ میں اترے تھے مکہ اور مدینہ کے بیچ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیساتھ بلال تھے اتنے میں ایک گنوار آپ ﷺ کے پاس آیا اور بولا یا رسول اللہ ﷺ اپنا وعدہ پورا نہیں کرتے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا خوش ہو جا۔ وہ بولا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہت فرماتے ہیں خوش ہو جا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم متوجہ ہوئے ابوموسیٰؓ اور بلالؓ کی طرف غصہ کی شکل پر اور فرمایا اس نے رد کیا خوشخبری کو تم قبول کرو۔ دونوں نے کہا ہم نے قبول کیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک پیالہ پانی کا منگوایا اور دونوں ہاتھ اور منہ دھوئے اور اس

قَالَ اشْرَبَا مِنْهُ وَ اَفْرِغَا عَلٰى وُجُوْهِكُمَا وَ نُحُوْرِكُمَا وَ اَبْشِرَا فَاَخَذَ الْقَدَحَ فَفَعَلَا مَا اَمَرَهُمَا بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَنَادَتْهُمَا اُمُّ سَلَمَةَ مِنْ وَّرَاءِ السِّتْرِ اَفْضِلَا لِاُمِّكُمَا مِمَّا فِيْ اِنَائِكُمَا فَاَفْضَلَا لَهَا مِنْهُ طَائِفَةً۔

میں تھوکا پھر دونوں سے کہا اس پانی کو پی لو اور اپنے منہ اور سینے پر ڈالو اور خوش ہو جاؤ۔ ان دونوں نے پیالہ لے کر ایسا ہی کیا۔ ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ان کو پردے کی آڑ سے آواز دی اپنی ماں کے لیے بھی کچھ بچا ہوا پانی لاؤ انہوں نے ان کو بھی کچھ بچا ہوا پانی دیا۔

٦٤٠٦: عَنْ اَبِيْ عَامِرٍ قَالَ لَمَّا فَرَغَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حُنَيْنٍ بَعَثَ اَبَا عَامِرٍ عَلٰى جَيْشٍ اِلٰى اَوْطَاسٍ فَلَقِيَ دُرَيْدَ ابْنَ الصِّمَّةِ فَقُتِلَ دُرَيْدُ ابْنُ الصِّمَّةِ وَهَزَمَ اللّٰهُ اَصْحَابَهٗ فَقَالَ اَبُوْ مُوْسٰى وَ بَعَثَنِيْ مَعَ اَبِيْ عَامِرٍ قَالَ فَرُمِيَ اَبُوْ عَامِرٍ فِيْ رُكْبَتِهٖ رَمَاهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِيْ جُشَمٍ بِسَهْمٍ فَاَثْبَتَهٗ فِيْ رُكْبَتِهٖ فَانْتَهَيْتُ اِلَيْهِ فَقُلْتُ يَا عَمِّ مَنْ رَّمَاكَ فَاَشَارَ اَبُوْ عَامِرٍ اِلٰى اَبِيْ مُوْسٰى فَقَالَ اِنَّ ذَاكَ قَاتِلِيْ تَرَاهُ ذَاكَ الَّذِيْ رَمَانِيْ قَالَ اَبُوْ مُوْسٰى فَقَصَدْتُّ لَهٗ فَاعْتَمَدْتُّهٗ فَلَحِقْتُهٗ فَلَمَّا رَاٰنِيْ وَلّٰى عَنِّيْ ذَاهِبًا فَاتَّبَعْتُهٗ وَجَعَلْتُ اَقُوْلُ لَهٗ اَلَا تَسْتَحْيِيْ اَلَسْتَ عَرَبِيًّا اَلَا تَثْبُتُ فَكَفَّ فَالْتَقَيْتُ اَنَا وَ هُوَ فَاخْتَلَفْنَا اَنَا وَ هُوَ ضَرْبَتَيْنِ فَضَرَبْتُهٗ بِالسَّيْفِ فَقَتَلْتُهٗ ثُمَّ رَجَعْتُ اِلٰى اَبِيْ عَامِرٍ فَقُلْتُ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ قَتَلَ صَاحِبَكَ قَالَ فَانْزِعْ هٰذَا السَّهْمَ فَنَزَعْتُهٗ فَنَزَاَ مِنْهُ الْمَآءَ فَقَالَ يَا ابْنَ اَخِيْ انْطَلِقْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَقْرِئْهُ مِنِّي السَّلَامَ وَ قُلْ لَهٗ يَقُوْلُ لَكَ اَبُوْ عَامِرٍ اسْتَغْفِرْ لِيْ قَالَ وَاسْتَعْمَلَنِيْ اَبُوْ عَامِرٍ عَلَى النَّاسِ وَ مَكَثَ يَسِيْرًا ثُمَّ اِنَّهٗ مَاتَ فَلَمَّا رَجَعْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلْتُ عَلَيْهِ وَ هُوَ فِيْ بَيْتٍ عَلٰى سَرِيْرٍ مُّرَمَّلٍ وَ عَلَيْهِ فِرَاشٌ وَّ قَدْ اَثَّرَ رُمَالُ

۶۴۰۶: ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حنین کی لڑائی سے فارغ ہوئے تو ابو عامرؓ کو لشکر دے کر اوطاس پر بھیجا ان کا مقابلہ کیا درید ابن الصمہ نے لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کو قتل کیا اور اس کے لوگوں کو شکست دی۔ ابوموسیٰ نے کہا مجھ کو بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابو عامرؓ کے ساتھ بھیجا تھا۔ پھر ابو عامرؓ کو تیر لگا گھٹنے میں۔ وہ تیر بنی جشم کے ایک شخص نے مارا تھا ان کے گھٹنے میں جم گیا میں ان کے پاس گیا اور پوچھا اے چچا یہ تیر تم کو کس نے مارا۔ ابو عامرؓ نے مجھ کو بتلایا کہ اس شخص نے مجھ کو قتل کیا اسی شخص نے مجھ کو تیر مارا۔ ابوموسیٰؓ نے کہا میں نے اس شخص کا پیچھا کیا اور اس سے جا کر ملا۔ اس نے جب مجھے دیکھا تو پیٹھ موڑ کر بھاگا۔ میں اس کے پیچھے ہوا اور میں نے کہنا شروع کیا اے بے حیا! کیا تو عرب نہیں ہے تو ٹھہرتا نہیں۔ یہ سن کر وہ ٹھہر گیا۔ پھر میرا اس کا مقابلہ ہوا۔ اس نے بھی وار کیا میں نے بھی وار کیا۔ آخر میں نے اس کو تلوار سے مار ڈالا۔ پھر لوٹ کر ابو عامرؓ کے پاس آیا اور میں نے کہا اللہ نے تمہارے قاتل کو مارا ابو عامرؓ نے کہا اب یہ تیر نکال لے۔ میں نے اس کو نکالا تو تیر کی جگہ سے پانی نکلا (خون نہ نکلا شاید وہ تیر زہر آلود تھا) ابو عامرؓ نے کہا اے بھتیجے میرے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جا اور میری طرف سے سلام کہہ اور یہ کہہ کہ ابو عامرؓ کی بخشش کی دعا کیجئے۔ ابوموسیٰؓ نے کہا ابو عامرؓ نے مجھ کو لوگوں کا سردار کر دیا اور تھوڑی دیر وہ زندہ رہے پھر مر گئے جب میں لوٹ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک کوٹھڑی میں تھے بان کے ایک پلنگ پر جس پر فرش تھا (صحیح روایت یہ ہے کہ فرش نہ تھا اور ما کا لفظ رہ گیا ہے) اور بان کا نشان آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیٹھ اور پسلیوں پر بن گیا تھا میں

السَّرِيْرِ بِظَهْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ جَنْبَيْهِ فَاَخْبَرْتُهُ بِخَبَرِنَا وَخَبَرِ اَبِيْ عَامِرٍ وَّ قُلْتُ لَهُ قَالَ قُلْ لَّهُ يَسْتَغْفِرْلِيْ فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَآءٍ فَتَوَضَّاَ مِنْهُ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِعُبَيْدٍ اَبِيْ عَامِرٍ حَتّٰى رَاَيْتُ بَيَاضَ اِبِطَيْهِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَوْقَ كَثِيْرٍ مِّنْ خَلْقِكَ اَوْ مِنَ النَّاسِ فَقُلْتُ وَ لِيَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاسْتَغْفِرْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِعَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ قَيْسٍ ذَنْبَهُ وَ اَدْخِلْهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مُدْ خَلًا كَرِيْمًا قَالَ اَبُوْ بُرْدَةَ اِحْدٰهُمَا لِاَبِيْ عَامِرٍ وَّ الْاُخْرٰى لِاَبِيْ مُوْسٰى۔

نے یہ خبر بیان کی اور ابو عامرؓ کا حال بھی بیان کیا اور میں نے کہا ابو عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ درخواست کی تھی کہ میرے لیے دعا کیجئے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پانی منگوایا اور وضو کیا پھر دونوں ہاتھ اٹھائے اور فرمایا یا اللہ بخش دے عبید ابو عامرؓ کو (عبید بن سلیمؓ ان کا نام تھا) یہاں تک کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دونوں بغلوں کی سفیدی دیکھی پھر فرمایا یا اللہ ابو عامرؓ کو قیامت کے دن بہت لوگوں کا سردار بنانا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور میرے لیے دعا فرمائیے بخشش کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بخش دے یا اللہ عبداللہ بن قیل کے (یہ نام ہے ابو موسیٰ کا) گناہ کو اور قیامت کے دن اس کو عزت کے مکان میں لے جا۔ ابو بردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا ایک دعا ابو عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے کی اور ایک ابو موسیٰ کے لیے۔

بَابٌ مِّنْ فَضَائِلِ الْاَشْعَرِيِّيْنَ

باب: اشعری لوگوں کی فضیلت

٦٤٠٧: عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ لَاَعْرِفُ اَصْوَاتَ رُفْقَةِ الْاَشْعَرِيِّيْنَ بِالْقُرْاٰنِ حِيْنَ يَدْخُلُوْنَ بِاللَّيْلِ وَاَعْرِفُ مَنَازِلَهُمْ مِنْ اَصْوَاتِهِمْ بِالْقُرْاٰنِ بِاللَّيْلِ وَ اِنْ كُنْتُ لَمْ اَرَمَنَازِلَهُمْ حِيْنَ نَزَلُوْا بِالنَّهَارِ وَ مِنْهُمْ حَكِيْمٌ اِذَا لَقِيَ الْخَيْلَ اَوْ قَالَ الْعَدُوَّ قَالَ لَهُمْ اِنَّ اَصْحَابِيْ يَاْمُرُوْنَكُمْ اَنْ تَنْظُرُوْاهُمْ۔

٦٤٠٧: ابو موسیٰؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں اشعریوں کی آواز قرآن پاک پڑھنے میں پہچان لیتا ہوں جب وہ رات کو آتے ہیں اور رات کو ان کی آواز سے ان کا ٹھکانا بھی پہچان لیتا ہوں اگرچہ دن کو ان کا ٹھکانا نہ دیکھا ہو جب وہ دن کو اترے ہوں اور انہی لوگوں میں سے ایک شخص حکیم ہے کہ جب کافروں کے سواروں سے یا دشمنوں سے ملتا ہے تو ان سے کہتا ہے کہ ہمارے لوگ تم سے کہتے ہیں ذرا ہم کو فرصت دو یا تھوڑا انتظار کرو یعنی ہم بھی تیار ہیں لڑنے کو آتے ہیں (تو اپنے تئیں دانائی اور حکمت سے بچا لیتا ہے کیونکہ دشمن یہ سمجھتے ہیں کہ یہ اکیلا نہیں ہے بلکہ اس کے ساتھ اور لوگ ہیں)

٦٤٠٨: عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْاَشْعَرِيِّيْنَ اِذَا اَرْمَلُوْا فِي الْغَزْوِ اَوْقَلَّ طَعَامُ عِيَالِهِمْ بِالْمَدِيْنَةِ جَمَعُوْا مَا كَانَ عِنْدَهُمْ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ ثُمَّ اقْتَسَمُوْهُ بَيْنَهُمْ فِيْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ بِالسَّوِيَّةِ فَهُمْ مِنِّيْ وَ اَنَا مِنْهُمْ۔

٦٤٠٨: ابو موسیٰؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اشعری لوگ جب لڑائی میں محتاج ہو جاتے ہیں یا مدینہ میں ان کے جورو بچوں کا کھانا کم ہو جاتا ہے تو جو کچھ ان کے پاس ہوتا ہے اس کو ایک کپڑے میں اکٹھا کرتے ہیں پھر آپس میں برابر بانٹ لیتے ہیں۔ یہ لوگ میرے ہیں اور میں ان کا ہوں (یعنی میں ان سے راضی ہوں اور ایسے اتفاق کو پسند کرتا ہوں۔)

بَابٌ مِّنْ فَضَائِلِ أَبِي سُفْيَانَ صَخْرِ ابْنِ حَرْبٍ

باب : ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت

٦٤٠٩: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ الْمُسْلِمُوْنَ لَا يَنْظُرُوْنَ إِلَى أَبِي سُفْيَانَ وَ لَا يُقَاعِدُوْنَهُ فَقَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ ثَلَاثٌ أَعْطِنِيْهِنَّ قَالَ نَعَمْ قَالَ عِنْدِي أَحْسَنُ الْعَرَبِ وَأَجْمَلُهُ أُمُّ حَبِيْبَةَ بِنْتُ أَبِي سُفْيَانَ أُزَوِّجُكَهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ وَمُعَاوِيَةُ تَجْعَلُهُ كَاتِبًا بَيْنَ يَدَيْكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ وَتُؤَمِّرُنِي حَتّٰى أُقَاتِلَ الْكُفَّارَ كَمَا كُنْتُ أُقَاتِلُ الْمُسْلِمِيْنَ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَبُوْ زُمَيْلٍ وَّ لَوْ لَا أَنَّهُ طَلَبَ ذٰلِكَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَعْطَاهُ ذٰلِكَ لِأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يُّسْأَلُ شَيْئًا إِلَّا قَالَ نَعَمْ۔

۶۴۰۹: عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ مسلمان ابوسفیانؓ کی طرف دھیان نہیں کرتے تھے نہ اس کے ساتھ بیٹھتے تھے (کیونکہ ابوسفیانؓ کئی مرتبہ آنحضرت ﷺ سے لڑا تھا اور مسلمانوں کا سخت دشمن تھا) ایک بار وہ رسول اللہ ﷺ سے بولا اے نبی اللہ کے تین باتیں مجھے عطا فرمائیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اچھا۔ ابوسفیانؓ بولا میرے پاس وہ عورت ہے کہ تمام عربوں میں حسین اور خوبصورت ہے ام حبیبہؓ میری بیٹی میں اس کا نکاح آپؐ سے کر دیتا ہوں آپؐ نے فرمایا اچھا۔ دوسری یہ کہ میرے بیٹے معاویہؓ کو آپؐ اپنا منشی بنائیے۔ آپؐ نے فرمایا اچھا۔ تیسرے مجھ کو حکم دیجئے کافروں سے لڑوں (جیسے اسلام سے پہلے) مسلمانوں سے لڑتا تھا۔ آپؐ نے فرمایا اچھا۔ ابوزمیل نے کہا اگر وہ ان باتوں کا سوال آپؐ سے نہ کرتا تو آپؐ نہ دیتے اس لیے کہ ابوسفیانؓ جس جس بات کا سوال آپؐ سے کرتا آپؐ ہاں فرماتے اور قبول کرتے۔

تشریح ۞ یہ آپ کا حسن خلق تھا اور مصلحت بھی تھی کیونکہ ابوسفیان کافروں کا سردار تھا اس کی تالیف قلب بھی ضروری تھی ہر چند ابوسفیان کا اسلام پہلے پہل جان کے ڈر سے تھا مگر بعد کو شاید پختہ ہو گیا ہو گا اور جب آدمی اسلام لایا تو اس کے قصور کفر کے وقت کے سب معاف ہو جاتے ہیں اور آپؐ نے وحشی قاتل حمزہؓ کا اسلام قبول کیا اس پر بھی ابوسفیان کا خاندان خاندان نبوی ﷺ کا ہمیشہ دشمن رہا ابوسفیان عمر بھر حضرتؐ سے لڑتا رہا اور صدہا مسلمانوں کو اس نے شہید کیا اور اس کے بیٹے معاویہ بن ابی سفیان نے جناب امیر المؤمنین خلیفہ برحق علی مرتضیٰ شیر خدا کا مقابلہ کیا اور جنگ صفین میں ہزاروں مسلمانوں کا خون کیا ان کے بیٹے یزید نے تو ستم ہی ڈھایا سیدنا حسنؓ کو زہر دلوایا اور سیدنا حسینؓ کو ایسے ظلم سے شہید کرایا جس کے حال لکھنے سے قلم کانپتا ہے پھر یزید کے بعد بھی سارے خلفائے بنو امیہ سوا عمر بن عبدالعزیز کے خاندان نبویؐ کے دشمن رہے اور ہمیشہ درپے ایذا اور تصدیق رہے اور دنیائے دنی کے واسطے اپنی آخرت کو تباہ کرتے رہے لاحول ولا قوۃ۔

نووی نے کہا اس حدیث میں یہ اشکال ہے کہ ابوسفیانؓ فتح مکہ کے دن ۸ ہجری میں اسلام لایا اور ام حبیبہ سے آپؐ نے ۶ یا ۷ ہجری میں نکاح فرمایا مدینہ میں یا حبشہ میں اور یہ نکاح عثمانؓ نے کیا یا خالد بن سعید نے یا نجاشی بادشاہ حبش نے۔ ابن حزم نے کہا مسلم کی روایت میں وہم ہے راوی کا کیونکہ اس پر اتفاق ہے کہ آپ ﷺ نے ام حبیبہ سے فتح مکہ سے پہلے نکاح کیا جب ان کے باپ کافر تھے۔ ابن حزم نے یہ بھی کہا کہ یہ روایت موضوع ہے اور اس کا بنانے والا عکرمہ بن عمار ہے اور شیخ ابن صلاح نے ابن حزم کا رد کیا اور کہا یہ دلیری ہے ابن حزم کی اور عکرمہ بن عمار کو کسی نے وضع کی تہمت نہیں کی بلکہ وکیع اور یحییٰ بن معین نے اس کو ثقہ کہا ہے اور وہ مستجاب الدعوۃ تھا اور ابوسفیانؓ کا مطلب اس سے تجدید عقد ہو گا یا وہ یہ سمجھتا ہو گا کہ بیٹی کا نکاح بغیر باپ کی مرضی کے ناجائز ہے اس لیے آپ ﷺ نے صرف اچھا فرمایا نہ تجدید عقد کیا نہ ابوسفیانؓ سے یہ فرمایا کہ تجدید عقد ضروری ہے۔ انتہیٰ مختصراً۔

بَابٌ: مِنْ فَضَآئِلِ جَعْفَرٍ وَّ اَسْمَآءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ وَّ اَهْلِ سَفِيْنَتِهِمْ

باب: جعفر بن ابی طالب اور اسماء بنت عمیس اور ان کی کشتی والوں کی فضیلت

٦٤١٠: عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ بَلَغَنَا مَخْرَجُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَ نَحْنُ بِالْيَمَنِ فَخَرَجْنَا مُهَاجِرِيْنَ اِلَيْهِ اَنَا وَ اَخَوَانِ لِيْ اَنَا اَصْغَرُهُمَا اَحَدُهُمَا اَبُوْبُرْدَةَ وَالْاٰخَرُ اَبُوْرُهْمٍ اِمَّا قَالَ بِضْعًا وَ اِمَّا قَالَ ثَلَاثَةً وَّ خَمْسِيْنَ اَوِ اثْنَيْنِ وَ خَمْسِيْنَ رَجُلًا مِّنْ قَوْمِيْ قَالَ فَرَكِبْنَا سَفِيْنَةً فَاَلْقَتْنَا سَفِيْنَتُنَا اِلَى النَّجَاشِيِّ بِالْحَبَشَةِ فَوَافَقْنَا جَعْفَرَ ابْنَ اَبِيْ طَالِبٍ وَّ اَصْحَابَهٗ عِنْدَهٗ فَقَالَ جَعْفَرٌ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَعَثَنَا هٰهُنَا وَ اَمَرَنَا بِالْاِقَامَةِ فَاَقِيْمُوْا مَعَنَا قَالَ فَاَقَمْنَا مَعَهٗ حَتّٰى قَدِمْنَا جَمِيْعًا قَالَ فَوَافَقْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ افْتَتَحَ خَيْبَرَ فَاَسْهَمَ لَنَا اَوْقَالَ اَعْطَانَا مِنْهَا وَ مَا قَسَمَ لِاَحَدٍ غَابَ عَنْ فَتْحِ خَيْبَرَ مِنْهَا شَيْئًا اِلَّا لِمَنْ شَهِدَ مَعَهٗ اِلَّا لِاَصْحَابِ سَفِيْنَتِنَا مَعَ جَعْفَرٍ وَّ اَصْحَابِهٖ قَسَمَ لَهُمْ مَعَهُمْ قَالَ فَكَانَ نَاسٌ مِّنَ النَّاسِ يَقُوْلُوْنَ لَنَا يَعْنِيْ لِاَهْلِ السَّفِيْنَةِ نَحْنُ سَبَقْنَاكُمْ بِالْهِجْرَةِ۔

٦٤١٠: ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے یمن میں سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ سے نکلے تو ہم بھی آپ ﷺ کی طرف نکلے ہجرت کر کے میں تھا اور دو میرے چھوٹے بھائی تھے۔ ایک کا نام ابو بردہ تھا اور دوسرے کا نام ابو رہم اور چند آدمی ترپین یا باون آدمی ہماری قوم کے تھے تو ہم ایک کشتی میں سوار ہوئے۔ وہ کشتی حبش کی طرف چلی گئی جہاں کا بادشاہ نجاشی تھا وہاں ہم کو جعفر بن ابی طالب اور ان کے ساتھی ملے۔ جعفر نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم کو یہاں بھیجا ہے اور فرمایا یہاں ٹھہرو تو تم بھی ہمارے ساتھ ٹھہرو۔ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا ہم انہیں کے ساتھ ٹھہرے رہے یہاں تک کہ ہم سب لوگ مل کر مدینہ کو آئے اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خیبر فتح کیا تھا تو ہمارا حصہ لگایا وہاں کی لوٹ میں سے جو شخص خیبر کی لڑائی سے غائب تھا اس کو حصہ نہ ملا سوا ہماری کشتی والوں کے جو جعفر اور ان کے اصحاب کے ساتھ تھے۔ آپ ﷺ نے ان کا حصہ لگایا۔ بعض لوگ کہنے لگے ہم سے ہم تم سے پہلے ہجرت کر چکے تھے۔

٦٤١١: قَالَ فَدَخَلَتْ اَسْمَآءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ وَّ هِيَ مِمَّنْ قَدِمَ مَعَنَا عَلٰى حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَائِرَةً وَّ قَدْ كَانَتْ هَاجَرَتْ اِلَى النَّجَاشِيِّ فِيْمَنْ هَاجَرَ اِلَيْهِ فَدَخَلَ عُمَرُ عَلٰى حَفْصَةَ وَاَسْمَآءُ عِنْدَهَا فَقَالَ عُمَرُ حِيْنَ رَاٰى اَسْمَآءَ مَنْ هٰذِهٖ قَالَتْ اَسْمَآءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ قَالَ عُمَرُ الْحَبَشِيَّةُ هٰذِهِ الْبَحْرِيَّةُ هٰذِهٖ فَقَالَتْ اَسْمَآءُ نَعَمْ فَقَالَ عُمَرُ سَبَقْنَاكُمْ بِالْهِجْرَةِ فَنَحْنُ اَحَقُّ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْكُمْ فَغَضِبَتْ وَقَالَتْ كَلِمَةً كَذَبْتَ يَا عُمَرُ كَلَّا وَاللّٰهِ كُنْتُمْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ

٦٤١١: پھر اسماء بنت عمیس جو ہمارے ساتھ آئی تھیں ام المؤمنین حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ملاقات کو۔ انہوں نے بھی ہجرت کی تھی۔ نجاشی بادشاہ حبش کی طرف اور ساتھیوں میں حضرت عمرؓ، حفصہؓ کے پاس گئے وہاں اسماءؓ موجود تھیں۔ حضرت عمرؓ نے جب اسماءؓ کو دیکھا تو پوچھا یہ کون ہیں؟ وہ بولیں اسماء بنت عمیسؓ۔ حضرت عمرؓ نے کہا حبش والی دریا والی یہی عورت ہے۔ اسماءؓ نے کہا ہاں۔ حضرت عمرؓ نے کہا ہم نے تم سے پہلے ہجرت کی تو ہم زیادہ حق رکھتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف تم سے۔ یہ سن کر اسماءؓ غصہ ہوئیں اور بولیں اے عمرؓ! تم نے یہ غلط کہا۔ ہرگز نہیں قسم اللہ کی تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے تمہارے بھوکے کو کھانا دیتے اور تمہارے جاہل کو نصیحت کرتے۔ آپ ﷺ)

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُطْعِمُ جَائِعَكُمْ وَ يَعِظُ جَاهِلَكُمْ وَ كُنَّا فِيْ دَارٍ اَوْفِي اَرْضِ الْبُعَدَآءِ الْبُغَضَآءِ فِي الْحَبَشَةِ وَ ذٰلِكَ فِي اللّٰهِ وَ فِيْ رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ ايْمُ اللّٰهِ لَآ اَطْعَمُ طَعَامًا وَ لَآ اَشْرَبُ شَرَابًا حَتّٰى اَذْكُرَ مَا قُلْتَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ نَحْنُ كُنَّا نُوْذٰى وَ نَخَافُ وَ سَاَذْكُرُ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ اَسْاَلُهٗ وَاللّٰهِ لَآ اَكْذِبُ وَ لَآ اَزِيْغُ وَلَآ اَزِيْدُ عَلٰى ذَاكَ قَالَ فَلَمَّا جَآءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اِنَّ عُمَرَ قَالَ كَذَا وَ كَذَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيْسَ بِاَحَقَّ بِيْ مِنْكُمْ وَ لَهٗ وَ لِاَصْحَابِهٖ هِجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ وَّ لَكُمْ اَنْتُمْ اَهْلَ السَّفِيْنَةِ هِجْرَتَانِ قَالَتْ فَلَقَدْ رَاَيْتُ اَبَا مُوْسٰى وَ اَصْحٰبَ السَّفِيْنَةِ يَاْتُوْنَنِيْ اَرْسَالًا يَسْاَلُوْنِيْ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ مَا مِنَ الدُّنْيَا شَيْءٌ هُمْ بِهٖ اَفْرَحُ وَ لَا اَعْظَمُ فِيْ اَنْفُسِهِمْ مِمَّا قَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَبُوْبُرْدَةَ فَقَالَتْ اَسْمَآءُ فَلَقَدْ رَاَيْتُ اَبَا مُوْسٰى وَ اِنَّهٗ لَيَسْتَعِيْدُ هٰذَا الْحَدِيْثَ مِنِّيْ۔

اور ہم ایک دور دراز دشمن ملک میں تھے (یعنی کافروں کے ملک میں کیونکہ سوا نجاشی کے وہاں کوئی مسلمان نہ تھا اور وہ بھی اپنی قوم سے چھپ کر مسلمان ہوا تھا) صرف اللہ کے لیے اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے اور قسم اللہ کی میں نہ کھانا کھاؤں گی نہ پانی پیوں گی جب تک جو تم نے کہا ہے اس کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نہ کروں گی اور ہم کو حبش میں ایذا ہوتی تھی ڈر بھی تھا میں اس کا ذکر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کروں گی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھوں گی قسم اللہ کی میں جھوٹ نہ بولوں گی نہ بے راہ چلوں گی نہ زیادہ کہوں گی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے تو اسماءؓ نے عرض کیا اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے عمرؓ نے ایسا ایسا کہا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا وہ زیادہ حق نہیں رکھتے تم سے بلکہ ان کی اور ان کے ساتھیوں کی ایک ہجرت ہے (مکہ اور مدینہ کو) اور تمہاری سب کشتی والوں کی دو ہجرتیں ہیں (ایک مکہ سے حبش کو دوسری حبش سے مدینہ طیبہ کو) اسماءؓ نے کہا میں نے ابوموسیٰ اور کشتی والوں کو دیکھا وہ گروہ گروہ میرے پاس آتے اور اس حدیث کو سنتے اور دنیا میں کوئی چیز ان کو اتنی خوشی کی نہ تھی نہ اتنی بڑی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس فرمانے سے زیادہ۔ ابو بردہ نے کہا اسماءؓ نے کہا میں نے ابوموسیٰ کو دیکھا وہ مجھ سے دوہراتے تھے اس حدیث کو (خوشی کے لیے۔)

بَابٌ: مِّنْ فَضَائِلِ سَلْمَانَ وَ بِلَالٍ وَّ صُهَيْبٍ

باب: حضرت سلمان فارسی اور بلال اور صہیب کی فضیلت

۶۴۱۲: عَنْ عَائِذِ ابْنِ عَمْرٍو اَنَّ اَبَا سُفْيَانَ اَتٰى عَلٰى سَلْمَانَ وَ صُهَيْبٍ وَّ بِلَالٍ فِيْ نَفَرٍ فَقَالُوْا وَاللّٰهِ مَا اَخَذَتْ سُيُوْفُ اللّٰهِ مِنْ عُنُقِ عَدُوِّ اللّٰهِ مَاْخَذَهَا قَالَ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ اَتَقُوْلُوْنَ هٰذَا لِشَيْخِ قُرَيْشٍ وَّ سَيِّدِهِمْ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهٗ فَقَالَ يَا اَبَا بَكْرٍ لَعَلَّكَ اَغْضَبْتَهُمْ لَئِنْ كُنْتَ اَغْضَبْتَهُمْ لَقَدْ اَغْضَبْتَ رَبَّكَ فَاَتَاهُمْ

۶۴۱۲: عائذ بن عمرو سے روایت ہے ابوسفیانؓ، سلمانؓ اور صہیبؓ اور بلال کے پاس آیا اور بھی چند لوگ بیٹھے تھے انہوں نے کہا اللہ کی تلواریں اللہ کے دشمن کی گردن پر اپنے موقع پر نہ پہنچیں (یعنی یہ اللہ کا دشمن نہ مارا گیا) ابوبکرؓ نے کہا تم قریش کے بوڑھے اور سردار کے حق میں ایسا کہتے ہو (ابوبکرؓ نے مصلحت سے ایسا کہا کہ کہیں ابوسفیانؓ ناراض ہو کر اسلام بھی قبول نہ کرے) اور رسول اللہ ﷺ کے اس آئے آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا اے ابوبکرؓ تم نے شاید ناراض کیا ان لوگوں کو (یعنی سلمان اور صہیب اور بلالؓ کو) اگر تم نے ان کو ناراض کیا تو اپنے

اَبُوْبَكْرٍ فَقَالَ يَآ اِخْوَتَاهُ اَغْضَبْتُكُمْ قَالُوْا لَا يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكَ يَآ اَخِيْ۔

پروردگار کو ناراض کیا یہ سن کر ابوبکر ان لوگوں کے پاس آئے اور کہنے لگے بھائیو! میں نے تم کو ناراض کیا۔ وہ بولے نہیں اللہ تم کو بخشے اے ہمارے بھائی۔

تشریح نووی نے کہا یہ اس وقت کا ذکر ہے جب ابوسفیان کافر تھے اور صلح کر کے مسلمانوں میں آئے تھے اور اس میں فضیلت ہے سلمانؓ اور ان کے ساتھیوں کی اور حکم ہے ضعفاء اور اہل دین کی خاطر داری اور دل رکھنے کا۔

بَابٌ: مِّنْ فَضَائِلِ الْاَنْصَارِ

باب: انصار کی فضیلت

٦٤١٣: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ فِيْنَا نَزَلَتْ اِذْ هَمَّتْ طَّآئِفَتَانِ مِنْكُمْ اَنْ تَفْشَلَا وَ اللّٰهُ وَلِيُّهُمَا بَنُوْ سَلِمَةَ وَ بَنُوْ حَارِثَةَ وَ مَا نُحِبُّ اَنَّهَا لَمْ تَنْزِلْ لِقَوْلِ اللّٰهِ وَ اللّٰهُ وَلِيُّهُمَا۔

٦٤١٣: جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہ آیت جب دو گروہوں نے تم میں سے قصد کیا ہمت ہار دینے کا اور اللہ مالک ہے ان دونوں کا ہم لوگوں کے باب میں اتری بنی سلمہ اور بنی حارثہؓ میں اور ہم نہیں چاہتے کہ یہ آیت نہ اترتی کیونکہ اللہ فرماتا ہے اللہ مالک ہے ان دونوں کا۔

٦٤١٤: عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ وَ لِاَبْنَاءِ الْاَنْصَارِ وَ اَبْنَاءِ اَبْنَاءِ الْاَنْصَارِ۔

٦٤١٤: زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یا اللہ بخش دے انصار کو اور انصار کے بیٹوں کو اور پوتوں کو۔

تشریح تو اس جملہ سے ایسی خوشی ہے کہ پچھلے لفظ کے اترنے سے کوئی رنج نہ رہا بنوسلمہ خزرج میں سے اور بنو حارثہ اوس میں سے تھے اور یہ دونوں قبیلے انصار ہیں جس وقت آپ ﷺ احد کے لیے نکلے تو عبداللہ بن ابی منافق تہائی آدمیوں کو اپنے ساتھ لے کر راہ سے پھر گیا اور ان دونوں قبیلوں نے بھی ساتھ دینا چاہا پھر اللہ تعالیٰ نے ان کو بچالیا۔

٦٤١٥: عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ۔

٦٤١٥: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٦٤١٦: عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَغْفَرَ لِلْاَنْصَارِ قَالَ وَاَحْسِبُهُ قَالَ وَ لِذَرَارِيِّ الْاَنْصَارِ وَلِمَوَالِي الْاَنْصَارِ لَا اَشُكُّ فِيْهِ۔

٦٤١٦: انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا کی انصار کی بخشش کے لیے اور انصار کی اولاد اور غلاموں کے لیے۔

٦٤١٧: عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى صِبْيَانًا وَّ نِسَآءً مُّقْبِلِيْنَ مِنْ عُرْسٍ فَقَامَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُمْثِلًا فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اَنْتُمْ مِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَيَّ اَللّٰهُمَّ اَنْتُمْ مِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَيَّ يَعْنِي الْاَنْصَارَ۔

٦٤١٧: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بچوں اور عورتوں کو شادی سے آتے دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سامنے کھڑے ہوئے اور فرمایا اے لوگو! تم سب لوگوں سے زیادہ میرے کو محبوب ہو اے لوگو تم سب لوگوں سے زیادہ میرے کو محبوب ہو یعنی انصار کو فرمایا۔

٦٤١٨: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُوْلُ جَآءَتْ امْرَاَةٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

٦٤١٨: انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ انصار کی ایک عورت رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی۔ آپ ﷺ نے اس سے تنہائی کی (شاید وہ محرم ہوگی

وَسَلَّمَ قَالَ فَخَلَابِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ اِنَّكُمْ لَاَحَبُّ النَّاسِ اِلَیَّ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ۔

جیسے ام سلیم یا ام حرام تھیں یا تنہائی سے مراد یہ ہے کہ اس نے لوگوں سے علیحدہ کوئی بات آپ ﷺ سے پوچھی) اور فرمایا قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم سب لوگوں سے زیادہ مجھ کو محبوب ہو۔ تین بار یہ فرمایا۔

٦٤١٩:عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ۔

۶۴۱۹: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٦٤٢٠:عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْاَنْصَارَ كَرِشِیْ وَ عَيْبَتِیْ وَ اِنَّ النَّاسَ سَيَكْثُرُوْنَ وَ يَقِلُّوْنَ فَاقْبَلُوْا مِنْ مُّحْسِنِهِمْ وَاعْفُوْا عَنْ مُّسِيْئِهِمْ۔

۶۴۲۰: انس بن مالکؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ انصار میری انتڑیاں اور میری گٹھریاں ہیں (کپڑا رکھنے کی یعنی میرے خاص معتمد اور اعتباری لوگ ہیں) اور لوگ بڑھتے جائیں گے اور انصار گھٹتے جائیں گے تو قبول کرو ان کے نیک کو اور معاف کرو ان کے برے کو۔

٦٤٢١:عَنْ اَبِیْ اُسَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ دُوْرِ الْاَنْصَارِ بَنُوْا النَّجَّارِ ثُمَّ بَنُوْ عَبْدِ الْاَشْهَلِ ثُمَّ بَنُوْ الْحَارِثِ ابْنِ الْخَزْرَجِ ثُمَّ بَنُوْا سَاعِدَةَ وَ فِیْ كُلِّ دُوْرِ الْاَنْصَارِ خَيْرٌ فَقَالَ سَعْدٌ مَّآ اَرٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا قَدْ فَضَّلَ عَلَيْنَا فَقِيْلَ قَدْ فَضَّلَكُمْ عَلٰى كَثِيْرٍ۔

۶۴۲۱: ابو اسید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ انصار کے سب گھروں میں بنی نجار کا گھر بہتر ہے (جنہوں نے حضرت ﷺ کو اپنے گھروں میں اتارا اور سب سے پہلے آپ ﷺ کی رفاقت کی) پھر بنی عبدالاشہل کا پھر بنی حارث بن خزرج کا پھر بنی ساعدہ کا اور انصار کے ہر ایک گھر میں بہتری ہے۔ سعد بن عبادہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم پر فضیلت دی اوروں کو (کیونکہ سعد بنی ساعدہ میں سے تھے) لوگوں نے کہا تم کو فضیلت دی بہتوں پر۔

٦٤٢٢:عَنْ اَبِیْ اُسَيْدٍ الْاَنْصَارِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ۔

۶۴۲۲: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٦٤٢٣:عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ بِمِثْلِهٖ غَيْرَ اَنَّهٗ لَا يَذْكُرُ فِی الْحَدِيْثِ قَوْلَ سَعْدٍ۔

۶۴۲۳: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٦٤٢٤:عَنْ اَبِیْ اُسَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ دُوْرِ الْاِنْصَارِدَارُبَنِیْ النَّجَّارِ وَدَارُ بَنِیْ عَبْدِالْاَشْهَلِ وَدَارُ بَنِی الْحَارِثِ ابْنِ الْخَزْرَجِ وَدَارُبَنِیْ سَاعِدَةَ وَاللّٰهِ لَوْ كُنْتُ مُؤْثِرًا بِهَآ اَحَدًا لَاٰثَرْتُ بِهَا عَشِيْرَتِیْ۔

۶۴۲۴: ابو اسید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا انصار کے سب گھروں میں بنی نجار کا گھر بہتر ہے اور بنی عبداشہل کا اور بنی حارث بن خزرج کا اور بنی ساعدہ کا۔ قسم اللہ کی اگر میں انصار پر کسی کو اختیار کروں تو اپنے کنبے والوں کو اختیار کروں (اور کوئی ان سے بہتر نہیں ہے۔)

٦٤٢٥:عَنْ اَبِیْ اُسَيْدٍ الْاَنْصَارِیِّ يَشْهَدُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ خَيْرُ دُوْرِ الْاَنْصَارِ بَنُوْالنَّجَّارِ ثُمَّ بَنُو عَبْدِالْاَشْهَلِ ثُمَّ بَنُو الْحَارِثِ ابْنِ الْخَزْرَجِ ثُمَّ بَنُوْ

۶۴۲۵: ابو اسید انصاری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بہتر گھر انصار میں بنی نجار کا ہے پھر بنی عبداشہل کا پھر بنی حارث بن خزرج کا پھر بنی ساعدہ کا اور انصار کے ہر ایک گھر میں بہتری ہے۔ ابوسلمہؓ

سَاعِدَةَ وَ فِيْ كُلِّ دُوْرِ الْاَنْصَارِ خَيْرٌ قَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ قَالَ اَبُوْ اُسَيْدٍ اَتُّهَمُ اَنَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَوْ كُنْتُ كَاذِبًا لَبَدَاْتُ بِقَوْمِيْ بَنِيْ سَاعِدَةَ وَ بَلَغَ ذٰلِكَ سَعْدَ ابْنَ عُبَادَةَ فَوَجَدَ فِيْ نَفْسِهٖ وَقَالَ خُلِّفْنَا فَكُنَّا اٰخِرَ الْاَرْبَعِ اَسْرِجُوْا لِيْ حِمَارِيْ اٰتِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَكَلَّمَهُ ابْنُ اَخِيْهِ سَهْلٌ فَقَالَ اَتَذْهَبُ لِتَرُدَّ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَعْلَمُ اَوَلَيْسَ حَسْبُكَ اَنْ تَكُوْنَ رَابِعَ اَرْبَعٍ فَرَجَعَ وَ قَالَ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ وَ اَمَرَ بِحِمَارِهٖ فَحُلَّ عَنْهُ۔

نے کہا ابو اسیدؓ نے کہا کیا میں تہمت کرتا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر۔ اگر میں جھوٹا ہوتا تو پہلے اپنی قوم بنی ساعدہ کا نام لیتا۔ یہ خبر سعد بن عبادہ کو پہنچی ان کو رنج ہوا اور کہنے لگے ہم چاروں کے اخیر میں ہوئے۔ میرے گدھے پر زین کسو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جاؤں گا۔ سہل کے بھتیجے نے ان سے کہا تم جاتے ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک بات رد کرنے کو حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خوب جانتے ہیں کیا تم کو یہ کافی نہیں کہ چار میں سے چوتھے تم ہو یہ سن کر سعدؓ لوٹے اور فرمایا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے اور حکم دیا گدھے کے زین کھول ڈالنے کا۔

٦٤٢٦:عَنْ اَبِيْ اُسَيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ خَيْرُ الْاَنْصَارِ اَوْ خَيْرُ دُوْرِ الْاَنْصَارِ بِمِثْلِ حَدِيْثِهِمْ فِيْ ذِكْرِ الدُّوْرِ وَ لَمْ يَذْكُرْ قِصَّةَ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ۔

٦٤٢٦: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٦٤٢٧:عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ هُوَ فِيْ مَجْلِسٍ عَظِيْمٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ اُحَدِّثُكُمْ بِخَيْرِ دُوْرِ الْاَنْصَارِ قَالُوْا نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنُوْ عَبْدِالْاَشْهَلِ قَالُوْا ثُمَّ مَنْ يَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ ثُمَّ بَنُوا النَّجَّارِ قَالُوْا ثُمَّ مَنْ يَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ ثُمَّ بَنُوا الْحَارِثِ ابْنِ الْخَزْرَجِ قَالُوْا ثُمَّ مَنْ يَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ ثُمَّ بَنُوْا سَاعِدَةَ قَالُوْا ثُمَّ مَنْ يَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ ثُمَّ فِيْ كُلِّ دُوْرِ الْاَنْصَارِ خَيْرٌ فَقَامَ سَعْدُ ابْنُ عُبَادَةَ مُغْضَبًا فَقَالَ اَنَحْنُ اٰخِرُ الْاَرْبَعِ حِيْنَ سَمّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ دَارَهُمْ فَاَرَادَ كَلَامَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لَهٗ رِجَالٌ مِّنْ قَوْمِهٖ اجْلِسْ اَلَا تَرْضٰى اَنْ سَمّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ دَارَكُمْ فِي الْاَرْبَعِ الدُّوْرِ الَّتِيْ سَمّٰى فَمَنْ تَرَكَ فَلَمْ يُسَمِّ اَكْثَرُ

٦٤٢٧: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسلمانوں کی ایک بڑی محفل میں بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں تم کو انصار کا بہترین گھر بتاؤں لوگوں نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بنو عبدالاشہل لوگوں نے کہا پھر کونسا گھر۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بنی نجار لوگوں نے کہا پھر کون؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بنی حارث بن خزرج۔ لوگوں نے کہا پھر کون؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بنی ساعدہ لوگوں نے کہا پھر کون یا رسول اللہ؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا انصار کے ہر ایک گھر میں بہتری ہے۔ یہ سن کر سعد بن عبادہ غصہ سے کھڑے ہوئے اور کہا کیا ہم چاروں کے اخیر میں ہیں۔ جب انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانا سنا تو چاہا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بات پر اعتراض کرنا۔ ان کی قوم کے لوگوں نے کہا بیٹھ تو اس بات سے راضی نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تیرا گھرانہ ان چاروں میں رکھا جن کو بیان کیا اور جن گھروں کو بیان نہ کیا وہ بہت سے ہیں تو سعد

مِمَّنْ سَمّٰی فَانْتَهٰی سَعْدُ ابْنُ عُبَادَةَ عَنْ كَلَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ۔

بن عبادہ رضی اللہ عنہ چپ ہو رہے۔

۶۴۲۸:عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ جَرِيْرِبْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْبَجَلِيِّ فِيْ سَفَرٍ فَكَانَ يَخْدُمُنِيْ فَقُلْتُ لَهٗ لَا تَفْعَلْ فَقَالَ اِنِّيْ قَدْ رَاَيْتُ الْاَنْصَارَ تَصْنَعُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ شَيْئًا اٰلَيْتُ اَنْ لَّا اَصْحَبَ اَحَدًا مِّنْهُمْ اِلَّا خَدَمْتُهٗ زَادَابْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ فِيْ حَدِيْثِهِمَا وَ كَانَ جَرِيْرٌ اَكْبَرَ مِنْ اَنَسٍ وَ قَالَ ابْنُ بَشَّارٍ اَسَنَّ مِنْ اَنَسٍ۔

۶۴۲۸:انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں جریر بن عبداللہ بجلی کے ساتھ نکلا سفر میں۔ وہ میری خدمت کرتے تھے۔ میں نے کہا تم میری خدمت مت کرو کیونکہ تم بڑے ہو (انہوں نے کہا میں نے انصار کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ وہ کام کرتے دیکھا کہ میں نے قسم کھائی کہ جب کسی انصار کے ساتھ ہوں گا تو اس کی خدمت کروں گا اور جریر انس سے بڑے تھے۔

بَابٌ:مِّنْ فَضَائِلِ غِفَارَ وَ اَسْلَمَ وَجُهَيْنَةَ وَ اَشْجَعَ وَ مُزَيْنَةَ وَ تَمِيْمٍ وَّ دَوْسٍ وَّ طَيِّءٍ

باب: غفار، اسلم، جہینہ، اشجع، مزینہ، تمیم و دوس اور طی کی فضیلت

۶۴۲۹:عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غِفَارُ غَفَرَاللّٰهُ لَهَا وَ اَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ۔

۶۴۲۹:ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا غفار کو اللہ تعالیٰ نے بخش دیا اور اسلم کو بچا لیا۔

۶۴۳۰:عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ائْتِ قَوْمَكَ فَقُلْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ وَ غِفَارُ غَفَرَاللّٰهُ لَهَا۔

۶۴۳۰: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلم کو اللہ سلامت رکھے اور غفار کو اللہ بخشے۔

۶۴۳۱:عَنْ شُعْبَةَ فِي هٰذَا الْاِسْنَادِ۔

۶۴۳۱: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۶۴۳۲:عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ وَ غِفَارُ غَفَرَاللّٰهُ لَهَا۔

۶۴۳۲: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۶۴۳۳:عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ وَ غِفَارُ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا اَمَّا اِنِّيْ لَمْ اَقُلْهَا وَ لٰكِنْ قَالَهَا اللّٰهُ۔

۶۴۳۳: ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اسلم کو اللہ نے سلامت رکھا اور غفار کو اللہ نے بخشا۔ یہ نہیں میں کہتا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

۶۴۳۴:عَنْ خِفَافِ ابْنِ اَيْمَاءَ الْغِفَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ صَلٰوةٍ اَللّٰهُمَّ الْعَنْ بَنِيْ لِحْيَانَ

۶۴۳۴: خفاف بن ایماء غفاری ؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک نماز میں دعا کی یا اللہ لعنت کر بنی لحیان کو اور رعل کو ذکوان کو اور

وَ رِعْلًا وَّ ذَكْوَانَ وَ عُصَيَّةَ عَصَوُا اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ غِفَارُ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا وَاَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ۔

عصیہ کو جنہوں نے نافرمانی کی اللہ تعالیٰ کی اور اس کے رسول کی اور بخش دیا اللہ تعالیٰ نے غفار کو اور اسلم کو بچا دیا۔

٦٤٣٥: عَنِ ابْنِ عُمَرَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غِفَارُ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا وَ اَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ وَ عُصَيَّةُ عَصَتِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ۔

۶۴۳۵: عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا غفار کو اللہ بخشے اور اسلم کو سلامت رکھے اور عصیہ نے نافرمانی کی اللہ اور اس کے رسول کی۔

٦٤٣٦: عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهٖ وَ فِيْ حَدِيْثِ صَالِحٍ وَّ اُسَامَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذٰلِكَ عَلَى الْمِنْبَرِ۔

۶۴۳۶: ترجمہ وہی ہے اس میں یہ ہے کہ منبر پر آپ ﷺ نے یہ فرمایا۔

٦٤٣٧: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مِثْلَ حَدِيْثِ هٰؤُلَاءِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ۔

۶۴۳۷: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا ہے۔

٦٤٣٨: عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَنْصَارُ وَ مُزَيْنَةُ وَ جُهَيْنَةُ وَ غِفَارُ وَ اَشْجَعُ وَ مَنْ كَانَ مِنْ بَنِيْ عَبْدِاللّٰهِ مَوَالِيَّ دُوْنَ النَّاسِ وَاللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ مَوْلَاهُمْ۔

۶۴۳۸: ابوایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا انصار اور مزینہ اور جہینہ اور غفار اور اشجع اور جو عبداللہ کی اولاد ہے میرے دوست ہیں سوائے اور لوگوں کے اور اللہ اور اللہ کا رسول ان کا دوست اور حمایتی ہے۔

تشریح: یہ چھ نام عرب کی قوموں کے ہیں یہ سچے مؤمن اور محب رسول تھے۔ عبداللہ کی اولاد سے عبدالعزیٰ مراد ہیں جو شاخ ہیں بنو عطفان کی آپ ﷺ نے ان کا نام بنی عبداللہ رکھا عرب ان کو محولہ کہنے لگے کیونکہ ان کہ باپ کا نام بدل گیا۔ (نوویؒ)

٦٤٣٩: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرَيْشٌ وَالْاَنْصَارُ وَمُزَيْنَةُ وَجُهَيْنَةُ وَاَسْلَمُ وَغِفَارُ وَاَشْجَعُ مَوَالِيَّ لَيْسَ لَهُمْ مَوْلًى دُوْنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ۔

۶۴۳۹: ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قریش اور انصار اور مزینہ اور جہینہ اور اسلم اور غفار اور اشجع دوست ہیں اور ان کا حمایتی کوئی نہیں سوا اللہ اور اس کے رسول کے۔

٦٤٤٠: عَنْ سَعْدِ ابْنِ اِبْرَاهِيْمَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّ فِي الْحَدِيْثِ قَالَ سَعْدٌ فِيْ بَعْضِ هٰذَا فِيْمَا اَعْلَمُ۔

۶۴۴۰: ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

٦٤٤١: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اَسْلَمُ اَنَّهٗ قَالَ اَسْلَمُ وَغِفَارُ وَمُزَيْنَةُ وَمَنْ كَانَ مِنْ جُهَيْنَةَ اَوْ جُهَيْنَةُ خَيْرٌ مِنْ م بَنِيْ

۶۴۴۱: ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اسلم اور غفار اور مزینہ اور جہینہ بہتر ہیں بنی تمیم سے اور بنی عامر سے اور اسد اور غطفان سے

تَمِيْمٍ وَبَنِى عَامِرٍ وَالْحَلِيْفَيْنِ اَسَدٍ وَغَطَفَانَ۔

٦٤٤٢: عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِىْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَغِفَارُ وَاَسْلَمُ وَمُزَيْنَةُ وَمَنْ كَانَ مِنْ جُهَيْنَةَ اَوْ قَالَ جُهَيْنَةُ وَمَنْ كَانَ مِنْ مُزَيْنَةَ خَيْرٌ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَنْ اَسَدٍ وَّطَيْءٍ وَّغَطَفَانَ۔

۶۴۴۲: ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے غفار اور اسلم اور مزینہ اور جہینہ بہتر ہیں اللہ کے نزدیک قیامت کے دن اسد اور طئی اور غطفان سے۔

٦٤٤٣: عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَسْلَمُ وَغِفَارُ وَشَيْءٌ مِّنْ مُزَيْنَةَ وَجُهَيْنَةَ اَوْ شَيْءٌ مِّنْ جُهَيْنَةَ وَمُزَيْنَةَ خَيْرٌ عِنْدَ اللّٰهِ قَالَ اَحْسِبُهٗ قَالَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنْ اَسَدٍ وَغَطَفَانَ وَهَوَازِنَ وَتَمِيْمٍ۔

۶۴۴۳: ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔

٦٤٤٤: عَنْ اَبِىْ بَكْرَةَ اَنَّ الْاَقْرَعَ ابْنَ حَابِسٍ جَآءَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّمَا بَايَعَكَ سُرَّاقُ الْحَجِيْجِ مِنْ اَسْلَمَ وَغِفَارَ وَمُزَيْنَةَ وَاَحْسِبُ جُهَيْنَةَ مُحَمَّدُ الَّذِىْ شَكَّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَاَيْتَ اِنْ كَانَ اَسْلَمُ وَغِفَارُ وَمُزَيْنَةُ وَاَحْسِبُ جُهَيْنَةَ خَيْرًا مِّنْ بَنِىْ تَمِيْمٍ وَّبَنِىْ عَامِرٍ وَّاَسَدٍ وَّغَطَفَانَ اَخَابُوْا وَخَسِرُوْا فَقَالَ نَعَمْ قَالَ وَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ اِنَّهُمْ لَاَخْيَرٌ مِّنْهُمْ وَلَيْسَ فِىْ حَدِيْثِ ابْنِ اَبِىْ شَيْبَةَ مُحَمَّدُ الَّذِىْ شَكَّ۔

۶۴۴۴: ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اقرع بن حابس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور کہنے لگے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیعت کی حاجیوں کے لٹیروں نے اسلم اور غفار اور مزینہ اور جہینہ کے لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر اسلم اور غفار مزینہ اور جہینہ بنی تمیم اور بنی عامر اور اسد غطفان سے بہتر ہوں تو یہ لوگ (یعنی بنی تمیم وغیرہ) ٹوٹے میں رہے اور نامراد ہوئے۔ وہ بولا ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے وہ (یعنی اسلم اور غفار وغیرہ) بہتر ہیں ان سے (یعنی بنی تمیم وغیرہ سے)

٦٤٤٥: عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ اَبِىْ يَعْقُوْبَ الضَّبِّيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ وَقَالَ وَجُهَيْنَةُ وَلَمْ يَقُلْ اَحْسِبُ۔

۶۴۴۵: ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

٦٤٤٦: عَنْ اَبِىْ بَكْرَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَسْلَمُ وَغِفَارُ وَمُزَيْنَةُ وَجُهَيْنَةُ خَيْرٌ مِّنْ بَنِىْ تَمِيْمٍ وَّمِنْ بَنِىْ عَامِرٍ

۶۴۴۶: ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اسلم اور غفار اور مزینہ اور جہینہ بہتر ہیں بنی تمیم اور بنی عامر سے اور بنی اسد اور غطفان سے جو حلیف ہیں ایک دوسرے کے۔

وَالْحَلِيْفَيْنِ بَنِىْ اَسَدٍ وَّغَطَفَانَ ۔

٦٤٤٧:عَنْ اَبِىْ بِشْرٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ ۔

۶۴۴۷: ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔

٦٤٤٨:عَنْ اَبِىْ بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَاَيْتُمْ اِنْ كَانَ جُهَيْنَةُ وَاَسْلَمُ وَغِفَارُ خَيْرًا مِّنْ بَنِىْ تَمِيْمٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ غَطَفَانَ وَعَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ وَمَدَّبِهَا صَوْتَهُ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَدْ خَابُوْا وَخَسِرُوْا فَقَالَ فَاِنَّهُمْ خَيْرٌ وَّفِىْ رِوَايَةِ اَبِىْ كُرَيْبٍ اَرَاَيْتُمْ اِنْ كَانَ جُهَيْنَةُ وَمُزَيْنَةُ وَاَسْلَمُ وَغِفَارُ ۔

۶۴۴۸: ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا تم سمجھتے ہو اگر جہینہ اور اسلم اور غفار بہتر ہوں بنی تمیم سے اور بنی عبداللہ بن غطفان سے اور عامر بن صعصعہ سے اور بلند آواز سے فرمایا۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ اس صورت میں بنی تمیم وغیرہ ٹوٹے میں رہے اور نقصان پایا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا وہ بہتر ہیں ان سے۔

٦٤٤٩:عَنْ عَدِىِّ ابْنِ حَاتِمٍ قَالَ اَتَيْتُ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ فَقَالَ لِىْ اِنَّ اَوَّلَ صَدَقَةٍ بَيَّضَتْ وَجْهَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوُجُوْهَ اَصْحَابِهٖ صَدَقَةُ طَيِّءٍ جِئْتُ بِهَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

۶۴۴۹: عدی بن حاتم سے روایت ہے میں حضرت عمرؓ کے پاس آیا۔ انہوں نے کہا سب سے پہلے صدقہ جس نے چمکا دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب کے منہ کو یعنی خوش کر دیا ان کو طئی کا صدقہ تھا طی ایک قبیلہ ہے میں اس کو لے کر آیا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس۔

٦٤٥٠:عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَدِمَ الطُّفَيْلُ وَاَصْحَابُهٗ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ دَوْسًا قَدْ كَفَرَتْ وَاَبَتْ فَادْعُ اللّٰهَ عَلَيْهَا فَقِيْلَ هَلَكَتْ دَوْسٌ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اهْدِ دَوْسًا وَّاْتِ بِهِمْ ۔

۶۴۵۰: ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ طفیل اور ان کے ساتھی آئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ دوس نے کفر اختیار کیا اور انکار کیا مسلمان ہونے سے تو بددعا کیجئے دوس کے لیے۔ کہا گیا تباہ ہوئے دوس کے لوگ۔ آپ ﷺ نے فرمایا یا اللہ ہدایت کر دوس کو اور ان کو میرے پاس لے کر آ۔

٦٤٥١:عَنْ اَبِىْ زُرْعَةَ قَالَ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَآ اَزَالُ اُحِبُّ بَنِىْ تَمِيْمٍ مِّنْ ثَلَاثٍ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ هُمْ اَشَدُّ اُمَّتِىْ عَلَى الدَّجَّالِ قَالَ وَجَآءَتْ صَدَقَاتُهُمْ فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهٖ صَدَقَاتُ قَوْمِنَا قَالَ وَكَانَتْ سَبِيَّةٌ مِّنْهُمْ عِنْدَ عَائِشَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْتِقِيْهَا فَاِنَّهَا مِنْ وَّلَدِ اِسْمٰعِيْلَ ۔

۶۴۵۱: ابوزرعہ سے روایت ہے کہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں ہمیشہ محبت رکھتا ہوں بنی تمیم سے تین باتوں کی وجہ سے جو میں نے سنیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے میں نے سنا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے وہ سب سے زیادہ سخت ہیں میری امت میں دجال پر اور ان کے صدقے آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ ہماری قوم کے صدقے ہیں اور ایک عورت ان میں کی قیدی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس کو آزاد کر دے یہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ہے۔

٦٤٥٢: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ لَآ اَزَالُ اُحِبُّ بَنِیْ تَمِيْمٍ بَعْدَ ثَلَاثٍ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُهَا فِيْهِمْ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ۔

۶۴۵۲: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

٦٤٥٣: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ ثَلَاثُ خِصَالٍ سَمِعْتُهُنَّ مِّنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ بَنِیْ تَمِيْمٍ لَا اَزَالُ اُحِبُّهُمْ بَعْدَهٗ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِهٰذَا الْمَعْنٰى غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ هُمْ اَشَدُّ النَّاسِ قِتَالًا فِی الْمَلَاحِمِ وَلَمْ يَذْكُرِ الدَّجَّالَ۔

۶۴۵۳: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا ہے۔اس میں یہ ہے کہ بنی تمیم کے لوگ معرکوں میں سب لوگوں سے زیادہ لڑنے والے ہیں اور دجال کا ذکر نہیں ہے۔

بَابُ: خِيَارِ النَّاسِ

باب: بہتر لوگ کون ہیں

٦٤٥٤: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَجِدُوْنَ النَّاسَ مَعَادِنَ فَخِيَارُهُمْ فِی الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِی الْاِسْلَامِ اِذَا فَقِهُوْا وَتَجِدُوْنَ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ فِی هٰذَا الْاَمْرِ اَكْرَهَهُمْ لَهٗ قَبْلَ اَنْ يَّقَعَ فِيْهِ وَتَجِدُوْنَ مِنْ شِرَارِ النَّاسِ ذَاالْوَجْهَيْنِ الَّذِیْ يَاْتِیْ هٰٓؤُلَآءِ بِوَجْهٍ وَهٰٓؤُلَآءِ بِوَجْهٍ۔

۶۴۵۴: ابوہریرہؓ سے روایت ہے (بعض کان سونے کی ہے بعض لوہے کی ویسے ہی آدمی بھی مختلف ہیں کسی کا خاندان عمدہ ہے اصل اچھی ہے کوئی برا ہے) تو بہتر آدمیوں میں اسلام کی حالت میں بھی وہی ہیں جو جاہلیت کی حالت میں بہتر تھے جب دین میں سمجھدار ہو جائیں اور تم بہتر اس کو پاؤ گے اسلام میں جو بہت نفرت رکھتا ہوگا اسلام سے مسلمان ہونے سے پہلے (یعنی جو کفر میں مضبوط تھا وہ اسلام لانے کے بعد اسلام میں بھی ایسا ہی مضبوط ہوا جیسے حضرت عمر اور خالد بن ولید وغیرہ یا مراد ہے کہ جو خلافت سے نفرت رکھے اسی کی خلافت عمدہ ہوگی) اور تم سب سے برا اس کو پاؤ گے جو دورویہ ہو ان کے پاس ایک منہ لے کر آئے اور ان کے پاس دوسرا منہ لے کر جائے۔

تشریح: یعنی رکابی مذہب اور خوشامد باز ایسا شخص کسی کام کا نہیں کوئی اس پر بھروسا نہیں کر سکتا۔

٦٤٥٥: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَجِدُوْنَ النَّاسَ مَعَادِنَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ الزُّهْرِیِّ غَيْرَ اَنَّ فِیْ حَدِيْثِ اَبِیْ زُرْعَةَ وَالْاَعْرَجِ تَجِدُوْنَ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ فِی هٰذَا الشَّانِ اَشَدَّهُمْ لَهٗ كَرَاهِيَةً حَتّٰى يَقَعَ فِيْهِ۔

۶۴۵۵: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

بَابٌ: مِنْ فَضَائِلِ نِسَاءِ قُرَيْشٍ

باب: قریش کی عورتوں کی فضیلت

٦٤٥٦: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

۶۴۵۶: ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ

خَيْرُ نِسَآءٍ رَّكِبْنَ الْإِبِلَ قَالَ اَحَدُهُمَا صَالِحُ نِسَآءِ قُرَيْشٍ وَّقَالَ الْاٰخَرُ نِسَآءُ قُرَيْشٍ اَحْنَاهُ عَلٰى يَتِيْمٍ فِىْ صِغْرِهٖ وَ اَرْعَاهُ عَلٰى زَوْجٍ فِى ذَاتِ يَدِهٖ۔

وآلہ وسلم نے فرمایا بہتر ان عورتوں میں جو اونٹ پر سوار ہوئیں نیک بخت عورتیں ہیں قریش کی سب سے زیادہ مہربان بچہ پر جب وہ چھوٹا ہو اور بڑی نگہبان اپنے خاوند کے مال کی۔

تشریح ۞ یہ حضرت ﷺ نے اس وقت فرمایا جب ام ہانی سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نکاح کا ارادہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ میرے بچے چھوٹے چھوٹے ہیں۔ میں نہیں چاہتی کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بستر پر وہ روئیں اور چلائیں اور میں بڈھی بھی ہوگئی ہوں اونٹ پر چڑھنے والی عورتوں سے عرب کی عورتیں مراد ہیں۔ معلوم ہوا کہ عورت میں بھی بڑی دو صفتیں عمدہ ہیں ایک اولاد پر مہربان ہونا دوسرے خاوند کے مال کی محافظت کرنا۔

٦٤٥٧:عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَابْنُ طَاوٗسٍ عَنْ اَبِيْهِ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ اَرْعَاهُ عَلٰى وَلَدٍ فِىْ صِغْرِهٖ وَلَمْ يَقُلْ يَتِيْمٍ۔

۶۴۵۷: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا ہے۔

٦٤٥٨:عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ نِسَآءُ قُرَيْشٍ خَيْرُ نِسَآءٍ رَّكِبْنَ الْإِبِلَ اَحْنَاهُ عَلٰى طِفْلٍ وَّ اَرْعَاهُ عَلٰى زَوْجٍ فِى ذَاتِ يَدِهٖ قَالَ يَقُوْلُ اَبُوْ هُرَيْرَةَ عَلٰى اِثْرِ ذٰلِكَ وَلَمْ تَرْكَبْ مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ بَعِيْرًا قَطُّ۔

۶۴۵۸: ترجمہ وہی ہے جو گذرا ہے۔ اتنا زیادہ ہے کہ حضرت مریم بنت عمران کبھی اونٹ پر نہیں چڑھیں۔

٦٤٥٩:عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِىَّ ﷺ خَطَبَ اُمَّ هَانِىءٍ بِنْتَ اَبِىْ طَالِبٍ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّىْ قَدْ كَبِرْتُ وَلِىْ عِيَالٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَيْرُ نِسَآءٍ رَكِبْنَ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ يُوْنُسَ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ اَحْنَاهُ عَلٰى وَلَدٍ فِىْ صِغْرِهٖ۔

۶۴۵۹: ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ام ہانی ابوطالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیٹی سے (حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بہن سے) نکاح کا پیام دیا۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہ میں بوڑھی ہوگئی ہوں اور میرے بچے بھی ہیں تب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ حدیث فرمائی کہ بہتر عورتیں اخیر تک۔

٦٤٦٠:عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ نِسَآءٍ رَّكِبْنَ الْإِبِلَ صَالِحُ نِسَآءِ قُرَيْشٍ اَحْنَاهُ عَلٰى وَلَدٍ فِىْ صِغْرِهٖ وَاَرْعَاهُ عَلٰى زَوْجٍ فِى ذَاتِ يَدِهٖ۔

۶۴۶۰: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

٦٤٦١:عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ مَعْمَرٍ هٰذَا سَوَآءً۔

۶۴۶۱: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

بَابٌ: مُوَاخَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ اَصْحَابِهٖ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ

باب: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اصحاب میں ایک دوسرے کو بھائی بنادینے کا بیان

٦٤٦٢: عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آخَى بَيْنَ اَبِيْ عُبَيْدَةَ ابْنِ الْجَرَّاحِ وَبَيْنَ اَبِيْ طَلْحَةَ۔

۶۴۶۲: انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھائی چارہ کر دیا ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اور ابوطلحہ رضی اللہ عنہ میں۔

٦٤٦٣: عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ قَالَ قِيْلَ لِاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ مَا لَفَكَ بَلَغَكَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا حِلْفَ فِي الْاِسْلَامِ فَقَالَ اَنَسٌ قَدْ حَالَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ قُرَيْشٍ وَّالْاَنْصَارِ فِيْ دَارِهٖ۔

۶۴۶۳: عاصم احول سے روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا تم نے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اسلام میں حلف نہیں ہے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود حلف کرائی قریش اور انصار میں اپنے گھر میں۔

تشریح ۞ پہلے حلف اس طرح ہوتی کہ ایک دوسرے کا بھائی بن جاتا قسم کھا کر پھر وہ اس کا وارث ہوتا۔ یہ طریقہ قرآن سے منسوخ ہو گیا قرآن میں اترا کہ وارث ناتے والے ہی ہوں گے پر وہ حلف جو ایک دوسرے کی مدد اور محبت اور دین کی تقویت کے لیے ہو اب تک باقی ہے منسوخ نہیں ہوئی (نوویؒ)

٦٤٦٤: عَنْ اَنَسٍ قَالَ حَالَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ قُرَيْشٍ وَّالْاَنْصَارِ فِيْ دَارِيَ الَّتِيْ بِالْمَدِيْنَةِ۔

۶۴۶۴: انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حلف کرائی قریش اور انصار میں میرے گھر میں جو مدینہ میں تھا۔

٦٤٦٥: عَنْ جُبَيْرِ ابْنِ مُطْعِمٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حِلْفَ فِي الْاِسْلَامِ وَاَيُّمَا حِلْفٍ كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ لَمْ يَزِدْهُ الْاِسْلَامُ اِلَّا شِدَّةً۔

۶۴۶۵: جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کفر کے زمانے کی قسم کا اسلام میں کچھ اعتبار نہیں اور جو قسم جاہلیت کے زمانے میں نیک بات کے لیے کی ہو وہ اسلام سے اور مضبوط ہو گئی۔

بَابُ: بَيَانِ اَنَّ بَقَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَانٌ لِاَصْحَابِهٖ وَبَقَاءُ اَصْحَابِهٖ اَمَانٌ لِلْاُمَّةِ

باب: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات سے صحابہ کو امن تھا اور صحابہ کی ذات سے امت کو امن تھا

٦٤٦٦: عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ صَلَّيْنَا الْمَغْرِبَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قُلْنَا لَوْ جَلَسْنَا حَتّٰى نُصَلِّيَ مَعَهُ الْعِشَاءَ قَالَ فَجَلَسْنَا

۶۴۶۶: ابوموسیٰؓ سے روایت ہے ہم نے مغرب کی نماز رسول اللہ ﷺ کے ساتھ پڑھی، پھر ہم نے کہا اگر ہم آپ ﷺ کے ساتھ بیٹھے رہیں یہاں تک کہ عشاء آپ ﷺ کے ساتھ پڑھیں تو بہتر ہوگا پھر ہم بیٹھے رہے اور آپ

فَخَرَجَ عَلَيْنَا فَقَالَ مَازِلْتُمْ هٰهُنَا قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّيْنَا مَعَكَ الْمَغْرِبَ ثُمَّ قُلْنَا نَجْلِسُ حَتّٰى نُصَلِّيَ مَعَكَ الْعِشَآءَ قَالَ اَحْسَنْتُمْ اَوْ اَصَبْتُمْ قَالَ فَرَفَعَ رَاْسَهٗ اِلَى السَّمَآءِ وَكَانَ كَثِيْرًا مِّمَّا يَرْفَعُ رَاْسَهٗ اِلَى السَّمَآءِ فَقَالَ النُّجُوْمُ اَمَنَةٌ لِّلسَّمَآءِ فَاِذَا ذَهَبَتِ النُّجُوْمُ اَتَى السَّمَآءَ مَاتُوْعَدُ وَاَنَا اَمَنَةٌ لِاَصْحَابِيْ فَاِذَاذَهَبْتُ اَتَى اَصْحَابِيْ مَايُوْعَدُوْنَ وَاَصْحَابِيْ اَمَنَةَ لِاُمَّتِيْ فَاِذَا ذَهَبَ اَصْحَابِيْ اَتَى اُمَّتِيْ مَا يُوْعَدُوْنَ۔

ﷺ باہر تشریف لائے آپ ﷺ نے فرمایا تم یہیں بیٹھے رہے ہم نے عرض کیا جی ہاں یا رسول اللہ ﷺ ہم نے آپ ﷺ کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھی پھر ہم نے کہا اگر ہم بیٹھے رہیں یہاں تک کہ عشاء کی نماز بھی آپ ﷺ کے ساتھ پڑھیں تو بہتر ہوگا آپ ﷺ نے فرمایا تم نے اچھا کیا اور ٹھیک کیا پھر آپ ﷺ نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا اور اکثر آپ ﷺ اپنا سر آسمان کی طرف اٹھاتے پھر فرمایا تارے بچاؤ ہیں آسمان کے جب تارے مٹ جائیں گے تو آسمان پر بھی جس بات کا وعدہ ہے وہ آجائے گی (یعنی قیامت آجائے گی اور آسمان بھی پھٹ کر خراب ہو جائے) گا اور میں بچاؤ ہوں اپنے اصحاب کا جب میں چلا جاؤں گا تو میرے اصحاب پر بھی وہ وقت آجائے گا جس کا وعدہ ہے (یعنی فتنہ اور فساد اور لڑائیاں) اور میرے اصحاب بچاؤ ہیں میری امت کے جب اصحاب چلے جائیں گے تو میری امت پر وہ وقت آجائے گا جس کا وعدہ ہے۔

تشریح: نووی نے کہا اصحاب کے جانے سے بدعتیں پیدا گئیں دین میں نئی باتیں نکلیں گی، فتنے ہوں گے شیطان کا سینگ نمودار ہوگا نصاری کا غلبہ ہوگا مدینہ اور مکہ کی بے حرمتی ہوگی یہ سب باتیں واقع ہوئیں اور یہ حدیث معجزہ ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا۔

بَابٌ:فَضْلِ الصَّحَابَةِ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ

باب: صحابہ رضی اللہ عنہم تابعین اور تبع تابعین رحمۃ اللہ علیہم کی فضیلت

٦٤٦٧: عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَاْتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَغْزُوْ فِئَامٌ مِّنَ النَّاسِ فَيُقَالُ لَهُمْ فِيْكُمْ مَنْ رَّاٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ ثُمَّ يَغْزُوْ فِئَامٌ مِّنَ النَّاسِ فَيُقَالُ لَهُمْ هَلْ فِيْكُمْ مَنْ رَّاٰى مَنْ صَحِبَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ ثُمَّ يَغْزُوْ فِئَامٌ مِّنَ النَّاسِ فَيُقَالُ لَهُمْ هَلْ فِيْكُمْ مَنْ رَّاٰى مَنْ صَحِبَ مَنْ صَحِبَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ۔

٦٤٦٧: ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ایک زمانہ آئے گا کہ جہاد کریں گے آدمیوں کے جھنڈ تو ان سے پوچھیں گے کہ کوئی تم میں وہ شخص ہے جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا ہو تو لوگ کہیں گے کہ ہاں تو فتح ہو جائے گی ان کی پھر جہاد کریں گے لوگوں کے گروہ تو ان سے پوچھیں گے کہ کوئی ہے تم میں سے جس نے دیکھا ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابی کو یعنی تابعین میں سے کوئی ہے لوگ کہیں گے ہاں پھر ان کی فتح ہو جائے گی پھر جہاد کریں گے آدمیوں کے لشکر تو ان سے پوچھا جائے گا کہ کوئی ہے تم میں ایسا جس نے صحابی کے صاحب کو دیکھا ہو یعنی تبع تابعین میں سے لوگ کہیں گے ہاں تو ان کی فتح ہو جائے گی۔

تشریح: اس حدیث سے بڑی فضیلت اصحاب اور تابعین اور تبع تابعین کی ثابت ہوئی کہ ان کی برکت سے فتح نصیب ہوگی۔ (تحفۃ الاخیار)

٦٤٦٨: عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاتِیْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يُبْعَثُ مِنْهُمُ الْبَعْثُ فَيَقُوْلُوْنَ انْظُرُوْا هَلْ تَجِدُوْنَ فِيْكُمْ اَحَدًا مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُوْجَدُ الرَّجُلُ فَيُفْتَحُ لَهُمْ ثُمَّ يُبْعَثُ الْبَعْثُ الثَّانِیْ فَيَقُوْلُوْنَ هَلْ فِيْهِمْ مَنْ رَّاٰی اَصْحٰبَ النَّبِیِّ صلی اللّٰه علیه وسلم فَيُفْتَحُ لَهُمْ ثُمَّ يُبْعَثُ الْبَعْثُ الثَّالِثُ فَيُقَالُ انْظُرُوْا هَلْ تَرَوْنَ فِيْهِمْ مَنْ رَّاٰی مَنْ رَّاٰی اَصْحَابَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَكُوْنُ الْبَعْثُ الرَّابِعُ فَيُقَالُ انْظُرُوْا هَلْ تَرَوْنَ فِيْهِمْ اَحَدًا رَّاٰی مَنْ رَّاٰی اَحَدًا رَّاٰی اَصْحَابَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُوْجَدُ الرَّجُلُ فَيُفْتَحُ لَهُمْ بِهٖ۔

۶۴۶۸: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

٦٤٦٩: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ اُمَّتِی الْقَرْنُ الَّذِيْنَ يَلُوْنِیْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ يَجِیْءُ قَوْمٌ تَسْبِقُ شَهَادَةُ اَحَدِهِمْ يَمِيْنَهٗ وَيَمِيْنُهٗ شَهَادَتَهٗ لَمْ يَذْكُرْ هَنَّادٌ الْقَرْنَ فِیْ حَدِيْثِهٖ وَ قَالَ قُتَيْبَةُ ثُمَّ يَجِیْءُ اَقْوَامٌ۔

۶۴۶۹: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بہتر میری امت میں میرے زمانہ کے متصل لوگ ہیں (یعنی صحابہ) پھر جو ان سے نزدیک ہیں (یعنی تابعین) پھر جو ان سے نزدیک ہیں (یعنی تبع تابعین) پھر ان تینوں کے بعد وہ لوگ آئیں گے جن کی گواہی قسم سے پہلے ہوگی اور قسم گواہی سے پہلے۔

تشریح: نووی نے کہا صحیح قول جس پر جمہور علماء ہیں یہ ہے کہ جس مسلمان نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا اگرچہ ایک ساعت بھی وہ صحابی ہے اور حدیث میں تفضیل سے مجموع قرآن کی تفضیل دوسرے مجموع قرن پر مراد ہے نہ فرداً فرداً ہر ایک کی دوسرے پر۔ اس صورت میں صحابی کی فضیلت انبیاء پر نہ نکلے گی نہ عورتوں کی فضیلت حضرت مریم علیہا السلام اور آسیہ پر قاضی نے کہا قرن سے کیا مراد ہے اس میں اختلاف ہے مغیرہ نے کہا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قرن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب ہیں ان کے بعد کا قرن ان کے بیٹے ان کے بعد کا قرن ان کے بیٹے اور شہر نے کہا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قرن جب تک ہے جب تک کوئی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دیکھنے والا باقی رہا پھر دوسرا قرن جب تک ہے کہ صحابی کا کوئی دیکھنے والا باقی رہا۔ پھر تیسرا قرن جب تک ہے کہ تابعی کا کوئی دیکھنے والا باقی رہا اور قرن بعضوں کے نزدیک ساٹھ برس کا ہوتا ہے اور بعضوں کے نزدیک سو برس کا غرض پہلا قرن یعنی صحابہ کا ایک سو برس تک رہا سب سے اخیر صحابی ابوالطفیل ہیں جن کا ۱۲۰ ہجری میں انتقال ہوا اور تابعی کا زمانہ ایک سو ستر میں آخر ہوا اور تبع تابعین کا زمانہ دو سو بیس ہجری تک رہا۔ اس کے بعد فرمایا وہ لوگ ہوں گے جو گواہی

کے ساتھ قسم بھی کھائیں گے بعض مالکیہ نے اس حدیث سے دلیل پکڑی ہے کہ جو شہادت کے ساتھ حلف کرے اس کی شہادت مردود ہے اور مطلب حدیث کا یہ ہے کہ وہ جمع کرے گا حلف اور شہادت کو تو کبھی حلف پہلے کرے گا کبھی شہادت (نووی مع زیادہ)

٦٤٧٠: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَیُّ النَّاسِ خَيْرٌ قَالَ قَرْنِیْ ثُمَّ الَّذِیْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِیْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ يَجِیْءُ قَوْمٌ تَبْدُرُ شَهَادَةُ اَحَدِهِمْ يَمِيْنَهُ وَ تَبْدُرُ يَمِيْنُهُ شَهَادَتَهُ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ كَانُوْا يَنْهَوْنَنَا وَ نَحْنُ غِلْمَانٌ عَنِ الْعَهْدِ وَ الشَّهَادَاتِ۔

۶۴۷۰: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا کون سے لوگ بہتر ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میرے قرن کے پھر جو ان سے نزدیک ہیں پھر جو ان سے نزدیک ہیں پھر وہ لوگ آئیں گے جن کی قسم گواہی سے پہلے جلدی کرے گی اور گواہی قسم سے پہلے جلدی کرے گی ابراہیم نے کہا ہم بچے تھے اس وقت لوگ ہم کو منع کرتے تھے گواہی اور قسم ساتھ کرنے کے۔

٦٤٧١: عَنْ مَنْصُوْرٍ بِاِسْنَادِ اَبِی الْاَحْوَصِ وَ جَرِيْرٍ بِمَعْنٰى حَدِيْثِهِمَا وَ لَيْسَ فِیْ حَدِيْثِهِمَا سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۶۴۷۱: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٦٤٧٢: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِیْ ثُمَّ الَّذِیْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِیْنَ يَلُوْنَهُمْ فَلَا اَدْرِیْ فِی الثَّالِثَةِ اَوْفِی الرَّابِعَةِ قَالَ ثُمَّ يَتَخَلَّفُ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ تَسْبِقُ شَهَادَةُ اَحَدِهِمْ يَمِيْنَه وَيَمِيْنُهُ شَهَادَتَهُ۔

۶۴۷۲: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بہتر لوگ میرے قرن کے ہیں پھر جو ان سے نزدیک ہیں پھر جو ان سے نزدیک ہیں میں نہیں جانتا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تیسری بار میں فرمایا یا چوتھی بار میں۔ پھر وہ لوگ نالائق پیدا ہوں گے جن کی گواہی قسم پہلے ہو اور قسم گواہی سے پہلے۔

٦٤٧٣: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ اُمَّتِی الْقَرْنُ الَّذِیْ بُعِثْتُ فِيْهِمْ ثُمَّ الَّذِیْنَ يَلُوْنَهُمْ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اَذَكَرَ الثَّالِثَ اَمْ لَا قَالَ ثُمَّ يَخْلُفُ قَوْمٌ يُحِبُّوْنَ السَّمَانَةَ يَشْهَدُوْنَ قَبْلَ اَنْ يُّسْتَشْهَدُوْا۔

۶۴۷۳: ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بہتر میری امت میں وہ قرن ہے جس میں میں بھیجا گیا پھر وہ قرن ہے جو اس کے بعد ہے معلوم نہیں تیسرے کا بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ذکر کیا یا نہیں۔ پھر فرمایا وہ لوگ پیدا ہوں گے جو فربہی اور مٹاپے پر مریں گے گواہی دیں گے گواہی چاہے جانے سے پہلے۔

تشریح نووی نے کہا مطلب یہ ہے کہ وہ لوگ اکثر موٹے ہوں گے اور برائی اس کی ہے جو موٹا ہونا پسند کرے نہ کہ اس کی جو خلقۃً موٹا ہو اور غرض یہ ہے کہ ضرورت سے زیادہ کھائے پیئے تاکہ موٹا ہو۔ یا مطلب یہ ہے کہ وہ لوگ فریب کریں گے اور دعوی کریں گے ان اوصاف کا جو ان میں نہ ہوں گی یا مال بہت اکٹھا کریں گے اور یہ حدیث بظاہر مخالف ہے اس حدیث کے جس میں فرمایا کہ بہتر گواہ وہ ہے جو پوچھنے سے پہلے گواہی دے دے اور وجہ تطبیق یہ ہے کہ برائی کی حدیث اس شہادت کے باب میں ہے جو صاحب حق کو معلوم ہو مگر صاحب حق کی درخواست سے پہلے دی جائے اور تعریف کی حدیث اس شہادت کے باب میں ہے جس کا علم صاحب حق کو نہ ہو اور اس کا حق ڈوبا جاتا ہو پھر اس سے بیان کی جائے اس کا حق بچانے کے لیے اسی طرح وہ شہادت جو حقوق اللہ کے لیے ہو مگر جس صورت میں کہ گواہی حد کی ہو اور چھپانا بہتر معلوم ہو (انتہی مختصراً)

٦٤٧٤: عَنْ اَبِیْ بِشْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّ فِیْ حَدِيْثِ شُعْبَةَ قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ فَلَا اَدْرِیْ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثَةً۔

۶۴۷۴: ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

٦٤٧٥: عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍ يُّحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّ خَيْرَكُمْ قَرْنِیْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُم قَالَ عِمْرَانَ ابْنُ حُصَيْنٍ فَلَا اَدْرِیْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَعْد قَرْنِهٖ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثَةً ثُمَّ يَكُوْنُ بَعْدِهِمِ قَوْمٌ يَشْهَدُوْنَ وَ لَا يُسْتَشْهَدُوْنَ يَخُوْنُوْنَ وَ لَا يُتَّمَنُّوْنَ وَ يُنْذِرُوْنَ وَ لَا يُوْفُوْنَ وَ يَظْهَرُ فِيهِمُ السِّمَنُ۔

۶۴۷۵: ترجمہ وہی ہے جو گزرا ہے۔اس میں یہ ہے کہ پھر وہ لوگ پیدا ہوں گے جو بن گواہ کئے گواہی دیں گے، چور ہوں گے، امانت داری نہ کریں گے، نذر کرے گے لیکن پوری نہ کریں گے ان میں مٹاپا پھیلے گا۔

٦٤٧٦: عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَ فِیْ حَدِيْثِهِمْ قَالَ لَا اَدْرِیْ اَذَكَرَ بَعْدَ قَرْنِهٖ قَرْنَيْنِ اَوْ ثَلَاثَةً وَ فِیْ حَدِيْثِ شَبَابَةَ قَالَ سَمِعْتُ زَهْدَمَ بْنَ مُضَرِّبٍ وَ جَآءَ نِیْ فِیْ حَاجَةٍ عَلٰى فَرَسٍ فَحَدَّثَنِیْ اَنَّهٗ سَمِعَ عِمْرَانَ ابْنَ حُصَيْنٍ وَ فِیْ حَدِيْثِ يَحْيٰ وَ شَبَابَةَ يَنْذُرُوْنَ وَ لَا يَفُوْنَ وَ فِیْ حَدِيْثِ بَهْزٍ يُوْفُوْنَ كَمَا قَالَ ابْنُ جَعْفَرٍ۔

۶۴۷۶: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٦٤٧٧: عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ خَيْرُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ الْقَرْنُ الَّذِيْنَ بُعِثْتُ فِيهِمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ زَادَ فِی حَدِيْثِ اَبِیْ عَوَانَةَ قَالَ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اَذَكَرَ الثَّالِثَ اَمْ لَا بِمِثْلِ حَدِيْثِ زَهْدَمٍ عَنْ عِمْرَانَ وَ زَادَ فِی حَدِيْثِ هِشَامٍ عَنْ قَتَادَةَ وَ يَحْلِفُوْنَ وَ لَا يُسْتَحْلَفُوْنَ۔

۶۴۷۷: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا اس میں اتنا زیادہ ہے کہ قسم کھائیں گے بن قسم دلائے۔

٦٤٧٨: عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ سَاَلَ رَجُلٌ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَیُّ النَّاسِ خَيْرٌ قَالَ الْقَرْنُ الَّذِیْ اَنَا فِيْهِ ثُمَّ الثَّانِیْ ثُمَّ الثَّالِثُ۔

۶۴۷۸: ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کون لوگ بہتر ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا تین وہ قرن جس میں میں ہوں پھر دوسرا پھر تیسرا۔

تشریح ان ہی تینوں قرنوں کو قرون ثلاثہ کہتے ہیں۔ پس جو فعل یا قول دین میں ان زمانوں میں نہ تھا وہ بدعت ہے کیونکہ ان کے بعد پھر گواہی اور فساد کا زمانہ ہے بعد کے لوگوں کا ایسا اعتبار نہیں کہ ان کا قول یا فعل بغیر دلیل شرعی کے قابل اعتبار ہو اور فضیلت سے مراد وہی فضیلت مجموعی ہے اوپر مجموع کے پس یہ ضرور نہیں کہ ہر ایک تابعی تبع تابعی سے افضل ہو یا ہر ایک تبع تابعی بعد کے سب لوگوں سے افضل ہو۔ تبع تابعین کے بعد بھی امت محمدی میں ایسے ایسے بڑے بڑے عالم اور ولی گزرے ہیں جن کو تبع تابعین پر فضیلت ہے اور حدیث سے یہ بھی غرض نہیں ہے کہ ان قرنوں کے بعد سب لوگ برے ہوں گے اس لیے کہ ہر ایک قرن میں امت محمدی اچھے لوگوں سے خالی نہ ہوگی۔ دوسری حدیث میں ہے کہ ہمیشہ ایک گروہ میری امت کا حق پر قائم رہے گا اور وہ گروہ اہل حدیث اور قرآن کا ہے۔ اللہ تعالیٰ رحمت کرے ان پر اور ہم کو دنیا و آخرت میں اسی گروہ میں شامل رکھے (آمین)

بَابُ: بَيَانِ لَا يَبْقَى عَلَى رَأْسِ مِائَةِ سَنَةٍ أَحَدٌ مِمَّنْ هُوَ مَوْجُودٌ الْآنَ

باب: صدی کے اخیر تک کسی کے نہ رہنے کا بیان

٦٤٧٩: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ صَلٰوةَ الْعِشَآءِ فِيْ اٰخِرِ حَيَاتِهٖ فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ فَقَالَ اَرَاَيْتَكُمْ لَيْلَتَكُمْ هٰذِهٖ فَاِنَّ عَلٰى رَأْسِ مِائَةِ سَنَةٍ مِنْهَا لَا يَبْقٰى مِمَّنْ هُوَ عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ اَحَدٌ قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَوَهَلَ النَّاسُ فِيْ مَقَالَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ تِلْكَ فِيْمَا يَتَحَدَّثُوْنَ مِنْ هٰذِهِ الْاَحَادِيْثِ عَنْ مِائَةِ سَنَةٍ وَ اِنَّمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَبْقٰى مِمَّنْ هُوَ الْيَوْمَ عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ اَحَدٌ يُرِيْدُ بِذٰلِكَ اَنْ يَنْخَرِمَ ذٰلِكَ الْقَرْنُ۔

۶۴۷۹: عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک رات عشاء کی نماز پڑھی ہمارے ساتھ اپنی آخر عمر میں۔ جب سلام پھیرا تو کھڑے ہوئے اور فرمایا تم نے اپنی اس رات کو دیکھا اب سے سو برس کے آخر پر زمین والوں میں سے کوئی نہ رہے گا۔ عبداللہ بن عمرؓ نے کہا کہ لوگوں نے اس حدیث میں غلطی کی جو بیان کرتے ہیں سو برس کا بلکہ آپ ﷺ نے یہ فرمایا کہ آج جو لوگ موجود ہیں ان میں سے کوئی نہ رہے گا یعنی یہ قرن تمام ہو جائے گا۔

تشریح اور یہ مطلب نہیں کہ سو برس کے بعد کوئی نہ رہے گا اور قیامت آجائے گی یہ حدیث صحیح نکلی اور ایسا ہی ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ میں سے اس تاریخ سے سو برس کے بعد کوئی نہ رہا سب سے آخری صحابی جو ابوالطفیل تھے وہ بھی بقول صحیح ۱۱۰ ہجری میں گزر گئے۔ نووی نے کہا مراد زمین والوں سے آدمی ہیں نہ فرشتے وہ تو رہیں گے اور اس حدیث سے بعضوں نے استدلال کیا ہے خضر کی موت پر لیکن جمہور یہ کہتے ہیں کہ وہ زندہ ہیں اور وہ دریا والوں میں ہیں نہ زمین والوں میں یا خضر علیہ السلام اس میں سے مستثنیٰ ہیں۔ اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ ہندوستان میں کئی سو برس کے بعد جو بابا رتن نے صحابی ہونے کا دعویٰ کیا وہ محض غلط اور جھوٹ تھا البتہ جنوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دیکھنے والے باقی ہوں گے۔ برادر معظم مولوی حاجی بدیع الزمان صاحب مرحوم نے ایک حدیث شاہ سکندر سے روایت کی ہے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنی اور شاہ ولی اللہ صاحب سے بھی ویسا ہی منقول ہے واللہ اعلم۔

٦٤٨٠: عَنِ الزُّهْرِيِّ بِاِسْنَادِ مَعْمَرٍ كَمِثْلِ حَدِيْثِهٖ۔

۶۴۸۰: ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

٦٤٨١:عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَبْلَ اَنْ يَّمُوْتَ بِشَهْرٍ تَسْاَلُوْنِىْ عَنِ السَّاعَةِ وَ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَاللّٰهِ وَ اُقْسِمُ بِاللّٰهِ مَا عَلَى الْاَرْضِ مِنْ نَّفْسٍ مَّنْفُوْسَةٍ تَاْتِىْ عَلَيْهَا مِائَةُ سَنَةٍ۔

۶۴۸۱: جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم وفات سے ایک مہینہ آگے فرماتے تھے تم مجھ سے قیامت کو پوچھتے ہو قیامت کا علم تو اللہ کو ہے اور میں قسم کھاتا ہوں اللہ تعالیٰ کی کوئی جان نہیں (یعنی آدمیوں میں سے) جس پر سو برس تمام ہوں (آج کی تاریخ سے اور وہ زندہ رہے)۔

٦٤٨٢:عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَ لَمْ يَذْكُرْ قَبْلَ مَوْتِهٖ بِشَهْرٍ۔

۶۴۸۲: ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

٦٤٨٣:اَوْ عَنْ جابر بن عبدالله عن النبى ﷺ اَنَّهٗ قَالَ ذٰلِكَ قَبْلَ مَوْتِهٖ بِشَهْرٍ اَوْ نَحْوِ ذٰلِكَ مَامِنْ نَفْسٍ مَنْفُوْسَةٍ اَلْيَوْمَ تَاْتِىْ عَلَيْهَا مِائَةُ سَنَةٍ وَّ هِىَ حَيَّةٌ يَّوْمَئِذٍ وَّ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ صَاحِبِ السِّقَايَةِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ النَّبِىِّ ﷺ بِمِثْلِ ذٰلِكَ فَسَّرَهَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ نَقْصُ الْعُمُرِ۔

۶۴۸۳: جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی وفات سے ایک مہینہ آگے یا کچھ ایسا ہی فرمایا جو جان آج کے دن ہے اس پر سو برس نہ گزریں گے کہ وہ مر جائیں گے عبدالرحمٰن نے اس کی تفسیر یہ کی کہ عمر گھٹ گئی (ورنہ اگلے لوگ سو برس سے زیادہ بھی جیتے تھے)۔

٦٤٨٤:عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِىِّ بِالْاِسْنَادَيْنِ جَمِيْعًا مِثْلَهٗ۔

۶۴۸۴: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٦٤٨٥:عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ قَالَ لَمَّا رَجَعَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ تُبُوْكَ سَاَلُوْهُ عَنِ السَّاعَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَاْتِىْ مِائَةُ سَنَةٍ وَّ عَلَى الْاَرْضِ نَفْسٌ مَّنْفُوْسَةٌ اَلْيَوْمَ۔

۶۴۸۵: ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تبوک سے لوٹے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا قیامت کو۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سو برس گزرنے پر اس وقت کا کوئی شخص زندہ نہ رہے گا۔

تشریح پھر اس وقت جتنے لوگ ہیں ان کی قیامت سو برس کے اندر آ جائے گی کیونکہ موت بھی میت کے حق میں قیامت ہے گویا قیامت کبریٰ نہیں اور قیامت کبریٰ کب آئے گی اس کا علم سوا اللہ کے کسی کو نہیں ہے۔

٦٤٨٦:عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ نَفْسٍ مَّنْفُوْسَةٍ تَبْلُغُ مِائَةَ سَنَةٍ فَقَالَ سَالِمٌ تَذَاكَرْنَا ذٰلِكَ عِنْدَهٗ اِنَّمَا هِىَ كُلُّ نَفْسٍ مَّخْلُوْقَةٍ يَوْمَئِذٍ۔

۶۴۸۶: جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص سو برس تک نہ جئے گا۔ سالم نے کہا ہم نے اس کا ذکر کیا جابر کے سامنے مراد وہ شخص ہے جو اس دن پیدا ہو چکا ہو تھا (جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ حدیث بیان کی)۔

بَابٌ: تَحْرِيْمِ سَبِّ الصَّحَابَةِ

باب: صحابہ رضی اللہ عنہم کو برا کہنا حرام ہے

تشریح: نووی نے کہا صحابہ کو برا کہنا سخت حرام ہے گو وہ صحابہ ہوں جو لڑائی میں ایک دوسرے کے مقابلہ میں شریک تھے اس لیے کہ وہ مجتہد تھے اس لڑائی کے بارہ میں اور مجتہد کی خطا معاف ہے اور صحابہ کو برا کہنا گناہ کبیرہ ہے۔ ہمارا اور جمہور علماء کا یہ قول ہے کہ جو ایسا کرے اس کو سزا دی جائے پر قتل نہ کیا جائے اور بعض مالکیہ کے نزدیک قتل کیا جائے (انتہی مختصراً)۔

٦٤٨٧: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوْا اَصْحَابِیْ لَا تَسُبُّوْا اَصْحَابِیْ فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ لَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ اَنْفَقَ مِثْلَ اُحُدٍ ذَهَبًا مَّا اَدْرَكَ مُدَّ اَحَدِهِمْ وَ لَا نَصِيْفَهٗ۔

۶۴۸۷: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مت برا کہو میرے اصحاب کو، مت برا کہو میرے اصحاب کو قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر کوئی تم میں احد پہاڑ کے برابر سونا خرچ کرے اللہ تعالیٰ کی راہ میں) تو ان کے مد (سیر بھر) یا آدھے مد کے برابر نہیں ہوسکتا۔

٦٤٨٨: عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ قَالَ كَانَ بَيْنَ خَالِدِ ابْنِ الْوَلِيْدِ وَ بَيْنَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ابْنِ عَوْفٍ شَیْءٌ فَسَبَّهٗ خَالِدٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَسُبُّوْا اَحَدًا مِّنْ اَصْحَابِیْ فَاِنَّ اَحَدَكُمْ لَوْ اَنْفَقَ مِثْلَ اُحُدٍ ذَهَبًا مَّا اَدْرَكَ مُدَّ اَحَدِهِمْ وَ لَا نَصِيْفَهٗ۔

۶۴۸۸: ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ خالد بن ولید اور عبدالرحمٰن بن عوف میں کچھ جھگڑا ہوا تو خالد نے ان کو برا کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مت برا کہو میرے اصحاب میں سے کسی کو اس لیے کہ اگر کوئی تم میں سے احد پہاڑ کے برابر سونا صرف کرے تو ان کے مد یا آدھے مد کے برابر نہیں ہوسکتا۔

تشریح: کیونکہ انہوں نے ایسے وقت پر صرف کیا جب نہایت ضرورت تھی اور دین کی جڑ ان کی تائید سے قائم ہوئی ان کا احسان قیامت تک ہر مسلمان پر ہے۔ حدیث سے معلوم ہوا کہ کوئی ولی یا بزرگ یا پیر ادنیٰ صحابی کے مرتبے تک نہیں پہنچ سکتا۔

٦٤٨٩: عَنِ الْاَعْمَشِ بِاِسْنَادِ جَرِيْرٍ وَّ اَبِیْ مُعَاوِيَةَ بِمِثْلِ حَدِيْثِهِمَا وَ لَيْسَ فِیْ حَدِيْثِ شُعْبَةَ وَ وَكِيْعٍ ذِكْرُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ۔

۶۴۸۹: ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

بَابٌ: مِّنْ فَضَائِلِ اُوَيْسِ نِ الْقَرْنِيِّ

باب: اویس قرنی رضی اللہ عنہ کی فضیلت

تشریح: ان کا نام اویس بن عامر ہے یا اویس بن ماکو یا اویس بن عمرو۔ کنیت ان کی ابوعمرو تھی صفین کی جنگ میں مارے گئے اور قرنی منسوب ہے قرن کی طرف۔ بنی قرن ایک شاخ ہے مراد کی اور یہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ مبارک میں موجود تھے اور اسلام لا چکے تھے پر آپ ﷺ کی صحبت سے مشرف نہیں ہوئے اس لیے تابعین میں ان کا شمار ہے اور ان کا درجہ تمام تابعین سے افضل ہے۔

٦٤٩٠: عَنْ اُسَيْرِ ابْنِ جَابِرٍ اَنَّ اَهْلَ الْكُوْفَةِ وَ فَدُوْا اِلٰى عُمَرَ وَ فِيْهِمْ رَجُلٌ مِّمَّنْ كَانَ يَسْخَرُ بِاُوَيْسٍ فَقَالَ عُمَرُ هَلْ هٰهُنَا اَحَدٌ مِنَ الْقَرَنِيِّيْنَ

۶۴۹۰: اسیر بن جابر سے روایت ہے کہ کوفہ کے لوگ حضرت عمرؓ کے پاس آئے ان میں ایک شخص تھا جو اویسؓ سے ٹھٹھا کیا کرتا (کیونکہ وہ نہیں جانتا تھا کہ یہ اولیاء اللہ میں سے ہیں اور اویس اپنا حال چھپاتے تھے۔ نووی نے کہا عارفوں

فَجَآءَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ فَقَالَ عُمَرُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَالَ اِنَّ رَجُلًا يَّاتِيْكُمْ مِنَ الْيَمَنِ يُقَالُ لَهٗ اُوَيْسٌ لَا يَدَعُ بِالْيَمَنِ غَيْرَ اُمٍّ لَّهٗ قَدْ كَانَ بِهٖ بَيَاضٌ فَدَعَا اللّٰهَ فَاَذْهَبَهٗ عَنْهُ اِلَّا مَوْضِعَ الدِّيْنَارِ اَوِ الدِّرْهَمِ فَمَنْ لَّقِيَهٗ مِنْكُمْ فَلْيَسْتَغْفِرْ لَكُمْ۔

کا یہی طریقہ ہے) حضرت عمرؓ نے کہا یہاں قرن کا بھی کوئی آدمی ہے وہ شخص آیا تب حضرت عمرؓ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمہارے پاس ایک شخص آئے گا یمن سے اس کا نام اویس ہے اور وہ یمن میں کسی کو نہ چھوڑے گا (اپنے عزیزوں میں سے) سوا اپنی ماں کے اس کو (برص) کی سفیدی ہوگئی تھی تو اس نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی۔ اللہ نے دور کر دی وہ سفیدی اس کے بدن سے مگر ایک دینار یا درہم برابر باقی ہے جو کوئی تم میں سے اس کو ملے تو اپنے لیے دعا کرائے اس سے۔

٦٤٩١: عَنْ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ قَالَ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ خَيْرَ التَّابِعِيْنَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهٗ اُوَيْسٌ وَّ لَهٗ وَالِدَةٌ وَ كَانَ بِهٖ بَيَاضٌ فَمُرُوْهُ فَلْيَسْتَغْفِرْ لَكُمْ۔

۶۴۹۱: حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے بہتر تابعین میں سے ایک شخص ہے جس کو اویس کہتے ہیں اس کی ایک ماں ہے اور اس کو ایک سفیدی تھی تم اس سے کہنا کہ تمہارے لیے دعا کرے۔

٦٤٩٢: عَنْ اُسَيْرِ بْنِ جَابِرٍ قَالَ كَانَ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ اِذَا اَتٰى عَلَيْهِ اَمْدَادُ اَهْلِ الْيَمَنِ سَاَلَهُمْ اَفِيْكُمْ اُوَيْسُ ابْنُ عَامِرٍ حَتّٰى اَتٰى عَلٰى اُوَيْسٍ فَقَالَ اَنْتَ اُوَيْسُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ مِنْ مُرَادٍ ثُمَّ مِنْ قَرَنٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَكَانَ بِكَ بَرَصٌ فَبَرَئْتَ مِنْهُ اِلَّا مَوْضِعِ دِرْهَمٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ لَكَ وَالِدَةٌ قَالَ نَعَمْ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَاْتِيْ عَلَيْكُمْ اُوَيْسُ ابْنُ عَامِرٍ مَّعَ اَمْدَادِ اَهْلِ الْيَمَنِ مِّنْ مُرَادٍ ثُمَّ مِنْ قَرَنٍ كَانَ بِهٖ بَرَصٌ فَبَرَاَ مِنْهُ اِلَّا مَوْضِعَ دِرْهَمٍ لَهٗ وَالِدَةٌ هُوَ بِهَابَرٌّ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ يَّسْتَغْفِرَلَكَ فَافْعَلْ فَاسْتَغْفِرْلِيْ فَاسْتَغْفَرَلَهٗ فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ اَيْنَ تُرِيْدُ قَالَ الْكُوْفَةَ قَالَ اَلَا اَكْتُبُ لَكَ اِلٰى عَامِلِهَا قَالَ اَكُوْنُ فِيْ غَبْرَآءِ النَّاسِ اَحَبُّ اِلَيَّ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ حَجَّ رَجُلٌ مِّنْ اَشْرَافِهِمْ فَوَافَقَ عُمَرَ فَسَاَلَهٗ عَنْ اُوَيْسٍ قَالَ تَرَكْتُهٗ رَثَّ الْبَيْتِ قَلِيْلَ الْمَتَاعِ قَالَ سَمِعْتُ

۶۴۹۲: اسیر بن جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس جب یمن سے مدد کے لوگ آتے (یعنی وہ لوگ جو ہر ملک سے اسلام کے لشکر کی مدد کے لیے آتے ہیں جہاد کرنے کے لیے) تو وہ ان سے پوچھتے تم میں اویس بن عامر بھی کوئی شخص ہے یہاں تک کہ حضرت عمرؓ خود اویس کے پاس آئے اور پوچھا کہ تمہارا نام اویس بن عامر ہے؟ انہوں نے کہا ہاں۔ حضرت عمرؓ نے کہا تم مراد قبیلہ سے ہو انہوں نے کہا ہاں۔ پوچھا قرن میں سے ہو انہوں نے کہا ہاں۔ پوچھا تم کو برص تھا وہ اچھا ہو گیا مگر درم برابر باقی ہے؟ انہوں نے کہا ہاں۔ پوچھا تمہاری ماں ہے۔ انہوں نے کہا ہاں تب حضرت عمرؓ نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے تمہارے پاس اویس بن عامر آئے گا یمن والوں کی کمکی فوج کے ساتھ وہ مراد قبیلہ کا ہے جو شاخ ہے قرن کی۔ اس کو برص تھا وہ اچھا ہو گیا مگر درم برابر باقی ہے۔ اس کی ایک ماں ہے اس کا یہ حال ہے کہ اگر اللہ کے بھروسے پر قسم کھا بیٹھے تو اللہ اس کو سچا کرے۔ پھر اگر تجھ سے ہو سکے اس سے تو دعا کرا اپنے لیے تو دعا کرا میرے لیے۔ اویس نے حضرت عمرؓ کے لیے دعا کی بخشش کی۔ حضرت عمرؓ نے ان سے پوچھا تم کہاں جانا چاہتے ہو انہوں نے کہا کوفہ میں۔ حضرت عمرؓ نے کہا میں ایک خط تم کو لکھ دوں کوفہ کے حاکم کے نام انہوں نے کہا مجھے خاکساروں میں رہنا اچھا معلوم ہوتا ہے جب دوسرا

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَاْتِيْ عَلَيْكُمْ اُوَيْسُ ابْنُ عَامِرٍ مَعَ اَمْدَادٍ مِّنْ اَهْلِ الْيَمَنِ مِنْ مُّرَادٍ ثُمَّ مِنْ قَرْنٍ كَانَ بِهٖ بَرَصٌ فَبَرَاَ مِنْهُ اِلَّا مَوْضِعَ دِرْهَمٍ لَهٗ وَالِدَةٌ بِهَا بَرٌّ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ يَّسْتَغْفِرَ لَكَ فَافْعَلْ فَاَتٰى اُوَيْسًا فَقَالَ اسْتَغْفِرْلِيْ قَالَ اَنْتَ اَحْدَثُ عَهْدًا بِسَفَرٍ صَالِحٍ فَاسْتَغْفِرْلِيْ قَالَ اسْتَغْفِرْلِيْ فَاسْتَغْفِرْلِيْ قَالَ لَقِيْتَ عُمَرَ قَالَ نَعَمْ فَاسْتَغْفَرَلَهٗ فَفَطِنَ لَهُ النَّاسُ فَانْطَلَقَ عَلٰى وَجْهِهٖ قَالَ اُسَيْرٌ وَ كَسْوَتُهٗ بُرْدَةٌ فَكَانَ كُلَّمَا رَاٰهُ اِنْسَانٌ قَالَ مِنْ اَيْنَ لِاُوَيْسٍ هٰذِهِ الْبُرْدَةُ۔

سال آیا تو ایک شخص نے کوفہ کے رئیسوں میں حج کیا۔ وہ حضرت عمرؓ سے ملا۔ حضرت عمرؓ نے اس سے اویس کا حال پوچھا۔ وہ بولا میں نے اویس کو اس حال میں چھوڑا کہ ان کے گھر میں اسباب کم تھا اور وہ تنگ تھے (خرچ سے) حضرت عمرؓ نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپؐ فرماتے تھے اویس بن عامر تمہارے پاس آئے گا یمن والوں کے امدادی لشکر کے ساتھ وہ مراد میں سے ہے۔ پھر قرن میں سے اس کو برص تھا وہ اچھا ہو گیا صرف درم برابر باقی ہے اس کی ایک ماں تھی جس کے ساتھ وہ نیکی کرتا ہے اگر اللہ پر قسم کھائے تو اللہ اس کو سچا کرے پھر اگر تجھ سے ہو سکے کہ وہ دعا کرے تیرے لیے تو دعا کرا اس سے۔ وہ شخص یہ سن کر اویس کے پاس آیا اور کہنے لگا میرے لیے دعا کرو۔ اویس نے کہا تو ابھی نیک سفر کر کے آ رہا ہے (یعنی حج سے) میرے لیے دعا کر۔ پھر وہ شخص بولا میرے لئے دعا کرو اویس نے یہی جواب دیا پھر پوچھا تو حضرت عمرؓ سے ملا وہ شخص بولا ہاں ملا۔ اویس نے اس کے لئے دعا کی۔ اس وقت لوگ اویسؓ کا درجہ سمجھے وہاں سے سیدھے چلے۔ اسیر نے کہا ان کا لباس ایک چادر تھا جب کوئی آدمی ان کو دیکھتا تو کہا اویسؓ کے پاس یہ چادر کہاں سے آئی۔

بَابٌ: وَصِيَّةِ النَّبِيِّ ﷺ بِاَهْلِ مِصْرَ

۶۴۹۳: عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكُمْ سَتَفْتَحُوْنَ اَرْضًا يُذْكَرُ فِيْهَا الْقِيْرَاطُ فَاسْتَوْصُوْا بِاَهْلِهَا خَيْرًا فَاِنَّ لَهُمْ ذِمَّةً وَرَحِمًا فَاِذَا رَاَيْتُمْ رَجُلَيْنِ يَقْتَتِلَانِ فِيْ مَوْضِعِ لَبِنَةٍ فَاخْرُجْ مِنْهَا قَالَ فَمَرَّ بِرَبِيْعَةَ وَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ابْنَيْ شُرَحْبِيْلَ ابْنِ حَسَنَةَ يَتَنَازَعَانِ فِيْ مَوْضِعِ لَبِنَةٍ فَخَرَجَ مِنْهَا۔

۶۴۹۴: عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّكُمْ سَتَفْتَحُوْنَ مِصْرَ وَهِيَ اَرْضٌ يُّسَمّٰى فِيْهَا الْقِيْرَاطُ فَاِذَا فَتَحْتُمُوْهَا فَاَحْسِنُوْا اِلٰى اَهْلِهَا فَاِنَّ لَهُمْ ذِمَّةً وَّ

باب: مصر والوں کا بیان

۶۴۹۳: ابوذرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم فتح کرو گے ایک ملک کو جہاں قیراط کا رواج ہو گا (قیراط ایک ٹکڑا ہے درم اور دینار کا اور مصر میں اس کا رواج بہت تھا) وہاں کے لوگوں سے بھلائی کرنا کیونکہ ان کا حق ہے تم پر اور ان کا ناتا بھی ہے تم سے (اس لیے کہ حضرت ہاجرہ اسمٰعیل علیہ السلام کی ماں مصر کی تھیں اور وہ ماں ہیں عرب کی) جب تم دو شخصوں کو وہاں دیکھو ایک اینٹ کی جگہ پر لڑتے ہوئے تو وہاں سے بھاگو۔ پھر ابوذرؓ نے دیکھا کہ ربیعہ اور عبدالرحمٰن بن شرحبیل ایک اینٹ کی جگہ پر لڑ رہے ہیں تو ابوذرؓ وہاں سے نکل گئے۔

۶۴۹۴: وہی مضمون ہے۔ اس میں اتنا زیادہ ہے کہ ان سے دامادی کا بھی رشتہ ہے (وہ رشتہ یہ تھا کہ حضرت ابراہیم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صاحبزادہ کی ماں ماریہ مصر کی تھیں۔)

رَحِمًا اَوْ قَالَ ذِمَّةً وَّ صِهْرًا فَاِذَا رَاَيْتَ رَجُلَيْنِ يَخْتَصِمَانِ فِيْهَا فِيْ مَوْضِعِ لَبِنَةٍ فَاَخْرُجْ مِنْهَا قَالَ فَرَاَيْتُ عَبْدَالرَّحْمٰنِ ابْنَ شُرَحْبِيْلَ بْنِ حَسَنَةَ وَ اَخَاهُ رَبِيْعَةَ يَخْتَصِمَانِ فِيْ مَوْضِعِ لَبِنَةٍ فَخَرَجْتُ مِنْهَا۔

بَابٌ: فَضْلِ اَهْلِ عُمَانَ

باب: عمان والوں کی فضیلت

تشریح ۞ عمان ایک شہر ہے بحرین کا۔

٦٤٩٥: عَنْ اَبِيْ بَرْزَةَ يَقُوْلُ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا اِلٰى حَيٍّ مِّنْ اَحْيَآءِ الْعَرَبِ فَسَبُّوْهُ وَ ضَرَبُوْهُ فَجَآءَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّ اَهْلَ عُمَانَ اَتَيْتَ مَا سَبُّوْكَ وَ لَا ضَرَبُوْكَ۔

٦٤٩٥: ابو برزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو بھیجا عرب کے کسی قبیلہ کی طرف ان لوگوں نے اس کو برا کہا اور مارا۔ وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور یہ حال بیان کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر تو عمان والوں کے پاس جاتا تو وہ تجھے برا نہ کہتے نہ مارتے (کیونکہ وہاں کے لوگ اچھے ہیں)۔

بَابٌ: ذِكْرِ كَذَّابِ ثَقِيْفٍ وَّ مُبِيْرِهَا

باب: ثقیف کے جھوٹے اور ہلاکو کا بیان

تشریح ۞ ثقیف ایک قبیلہ ہے مشہور عرب میں۔ آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ اس میں ایک کذاب پیدا ہوگا۔ یعنی جھوٹا وہ مختار بن ابی عبید ثقفی تھا جس نے نبوت تک کا دعویٰ کیا اور معلوم نہیں کیا کیا جھوٹ بنائے۔ پہلے پہل اس مختار نے اچھے کام کئے اور ابن زیاد بد نہاد اور شمر ابن سعد اور قاتلین حضرت حسینؓ سے عوض لیا۔ آخر میں خراب ہوگیا۔ آخر مصعبؓ بن زبیر کے مقابلہ میں مارا گیا۔ دوسرا ہلاکو یعنی لوگوں کو مارنے والا وہ حجاج بن یوسف ثقفی تھا۔ اس مردود نے وہ ظلم کیا کہ معاذ اللہ ہزاروں ناحق قتل کیا، مکہ معظمہ کی بے حرمتی کی، ابن زبیر کو شہید کیا۔

٦٤٩٦: عَنْ اَبِيْ نَوْفَلٍ رَاَيْتُ عَبْدَاللّٰهِ ابْنَ الزُّبَيْرِ عَلٰى عَقَبَةِ الْمَدِيْنَةِ قَالَ فَجَعَلَتْ قُرَيْشٌ تَمُرُّ عَلَيْهِ وَالنَّاسُ حَتّٰى مَرَّ عَلَيْهِ عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ عُمَرَ فَوَقَفَ عَلَيْهِ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ اَبَا خُبَيْبٍ السَّلَامُ عَلَيْكَ اَبَا خُبَيْبٍ السَّلَامُ عَلَيْكَ اَبَا خُبَيْبٍ اَمَا وَاللّٰهِ لَقَدْ كُنْتُ اَنْهَاكَ عَنْ هٰذَا اَمَا وَاللّٰهِ لَقَدْ كُنْتُ اَنْهَاكَ عَنْ هٰذَا اَمَا وَاللّٰهِ لقد كُنْتُ اَنْهَاكَ عن هَذا اَمَا و اللّٰه اِنْ كُنْتَ مَا عَلِمْتُ صَوَّامًا قَوَّامًا وَّ صُوْلًا لِلرَّحِمِ اَمَا وَ اللّٰهِ

٦٤٩٦: ابونوفل سے روایت ہے کہ میں نے عبداللہ بن زبیر کو مدینہ کی گھاٹی پر دیکھا (یعنی مکہ کا وہ ناکہ جو مدینہ کی راہ ہے) قریش کے لوگ ان پر سے گزرتے تھے اور لوگ بھی (ان کو حجاج نے سولی دیکر اسی پر رہنے دیا تھا) یہاں تک کہ عبداللہ بن عمرؓ بھی ان پر سے نکلے وہاں کھڑے ہوئے اور السلام علیک اباخبیب (ابوخبیب کنیت ہے عبداللہ بن زبیر کی خبیب ان کے بڑے بیٹے تھے اور ابو بکر اور ابو بکیر بھی ان کی کنیت ہے) السلام علیک اباخبیب السلام علیک اباخبیب (اس سے معلوم ہوا کہ میت کو تین بار سلام کرنا مستحب ہے) قسم اللہ کی میں تو تم کو منع کرتا تھا اس سے، قسم اللہ کی میں تو تم کو منع کرتا تھا اس سے (یعنی خلافت اور حکومت اختیار کرنے سے) قسم اللہ کی میں

لَأُمَّةٌ اَنْتَ اَشَرُّهَا لَأُمَّةٌ خَيْرٌ ثُمَّ نَفَذَ عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ عُمَرَ فَبَلَغَ الْحَجَّاجَ مَوْقِفُ عَبْدِاللّٰهِ وَ قَوْلُهُ فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ فَاُنْزِلَ عَنْ جِذْعِهِ فَاُلْقِيَ فِيْ قُبُوْرِ الْيَهُوْدِ ثُمَّ اَرْسَلَ اِلٰى اُمِّهٖ اَسْمَآءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ فَاَبَتْ اَنْ تَاْتِيَهُ فَاَعَادَ عَلَيْهَا الرَّسُوْلَ لَتَاْتِيَنِّيْ اَوْلَاَبْعَثَنَّ اِلَيْكِ مَنْ يَّسْحَبُكِ بِقُرُوْنِكِ قَالَ فَاَبَتْ وَ قَالَتْ وَاللّٰهِ لَا اٰتِيْكَ حَتّٰى تَبْعَثَ اِلَيَّ مَنْ يَّسْحَبُنِيْ بِقُرُوْنِيْ قَالَ فَقَالَ اَرُوْنِيْ سِبْتَيَّ فَاَخَذَ نَعْلَيْهِ ثُمَّ انْطَلَقَ يَتَوَذَّفُ حَتّٰى دَخَلَ عَلَيْهَا فَقَالَ كَيْفَ رَاَيْتِنِيْ صَنَعْتُ بِعَدُوِّ اللّٰهِ قَالَتْ رَاَيْتُكَ اَفْسَدْتَّ عَلَيْهِ دُنْيَاهُ وَ اَفْسَدَ عَلَيْكَ اٰخِرَتَكَ بَلَغَنِيْ اَنَّكَ تَقُوْلُ يَا لَهُ ابْنَ ذَاتِ النِّطَاقَيْنِ اَنَا وَاللّٰهِ ذَاتُ النِّطَاقَيْنِ اَمَّا اَحَدُهُمَا فَكُنْتُ اَرْفَعُ بِهٖ طَعَامَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ طَعَامَ اَبِيْ بَكْرٍ مِنَ الدَّوَآبِّ وَ اَمَّا الْاٰخَرُ فَنِطَاقُ الْمَرْاَةِ الَّتِيْ لَا تَسْتَغْنِيْ عَنْهُ اَمَّا اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا اَنَّ فِيْ ثَقِيْفٍ كَذَّابًا وَّ مُبِيْرًا فَاَمَّا الْكَذَّابُ فَرَاَيْنَاهُ وَ اَمَّا الْمُبِيْرُ فَلَا اِخَالُكَ اِلَّا اِيَّاهُ قَالَ فَقَامَ عَنْهَا وَ لَمْ يُرَاجِعْهَا۔

جہاں تک جانتا ہوں تم روزہ رکھنے والے اور رات کو عبادت کرنے والے اور ناتے کو جوڑنے والے تھے۔ قسم اللہ کی وہ گروہ جس کے برے تم ہو وہ عمدہ گروہ ہے (یہ انہوں نے برعکس کہا بطریق طنز کے یعنی برا گروہ ہے اور ایک روایت میں صاف ہے کہ وہ برا گروہ ہے یہ خبر عبداللہ بن عمر کی حجاج کو پہنچی۔ اس نے ان کو سولی پر اتر والیا اور یہود کے مقبرہ میں پھینکوا دیا (اور یہ نہ سمجھا کہ اس سے کیا ہوتا ہے انسان کہیں بھی گرے پر اس کے اعمال اچھے ہونا ضروری ہے) پھر حجاج نے ان کی ماں اسماء بن ابی بکرؓ کو بلا بھیجا انہوں نے حجاج کے پاس آنے سے انکار کیا۔ حجاج نے پھر بلا بھیجا اور کہا تم آتی ہو تو آؤ ورنہ میں ایسے شخص کو بھیجوں گا جو تمہارا چونڈا پکڑ کر لائے (اللہ سمجھے اس مردود سے جس نے ابوبکر صدیقؓ کی بیٹی اور حضرت عائشہؓ کی بہن سے ایسی بے ادبی کی) انہوں نے جب بھی آنے سے انکار کیا اور کہا قسم اللہ کی میں تیرے پاس نہ آؤں گی جب تک تو میرے پاس اس کو نہ بھیجے جو میرے بال کھینچتا ہوا مجھ کو لائے۔ آخر حجاج نے کہا میری جوتیاں لاؤ اور جوتیاں پہن کر اکڑتا ہوا چلا یہاں تک کہ اسماؓ کے پاس پہنچا اور کہنے لگا تم نے دیکھا قسم اللہ کی میں نے کیا کیا اللہ تعالیٰ کے دشمن سے (یہ حجاج نے اپنے اعتقاد کے موافق عبداللہ بن زبیر کو کہا ورنہ وہ مردود خود خدا کا دشمن تھا) اسماؓ نے کہا میں نے دیکھا تو نے عبداللہ بن زبیر کی دنیا بگاڑ دی اور اس نے تیری آخرت بگاڑ دی۔ میں نے سنا ہے تو عبداللہ بن زبیر کو کہتا تھا دو کمر بند والی کا بیٹا۔ بے شک قسم اللہ کی میں دو کمر بند والی ہوں۔ ایک کمر بند میں تو رسول اللہ ﷺ اور ابوبکرؓ کا کھانا اٹھاتی تھی کہ جانور اس کو کھا نہ لیں اور ایک کمر بند وہ تھا جو عورت کو درکار ہے (اسماءؓ نے اپنے کمر بند کو پھاڑ کر اس کے دو ٹکڑے کر لیے تھے۔ ایک سے تو کمر بند باندھتی تھیں اور دوسرے کا دستر خوان بنایا تھا رسول اللہ ﷺ اور ابوبکرؓ کے لیے تو یہ فضیلت تھی اسماءؓ کی جس کو حجاج مردود عیب سمجھتا تھا اور عبداللہ بن زبیر کو ذلیل کرنے کے لیے ان کو دو کمر بند والی کا بیٹا کہتا تھا) تو خبردار رہ رسول اللہ ﷺ نے ہم سے بیان کیا تھا کہ ثقیف میں ایک جھوٹا پیدا ہوگا اور ایک ہلاکو تو جھوٹے کو تو ہم نے دیکھ لیا اور ہلاکو میں نہیں سمجھتی سوا تیرے کسی کو۔ یہ سن کر حجاج کھڑا ہوا اور اسماءؓ کو کچھ جواب نہ دیا۔

تشریح: میں تو تم کو منع کرتا تھا اس سے یعنی خلافت اور حکومت کے اختیار کرنے سے اور جھگڑے کرنے سے لیکن تم نے نہ مانا اور اس کا یہ نتیجہ ہوا کہ مارے گئے۔ سراج الوہاج میں ہے کہ اس حدیث سے سماع موتٰی اور ان کا شعور ثابت ہوتا ہے ورنہ یہ خطاب بیکار ہوگا۔

میں جہاں تک جانتا ہوں تم روزہ رکھنے والے اور رات کو عبادت کرنے والے اور ناتے کو جوڑنے والے تھے نووی نے کہا عبداللہ بن عمر نے عبداللہ بن زبیر کی تعریف بیان کی اور حجاج کے ظلم سے خوف نہیں کیا۔ اس میں عبداللہ بن عمر کی بھی منقبت نکلی اور غرض عبداللہ بن عمر کی یہ تھی کہ حجاج نے جو برائیاں عبداللہ بن زبیر کی مشہور کی ہیں وہ غلط ہیں اور لوگوں پر ان کی فضیلت ظاہر کی اور اہل حق کا مذہب یہی ہے کہ عبداللہ بن زبیر مظلوم تھے اور حجاج اور اس کے رفقاء ظالم اور باغی تھے اور اس سے یہ بھی نکلا کہ بعض اہل تاریخ جو کہتے ہیں کہ عبداللہ بن زبیر بخیل تھے یہ غلط ہے کتاب الاجواد میں ان کو سخی لکھا ہے۔

بَابٌ: فَضْلِ فَارِسَ

باب: فارس والوں کی فضیلت

٦٤٩٧: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ الدِّيْنُ عِنْدَ الثُّرَيَّا لَذَهَبَ بِهٖ رَجُلٌ مِّنْ فَارِسَ اَوْ قَالَ مِنْ اَبْنَآءِ فَارِسَ حَتّٰى يَتَنَاوَلَهٗ۔

۶۴۹۷: ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر دین ثریا پر ہوتا (ثریا پروین کو کہتے ہیں یعنی وہ چھوٹے چھوٹے تارے جو گچھے کی طرح معلوم ہوتے ہیں زمین سے نہایت دور ہیں ان کے بعد کا اندازہ براہین ہندسہ سے بھی نہیں ہوسکتا) تو یہی فارس کا ایک آدمی اسے لے جاتا یا لے لیتا۔

٦٤٩٨: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا نَزَلَتْ عَلَيْهِ سُوْرَةُ الْجُمُعَةِ فَلَمَّا قَرَأَ وَ اٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ قَالَ مَنْ هٰٓؤُلَآءِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَلَمْ يُرَاجِعْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى سَاَلَهٗ مَرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا قَالَ وَ فِيْنَا سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ قَالَ فَوَضَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهٗ عَلٰى سَلْمَانَ ثُمَّ قَالَ لَوْ كَانَ الْاِيْمَانُ عِنْدَ الثُّرَيَّا لَنَالَهٗ رِجَالٌ مِنْ هٰٓؤُلَآءِ۔

۶۴۹۸: ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ بیٹھے تھے۔ اتنے میں سورہ جمعہ اتری جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت پڑھی وَ اٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ یعنی پاک ہے وہ اللہ جس نے پیغمبر بھیجا عرب کی طرف اور اوروں کی طرف جو ابھی عرب سے نہیں ملے ایک شخص نے پوچھا یہ لوگ کون ہیں جو عرب کے سوا ہیں یا رسول اللہ۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو جواب نہ دیا یہاں تک کہ اس نے ایک بار یا دو بار یا تین بار پوچھا اس وقت ہم لوگوں میں سلمانؓ فارسی بھی بیٹھے ہوئے تھے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا ہاتھ ان پر رکھا اور فرمایا اگر ایمان ثریا پر ہوتا تو بھی ان کی قوم میں سے کچھ لوگ اس تک پہنچ جاتے۔

تشریح: سراج الوہاج میں ہے کہ بعض حنفیہ نے اس حدیث سے اپنے امام ابوحنیفہ نعمان بن ثابت کوفی رحمۃ اللہ علیہ کی فضیلت پر استدلال کیا ہے اور یہ استدلال ضعیف ہے اس لیے کہ حدیث میں اہل فارس کی فضیلت مذکور ہے یعنی سلمان رضی اللہ عنہ کی قوم کی اور امام صاحب کی اصل کابل سے ہے اور کابل بلاد فارس نہیں ہے۔ علاوہ اس کے حدیث میں رجال کا لفظ مذکور ہے جو صیغہ جمع ہے البتہ اس حدیث میں فضیلت ہے ائمہ حدیث کے جیسے بخاری اور مسلم وغیرہ رحمہما اللہ کیونکہ اکثر ائمہ حدیث اہل عجم سے ہیں اور انہوں نے تکلیف اٹھائی ایک ایک حدیث کے حاصل کرنے میں مہینوں کی راہ کا سفر کرنے کی گویا دین کو انہوں نے ثریا سے لیا جو زمین سے نہایت دور ہے اور فقہاء اور اہل الرائے۔ میں سے کسی نے سنت کے حاصل کرنے کے لیے اتنی مشقت نہیں اٹھائی۔ پس اس حدیث کا مصداق اگر اللہ چاہے ائمہ حدیث ہیں اور جماعت سنت سلف اور خلف راضی ہو اللہ ان سے انتہٰی۔

بَابٌ: قَوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسُ كَاِبِلٍ مِائَةٍ لَا تَجِدُ فِيْهَا رَاحِلَةً

٦٤٩٩: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَجِدُوْنَ النَّاسَ كَاِبِلٍ مِائَةٍ لَا يَجِدُ الرَّجُلُ فِيْهَا رَاحِلَةً۔

باب: آدمیوں کی مثال اونٹوں کے ساتھ

۶۴۹۹: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم آدمیوں کو ایسا پاتے ہو جیسے اونٹ کہ سو اونٹوں میں ایک بھی چالاک عمدہ سواری کے قابل نہیں ملتا (اسی طرح عمدہ مہذب عاقل نیک، نیک بخت خوش اخلاق یا صالح پرہیز گار یا موحد دیندار سو آدمیوں میں ایک آدمی بھی نظر نہیں آتا۔)

كِتَابُ الْبِرِّ وَ الصِّلَةِ وَالْاَدَبِ

نیکی اور سلوک اور ادب کے مسائل

٦٥٠٠:عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَحَقُّ النَّاسِ بِحُسْنِ صَحَابَتِيْ قَالَ اُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ اُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ اُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ اَبُوْكَ وَ فِيْ حَدِيْثِ قُتَيْبَةَ مَنْ اَحَقُّ بِحُسِنِ صَحَابَتِيْ وَ لَمْ يَذْكُرِ النَّاسَ۔

۶۵۰۰:ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں میں کس کا زیادہ حق ہے مجھ پر سلوک کرنے کے لیے۔ آپؐ نے فرمایا تیری ماں کا۔ وہ بولا پھر کون؟ فرمایا تیری ماں کا۔ وہ بولا پھر کون؟ فرمایا تیری ماں کا وہ بولا پھر کون فرمایا تیرے باپ کا۔ (آپؐ نے ماں کو مقدم کیا اس لیے کہ ماں بچہ کے ساتھ بہت محنت کرتی ہے حمل نو مہینے پھر جننا پھر دودھ پلانا پھر پالنا بیماری دکھ میں خبر لینا (حارث محاسبی نے کہا اجماع کیا ہے علماء نے کہ ماں مقدم ہے باپ پر نیک سلوک کرنے میں اور بعضوں نے دونوں کو برابر کہا ہے اور صواب ماں کی تقدیم ہے۔)

تشریح نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا سلوک کرنے میں ناتے داروں کی ترتیب یہ ہے: پہلے ماں پھر باپ پھر اولاد پھر دادا، نانا، دادی، نانی پھر بھائی بہن پھر اور محرم جیسے چچا، پھوپھی، ماموں، خالہ اور نزدیک مقدم ہے بعید پر اور حقیقی مقدم ہے۔ علاتی اور اخیافی پر پھر وہ ناتے والا جو محرم نہیں جیسے چچا کا بیٹا بیٹی ماموں کی اولاد پھر نکاحی رشتہ والے پھر غلام پھر ہمسائے۔ انتہی

٦٥٠١:عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ اَحَقُّ النَّاسِ بِحُسْنِ الصُّحْبَةِ قَالَ اُمُّكَ ثُمَّ اُمُّكَ ثُمَّ اُمُّكَ ثُمَّ اَبَاكَ ثُمَّ اَدْنَاكَ ثُمَّ اَدْنَاكَ۔

۶۵۰۱:ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایک شخص نے پوچھا کون زیادہ حق دار ہے نیک سلوک کرنے کا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ماں پھر ماں، پھر ماں، پھر باپ پھر جو قریب ہو قریب ہو۔

٦٥٠٢:عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ بِمِثْلِ جَرِيْرٍ وَّ زَادَ فَقَالَ نَعَمْ وَ اَبِيْكَ لَتُنَبَّاَنَّ۔

۶۵۰۲:ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔ اس میں اتنا زیادہ ہے وہ شخص بولا اچھا آپ کے باپ کی قسم آپ کو خبر پہنچے گی (نووی نے کہا باپ کی قسم سے قسم کھانا مقصود نہیں ہے بلکہ یہ ایک کلمہ ہے جو عادتاً زبان پر جاری ہوتا ہے۔)

٦٥٠٣:عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَ فِيْ حَدِيْثِ وُهَيْبٍ مَنْ اَبَرُّ وَ فِيْ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ ابْنِ

۶۵۰۳:ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

طَلْحَةَ اَیُّ النَّاسِ اَحَقُّ مِنِّی بِحُسْنِ الصُّحْبَةِ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ جَرِيْرٍ۔

٦٥٠٤: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَأْذِنُهُ فِی الْجِهَادِ فَقَالَ اَحَیٌّ وَ الِدَاكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَفِيْهِمَا فَجَاهِدْ۔

۶۵۰۴: عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اور اجازت چاہی آپ ﷺ سے جہاد پر جانے کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا تیرے ماں باپ زندہ ہیں وہ بولا ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا تو ان ہی میں جہاد کر۔

تشریح: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تو انہی میں جہاد کر یعنی انہی کی خدمت کر۔ نوویؒ نے کہا اس حدیث سے والدین کی خدمت کی بڑی فضیلت نکلی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ وہ جہاد پر مقدم ہے۔ علماء نے کہا یہ اس حالت میں ہے جب والدین مسلمان ہوں اور جو کافر ہوں تو جہاد کے لیے ان سے اجازت لینا ضروری نہیں ہے۔ اسی طرح جس حالت میں کافر سامنے آجائیں اس وقت بھی اجازت ضروری نہیں ہے۔

٦٥٠٥: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو و ابْنِ الْعَاصِ يَقُوْلُ جَآءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ قَالَ مُسْلِمٌ اَبُوالْعَبَّاسِ اسْمُهُ السَّآئِبُ ابْنُ فَرُّوْخَ الْمَكِّیُّ۔

۶۵۰۵: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٦٥٠٦: عَنْ حَبِيْبٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ۔

۶۵۰۶: مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

٦٥٠٧: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو وَابْنِ الْعَاصِ قَالَ اَقْبَلَ رَجُلٌ اِلٰی نَبِیِّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اُبَايِعُكَ عَلَی الْهِجْرَةِ وَ الْجِهَادِ اَبْتَغِی الْاَجْرَ مِنَ اللّٰهِ قَالَ فَهَلْ مِنْ وَّ الِدَيْكَ اَحَدٌ حَیٌّ قَالَ نَعَم بَلْ كِلَاهُمَا قَالَ فَتَبْتَغِی الْاَجْرَ مِنَ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَارْجِعْ اِلٰی وَالِدَيْكَ فَاَحْسِنْ صُحْبَتَهُمَا۔

۶۵۰۷: عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا میں آپ ﷺ سے بیعت کرتا ہوں ہجرت اور جہاد پر اللہ سے اس کا ثواب چاہتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا تیرے ماں باپ میں سے کوئی زندہ ہے۔ وہ بولا دونوں زندہ ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا تو اللہ سے ثواب چاہتا ہے۔ وہ بولا ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا تو لوٹ جا اپنے ماں باپ کے پاس اور نیک سلوک کر ان سے۔

بَابٌ: تَقْدِيْمِ بِرِّ الْوَالِدَيْنِ عَلَی التَّطَوُّعِ بِالصَّلٰوةِ وَغَيْرِهَا

باب: نفل نماز پر والدین کی اطاعت مقدم ہے

٦٥٠٨: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّهٗ قَالَ كَانَ جُرَيْجٌ يَتَعَبَّدُ فِیْ صَوْمَعَةٍ فَجَآءَتْ اُمُّهٗ قَالَ حُمَيْدٌ فَوَصَفَ لَنَا اَبُوْ رَافِعٍ صِفَةَ اَبِیْ هُرَيْرَةَ لِصِفَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ

۶۵۰۸: ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ جریج (ایک عابد تھا بنی اسرائیل میں) عبادت کر رہا تھا عبادت خانہ میں۔ اتنے میں اس کی ماں آئی۔ حمید نے کہا ابو رافع نے بیان کیا ابوہریرہؓ نے جیسے بیان کیا جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمَّهٗ حِيْنَ دَعَتْهُ كَيْفَ جَعَلَتْ كَفَّهَا فَوْقَ حَاجِبِهَا ثُمَّ رَفَعَتْ رَاْسَهَآ اِلَيْهِ تَدْعُوْهُ فَقَالَتْ يَا جُرَيْجُ اَنَا اُمُّكَ كَلِّمْنِيْ فَصَادَفَتْهُ يُصَلِّيْ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اُمِّيْ وَ صَلَاتِيْ فَاخْتَارَ صَلٰوتَهٗ فَرَجَعَتْ ثُمَّ عَادَتْ فِي الثَّانِيَةِ فَقَالَتْ يَا جُرَيْجُ اَنَا اُمُّكَ فَكَلِّمْنِيْ قَالَ اللّٰهُمَّ اُمِّيْ وَ صَلٰوتِيْ فَاخْتَارَ صَلٰوتَهٗ فَقَالَتِ اللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذَا جُرَيْجٌ وَّ هُوَ ابْنِيْ وَ اِنِّيْ كَلَّمْتُهٗ فَاَبٰى اَنْ يُّكَلِّمَنِيَ اللّٰهُمَّ فَلَا تُمِتْهُ حَتّٰى تُرِيَهُ الْمُوْمِسَاتِ قَالَ وَ لَوْ دَعَتْ عَلَيْهِ اَنْ يُّفْتَنَ لَفُتِنَ قَالَ وَ كَانَ رَاعِيْ ضَاْنٍ يَّاْوِيْ اِلٰى دَيْرِهٖ قَالَ فَخَرَجَتِ امْرَاَةٌ مِّنَ الْقَرْيَةِ فَوَقَعَ عَلَيْهَا الرَّاعِيْ فَحَمَلَتْ فَوَلَدَتْ غُلَامًا فَقِيْلَ لَهَا مَا هٰذَا قَالَتْ مِنْ صَاحِبِ هٰذَا الدَّيْرِ قَالَ فَجَآؤُا بِفُؤُسِهِمْ وَ مَسَاحِيْهِمْ فَنَادَوْهُ فَصَادَفُوْهُ يُصَلِّيْ فَلَمْ يُكَلِّمْهُمْ قَالَ فَاَخَذُوْا يَهْدِمُوْنَ دَيْرَهٗ فَلَمَّا رَاٰى ذٰلِكَ نَزَلَ اِلَيْهِمْ فَقَالُوْا لَهٗ سَلْ هٰذِهٖ قَالَ فَتَبَسَّمَ ثُمَّ مَسَحَ رَاْسَ الصَّبِيِّ فَقَالَ مَنْ اَبُوْكَ فَقَالَ اَبِيْ رَاعِي الضَّاْنِ فَلَمَّا سَمِعُوْا ذٰلِكَ مِنْهُ قَالُوْا نَبْنِيْ مَا هَدَمْنَا مِنْ دَيْرِكَ بِالذَّهَبِ وَ الْفِضَّةِ قَالَ لَا وَ لٰكِنْ اَعِيْدُوْهُ تُرَابًا كَمَا كَانَ ثُمَّ عَلَاهُ۔

وسلم نے بیان کیا کہ اس کی ماں نے اپنا ہاتھ ابرو پر رکھا اور سر اٹھایا جریج کو پکارنے کو تو بولی اے جریج میں تیری ماں ہوں مجھ سے بات کر۔ جریج اس وقت نماز میں تھا وہ بولا (اپنے دل میں) یا اللہ! میری ماں پکارتی ہے اور میں نماز میں ہوں پھر وہ اپنی نماز میں رہا۔ اس کی ماں لوٹ گئی دوسرے دن پھر آئی اور بولی اے جریج! میں تیری ماں ہوں مجھ سے بات کر۔ وہ کہنے لگا اے رب میرے میری ماں پکارتی ہے اور میں نماز میں ہوں۔ آخر وہ نماز پڑھے گئے۔ وہ بولی یا اللہ یہ جریج ہے اور میرا بیٹا ہے میں نے اس سے بات کی لیکن اس نے بات کرنے سے انکار کیا۔ یا اللہ مت ماریو اس کو جب تک بدکار عورتوں کو نہ دیکھ لے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر وہ دعا کرتی جریج کسی فتنہ میں پڑے البتہ پڑ جاتا (پر اس نے صرف اسی قدر دعا کی کہ بدکار عورتوں کو دیکھے) ایک چرواہا تھا بھیڑوں کا جو جریج کے عبادت خانہ کے پاس ٹھہرا کرتا تو گاؤں سے ایک عورت باہر نکلی۔ وہ چرواہا اس پر چڑھ بیٹھا اس کو پیٹ رہ گیا۔ ایک لڑکا جنا۔ لوگوں نے اس سے پوچھا یہ لڑکا کہاں سے لائی۔ وہ بولی اس عبادت خانہ میں جو رہتا ہے اس کا لڑکا ہے۔ یہ سن کر (بستی کے لوگ) اپنی کدالیں اور پھاوڑے لے کر آئے اور جریج کو آواز دی۔ وہ نماز میں تھا اس نے بات نہ کی۔ لوگ اس کا عبادت خانہ گرانے لگے جب اس نے یہ دیکھا تو اترا۔ لوگوں نے اس سے کہا اس عورت سے پوچھ کیا کہتی ہے۔ جریج ہنسا اور اس نے لڑکے کے سر پر ہاتھ پھیرا اور پوچھا تیرا باپ کون ہے؟ وہ بولا میرا باپ بھیڑوں کا چرواہا ہے جب لوگوں نے بچہ سے یہ بات سنی تو کہنے لگے جتنا عبادت خانہ ہم نے تیرا گرایا ہے وہ سونے اور چاندی سے بنا دیتے ہیں۔ جریج نے کہا نہیں مٹی ہی سے درست کر دو جیسا پہلے تھا پھر چڑھ گیا اس کے اوپر۔

٦٥٠٩: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ يَتَكَلَّمْ فِي الْمَهْدِ اِلَّا ثَلٰثَةٌ عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ صَاحِبُ جُرَيْجٍ وَ كَانَ جُرَيْجٌ رَجُلًا عَابِدًا فَاتَّخَذَ صَوْمَعَةً فَكَانَ فِيْهَا فَاَتَتْهُ اُمُّهٗ وَ هُوَ يُصَلِّيْ فَقَالَتْ يَا جُرَيْجُ فَقَالَ يَا رَبِّ اُمِّيْ وَ صَلٰوتِيْ فَاَقْبَلَ عَلٰى صَلٰوتِهٖ

٦٥٠٩: ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علی وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی لڑکا جھولے میں (یعنی چھٹپنے میں) نہیں بولا مگر تین لڑکے۔ ایک تو عیسیٰ علیہ السلام، دوسرے جریج کا ساتھی اور جریج کا قصہ یہ ہے کہ وہ ایک عابد شخص تھا سو اس نے ایک عبادت خانہ بنایا اسی میں رہتا تھا۔ اس کی ماں آئی۔ وہ نماز پڑھ رہا تھا ماں نے پکارا او جریج! وہ بولا اے میرے رب ماں پکارتی ہے اور میں نماز میں ہوں

فَانْصَرَفَتْ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ وَهُوَ يُصَلِّي اَتَتْهُ وَ هُوَ يُصَلِّيْ فَقَالَتْ يَا جُرَيْجُ فَقَالَ يَارَبِّ اُمِّيْ وَ صَلٰوتِيْ فَاَقْبَلَ عَلٰى صَلٰوتِهٖ فَانْصَرَفَتْ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ اَتَتْهُ فَقَالَتْ يَاجُرَيْجُ فَقَالَ يَا رَبِّ اُمِّيْ وَ صَلٰوتِيْ فَاَقْبَلَ عَلٰى صَلٰوتِهٖ فَقَالَتِ اللّٰهُمَّ لَا تُمِتْهُ حَتّٰى يَنْظُرَ اِلٰى وُجُوْهِ الْمُوْمِسَاتِ فَتَذَاكَرَ بَنُوْا اِسْرَائِيْلَ جُرَيْجًا وَ عِبَادَتَهٗ وَ كَانَتِ امْرَاَةٌ بَغِيٌّ يُتَمَثَّلُ بِحُسْنِهَا فَقَالَتْ اِنْ شِئْتُمْ لَاَفْتِنَنَّهٗ لَكُمْ قَالَ فَتَعَرَّضَتْ لَهٗ فَلَمْ يَلْتَفِتْ اِلَيْهَا فَاَتَتْ رَاعِيًا كَانَ يَاْوِيْ اِلٰى صَوْمَعَتِهٖ فَاَمْكَنَتْهُ مِنْ نَفْسِهَا فَوَقَعَ عَلَيْهَا فَحَمَلَتْ فَلَمَّا وَلَدَتْ قَالَتْ هُوَ مِنْ جُرَيْجٍ فَاَتَوْهُ فَاسْتَنْزَلُوْهُ وَ هَدَمُوْا صَوْمَعَتَهٗ وَ جَعَلُوْا يَضْرِبُوْنَهٗ فَقَالَ مَا شَانُكُمْ قَالُوْا زَنَيْتَ بِهٰذِهِ الْبَغِيِّ فَوَلَدَتْ مِنْكَ فَقَالَ اَيْنَ الصَّبِيُّ فَجَآءُوْا بِهٖ فَقَالَ دَعُوْنِيْ حَتّٰى اُصَلِّيَ فَصَلّٰى فَلَمَّا انْصَرَفَ اَتَى الصَّبِيَّ فَطَعَنَ فِيْ بَطْنِهٖ وَقَالَ يَا غُلَامُ مَنْ اَبُوْكَ قَالَ فُلَانُ الرَّاعِيْ قَالَ فَاَقْبَلُوْا عَلٰى جُرَيْجٍ يُقَبِّلُوْنَهٗ وَ يَتَمَسَّحُوْنَ بِهٖ قَالُوْا نَبْنِيْ لَكَ صَوْمَعَتَكَ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ لَآ اَعِيْدُوْهَا مِنْ طِيْنٍ كَمَا كَانَتْ فَفَعَلُوْا وَ بَيْنَ صَبِيٌّ يَرْضَعُ مِنْ اُمِّهٖ فَمَرَّ رَجُلٌ رَّاكِبٌ عَلٰى دَابَّةٍ فَارِهَةٍ وَ شَارَةٍ حَسَنَةٍ فَقَالَتْ اُمُّهُ اللّٰهُمَّ اجْعَلِ ابْنِيْ مِثْلَ هٰذَا فَتَرَكَ الثَّدْيَ وَ اَقْبَلَ اِلَيْهِ فَنَظَرَ اِلَيْهِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْنِيْ مِثْلَهٗ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلٰى ثَدْيِهٖ فَجَعَلَ يَرْتَضِعُ قَالَ فَكَاَنِّيْٓ اَنْظُرُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ هُوَ يَحْكِيْ ارْتِضَاعَهٗ بِاِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ فِيْ فَمِهٖ فَجَعَلَ يَمُصُّهَا قَالَ وَ مَرُّوْا بِجَارِيَةٍ وَ هُمْ

آخر وہ نماز ہی میں رہا۔ اس کی ماں پھر گئی۔ پھر جب دوسرا دن ہوا پھر آئی اور پکارا اور جریج وہ بولا یا اللہ میری ماں پکارتی ہے اور میں نماز میں ہوں آخر وہ نماز ہی میں رہا۔ اس کی ماں بولی یا اللہ اس کو مت ماریو جب تک چھنال عورتوں کا منہ نہ دیکھے۔ پھر بنی اسرائیل نے جریج کا اور اس کی عبادت کا چرچا شروع کیا اور بنی اسرائیل میں ایک بدکار عورت تھی جس کی خوبصورتی سے مثال دیتے تھے۔ وہ بولی اگر تم کہو تو میں جریج کو بلا میں ڈال دوں پھر وہ عورت جریج کے سامنے گئی لیکن جریج نے اس کی طرف خیال بھی نہ کیا۔ آخر وہ ایک چرواہے کے پاس آئی جو جریج کے عبادت خانہ کے پاس ٹھہرا کرتا تھا اور اجازت دی اس کو اپنے سے صحبت کرنے کی۔ اس نے صحبت کی۔ وہ پیٹ سے ہوئی۔ جب بچہ جنا تو بولی کہ یہ بچہ جریج کا ہے لوگ یہ سن کر جریج کے پاس آئے اور اس سے کہا اتر اور اس کا عبادت خانہ گرا دیا اور اس کو مارنے لگے۔ وہ بولا کیا ہوا تم کو۔ انہوں نے کہا تو نے زنا کیا اس بدکار عورت سے وہ ایک بچہ بھی جنی ہے تجھ سے۔ جریج نے کہا وہ بچہ کہاں ہے؟ لوگ اس کو لائے جریج نے کہا ذرا مجھ کو چھوڑ دو میں نماز پڑھ لوں۔ پھر نماز پڑھی اور آیا اس بچہ کے پاس اور اس کے پیٹ کو ایک ٹھونسا دیا اور بولا اے بچے تیرا باپ کون ہے۔ وہ بولا فلانا چرواہا ہے۔ یہ سن کر لوگ دوڑے جریج کی طرف اور اس کو چومنے چاٹنے لگے اور کہنے لگے تیرا عبادت خانہ ہم سونے سے بنا دیتے ہیں۔ وہ بولا نہیں مٹی سے پھر بنا دو جیسا تھا لوگوں نے بنا دیا۔ تیسرا ایک بچہ تھا جو اپنی ماں کا دودھ پی رہا تھا اتنے میں ایک سوار نکلا عمدہ جانور پر ستھری پوشاک والا۔ اس کی ماں نے کہا یا اللہ میرے بیٹے کو ایسا کرنا۔ بچے نے یہ سن کر چھاتی چھوڑ دی اور اس سوار کی طرف دیکھا اور کہا یا اللہ مجھ کو ایسا نہ کرنا پھر چھاتی میں جھکا اور دودھ پینے لگا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا گویا میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھ رہا ہوں اور حضرت اس بچہ کے دودھ پینے کی نقل کرتے تھے اس طرح پر کہ کلمہ کی انگلی اپنے منہ میں ڈال کر چوستے تھے حضرت ﷺ نے فرمایا پھر لوگ ایک لونڈی کو لے کر نکلے جس کو مارتے جاتے تھے اور کہتے تھے

يَضْرِبُوْنَهَا وَ يَقُوْلُوْنَ زَنَيْتِ سَرَقْتِ وَ هِيَ تَقُوْلُ حَسْبِيَ اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَكِيْلُ فَقَالَتْ اُمُّهُ اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلِ ابْنِيْ مِثْلَهَا فَتَرَكَ الرَّضَاعَ وَ نَظَرَ اِلَيْهَا فَقَالَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِثْلَهَا فَهُنَاكَ تَرَاجَعَا الْحَدِيْثَ فَقَالَتْ حَلْقٰى مَرَّ رَجُلٌ حَسَنُ الْهَيْئَةِ فَقُلْتُ اللّٰهُمَّ اجْعَلِ ابْنِيْ مِثْلَهُ فَقُلْتَ اللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْنِيْ مِثْلَهُ وَ مَرُّوْا بِهٰذِهِ الْاَمَةِ وَ هُمْ يَضْرِبُوْنَهَا وَ يَقُوْلُوْنَ زَنَيْتِ سَرَقْتِ فَقُلْتُ اللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلِ ابْنِيْ مِثْلَهَا فَقُلْتَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِثْلَهَا قَالَ اِنَّ ذَاكَ الرَّجُلَ كَانَ جَبَّارًا فَقُلْتُ اللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْنِيْ مِثْلَهُ وَ اِنَّ هٰذِهِ يَقُوْلُوْنَ لَهَا زَنَيْتِ وَ لَمْ تَزْنِ وَ سَرَقْتِ وَ لَمْ تَسْرِقْ فَقُلْتُ اللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِثْلَهَا۔

تو نے زنا کرایا اور چوری کی۔ وہ کہتی تھی کہ اللہ مجھے کفایت کرتا ہے اور وہی میرا وکیل ہے بچہ کی ماں بولی یا اللہ میرے بچہ کو اس لونڈی کی طرح نہ کیجیو یہ سن کر بچہ نے دودھ پینا چھوڑ دیا اور اس لونڈی کی طرف دیکھا اور کہنے لگا یا اللہ مجھ کو اس لونڈی کی طرح کیجیو۔ اس وقت ماں اور بیٹے میں گفتگو ہوئی۔ ماں نے کہا او سر منڈے جب ایک شخص اچھی صورت نکلا اور میں نے کہا یا اللہ میرے بیٹے کو ایسا کرنا تو تو نے کہا یا اللہ مجھ کو ایسا نہ کرنا اور یہ لونڈی کو لوگ مارتے جاتے تھے اور کہتے جاتے ہیں تو نے زنا کیا چوری کی تو میں نے کہا یا اللہ میرے بچہ کو اس کی طرح نہ کرنا تو کہتا ہے یا اللہ مجھ کو اس کی طرح کرنا (یہ کیا بات ہے) بچہ بولا وہ سوار ایک ظالم شخص تھا میں نے دعا کی یا اللہ مجھ کو اس کی طرح نہ کرنا، اور اس لونڈی پر لوگ تہمت کرتے ہیں کہتے ہیں تو نے زنا کیا چوری کی حالانکہ نہ اس نے زنا کیا ہے نہ چوری کی ہے تو میں نے کہا یا اللہ مجھ کو اس کے مثل بنا۔

تشریح نووی نے کہا جریج کی حدیث سے کئی فائدے نکلے۔ ایک والدین کے ساتھ نیکی کرنے کی فضیلت۔ دوسرے ماں کے حق کی تاکید۔ تیسرے یہ کہ ماں جب بلائے تو جواب دینا چاہیے۔ چوتھے یہ کہ جب دو امر جمع ہوں تو ضروری کو پہلے کرنا چاہیے۔ پانچویں یہ کہ مصیبت کے وقت اللہ تعالیٰ اپنے دوستوں کے لیے راہ نکال دیتا ہے اور دعا کے وقت نماز پڑھنا اور نماز سے پہلے وضو کرنا مستحب ہے اور وضو ہم سے پہلی امتوں میں بھی تھا اور کرامات اولیا حق ہے اور یہی مذہب ہے اہل سنت کا انتہی مختصراً۔

٦٥١٠ :عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَغِمَ اَنْفُ ثُمَّ رَغِمَ اَنْفُ ثُمَّ رَغِمَ اَنْفُ مَنْ اَدْرَكَ اَبَوَيْهِ عِنْدَ الْكِبَرِ اَحَدُهُمَآ اَوْ كِلَيْهِمَا فَلَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ۔

٦٥١٠: ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا خاک آلودہ ہو ناک اس کی، پھر خاک آلودہ ہو ناک اس کی، پھر خاک آلودہ ہو ناک اس کی جو اپنے ماں باپ کو بوڑھا پائے دونوں کو یا ایک کو ان میں سے پھر جنت میں نہ جائے (ان کی خدمت گزاری کر کے۔)

٦٥١١ :عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَغِمَ اَنْفُهُ ثُمَّ رَغِمَ اَنْفُهُ ثُمَّ رَغِمَ اَنْفُهُ قِيْلَ مَنْ يَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَنْ اَدْرَكَ وَالِدَيْهِ عِنْدَ الْكِبَرِ اَحَدُهُمَا اَوْ كِلَيْهِمَا ثُمَّ لَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ۔

٦٥١١: ترجمہ وہی مضمون ہے۔

٦٥١٢ :عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

٦٥١٢: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَغِمَ اَنْفُهٗ ثَلَاثًا ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهٗ۔

بَابٌ : فَضْلِ صِلَةِ اَصْدِقَآءِ الْاَبِ وَ الْاُمِّ

٦٥١٣:عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَعْرَابِ لَقِيَهٗ بِطَرِيْقِ مَكَّةَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ عَبْدُاللّٰهِ وَ حَمَلَهٗ عَلٰى حِمَارٍ كَانَ يَرْكَبُهٗ وَ اَعْطَاهُ عِمَامَةً كَانَتْ عَلٰى رَاسِهٖ فَقَالَ ابْنُ دِيْنَارٍ فَقُلْنَا لَهٗ اَصْلَحَكَ اللّٰهُ اِنَّهُمُ الْاَعْرَابُ وَ اِنَّهٗ يَرْضَوْنَ بِالْيَسِيْرِ فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ اِنَّ اَبَا هٰذَا كَانَ وُدًّا لِعُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ وَ اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اِنَّ اَبَرَّا الْبِرِّ صِلَةُ الْوَلَدِ اَهْلَ وُدِّ اَبِيْهِ۔

٦٥١٤:عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبَرُّ الْبِرِّ اَنْ يَّصِلَ الرَّجُلُ وُدَّ اَبِيْهِ۔

٦٥١٥:عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ اِذَا خَرَجَ اِلٰى مَكَّةَ كَانَ لَهٗ حِمَارٌ يَتَرَوَّحُ عَلَيْهِ اِذَا مَلَّ رُكُوْبَ الرَّاحِلَةِ وَ عِمَامَةٌ يَشُدُّبِهَا رَاْسَهٗ فَبَيْنَا هُوَ يَوْمًا عَلٰى ذٰلِكَ الْحِمَارِ اِذْ مَرَّبِهٖ اَعْرَابِیٌّ فَقَالَ اَلَسْتَ ابْنَ فُلَانِ ابْنِ فُلَانٍ قَالَ بَلٰى فَاَعْطَاهُ الْحِمَارَ وَ قَالَ ارْكَبْ هٰذَا وَ الْعِمَامَةَ قَالَ اشْدُدْ بِهَا رَاْسَكَ فَقَالَ لَهٗ بَعْضُ اَصْحَابِهٖ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ اَعْطَيْتَ هٰذَا الْاَعْرَابِیَّ حِمَارًا كُنْتَ تَرَوَّحُ عَلَيْهِ وَ عِمَامَةً كُنْتَ تَشُدُّبِهَا رَاْسَكَ فَقَالَ اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَبَرِّ الْبِرِّ صِلَةَ الرَّجُلِ اَهْلَ وُدِّ اَبِيْهِ بَعْدَ اَنْ يُّوَلِّیَ وَ اِنَّ اَبَاهُ كَانَ صَدِيْقًا لِّعُمَرَ۔

باب: ماں باپ کے دوستوں کے ساتھ سلوک کرنے کی فضیلت

۶۵۱۳: عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو ایک گنوار ملا مکہ کی راہ میں عبداللہ نے اس کو سلام کیا اور جس گدھے پر خود سوار ہوتے تھے اس پر سوار کیا اور اپنے سر کا عمامہ اس کو دیا۔ عبداللہ بن دینار نے کہا اللہ تم سے نیکی کرے گنوار تھوڑے میں خوش ہو جاتے ہیں (اس کو اس قدر دینا کیا ضروری تھا) عبداللہ بن عمرؓ نے کہا اس کا باپ دوست تھا عمر بن خطاب (میرے باپ) کا اور میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے بڑی نیکی یہ ہے کہ لڑکا اپنے باپ کے دوستوں سے اچھا سلوک کرے۔

۶۵۱۴: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بڑی نیکی یہ ہے کہ لڑکا اپنے باپ کے دوستوں کے ساتھ احسان کرے۔

۶۵۱۵: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ جب مکہ کو جاتے تو ایک گدھا رکھتے اپنے ساتھ تفریح کے لیے اس پر چڑھتے جب اونٹ کی سواری سے تھک جاتے اور ایک عمامہ رکھتے جو سر میں باندھتے۔ ایک دن وہ گدھے پر جا رہے تھا اتنے میں ایک گنوار نکلا۔ عبداللہ نے کہا تو فلاں کا بیٹا ہے فلاں کا پوتا۔ وہ بولا ہاں۔ عبداللہ نے اس کو گدھا دے دیا اور کہا اس پر چڑھ اور عمامہ بھی دے دیا اور کہا اپنے سر پر باندھ عبداللہ کے بعضے ساتھی بولے تم نے اپنی تفریح کا گدھا دے دیا اور عمامہ بھی دے دیا جو اپنے سر پر باندھتے تھے اللہ تم کو بخشے۔ انہوں نے کہا میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے بڑی نیکی یہ ہے کہ آدمی سلوک کرے اپنے باپ کے دوستوں سے باپ کے مر جانے کے بعد اور اس گنوار کا باپ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دوست تھا۔

بَابُ : تَفْسِيرِ الْبِرِّ وَالْاِثْمِ

٦٥١٦: عَنِ النَّوَّاسِ ابْنِ سِمْعَانَ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبِرِّ وَالْاِثْمِ فَقَالَ الْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ وَ الْاِثْمُ مَا حَاكَ فِيْ صَدْرِكَ وَ كَرِهْتَ اَنْ يَّطَّلِعَ عَلَيْهِ النَّاسُ۔

باب: بھلائی اور برائی کے معنی

۶۵۱۶: نواس بن سمعان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا بھلائی اور برائی کو۔ آپ ﷺ نے فرمایا بھلائی حسن خلق کو کہتے ہیں (یعنی خوش مزاجی سے ملنا لوگوں کی دلداری اور دلجوئی کرنا حتی المقدور دنیا کے امور میں کسی کو ناراض نہ کرنا) اور گناہ وہ ہے جو تیرے دل میں چھبے اور تجھ کو برا لگے کہ لوگ اس سے مطلع ہوں۔

تشریح: سبحان اللہ کیا عمدہ تعریف ہے کہ تمام گناہ اس میں آ گئے۔

٦٥١٧: عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سِمْعَانَ قَالَ اَقَمْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ سَنَةً مَّا يَمْنَعُنِيْ مِنَ الْهِجْرَةِ اِلَّا الْمَسْئَلَةُ كَانَ اَحَدُنَا اِذَا هَاجَرَ لَمْ يَسْاَلْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَيْءٍ قَالَ فَسَاَلْتُهُ عَنِ الْبِرِّ وَ الْاِثْمِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ وَ الْاِثْمُ مَا حَاكَ فِيْ نَفْسِكَ وَ كَرِهْتَ اَنْ يَّطَّلِعَ عَلَيْهِ النَّاسُ۔

۶۵۱۷: نواس بن سمعانؓ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس مدینہ میں ایک سال تک رہا (اس طرح جیسے کوئی آپ ﷺ کی ملاقات کے لیے دوسرے ملک سے آتا اور اپنے ملک میں پھر جانے کا ارادہ رکھتا ہے) اور میں نے ہجرت نہ کی (یعنی اپنے ملک میں جانے کا ارادہ موقوف نہ کیا) مگر اس وجہ سے کہ جب کوئی ہم میں سے ہجرت کر لیتا تو رسول اللہ ﷺ سے کچھ نہ پوچھتا (برخلاف مسافروں کے ان کو پوچھنے کی اجازت تھی) میں نے پوچھا آپؐ سے بھلائی اور برائی کو۔ آپؐ نے فرمایا بھلائی اور نیکی حسن خلق ہے اور گناہ وہ ہے جو دل میں کھٹکے اور لوگوں کو اس کی خبر ہونا برا لگے تجھ کو۔

بَابٌ : صِلَةِ الرَّحْمِ وَ تَحْرِيمِ قَطِيْعَتِهَا

٦٥١٨: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ الْخَلْقَ حَتّٰى اِذَا فَرَغَ مِنْهُمْ قَامَتِ الرَّحِمُ فَقَالَتْ هٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ مِنَ الْقَطِيْعَةِ قَالَ نَعَمْ اَمَا تَرْضَيْنَ اَنْ اَصِلَ مَنْ وَصَلَكِ وَ اَقْطَعُ مَنْ قَطَعَكِ قَالَتْ بَلٰى قَالَ فَذَاكِ لَكِ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ فَهَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ وَ تُقَطِّعُوْا اَرْحَامَكُمْ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فَاَصَمَّهُمْ وَ اَعْمٰى اَبْصَارَهُمْ اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰى

باب: ناتا توڑنا حرام ہے

۶۵۱۸: ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا البتہ اللہ تعالیٰ نے خلق کو بنایا پھر جب ان کے بنانے سے فراغت پائی تو ناتا کھڑا ہوا اور بولا یہ مقام اس کا ہے (یعنی بزبان حال یا کوئی فرشتہ اس کی طرف سے بولا اور یہ تاویل ہے اور ظاہری معنی ٹھیک ہے کہ خود ناتا بولا اور کوئی مانع نہیں ہے ناتے کی زبان ہونے سے اس عالم میں) جو ناتا توڑنے سے پناہ چاہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہاں تو اس بات سے خوش نہیں کہ میں اس سے ملوں جو تجھ کو ملائے اور اس سے کاٹوں جو تجھ کو کاٹے۔ ناتا بولا میں راضی ہوں اس سے اللہ تعالیٰ نے فرمایا پس تجھ کو یہ درجہ حاصل ہوا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر تمہارا جی چاہے تو اس آیت کو پڑھو اللہ تعالیٰ منافقوں سے فرماتا ہے اگر تم کو حکومت ہو جائے تو تم زمین میں فساد پھیلاؤ اور ناتوں کو توڑو۔ یہ لوگ وہ ہیں جن پر اللہ نے لعنت کی۔

قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا۔

ان کو بہرا کر دیا (حق بات کے سننے سے) اوران کی آنکھوں کو اندھا کر دیا۔ کیا غور نہیں کرتے قرآن میں کیا ان کے دلوں پر قفل پڑے ہیں آخر تک۔

٦٥١٩:عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّحِمُ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ تَقُوْلُ مَنْ وَّصَلَنِيْ وَصَلَهُ اللّٰهُ وَ مَنْ قَطَعَنِيْ قَطَعَهُ اللّٰهُ۔

۶۵۱۹:ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ناتا عرش سے لٹکا ہوا ہے اور کہتا ہے جو مجھ کو ملا دے اللہ اس کو اپنے سے ملائے گا اور جو مجھ کو کاٹے اللہ اس کو اپنے سے کاٹے گا۔

٦٥٢٠:عَنْ جُبَيْرِ ابْنِ مُطْعِمٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ قَالَ ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ قَالَ سُفْيَانُ يَعْنِيْ قَاطِعَ رَحِمٍ۔

۶۵۲۰: جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نہیں جائے گا جنت میں وہ جو ناتے کو توڑے گا۔

تشریح ❀ یعنی جو ناتا توڑنا حلال سمجھے گا وہ تو کافر ہے ہمیشہ جہنم میں رہے گا اور جو حلال نہ سمجھے گا وہ پہلی بار میں نہ جائے گا بلکہ روکا جائے گا تھوڑی مدت تک ناتے توڑنے کے عذاب میں (نوویؒ)۔

٦٥٢١:عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ اَبَاهُ اَخْبَرَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعُ رَحِمٍ۔

۶۵۲۱: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٦٥٢٢:عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ وَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۶۵۲۲: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٦٥٢٣:عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ سَرَّهُ اَنْ يُّبْسَطَ عَلَيْهِ رِزْقُهُ اَوْ يُنْسَاَلَهُ فِيْ اَثَرِهِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ۔

۶۵۲۳: انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو بھلا لگے کہ اس کی روزی بڑھے اور اس کی عمر دراز ہو تو اپنے ناتے کو ملا دے۔

تشریح ❀ یعنی ناتے داروں کے ساتھ سلوک کرے۔ یہاں یہ اشکال ہے کہ عمر تو پہلے ہی سے معین کی جاتی ہے پھر وہ بڑھے گی کیسے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ عمر بڑھنے سے یہ غرض ہے کہ اس کی عبادت میں برکت ہوگی اور اس کی عمر ضائع نہ ہوگی یا اور اس کی عمر معلق مراد ہے کہ اگر ناتا جوڑے تو اتنی عمر ہے ورنہ اتنی ہے یا یہ مراد ہے کہ مرنے کے بعد بھی اس کا ذکر خیر قائم رہے گا تو گویا عمر بڑھ گئی (نووی مختصراً)۔

٦٥٢٤:عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَحَبَّ اَنْ يُّبْسَطَ لَهُ فِيْ رِزْقِهِ وَ يُنْسَاَلَهُ فِيْ اَثَرِهِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ۔

۶۵۲۴: ترجمہ: جو چاہے اپنی روزی بڑھانا اپنی عمر دراز ہونا تو ناتا ملائے۔

٦٥٢٥:عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِيْ قَرَابَةً اَصِلُهُمْ وَ يَقْطَعُوْنِيْ وَ اُحْسِنُ اِلَيْهِمْ وَ يُسِيْئُوْنَ اِلَيَّ وَ اَحْلُمُ عَنْهُمْ وَ يَجْهَلُوْنَ

۶۵۲۵: ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے ایک شخص بولا یا رسول اللہ میرے کچھ ناتے والے ہیں میں ان سے احسان کرتا ہوں اور وہ برائی کرتے ہیں۔ میں ناتا ملاتا ہوں اور وہ توڑتے ہیں میں بردباری کرتا ہوں اور وہ

عَلَيَّ فَقَالَ لَئِنْ كُنْتَ كَمَا قُلْتَ فَكَأَنَّمَا تُسِفُّهُمُ الْمَلَّ وَ لَا يَزَالُ مَعَكَ مِنَ اللّٰهِ ظَهِيْرٌ عَلَيْهِمْ مَا دُمْتَ عَلٰى ذٰلِكَ۔

جہالت کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر حقیقت میں تو ایسا ہی کرتا ہے تو ان کے منہ پر جلتی راکھ ڈالتا ہے اور ہمیشہ اللہ کی طرف سے تیرے ساتھ ایک فرشتہ رہے گا جو تم کو ان پر غالب رکھے گا جب تک تو اس حالت پر رہے گا۔

تشریح ❁ جلتی راکھ ڈالتا ہے یعنی ان کے لیے جہنم کا عذاب ہے یا شرمندگی اور ذلت کو جلتی راکھ سے تعبیر کیا۔ اس حدیث سے صلہ رحمی کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی کہ فرشتے صلہ رحمی کرنے والے کی مدد میں رہتے ہیں۔

بَابٌ: تَحْرِيْمِ التَّحَاسُدِ وَ التَّبَاغُضِ وَالتَّدَابُرِ

باب: حسد اور بغض اور دشمنی کا حرام ہونا

٦٥٢٦:عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبَاغَضُوْا وَ لَا تَحَاسَدُوْا وَ لَا تَدَابَرُوْا وَ كُوْنُوْا عِبَادَاللّٰهِ اِخْوَانًا وَ لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ يَّهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ۔

۶۵۲۶: انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مت بغض رکھو ایک دوسرے سے مت حسد کرو ایک دوسرے سے مت دشمنی کرو ایک دوسرے سے اور رہو اللہ کے بندو! بھائیوں کی طرح اور نہیں حلال ہے کسی مسلمان کو چھوڑ دے اپنے بھائی کی ملاقات تین دن سے زیادہ۔

تشریح ❁ حسد کہتے ہیں دوسرے کی نعمت کے زوال چاہنے کو یہ سخت حرام ہے اور بڑی بلا ہے حاسد کبھی خوش نہیں رہتا اور حسد کی بیماری اس کو کھا لیتی ہے۔

٦٥٢٧:عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ مَالِكٍ۔

۶۵۲۷: ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

٦٥٢٨:عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَ زَادَ بْنُ عُيَيْنَةَ وَ لَا تَقَاطَعُوْا۔

۶۵۲۸: اس روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ مت کاٹو ناتے کو یا دوستی اور محبت کو۔

٦٥٢٩:عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اَمَّا رِوَايَةُ يَزِيْدَ عَنْهُ فَكَرِوَايَةِ سُفْيَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ يَذْكُرُ الْخِصَالَ الْاَرْبَعَةَ جَمِيْعًا وَّ اَمَّا حَدِيْثُ عَبْدِالرَّزَّاقِ وَ لَا تَحَاسَدُوْا وَ لَا تَقَاطَعُوْا وَ لَا تَدَابَرُوْا۔

۶۵۲۹: ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

٦٥٣٠:عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَحَاسَدُوْا وَ لَا تَبَاغَضُوْا وَ لَا تَقَاطَعُوْا وَ كُوْنُوْا عِبَادَاللّٰهِ اِخْوَانًا۔

۶۵۳۰: ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

٦٥٣١:عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ وَ زَادَ كَمَا

۶۵۳۱: ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔ اتنا زیادہ ہے کہ رہو بھائیوں کی طرح جیسے تم

اَمَرَكُمُ اللّٰهُ۔

کو اللہ تعالیٰ نے حکم دیا (القرآن)۔

بَابٌ تَحْرِيمِ الْهِجْرَةِ فَوْقَ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ بِلَا عُذْرٍ شَرْعِيٍّ

باب: بغیر عذر شرعی کے تین دن سے زیادہ کسی مسلمان سے خفا رہنا حرام ہے

٦٥٣٢: عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ يَهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ يَلْتَقِيَانِ فَيُعْرِضُ هٰذَا وَ يُعْرِضُ هٰذَا وَ خَيْرُهُمَا الَّذِيْ يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ۔

۶۵۳۲: ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کسی مسلمان کو درست نہیں اپنے بھائی مسلمان کا چھوڑ دینا تین راتوں سے زیادہ اس طرح پر کہ دونوں ملیں یہ ادھر منہ پھیر لے وہ ادھر منہ پھیر لے۔ بہتر ان دونوں میں وہ ہے جو پہلے سلام کرے۔

تشریح حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ تین رات تک چھوڑ دینا درست ہے کیونکہ اکثر غصہ وغیرہ سے آدمی مجبور ہو جاتا ہے۔ پس تین دن تک چھوڑ دینا معاف ہوا۔ اس سے زیادہ درست نہیں اور بعضوں نے کہا تین دن تک بھی چھوڑنا درست نہیں اور جب سلام و دعا ہونے لگے تو چھوڑنا جاتا رہا بشرطیکہ اس کو ایذا نہ دے اسی طرح اگر اس کو خط لکھے یا پیغام بھیجے تب بھی چھوڑنے کا گناہ جاتا رہے گا (نووی مختصراً)۔

٦٥٣٣: عَنِ الزُّهْرِيِّ بِاِسْنَادِ مَالِكٍ وَ مِثْلَ حَدِيْثِهٖ اِلَّا قَوْلَهٗ فَيُعْرِضُ هٰذَا وَ يُعْرِضُ هٰذَا فَاِنَّهُمْ جَمِيْعًا قَالُوْا فِيْ حَدِيْثِهِمْ غَيْرَ مَالِكٍ فَيَصُدُّ هٰذَا وَيَصُدُّ هٰذَا۔

۶۵۳۳: ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

٦٥٣٤: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِلْمُؤْمِنِ اَنْ يَّهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ۔

۶۵۳۴: عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نہیں حلال ہے مؤمن کو چھوڑ دینا اپنے بھائی کو تین دن سے زیادہ۔

٦٥٣٥: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا هِجْرَةَ بَعْدَ ثَلَاثٍ۔

۶۵۳۵: ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تین دن کے بعد چھوڑنا نہیں ہے۔

بَابُ تَحْرِيْمِ الظَّنِّ وَالتَّجَسُّسِ وَ التَّنَافُسِ وَ التَّنَاجُشِ وَ نَحْوِهَا

باب: بدگمانی اور ٹوہ لگانا اور شک کرنا اور لالڑیاپن حرام ہے

٦٥٣٦: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَاِنَّ الظَّنَّ اَكْذَبُ الْحَدِيْثِ وَ لَا تَحَسَّسُوْا وَ لَا تَجَسَّسُوْا وَ لَا

۶۵۳۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بچو تم بدگمانی سے کیونکہ بدگمانی بڑا جھوٹ ہے اور مت کان لگاؤ کسی کی باتوں پر اور مت ٹوہ لگاؤ اور مت رشک کرو (دنیا میں لیکن دین میں

تَنَافَسُوْا وَلَا تَحَاسَدُوْا وَ لَا تَبَاغَضُوْا وَ لَا تَدَابَرُوْا وَ كُوْنُوْا عِبَادَاللّٰهِ اِخْوَانًا۔

درست ہے) اور مت حسد کرو اور مت بغض رکھو اور مت دشمنی کرو اور ہو جاؤ اللہ کے بندے بھائی بھائی۔

۶۵۳۷:عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَهَجَّرُوْا وَ لَا تَدَابَرُوْا وَ لَا تَحَسَّسُوْا وَلَا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَيْعِ بَعْضٍ وَ كُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا۔

۶۵۳۷:ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مت چھوڑو ایک دوسرے کو اور مت دشمنی کرو اور مت کان لگاؤ کسی کا راز سننے کو اور مت بیچو اور ایک دوسرے کی بیع پر اور ہو جاؤ اللہ کے بندو بھائی بھائی۔

۶۵۳۸:عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ لَا تَحَاسَدُوْا وَ لَا تَبَاغَضُوْا وَ لَا تَجَسَّسُوْا وَلَا تَحَسَّسُوْا وَلَا تَنَاجَشُوْا وَ كُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا۔

۶۵۳۸:ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مت حسد کرو اور مت بغض کرو اور مت ٹوہ لگاؤ اور مت کان لگاؤ کسی کا بھید سننے کو مت لاڑیا پن کرو اور ہو جاؤ اللہ کے بندو بھائی بھائی۔

۶۵۳۹:عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ لَا تَقَاطَعُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا وَلَا تَبَاغَضُوْا وَ لَا تَحَاسَدُوْا وَ كُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا كَمَا اَمَرَكُمُ اللّٰهُ۔

۶۵۳۹:رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قطع نہ کرو اور دشمنی اور بغض نہ کرو اور حسد نہ کرو اور جس طرح اللہ نے حکم دیا ہے اس کے بندے بن جاؤ۔

۶۵۴۰: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ لَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا وَلَا تَنَافَسُوا وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا۔

۶۵۴۰:ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "مت بغض رکھو اور مت دشمنی رکھو اور مت رشک کرو ایک دوسرے سے اور ہو جاؤ اللہ کے بندے بھائی بھائی۔

عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَ لَا تَقَاطَعُوْا وَ لَا تَدَابَرُوْا وَ لَا تَبَاغَضُوْا وَ لَا تَحَاسَدُوْا وَ كُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا۔

اعمش سے اسی اسناد سے روایت ہے کہ مت کاٹو ناتے یا دوستی کو مت دشمنی کرو مت بغض رکھو مت حسد کرو۔ ہو جاؤ اللہ کے بندو بھائی بھائی۔

بَابُ: تَحْرِيْمِ ظُلْمِ الْمُسْلِمِ وَخَذْلِهِ

باب: مسلمان پر ظلم کرنا یا اس کو ذلیل کرنا حرام ہے

۶۵۴۱:عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ لَا تَحَاسَدُوْا وَ لَا تَنَا جَشُوْا وَ لَا تَبَا غَضُوْا وَ لَا تَدَا بَرُوْا وَلَا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَيْعِ بَعْضٍ وَ كُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَ لَا يَخْذُلُهُ وَ لَا يَحْقِرُهُ التَّقْوٰى هٰهُنَا وَ يُشِيْرُ اِلٰى صَدْرِهِ

۶۵۴۱:ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مت حسد کرو مت لاڑیا پن کرو مت بغض رکھو مت دشمنی کرو۔ کوئی تم میں سے دوسرے کی بیع پر بیع نہ کرے اور ہو جاؤ اللہ کے بندے بھائی بھائی مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ اس پر ظلم کرے نہ اس کو ذلیل کرے نہ اس کو حقیر جانے۔ تقویٰ اور پرہیز گاری یہاں ہے اور اشارہ کیا آپ ﷺ نے اپنے سینے کی طرف تین بار (یعنی ظاہر میں عمدہ اعمال کرنے سے آدمی

ثَلَاثَ مِرَارٍ بِحَسْبِ امْرِءٍ مِّنَ الشَّرِّ اَنْ يَّحْقِرَ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ كُلُّ مُسْلِمٍ حَرَامٌ دَمُهٗ وَ مَالُهٗ وَ عِرْضُهٗ۔

متقی نہیں ہوتا جب تک سینہ اس کا صاف نہ ہو) کافی ہے آدمی کو یہ برائی کہ اپنے بھائی مسلمان کو حقیر سمجھے مسلمان کی سب چیزیں دوسرے مسلمان پر حرام ہیں اس کا خون مال عزت اور آبرو۔

٦٥٤٢:عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِ دَاوٗدَ وَزَادَ نَقَصَ وَ مِمَّا زَادَ فِيْهِ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْظُرُ اِلٰی اَجْسَادِكُمْ وَ لَآ اِلٰی صُوَرِكُمْ وَ لٰكِنْ يَّنْظُرُ اِلٰی قُلُوْبِكُمْ وَ اَشَارَ بِاَصَابِعِهٖ۔

۶۵۴۲: ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نہ تمہارے جسموں کو اور نہ تمہاری صورتوں کو دیکھنے کا بلکہ تمہارے دلوں کو دیکھے گا اور اشارہ کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی انگلیوں سے اپنے سینے کی طرف۔

٦٥٤٣:عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْظُرُ اِلٰی صُوَرِكُمْ وَ اَمْوَالِكُمْ وَ لٰكِنْ يَّنْظُرُ اِلٰی قُلُوْبِكُمْ وَ اَعْمَالِكُمْ۔

۶۵۴۳: ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ تمہاری صورتوں اور تمہارے مالوں کو نہیں دیکھے گا لیکن تمہارے دلوں اور اعمال کو دیکھے گا''۔

بَابُ: النَّهْيِ عَنِ الشَّحْنَاءِ وَالتَّهَاجُرِ

باب: کینہ رکھنے کی ممانعت

٦٥٤٤:عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُفْتَحُ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَ يَوْمَ الْخَمِيْسِ فَيُغْفَرُ لِكُلِّ عَبْدٍ لَّا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا اِلَّا رَجُلًا كَانَتْ بَيْنَهٗ وَ بَيْنَ اَخِيْهِ شَحْنَآءُ فَيُقَالُ اَنْظِرُوْا هٰذَيْنِ حَتّٰی يَصْطَلِحَا اَنْظِرُوْا هٰذَيْنِ حَتّٰی يَصْطَلِحَا۔

۶۵۴۴: ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں پیر اور جمعرات کے دن پھر ایک بندہ کی مغفرت ہوتی ہے جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک نہیں کرتا مگر وہ شخص جو کینہ رکھتا ہے اپنے بھائی سے اس کی مغفرت نہیں ہوتی اور حکم ہوتا ہے ان دونوں کو دیکھتے رہو جب تک مل جائیں۔ ان دونوں کو دیکھتے رہو جت تک مل جائیں''۔ (جب مل جائیں ان کی مغفرت ہو۔)

٦٥٤٥:عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيْهِ بِاِسْنَادِ مَالِكٍ نَحْوَ حَدِيْثِهٖ غَيْرَ اَنَّ فِیْ حَدِيْثِ الدَّرَاوَرْدِيِّ اِلَّا الْمُتَهَاجِرَيْنِ مِنْ رِّوَايَةِ ابْنِ عَبْدَةَ قَالَ قُتَيْبَةُ اِلَّا الْمُهْتَجِرَيْنِ۔

۶۵۴۵: ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔ اس روایت میں یہ ہے کہ ان دو شخصوں کی مغفرت نہیں ہوتی جنہوں نے ترک ملاقات کیا ہو۔

٦٥٤٦:عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَفَعَهٗ مَرَّةً قَالَ تُعْرَضُ الْاَعْمَالُ فِیْ كُلِّ يَوْمِ خَمِيْسٍ وَّ اثْنَيْنِ فَيَغْفِرُ اللّٰهُ فِیْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ لِكُلِّ امْرِیءٍ لَّا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا اِلَّا امْرَاً كَانَتْ بَيْنَهٗ وَ بَيْنَ اَخِيْهِ شَحْنَآءُ فَيُقَالُ ارْكُوْا هٰذَيْنِ حَتّٰی يَصْطَلِحَا ارْكُوْا هٰذَيْنِ حَتّٰی

۶۵۴۶: ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ ان دونوں کو رہنے دو اور یہ ہے کہ پیر اور جمعرات کو اعمال پیش کئے جاتے ہیں۔

يَصْطَلِحَا۔

٦٥٤٧:عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُعْرَضُ اَعْمَالُ النَّاسِ فِیْ كُلِّ جُمُعَةٍ مَرَّتَيْنِ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَ يَوْمَ الْخَمِيْسِ فَيُغْفَرُ لِكُلِّ عَبْدٍ مُؤْمِنٍ اِلَّا عَبْدًا بَيْنَهٗ وَ بَيْنَ اَخِيْهِ شَحْنَآءُ فَيُقَالُ اتْرُكُوْا اَوِ ارْكُوْا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَفِيْئَا۔

۶۵۴۷:ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”لوگوں کے اعمال پیش کئے جاتے ہیں ہر جمعہ میں دوبار پیر اور جمعرات کو پھر مغفرت ہوتی ہے ہر مسلمان بندہ کی مگر اس بندہ کی جس کو کینہ ہو اپنے بھائی سے تو کہا جاتا ہے چھوڑ دو یا ٹھہرائے رہو ان دونوں کو یہاں تک کہ مل جائیں“۔

بَابُ : فَضْلِ الْحُبِّ فِی اللّٰهِ تَعَالٰى

باب: اللہ تعالیٰ کے واسطے محبت کی فضیلت

٦٥٤٨:عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَيْنَ الْمُتَحَابُّوْنَ بِجَلَالِیَ الْيَوْمَ اُظِلُّهُمْ فِیْ ظِلِّیْ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلِّیْ۔

۶۵۴۸:ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا کہاں ہیں وہ لوگ جو میری بزرگی اور اطاعت کے لیے ایک دوسرے سے محبت کرتے تھے آج کے دن کہ میں ان کو اپنے سایہ میں رکھوں گا اور آج کے دن کوئی سایہ نہیں ہے سوا میرے سایہ کے“۔

تشریح ۞ سوا میرے سایہ کے یعنی میری پناہ کے یا میرے عرش کے سایہ اللہ جل جلالہ کے لیے محبت وہ ہے جو اس کی تعمیل اور اس کی رضامندی کے لیے ہو جیسے محبت رکھنا دینداروں سے عالموں سے پرہیزگاروں سے۔

٦٥٤٩:عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَجُلًا زَارَ اَخًا لَهٗ فِیْ قَرْيَةٍ اُخْرٰى فَاَرْصَدَ اللّٰهُ لَهٗ عَلٰى مَدْرَجَتِهٖ مَلَكًا فَلَمَّآ اَتٰى عَلَيْهِ قَالَ اَيْنَ تُرِيْدُ قَالَ اُرِيْدُ اَخًا لِّیْ فِیْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ قَالَ هَلْ لَّكَ عَلَيْهِ مِنْ نِّعْمَةٍ تَرُبُّهَا قَالَ لَا غَيْرَ اَنِّیْٓ اَحْبَبْتُهٗ فِی اللّٰهِ قَالَ فَاِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكَ بِاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَبَّكَ كَمَآ اَحْبَبْتَهٗ فِيْهِ۔

۶۵۴۹:ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”ایک شخص اپنے بھائی کی ملاقات کو ایک دوسرے گاؤں کی طرف گیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی راہ میں ایک فرشتہ کو کھڑا کر دیا جب وہ وہاں پہنچا تو اس فرشتے نے پوچھا کہاں جاتا ہے وہ بولا اس گاؤں میں میرا ایک بھائی ہے میں اس کو دیکھنے کو جاتا ہوں فرشتہ نے کہا اس کا تیرے اوپر کوئی احسان ہے جس کو سنبھالنے کے لیے تو اس کے پاس جاتا ہے وہ بولا نہیں کوئی احسان اس کا مجھ پر نہیں ہے صرف اللہ کے لیے اس کو چاہتا ہوں۔ فرشتہ بولا تو میں اللہ تعالیٰ کا ایلچی ہوں اور اللہ تجھ کو چاہتا ہے جیسے تو اس کی راہ میں اپنے بھائی کو چاہتا ہے۔

٦٥٥٠:عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ۔

۶۵۵۰:مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

بَابٌ : فَضْلِ عِيَادَةِ الْمَرِيْضِ

باب: بیمار پرسی کا ثواب

٦٥٥١:عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَآئِدُ الْمَرِيْضِ فِیْ مَخْرَفَةِ الْجَنَّةِ حَتّٰى يَرْجِعَ۔

۶۵۵۱:ثوبان سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ”بیمار کا پوچھنے والا (اس کے مکان پر جا کر) جنت کے باغ میں ہے جب تک وہ لوٹے“۔

٦٥٥٢:عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَمَنْ عَادَ مَرِيْضًا لَمْ يَذَلْ فِيْ خُرْفَةِ الْجَنَّةِ حَتّٰى يَرْجِعَ۔

۶۵۵۲: ترجمہ وہی ہے جوگزرا۔

٦٥٥٣:عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْمُسْلِمَ اِذَا دَعَآ اَخَاه الْمُسْلِمَ لَمْ يَزَلْ فِيْ الْخُرْفَةِ الْجَنَّةِ حَتّٰى يَرْجِعَ۔

۶۵۵۳: ترجمہ وہی ہے جوگزرا۔

٦٥٥٤:عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ عَادَمَرِيْضًا لَمْ يَزَلْ فِيْ خُرْفَةِ الْجَنَّةِ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَ مَا خُرْفَةُ الْجَنَّةِ قَالَ جَنَاهَا۔

۶۵۵۴: ترجمہ وہی ہے جوگزرا۔

٦٥٥٥:عَنْ عَاصِمِ الْاَحْوَلِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ ۔

۶۵۵۵: ترجمہ وہی ہے جوگزرا۔

٦٥٥٦:عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يَقُوْلُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَا بْنَ اٰدَمَ مَرِضْتُ فَلَمْ تَعُدْنِيْ قَالَ يَا رَبِّ كَيْفَ اَعُوْدُكَ وَ اَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ قَالَ مَا عَلِمْتَ اَنَّ عَبْدِيْ فُلَانًا مَّرِضَ فَلَمْ تَعُدْهُ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّكَ لَوْ عُدْتَّهٗ لَوَجَدْتَّنِيْ عِنْدَهٗ يَا ابْنَ اٰدَمَ اسْتَطْعَمْتُكَ فَلَمْ تُطْعِمْنِيْ قَالَ يَا رَبِّ وَكَيْفَ اُطْعِمُكَ وَ اَنْتَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ قَالَ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّهٗ اسْتَطْعَمَكَ عَبْدِيْ فُلَانٌ فَلَمْ تُطْعِمْهُ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّكَ لَوْ اَطْعَمْتَهٗ لَوَجَدْتَّ ذٰلِكَ عِنْدِيْ يَا ابْنَ اٰدَمَ اسْتَسْقَيْتُكَ فَلَمْ تَسْقِنِيْ قَالَ يَا رَبِّ كَيْفَ اَسْقِيْكَ وَ اَنْتَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ قَالَ اسْتَسْقَاكَ عَبْدِيْ فُلَانٌ فَلَمْ تَسْقِهٖ اَمَا اَنَّكَ لَمْ اَسْقَيْتَهٗ وَ جَدْتَّ ذٰلِكَ عِنْدِيْ۔

۶۵۵۶: ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا قیامت کے دن اے آدم کے بیٹے میں بیمار ہوا تو نے میری خبر نہ لی وہ کہے گا اے پروردگار میں تیری کیونکر خبر لیتا تو مالک ہے سارے جہاں کا۔ پروردگار فرمائے گا تجھ کو معلوم نہیں میرا فلاں بندہ بیمار ہوا تھا تو نے اس کی خبر نہ لی اگر تو اس کی خبر لیتا تو مجھ کو پاتا اس کے نزدیک۔ اے آدم کے بیٹے میں نے تجھ سے کھانا مانگا تو نے مجھ کو کھانا نہ دیا۔ وہ کہے گا اے رب میں تجھ کو کیسے کھلاتا تو تو مالک ہے سارے جہاں کا پروردگار فرمائے گا کیا تو نہیں جانتا میرے فلاں بندہ نے تجھ سے کھانا مانگا تو نے اس کو نہ کھلایا اگر تو اس کو کھلاتا تو اس کا ثواب میرے پاس پاتا۔ اے بیٹے آدم کے میں نے تجھ سے پانی مانگا تو نے مجھ کو پانی نہ پلایا۔ بندہ بولے گا میں تجھے کیونکر پلاتا تو مالک ہے سارے جہان کا۔ پروردگار فرمائے گا میرے فلاں بندہ نے تجھ سے پانی مانگا تو نے اس کو نہیں پلایا اگر پلاتا تو اس کا بدلہ میرے پاس پاتا۔

بَابُ : ثَوَابِ الْمُؤْمِنِ فِيمَا يُصِيبُهُ مِنْ مَّرَضٍ اَوْ حُزْنٍ

باب : مؤمن کو کوئی بیماری یا تکلیف پہنچے تو اس کا ثواب

٦٥٥٧ :عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ مَا رَاَيْتُ رَجُلًا اَشَدَّ عَلَيْهِ الْوَجَعُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ فِيْ رِوَايَةِ عُثْمَانَ مَكَانَ الْوَجَعِ وَجَعًا۔

۶۵۵۷ : ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ کسی پر میں نے بیماری کی سختی نہیں دیکھی۔

٦٥٥٨ :عَنِ الْاَعْمَشِ بِاِسْنَادِ جَرِيْرٍ مِثْلَ حَدِيْثِهٖ۔

۶۵۵۸ : ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٦٥٥٩ :عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ هُوَ يُوْعَكُ فَمَسِسْتُهٗ بِيَدِیْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ لَتُوْعَكُ وَعْكًا شَدِيْدًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَجَلْ اِنِّیْ اُوْعَكُ كَمَا يُوْعَكُ رَجُلَانِ مِنْكُمْ قَالَ فَقُلْتُ ذٰلِكَ اَنَّ لَكَ اَجْرَيْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَجَلْ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُّسْلِمٍ يُّصِيْبُهٗ اَذًى مِنْ مَّرَضٍ فَمَا سِوَاهُ اِلَّا حَطَّ اللّٰهُ بِهٖ سَيِّاٰتِهٖ كَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ وَ رَقَهَا وَلَيْسَ فِیْ حَدِيْثِ زُهَيْرٍ فَمَسِسْتُهٗ بِيَدِهٖ۔

۶۵۵۹ : عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس گیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بخار آیا تھا۔ میں نے ہاتھ لگایا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سخت بخار آتا ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہاں مجھ کو اتنا بخار آتا ہے جتنا تم میں سے دو کو آئے۔ میں نے کہا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دو اجر ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہاں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''کوئی ایسا مسلمان نہیں جس کو تکلیف پہنچی بیماری کی یا اور کچھ مگر اللہ تعالیٰ اس کے گناہ گرا دیتا ہے جیسے درخت اپنے پتے گرا دیتا ہے''۔

٦٥٦٠ :عَنِ الْاَعْمَشِ بِاِسْنَادِ جَرِيْرٍ نَحْوَ حَدِيْثِهٖ وَ زَادَ فِیْ حَدِيْثِ اَبِیْ مُعَاوِيَةَ قَالَ نَعَمْ وَ الَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ مَا عَلَى الْاَرْضِ مُسْلِمٌ۔

۶۵۶۰ : ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٦٥٦١ :عَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ دَخَلَ شَبَابٌ مِّنْ قُرَيْشٍ عَلٰى عَآئِشَةَ وَ هِیَ بِمِنًى وَّ هُمْ يَضْحَكُوْنَ فَقَالَتْ مَا يُضْحِكُكُمْ قَالُوْا فُلَانٌ خَرَّ عَلٰى طُنُبِ فُسْطَاطٍ فَكَادَتْ عُنُقُهٗ اَوْ عَيْنُهٗ اَنْ تَذْهَبَ قَالَتْ لَا تَضْحَكُوْا فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُّسْلِمٍ يُشَاكُ شَوْكَةً فَمَا فَوْقَهَا اِلَّا كُتِبَتْ لَهٗ

۶۵۶۱ : اسود سے روایت ہے قریش کے چند جوان لوگ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس گئے وہ منیٰ میں تھیں۔ وہ لوگ ہنس رہے تھے۔ حضرت عائشہؓ نے کہا کیوں ہنستے ہو انہوں نے کہا فلاں شخص خیمہ کی طناب پر گرا اس کی گردن یا آنکھ جاتے جاتے بچی۔ حضرت عائشہؓ نے کہا مت ہنسو اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کسی مسلمان کو اگر ایک کانٹا لگے یا اس سے زیادہ کوئی دکھ پہنچے تو اس کے لیے ایک درجہ بڑھے گا اور

بِهَا دَرَجَةٌ وَّ مُحِيَتْ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةٌ۔

ایک گناہ اس کا مٹ جائے گا۔

۶۵۶۲:عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يُصِيْبُ الْمُؤْمِنَ مِنْ شَوْكَةٍ فَمَا فَوْقَهَا اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً اَوْ حَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةً۔

۶۵۶۲: ترجمہ وہی ہے جو گزرا اس میں اتنا زیادہ ہے کہ ایک درجہ بڑھے گا یا ایک گناہ ختم ہوگا۔

۶۵۶۳:عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصِيْبُ الْمُؤْمِنَ شَوْكَةٌ فَمَا فَوْقَهَا اِلَّا نَقَصَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ خَطِيْئَتِهِ۔

۶۵۶۳: ترجمہ ایک کانٹا یا اس سے زیادہ کچھ صدمہ ہو تو اللہ اس کی وجہ سے ایک گناہ کاٹ دے گا۔

۶۵۶۴:عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ۔

۶۵۶۴: ترجمہ وہی ہے جو گزرا ہے۔

۶۵۶۵:عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُصِيْبَةٍ يُصَابُ بِهَا الْمُسْلِمُ اِلَّا كُفِّرَ بِهَا عَنْهُ حَتَّى الشَّوْكَةِ يُشَاكُهَا۔

۶۵۶۵: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا ہے۔

۶۵۶۶:عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُصِيْبُ الْمُؤْمِنَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ حَتَّى الشَّوْكَةِ اِلَّا قُصَّ بِهَا مِنْ خَطَايَاهُ اَوْ كُفِّرَ بِهَا مِنْ خَطَايَاهُ لَا يَدْرِىْ يَزِيْدُ اَيَّتُهُمَا۔

۶۵۶۶: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا ہے۔

۶۵۶۷:عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَا مِنْ شَيْءٍ يُصِيْبُ الْمُؤْمِنَ حَتَّى الشَّوْكَةِ تُصِيْبُهُ اِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ بِهَا حَسَنَةً اَوْ حُطَّتْ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةٌ۔

۶۵۶۷: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۶۵۶۸:قَالَ عُرْوَةُ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ وَّ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّهُمَا سَمِعَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا يُصِيْبُ الْمُؤْمِنَ مِنْ وَّصَبٍ وَّ لَا نَصَبٍ وَّ لَا سَقَمٍ وَ لَا حَزَنٍ حَتَّى الْهَمِّ يُهِمُّهُ اِلَّا كُفِّرَ بِهِ مِنْ سَيِّاٰتِهِ۔

۶۵۶۸: ابو سعیدؓ اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''مؤمن کو جب کوئی تکلیف یا ایذا ہو یا بیماری ہو یا رنج ہو یہاں تک کہ فکر جو اس کو ہوتی ہے تو اس کے گناہ مٹ جاتے ہیں''۔

۶۵۶۹:عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ مَنْ يَّعْمَلْ سُوْءًا يُّجْزَبِهِ بَلَغَتْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ مَبْلَغًا شَدِيْدًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَارِبُوْا وَ

۶۵۶۹: ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جب یہ آیت اتری جو کوئی برائی کرے گا اس کو اس کا بدلہ ملے گا تو مسلمانوں پر بہت سخت گزرا (کہ ہر گناہ کے بدلے ضرور عذاب ہوگا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سَدِّدُوْا فَفِیْ كُلِّ مَا يُصَابُ بِهِ الْمُسْلِمُ كَفَّارَةٌ حَتَّى النَّكْبَةِ يُنْكَبُهَا اَوِ الشَّوْكَةِ يُشَاكُهَا قَالَ مُسْلِمٌ هُوَ عُمَرَ ابْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ مُحَيْصِنٍ مِنْ اَهْلِ مَكَّةَ۔

نے فرمایا ''میانہ روی اختیار کرو اور ٹھیک راستہ کو ڈھونڈو اور مسلمان کو ہر ایک مصیبت کفارہ ہے یہاں تک کہ ٹھوکر اور کانٹا بھی''۔ (تو بہت سے گناہوں کا بدلہ دنیا ہی میں ہو جائے گا اور امید ہے کہ آخرت میں مواخذہ نہ ہو)۔

٦٥٧٠:عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلٰى اُمِّ السَّائِبِ اَوْ اُمِّ الْمُسَيَّبِ فَقَالَ مَا لَكَ يَا اُمَّ السَّآئِبِ اَوْ يَآ اُمَّ الْمُسَيَّبِ تَزَفْزِفِيْنَ قَالَتِ الْحُمّٰى لَا بَارَكَ اللّٰهُ فِيْهَا فَقَالَ لَا تَسُبِّیْ الْحُمّٰى فَاِنَّهَا تُذْهِبُ خَطَايَا بَنِیْ اٰدَمَ كَمَا يُذْهِبُ الْكِيْرُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ۔

٦٥٧٠: جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ام السائب یا ام المسیب کے پاس گئے تو پوچھا اے ام السائب یا ام المسیب تو لرز رہی ہے کیا ہوا تجھ کو۔ وہ بولی بخار ہے اللہ اس کو برکت نہ دے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مت برا کہہ بخار کو کیونکہ وہ دور کر دیتا ہے آدمیوں کے گناہوں کو جیسے بھٹی لوہے کا میل دور کر دیتی ہے۔

٦٥٧١:عَنْ عَطَاءِ ابْنِ اَبِیْ رَبَاحٍ قَالَ قَالَ لِیَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَلَا اُرِيْكَ امْرَاَةً مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ قُلْتُ بَلٰى قَالَ هٰذِهِ الْمَرْاَةُ السَّوْدَآءُ اَتَتِ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ اِنِّیْ اُصْرَعُ وَ اِنِّیْ اَتَكَشَّفُ فَادْعُ اللّٰهِ لِیْ قَالَ اِنْ شِئْتِ صَبَرْتِ وَ لَكِ الْجَنَّةُ وَ اِنْ شِئْتِ دَعَوْتُ اللّٰهَ اَنْ يُّعَافِيَكِ قَالَتْ اَصْبِرُ قَالَتْ فَاِنِّیْ اَتَكَشَّفُ فَادْعُ اللّٰهَ اَنْ لَّآ اَتَكَشَّفَ فَدَعَا لَهَا۔

٦٥٧١: عطاء بن ابی رباح سے روایت ہے مجھ سے ابن عباسؓ نے کہا کیا میں تجھ کو ایک جنتی عورت دکھلاؤں میں نے کہا دکھلاؤ انہوں نے کہا یہ کالی عورت رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور بولی مجھے مرگی کا عارضہ ہے اس حالت میں میرا بدن کھل جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے میرے لیے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر تو صبر کرتی ہے تو تیرے لیے جنت ہے اور جو تو کہے تو میں دعا کرتا ہوں اللہ تجھ کو تندرست کر دیگا۔ وہ بولی میں صبر کرتی ہوں۔ پھر بولی میرا بدن کھل جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ میرا بدن نہ کھلے آپ ﷺ نے دعا کی اس عورت کے لیے (چنانچہ اس کا بدن اس حالت میں ہرگز نہ کھلتا تھا۔ معلوم ہوا کہ بیماری اور مصیبت میں صبر کرنے کا بدلہ بہشت ہے)۔

بَابُ : تَحْرِيْمِ الظُّلْمِ

باب: ظلم کرنا حرام ہے

٦٥٧٢:عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا رَوٰى عَنِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى اَنَّهُ قَالَ يَا عِبَادِیْ اِنِّیْ حَرَّمْتُ الظُّلْمَ عَلٰى نَفْسِیْ وَ جَعَلْتُهُ بَيْنَكُمْ مُحَرَّمًا فَلَا تَظَالَمُوْا يَا عِبَادِیْ كُلُّكُمْ ضَالٌّ اِلَّا مَنْ هَدَيْتُهُ فَاسْتَهْدُوْنِیْ اَهْدِكُمْ يَا عِبَادِیْ كُلُّكُمْ جَائِعٌ اِلَّا مَنْ اَطْعَمْتُهُ فَاسْتَطْعِمُوْنِیْ

٦٥٧٢: ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے سنا فرمایا اس نے اے میرے بندو میں نے ظلم کو اپنے اوپر حرام کیا اور تم پر بھی حرام کیا تو تم مت ظلم کرو آپس میں ایک دوسرے پر۔ اے میرے بندو تم سب گمراہ ہو مگر جس کو میں راہ بتلاؤں تو مجھ سے راہ مانگو میں تم کو راہ بتلاؤں گا۔ اے بندو میرے تم سب بھوکے ہو مگر جس کو میں کھلاؤں تو مجھ سے کھانا مانگو میں تم کو کھلاؤں گا۔ اے بندو

أُطْعِمْكُمْ يَا عِبَادِيْ كُلُّكُمْ عَارٍ إِلَّا مَنْ كَسَوْتُهُ فَاسْتَكْسُوْنِيْ أَكْسُكُمْ يَا عِبَادِيْ إِنَّكُمْ تُخْطِئُوْنَ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَ أَنَا أَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا فَاسْتَغْفِرُوْنِيْ أَغْفِرْلَكُمْ يَا عِبَادِيْ إِنَّكُمْ لَنْ تَبْلُغُوْا ضُرِّيْ فَتَضُرُّوْنِيْ وَ لَنْ تَبْلُغُوْا نَفْعِيْ فَتَنْفَعُوْنِيْ يَا عِبَادِيْ لَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَ اٰخِرَكُمْ وَ إِنْسَكُمْ وَ جِنَّكُمْ كَانُوْا عَلٰى أَتْقٰى قَلْبِ رَجُلٍ وَّاحِدٍ مِّنْكُمْ مَا زَادَ ذٰلِكَ فِيْ مُلْكِيْ شَيْئًا يَاعِبَادِيْ لَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَ اٰخِرَكُمْ وَ إِنْسَكُمْ وَ جِنَّكُمْ كَانُوْا عَلٰى أَفْجَرِ قَلْبِ رَجُلٍ وَّاحِدٍمَّا نَقَصَ ذٰلِكَ مِنْ مُلْكِيْ شَيْئًا يَا عِبَادِيْ لَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَاٰخِرَكُمْ وَ إِنْسَكُمْ وَ جِنَّكُمْ قَامُوْا فِيْ صَعِيْدٍ وَّاحِدٍ فَسَأَلُوْنِيْ فَأَعْطَيْتُ كُلَّ إِنْسَانٍ مَّسْئَلَتَهٗ مَا نَقَصَ ذٰلِكَ مِمَّا عِنْدِيْ إِلَّا كَمَا يَنْقُصُ الْمِخْيَطُ إِذَا أُدْخِلَ الْبَحْرَ يَاعِبَادِيْ إِنَّمَا هِيَ أَعْمَالُكُمْ أُحْصِيْهَالَكُمْ ثُمَّ أُوَفِّيْكُمْ إِيَّاهَا فَمَنْ وَّجَدَ خَيْرًا فَلْيَحْمَدِ اللّٰهَ وَ مَنْ وَّجَدَ غَيْرَ ذٰلِكَ فَلَا يَلُوْمَنَّ إِلَّا نَفْسَهٗ قَالَ سَعِيْدٌ كَانَ أَبُوْ إِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيُّ إِذَا حَدَّثَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ جَثَا عَلٰى رُكْبَتَيْهِ۔

میرے تم سب ننگے ہو مگر جس کو میں پہناؤں تو کپڑا مانگو مجھ سے میں پہناؤں گا تم کو۔ اے بندو میرے تم رات دن گناہ کرتے ہو اور میں سب گناہوں کو بخشتا ہوں تو بخشش چاہو مجھ سے میں بخشوں گا تم کو۔ اے بندو میرے تم میرا نقصان نہیں کر سکتے اور نہ مجھ کو فائدہ پہنچا سکتے ہو۔ اگر تمہارے اگلے اور پچھلے اور آدمی اور جنات سب ایسے ہو جائیں جیسے تم میں کا بڑا پرہیز گار شخص تو میری سلطنت میں کچھ افزائش نہ ہو گی اور اگر تم میں کے اگلے اور پچھلے اور آدمی اور جنات اور سب ایسے ہو جائیں جیسے تم میں کا بڑا بدکار شخص تو میری سلطنت میں سے کچھ کم نہ ہو گا اے بندو میرے اگر تمہارے اگلے اور پچھلے اور آدمی اور جنات سب ایک میدان میں کھڑے ہوں پھر مجھ سے مانگنا شروع کریں اور میں ہر ایک کو جتنا مانگے سو دوں تب بھی میرے پاس جو کچھ ہے وہ کم نہ ہو گا مگر اتنا جیسے دریا میں سوئی ڈبو کر نکال لوں (تو دریا کا جتنا پانی کم ہو جاتا ہے اتنا بھی میرا خزانہ کم نہ ہو گا اس لیے کہ دریا کتنا ہی بڑا ہو آخر محدود ہے اور میرا خزانہ بے انتہا ہے پر یہ صرف مثال ہے) اے بندو میرے یہ تو تمہارے ہی اعمال ہیں جن کو تمہارے لیے شمار کرتا رہتا ہوں پھر تم کو ان اعمال کا پورا بدلہ دوں گا سو جو شخص بہتر بدلہ پائے تو چاہئے کہ اللہ کا شکر کرے اس کی کمائی بے کار نہ گئی اور جو برا بدلہ پائے تو اپنے ہی تئیں برا سمجھے (کہ اس نے جیسا کیا ویسا پایا) سعید نے کہا کہ ابو ادریس خولانی جب یہ حدیث بیان کرتے تو اپنے گھٹنوں کے بل گر پڑتے۔

تشریح ۞ قرآن میں آیت الکرسی اور احادیث میں یہ حدیث خداوند عالی جاہ بے پرواہ کی عظمت اور دبدبہ کے بیان میں بے مثل ہے۔ اس حدیث سے صاف نکلتا ہے کہ اللہ کی بادشاہی بندوں کی سی بادشاہی نہیں بلکہ خداوند کریم محض بے پرواہ ہے اور اس کو کسی سے رتی برابر بھی ڈر اور خوف نہیں ہے کوئی کیسا ہی مقبول بندہ ہو اور کیسا ہی عزت اور درجہ والا ہو مگر اس کی درگاہ میں سوا گڑگڑانے کے اور عاجزی کرنے کے کچھ نہیں کر سکتا۔ سب بندے اس کے غلام ہیں وہ شہنشاہ بے پرواہ ہے۔ دنیا میں بھی وہی کھلاتا پلاتا ہے اور آخرت میں بھی وہی چاہے تو بیڑا پار ہو۔ اس کے سوا نہ کوئی مالک ہے نہ کوئی مددگار اس کی سلطنت اور بے پرواہی اس درجہ پر ہے کہ اگر تمام جہاں پیغمبروں کی طرح متقی ہو جائے تو اس کی حکومت کی کچھ رونق نہ بڑھے گی اور جو تمام جہاں فرعون اور ہامان کی طرح بدکار ہو جائے تو اس کی سلطنت میں کچھ نقصان نہ ہو گا یہ جو حدیث میں آیا ہے کہ اچھے بندے اللہ کی درگاہ میں سفارش کریں گے مراد اس سفارش سے وہی سفارش ہے جو غلام بادشاہ کی مرضی پا کر اس کی اجازت اور حکم سے کسی گنہگار کی سفارش کرتا ہے نہ وہ سفارش جو دنیا کے بادشاہوں کے پاس زور ڈال کر کی جاتی ہے یا جس میں بادشاہ کو لحاظ ہوتا ہے کہ اگر میں یہ سفارش قبول نہ کروں گا تو میرے کاموں میں خلل آ جائے گا معاذ اللہ اللہ تعالیٰ پر کسی کا زور نہیں چلتا اس کے حکم میں کسی کی مجال نہیں ہے کہ چوں و چرا کرے کسی کی

مخالفت یا خفگی کی اس کورتی برابر بھی پرواہ نہیں۔ تمام جہان کے پیغمبر ﷺ اور ملائکہ اور اولیاء رحمہم اللہ اگر بفرض محال اللہ کے خلاف ہو جائیں تو ایک رتی برابر اس کی سلطنت میں کچھ فتور نہیں کر سکتے وہ ایک دم میں ان سب کو فنا کر کے خاک میں ملا سکتا ہے۔

٦٥٧٣: عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ عَبْدِالْعَزِيْزِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّ مَرْوَانَ اَتَمُّهُمَا حَدِيْثًا۔

۶۵۷۳: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٦٥٧٤: قَالَ اَبُوْ اِسْحٰقَ حَدَّثَنَا بِهٰذَ الْحَدِيْثِ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ ابْنَا بِشْرٍ وَّ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰ قَالُوْا حَدَّثَنَا اَبُوْ مُسْهِرٍ فَذَكَرُوْا الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهٖ۔

۶۵۷۴: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٦٥٧٥: عَنْ اَبِىْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا يَرْوِىْ عَنْ رَّبِّهٖ اِنِّىْ حَرَّمْتُ عَلٰى نَفْسِىَ الظُّلْمَ وَ عَلٰى عِبَادِىْ فَلَا تَظَالَمُوْا وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِنَحْوِهٖ وَ حَدِيْثُ اَبُوْ اِدْرِيْسَ الَّذِىْ ذَكَرْنَاهُ اَتَمُّ مِنْ هٰذَا مِنْهُ۔

۶۵۷۵: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٦٥٧٦: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اتَّقُوْا الظُّلْمَ فَاِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ يَّوْمَ الْقِيَامَةِ وَاتَّقُوا الشُّحَّ فَاِنَّ الشُّحَّ اَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حَمَلَهُمْ عَلٰى اَنْ سَفَكُوْا دِمَآءَ هُمْ وَاسْتَحَلُّوْا مَحَارِمَهُمْ۔

۶۵۷۶: جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بچو تم ظلم سے کیونکہ تاریکیاں ہیں قیامت کے دن (ظالم کو راہ نہ ملے گی قیامت کے دن بوجہ تاریکی اور اندھیرے کے) اور بچو تم بخیلی سے کیونکہ بخیلی نے تم سے پہلے لوگوں کو تباہ کیا بخیلی کی وجہ سے (مال کی طمع ہوئی) انہوں نے خون کئے اور حرام کو حلال کیا۔

٦٥٧٧: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

۶۵۷۷: عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "ظلم سے تاریکیاں ہوں گی قیامت کے دن"۔

٦٥٧٨: عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُ اَخُوا الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهٗ وَ لَا يُسْلِمُهٗ مَنْ كَانَ فِىْ حَاجَةِ اَخِيْهِ كَانَ اللّٰهُ فِىْ حَاجَتِهٖ وَ مَنْ فَرَّجَ عَنْ مُّسْلِمٍ كُرْبَةً فَرَّجَ اللّٰهُ عَنْهُ بِهَا كُرْبَةً مِّنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَ مَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

۶۵۷۸: عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ "مسلمان بھائی ہے مسلمان کا نہ اس پر ظلم کرے نہ اس کو تباہی میں ڈالے جو شخص اپنے بھائی کے کام میں رہے گا اللہ تعالیٰ اس کے کام میں رہے گا اور جو شخص کسی مسلمان پر سے کوئی مصیبت دور کرے گا اللہ تعالیٰ اس پر سے قیامت کی مصیبتوں میں سے ایک مصیبت دور کرے گا اور جو شخص مسلمان کی پردہ پوشی کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی کرے گا"۔

٦٥٧٩: عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

۶۵۷۹: ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا الْمُفْلِسُ قَالُوا الْمُفْلِسُ فِيْنَا مَنْ لَّا دِرْهَمَ لَهُ وَ لَا مَتَاعَ فَقَالَ اِنَّ الْمُفْلِسَ مِنْ اُمَّتِيْ يَاْتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِصَلٰوةٍ وَّ صِيَامٍ وَّ زَكٰوةٍ وَّ يَاْتِيْ قَدْ شَتَمَ هٰذَا وَ قَذَفَ هٰذَا وَ اَكَلَ مَالَ هٰذَا وَ سَفَكَ دَمَ هٰذَا وَضَرَبَ هٰذَا فَيُعْطٰى هٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهٖ وَ هٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهٖ فَاِنْ فَنِيَتْ حَسَنَاتُهٗ قَبْلَ اَنْ يُّقْضٰى مَا عَلَيْهِ اُخِذَ مِنْ خَطَايَاهُمْ فَطُرِحَتْ عَلَيْهِ ثُمَّ طُرِحَ فِي النَّارِ۔

جانتے ہو مفلس کون ہے لوگوں نے عرض کیا مفلس ہم میں وہ ہے جس کے پاس روپیہ اور اسباب نہ ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مفلس میری امت میں قیامت کے دن وہ ہوگا جو نماز لائے گا اور روزہ اور زکوۃ لیکن اس نے دنیا میں ایک کو گالی دی ہوگی دوسرے کو بدکاری کی تہمت لگائی ہوگی تیسرے کا مال کھا لیا ہوگا چوتھے کا خون کیا ہوگا پانچویں کو مارا ہوگا پھر ان لوگوں کو (یعنی جن کو اس نے دنیا میں ستایا) اس کی نیکیاں مل جائیں گی اور جو اس کی نیکیاں اس کے گناہ ادا ہونے سے پہلے ختم ہو جائیں گی تو ان لوگوں کی برائیاں اس پر ڈالی جائیں گی آخر وہ جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔

٦٥٨٠:عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَتُؤَدُّنَّ الْحُقُوْقَ اِلٰى اَهْلِهَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حَتّٰى يُقَادَ لِلشَّاةِ الْجَلْحَآءِ مِنَ الشَّاةِ الْقَرْنَآءِ۔

۶۵۸۰: ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''تم حقداروں کے حق ادا کرو گے قیامت کے دن یہاں تک کہ بے سینگ والی بکری کا بدلہ سینگ والی بکری سے لیا جائے گا'' (گو جانوروں کو عذاب وثواب نہیں پر قصاص ضرور ہوگا)۔

٦٥٨١:عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يُمْلِيْ لِلظَّالِمِ فَاِذَا اَخَذَهٗ لَمْ يُفْلِتْهُ ثُمَّ قَرَأَ وَ كَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَا اَخَذَ الْقُرٰى وَ هِيَ ظَالِمَةٌ اِنَّ اَخْذَهٗ اَلِيْمٌ شَدِيْدٌ۔

۶۵۸۱: ابوموسیٰؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''بے شک اللہ جل جلالہ مہلت دیتا ہے ظالم کو (اس کی باگ ڈھیلی کرتا ہے تاکہ خوب شرارت کرے اور عذاب کا مستحق ہو جائے) پھر جب پکڑتا ہے اس کو تو نہیں چھوڑتا۔ بعد اس کے آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی اسی طرح تیرا رب پکڑتا ہے جب پکڑتا ہے بستیوں کو یعنی ان بستیوں کو جو ظلم کرتی ہیں بیشک اس کی پکڑ دکھ والی ہے سخت۔

بَابٌ : نَصْرِ الْاَخِ ظَالِمًا اَوْ مَظْلُوْمًا

باب: اپنے بھائی کی مدد ظالم ہو یا مظلوم ہر حال میں کرنے سے کیا مراد ہے

٦٥٨٢:عَنْ جَابِرٍ قَالَ اقْتَتَلَ غُلَامَانِ غُلَامٌ مِّنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَ غُلَامٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَنَادَى الْمُهَاجِرُ اَوِ الْمُهَاجِرُوْنَ يَا لَلْمُهَاجِرِيْنَ وَ نَادَى الْاَنْصَارِيُّ يَا لَلْاَنْصَارِ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا هٰذَا دَعْوٰى اَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ قَالُوْا لَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِلَّا اَنَّ غُلَامَيْنِ اقْتَتَلَا فَكَسَعَ اَحَدُهُمَا الْاٰخَرَ فَقَالَ لَا بَاْسَ وَ لْيَنْصُرِ الرَّجُلُ

۶۵۸۲: جابرؓ سے روایت ہے کہ دو لڑکے لڑے ایک مہاجرین میں سے تھا اور ایک انصار میں سے۔ مہاجر نے اپنے مہاجروں کو پکارا اور انصاری نے اپنے انصار کو۔ رسول اللہ ﷺ باہر نکلے اور فرمایا یہ تو جاہلیت کا سا پکارنا ہے (کہ ہر ایک اپنی قوم میں سے مدد لیتا ہے اور دوسری قوم سے لڑتا ہے اسلام میں سب مسلمان ایک ہیں) لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ (کچھ بڑا مقدمہ نہیں) دو لڑکے لڑے ایک نے دوسرے کی سرین پر مارا۔ آپ ﷺ نے فرمایا تو کچھ ڈر نہیں (میں تو سمجھا تھا کوئی بڑا فساد ہے) چاہئے کہ آدمی اپنے بھائی کی

اَخَاهُ ظَالِمًا اَوْ مَظْلُوْمًا اِنْ كَانَ ظَالِمًا فَلْيَنْهَهُ فَاِنَّهُ لَهُ نَصْرٌ وَّاِنْ كَانَ مَظْلُوْمًا فَلْيَنْصُرْهُ۔

مدد کرے وہ ظالم ہو یا مظلوم۔ اگر ظالم ہے تو اس کی مدد یہ ہے کہ اس کو ظلم سے روکے اور اگر مظلوم ہے تو اس کی مدد کرے (اور ظالم کے پنجہ سے چھڑائے)۔

٦٥٨٣:عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ يَقُوْلُ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزَاةٍ فَكَسَعَ رَجُلًا مِّنَ الْمُهَاجِرِيْنَ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ الْاَنْصَارِيُّ يَا لَلْاَنْصَارِ وَ قَالَ الْمُهَاجِرُ يَا لَلْمُهَاجِرِيْنَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَالُ دَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَسَعَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُهَاجِرِيْنَ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ دَعُوْهَا فَاِنَّهَا مُنْتِنَةٌ فَسَمِعَهَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اُبَيٍّ فَقَالَ قَدْ فَعَلُوْهَا وَ اللّٰهِ لَئِنْ رَّجَعْنَآ اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ قَالَ عُمَرُ دَعْنِيْ اَضْرِبُ عُنُقَ هٰذَا الْمُنَافِقِ فَقَالَ دَعْهُ لَا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ اَنَّ مُحَمَّدًا يَقْتُلُ اَصْحَابَهُ۔

٦٥٨٣: جابرؓ سے روایت ہے ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے جہاد میں تو ایک مہاجر نے ایک انصاری کی سرین پر مارا (ہاتھ سے یا تلوار سے) انصاری نے آواز دی اے انصار دوڑو اور مہاجر نے آواز دی اے مہاجرین دوڑو۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ تو جاہلیت کا سا پکارنا ہے۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ایک مہاجر نے ایک انصاری کی سرین پر مارا آپ ﷺ نے فرمایا چھوڑو اس بات کو یہ گندی بات ہے۔ یہ خبر عبداللہ بن ابی کو پہنچی (جو منافق تھا) وہ بولا مہاجرین نے ایسا کیا قسم اللہ کی اگر ہم مدینہ کو لوٹیں گے تو ہم میں کا عزت والا شخص ذلیل شخص کو وہاں سے نکال دے گا (معاذ اللہ اس منافق نے اپنے تئیں عزت والا قرار دیا اور جناب رسول اللہ ﷺ کو ذلیل کیا) حضرت عمرؓ نے کہا یا رسول اللہ مجھے اس منافق کی گردن مارنے دیجئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا جانے دے اے عمر لوگ یہ نہ کہیں محمد ﷺ اپنے اصحاب کو قتل کرتے ہیں (گو وہ مردود اسی قابل تھا پر آپ ﷺ نے مصلحت سے اس کو سزا نہ دی)۔

٦٥٨٤:عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ كَسَعَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُهَاجِرِيْنَ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَفَسَالَهُ الْقَوَدَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُوْهَا فَاِنَّهَا مُنْتِنَةٌ قَالَ ابْنُ مَنْصُوْرٍ فِيْ رِوَايَتِهٖ عَمْرٌو و قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا۔

٦٥٨٤: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اتنا زیادہ ہے کہ انصاری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا مجھ کو قصاص دلوایئے۔

بَابُ: تَرَاحُمِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ تَعَاطُفِهِمْ وَ تَعَاضُدِهِمْ

باب: مؤمنوں کا آپس میں اتحاد اور ایک دوسرے کا مددگار ہونا

٦٥٨٥:عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهٗ بَعْضًا۔

٦٥٨٥: ابو موسیٰؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مؤمن مؤمن کے لیے ایسا ہے جیسے عمارت میں ایک اینٹ دوسری اینٹ کو تھامے رہتی ہے (اسی طرح ہر ایک مؤمن کو لازم ہے کہ دوسرے مؤمن کا مددگار رہے۔

تشریح: ہر ایک مؤمن کو لازم ہے کہ دوسرے مؤمن کا مددگار رہے گو وہ مؤمن کتنا ہی دور ہو اور دوسرے ملک میں رہتا ہو مگر جہاں تک ہو سکے

اس کی مدد کرنا چاہئے خصوصاً اس حالت میں جب کافر اس کو ستائیں تو ایک مؤمن کے لیے تمام دنیا کے مؤمنوں کو لڑنا چاہئے۔

٦٥٨٦: عَنِ النُّعْمَانِ ابْنِ بَشِيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِيْنَ فِيْ تَوَآدِّهِمْ وَ تَرَاحُمِهِمْ وَ تَعَاطُفِهِمْ مَثَلُ الْجَسَدِ إِذَا اشْتَكٰى مِنْهُ عُضْوٌ تَدَاعٰى لَهٗ سَائِرُ الْجَسَدِ بِالسَّهَرِ وَ الْحُمّٰى۔

۶۵۸۶: نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "مؤمنوں کی مثال ان کی دوستی اور اتحاد اور شفقت میں ایسی ہے جیسے ایک بدن کی (یعنی سب مؤمن مل کر ایک قالب کی طرح ہیں) بدن میں سے جب کوئی عضو درد کرتا ہے تو سارا بدن اس میں شریک ہوجاتا ہے نیند نہیں آتی بخار آجاتا ہے (اسی طرح ایک مؤمن پر آفت آئے خصوصاً وہ آفت جو کافروں کی طرف سے پہنچے تو سب مؤمنوں کو بے چین ہونا چاہئے اور اس کا علاج کرنا چاہئے۔)

٦٥٨٧: عَنِ النُّعْمَانِ ابْنِ بَشِيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِهٖ۔

۶۵۸۷: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٦٥٨٨: عَنْ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْمُؤْمِنُوْنَ كَرَجُلٍ وَاحِدٍ إِنِ اشْتَكٰى رَأْسُهٗ تَدَاعٰى لَهٗ سَائِرُ الْجَسَدِ بِالْحُمّٰى وَالسَّهَرِ۔

۶۵۸۸: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٦٥٨٩: عَنِ النُّعْمَانِ ابْنِ بَشِيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُوْنَ كَرَجُلٍ وَاحِدٍ إِنِ اشْتَكٰى عَيْنُهٗ اشْتَكٰى كُلُّهٗ وَ إِنِ اشْتَكٰى رَأْسُهٗ اشْتَكٰى كُلُّهٗ۔

۶۵۸۹: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٦٥٩٠: عَنِ النُّعْمَانِ ابْنِ بَشِيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ۔

۶۵۹۰: ترجمہ اوپر گزر چکا ہے۔

بَابُ : النَّهْيِ عَنِ السِّبَابِ

باب: گالی دینے کی ممانعت

٦٥٩١: عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْتَبَّانِ مَا قَالَا فَعَلَى الْبَادِئِ مَالَمْ يَعْتَدِ الْمَظْلُوْمُ۔

۶۵۹۱: ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ دو شخص جب گالی گلوچ کریں تو دونوں کا گناہ اسی پر ہوگا جو ابتدا کرے گا جب تک مظلوم زیادتی نہ کرے۔

تشریح ❀ دونوں کا گناہ اسی پر ہوگا جو ابتدا کرے جب تک مظلوم زیادتی نہ کرے یعنی ابتداء کرنے والے کو اس سے زیادہ سخت نہ سنائے۔ اگر اتنا ہی جواب دے تو جائز ہے۔ بنص قرآنی وَلَمَنِ انْتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهٖ فَأُولٰئِكَ مَا عَلَيْهِمْ مِنْ سَبِيْلٍ اور وَ الَّذِيْنَ إِذَا أَصَابَهُمُ الْبَغْيُ هُمْ يَنْتَصِرُوْنَ لیکن افضل یہ ہے کہ صبر کرے اور معاف کردے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور مسلمانوں کو ناحق گالی دینا حرام ہے اور جس کو گالی دی جائے وہ اتنا ہی جواب دے سکتا ہے بشرطیکہ کذب یا قذف یا اس کے بزرگوں کو گالی نہ ہو تو مباح یہی ہے کہ ظالم یا احمق یا جفار کہے اور جب جواب دے دیا تو اس کا حق جاتا رہا اور ابتدا کرنے والے پر ابتدا کا گناہ رہا اور بعضوں کے نزدیک اس کا بھی گناہ جاتا رہا۔ (نوویؒ)

بَابُ : اسْتِحْبَابِ الْعَفْوِ وَ التَّوَاضُعِ

٦٥٩٢: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِّنْ مَالٍ وَ مَا زَادَ اللّٰهُ عَبْدًا بِعَفْوٍ اِلَّا عِزًّا وَّ مَا تَوَاضَعَ اَحَدٌ لِلّٰهِ اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ۔

باب: عفو اور عاجزی کی فضیلت

۶۵۹۲: ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا صدقہ دینے سے کوئی مال نہیں گھٹتا اور جو بندہ معاف کر دیتا ہے اللہ اس کی عزت بڑھاتا ہے اور جو بندہ اللہ تعالیٰ کے لیے عاجزی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا درجہ بلند کرتا ہے۔

بَابُ : تَحْرِيْمِ الْغِيْبَةِ

٦٥٩٣: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا الْغِيْبَةُ قَالُوا اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهُ اَعْلَمُ قَالَ ذِكْرُكَ اَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُ قِيْلَ اَفَرَاَيْتَ اِنْ كَانَ فِیْ اَخِیْ مَآ اَقُوْلُ قَالَ اِنْ كَانَ فِيْهِ مَا تَقُوْلُ فَقَدِ اغْتَبْتَهُ وَ اِنْ لَّمْ يَكُنْ فِيْهِ فَقَدْ بَهَتَّهُ۔

باب: غیبت حرام ہے

۶۵۹۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم جانتے ہو غیبت کیا ہے لوگوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا غیبت یہ ہے کہ تو اپنے بھائی کا ذکر کرے اس طرح پر کہ (اگر وہ سامنے ہو) اس کو ناگوار ہو۔ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ اگر ہمارے بھائی میں وہ عیب موجود ہو۔ آپ ﷺ نے فرمایا جب ہی تو غیبت ہوئی نہیں تو بہتان اور افترا ہے۔

تشریح ﴿﴾ نووی نے کہا غیبت غرض شرعی سے درست ہے اور وہ چھ سبب سے ہوتی ہے۔ ایک مظلوم کو ظالم کی غیبت کرنا بادشاہ یا قاضی کے سامنے درست ہے یعنی یہ بیان کرنا کہ فلاں نے مجھ پر یہ ظلم کیا۔ دوسرے کسی گناہ اور خلاف شرع کام کو مٹانے کے لیے دوسرے سے فریاد کرنا اور جس کو قدرت ہے اس سے کہنا کہ فلاں شخص ایسا کام کرتا ہے اس کو باز رکھو اس سے۔ تیسرے فتویٰ لینے کے لیے اگرچہ بہتر یہ ہے کہ نام نہ لے یا فرضی نام بیان کرے پر نام بیان کرنا بھی درست ہے کیونکہ ہندہ نے اپنے خاوند ابوسفیان کا نام لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مسئلہ پوچھا تھا کہ وہ بخیل ہے۔ چوتھے مسلمانوں کو بچانے کے لیے شر سے جیسے حدیث کے راویوں اور گواہوں کی جرح اور مصنفین کی اور یہ جائز ہے بالاجماع بلکہ واجب ہے حفظ شریعت کے لئے۔ اسی طرح نکاح کے مشورے میں عیب بیان کرنا یا کوئی شخص کوئی چیز عیب دار مول لے رہا ہو یا چور غلام یا زانی غلام خرید کر رہا ہو تو مشتری کی خیر خواہی کے لیے نہ دوسرے کی ایذاء و فساد کی نیت سے اس کا عیب بیان کر دینا اور اسی میں داخل ہے کسی عہدہ دار اور صاحب حکومت کا عیب بیان کرنا حاکم اعلیٰ کے سامنے تاکہ وہ دھوکہ نہ کھائے۔ پانچویں یہ کہ وہ شخص علانیہ فسق کرتا ہو جیسے علانیہ شراب پیتا ہو یا بدعت کرتا ہو لوگوں سے جرمانہ لیتا ہو ظلم کرتا ہو جو بات علانیہ کرتا ہو اس کو بیان کر دینا نہ کہ اور باتوں کو۔ چھٹے یہ کہ وہ مشہور ہو گیا ہو کسی لقب سے مثلاً اعمش اعرج ازرق قصیر اعمی اقطع وغیرہ سے تو بغرض تعریف اس کا لقب بیان کرنا درست ہے نہ کہ بغرض توہین اور جو اور طرح سے تعریف کرے تو بہتر ہے۔ (نووی)

بَابُ : مَنْ سَتَرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فِی الدُّنْيَا

باب: اللہ نے جس کی دنیا میں پردہ پوشی کی آخرت میں بھی کرے گا

٦٥٩٤: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۶۵۹۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ

وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَسْتُرُ اللّٰهُ عَلٰى عَبْدٍ فِي الدُّنْيَا اِلَّا سَتَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

وسلم نے فرمایا ''جوکوئی شخص دنیا میں کسی بندہ کا عیب چھپائے گا اللہ تعالیٰ اس کا عیب چھپائے گا''۔

٦٥٩٥: عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَسْتُرُ عَبْدٌ عَبْدًا فِي الدُّنْيَا اِلَّا سَتَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

۶۵۹۵: ترجمہ وہی ہے جواوپر گزرا۔

بَابُ: مُدَارَاةِ مَنْ يُتَّقٰى فُحْشُهُ

باب: جس کی برائی کا ڈر ہو اس کی ظاہر میں خاطرداری کرنا

٦٥٩٦: عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ رَجُلًا اسْتَاذَنَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ائْذَنُوْا لَهُ فَلَبِئْسَ ابْنُ الْعَشِيْرَةِ اَوْ بِئْسَ رَجُلُ الْعَشِيْرَةِ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ اَلَانَ لَهُ الْقَوْلَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قُلْتَ لَهُ الَّذِيْ قُلْتَ ثُمَّ اَلَنْتَ لَهُ الْقَوْلَ قَالَ يَا عَآئِشَةُ اِنَّ شَرَّ النَّاسِ مَنْزِلَةً عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَنْ وَّدَعَهُ اَوْ تَرَكَهُ النَّاسُ اتِّقَاءَ فُحْشِهِ۔

۶۵۹۶: ام المؤمنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے ایک شخص نے اجازت مانگی رسول اللہ ﷺ سے اندر آنے کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا اجازت دو اس کو برا شخص ہے اپنے کنبہ میں۔ جب وہ اندر آیا تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے باتیں کیں نرمی سے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا یا رسول اللہ آپ ﷺ نے تو اس کو ایسا فرمایا تھا۔ پھر اس سے باتیں کیں نرمی سے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اے عائشہؓ برا شخص اللہ کے نزدیک قیامت میں وہ ہوگا جس کو لوگ رخصت کریں یا چھوڑ دیں اس کی بدگمانی کی وجہ سے۔

تشریح نووی نے کہا یہ شخص عیینہ بن حصن تھا اس وقت تک مسلمان نہ ہوا تھا اگرچہ اسلام کا دعویٰ کرتا تھا۔ آپ نے اس کا حال بیان کر دیا تاکہ اور مسلمانوں کو دھوکا نہ ہو اور ایسا ہی ہوا کہ یہ شخص آپ ﷺ کے بعد مرتد ہو گیا اور قید ہو کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا اور آپ ﷺ نے اس سے نرمی کی تالیف قلب کے لیے۔ اس سے یہ نکلا کہ جس کی برائی سے ڈر ہو تو ظاہر میں اس کی مدارات منع نہیں اور فاسق معلن کی غیبت درست ہے اور حدیث میں یہ نہیں ہے کہ آپ ﷺ نے اس کی تعریف کی صرف نرمی کی جو مقتضائے مصلحت تھی۔ (نووی)

٦٥٩٧: عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ فِيْ هٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَ مَعْنَاهُ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ بِئْسَ اَخُو الْقَوْمِ وَابْنُ الْعَشِيْرَةِ۔

۶۵۹۷: ترجمہ وہی ہے جواوپر گزرا۔

بَابُ: الْفَضْلِ الرِّفْقِ

باب: نرمی کی فضیلت

٦٥٩٨: عَنْ جَرِيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يُّحْرَمِ الرِّفْقَ يُحْرَمِ الْخَيْرَ۔

۶۵۹۸: جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''جو شخص نرمی سے محروم ہے وہ بھلائی سے محروم ہے''۔

٦٥٩٩: عَنْ جَرِيْرٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ يُّحْرَمِ الرِّفْقَ يُحْرَمِ الْخَيْرَ۔

۶۵۹۹: ترجمہ وہی ہے جواوپر گزرا۔

۶۶۰۰ :عَنْ جَرِيْرِ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حُرِمَ الرِّفْقَ حُرِمَ الْخَيْرَ اَوْ مَنْ يُّحْرَمُ الرِّفْقَ يُحْرَمُ الْخَيْرَ۔

۶۶۰۰: ترجمہ وہی ہے جواوپر گزرا۔

۶۶۰۱ :عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ يَا عَائِشَةُ اِنَّ اللّٰهَ رَفِيْقٌ يُّحِبُّ الرِّفْقَ وَ يُعْطِيْ عَلَى الرِّفْقِ مَا لَا يُعْطِيْ عَلَى الْعُنْفِ وَ مَالَا يُعْطِيْ عَلٰى مَا سِوَاهُ۔

۶۶۰۱: ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''اے عائشہ! اللہ نرمی (اور خوش خلقی) پسند کرتا ہے اور خود بھی نرم ہے اور دیتا ہے نرمی پر جو نہیں دیتا سختی پر اور نہ کسی چیز پر''۔

تشریح ❁ نرمی ترجمہ ہے رفق کا اور رفیق اس حدیث میں اللہ تعالیٰ پر وارد ہے اور جو نام حدیث یا قرآن میں اللہ پر وارد ہے اس کا اطلاق درست ہے اور اپنے دل سے کسی نام کا اطلاق درست نہیں یہی صحیح ہے۔

۶۶۰۲ :عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِنَّ الرِّفْقَ لَا يَكُوْنُ فِيْ شَيْءٍ اِلَّا زَانَهُ وَ لَا يُنْزَعُ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا شَانَهُ ۔

۶۶۰۲: ام المؤمنین جناب عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب کسی میں نرمی ہو تو اس کی زینت ہو جاتی ہے اور جب نرمی نکل جائے تو عیب ہو جاتا ہے۔

۶۶۰۳ :عَنِ الْمِقْدَامِ ابْنِ شُرَيْحِ ابْنِ هَانِيءٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَ زَادَ فِي الْحَدِيْثِ رَكِبَتْ عَائِشَةُ بَعِيْرًا فَكَانَتْ فِيْهِ صَعُوْبَةٌ فَجَعَلَتْ تُرَدِّدُهُ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَيْكِ بِالرِّفْقِ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِهِ۔

۶۶۰۳: ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔ اس میں اتنا زیادہ ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ایک اونٹ پر چڑھیں وہ منہ زور تھا اس کو پھرانے لگیں تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ حدیث فرمائی تجھ کو نرمی کرنی چاہیے۔

بَابُ: النَّهْيِ عَنْ لَعْنِ الدَّوَابِّ وَغَيْرِهَا

باب: جانوروں اور ان کے علاوہ کو لعنت نہ کرنے کا بیان

۶۶۰۴ :عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ فَبَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ اَسْفَارِهِ وَامْرَاَةٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ عَلٰى نَاقَةٍ فَضَجِرَتْ فَلَعَنَتْهَا فَسَمِعَ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ خُذُوْا مَا عَلَيْهَا وَ دَعُوْهَا فَاِنَّهَا مَلْعُوْنَةٌ قَالَ عِمْرَانُ فَكَاَنِّيْ اَرَاهَا الْاٰنَ تَمْشِيْ فِي النَّاسِ مَا يَعْرِضُ لَهَا اَحَدٌ ۔

۶۶۰۴: عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک سفر میں تھے اور ایک انصاری عورت ایک اونٹنی پر سوار تھی وہ تڑپی عورت نے اس پر لعنت کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سنا اور فرمایا اس اونٹنی پر جو کچھ ہے وہ اتار لو اور اس کو چھوڑ دو کیونکہ وہ ملعون ہے عمران نے کہا میں اس اونٹنی کو گو اس وقت دیکھ رہا ہوں وہ پھرتی تھی لوگوں میں کوئی اس سے تعرض نہ کرتا۔

۶۶۰۵ :عَنْ اَيُّوْبَ بِاِسْنَادِ اِسْمٰعِيْلَ نَحْوَ حَدِيْثِهٖ اِلَّا اَنَّ فِيْ حَدِيْثِ حَمَّادٍ قَالَ عِمْرَانُ فَكَاَنِّيْ اَنْظُرُ

۶۶۰۵: ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ عمران نے کہا میں اس اونٹنی کو دیکھ رہا ہوں وہ خاکی رنگ کی اونٹنی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ

اِلَيْهَا نَاقَةٌ وَّ رِقَاءَ وَ فِيْ حَدِيْثِ الثَّقَفِيِّ فَقَالَ خُذُوْا مَا عَلَيْهَا وَ اَعْرُوْهَا فَاِنَّهَا مَلْعُوْنَةٌ۔

وآلہ وسلم نے فرمایا جو کچھ اس پر ہے اتارلو اس کو ننگا کر دو کیونکہ وہ ملعون ہے۔

۶۶۰۶:عَنْ اَبِيْ بَرْزَةَ الْاَسْلَمِيِّ قَالَ بَيْنَمَا جَارِيَةٌ عَلٰى نَاقَةٍ عَلَيْهَا بَعْضُ مَتَاعِ الْقَوْمِ اِذْ بَصُرَتْ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ تَضَايَقَ بِهِمُ الْجَبَلُ فَقَالَتْ حَلْ اَللّٰهُمَّ الْعَنْهَا قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُصَاحِبْنَا نَاقَةٌ عَلَيْهَا لَعْنَةٌ۔

۶۶۰۶:ابو برزہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک بار ایک چھوکری اونٹنی پر سوار تھی اس پر لوگوں کا اسباب بھی تھا یکا یک اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا اور راستہ میں پہاڑ کی راہ تنگ تھی وہ لڑکی بولی حل (یہ آواز ہے ہانکنے کی) یا اللہ لعنت کر اس پر تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہمارے ساتھ وہ اونٹنی نہ رہے جس پر لعنت ہے۔

۶۶۰۷:عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَ زَادَ فِيْ حَدِيْثِ الْمُعْتَمِرِ لَآ اَيْمُ اللّٰهِ لَا تُصَاحِبْنَا رَاحِلَةٌ عَلَيْهَا لَعْنَةٌ مِّنَ اللّٰهِ اَوْ كَمَا قَالَ۔

۶۶۰۷:ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ قسم اللہ کی ہمارے ساتھ وہ اونٹنی نہ رہے جس پر لعنت ہے اللہ کی طرف سے۔

تشریح ❀ یہ آپ ﷺ نے فرمایا زجر کے واسطے تاکہ لوگ لعنت کرنے کی عادت چھوڑ دیں۔ معلوم ہوا کہ جانور پر بھی لعنت کرنا درست نہیں (تحفۃ الاخیار)۔

۶۶۰۸:عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا يَنْبَغِيْ لِصِدِّيْقٍ اَنْ يَّكُوْنَ لَعَّانًا۔

۶۶۰۸:ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "صدیق کو لعنت کرنے والا نہ ہونا چاہیے۔"

۶۶۰۹:عَنِ الْعَلَاءِ ابْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ۔

۶۶۰۹:ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

۶۶۱۰:عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ اَنَّ عَبْدَ الْمَلِكِ ابْنَ مَرْوَانَ بَعَثَ اِلٰى اُمِّ الدَّرْدَآءِ بِاَنْجَادٍ مِّنْ عِنْدِهٖ فَلَمَّا اَنْ كَانَتْ ذَاتَ لَيْلَةٍ قَامَ عَبْدُ الْمَلِكِ مِنَ اللَّيْلِ فَدَعَا خَادِمَهٗ فَكَاَنَّهٗ اَبْطَاَ عَلَيْهِ فَلَعَنَهٗ فَلَمَّا اَصْبَحَ قَالَتْ لَهٗ اُمُّ الدَّرْدَآءِ سَمِعْتُكَ اللَّيْلَةَ لَعَنْتَ خَادِمَكَ حِيْنَ دَعَوْتَهٗ فَقَالَتْ سَمِعْتُ اَبَا الدَّرْدَآءِ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَكُوْنُ اللَّعَّانُوْنَ شُفَعَآءَ وَ لَا شُهَدَآءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

۶۶۱۰:زید بن اسلم سے روایت ہے عبدالملک بن مروان نے ام الدرداء کے پاس گھر کی آرائش کا سامان اپنے پاس سے بھیجا۔ ایک رات کو عبدالملک اٹھا اور اس نے اپنے خادم کو بلایا۔ خادم نے آنے میں دیر کی، عبدالملک نے اس پر لعنت کی۔ جب صبح ہوئی تو ام درداء نے عبدالملک سے کہا کہ میں نے سنا رات کو تو نے اپنے خادم پر بلاتے وقت لعنت کی اور میں نے سنا ابوالدرداء سے وہ کہتے تھے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو لوگ لعنت کرتے ہیں وہ قیامت کے دن کسی کی شفاعت نہ کریں گے نہ گواہ ہوں گے۔

۶۶۱۱:عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ فِيْ هٰذَا الْاِسْنَادِ بِمِثْلِ

۶۶۱۱:ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

مَعْنٰى حَدِيْثِ حَفْصِ ابْنِ مَيْسَرَةَ۔

٦٦١٢:عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللَّعَّانِيْنَ لَا يَكُوْنُوْنَ شُهَدَآءَ وَ لَا شُفَعَآءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

۶۶۱۲: ترجمہ وہی ہے جوگزرا۔

٦٦١٣:عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ادْعُ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ قَالَ اِنِّيْ لَمْ اُبْعَثْ لَعَّانًا وَ اِنَّمَا بُعِثْتُ رَحْمَةً۔

۶۶۱۳: ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ بد دعا کیجئے مشرکوں پر۔ آپؐ نے فرمایا میں اس لیے نہیں بھیجا گیا کہ لعنت کروں لوگوں پر بلکہ میں بھیجا گیا رحمت کا سبب بنا کر (تو میرے آنے سے اللہ کی رحمت لوگوں کو زیادہ ہو گی نہ کہ لعنت۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَ مَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ۔

بَابُ: مَنْ لَعَنَهُ النَّبِيُّ ﷺ اَوْ سَبَّهُ اَوْ دَعَا عَلَيْهِ وَلَيْسَ هُوَ اَهْلًا لِذٰلِكَ كَانَ لَهُ زَكَاةً وَاَجْرًا وَرَحْمَةً

باب: جس پر آپ ﷺ نے لعنت کی اور وہ لعنت کے لائق نہ تھا تو اس پر رحمت ہوگی

٦٦١٤:عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلَانِ فَكَلَّمَاهُ بِشَيْءٍ لَا اَدْرِيْ مَا هُوَ فَاَغْضَبَاهُ فَلَعَنَهُمَا وَ سَبَّهُمَا فَلَمَّا خَرَجَا قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ اَصَابَ مِنَ الْخَيْرِ شَيْئًا مَا اَصَابَهُ هٰذَانِ قَالَ وَ مَا ذَاكِ قَالَتْ قُلْتُ لَعَنْتَهُمَا وَ سَبَبْتَهُمَا قَالَ اَوَمَا عَلِمْتِ مَا شَارَطْتُ عَلَيْهِ رَبِّيْ قُلْتُ اللّٰهُمَّ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ فَاَيُّ الْمُسْلِمِيْنَ لَعَنْتُهُ اَوْ سَبَبْتُهُ فَاجْعَلْهُ لَهُ زَكٰوةً وَّ اَجْرًا۔

۶۶۱۴: ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ دو شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے معلوم نہیں آپ ﷺ سے کیا باتیں کیں۔ آپ ﷺ کو غصہ آیا آپ ﷺ نے ان دونوں پر لعنت کی اور برا کہا ان کو جب وہ باہر نکلے تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ان دونوں کو کچھ فائدہ نہ ہوگا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کیوں۔ میں نے عرض کیا اس وجہ سے کہ آپ ﷺ نے ان پر لعنت کی اور ان کو برا کہا۔ آپ ﷺ نے فرمایا تجھے معلوم نہیں میں نے جو شرط کی ہے اپنے پروردگار سے۔ میں نے عرض کیا ہے اے مالک میرے میں آدمی ہوں تو جس مسلمان پر میں لعنت کروں یا اس کو برا کہوں اس کو پاک کر اور ثواب دے۔

تشریح: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو خواص اور لوازم بشری ہیں وہ آپ ﷺ میں بھی موجود تھے جیسے غصہ وغیرہ۔ پر آپ ﷺ غصہ میں سوا حق کے اور کچھ نہ فرماتے اور یہ آپ کی کمال شفقت ہے اپنی امت پر کہ لعنت کو بھی ان کے حق میں برکت کر دیا۔

٦٦١٥:عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِ جَرِيْرٍ وَ قَالَ فِيْ حَدِيْثِ عِيْسٰى فَخَلَوَا بِهٖ فَسَبَّهُمَا وَ لَعَنَهُمَا وَ اَخْرَجَهُمَا۔

۶۶۱۵: ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ انہوں نے تنہائی کی آپ کے ساتھ آپ نے ان کو برا کہا اور ان پر لعنت کی اور ان کو نکال دیا۔

٦٦١٦:عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ فَاَيُّمَا

۶۶۱۶: ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''یا اللہ میں آدمی ہوں تو جس مسلمان کو میں

رَجُلٍ مِّنَ الْمُسْلِمِينَ سَبَبْتُهُ اَوْ لَعَنْتُهُ اَوْ جَلَدْتُهُ فَاجْعَلْهَا لَهُ زَكٰوةً وَّ رَحْمَةً۔

برا کہوں یا لعنت کروں یا ماروں تو اس کو پاک کر دے اور اس پر رحمت کر۔"

٦٦١٧: عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ اِلَّآ اَنَّ فِيْهِ زَكٰوةً وَّ اَجْرًا۔

۶۶۱۷: ترجمہ: جابر رضی اللہ عنہ سے ایسے ہی روایت ہے۔

تشریح ❁ یہ مسلمان سے خاص ہے مگر اور منافق کا یہ حکم نہیں ہے ان کے لیے آپ ﷺ کی لعنت رحمت نہیں ہے اور لعنت یا گالی مسلمان پر بسبب ظاہر حال کے ہے کیونکہ دل کا حال اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے یا عادتاً جیسے کہتے ہیں "تربت يمينك يا حلقي" یا "لا كبرت سنك" یا "یا لا اشبع الله بطنه" جیسا معاویہ کی حدیث میں ہے کیونکہ ان کلمات سے حقیقتاً بددعا منظور نہیں ہوتی۔ (نووی مختصراً)

٦٦١٨: وَفِيْ حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَ اجْعَلْ وَرَحْمَةً فِيْ حَدِيْثِ جَابِرٍ۔

۶۶۱۸: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٦٦١٩: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَتَّخِذُ عِنْدَكَ عَهْدًا لَّنْ تُخْلِفَنِيْهِ فَاِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ فَاَيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ اٰذَيْتُهُ شَتَمْتُهُ لَعَنْتُهُ جَلَدْتُهُ فَاجْعَلْهَا لَهُ صَلٰوةً وَّزَكٰوةً وَّ قُرْبَةً تُقَرِّبُهُ بِهَآ اِلَيْكَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

۶۶۱۹: ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "یا اللہ میں تجھ سے عہد لیتا ہوں جس کا تو خلاف نہ کرے گا میں آدمی ہوں تو جس مومن کو ایذا دوں گالی دوں یا لعنت کروں یا ماروں تو اس کے لیے رحمت کر اور پاکی اور نزدیکی اپنے ساتھ قیامت کے دن"۔

٦٦٢٠: عَنْ اَبِي الزِّنَادِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ اِلَّآ اَنَّهُ قَالَ اَوْ جَلَدَّهُ قَالَ اَبُوالزِّنَادِ وَ هِيَ لُغَةُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَ اِنَّمَا هِيَ جَلَدْتُهُ۔

۶۶۲۰: ترجمہ۔ ان سب روایتوں کا وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٦٦٢١: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِهٖ۔

۶۶۲۱: مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

٦٦٢٢: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنَّمَا اَنَا مُحَمَّدٌ بَشَرٌ يَّغْضَبُ كَمَا يَغْضَبُ الْبَشَرُ وَ اِنِّيْ قَدِ اتَّخَذْتُ عِنْدَكَ عَهْدًا لَّنْ تُخْلِفَنِيْهِ فَاَيُّمَا مُؤْمِنٍ اٰذَيْتُهُ اَوْ سَبَبْتُهُ اَوْ جَلَدْتُهُ فَاجْعَلْهَا لَهُ كَفَّارَةً وَّ قُرْبَةً تُقَرِّبُهُ بِهَا اِلَيْكَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

۶۶۲۲: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٦٦٢٣: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ فَاَيُّمَا عَبْدٍ مُّؤْمِنٍ سَبَبْتُهُ فَاجْعَلْ ذٰلِكَ

۶۶۲۳: ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے یا اللہ جس مسلمان بندہ کو میں برا کہوں تو اس کو نزدیکی

لَهٗ قُرْبَةً اِلَيْكَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

دے اپنی قیامت کے دن۔''

٦٦٢٤:عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّهٗ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اتَّخَذْتُ عِنْدَكَ عَهْدًا لَّنْ تُخْلِفَنِيْهِ فَاَيُّمَا مُؤْمِنٍ سَبَبْتُهٗ اَوْ جَلَدْتُّهٗ فَاجْعَلْ ذٰلِكَ كَفَّارَةً لَّهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

۶۶۲۴:ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے ''یا اللہ میں نے تجھ سے عہد لیا ہے تو اس کا خلاف مجھ سے نہ کرے گا جس مؤمن کو میں برا کہوں یا ماروں تو تو اس کا کفارہ کر دے اس کے گناہوں کا قیامت کے دن۔''

٦٦٢٥:عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ وَّ اِنِّیْ اشْتَرَطْتُّ عَلٰى رَبِّیْ اَیُّ عَبْدٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ سَبَبْتُهٗ اَوْ شَتَمْتُهٗ اَنْ يَّكُوْنَ ذٰلِكَ لَهٗ زَكٰوةً وَّ اَجْرًا۔

۶۶۲۵:ترجمہ۔ وہی مضمون ہے جو اوپر گزرا۔

٦٦٢٦:عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ۔

۶۶۲۶:ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

٦٦٢٧:عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَتْ عِنْدَ اُمِّ سُلَيْمٍ يَتِيْمَةٌ وَّ هِیَ اُمُّ اَنَسٍ فَرَاٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْيَتِيْمَةَ فَقَالَ اَنْتِ هِيَهْ لَقَدْ كَبِرْتِ لَا كَبِرَ سِنُّكِ فَرَجَعَتِ الْيَتِيْمَةُ اِلٰى اُمِّ سُلَيْمٍ تَبْكِیْ فَقَالَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ مَالَكِ يَا بُنَيَّةُ قَالَتِ الْجَارِيَةُ دَعَا عَلَیَّ نَبِیُّ اللّٰهِ ﷺ اَنْ لَّا يَكْبَرَ سِنِّیْ فَالْاٰنَ لَا يَكْبُرُ سِنِّیْ اَبَدًا اَوْ قَالَتْ قَرْنِیْ فَخَرَجَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ مُسْتَعْجِلَةً تَلُوْثُ خِمَارَهَا حَتّٰى لَقِيَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَالَكِ يَآ اُمَّ سُلَيْمٍ فَقَالَتْ يَا نَبِیَّ اللّٰهِ اَدَعَوْتَ عَلٰى يَتِيْمَتِیْ قَالَ وَمَا ذَاكِ يَا اُمَّ سُلَيْمٍ قَالَتْ زَعَمَتْ اَنَّكَ دَعَوْتَ اَنْ لَّا يَكْبَرَ سِنُّهَا وَلَايَكْبَرَ قَرْنُهَا قَالَ فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ يَا اُمَّ سُلَيْمٍ اَمَا تَعْلَمِيْنَ اَنَّ شَرْطِیْ اَنِّیْ اشْتَرَطْتُّ عَلٰى رَبِّیْ فَقُلْتُ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ اَرْضٰى كَمَا يَرْضَى الْبَشَرُ وَ اَغْضَبُ كَمَا يَغْضَبُ الْبَشَرُ فَاَيُّمَآ اَحَدٍ دَعَوْتُ عَلَيْهِ مِنْ اُمَّتِیْ

۶۶۲۷:حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ام سلیمؓ کے پاس ایک یتیم لڑکی تھی جس کو ام انس کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس لڑکی کو دیکھا تو فرمایا تو ہے وہ لڑکی تو بڑی ہوگئی۔ اللہ کرے تیری عمر بڑی نہ ہو۔ وہ لڑکی یہ سن کر ام سلیم کے پاس گئی روتی ہوئی ام سلیم نے کہا بیٹی تجھے کیا ہوا۔ وہ بولی مجھ پر دعا کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ میری عمر بڑی نہ ہو۔ اب میں کبھی بڑی نہ ہوں گی یا یوں فرمایا تیری ہجولی بڑی نہ ہو۔ یہ سن کر ام سلیم جلدی سے نکلیں اپنی اوڑھنی اوڑھتی ہوئیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا ہے ام سلیم۔ وہ بولیں اے نبی اللہ کے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بددعا کی میری یتیم لڑکی کو۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا کیا بددعا۔ ام سلیم بولیں وہ کہتی ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس کی یا اس کی ہجولی کی عمر دراز نہ ہو۔ یہ سن کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہنسے اور فرمایا اے ام سلیم تو نہیں جانتی میں نے شرط کی ہے اپنے پروردگار سے۔ میری شرط یہ ہے کہ میں نے عرض کیا اے پروردگار میں ایک آدمی ہوں خوش ہوتا ہوں جیسے آدمی خوش ہوتا ہے اور غصہ ہوتا ہوں جیسے آدمی غصہ ہوتا ہے تو جس کسی پر میں بددعا کروں اپنی امت میں سے ایسی بددعا جس کے وہ لائق نہیں تو اس

بِدَعْوَةٍ لَّيْسَ لَهَا بِاَهْلٍ اَنْ يَجْعَلَهَا لَهٗ طَهُوْرًا وَّ زَكٰوةً وَ قُرْبَةً تُقَرِّبُهٗ بِهَا مِنْهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَ قَالَ اَبُوْ مَعْنٍ يُتَيِّمَةٌ بِالتَّصْغِيْرِ فِي الْمَوَاضِعِ الثَّلَاثِ مِنَ الْحَدِيْثِ۔

کے لیے پاکی کرنا اور طہارت اور قربت اپنی قیامت کے دن۔

٦٦٢٨:عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ اَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ فَجَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَوَ ارَيْتُ خَلْفَ بَابٍ قَالَ فَجَاءَ فَحَطَأَنِيْ حَطْأَةً وَّ قَالَ اذْهَبْ وَادْعُ لِيْ مُعَاوِيَةَ قَالَ فَجِئْتُ فَقُلْتُ هُوَ يَاْكُلُ قَالَ ثُمَّ قَالَ لِيَ اذْهَبْ فَادْعُ لِيْ مُعَاوِيَةَ قَالَ فَجِئْتُ فَقُلْتُ هُوَ يَاْكُلُ فَقَالَ لَا اَشْبَعَ اللّٰهُ بَطْنَهٗ قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى قُلْتُ لِاُمَيَّةَ مَا حَطَأَنِيْ قَفَدَنِيْ قَفْدَةً۔

٦٦٢٨: ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے میں ایک دروازہ کے پیچھے چھپ گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہاتھ سے مجھے تھپکا (پیار سے) اور فرمایا جا معاویہ کو بلا لا۔ میں گیا پھر لوٹکر آیا اور میں نے کہا وہ کھانا کھاتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پھر فرمایا جا اور معاویہ کو بلا لا۔ میں پھر لوٹ کر آیا اور کہا وہ کھانا کھاتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ اس کا پیٹ نہ بھرے۔

تشریح ﴿﴾ یہ آپ ﷺ نے عادتاً فرمایا جیسے اوپر گزر چکا یا حقیقت میں عقوبت کے لیے کیونکہ انہوں نے آنے میں دیر کی اور چاہیئے یہ تھا کہ کھانا چھوڑ کر آتے کیونکہ قرآن مجید میں صاف موجود ہے یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِیْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا یُحْیِیْكُمْ ---------
اور امام مسلم نے یہ خیال کیا کہ معاویہؓ بددعا کے لائق نہ تھے اسی واسطے یہ حدیث اس باب میں لائے اور بعضوں نے اس کو مناقب معاویہؓ میں ذکر کیا ہے کیونکہ فی الحقیقت یہ ان کے لیے دعا ہوئی بموجب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمانے کے کہ میں جس کے لیے بددعا کروں تو اس کو قربت اور اجر کر اس کے لیے امام نسائی نے خوارج کے ہاتھ سے اسی حدیث پر مار کھائی جب انہوں نے منبر پر کہا کہ معاویہؓ کی فضیلت میں کوئی حدیث صحیح نہیں ہوئی سوا اس حدیث کے۔

٦٦٢٩:عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ كُنْتُ اَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ فَجَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْتَبَاْتُ مِنْهُ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ۔

٦٦٢٩: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

بَابُ : ذَمِّ ذِي الْوَجْهَيْنِ

باب: دومنہ والے کی مذمت

٦٦٣٠:عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ مِنْ شَرِّ النَّاسِ ذَاالْوَجْهَيْنِ الَّذِيْ يَاْتِيْ هٰٓؤُلَاۤءِ بِوَجْهٍ وَّ هٰٓؤُلَاۤءِ بِوَجْهٍ۔

٦٦٣٠: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”سب سے برا لوگوں میں تم اس کو پاتے ہو جو دومنہ رکھتا ہے ان لوگوں کے پاس ایک منہ لے کر آتا ہے اور ان لوگوں کے پاس دوسرا منہ لے کر جاتا ہے۔“

تشریح ﴿﴾ اس حدیث کی شرح اوپر گزری مراد وہ شخص ہے جو منافق ہو جہاں جائے وہیں کی سی بات کہے ہر ایک طرف ملا رہے شرعاً اور اخلاقاً یہ صفت نہایت مذموم ہے اور انسانیت کا مقتضیٰ راست بازی اور دیانت داری ہے یہ صفت اس کے بالکل برخلاف ہے اس زمانہ میں بعض بیوقوف

دنیادار اس صفت کو ہنر اور چالاکی سمجھتے ہیں حالانکہ اگر غور کریں تو سراسر حماقت اور بیوقوفی ہے کس لئے کہ خوشامدی آدمی کا جب حال معلوم ہو جاتا ہے تو وہ ذلیل ہو جاتا ہے اور اس کا اعتبار بالکل نہیں رہتا اور کوئی فریق اس کا بھروسا نہیں کرتا ہر فریق یہ کہتا ہے کہ وہ تو ہرجائی اور رکابی مذہب ہے اس کا کیا اعتبار ہے۔ آخر وہی مثل صادق آتی ہے دھوبی کا گدھا نہ گھر کا نہ گھاٹ کا جو اخلاق پیغمبروں اور اگلے حکیموں نے مدتوں غور کر کے بڑے تجربے کے بعد قائم کئے ہیں وہی عمدہ ہیں اور انہی پر چلنے میں عزت اور بہتری ہے ان دنیاداروں کی بات پر چلنے سراسر نادانی ہے فقط۔

٦٦٣١: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ شَرَّ النَّاسِ ذُو الْوَجْهَيْنِ الَّذِیْ يَاْتِیْ هٰٓؤُلَآءِ بِوَجْهٍ وَ هٰٓؤُلَآءِ بِوَجْهٍ۔

۶۶۳۱: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٦٦٣٢: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَجِدُوْنَ مِنْ شَرِّ النَّاسِ ذَا الْوَجْهَيْنِ الَّذِیْ يَاْتِیْ هٰٓؤُلَآءِ بِوَجْهٍ وَ هٰٓؤُلَآءِ بِوَجْهٍ۔

۶۶۳۲: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

بَابٌ: تَحْرِيْمِ الْكَذِبِ وَ بَيَانِ مَا يُبَاحُ مِنْهُ

باب: جھوٹ حرام ہے لیکن کس جا پر درست ہے اس کا بیان

٦٦٣٣: عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ابْنِ عَوْفٍ اَنَّ اُمَّهٗ اُمَّ كُلْثُوْمٍ بِنْتَ عُقْبَةَ ابْنِ اَبِیْ مُعَيْطٍ وَ كَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ الْاُوَلِ اللَّاتِیْ بَايَعْنَ النَّبِیَّ ﷺ اَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَ هُوَ يَقُوْلُ لَيْسَ الْكَذَّابُ الَّذِیْ يُصْلِحُ بَيْنَ النَّاسِ وَ يَقُوْلُ خَيْرًا وَّ يَنْمِیْ خَيْرًا قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَّ لَمْ اَسْمَعْ يُرَخَّصُ فِیْ شَیْءٍ مِّمَّا يَقُوْلُ النَّاسُ كَذِبٌ اِلَّا فِیْ ثَلَاثٍ الْحَرْبُ وَ الْاِصْلَاحُ بَيْنَ النَّاسِ وَ حَدِيْثُ الرَّجُلِ امْرَاَتَهٗ وَ حَدِيْثُ الْمَرْاَةِ زَوْجَهَا۔

۶۶۳۳: حمید بن عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی ماں ام کلثوم بنت عقبہ بن ابی معیط سے سنا جو مہاجرات اول میں سے تھیں جنہوں نے بیعت کی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے انہوں نے کہا میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے ''جھوٹا وہ نہیں ہے جو لوگوں میں صلح کرا دے اور بہتر بات کہے یا لگائے''۔ ابن شہاب نے کہا میں نے نہیں سنا کسی جھوٹ میں رخصت دی گئی ہو مگر تین مقاموں میں ایک تو لڑائی میں، دوسرے لوگوں میں صلح کرانے کو۔ تیسرے خاوند کو بی بی سے اور بی بی کو خاوند سے۔

تشریح قاضی نے کہا ان صورتوں میں بالاتفاق جھوٹ بولنا جائز ہے اور ان کے سوا بھی بعضوں نے مطلقاً مصلحت کے لئے جائز رکھا ہے اور یہ کہا ہے کہ کذب مذموم وہ ہے جس سے ضرر ہو اور دلیل ان کی قول ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا بَلْ فَعَلَهٗ كَبِيْرُهُمْ اِنِّیْ سَقِيْمٌ '' اِنَّهَا اُخْتِیَ اور منادی یوسف کا قول اِنَّكُمْ لَسَارِقُوْنَ اور انہوں نے کہا اس میں کسی کا خلاف نہیں ہے اور اگر کوئی ظالم کسی شخص کو قتل کرنا چاہے اور وہ چھپا ہو ایک شخص کے پاس تو چھپانے والے کو جھوٹ بولنا واجب ہے کہ وہ نہیں جانتا وہ شخص کہاں ہے اور بعض علماء نے کہا ان میں سے ہیں طبری کہ جھوٹ بولنا مطلقاً کسی حال میں درست نہیں اور یہ جھوٹ جو مذکور ہوئے بطریق توریہ ہیں اور تعریض نہ کذب صریح اور اصلاح کے لیے جھوٹ یہ ہے کہ ہر

فریق کی طرف سے دوسرے فریق کو عمدہ باتیں پہنچائے اسی طرح لڑائی میں مثلاً یوں کہے تمہارا سردار مرگیا اور مراد سردار سے کوئی اگلے زمانہ کا سردار رکھے اور زوج زوجہ کا وہ جھوٹ درست ہے جواز دیاد محبت کے واسطے کیا جائے نہ کہ مکروفریب جس سے کسی کی حق تلفی ہو وہ حرام ہے بالاجماع (نووی)

٦٦٣٤:عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ مُسْلِمِ ابْنِ عُبَيْدِاللّٰهِ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّ فِيْ حَدِيْثِ صَالِحٍ وَّ قَالَتْ لَمْ اَسْمَعْهُ يُرَخِّصُ فِيْ شَيْءٍ مِمَّا يَقُوْلُ النَّاسُ اِلَّا فِيْ ثَلَاثٍ بِمِثْلِ مَا جَعَلَهٗ يُوْنُسُ مِنْ قَوْلِ ابْنِ شِهَابٍ۔

۶۶۳۴: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٦٦٣٥:عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اِلٰى قَوْلِهٖ وَ نَمٰى خَيْرًا وَّ لَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهٗ۔

۶۶۳۵: مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

بَابُ: تَحْرِيْمِ النَّمِيْمَةِ

باب: چغل خوری حرام ہے

٦٦٣٦:عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ اِنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا اُنَبِّئُكُمْ مَا الْعَضْهُ هِيَ النَّمِيْمَةُ الْقَالَةُ بَيْنَ النَّاسِ وَ اِنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الرَّجُلَ يَصْدُقُ حَتّٰى يُكْتَبَ صِدِّيْقًا وَ يَكْذِبُ حَتّٰى يُكْتَبَ كَذَّابًا۔

۶۶۳۶: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا آگاہ ہو میں تم کو بتلاتا ہوں کہ بہتان قبیح کیا چیز ہے وہ چغلی ہے جو لوگوں میں عداوت ڈالے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی سچ بولتا ہے یہاں تک کہ اللہ کے نزدیک سچا لکھا جاتا ہے اور جھوٹ بولتا ہے یہاں تک کہ اللہ کے نزدیک جھوٹا لکھ لیا جاتا ہے۔

بَابُ: قُبْحِ الْكَذِبِ وَ حُسْنِ الصِّدْقِ وَ فَضْلِهٖ

باب: جھوٹ بولنا برا ہے اور سچ بولنا اچھا ہے سچائی کی فضیلت جھوٹ کی مذمت

٦٦٣٧:عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِيْ اِلَى الْبِرِّ وَ اِنَّ الْبِرَّ يَهْدِيْ اِلَى الْجَنَّةِ وَ اِنَّ الرَّجُلَ لَيَصْدُقُ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ صِدِّيْقًا وَّ اِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِيْ اِلَى الْفُجُوْرِ وَ اِنَّ الْفُجُوْرَ يَهْدِيْ اِلَى النَّارِ وَ اِنَّ الرَّجُلَ لَيَكْذِبُ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَاللّٰهِ كَذَّابًا۔

۶۶۳۷: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سچ نیکی کی طرف راہ دکھاتا ہے اور نیکی جنت کو لے جاتی ہے اور آدمی سچ بولتا ہے یہاں تک کہ اللہ کے نزدیک سچا لکھ لیا جاتا ہے اور جھوٹ برائی کی طرف راہ دکھاتا ہے اور برائی جہنم کو لے جاتی ہے اور آدمی جھوٹ بولتا ہے یہاں تک کہ اللہ کے نزدیک جھوٹا لکھ لیا جاتا ہے۔

تشریح ۞ یعنی سچوں اور جھوٹوں کی فہرست میں اس کا نام داخل کیا جاتا ہے یا لوگوں کے دلوں پر اس کا اثر ہوتا ہے۔

٦٦٣٨:عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الصِّدْقَ بِرٌّ وَّ اِنَّ الْبِرَّ يَهْدِيْ اِلَى الْجَنَّةِ وَ اِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَحَرَّى الصِّدْقَ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَاللّٰهِ صِدِّيْقًا وَ اِنَّ الْكِذْبَ فُجُوْرٌ وَّ اِنَّ الْفُجُوْرَ يَهْدِيْ اِلَى النَّارِ وَ اِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَحَرَّى الْكِذْبَ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَاللّٰهِ كَذَّابًا قَالَ ابْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ فِيْ رِوَايَتِهٖ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

٦٦٣٨: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٦٦٣٩:عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ فَاِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِيْ اِلَى الْبِرِّ وَ اِنَّ الْبِرَّ يَهْدِيْ اِلَى الْجَنَّةِ وَ مَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَصْدُقُ وَ يَتَحَرَّى الصِّدْقَ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَاللّٰهِ صِدِّيْقًا وَ اِيَّاكُمْ وَ الْكِذْبَ فَاِنَّ الْكِذْبَ يَهْدِيْ اِلَى الْفُجُوْرِ وَاِنَّ الْفُجُوْرَ يَهْدِيْ اِلَى النَّارِ وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَكْذِبُ وَيَتَحَرَّى الْكِذْبَ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَاللّٰهِ كَذَّابًا۔

٦٦٣٩: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ لیکن اس میں یہ اضافہ ہے کہ تم سچ کو لازم جانو اور جھوٹ سے بچو۔

٦٦٤٠:عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَ لَمْ يَذْكُرْ فِيْ حَدِيْثِ عِيْسٰى وَ يَتَحَرَّى الصِّدْقَ وَ يَتَحَرَّى الْكِذْبَ وَ فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ مُسْهِرٍ حَتّٰى يَكْتُبَهُ اللّٰهُ۔

٦٦٤٠: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ ابن مسہر کی روایت میں ہے کہ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کو لکھ لیتا ہے۔

تشریح نووی نے کہا ہمارے شہروں میں جو بخاری و مسلم کے نسخے موجود ہیں ان میں یہ حدیث اسی قدر ہے اور ایسا ہی نقل کیا اس کو قاضی اور حمیدی نے لیکن ابو مسعود دمشقی نے اتنی زیادتی نقل کی ہے کہ **شر الروايا الكذب وان الكذب لا يصلح منه جدولا هزلا ولا بعد الرجل صبيه ثم يحلفه** یعنی برے نقل کرنے والے وہ ہیں جو جھوٹ نقل کرتے ہیں اور جھوٹ جائز نہیں کسی طرح دل لگی سے یا بے دل لگی سے اور آدمی اپنے لڑکے سے وعدہ نہ کرے (جھوٹا) پھر اس پر قسم کھائے۔

بَابٌ : فَضْلِ مَنْ يَّمْلِكُ نَفْسَهٗ عِنْدَ الْغَضَبِ

باب: غصہ کا بیان

٦٦٤١:عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَعُدُّوْنَ الرَّقُوْبَ

٦٦٤١: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”نگوڑا ناٹھا (بے اولاد) تم کس کو سمجھتے ہو“ لوگوں نے

فِيكُمْ قَالَ قُلْنَا الَّذِىْ لَا يُوْلَدَ لَهٗ قَالَ لَيْسَ ذَاكَ بِالرَّقُوْبِ وَ لٰكِنَّهُ الرَّجُلُ الَّذِىْ لَمْ يُقَدِّمْ مِنْ وَلَدِهٖ شَيْئًا قَالَ فَمَا تَعُدُّوْنَ الصُّرَعَةَ فِيكُمْ قَالَ قُلْنَا الَّذِىْ لَا يَصْرَعُهُ الرِّجَالُ قَالَ لَيْسَ بِذٰلِكَ وَ لٰكِنَّهُ الَّذِىْ يَمْلِكُ نَفْسَهٗ عِنْدَ الْغَضَبِ۔

عرض کیا اس کو جس کے اولاد نہیں ہوتی یعنی جنتی نہیں آپ نے فرمایا وہ نگوڑا ناٹھا نہیں ہے (اس کی اولاد تو آخرت میں اس کی مدد کرنے کو موجود ہے) نگوڑا ناٹھا حقیقت میں وہ شخص ہے جس نے اپنی اولاد میں سے اپنے آگے کچھ نہ بھیجا (یعنی جس کے روبرو کوئی اس کا لڑکا نہ مرے) آپ ﷺ نے فرمایا پھر پہلوان تم اپنے درمیان کس کو شمار کرتے ہو۔ ہم نے کہا پہلوان وہ ہے جس کو مرد نہ پچھاڑ سکیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا وہ کچھ نہیں۔ پہلوان وہ ہے جو غصہ کے وقت اپنے تئیں سنبھال لے (یعنی زبان سے کوئی بات مصلحت کے خلاف نہ کہے)۔

تشریح ۞ یعنی ہر چند ظاہر میں بے اولاد اور پہلوان اسی کو کہتے ہیں جو تم نے کہا لیکن اللہ کے نزدیک حقیقت میں بے اولاد اور پہلوان وہ ہے جو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس واسطے کہ اولاد سے یہ غرض ہے کہ مصیبت کے وقت کام آئے تو اگر کسی کا لڑکا مر گیا اور اس نے صبر کیا تو وہ صبر کرنا قیامت میں اس کے کام آئے گا اور اگر چھوٹا لڑکا تھا تو وہ اللہ سے اپنے ماں باپ کی شفاعت بھی کرے گا تو بہرصورت اولاد کام آئی اور جس کا لڑکا نہیں مرا اس کو یہ فائدہ حاصل نہیں تو گویا وہ بے اولاد ٹھہرا اگر چہ ظاہر میں اولاد ہوئی تو اس کے کس کام کی۔ اسی طرح پہلوان حقیقت میں وہی ہے جو غصے کو اپنے اوپر بیجا غالب نہ ہونے دے اگر چہ ظاہر میں کمزور ہو۔ اس قسم کے پہلوان بہت کم نکلیں گے اور ویسے پہلوان جو ڈیڑھ سیر کھانے والے ہیں ہزاروں ہیں۔

٦٦٤٢: عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَ مَعْنَاهُ۔

۶۶۴۲: ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

٦٦٤٣: عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ الشَّدِيْدُ بِالصُّرَعَةِ اِنَّمَا الشَّدِيْدُ الَّذِىْ يَمْلِكُ نَفْسَهٗ عِنْدَ الْغَضَبِ۔

۶۶۴۳: ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا پہلوان وہ نہیں ہے جو کشتی میں غالب آئے۔ پہلوان وہ ہے جو اپنے اوپر اختیار رکھے غصہ کے وقت (یعنی زبان اس کے قابو میں ہے)۔

٦٦٤٤: عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَيْسَ الشَّدِيْدُ بِالصُّرَعَةِ قَالُوْا فَالشَّدِيْدُ اَيُّمَ هُوَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الَّذِىْ يَمْلِكُ نَفْسَهٗ عِنْدَ الْغَضَبِ۔

۶۶۴۴: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٦٦٤٥: عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ۔

۶۶۴۵: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٦٦٤٦: عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ صُرَدٍ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ

۶۶۴۶: سلیمان بن صرد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے دو شخصوں نے گالی گلوچ کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے ایک کی آنکھیں لال

اَحَدُهُمَا تَحْمَرُّ عَيْنَهُ وَ تَنْتَفِخُ اَوْ دَاجُهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ لَاَعْرِفُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ عَنْهُ الَّذِيْ يَجِدُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ فَقَالَ الرَّجُلُ وَ هَلْ تَرٰى بِيْ مِنْ جُنُوْنٍ قَالَ ابْنُ الْعَلَاءِ فَقَالَ وَ هَلْ تَرٰى وَ لَمْ يَذْكُرِ الرَّجُلَ۔

ہوگئیں اور گلے کی رگیں پھول گئیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا مجھ کو ایک کلمہ معلوم ہے اگر یہ اس کو کہے تو اس کا غصہ جاتا رہے۔ وہ کلمہ یہ ہے اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ وہ شخص یہ سن کر بولا کیا آپ ﷺ سمجھتے ہیں کہ میں دیوانہ ہوں (حقیقت میں دیوانہ تھا جب تو نیک بات نہ سنی) نووی نے کہا شاید وہ منافق ہوگا یا بیوقوف سخت گنوار ہوگا وہ یہی سمجھا کہ اعوذ باللہ صرف جنون ہی کا علاج ہے)۔

٦٦٤٧: عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ صُرَدٍ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ اَحَدُهُمَا يَغْضَبُ وَ يَحْمَرُّ وَ جْهُهُ فَنَظَرَ اِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ لَاَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ ذَاعَنْهُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ فَقَامَ اِلَى الرَّجُلِ رَجُلٌ مِمَّنْ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَتَدْرِيْ مَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰنِفًا قَالَ اِنِّيْ لَاَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ ذَاعَنْهُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ اَمَجْنُوْنًا تَرَانِيْ۔

۶۶۴۷: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ سن کر جا کر اس شخص سے بیان کیا (جو غصہ ہوا تھا) وہ بولا کیا تو مجھ کو مجنون سمجھتا ہے۔

٦٦٤٨: عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ۔

۶۶۴۸: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

بَابُ: خُلِقَ الْاِنْسَانُ خَلْقًا لَّا يَتَمَالَكُ

باب: انسان اس طرح سے پیدا ہوا کہ اختیار نہیں رکھ سکتا

٦٦٤٩: عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا صَوَّرَ اللّٰهُ اٰدَمَ فِي الْجَنَّةِ تَرَكَهُ مَا شَآءَ اللّٰهُ اَنْ يَّتْرُكَهُ فَجَعَلَ اِبْلِيْسُ يُطِيْفُ بِهٖ يَنْظُرُ مَا هُوَ فَلَمَّا رَاٰهُ اَجْوَفَ عَرَفَ اَنَّهُ خُلِقَ خَلْقًا لَا يَتَمَالَكُ۔

۶۶۴۹: انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جب پتلا بنایا اللہ نے آدم کا بہشت میں تو اس کو پڑا رہنے دیا جتنی مدت اس کا پڑا رکھنا چاہا تو شیطان نے اس کے گرد گھومنا اور اس کی طرف دیکھنا شروع کیا پھر جب اس کو خالی پیٹ دیکھا تو پہچان لیا کہ یہ اس طرح پیدا کیا گیا ہے جو تھم نہ سکے گا (یعنی شہوت اور غضب میں اپنے تئیں سنبھال نہ سکے گا یا وسوسوں سے اپنے تئیں بچا نہ سکے گا“۔ (نووی)

٦٦٥٠: عَنْ حَمَّادٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ۔

۶۶۵۰: ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

بَابُ : النَّهْيِ عَنْ ضَرْبِ الْوَجْهِ

باب: منہ پر مارنے کی ممانعت

٦٦٥١:عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَاتَلَ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ فَلْيَجْتَنِبِ الْوَجْهَ۔

۶۶۵۱:ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''جب کوئی تم میں سے اپنے بھائی سے لڑے تو اس کے منہ سے بچا رہے''۔

تشریح اس کے منہ سے بچا رہے یعنی منہ پر نہ مارے اس لئے کہ منہ کی مار سے بعض وقت عقل میں فتور آ جاتا ہے اور کبھی عیب ہو جاتا ہے جو ہر وقت نمایاں رہتا ہے اسی طرح بچہ یا بی بی یا غلام لونڈی کو مارتے وقت منہ پر نہ مارنا چاہئے (نووی)۔

٦٦٥٢:عَنْ اَبِی الزِّنَادِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَ قَالَ اِذَا ضَرَبَ اَحَدُكُمْ۔

۶۶۵۲:ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٦٦٥٣: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَاتَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَتَّقِ اَخَاهُ الْوَجْهَ۔

۶۶۵۳:ترجمہ وہی جو اوپر گزرا ہے۔

٦٦٥٤:عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَاتَلَ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ فَلَا يَلْطِمَنَّ الْوَجْهَ۔

۶۶۵۴:ترجمہ: جب کوئی تم میں سے اپنے بھائی سے لڑے تو منہ پر طمانچہ نہ مارے۔

٦٦٥٥:عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ فِیْ حَدِيْثِ ابْنِ حَاتِمٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِذَا قَاتَلَ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ فَلْيَجْتَنِبِ الْوَجْهَ فَاِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ اٰدَمَ عَلٰى صُوْرَتِهٖ۔

۶۶۵۵:ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''جب کوئی تم میں سے اپنے بھائی سے لڑے تو اس کے منہ سے بچا رہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے آدمی کو اپنی صورت پر بنایا ہے۔

تشریح نوویؒ نے کہا یہ حدیث احادیث صفات میں سے ہے اور اس کا حکم کتاب الایمان میں وضاحت سے بیان ہو چکا ہے اور بعض علماء ایسی حدیث کی تاویل نہیں کرتے اور کہتے ہیں ہم ان پر ایمان لاتے ہیں کہ وہ حق ہیں اور ان کا ظاہری معنیٰ مراد نہیں ہے بلکہ ایسے معنی مراد ہے جو لائق ہے اللہ کی صفت ہونے کے اور یہی مذہب جمہور سلف کا اور اسی میں احتیاط ہے اور سلامتی ہے اور بعض ان کی تاویل کرتے ہیں جیسی لائق ہے۔ اللہ تعالیٰ کی تنزیہ کے کیونکہ اس کے مثل کوئی شے نہیں ہے۔ مازری نے کہا یہ حدیث ان الفاظ سے ثابت ہے اور بعضوں نے یوں روایت کیا ہے اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو رحمان کی صورت پر بنایا اور یہ لفظ اہل حدیث کے نزدیک ثابت نہیں ہے اور شاید یہ غلطی نقل بالمعنیٰ سے پیدا ہوئی۔ مازری نے کہا ابن قتیبہ نے اس حدیث میں غلطی کی اور اس کو ظاہر پر چلایا اور کہا کہ اللہ کی ایک صورت ہے لیکن اور صورتوں کی طرح نہیں اور یہ قول ظاہر الفساد ہے اس واسطے کہ صورت سے ترکیب لازم آتی ہے اور ہر مرکب حادث ہے، اور اللہ عزوجل حادث نہیں ہے تو صورت دار بھی نہیں ہوگا اور یہ قول ان کا مجسمہ کی طرح ہے کہ اللہ تعالیٰ جسم ہے نہ اور اجسام کی طرح۔ انہوں نے دیکھا کہ اہل سنت کہتے ہیں اللہ تعالیٰ شے ہے نہ اور اشیاء کی طرح تو بڑھا دیا اور کہنے لگے وہ جسم ہے نہ اور اجسام کی طرح حالانکہ شے اور جسم میں بڑا فرق ہے شے حدوث کو مقتضی نہیں ہے اور جسم وصورت

ترکیب کو مقتضی ہیں اور ترکیب سے حدوث لازم آتا ہے اور تعجب ہے ابن قتیبہ سے کہ انہوں نے کہا اللہ تعالیٰ کی صورت ہے نہ اور صورتوں کی طرح حالانکہ ظاہر حدیث کا ان کی رائے پر یہ مضمون ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو اپنی صورت پر بنایا تو دونوں صورتیں نظیر ہوئیں ایک دوسرے کی۔ پھر یہ کہنا کہ اس کی صورت اور صورتوں کی طرح نہیں تھی تناقض ہے اور ان سے کہا جائے گا کہ صورت ہے نہ اور صورتوں کی طرح اس سے کیا مراد ہے اگر یہ غرض ہے کہ وہ مرکب نہیں ہے تو صورت نہ ہوئی حقیقۃً اس صورت میں یہ لفظ ظاہر پر نہ رہا اور تاویل ہوگئی اور اختلاف کیا ہے علماء نے اس کی تاویل میں بعض کہتے ہیں ضمیر صورت میں اس شخص کی طرف پھرتی ہے جس کو مار پڑی تو مطلب صاف ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو اس شخص کی صورت پر بنایا تھا اور بعض نے کہا آدم علیہ السلام کی طرف پھرتی ہے یعنی اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو بنایا اس کی صورت پر یعنی آدم کی صورت پر اور یہ تاویل ضعیف ہے اور بعضوں نے کہا ضمیر اللہ تعالیٰ کی طرف پھرتی ہے اور اضافت تشریف اور اختصاص کے لئے جیسے کہتے ہیں ناقۃ اللہ تعالیٰ کا اور کعبہ کو بیت اللہ کہتے ہیں واللہ اعلم بالصواب۔

مترجم کہتا ہے کہ یہ حدیث اپنے ظاہر پر محمول ہے جیسے اور احادیث صفات اور اس کے ظاہری معنیٰ پر ہمارا ایمان ہے اور ہم تاویل نہیں کرتے سلف کا یہی مذہب ہے اور امام نووی نے جو ظاہر معنی کی نفی سلف سے نقل کی اس سے ظاہر متعارف کی نفی منظور ہے جو مخلوقات سے خاص ہے نہ کہ ظاہر معنی لغوی ورنہ یہ نقل غلط ہے اور انتہاء فی الاستواء میں ہم نے آئمہ سلف کے بہت قول نقل کئے ہیں جو کہتے ہیں احادیث صفات ظاہر پر محمول ہیں اور مازری کا اعتراض ابن قتیبہ پر غلط ہے اس لئے کہ وہ صورت جو پروردگار کی ہے ایسی ہی ہے جیسے پروردگار خود یا اس کا سمع یا بصر یا ہاتھ یا قدم جیسے ان اشیاء سے ترکیب لازم نہیں آتی ویسے صورت سے بھی لازم نہیں آتی اور جسم کا اطلاق اللہ تعالیٰ پر احادیث میں نہیں آیا پس ہم کیونکر اپنے دل سے اطلاق کریں گے اور ہم جسم کی نفی نہیں کرتے اس لئے کہ جو صفت پروردگار کے لئے نہیں آئی اس کا اثبات اور اس کی نفی دونوں بے دلیل ہیں اور جسم کی نفی اگر اس وجہ سے ہے کہ اس سے حدوث یا ترکیب لازم آتی ہے تو اور صفات سے بھی جیسے اترنا چڑھنا بات کرنا آنا جانا ہنسنا سننا دیکھنا ان صفات سے بھی لازم آتی ہے حالانکہ ان صفات کے ثبوت پر اہل سنت کا اجماع ہے۔ اب یہ اعتراض مازری کا کہ جب صورت اللہ تعالیٰ کی لا کا تصور ہوئی تو آدم اس کی صورت پر کیونکر ہوں گے نا سمجھی سے ہے اس لئے کہ یہ تشبیہ صرف اطلاق لفظ میں ہے نہ مراد اور حقیقت میں جیسے کوئی کہے اللہ بھی سنتا ہے آدمی بھی سنتا ہے اللہ کا بھی ہاتھ ہے آدمی کا بھی ہاتھ ہے اور یہ تشبیہ درحقیقت تشبیہ نہیں ہے بلکہ صرف اشتراک لفظ ہے حدیث میں مجازاً اس کو کاف تشبیہ سے تعبیر کیا ورنہ یہ حدیث لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ'' کے مخالف ہو جائے گی۔ امام شوکانی نے اس حدیث میں علیٰ صورتہ کی ضمیر آدم علیہ السلام کی طرف پھیری ہے اور ایک قول یہ بھی لکھا ہے کہ صورتہ سے صفت مراد ہے پر یہ تاویل کچھ نہیں ہے اس لئے کہ ایسی تاویلات سے حدیث کا مضمون خراب ہوتا ہے اور وجہ پر نہ مارنے کی کوئی وجہ نہیں نکلتی۔ سراج الوہاج میں علامہ ابوالطیب نے فرمایا کہ راجح طریقہ سلف یہ ہے کہ یعنی جاری کرنا ان احادیث کا اپنے ظاہری معنوں پر بغیر تاویل اور تعطیل اور تکییف اور تمثیل کے اور اس میں کوئی قباحت نہیں ہے واللہ اعلم۔

٦٦٥٦: عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَاتَلَ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ فَلْيَجْتَنِبِ الْوَجْهَ۔

۶۶۵۶: ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے اپنے بھائی سے لڑے تو اس کے منہ سے بچا رہے (یعنی منہ پر نہ مارے)

بَابُ : الْوَعِيْدِ الشَّدِيْدِ لِمَنْ عَذَّبَ النَّاسَ بِغَيْرِ حَقٍّ

باب: جوشخص لوگوں کوناحق ستائے اس کا عذاب

٦٦٥٧: عَنْ هِشَامِ ابْنِ حَكِيْمِ ابْنِ حِزَامٍ قَالَ مَرَّ بِالشَّامِ عَلٰى اُنَاسٍ وَّ قَدْ اُقِيْمُوا فِي الشَّمْسِ وَ صُبَّ عَلٰى رُؤُسِهِمُ الزَّيْتُ فَقَالَ مَا هٰذَا قِيْلَ يُعَذَّبُوْنَ فِي الْخَرَاجِ فَقَالَ اَمَآ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ يُعَذِّبُ الَّذِيْنَ يُعَذِّبُوْنَ فِي الدُّنْيَا۔

۶۶۵۷: ہشام بن حکیم بن حزام شام کے ملک میں کچھ لوگوں پر گزرے وہ دھوپ میں کھڑے کئے گئے تھے اوران کے سروں پر تیل ڈالا گیا تھا۔ انہوں نے پوچھا یہ کیا ہے؟ لوگوں نے کہا سرکاری محصول دینے کیلئے ان کو سزا دی جاتی ہے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرماتے تھے اللہ عذاب کرے گا ان لوگوں کو جو دنیا میں لوگوں کو عذاب کرتے ہیں (یعنی ناحق تو اس میں وہ عذاب داخل نہیں ہے جو حدًا یا قصاصاً یا تعزیرًا ہو)

٦٦٥٨: عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ مَرَّ هِشَامُ ابْنُ حُكَيْمِ ابْنِ حِزَامٍ عَلٰى اُنَاسٍ مِنَ الْاَنْبَاطِ بِالشَّامِ قَدْ اُقِيْمُوْ فِي الشَّمْسِ فَقَالَ مَا شَاْنُهُمْ قَالُوْا حُبِسُوْا فِي الْجِزْيَةِ فَقَالَ هِشَامٌ اَشْهَدُ لَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ يُعَذِّبُ الَّذِيْنَ يُعَذِّبُوْنَ النَّاسَ فِي الدُّنْيَا۔

۶۶۵۸: ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ عجم کے کاشتکار تھے اور تیل ڈالنے کا ذکر نہیں ہے۔

٦٦٥٩: عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَ زَادَ فِيْ حَدِيْثِ جَرِيْرٍ قَالَ وَاَمِيْرُ هُمْ يَوْمَئِذٍ عُمَيْرُ ابْنُ سَعْدٍ عَلٰى فَلَسْطِيْنَ فَدَخَلَ عَلَيْهِ فَحَدَّثَهٗ فَاَمَرَ بِهِمْ فَخُلُّوْا۔

۶۶۵۹: ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔ اس میں اتنا زیادہ ہے کہ ان دنوں حاکم وہاں کا عمیر بن سعد تھا جو والی تھا۔ فلسطین کا فلسطین! کہتے ہیں بیت المقدس اوراس کے اطراف کے شہروں کو) ہشام بن حکیم اس کے پاس گئے اور یہ حدیث بیان کی۔ اس نے حکم دیا۔ وہ لوگ چھوڑ دیئے گئے۔

٦٦٦٠: عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّ هِشَامَ ابْنَ حَكِيْمٍ وَّ جَدَ رَجُلًا وَّ هُوَ عَلٰى حِمْصَ يُشَمِّسُ نَاسًا مِّنَ النَّبَطِ فِيْ اَدَآءِ الْجِزْيَةِ فَقَالَ مَا هٰذَا اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ يُعَذِّبُ الَّذِيْنَ يُعَذِّبُوْنَ النَّاسَ فِي الدُّنْيَا۔

۶۶۶۰: ترجمہ وہی ہے۔ اس میں یہ ہے کہ ہشام بن حکیم نے ایک شخص کو دیکھا جو حمص کا حاکم تھا وہ کاشتکاروں کو دھوپ میں عذاب دے رہا تھا جزیہ دینے کے لئے۔

بَابُ : امر مَنْ مَّرَّ بِسَلَاحٍ فِيْ مَسْجِدٍ اَوْ سُوْقٍ اَوْ غَيْرِهِمَا مِنَ الْمَوَاضِعِ الْجَامِعَةِ

باب: مجمع میں ہتھیار لے جائے تو اس کی احتیاط

لِلنَّاسِ اَنْ اَمْسَكَ بِنِصَالِهَا

رکھے

٦٦٦١:عَنْ جَابِرٍ يَقُوْلُ مَرَّ رَجُلٌ بِسِهَامٍ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْسِكَ بِنِصَالِهَا۔

۶۶۶۱: جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک شخص تیر لے کر مسجد میں آیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ان کی پیکانوں کو پکڑ لے۔

تشریح ۞ اس کی پیکانوں کو پکڑ لے تا کہ کسی کو صدمہ نہ پہنچے۔ نوویؒ نے کہا جس سے ضرر کا احتمال ہو اس کا یہی حکم ہے۔ ہمارے زمانہ میں بندوق یا تفنگچہ مجمع میں بھر کر نہ لے جانا چاہئے۔

٦٦٦٢:عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ رَجُلًا مَرَّ بِاَسْهُمٍ فِي الْمَسْجِدِ قَدْ اَبْدٰى نُصُوْلَهَا فَاُمِرَ اَنْ يَّاْخُذَ بِنُصُوْلِهَا كَيْلَا يَخْدِشَ مُسْلِمًا۔

۶۶۶۲: جابر بن عبداللہ سے روایت ہے ایک شخص مسجد میں تیر لے کر آیا ان کی پیکانیں کھولے ہوئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ان کی پیکانیں تھام لے تا کہ کسی مسلمان کو چرکہ نہ لگے۔

٦٦٦٣:عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ اَمَرَ رَجُلًا كَانَ يَتَصَدَّقُ بِالنَّبْلِ فِي الْمَسْجِدِ اَنْ لَّا يَمُرَّبِهَا اِلَّا وَهُوَ اٰخِذٌ بِنُصُوْلِهَا وَ قَالَ ابْنُ رُمْحٍ كَانَ يَتَصَدَّقُ بِالنَّبْلِ۔

۶۶۶۳: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا ایک شخص کو جو تیر بانٹتا تھا مسجد میں کہ تیر لے کر جب نکلے تو ان کی پیکان تھام لیا کرے۔

٦٦٦٤:عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا مَرَّ اَحَدُكُمْ فِيْ مَجْلِسٍ اَوْ سُوْقٍ وَ بِيَدِهٖ نَبْلٌ فَلْيَاْخُذْ بِنِصَالِهَا ثُمَّ لِيَاْخُذْ بِنِصَالِهَا ثُمَّ لِيَاْخُذْ بِنِصَالِهَا فَقَالَ اَبُوْمُوْسٰى وَ اللّٰهِ مَا مُتْنَا حَتّٰى سَدَّدْنَا هَا بَعْضُنَا فِيْ وُجُوْهِ بَعْضٍ۔

۶۶۶۴: ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ "جب کوئی تم میں سے مسجد یا بازار میں گزرے اور ہاتھ میں تیر ہوں تو چاہئے کہ ان کے گانسے اپنے ہاتھ میں پکڑ لے پھر گانسے پکڑ لے پھر گانسے پکڑ لے (تین بار فرمایا تاکید کے لئے) ابوموسیٰؓ نے کہا قسم اللہ کی ہم نہیں مرے یہاں تک کہ ہم نے تیر کو لگایا ایک دوسرے کے منہ پر" (یعنی آپس میں لڑے اور رسول اللہ ﷺ کے ارشاد کے خلاف کیا۔)

٦٦٦٥:عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا مَرَّ اَحَدُكُمْ فِيْ مَسْجِدِنَا اَوْ فِيْ سُوْقِنَا وَ مَعَهٗ نَبْلٌ فَلْيُمْسِكْ عَلٰى نِصَالِهَا بِكَفِّهٖ اَنْ يُّصِيْبَ اَحَدًا مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ مِنْهَا بِشَيْءٍ اَوْ قَالَ لِيَقْبِضْ عَلٰى نِصَالِهَا۔

۶۶۶۵: ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

بَابُ :النَّهْيِ عَنِ الْاِشَارَةِ بِالسِّلَاحِ اِلٰى

باب: کسی مسلمان کو ہتھیار سے

مُسْلِم

ڈرانے کی ممانعت

٦٦٦٦:عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ اَبُوْ الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَشَارَ اِلَى اَخِيْهِ بِحَدِيْدَةٍ فَاِنَّ الْمَلٰئِكَةَ تَلْعَنُهٗ حَتّٰى يَدَعَهٗ وَ اِنْ كَانَ اَخَاهُ لِاَبِيْهِ وَ اُمِّهٖ۔

۶۶۶۶:ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ”جو کوئی اپنے بھائی کو لوہے سے ڈرائے (یعنی ہتھیار سے) اس پر فرشتے لعنت کرتے ہیں جب تک اس سے باز نہ آئے اگر چہ وہ اس کا سگا بھائی ہو“ (اور اس کا مارنا منظور نہ ہو لیکن صرف ڈرانے میں اتنا بڑا گناہ ہے معاذ اللہ)

٦٦٦٧:عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ۔

۶۶۶۷:ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

٦٦٦٨:عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يُشِيْرُ اَحَدُكُمْ اِلَى اَخِيْهِ بِالسِّلَاحِ فَاِنَّهٗ لَا يَدْرِیْ اَحَدُكُمْ لَعَلَّ الشَّيْطٰنَ يَنْزِعُ فِیْ يَدِهٖ فَيَقَعُ فِیْ حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ۔

۶۶۶۸:ترجمہ:ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی تم میں سے اپنے بھائی کو نہ دھمکائے ہتھیار سے معلوم نہیں شیطان اس کے ہاتھ کو ڈگمگائے اور ہاتھ چل جائے پھر جہنم کے گڑھے میں جائے۔

بَابُ : فَضْلِ اِزَالَةِ الْاَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ

باب: راہ میں سے موذی چیز ہٹانے کا ثواب

٦٦٦٩:عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَّمْشِیْ بِطَرِيْقٍ وَّجَدَ غُصْنَ شَوْكٍ عَلَى الطَّرِيْقِ فَاَخَّرَهٗ فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهٗ فَغَفَرَ لَهٗ۔

۶۶۶۹:ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”ایک شخص راہ میں جارہا تھا۔ اس نے راہ پر ایک شاخ دیکھی کانٹوں کی تو اس کو سرکا دیا اللہ تعالیٰ نے اس نیکی کو قبول کیا اور اس کو بخش دیا۔“ (نووی نے کہا مسلمانوں کو ہر ایک طرح کا فائدہ دینے میں یہی ثواب ہے)

٦٦٧٠:عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ رَجُلٌ بِغُصْنِ شَجَرَةٍ عَلٰى ظَهْرِ طَرِيْقٍ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَاُنَحِّيَنَّ هٰذَا عَنِ الْمُسْلِمِيْنَ لَا يُؤْذِيْهِمْ فَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ۔

۶۶۷۰:ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ ﷺ نے فرمایا ”ایک شخص نے راہ میں کانٹوں کی ڈالی دیکھی تو کہا قسم اللہ کی میں اس کو ہٹا دوں گا مسلمانوں کے آنے جانے کی راہ سے تاکہ ان کو تکلیف نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو جنت میں داخل کیا“۔

٦٦٧١:عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَقَدْ رَاَيْتُ رَجُلًا يَّتَقَلَّبُ فِی الْجَنَّةِ فِیْ شَجَرَةٍ قَطَعَهَا مِنْ ظَهْرِ الطَّرِيْقِ كَانَتْ تُؤْذِی النَّاسَ۔

۶۶۷۱:ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ”میں نے جنت میں ایک شخص کو مزے اڑاتے دیکھا جس نے ایک درخت کو راہ میں سے کاٹ دیا تھا جس سے تکلیف ہوتی تھی لوگوں کو“۔

٦٦٧٢:عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

۶۶۷۲:حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الشَّجَرَةَ كَانَتْ تُؤْذِى الْمُسْلِمِيْنَ فَجَآءَ رَجُلٌ فَقَطَعَهَا فَدَخَلَ الْجَنَّةَ۔

اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''ایک درخت مسلمانوں کو تکلیف دیتا تھا ایک شخص آیا اور وہ درخت کاٹ ڈالا وہ جنت میں گیا''۔

٦٦٧٣:عَنْ اَبِىْ بَرْزَةَ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِىَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِّمْنِىْ شَيْئًا اَنْتَفِعُ بِهٖ قَالَ اعْزِلِ الْاَذٰى عَنْ طَرِيْقِ الْمُسْلِمِيْنَ۔

۶۶۷۳: ابو برزہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے میں نے عرض کیا اے نبی اللہ کے مجھ کو کوئی بات ایسی بتلایئے جس سے فائدہ اٹھاؤں۔ آپ ﷺ نے فرمایا ''مسلمانوں کی راہ سے کوڑا ہٹا دے''۔

٦٦٧٤:عَنْ اَبِىْ بَرْزَةَ الْاَسْلَمِىِّ اَنَّ اَبَا بَرْزَةَ قَالَ قُلْتُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّىْ لَا اَدْرِىْ لَعَسٰى اَنْ تَمْضِىَ وَ اَبْقٰى بَعْدَكَ فَزَوِّدْنِىْ شَيْئًا يَنْفَعُنِىَ اللّٰهُ بِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْعَلْ كَذَا افْعَلْ كَذَا اَبُوْ بَكْرٍ نَسِيَهُ وَ اَمِرِ الْاَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ۔

۶۶۷۴: ابو برزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے کہا یا رسول اللہ میں نہیں جانتا تھا شاید آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات ہو جائے اور میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد زندہ رہوں تو کوئی بات ایسی بتلایئے جس سے اللہ تعالیٰ مجھ کو نفع دے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''ایسا کر ایسا کر۔ راوی بھول گیا اور حکم کیا ایذا دینے والی چیز کو راہ میں سے ہٹانے کا''۔

بَابُ: تَحْرِيْمِ تَعْذِيْبِ الْهِرَّةِ وَ نَحْوِهَا مِنَ الْحَيَوَانِ الَّذِىْ لَا يُؤْذِىْ

باب: جو جانور ستاتا نہ ہو اس کو تکلیف دینا حرام ہے جیسے بلی کو

٦٦٧٥:عَنْ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُذِّبَتِ امْرَاَةٌ فِىْ هِرَّةٍ سَجَنَتْهَا حَتّٰى مَاتَتْ فَدَخَلَتْ فِيْهَا النَّارَ لَا هِىَ اَطْعَمَتْهَا وَ سَقَتْهَا اِذَا هِىَ حَبَسَتْهَا وَ لَا هِىَ تَرَكَتْهَا تَاْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ۔

۶۶۷۵: عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ایک عورت کو عذاب ہوا ایک بلی کے لئے جس کو اس نے قید کیا تھا یہاں تک کہ وہ مر گئی پھر وہ عورت جہنم میں گئی۔ اس عورت نے اس بلی کو نہ کھانا دیا نہ پانی قید میں اور نہ چھوڑا کہ زمین کے کیڑوں کو کھاتی۔

٦٦٧٦:عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ جُوَيْرِيَةَ۔

۶۶۷۶: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٦٦٧٧:عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُذِّبَتِ امْرَاَةٌ فِىْ هِرَّةٍ اَوْ ثَقَتْهَا فَلَمْ تُطْعِمْهَا وَ لَمْ تَسْقِهَا وَ لَمْ تَدَعْهَا تَاْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ۔

۶۶۷۷: ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ اس بلی کو باندھ دیا تھا۔

٦٦٧٨:عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ۔

۶۶۷۸: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٦٦٧٩:عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَتِ امْرَاَةٌ النَّارَ مِنْ جَرَّاءِ هِرَّةٍ لَّهَا اَوْ هِرٍّ رَّ بَطَتْهَا فَلَاهِىَ اَطْعَمَتْهَا وَ لَا هِىَ اَرْسَلَتْهَا تُرَمْرِمُ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ حَتّٰى مَاتَتْ هَزْلًا۔

۶۶۷۹: ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ایک عورت دوزخ میں گئی ایک بلی کے سبب سے جس کو اس نے باندھ دیا تھا۔ پھر نہ اس کو کھانا دیا نہ چھوڑا کہ وہ زمین کے کیڑے چباتی یہاں تک کہ دبلی ہو کر مرگئی۔

بَابُ : تَحْرِيْمِ الْكِبْرِ

باب: غرور کرنا حرام ہے

٦٦٨٠:عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِىِّ وَ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِزُّ اِزَارُهٗ وَالْكِبْرِيَاءُ رِدَآءُهٗ فَمَنْ يُّنَازِ عُنِىْ عَذَّبْتُهٗ۔

۶۶۸۰: ابوسعید خدری اور ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا عزت پروردگار کی ازار ہے اور بزرگی اس کی چادر ہے (یعنی یہ دونوں اسی کی صفتیں ہیں) پھر پروردگار فرماتا ہے جو کوئی یہ دونوں صفتیں اختیار کرے میں اس کو عذاب دوں گا۔

تشریح نووی نے کہا اس حدیث سے غرور پر سخت وعید نکلی اور یہ ثابت ہوا کہ غرور حرام ہے اور یہ صفت خاص پروردگار کی ہے

مراو را سد کبریاء و منی ☆ کہ ملکش قدیم ست و ذاتش غنی

بَابُ : النَّهْىِ عَنْ تَقْنِيْطِ الْاِنْسَانِ مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ

باب: اللہ کی رحمت سے کسی کو نا امید کرنا حرام ہے

٦٦٨١:عَنْ جُنْدَبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ وَاللّٰهِ لَا يَغْفِرُاللّٰهُ لِفُلَانٍ وَّ اِنَّ اللّٰهَ قَالَ مَنْ ذَالَّذِىْ يَتَاَلّٰى عَلَىَّ اَنْ لَّا اَغْفِرَ لِفُلَانٍ فَاِنِّىْ قَدْ غَفَرْتُ لِفُلَانٍ وَاَحْبَطْتُّ عَمَلَكَ اَوْ كَمَا قَالَ۔

۶۶۸۱: جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ایک شخص بولا قسم اللہ کی اللہ تعالیٰ فلاں کو نہیں بخشے گا اللہ تعالیٰ نے فرمایا کون ہے وہ جو قسم کھاتا ہے کہ میں فلاں کو نہ بخشوں گا۔ میں نے اس کو بخش دیا اور اس کے (جس نے قسم کھائی تھی) اعمال لغو کر دیئے (بیکار)۔

تشریح نووی نے کہا اس حدیث سے اہل سنت کا مذہب ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اگر چاہے تو بے توبہ کے بھی گناہ معاف ہو سکتے ہیں اور معتزلہ نے اس حدیث سے دلیل پکڑی ہے کہ کبائر سے اعمال صالحہ حبط ہو جاتے ہیں اور اہل سنت کا یہ مذہب ہے کہ اعمال صرف کفر سے حبط ہوتے ہیں اور اس حدیث کا یہ مطلب بیان کیا ہے کہ اس کی نیکیاں برائیوں کے سامنے گر گئیں یا اس نے اور کوئی کام ایسا کیا ہوگا جس سے وہ کافر ہو گیا ہوگا یا یہ حکم اگلی امتوں کے لئے تھا انتہی۔

بَابُ : فَضْلِ الضُّعَفَاءِ وَالْخَامِلِيْنَ

باب: ناتوانوں اور گمنام شخصوں کی فضیلت

٦٦٨٢:عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رُبَّ اَشْعَثَ مَدْفُوْعٍ بِالْاَبْوَابِ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ۔

۶۶۸۲:ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "بہت لوگ پریشان بال غبار آلودہ دروازوں پر سے دھکیلے ہوئے ایسے ہیں کہ اگر اللہ کے اعتماد پر کسی بات کی قسم کھا بیٹھیں تو اللہ ان کی قسم کو سچا کر دے"۔

تشریح ۞ یعنی بعض بندگان اللہ ظاہر کے تو ایسے ذلیل اور برے ہیں کہ کوئی دروازہ پر نہ کھڑا ہونے دے اور باطن کے ایسے صاف ہیں کہ اللہ جل جلالہ کو ان کی خاطر داری منظور رہتی ہے۔اس حدیث سے دو فائدے معلوم ہوئے اول یہ کہ کسی مسلمان بد ظاہر کو حقیر نہ جانے۔

خاکساران جہاں را بحقارت منگر ☆ تو چہ دانی کہ دریں گرد سوارے باشد

مگر یہ بھی نہ چاہئے کہ خلاف شرع فقیروں کو ولی اور قطب عوام کی طرف اعتقاد کرے اس واسطے کہ حضرت نے اس حدیث میں بعض پریشان مو خاکساروں کو مقبول فرمایا اور یہ نہیں فرمایا کہ شراب خور یا مدک یا بھنگ پینے والے ڈاڑھی منڈے بھی ایسے ہوتے ہیں۔دوسرا فائدہ یہ کہ ایمان کے ساتھ خاکساری اور گمنامی حق تعالیٰ کو پسند ہے (تحفۃ الاخیار)

بَابُ : النَّهْيِ عَنْ قَوْلِ هَلَكَ النَّاسُ

باب: یہ کہنا منع ہے کہ لوگ تباہ ہوئے

٦٦٨٣:عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَالَ الرَّجُلُ هَلَكَ النَّاسُ فَهُوَ اَهْلَكُهُمْ قَالَ اَبُوْ اِسْحٰقَ لَا اَدْرِىْ اَهْلَكَهُمْ بِالنَّصْبِ اَوْ اَهْلَكُهُمْ بِالرَّفْعِ۔

۶۶۸۳:ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ "جب کوئی یہ کہے لوگ ہلاک ہوئے (حقارت سے اپنے تئیں عمدہ جان کر اور جو افسوس یا رنج سے دین کی خرابی پر کہے تو منع نہیں ہے) تو وہ خود سب سے زیادہ ہلاک ہونے والا ہے۔

٦٦٨٤:عَنْ سُهَيْلٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ۔

۶۶۸۴:ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

بَابُ : الْوَصِيَّةِ بِالْجَارِ

باب: ہمسایہ کا حق

٦٦٨٥:عَنْ عَائِشَةَ تَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا زَالَ جِبْرِيْلُ يُوْصِيْنِىْ بِالْجَارِ حَتّٰى ظَنَنْتُ اَنَّهٗ لَيُوَرِّثَنَّهٗ۔

۶۶۸۵: حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "ہمیشہ جبرئیل علیہ السلام مجھ کو نصیحت کرتے رہے ہمسائے کے ساتھ سلوک کرنے کی یہاں تک کہ میں سمجھا کہ وہ ہمسایہ کو وارث بنا دیں گے"۔

تشریح ۞ یعنی یہاں تک ہمسائے کے ساتھ احسان کرنے کی تاکید کی کہ میں سمجھا کہ ایک ہمسایہ دوسرے ہمسایہ کا وارث ہو جائے گا۔اس حدیث میں حق ہمسائیگی کی نہایت تاکید ہے۔

٦٦٨٦:عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ۔

۶۶۸۶:ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٦٦٨٧:عَنِ ابْنِ عُمَرَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا زَالَ جِبْرِيْلُ يُوْصِيْنِي بِالْجَارِ حَتّٰى ظَنَنْتُ اَنَّهُ سَيُوَرِّثُهُ۔

۶۶۸۷: ترجمہ: ابن عمر سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔

٦٦٨٨:عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَآ اَبَا ذَرٍّ اِذَا طَبَخْتَ مَرَقَةً فَاَكْثِرْ مَآءَ هَا وَ تَعَاهَدْ جِيْرَانَكَ۔

۶۶۸۸: ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''اے ابوذرؓ! جب تو گوشت پکائے تو شوربا بہت رکھ اور خیال رکھ اپنے ہمسایوں کا''۔

٦٦٨٩:عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ اِنَّ خَلِيْلِيْ اَوْصَانِيْ اِذَا طَبَخْتَ مَرَقًا فَاَكْثِرْ مَآءَهُ ثُمَّ انْظُرْ اَهْلَ بَيْتٍ مِّنْ جِيْرَانِكَ فَاَصِبْهُمْ مِّنْهَا بِمَعْرُوْفٍ۔

۶۶۸۹: ابوذرؓ سے روایت ہے کہ میرے جانی دوست نے مجھ کو وصیت کی کہ جب گوشت پکائے تو شوربا بہت رکھ اور اپنے ہمسایہ کے گھر والوں کو دیکھ۔ ان کو اس میں سے بھیج (جانی دوست سے مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں)۔

بَابُ : اسْتِحْبَابِ طَلَاقَةِ الْوَجْهِ عِنْدَ اللِّقَآءِ

باب: ملاقات کے وقت کشادہ پیشانی سے ملنا

٦٦٩٠:عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوْفِ شَيْئًا وَ لَوْ اَنْ تَلْقٰى اَخَاكَ بِوَجْهٍ طَلْقٍ۔

۶۶۹۰: ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''احسان اور نیکی کو کم مت سمجھ (یعنی ثواب سے خالی نہیں) اور یہ بھی ایک احسان ہے کہ اپنے بھائی سے ملے کشادہ پیشانی کے ساتھ''۔

بَابُ : اسْتِحْبَابِ الشَّفَاعَةِ فِيْمَا لَيْسَ بِحَرَامٍ

باب: اچھے کام میں سفارش کرنا مستحب ہے

٦٦٩١:عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتَاهُ طَالِبُ حَاجَةٍ اَقْبَلَ عَلٰى جُلَسَآئِهٖ فَقَالَ اشْفَعُوْا فَلْتُوْجَرُوْا وَلْيَقْضِ اللّٰهُ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَآ اَحَبَّ۔

۶۶۹۱: ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جب کوئی حاجت لے کر آتا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے ساتھیوں سے فرماتے سفارش کرو تم کو ثواب ہوگا اور اللہ تعالیٰ تو اپنے پیغمبر کی زبان پر وہی حکم کرے گا جو چاہتا ہے۔

تشریح یعنی میں تو وہی کروں گا جو حق ہے لیکن تم اپنا ثواب نہ ضائع کرو سفارش کرو، نوویؒ نے کہا شفاعت یعنی سفارش بادشاہ اور حاکم اور ہر شخص کے پاس درست ہے اگرچہ ظلم روکنے کے لئے یا سزا کو معاف کرنے کے لئے یا کسی کو کچھ دلوانے کے لئے ہو لیکن حدود میں سفارش حرام ہے اسی طرح ناحق کرنے کے لئے۔

بَابُ : اسْتِحْبَابِ مُجَالَسَةِ الصَّالِحِيْنَ

باب: نیک صحبت کا حکم

٦٦٩٢:عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا مَثَلُ جَلِيْسِ الصَّالِحِ وَ جَلِيْسِ السُّوْءِ كَحَامِلِ الْمِسْكِ وَ نَافِخِ الْكِيْرِ فَحَامِلُ

۶۶۹۲: ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نیک مصاحب اور بد مصاحب کی مثال ایسی ہے جیسے مشک بیچنے والے اور بھٹی دھونکنے والے کی۔ مشک والا یا تو تجھے یونہی دے گا

الْمِسْكِ اِمَّا اَنْ يُّحْذِيَكَ وَ اِمَّا اَنْ تَبْتَاعَ مِنْهُ وَ اِمَّا اَنْ تَجِدَمِنْهُ رِيْحاً طَيِّباً وَّ نَافِخُ الْكِيْرِ اِمَّا اَنْ يُّحْرِقَ ثِيَابَكَ وَ اِمَّآ اَنْ تَجِدَ رِيْحًا خَبِيْثَةً۔

(تحفہ کے طور پر سونگھنے کے لئے) یا تو اس سے خرید لے گا یا تو اس سے اچھی خوشبو پائے گا اور بھٹی پھونکنے والا یا تو تیرے کپڑے جلا دے گا یا بری بو تجھ کو سونگھنی پڑے گی۔

تشریح یعنی عطار کے پاس جو کوئی بیٹھے تو فائدہ سے خالی نہیں۔ اگر عطر نہ خریدے تو خوشبو ہی سہی۔ یہی مثال نیک شخص کی ہے کہ عالم یا درویش یا حکیم کی صحبت میں کچھ نہ کچھ فائدہ ضرور ہوتا ہے اور بھٹی پھونکنے والا بد شخص کی طرح ہے۔ بد کی صحبت میں نقصان ضرور ہوتا ہے۔ اگر بدی نہ سیکھے جب بھی اس کا اثر ضرور ہوتا ہے اور ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ نیکی اور عبادت کی لذت کم ہو جاتی ہے۔ نوویؒ نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ مشک پاک ہے اور اس پر اجماع ہے علماء کا لیکن شیعہ سے اس کی نجاست منقول ہے اور ان کا قول باطل ہے حدیث سے اور اجماع سے اور ہمیشہ مسلمان مشک لگاتے ہوئے آئے اور بیچتے ہوئے انتہیٰ مختصراً۔

بَابُ : فَضْلِ الْاِحْسَانِ اِلَى الْبَنَاتِ

باب: بیٹیوں کے پالنے کی فضیلت

٦٦٩٣:عَنْ عَآئِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ جَاءَ تْنِىَ امْرَاَةٌ وَّ مَعَهَا ابْنَتَانِ لَهَا فَسَأَلَتْنِىْ فَلَمْ تَجِدْ عِنْدِىْ شَيْئًا عِنْدِىْ تَمْرَةٍ وَّاحِدَةٍ فَاَعْطَيْتُهَا اِيَّاهَا فَاَخَذَتْهَا فَقَسَمَتْهَا بَيْنَ ابْنَتَيْهَا وَلَمْ تَاْكُلْ مِنْهَا شَيْئًا ثُمَّ قَامَتْ فَخَرَجَتْ وَابْنَتَاهَا فَدَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثْتُهُ حَدِيْثَهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ ابْتُلِيَ مِنَ الْبَنَاتِ بِشَيْءٍ فَاَحْسَنَ اِلَيْهِنَّ كُنَّ لَهٗ سِتْرًا مِّنَ النَّارِ۔

۶۶۹۳: ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میرے پاس ایک عورت آئی اس کی دو بیٹیاں اس کے ساتھ تھیں۔ اس نے مجھ سے سوال کیا۔ میرے پاس کچھ نہ تھا ایک کھجور تھی وہی میں نے اس کو دیدی اس نے وہ کھجور لے کر دو ٹکڑے کئے اور ایک ایک ٹکڑا دونوں بیٹیوں کو دیا اور آپ کچھ نہ کھایا پھر اٹھی اور چلی۔ بعد اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے۔ میں نے اس عورت کا حال آپ صلی اللہ علیہ وآلہ سلم سے بیان کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو مبتلا ہو بیٹیوں میں (یعنی اس کی بیٹیاں ہوں پھر وہ ان کے ساتھ نیکی کرے (ان کو پالے دین کی تعلیم کرے نیک شخص سے نکاح کر دے) تو قیامت کے دن اس کی آڑ ہوں گی جہنم سے۔

٦٦٩٤:عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ جَآءَ تْنِىْ مِسْكِيْنَةٌ تَحْمِلُ ابْنَتَيْنِ لَهَا فَاَطْعَمْتُهَا ثَلَاثَ تَمَرَاتٍ فَاَعْطَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُمَا تَمْرَةً وَّ رَفَعَتْ اِلَى فِيْهَا تَمْرَةً لِّتَاْكُلَهَا فَاسْتَطْعَمَتْهَا ابْنَتَاهَا فَشَقَّتِ التَّمْرَةَ الَّتِىْ كَانَتْ تُرِيْدُ اَنْ تَاْكُلَهَا بَيْنَهُمَا فَاَعْجَبَنِىْ شَاْنُهَا فَذَكَرْتُ الَّذِىْ صَنَعَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَوْجَبَ لَهَا بِهَا الْجَنَّةَ اَوْ اَعْتَقَهَا بِهَا مِنَ النَّارِ۔

۶۶۹۴: ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے ایک فقیرنی میرے پاس آئی اپنی دونوں بیٹیوں کو لیے ہوئے۔ میں نے اس کو تین کھجوریں دیں۔ اس نے ہر ایک بیٹی کو ایک ایک کھجور دی اور تیسری کھجور کھانے کے لئے منہ سے لگائی اتنے میں اس کی بیٹیوں نے (وہ کھجور بھی) مانگی کھانے کو، اس نے اس کھجور کے جس کو خود کھانا چاہتی تھی دو ٹکڑے کئے مجھے یہ حال دیکھ کر تعجب ہوا میں نے جو اس نے کیا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیان کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اس سبب سے اس کے لئے جنت واجب کر دی یا اس کو جہنم سے آزاد کر دیا۔

٦٦٩٥:عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَالَ جَارِيَتَيْنِ حَتّٰى تَبْلُغَا جَآءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَنَا وَ هُوَ وَضَمَّ اَصَابِعَهٗ۔

۶۶۹۵: انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''جو شخص دولڑکیوں کو پالے ان کے جوان ہونے تک قیامت کے دن میں اور وہ اس طرح سے آئیں گے اور آپ ﷺ نے اپنی انگلیوں کو ملایا (یعنی میرا اس کا ساتھ ہوگا قیامت کے دن مسلمانوں کو چاہئے کہ اگر خود اس کی لڑکیاں ہوں تو خیر ورنہ دو یتیم لڑکیوں کو پالے اور جوان ہونے پر ان کا نکاح کردے تا کہ حضرت ﷺ کا ساتھ اس کو نصیب ہو۔

بَابُ : فَضْلِ مَنْ يَّمُوْتُ لَهٗ وَلَدٌ فَيَحْتَسِبُهٗ

باب: جس شخص کا بچہ مرے اور وہ صبر کرے

٦٦٩٦:عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَايَمُوْتُ لِاَحَدٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ ثَلٰثَةٌ مِّنَ الْوَلَدِ فَتَمَسَّهُ النَّارُ اِلَّا تَحِلَّةَ الْقَسَمِ۔

۶۶۹۶: ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس مسلمان کے تین بچے مر جائیں اس کو جہنم کی آگ نہ لگے گی مگر قسم اتارنے کے لئے (یعنی اللہ تعالیٰ نے جو فرمایا کہ تم میں سے کوئی ایسا نہیں ہے جو دوزخ پر سے نہ گزرے اس وجہ سے اس کا بھی گزر دوزخ پر سے ہوگا پر اور کسی طرح عذاب نہ ہوگا)۔

٦٦٩٧:عَنِ الزُّهْرِيِّ بِاسْنَادِ مَالِكٍ وَّ مَعْنٰى حَدِيْثِهٖ اِلَّا اَنَّ فِيْ حَدِيْثِ سُفْيَانَ فَيَلِجَ النَّارَ اِلَّاتَحِلَّةَ الْقَسَمِ۔

۶۶۹۷: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٦٦٩٨:عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِنِسْوَةٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ لَا يَمُوْتُ لِاِحْدٰكُنَّ ثَلٰثَةٌ مِّنَ الْوَلَدِ فَتَحْتَسِبُهٗ اِلَّا دَخَلَتِ الْجَنَّةَ فَقَالَتِ امْرَاَةٌ مِّنْهُنَّ اَوِ اثْنَيْنِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَوِ اثْنَيْنِ۔

۶۶۹۸: ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انصار کی عورتوں سے فرمایا تم میں سے جس کے تین لڑکے مر جائیں اور وہ اللہ کی رضامندی کے واسطے صبر کرے تو جنت میں جائے گی۔ ایک عورت بولی یا رسول اللہ اگر دو بچے مریں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا دو ہی سہی۔

٦٦٩٩:عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ جَآءَ تْ امْرَاَةٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ذَهَبَ الرِّجَالُ بِحَدِيْثِكَ فَاجْعَلْ لَّنَا مَنْ نَّفْسِكَ يَوْمًا نَّاتِيْكَ فِيْهِ تُعَلِّمُنَا مِمَّا عَلَّمَكَ اللّٰهُ قَالَ اجْتَمِعْنَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا فَاجْتَمَعْنَ فَاَتَاهُنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَّمَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَهُ اللّٰهُ ثُمَّ قَالَ مَا مِنْ كُنَّ

۶۶۹۹: ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئی اور عرض کیا یا رسول اللہ ساری باتیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مرد ہی سنا کرتے ہیں تو ہمارے لئے بھی ایک دن مقرر کیجئے جس دن ہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا کریں اور آپ ﷺ ہم کو وہ باتیں سکھا دیں جو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو سکھلائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اچھا فلاں دن تم جمع ہونا۔ وہ جمع ہوئیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے پھر فرمایا

مِنِ امْرَأَةٍ تُقَدِّمُ بَيْنَ يَدَيْهَا مِنْ وَّلَدِهَا ثَلَاثَةً إِلَّا كَانُوْا لَهَا حِجَابًا مِّنَ النَّارِ فَقَالَتِ امْرَأَةٌ وَّ اثْنَيْنِ وَاثْنَيْنِ وَاثْنَيْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاثْنَيْنِ وَاثْنَيْنِ وَاثْنَيْنِ۔

تم میں سے جس عورت نے اپنے آگے تین بچے بھیجے (یعنی تین بچے اس کے مر گئے) تو وہ اس کی آڑ ہو جائیں گے جہنم سے۔ ایک عورت بولی اور دو بچے دو بچے دو بچے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اور دو بچے دو بچے دو بچے (یعنی ان کا بھی یہی حکم ہے)۔

٦٧٠٠: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ ثَلٰثَةٌ لَّمْ يَبْلُغُوْا الْحِنْثَ۔

۶۷۰۰: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں اتنا زیادہ ہے کہ وہ تین بچے سیانے نہ ہوئے ہوں۔

٦٧٠١: عَنْ اَبِیْ حَسَّانَ قَالَ قُلْتُ لِاَبِیْ هُرَيْرَةَ اِنَّهٗ قَدْمَاتَ لِیَ ابْنَانِ فَمَا اَنْتَ مُحَدِّثِیْ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَدِيْثٍ تُطَيِّبُ بِهٖ اَنْفُسَنَا عَنْ مَّوْتَانَا قَالَ قَالَ نَعَمْ صِغَارُهُمْ دَعَامِيْصُ الْجَنَّةِ يَتَلَقّٰى اَحَدُهُمْ اَبَاهُ اَوْ قَالَ اَبَوَيْهِ فَيَاْخُذُ بِثَوْبِهٖ اَوْ قَالَ بِيَدِهٖ كَمَا اٰخُذُاَنَا بِصَنِفَةِ ثَوْبِكَ هٰذَا فَلَا يَتَنَاهٰى اَوْ قَالَ فَلَا يَنْتَهِیْ حَتّٰى يُدْخِلَهُ اللّٰهُ وَ اَبَاهُ الْجَنَّةَ وَ فِیْ رِوَايَةِ سُوَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوالسَّلِيْلِ ۔

۶۷۰۱: ابوحسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا میرے دو بیٹے مر گئے تو تم مجھ سے حدیث نہیں بیان کرتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جس سے ہمارا دل خوش ہو انہوں نے کہا اچھا چھوٹے بچے تو جنت کے کیڑے ہیں (یعنی جنت سے جدا نہ ہوں گے جیسے پانی کا کیڑا پانی سے جدا نہیں ہوتا) وہ اپنے باپوں سے ملیں گے یا ماں باپ سے اور ان کا کپڑا پکڑیں گے یا ہاتھ جیسے میں اس وقت تیرے کپڑے کا کنارہ پکڑے ہوں پھر نہ چھوڑیں گے یہاں تک کہ اللہ ان کو اور ان کے باپوں کو جنت میں داخل کرے گا۔

٦٧٠٢: عَنِ التَّمِيْمِیِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَ قَالَ فَهَلْ سَمِعْتَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا تُطَيِّبُ بِهٖ اَنْفُسَنَا عَنْ مَّوْتَانَا قَالَ نَعَمْ۔

۶۷۰۲: ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

٦٧٠٣: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَتَتِ امْرَأَةُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَبِیٍّ لَّهَا فَقَالَتْ يَا نَبِیَّ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ لَهٗ فَلَقَدْ دَفَنْتُ ثَلَاثَةً فَقَالَ دَفَنْتِ ثَلَاثَةً قَالَتْ نَعَمْ قَالَ لَقَدِ احْتَظَرْتِ بِحِظَارٍ شَدِيْدٍ مِّنَ النَّارِ قَالَ عُمَرُ مِنْ بَيْنِهِمْ عَنْ جَدِّهٖ وَ قَالَ الْبَاقُوْنَ عَنْ طَلْقٍ وَلَمْ يَذْكُرُوْا الْجَدَّ۔

۶۷۰۳: ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک عورت ایک بچہ لے کر آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اور عرض کیا اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ سے دعا کیجئے اس کے لئے (عمر دراز ہونے کی) کیونکہ میں تین بچوں کو گاڑ چکی ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تو نے تین بچوں کو گاڑا۔ وہ بولی ہاں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تو نے ایک مضبوط آڑ لی جہنم سے۔

٦٧٠٤: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ جَآءَ تْ امْرَاَةٌ اِلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِابْنٍ لَّهَا فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهٗ يَشْتَكِیْ وَ اِنِّیْ

۶۷۰۴: ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئی اور عرض کیا یا رسول اللہ میرے اس بیٹے کے لئے دعا فرمائیے وہ بیمار ہے اور میں ڈرتی ہوں کہیں مر نہ جائے میں تین

اَخَافُ عَلَيْهِ قَدْ دَفَنْتُ ثَلَاثَةً قَالَ لَقَدِ احْتَظَرْتِ بِحِظَارٍ شَدِيْدٍ مِّنَ النَّارِ قَالَ ذُهَيْرٌ عَنْ طَلْقٍ وَ لَمْ يَذْكُرِ الْكُنْيَةَ۔

بچوں کو گاڑ چکی ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تو نے تو ایک مضبوط روک کر لی جہنم کی۔

بَابٌ : اِذَا اَحَبَّ اللّٰهُ عَبْدًا اَحَبَّهٗ اَهْلُ السَّمَآءِ

باب: جب اللہ کریم کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو آسمان کے فرشتے بھی اس سے محبت کرتے ہیں

٦٧٠٥:عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ اِذَا اَحَبَّ عَبْدًا دَعَا جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ اِنِّىْ اُحِبُّ فُلَانًا فَاَحِبَّهٗ قَالَ فَيُحِبُّهٗ جِبْرَئِيْلُ ثُمَّ يُنَادِىْ فِى السَّمَاءِ فَيَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ فُلَانًا فَاَحِبُّوْهُ فَيُحِبُّهٗ اَهْلُ السَّمَآءِ قَالَ ثُمَّ يُوْضَعُ لَهُ الْقَبُوْلُ فِى الْاَرْضِ وَ اِذَا اَبْغَضَ اللّٰهُ عَبْدًا دَعَا جِبْرَئِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيَقُوْلُ اِنِّىْ اُبْغِضُ فُلَانًا فَاَبْغِضْهُ قَالَ فَيُبْغِضُهٗ جِبْرِيْلُ ثُمَّ يُنَادِىْ فِىْ اَهْلِ السَّمَآءِ اِنَّ اللّٰهَ يُبْغِضُ فُلَانًا فَاَبْغِضُوْهُ قَالَ فَيُبْغِضُوْنَهٗ ثُمَّ تُوْضَعُ لَهُ الْبَغْضَآءُ فِى الْاَرْضِ۔

٦٧٠٥: ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ جب کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو جبرئیل کو بلاتا ہے اور فرماتا ہے میں محبت کرتا ہوں فلاں بندے سے تو بھی اس سے محبت کر پھر جبرئیل علیہ السلام محبت کرتے ہیں اس سے اور آسمان میں منادی کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے فلاں سے تم بھی محبت کرو اس سے پھر آسمان والے فرشتے اس سے محبت کرتے ہیں۔ بعد اس کے زمین والوں کے دلوں میں وہ مقبول ہو جاتا ہے اور جب اللہ تعالیٰ دشمنی رکھتا ہے کسی بندے سے تو جبرئیل علیہ السلام کو بلاتا ہے اور فرماتا ہے میں فلاں کا دشمن ہوں تو بھی اس کا دشمن ہو پھر وہ بھی اس کے دشمن ہو جاتے ہیں پھر منادی کر دیتے ہیں آسمان والوں میں کہ اللہ تعالیٰ فلاں شخص سے دشمنی رکھتا ہے تم بھی اس سے دشمنی رکھو۔ وہ بھی اس کے دشمن ہو جاتے ہیں۔ بعد اس کے زمین والوں کے دلوں میں اس کی دشمنی جم جاتی ہے (یعنی زمین میں بھی جو اللہ کے نیک بندے یا فرشتے ہیں وہ اس کے دشمن رہتے ہیں۔ سچ ہے۔

از خدا گشتی ہمہ چیز از تو گشت

٦٧٠٦:عَنْ سُهَيْلٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّ حَدِيْثَ الْعَلَاءِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ لَيْسَ فِيْهِ ذِكْرُ الْبُغْضِ۔

٦٧٠٦: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٦٧٠٧:عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ قَالَ كُنَّا بِعَرَفَةَ فَمَرَّ عُمَرُ ابْنُ عَبْدِالْعَزِيْزِ وَ هُوَ عَلَى الْمَوْسِمِ فَقَامَ النَّاسُ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْهِ فَقُلْتُ لِاَبِىْ يَا اَبَتِ اِنِّىْ اَرَى اللّٰهَ تَعَالٰى يُحِبُّ عُمَرَ ابْنَ عَبْدِالْعَزِيْزِ قَالَ وَ مَا ذَاكَ قُلْتُ لِمَالَهٗ مِنَ الْحُبِّ فِىْ قُلُوْبِ النَّاسِ فَقَالَ

٦٧٠٧: ابوصالح سے روایت ہے ہم عرفات میں تھے تو عمر بن عبدالعزیز جو حاجیوں کے سردار تھے نکلے۔ لوگ کھڑے ہو گئے ان کے دیکھنے کو میں نے اپنے باپ سے کہا اے بابا میں سمجھتا ہوں اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے عمر بن عبدالعزیز کو۔ باپ نے پوچھا کیوں۔ میں نے کہا اس واسطے کہ لوگوں کے دلوں میں ان کی محبت پڑ گئی ہے انہوں نے کہا قسم ہے تیرے باپ (کے پیدا

بِاَبِيْكَ اَنْتَ اِنِّيْ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ جَرِيْرٍ عَنْ سُهَيْلٍ۔

کرنے والے) کی میں نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا ہے وہ حدیث بیان کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پھر بیان کیا اسی طرح جیسے اوپر گزرا۔

بَابُ : الْاَرْوَاحِ جُنُوْدٌ مُّجَنَّدَةٌ

باب: روحوں کے جھنڈ کے جھنڈ ہیں

۶۷۰۸:عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْاَرْوَاحُ جُنُوْدٌ مُّجَنَّدَةٌ فَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا ائْتَلَفَ وَ مَا تَنَاكَرَ مِنْهَا اخْتَلَفَ۔

۶۷۰۸:ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا روحوں کے جھنڈ کے جھنڈ ہیں۔ پھر جنہوں نے ان میں سے ایک دوسرے کی پہچان کی تھی وہ دنیا میں بھی دوست ہوتی ہیں اور جو وہاں الگ تھیں یہاں بھی الگ رہتی ہیں۔

تشریح ۞ پہچان سے یہ غرض ہے کہ ایک صفات کی تھیں یا سعادت اور شقاوت میں موافق تھیں غرض یہ کہ اچھی روحیں دنیا میں بھی آپس میں دوست ہوتی ہیں اور بری بروں کی۔

۶۷۰۹:عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ بِحَدِيْثٍ يَّرْفَعُهُ قَالَ النَّاسُ مَعَادِنُ كَمَعَادِنِ الْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْاِسْلَامِ اِذَا فَقِهُوْا وَالْاَرْوَاحُ جُنُوْدٌ مُّجَنَّدَةٌ فَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا ائْتَلَفَ وَ مَا تَنَاكَرَ مِنْهَا اخْتَلَفَ۔

۶۷۰۹:ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''لوگوں کی بھی مثال ایسی ہے جیسے کانوں کی سونے اور چاندنی کی۔ جاہلیت کے زمانہ میں جو لوگ بہتر تھے اسلام کے زمانے میں بھی وہی بہتر ہیں (یعنی جو اس وقت میں شریف اور نیک ذات اور خوش خلق تھے یا شجاع اور بہادر تھے وہ اسلام میں بھی ایسے ہیں) جب سمجھدار ہوں اور روحوں کے جھنڈ جھنڈ الگ ہیں۔ پھر جن روحوں کو ایک دوسرے سے وہاں پہچان تھی دنیا میں بھی ان میں الفت ہوئی اور جو وہاں غیر تھیں وہ یہاں بھی غیر رہیں۔

بَابُ :الْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ

باب: آدمی اسی کے ساتھ ہوگا جس سے دوستی رکھے

۶۷۱۰:عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ اَنَّ اَعْرَابِيًّا قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَتَى السَّاعَةُ قَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَآ اَعْدَدْتَّ لَهَا قَالَ حُبَّ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ قَالَ اَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ۔

۶۷۱۰:انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک گنوار نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا قیامت کب ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا تو نے قیامت کے لئے کیا سامان کیا ہے؟ وہ بولا اللہ اور اس کے رسول کی محبت۔ آپ ﷺ نے فرمایا تو اس کے ساتھ ہوگا جس سے محبت رکھے (گو اور اعمال کم ہوں)۔

۶۷۱۱:عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَتَى السَّاعَةُ قَالَ وَ مَآ اَعْدَدْتَّ لَهَا فَلَمْ يَذْكُرْ كَثِيْرًا قَالَ وَ لٰكِنِّيْ اُحِبُّ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ قَالَ فَاَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ۔

۶۷۱۱: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ اس گنوار نے بہت سامان بیان نہ کیا اور کہا لیکن میں محبت رکھتا ہوں اللہ اور اس کے رسول سے۔

٦٧١٢:عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَعْرَابِ اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ مَآ اَعْدَدْتُ لَهَا مِنْ كَثِيْرٍ اَحْمَدُ عَلَيْهِ نَفْسِيْ۔

۶۷۱۲: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ اس گنوار نے تو قیامت کے لئے کوئی بڑا سامان نہیں کیا ہے جس پر اپنی تعریف کروں۔

تشریح نووی نے کہا اللہ اور اس کے رسول کی محبت کی فضیلت یہ ہے کہ ان دونوں کے حکم پر چلے اور جس سے منع کیا ہے اس سے باز رہے اور شرع پر قائم رہے اور محبت میں صالحین کی یہ ضروری نہیں کہ ان کے برابر اعمال کرے ورنہ وہ تو ان کے مثل ہو جائے گا بیت۔

اُحِبُّ الصَّالِحِيْنَ وَ لَسْتُ مِنْهُم ☆ لَعَلَّ اللّٰهُ يَرْزُقُنِيْ صَلَاحا

٦٧١٣:عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَتَى السَّاعَةُ قَالَ وَ مَا اَعْدَدْتَ لِلسَّاعَةِ قَالَ حُبُّ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ قَالَ فَاِنَّكَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ قَالَ اَنَسٌ فَمَا فَرِحْنَا بَعْدَ الْاِسْلَامِ فَرَحًا اَشَدَّ مِنْ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنَّكَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ قَالَ اَنَسٌ فَاَنَا اُحِبُّ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ اَبَا بَكْرٍ وَّ عُمَرَ فَاَرْجُوْا اَنْ اَكُوْنَ مَعَهُمْ وَ اِنْ لَّمْ اَعْمَلْ بِاَعْمَالِهِمْ۔

۶۷۱۳: انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ قیامت کب ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تو نے قیامت کے لئے کیا تیار کیا ہے۔ وہ بولا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی محبت کو۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تو تو اسی کے ساتھ ہوگا جس سے محبت رکھے۔ انسؓ نے کہا ہم اسلام کے بعد کسی چیز سے اتنا خوش نہیں ہوئے جتنا اس حدیث کے سننے سے ہوئے۔ انسؓ نے کہا میں تو محبت رکھتا ہوں اللہ سے اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ابوبکرؓ اور عمرؓ سے اور مجھے امید ہے کہ قیامت کے دن میں ان کے ساتھ ہوں گا گو میں نے ان کے سے اعمال نہیں کئے۔

٦٧١٤:عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ لَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ اَنَسٍ فَاَنَا اُحِبُّ وَ مَا بَعْدَهٗ۔

۶۷۱۴: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٦٧١٥:عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ بَيْنَمَآ اَنَا وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَارِجَيْنِ مِنَ الْمَسْجِدِ فَلَقِيَنَا رَجُلًا عِنْدَ سُدَّةِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَتَى السَّاعَةُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَآ اَعْدَدْتَ لَهَا قَالَ فَكَاَنَ الرَّجُلُ اسْتَكَانَ ثُمَّ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَآ اَعْدَدْتُ لَهَا كَثِيْرَ صَلٰوةٍ وَّلَا صِيَامٍ وَّلَا صَدَقَةٍ وَّ لٰكِنِّيْ

۶۷۱۵: انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دونوں مسجد سے نکل رہے تھے اتنے میں ایک شخص ہم کو ملا مسجد کے سائبان کے پاس اور بولا یا رسول اللہ قیامت کب ہوگی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تو نے کیا سامان تیار کیا ہے قیامت کے لئے یہ سن کر وہ شخص دب گیا پھر بولا یا رسول اللہ میں نے تو کچھ بہت نماز اور روزہ اور صدقہ تیار نہیں کیا البتہ میں محبت رکھتا ہوں اللہ سے اور اس کے رسول سے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تو اسی کے ساتھ ہوگا جس سے

أُحِبُّ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهُ قَالَ فَاَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ۔

محبت رکھے۔

٦٧١٦:عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِهٖ۔

۶۷۱۶: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٦٧١٧:عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ۔

۶۷۱۷: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٦٧١٨:عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ تَرٰى فِيْ رَجُلٍ اَحَبَّ قَوْمًا وَّ لَمَّا يَلْحَقْ بِهِمْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ۔

۶۷۱۸: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا اور بولا یا رسول اللہ آپ ﷺ کیا فرماتے ہیں اس شخص کے باب میں جو محبت رکھے ایک قوم سے اور اس قوم کے سے عمل نہ کرے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا آدمی اسی کے ساتھ ہوگا جس سے محبت کرے۔

٦٧١٩:عَنْ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ۔

۶۷۱۹: ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

٦٧٢٠:عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ اَتَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ جَرِيْرٍ عَنِ الْاَعْمَشِ۔

۶۷۲۰: ابوموسیٰ سے بھی ایسے ہی روایت ہے۔

بَابُ : الثَّنَآءِ عَلَى الصَّالِحِ لَا تَضُرُّهٗ

باب: نیک آدمی کی تعریف دنیا میں اس کو خوشی ہے

٦٧٢١:عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قِيْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَءَيْتَ الرَّجُلَ يَعْمَلُ الْعَمَلَ مِنَ الْخَيْرِ وَ يَحْمَدُهُ النَّاسُ عَلَيْهِ قَالَ تِلْكَ عَاجِلُ بُشْرَى الْمُؤْمِنِ۔

۶۷۲۱: ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا گیا آپ ﷺ کیا فرماتے ہیں اس شخص کے باب میں جو اچھے اعمال کرتا ہے اور لوگ اس کی تعریف کرتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا یہ بالفعل خوشخبری ہے مؤمن کو (یعنی آخرت میں جو ثواب اور اجر ہے وہ تو الگ ہے دنیا ہی میں خوشی ہے اس کے لئے کہ لوگ اس کی تعریف کرتے ہیں۔)

٦٧٢٢:عَنْ اَبِيْ عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ بِاِسْنَادِ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ بِمِثْلِ حَدِيْثِهٖ غَيْرَ اَنَّ فِيْ حَدِيْثِهِمْ عَنْ شُعْبَةَ غَيْرَ عَبْدِالصَّمَدِ وَ يُحِبُّهُ النَّاسُ عَلَيْهِ وَ فِيْ حَدِيْثِ عَبْدِالصَّمَدِ وَ يَحْمَدُهُ النَّاسُ كَمَا قَالَ حَمَّادٌ۔

۶۷۲۲: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

كِتَابُ الْقَدْرِ

تقدیر کے مسائل

٦٧٢٣: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوْقُ اِنَّ اَحَدَكُمْ يُجْمَعُ خَلْقُهٗ فِيْ بَطْنِ اُمِّهٖ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا ثُمَّ يَكُوْنُ فِيْ ذٰلِكَ عَلَقَةً مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ يَكُوْنُ فِيْ ذٰلِكَ مُضْغَةً مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ يُرْسَلُ الْمَلَكُ فَيَنْفَخُ فِيْهِ الرُّوْحَ وَيُؤْمَرُ بِاَرْبَعِ كَلِمَاتٍ بِكَتْبِ رِزْقِهٖ وَعَمَلِهٖ وَاَجَلِهٖ وَشَقِيٌّ اَوْ سَعِيْدٌ فَوَ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ غَيْرُهٗ اِنَّ اَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ حَتّٰى مَا يَكُوْنُ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهَا اِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلُهَا وَاِنَّ اَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ حَتّٰى مَا يَكُوْنُ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهَا اِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَدْخُلُهَا۔

٦٧٢٣: عبداللہؓ سے روایت ہے حدیث بیان کی ہم سے رسول اللہ ﷺ نے اور آپ ﷺ سچے ہیں سچے کئے ہوئے "بیشک تم میں سے ہر ایک آدمی کا نطفہ اس کی ماں کے پیٹ میں چالیس دن جمع رہتا ہے پھر چالیس دن میں لہو کی پھٹکی ہو جاتا ہے۔ پھر چالیس دن میں گوشت کی بوٹی بن جاتا ہے پھر اللہ تعالیٰ اس کی طرف فرشتے کو بھیجتا ہے وہ اس میں روح پھونکتا ہے اور چار باتوں کا اس کو حکم ہوتا ہے کہ اس کی روزی لکھتا ہے (یعنی محتاج ہوگا یا مالدار) اور اس کی عمر لکھتا ہے (کہ کتنا جئے گا) اور اس کے عمل لکھتا ہے (کہ کیا کیا کرے گا) اور یہ لکھتا ہے کہ نیک بخت (بہشتی) ہوگا یا بدبخت (دوزخی) ہوگا۔ سو میں قسم کھاتا ہوں اس کی کہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں کہ بیشک تم لوگوں میں کوئی بہشتیوں کے کام کیا کرتا ہے یہاں تک کہ اس میں اور بہشت میں ہاتھ بھر کا فرق رہ جاتا ہے (یعنی بہت قریب ہو جاتا ہے) پھر تقدیر کا لکھا اس پر غالب ہو جاتا ہے سو وہ دوزخیوں کے کام کرنے لگتا ہے پھر دوزخ میں جاتا ہے اور مقرر کوئی آدمی عمر بھر دوزخیوں کے کام کیا کرتا ہے یہاں تک کہ دوزخ میں اور اس میں سوائے ایک ہاتھ بھر کے کچھ فرق نہیں رہتا ہے پھر تقدیر کا لکھا اس پر غالب ہوتا ہے سو بہشتیوں کے کام کرنے لگتا ہے پھر بہشت میں جاتا ہے۔"

تشریح اس حدیث میں انسان کی ابتداء انتہاء اور تقدیر کا بیان ہے۔ عوام لوگ اس کا مطلب خصوصاً تقدیر کا بھید نہیں سمجھ سکتے، اس کے سمجھنے کو بہت علم اور صاف ذہن چاہیے لیکن اتنا جاننا کیا چاہیے کہ جب خاتمہ پر مدار ٹھیرا تو کوئی اپنی عبادت اور بندگی پر گھمنڈ نہ کرے اس واسطے کہ خاتمہ کا حال کیا معلوم ہے کہ کیا ہوگا اور کسی گنہگار کو یقینی دوزخی نہ جاننا چاہیے شاید کہ مرتے وقت اس کا خاتمہ بخیر ہو۔ بعض نادان کہتے ہیں کہ جب خاتمہ پر بات رہی تو جوانی میں عیشکرنا چاہیے ضعیفی میں توبہ کرلیں گے سو یہ شیطان نے ان کو دھوکا دیا ہے اس واسطے کہ ضعیفی تک جینے کا کہاں سے یقین ہوا شاید جوانی میں موت آجائے بلکہ ہر دم موت سر پر کھڑی ہے۔ عاقل آدمی اگر غور کرے تو اس کو کسی وقت اللہ سے غافل ہونا لازم نہیں اس واسطے کہ "ہمیں نفس نفس واپسیں بود" الٰہی اپنے کرم سے ہم کو نفس اور شیطان کے جال سے نکال اور ہمارا خاتمہ بخیر کر آمین (تحفۃ الاخیار)

٦٧٢٤:عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ فِيْ حَدِيْثِ وَكِيْعٍ اِنَّ خَلْقَ اَحَدِكُمْ يُجْمَعُ فِيْ بَطْنِ اُمِّهٖ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً وَقَالَ فِيْ حَدِيْثِ مُعَاذٍ عَنْ شُعْبَةَ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً اَوْ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا وَاَمَّا فِيْ حَدِيْثِ جَرِيْرٍ وَعِيْسٰى اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا۔

۶۷۲۴: ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

٦٧٢٥:عَنْ حُذَيْفَةَ ابْنِ اُسَيْدٍ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَدْخُلُ الْمَلَكُ عَلَى النُّطْفَةِ بَعْدَ مَا تَسْتَقِرُّ فِي الرَّحِمِ بِاَرْبَعِيْنَ اَوْ خَمْسَةٍ وَّاَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ اَشَقِيٌّ اَوْ سَعِيْدٌ فَيُكْتَبَانِ فَيَقُوْلُ اَيْ رَبِّ اَذَكَرٌ اَوْ اُنْثٰى فَيُكْتَبَانِ وَيُكْتَبُ عَمَلُهٗ وَاَثَرُهٗ وَاَجَلُهٗ وَ رِزْقُهٗ ثُمَّ تُطْوَى الصُّحُفُ فَلَا يُزَادُ فِيْهَا وَلَا يُنْقَصُ۔

۶۷۲۵: حذیفہ بن اسید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''فرشتہ نطفے کے پاس جاتا ہے۔ جب وہ بچہ دان میں جم جاتا ہے چالیس یا پینتالیس دن کے بعد اور کہتا ہے اے رب اس کو بدبخت لکھوں یا نیک بخت۔ پھر جو پروردگار کہتا ہے ویسا ہی لکھتا ہے۔ پھر کہتا ہے مرد لکھوں یا عورت پھر جو پروردگار فرماتا ہے ویسا لکھتا ہے اور اس کا عمل اور عمر اور روزی لکھتا ہے۔ پھر کتاب لپیٹ دی جاتی ہے نہ اس سے کوئی چیز بڑھتی ہے نہ گھٹتی۔

٦٧٢٦:عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ الشَّقِيُّ مَنْ شَقِيَ فِيْ بَطْنِ اُمِّهٖ وَالسَّعِيْدُ مَنْ وُّعِظَ بِغَيْرِهٖ فَاَتٰى رَجُلًا مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَالُ لَهٗ حُذَيْفَةُ بْنُ اَسِيْدِ الْغِفَارِيُّ فَحَدَّثَهٗ بِذٰلِكَ مِنْ قَوْلِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ فَقَالَ وَكَيْفَ يَشْقٰى رَجُلٌ بِغَيْرِ عَمَلٍ فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ اَتَعْجَبُ مِنْ ذٰلِكَ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا مَرَّ بِالنُّطْفَةِ اثْنَتَانِ وَاَرْبَعُوْنَ لَيْلَةً بَعَثَ اللّٰهُ اِلَيْهَا مَلَكًا فَصَوَّرَهَا وَخَلَقَ سَمْعَهَا وَبَصَرَهَا وَجِلْدَهَا وَلَحْمَهَا وَعِظَامَهَا ثُمَّ قَالَ يٰرَبِّ اَذَكَرٌ اَمْ اُنْثٰى فَيَقْضِيْ رَبُّكَ مَاشَآءَ وَيَكْتُبُ الْمَلَكُ فَيَقُوْلُ يٰرَبِّ اَجَلُهٗ فَيَقُوْلُ رَبُّكَ مَاشَآءَ وَيَكْتُبُ الْمَلَكُ ثُمَّ يَقُوْلُ يٰرَبِّ رِزْقُهٗ فَيَقْضِيْ رَبُّكَ مَاشَآءَ وَيَكْتُبُ الْمَلَكُ ثُمَّ يَخْرُجُ الْمَلَكُ بِالصَّحِيْفَةِ فِيْ يَدِهٖ فَلَا

۶۷۲۶: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے تھے بدبخت وہ ہے جو اپنی ماں کے پیٹ سے بدبخت ہے اور نیک بخت وہ ہے جو دوسرے سے نصیحت پائے۔ عامر بن واثلہ عبداللہ بن مسعودؓ سے یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک صحابی کے پاس آئے جن کو حذیفہ بن اسید غفاری کہتے تھے اور ان سے یہ حدیث بیان کی کہا بغیر عمل کے آدمی کیسے بدبخت ہوگا۔ حذیفہ بولے تو اس سے تعجب کرتا ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرماتے تھے۔ ''جب نطفہ پر بیالیس راتیں گزر جاتی ہیں تو اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ بھیجتا ہے اس کے پاس وہ اس کی صورت بناتا ہے اور اس کے کان آنکھ اور کھال اور گوشت اور ہڈی بناتا ہے پھر عرض کرتا ہے اے پروردگار یہ مرد ہو یا عورت پھر جو پروردگار چاہتا ہے وہ حکم دیتا ہے اور فرشتہ لکھ لیتا ہے۔ پھر عرض کرتا ہے اے پروردگار اس کی عمر کیا ہے پھر جو پروردگار چاہتا ہے وہ حکم کرتا ہے اور فرشتہ لکھ لیتا ہے پھر عرض کرتا ہے اے پروردگار اس کی روزی کیا ہے پھر جو پروردگار چاہتا ہے وہ حکم کر دیتا ہے اور فرشتہ لکھ لیتا ہے۔ پھر وہ فرشتہ اپنے ہاتھ میں یہ کتاب باہر لے کر نکلتا ہے اور اس سے کوئی نہ بڑھتا ہے

يَزِيْدُ عَلٰى أَمْرٍ وَّلَا يَنْقُصُ۔

نہ گھٹتا ہے۔

۶۷۲۷:عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ۔

۶۷۲۷:ترجمہ وہی ہے جوگزرا۔

۶۷۲۸:عَنْ أَبِيْ سَرِيْحَةَ حُذَيْفَةَ بْنِ أَسِيْدٍ الْغِفَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأُذُنَيَّ هَاتَيْنِ يَقُوْلُ إِنَّ النُّطْفَةَ تَقَعُ فِي الرَّحِمِ أَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ثُمَّ يَتَسَوَّرُ عَلَيْهَا الْمَلَكُ قَالَ زُهَيْرٌ حَسِبْتُهُ قَالَ الَّذِيْ يَخْلُقُهَا فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ أَذَكَرٌ أَوْ أُنْثٰى فَيَجْعَلُهُ اللّٰهُ ذَكَرًا أَوْ أُنْثٰى ثُمَّ يَقُوْلُ يَا رَبِّ أَسَوِيٌّ أَوْ غَيْرُ سَوِيٍّ فَيَجْعَلُهُ اللّٰهُ سَوِيًّا أَوْ غَيْرَ سَوِيٍّ ثُمَّ يَقُوْلُ يَا رَبِّ مَا رِزْقُهُ مَا أَجَلُهُ مَا خُلُقُهُ ثُمَّ يَجْعَلُهُ اللّٰهُ شَقِيًّا أَوْ سَعِيْدًا۔

۶۷۲۸:ابو سریحہ حذیفہ بن اسید غفاری سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا اپنے ان دونوں کانوں سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے نطفہ ماں کے پیٹ میں چالیس راتوں تک یوں ہی رہتا ہے پھر فرشتہ اس پر اترتا ہے یعنی وہ فرشتہ جو اس کو پتلا بناتا ہے وہ کہتا ہے اے پروردگار یہ مرد ہوگا یا عورت پھر اللہ تعالیٰ اس کو مرد کرتا ہے اے پروردگار یہ پورا ہو یا ناقص پھر اللہ تعالیٰ اس کو پورا کرتا ہے یا ناقص۔ پھر کہتا ہے اے پروردگار اس کی روزی کیا ہے اس کی عمر کیا ہے اس کے اخلاق کیسے ہیں پھر اللہ تعالیٰ اس کو بدبخت کرتا ہے یا نیک بخت۔

۶۷۲۹:عَنْ حُذَيْفَةَ ابْنِ أَسِيْدٍ الْغِفَارِيِّ صَاحِبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ رَفَعَ الْحَدِيْثَ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ مَلَكًا مُوَكَّلًا بِالرَّحِمِ إِذَا أَرَادَ اللّٰهُ أَنْ يَخْلُقَ شَيْئًا بِإِذْنِ اللّٰهِ لِبِضْعٍ وَّأَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِهِمْ۔

۶۷۲۹:ترجمہ وہی ہے جوگزرا اس میں یہ ہے کہ ایک فرشتہ جو مؤکل ہے رحم پر جب اللہ تعالیٰ کچھ پیدا کرنا چاہتا ہے چالیس پر کئی راتوں کے بعد پھر بیان کیا وہی جوگزرا۔

۶۷۳۰:عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَرَفَعَ الْحَدِيْثَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ قَدْ وَكَّلَ بِالرَّحِمِ مَلَكًا فَيَقُوْلُ أَيْ رَبِّ نُطْفَةٌ أَيْ رَبِّ عَلَقَةٌ أَيْ رَبِّ مُضْغَةٌ فَإِذَا أَرَادَ اللّٰهُ أَنْ يَقْضِيَ خَلْقًا قَالَ قَالَ الْمَلَكُ أَيْ رَبِّ ذَكَرٌ أَوْ أُنْثٰى شَقِيٌّ أَوْ سَعِيْدٌ فَمَا الرِّزْقُ فَمَا الْأَجَلُ فَيُكْتَبُ كَذٰلِكَ فِيْ بَطْنِ أُمِّهٖ۔

۶۷۳۰:انس بن ملک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ نے رحم پر ایک فرشتہ کو مقرر کیا ہے وہ کہتا ہے اے رب ابھی نطفہ ہے، اے رب اب لہو کی پھٹکی ہے، اے رب اب گوشت کی بوٹی ہے پھر جب اللہ تعالیٰ کچھ پیدا کرنا چاہتا ہے تو فرشتہ عرض کرتا ہے یہ مرد ہے یا عورت نیک ہے یا بد۔ اس کی روزی کیا ہے اس کی عمر کیا ہے پھر جو حکم ہوتا ہے ویسا ہی لکھ لیا جاتا ہے اپنے ماں کے پیٹ میں۔''

۶۷۳۱:عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كُنَّا فِيْ جَنَازَةٍ فِيْ بَقِيْعِ الْغَرْقَدِ فَأَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَعَدَ وَقَعَدْنَا حَوْلَهُ وَمَعَهُ مِخْصَرَةٌ فَنَكَّسَ فَجَعَلَ يَنْكُتُ بِمِخْصَرَتِهٖ ثُمَّ قَالَ مَا مِنْكُمْ مِّنْ أَحَدٍ مَا مِنْ نَّفْسٍ مَّنْفُوْسَةٍ إِلَّا وَقَدْ كَتَبَ اللّٰهُ مَكَانَهَا مِنَ

۶۷۳۱:حضرت علیؓ سے روایت ہے ہم بقیع میں تھے (بقیع مدینہ منورہ کا قبرستان ہے) ایک جنازہ کے ساتھ۔ اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے آپ بیٹھے، ہم بھی آپؐ کے گرد بیٹھے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک چھڑی تھی آپؐ سر جھکا کر بیٹھے اور چھڑی سے زمین پر لکیریں کرنے لگے پھر آپؐ نے فرمایا ''تم میں سے کوئی ایسا نہیں ہے کوئی

الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَاِلَّا وَقَدْ كُتِبَتْ شَقِيَّةً اَوْ سَعِيْدَةً قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَا نَمْكُثُ عَلٰى كِتَابِنَا وَنَدَعُ الْعَمَلَ فَقَالَ مَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ السَّعَادَةِ فَسَيَصِيْرُ اِلٰى عَمَلِ اَهْلِ السَّعَادَةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الشَّقَاوَةِ فَسَيَصِيْرُ اِلٰى عَمَلِ اَهْلِ الشَّقَاوَةِ فَقَالَ اعْمَلُوْا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ اَمَّا اَهْلُ السَّعَادَةِ فَيُيَسَّرُوْنَ لِعَمَلِ اَهْلِ السَّعَادَةِ وَاَمَّا اَهْلُ الشَّقَاوَةِ فَيُيَسَّرُوْنَ لِعَمَلِ اَهْلِ الشَّقَاوَةِ ثُمَّ قَرَءَ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْيُسْرٰى وَاَمَّا مَنْ م بَخِلَ وَاسْتَغْنٰى وَكَذَّبَ بِالْحُسْنٰى فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰى ۔

جان ایسی نہیں ہے جس کا اللہ نے ٹھکانا نہ لکھ دیا ہو جنت میں یا دوزخ میں اور یہ نہ لکھ دیا ہو کہ وہ نیک بخت ہے یا بد بخت ہے۔ ایک شخص بولا یا رسول اللہ پھر ہم اپنے لکھے پر کیوں بھروسا نہ کریں اور عمل کو چھوڑ دیں۔ (یعنی تقدیر کے روبرو عمل کرنا بے فائدہ ہے جو قسمت میں ہے وہ ضرور ہوگا) آپؐ نے فرمایا جو نیک بختوں میں سے ہے وہ نیکوں کا کام شتابی کرے گا اور جو بد بختوں میں سے ہے وہ بدوں کا کام جلدی کرے گا اور فرمایا عمل کرو ہر ایک کو آسانی دی گئی ہے لیکن نیکوں کو آسان کیا جائے گا نیکوں کے اعمال کرنا اور بدوں کو آسان کیا جائے گا بدوں کے اعمال کرنا'' پھر آپؐ نے یہ آیت پڑھی سو جس نے خیرات کی اور ڈرا اور بہتر دین (یعنی اسلام کو سچا جانا) سو اس پر ہم آسان کر دیں گے نیکی کرنا اور جو بخیل ہوا اور بے پرواہ بنا اور نیک دین کو اس نے جھوٹا جانا تو اس پر ہم آسان کر دیں گے کفر کی سخت راہ۔''

تشریح اصحاب یہ سمجھتے تھے کہ تقدیر کے روبرو عمل بے فائدہ چیز ہے۔ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم غلط سمجھے ہو عمل کرنا تقدیر کے مخالف نہیں، اس واسطے کہ اللہ نے عالم میں چیزوں کو پیدا کیا اور ہر ایک کو دوسرے سے ربط دیا اور موافق اپنی حکمت کے بعض چیز کو بعض چیز کا سبب ٹھہرایا جیسے آنکھ سبب ہے بینائی کا اور کان سبب ہے شنوائی کا اور زہر سبب ہے موت کا اسی طرح نیک عمل سبب ہے بہشت کا اور بد عمل سبب ہے دوزخ کا تو معلوم ہوا کہ عمل کرنا تقدیر کے مخالف نہیں۔ اسی طرح رزق مقدر ہے اور کسب کرنا اس کا سبب ہے اور کوئی اس کو مخالف تقدیر کے نہیں جانتا۔ غرض کہ ان احادیث کی رو سے اہل سنت کا عقیدہ ثابت ہوتا ہے کہ تقدیر حق ہے اور اس پر ایمان لانا واجب ہے اور اس میں بحث اور گفتگو کرنا حرام ہے کہ آدمی کی ضعیف عقل تقدیر کا بھید سمجھ نہیں سکتی اکثر بہک جاتی ہے۔ کسی نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے پوچھا تقدیر کے بارہ میں، آپ نے فرمایا کہ اندھیری رات میں سمندر میں مت گھس۔ یعنی تقدیر کا بھید دریافت کرنا آدمی کا مقدور نہیں۔ اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ تقدیر کے بھروسے پر کوشش اور محنت کا چھوڑ دینا دین اسلام کے برخلاف ہے کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہؓ کو کوشش اور عمل کرنے کا حکم فرمایا۔ دین اسلام کی تعلیم یہ ہے کہ اسباب کے حاصل کرنے میں جہاں تک ممکن ہو اور جائز ہو کوشش کرے اور باوجود اس کوشش کے اپنی تدبیر پر غرور نہ ہو اور اللہ تعالیٰ کی تقدیر پر بھروسہ رکھے۔ ہمارا تو یہ اعتقاد ہے کہ دین اسلام کی تعلیم میں خوشی ہی خوشی ہے۔ دیکھو اسی مسئلہ قدر میں مخالف فرقوں کو جب وہ ناکام ہوتے ہیں کتنا ملال ہوتا ہے اور اپنے اسباب کے خراب ہو جانے پر کیسا رنج کرتے ہیں، پر مومنوں کو کچھ رنج نہیں۔ وہ جانتے ہیں کہ صرف کوشش سے کامیابی نہیں ہوتی بلکہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر بھی ضرور ہے اور جو لوگ تقدیر کو نہیں مانتے ہیں ہم ان سے یوں بحث کرتے ہیں کہ بھلا اگر تقدیر نہ ہو تو ہر سبب پر مسبب ہو جانا چاہیے حالانکہ کسی سبب کا دنیا میں یہ حال نہیں کہ ہمیشہ مسبب اسکے بعد ہوا کرے زہر کھاتے ہیں پر نہیں مرتے ہیضہ ہوتا ہے پر نہیں مرتے۔ تعفن ہوتا ہے پر ہیضہ نہیں ہوتا، پانی خراب ہوتا ہے پر وبا نہیں ہوتی۔ پانی اور ہوا دونوں اچھے ہوتے ہیں پر ہیضہ ہو جاتا ہے کوئی دوا کسی اثر کا ہمیشہ سبب نہیں مثلاً کونین سے ہمیشہ بخار نہیں جاتا کافور سے ہمیشہ وبا کو فائدہ نہیں ہوتا بلکہ ہم یہ کہتے ہیں کہ جو سبب عوام کی نظر میں بہت یقینی ہیں وہ بھی ہمیشہ مسبب کو مستلزم نہیں مثلاً انگارے ہمیشہ نہیں جلاتے جیسے ایک قسم کا روغن لگا لیتے ہیں یا بھیگی لکڑی جلائیں تو نہیں جلاتے۔ وہ لوگ یہ کہتے ہیں کہ یہاں ایک مانع موجود ہے۔ ہم یہ جواب دیتے ہیں کہ سوا اس مانع کے اور بھی سینکڑوں موانع نکلتے آتے ہیں پھر اکیلی نار جلانے کی سبب کیونکر ٹھہری اور موانع اس قدر غیر محصور ہیں کہ ان کا منضبط کرنا اسی طرح تسلسل اسباب پر علم کا محیط ہونا دشوار ہے اور جو صرف سبب سے کام چلے تو چاہیے کہ کوئی مسبب بالفعل موجود نہ ہو اس لیے کہ اس کا ہونا موقوف ہے اس کے سبب کے ہونے پر، پھر اس کا ہونا اس

کے سبب کے ہونے پر پس ایک ذرا سی بات کا ہونا موقوف ہے اسباب اور امور غیر متناہیہ کے ہونے پر اور امور غیر متناہیہ زبان غیر متناہی میں کیونکر پائے جا سکتے ہیں اب اگر زمانہ ازل میں غیر متناہی ہے تو ہر ایک مسبب واجب بالغیر ہے اور اس کا سبب بھی واجب بالغیر ہوگا کیونکہ وہ مسبب ہے دوسرے سبب کا اور اسباب غیر متناہی ہیں اس لئے کہ زمانہ غیر متناہی فرض کیا ہے پس واجب بالغیر پایا گیا بدوں واجب بالذات کے اور یہ محال ہے کہ ما بالغیر یا ما بالعرض بدوں ما بالذات کے پایا جائے اور جب ما بالذات کو مانا تو تسلسل اسباب جاتا رہا اور مسبب میں ما بالذات کی تاثیر سے کوئی مانع نہ رہا اور سارے اسباب کی تاثیر اسی ما بالذات کی مرضی کے تابع رہے اور یہی عین ایمان ہے۔

٦٧٣٢: عَنْ مَنْصُوْرٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ فِيْ مَعْنَاهُ قَالَ فَاَخَذَ عُوْدًا وَلَمْ يَقُلْ مِخْصَرَةً قَالَ ابْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ فِيْ حَدِيْثِهٖ عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ ثُمَّ قَرَءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۶۷۳۲: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٦٧٣٣: عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ جَالِسًا وَفِيْ يَدِهٖ عُوْدٌ يَّنْكُتُ بِهٖ فَرَفَعَ رَاْسَهٗ فَقَالَ مَا مِنْكُمْ مِّنْ نَفْسٍ اِلَّا وَقَدْ عُلِمَ مَنْزِلُهَا مِنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَلِمَ نَعْمَلُ اَفَلَا نَتَّكِلُ قَالَ لَا اِعْمَلُوْا فَكُلٌّ مُّيَسَّرٌ لِّمَا خُلِقَ لَهٗ ثُمَّ قَرَءَ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى اِلٰى قَوْلِهٖ فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰى۔

۶۷۳۳: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک دن بیٹھے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں ایک لکڑی تھی جس سے زمین پر لکیریں کر رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر اٹھایا پھر فرمایا تم میں سے کوئی جان ایسی نہیں جس کا ٹھکانا معلوم نہ ہو گیا ہو (یعنی اللہ تعالیٰ کے علم میں) کہ جنت میں ہے یا جہنم میں لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ پھر ہم عمل کیوں کریں بھروسا نہ کرلیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں، عمل کرو ہر ایک کو آسان کیا گیا ہے وہ جس کے لیے پیدا کیا گیا ہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى (جس کا ترجمہ اوپر مذکور ہوا)

٦٧٣٤: عَنْ مَنْصُوْرٍ وَّالْاَعْمَشِ اَنَّهُمَا سَمِعَا سَعْدَ بْنَ عُبَيْدَةَ يُحَدِّثُهٗ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِهٖ۔

۶۷۳۴: ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

٦٧٣٥: عَنْ جَابِرٍ قَالَ جَآءَ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكِ ابْنِ جُعْشُمٍ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بَيِّنْ لَنَا دِيْنَنَا كَاَنَّا خُلِقْنَا الْاٰنَ فِيْمَا الْعَمَلُ الْيَوْمَ اَفِيْمَا جَفَّتْ بِهِ الْاَقْلَامُ وَجَرَتْ بِهِ الْمَقَادِيْرُ اَمْ فِيْمَا نَسْتَقْبِلُ قَالَ لَا بَلْ فِيْمَا جَفَّتْ بِهِ الْاَقْلَامُ وَجَرَتْ بِهِ الْمَقَادِيْرُ قَالَ فَفِيْمَ الْعَمَلُ قَالَ زُهَيْرٌ ثُمَّ تَكَلَّمَ اَبُو الزُّبَيْرِ بِشَيْءٍ لَّمْ اَفْهَمْهُ فَسَاَلْتُهٗ مَا قَالَ فَقَالَ اعْمَلُوْا فَكُلٌّ

۶۷۳۵: جابرؓ سے روایت ہے سراقہ بن مالک بن جعشم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ ہمارا دین بیان کیجئے گویا ہم اب پیدا ہوئے ہم جو عمل کرتے ہیں تو اس مقصد کے لیے کرتے ہیں جس کو لکھ کر قلم سوکھ گئی اور تقدیر جاری ہو گئی یا اس مقصد کے لیے جو آگے ہونے والا (اور پہلے سے اس کی نسبت کچھ قرار نہیں پایا) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں بلکہ اس مقصد کے لیے عمل کرو جس کو لکھ کر قلم سوکھ گئی اور تقدیر جاری ہو چکی۔ سراقہ نے کہا پھر عمل سے کیا فائدہ ہے زہیر نے کہا ابو الزبیر نے کچھ بات کہی جس کو میں نہیں سمجھ سکا میں نے پوچھا

مُّيَسَّرٌ۔

(لوگوں سے کیا کہا) انہوں نے کہا عمل کرو ہر ایک شخص کے لیے آسان کیا گیا۔

٦٧٣٦:عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا الْمَعْنٰى وَفِيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ عَامِلٍ مُّيَسَّرٌ لِّعَمَلِهِ۔

٦٧٣٦: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ ہر ایک کام کرنے والے کے لیے اس کا کام آسان کیا گیا ہے۔

٦٧٣٧:عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَعُلِمَ اَهْلُ الْجَنَّةِ مِنْ اَهْلِ النَّارِ قَالَ فَقَالَ نَعَمْ قَالَ قِيْلَ فَفِيْمَ يَعْمَلُ الْعَامِلُوْنَ قَالَ كُلٌّ مُّيَسَّرٌ لِّمَا خُلِقَ لَهٗ۔

٦٧٣٧: عمران بن حصینؓ سے روایت ہے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ جنت والوں کا اور دوزخ والوں کا علم ہو گیا ہے (اللہ تعالیٰ کو) آپؐ نے فرمایا ہاں۔ لوگوں نے کہا، پھر عمل کرنے والے عمل کیوں کرتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا ''ہر شخص کے لے وہی کام آسان کیا گیا ہے جسکے لیے پیدا ہوا (اب اگر اس کے ہاتھ سے اچھے کام ہو رہے ہیں تو امید ہوتی ہے کہ اس کی تقدیر میں جنتی ہونا لکھا گیا ہے اور جو برے کام ہو رہے ہیں تو خیال ہوتا ہے کہ اس کی تقدیر میں جہنمی ہونا لکھا گیا ہے ہم کو تقدیر کا علم نہیں۔ حاصل یہ ہے کہ ہمارے اعمال کب تقدیر سے خارج ہیں وہ بھی تقدیر الٰہی ہیں اور عذاب وثواب اس اختیار پر ہے جو بعالم اسباب ہم کو دیا گیا ہے اور چونکہ تقدیر تک ہمارا علم نہیں پہنچتا اس لیے ہم سارے کام اپنے اختیار سے کرتے ہیں اور اس کی جزا اور سزا پانے کے مستحق ہیں)

٦٧٣٨:عَنْ يَزِيْدَ الرِّشْكِ فِيْ هٰذَا الْاِسْنَادِ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ حَمَّادٍ وَّفِيْ حَدِيْثِ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ۔

٦٧٣٨: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٦٧٣٩:عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ الدِّيْلِيِّ قَالَ قَالَ لِيْ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ اَرَاَيْتَ مَا يَعْمَلُ النَّاسُ الْيَوْمَ وَيَكْدَحُوْنَ فِيْهِ اَشَيْءٌ قُضِيَ عَلَيْهِمْ وَمَضٰى عَلَيْهِمْ مِنْ قَدَرٍ مَّا سَبَقَ اَوْ فِيْمَا يُسْتَقْبَلُوْنَ بِهٖ مِمَّآ اَتَاهُمْ بِهٖ نَبِيُّهُمْ وَثَبَتَتِ الْحُجَّةُ عَلَيْهِمْ فَقُلْتُ بَلْ شَيْءٌ قُضِيَ عَلَيْهِمْ وَمَضٰى عَلَيْهِمْ قَالَ فَقَالَ اَفَلَا يَكُوْنُ ظُلْمًا قَالَ فَفَزِعْتُ مِنْ ذٰلِكَ فَزَعًا شَدِيْدًا وَ قُلْتُ كُلُّ شَيْءٍ خَلْقُ اللّٰهِ وَمِلْكُ يَدِهٖ فَلَا يُسْئَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْئَلُوْنَ فَقَالَ لِيْ

٦٧٣٩: ابوالاسود دیلی سے روایت ہے مجھ سے عمران حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا تو کیا سمجھتا ہے آج جس کے لیے لوگ عمل کر رہے ہیں اور محنت اور مشقت اٹھا رہے ہیں آیا وہ بات فیصلہ پا چکی اور گزر گئی اگلی تقدیر کی رو سے یا آگے ہونے والی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث سے اور حجت سے میں نے کہا وہ بات فیصلہ پا چکی اور گزر گئی۔ عمرانؓ نے کہا تو پھر ظلم لازم آیا۔ (اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے جب کسی کی تقدیر میں جہنمی ہونا لکھ دیا تو پھر وہ اس کے خلاف کیونکر عمل کر سکتا ہے) یہ سن کر میں بہت گھبرایا اور میں نے کہا ظلم نہیں ہے اس وجہ سے کہ ہر ایک چیز اللہ کی بنائی ہوئی ہے اور اسی کی ملک ہے اس سے کوئی پوچھ نہیں سکتا اور لوگوں سے البتہ پوچھ سکتے

يَرْحَمُكَ اللّٰهُ اِنِّیْ لَمْ اُرِدْ بِمَا سَاَلْتُكَ اِلَّا لِاَحْزِرَ عَقْلَكَ اِنَّ رَجُلَيْنِ مِنْ مُّزَيْنَةَ اَتَيَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَءَيْتَ مَا يَعْمَلُ النَّاسُ الْيَوْمَ وَيَكْدَحُوْنَ فِيْهِ اَشَیْءٌ قُضِیَ عَلَيْهِمْ وَمَضٰى فِيْهِمْ مِّنْ قَدَرٍ قَدْ سَبَقَ اَوْ فِيْمَا يَسْتَقْبِلُوْنَ بِهٖ مِمَّآ اَتَاهُمْ بِهٖ نَبِيُّهُمْ وَثَبَتَتِ الْحُجَّةُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ لَا بَلْ شَیْءٌ قُضِیَ عَلَيْهِمْ وَمَضٰى فِيْهِمْ وَ تَصْدِيْقُ ذٰلِكَ فِیْ كِتَابِ اللّٰهِ وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰهَا فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰهَا۔

ہیں۔عمران نے کہا اللہ تجھ پر رحم کرے میں نے یہ اس لیے پوچھا کہ تیری عقل کو آزماؤں۔دو شخص مزینہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا فرماتے ہیں آج جس کے لیے لوگ عمل کر رہے ہیں اور محنت اٹھا رہے ہیں آیا اس کا فیصلہ ہو چکا اور تقدیر میں وہ بات گزر چکی یا آئندہ ہونے والا ہے اس حکم کی رو سے جس کو پیغمبر لے کر آئے اور ان پر حجت ثابت ہو چکی۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نہیں بلکہ اس بات کا فیصلہ ہو چکا اور اس کی تصدیق اللہ کی کتاب سے ہوتی ہے۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا ''قسم ہے جان کی اور قسم ہے اس کی جس نے بنایا اس کو پھر بتا دی اس کو برائی اور بھلائی۔''

٦٧٤٠:عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ الزَّمَنَ الطَّوِيْلَ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُخْتَمُ لَهٗ عَمَلُهٗ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ الزَّمَنَ الطَّوِيْلَ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ ثُمَّ يُخْتَمُ لَهٗ عَمَلُهٗ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ۔

٦٧٤٠:ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''آدمی مدت تک اچھے کام کیا کرتا ہے (یعنی جنتیوں کے کام) پھر اس کا خاتمہ دوزخیوں کے کام پر ہوتا ہے اور آدمی مدت تک جہنمیوں کے کام کیا کرتا ہے پھر اس کا خاتمہ جنتیوں کے کام پر ہوتا ہے۔''

٦٧٤١:عَنْ سَهْلِ ابْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ عَمَلَ اَهْلِ الْجَنَّةِ فِيْمَا يَبْدُوْا لِلنَّاسِ وَهُوَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ عَمَلَ اَهْلِ النَّارِ فِيْمَا يَبْدُوْا لِلنَّاسِ وَهُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ۔

٦٧٤١: حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''آدمی لوگوں کی نظر میں جنتیوں کے سے کام کرتا ہے اور وہ جہنمی ہوتا ہے اور آدمی لوگوں کی نظر میں جہنمیوں کے سے کام کرتا ہے اور وہ جنتی ہوتا ہے۔''

بَابُ : حِجَاجِ اٰدَمَ وَ مُوْسٰی عَلَيْهِمَا السَّلَامُ

باب:حضرت آدم اور حضرت موسیٰ علیہما السلام کا مباحثہ

٦٧٤٢:عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِحْتَجَّ اٰدَمُ وَ مُوْسٰی فَقَالَ مُوْسٰی يَا اٰدَمُ اَنْتَ اَبُوْنَا خَيَّبْتَنَا وَاَخْرَجْتَنَا مِنَ الْجَنَّةِ فَقَالَ لَهٗ اٰدَمُ اَنْتَ مُوْسٰی اصْطَفَاكَ اللّٰهُ بِكَلَامِهٖ وَخَطَّ لَكَ بِيَدِهٖ اَتَلُوْمُنِیْ عَلٰی اَمْرٍ قَدَّرَهُ اللّٰهُ عَلَیَّ قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَنِیْ بِاَرْبَعِيْنَ سَنَةً فَقَالَ

٦٧٤٢:ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام میں بحث ہوئی حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا اے آدم علیہ السلام تم ہمارے باپ ہو تم نے ہم کو محروم کیا اور جنت سے نکالا (درخت کھا کر) حضرت آدم علیہ السلام نے کہا تم موسیٰ علیہ السلام ہو تم کو اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام سے خاص کیا اور تورات تمہارے واسطے

فَحَجَّ النَّبِیُّ اٰدَمُ مُوْسٰی فَحَجَّ اٰدَمُ مُوْسٰی وَفِیْ حَدِیْثِ ابْنِ اَبِیْ عُمَرَوَا ابْنِ عَبْدَةَ فَقَالَ اَحَدُهُمَا خَطَّ وَقَالَ الْاٰخَرُ كَتَبَ لَكَ التَّوْرٰةَ بِیَدِهٖ ۔

اپنے ہاتھ سے لکھی تم مجھ کو طعنہ دیتے ہو اس کام پر جو اللہ تعالیٰ نے میری قسمت میں میری پیدائش سے چالیس برس پہلے لکھ دیا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تو آدم علیہ السلام بحث میں غالب آئے موسیٰ علیہ السلام پر۔''

تشریح: اللہ تعالیٰ نے تورات شریف کو اپنے ہاتھ سے لکھا۔ اس مقام پر اہل حدیث کا یہ مذہب ہے کہ اللہ تعالیٰ کے دونوں ہاتھ ہیں اور دونوں داہنے ہیں اور ہاتھ اپنے ظاہر معنی پر محمول ہے۔ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے فقہ اکبر میں کہا کہ ہاتھ کی تاویل نعمت اور قدرت سے نہ کریں گے کیونکہ یہ قدریہ اور معتزلہ کا قول ہے۔ امام نووی نے جو کہا کہ اس کا ظاہر مراد نہیں ہے تو ظاہر سے ظاہر متعارف مقصود ہے یعنی جسمانی ہاتھ جیسا ہمارا ہاتھ ہے یہ بیشک مراد نہیں ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفت کسی مخلوق کی ذات اور صفت کے مشابہ نہیں ہو سکتی اور یہ مطلب نہیں کہ ظاہر معنی لغوی مراد نہیں ہے اس لیے کہ اگر ظاہر معنی لغوی مراد نہ ہو تو تاویل کرنے والوں میں اور اہل حدیث میں کوئی فرق باقی نہیں رہتا اور بہت ائمہ حدیث نے تصریح کر دی ہے کہ تمام صفات الٰہی اپنے ظاہر پر محمول ہیں تو ید کا ترجمہ ہاتھ سے اور وجہ کا ترجمہ منہ سے اور عین کا ترجمہ آنکھ سے اور قدم کا پاؤں سے کر سکتے ہیں اور ہم نے اس مسئلہ کو مفصل کتاب الانتہاء فی الاستواء میں بیان کیا ہے۔ قاضی عیاض نے کہا کہ یہ مباحثہ اپنے ظاہر پر محمول ہے اور شاید یہ دونوں پیغمبر ایک جگہ جمع ہوئے ہوں اور حدیث معراج میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ملاقات پیغمبروں سے ثابت ہے آسمان میں اور بیت المقدس میں تو یہ امر بعید نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو زندہ رکھا ہو جیسے شہداء کے باب میں آیا ہے اور احتمال ہے کہ یہ مباحثہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زندگی میں ہوا ہو اور انہوں نے اللہ سے دعا کی ہو کہ ان کو حضرت آدم علیہ السلام سے ملائیں اور یہ جو حضرت آدم علیہ السلام نے کہا کہ چالیس برس پہلے میری پیدائش سے میری قسمت میں لکھا گیا تو یہ تورات شریف میں لکھا ہے کیونکہ تورات حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے چالیس برس پہلے اللہ تعالیٰ نے اپنے مقدس ہاتھ سے لکھی اور تقدیر کا لکھنا مراد نہیں ہے اس لیے کہ تقدیر جو حکم الٰہی میں تھی وہ تو ازلی ہے (نووی)

۶۷۴۳: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَحَاجَّ اٰدَمُ وَ مُوْسٰی عَلَیْهِمَا السَّلَامُ فَحَجَّ اٰدَمُ مُوْسٰی فَقَالَ لَهٗ مُوْسٰی اَنْتَ اٰدَمُ الَّذِیْ اَغْوَیْتَ النَّاسَ وَاَخْرَجْتَهُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ فَقَالَ اٰدَمُ اَنْتَ الَّذِیْ اَعْطَاهُ اللّٰهُ عِلْمَ كُلِّ شَیْءٍ وَّاصْطَفَاهُ عَلَی النَّاسِ بِرِسَالَتِهٖ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَتَلُوْمُنِیْ عَلٰی اَمْرٍ قُدِّرَ عَلَیَّ قَبْلَ اَنْ اُخْلَقَ ۔

۶۷۴۳: ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ ''بحث کی آدم اور موسیٰ علیہما السلام نے تو آدم علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام پر غالب ہوئے موسیٰ علیہ السلام نے کہا تم وہی آدم ہو جنہوں نے گمراہ کیا لوگوں کو اور جنت سے ان کو نکالا۔ آدم علیہ السلام نے کہا تم وہی موسیٰ ہو جن کو اللہ تعالیٰ نے ہر بات کا علم دیا اور ان کو برگزیدہ کیا لوگوں پر اپنا پیغمبر کر کے موسیٰ علیہ السلام نے کہا ہاں۔ آدم علیہ السلام نے کہا تو پھر مجھ کو ملامت کرتے ہو اس کام پر جو میرے پیدا ہونے سے پہلے میری تقدیر میں لکھ دیا گیا۔

۶۷۴۴: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِحْتَجَّ اٰدَمُ وَ مُوْسٰی عَلَیْهِمَا السَّلَامُ عِنْدَ رَبِّهِمَا فَحَجَّ اٰدَمُ وَ مُوْسٰی قَالَ اَنْتَ اٰدَمُ الَّذِیْ خَلَقَكَ اللّٰهُ بِیَدِهٖ وَنَفَخَ فِیْكَ

۶۷۴۴: ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''آدمؑ اور موسیٰؑ نے بحث کی اپنے پروردگار کے پاس تو آدمؑ غالب ہوئے موسیٰؑ پر۔ موسیٰؑ نے کہا تم وہی آدم ہو جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے بنایا اور اپنی روح تم میں پھونکی اور تم کو سجدہ کرایا فرشتوں سے (یعنی سلامی کا سجدہ نہ عبادت کا اور

مِنْ رُّوْحِهٖ وَاَسْجَدَلَكَ مَلٰٓئِكَتَهٗ وَاَسْكَنَكَ فِيْ جَنَّتِهٖ ثُمَّ اَهْبَطْتَّ النَّاسَ بِخَطِيْٓئَتِكَ اِلَى الْاَرْضِ فَقَالَ اٰدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَنْتَ مُوْسَى الَّذِيْ اصْطَفَاكَ اللّٰهُ بِرِسَالَتِهٖ وَبِكَلَامِهٖ وَاَعْطَاكَ الْاَلْوَاحَ فِيْهَا تِبْيَانُ كُلِّ شَيْءٍ وَّ قَرَّبَكَ نَجِيًّا فَبِكَمْ وَّجَدْتَّ اللّٰهِ كَتَبَ التَّوْرٰةَ قَبْلَ اَنْ اُخْلَقَ قَالَ مُوْسٰى بِاَرْبَعِيْنَ عَامًا قَالَ اٰدَمُ فَهَلْ وَجَدْتَّ فِيْهَا وَعَصٰٓى اٰدَمُ رَبَّهٗ فَغَوٰى قَالَ نَعَمْ قَالَ اَفَتَلُوْمُنِيْ عَلٰٓى اَنْ عَمِلْتُ عَمَلًا كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلَيَّ اَنْ اَعْمَلَهٗ قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَنِيْ بِاَرْبَعِيْنَ سَنَةً قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَجَّ اٰدَمُ مُوْسٰى۔

اسلامی کا سجدہ اس وقت جائز تھا۔ ہمارے دین میں سوا اللہ کے دوسرے کو سجدہ کرنا حرام ہوگیا) اور تم کو اپنی جنت میں رہنے کو جگہ دی پھر تم نے اپنی خطا کی وجہ سے لوگوں کو زمین پر اتارا، آدمؑ نے کہا تم وہ موسیٰ ہو جن کو اللہ تعالیٰ نے چن لیا اپنا پیغمبر کر کے اور کلام کر کے اور تم کو اللہ تعالیٰ نے تورات شریف کی تختیاں دیں جن میں ہر بات کا بیان ہے اور تم کو اپنے نزدیک کیا سرگوشی کے لئے اور تم کیا سمجھتے ہو اللہ تعالیٰ نے تورات کو میرے پیدا ہونے سے کتنی مدت پہلے لکھا ہے۔ حضرت موسیٰ نے کہا چالیس برس پہلے، آدمؑ نے کہا تم نے تورات میں نہیں پڑھا کہ آدمؑ نے اپنے رب کے فرمانے کے خلاف کیا اور بھٹک گیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا کیوں نہیں۔ میں نے پڑھا ہے حضرت آدمؑ نے کہا پھر تم مجھ کو ملامت کرتے ہو اس کام کے کرنے پر جو میری تقدیر میں اللہ نے میرے پیدا ہونے سے چالیس برس پہلے لکھ دیا۔'' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تو آدمؑ غالب آئے موسیٰ پر۔

تشریح ❁ نووی نے کہا کہ اگر کوئی ہم میں سے گناہ کرے پھر یہی جواب دے جو حضرت آدمؑ نے دیا تو کیا اس سے ملامت اور عقوبت جاتی رہے گی جواب یہ ہے کہ نہیں جائے گی کیونکہ وہ دنیا میں ہے جو دارالتکلیف ہے اور آدمؑ تو مر چکے تھے اور ان کا گناہ اللہ تعالیٰ نے بخش دیا تھا اس وجہ سے ان پر ملامت نہ رہی۔

٦٧٤٥: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَّ اٰدَمُ وَ مُوْسٰى فَقَالَ لَهٗ مُوْسٰى اَنْتَ اٰدَمُ الَّذِيْ اَخْرَجَتْكَ خَطِيْٓئَتُكَ مِنَ الْجَنَّةِ فَقَالَ لَهٗ اٰدَمُ اَنْتَ مُوْسَى الَّذِي اصْطَفَاكَ اللّٰهُ بِرِسَالَتِهٖ وَبِكَلَامِهٖ ثُمَّ تَلُوْمُنِيْ عَلٰٓى اَمْرٍ قَدْ قُدِّرَ عَلَيَّ قَبْلَ اَنْ اُخْلَقَ فَحَجَّ اٰدَمُ مُوْسٰى۔

۶۷۴۵: ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا آدمؑ اور موسیٰ علیہ السلام نے تقریر کی۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا تم وہی آدم ہو جو گناہ کی وجہ سے جنت سے نکلے۔ آدم علیہ السلام نے کہا تم وہی موسیٰ ہو جن کو اللہ تعالیٰ نے چنا رسالت اور کلام سے پھر تم مجھ کو ملامت کرتے ہو اس کام پر جو میری تقدیر میں لکھا گیا میری پیدائش سے پہلے تو حضرت آدم علیہ السلام غالب ہوئے موسیٰ علیہ السلام پر۔

٦٧٤٦: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِهِمْ۔

۶۷۴۶: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٦٧٤٧: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيْثِهِمْ۔

۶۷۴۷: مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

٦٧٤٨:عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرِو ابْنِ الْعَاصِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ كَتَبَ اللّٰهُ مَقَادِيْرَ الْخَلَائِقِ قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِخَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ وَّقَالَ وَعَرْشُهٗ عَلَى الْمَآءِ ۔

۶۷۴۸: عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے اللہ تعالیٰ نے مخلوقات کی تقدیر کو لکھا آسمان اور زمین کے بنانے سے پچاس ہزار برس پہلے اس وقت پروردگار کا عرش پانی پر تھا۔

تشریح نوویؒ نے کہا یہ تقدیر کی کتابت کا زمانہ ہے نہ اصل تقدیر کا وہ تو ازلی ہے اس کی کوئی ابتداء نہیں۔ اس حدیث سے یہ نکلا کہ اللہ تعالیٰ کا عرش آسمان اور زمین کے وجود سے پہلے تھا اور وہ عرش پانی پر تھا۔ اب معلوم نہیں کہ پانی سے پہلے کس چیز پر تھا اس کی خبر ہم کو اللہ اور اس کے رسول نے نہیں دی۔

٦٧٤٩:عَنْ اَبِيْ هَانِیءٍ م بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّهُمَا لَمْ يَذْكُرَا وَعَرْشُهٗ عَلَى الْمَآءِ ۔

۶۷۴۹: ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔ اس میں پانی پر عرش ہونے کا بیان نہیں ہے۔

بَابُ : تَصْرِيْفِ اللّٰهِ تَعَالَى الْقُلُوْبَ كَيْفَ شَآءَ

باب: دل اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہیں

٦٧٥٠:عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرِو ابْنِ الْعَاصِ يَقُوْلُ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ قُلُوْبَ بَنِيْٓ اٰدَمَ كُلَّهَا بَيْنَ اِصْبَعَيْنِ مِنْ اَصَابِعِ الرَّحْمٰنِ كَقَلْبٍ وَّاحِدٍ يُّصَرِّفُهٗ حَيْثُ يَشَآءُ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ مُصَرِّفَ الْقُلُوْبِ صَرِّفْ قُلُوْبَنَا عَلٰى طَاعَتِكَ ۔

۶۷۵۰: عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے ''آدمیوں کے دل پروردگار کی دو انگلیوں کے بیچ میں ہیں جیسے ایک دل ہوتا ہے پروردگار ان کو پھراتا ہے جس طرح چاہتا ہے'' پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یا اللہ دلوں کے پھرانے والے ہمارے دلوں کو پھرا دے اپنی اطاعت پر۔

تشریح یعنی انسان کا دل بھی اس کے قابو میں نہیں وہ بھی اللہ کریم کے ہاتھ میں ہے وہ چاہتا ہے تو ہدایت کی راہ پر لگا دیتا ہے اور چاہتا ہے تو گمراہی کی طرف پھیر دیتا ہے۔ غرض یہ ہے کہ دل کا خیال بھی اللہ کی طرف سے ہے عمل کا تو کیا ذکر ہے اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتا ہے تم کسی کام کو چاہ بھی نہیں سکتے جب تک اللہ تعالیٰ نہ چاہے۔ یہ حدیث احادیث صفات میں سے ہے اور اوپر کئی بار بیان ہو چکا کہ سلف کا مذہب ان آیات اور احادیث میں یہ ہے کہ وہ اپنے ظاہری معنی پر محمول ہیں اور ان کی کیفیت کا علم اللہ کو ہے بیشک اللہ کی انگلیاں ہیں جیسے اس کے ہاتھ ہیں پر نہ ہاتھ کی حقیقت ہم کو معلوم ہے نہ انگلیوں کی اور وہ پاک ہے مخلوقات کی مشابہت سے اور جنہوں نے تاویل کی ہے وہ کہتے ہیں انگلیوں سے مراد یہاں قدرت ہے اور اختیار ہے اور ان لوگوں نے یہ نہ سمجھا کہ قدرت کا تثنیہ اور جمع کیونکر ہوگا قرآن میں صاف صیغہ تثنیہ موجود ہے دونوں ہاتھ اس کے کھلے ہیں اور حدیث میں اصابع کا لفظ جو جمع ہے اصبع کی موجود ہے۔

بَابُ : كُلُّ شَيْءٍ م بِقَدَرٍ

۶۷۵۱:عَنْ طَاءُوْسٍ اَنَّهٗ قَالَ اَدْرَكْتُ نَاسًا مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُوْنَ كُلُّ شَيْءٍ م بِقَدَرٍ قَالَ وَسَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ شَيْءٍ بِقَدَرٍ حَتَّى الْعَجْزِ وَالْكَيْسِ اَوِ الْكَيْسُ وَالْعَجْزُ۔

باب: ہرایک چیز تقدیر سے ہے

۶۷۵۱: طاؤس سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کئی صحابیوں کو پایا وہ کہتے تھے ہر چیز تقدیر سے ہے اور میں نے عبداللہ بن عمرؓ سے سنا وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے ہر چیز تقدیر سے ہے یہاں تک کہ عاجزی اور دانائی بھی (یعنی بعض آدمی ہوشیار اور عقلمند ہوتا ہے بعض بیوقوف کاہل یہ بھی تقدیر سے ہے۔

۶۷۵۲:عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ جَآءَ مُشْرِكُوْا قُرَيْشٍ يُخَاصِمُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقَدَرِ فَنَزَلَتْ يَوْمَ يُسْحَبُوْنَ فِي النَّارِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ ذُوْقُوْا مَسَّ سَقَرَ اِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنٰهُ بِقَدَرٍ۔

۶۷۵۲:ابوہریرہؓ سے روایت ہے قریش کے مشرک جھگڑتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے تقدیر میں تو آیت اتری جس دن گھسیٹے جائیں گے اوندھے منہ جہنم میں اور کہا جائے گا چکھو جہنم کا لگنا ہم نے پیدا کیا ہر چیز کو تقدیر کے ساتھ (اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اس آیت میں قدر سے یہی تقدیر مراد ہے اور بعض نے اس کے معنی یہ کئے ہیں کہ ہم نے ہر چیز کو اس کے انداز پر پیدا کیا یعنی جتنا مناسب تھا)

بَابُ : قُدِّرَ عَلَى ابْنِ اٰدَمَ حَظُّهٗ مِنَ الزِّنَا وَغَيْرِهٖ

۶۷۵۳:عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا رَاَيْتُ شَيْئًا اَشْبَهَ بِاللَّمَمِ مِمَّا قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ عَلَى ابْنِ اٰدَمَ حَظَّهٗ مِنَ الزِّنَا اَدْرَكَ ذٰلِكَ لَا مَحَالَةَ فَزِنَا الْعَيْنَيْنِ النَّظَرُ وَزِنَا اللِّسَانِ النُّطْقُ وَالنَّفْسُ تَمَنّٰى وَتَشْتَهِيْ وَالْفَرْجُ يُصَدِّقُ ذٰلِكَ اَوْ يُكَذِّبُهٗ قَالَ عَبْدٌ فِيْ رِوَايَةِ ابْنِ طَاءُوْسٍ عَنْ اَبِيْهِ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ۔

باب: انسان کی تقدیر میں زنا کا حصہ لکھا جانا

۶۷۵۳: ابن عباسؓ سے روایت ہے یہ جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ''جو لوگ بچتے ہیں بڑے بڑے گناہوں سے اور لمم میں گرفتار ہو جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ بڑی بخشش والا ہے۔ میں سمجھتا ہوں لمم کے معنی وہ ہیں جو ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہر ایک آدمی کے لیے زنا میں سے اس کا حصہ لکھ دیا ہے جو ضرور ہونے والا ہے تو زنا آنکھوں کا دیکھنا ہے (اجنبی عورت کو شہوت) سے اور زنا زبان کا باتیں کرنا ہے (اجنبی عورت سے شہوت کے ساتھ) اور زنا نفس کا خواہش کرنا ہے اور فرج ان کو سچا کرتی ہے یا جھوٹا)۔

تشریح یعنی اگر فرج حرام فرج میں داخل کی تو یہ زنائیں بھی ثابت ہو گئیں اور جو جماع نہ کیا صرف یہی باتیں ہوئیں تو وہ حقیقتاً زنا نہیں ہیں بلکہ مجازاً ہیں اور یہ باتیں لمم میں داخل ہیں جن سے انسان بہت کم بچ سکتا ہے اور اگر بڑے گناہوں سے بچے تو اللہ تعالیٰ اس لمم کو بخش دے گا اور بعضوں نے کہا لمم سے گناہ کا عزم مراد ہے یعنی دل میں گناہ کا خیال آئے لیکن اللہ سے ڈر کر نہ کرے تو یہ خیال معاف ہو جائے گا۔ واللہ اعلم

۶۷۵۴:عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُتِبَ عَلَى ابْنِ اٰدَمَ نَصِيْبُهٗ مِنَ الزِّنَا

۶۷۵۴: ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''انسان کی تقدیر میں اس کا حصہ زنا کا لکھ

مُدْرِكٌ ذٰلِكَ لَا مَحَالَةَ فَالْعَيْنَانِ زِنَاهُمَا النَّظَرُ وَالْاُذُنَانِ زِنَا هُمَا الْاِسْتِمَاعُ وَاللِّسَانُ زِنَاهُ الْكَلَامُ وَالْيَدُ زِنَاهَا الْبَطْشُ وَالرِّجْلُ زِنَاهَا الْخُطٰى وَالْقَلْبُ يَهْوِىْ وَيَتَمَنّٰى وَيُصَدِّقُ ذٰلِكَ الْفَرْجُ وَيُكَذِّبُهٗ۔

دیا گیا ہے جس کو وہ خواہ مخواہ کرے گا تو آنکھوں کا زنا دیکھنا ہے اور کانوں کا زنا سننا ہے اور زبان کا زنا بات کرنا ہے اور ہاتھ کا زنا پکڑنا (اور چھونا ہے) ہے اور پاؤں کا زنا جانا ہے (فاحشہ کی طرف) اور دل کا زنا خواہش اور تمنا ہے اور شرمگاہ ان باتوں کو سچ کرتی ہے یا جھوٹ۔''

بَابُ: مَعْنٰى كُلِّ مَوْلُوْدٍ يُوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ وَحُكْمِ مَوْتِ اَطْفَالِ الْكُفَّارِ وَاَطْفَالِ الْمُسْلِمِيْنَ

باب: بچوں کا بیان کہ وہ جنتی ہیں یا دوزخی اور فطرت کا بیان

٦٧٥٥:عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مَوْلُوْدٍ اِلَّا يُوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَاَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهٖ وَ يُنَصِّرَانِهٖ وَيُمَجِّسَانِهٖ كَمَا تُنْتَجُ الْبَهِيْمَةُ بَهِيْمَةً جَمْعَآءَ هَلْ تُحِسُّوْنَ فِيْهَا مِنْ جَدْعَاءَ ثُمَّ يَقُوْلُ اَبُوْ هُرَيْرَةَ وَاقْرَءُ وْا اِنْ شِئْتُمْ فِطْرَةَ اللّٰهِ الَّتِىْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ الْاٰيَةَ۔

٦٧٥٥:ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''ہر ایک بچہ پیدا ہوتا ہے فطرت پر (یعنی اس عہد پر جو روحوں سے لیا گیا تھا یا اس سعادت اور شقاوت پر جو خاتمہ میں ہونے والی ہے یا اسلام پر یا اسلام کی قابلیت پر) پھر اس کے ماں باپ اس کو یہودی بناتے ہیں اور نصرانی بناتے ہیں اور مجوسی بناتے ہیں جیسے جانور چار پاؤں والا وہ ہمیشہ سالم جانور جنتا ہے کسی کو تم دیکھتے ہو کان کٹا ہوا پیدا ہوا۔'' پھر ابو ہریرہؓ کہتے تھے تمہارا جی چاہے تو اس آیت کو پڑھو فِطْرَةَ اللّٰهِ الَّتِىْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ یعنی اللہ کی پیدائش جس پر بنایا لوگوں کو اللہ کی پیدائش نہیں بدلتی۔''

٦٧٥٦:عَنِ الزُّهْرِىِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ كَمَا تُنْتَجُ الْبَهِيْمَةُ بَهِيْمَةً وَّلَمْ يَذْكُرْ جَمْعَآءَ۔

٦٧٥٦:ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

٦٧٥٧:عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مَّوْلُوْدٍ اِلَّا يُوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ ثُمَّ يَقُوْلُ اقْرَءُ وْا فِطْرَةَ اللّٰهِ الَّتِىْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ۔

٦٧٥٧:ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

٦٧٥٨:عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مَّوْلُوْدٍ اِلَّا يُوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَاَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهٖ وَيُنَصِّرَانِهٖ وَيُشَرِّكَانِهٖ فَقَالَ رَجُلٌ يَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَءَيْتَ لَوْمَاتَ قَبْلَ

٦٧٥٨:ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''ہر ایک بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے پھر اس کے ماں باپ اس کو یہودی بناتے ہیں نصرانی بناتے ہیں'' مشرک بناتے ہیں۔ ایک شخص بولا یا رسول اللہ اگر وہ بچہ اس سے پہلے مر جائے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ذٰلِكَ قَالَ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا عٰمِلِيْنَ۔ نے فرمایا اللہ جانے وہ کیا کام کرتا۔

تشریح ﴿ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ جانے وہ کیا کام کرتا تو اللہ تعالیٰ کی مرضی چاہے اسے جنت میں لے جائے چاہے جہنم میں۔ بچوں کے باب میں جو بلوغ سے پہلے مرجائیں علماء کا اختلاف ہے۔ نوویؒ نے کہا مسلمانوں کے بچے تو اجماعاً جنتی ہیں اور مشرکوں کے بچوں میں تین مذہب ہیں۔ اکثر کا یہ قول ہے کہ وہ اپنے ماں باپ کے ساتھ جہنم میں جائیں گے اور بعضوں نے توقف کیا ہے اور صحیح جس پر محققین ہیں یہ ہے کہ اگر وہ جوان ہوتے تو اللہ کو معلوم ہے کیا عمل کرتے لیکن وہ جوان نہیں ہوئے تو جنتی ہیں اور خضر نے جس لڑکے کو مارا اس کے ماں باپ تو مسلمان تھے اور حدیث میں جو اس کو کافر کہا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر وہ بڑا ہوتا تو کافر ہوتا اور ماں باپ کو بھی کافر کر دیتا۔

٦٧٥٩: عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ نُمَيْرٍ مَا مِنْ مَّوْلُوْدٍ يُّوْلَدُ اِلَّا وَهُوَ عَلَى الْمِلَّةِ وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ اَبِيْ مُعَاوِيَةَ اِلَّا عَلٰى هٰذِهِ الْمِلَّةِ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ عَنْهُ لِسَانُهٗ وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ كُرَيْبٍ عَنْ اَبِيْ مُعَاوِيَةَ لَيْسَ مِنْ مَّوْلُوْدٍ يُّوْلَدُ اِلَّا عَلٰى هٰذِهِ الْفِطْرَةِ حَتّٰى يُعَبِّرَ عَنْهُ لِسَانُهٗ۔

٦٧٥٩: ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ ہر ایک بچہ اسلام کی ملت پر یا اس ملت پر پیدا ہوتا ہے یہاں تک کہ وہ زبان سے باتیں کرنے لگے۔"

٦٧٦٠: عَنْ هَمَّامِ ابْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ يُّوْلَدُ يُوْلَدُ عَلٰى هٰذِهِ الْفِطْرَةِ فَاَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهٖ وَيُنَصِّرَانِهٖ كَمَا تُنْتِجُوْنَ الْاِبِلَ فَهَلْ تَجِدُوْنَ فِيْهَا جَدْعَاءَ حَتّٰى تَكُوْنُوْا اَنْتُمْ تَجْدَعُوْنَهَا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَرَءَيْتَ مَنْ يَّمُوْتُ صَغِيْرًا قَالَ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا عٰمِلِيْنَ۔

٦٧٦٠: ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "جو بچہ پیدا ہوتا ہے وہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے پھر اس کے ماں باپ اس کو یہودی بنا دیتے ہیں اور نصرانی جیسے اونٹ جنتے ہیں کوئی ان میں کان کٹا پیدا ہوتا ہے بلکہ تم ان کے کان کاٹتے ہو۔" لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ جو بچہ بچپنے میں مر جائے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ جانتا ہے ایسے بچے کیا اعمال کرتے۔

٦٧٦١: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ كُلُّ اِنْسَانٍ تَلِدُهٗ اُمُّهٗ عَلَى الْفِطْرَةِ اَبَوَاهُ بَعْدُ يُهَوِّدَانِهٖ اَوْ يُنَصِّرَانِهٖ اَوْ يُمَجِّسَانِهٖ فَاِنْ كَانَا مُسْلِمَيْنِ فَمُسْلِمٌ كُلُّ اِنْسَانٍ تَلِدُهٗ اُمُّهٗ يَلْكُزُهُ الشَّيْطٰنُ فِيْ حِضْنَيْهِ اِلَّا مَرْيَمَ وَابْنَهَا۔

٦٧٦١: ترجمہ وہی ہے اتنا زیادہ ہے کہ "اگر اس کے ماں باپ مسلمان ہوئے تو بچہ مسلمان رہتا ہے اور ہر ایک بچہ کو جب اس کی ماں جنتی ہے تو شیطان اس کی کوکھوں میں ٹھونسا دیتا ہے مگر حضرت مریم اور ان کے بیٹے عیسیٰ علیہما السلام کو شیطان ٹھونسا نہ دے سکا۔"

٦٧٦٢: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ اَوْلَادِ الْمُشْرِكِيْنَ فَقَالَ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا عَامِلِيْنَ۔

٦٧٦٢: ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا مشرکوں کے بچوں کا حال۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے وہ (بڑے ہوکر) کیا عمل کرتے۔"

۶۷۶۳:عَنِ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادِ يُونُسَ وَابْنِ أَبِي ذِئْبٍ مِثْلَ حَدِيْثِهِمَا غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيْثِ شُعَيْبٍ وَمَعْقِلٍ سُئِلَ عَنْ ذَرَارِيِّ الْمُشْرِكِيْنَ۔

۶۷۶۳: ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

۶۷۶۴:عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَطْفَالِ الْمُشْرِكِيْنَ مَنْ يَّمُوْتُ مِنْهُمْ صَغِيْرًا فَقَالَ اللّٰهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا عَامِلِيْنَ۔

۶۷۶۴: ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

۶۷۶۵:عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَطْفَالِ الْمُشْرِكِيْنَ قَالَ اللّٰهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا عَامِلِيْنَ إِذْ خَلَقَهُمْ۔

۶۷۶۵: ترجمہ ابن عباسؓ سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔

۶۷۶۶:عَنْ أُبَيِّ ابْنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْغُلَامَ الَّذِيْ قَتَلَهُ الْخَضِرُ طُبِعَ كَافِرًا وَّلَوْ عَاشَ لَأَرْهَقَ أَبَوَيْهِ طُغْيَانًا وَّ كُفْرًا۔

۶۷۶۶: ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''وہ لڑکا جس کو حضرت خضر علیہ السلام نے قتل کیا کافر پیدا ہوا تھا (یعنی بڑا ہو کر کافر ہو جاتا) اور اگر جیتا تو اپنے ماں باپ کو شرارت اور کفر میں پھنسا دیتا۔''

تشریح یہاں یہ اشکال ہے کہ جب اس کی تقدیر میں اللہ تعالیٰ نے یہ لکھ دیا تھا کہ وہ بچپن میں مارا جائے گا تو بڑا ہو کر کافر کیونکر ہوتا اور اس کا جواب یہ ہے کہ تقدیر میں یہ بھی لکھا ہوگا کہ اگر یہ نہ مارا جائے گا تو کافر ہو جائے گا۔

۶۷۶۷:عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَتْ تُوُفِّيَ صَبِيٌّ فَقُلْتُ طُوْبٰى لَهٗ عُصْفُوْرٌ مِّنْ عَصَافِيْرِ الْجَنَّةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَلَا تَدْرِيْنَ أَنَّ اللّٰهَ خَلَقَ الْجَنَّةَ وَخَلَقَ النَّارَ فَخَلَقَ لِهٰذِهٖ أَهْلًا وَّلِهٰذِهٖ أَهْلًا۔

۶۷۶۷: ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ایک بچہ مر گیا میں نے کہا خوشی ہو اس کو وہ تو جنت کی چڑیوں میں سے ایک چڑیا ہوگا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''تو نہیں جانتی کہ اللہ تعالیٰ نے جنت کو پیدا کیا اور جہنم کو اور ہر ایک کے لیے علیحدہ علیحدہ لوگ بنائے۔

۶۷۶۸:عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَتْ دُعِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى جَنَازَةِ صَبِيٍّ مِّنَ الْأَنْصَارِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ طُوْبٰى لِهٰذَا عُصْفُوْرٌ مِّنْ عَصَافِيْرِ الْجَنَّةِ لَمْ يَعْمَلِ السُّوْءَ وَلَمْ يُدْرِكْهُ قَالَ أَوْغَيْرَ ذٰلِكَ يَا عَائِشَةُ إِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ لِلْجَنَّةِ أَهْلًا خَلَقَهُمْ لَهَا وَهُمْ فِيْ

۶۷۶۸: ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک بچہ کے جنازہ پر بلائے گئے جو انصار میں سے تھا۔ میں نے کہا یا رسول اللہ خوشی ہو اس کو یہ تو جنت کی چڑیوں میں ایک چڑیا ہوگا نہ اس نے برائی کی نہ برائی کی عمر تک پہنچا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''اور کچھ کہتی ہے اے عائشہؓ! اللہ تعالیٰ نے جنت کے لیے لوگوں کو بنایا ان کو جنت کے لیے بنایا اور وہ اپنے باپوں کی پشت میں

اَصْلَابِ اٰبَآئِهِمْ وَخَلَقَ لِلنَّارِ اَهْلًا خَلَقَهُمْ لَهَا وَهُمْ فِيْ اَصْلَابِ اٰبَآئِهِمْ

تھے اور جہنم کے لیے لوگوں کو بنایا اور ان کو جہنم کے لیے بنایا اور وہ اپنے باپوں کی پشت میں تھے۔''

٦٧٦٩:عَنْ طَلْحَةَ ابْنِ يَحْيٰى بِاِسْنَادِ وَكِيْعٍ نَحْوَ حَدِيْثِهٖ

۶۷۶۹:ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

بَابُ : الْاَجَلُ وَالرِّزْقُ لَا تَزِيْدُ وَلَا تَنْقُصُ عَنِ الْقَدَرِ

باب:عمر اور روزی اور رزق تقدیر سے زیادہ نہ بڑھتی ہے نہ گھٹتی ہے

٦٧٧٠:عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَتْ اُمُّ حَبِيْبَةَ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اَمْتِعْنِيْ بِزَوْجِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِاَبِيْ اَبِيْ سُفْيَانَ وَبِاَخِيْ مُعَاوِيَةَ قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ سَاَلْتِ اللّٰهَ لِاٰجَالٍ مَّضْرُوْبَةٍ وَّاَيَّامٍ مَّعْدُوْدَةٍ وَّاَرْزَاقٍ مَّقْسُوْمَةٍ لَنْ يُّعَجِّلَ شَيْئًا قَبْلَ حِلِّهٖ لَوْكُنْتِ سَاَلْتِ اللّٰهَ اَنْ يُّعِيْذَكِ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ اَوْ عَذَابٍ فِي الْقَبْرِ كَانَ خَيْرًا اَوْ اَفْضَلَ قَالَ ذُكِرَتْ عِنْدَهُ الْقِرَدَةُ قَالَ مِسْعَرٌ وَّاُرَاهُ قَالَ وَالْخَنَازِيْرُ مِنْ مَّسْخٍ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَجْعَلْ لِمَسْخٍ نَّسْلًا وَّلَا عَقِبًا وَّقَدْ كَانَتِ الْقِرَدَةُ وَالْخَنَازِيْرُ قَبْلَ ذٰلِكَ۔

۶۷۷۰:عبداللہ سے روایت ہے ام المومنین ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا یا اللہ مجھ کو فائدہ اٹھانے دے میرے خاوند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور میرے باپ ابوسفیانؓ اور میرے بھائی معاویہؓ سے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تو نے اللہ تعالیٰ سے وہ چیزیں مانگیں جن کی میعادیں مقرر ہو چکیں اور دن معین ہو گئے اور روزیاں بٹ گئیں کسی چیز کو اللہ تعالیٰ اس وقت سے پیشتر نہیں کرنے کا اور نہ اس کے وقت سے دیر میں کرے گا اگر تو اللہ سے یہ مانگتی کہ تجھ کو دوزخ کے عذاب سے بچائے یا قبر کے عذاب سے تو بہتر ہوتا یا افضل ہوتا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے ذکر آیا بندروں کا اور سوروں کا کہ وہ آدمی ہیں جو مسخ ہو گئے تھے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''جو لوگ بندر اور سور ہو گئے تھے ان کی نسل یا اولاد نہیں ہوئی اور بندر اور سور تو ان سے پہلے بھی موجود تھے۔''

تشریح ❁ یعنی عمر اور روزی تو مقرر ہے گھٹ بڑھ نہیں سکتی اس کے لیے دعا کرنا فضول ہے دعا اپنی مغفرت اور بخشش کے لیے کرنا بہتر ہے اگرچہ مغفرت اور بخشش بھی تقدیر میں لکھی گئی ہے لیکن اس کی دعا کرنا عبادت میں داخل ہے اور طول عمر کی دعا کرنا عبادت نہیں ہے اور یہ جو حدیث میں آیا کہ ناتا ملانے سے عمر بڑھتی ہے اس کی تاویل اوپر گزر چکی اور شاید وہ عمر بڑھتی ہو جو لوح محفوظ میں لکھی گئی اللہ اس کو گھٹا اور بڑھا دیتا ہو لیکن جو علم الٰہی میں ہے وہ گھٹ بڑھ نہیں سکتی۔ یہ جو فرمایا کہ بندر اور سور وہ لوگ یا ان کی اولادیں نہیں ہیں جو مسخ ہوئے تھے۔ مراد ان سے بنی اسرائیل کے لوگ ہیں جن پر عذاب ہوا تھا پر وہ سب تین روز میں ہلاک ہو گئے تھے ان کی نسل نہیں چلی۔ اب جو بندر اور سور موجود ہیں یہ وہ ان ہیں جن کی نسل بنی اسرائیل سے پہلے سے دنیا میں چلی آتی ہے (نووی مختصراً)

٦٧٧١:عَنْ مِسْعَرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّ فِيْ حَدِيْثِهٖ عَنِ ابْنِ بِشْرٍ وَّوَكِيْعٍ جَمِيْعًا مِّنْ عَذَابٍ

۶۷۷۱:ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ۔

٦٧٧٢:عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَتْ اُمُّ حَبِيْبَةَ اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِيْ بِزَوْجِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِاَبِيْ اَبِيْ سُفْيَانَ وَبِاَخِيْ مُعَاوِيَةَ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكِ سَاَلْتِ اللّٰهَ لِاٰجَالٍ مَّضْرُوْبَةٍ وَّاٰثَارٍ مَّوْطُوْءَةٍ وَّاَرْزَاقٍ مَقْسُوْمَةٍ لَّا يُؤَجِّلُ شَيْئًا مِّنْهَا قَبْلَ حِلِّهٖ وَلَا يُؤَخِّرُ مِنْهَا شَيْئًا بَعْدَ حِلِّهٖ وَلَوْ سَاَلْتِ اللّٰهَ اَنْ يُّعَافِيَكِ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ لَكَانَ خَيْرًا لَّكِ قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ يَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ الْقِرَدَةُ وَالْخَنَازِيْرُ هِيَ مِمَّا مُسِخَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يُهْلِكْ قَوْمًا اَوْ يُعَذِّبْ قَوْمًا فَيَجْعَلَ لَهُمْ نَسْلًا وَاِنَّ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيْرَ كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ۔

۶۷۷۲: عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے ام المؤمنین ام حبیبہؓ نے کہا یا اللہ تو مجھ کو فائدہ اٹھانے دے میرے خاوند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور میرے باپ ابوسفیانؓ سے اور میرے بھائی معاویہؓ سے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے فرمایا ''تو نے اللہ تعالیٰ سے ان باتوں کے لیے کہا جن کی میعادیں مقرر ہیں اور قدم تک جو چلیں لکھے ہوئے ہیں اور روزیاں بٹی ہوئی ہیں ان میں سے کسی چیز کو اللہ اس کے وقت سے پہلے یا وقت کے بعد دیر سے کرنے والا نہیں۔ اگر تو اللہ سے یہ مانگتی کہ تجھ کو بچائے جہنم کے عذاب سے یا قبر کے عذاب سے تو بہتر ہوتا۔'' ایک شخص بولا یا رسول اللہ ﷺ بندر اور سور ان لوگوں میں سے ہیں جو مسخ ہوئے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ نے جس قوم کو ہلاک کیا یا عذاب دیا ان کی نسل نہیں چلائی اور بندر اور سور تو ان لوگوں سے پہلے موجود تھے۔''

٦٧٧٣:عَنْ سُفْيَانَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ وَاٰثَارٍ مَّبْلُوْغَةٍ قَالَ ابْنُ مَعْبَدٍ وَّرَوٰى بَعْضُهُمْ قَبْلَ حِلِّهٖ اَيْ نُزُوْلِهٖ۔

۶۷۷۳: ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

بَابُ : الْاِيْمَانِ بِالْقَدْرِ

باب: تقدیر پر بھروسہ رکھنے کا حکم

٦٧٧٤:عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُ الْقَوِيُّ خَيْرٌ وَّ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِيْفِ وَفِيْ كُلِّ خَيْرٌ اَحْرِصْ عَلٰى مَا يَنْفَعُكَ وَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ وَلَا تَعْجِزْ وَاِنْ اَصَابَكَ شَيْءٌ فَلَا تَقُلْ لَّوْ اَنِّيْ فَعَلْتُ كَانَ كَذَا وَكَذَا وَلٰكِنْ قُلْ قَدَرُ اللّٰهِ وَمَاشَآءَ فَعَلَ فَاِنَّ لَوْ تَفْتَحُ عَمَلَ

۶۷۷۴: ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''زبردست مسلمان (زبردست سے مراد وہ ہے جس کا ایمان قوی ہو اللہ تعالیٰ پر بھروسا رکھتا ہو، آخرت کے کاموں میں ہمت والا ہو) اللہ کے نزدیک بہتر اور اللہ تعالیٰ کو زیادہ پسند ہے ناتواں مسلمان سے اور ہر ایک طرح کا مسلمان بہتر ہے حرص کر ان کاموں کی جو تجھ کو مفید ہیں (یعنی آخرت میں کام دیں گے) اور مدد مانگ اللہ سے اور ہمت مت ہار اور جو تجھ پر کوئی مصیبت آئے تو

الشَّيْطَانِ۔

یوں مت کہہ اگر میں ایسا کرتا تو یہ مصیبت کیوں آتی لیکن یوں کہہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر میں ایسا ہی تھا جو اس نے چاہا کیا۔ اگر مگر کرنا شیطان کے لیے راہ کھولنا ہے'' (یعنی جو اس اعتقاد سے کہے کہ اسباب کی تاثیر مستقل ہے اگر اور یہ سبب نہ ہوتا تو مصیبت نہ آتی تو وہ اسلام سے نکل گیا اس لیے کہ ہر ایک کام اللہ کی مشیت کے بغیر نہیں ہوتا اور جو اللہ کی مشیت پر اعتقاد رکھتا ہے اور جانتا ہے کہ اسباب کی تاثیر بھی اس کے حکم سے ہے اس کو اگر مگر کہنا جائز نہیں اور اس کی مثال یہ ہے کہ مؤمن کہتا ہے بارش اچھی ہوئی اب کے غلہ بہت ہوگا اور کافر بھی کہتا ہے پر مؤمن کا کہنا اور اعتقاد سے ہے اور کافر کا کہنا اور اعتقاد سے اور جو اعتقاد کافر کا ہے اس اعتقاد سے یہ کلمہ کہنا درست نہیں اور مؤمن کے اعتقاد سے درست ہے)۔

کِتَابُ الْعِلْمِ

علم کے مسائل

بَابُ: النَّهْيِ عَنِ اتِّبَاعِ مُتَشَابِهِ الْقُرْآنِ

باب: قرآن میں جو متشابہ آیتیں ہیں ان میں کھوج کرنا منع ہے

۶۷۷۵: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ تَلَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الَّذِيْ اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ آيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ هُنَّ اُمُّ الْكِتَابِ وَاُخَرُ مُتَشَابِهَاتٌ فَاَمَّا الَّذِيْنَ فِي قُلُوْبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاءَ تَأْوِيْلِهِ وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيْلَهُ اِلَّا اللَّهُ وَالرَّاسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ يَقُوْلُوْنَ آمَنَّا بِهِ كُلٌّ مِنْ عِنْدِ رَبِّنَا وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّا اُولُوا الْاَلْبَابِ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَيْتُمُ الَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ فَاُولٰئِكَ الَّذِيْنَ سَمَّى اللَّهُ فَاحْذَرُوْهُمْ۔

۶۷۷۵: ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت پڑھی پروردگار وہ ہے جس نے تجھ پر کتاب اتاری اس میں بعض آیتیں مضبوط ہیں (محکم) وہ تو جڑ ہیں کتاب کی اور بعض متشابہ (گول گول یا چھپے مطلب کی) پھر جن لوگوں کے دل میں گمراہی ہے وہ کھوج کرتے ہیں متشابہ آیتوں کا فساد چاہتے ہیں اور اس کا مطلب چاہتے ہیں حالانکہ اس کا مطلب کوئی نہیں جانتا اللہ کے سوا اور جو پکے علم والے ہیں وہ کہتے ہیں ہم ایمان لائے اس پر سب آیتیں ہمارے پروردگار کے پاس سے آئی ہیں اور نصیحت وہی سنتے ہیں جو عقل رکھتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو کھوج کرتے ہیں متشابہ آیتوں کا تو ان سے بچو وہ وہی لوگ ہیں جن کو اللہ نے بتایا۔

تشریح متشابہ کے معنی میں علماء کے بہت سے اقوال ہیں بعض کہتے ہیں کہ متشابہ ان حرفوں کا نام ہے جو اوائل سورہ میں ہیں جیسے آلم: اور المر: اور کھیعص: ان کا علم سوا خدا کے کسی کو نہیں ہے سلف کا یہی قول ہے اور حدیث سے بھی نکلتا ہے اور یہ اصح الاقوال ہے اور بعضوں نے کہا کہ متشابہ نقص اور امثال ہیں اور محکم حلال اور حرام اور وعد اور وعید اور بعضوں نے کہا متشابہ مشترک الفاظ ہیں جیسے قرء اور لمس وغیرہ غزالی نے کہا کہ صفات کی آیتیں متشابہ ہیں جن کے ظاہری معنی سے جہت یا تشبیہ نکلتی ہے اور وہ تاویل کی محتاج ہیں امام فخر الدین رازی نے کہا کہ ہر ایک فرقہ اپنے مفید مذہب کی آیتوں کو محکم کہتا ہے اور دوسرے کی مفید آیتوں کو متشابہ بتلاتا ہے بہرحال محکم اور متشابہ کی تعیین میں بڑا اختلاف ہے اور ہم نے اس کی تفصیل انتہاء فی الاستواء میں کی ہے اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ گمراہوں اور اہل بدعت کے ساتھ ملنا منع ہے اور مراد کھوج کرنے سے یہ ہے جو فساد کے لئے کھوج کرے لوگوں کو بہکانے کے لئے اور جو سمجھنے کے لئے پوچھے تو وہ کھوج نہیں ہے پھر جو فساد کے لئے پوچھے اس کو جواب نہ دیں بلکہ سزا دیں جیسے حضرت عمرؓ نے صبیغ بن عسل کو سزا دی۔

٦٧٧٦: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ هَجَّرْتُ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا قَالَ فَسَمِعَ اَصْوَاتَ رَجُلَيْنِ اخْتَلَفَا فِي آيَةٍ فَخَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْرَفُ فِيْ وَجْهِهِ الْغَضَبُ فَقَالَ اِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِاخْتِلَافِهِمْ فِي الْكِتَابِ۔

٦٧٧٦: عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ ایک دن میں سویرے رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا آپؐ نے دو شخصوں کی آواز سنی جو ایک آیت میں جھگڑ رہے تھے آپؐ باہر نکلے اور آپؐ کے چہرے پر غصہ معلوم ہوتا تھا۔ آپؐ نے فرمایا تم سے پہلے لوگ تباہ ہوئے اللہ کی کتاب میں جھگڑا کرنے سے (جو نفسانیت اور فساد کی نیت سے ہو یا لوگوں کو بہکانے کے لئے لیکن مطلب کی تحقیق کے لئے اور دین کے احکام نکالنے کے لئے درست ہے (نووی)

٦٧٧٧: عَنْ جُنْدَبِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْبَجَلِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَءُ وا الْقُرْآنَ مَا ائْتَلَفَتْ عَلَيْهِ قُلُوْبُكُمْ فَاِذَا اخْتَلَفْتُمْ فِيْهِ فَقُوْمُوْا۔

٦٧٧٧: جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پڑھو قرآن کو جب تک تمہارے دل زبان سے موافقت کریں اور جب تمہارے دل اور زبان میں اختلاف پڑے تو اٹھ کھڑے ہو۔

تشریح ۞ یعنی قرآن اس وقت تک پڑھو جب تک دل لگے مزا آئے اور جب دل نہ لگے تو خالی زبان سے رٹنا بے لطف ہے بلکہ خوف ہے غلط پڑھ جانے کا۔

٦٧٧٨: عَنْ جُنْدَبٍ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اقْرَءُ وا الْقُرْآنَ مَا ائْتَلَفَتْ عَلَيْهِ قُلُوْبُكُمْ فَاِذَا اخْتَلَفْتُمْ فَقُوْمُوْا۔

٦٧٧٨: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٦٧٧٩: عَنْ اَبِي عِمْرَانَ قَالَ قَالَ لَنَا جُنْدَبٌ وَنَحْنُ غِلْمَانٌ بِالْكُوْفَةِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اقْرَءُ وا الْقُرْآنَ بِمِثْلِ حَدِيْثِهِمَا۔

٦٧٧٩: ابوعمران نے کہا جندب رضی اللہ عنہ نے ہم سے بیان کیا اور ہم بچے تھے کوفہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہی جو اوپر گزرا۔

بَابٌ: فِي الْاَلَدِّ الْخَصِمِ

باب: بڑا جھگڑالو کون؟

٦٧٨٠: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَبْغَضَ الرِّجَالِ اِلَى اللّٰهِ الْاَلَدُّ الْخَصِمُ۔

٦٧٨٠: ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سب مردوں میں برا اللہ کے نزدیک وہ مرد ہے جو بڑا لڑاکا جھگڑالو ہو۔

تشریح ۞ ناحق لوگوں سے لڑے اور فساد نکالے دین میں ہو یا دنیا میں لیکن حق بات دین کی ظاہر کرنا اور حضرت کی سنت پر عمل کرنا جھگڑا نہیں ہے بلکہ ثواب ہے اور جو شخص حضرت کی سنت پر عمل کرنے والے سے جھگڑے وہ خود ملعون اور مردود ہے۔

بَابٌ: اتِّبَاعِ سُنَنِ الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى

باب: یہود و نصاریٰ کے طریقوں پر چلنے کا بیان

٦٧٨١: عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

٦٧٨١: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَتَتَّبِعُنَّ سَنَنَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ شِبْرًا بِشِبْرٍ وَذِرَاعًا بِذِرَاعٍ حَتّٰى لَوْ دَخَلُوْا فِيْ جُحْرِ ضَبٍّ لَاتَّبَعْتُمُوْهُمْ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى قَالَ فَمَنْ۔

البتہ تم چلو گے اگلی امتوں کی راہوں پر (یعنی گناہوں میں اور دین کی مخالفت میں نہ یہ کہ کفر اختیار کرو گے) بالشت برابر بالشت کے اور ہاتھ برابر ہاتھ کے یہاں تک کہ اگر وہ گوہ کے سوراخ میں گھسیں گے تم بھی ان کے ساتھ گھسو گے ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اگلی امتوں سے مراد یہود اور نصاریٰ ہیں آپؐ نے فرمایا اور کون ہیں؟

تشریح نووی نے کہا یہ حدیث معجزہ ہے آپ کا جیسا آپؐ نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا۔

مترجم کہتا ہے ہمارے زمانے میں تو یہ حدیث ایسی پوری ہوئی جس میں کسی کو شک نہ رہے ہند کے مسلمانوں نے خصوصاً حیدرآباد اور علی گڑھ وغیرہ کے مسلمانوں نے ہر بات میں نصاریٰ کی مشابہات شروع کر دی کیا کھانے میں کیا پینے میں کیا پہننے میں یہاں تک کہ بعض مسلمانوں کو دیکھ کر دھوکا ہے کہ یہ نصرانی تو نہیں ہے افسوس اس پر ہے کہ اس بے دینی اور بے حمیتی کے ساتھ عقل سلیم سے کام بھی لینا چھوڑ دیا اگر نصاریٰ کی مشابہت ایسی ہی پسند ہے تو عمدہ باتوں میں ان کی تقلید کرتے ان کا سا اتفاق ان کی سی اولوالعزمی ان کا سا علم حاصل کرتے یہ تو سب بالائے طاق رکھا صرف لباس اور وضع اور اکل وشراب میں جو ایک آسان امر ہے ان کی مشابہات کرتے اور یہ نہیں سمجھتے کہ اپنی قوم کی وضع اپنی قوم کا لباس خود ایک قومی عزت ہے جس کو بلاوجہ چھوڑنا انتہا درجہ کی بے حیائی اور بے غیرتی ہے عقل مندی کا تو یہ کام تھا کہ نصاریٰ کی طرح وہ علم حاصل کرتے جس سے ان کی دنیاوی قوت اور شوکت درست ہوتی اور دین کی عظمت روز بروز بڑھتی مسجدیں آبادی ہوتیں مدرسے بنائے جاتے قومی اتفاق کو ترقی ہوتی جس پر تمام دنیاوی اور دینی بھلائیوں کا مدار ہے اور جو کوئی نیا لباس اختیار کرتے تو اپنی رائے سے تمام فائدوں پر نظر کر کے ایک نیا لباس ایجاد کرتے نہ یہ کہ بے وقوفوں کی طرح اندھا دھند نصاریٰ کی تقلید کرتے اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی آنکھیں کھولے وہ جدھر جا رہے ہیں یہ راہ ترقی اور فلاح و بہبود کی نہیں ہے ترقی ان کی جس زمانے میں ہوئی تھی اس کی تاریخ حدیث کی کتابوں میں صاف طرح سے موجود ہے پس لازم ہے کہ حدیث پر عمل کریں اور صحابہ رسول اللہ ﷺ کی روش اختیار کریں۔

٦٧٨٢: عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ۔

۶۷۸۲: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٦٧٨٣: عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ وَذَكَرَ الْحَدِيْثَ نَحْوَهٗ۔

۶۷۸۳: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا ہے۔

٦٧٨٤: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلَكَ الْمُتَنَطِّعُوْنَ قَالَهَا ثَلَاثًا۔

۶۷۸۴: عبداللہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تباہ ہوئے بال کی کھال نکالنے والے (یعنی بے فائدہ موشگافی کرنے والے حد سے زیادہ بڑھنے والے تعصب کرنے والے) تین بار یہ فرمایا۔

بَابُ: رَفْعِ الْعِلْمِ فِي آخِرِ الزَّمَانِ

باب: آخر زمانہ میں علم کی کمی ہونا

٦٧٨٥: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ يُرْفَعَ الْعِلْمُ وَيَثْبُتَ الْجَهْلُ

۶۷۸۵: انس بن مالکؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت کی نشانیوں میں ہے کہ علم اٹھ جائے گا (یعنی دین کا علم لوگ کم حاصل کریں گے دنیا میں غرق ہو جائیں گے) اور جہالت قائم ہو جائے گی یا پھل جائے

وَيُشْرَبَ الْخَمْرُ وَيَظْهَرَ الزِّنَا۔

گی اور شراب پی جائے گی اور زنا ظاہر کھلم کھلا ہوگا۔

تشریح: اس زمانہ میں یہ سب باتیں موجود ہیں دین کے علم کا تو یہ حال ہے کہ اکثر لوگ اپنی اولاد کو دینی تعلیم نہیں دیتے عقائد ضروری تک نہیں سکھاتے حدیث و تفسیر پڑھانے کا تو کیا ذکر ہے اور اب کا یہ حال ہے کہ معاذ اللہ کوئی امیر غریب ایسا کم ہے جو نشے کا استعمال نہ کرتا ہو امیروں اور نوابوں کا یہ حال ہے کہ بلا مبالغہ یہ کہنا صحیح ہوگا کہ سو میں ننانوے شرابی ہیں زنا کا یہ حال ہے کہ علانیہ فسق و فجور کا بازار گرم ہے۔ فواحش سے شرم نہیں نہ کوئی عیب ہے لاحول ولا قوۃ یا اللہ اب اپنے رسولؐ کے نائب کو جلدی بھیج کہ وہ تیرے دین کو پھر زندہ کرے۔

٦٧٨٦: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَلَا اُحَدِّثُكُمْ حَدِيْثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُحَدِّثُكُمْ اَحَدٌ بَعْدِي سَمِعَهُ مِنْهُ اِنَّ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ يُرْفَعَ الْعِلْمُ وَيَظْهَرَ الْجَهْلُ وَيَفْشُوَ الزِّنَا وَيُشْرَبَ الْخَمْرُ وَيَذْهَبَ الرِّجَالُ وَتَبْقَى النِّسَاءُ حَتّٰى يَكُوْنَ لِخَمْسِيْنَ امْرَاَةً قَيِّمٌ وَاحِدٌ۔

۶۷۸۶: انس بن مالکؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کیا میں تم سے ایک حدیث بیان نہ کروں جس کو میں نے سنا رسول اللہؐ سے اور میرے بعد کوئی شخص ایسا تم سے یہ حدیث بیان نہ کرے گا جس نے اس کو سنا ہو رسول اللہؐ سے آپؐ فرماتے تھے قیامت کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ علم اٹھ جائے گا اور جہالت پھیل جائے گی اور زنا کھلم کھلا ہوگا اور شراب پی جائے گی اور مرد کم ہو جائیں گے یہاں تک کہ پچاس عورتوں کے لئے ایک مرد ہوگا جو ان کی خبر گیری کرے گا (یعنی لڑائیوں میں مرد بہت مارے جائیں گے) اور عورتیں رہ جائیں گی۔

٦٧٨٧: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَفِي حَدِيْثِ ابْنِ بِشْرٍ وَعَبْدَةَ لَا يُحَدِّثُكُمُوْهُ اَحَدٌ بَعْدِي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ۔

۶۷۸۷: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٦٧٨٨: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ وَ اَبِي مُوْسٰى فَقَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ اَيَّامًا يُرْفَعُ فِيْهَا الْعِلْمُ وَيَنْزِلُ فِيْهَا الْجَهْلُ وَيَكْثُرُ فِيْهَا الْهَرْجُ وَالْهَرْجُ الْقَتْلُ۔

۶۷۸۸: عبداللہ بن مسعود اور ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت سے پہلے کچھ دن ایسے ہوں گے جن میں علم اٹھ جائے گا اور جہالت اترے گی اور کشت و خون بہت ہوگا۔

٦٧٨٩: عَنْ شَقِيْقٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ عَبْدِاللّٰهِ وَاَبِي مُوْسٰى وَهُمَا يَتَحَدَّثَانِ فَقَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيْثِ وَكِيْعٍ وَابْنِ نُمَيْرٍ۔

۶۷۸۹: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٦٧٩٠: عَنْ اَبِي مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ۔

۶۷۹۰: مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

٦٧٩١: عَنْ اَبِي وَائِلٍ قَالَ اِنِّي لَجَالِسٌ مَعَ عَبْدِاللّٰهِ وَاَبِي مُوْسٰى وَهُمَا يَتَحَدَّثَانِ فَقَالَ اَبُوْ مُوْسٰى قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِهِ۔

۶۷۹۱: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٦٧٩٢: عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ

۶۷۹۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ وَيُقْبَضُ الْعِلْمُ وَتَظْهَرُ الْفِتَنُ وَيُلْقَى الشُّحُّ وَيَكْثُرُ الْهَرْجُ قَالُوْا وَمَا الْهَرْجُ قَالَ الْقَتْلُ۔

فرمایا کہ قریب ہو جائے گا زمانہ اور اٹھا لیا جائے گا علم (یعنی زمانہ قیامت کے قریب ہو جائے گا) اور عالم میں فساد پھیلیں گے اور دلوں میں بخیلی ڈالی جائے گی (لوگ زکوٰۃ اور خیرات نہ دیں گے) اور ہرج بہت ہوگا لوگوں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ ہرج کیا ہے آپ نے فرمایا کشت وخون۔

٦٧٩٣: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ وَيُقْبَضُ الْعِلْمُ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ۔

۶۷۹۳: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٦٧٩٤: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ وَيَنْقُصُ الْعِلْمُ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ حَدِيْثِهِمَا۔

۶۷۹۴: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٦٧٩٥: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ كُلُّهُمْ قَالَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيْثِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ غَيْرَ اَنَّهُمْ لَمْ يَذْكُرُوْا وَيُلْقَى الشُّحُّ۔

۶۷۹۵: ترجمہ وہی ہے جو گزرا اس میں بخیلی کا ذکر نہیں ہے۔

٦٧٩٦: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ انْتِزَاعًا يَنْتَزِعُهُ مِنَ النَّاسِ وَلٰكِنْ يَقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَاءِ حَتّٰى اِذَا لَمْ يَتْرُكْ عَالِمًا اتَّخَذَ النَّاسُ رُءُوْسًا جُهَّالًا فَسُئِلُوْا فَاَفْتَوْا بِغَيْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوْا وَاَضَلُّوْا۔

۶۷۹۶: عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے اللہ تعالیٰ اس طرح پر علم نہ اٹھائے گا کہ لوگوں کے دلوں سے چھین لے لیکن اس طرح اٹھائے گا کہ عالموں کو اٹھا لے گا یہاں تک کہ جب کوئی عالم نہ رہے گا تو لوگ اپنے سردار جاہلوں کو بنالیں گے وہ بن جانے فتویٰ دیں گے اور خود گمراہ ہوں گے اوروں کو بھی گمراہ کریں گے۔

تشریح یعنی علم کا اٹھنا یہ نہیں کہ علم عالموں کے دلوں سے سلب ہو جائے گا بلکہ عالم مر جائیں گے اور جاہل رہ جائیں گے اسلام میں اس سے زیادہ مصیبت کوئی نہیں ہے کہ دیندار عالم کا انتقال ہو اس حدیث میں یہ بھی بیان ہے کہ قیامت کے قریب اکثر سردار جاہل ہوں گے سو یہ وہی وقت ہے کہ بادشاہ اور نواب اور امیر وہی ہوتے ہیں جو انتہا کے جاہل اور قرآن وحدیث سے ناواقف ہوتے ہیں ہندوستان میں تو ایک اندھیر ہے کہ عالم کے ہوتے ہوئے اس کی قدر ومنزلت نہیں کرتے اور جاہلوں کو اپنا امام اور مفتی اور قاضی بناتے ہیں لاحول ولاقوۃ اکثر مسجدوں میں دیکھا گیا کہ عالم اور مولوی موجود ہیں لیکن جاہلوں کو آگے کرتے ہیں اور ان کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں حدیث کی رو سے یہ سب گمراہ ہیں خدا تعالیٰ ان کو ہدایت کرے ہندوستان میں اس وقت امیروں اور نوابوں میں کوئی ایک عالم نہیں ہے سوا جناب سید علامہ نواب سید محمد صدیق حسن خان بہادر[1] کے اللہ تعالیٰ ان کی عمر واقبال میں برکت دے ان کی ذات سے ہندوستان میں علم حدیث پھیل رہا ہے صحاح ستہ کا ترجمہ بھی انہی کی سعی وکوشش اور تائید سے ہو رہا ہے اور صدہا کتابیں حدیث اور تفسیر کی تالیف فرما کر شائقین کو للہ تقسیم کر رہے ہیں ہند کے مسلمانوں کو اس نعمت عظمیٰ کا شکر گزار ہونا چاہئے اور ان کی خیر خواہی اور مدد پر ہر وقت مستعد رہنا چاہئے اور ان کے لئے دعائے خیر کرنا چاہئے آمین یا رب العالمین۔

[1] آپ دنیا سے رخصت ہو چکے ہیں اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت کرے اور جنت میں جگہ فراخ کرے۔ آمین مصحح

٦٧٩٧:عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيْثِ جَرِيْرٍ وَزَادَ فِيْ حَدِيْثِ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ ثُمَّ لَقِيْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو عَلَى رَأْسِ الْحَوْلِ فَسَأَلْتُهُ فَرَدَّ عَلَيْنَا الْحَدِيْثَ كَمَا حَدَّثَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ۔

۶۷۹۷: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں اتنا زیادہ ہے کہ راوی حدیث نے کہا میں نے ایک سال بعد دوبارہ عبداللہ سے اس حدیث کو پوچھا تو انہوں نے بلکہ اسی طرح بیان کیا۔

٦٧٩٨:عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيْثِ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ۔

۶۷۹۸: مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

٦٧٩٩:عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَتْ لِي عَائِشَةُ يَا ابْنَ أُخْتِي بَلَغَنِي أَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو مَارٌّ بِنَا إِلَى الْحَجِّ فَالْقَهُ فَسَائِلْهُ فَإِنَّهُ قَدْ حَمَلَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِلْمًا كَثِيْرًا قَالَ فَلَقِيْتُهُ فَسَاءَلْتُهُ عَنْ أَشْيَاءَ يَذْكُرُهَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُرْوَةُ فَكَانَ فِيْمَا ذَكَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْتَزِعُ الْعِلْمَ مِنَ النَّاسِ انْتِزَاعًا وَلٰكِنْ يَقْبِضُ الْعُلَمَاءَ فَيَرْفَعُ الْعِلْمَ مَعَهُمْ وَيُبْقِي فِي النَّاسِ رُءُوْسًا جُهَّالًا يُفْتُوْنَهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ فَيَضِلُّوْنَ وَيُضِلُّوْنَ قَالَ عُرْوَةُ فَلَمَّا حَدَّثْتُ عَائِشَةَ بِذٰلِكَ أَعْظَمَتْ ذٰلِكَ وَأَنْكَرَتْهُ قَالَتْ أَحَدَّثَكَ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ هٰذَا قَالَ عُرْوَةُ حَتَّى إِذَا كَانَ قَابِلٌ قَالَتْ لَهُ إِنَّ ابْنَ عَمْرٍو قَدْ قَدِمَ فَالْقَهُ ثُمَّ فَاتِحْهُ حَتَّى تَسْأَلَهُ عَنِ الْحَدِيْثِ الَّذِيْ ذَكَرَهُ لَكَ فِي الْعِلْمِ قَالَ فَلَقِيْتُهُ فَسَاءَلْتُهُ فَذَكَرَهُ لِي نَحْوَ مَا حَدَّثَنِي بِهِ فِي مَرَّتِهِ الْأُوْلَى قَالَ عُرْوَةُ فَلَمَّا أَخْبَرْتُهَا بِذٰلِكَ قَالَتْ مَا أَحْسَبُهُ إِلَّا قَدْ صَدَقَ أَرَاهُ لَمْ يَزِدْ فِيْهِ شَيْئًا وَلَمْ يَنْقُصْ۔

۶۷۹۹: عروہ بن الزبیرؓ سے روایت ہے مجھ سے حضرت عائشہؓ نے کہا اے بھانجے میرے مجھے خبر ہوئی کہ عبداللہ بن عمرو ہمارے اوپر گزریں گے حج کے لئے تم ان سے ملو اور علم کی باتیں پوچھو کیونکہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے بہت علم کی باتیں حاصل کی ہیں۔ عروہ نے کہا میں ان سے ملا اور بہت سے باتیں پوچھیں جو انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیں عروہ نے کہا ان باتوں میں یہ بھی ایک حدیث تھی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ علم لوگوں سے ایک ہی دفعہ نہیں چھین لے گا لیکن عالموں کو اٹھا لے گا ان کے ساتھ علم بھی اٹھ جائے گا اور لوگوں کے سردار جاہل رہ جائیں گے جو بغیر علم کے فتویٰ دیں گے پھر گمراہ ہوں گے اور گمراہ کریں گے عروہ نے کہا جب میں نے یہ حدیث حضرت عائشہؓ سے بیان کی انہوں نے اس کو بڑا سمجھا اور اس حدیث کا انکار کیا (اس خیال سے کہ کہیں عبداللہ بن عمروؓ کو شبہ نہ ہوا ہو یا انہوں نے حکمت کی کتابوں میں یہ مضمون پڑھا ہو اور غلطی سے اس کو حدیث قرار دیا ہو) اور کہا کہ عبداللہ بن عمرو نے تجھ سے یہ بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ حدیث سنی ہے عروہ نے کہا جب دوسرا سال آیا تو حضرت عائشہؓ نے مجھ سے کہا جا عبداللہ بن عمروؓ سے مل پھر ان سے بات چیت کر یہاں تک کہ پوچھ ان سے وہ حدیث جو علم کے باب میں انہوں نے تجھ سے بیان کی تھی۔ عروہ نے کہا میں پھر عبداللہ سے ملا اور ان سے یہ حدیث پوچھی انہوں نے اسی طرح بیان کیا جیسے پہلی بار مجھ سے بیان کیا تھا عروہ نے کہا جب میں نے حضرت عائشہؓ سے یہ بیان کیا تو انہوں نے کہا میں عبداللہ بن عمروؓ کو سچا جانتی ہوں اور انہوں نے اس حدیث میں نہ زیادتی کی

نہ کی کی (حضرت عائشہؓ نے پہلی بار جو انکار کیا وہ اس وجہ سے نہ تھا کہ عبداللہ بن عمروؓ کو جھوٹا سمجھا بلکہ اس خیال سے کہ شاید ان کو شبہ نہ ہوگیا ہو جب دوبارہ بھی انہوں نے حدیث کو اسی طرح بیان کیا تو وہ خیال جاتا رہا)۔

بَابُ: مَنْ سَنَّ سُنَّةً حَسَنَةً اَوْ سَيِّئَةً

باب: جو شخص اچھی بات جاری کرے یا بری بات جاری کرے

٦٨٠٠: عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ جَاءَ نَاسٌ مِنَ الْاَعْرَابِ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّوْفُ فَرَاٰى سُوْءَ حَالِهِمْ قَدْ اَصَابَتْهُمْ حَاجَةٌ فَحَثَّ النَّاسَ عَلَى الصَّدَقَةِ فَاَبْطَئُوْا عَنْهُ حَتّٰى رُئِيَ ذٰلِكَ فِيْ وَجْهِهٖ قَالَ ثُمَّ اِنَّ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ جَاءَ بِصُرَّةٍ مِنْ وَرِقٍ ثُمَّ جَاءَ آخَرُ ثُمَّ تَتَابَعُوْا حَتّٰى عُرِفَ السُّرُوْرُ فِي وَجْهِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَنَّ فِي الْاِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَعُمِلَ بِهَا بَعْدَهُ كُتِبَ لَهُ مِثْلُ اَجْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا وَلَا يَنْقُصُ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْءٌ وَمَنْ سَنَّ فِي الْاِسْلَامِ سُنَّةً سَيِّئَةً فَعُمِلَ بِهَا بَعْدَهُ كُتِبَ عَلَيْهِ مِثْلُ وِزْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا وَلَا يَنْقُصُ مِنْ اَوْزَارِهِمْ شَيْءٌ۔

۶۸۰۰: جریر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ کچھ گنوار لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے وہ کمبل پہنے ہوئے تھے آپؐ نے ان کا برا حال دیکھا اور ان کی محتاجی دریافت کی تو لوگوں کو رغبت دلائی صدقہ دینے کی لوگوں نے صدقہ دینے میں دیر کی یہاں تک کہ اس بات کا رنج آپؐ کے چہرے پر معلوم ہوا پھر ایک انصاری شخص ایک تھیلی روپوں کی لے کر آیا پھر دوسرا آیا یہاں تک کہ تار بندھ گیا (صدقے اور خیرات کا) آپؐ کے چہرے پر خوشی معلوم ہونے لگی پھر آپؐ نے فرمایا جو شخص اسلام میں اچھی بات نکالے (یعنی عمدہ بات کو جاری کرے جو شریعت کی رو سے ثواب ہے) پھر لوگ اس کے بعد اس پر عمل کریں تو اس کو اتنا ثواب ہوگا جتنا سب عمل کرنے والوں کو ہوگا اور عمل کرنے والوں کے ثواب میں کچھ کمی نہ ہوگی اور جو اسلام میں بری بات نکالے (مثلاً بدعت یا گناہ کی بات) اور لوگ اس کے بعد اس پر عمل کریں تو تمام عمل کرنے والوں کے برابر گناہ اس پر لکھا جائے گا اور عمل کرنے والوں کا گناہ کچھ کم نہ ہوگا۔

تشریح ۞ خلاصہ و مطلب اس حدیث کا یہ ہے کہ جس چیز کی شرع میں خوبی ثابت ہے اس کو جو کوئی رواج دے گا تو اس کو نہایت ثواب ہے جیسے خیرات کرنے کی خوبی حضرت کے فرمانے سے معلوم ہوئی اور اس مرد انصاری سے وہ جاری ہوئی اور یہ مطلب اس کا نہیں کہ جس کام کی اصل شرع سے ثابت نہ ہو اس کو لوگ اپنے دل میں اچھا سمجھ کر رواج دیں اور اس حدیث کو بدعت کی خوبی ک ےلیئے دلیل پکڑیں (تحفۃ الاخیار) نووی نے کہا جو شخص نیک کام جاری کرے خواہ یہ کام اس سے پہلے دوسرے نے کیا ہو جیسے تعلیم علم یا عبادت یا ادب اس کا یہی حکم ہے خواہ لوگ اس کی زندگی میں اس پر عمل کریں یا اس کے مرنے کے بعد ہر طرح اس کو ثواب پہنچے گا۔

٦٨٠١: عَنْ جَرِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَثَّ عَلَى الصَّدَقَةِ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ جَرِيْرٍ۔

۶۸۰۱: جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرتؐ نے خطبہ پڑھا اور لوگوں کو ترغیب دی صدقہ دینے کی پھر بیان کی اسی طرح جیسے اوپر گزرا۔

٦٨٠٢: عَنْ جَرِيْرُ بْنُ عَبْدَاللّٰهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

۶۸۰۲: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا ہے۔

ﷺ لَا يَسُنُّ عَبْدٌ سُنَّةً صَالِحَةً يُعْمَلُ بِهَا بَعْدَهُ ثُمَّ ذَكَرَ تَمَامَ الْحَدِيْثِ۔

٦٨٠٣:عَنْ جَرِيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا الْحَدِيْثِ۔

۶۸۰۳:ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٦٨٠٤:عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ دَعَا اِلَى هُدًى كَانَ لَهُ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلُ اُجُوْرِ مَنْ تَبِعَهُ لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْئًا وَمَنْ دَعَا اِلَى ضَلَالَةٍ كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْاِثْمِ مِثْلُ آثَامِ مَنْ تَبِعَهُ لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ آثَامِهِمْ شَيْئًا۔

۶۸۰۴:ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص ہدایت کی طرف بلائے اس کو ہدایت پر چلنے والوں کا بھی ثواب ملے گا اور چلنے والوں کا ثواب کچھ کم نہ ہوگا اور جو شخص گمراہی کی طرف بلائے اس کو گناہ پر چلنے والوں کا بھی گناہ ہوگا اور چلنے والوں کا گناہ کچھ کم نہ ہوگا۔

كِتَابُ الذِّكْرِ وَالدُّعَاءِ وَالتَّوْبَةِ وَالْاِسْتِغْفَارِ

ذکرِ الٰہی اور توبہ و استغفار کے مسائل

بَابُ: الْحَثِّ عَلَى ذِكْرِ اللهِ تَعَالَى

٦٨٠٥: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللهُ عَزَّوَجَلَّ اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِی بِی وَاَنَا مَعَهُ حِيْنَ يَذْكُرُنِی اِنْ ذَكَرَنِی فِیْ نَفْسِهٖ ذَكَرْتُهُ فِیْ نَفْسِیْ وَاِنْ ذَكَرَنِیْ فِیْ مَلَاٍ ذَكَرْتُهُ فِیْ مَلَاٍ هُمْ خَيْرٌ مِنْهُمْ وَاِنْ تَقَرَّبَ مِنِّی شِبْرًا تَقَرَّبْتُ اِلَيْهِ ذِرَاعًا وَاِنْ تَقَرَّبَ اِلَیَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا وَاِنْ اَتَانِیْ يَمْشِیْ اَتَيْتُهُ هَرْوَلَةً۔

باب: اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کی فضیلت

۶۸۰۵: ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں اپنے بندے کے خیال کے پاس ہوں (یعنی اس کے گماہ اور اٹکل کے ساتھ نووی نے کہا یعنی بخشش سے اور قبول سے اس کے ساتھ ہوں) اور میں اپنے بندے کے ساتھ ہوں (رحمت اور توفیق اور ہدایت اور حفاظت سے) جب وہ مجھ کو یاد کرتا ہے اگر وہ مجھ کو اپنے جی میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اس کو اپنے جی میں یاد کرتا ہوں اور اگر مجمع میں مجھ کو یاد کرتا ہے تو میں اس کو اس مجمع میں یاد کرتا ہوں اور جو اس کے مجمع سے بہتر ہے (یعنی فرشتوں کے مجمع میں) اور جب بندہ ایک بالشت میرے نزدیک ہوتا ہے تو میں ایک ہاتھ اس کے نزدیک ہو جاتا ہوں اور جب وہ ایک ہاتھ مجھ سے نزدیک ہوتا ہے تو میں ایک باع (دونوں ہاتھ کے پھیلاؤں کے برابر) اس سے نزدیک ہو جاتا ہوں اور جب وہ میرے پاس چلتا ہوا آتا ہے تو میں اس کے پاس دوڑتا ہوا آتا ہوں۔

تشریح نوویؒ نے کہا اس حدیث سے معتزلہ نے دلیل پکڑی ہے کہ فرشتے پیغمبروں سے افضل ہیں اور ہمارے اصحاب کا مذہب یہ ہے کہ پیغمبر فرشتوں سے افضل ہیں اور اس حدیث سے فضیلت ملائکہ کی انبیاء پر نہیں نکلتی بلکہ عوام مؤمنین پر کیونکہ اکثر ذکر کرنے والوں میں پیغمبر موجود نہیں رہتے۔

جب بندہ ایک بالشت میرے نزدیک ہوتا ہے تو میں ایک ہاتھ اس کے نزدیک ہو جاتا ہے الخ نووی نے کہا یہ احادیث صفات میں سے ہے اور محال ہے یہاں ظاہری معنی (یعنی متعارف اور مشہور ظاہری معنی جو مخلوق میں سمجھا جاتا ہے) اور مطلب اس کا یہ ہے کہ جو میرے نزدیک ہوتا ہے عبادت سے میں اس کے نزدیک ہوتا ہوں رحمت اور توفیق اور اعانت سے پھر اگر وہ زیادہ نزدیک ہوتا ہے تو میں اور رحمت کا دریا اس پر بہا دیتا ہوں غرض یہ کہ عبادت سے زیادہ اس کا اجر دیتا ہوں انتہی نووی نے کہا اللہ کے ساتھ ہونے سے جو قرآن میں آیا ہے وھو معکم اینما کنتم علم اور احاطہ سے ساتھ ہونا مراد ہے۔

٦٨٠٦:عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ وَإِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا۔

٦٨٠٦: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں ہاتھ اور باع کا ذکر نہیں ہے۔

٦٨٠٧:عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ قَالَ إِذَا تَلَقَّانِي عَبْدِي بِشِبْرٍ تَلَقَّيْتُهُ بِذِرَاعٍ وَإِذَا تَلَقَّانِي بِذِرَاعٍ تَلَقَّيْتُهُ بِبَاعٍ وَإِذَا تَلَقَّانِي بِبَاعٍ أَتَيْتُهُ بِأَسْرَعَ۔

٦٨٠٧: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا للہ تعالیٰ جل جلالہ وعز شانہ ارشاد فرماتا ہے جب کوئی بندہ میری طرف ایک بالشت بڑھتا ہے میں ایک ہاتھ اس کی طرف بڑھتا ہوں اور جب وہ ایک ہاتھ بڑھتا ہے تو میں ایک باع بڑھتا ہوں اور جب وہ ایک باع بڑھتا ہے تو میں اور جلدی آتا ہوں اس کی طرف۔

٦٨٠٨:عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِيْرُ فِي طَرِيْقِ مَكَّةَ فَمَرَّ عَلَى جَبَلٍ يُقَالُ لَهُ جُمْدَانُ فَقَالَ سِيْرُوْا هٰذَا جُمْدَانُ سَبَقَ الْمُفَرِّدُوْنَ قَالُوْا وَمَا الْمُفَرِّدُوْنَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الذَّاكِرُوْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَالذَّاكِرَاتُ۔

٦٨٠٨: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ مکہ کی راہ میں جا رہے تھے آپؐ ایک پہاڑ پر گزرے جس کو جمدان (بضم جیم وسکون میم) کہتے ہیں آپؐ نے فرمایا چلو یہ جمدان ہے آگے بڑھ گئے مفرد۔ لوگوں نے عرض کیا مفرد کون ہیں یا رسول اللہ ﷺ آپؐ نے فرمایا جو مرد اللہ کی یاد بہت کرتے ہیں اور جو عورتیں اللہ کی یاد بہت کرتی ہیں۔

بَابٌ: فِي أَسْمَاءِ اللّٰهِ تَعَالَى

باب: اللہ تعالیٰ کے ناموں کا بیان

٦٨٠٩:عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لِلّٰهِ تِسْعَةٌ وَتِسْعُوْنَ اسْمًا مَنْ حَفِظَهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَإِنَّ اللّٰهَ وِتْرٌ يُحِبُّ الْوِتْرَ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ أَبِي عُمَرَ مَنْ أَحْصَاهَا۔

٦٨٠٩: ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ جل جلالہ کے ننانوے نام ہیں جو کوئی ان کو یاد کرے وہ جنت میں جائے گا اور اللہ تعالیٰ طاق ہے دوست رکھتا ہے طاق عدد کو۔

تشریح امام ابوالقاسم قشیری نے کہا اس میں دلیل ہے کہ اسم عین مسمّی ہے اس واسطے کہ اگر غیر ہوتا تو وہ غیر کے اسماء ہوتے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے **ولله الاسماء الحسنى**: خطابی نے کہا سب میں مشہور اللہ ہے کیونکہ اور سب اسماء اللہ کی طرف نسبت دیئے جاتے ہیں اور مروی ہے کہ اسم اعظم اللہ ہے ابوالقاسم طبری نے کہا سب اسم اللہ کی طرف منسوب کئے جاتے ہیں یوں کہتے ہیں کہ رؤف اور کریم اللہ کے نام ہیں اور یہ نہیں کہتے کہ رؤف یا کریم کا نام اللہ ہے اور اتفاق کیا ہے علماء نے کہ اس حدیث میں اسمائے الٰہی کا حصر نہیں بلکہ ان کے سوا اور بھی نام ہیں اور مقصود یہ ہے کہ ان ننانوے ناموں کو جو کوئی یاد کرلے گا وہ جنت میں جائے گا اور ابن عربی مالکی نے کہا کہ اللہ کے ہزار نام ہیں اور تعیین ان اسماء کی مختلف فیہ ہے اور بعضوں نے کہا مخفی ہے جیسے شب قدر اور اسم اعظم اور یاد کرنے سے مراد حفظ کرنا ہے اور بعضوں نے کہا دعا کرنا ان ناموں سے اور بعضوں نے کہا ایمان لانا اور اطاعت کرنا اور عمل کرنا اور اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے طاق کو اور اسی وجہ سے اکثر عبادتیں طاق ہیں جیسے پانچ نمازیں تین بار طہارت سات بار طواف ... بار سعی ایام تشریق بھی تین ہیں سات بار رمی زکوٰۃ کا نصاب پانچ وسق یا پانچ اوقیہ یا پانچ اونٹ (نووی مختصراً)

حصین حصین میں یہ ننانوے نام یوں مذکور ہیں):

هو الذى لا اله الا الله هو الرحمن الرحيم الملك القدوس السلام المومن المهيمن العزيز الجبار المتكبر الخالق البارى المصور الغفار القهار الوهاب الرزاق الفتاح العليم القابض الباسط الخافض الرافع المعز المذل السميع البصير الحكم العدل اللطيف الخبير الحليم العظيم الغفور الشكور العلى الكبر الحفيظ المقيت الحسيب الجليل الكريم الرقيب المجيب الواسع الحكيم الودود المجيد الباعث الشهيد الحق الوكيل القوى المتين المقتدر المقدم المؤخر الاول الاخر الظاهر الباطن الوالى المتعالى البر التواب المنتقم العفو الرؤف مالك الملك ذوالجلال والاكرام المقسط الجامع الغنى المغنى المانع الضار النافع النور الهادى البديع الباقى الوارث الرشيد الصبور۔

٦٨١٠:عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ وَعَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِنَّ لِلّٰهِ تِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ اسْمًا مِائَةً اِلَّا وَاحِدًا مَنْ اَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَزَادَ هَمَّامٌ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اِنَّهٗ وِتْرٌ يُحِبُّ الْوِتْرَ۔

۶۸۱۰: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا ہے۔

بَابُ: الْعَزْمِ بِالدُّعَاءِ وَلَا يَقُلْ اِنْ شِئْتَ

باب: یوں دُعا کرنا منع ہے اگر تو چاہے تو بخش مجھ کو

٦٨١١:عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَعَا اَحَدُكُمْ فَلْيَعْزِمْ فِی الدُّعَاءِ وَلَا يَقُلِ اللّٰهُمَّ اِنْ شِئْتَ فَاَعْطِنِیْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا مُسْتَكْرِهَ لَهٗ۔

۶۸۱۱: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی تم میں سے دعا کرے تو قطعی طور سے دعا کرے یعنی یوں کہے یا اللہ بخش دے مجھ کو اور یوں نہ کہے اگر تو چاہے بخش دے مجھ کو اس لئے کہ اللہ تعالیٰ پر کوئی جبر کرنے والا نہیں (تو وہ جو کام کرتا ہے اپنی خوشی اور مرضی ہی سے کرتا ہے پس بندے کو یہ شرط لگانے کی کیا ضرورت ہے اس میں ایک طرح کی بے پروائی نکلتی ہے غلام کو چاہئے کہ اپنے آقا سے گڑگڑا کر مانگے۔

٦٨١٢:عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا دَعَا اَحَدُكُمْ فَلَا يَقُلِ اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ اِنْ شِئْتَ وَلٰكِنْ لِيَعْزِمِ الْمَسْاَلَةَ وَلْيُعَظِّمِ الرَّغْبَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَتَعَاظَمُهٗ شَیْءٌ اَعْطَاهُ۔

۶۸۱۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی تم میں سے دعا کرے تو یوں نہ کہے یا اللہ بخش دے مجھ کو اگر چاہے تو بلکہ مطلب حاصل ہونے کا یقین رکھ کر مانگے اس لئے کہ اللہ کے نزدیک کوئی بات بڑی نہیں جس کو وہ دے۔

٦٨١٣:عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ لَا يَقُوْلَنَّ اَحَدُكُمُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ اِنْ شِئْتَ اللّٰهُمَّ ارْحَمْنِیْ اِنْ شِئْتَ لِيَعْزِمْ فِی الدُّعَاءِ فَاِنَّ اللّٰهَ صَانِعٌ مَا شَاءَ لَا مُكْرِهَ لَهٗ۔

۶۸۱۳: ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی تم میں سے یوں نہ کہے یا اللہ مجھ کو بخش دے اگر تو چاہے یا اللہ مجھ پر رحم کر اگر تو چاہے بلکہ صاف طور سے بلاشرط مانگے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کرتا ہے کوئی اس پر زور ڈالنے والا نہیں۔

بَابُ: كَرَاهَةِ تَمَنِّي الْمَوْتِ

باب: موت کی آرزو کرنا منع ہے

٦٨١٤: عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَمَنَّيَنَّ أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ لِضُرٍّ نَزَلَ بِهِ فَإِنْ كَانَ لَا بُدَّ مُتَمَنِّيًا فَلْيَقُلْ اللّٰهُمَّ أَحْيِنِي مَا كَانَتِ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِي وَتَوَفَّنِي إِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِي۔

۶۸۱۴: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی موت کی آرزو نہ کرے کسی آفت کی وجہ سے جو اس پر آئے اگر ایسی ہی خواہش ہو تو یوں کہے یا اللہ جلا مجھ کو جب تک جینا میرے لئے بہتر ہو اور مار مجھ کو جب مرنا میرے لئے بہتر ہو۔

٦٨١٥: عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ مِنْ ضُرٍّ أَصَابَهُ۔

۶۸۱۵: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٦٨١٦: عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ وَأَنَسٌ يَوْمَئِذٍ حَيٌّ قَالَ أَنَسٌ لَوْ لَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا يَتَمَنَّيَنَّ أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ لَتَمَنَّيْتُهُ۔

۶۸۱۶: نضر بن انسؓ سے روایت ہے انسؓ ان دنوں زندہ تھے کہ انسؓ کہتے تھے اگر رسول اللہ ﷺ نے موت کی آرزو سے منع نہ کیا ہوتا تو میں مرنے کی آرزو کرتا۔

تشریح ۞ نوویؒ نے کہا اگر دین کی آفت ہو یا فتنہ میں پڑنے کا ڈر ہو تو موت کی آرزو کرنا جائز ہے اور ایسا سلف کے بعض لوگوں نے کیا ہے دین کی خرابی کے ڈر سے لیکن افضل یہ ہے کہ صبر کرے اور قضائے الٰہی سے راضی رہے۔

٦٨١٧: عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى خَبَّابٍ وَقَدِ اكْتَوَى سَبْعَ كَيَّاتٍ فِي بَطْنِهِ فَقَالَ لَوْ مَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا أَنْ نَدْعُوَ بِالْمَوْتِ لَدَعَوْتُ بِهِ۔

۶۸۱۷: قیس بن ابی حازم سے روایت ہے ہم خباب بن الارت کے پاس گئے انہوں نے سات داغ لگائے تھے (کسی بیماری کی وجہ سے) اپنے پیٹ میں تو کہا کہ اگر رسول اللہ ﷺ نے ہم کو منع نہ کیا ہوتا موت کی آرزو کرنے سے تو میں موت کے لئے دعا کرتا۔

٦٨١٨: عَنْ إِسْمٰعِيلَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ۔

۶۸۱۸: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٦٨١٩: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَمَنَّى أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ وَلَا يَدْعُ بِهِ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَهُ إِنَّهُ إِذَا مَاتَ أَحَدُكُمُ انْقَطَعَ عَمَلُهُ وَإِنَّهُ لَا يَزِيْدُ الْمُؤْمِنَ عُمْرُهُ إِلَّا خَيْرًا۔

۶۸۱۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے موت کی آرزو نہ کرے اور نہ موت آنے سے پہلے موت کی دعا کرے کیونکہ جو کوئی تم میں سے مر جاتا ہے اس کا عمل ختم ہو جاتا ہے اور مومن کو عمر زیادہ ہونے سے بھلائی زیادہ ہوتی ہے (کیونکہ وہ زیادہ نیکیاں کرتا ہے)۔

بَابُ: مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ

باب: جو شخص اللہ سے ملنے کی آرزو رکھتا ہے

٦٨٢٠: عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ نَبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ

۶۸۲۰: عبداللہ بن صامتؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ سے ملنا پسند کرتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملنا پسند کرتا ہے اور جو

اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَ هُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَ هُ۔

شخص اللہ تعالیٰ سے ملنا ناپسند کرتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملنا ناپسند کرتا ہے۔

٦٨٢١: عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

۶۸۲۱: ترجمہ وہی جواوپر گزرا۔

٦٨٢٢: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَ هُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَ هُ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَكَرَاهِيَةُ الْمَوْتِ فَكُلُّنَا نَكْرَهُ الْمَوْتَ فَقَالَ لَيْسَ كَذٰلِكِ وَلٰكِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا بُشِّرَ بِرَحْمَةِ اللّٰهِ وَرِضْوَانِهِ وَجَنَّتِهِ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ فَاَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَ هُ وَاِنَّ الْكَافِرَ اِذَا بُشِّرَ بِعَذَابِ اللّٰهِ وَسَخَطِهِ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ وَكَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَ هُ۔

۶۸۲۲: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ سے ملنا چاہتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملنا چاہتا ہے اور جو اللہ سے ملنا نہیں چاہتا اللہ بھی اس سے ملنا نہیں چاہتا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ موت کو تو ہم میں سے سب ناپسند کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا میرا یہ مطلب نہیں بلکہ مومن جب (اس کا آخر وقت آ جاتا ہے) خوشخبری دیا جاتا ہے اللہ کی رحمت اور رضامندی کی اور جنت کی تو وہ اللہ سے ملنا چاہتا ہے (اور بیماری اور دنیا کے مکروہات سے جلد خلاصہ پانا) اللہ بھی اس سے ملنا چاہتا ہے اور کافر جب (آخیر وقت آتا ہے) اس کو خبر دی جاتی ہے اللہ کے عذاب اور غصہ کی تو وہ اللہ تعالیٰ سے ملنا پسند نہیں کرتا اللہ عزوجل بھی اس سے ملنا پسند نہیں کرتا۔

٦٨٢٣: عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ۔

۶۸۲۳: مذکورہ بالا حدیث ابو قتادہؓ سے بھی مروی ہے۔

٦٨٢٤: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَ هُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَ هُ وَالْمَوْتُ قَبْلَ لِقَاءِ اللّٰهِ۔

۶۸۲۴: ترجمہ وہی ہے جو گزرا اتنا زیادہ ہے کہ موت پہلے ہوتی ہے پھر اللہ تعالیٰ سے ملاقات ہوتی ہے۔

٦٨٢٥: عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ بِمِثْلِهِ۔

۶۸۲۵: ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

٦٨٢٦: عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَ هُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَ هُ قَالَ فَاَتَيْتُ عَائِشَةَ فَقُلْتُ يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَذْكُرُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثًا اِنْ كَانَ كَذٰلِكَ فَقَدْ هَلَكْنَا فَقَالَتْ اِنَّ الْهَالِكَ مَنْ هَلَكَ بِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا ذَاكَ قَالَ

۶۸۲۶: شریح بن ہانی سے روایت ہے ابو ہریرہؓ نے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو کوئی اللہ سے ملنا چاہتا ہے اللہ بھی اس سے ملنا چاہتا ہے اور جو کوئی اللہ تعالیٰ سے ملنا ناپسند کرتا ہے اللہ بھی اس سے ملنا ناپسند کرتا ہے میں یہ حدیث ابو ہریرہؓ سے سن کر حضرت عائشہؓ کے پاس گیا اور کہا اے ام المؤمنین ابو ہریرہؓ نے ہم سے وہ حدیث بیان کی رسول اللہ ﷺ سے اگر وہ حدیث ٹھیک ہو تو ہم سب تباہ ہو گئے انہوں نے کہا رسول اللہؐ کے فرمانے سے جو ہلاک ہوا وہی حقیقت میں ہلاک ہوا کہہ تو وہ کیا ہے میں نے کہا رسول اللہ ﷺ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهُ وَلَيْسَ مِنَّا اَحَدٌ اِلَّا وَهُوَ يَكْرَهُ الْمَوْتَ فَقَالَتْ قَدْ قَالَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَلَيْسَ بِالَّذِيْ تَذْهَبُ اِلَيْهِ وَلٰكِنْ اِذَا شَخَصَ الْبَصَرُ وَحَشْرَجَ الصَّدْرُ وَاقْشَعَرَّ الْجِلْدُ وَتَشَنَّجَتْ الْاَصَابِعُ فَعِنْدَ ذٰلِكَ مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهُ۔

نے فرمایا جو اللہ تعالیٰ سے ملنا چاہتا ہے اللہ بھی اس سے ملنا چاہتا ہے اور جو اللہ سے ملنا نہیں چاہتا اللہ بھی اس سے ملنا نہیں چاہتا اور ہم میں سے کوئی ایسا نہیں ہے جو مرنے کو برا نہ سمجھے حضرت عائشہؓ نے کہا بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے جو تو سمجھتا ہے بلکہ جب آنکھیں پھر جائیں اور دم رک جائے سینہ میں اور روئیں بدن پر کھڑی ہو جائیں اور انگلیاں ٹیڑھی ہو جائیں (یعنی نزع کی حالت میں) اس وقت جو اللہ سے ملنا پسند کرے اللہ بھی اس سے ملنا پسند کرتا ہے اور جو اللہ سے ملنا ناپسند کرے اللہ بھی اس سے ملنا ناپسند کرتا ہے۔

٦٨٢٧: عَنْ مُطَرِّفٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِ عَبْثَرٍ۔

۶۸۲۷: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٦٨٢٨: عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهُ۔

۶۸۲۸: ابوموسیٰ سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔

بَابُ: فَضْلِ الذِّكْرِ وَالدُّعَاءِ وَالتَّقَرُّبِ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى

باب: اللہ تعالیٰ کی یاد اور قرب کی فضیلت

٦٨٢٩: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِيْ بِيْ وَاَنَا مَعَهُ اِذَا دَعَانِيْ۔

۶۸۲۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں اپنے بندے کے گمان کے پاس ہوں اور میں اس کے ساتھ ہوں علم اور سمع اور مدد اور توفیق اور اجابت سے) جب وہ مجھے بلائے۔

٦٨٣٠: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اِذَا تَقَرَّبَ عَبْدِيْ مِنِّيْ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ ذِرَاعًا وَاِذَا تَقَرَّبَ مِنِّيْ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا اَوْ بُوْعًا وَاِذَا اَتَانِيْ يَمْشِيْ اَتَيْتُهُ هَرْوَلَةً۔

۶۸۳۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جب کوئی بندہ ایک بالشت برابر میرے نزدیک ہوتا ہے تو میں ایک برابر برابر اس کے نزدیک ہو جاتا ہوں اور جب وہ ایک ہاتھ مجھ سے نزدیک ہوتا ہے تو میں ایک باع یا بوع (دونوں ہاتھوں کی پھیلائی) کے برابر اس سے نزدیک ہو جاتا ہوں اور جب وہ میرے پاس چلتا ہوا آتا ہے تو میں اس کے پاس دوڑتا ہوا جاتا ہوں۔

تشریح: یہ حدیث مع شرح اوپر گزر چکی۔

٦٨٣١:عَنْ مُعْتَمِرٌ عَنْ اَبِيْهِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ اِذَا اَتَانِي يَمْشِي اَتَيْتُهُ هَرْوَلَةً۔

٦٨٣١:ترجمہ وہی جواوپر گزرا۔

٦٨٣٢:عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِيْ وَاَنَا مَعَهُ حِيْنَ يَذْكُرُنِيْ فَاِنْ ذَكَرَنِيْ فِيْ نَفْسِهِ ذَكَرْتُهُ فِيْ نَفْسِيْ وَاِنْ ذَكَرَنِيْ فِيْ مَلَاٍ ذَكَرْتُهُ فِيْ مَلَاٍ خَيْرٍ مِنْهُ وَاِنْ اقْتَرَبَ اِلَيَّ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ اِلَيْهِ ذِرَاعًا وَاِنْ اقْتَرَبَ اِلَيَّ ذِرَاعًا اقْتَرَبْتُ اِلَيْهِ بَاعًا وَاِنْ اَتَانِيْ يَمْشِيْ اَتَيْتُهُ هَرْوَلَةً۔

٦٨٣٢: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں اپنے بندوں کے گمان کے پاس ہوں اور میں اس کے ساتھ ہوں جب وہ مجھے یاد کرتا ہے اگر وہ مجھ کو اپنے جی میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اس کو اپنے جی میں یاد کرتا ہوں اور اگر وہ مجھ کو جماعت میں یاد کرتا ہے تو میں اس کو اس جماعت سے بہتر جماعت میں یاد کرتا ہوں اور جو وہ میرے نزدیک ایک بالشت ہوتا ہے اخیر تک۔

٦٨٣٣:عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ اَمْثَالِهَا وَاَزِيْدُ وَمَنْ جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ فَجَزَاؤُهُ سَيِّئَةٌ مِثْلُهَا اَوْ اَغْفِرُ وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّي شِبْرًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ ذِرَاعًا وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّي ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا وَمَنْ اَتَانِيْ يَمْشِيْ اَتَيْتُهُ هَرْوَلَةً وَمَنْ لَقِيَنِيْ بِقُرَابِ الْاَرْضِ خَطِيْئَةً لَا يُشْرِكُ بِيْ شَيْئًا لَقِيْتُهُ بِمِثْلِهَا مَغْفِرَةً۔

٦٨٣٣:ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو شخص نیکی کرے میں اس کی دس نیکیاں لکھتا ہوں یا زیادہ اور جو برائی کرے اس کی ایک ہی برائی لکھی جاتی ہے یا معاف کر دیتا ہوں اور جو شخص مجھ سے ایک بالشت نزدیک ہوتا ہے میں اس سے ایک ہاتھ نزدیک ہوتا ہوں اور جو مجھ سے ایک ہاتھ نزدیک ہوتا ہے میں اس سے ایک باع نزدیک ہوتا ہوں اور جو میرے پاس چلتا ہوا آتا ہے میں اس کے پاس دوڑتا جاتا ہوں اور جو مجھ سے ملے زمین بھر گناہوں کے ساتھ لیکن شرک نہ کرتا ہو تو میں اتنی ہی بخشش کے ساتھ اس سے ملوں گا۔

تشریح: سبحان اللہ مالک عزوجل کی کیا عنایت اور پرورش ہے اور کیسی رحمت ہے اپنے غلاموں پر اے میرے مالک میرے مولیٰ میرے آقا میرے سید میرے پاس اتنے گناہ ہیں جو زمین سے بھی شاید زیادہ ہوں اور کوئی عبادت ایسی نہیں ہے جو تیری درگاہ میں پیش کرنے کے لائق ہو پھر میں کیا کروں میرا بھروسا تو تیری اس حدیث پر ہے میں تیرا شریک کسی کو نہیں کرتا ہوں اور شرک سے تیری پناہ مانگتا ہوں میرے خداوند جب میں تیرا غلام اور تیری غلامی کو اپنی عزت سمجھتا ہوں پھر میں کسی اور غلام کو تیرے برابر کیسے کر سکتا ہوں جہاں میں سب تیرے غلام ہیں تو ہی اکیلا مالک اور آقا ہے میں اپنے آقا کو چھوڑ کر غلاموں سے کیوں مانگوں غلاموں کی کیوں عبادت کروں عبادت کے لائق غلام کیسے ہو سکتا ہے عبادت کے لائق تو مالک اور آقا ہوتا ہے اور مالک اور آقا کوئی نہیں سوا تیرے۔

٦٨٣٤:عَنْ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ فَلَهُ عَشْرُ اَمْثَالِهَا اَوْ اَزِيْدُ۔

٦٨٣٤:ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

بَابُ: كَرَاهَةِ الدُّعَاءِ بِتَعْجِيْلِ الْعُقُوْبَةِ فِي الدُّنْيَا

باب: دنیا میں عذاب ہو جانے کی دعا کرنا مکروہ ہے

٦٨٣٥:عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَادَ رَجُلًا مِنْ الْمُسْلِمِيْنَ قَدْ خَفَتَ فَصَارَ مِثْلَ الْفَرْخِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ كُنْتَ تَدْعُوْ بِشَيْءٍ اَوْ تَسْاَلُهٗ اِيَّاهُ قَالَ نَعَمْ كُنْتُ اَقُوْلُ اللّٰهُمَّ مَا كُنْتَ مُعَاقِبِي بِهٖ فِي الْآخِرَةِ فَعَجِّلْهُ لِيْ فِي الدُّنْيَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبْحَانَ لَا تُطِيْقُهٗ اَوْ لَا تَسْتَطِيْعُهٗ اَفَلَا قُلْتَ اللّٰهُمَّ آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ قَالَ فَدَعَا اللّٰهَ لَهٗ فَشَفَاهُ۔

٦٨٣٥:انسؓ سے روایت ہے رسول اللہؐ نے ایک مسلمان کی عیادت کی جو بیماری سے چوزے کی طرح ہو گیا (یعنی بہت ضعیف اور ناتواں ہو گیا تھا) آپؐ نے اس سے فرمایا تو کچھ دعا کیا کرتا تھا یا خدا تعالیٰ سے کچھ سوال کیا کرتا تھا وہ بولا ہاں میں یہ کہا کرتا تھا یا اللہ جو کچھ تو مجھ کو آخرت میں عذاب کرنے والا ہے وہ دنیا ہی میں کر لے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سبحان اللہ تجھے اتنی طاقت کہاں ہے کہ خدا کا عذاب اٹھا سکے (دنیا میں) تو نے یہ کیوں نہیں کہا یا اللہ مجھ کو دنیا میں بھی بھلائی دے اور آخرت میں بھی بھلائی دے اور مجھ کو بچا لے جہنم کے عذاب سے پھر آپؐ نے اس کے لئے دعا کی اللہ عزوجل سے اللہ تعالیٰ نے اس کو اچھا کر دیا۔

تشریح یہ بندہ کی نادانی ہے کہ مالک سے ایسا سوال کرے کہ آخرت کے بدلے دنیا میں عذاب کر دے بندہ کی بساط کیا وہ مالک کے عذاب کو کیونکر برداشت کر سکتا ہے اے میرے مالک تو جانتا ہے کہ میں کیسا ضعیف اور ناتواں ہوں میرا دل کیسا کمزور ہے میں ذرا سی بیماری اور دکھ درد کا بھی تحمل نہیں کر سکتا تو اپنے فضل و کرم سے اور تو اپنی بادشاہت کے صدقہ سے اپنے اس غلام کو آزاد کر دے دنیا اور آخرت کی ہر تکلیف سے اس میرے بادشاہ میں تیرے صدقے مجھ کو بچا لے دنیا اور آخرت دونوں کے صدموں سے اور مجھ کو اپنی پناہ میں کر لے ہر ایک دکھ اور درد اور بیماری اور عذاب سے تیری پناہ نہایت مضبوط ہے اے میرے مالک تیرے اس غلام کو سوا تیرے اور کسی کی پناہ نہ کام آتی ہے نہ اس غلام کو سوا تیری پناہ کے اور کسی غلام کی پناہ درکار ہے۔

٦٨٣٦:عَنْ حُمَيْدٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اِلَى قَوْلِهٖ وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ وَلَمْ يَذْكُرِ الزِّيَادَةَ۔

٦٨٣٦:ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٦٨٣٧:عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ دَخَلَ عَلَى رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِهٖ يَعُوْدُهٗ وَقَدْ صَارَ كَالْفَرْخِ بِمَعْنَى حَدِيْثِ حُمَيْدٍ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ لَا طَاقَةَ لَكَ بِعَذَابِ اللّٰهِ وَلَمْ يَذْكُرْ فَدَعَا اللّٰهَ لَهٗ فَشَفَاهُ۔

٦٨٣٧:ترجمہ وہی جو اوپر گزرا لیکن اس میں یہ ذکر نہیں کہ آپؐ نے دعا کی اور وہ صحت یاب ہو گیا۔

٦٨٣٨:عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ۔

٦٨٣٨:مذکورہ بالا حدیث حضرت انسؓ سے بھی مروی ہے۔

بَابُ: فَضْلِ مَجَالِسِ الذِّكْرِ

باب: ذکر الٰہی جس مجلس میں ہو اس کی فضیلت

٦٨٣٩:عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ لِلّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى

٦٨٣٩:ابوہریرہؓ سے روایت ہے اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ہیں جو سیر کرتے پھرتے ہیں جن کو اور کچھ کام نہیں وہ ذکر الٰہی کی مجلسوں کو ڈھونڈتے ہیں پھر

مَلَائِكَةً سَيَّارَةً فُضُلًا يَتَتَبَّعُوْنَ مَجَالِسَ الذِّكْرِ فَإِذَا وَجَدُوْا مَجْلِسًا فِيْهِ ذِكْرٌ قَعَدُوْا مَعَهُمْ وَحَفَّ بَعْضُهُمْ بَعْضًا بِأَجْنِحَتِهِمْ حَتّٰى يَمْلَئُوْا مَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَإِذَا تَفَرَّقُوْا عَرَجُوْا وَصَعِدُوْا إِلَى السَّمَاءِ قَالَ فَيَسْأَلُهُمُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَهُوَ أَعْلَمُ بِهِمْ مِنْ أَيْنَ جِئْتُمْ فَيَقُوْلُوْنَ جِئْنَا مِنْ عِنْدِ عِبَادٍ لَكَ فِي الْأَرْضِ يُسَبِّحُوْنَكَ وَيُكَبِّرُوْنَكَ وَيُهَلِّلُوْنَكَ وَيَحْمَدُوْنَكَ وَيَسْأَلُوْنَكَ قَالَ وَمَاذَا يَسْأَلُوْنِيْ قَالُوْا يَسْأَلُوْنَكَ جَنَّتَكَ قَالَ وَهَلْ رَأَوْا جَنَّتِيْ قَالُوْا لَا أَيْ رَبِّ قَالَ فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْا جَنَّتِيْ قَالُوْا وَيَسْتَجِيْرُوْنَكَ قَالَ وَمِمَّ يَسْتَجِيْرُوْنَنِيْ قَالُوْا مِنْ نَارِكَ يَا رَبِّ قَالَ وَهَلْ رَأَوْا نَارِيْ قَالُوْا لَا قَالَ فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْا نَارِيْ قَالُوْا وَيَسْتَغْفِرُوْنَكَ قَالَ فَيَقُوْلُ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ فَأَعْطَيْتُهُمْ مَا سَأَلُوْا وَأَجَرْتُهُمْ مِمَّا اسْتَجَارُوْا قَالَ فَيَقُوْلُوْنَ رَبِّ فِيْهِمْ فُلَانٌ عَبْدٌ خَطَّاءٌ إِنَّمَا مَرَّ فَجَلَسَ مَعَهُمْ قَالَ فَيَقُوْلُ وَلَهُ غَفَرْتُ هُمُ الْقَوْمُ لَا يَشْقٰى بِهِمْ جَلِيْسُهُمْ۔

جب کسی مجلس کو پاتے ہیں جس میں ذکر الٰہی ہوتا ہے وہاں بیٹھ جاتے ہیں اور ایک کو ایک چھا لیتے ہیں یہاں تک کہ ان کے پروں سے زمین سے لے کر آسمان تک جگہ بھر جاتی ہے جب لوگ ان مجلسوں سے جدا ہو جاتے ہیں تو وہ فرشتے اوپر چڑھ جاتے ہیں اور آسمان پر جاتے ہیں پروردگار جل وعلا ان سے پوچھتا ہے حالانکہ وہ خوب جانتا ہے تم کہاں سے آئے ہو وہ عرض کرتے ہیں ہم تیرے بندوں کے پاس سے آئے زمین میں ہو کر وہ تیری پاکی بول رہے ہیں اور تیری بڑائی کر رہے ہیں اور لا الہ الا اللہ کہہ رہے ہیں اور تیری تعریف کر رہے ہیں (یعنی سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر پڑھ رہے ہیں اور تجھ سے کچھ مانگتے ہیں پروردگار فرماتا ہے مجھ سے کیا مانگتے ہیں فرشتے عرض کرتے ہیں تجھ سے جنت مانگتے ہیں پروردگار فرماتا ہے کیا انہوں نے میری جنت کو دیکھا ہے فرشتے عرض کرتے ہیں انہوں نے تو نہیں دیکھا اے مالک ہمارے پروردگار فرماتا ہے پھر اگر وہ میری جنت کو دیکھتے تو کیا حال ہوتا ان کا فرشتے عرض کرتے ہیں وہ تیری پناہ مانگتے ہیں پروردگار فرماتا ہے کس چیز سے پناہ مانگتے ہیں فرشتے عرض کرتے ہیں تیری آگ سے اے مالک ہمارے پروردگار فرماتا ہے کیا انہوں نے آگ کو دیکھا ہے فرشتے ہیں نہیں پروردگار فرماتا ہے پھر اگر وہ میری آگ کو دیکھتے تو ان کا حال کیا ہوتا فرشتے عرض کرتے ہیں وہ تیری بخشش چاہتے ہیں پروردگار فرماتا ہے (صدقے اس کے کرم اور فضل وعنایت کے) میں نے ان کو بخش دیا اور جو وہ مانگتے ہیں وہ دیا اور جس سے پناہ مانگتے ہیں اس سے پناہ دی پھر فرشتے عرض کرتے ہیں اے مالک ہمارے ان لوگوں میں ایک فلاں بندہ بھی تھا جو گنہگار ہے وہ ادھر سے نکلا تو ان کے ساتھ بیٹھ گیا تھا پروردگار فرماتا ہے میں نے اس کو بھی بخش دیا وہ لوگ ایسے ہیں جن کا ساتھی بدنصیب نہیں ہوتا۔

تشریح ۞ اس حدیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ذات الٰہی ہمارے اوپر ہے آسمانوں کے اوپر عرش پر تمام اہل اسلام کا اس پر اتفاق ہے بجز چند جہمیوں اور پچھلے کٹھ ملاؤں کے جو منطق اور کلام پڑھ کر اس اجماع سے نکل گئے۔

نیز اس حدیث سے ذکر الٰہی کی فضیلت اور ذاکرین کے ساتھ بیٹھنے کی فضیلت نکلی ذکر دو طرح سے ہے ایک زبان سے دوسرے دل سے اور اختلاف ہے کہ کون سا افضل ہے لیکن صحیح یہ ہے کہ آہستہ زبان سے ذکر کرنا دل لگا کر سب سے افضل ہے اور ذکر قلبی کو بھی ملائکہ لکھتے ہیں اور اس کی کوئی نشانی ہے جس سے ملائکہ اس کو پہچان لیتے ہیں۔ (نووی مختصراً)

بَابُ: اَكْثَرِ دُعَائِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب: آپ ﷺ اکثر کونسی دُعا کرتے

٦٨٤٠: عَنْ عَبْدِالْعَزِيْزِ وَهُوَ ابْنُ صُهَيْبٍ قَالَ سَاَلَ قَتَادَةُ اَنَسًا اَىُّ دَعْوَةٍ كَانَ يَدْعُوْ بِهَا النَّبِىُّ ﷺ اَكْثَرَ قَالَ كَانَ اَكْثَرُ دَعْوَةٍ يَدْعُوْ بِهَا يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ آتِنَا فِى الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِى الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ قَالَ وَكَانَ اَنَسٌ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَدْعُوَ بِدَعْوَةٍ دَعَا بِهَا فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَدْعُوَ بِدُعَاءٍ دَعَا بِهَا فِيْهِ۔

۶۸۴۰: عبدالعزیز بن صہیب سے روایت ہے قتادہ نے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا رسول اللہ ﷺ کون سی دعا زیادہ مانگتے انسؓ نے کہا آپؐ اکثر یہ دعا مانگتے: اَللّٰهُمَّ آتِنَا فِى الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِى الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ اور انسؓ بھی جب دعا کرنا چاہتے تو یہی دعا کرتے اور جب دوسری کوئی دعا کرتے تو اس میں بھی یہ دعا ملا لیتے۔

تشریح ✿ یہ دعا مختصر اور جامع ہے دنیا اور آخرت سے دونوں کی خوبی کا سوال اس میں موجود ہے اس وجہ سے رسول اللہ ﷺ اس کو بہت پڑھتے۔

٦٨٤١: عَنْ اَنَسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ رَبَّنَا آتِنَا فِى الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِى الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔

۶۸۴۱: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اکثر آپ ﷺ کی یہ دعا تھی: رَبَّنَا آتِنَا فِى الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِى الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔ اے مالک ہمارے ہم کو دنیا میں بھلائی دے اور آخرت میں بھلائی دے اور ہم کو بچا لے آگ کے عذاب سے۔

بَابُ: فَضْلِ التَّهْلِيْلِ وَالتَّسْبِيْحِ وَالدُّعَاءِ

باب: لا الٰہ الا اللہ اور سبحان اللہ اور دعا کی فضیلت

٦٨٤٢: عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ فِىْ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ كَانَتْ لَهُ عَدْلَ عَشْرِ رِقَابٍ وَكُتِبَتْ لَهُ مِائَةُ حَسَنَةٍ وَمُحِيَتْ عَنْهُ مِائَةُ سَيِّئَةٍ وَكَانَتْ لَهُ حِرْزًا مِنَ الشَّيْطَانِ يَوْمَهُ ذٰلِكَ حَتّٰى يُمْسِىَ وَلَمْ يَاْتِ اَحَدٌ اَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِهِ اِلَّا اَحَدٌ عَمِلَ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ وَمَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ فِىْ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ حُطَّتْ خَطَايَاهُ وَلَوْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ۔

۶۸۴۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص کہے: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ۔ ایک دن میں سو بار تو اس کو اتنا ثواب ہو گا جیسے دس بردے (غلام) آزاد کیے اور سو نیکیاں اس کی لکھی جائیں گی اور سو برائیاں اس کی مٹا دی جائیں گی اور شیطان سے اس کو بچاؤ رہے گا دن بھر شام تک اور کوئی شخص اس دن اس سے بہتر عمل نہ لائے گا مگر جو اس سے زیادہ عمل کرے (یعنی یہی تسبیح سو سے زیادہ پڑھے یا اور اعمال خیر زیادہ کرے) اور جو شخص سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ دن میں سو بار کہے اس کے گناہ میٹ دیئے جائیں گے اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔

٦٨٤٣: عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ

۶۸۴۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ قَالَ حِيْنَ يُصْبِحُ وَحِيْنَ يُمْسِي سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ مِائَةَ مَرَّةٍ لَمْ يَاْتِ اَحَدٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِاَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِهِ اِلَّا اَحَدٌ قَالَ مِثْلَ مَا قَالَ اَوْ زَادَ عَلَيْهِ۔

جو شخص صبح کو اور شام کو سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ سو بار کہے قیامت کے دن اس سے بہتر کوئی عمل لے کر نہ آئے گا مگر جو اتنا ہی یا اس سے زیادہ کہے۔

٦٨٤٤: عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ عَشْرَ مِرَارٍ كَانَ كَمَنْ اَعْتَقَ اَرْبَعَةَ اَنْفُسٍ مِنْ وَلَدِ اِسْمٰعِيْلَ۔

۶۸۴۴: عمرو بن میمون رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔ دس مرتبہ کہے اس کو اتنا ثواب ہوگا جیسے چار شخصوں کو حضرت اسماعیلؑ کی اولاد سے آزاد کرایا۔

٦٨٤٥: عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ فَقُلْتُ مِمَّنْ سَمِعْتَهُ قَالَ مِنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى قَالَ فَاَتَيْتُ ابْنَ اَبِيْ لَيْلٰى فَقُلْتُ مِمَّنْ سَمِعْتَهُ قَالَ مِنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ يُحَدِّثُهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ۔

۶۸۴۵: عمرو بن میمون رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث ابن ابی لیلیٰ نے سنی انہوں نے ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

٦٨٤٦: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كَلِمَتَانِ خَفِيْفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيْلَتَانِ فِي الْمِيْزَانِ حَبِيْبَتَانِ اِلَى الرَّحْمٰنِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ۔

۶۸۴۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دو کلمے ہیں جو زبان پر ہلکے ہیں اور (قیامت کے دن) میزان میں بھاری ہوں گے اور پروردگار کو بہت پسند ہیں۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ۔

٦٨٤٧: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَنْ اَقُوْلَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ۔

۶۸۴۷: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں کہوں: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ تو یہ مجھ کو زیادہ پسند ہے ان تمام چیزوں سے جن پر آفتاب نکلتا ہے۔

٦٨٤٨: عَنْ سَعْدٍ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِيٌّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ عَلِّمْنِيْ كَلَامًا اَقُوْلُهُ قَالَ قُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ اللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ قَالَ فَهٰؤُلَاءِ لِرَبِّيْ فَمَا لِيْ قَالَ قُلْ اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ قَالَ مُوْسٰى اَمَّا

۶۸۴۸: سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک گنوار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا مجھے کوئی کلام بتائیے جس کو میں کہا کروں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کہا کر: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ اللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ۔ وہ گنوار بولا ان کلموں میں تو میرے مالک کی تعریف ہے میرے لئے بتائیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ۔

عَافِنِي فَأَنَا أَتَوَهَّمُ وَمَا أَدْرِيْ وَلَمْ يَذْكُرِ ابْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ فِيْ حَدِيْثِهِ قَوْلَ مُوْسَى۔

موسیٰ نے کہا جو راوی ہے اس حدیث کا کہ عافنی کا مجھ کو خیال آتا ہے پر یاد نہیں۔

٦٨٤٩: عَنْ أَبِيْ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُعَلِّمُ مَنْ أَسْلَمَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ۔

۶۸۴۹: ابو مالک اشجعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے اپنے باپ سے سنا کہ رسول اللہ ﷺ جو کوئی مسلمان ہوتا اس کو یہ سکھاتے: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ۔

٦٨٥٠: عَنْ أَبِيْ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ كَانَ الرَّجُلُ إِذَا أَسْلَمَ عَلَّمَهُ النَّبِيُّ ﷺ الصَّلَاةَ ثُمَّ أَمَرَهُ أَنْ يَدْعُوَ بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَعَافِنِيْ وَارْزُقْنِيْ۔

۶۸۵۰: وہی ہے اس میں یہ ہے کہ جو کوئی مسلمان ہوتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو نماز سکھاتے پھر ان کلموں کے ساتھ دعا کرنے کا حکم کرتے: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَعَافِنِيْ وَارْزُقْنِيْ۔

٦٨٥١: عَنْ أَبِيْ مَالِكٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ أَقُوْلُ حِيْنَ أَسْأَلُ رَبِّيْ قَالَ قُلْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ وَعَافِنِيْ وَارْزُقْنِيْ وَيَجْمَعُ أَصَابِعَهُ إِلَّا الْإِبْهَامَ فَإِنَّ هٰؤُلَاءِ تَجْمَعُ لَكَ دُنْيَاكَ وَآخِرَتَكَ۔

۶۸۵۱: ابو مالک اشجعیؓ سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے آپؐ کے پاس ایک شخص آیا اور بولا یا رسول اللہ ﷺ میں کیا کہوں جب اپنے رب سے مانگوں آپؐ نے فرمایا کہہ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَعَافِنِيْ وَارْزُقْنِيْ اور آپؐ ان کلموں کو فرماتے وقت ایک ایک انگلی بند کرتے جاتے تھے تو سب بند کر لیں صرف انگوٹھا رہ گیا آپؐ نے فرمایا یہ کلمے دنیا اور آخرت دونوں کے فائدے تیرے لئے اکٹھا کر دیں گے۔

٦٨٥٢: عَنْ سَعْدٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيَعْجِزُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَكْسِبَ كُلَّ يَوْمٍ أَلْفَ حَسَنَةٍ فَسَأَلَهُ سَائِلٌ مِنْ جُلَسَائِهِ كَيْفَ يَكْسِبُ أَحَدُنَا أَلْفَ حَسَنَةٍ قَالَ يُسَبِّحُ مِائَةَ تَسْبِيْحَةٍ فَيُكْتَبُ لَهُ أَلْفُ حَسَنَةٍ أَوْ يُحَطُّ عَنْهُ أَلْفُ خَطِيْئَةٍ۔

۶۸۵۲: سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے آپؐ نے فرمایا کیا تم میں سے کوئی عاجز ہے ہزار نیکیاں ہر روز کرنے سے ایک شخص نے آپؐ کے پاس بیٹھنے والوں میں سے پوچھا کیونکر ہم میں سے کوئی ہزار نیکیاں کرے گا آپؐ نے فرمایا سو بار سبحان اللہ کہے تو ہزار نیکیاں اس کے لئے لکھی جائیں گی اور ہزار گناہ اس کے مٹائے جائیں گے۔

بَابُ: فَضْلِ الْاِجْتِمَاعِ عَلَى تِلَاوَةِ الْقُرْآنِ وَعَلَى الذِّكْرِ

باب: قرآن کی تلاوت اور ذکر کے لئے جمع ہونے والے کی فضیلت

٦٨٥٣: عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُؤْمِنٍ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الدُّنْيَا نَفَّسَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ

۶۸۵۳: ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص کسی مومن پر سے کوئی سختی دنیا کی دور کرے تو اللہ تعالیٰ اس پر آخرت کی سختیوں میں سے ایک سختی دور کرے گا اور جو شخص مفلس کو مہلت دے (یعنی اس پر تقاضا اور سختی نہ

الْقِيَامَةِ وَمَنْ يَسَّرَ عَلَى مُعْسِرٍ يَسَّرَ اللَّهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ وَاللَّهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ اَخِيهِ وَمَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَلْتَمِسُ فِيهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللَّهُ لَهُ بِهِ طَرِيقًا اِلَى الْجَنَّةِ وَمَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِي بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِ اللَّهِ يَتْلُونَ كِتَابَ اللَّهِ وَيَتَدَارَسُونَهُ بَيْنَهُمْ اِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَحَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ وَذَكَرَهُمُ اللَّهُ فِيمَنْ عِنْدَهُ وَمَنْ بَطَّأَ بِهِ عَمَلُهُ لَمْ يُسْرِعْ بِهِ نَسَبُهُ۔

کرے اپنے قرض کے لئے) اللہ تعالیٰ اس پر آسانی کرے گا دنیا اور آخرت میں اور جو شخص کسی مسلمان کا عیب ڈھانکے گا دنیا میں تو اللہ تعالیٰ اس کا عیب ڈھانکے گا دنیا اور آخرت میں اور اللہ تعالیٰ بندے کی مدد میں رہے گا جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں رہے گا اور جو شخص راہ چلے علم حاصل کرنے کے لئے (یعنی علم دین خالص خدا کے لئے) اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کا راستہ سہل کر دے گا اور جو لوگ جمع ہوں کسی اللہ کے گھر میں اللہ کی کتاب پڑھیں اور ایک دوسرے کو پڑھائیں تو ان پر خدا کی رحمت اترے گی اور رحمت ان کو ڈھانپ لے گی اور فرشتے ان کو گھیر لیں گے اور اللہ تعالیٰ ان لوگوں کا ذکر کرے گا اپنے پاس رہنے والوں میں (یعنی فرشتوں میں) اور جس کا عمل کوتاہی کرے تو اس کا خاندان (نسب) کچھ کام نہ آئے گا۔

تشریح: یعنی پیغمبروں اور بزرگوں کی اولاد ہونا کچھ مفید نہیں بلکہ عمل عمدہ کرنا چاہئے نوویؒ نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ مسجد میں قرآن پڑھنے کے لئے جمع ہونا افضل ہے ہمارا اور جمہور علماء کا یہی مذہب ہے اور مالک نے اس کو مکروہ کہا ہے اور بعض مالکیہ نے امام مالک کے قول کی تاویل کی ہے۔

مترجم کہتا ہے کہ امام مالک کو شاید یہ حدیث نہیں پہنچی یا ان کا مطلب یہ ہوگا کہ پکار کر قرآن پڑھنا اس طرح سے کہ نمازیوں کو تکلیف ہو مکروہ ہے اور مسجد کا حکم ہے اگر مدرسہ یا رباط میں لوگ جمع ہوں قرآن پڑھنے کے لئے۔

٦٨٥٤: عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ صَحِبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ اَبِي مُعَاوِيَةَ غَيْرَ اَنَّ حَدِيثَ اَبِي اُسَامَةَ لَيْسَ فِيهِ ذِكْرُ التَّيْسِيرِ عَلَى الْمُعْسِرِ۔

۶۸۵۴: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٦٨٥٥: عَنِ الْاَغَرِّ اَبِي مُسْلِمٍ اَنَّهُ قَالَ اَشْهَدُ عَلَى اَبِي هُرَيْرَةَ وَاَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّهُمَا شَهِدَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ لَا يَقْعُدُ قَوْمٌ يَذْكُرُونَ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ اِلَّا حَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَنَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ وَذَكَرَهُمُ اللَّهُ فِيمَنْ عِنْدَهُ۔

۶۸۵۵: ابو مسلم سے روایت ہے انہوں نے کہا میں گواہی دیتا ہوں ابو ہریرہؓ اور ابو سعید خدریؓ پر ان دونوں نے گواہی دی رسول اللہ ﷺ پر آپؐ نے فرمایا کہ جو لوگ بیٹھ کر ذکر کریں اللہ تعالیٰ کا تو ان کو فرشتے گھیر لیتے ہیں اور رحمت ڈھانپ لیتی ہیں اور سکینہ (اطمینان اور دل کی خوشی) ان پر اترتی ہے اور اللہ تعالیٰ فرشتوں میں ان کا ذکر کرتا ہے۔

٦٨٥٦: عَنْ شُعْبَةَ فِي هَذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ۔

۶۸۵۶: ترجمہ وہی جو گزرا۔

٦٨٥٧: عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجَ مُعَاوِيَةُ عَلَى حَلْقَةٍ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ

۶۸۵۷: ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے معاویہؓ نے مسجد میں ایک حلقہ دیکھا (لوگوں کا) پوچھا تم لوگ یہاں کیوں بیٹھے ہو وہ بولے ہم بیٹھے ہیں اللہ تعالیٰ

مَا اَجْلَسَكُمْ قَالُوْا جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللّٰهَ قَالَ اللّٰهِ مَا اَجْلَسَكُمْ اِلَّا ذَاكَ قَالُوْا وَاللّٰهِ مَا اَجْلَسَنَا اِلَّا ذَاكَ قَالَ اَمَا اِنِّیْ لَمْ اَسْتَحْلِفْكُمْ تُهْمَةً لَكُمْ وَمَا كَانَ اَحَدٌ بِمَنْزِلَتِیْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقَلَّ عَنْهُ حَدِيْثًا مِنِّیْ وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَلٰى حَلْقَةٍ مِنْ اَصْحَابِهٖ فَقَالَ مَا اَجْلَسَكُمْ قَالُوْا جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللّٰهَ وَنَحْمَدُهٗ عَلٰى مَا هَدَانَا لِلْاِسْلَامِ وَمَنَّ بِهٖ عَلَيْنَا قَالَ اللّٰهِ مَا اَجْلَسَكُمْ اِلَّا ذَاكَ قَالُوْا وَاللّٰهِ مَا اَجْلَسَنَا اِلَّا ذَاكَ قَالَ اَمَا اِنِّیْ لَمْ اَسْتَحْلِفْكُمْ تُهْمَةً لَكُمْ وَلٰكِنَّهٗ اَتَانِیْ جِبْرِيْلُ فَاَخْبَرَنِیْ اَنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يُبَاهِیْ بِكُمُ الْمَلَائِكَةَ۔

کا ذکر کرنے کو معاویہؓ نے کہا تم اس لئے بیٹھے ہو یا اور بھی کچھ کام کے لئے وہ بولے نہیں قسم خدا کی صرف خدا کی یاد کے لئے بیٹھے ہیں معاویہ نے کہا میں نے تم کو اس لئے قسم نہیں دی کہ تم کو جھوٹا سمجھا اور میرا جو رتبہ تھا رسول اللہ ﷺ کے پاس اس رتبہ کے لوگوں میں کوئی مجھ سے کم حدیث روایت کرنے والا نہیں (یعنی میں سب لوگوں سے کم حدیث روایت کرتا ہوں) ایک بار رسول اللہ ﷺ اپنے اصحاب کے حلقہ پر نکلے اور پوچھا تم کیوں بیٹھے ہو وہ بولے ہم بیٹھے ہیں اللہ جل وعلا کا ذکر کرتے ہیں اور اس کی تعریف کرتے ہیں اور شکر کرتے ہیں کہ اس نے ہم کو اسلام کی راہ بتلائی اور ہمارے اوپر احسان کیا آپ نے فرمایا قسم اللہ کی تم اس لئے بیٹھے ہو یا اور کسی کام کے لئے وہ بولے قسم اللہ کی ہم تو صرف اسی واسطے بیٹھے ہیں آپ نے فرمایا میں نے تم کو اس لئے قسم نہیں دی کہ تم کو جھوٹا سمجھا بلکہ میرے پاس حضرت جبرئیلؑ آئے اور بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ تم لوگوں کی فضیلت بیان کر رہا ہے فرشتوں کے سامنے۔

تشریح ❁ زہے قسمت ان لوگوں کی مالک نے ان کی یاد کی اور ان کی خوبی بیان کی غلام کے لئے اس سے زیادہ کون سی نعمت ہوگی کہ مالک اس سے خوش ہو اور اس کی ثناء اور صفت بیان کرے یا اللہ اپنے فضل اور کرم سے ہماری بھی مغفرت کر گو ہم بڑے گنہگار ہیں پر برے ہیں یا بھلے تیرے بندے اور غلام ہیں سوا تیرے نہ کسی کی عبادت کرتے نہ کسی سے مراد مانگتے ہیں نہ کسی کو مصیبت کے وقت پکارتے نہ کسی کو ہر جگہ اور ہر وقت حاضر اور ناظر جانتے ہیں تو ہی روزی دینے والا ہے اور تو ہی اولاد دینے والا اور تو ہی بیماری سے تندرست کرنے والا اور تو ہی درد اور مصیبت کو دور کرنے والا ہماری نماز اور روزہ اور صدقہ اور خیرات اور دعا اور سب عبادتیں تیرے ہی لئے اور تجھی سے ہیں سوا تیرے نہ ہم کسی سے دعا کرتے ہیں نہ اٹھتے بیٹھتے سوا تیرے اور کسی کا نام لیتے ہیں پس رحم کر اے مالک اور اے آقا اور اے شاہنشاہ اور اے رب اور اے مولیٰ اپنے قصوروار غلاموں پر تیرے اچھے غلاموں کے پاس تو اچھے عمل بھی ہیں اور ہمارے پاس تو ایک عمل بھی ایسا نہیں جس کو ہم تیری درگارہ عالیہ میں پیش کریں ہم خالی ہاتھ ہیں بیچارے گناہوں کے مارے قصوروں میں دبے ہوئے خطاؤں سے لدے ہوئے ہمارا بیڑا پار کرنے والا کون ہے سوا تیرے اور ہمارا ہاتھ پکڑنے والا اور ہمارا سنبھالنے والا کون ہے سوا تیرے تو ہی اگر ہماری بیچارگی پر رحم کرے تو ہمارا ٹھکانا لگے ورنہ ہم نے جو کام کئے ہیں تو ان کو خوب جانتا ہے ہم جانتے ہیں کہ وہ کام نہایت برے ہیں اور ہم کو سوا شرمندگی اور عاجزی اور اقرار کے اور کیا جواب ہے اے مالک ہمارے ہم سراسر تقصیروار ہیں اور ہمارے پاس کچھ پونجی نہیں ہے پھر ایسے محتاج بے سامان ننگے غلاموں کا ٹھکانا کہاں ہے اور کون ان کو پوچھتا ہے سوا تیرے تو ہی رحم کرنے والا ہے تو ہی مالک ہے۔

بَابُ: اِسْتِحْبَابِ الْاِسْتِغْفَارِ وَالْاِسْتِكْثَارِ مِنْهُ

باب: خدا سے مغفرت مانگنے کی فضیلت

۶۸۵۸: عَنِ الْاَغَرِّ الْمُزَنِیِّ وَكَانَتْ لَهٗ صُحْبَةٌ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّهٗ لَيُغَانُ

۶۸۵۸: اغر مزنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ صحابی تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے دل پر پردہ ہو جاتا ہے (یعنی خدا سے کبھی غافل

عَلَى قَلْبِيْ وَاِنِّيْ لَاَ سْتَغْفِرُ اللّٰهَ فِي الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ۔

ہو جاتا ہوں) اور میں خدا سے ہر روز سو بار مغفرت مانگتا ہوں۔

تشریح: نوویؒ نے کہا آپ کی شان یہ تھی کہ ہر لحظہ خدا کی یاد میں رہیں اور اس میں کبھی غفلت ہو جاتی تو آپ اس کو گناہ سمجھتے اور اس سے استغفار کرتے اور بعضوں نے کہا کہ آپ ﷺ امت کی فکر میں مصروف ہو جاتے یا جہاد کی فکر اور سامان میں یا دشمن کے ملانے کی تدبیروں میں اگر چہ یہ بھی بڑی عبادتیں ہیں پر آپؐ کے بلند مرتبہ میں یہ نزول ہے آپؐ استغفار کرتے اور اسی واسطے کہا گیا ہے حسنات الابرار سیئات المقربین: اور بعضوں نے کہا ہے اس پردہ سے سکینہ مراد ہے اور استغفار اظہار عبودیت کے لئے ہے محاسبی نے کہا انبیاء اور ملائکہ کا خوف عظمت الٰہی سے ہے اگر چہ وہ عذاب سے بے خوف ہیں انتہی مختصراً۔

بَابُ: التَّوْبَةِ

باب: توبہ کا بیان

۶۸۵۹: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَا اَيُّهَا النَّاسُ تُوْبُوْا اِلَى اللّٰهِ فَاِنِّيْ اَتُوْبُ فِي الْيَوْمِ اِلَيْهِ مِائَةَ مَرَّةٍ۔

۶۸۵۹: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے لوگو! توبہ کرو اللہ کی طرف کیونکہ میں توبہ کرتا ہوں اللہ تعالیٰ سے ہر دن میں سو بار۔

تشریح: نووی نے کہا اوپر آپ کے استغفار کی وجہ گزر چکی اور وہی توبہ کی وجہ ہے ہم لوگوں کو توبہ کی زیادہ احتیاج ہے ہمارے اصحاب نے کہا کہ توبہ کی تین شرطیں ہیں ایک تو یہ کہ گناہ سے باز آئے دوسرے اس پر نادم ہو تیسرے عہد کرے کہ بار دیگر نہ کرے گا اور جو گناہ حق العباد ہو تو ایک شرط اور ہے وہ یہ کہ اس بندے کو وہ حق ادا کرے یا اس سے معاف کرا لے۔ انتہیٰ۔

۶۸۶۰: عَنْ شُعْبَةَ فِيْ هٰذَا الْاِسْنَادِ۔

۶۸۶۰: ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

۶۸۶۱: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَابَ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ۔

۶۸۶۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص توبہ کرے پہلے اس سے کہ آفتاب پچھم نکلے سے تو اللہ اس کو معاف کرے گا۔ (بعد آفتاب کے پچھم سے نکلنے کے توبہ قبول نہ ہوگی اسی طرح جاں کنی یعنی نزع کے وقت توبہ قبول نہ ہوگی نہ اس کی وصیت نافذ ہوگی)۔

بَابُ: اسْتِحْبَابِ خَفْضِ الصَّوْتِ بِالذِّكْرِ

باب: آہستہ سے ذکر کرنا افضل ہے

۶۸۶۲: عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَجْهَرُوْنَ بِالتَّكْبِيْرِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّهَا النَّاسُ ارْبَعُوْا عَلٰى اَنْفُسِكُمْ اِنَّكُمْ لَيْسَ تَدْعُوْنَ اَصَمَّ وَلَا غَائِبًا اِنَّكُمْ تَدْعُوْنَ سَمِيْعًا قَرِيْبًا وَهُوَ مَعَكُمْ قَالَ وَاَنَا خَلْفَهٗ وَاَنَا اَقُوْلُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ

۶۸۶۲: ابوموسیٰؓ سے روایت ہے ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے ایک سفر میں لوگ پکار کر تکبیر کہنے لگے آپؐ نے فرمایا اے لوگو! نرمی کرو اپنی جانوں پر (یعنی آہستہ سے ذکر کرو) کیونکہ تم کسی بہرے یا غائب کو نہیں پکارتے ہو تم پکارتے ہو اس کو جو (ہر جگہ سے) سنتا ہے نزدیک ہے اور تمہارے ساتھ ہے یعنی علم اور احاطہ سے نووی) ابوموسیٰ نے کہا میں آپؐ کے پیچھے تھا اور میں لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کہہ رہا تھا آپؐ نے فرمایا اے عبداللہ بن قیس میں تجھ کو جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ بتلاؤں میں نے عرض کیا

قَيْسٍ اَلَا اَدُلُّكَ عَلَى كَنْزٍ مِنْ كُنُوْزِ الْجَنَّةِ فَقُلْتُ بَلَى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ قُلْ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔

بتلایئے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے فرمایا کہہ لا لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ (یہ کلمہ تفویض کا ہے اور اس میں اقرار ہے کہ اور کسی کو نہ طاقت ہے نہ قدرت اس وجہ سے خدائے تعالیٰ کو بہت پسند ہے)۔

٦٨٦٣:عَنْ عَاصِمٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ۔

٦٨٦٣: ترجمہ وہی جو گزرا۔

٦٨٦٤:عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى اَنَّهُمْ كَانُوْا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُمْ يَصْعَدُوْنَ فِيْ ثَنِيَّةٍ قَالَ فَجَعَلَ رَجُلٌ كُلَّمَا عَلَا ثَنِيَّةً نَادٰى لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ قَالَ فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ اِنَّكُمْ لَا تُنَادُوْنَ اَصَمَّ وَلَا غَائِبًا قَالَ فَقَالَ يَا اَبَا مُوْسٰى اَوْ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ قَيْسٍ اِلَّا اَدُلُّكَ عَلٰى كَلِمَةٍ مِنْ كَنْزِ الْجَنَّةِ قُلْتُ مَا هِيَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔

٦٨٦٤: ابوموسیٰ سے روایت ہے وہ لوگوں کے ساتھ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور چڑھ رہے تھے ایک گھاٹی پر ایک شخص جب کسی ٹیکرے پر چڑھتا تو آواز سے پکارتا: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم بہرے کو یا غائب کو نہیں پکارتے ہو پھر آپ نے فرمایا اے ابوموسیٰ یا اے عبداللہ بن قیس میں تجھ کو ایک کلمہ بتلاؤں جو جنت کا خزانہ ہے میں نے عرض کیا وہ کون سا کلمہ ہے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے فرمایا: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔

تشریح نووی نے کہا یہ مجاز ہے جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور مراد یہ ہے کہ وہ سنتا ہے۔

مترجم کہتا ہے کہ اس قسم کی آیات اور احادیث جن میں خداوند تعالیٰ کی معیت اور قرب کا ذکر ہے باتفاق سلف اور خلف معیب اور قرب علمی پر محمول ہیں پھر وہ جہمیوں کی دلیل کیونکر ہو سکتی ہے جو معاذ اللہ خداوند کریم کو ہر جگہ ذات سے سمجھتے ہیں اہل سنت کا عقیدہ یہ ہے کہ خداوند کریم کی ذات مقدس بالائے عرش ہے اور اس کا علم اور سمع اور بصر ہر چیز سے متعلق ہے وہ ہر جگہ حاضر ہے بحضور علمی اور ناظر ہے۔

٦٨٦٥:عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ نَحْوَهٗ۔

٦٨٦٥: ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

٦٨٦٦:عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ سَفَرٍ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِ عَاصِمٍ۔

٦٨٦٦: ترجمہ وہی ہے جو گزرا اس میں یہ ہے کہ جس کو تم پکارتے ہو وہ تم سے زیادہ قریب ہے تمہارے اونٹ کی گردن سے۔

٦٨٦٧:عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ غَزَاةٍ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ وَقَالَ فِيْهِ وَالَّذِيْ تَدْعُوْنَهٗ اَقْرَبُ اِلٰى اَحَدِكُمْ مِنْ عُنُقِ رَاحِلَةِ اَحَدِكُمْ وَلَيْسَ فِيْ حَدِيْثِهٖ ذِكْرُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔

٦٨٦٧: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ جس کو تم پکارتے ہو وہ تم سے زیادہ قریب ہے تمہارے اونٹ کی گردن سے۔

٦٨٦٨:عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلَّا اَدُلُّكَ عَلٰى كَلِمَةٍ مِنْ كُنُوْزِ الْجَنَّةِ اَوْ قَالَ عَلٰى كَنْزٍ مِنْ كُنُوْزِ الْجَنَّةِ فَقُلْتُ

٦٨٦٨: ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا کیا میں تجھ کو بتلاؤں ایک کلمہ جنت کے خزانوں میں سے یا ایک خزانہ جنت کے خزانوں میں سے میں نے عرض کیا بتلایئے آپ نے فرمایا

بَلٰى فَقَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔

کہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔

بَابُ: الدَّعْوَاتِ وَالتَّعَوُّذِ

باب: دعاؤں اوراعوذ باللہ کا بیان

٦٨٦٩:عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ اَنَّهٗ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِّمْنِيْ دُعَاءً اَدْعُوْا بِهٖ فِيْ صَلَاتِيْ قَالَ قُلْ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ ظُلْمًا كَبِيْرًا وَقَالَ قُتَيْبَةُ كَثِيْرًا وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْ لِيْ مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِيْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ۔

۶۸۶۹: ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ مجھے ایک دعا سکھلایئے جس کو میں پڑھا کروں اپنی نماز میں آپؐ نے فرمایا یہ کہا کر یا اللہ میں نے اپنے نفس پر بڑا ظلم کیا بہت ظلم کیا ہے اور گناہوں کو کوئی نہیں بخشتا سوا تیرے تو بخش دے مجھے اپنے پاس کی بخشش سے اور رحم کر مجھ پر تو بخشنے والا مہربان ہے۔

٦٨٧٠:عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ يَقُوْلُ اِنَّ اَبَا بَكْرِ الصِّدِّيْقَ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَلِّمْنِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ دُعَاءً اَدْعُوْ بِهٖ فِيْ صَلَاتِيْ وَفِيْ بَيْتِيْ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ اللَّيْثِ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ ظُلْمًا كَثِيْرًا۔

۶۸۷۰: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ جس کو میں پڑھا کروں اپنی نماز میں اور اپنے گھر میں۔

بَابُ: التَّعَوُّذِ مِنْ شَرِّ الْفِتَنِ وَغَيْرِهَا

باب: فتنوں کی برائی سے پناہ کا بیان

٦٨٧١:عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَدْعُوْا بِهٰؤُلَاءِ الدَّعَوَاتِ اللّٰهُمَّ فَاِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَعَذَابِ النَّارِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْغِنٰى وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ اللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّ قَلْبِيْ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اللّٰهُمَّ فَاِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ۔

۶۸۷۱: ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ آخر تک یعنی یا اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں جہنم کے فتنہ سے اور عذاب سے جہنم کے اور قبر کے فتنہ سے اور قبر کے عذاب سے اور امیری کے فتنہ سے اور فقیر کے فتنہ کی برائی سے اور پناہ مانگتا ہوں میں تیری دجال مسیح کے فتنہ کے شر سے یا اللہ میرے گناہوں کو دھو دے برف اور اولے کے پانی سے اور پاک کر دے میرا دل گناہوں سے جیسے تو نے پاک کر دیا سفید کپڑے کو میل کچیل سے اور دور کر دے گناہوں کو مجھ سے جیسے تو نے دور کیا مشرق کو مغرب سے (پورب کو پچھم سے) یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیری سستی اور بڑھاپے اور گناہ اور قرض داری سے۔

تشریح ❁ یا اللہ پناہ مانگتا ہوں میں تیری امیری کے فتنہ سے اور فقیر کے فتنہ سے امیری کا فتنہ یہ ہے کہ مال و دولت میں مشغول ہو کر خدائے تعالیٰ کو بھول جائے مال کا حق ادا نہ کرے اور فقیری کا فتنہ یہ ہے کہ تنگ ہو کر ناشکری کرنے لگے۔

یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیری سستی اور بڑھاپے اور گناہ اور قرضداری سے کیونکہ آدمی قرضداری میں جھوٹا وعدہ کرتا ہے اور کبھی ادا کرنے سے پہلے مرجاتا ہے اور کبھی قرض خواہ کو دھوکا دیتا ہے نووی نے کہا ان حدیثوں سے یہ نکلا کہ دعا کرنا اور پناہ مانگنا مستحب ہے اور یہی صحیح ہے اور ایک طائفہ زہاد کا یہ قول ہے کہ دعا کرنا افضل ہے اور قضائے الٰہی پر راضی رہنا بہتر ہے۔

مترجم کہتا ہے یہ قول غلط ہے خود قرآن شریف میں ہے ادعونی استجب لکم: اور صدہا حدیثیں دعا کے باب میں وارد ہیں اور تمام پیغمبروں نے دعا کی ہے بلکہ بہت حدیثوں سے نکلتا ہے کہ دعا قضا کو پھیر دیتی ہے اور اس طائفہ زہاد نے اس پر غور نہ کیا کہ خدا کی قضا سے راضی رہنا دعا کے مانع نہیں ہے اس لئے کہ رضا کے یہ معنی ہیں کہ جو خداوند کریم کرے اس پر شکوہ اور شکایت نہ کرے اور کوئی لطف خلاف ادب نہ نکالے اور دعا مقتضاء عبودیت ہے اور دعا سے بندہ اور مولیٰ میں تعلق زیادہ ہوتا ہے اور مولیٰ اپنے غلام کے گڑگڑانے سے بہت خوش ہوتا ہے بلکہ مجھے ڈر ہے کہ دعا نہ کرنے میں مولیٰ ناراض نہ ہوجائے اس لئے کہ دعا نہ کرنا اور کچھ نہ مانگنا استکبار اور غرور کی نشانی ہے اور دعا عام ہے کہ دل سے ہو یا زبان سے کیونکہ مالک دل کی باتیں بھی خوب جانتا ہے۔

٦٨٧٢: عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ۔

۶۸۷۲: ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

٦٨٧٣: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْهَرَمِ وَالْبُخْلِ وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ۔

۶۸۷۳: انس بن مالکؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے یا اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں عاجزی اور سستی اور نامردی اور بڑھاپے (اس بڑھاپے سے جس میں عقل و ہوش جاتا رہے اور عبادت نہ ہو سکے) اور بخیلی سے اور پناہ مانگتا ہوں تیرے قبر کے عذاب اور زندگی اور موت کے فتنہ سے۔

٦٨٧٤: عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّ يَزِيْدَ لَيْسَ فِيْ حَدِيْثِهِ قَوْلُهُ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ۔

۶۸۷۴: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا لیکن اس میں زندگی اور موت کے فتنے کا ذکر نہیں ہے۔

٦٨٧٥: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ تَعَوَّذَ مِنْ أَشْيَاءَ ذَكَرَهَا وَالْبُخْلِ۔

۶۸۷۵: ترجمہ وہی ہے جو گزرا ہے۔

٦٨٧٦: عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَدْعُوْ بِهٰؤُلَاءِ الدَّعَوَاتِ اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَالْكَسَلِ وَأَرْذَلِ الْعُمُرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ۔

۶۸۷۶: ترجمہ وہی جو گزرا۔

بَابٌ: فِي التَّعَوُّذِ مِنْ سُوْءِ الْقَضَاءِ وَدَرَكِ الشَّقَاءِ وَغَيْرِهِ

باب: بری قضا اور بدبختی سے پناہ مانگنے کا بیان

٦٨٧٧: عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَتَعَوَّذُ

۶۸۷۷: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

مِنْ سُوْءِ الْقَضَاءِ وَمِنْ دَرَكِ الشَّقَاءِ وَمِنْ شَمَاتَةِ الْاَعْدَاءِ وَمِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ قَالَ عَمْرٌو فِيْ حَدِيْثِهٖ قَالَ سُفْيَانُ اَشُكُّ اَنِّي زِدْتُ وَاحِدَةً مِنْهَا۔

بری قضا سے پناہ مانگتے تھے اور بدبختی میں پڑنے سے اور دشمنوں کے خوش ہونے سے اور بلا کی سختی سے۔

٦٨٧٨: عَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ حَكِيْمِ السُّلَمِيَّةِ تَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ نَزَلَ مَنْزِلًا ثُمَّ قَالَ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ يَضُرَّهُ شَيْءٌ حَتّٰى يَرْتَحِلَ مِنْ مَنْزِلِهٖ ذٰلِكَ۔

۶۸۷۸: خولہ بنت حکیم سلمیہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ سے میں نے سنا آپؐ فرماتے تھے جو شخص کسی منزل میں اترے پھر کہے پناہ مانگتا ہوں میں اللہ کے پورے کلموں کی برائی سے اس کے جو اللہ نے پیدا کیا اس کو کوئی چیز نقصان نہ پہنچائے گی یہاں تک کہ وہ کوچ کرے اس منزل سے۔

٦٨٧٩: عَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ حَكِيْمِ السُّلَمِيَّةِ اَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اِذَا نَزَلَ اَحَدُكُمْ مَنْزِلًا فَلْيَقُلْ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ فَاِنَّهٗ لَا يَضُرُّهٗ شَيْءٌ حَتّٰى يَرْتَحِلَ مِنْهُ۔

۶۸۷۹: ترجمہ وہی جو گزرا۔

٦٨٨٠: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّهٗ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا لَقِيْتُ مِنْ عَقْرَبٍ لَدَغَتْنِي الْبَارِحَةَ قَالَ اَمَا لَوْ قُلْتَ حِيْنَ اَمْسَيْتَ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ تَضُرَّكَ۔

۶۸۸۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص آیا رسول اللہ ﷺ کے پاس اور بولا یا رسول اللہ ﷺ مجھے بڑی تکلیف پہنچی اس بچھو سے جس نے کل رات کو مجھے کاٹا آپؐ نے فرمایا اگر تو شام کو یہ کہہ لیتا: اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ :تو تجھے ضرر نہ کرتا (نہ کاٹتا تو تکلیف نہ ہوتی)۔

٦٨٨١: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَدَغَتْنِي عَقْرَبٌ بِمِثْلِ حَدِيْثِ ابْنِ وَهْبٍ۔

۶۸۸۱: ترجمہ وہی جو گزرا۔

بَابُ: مَا يَقُوْلُ عِنْدَ النَّوْمِ وَاَخْذِ الْمَضْجَعِ

باب: سوتے وقت کی دعا

٦٨٨٢: عَنِ الْبَرَاءِ عَنْ عَازِبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَخَذْتَ مَضْجَعَكَ فَتَوَضَّاْ وُضُوْءَكَ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلٰى شِقِّكَ الْاَيْمَنِ ثُمَّ قُلِ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْلَمْتُ وَجْهِيْ اِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ اَمْرِيْ اِلَيْكَ وَاَلْجَاْتُ ظَهْرِيْ

۶۸۸۲: براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تو سونے کو جائے تو وضو کر جیسے نماز کے لئے وضو کرتے ہیں پھر داہنی کروٹ پر لیٹ اور کہہ: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ آخر تک یعنی یا اللہ میں نے اپنا منہ رکھ دیا تیرے لئے اور اپنا کام سونپ دیا تجھ کو اور تجھ پر بھروسا کیا تیرے ثواب کی خواہش سے تیرے عذاب سے ڈر کر سوا تیرے کوئی ٹھکانا اور پناہ

اِلَيْكَ رَغْبَةً وَرَهْبَةً اِلَيْكَ لَا مَلْجَاً وَلَا مَنْجَا مِنْكَ اِلَّا اِلَيْكَ آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِىْ اَنْزَلْتَ وَبِنَبِيِّكَ الَّذِىْ اَرْسَلْتَ وَاجْعَلْهُنَّ مِنْ آخِرِ كَلَامِكَ فَاِنَّ مُتَّ مِنْ لَيْلَتِكَ مُتَّ وَاَنْتَ عَلَى الْفِطْرَةِ قَالَ فَرَدَّدْتُهُنَّ لِاَسْتَذْكِرَهُنَّ فَقُلْتُ آمَنْتُ بِرَسُوْلِكَ الَّذِىْ اَرْسَلْتَ قَالَ قُلْ آمَنْتُ بِنَبِيِّكَ الَّذِىْ اَرْسَلْتَ۔

نہیں تجھ سے ایمان لایا میں تیری کتاب پر جو تو نے اتاری اور تیرے نبی پر جس کو تو نے بھیجا اور اخیر بات یہی دعا ہو پھر اگر تو مر جائے اس رات کو تو مرے گا اسلام پر (اور خاتمہ بخیر ہوگا) براء نے کہا میں نے ان کلموں کو دوبارہ پڑھا یاد کرنے کے لئے تو بِنَبِيِّكَ کے بدلے بِرَسُوْلِكَ کہا آپؐ نے فرمایا بِنَبِيِّكَ کہہ۔

تشریح کیونکہ ذکر اور دعا میں وہی لفظ کہنا چاہئے جو وارد ہے اور شاید یہ دعا آپ کو وحی سے معلوم ہوئی ہو اس لئے آپ نے لفظ بدلنا جائز نہ رکھا بعضوں نے اس روایت سے یہ دلیل کی ہے کہ حدیث کی روایت بالمعنی درست نہیں جو درست کہتے ہیں وہ یہ جواب دیتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے معنی اور ہیں تو یہ نقل بالمعنی کہاں ہے۔ (نووی مختصراً)

۶۸۸۳: عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ غَيْرَ اَنَّ مَنْصُوْرًا اَتَمُّ حَدِيْثًا وَزَادَ فِىْ حَدِيْثِ حُصَيْنٍ وَاِنْ اَصْبَحَ اَصَابَ خَيْرًا۔

۶۸۸۳: وہی جو گزرا۔

۶۸۸۴: عَنْ الْبَرَاءِ عَنْ عَازِبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ رَجُلًا اِذَا اَخَذَ مَضْجَعَهُ مِنْ اللَّيْلِ اَنْ يَقُوْلَ اللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِىْ اِلَيْكَ وَوَجَّهْتُ وَجْهِى اِلَيْكَ اَلْجَأْتُ ظَهْرِى اِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ اَمْرِىْ اِلَيْكَ رَغْبَةً وَرَهْبَةً اِلَيْكَ لَا مَلْجَاً وَلَا مَنْجَا مِنْكَ اِلَّا اِلَيْكَ آمَنْتُ بِكِتَابِتَ الَّذِىْ اَنْزَلْتَ وَبِرَسُوْلِكَ الَّذِىْ اَرْسَلْتَ فَاِنْ مَاتَ مَاتَ عَلَى الْفِطْرَةِ وَلَمْ يَذْكُرْ ابْنُ بَشَّارٍ فِىْ حَدِيْثِهِ مِنْ اللَّيْلِ۔

۶۸۸۴: ترجمہ براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو حکم کیا کہ رات کو سوتے وقت یہ کہا کر: اَللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ ...... آخر تک۔

۶۸۸۵: عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِرَجُلٍ يَا فُلَانُ اِذَا اَوَيْتَ اِلَى فِرَاشِكَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ وَبِنَبِيِّكَ الَّذِىْ اَرْسَلْتَ فَاِنْ مُتَّ مِنْ لَيْلَتِكَ مُتَّ عَلَى

۶۸۸۵: براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے فرمایا اے فلاں جب تو اپنے بچھونے پر جائے تو یہ دعا پڑھ جو اوپر گزری اس میں یہ ہے کہ اگر تو مر جائے گا مرے گا اسلام پر اور صبح کو اٹھے گا تو بہتری پر اٹھے گا۔

الْفِطْرَةِ وَإِنْ أَصْبَحْتَ أَصَبْتَ خَيْرًا۔

٦٨٨٦:عَنِ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ يَقُوْلُ أَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلاً بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ وَإِنْ أَصْبَحْتَ أَصَبْتَ خَيْرًا۔

۶۸۸۶: ترجمہ وہی جواوپر گزرا۔

٦٨٨٧:عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ قَالَ اللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ أَحْيَا وَبِاسْمِكَ أَمُوْتُ وَإِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُوْرُ۔

۶۸۸۷: براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ جب لیٹتے تو فرماتے: اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ آخر تک یعنی یا اللہ تیرے نام کے ساتھ جیتا ہوں اور تیرے نام کے ساتھ مرتا ہوں اور جب جاگتے تو فرماتے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ آخر تک یعنی شکر اس خدا کا جس نے ہم کو جلایا مار کر (سلا کر کیونکہ سونا بھی ایک طرح کی موت ہے) اور اسی کی طرف مر کے اٹھنا ہے۔

٦٨٨٨:عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ أَمَرَ رَجُلًا إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ قَالَ اللّٰهُمَّ خَلَقْتَ نَفْسِيْ وَأَنْتَ تَوَفَّاهَا لَكَ مَمَاتُهَا وَمَحْيَاهَا إِنْ أَحْيَيْتَهَا فَاحْفَظْهَا وَإِنْ أَمَتَّهَا فَاغْفِرْ لَهَا اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ الْعَافِيَةَ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ أَسَمِعْتَ هٰذَا مِنْ عُمَرَ فَقَالَ مِنْ خَيْرٍ مِنْ عُمَرَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ابْنُ نَافِعٍ فِيْ رِوَايَتِهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ وَلَمْ يَذْكُرْ سَمِعْتُ۔

۶۸۸۸: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک شخص کو سوتے وقت یہ کہا پڑھنے کو اَللّٰهُمَّ خَلَقْتَ نَفْسِيْ آخر تک یعنی یا اللہ تو نے میری جان کو پیدا کیا اور تو ہی مارے گا اور تیرے لئے ہے جینا اور مرنا اگر تو جلا دے اس کو تو اپنی حفاظت میں رکھ اور جو مارے تو بخش دے اس کو یا اللہ میں تندرستی چاہتا ہوں تجھ سے ایک شخص ان سے بولا تم نے یہ دعا عمر رضی اللہ عنہ سے سنی انہوں نے کہا ان سے سنی جو عمر سے بہتر تھے یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

٦٨٨٩:عَنْ سُهَيْلٍ قَالَ كَانَ أَبُوْ صَالِحٍ يَأْمُرُنَا إِذَا أَرَادَ أَحَدُنَا أَنْ يَنَامَ أَنْ يَضْطَجِعَ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ ثُمَّ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمَاوَاتِ وَرَبَّ الْأَرْضِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوَى وَمُنْزِلَ التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيْلِ وَالْفُرْقَانِ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْءٍ أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهِ اللّٰهُمَّ أَنْتَ الْأَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الْآخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُوْنَكَ شَيْءٌ اقْضِ عَنَّا

۶۸۸۹: سہل سے روایت ہے ابو صالح جب ہم میں سے کوئی سونے لگتا تو کہتے داہنی کروٹ پر سو اور یہ دعا پڑھ: اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمَاوَاتِ آخر تک یعنی اے اللہ مالک آسمانوں کے اور مالک زمین کے اور مالک بڑے عرش کے اور مالک ہمارے اور مالک ہر چیز کے چیرنے والے دانے اور گٹھلی کے (درخت اگانے کے لئے) اور اتارنے والے تورات اور انجیل اور قرآن کے پناہ مانگتا ہوں میں تیری ہر چیز کے شر سے جس کی پیشانی تو تھامے ہے (یعنی تیرے اختیار میں ہے) تو سب سے پہلے ہے تیرے پہلے کوئی شے نہیں تو سب کے بعد ہے تیرے بعد کوئی شے نہیں (یعنی ازلی اور ابدی ہے) تو ظاہر ہے تیرے اوپر کوئی شے نہیں تو باطن ہے (یعنی لوگوں کی نظر سے چھپا ہوا) تجھ سے ورے کوئی شے نہیں (یعنی

الدَّيْنَ وَاَغْنِنَا مِنَ الْفَقْرِ وَكَانَ يَرْوِیْ ذٰلِكَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

تجھ سے زیادہ چھپی ہوئی) ادا کر دے قرض ہمارا اور امیر کر دے ہم کو محتاجی دور کر کے ابو صالح اس دعا کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے تھے اور ابو ہریرہؓ رسول اللہ ﷺ سے۔

تشریح: نوویؒ نے کہا اس حدیث میں عز شانہ کے لئے آخر کا لفظ آیا ہے امام ابو بکر باقلانی نے کہا آخر کے معنی باقی اپنی صفات سے ساتھ علم و قدرت وغیرہ کے جیسے ازل میں تھا اور بعد مخلوقات کے مرنے اور ان علوم اور حواس کے مٹنے اور ان کے اجسام کے جدا ہو جانے کے پروردگار اسی حالت میں رہے گا اور معتزلہ نے اس سے یہ دلیل کی ہے کہ جسم بالکل فنا ہو جائے گا اور اہل حق کا مذہب یہ ہے کہ جسم بالکل فنا نہ ہو گا بلکہ وہ جدا جدا ہو جائے گا اور یہاں مراد ان کی صفات کا فنا ہے۔

مترجم کہتا ہے کہ معتزلہ کا قول دلیل عقلی کی رو سے بھی مردود ہے کیونکہ حکمت جدید اور قدیم دونوں کے اتفاق سے یہ بات ثابت ہے کہ جواہر فنا نہیں ہو سکتے اس صورت میں فنا سے وہی انحلال اور بطلان ترکیب اور انعدام صفات مراد ہے جو اہل حق کا مذہب ہے۔

٦٨٩٠: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَاْمُرُنَا اِذَا اَخَذْنَا مَضْجَعَنَا اَنْ نَقُوْلَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ جَرِيْرٍ وَقَالَ مِنْ شَرِّ كُلِّ دَابَّةٍ اَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا وَحَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ۔

٦٨٩٠: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہی ہے جو اوپر گزری اس میں یہ ہے کہ پناہ مانگتا ہوں میں تیری ہر جانور کے شر سے جس کی پیشانی تو تھامے ہوئے ہے۔

٦٨٩١: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَتَتْ فَاطِمَةُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْاَلُهُ خَادِمًا فَقَالَ لَهَا قُوْلِی اللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ بِمِثْلِ حَدِيْثِ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيْهِ۔

٦٨٩١: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضرت فاطمہ زہراء رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کے پاس آئیں ایک خدمت گار مانگنے کو۔ آپ ﷺ نے فرمایا یہ دعا پڑھ لیا کر اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ آخر تک جیسے اوپر گزری۔

٦٨٩٢: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَوَى اَحَدُكُمْ اِلَى فِرَاشِهِ فَلْيَاْخُذْ دَاخِلَةَ اِزَارِهِ فَلْيَنْفُضْ بِهَا فِرَاشَهُ وَلْيُسَمِّ اللّٰهَ فَاِنَّهُ لَا يَعْلَمُ مَا خَلَفَهُ بَعْدَهُ عَلَى فِرَاشِهِ فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَضْطَجِعَ فَلْيَضْطَجِعْ عَلَى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ وَلْيَقُلْ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبِّی بِكَ وَضَعْتُ جَنْبِی وَبِكَ اَرْفَعُهُ اِنْ اَمْسَكْتَ نَفْسِی فَاغْفِرْ لَهَا وَاِنْ اَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ عِبَادَكَ الصَّالِحِيْنَ۔

٦٨٩٢: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی تم میں سے اپنے بچھونے پر جائے تو اپنے تہبند کا ٹکڑا پکڑے اور اس سے اپنا بچھونا جھاڑے اور بسم اللہ کہے اس لئے کہ وہ نہیں جانتا اس کے بعد اسکے بچھونے پر کون سی چیز آئی پھر جب لیٹنے لگے تو داہنی کروٹ پر لیٹے اور کہے: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبِّی بِكَ وَضَعْتُ جَنْبِی وَبِكَ اَرْفَعُهُ اِنْ اَمْسَكْتَ نَفْسِی فَاغْفِرْ لَهَا وَاِنْ اَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ عِبَادَكَ الصَّالِحِيْنَ۔ یعنی پاک ہے تو اے میرے پروردگار تیرا نام لے کر میں کروٹ زمین پر رکھتا ہوں اور تیرے نام سے اٹھاؤں گا اگر تو میری جان روک لے تو اس کو بخش دے اور جو چھوڑ دے (پھر بدن میں آنے کے لئے)

تو اس کی حفاظت کر جیسی تو حفاظت کرتا ہے اپنے نیک بندوں کی۔

٦٨٩٣:عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ ثُمَّ لِيَقُلْ بِاسْمِكَ رَبِّي وَضَعْتُ جَنْبِي فَإِنْ اَحْيَيْتَ نَفْسِي فَارْحَمْهَا۔

۶۸۹۳:ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٦٨٩٤:عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَوَى اِلَى فِرَاشِهِ قَالَ الْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِيْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَكَفَانَا وَآوَانَا فَكَمْ مِمَّنْ لَا كَافِيَ لَهُ وَلَا مُؤْوِيَ۔

۶۸۹۴:انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے بچھونے پر جاتے تو فرماتے شکر ہے اس خدا کا جس نے ہم کو کھلایا اور پلایا اور کافی ہوا ہمارے لئے اور ٹھکانا دیا ہم کو کتنے لوگ ایسے ہیں جن کے لئے نہ کوئی کافی ہے نہ کوئی ٹھکانا ہے۔

بَابٌ: فِي الْاَدْعِيَةِ

باب: دعاؤں کا بیان

٦٨٩٥:عَنْ فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ الْاَشْجَعِيِّ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ عَمَّا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَدْعُوْ بِهِ اللّٰهَ قَالَتْ كَانَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْمَلْ۔

۶۸۹۵:فروہ بن نوفل اشجعی سے روایت ہے میں نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا دعا کرتے تھے اللہ سے انہوں نے کہا آپؐ فرماتے تھے یا اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں برائی سے اس کام کی جو میں نے کیا اور جو میں نے نہیں کیا۔

٦٨٩٦:عَنْ فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ دُعَاءٍ كَانَ يَدْعُوْ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ كَانَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَشَرِّ مَا لَمْ اَعْمَلْ۔

۶۸۹۶:ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٦٨٩٧:عَنْ حُصَيْنٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ اَنَّ فِيْ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْمَلْ۔

۶۸۹۷:ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٦٨٩٨:عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ دُعَائِهِ اللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَشَرِّ مَا لَمْ اَعْمَلْ۔

۶۸۹۸:ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٦٨٩٩:عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَنَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْكَ اَنَبْتُ وَبِكَ

۶۸۹۹:ابن عباسؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ آخر تک یعنی اے پروردگار میں تیرا فرمانبردار ہو گیا اور تجھ پر ایمان لایا اور تجھ پر بھروسا کیا اور تیری طرف رجوع ہوا اور تیری مدد سے

خَاصَمْتُ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِعِزَّتِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَنْ تُضِلَّنِیْ اَنْتَ الْحَیُّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ وَالْجِنُّ وَالْاِنْسُ یَمُوْتُوْنَ۔

دشمنوں سے لڑا اے مالک میرے میں تیری عزت کی پناہ مانگتا ہوں کوئی برحق معبود نہیں سوا تیرے اس بات سے کہ تو بھٹکا دے مجھ کو تو وہ زندہ ہے جو کبھی نہیں مرتا اور جن اور آدمی مرتے ہیں۔

۶۹۰۰:عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ كَانَ اِذَا كَانَ فِیْ سَفَرٍ وَاَسْحَرَ یَقُوْلُ سَمِعَ سَامِعٌ بِحَمْدِ اللّٰهِ وَحُسْنِ بَلَائِهٖ عَلَیْنَا رَبَّنَا صَاحِبْنَا وَاَفْضِلْ عَلَیْنَا عَائِذًا بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ۔

۶۹۰۰:ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ جب سفر میں ہوتے اور صبح ہوتی تو فرماتے سن لیا سننے والے نے اللہ کی حمد اور اس کے حسن بلا کو اے رب ہمارے ساتھ رہ ہمارے (یعنی مدد سے) اور فضل کر ہم پر ہم پر پناہ مانگتا ہوں میں تیری جہنم سے۔

۶۹۰۱:عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ یَدْعُوْ بِهٰذَا الدُّعَاءِ اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ خَطِیْئَتِیْ وَجَهْلِیْ وَاِسْرَافِیْ فِیْ اَمْرِیْ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّیْ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ جِدِّیْ وَهَزْلِیْ وَخَطَئِیْ وَعَمْدِیْ وَكُلُّ ذٰلِكَ عِنْدِیْ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّیْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ وَاَنْتَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔

۶۹۰۱:ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کرتے :اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ آخر تک یعنی یا اللہ بخش دے میری چوک اور میری نادانی کو اور میری زیادتی کو جو مجھ سے اپنے حال میں ہوئی اور بخش دے اس چیز کو جس کو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے یا اللہ بخش دے میرے ارادہ کے گناہ اور میری ہنسی کے گناہ کو اور میری بھول چوک اور قصد کو اور یہ سب میری طرف سے ہے اے مالک میرے بخش دے میرے اگلے اور پچھلے اور چھپے گناہوں کو اور جن کو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے تو آگے کرنے والا ہے اور تو پیچھے کرنے والا ہے اور تو ہر چیز پر قادر ہے۔

تشریح ۞ نووی نے کہا یہ دعا آپ نے تواضع کی راہ سے کی اور کمال کے فوت کو آپ نے گناہ قرار دیا یا مراد وہ سہو ہے جو آپ سے ہوا یا جوامر نبوت سے پہلے واقع ہوئے ہر حال میں آپ کے اگلے اور پچھلے گناہ سب بخشے ہوئے ہیں اور یہ دعا تواضع کی راہ سے ہے کیونکہ دعا عبادت ہے تحفۃ الاخیار میں ہے کہ حضرت ﷺ گناہ سے معصوم تھے لیکن تعلیم امت کے واسطے یا ترک اولیٰ کے خیال سے ایسی دعائیں کرتے تھے قرب زیادہ اتنا خوف زیادہ مثل مشہور ہے نزدیکاں را بیش بود حیرانی یہی معنی ہیں بندگی کے کہ بندہ اپنے مالک کے روبرو لرزتا کانپتا رہے اور اپنے قصور کا خواہ ہوا ہو یا نہ ہوا ہو اقرار کیا کرے۔

۶۹۰۲:عَنْ شُعْبَةَ فِیْ هٰذَا الْاِسْنَادِ۔

۶۹۰۲:ترجمہ وہی جو اوپر گزرا

۶۹۰۳:عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اَصْلِحْ لِیْ دِیْنِیْ الَّذِیْ هُوَ عِصْمَةُ اَمْرِیْ وَاَصْلِحْ لِیْ دُنْیَایَ الَّتِیْ فِیْهَا مَعَاشِیْ وَاَصْلِحْ لِیْ آخِرَتِیْ الَّتِیْ فِیْهَا مَعَادِیْ وَاجْعَلِ الْحَیَاةَ

۶۹۰۳:ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے :اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ آخر تک یعنی یا اللہ میرے دین کو سنوار دے جو میری آخرت کے کام کا حافظ اور نگہبان ہے اور سنوار دے میری دنیا کو جس میں میری روزی اور زندگی ہے اور سنوار دے میری آخرت جس میں میری بازگشت ہے اور کر دے زندگی کو میرے واسطے ہر بہتری میں زیادتی کا سبب اور کر دے موت

زِيَادَةً لِيْ فِيْ كُلِّ خَيْرٍ وَاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَةً لِيْ مِنْ كُلِّ شَرٍّ۔

کو میرے واسطے ہر ایک برائی سے راحت کا سبب (یہ دعا ہر مطلب کی جامع ہے)۔

٦٩٠٤:عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ الْهُدٰى وَالتُّقٰى وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰى۔

۶۹۰۴:عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے یا اللہ میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں ہدایت اور پرہیز گاری اور حرام سے پاکدامنی اور دل کی تونگری۔

٦٩٠٥:عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ اَنَّ ابْنَ الْمُثَنّٰى قَالَ فِيْ رِوَايَتِهِ وَالْعِفَّةَ۔

۶۹۰۵:ترجمہ وہی جو گزرا۔

٦٩٠٦:عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ لَا اَقُوْلُ لَكُمْ اِلَّا كَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ كَانَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَالْهَرَمِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ اللّٰهُمَّ آتِ نَفْسِيْ تَقْوَاهَا وَزَكِّهَا اَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكَّاهَا اَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلَاهَا اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ دَعْوَةٍ لَا يُسْتَجَابُ لَهَا۔

۶۹۰۶: زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے کہا میں تم سے وہی کہوں گا جو آپ فرماتے تھے آپ فرماتے تھے یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیری عاجزی اور سستی اور نامردی اور بخیلی اور بڑھاپے سے اور قبر کے عذاب سے یا اللہ میرے نفس کو تقویٰ دے اور پاک کر دے اس کو تو اس کا بہتر پاک کرنے والا ہے تو اس کا آقا اور مولیٰ ہے یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیری اس علم سے جو فائدہ نہ دے اور اس دل سے جو تیرے سامنے نہ کھلے اور اس جی سے جو آسودہ نہ ہو اور اس دعا سے جو قبول نہ ہو۔

٦٩٠٧:عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَمْسٰى قَالَ اَمْسَيْنَا وَاَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُلِلّٰهِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ قَالَ الْحَسَنُ فَحَدَّثَنِي الزُّبَيْدُ اَنَّهُ حَفِظَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِيْ هٰذَا لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اللّٰهُمَّ اَسْأَلُكَ خَيْرَ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهَا اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَسُوْءِ الْكِبَرِ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ۔

۶۹۰۷:عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب شام ہوتی تو فرماتے ہم نے شام کی اور خدا کے ملک نے شام کی شکر ہے خدا کا کوئی سچا معبود نہیں سوا اللہ کے جو اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کی سلطنت ہے اسی کو تعریف لائق ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے اے پروردگار! میں تجھ سے اس رات کی بہتری مانگتا ہوں اور اس رات کے بعد کی اور پناہ اس رات کی برائی سے اور اس کے بعد کی برائی سے اے پروردگار میں تیری پناہ مانگتا ہوں سستی اور بڑھاپے کی برائی سے اے پروردگار میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں جہنم کے عذاب سے) اور قبر کے عذاب سے اور جب صبح ہوتی تو یہی دعا کرتے لیکن یوں فرماتے صبح کی ہم نے اور صبح کی خدا کے مالک نے اخیر تک اور بجائے رات کے دن فرماتے)۔

٦٩٠٨:عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ كَانَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ اِذَا

۶۹۰۸:ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

اَمْسَى قَالَ اَمْسَيْنَا وَاَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ قَالَ اَرَاهُ قَالَ فِيهِنَّ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ رَبِّ اَسْاَلُكَ خَيْرَ مَا فِيْ هَذِهِ اللَّيْلَةِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهَا رَبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَسُوْءِ الْكِبَرِ رَبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابٍ فِى النَّارِ وَعَذَابٍ فِى الْقَبْرِ وَاِذَا اَصْبَحَ قَالَ ذٰلِكَ اَيْضًا اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ۔

٦٩٠٩: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَمْسَى قَالَ اَمْسَيْنَا وَاَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ اللّٰهُمَّ اِنِّى اَسْاَلُكَ مِنْ خَيْرِ هَذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرِ مَا فِيْهَا وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيْهَا اللّٰهُمَّ اِنِّى اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَسُوْءِ الْكِبَرِ وَفِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ قَالَ الْحَسَنُ بْنُ عُبَيْدِاللّٰهِ وَزَادَنِىْ فِيْهِ زُبَيْدٌ عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَفَعَهُ اَنَّهُ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔

۶۹۰۹: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٦٩١٠: عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ اَعَزَّ جُنْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَغَلَبَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهُ فَلَا شَيْءَ بَعْدَهُ۔

۶۹۱۰: ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے کوئی سچا معبود نہیں سوا اللہ تعالیٰ کے وہ اکیلا ہے اس نے عزت دی اپنے لشکر کو اور مدد کی اپنے بندہ کی اور مغلوب کیا کافروں کی جماعتوں کو اس نے اکیلے اس کے بعد کوئی شے نہیں ہے۔

٦٩١١: عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ لِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قُلِ اللّٰهُمَّ اهْدِنِىْ وَسَدِّدْنِىْ وَاذْكُرْ بِالْهُدَى هِدَايَتَكَ الطَّرِيْقَ وَالسَّدَادِ سَدَادَ السَّهْمِ۔

۶۹۱۱: علیؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھ سے کہہ یا اللہ ہدایت کر مجھ کو اور سیدھا کر دے مجھ کو اور فرمایا کہ اس دعا مانگتے وقت ہدایت سے راہ کی ہدایت اور راستی سے تیر کی راستی کا دھیان کیا کر۔

تشریح: یعنی جیسے کہیں جانا منظور ہوتا ہے تو سیدھے اسی طرف چلتے ہیں دائیں بائیں نہیں جھکتے اسی طرح خدا سے ہدایت مانگتے وقت راہِ

راست کا دھیان چاہئے کہ منزل مقصود کو پہنچ جائے شرع پر چلا جائے ضلالت اور بدعت کی طرف میل نہ کرے اور راستی مانگنے کے وقت تیر کی راستی کا دھیان کرے یعنی جیسے تیر نشانے پر پہنچتا ہے دائیں بائیں نہیں جھکتا اسی طرح اپنے علم اور عمل میں راستی کا خیال چاہئے کہ باطل داخل ہونے نہ پائے اور دوسرا فائدہ اس خیال کا یہ ہے کہ دل کی غفلت دور ہو حاصل دل کا حضور ہو۔ (تحفۃ الاخیار)

مترجم کہتا ہے کہ اس وقت میں راہ راست پر رہنا بڑی مشکل ہے گمراہی کرنے والے اور راہ راست سے بہکانے والے بہت پھیل گئے ہیں پر خداوند تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے اس زمانہ میں حدیث شریف کی کتابوں کا ترجمہ کرایا اب مسلمان کو چاہئے کہ موضح القرآن اور ترجمہ حدیث کو دیکھیں اور اس پر عمل کریں اگر قرآن اور صحیح بخاری پر قائم رہیں تو راہِ راست سے کبھی نہ بھٹکیں گے۔

٦٩١٢: عَنْ عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قُلِ اللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْأَلُكَ الْهُدٰى وَالسَّدَادَ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِهِ۔

۶۹۱۲: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

بَابُ: التَّسْبِيْحِ اَوَّلَ النَّهَارِ وَعِنْدِ النَّوْمِ

باب: دن کے اوّل وقت اور سوتے وقت تسبیح کہنا

٦٩١٣: عَنْ جُوَيْرِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنْ عِنْدِهَا بُكْرَةً حِيْنَ صَلَّى الصُّبْحَ وَهِيَ فِيْ مَسْجِدِهَا ثُمَّ رَجَعَ بَعْدَ اَنْ اَضْحٰى وَهِيَ جَالِسَةٌ فَقَالَ مَا زِلْتِ عَلَى الْحَالِ الَّتِيْ فَارَقْتُكِ عَلَيْهَا قَالَتْ نَعَمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ قُلْتُ بَعْدَكِ اَرْبَعَ كَلِمَاتٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَوْ وُزِنَتْ بِمَا قُلْتِ مُنْذُ الْيَوْمِ لَوَزَنَتْهُنَّ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ عَدَدَ خَلْقِهِ وَرِضَا نَفْسِهِ وَزِنَةَ عَرْشِهِ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ۔

۶۹۱۳: ام المؤمنین جویریہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ صبح سویرے ان کے پاس سے نکلے جب آپؐ نے صبح کی نماز پڑھی وہ اپنی نماز کی جگہ میں تھیں پھر آپ چاشت کے وقت لوٹے دیکھا تو وہ وہیں بیٹھی ہیں آپؐ نے فرمایا تم اسی حال میں رہیں جب سے میں نے تم کو چھوڑا جویریہؓ نے کہا ہاں آپؐ نے فرمایا میں نے تمہارے بعد چار کلمے کہے تین بار اگر وہ تولے جائیں ان کلموں کے ساتھ جو تو نے آج اب تک کہے ہیں البتہ وہی بھاری پڑیں گے وہ کلمے یہ ہیں: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ عَدَدَ خَلْقِهِ وَرِضَا نَفْسِهِ وَزِنَةَ عَرْشِهِ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ۔ یعنی میں خدا کی پاکی بولتا ہوں خوبیوں کے ساتھ اس کی مخلوقات کے شمار کے برابر اور اس کی رضامندی اور خوشی کے برابر اور اس کے عرش کے تول کے برابر اور اس کے کلمات کی سیاہی کے برابر (یعنی بے انتہا اس لئے کہ خدا کے کلموں کی کوئی حد نہیں سارا سمندر اگر سیاہی ہو وہ ختم ہو جائے اور خدا کے کلمے تمام نہ ہوں)۔

٦٩١٤: عَنْ جُوَيْرِيَةَ قَالَتْ مَرَّ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ صَلَّى صَلَاةَ الْغَدَاةِ اَوْ بَعْدَ مَا صَلَّى الْغَدَاةَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ خَلْقِهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ رِضَا نَفْسِهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ زِنَةَ عَرْشِهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهِ۔

۶۹۱۴: ترجمہ وہی جو گزرا۔

٦٩١٥: عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ فَاطِمَةَ اشْتَكَتْ مَا تَلْقَى مِنَ الرَّحَى فِي يَدِهَا وَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْيٌ فَانْطَلَقَتْ فَلَمْ تَجِدْهُ وَلَقِيَتْ عَائِشَةَ فَأَخْبَرَتْهَا فَلَمَّا جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ عَائِشَةُ بِمَجِيْءِ فَاطِمَةَ إِلَيْهَا فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْنَا وَقَدْ أَخَذْنَا مَضَاجِعَنَا فَذَهَبْنَا نَقُوْمُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَكَانِكُمَا فَقَعَدَ بَيْنَنَا حَتَّى وَجَدْتُ بَرْدَ قَدَمِهِ عَلَى صَدْرِيْ ثُمَّ قَالَ أَلَا أُعَلِّمُكُمَا خَيْرًا مِمَّا سَأَلْتُمَا إِذَا أَخَذْتُمَا مَضَاجِعَكُمَا أَنْ تُكَبِّرَا اللّٰهَ أَرْبَعًا وَثَلَاثِيْنَ وَتُسَبِّحَاهُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ وَتَحْمَدَاهُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكُمَا مِنْ خَادِمٍ۔

۶۹۱۵: حضرت علیؓ سے روایت ہے حضرت فاطمہؓ بیمار ہو گئیں یا انہوں نے شکایت کی اس تکلیف کی جو ان کو ہوتی تھی چکی پیسنے میں اور رسول اللہؐ کے پاس قیدی آئے وہ گئیں تو آپ ﷺ کو نہ پایا حضرت عائشہؓ سے ملیں ان سے یہ حال بیان کیا جب رسول اللہؐ تشریف لائے تو حضرت عائشہؓ نے آپؐ سے بیان کیا حضرت فاطمہؓ کے آنے کا حال یہ سن کر رسول اللہؐ ہمارے پاس تشریف لائے ہم اپنے بچھونے پر جا چکے تھے ہم نے چاہا کھڑے ہوں آپؐ نے فرمایا اپنی جگہ پر رہو پھر آپ ہمارے بیچ میں بیٹھ گئے (یعنی میاں بی بی کے بیچ میں) یہاں تک کہ میں نے آپ کے قدموں کی ٹھنڈک اپنے سینے پر پائی آپؐ نے فرمایا میں تم دونوں کو وہ نہ بتاؤں جو بہتر ہے اس سے جو مانگا تم نے (یعنی خادم سے) جب تم دونوں لیٹو تو تکبیر کہو چونتیس بار اور سبحان اللہ تینتیس بار اور الحمد للہ تینتیس بار یہ تمہارے لئے بہتر ہے ایک خادم سے۔

تشریح سبحان اللہ حضرت فاطمہ زہراؓ کا مرتبہ اللہ جل جلالہ کے پاس کتنا بلند ہوگا انہوں نے دنیا میں کوئی راحت نہیں اٹھائی ہمیشہ مشقت اور تکلیف سے زندگی بسر کی اور جب حضرت علیؓ کی فراغت اور دولت کا زمانہ آیا اس سے بیشتر وہ دنیا سے گزر گئیں اور اپنے پدر بزرگوار سے مل گئیں یا اللہ بخش دے ہم کو حضرت فاطمہ زہراؓ کی اطاعت کے طفیل سے اور ہمارا خاتمہ بخیر کر۔ آمین۔

٦٩١٦: عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَفِيْ حَدِيْثِ مُعَاذٍ أَخَذْتُمَا مَضْجَعَكُمَا مِنَ اللَّيْلِ۔

۶۹۱۶: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٦٩١٧: عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِ حَدِيْثِ الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ أَبِيْ لَيْلَى وَزَادَ فِي الْحَدِيْثِ قَالَ عَلِيٌّ مَا تَرَكْتُهُ مُنْذُ سَمِعْتُهُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ قِيْلَ لَهُ وَلَا لَيْلَةَ صِفِّيْنَ قَالَ وَلَا لَيْلَةَ صِفِّيْنَ وَفِيْ حَدِيْثِ عَطَاءٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ أَبِيْ لَيْلَى قَالَ قُلْتُ لَهُ وَلَا لَيْلَةَ صِفِّيْنَ۔

۶۹۱۷: ترجمہ وہی ہے جو گزرا اس میں اتنا زیادہ ہے کہ حضرت علیؓ نے کہا میں نے اس وظیفہ کو کبھی نہیں چھوڑا لوگوں نے کہا صفین کی رات میں بھی (جو بڑی پریشانی کی رات تھی صبح کو معاویہؓ سے جنگ تھی)؟ انہوں نے کہا صفین کی رات میں بھی میں نے وظیفہ ناغہ نہیں کیا۔

٦٩١٨: عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْأَلُهُ خَادِمًا وَشَكَتْ

۶۹۱۸: ابو ہریرہؓ سے روایت ہے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے ایک خادم مانگنے کو اور شکایت کی کہ مجھ کو بہت کام کرنا پڑتا ہے

الْعَمَلَ فَقَالَ مَا أَلْفَيْتِيهِ عِنْدَنَا قَالَ أَلَا أَدُلُّكِ عَلَى مَا هُوَ خَيْرٌ لَكِ مِنْ خَادِمٍ تُسَبِّحِينَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتَحْمَدِينَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتُكَبِّرِينَ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ حِينَ تَأْخُذِينَ مَضْجَعَكِ۔

آپؐ نے فرمایا میرے پاس تو خادم نہیں ہے البتہ میں تجھ کو وہ چیز بتاتا ہوں جو خادم سے بہتر ہے ۳۳ بار تسبیح کہہ اور ۳۳ بار الحمدللہ کہہ اور ۳۴ بار اللہ اکبر جب تو سونے لگے۔

٦٩١٩: عَنْ سُهَيْلٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ۔

۶۹۱۹: ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

بَابُ: اسْتِحْبَابِ الدُّعَاءِ عِنْدَ صِيَاحِ الدِّيكِ

باب: مرغ چلاتے وقت دعا مانگنا

٦٩٢٠: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِذَا سَمِعْتُمْ صِيَاحَ الدِّيَكَةِ فَاسْأَلُوا اللَّهَ مِنْ فَضْلِهِ فَإِنَّهَا رَأَتْ مَلَكًا وَإِذَا سَمِعْتُمْ نَهِيقَ الْحِمَارِ فَتَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِنَّهَا رَأَتْ شَيْطَانًا۔

۶۹۲۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم مرغ کی اذان سنو تو اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل مانگو کیونکہ مرغ فرشتے کو دیکھتا ہے۔

تشریح ۞ تو فرشتے کے سامنے دعا کا حکم کیا اس امید سے کہ فرشتہ بھی دعا میں شریک ہوگا اور اس سے یہ نکلا کہ صالحین کے حضور میں دعا مستحب ہے۔ (نووی)

بَابُ: دُعَاءِ الْكَرْبِ

باب: سختی کی دعا

٦٩٢١: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ عِنْدَ الْكَرْبِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَظِيمُ الْحَلِيمُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَرَبُّ الْأَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ۔

۶۹۲۱: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ سختی (اور مشکل) کے وقت دعا پڑھتے لا الہ الا اللہ اخیر تک یعنی کوئی سچا معبود نہیں سوا اللہ کے جو بڑی عظمت والا بردبار ہے کوئی سچا معبود نہیں سوا اللہ کے جو بڑے عرش کا مالک ہے کوئی سچا معبود نہیں سوا خدا کے جو مالک ہے آسمان کا اور مالک ہے زمین کا اور مالک ہے عرش کا جو عزت والا ہے۔

٦٩٢٢: عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَحَدِيثُ مُعَاذِ بْنِ هِشَامٍ أَتَمُّ۔

۶۹۲۲: وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٦٩٢٣: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَدْعُو بِهِنَّ وَيَقُولُهُنَّ عِنْدَ الْكَرْبِ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ مُعَاذِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ قَتَادَةَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ۔

۶۹۲۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کلموں کو سختی کے وقت کہتے پھر بیان کیا حدیث کو اسی طرح جیسے اوپر گزری اس میں رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ہے۔

٦٩٢٤: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا حَزَبَهُ أَمْرٌ قَالَ فَذَكَرَ بِمِثْلِ

۶۹۲۴: ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کوئی بڑا کام پیش آتا تو یہی دعا پڑھتے اس میں اتنا زیادہ ہے: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

حَدِيْثِ مُعَاذٍ عَنْ اَبِيْهِ وَزَادَ مَعَهُنَّ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ۔

رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ۔

بَابُ: فَضْلِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ

۶۹۲۵:عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ سُئِلَ اَیُّ الْكَلَامِ اَفْضَلُ قَالَ مَا اصْطَفَى اللّٰهُ لِمَلَائِكَتِهٖ اَوْ لِعِبَادِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ۔

۶۹۲۶:عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلَا اُخْبِرُكَ بِاَحَبِّ الْكَلَامِ اِلَى اللّٰهِ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخْبِرْنِیْ بِاَحَبِّ الْكَلَامِ اِلَى اللّٰهِ فَقَالَ اِنَّ اَحَبَّ الْكَلَامِ اِلَى اللّٰهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ۔

باب: سبحان اللہ وبحمدہ کی فضیلت

۶۹۲۵:ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کون سا کلام افضل ہے آپؐ نے فرمایا جس کو اللہ تعالیٰ نے چنا اپنے فرشتوں کے لئے یا بندوں کے لئے سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ۔

۶۹۲۶:اس میں یہ ہے کہ آپؐ نے فرمایا میں تجھ کو نہ بتلاؤں وہ کلام جو بہت پسند ہے اللہ کو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ بتائیے مجھ کو وہ کلام جو اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے آپؐ نے فرمایا بہت پسند اللہ تعالیٰ کو یہ کلام ہے: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ۔

بَابُ: فَضْلِ الدُّعَاءِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ

۶۹۲۷:عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يَدْعُوْ لِاَخِيْهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ اِلَّا قَالَ الْمَلَكُ وَلَكَ بِمِثْلٍ۔

۶۹۲۸:عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ دَعَا لِاَخِيْهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ قَالَ الْمَلَكُ الْمُوَكَّلُ بِهٖ آمِيْنَ وَلَكَ بِمِثْلٍ۔

۶۹۲۹:عَنْ صَفْوَانَ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَفْوَانَ وَكَانَتْ تَحْتَهٗ اُمُّ الدَّرْدَاءِ قَالَ قَدِمْتُ الشَّامَ فَاَتَيْتُ اَبَا الدَّرْدَاءِ فِیْ مَنْزِلِهٖ فَلَمْ اَجِدْهُ وَوَجَدْتُ اُمَّ الدَّرْدَاءِ فَقَالَتْ اَتُرِيْدُ الْحَجَّ الْعَامَ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَتْ فَادْعُ اللّٰهَ لَنَا بِخَيْرٍ فَاِنَّ النَّبِیَّ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ دَعْوَةُ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ لِاَخِيْهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ مُسْتَجَابَةٌ عِنْدَ رَاْسِهٖ مَلَكٌ مُوَكَّلٌ كُلَّمَا دَعَا لِاَخِيْهِ بِخَيْرٍ قَالَ الْمَلَكُ الْمُوَكَّلُ بِهٖ آمِيْنَ

باب: پیٹھ پیچھے دعا کرنے کی فضیلت

۶۹۲۷:ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی مسلمان ایسا نہیں ہے جو اپنے بھائی کے لئے پیٹھ پیچھے اس کے دعا کرے مگر فرشتہ کہتا ہے اور تجھ کو بھی یہی ملے گا (کیونکہ پیٹھ پیچھے دعا کرنا اخلاص کی دلیل ہے اور اخلاص کا ثواب بے حد ہے۔

۶۹۲۸:اس میں یہ ہے کہ آپؐ نے فرمایا جو کوئی دعا کرے اپنے بھائی کے لئے اس کی پیٹھ پیچھے تو مؤکل فرشتہ آمین کہتا ہے اور کہتا ہے ایسی ہی دعا تجھ کو بھی ملے گی۔

۶۹۲۹:صفوان بن عبداللہ بن صفوان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ان کے نکاح میں ام الدرداء رضی اللہ عنہا تھیں انہوں نے کہا میں شام کو آیا تو ابو الدرداء کے مکان کو گیا وہ نہیں ملے لیکن ام درداء ملیں انہوں نے مجھ سے کہا تم اس سال حج کا ارادہ رکھتے ہو میں نے کہا ہاں ام درداءؓ نے کہا تو میرے لئے دعا کرنا اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے مسلمان کی دعا اپنے بھائی کے لئے پیٹھ پیچھے قبول ہوتی ہے اس کے سر کے پاس ایک فرشتہ کہتا ہے آمین اور تم کو بھی یہی ملے گا۔

وَلَكَ بِمِثْلٍ۔

٦٩٣٠:قَالَ فَخَرَجْتُ اِلَى السُّوْقِ فَلَقِيْتُ اَبَا الدَّرْدَاءِ فَقَالَ لِيْ مِثْلَ ذٰلِكَ يَرْوِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ۔

۶۹۳۰: پھر میں بازار کو نکلا تو ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے ملا انہوں نے بھی رسول اللہ ﷺ سے ایسا ہی روایت کیا۔

٦٩٣١:عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِيْ سُلَيْمَانَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ صَفْوَانَ۔

۶۹۳۱: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزر ا ہے۔

بَابُ: اسْتِحْبَابِ الْحَمْدِ بَعْدَ الْاَكْلِ وَالتُّشْرِبِ

باب: کھانے یا پینے کے بعد خدا کا شکر کرنا مستحب ہے

٦٩٣٢:عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ لَيَرْضَى عَنِ الْعَبْدِ اَنْ يَاكُلَ الْاَكْلَةَ فَيَحْمَدَهُ عَلَيْهَا اَوْ يَشْرَبَ الشَّرْبَةَ فَيَحْمَدَهُ عَلَيْهَا۔

۶۹۳۲: انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ راضی ہوتا ہے بندہ سے جب وہ کھانا کھا کر اس کا شکر کرے یا پی کر اس کا شکر کرے (یعنی صبح یا شام یا کسی اور وقت کے کھانے کے بعد)۔

٦٩٣٣:عَنْ زَكَرِيَّاءَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ۔

۶۹۳۳: ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

بَابُ: بَيَانِ اَنَّهُ يُسْتَجَابُ لِلدَّاعِيْ مَا لَمْ يَعْجَلْ فَيَقُوْلُ دَعَوْتُ فَلَمْ يُسْتَجَبْ لِيْ

باب: جلدی نہ کرے تو دعا قبول ہوتی ہے

٦٩٣٤:عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُسْتَجَابُ لِاَحَدِكُمْ مَا لَمْ يَعْجَلْ فَيَقُوْلُ قَدْ دَعَوْتُ فَلَا اَوْ فَلَمْ يُسْتَجَبْ لِيْ۔

۶۹۳۴: ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے ایک کی دعا قبول ہوتی ہے جب تک وہ جلدی نہ کرے یوں نہ کہے میں نے دعا کی اور میری دعا قبول نہ ہوئی یا قبول نہ ہوگی۔

٦٩٣٥:عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُسْتَجَابُ لِاَحَدِكُمْ مَا لَمْ يَعْجَلْ فَيَقُوْلُ قَدْ دَعَوْتُ رَبِّيْ فَلَمْ يَسْتَجِبْ لِيْ۔

۶۹۳۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے ایک کی دعا قبول ہوتی ہے جب تک جلدی نہ کرے یوں نہ کہے میں نے دعا کی اپنے پروردگار سے وہ قبول نہیں ہوئی۔

٦٩٣٦:عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ لَا يَزَالُ يُسْتَجَابُ لِلْعَبْدِ مَا لَمْ يَدْعُ بِاِثْمٍ اَوْ قَطِيْعَةِ رَحِمٍ مَا لَمْ يَسْتَعْجِلْ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْاِسْتِعْجَالُ قَالَ

۶۹۳۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہمیشہ بندہ کی دعا قبول ہوتی ہے جب تک وہ گناہ یا ناتا توڑنے کی دعا نہ کرے اور جلدی نہ کرے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ جلدی کے کیا معنی آپؐ نے فرمایا یوں کہے میں نے دعا کی میں نہیں سمجھتا کہ وہ قبول ہو پھر نا امید ہو

يَقُوْلُ قَدْ دَعَوْتُ وَقَدْ دَعَوْتُ فَلَمْ اَرَ يَسْتَجِيْبُ لِيْ فَيَسْتَحْسِرُ عِنْدَ ذٰلِكَ وَيَدَعُ الدُّعَاءَ۔

جائے اور دعا چھوڑ دے (یہ مالک کو ناگوار ہوتا ہے پھر وہ قبول نہیں کرتا بندے کو چاہئے کہ اپنے مالک سے ہمیشہ فضل وکرم کی امید رکھے اگر دنیا میں دعا نہ قبول ہوگی تو آخرت میں اس کا صلہ ملے گا)۔

بَابُ: اَكْثَرِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ

باب: جنتیوں اور دوزخیوں کا بیان

۶۹۳۷:عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قُمْتُ عَلَى بَابِ الْجَنَّةِ فَاِذَا عَامَّةُ مَنْ دَخَلَهَا الْمَسَاكِيْنُ وَاِذَا اَصْحَابُ الْجَدِّ مَحْبُوْسُوْنَ اِلَّا اَصْحَابَ النَّارِ فَقَدْ اُمِرَ بِهِمْ اِلَى النَّارِ وَقُمْتُ عَلَى بَابِ النَّارِ فَاِذَا عَامَّةُ مَنْ دَخَلَهَا النِّسَاءُ۔

۶۹۳۷:اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں جنت کے دروازے پر کھڑا ہوا وہاں جو دیکھا تو اکثر وہ لوگ اس کے اندر ہیں جو (دنیا میں) مسکین ہیں اور امیر مالدار لوگ روکے گئے ہیں (یعنی جو جنتی ہیں وہ بھی روکے گئے ہیں حساب وکتاب کے لئے) اور جو دوزخی ہیں ان کو تو دوزخ میں لے جانے کا حکم ہو چکا اور میں نے دوزخ کے دروازے پر کھڑے ہو کر دیکھا تو وہاں عورتیں زیادہ تھیں۔

۶۹۳۸:عَنِ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ قَالَ مُحَمَّدٌ ﷺ اطَّلَعْتُ فِي الْجَنَّةِ فَرَاَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ وَاطَّلَعْتُ فِي النَّارِ فَرَاَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا النِّسَاءَ۔

۶۹۳۸:ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے جنت میں جھانکا تو وہاں کے لوگ اکثر وہ تھے جو فقیر ہیں (دنیا میں) اور میں نے دوزخ کو جھانکا تو وہاں اکثر عورتیں تھیں۔

۶۹۳۹:عَنْ اَيُّوْبَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ۔

۶۹۳۹:ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۶۹۴۰:عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اطَّلَعَ فِي النَّارِ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ اَيُّوْبَ۔

۶۹۴۰:ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۶۹۴۱:عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ۔

۶۹۴۱:ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۶۹۴۲:عَنْ اَبِي التَّيَّاحِ قَالَ كَانَ لِمُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ امْرَاَتَانِ فَجَاءَ مِنْ عِنْدِ اِحْدَاهُمَا فَقَالَتِ الْاُخْرَى جِئْتَ مِنْ عِنْدِ فُلَانَةَ فَقَالَ جِئْتُ مِنْ عِنْدِ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ فَحَدَّثَنَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَقَلَّ سَاكِنِي الْجَنَّةِ النِّسَاءُ۔

۶۹۴۲:ابوالتیاح سے روایت ہے مطرف بن عبداللہ کی دو عورتیں تھیں وہ ایک عورت کے پاس سے آئے اور دوسری بولی تو فلاں عورت کے پاس سے آتا ہے مطرف نے کہا میں عمران بن حصین کے پاس سے آیا انہوں نے حدیث بیان کی ہم سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت کے رہنے والوں میں عورتیں بہت کم ہیں۔

۶۹۴۳:عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ مِنْ دُعَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوْذُ بِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ وَفُجَاءَةِ

۶۹۴۳:عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کی دعا یہ تھی اللھم انی اعوذ بك: آخیر تک یعنی یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیری نعمت کے زوال سے اور تیری عافیت اور صحت دی ہوئی پلٹ جانے سے اور تیرے ناگہانی

نِقْمَتِكَ وَجَمِيْعِ سَخَطِكَ۔

عذاب سے اور سب تیرے غضب والے کاموں سے۔

٦٩٤٤:عَنْ اَبِي التَّيَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ مُطَرِّفًا يُحَدِّثُ اَنَّهٗ كَانَتْ لَهٗ امْرَاَتَانِ بِمَعْنَى حَدِيْثِ مُعَاذٍ۔

۶۹۴۴:مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

٦٩٤٥:عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَرَكْتُ بَعْدِيْ فِتْنَةً هِيَ اَضَرُّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ۔

۶۹۴۵:اسامہ بن زیدؓ سے روایت ہے رسول اللہؐ نے فرمایا میں نے اپنے بعد مردوں کو نقصان پہنچانے والا عورتوں سے زیادہ کوئی فتنہ نہیں چھوڑا (اور یہ اکثر خلافِ شرع کام کراتی ہیں اور جو مرد زن مرید ہوتے ہیں ان کو مجبور کر دیتی ہیں)۔

٦٩٤٦:عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ وَسَعِيْدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ اَنَّهُمَا حَدَّثَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ مَا تَرَكْتُ بَعْدِيْ فِي النَّاسِ فِتْنَةً اَضَرَّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ۔

۶۹۴۶:ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

٦٩٤٧:عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ۔

۶۹۴۷:ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

٦٩٤٨:عَنْ اَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِنَّ الدُّنْيَا حُلْوَةٌ خَضِرَةٌ وَاِنَّ اللّٰهَ مُسْتَخْلِفُكُمْ فِيْهَا فَيَنْظُرُ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ فَاتَّقُوا الدُّنْيَا وَاتَّقُوا النِّسَاءَ فَاِنَّ اَوَّلَ فِتْنَةِ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ كَانَتْ فِي النِّسَاءِ وَفِيْ حَدِيْثِ ابْنِ بَشَّارٍ لِيَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ۔

۶۹۴۸:ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دنیا (ظاہر میں) شیریں اور سبز ہے (جیسے تازہ میوہ) اللہ تعالیٰ تم کو حاکم کرنے والا ہے دنیا میں پھر دیکھے گا تم کیسے عمل کرتے ہو تو بچو دنیا سے (یعنی ایسی دنیا سے جو خدا تعالیٰ سے غافل کر دے) اور بچو عورتوں سے اس لئے کہ اول فتنہ بنی اسرائیل کا عورتوں سے شروع ہوا۔

تشریح اللہ تعالیٰ تم کو حاکم کرنے والا ہے دنیا میں پھر دیکھے گا تم کیسے عمل کرتے ہوا ایسا ہی ہوا کہ مسلمانوں کی حکومت مشرق سے مغرب تک پھیل گئی پھر ان کے برے اعمال کی وجہ سے ان کو تنزل ہوا اور اللہ تعالیٰ عزوجل نے دوسری قوم کو حکومت دی اب مسلمان جابجا خوار اور ذلیل اور غیر قوم کے محکوم ہیں اس سے دین اسلام کی تصدیق ہوتی ہے کہ جیسا مخبر صادقؐ نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا اور یہ بھی ثابت ہوا کہ مسلمانوں کا دین حق اور سچ ہے جب تک وہ اپنے دین پر قائم تھے ان کی حکومت اور عزت روز بروز بڑھتی جاتی تھی اور جب سے انہوں نے دین چھوڑ دیا باپ دادا کی رسموں کے پابند ہو گئے کافروں کا چال چلن اختیار کیا ساری حکومت اور عزت خاک میں مل گئی۔

بَابُ: قِصَّةِ اَصْحَابِ الْغَارِ

باب: غار والوں کا قصہ

٦٩٤٩:عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ

۶۹۴۹:عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تین آدمی جا رہے تھے اتنے میں مینہ آیا وہ پہاڑ میں ایک غار تھا اس میں گھس گئے پہاڑ پر

بَيْنَمَا ثَلَاثَةُ نَفَرٍ يَتَمَشَّوْنَ اَخَذَهُمُ الْمَطَرُ فَاَوَوْا اِلَى غَارٍ فِيْ جَبَلٍ فَانْحَطَّتْ عَلَى فَمِ غَارِهِمْ صَخْرَةٌ مِنَ الْجَبَلِ فَانْطَبَقَتْ عَلَيْهِمْ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ انْظُرُوْا اَعْمَالًا عَمِلْتُمُوْهَا صَالِحَةً لِلّٰهِ فَادْعُوْا اللّٰهَ تَعَالَى بِهَا لَعَلَّ اللّٰهَ يَفْرُجُهَا عَنْكُمْ فَقَالَ اَحَدُهُمُ اللّٰهُمَّ اِنَّهُ كَانَ لِيْ وَالِدَانِ شَيْخَانِ كَبِيْرَانِ وَامْرَاَتِيْ وَلِيْ صِبْيَةٌ صِغَارٌ اَرْعَى عَلَيْهِمْ فَاِذَا اَرَحْتُ عَلَيْهِمْ حَلَبْتُ فَبَدَاْتُ بِوَالِدَيَّ فَسَقَيْتُهُمَا قَبْلَ بَنِيَّ وَاَنَّهُ نَاٰى بِيْ ذَاتَ يَوْمٍ الشَّجَرُ فَلَمْ آتِ حَتّٰى اَمْسَيْتُ فَوَجَدْتُهُمَا قَدْ نَامَا فَحَلَبْتُ كَمَا كُنْتُ اَحْلُبُ فَجِئْتُ بِالْحِلَابِ فَقُمْتُ عِنْدَ رُءُوْسِهِمَا اَكْرَهُ اَنْ اُوْقِظَهُمَا مِنْ نَوْمِهِمَا وَاَكْرَهُ اَنْ اَسْقِيَ الصِّبْيَةَ قَبْلَهُمَا وَالصِّبْيَةُ يَتَضَاغَوْنَ عِنْدَ قَدَمَيَّ فَلَمْ يَزَلْ ذٰلِكَ دَاْبِيْ وَدَاْبَهُمْ حَتّٰى طَلَعَ الْفَجْرُ فَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّيْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا مِنْهَا فُرْجَةً نَرَى مِنْهَا السَّمَاءَ فَفَرَجَ اللّٰهُ مِنْهَا فُرْجَةً فَرَاَوْا مِنْهَا السَّمَاءَ وَقَالَ الْآخَرُ اللّٰهُمَّ اَنَّهُ كَانَتْ لِيْ ابْنَةُ عَمٍّ اَحْبَبْتُهَا كَاَشَدِّ مَا يُحِبُّ الرِّجَالُ النِّسَاءَ وَطَلَبْتُ اِلَيْهَا نَفْسَهَا فَاَبَتْ حَتّٰى آتِيَهَا بِمِائَةِ دِيْنَارٍ فَتَعِبْتُ حَتّٰى جَمَعْتُ مِائَةَ دِيْنَارٍ فَجِئْتُهَا بِهَا فَلَمَّا وَقَعْتُ بَيْنَ رِجْلَيْهَا قَالَتْ يَا عَبْدَ اللّٰهِ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَفْتَحِ الْخَاتَمَ اِلَّا بِحَقِّهِ فَقُمْتُ عَنْهَا فَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اِنِّيْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا مِنْهَا

سے ایک پتھر گرا اور غار کے منہ پر آ گیا اور منہ بند ہو گیا ایک نے دوسروں سے کہا اپنے اپنے نیک اعمال کا خیال کرو جو خدا کے لئے کئے ہوں اور دعا مانگو ان اعمال کے وسیلہ سے شاید اللہ تعالیٰ اس پتھر کو کھول دے تمہارے لئے تو ایک نے ان میں سے کہا میرے ماں باپ بوڑھے ضعیف تھے اور میری جورو اور میرے چھوٹے چھوٹے لڑکے تھے کہ میں ان کے واسطے بھیڑ بکریاں چرایا کرتا تھا پھر جب میں شام کے قریب چرا لاتا تھا تو ان کا دودھ دوہتا تھا سو اول اپنے ماں باپ سے شروع کرتا تھا تو ان کو اپنے لڑکوں سے پہلے پلاتا تھا اور البتہ ایک دن مجھ کو درخت نے دور ڈالا (یعنی چارہ بہت دور ملا) سو میں گھر نہ آیا یہاں تک کہ مجھ کو شام ہو گئی تو میں نے ماں باپ کو سوتا پایا پھر میں نے دودھ دوہا جس طرح دوہا کرتا تھا تو میں دودھ لایا اور ماں باپ کے سر کے پاس کھڑا ہوا مجھ کو برا لگا کہ میں ان کو نیند سے جگاؤں اور برا لگا کہ ان سے پہلے لڑکوں کو پلاؤں اور لڑکے بھوک کے مارے شور کرتے تھے میرے دونوں پیروں کے پاس سو اسی طرح برابر میرا اور ان کا حال رہا صبح تک (یعنی میں ان کی انتظار میں دودھ لیے رات بھر کھڑا رہا) اور لڑکے روتے چلاتے رہے نہ میں نے پیا نہ لڑکوں کو پلایا سو الٰہی اگر تو جانتا ہے کہ ایسی محنت اور مشقت تیری رضامندی کے واسطے میں نے کی تھی تو اس پتھر سے ایک روزن کھول دے جس میں سے ہم آسمان کو دیکھیں تو خدا نے اس میں ایک روزن کھول دیا اور انہوں نے اس میں سے آسمان کو دیکھا۔ دوسرے نے کہا الٰہی ماجرا یہ ہے کہ میرے چچا کی ایک بیٹی تھی جس سے میں محبت کرتا تھا جیسے مرد عورت سے کرتے ہیں (یعنی میں اس کا کمال عاشق تھا) سو اس کی طرف مائل ہو کر میں نے اس کی ذات کو چاہا (یعنی حرامکاری کا ارادہ کیا) اس نے نہ مانا اور کہا جب تک سو اشرفیاں نہ دے گا میں راضی نہ ہوں گی میں نے کوشش کی اور سو اشرفیاں کما کر اس کے پاس لایا جب میں نے اس کی ٹانگیں اٹھائیں (یعنی جماع کے ارادہ سے) اس نے کہا اے خدا کے بندے ڈر خدا سے اور مت توڑ مہر کو مگر حق سے (یعنی بغیر نکاح کے بکارت مت زائل کر) تو

فُرْجَةً فَفَرَجَ لَهُمْ وَقَالَ الْآخَرُ اللّٰهُمَّ إِنِّي كُنْتَ اسْتَأْجَرْتُ أَجِيرًا بِفَرَقِ أَرُزٍّ فَلَمَّا قَضَى عَمَلَهُ قَالَ أَعْطِنِي حَقِّي فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ فَرَقَهُ فَرَغِبَ عَنْهُ فَلَمْ أَزَلْ أَزْرَعُهُ حَتَّى جَمَعْتُ مِنْهُ بَقَرًا وَرِعَاءَ هَا فَجَاءَ نِي فَقَالَ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَظْلِمْنِي حَقِّي قُلْتُ اذْهَبْ إِلَى تِلْكَ الْبَقَرِ وَرِعَائِهَا فَخُذْهَا فَقَالَ اتَّقِ اللّٰهِ وَلَا تَسْتَهْزِئُ بِي فَقُلْتُ إِنِّي لَا أَسْتَهْزِئُ بِكَ خُذْ لَكَ الْبَقَرَ وَرِعَاءَ هَا فَأَخَذَهُ فَذَهَبَ بِهِ فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا مَا بَقِيَ فَفَرَجَ اللّٰهُ مَا بَقِيَ۔

میں اٹھ کھڑا ہوا اور اس کے اوپر سے الٰہی تو جانتا ہے کہ یہ کام میں نے تیری رضامندی کے لئے کیا تو ایک روزن اور کھول دے ہمارے لئے خدا تعالیٰ نے اور روزن کھول دیا (یعنی وہ روزن بڑا ہو گیا) تیسرے نے کہا الٰہی میں نے ایک شخص سے مزدوری لی ایک فرق (وہ برتن جس میں سولہ رطل اناج آتا ہے) چاول پر جب وہ اپنا کام کر چکا اس نے کہا میرا حق دے میں نے فرق بھر چاول اس کے سامنے رکھے اس نے نہ لئے میں ان چاولوں کو بوتا رہا (اس میں برکت ہوئی) یہاں تک کہ میں نے اس مال سے گائے بیل اور ان کے چرانے والے غلام اکٹھے کئے پھر وہ مزدور میرے پاس آیا اور کہنے لگا اللہ سے ڈر اور میرا حق مت مار میں نے کہا جا اور گائے بیل اور ان کے چرانے والے سب تو لے لے وہ بولا خدا جبار سے ڈر اور مجھ سے ٹھٹھا مت کر میں نے کہا میں ٹھٹھا نہیں کرتا وہ گائے بیل اور چرانے والوں کو تو لے لے اس نے ان کو لے لیا پھر اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میں نے تیری رضامندی کے لئے کیا تو جتنا باقی ہے روزن وہ بھی کھول دے حق تعالیٰ نے اس کو بھی کھول دیا اور وہ لوگ اس غار سے باہر نکلے۔

تشریح اس حدیث میں بہت کام کے فائدے ہیں اول یہ کہ سخت مصیبت میں اور نہایت بلا میں جس کی کوئی تدبیر نہ ہو سکے تو اپنے خالص اعمال کو خلاصی کا وسیلہ کرے حق تعالیٰ اس کو نجات دے گا دوسرے یہ کہ ماں باپ کا حق اپنی جان اور جورو لڑکوں کے حق پر مقدم ہے اور بڑی نیکیوں میں داخل ہے تیسرے یہ کہ قادر ہو کر گناہ سے بچنا اور صرف خدا کے خوف سے شہوت کو دبانا اور خواہش نفسانی کو مٹانا بڑے کمال کی بات ہے اور خدا کو نہایت پسند ہے چوتھے یہ کہ حق والوں کا حق ادا کرنا رضائے الٰہی کا عمدہ وسیلہ ہے پانچویں یہ کہ جو مالک کے بدوں اجازت اس کا اناج بو دے تو اس کے حاصلات کا مالک مالک ہی ہے۔ (تحفۃ الاخیار)

٦٩٥٠: عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَى حَدِيثِ أَبِي ضَمْرَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ وَزَادُوا فِي حَدِيثِهِمْ وَخَرَجُوا يَمْشُونَ وَفِي حَدِيثِ صَالِحٍ يَتَمَاشَوْنَ إِلَّا عُبَيْدَاللّٰهِ فَإِنَّ فِي حَدِيثِهِ وَخَرَجُوا وَلَمْ يَذْكُرْ بَعْدَهَا شَيْئًا۔

۶۹۵۰: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٦٩٥١: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ

۶۹۵۱: عبداللہ بن عمرؓ نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپؐ فرماتے

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ انْطَلَقَ ثَلَاثَةُ رَهْطٍ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حَتّٰى آوَاهُمُ الْمَبِيْتُ اِلٰى غَارٍ وَاقْتَصَّ الْحَدِيْثَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ قَالَ رَجُلٌ مِنْهُمُ اللّٰهُمَّ كَانَ لِيْ اَبَوَانِ شَيْخَانِ كَبِيْرَانِ فَكُنْتُ لَا اَغْبِقُ قَبْلَهُمَا اَهْلًا وَلَا مَالًا وَقَالَ فَامْتَنَعَتْ مِنِّيْ حَتّٰى اَلَمَّتْ بِهَا سَنَةٌ مِنَ السِّنِيْنَ فَجَاءَتْنِي فَاَعْطَيْتُهَا عِشْرِيْنَ وَمِائَةَ دِيْنَارٍ وَقَالَ فَثَمَّرْتُ اَجْرَهٗ حَتّٰى كَثُرَتْ مِنْهُ الْاَمْوَالُ فَارْتَعَجَتْ وَقَالَ فَخَرَجُوْا مِنَ الْغَارِ يَمْشُوْنَ۔

تھے تم سے پہلے تین کنبہ والے چلے یہاں تک کہ ان کو رات ہوگئی ایک غار میں پھر بیان کیا سارا قصہ جیسے اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ ایک شخص بولا یا اللہ میرے ماں باپ بوڑھے ضعیف تھے میں ان سے پہلے رات کو کسی کو دودھ نہ پلاتا نہ گھر والوں کو نہ غلاموں کو اور یہ ہے کہ اس عورت نے میرا کہنا نہ مانا یہاں تک کہ ایک سال قحط میں گرفتار ہوئی اور میرے پاس آئی میں نے اس کو ایک سو بیس دینار دیئے اور یہ ہے کہ میں نے اس مزدور کی اجرت کو بویا یہاں تک کہ بہت سے مال اس سے حاصل ہوئے اور وہ گڑبڑ کرنے لگے آخر میں یہ ہے کہ پھر وہ نکلے غار میں سے چلتے ہوئے۔

كِتَابُ التَّوْبَةِ

توبہ کے مسائل

تشریح: نووی رحمہ اللہ نے کہا کتاب الایمان میں گذرا ہے کہ توبہ کے تین رکن ہیں۔ ایک گناہ سے باز آنا۔ دوسرے کئے پر شرمندہ ہونا تیسرے قصد کرنا کہ اب نہ کروں گا اور جو گناہ حق العباد ہو تو ایک رکن اور ہے کہ اس حق سے چھٹنا اور توبہ تمام گناہوں سے واجب ہے فی الفور خواہ گناہ صغیر ہو یا کبیرہ اور ایک گناہ سے توبہ صحیح ہے اگرچہ دوسرے گناہوں پر اصرار کرتا ہو اور توبہ کے بعد اگر پھر گناہ کرے تو دوسرا گناہ لکھا جائے گا اور توبہ باطل نہ ہوگی۔ (نووی مختصراً)

٦٩٥٢: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ وَاَنَا مَعَهٗ حَيْثُ يَذْكُرُنِیْ وَاللّٰهِ لَلّٰهُ اَفْرَحُ بِتَوْبَةِ عَبْدِهٖ مِنْ اَحَدِكُمْ يَجِدُ ضَالَّتَهٗ بِالْفَلَاةِ وَمَنْ تَقَرَّبَ اِلَیَّ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ اِلَيْهِ ذِرَاعًا وَمَنْ تَقَرَّبَ اِلَیَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ اِلَيْهِ بَاعًا وَّاِذَا اَقْبَلَ اِلَیَّ يَمْشِیْ اَقْبَلْتُ اِلَيْهِ اُهَرْوِلُ۔

٦٩٥٢: ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اللہ تعالیٰ نے فرمایا“ میں اپنے بندہ کے گمان کے ساتھ ہوں اور میں اس کے ساتھ ہوں علم سے جہاں وہ مجھ کو یاد کرے“ اور البتہ اللہ تعالیٰ اپنے بندہ کی توبہ سے ایسا خوش ہوتا ہے جیسے تم میں سے کوئی خالی زمین میں اپنا گم شدہ جانور پائے اور جو شخص میری طرف ایک بالشت نزدیک ہو میں اس کی طرف ایک ہاتھ نزدیک ہوتا ہوں اور جو ایک ہاتھ نزدیک ہو تو میں ایک باع (دونوں ہاتھ پھیلاؤ) نزدیک ہوتا ہوں اور جب وہ میری طرف چلتا ہوا آتا ہے تو میں دوڑتا ہوا اس کی طرف آتا ہوں“ (اس حدیث کی شرح اوپر گزر چکی)

٦٩٥٣: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَلّٰهُ اَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ اَحَدِ كُمْ مِّنْ اَحَدِكُمْ بِضَالَّتِهٖ اِذَا وَجَدَهَا۔

٦٩٥٣: ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سلم نے فرمایا ”البتہ اللہ تعالیٰ تم میں سے جب کوئی توبہ کرے تو اس سے زیادہ خوش ہوتا ہے جتنا کوئی تم میں سے اپنا گما ہوا جانور پانے سے خوش ہوتا ہے“

٦٩٥٤: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَاهُ۔

٦٩٥٤: ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

٦٩٥٥: عَنِ الْحَارِثِ ابْنِ سُوَيْدٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عَبْدِاللّٰهِ اَعُوْدُهٗ وَهُوَ مَرِيْضٌ فَحَدَّثَنَا

٦٩٥٥: حارث بن سوید سے روایت ہے میں عبداللہ کے پاس گیا ان کے پوچھنے کو وہ بیمار تھے، انہوں نے مجھ سے دو حدیثیں بیان کیں، ایک اپنی

بِحَدِيْثَيْنِ حَدِيْثًا عَنْ نَّفْسِهٖ وَحَدِيْثًا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُ اَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ الْمُؤْمِنِ مِنْ رَّجُلٍ فِيْ اَرْضٍ دَوِيَّةٍ مَّهْلِكَةٍ مَّعَهُ رَاحِلَتُهٗ عَلَيْهَا طَعَامُهٗ وَشَرَابُهٗ فَنَامَ فَاسْتَيْقَظَ وَ قَدْ ذَهَبَتْ فَطَلَبَهَا حَتّٰى اَدْرَكَهُ الْعَطَشُ ثُمَّ قَالَ اَرْجِعُ اِلٰى مَكَانِيَ الَّذِيْ كُنْتُ فِيْهِ فَاَنَامُ حَتّٰى اَمُوْتَ فَوَضَعَ رَاْسَهٗ عَلٰى سَاعِدِهٖ لِيَمُوْتَ فَاسْتَيْقَظَ وَ عِنْدَهٗ رَاحِلَتُهٗ عَلَيْهَا زَادُهٗ وَطَعَامُهٗ وَ شَرَابُهٗ فَاللّٰهُ اَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ الْعَبْدِ الْمُؤْمِنِ مِنْ هٰذَا بِرَاحِلَتِهٖ وَ زَادِهٖ۔

طرف سے اور ایک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے۔انہوں نے کہا میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے ''البتہ اللہ تعالیٰ اپنے بندہ مؤمن کی توبہ سے اس سے زیادہ خوش ہوتا ہے جیسے کوئی شخص ایک پٹ پر میدان میں (جہاں نہ سایہ ہو نہ پانی) جو ہلاک کرنے والا ہو سو جائے اور اس کے ساتھ اس کا اونٹ ہو جس پر اس کا کھانا اور پانی ہو جب وہ جاگے تو اپنا اونٹ نہ پائے پھر اس کو ڈھونڈے یہاں تک کہ پیاسا ہو جائے پھر کہے میں لوٹ جاؤں جہاں تھا اور سوتے سوتے مر جاؤں، پھر اپنا سر اپنے بازو پر رکھے مرنے کے لیے پھر جو جاگے تو اپنا اونٹ اپنے پاس پائے اس پر اس کا توشہ ہو کھانا بھی اور پانی بھی تو اللہ تعالیٰ کو مؤمن بندے کی توبہ سے اس سے زیادہ خوشی ہوتی ہے، جتنی اس شخص کو اپنے اونٹ اور توشہ ملنے سے ہوتی ہے۔''

٦٩٥٦:عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَ قَالَ مِنْ رَّجُلٍ بِدَاوِيَةٍ مِّنَ الْاَرْضِ۔

۶۹۵۶: ترجمہ وہی ہے جو گزرا ہے۔

٦٩٥٧: عَنِ الْحَارِثِ ابْنِ سُوَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ حَدِيْثَيْنِ اَحَدُهُمَا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ الْاٰخَرُ عَنْ نَّفْسِهٖ فَقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَلّٰهُ اَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ الْمُؤْمِنِ بِمِثْلِ حَدِيْثِ جَرِيْرٍ۔

۶۹۵۷: ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

٦٩٥٨:عَنْ سِمَاكٍ قَالَ خَطَبَ النُّعْمَانُ ابْنُ بَشِيْرٍ فَقَالَ لَلّٰهُ اَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهٖ مِنْ رَّجُلٍ حَمَلَ زَادَهٗ وَ مَزَادَهٗ عَلٰى بَعِيْرٍ ثُمَّ صَارَ حَتّٰى كَانَ بِفَلَاةٍ مِّنَ الْاَرْضِ فَاَدْرَكَتْهُ الْقَائِلَةُ فَنَزَلَ فَقَالَ تَحْتَ شَجَرَةٍ فَغَلَبَتْهُ عَيْنُهٗ وَانْسَلَّ بَعِيْرُهٗ فَاسْتَيْقَظَ فَسَعٰى شَرَفًا فَلَمْ يَرَشَيْئًا ثُمَّ سَعٰى شَرَفًا ثَانِيًا فَلَمْ يَرَشَيْئًا ثُمَّ سَعٰى شَرَفًا ثَالِثًا فَلَمْ يَرَشَيْئًا فَاَقْبَلَ حَتّٰى اَتٰى مَكَانَهُ الَّذِيْ قَالَ فِيْهِ فَبَيْنَمَا هُوَ قَاعِدٌ اِذَا جَآءَهٗ بَعِيْرُهٗ يَمْشِيْ حَتّٰى

۶۹۵۸: سماک سے روایت ہے نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خطبہ پڑھا تو کہا البتہ اللہ کو اپنے بندہ کی توبہ سے اس شخص سے زیادہ خوشی ہوتی ہے جس کا توشہ اور توشہ دان ایک اونٹ پر ہو پھر وہ چلے اور ایک ایسے میدان میں پہنچے جہاں کھانا اور پانی نہ ہو اور دوپہر کا وقت ہو جائے وہ اترے اور ایک درخت کے تلے سو جائے، اس کی آنکھ لگ جائے اور اونٹ چل دے جب جاگے اور ایک اونچان پر چڑھے تو اونٹ نہ پائے پھر دوسری اونچان پر چڑھے کچھ نہ دیکھے پھر تیسری اونچان پر چڑھے کچھ نہ دیکھے پھر لوٹ کر اپنی اسی جگہ میں آئے جہاں سویا تھا اور وہ بیٹھا ہوا تتنے میں اس کا اونٹ چلتا ہوا آئے یہاں تک کہ

وَضَعَ خِطَامَهُ فِيْ يَدِهِ فَلَلّٰهُ اَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ الْعَبْدِ مِنْ هٰذَا حِيْنَ وَجَدَ بَعِيْرَهُ عَلٰى حَالِهِ قَالَ سِمَاكٌ فَزَعَمَ الشَّعْبِيُّ اَنَّ النُّعْمَانَ رَفَعَ هٰذَا الْحَدِيْثَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ اَمَّا اَنَا فَلَمْ اَسْمَعْهُ ۔

اپنی نکیل اس کے ہاتھ میں دے دے، البتہ اللہ تعالیٰ کو بندہ کی توبہ سے اس شخص سے زیادہ خوشی ہوتی ہے جب وہ اپنا اونٹ اسی طرح سے پاتا ہے۔ سماک نے کہا شعبی نے کہا نعمان نے یہ حدیث مرفوع کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک لیکن میں نے تو نعمان سے مرفوع کرتے نہیں سنا۔

۶۹۵۹:عَنِ الْبَرَاءِ ابْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ تَقُوْلُوْنَ بِفَرَحِ رَجُلٍ انْفَلَتَتْ مِنْهُ رَاحِلَتُهُ تَجُرُّ زِمَامَهَا بِاَرْضٍ قَفْرٍ لَيْسَ بِهَا طَعَامٌ وَّ لَا شَرَابٌ وَّ عَلَيْهَا لَهُ طَعَامٌ وَّ شَرَابٌ فَطَلَبَهَا حَتّٰى شَقَّ عَلَيْهِ ثُمَّ مَرَّتْ بِجِذْلِ شَجَرَةٍ فَتَعَلَّقَ زِمَامُهَا فَوَجَدَهَا مُتَعَلِّقَةً بِهِ قُلْنَا شَدِيْدًا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَا وَاللّٰهِ لَلّٰهُ اَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ مِنَ الرَّجُلِ بِرَاحِلَتِهِ قَالَ جَعْفَرٌ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ ابْنُ اِيَادٍ عَنْ اَبِيْهِ ۔

۶۹۵۹: براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''تم کیا کہتے ہو اس شخص کو کتنی خوشی ہوگی، جس کا اونٹ بھاگ جائے اپنی نکیل کھینچتا ہوا ایسے پٹ پر میدان میں جہاں نہ کھانا ہو نہ پانی اور اس کا کھانا اور پانی سب اسی اونٹ پر ہو پھر وہ اس کو ڈھونڈھتے ڈھونڈھتے تھک جائے، آخر وہ اونٹ ایک درخت کی جڑ پر گزرے اور اس کی نکیل اس جڑ سے اٹک جائے، پھر وہ شخص اس اونٹ کو اس درخت سے اٹکا ہوا پائے۔'' ہم لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس شخص کو بہت خوشی ہوگی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''خبردار ہو جاؤ البتہ قسم اللہ کی اللہ کو اپنے بندہ کی توبہ سے اس شخص سے زیادہ خوشی ہوتی ہے۔''

۶۹۶۰:عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ وَهُوَ عَمُّهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَلّٰهُ اَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ حِيْنَ يَتُوْبُ اِلَيْهِ مِنْ اَحَدِكُمْ كَانَ عَلٰى رَاحِلَتِهِ بِاَرْضٍ فَلَاةٍ فَانْفَلَتَتْ مِنْهُ وَعَلَيْهَا طَعَامُهُ وَشَرَابُهُ فَاَيِسَ مِنْهَا فَاَتٰى شَجَرَةً فَاضْطَجَعَ فِيْ ظِلِّهَا قَدْ اَيِسَ مِنْ رَاحِلَتِهِ فَبَيْنَا هُوَ كَذٰلِكَ اِذَا هُوَ بِهَا قَائِمَةً عِنْدَهُ فَاَخَذَ بِخِطَامِهَا ثُمَّ قَالَ مِنْ شِدَّةِ الْفَرَحِ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ عَبْدِيْ وَ اَنَا رَبُّكَ اَخْطَاَ مِنْ شِدَّةِ الْفَرَحِ ۔

۶۹۶۰: انس بن مالک ؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''البتہ اللہ تعالیٰ کو زیادہ خوشی ہوتی ہے اپنے بندہ کی توبہ سے جب وہ توبہ کرتا ہے تم میں سے اس شخص سے جو اپنے اونٹ پر سوار ہو ایک صاف بے آب ودانہ جنگل میں، پھر وہ اونٹ نکل بھاگے اسی پر اس کا کھانا اور پانی ہو۔ آخر وہ اس سے ناامید ہو کر ایک درخت کے تلے آ کر لیٹ رہے اس کے سایہ میں اور اونٹ سے بالکل ناامید ہو گیا ہو وہ اسی حال میں ہو کہ یکا یک اونٹ اس کے سامنے آ کر کھڑا ہو جائے اور وہ اس کی نکیل تھام لے پھر خوشی کے مارے بھول کر غلطی سے کہنے لگے یا اللہ تو میرا بندہ ہے میں تیرا رب ہوں خوشی کے سبب سے ایسی غلطی کرے۔'' (یعنی یوں کہنا تھا یا اللہ تو میرا رب ہے میں تیرا بندہ ہوں پر خوشی سے زبان میں الٹا نکل جائے)

۶۹۶۱:عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَلّٰهُ

۶۹۶۱: انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''البتہ اللہ تعالیٰ کو بہت زیادہ خوشی ہوتی ہے اپنے بندہ

اَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهٖ مِنْ اَحَدِكُمْ اِذَا اسْتَيْقَظَ عَلٰى بَعِيْرِهٖ قَدْ اَضَلَّهٗ بِاَرْضٍ فَلَاةٍ۔

کی توبہ سے بہ نسبت اس شخص کے تم میں سے جو جاگتے ہی اپنا اونٹ دیکھے جو گم ہو گیا ہوا ایک خشک جنگل میں۔''

٦٩٦٢:عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ۔

۶۹۶۲: ترجمہ وہی جو گزرا۔

بَابُ : فَضِيْلَةِ الْاِسْتِغْفَارِ

باب: مغفرت مانگنے کی فضیلت

٦٩٦٣:عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ حِيْنَ حَضَرَتْهُ الْوَفَاتُ كُنْتُ كَتَمْتُ عَنْكُمْ شَيْئًا سَمِعْتُهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ يَقُوْلُ لَوْ لَا اَنَّكُمْ تُذْنِبُوْنَ لَخَلَقَ اللّٰهُ خَلْقًا يُّذْنِبُوْنَ يَغْفِرُ لَهُمْ۔

۶۹۶۳: ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جب ان کی وفات قریب ہوئی تو انہوں نے کہا، میں نے ایک حدیث کو جو رسول اللہ ﷺ سے میں نے سنی تھی تم سے چھپایا تھا (مصلحت سے کہ لوگ اس پر تکیہ نہ کریں اور گناہ سے بے ڈر نہ ہو جائیں) میں نے سنا جناب محمد رسول اللہ ﷺ سے آپ ﷺ فرماتے تھے اگر تم گناہ نہ کرو البتہ اللہ تعالیٰ ایسی مخلوق پیدا کرے جو گناہ کریں (پھر بخشش مانگیں) اللہ تعالیٰ ان کو بخشے۔''

٦٩٦٤:عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ لَوْ اَنَّكُمْ لَمْ تَكُنْ لَّكُمْ ذُنُوْبٌ يَغْفِرُهَا اللّٰهُ لَكُمْ لَجَآءَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ لَّهُمْ ذُنُوْبٌ يَّغْفِرُهَا لَهُمْ۔

۶۹۶۴: ترجمہ وہی جو گزرا۔

٦٩٦٥:عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْلَمْ تُذْنِبُوْا لَذَهَبَ اللّٰهُ بِكُمْ وَ لَجَآءَ بِقَوْمٍ يُّذْنِبُوْنَ فَيَسْتَغْفِرُوْنَ اللّٰهَ فَيَغْفِرُ لَهُمْ۔

۶۹۶۵: ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر تم گناہ نہ کرو، البتہ اللہ تعالیٰ تم کو فنا کر دے اور ایسے لوگوں کو پیدا کرے جو گناہ کریں، پھر اس سے بخشش مانگیں اور اللہ تعالیٰ بخشے ان کو۔'' (سبحان اللہ مالک کے سامنے قصور کا اقرار کرنا اور معذرت کرنا اور توبہ کرنا اور معافی چاہنا کیسی عمدہ بات ہے اور مالک کو کیسے پسند ہے۔ کسی بزرگ نے کہا کہ وہ گناہ مبارک ہے جس کے بعد عذر ہو اور وہ عبادت منحوس ہے جس سے غرور پیدا ہو)

بَابُ : فَضْلِ دَوَامِ الذِّكْرِ وَ لَجَوَازِ تَرْكِ ذٰلِكَ

باب: ہمیشہ ذکر کرنے کی فضیلت اور اس کا ترک جائز ہونے کا بیان

٦٩٦٦:عَنْ حَنْظَلَةَ الْاُسَيْدِيِّ قَالَ وَكَانَ مِنْ

۶۹۶۶: حنظلہ اسیدی سے روایت ہے وہ محرروں میں سے تھے رسول اللہ صلی

كُتَّابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلّٰى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَقِيَنِىْ اَبُوْبَكْرٍ فَقَالَ كَيْفَ اَنْتَ يَا حَنْظَلَةُ قَالَ قُلْتُ نَافَقَ حَنْظَلَةُ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ مَا تَقُوْلُ قَالَ قُلْتُ نَكُوْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُذَكِّرُنَا بِالنَّارِ وَالْجَنَّةِ حَتّٰى كَاَنَّا رَاْیُ عَيْنٍ فَاِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَافَسْنَا الْاَزْوَاجَ وَالْاَوْلَادَ وَالضَّيْعَاتِ نَسِيْنَا كَثِيْراً قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ وَاللّٰهِ اِنَّا لَنَلْقٰى مِثْلَ هٰذَا فَانْطَلَقْتُ اَنَا وَ اَبُوْبَكْرٍ حَتّٰى دَخَلْنَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلّٰى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ نَافَقَ حَنْظَلَةُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلّٰى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَاذَاكَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَكُوْنُ عِنْدَكَ تُذَكِّرُنَا بِالْجَنَّةِ وَالنَّارِ كَاَنَّا رَاْیُ عَيْنٍ فَاِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِكَ عَافَسْنَاالْاَزْوَاجَ وَالْاَوْلَادَ وَالضَّيْعَاتِ نَسِيْنَا كَثِيْرًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ اَنْ لَّوْتَدُوْمُوْنَ عَلٰى مَا تَكُوْنُوْنَ عِنْدِیْ وَفِی الذِّكْرِ لَصَافَحَتْكُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ عَلٰى فُرُشِكُمْ وَ فِیْ طُرُقِكُمْ وَ لٰكِنْ يَّا حَنْظَلَةُ سَاعَةً وَّ سَاعَةً ثَلَاثَ مَرَّاتٍ۔

اللہ علیہ وآلہ وسلم کے انہوں نے کہا ابوبکر صدیقؓ مجھ سے ملے اور پوچھا کیسا ہے تو اے حنظلہ میں نے کہا حنظلہ تو منافق ہو گیا (یعنی بے ایمان) ابوبکر نے کہا سبحان اللہ تو کیا کہتا ہے میں نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ہوتے ہیں تو آپ ﷺ ہم کو یاد دلاتے ہیں دوزخ اور جنت کی گویا دونوں ہماری آنکھ کے سامنے ہیں، پھر جب ہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس سے نکل جاتے ہیں تو بیبیوں اور اولاد اور کاروبار میں مصروف ہو جاتے ہیں تو بہت بھول جاتے ہیں۔ ابوبکر نے کہا قسم اللہ کی ہمارا بھی یہی حال ہے۔ پھر میں اور ابوبکر دونوں چلے یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس پہنچے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حنظلہ منافق ہو گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تیرا کیا مطلب ہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ہوتے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم کو یاد دلاتے ہیں دوزخ اور جنت کی گویا دونوں ہماری آنکھ کے سامنے ہیں۔ پھر جب ہم آپ ﷺ کے پاس سے چلے جاتے ہیں تو بیبیوں اور بچوں اور کاموں میں مشغول ہو جاتے ہیں اور بہت باتیں بھول جاتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا ''قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر تم سدا بنے رہو اسی حال پر جس طرح میرے پاس رہتے ہو اور یاد الٰہی میں رہو البتہ فرشتے تم سے مصافحہ کریں تمہارے فرشتوں پر اور تمہاری راہوں میں لیکن اے حنظلہ ایک ساعت دنیا کا کاروبار اور ایک ساعت یاد پروردگار۔'' تین بار یہ فرمایا۔

تشریح تو آپ ﷺ کے فرمانے سے معلوم ہوا کہ یہ نفاق نہیں ہے بلکہ دنیا داری کا لازمہ ہے اگر ہر دم حضوری میں رہے تو دنیا کے سارے کاروبار معطل ہو جائیں گے پس غفلت بھی حکمت ہے۔ بیت

غفلت بجہاں اگر نبودے ☆ از عمر دے پسر نبودے

۶۹۶۷: عَنْ حَنْظَلَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَعَظَنَا فَذَكَرَ النَّارَ قَالَ ثُمَّ جِئْتُ اِلَى الْبَيْتِ فَضَاحَكْتُ الصِّبْيَانَ وَ لَاعَبْتُ الْمَرْاَةَ قَالَ فَخَرَجْتُ فَلَقِيْتُ اَبَا بَكْرٍ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ

۶۹۶۷: حنظلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تھے آپ ﷺ نے نصیحت کی اور دوزخ کا ذکر کیا پھر میں گھر میں آیا اور بچوں سے ہنسا اور بی بی سے کھیلا۔ پھر میں نکلا تو ابوبکر ملے میں نے ان سے بیان کیا انہوں نے کہا میں نے بھی ایسا ہی کیا پھر ہم دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملے۔ میں نے

وَ اَنَا قَدْ فَعَلْتُ مِثْلَ مَا تَذْكُرُ فَلَقِيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَافَقَ حَنْظَلَةُ فَقَالَ مَهْ فَحَدَّثْتُهُ بِالْحَدِيْثِ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ وَّ اَنَا قَدْ فَعَلْتُ مِثْلَ مَا فَعَلَ فَقَالَ يَا حَنْظَلَةُ سَاعَةً وَّ سَاعَةً وَلَوْ كَانَتْ تَكُوْنُ قُلُوْبُكُمْ كَمَا تَكُوْنُ عِنْدَ الذِّكْرِ لَصَافَحَتْكُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ حَتّٰى تُسَلِّمَ عَلَيْكُمْ فِي الطُّرُقِ۔

عرض کیا یا رسول اللہ حنظلہ تو منافق ہو گیا آپ ﷺ نے فرمایا کیا کہتا ہے میں نے سارا حال بیان کیا ابوبکر نے کہا میں نے بھی حنظلہ کی طرح کیا آپ ﷺ نے فرمایا ''اے حنظلہ ایک ساعت یاد کی ہے اور ایک ساعت غفلت کی اگر تمہارے دل اسی طرح رہیں جیسے وعظ کے وقت ہوتے ہیں تو فرشتے تم سے مصافحہ کریں یہاں تک کہ راہوں میں تم کو سلام کریں''۔

٦٩٦٨:عَنْ حَنْظَلَةَ التَّمِيْمِيِّ الْاُسَيْدِيِّ الْكَاتِبِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَّرَنَا الْجَنَّةَ وَ النَّارَ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِهِمَا۔

۶۹۶۸: ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

بَابٌ : سِعَةِ رَحْمَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى

باب: اللہ تعالیٰ کی رحمت غصہ سے زیادہ ہے

٦٩٦٩:عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ الْخَلْقَ كَتَبَ فِيْ كِتَابِهٖ فَهُوَ عِنْدَهٗ فَوْقَ الْعَرْشِ اِنَّ رَحْمَتِيْ تَغْلِبُ غَضَبِيْ۔

۶۹۶۹: ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جب اللہ تعالیٰ نے مخلوقات کو بنایا تو اپنی کتاب میں لکھا اور وہ کتاب اس کے پاس ہے عرش کے اوپر کہ میری رحمت غضب پر غالب ہوگی''۔

٦٩٧٠:عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ سَبَقَتْ رَحْمَتِيْ غَضَبِيْ۔

۶۹۷۰: ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میری رحمت میرے غصہ سے آگے بڑھ گئی ہے''۔ (یعنی رحمت زیادہ ہے)

تشریح: اس حدیث سے جہمیوں کا مذہب باطل اور اہلسنّت کا مذہب ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ عرش کے اوپر ہے اور یہ حدیث صحیح ہے۔

٦٩٧١:عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَضَى اللّٰهُ الْخَلْقَ كَتَبَ فِيْ كِتَابِهٖ عَلٰى نَفْسِهٖ فَهُوَ مَوْضُوْعٌ عِنْدَهٗ اِنَّ رَحْمَتِيْ تَغْلِبُ غَضَبِيْ۔

۶۹۷۱: ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''جب اللہ تعالیٰ مخلوقات کو بنا چکا تو اپنی کتاب میں لکھا اپنے اوپر وہ کتاب اس کے پاس رکھی ہے کہ میری رحمت غالب ہوگی میرے غصہ پر''۔

٦٩٧٢:عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ

۶۹۷۲: ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے

جَعَلَ اللّٰهُ الرَّحْمَةَ مِائَةَ جُزْءٍ فَاَمْسَكَ عِنْدَهٗ تِسْعَةً وَّ تِسْعِيْنَ وَ اَنْزَلَ فِى الْاَرْضِ جُزْءًا وَّاحِدًا فَمِنْ ذٰلِكَ الْجُزْءِ تَتَرَاحَمُ الْخَلَآئِقُ حَتّٰى تَرْفَعَ الدَّابَّةُ حَافِرَهَا عَنْ وَّلَدِهَا خَشْيَةَ اَنْ تُصِيْبَهٗ۔

تھے ''اللہ تعالیٰ نے رحمت کے سو حصے کئے ہیں تو ننانوے حصے تو اپنے پاس رکھے اور زمین میں ایک حصہ اتارا اسی حصہ سے خلقت ایک دوسرے پر رحم کرتی ہے یہاں تک کہ جانور اپنا کھر اٹھالیتا ہے کہ بچہ کو نہ لگ جائے''۔

۶۹۷۳:عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَلَقَ اللّٰهُ مِائَةَ رَحْمَةٍ فَوَضَعَ وَاحِدَةً بَيْنَ خَلْقِهٖ وَ خَبَأَ عِنْدَهٗ مِائَةً اِلَّا وَاحِدَةً۔

۶۹۷۳:ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ نے سو رحمتیں پیدا کیں تو ایک ان میں سے اپنی مخلوقات کو دی اور ایک کم سو اپنے پاس چھپا رکھیں''۔

۶۹۷۴:عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ لِلّٰهِ مِائَةَ رَحْمَةٍ اَنْزَلَ مِنْهَا رَحْمَةً وَّاحِدَةً بَيْنَ الْجِنِّ وَ الْاِنْسِ وَ الْبَهَائِمِ وَالْهَوَآمِّ فَبِهَا يَتَعَاطَفُوْنَ وَبِهَا يَتَرَاحَمُوْنَ وَبِهَا تَعْطِفُ الْوَحْشُ عَلٰى وَلَدِهَا وَ اَخَّرَ اللّٰهُ تِسْعًا وَّ تِسْعِيْنَ رَحْمَةً يَّرْحَمُ بِهَا عِبَادَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

۶۹۷۴:ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ کی سو رحمتیں ہیں ان میں سے ایک رحمت اتاری جنوں اور آدمیوں اور جانوروں اور کیڑوں میں اسی ایک رحمت کی وجہ سے آپس میں ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں اور رحم کرتے ہیں اور اسی رحمت کی وجہ سے جانور وحشی اپنے بچہ سے محبت کرتا ہے اور ننانوے رحمتیں اللہ تعالیٰ نے اٹھا رکھیں جو اپنے بندوں پر کرے گا قیامت کے دن''۔

۶۹۷۵:عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِىِّ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلّٰهِ مِائَةَ رَحْمَةٍ فَمِنْهَا رَحْمَةٌ بِهَا يَتَرَاحَمُ الْخَلْقُ بَيْنَهُمْ وَ تِسْعَةٌ وَّ تِسْعُوْنَ لِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ۔

۶۹۷۵:حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ کی سو رحمتیں ہیں تو ایک رحمت کی وجہ سے خلق اللہ آپس میں رحم کرتے ہیں اور باقی رحمتیں قیامت کے لیے ہیں''۔

۶۹۷۶:عَنِ الْمُعْتَمِرِ عَنْ اَبِيْهِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ۔

۶۹۷۶:مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۶۹۷۷:عَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ مِائَةَ رَحْمَةٍ كُلُّ رَحْمَةٍ طِبَاقَ مَابَيْنَ السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ فَجَعَلَ مِنْهَا فِى الْاَرْضِ رَحْمَةً فَبِهَا تَعْطِفُ الْوَالِدَةُ عَلٰى وَلَدِهَا وَالْوَحْشُ وَ الطَّيْرُ بَعْضُهَا عَلٰى بَعْضٍ فَاِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ اَكْمَلَهَا بِهٰذِهِ الرَّحْمَةِ۔

۶۹۷۷:سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ نے جس دن آسمان اور زمین بنائے اس دن سو رحمتیں پیدا کیں۔ ہر ایک رحمت اتنی بڑی ہے جتنا فاصلہ آسمان اور زمین میں ہے تو ان میں سے ایک رحمت زمین میں کی جس کی وجہ سے ماں بچے سے محبت کرتی ہے اور وحشی جانور اور پرندے ایک دوسرے سے کرتے ہیں پھر جب قیامت کا دن ہوگا۔ تو اللہ تعالیٰ اس کو پورا کرے گا اس رحمت سے''۔

۶۹۷۸:عَنْ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى

۶۹۷۸:حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ

عَنْهُ اَنَّهُ قَدِمَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْيٍ فَاِذَا امْرَاَةٌ مِنَ السَّبْيِ تَبْتَغِيْ اِذَا وَجَدَتْ صَبِيًّا فِي السَّبْيِ اَخَذَتْهُ فَاَلْصَقَتْهُ بِبَطْنِهَا وَ اَرْضَعَتْهُ فَقَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَتَرَوْنَ هٰذِهِ الْمَرْاَةَ طَارِحَةً وَّ لَدَهَا فِي النَّارِ قُلْنَا لَا وَ اللّٰهِ وَهِيَ تَقْدِرُ عَلٰى اَنْ لَّا تَطْرَحَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَلّٰهُ اَرْحَمُ بِعِبَادِهٖ مِنْ هٰذِهٖ بِوَلَدِهَا۔

علیہ وسلم کے پاس قیدی آئے، ایک عورت ان میں سے کسی کو ڈھونڈھتی تھی، جب ایک بچہ کو پاتی ان قیدیوں میں سے تو اس کو اٹھالیتی اور پیٹ سے لگاتی اور دودھ پلاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم سے فرمایا کیا سمجھتے ہو یہ عورت اپنے بچہ کو انگار میں ڈال دے گی۔ ہم نے کہا نہیں قسم اللہ کی وہ کبھی ڈال نہ سکے گی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''البتہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر زیادہ مہربان ہے اس سے جتنی یہ عورت اپنے بچہ پر مہربان ہے''۔

تشریح ۞ اے مالک ہمارے اسی حدیث کے بھروسے پر ہم جیتے ہیں، تو اپنی رحمت سے ہم کو خلاصی دے جہنم سے اور قبر کے عذاب سے اور پہنچادے ہم کو جنت میں۔

۶۹۷۹: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ يَعْلَمُ الْمُؤْمِنُ مَا عِنْدَاللّٰهِ مِنَ الْعُقُوْبَةِ مَا طَمِعَ بِجَنَّتِهٖ اَحَدٌ وَّ لَوْ يَعْلَمُ الْكَافِرُ مَا عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الرَّحْمَةِ مَا قَنَطَ مِنْ جَنَّتِهٖ اَحَدٌ۔

۶۹۷۹: ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''اگر مومن کو معلوم ہو جو اللہ کے پاس عذاب ہے البتہ جنت کی طمع کوئی نہ کرے اور کافر کو اگر معلوم ہو جو اللہ کے پاس رحمت ہے البتہ اس کی جنت سے کوئی ناامید نہ ہو''۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لَّمْ يَعْمَلْ حَسَنَةً قَطُّ لِاَهْلِهٖ اِذَا مَاتَ فَحَرِّقُوْهُ ثُمَّ اذْرُوْا نِصْفَهٗ فِي الْبَرِّ وَ نِصْفَهٗ فِي الْبَحْرِ فَوَاللّٰهِ لَئِنْ قَدَرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ لَيُعَذِّبَنَّهٗ عَذَابًا لَّايُعَذِّبُهٗ اَحَدًا مِّنَ الْعَالَمِيْنَ فَلَمَّامَاتَ الرَّجُلُ فَفَعَلُوْا مَا اَمَرَهُمْ فَاَمَرَ اللّٰهُ الْبَرَّ فَجَمَعَ مَافِيْهِ وَ اَمَرَ الْبَحْرَ فَجَمَعَ مَا فِيْهِ ثُمَّ قَالَ لِمَ فَعَلْتَ هٰذَا قَالَ مِنْ خَشْيَتِكَ يَارَبِّ وَ اَنْتَ اَعْلَمُ فَغَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ۔

۶۹۸۰: ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''ایک شخص نے کبھی کوئی نیکی نہیں کی تھی۔ وہ جو مرنے لگا تو اپنے لوگوں سے بولا مجھے جلا کر راکھ کر دینا پھر آدھی راکھ جنگل میں اڑا دینا آدھی سمندر میں کیونکہ قسم اللہ کی اگر اللہ مجھ کو پائے گا تو ایسا عذاب کرے گا کہ ویسا عذاب دنیا میں کسی کو نہیں کرنے کا جب وہ شخص مر گیا اس کے لوگوں نے ایسا ہی کیا اللہ تعالیٰ نے جنگل کو حکم دیا اس نے سب راکھ اکٹھی کر دی پھر سمندر کو حکم دیا اس نے بھی اکٹھی کر دی پھر پروردگار نے اس شخص سے فرمایا تو نے ایسا کیوں کیا وہ بولا تیرے ڈر سے اے پروردگار اور تو خوب جانتا ہے پروردگار نے اس کو بخش دیا''۔

تشریح ۞ نووی نے کہا اس شخص کو اللہ کی قدرت میں شک نہ تھا کیونکہ اللہ تعالیٰ کی قدرت میں شک کرنے والا کافر ہے تو پانے سے مراد عذاب کا مقدر کرنا یا قدر کے معنی تنگ کرے گا جیسے فَقَدَرَ عَلَيْهِ رِزْقَهٗ یا اس نے یہ کلام بحالت دہشت اور خوف کیا جب اس کے حواس جاتے رہے تھے تو مثل غافل اور ناسی کے ہوا اور بعض نے کہا یہ مجازی ہے اور بعض نے کہا یہ شخص صفات اللہ کا جاہل تھا اور جاہل صفت کی تکفیر میں اختلاف ہے لیکن منکر صفت کی تکفیر پر اتفاق ہے اور بعض نے کہا یہ شخص زمانہ فترت کا تھا اور قبل ورود شرع کے تکلیف نہیں ہے اور بعض نے کہا شاید اس وقت کی شرع میں کافر کی مغفرت جائز ہو۔ (انتہی مختصراً)

٦٩٨١:عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَسْرَفَ رَجُلٌ عَلٰى نَفْسِهٖ فَلَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ اَوْصٰى بَنِيْهِ فَقَالَ اِذَا اَنَا مُتُّ فَاَحْرِقُوْنِيْ ثُمَّ اسْحَقُوْنِيْ ثُمَّ اذْرُوْنِيْ فِي الرِّيْحِ فِي الْبَحْرِ فَوَاللّٰهِ لَئِنْ قَدَرَ عَلَيَّ رَبِّيْ لَيُعَذِّبُنِيْ عَذَابًا مَّا عَذَّبَهٗ اَحَدًا قَالَ فَفَعَلُوْا ذٰلِكَ بِهٖ فَقَالَ لِلْاَرْضِ اَدِّيْ مَآ اَخَذْتِ فَاِذَا هُوَ قَائِمٌ فَقَالَ لَهٗ مَا حَمَلَكَ عَلٰى مَا صَنَعْتَ فَقَالَ خَشْيَتُكَ يَا رَبِّ اَوْ قَالَ مَخَافَتُكَ فَغَفَرَ لَهٗ بِذٰلِكَ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَحَدَّثَنِيْ۔

٦٩٨١: ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ایک شخص نے گناہ کئے تھے جب مرنے لگا تو اپنے بیٹے کو وصیت کی کہ مرنے کے بعد مجھ کو جلانا پھر میری راکھ باریک پیسنا پھر دریا میں ہوا میں اڑا دینا کیونکہ قسم اللہ کی اگر پروردگار نے تنگ پکڑا مجھ کو تو ایسا عذاب کرے گا کہ ویسا عذاب کسی کو نہ کیا ہوگا۔اس کے بیٹوں نے ایسا ہی کیا۔اللہ تعالیٰ نے زمین سے فرمایا جو تو نے اس کی خاک لی ہے وہ اکٹھی کردے پھر وہ پورا ہو کر کھڑا ہو گیا۔اللہ تعالیٰ نے اس سے فرمایا تو نے ایسا کیوں کیا۔وہ بولا تیرے ڈر سے اے پروردگار پھر اللہ تعالیٰ نے اس کو بخش دیا۔

٦٩٨٢:عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَخَلَتِ امْرَاَةٌ النَّارَ فِيْ هِرَّةٍ رَّبَطَتْهَا فَلَا هِيَ اَطْعَمَتْهَا وَلَا هِيَ اَرْسَلَتْهَا تَاْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ حَتّٰى مَاتَتْ هَزْلًا قَالَ الزُّهْرِيُّ ذٰلِكَ لِئَلَّا يَتَّكِلَ رَجُلٌ وَلَا يَيْاَسَ رَجُلٌ۔

٦٩٨٢: ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”ایک عورت جہنم میں گئی ایک بلی کے سبب سے جس کو اس نے باندھ دیا تھا پھر نہ کھانا دیا اس کو، نہ چھوڑا اس کو کہ وہ زمین کے کیڑے کھاتی، یہاں تک کہ مر گئی“۔زہری نے کہا ان دونوں حدیثوں سے یہ نکلتا ہے کہ انسان کو اپنے نیک اعمال پر مغرور نہ ہونا چاہیے نہ برائیوں کی وجہ سے مایوس ہونا چاہیے۔

٦٩٨٣:عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اَسْرَفَ عَبْدٌ عَلٰى نَفْسِهٖ بِنَحْوِ حَدِيْثِ مَعْمَرٍ اِلٰى قَوْلِهٖ فَغَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ وَ لَمْ يَذْكُرْ حَدِيْثَ الْمَرْاَةِ فِيْ قِصَّةِ الْهِرَّةِ وَ فِيْ حَدِيْثِ الزُّبَيْدِيِّ قَالَ فَقَالَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ اَخَذَ مِنْهُ شَيْئًا اَدِّ مَا اَخَذْتَ مِنْهُ۔

٦٩٨٣: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔اس روایت میں بلی کا قصہ نہیں ہے اور یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر ایک سے کہا جو تو نے اس کی راکھ کا حصہ لیا ہے وہ داخل کر۔

٦٩٨٤:عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَجُلًا فِيْمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ رَاشَهُ اللّٰهُ مَالًا وَّ لَدًا فَقَالَ لِوَلَدِهٖ لَتَفْعَلُنَّ مَا اٰمُرُكُمْ بِهٖ اَوْ لَاُوَلِّيَنَّ مِيْرَاثِيْ غَيْرَكُمْ اِذَآ اَنَا مُتُّ فَاَحْرِقُوْنِيْ (وَ اَكْثَرُ عِلْمِيْ) اَنَّهٗ قَالَ ثُمَّ اسْحَقُوْنِيْ فَاذْرُوْنِيْ فِي الرِّيْحِ فَاِنِّيْ لَمْ اَبْتَهِرْ عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرًا وَّ اِنَّ اللّٰهَ

٦٩٨٤: ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ حدیث بیان کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ تم سے پہلے ایک شخص تھا کہ جس کو اللہ تعالیٰ نے مال اور اولاد دیا تھا۔اس نے اپنی اولاد سے کہا تم وہ کام کرنا جو میں حکم دیتا ہوں ورنہ میں اپنے مال کا وارث اور کسی کو کردوں گا، جب میں مرجاؤں تو مجھ کو جلانا اور مجھ کو بہت یاد ہے یہ بھی کہا پھر پیسنا اور ہوا میں اڑا دینا کیونکہ میں نے اللہ کے پاس کوئی نیکی آگے نہیں بھیجی اور جو اللہ تعالیٰ مجھ پر قدرت پائے گا،

يَقْدِرُ عَلٰى اَنْ يُّعَذِّبَنِىْ قَالَ فَاَخَذَ مِنْهُمْ مِيْثَاقًا فَفَعَلُوْا ذٰلِكَ بِهٖ وَ رَبِّىْ فَقَالَ اللّٰهُ مَاحَمَلَكَ عَلٰى مَا فَعَلْتَ فَقَالَ مَخَافَتُكَ قَالَ فَمَا تَلَافَاهُ غَيْرُهَا۔

تو مجھ کو عذاب کرے گا پھر اس نے اس بات کا اقرار اپنی اولاد سے لیا۔ انہوں نے ایسا ہی کیا (جب وہ مر گیا) قسم میرے رب کی اللہ تعالیٰ نے فرمایا تو نے ایسا کیوں کیا۔ وہ بولا تیرے ڈر سے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو اور کچھ عذاب نہ دیا۔

٦٩٨٥: عَنْ قَتَادَةَ ذَكَرُوْا جَمِيْعًا بِاِسْنَادِ شُعْبَةَ نَحْوَ حَدِيْثِهٖ وَ فِىْ حَدِيْثِ شَيْبَانَ وَ اَبِىْ عَوَانَةَ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ النَّاسِ رَغَسَهُ اللّٰهُ مَا لًا وَ وَلَدًا وَ فِىْ حَدِيْثِ التَّيْمِىِّ فَاِنَّهٗ لَمْ يَبْتَئِرْ عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرًا قَالَ فَسَّرَهَا قَتَادَةُ لَمْ يَدَّخِرْ عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرًا وَّ فِىْ حَدِيْثِ شَيْبَانَ فَاِنَّهٗ وَ اللّٰهِ مَاابْتَارَ عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرًا وَ فِىْ حَدِيْثِ اَبِىْ عَوَانَةَ مَا امْتَارَ بِالْمِيْمِ ۔

٦٩٨٥: ترجمہ: قتادہ سے دوسری روایت ایسی ہی ہے۔ اس میں بجائے راشہ اللہ کے رغسہ اللہ ہے یعنی دیا تھا اس کو اللہ تعالیٰ نے اور لم یبتر کے بدلے لم یبتئر ہے یعنی کوئی نیکی جمع نہیں کی اور ماابتار اور ماامتار اور معنی وہی ہے جو اوپر گذرا۔

بَابُ: قَبُوْلِ التَّوْبَةِ مِنَ الذُّنُوْبِ وَ اِنْ تَكَرَّرَتِ الذُّنُوْبُ وَ التَّوْبَةُ

باب: بار بار گناہ کرے اور بار بار توبہ تو بھی قبول ہوگی

٦٩٨٦: عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا يَحْكِىْ عَنْ رَّبِّهٖ عَزَّوَ جَلَّ قَالَ اَذْنَبَ عَبْدٌ ذَنْبًا فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِىْ ذَنْبِىْ فَقَالَ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى اَذْنَبَ عَبْدِىْ ذَنْبًا عَلِمَ اَنَّ لَهٗ رَبًّا يَّغْفِرُ الذَّنْبَ وَ يَاْخُذُ بِالذَّنْبِ ثُمَّ عَادَ فَاَذْنَبَ فَقَالَ اَىْ رَبِّىْ اغْفِرْلِىْ ذَنْبِىْ فَقَالَ اَىْ رَبِّىْ اغْفِرْلِىْ ذَنْبِىْ فَقَالَ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى عَبْدِىْ اَذْنَبَ ذَنْبًا فَعَلِمَ اَنَّ لَهٗ رَبًّا يَّغْفِرُ الذَّنْبَ وَ يَاْ خُذُ بِالذَّنْبِ ثُمَّ عَادَ فَاَذْنَبَ فَقَالَ اَىْ رَبِّ اغْفِرْلِىْ ذَنْبِىْ فَقَالَ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى اَذْنَبَ عَبْدِىْ ذَنْبًا فَعَلِمَ اَنَّ لَهٗ رَبًّا يَّغْفِرُ الذَّنْبَ وَ يَاْخُذُ بِالذَّنْبِ اعْمَلْ مَا شِئْتَ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكَ قَالَ عَبْدُ الْاَعْلٰى لَااَدْرِىْ اَقَالَ فِى الثَّالِثَةِ اَوِ الرَّابِعَةِ اعْمَلْ

٦٩٨٦: ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے رب سے روایت کیا کہ ''ایک بندہ نے گناہ کیا اور کہا کہ یا اللہ میرا گناہ بخش دے۔ پروردگار نے فرمایا میرے بندہ نے گناہ کیا وہ جانتا ہے کہ اس کا ایک مالک ہے جو گناہ بخشتا ہے اور گناہ پر مواخذہ کرتا ہے پھر اس نے گناہ کیا اور کہا اے مالک میرے میرا گناہ بخش دے۔ پروردگار نے فرمایا میرے بندہ نے ایک گناہ کیا اور وہ جانتا ہے کہ اس کا ایک رب ہے جو گناہ بخشتا ہے اور گناہ پر مواخذہ کرتا ہے۔ پھر اس نے گناہ کیا اور کہا اے پالنے والے میرے میرا گناہ بخش دے پروردگار نے فرمایا میرے بندہ نے گناہ کیا اور وہ یہ جانتا ہے کہ اس کا ایک پروردگار ہے جو گناہ بخشتا ہے اور گناہ پر پکڑتا ہے اے بندے اب تو جو چاہے عمل کر میں نے تجھے بخش دیا۔ عبدالاعلیٰ نے کہا جو راوی ہے اس حدیث کا مجھے یاد نہیں تیسری بار یا چوتھی بار یہ فرمایا اب جو چاہے عمل کر۔''

مَاشِئْتَ۔

تشریح: نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ اگر سو بار گناہ کرے یا ہزار بار کرے تو اس کی توبہ قبول ہے اور گناہ معاف ہو جائے گا اور جو سب گناہوں کے بعد ایک توبہ کرے تو بھی صحیح ہے اور یہ جو فرمایا اب تو جو چاہے عمل کر اس کا مطلب یہ ہے کہ جب تک تو گناہ کے بعد توبہ کرتا جائے گا میں بخشتا جاؤں گا۔

۶۹۸۷:عَنْ عَبْدِ الْاَعْلٰی بْنُ حَمَّادٍ النَّرْسِیُّ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ۔

۶۹۸۷: مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۶۹۸۸:عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اِنَّ عَبْدًا اَذْنَبَ ذَنْبًا بِمَعْنٰی حَدِيْثِ ابْنِ سَلَمَةَ وَ ذَكَرَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ اَذْنَبَ ذَنْبًا وَّ فِی الثَّالِثَةِ قَدْ غَفَرْتُ لِعَبْدِیْ فَلْيَعْمَلْ مَاشَآءَ۔

۶۹۸۸: ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ میں نے بخش دیا اپنے بندہ کو اب وہ جو چاہے عمل کرے۔

۶۹۸۹:عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يَبْسُطُ يَدَهٗ بِاللَّيْلِ لِيَتُوْبَ مُسِیْءُ النَّهَارِ وَ يَبْسُطُ يَدَهٗ بِالنَّهَارِ لِيَتُوْبَ مُسِیْءُ اللَّيْلِ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَّغْرِبِهَا۔

۶۹۸۹: ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”بے شک اللہ عزت اور بزرگی والا اپنا ہاتھ پھیلاتا ہے رات کو تاکہ دن کا گنہگار توبہ کرے اور ہاتھ پھیلاتا ہے دن کو تاکہ رات کا گنہگار توبہ کرے یہاں تک کہ آفتاب نکلے پچھم سے“۔

تشریح: اس وقت توبہ کا دروازہ بند ہو جائے گا۔ ہاتھ پھیلانا اپنے ظاہری معنی پر محمول ہے جیسے اور صفات الٰہی جن کا ذکر اوپر گزر چکا اور کیفیت اس کے ہاتھ پھیلانے کی مجہول ہے، جیسے اس کی ذات کی کیفیت مجہول ہے اور تاویل کرنے والے یہ کہتے ہیں کہ ہاتھ پھیلانے سے توبہ قبول کرنا مراد ہے۔ نوویؒ نے کہا یہ مجاز ہے اس لیے کہ جارحہ کا ہاتھ یعنی جیسا ہمارا ہاتھ ہے گوشت اور پوست اور رگوں کا یہ محال ہے اللہ تعالیٰ کی ذات میں انتہی۔ بیشک ایسا ہاتھ جیسے مخلوق کا ہاتھ ہے ویسا اللہ تعالیٰ کا ہاتھ نہیں۔ پر ہم یہ تسلیم نہیں کرتے کہ ید کا اطلاق اس کے ہاتھ پر مجازاً ہے۔ اگر ایسا ہو تو جن کے ہاتھ یا ملائکہ کے ہاتھ پر بھی ید کا اطلاق مجازاً ہونا چاہیے اس لیے کہ ان کا ہاتھ بھی ہمارے ہاتھ کا سا نہیں ہے بلکہ ہم یہ کہتے ہیں کہ ید کا اطلاق ان تمام ہاتھوں پر حقیقتاً ہے۔ پر ہر ایک حقیقت دوسری سے مختلف ہے اور سو الفظ کے اور کوئی امر مشترک نہیں ہے جیسے عین کا اطلاق مختلف معنوں پر۔

۶۹۹۰:عَنْ شُعْبَةَ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ۔

۶۹۹۰: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

بَابُ : غَيْرَةِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَتَحْرِيْمِ الْفَوَاحِشِ

باب: اللہ تعالیٰ کی غیرت کا بیان

۶۹۹۱:عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ اَحَدٌ اَحَبَّ اِلَيْهِ الْمَدْحُ مِنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ مَدَحَ نَفْسَهٗ وَ لَيْسَ اَحَدٌ اَغْيَرَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ

۶۹۹۱: عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”کسی کو تعریف کرنا اتنا پسند نہیں ہے، جتنا اللہ تعالیٰ کو پسند ہے (کیونکہ وہ لائق ہے تعریف کے اور سب میں عیب موجود ہیں تو تعریف کے لائق نہیں ہیں) اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اپنی خود تعریف کی اور کوئی اللہ سے زیادہ غیرت مند نہیں

مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَ مَا بَطَنَ ۔

ہے اسی وجہ سے اس نے بدکاریوں کو حرام کیا چھپی ہوں یا کھلی''۔

٦٩٩٢:عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا اَحَدٌ اَغْيَرُ مِنَ اللّٰهِ وَلِذٰلِكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَ مَا بَطَنَ وَلَا اَحَدٌ اَحَبَّ اِلَيْهِ الْمَدْحُ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى ۔

۶۹۹۲: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٦٩٩٣:عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ قَالَ قُلْتُ لَهٗ اَنْتَ سَمِعْتَهٗ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ وَ رَفَعَهٗ اَنَّهٗ قَالَ لَا اَحَدٌ اَغْيَرُ مِنَ اللّٰهِ وَلِذٰلِكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَ مَابَطَنَ وَ لَا اَحَدٌ اَحَبَّ اِلَيْهِ الْمَدْحُ مِنَ اللّٰهِ وَلِذٰلِكَ مَدَحَ نَفْسَهٗ ۔

۶۹۹۳: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٦٩٩٤:عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ اَحَدٌ اَحَبَّ اِلَيْهِ الْمَدْحُ مِنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ مَدَحَ نَفْسَهٗ وَلَيْسَ اَحَدٌ اَغْيَرُ مِنَ اللّٰهِ مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ وَلَيْسَ اَحَدٌ اَحَبَّ اِلَيْهِ الْعُذْرُ مِنَ اللّٰهِ مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ اَنْزَلَ الْكِتَابَ وَ اَرْسَلَ الرُّسُلَ ۔

۶۹۹۴: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا اس میں اتنا زیادہ ہے اللہ سے زیادہ کسی کو عذر سننا پسند نہیں ہے (یعنی اللہ کو یہ بہت پسند ہے کہ گناہ گار بندے اس کے سامنے عذر کریں اپنے گناہ کی معافی چاہیں) اسی واسطے اس نے کتاب اتاری اور پیغمبروں کو بھیجا اور توبہ کی تعلیم کی)۔

٦٩٩٥:عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ يَغَارُ وَ اِنَّ الْمُؤْمِنَ يَغَارُ وَ غَيْرَةُ اللّٰهِ اَنْ يَّاْتِیَ الْمُؤْمِنُ مَا حَرَّمَ عَلَيْهِ۔

۶۹۹۵: ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ غیرت کرتا ہے اور مؤمن بھی غیرت کرتا ہے اور اللہ کو اس میں غیرت آتی ہے کہ مؤمن وہ کام کرے جس کو اللہ تعالیٰ نے اس پر حرام کیا''۔

٦٩٩٦:قَالَ يَحْيٰى وَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ سَلَمَةَ اَنَّ عُرْوَةَ ابْنَ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهٗ اَنَّ اَسْمَآءَ بِنْتَ اَبِیْ بَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا حَدَّثَتْهُ اَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَيْسَ شَیْءٌ اَغْيَرُ مِنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ ۔

۶۹۹۶: اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، انہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''کوئی شے اللہ تعالیٰ سے زیادہ غیرت مند نہیں (بخاری کی روایت میں شخص ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شے اور شخص کا اطلاق پروردگار پر درست ہے)۔

٦٩٩٧:عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ رِوَايَةِ حَجَّاجٍ حَدِيْثَ اَبِیْ هُرَيْرَةَ خَاصَّةً وَلَمْ يَذْكُرْ حَدِيْثَ اَسْمَآءَ ـ

۶۹۹۷:ترجمہ:ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایسے ہی روایت ہے جیسے اوپر گزری اس میں اسماء کی حدیث کا ذکر نہیں ہے۔

٦٩٩٨:عَنْ اَسْمَآ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ لَاشَیْءٌ اَغْيَرُ مِنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ ـ

۶۹۹۸:اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ’’اللہ تعالیٰ سے زیادہ کوئی چیز غیرت مند نہیں ہے۔‘‘

٦٩٩٩:عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُ يَغَارُ لِلْمُؤْمِنِ وَ اللّٰهُ اَشَدُّ غَيْرًا ـ

۶۹۹۹:ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ’’مؤمن غیرت کرتا ہے مؤمن کے لیے اور اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ غیرت ہے‘‘۔

٧٠٠٠:عَنِ الْعَلَآءِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ ـ

۷۰۰۰:ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

بَابُ : قَوْلِهٖ اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ

باب:نیکیوں سے برائیاں مٹنے کا بیان

٧٠٠١:عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَّضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا اَصَابَ مِنِ امْرَأَةٍ قُبْلَةً فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ قَالَ فَنَزَلَتْ اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَیِ النَّهَارِ وَ زُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ قَالَ قَالَ الرَّجُلُ أَلِیَ هٰذِهٖ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لِمَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ اُمَّتِیْ ـ

۷۰۰۱:عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے ایک شخص نے ایک عورت کا بوسہ لے لیا، پھر رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور آپ ﷺ سے بیان کیا تب یہ آیت اتری اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَیِ النَّهَارِ اخیر تک یعنی قائم کر نماز کو دن کے دونوں طرف اور رات کی ساعت میں ۔ بے شک نیکیاں دور کر دیتی ہیں برائیوں کو، یہ نصیحت ہے قبول کرنے والوں کے لیے۔ ایک شخص بولا یا رسول اللہ یہ اسی شخص کے لیے خاص ہے آپ نے فرمایا نہیں جو کوئی عمل کرے میری امت میں سے تو نیکیوں سے مراد اس آیت میں نماز ہے اور مجاہد نے کہا وہ یہ کلمہ ہے سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ ـ

٧٠٠٢:عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِیَّ ﷺ فَذَكَرَ اَللّٰهُ اَصَابَ مِنِ امْرَأَةٍ اِمَّاقُبْلَةً اَوْ مَسًّا بِيَدٍ اَوْ شَيْئًا كَاَنَّهٗ يَسْئَلُ عَنْ كَفَّارَتِهَا قَالَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ يَزِيْدَ ـ

۷۰۰۲:ترجمہ وہی ہے۔اس میں یہ ہے کہ اس شخص نے اس عورت کا بوسہ لیا تھا یا ہاتھ سے مساس کیا تھا یا کچھ اور کیا تھا اور اس نے اس کا کفارہ پوچھا تب یہ آیت اتری۔

٧٠٠٣:عَنْ سُلَيْمٰنَ التَّيْمِیِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ اَصَابَ رَجُلٌ مِّنِ امْرَأَةٍ شَيْئًا دُوْنَ الْفَاحِشَةِ فَاَتٰى عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهِ تَعَالٰى عَنْهُ فَعَظَّمَ عَلَيْهِ ثُمَّ اَتٰى اَبَا بَكْرٍ رَّضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَعَظَّمَ

۷۰۰۳:ترجمہ۔سلیمان تیمی سے روایت ہے وہی جو گذری۔اس میں یہ ہے کہ ایک شخص ایک عورت سے مرتکب ہوا سب باتوں کا سوا زنا کے، وہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا ان کو یہ کام بہت بڑا معلوم ہوا ، پھر ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا ان کو بھی بڑا معلوم ہوا، تب

عَلَيْهِ ثُمَّ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ يَزِيْدَ وَ الْمُعْتَمِرِ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سلم کے پاس آیا پھر بیان کیا ویسا ہی جیسے اوپر گذرا۔

۷۰۰۴:عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ عَالَجْتُ امْرَاَةً فِيْ اَقْصَى الْمَدِيْنَةِ وَ اِنِّيْ اَصَبْتُ مِنْهَا مَادُوْنَ اَنْ اَمَسَّهَا فَاَنَا هٰذَا فَاقْضِ فِيَّ مَا شِئْتَ فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ لَقَدْ سَتَرَكَ اللّٰهُ لَوْ سَتَرْتَ نَفْسَكَ قَالَ فَلَمْ يَرُدَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ الرَّجُلُ فَانْطَلَقَ فَاَتْبَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا دَعَاهُ وَ تَلَا عَلَيْهِ هٰذِهِ الْاٰيَةَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَ زُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ يَانَبِيَّ اللّٰهِ هٰذَا لَهٗ خَاصَّةً قَالَ بَلْ لِلنَّاسِ كَافَّةً۔

۷۰۰۴:عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ میں نے ایک عورت سے مزہ اٹھایا مدینہ کے کنارے۔اور میں نے سب باتیں کیں، سوا جماع کے۔اب میں حاضر ہوں جو چاہیے میرے باب میں حکم دیجئے۔حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اللہ نے تیرا گناہ ڈھانپا تو بھی اگر ڈھانپتا تو بہتر ہوتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کچھ جواب نہ دیا تب وہ شخص کھڑا ہوا اور چلا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے پیچھے ایک شخص کو بھیجا اور بلایا اور یہ آیت پڑھی: اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَ زُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ ایک شخص بولا یا رسول اللہ کیا یہ حکم خاص اس کے لیے ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نہیں سب لوگوں کے لئے ہے۔

۷۰۰۵:عَنْ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ اَبِي الْاَحْوَصِ وَ قَالَ فِيْ حَدِيْثِهٖ فَقَالَ مُعَاذٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا لِهٰذَا خَاصَّةً اَوْ لَنَا عَامَّةً قَالَ بَلْ لَكُمْ عَامَّةً۔

۷۰۰۵:ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔اس میں یہ ہے کہ معاذ نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ حکم خاص اسی کے لیے ہے یا ہمارے سب کے واسطے ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نہیں سب کے لیے ہے۔

۷۰۰۶:عَنْ اَنَسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَصَبْتُ حَدًّا فَاَقِمْهُ عَلَيَّ قَالَ وَ حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَصَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَضَى الصَّلٰوةَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اَصَبْتُ حَدًّا فَاَقِمْ فِيَّ كِتَابَ اللّٰهِ قَالَ هَلْ حَضَرْتَ مَعَنَا الصَّلٰوةَ قَالَ نَعَمْ قَالَ قَدْ غُفِرَ لَكَ۔

۷۰۰۶:انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ میں نے حد کا کام کیا تو مجھ پر حد قائم کیجئے اور نماز کا وقت آ گیا تھا پھر اس نے نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ۔جب نماز پڑھ چکا تو عرض کیا یا رسول اللہ میں نے حد کا کام کیا، اللہ تعالیٰ کی کتاب کے موافق مجھے حد لگائیے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تو نماز میں ہمارے ساتھ تھا وہ بولا ہاں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے بخش دیا تجھ کو۔

۷۰۰۷:عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ

۷۰۰۷:ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ وَقُعُوْدٌ مَعَهٗ إِذْ جَآءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمْهُ عَلَيَّ فَسَكَتَ عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ أَعَادَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمْهُ فَسَكَتَ عَنْهُ وَقَالَ ثَالِثَةً وَّ أُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَمَّا انْصَرَفَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ أَبُوْ أُمَامَةَ فَاتَّبَعَ الرَّجُلُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ انْصَرَفَ وَ اتَّبَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَنْظُرُ مَا يَرُدُّ عَلَى الرَّجُلِ فَلَحِقَ الرَّجُلُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمْهُ عَلَيَّ فَقَالَ أَبُوْ أُمَامَةَ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَرَأَيْتَ حِيْنَ خَرَجْتَ مِنْ بَيْتِكَ أَلَيْسَ قَدْ تَوَضَّأْتَ فَأَحْسَنْتَ الْوُضُوْءَ قَالَ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ ثُمَّ شَهِدْتَّ الصَّلٰوةَ مَعَنَا قَالَ نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَإِنَّ اللّٰهَ قَدْ غَفَرَلَكَ حَدَّكَ أَوْ قَالَ ذَنْبَكَ ۔

علیہ وآلہ وسلم مسجد میں تھے، اور ہم لوگ بھی بیٹھے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ اتنے میں ایک شخص آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ مجھ سے حد کا کام ہوا ہے تو حد لگائیے۔ مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ سن کر چپ ہو رہے۔ اس نے پھر کہا یا رسول اللہ میں نے حد کا کام کیا تو حد لگائیے مجھ پر۔ آپ ﷺ چپ ہو رہے اس نے تیسری بار بھی ایسا ہی کہا اتنے میں نماز کھڑی ہوئی۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو وہ شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے چلا جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فارغ ہوئے اور میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے چلا یہ دیکھنے کو کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا جواب دیتے ہیں اس شخص کو پھر وہ شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملا اور عرض کیا یا رسول اللہ میں نے حد کا کام کیا تو مجھ کو حد لگائیے ابوامامہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''جس وقت تو اپنے گھر سے نکلا تھا تو نے اچھی طرح سے وضو نہیں کیا'' وہ بولا کیا کیوں نہیں یا رسول اللہ۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''پھر تو نے ہمارے ساتھ نماز پڑھی'' وہ بولا ہاں یا رسول اللہ۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''تو اللہ نے بخش دیا تیری حد کو یا تیرے گناہ کو''۔

بَابُ : قُبُوْلِ تَوْبَةِ الْقَاتِلِ

باب: خون کرنے والے کی توبہ قبول ہوگی

٧٠٠٨: عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ فِيْمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ رَجُلٌ قَتَلَ تِسْعَةً وَّ تِسْعِيْنَ نَفْسًا فَسَأَلَ عَنْ أَعْلَمِ أَهْلِ الْأَرْضِ فَدُلَّ عَلٰى رَاهِبٍ فَأَتَاهُ فَقَالَ إِنَّهٗ قَتَلَ تِسْعَةً وَّ تِسْعِيْنَ نَفْسًا فَهَلْ لَّهٗ مِنْ تَوْبَةٍ فَقَالَ لَا فَقَتَلَهٗ فَكَمَّلَ بِهٖ مِائَةً ثُمَّ سَأَلَ عَنْ أَعْلَمِ أَهْلِ الْأَرْضِ فَدُلَّ عَلٰى رَجُلٍ عَالِمٍ فَقَالَ إِنَّهٗ قَتَلَ مِائَةَ نَفْسٍ فَهَلْ لَّهٗ مِنْ تَوْبَةٍ فَقَالَ نَعَمْ وَ مَنْ يَّحُوْلُ بَيْنَهٗ وَ بَيْنَ التَّوْبَةِ انْطَلِقْ إِلٰى أَرْضِ كَذَا وَ كَذَا فَإِنَّ بِهَا

٧٠٠٨: ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ نے فرمایا ''تم سے پہلے ایک شخص تھا جس نے ننانوے خون کئے تھے، اس نے دریافت کیا کہ زمین کے لوگوں میں سب سے زیادہ عالم کون ہے۔ لوگوں نے ایک راہب کو بتایا (راہب نصاریٰ کے پادری) وہ بولا میں نے ننانوے خون کئے ہیں میری توبہ قبول ہوگی یا نہیں راہب نے کہا تیری توبہ قبول نہ ہوگی اس نے اس راہب کو بھی مار ڈالا اور سو خون پورے کر لیے۔ پھر اس نے لوگوں سے پوچھا سب سے زیادہ زمین میں کون عالم ہے لوگوں نے ایک عالم کو بتایا وہ اس کے پاس گیا اور بولا میں نے سو خون کئے ہیں میری توبہ ہو سکتی ہے یا نہیں وہ بولا ہاں ہو سکتی ہے اور توبہ کرنے سے کون سی چیز مانع

أُنَاسًا يَعْبُدُوْنَ اللّٰهَ تَعَالٰى فَاعْبُدِاللّٰهَ تَعَالٰى مَعَهُمْ وَلَاتَرْجِعْ اِلٰى اَرْضِكَ فَاِنَّهَااَرْضُ سَوْءٍ فَانْطَلَقَ حَتّٰى اِذَا نَصَفَ الطَّرِيْقَ اَتَاهُ الْمَوْتُ فَاخْتَصَمَتْ فِيْهِ مَلٰئِكَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلٰئِكَةُ الْعَذَابِ فَقَالَتْ مَلٰئِكَةُ الرَّحْمَةِ جَاءَ تَائِبًا مُقْبِلًا بِقَلْبِهٖ اِلَى اللّٰهِ وَ قَالَتْ مَلٰئِكَةُ الْعَذَابِ اِنَّهٗ لَمْ يَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ فَاَتَاهُمْ مَلَكٌ فِيْ صُوْرَةِ اٰدَمِيٍّ فَجَعَلُوْهُ بَيْنَهُمْ فَقَالَ قِيْسُوْا مَا بَيْنَ الْاَرْضَيْنِ فَاِلٰى اَيَّتِهِمَا كَانَ اَدْنٰى فَهُوَ لَهٗ فَقَاسُوْا فَوَ جَدُوْهُ اَدْنٰى اِلَى الْاَرْضِ الَّتِيْ اَرَادَ فَقَبَضَتْهُ مَلٰئِكَةُ الرَّحْمَةِ قَالَ قَتَادَةُ فَقَالَ الْحَسَنُ ذُكِرَلَنَا اَنَّهٗ لَمَّا اَتَاهُ الْمَوْتُ نَاٰى بِصَدْرِهٖ۔

ہے تو فلاں ملک میں جا، وہاں کچھ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہیں تو بھی جا کر ان کے ساتھ عبادت کر اور اپنے ملک میں مت جا وہ برا ملک ہے پھر وہ چلا اس ملک کو جب آدھی دور پہنچا تو اس کو موت آئی اب عذاب کے فرشتوں اور رحمت کے فرشتوں میں جھگڑا ہوا رحمت کے فرشتوں نے کہا یہ توبہ کر کے اللہ کی طرف متوجہ ہو کر آ رہا تھا۔ عذاب کے فرشتوں نے کہا اس نے کوئی نیکی نہیں کی آخر ایک فرشتہ آدمی کی صورت بن کر آیا اور انہوں نے اس کو مقرر کیا یہ جھگڑا فیصلہ کرنے کے لیے اس نے کہا دونوں ملکوں تک ناپو اور جس ملک کے قریب ہو وہ وہیں کا ہے ناپا تو وہ اس ملک کے قریب تھا جہاں کا ارادہ رکھتا تھا۔ آخر رحمت کے فرشتے اس کو لے گئے''۔ قتادہ نے کہا حسن نے کہا ہم سے بیان کیا لوگوں نے کہ جب وہ مرنے لگا تو اپنے سینہ کے بل بڑھا (تا کہ اس ملک سے نزدیک ہو جائے۔

تشریح ۞ نوویؒ نے کہا یہ مذہب ہے اہل علم کا اور اس پر اجماع ہے کہ عمداً خون کرنے والے کی توبہ قبول ہے اور اس میں کسی نے خلاف نہیں کیا سوا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اور بعض سلف سے جو منقول ہے کہ توبہ قبول نہ ہوگی تو یہ زجراً ہے تا کہ لوگ خون سے باز رہیں اور قرآن میں جو آیا ہے فَجَزَاءُهٗ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيْهَا اس سے توبہ کا بطلان نہیں نکلتا کیونکہ آیت کا مضمون یہ ہے کہ قتل عمد کی یہ سزا ہے اب چاہے وہ سزا اللہ تعالیٰ دے چاہے معاف کر دے۔ البتہ اگر قتل کو حلال جانتا ہو تو وہ کافر ہے ہمیشہ جہنم میں رہے گا بالا جماع اور بعضوں نے کہا ہمیشہ رہنے سے آیت میں دیر تک رہنا مراد ہے اور یہ تاویل ضعیف ہے اس حدیث سے یہ نکلا کہ تائب کو وہ جگہ چھوڑ دینا مستحب ہے جہاں گناہ کی عادت ہو گئی ہو اور اہل خیر کی صحبت عمدہ چیز ہے (انتہیٰ مختصراً)

۷۰۰۹: عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَجُلًا قَتَلَ تِسْعَةً وَّ تِسْعِيْنَ نَفْسًا فَجَعَلَ يَسْاَلُ هَلْ لَّهٗ مِنْ تَوْبَةٍ فَاَتٰى رَاهِبًا فَسَاَلَهٗ لَيْسَتْ لَكَ تَوْبَةٌ فَقَتَلَ الرَّاهِبَ ثُمَّ جَعَلَ يَسْاَلُ ثُمَّ خَرَجَ مِنْ قَرْيَةٍ اِلٰى قَرْيَةٍ فِيْهَا قَوْمٌ صَالِحُوْنَ فَلَمَّا كَانَ فِيْ بَعْضِ الطَّرِيْقِ اَدْرَكَهُ الْمَوْتُ فَنَاٰى بِصَدْرِهٖ ثُمَّ مَاتَ فَاخْتَصَمَتْ فِيْهِ مَلٰئِكَةُ الرَّحْمَةِ وَ مَلٰئِكَةُ الْعَذَابِ فَكَانَ اِلَى الْقَرْيَةِ الصَّالِحَاتِ اَقْرَبَ مِنْهَا بِشِبْرٍ فَجُعِلَ مِنْ اَهْلِهَا۔

۷۰۰۹: ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''ایک شخص نے ننانوے آدمیوں کو مارا پھر پوچھنے لگا میری توبہ صحیح ہو سکتی ہے اور ایک راہب کے پاس آیا اس سے پوچھا وہ بولا تیری توبہ صحیح نہیں اس نے راہب کو بھی مار ڈالا پھر لگا پوچھنے اور ایک گاؤں سے دوسرے گاؤں کی طرف چلا جہاں نیک لوگ رہتے تھے راستہ میں اس کو موت آئی تو اپنا سینہ آگے بڑھایا اور مر گیا پھر جھگڑا کیا اس میں رحمت کے فرشتوں اور عذاب کے فرشتوں نے لیکن وہ اچھے لوگوں کے گاؤں کی طرف نزدیک نکلا تو انہی لوگوں میں کیا گیا''۔

۷۰۱۰: عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِ

۷۰۱۰: ترجمہ وہی ہے جو گذرا اس میں اتنا زیادہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے گناہ کی

مُعَاذِبْنِ مُعَاذٍ وَ زَادَفِيْهِ فَاَوْحَى اللّٰهُ اِلٰى هٰذِهٖ اَنْ تَبَاعَدِيْ وَ اِلٰى هٰذِهٖ اَنْ تَقَرَّبِيْ۔

زمین کی طرف حکم بھیجا کہ تو دور ہو جا اور عبادت کی زمین کو حکم ہوا کہ تو قریب ہو جا۔

تشریح: اس حدیث سے کئی عمدہ فائدے ثابت ہوئے ایک یہ کہ گناہ کبیرہ سے توبہ کرنا مقبول ہے دوسرے یہ کہ جہاں گناہ کیا ہو وہاں سے ہجرت کرنا مستحب ہے تا کہ بدساتھیوں کی صحبت پھر اس کو بلا میں نہ ڈالے تیسرے یہ کہ فرشتوں کو علم غیب نہیں۔ اگر ان کو علم غیب ہوتا تو عذاب کے فرشتے بحث نہ کرتے چوتھے یہ کہ مدعی اور مدعا علیہ کو پنچایت کرنا درست ہے پانچویں یہ کہ رحمت الٰہی کی کوئی حد نہیں ادھر بندہ نے خالص دل سے توبہ کی ادھر دریائے رحمت جوش میں آیا (تحفۃ الاخیار)

بَابُ : فِدَآءِ الْمُسْلِمِيْنَ بِالْكٰفِرِيْنَ

مسلمانوں کا فدیہ کافر ہوں گے

۷۰۱۱: عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ دَفَعَ اللّٰهُ اِلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ يَهُوْدِيًّا اَوْ نَصْرَانِيًّا فَيَقُوْلُ هٰذَافِكَاكُكَ مِنَ النَّارِ۔

۷۰۱۱: ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ ہر ایک مسلمان کو ایک یہودی یا نصرانی دے گا اور فرمادے گا یہ تیرا چھٹکارا ہے جہنم سے''۔

۷۰۱۲: عَنْ قَتَادَةَ اَنَّ عَوْنًاوَ سَعِيْدَ بْنَ اَبِيْ بُرْدَةَ اَنَّهُمَا شَهِدَا اَبَابُرْدَةَ يُحَدِّثُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمُوْتُ رَجُلٌ مُّسْلِمٌ اِلَّا اَدْخَلَ اللّٰهُ مَكَانَهُ النَّارَ يَهُوْدِيًّا اَوْنَصْرَانِيًّا قَالَ فَاسْتَحْلَفَهٗ عُمَرُبْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بِاللّٰهِ الَّذِيْ لَااِلٰهَ اِلَّا هُوَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ اَنَّ اَبَاهُ حَدَّثَهٗ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَحَلَفَ لَهٗ قَالَ فَلَمْ يُحَدِّثْنِيْ سَعِيْدٌ اَنَّهٗ اسْتَحْلَفَهٗ وَ لَمْ يُنْكِرْ عَلٰى عَوْنٍ قَوْلَهٗ۔

۷۰۱۲: قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے عون اور سعید بن ابی بردہ اس وقت موجود تھے جب ابو بردہ نے عمر بن عبدالعزیز سے حدیث بیان کی اپنے باپ (ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے سن کر کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کوئی مسلمان نہیں مرے گا مگر اللہ تعالیٰ اس کی جگہ پر ایک یہودی یا نصرانی کو جہنم میں داخل کرے گا عمر بن عبدالعزیز نے ابو بردہ کو قسم دی، نہ عون کی بات کا انکار کیا عمر بن عبدالعزیز نے ابو بردہ کو قسم دی مزید اطمینان کے لیے کیونکہ اس حدیث میں بشارت عظیم ہے مؤمنوں کے لیے شافعی نے کہا کہ اس حدیث سے مسلمانوں کو بڑی امید ہے۔

۷۰۱۳: عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِ عَفَّانَ وَ قَالَ عَوْنُ ابْنُ عُتْبَةَ۔

۷۰۱۳: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۷۰۱۴: عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَجِيْءُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ نَاسٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ بِذُنُوْبٍ اَمْثَالِ الْجِبَالِ فَيَغْفِرُ هَا اللّٰهُ لَهُمْ وَ يَضَعُهَا عَلَى الْيَهُوْدِ وَ النَّصَارٰى فِيْمَا

۷۰۱۴: ابو بردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے سنا اپنے باپ (ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن مسلمانوں میں سے کچھ لوگ پہاڑوں کے برابر گناہ لے کر آئیں گے

اَحْسِبُ اَنَا قَالَ اَبُوْرَوْحٍ لَآ اَدْرِي مِمَّنِ الشَّكُّ قَالَ اَبُوْ بُرْدَةَ فَحَدَّثْتُ بِهٖ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ فَقَالَ اَبُوْكَ حَدَّثَكَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ قُلْتُ نَعَمْ۔

اللہ تعالیٰ ان کو بخش دے گا اور ان گناہوں کو یہود اور نصاریٰ پر ڈال دے گا۔

تشریح یعنی ان گناہوں کے مثل جو یہود اور نصاریٰ نے گناہ کیے ہو گے وہ معاف نہ ہوں گے اور ان کی وجہ سے جہنم میں جائیں گے اور یہ تاویل ضرور ہے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی اور یہ جو فرمایا کہ کافر چھٹکارا ہوگا مسلمان کا اس کا مطلب یہ ہے کہ جب مسلمان جنت میں جائے گا تو ایک کافر جہنم میں جائے گا تا کہ جہنم بھر جائے اور اس کے لوگوں کی تعداد پوری ہو، یہ مختصر ہے امام نوویؒ کے کلام کا اور ظاہر حدیث یہ ہے کہ کافر مسلمان کا فدیہ بنیں گے اور اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو بخش دے گا اور ان کو جہنم میں ڈالے گا اور یہ آیت کے خلاف نہیں ہے اس لیے کہ کافر تو اپنے اعمال کی وجہ سے جہنمی ہو چکے تھے اب ان پر اور بوجھ ڈالنا درحقیقت بوجھ نہیں بموجب مثل مشہور کے چوں اب از سر گذشت چہ بقدر نیزہ و چہ یکدست۔

۷۰۱۵: عَنْ صَفْوَانَ ابْنِ مُحْرِزٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهِ تَعَالٰى عَنْهُ كَيْفَ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِي النَّجْوٰى قَالَ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ يُدْنَى الْمُؤْمِنُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنْ رَّبِّهٖ حَتّٰى يَضَعَ عَلَيْهِ كَنَفَهٗ فَيُقَرِّرُهٗ بِذُنُوْبِهٖ فَيَقُوْلُ هَلْ تَعْرِفُ فَيَقُوْلُ رَبِّ اَعْرِفُ قَالَ فَاِنِّيْ قَدْ سَتَرْتُهَا عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا وَ اِنِّيْ اَغْفِرُهَا لَكَ الْيَوْمَ فَيُعْطٰى صَحِيْفَةَ حَسَنَاتِهٖ وَ اَمَّا الْكُفَّارُ وَ الْمُنَافِقُوْنَ فَيُنَادٰى بِهِمْ عَلٰى رُءُوْسِ الْخَلَائِقِ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلَى اللّٰهِ۔

۷۰۱۵: صفوان بن محرز سے روایت ہے ایک شخص نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کیا سنا ہے سرگوشی کے باب میں یعنی اللہ تعالیٰ جو قیامت کے دن اپنے بندہ سے گوشی کرے گا انہوں نے کہا میں نے آپؐ سے سنا فرماتے تھے مؤمن قیامت کے دن اپنے مالک کے پاس لایا جائے گا یہاں تک کہ مالک اپنا پردہ اس پر رکھ دے گا اور اس سے اقرار کروائے گا اس کے گناہوں کا اور کہے گا تو پہچانتا ہے اپنے گناہوں کو وہ کہے گا اے رب میں پہچانتا ہوں۔ پروردگار فرمائے گا تو میں نے چھپا دیا ان گناہوں کو تجھ پر دنیا میں اور اب میں بخش دیتا ہوں ان کو آج کے دن تیرے لیے پھر وہ نیکیوں کی کتاب دیا جائے گا اور کافر اور منافقوں کے لیے تو مخلوقات کے سامنے منادی ہوگی کہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے جھوٹ بولا اللہ تعالیٰ پر''۔

بَابُ : حَدِيْثِ تَوْبَةِ كَعْبِ ابْنِ مَالِكٍ وَّ صَاحِبَيْهِ

باب: کعب بن مالک اور ان کے دونوں یاروں کی توبہ کا بیان

۷۰۱۶: عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ ثُمَّ غَزَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ تَبُوْكَ وَ هُوَ يُرِيْدُ الرُّوْمَ وَ نَصَارَى الْعَرَبِ بِالشَّامِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَاَخْبَرَنِيْ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ كَعْبٍ كَانَ قَائِدَ كَعْبٍ مِنْ بَنِيْهِ

۷۰۱۶: ابن شہاب سے روایت ہے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جہاد کیا تبوک کا تبوک ایک مقام کا نام ہے مدینہ سے پندرہ منزل پر شام کے راستہ میں اور آپ ﷺ کا ارادہ تھا روم اور عرب کے نصاریٰ کو دھمکانے کا شام میں ابن شہاب نے کہا مجھ سے بیان کیا عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن کعب مالک بن ان سے بیان کیا عبداللہ بن کعب نے جو کعب کو پکڑ کر چلایا کرتے

حِيْنَ عَمِيَ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ ابْنَ مَالِكٍ يُّحَدِّثُ حَدِيْثَهٗ حِيْنَ تَخَلَّفَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ قَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ لَمْ اَتَخَلَّفْ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةٍ غَزَاهَا قَطُّ اِلَّا فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ غَيْرَ اَنِّيْ قَدْ تَخَلَّفْتُ فِيْ غَزْوَةِ بَدْرٍ وَّلَمْ يُعَاتِبْ اَحَدًا تَخَلَّفَ عَنْهُ اِنَّمَا خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُسْلِمُوْنَ يُرِيْدُوْنَ عِيْرَ قُرَيْشٍ حَتّٰى جَمَعَ اللّٰهُ بَيْنَهُمْ وَ بَيْنَ عَدُوِّهِمْ عَلٰى غَيْرِ مِيْعَادٍ وَلَقَدْ شَهِدْتُّ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ حِيْنَ تَوَاثَقْنَا عَلَى الْاِسْلَامِ وَ مَا اُحِبُّ اَنَّ لِيْ بِهَا مَشْهَدَ بَدْرٍ وَّ اِنْ كَانَتْ بَدْرٌ اَذْكَرَ فِي النَّاسِ مِنْهَا وَكَانَ مِنْ خَبَرِيْ حِيْنَ تَخَلَّفْتُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ اَنِّيْ لَمْ اَكُنْ قَطُّ اَقْوٰى وَلَآ اَيْسَرَمِنِّيْ حِيْنَ تَخَلَّفْتُ عَنْهُ فِيْ تِلْكَ الْغَزْوَةِ وَاللّٰهِ مَا جَمَعْتُ قَبْلَهَا رَاحِلَتَيْنِ قَطُّ حَتّٰى جَمَعْتُهُمَا فِيْ تِلْكَ الْغَزْوَةِ فَغَزَاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَرٍّ شَدِيْدٍ وَّ اسْتَقْبَلَ سَفَرًا بَعِيْدًا وَ مَفَازًا وَّ اسْتَقْبَلَ عَدُوًّا كَثِيْرًا فَجَلٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ اَمْرَهُمْ لِيَتَاَهَّبُوْا اُهْبَةَ غَزْوِهِمْ فَاَخْبَرَهُمْ بِوَجْهِهِمُ الَّذِيْ يُرِيْدُ وَ الْمُسْلِمُوْنَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَثِيْرٌ وَلَا يَجْمَعُهُمْ كِتَابُ حَافِظٍ يُّرِيْدُ بِذٰلِكَ الدِّيْوَانَ قَالَ كَعْبٌ فَقَلَّ رَجُلٌ يُّرِيْدُ اَنْ يَّتَغَيَّبَ يَظُنُّ اَنَّ ذٰلِكَ سَيَخْفٰى لَهٗ مَالَمْ يَنْزِلْ فِيْهِ وَحْيٌ مِّنَ اللّٰهِ

تھے ،ان کے بیٹوں میں سے جب کعب اندھے ہو گئے تھے انہوں نے کہا میں نے سنا کعب بن مالک سے وہ اپنا حال بیان کرتے تھے جب پیچھے رہ گئے تھے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوۂ تبوک میں کعب بن مالک نے کہا میں کسی جہاد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے نہیں رہا سوا غزوۂ تبوک کے البتہ بدر میں پیچھے رہا پر آپ نے کسی پر غصہ نہیں کیا جو پیچھے رہ گیا تھا اور بدر میں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسلمانوں کے ساتھ قریش کا قافلہ لوٹنے کے لیے نکلے تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو ان کے دشمنوں سے بھڑا دیا (اور قافلہ نکل گیا) بے وقت اور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ موجود تھا لیلۃ العقبہ میں (لیلۃ العقبہ وہ رات ہے جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انصار سے بیعت لی تھی اسلام پر اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدد کرنے پر اور یہ بیعت جمرہ عقبہ کے پاس جو منٰی میں ہے دوبار ہوئی۔ پہلی بار میں بارہ انصاری تھے اور دوسری بار میں ستر انصاری تھے اور میں نہیں چاہتا کہ اس رات کے بدلے میں جنگ بدر میں شریک ہوتا گو جنگ بدر لوگوں میں اس رات سے زیادہ مشہور ہے (یعنی لوگ اس کو افضل کہتے ہیں) اور میرا قصہ غزوۂ تبوک سے پیچھے رہنے کا یہ ہے کہ جب یہ غزوہ ہوا تو میں سب سے زیادہ طاقت ور اور مالدار تھا۔ قسم اللہ کی اس سے پہلے میرے پاس دو اونٹنیاں کبھی نہیں ہوئیں اور اس لڑائی کے وقت میرے پاس دو اونٹنیاں تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس لڑائی کے لیے چلے، سخت گرمی کے دنوں میں اور سفر بھی لمبا تھا، اور راہ میں جنگل تھے، (دور دراز جن میں پانی کم ملتا اور ہلاکت کا خوف ہوتا) اور مقابلہ تھا بہت دشمنوں سے، اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسلمانوں سے کھول کر فرما دیا کہ میں اس لڑائی کو جاتا ہوں (حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ عادت تھی کہ اور لڑائیوں میں اپنا ارادہ صاف صاف نہ فرماتے مصلحت سے، تاکہ خبر مشہور نہ ہو) تاکہ وہ اپنی تیاری کر لیں، پھر ان سے کہہ دیا کہ فلاں طرف ان کو جانا پڑے گا، اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ بہت سے مسلمان تھے، اور کوئی دفتر نہ تھا، جس میں ان کے نام لکھے ہوتے، تو ایسے شخص کم تھے، جو غائب رہنا چاہتے، اور گمان کرتے کہ یہ امر پوشیدہ رہے گا، جب تک اللہ

عَزَّوَجَلَّ وَغَزَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ الْغَزْوَةَ حِيْنَ طَابَتِ الثِّمَارُ وَ الظِّلَالُ فَاَنَا اِلَيْهَا اَصْعَرُ فَتَجَهَّزَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ الْمُسْلِمُوْنَ مَعَهٗ وَ طَفِقْتُ اَغْدُوْ لِكَيْ اَتَجَهَّزَ مَعَهُمْ فَاَرْجِعُ وَ لَمْ اَقْضِ شَيْئًا وَّ اَقُوْلُ فِيْ نَفْسِيْ اَنَا قَادِرٌ عَلٰى ذٰلِكَ اِذَا اَرَدْتُّ فَلَمْ يَزَلْ ذٰلِكَ يَتَمَادٰى بِيْ حَتّٰى اسْتَمَرَّ بِالنَّاسِ الْجِدُّ فَاَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَادِيًا وَّ الْمُسْلِمُوْنَ مَعَهٗ وَلَمْ اَقْضِ مِنْ جِهَازِيْ شَيْئًا ثُمَّ غَدَوْتُ فَرَجَعْتُ وَلَمْ اَقْضِ شَيْئًا فَلَمْ يَزَلْ ذٰلِكَ يَتَمَادٰى بِيْ حَتّٰى اَسْرَعُوْا وَتَفَارَطَ الْغَزْوُ فَهَمَمْتُ اَنْ اَرْتَحِلَ فَاُدْرِكَهُمْ فَيَالَيْتَنِيْ فَعَلْتُ ثُمَّ لَمْ يُقَدَّرْ ذٰلِكَ لِيْ فَطَفِقْتُ اِذَا خَرَجْتُ فِي النَّاسِ بَعْدَ خُرُوْجِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْزُنُنِيْ اَنِّيْ لَآ اَرٰى لِيْ اُسْوَةً اِلَّا رَجُلًا مَغْمُوْصًا عَلَيْهِ فِي النِّفَاقِ اَوْ رَجُلًا مِمَّنْ عَذَرَاللّٰهُ مِنَ الضُّعَفَاءِ وَلَمْ يَذْكُرْنِيْ حَتّٰى بَلَغَ تَبُوْكَ فَقَالَ وَ هُوَ جَالِسٌ فِي الْقَوْمِ بِتَبُوْكَ مَا فَعَلَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِيْ سَلِمَةَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ حَبَسَهٗ بُرْدَاهُ وَ النَّظَرُ فِيْ عِطْفَيْهِ فَقَالَ لَهٗ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ بِئْسَ مَاقُلْتَ وَ اللّٰهِ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ اِلَّا خَيْرًا فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَمَا هُوَ عَلٰى ذٰلِكَ رَاٰى رَجُلًا مُّبَيِّضًا يَزُوْلُ بِهِ السَّرَابُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْ اَبَا خَيْثَمَةَ فَاِذَا هُوَاَبُوْ خَيْثَمَةَ الْاَنْصَارِيُّ وَ هُوَ الَّذِيْ تَصَدَّقَ بِصَاعِ التَّمْرِحِيْنَ لَمَزَهُ الْمُنَافِقُوْنَ فَقَالَ

پاک کی طرف سے کوئی وحی نہ اترے، اور یہ جہاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس وقت کیا، جب پھل پک گئے تھے، اور سایہ خوب تھا، اور مجھے ان چیزوں کا بہت شوق تھا، آخر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تیاری کی، اور مسلمانوں نے بھی آپ کے ساتھ تیاری کی میں نے بھی صبح کو نکلنا شروع کیا اس ارادہ سے کہ میں بھی ان کے ساتھ تیاری کروں، لیکن ہر روز میں لوٹ آتا، اور کچھ فیصلہ نہ کرتا اور اپنے دل میں یہ کہتا کہ میں جب چاہوں جا سکتا ہوں، (کیونکہ سامان سفر کا میرے پاس موجود تھا) یوں ہی ہوتا رہا، یہاں تک کہ لوگ برابر کوشش کرتے رہے، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی صبح کے وقت نکلے، اور مسلمان بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نکلے، اور میں نے کوئی تیاری نہیں کی۔ پھر صبح کو میں نکلا اور لوٹ کر آ گیا اور کوئی فیصلہ نہیں کیا میرا یہی حال رہا یہاں تک کہ لوگوں نے جلدی کی اور سب مجاہدین آگے نکل گئے اس وقت میں نے بھی کوچ کا قصد کیا کہ ان سے مل جاؤں تو کاش میں ایسا کرتا لیکن میری تقدیر میں نہ تھا بعد اس کے جب میں باہر نکلتا، رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جانے کے بعد تو مجھ کو رنج ہوتا کیونکہ میں کوئی پیروی کے لائق نہ پاتا مگر ایسا شخص جس پر منافق ہونے کا گمان تھا یا معذور ضعیف، اور ناتواں لوگوں میں سے خیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے راہ میں میری یاد کہیں نہ کی یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تبوک میں پہنچے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں میں بیٹھے ہوئے تھے اس وقت فرمایا کعب بن مالک کہاں گیا ایک شخص بولا بنی سلمہ میں سے یارسول اللہ اس کی چادروں نے اس کو روک رکھا، وہ اپنے دونوں کناروں کو دیکھتا ہے یعنی اپنے لباس اور نفس میں مشغول اور مصروف ہے معاذ بن جبل نے یہ سن کر کہا تو نے بری بات کہی قسم اللہ کی یارسول اللہ ہم تو کعب بن مالک کو اچھا سمجھتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ سن کر چپ ہو رہے اتنے میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا جو سفید کپڑے پہنے ہوئے آ رہا تھا اور ریتے کو اڑا رہا تھا چلنے کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ابوخیثمہ ہے پھر وہ ابوخیثمہ ہی تھا اور ابوخیثمہ وہ شخص تھا جس نے ایک صاع کھجور صدقہ دی تھی جب منافقوں نے اس پر طعنہ کیا تھا

كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ فَلَمَّا بَلَغَنِي اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ تَوَجَّهَ قَافِلًا مِّنْ تَبُوْكَ حَضَرَنِيْ بَثِّيْ فَطَفِقْتُ اَتَذَكَّرُ الْكَذِبَ وَ اَقُوْلُ بِمَا اَخْرُجُ مِنْ سَخَطِهٖ غَدًا وَّاَسْتَعِيْنُ عَلٰى ذٰلِكَ كُلَّ ذِيْ رَاْيٍ مِنْ اَهْلِيْ فَلَمَّا قِيْلَ لِيْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَظَلَّ قَادِمًا زَاحَ عَنِّي الْبَاطِلُ حَتّٰى عَرَفْتُ اَنِّيْ لَنْ اَنْجُوَ مِنْهُ بِشَيْءٍ اَبَدًا فَاَجْمَعْتُ صِدْقَهٗ وَصَبَّحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَادِمًا وَّ كَانَ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ بَدَءَ بِالْمَسْجِدِ فَرَكَعَ فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ لِلنَّاسِ فَلَمَّا فَعَلَ ذٰلِكَ جَاءَهُ الْمُخَلَّفُوْنَ فَطَفِقُوْا يَعْتَذِرُوْنَ اِلَيْهِ وَيَحْلِفُوْنَ لَهٗ وَ كَانُوْا بِضْعَةً وَّ ثَمَانِيْنَ رَجُلًا فَقَبِلَ مِنْهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَانِيَتَهُمْ وَبَايَعَهُمْ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمْ وَ وَكَلَ سَرَآئِرَهُمْ اِلَى اللّٰهِ حَتّٰى جِئْتُ فَلَمَّا سَلَّمْتُ تَبَسَّمَ تَبَسُّمَ الْمُغْضَبِ ثُمَّ قَالَ تَعَالٰى فَجِئْتُ اَمْشِيْ حَتّٰى جَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ لِيْ مَاخَلَّفَكَ اَلَمْ تَكُنْ قَدِابْتَعْتَ ظَهْرَكَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ وَاللّٰهِ لَوْ جَلَسْتُ عِنْدَ غَيْرِكَ مِنْ اَهْلِ الدُّنْيَا لَرَاَيْتُ اَنِّيْ سَاَخْرُجُ مِنْ سَخَطِهٖ بِعُذْرٍ وَلَقَدْاُعْطِيْتُ جَدَلًا وَّ لٰكِنِّيْ وَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمْتُ لَئِنْ حَدَّثْتُكَ الْيَوْمَ حَدِيْثَ كَذِبٍ تَرْضٰى بِهٖ عَنِّيْ لَيُوْشِكَنَّ اللّٰهُ اَنْ يُّسْخِطَكَ عَلَيَّ وَ لَئِنْ حَدَّثْتُكَ حَدِيْثَ صِدْقٍ تَجِدُعَلَيَّ فِيْهِ اِنِّيْ لَاَرْجُوْا فِيْهِ عُقْبَى اللّٰهِ وَاللّٰهِ مَا كَانَ لِيْ عُذْرٌ وَّ اللّٰهِ مَاكُنْتُ قَطُّ اَقْوٰى وَلَا اَيْسَرَمِنِّيْ حِيْنَ تَخَلَّفْتُ عَنْكَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

کعب بن مالک نے کہا جب مجھے خبر پہنچی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تبوک سے لوٹے، مدینہ کی طرف تو میرا رنج بڑھ گیا میں نے جھوٹ باتیں بنانا شروع کیں کہ کوئی بات ایسی کہوں جس سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا غصہ مٹ جائے کل کے روز اور اس امر کے لیے میں نے ہر ایک عقلمند شخص سے مدد لینا شروع کی اپنے گھر والوں میں سے یعنی ان سے بھی صلاح لی کہ کیا بات بتاؤں جب لوگوں نے مجھ سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قریب آ پہنچے اس وقت سارا جھوٹ کافور ہو گیا اور میں سمجھ گیا کہ اب کوئی جھوٹ بنا کر میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نجات نہیں پانے کا آخر میں نے نیت کر لی سچ بولنے کی، اور صبح کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اور جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سفر سے آتے تو پہلے مسجد میں جاتے، اور دو رکعتیں پڑھتے پھر لوگوں سے ملنے کے لیے بیٹھتے جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ کر چکے تو جو لوگ پیچھے رہ گئے تھے انہوں نے اپنے عذر بیان کرنے شروع کئے اور قسمیں کھانے لگے، ایسے اسی پر چند آدمی تھے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی ظاہر کی بات کو مان لیا اور ان سے بیعت کی اور ان کے لیے دعا کی مغفرت کی، اور ان کی نیت یعنی دل کی بات کو اللہ کے سپرد کیا، یہاں تک کہ میں بھی آیا جب میں نے سلام کیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تبسم کیا لیکن وہ تبسم جیسے غصہ کی حالت میں کرتے ہیں پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا آ! میں چلتا ہوا آیا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے بیٹھا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تو کیوں پیچھے رہ گیا تو نے تو سواری بھی خرید لی تھی میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر میں آپ کے سوا کسی اور شخص کے پاس دنیا کے لوگوں میں سے بیٹھتا تو یہ میں خیال کرتا کہ کوئی عذر بیان کر کے اس کے غصہ سے نکل جاؤں گا، اور مجھے اللہ تعالیٰ نے زبان کی قوت دی ہے یعنی میں عمدہ تقریر کر سکتا ہوں اور خوب بات بنا سکتا ہوں لیکن قسم اللہ کی میں جانتا ہوں کہ اگر میں کوئی جھوٹ بات آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہہ دوں، اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خوش ہو جائیں مجھ سے تو قریب ہے اللہ تعالیٰ آپ کو میرے اوپر غصہ کر دے گا یعنی اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا هٰذَا فَقَدْ صَدَقَ فَقُمْ
حَتّٰى يَقْضِيَ اللّٰهُ فِيْكَ فَقُمْتُ وَ ثَارَ رِجَالٌ مِنْ
بَنِيْ سَلَمَةَ فَاتَّبَعُوْنِيْ فَقَالُوْا لِيْ وَ اللّٰهِ مَا عَلِمْنَاكَ
اَذْنَبْتَ ذَنْبًا قَبْلَ هٰذَا لَقَدْ عَجَزْتَ فِيْ اَنْ لَّا
تَكُوْنَ اعْتَذَرْتَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِمَا اعْتَذَرَ اِلَيْهِ الْمُخَلَّفُوْنَ فَقَدْ كَانَ
كَافِيَكَ ذَنْبَكَ اسْتِغْفَارُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكَ قَالَ فَوَاللّٰهِ مَازَا لُوْا يُؤَنِّبُوْنَنِيْ
حَتّٰى اَرَدْتُّ اَنْ اَرْجِعَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاُكَذِّبَ نَفْسِيْ ثُمَّ قُلْتُ لَهُمْ هَلْ
لَقِيَ هٰذَا مَعِيَ مِنْ اَحَدٍ قَالُوْا نَعَمْ لَقِيَهٗ مَعَكَ
رَجُلَانِ قَالَا مِثْلَ مَاقُلْتَ وَ قِيْلَ لَهُمَا مِثْلَ مَا قِيْلَ
لَكَ قَالَ قُلْتُ مَنْ هُمَا قَالُوْا مُرَارَةُ ابْنُ رَبِيْعَةَ
الْعَامِرِيُّ وَهَلَالُ ابْنُ اُمَيَّةَ الْوَاقِفِيُّ قَالَ
فَذَكَرُوْالِيْ رَجُلَيْنِ صَالِحَيْنِ قَدْ شَهِدَا بَدْرًا
فِيْهِمَا اُسْوَةٌ قَالَ فَمَضَيْتُ حِيْنَ ذَكَرُوْهُمَا لِيْ
فَقَالَ وَنَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْمُسْلِمِيْنَ عَنْ كَلَامِنَا اَيُّهَا الثَّلَاثَةُ مِنْ بَيْنِ مَنْ
تَخَلَّفَ عَنْهُ قَالَ فَاجْتَنَبَنَا النَّاسُ اَوْقَالَ تَغَيَّرُوْا لَنَا
حَتّٰى تَنَكَّرَتْ لِيْ فِيْ نَفْسِيَ الْاَرْضُ فَمَا هِيَ
بِالْاَرْضِ الَّتِيْ اَعْرِفُ فَلَبِثْنَا عَلٰى ذٰلِكَ خَمْسِيْنَ
لَيْلَةً فَاَمَّاصَاحِبَايَ فَاسْتَكَانَاوَقَعَدَ فِيْ بُيُوْتِهِمَا
يَبْكِيَانِ وَاَمَّا اَنَا فَكُنْتُ اَشَبَّ الْقَوْمِ وَاَجْلَدَ هُمْ
فَكُنْتُ اَخْرُجُ فَاَشْهَدُ الصَّلٰوةَ وَ اَطُوْفُ فِي
الْاَسْوَاقِ وَ لَا يُكَلِّمُنِيْ اَحَدٌ وَّ اٰتِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاُسَلِّمُ عَلَيْهِ وَهُوَ فِيْ
مَجْلِسِهٖ بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَاَقُوْلُ فِيْ نَفْسِيْ هَلْ حَرَّكَ

بتلا دے گا کہ میرا عذر غلط اور جھوٹ تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ناراض
ہو جائیں گے اور اگر میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سچ سچ کہوں گا تو
بیشک آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غصے ہوں گے لیکن مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ
اس کا انجام بخیر کرے گا قسم اللہ کی مجھے کوئی عذر نہ تھا قسم اللہ کی میں کبھی نہ اتنا
طاقت وار تھا نہ اتنا مالدار تھا جتنا اس وقت تھا جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سے پیچھے رہ گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کعب نے سچ کہا پھر
آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، اچھا جا یہاں تک کہ اللہ حکم دے تیرے
باب میں مَیں کھڑا ہوا اور چند لوگ بنی سلمہ کے دوڑ کر میرے پیچھے ہوئے
،اور مجھ سے کہنے لگے قسم اللہ کی ہم نہیں جانتے تم کو تم نے اس سے پہلے کوئی
قصور کیا ہو تو تم عاجز کیوں ہو گئے اور کوئی عذر کیوں نہ کر دیا، رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے جیسے اور لوگوں نے جو پیچھے رہ گئے تھے عذر بیان
کئے اور تیرا گناہ میٹنے کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا استغفار کافی
تھا، قسم اللہ کی وہ لوگ مجھ کو ملامت کرنے لگے یہاں تک کہ میں نے قصد کیا
پھر لوٹوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اور اپنے تئیں جھوٹا کروں
اور کوئی عذر بیان کروں، پھر میں نے ان لوگوں سے کہا کسی اور کا بھی
ایسا حال ہوا ہے جو میرا ہوا ہے انہوں نے کہا ہاں دو شخص اور ہیں ۔انہوں
نے بھی وہی کہا جو تو نے کہا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ان سے بھی
بھی وہی فرمایا جو تجھ سے فرمایا میں نے پوچھا وہ دو شخص کون ہیں ۔انہوں نے
کہا مرارہ بن ربیعہ اور ہلال بن امیہ واقفی ان لوگوں نے ایسے دو شخصوں کا
نام لیا جو نیک تھے اور بدر کی لڑائی میں موجود تھے اور پیروی کے قابل تھے
جب ان لوگوں نے ان دونوں شخصوں کا نام لیا تو میں چلا گیا اور رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسلمانوں کو منع کر دیا تھا کہ ہم تینوں آدمیوں سے
کوئی بات نہ کرے، ان لوگوں میں سے جو پیچھے رہ گئے تھے تو لوگوں نے ہم
سے پرہیز شروع کیا اور ان کا حال ہمارے ساتھ بالکل بدل گیا یہاں تک
کہ زمین بھی گویا بدل گئی وہ زمین ہی نہ رہی جس کو میں پہچانتا تھا پچاس
راتوں تک ہمارا یہی حال رہا میرے دونوں ساتھی تو عاجز ہو گئے اور اپنے
گھروں میں بیٹھ رہے روتے ہوئے ،لیکن میں تو سب لوگوں میں کم سن اور

شَفَتَيْهِ بِرَدِّ السَّلَامِ اَمْ لَاثُمَّ اُصَلِّیْ قَرِيْبًا مِّنْهُ وَاُسَارِقُهُ النَّظَرَ فَاِذَا اَقْبَلْتُ عَلٰی صَلٰوتِیْ نَظَرَ اِلَیَّ وَاِذَا الْتَفَتُّ نَحْوَهٗ اَعْرَضَ عَنِّیْ حَتّٰی اِذَا طَالَ عَلَیَّ ذٰلِكَ مِنْ جَفْوَةِ الْمُسْلِمِيْنَ مَشَيْتُ حَتّٰی تَسَوَّرْتُ جِدَارَ حَائِطِ اَبِیْ قَتَادَةَ وَهُوَ ابْنُ عَمِّیْ وَ اَحَبُّ النَّاسِ اِلَیَّ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَوَاللّٰهِ مَارَدَّ عَلَیَّ السَّلَامَ فَقُلْتُ لَهٗ يَا اَبَا قَتَادَةَ اَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ هَلْ تَعْلَمَنَّ اَنِّیْ اُحِبُّ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ قَالَ فَسَكَتَ فَعُدْتُّ فَنَا شَدْتُّهٗ فَسَكَتَ فَعُدْتُّ فَنَا شَدْتُّهٗ فَقَالَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ فَفَاضَتْ عَيْنَایَ وَ تَوَلَّيْتُ حَتّٰی تَسَوَّرْتُ الْجِدَارَ فَبَيْنَا اَنَا اَمْشِیْ فِیْ سُوْقِ الْمَدِيْنَةِ اِذَا نَبَطِیٌّ مِّنْ نَّبَطِ اَهْلِ الشَّامِ مِمَّنْ قَدِمَ بِالطَّعَامِ يَبِيْعُهٗ بِالْمَدِيْنَةِ يَقُوْلُ مَنْ يَّدُلُّ عَلٰی كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ فَطَفِقَ النَّاسُ يُشِيْرُوْنَ لَهٗ اِلَیَّ حَتّٰی جَآءَ نِیْ فَدَفَعَ اِلَیَّ كِتَابًا مِّنْ مَّلِكِ غَسَّانَ وَكُنْتُ كَاتِبًا فَقَرَاْتُهٗ فَاِذَافِيْهِ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّهٗ قَدْ بَلَغَنَا اَنَّ صَاحِبَكَ قَدْ جَفَاكَ وَلَمْ يَجْعَلْكَ اللّٰهُ بِدَارِ هَوَانٍ وَّ لَامَضْيَعَةٍ فَالْحَقْ بِنَا نُوَاسِكَ قَالَ فَقُلْتُ حِيْنَ قَرَاْتُهَا وَ هٰذِهٖ اَيْضًا مِّنَ الْبَلَاءِ فَتَيَا مَمْتُ بِهَا التَّنُّوْرَ فَسَجَرْتُهَا بِهَا حَتّٰی اِذَا مَضَتْ اَرْبَعُوْنَ مِنَ الْخَمْسِيْنَ وَ اسْتَلْبَثَ الْوَحْیُ اِذَا رَسُوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْتِيْنِیْ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُكَ اَنْ تَعْتَزِلَ امْرَاَتَكَ قَالَ فَقُلْتُ اُطَلِّقُهَا اَمْ مَاذَا اَفْعَلُ قَالَ لَابَلِ اعْتَزِلْهَا فَلَا تَقْرَبَنَّهَا قَالَ فَاَرْسَلَ اِلٰی صَاحِبَیَّ بِمِثْلِ ذٰلِكَ قَالَ فَقُلْتُ لِامْرَاَتِیَ الْحَقِیْ بِاَهْلِكِ فَكُوْنِیْ عِنْدَهُمْ حَتّٰی

زوردار تھا۔ میں نکلا کرتا تھا اور نماز کے لیے بھی آتا اور بازاروں میں بھی پھرتا پر کوئی شخص مجھ سے بات نہ کرتا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آتا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سلام کرتا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی جگہ بیٹھے ہوتے نماز کے بعد اور دل میں یہ کہتا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے لبوں کو ہلایا، سلام کا جواب دینے کے لیے یا نہیں ہلایا پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریب نماز پڑھتا اور دزدیدہ نظر سے کنکھیوں سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھتا تو جب میں نماز میں ہوتا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری طرف دیکھتے اور جب میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف دیکھتا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منہ پھیر لیتے یہاں تک کہ جب مسلمانوں کی سختی مجھ پر لمبی ہوئی تو میں چلا اور ابوقتادہ کے باغ کی دیوار پر چڑھا اور ابوقتادہ میرے چچازاد بھائی تھے اور سب لوگوں سے زیادہ مجھے ان سے محبت تھی، ان کو سلام کیا تو قسم اللہ کی انہوں نے سلام کا جواب تک نہ دیا سبحان اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تابع اور عاشق ایسے ہوتے ہیں، کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد کے سامنے بھائی بیٹے کی مروت بھی نہیں کرتے جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایسی محبت نہ ہو تو ایمان کس کام کا ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث جب معلوم ہو جائے کہ صحیح ہے تو مجتہد اور مولویوں کا قول جو اس کے خلاف ہو دیوار پر مارنا چاہیے اور حدیث پر چلنا چاہیے میں نے ان سے کہا اے ابوقتادہ میں تم کو قسم دیتا ہوں اللہ کی تم یہ نہیں جانتے کہ میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہوں، وہ خاموش رہے، پھر سہ بار قسم دی تو بولے اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے یہ بھی کعب سے نہیں بولے بلکہ خود اپنے میں بات کی آخر میری آنکھوں سے آنسو نکل پڑے اور میں پیٹھ موڑ کر چلا اور دیوار پر چڑھا۔ میں مدینہ کے بازار میں جا رہا تھا ایک کسان شام کے کسانوں میں سے جو مدینہ میں اناج بیچنے کے لیے آیا تھا، کہنے لگا کعب بن مالک کا گھر مجھ کو کون بتا دے گا لوگوں نے اس کو اشارہ شروع کیا یہاں تک کہ وہ میرے پاس آیا اور مجھے ایک خط دیا غسان کے بادشاہ کا میں منشی تھا میں نے اس کو پڑھا اس میں یہ لکھا تھا بعد حمد و نعت کے کعب کو معلوم ہو کہ ہم کو یہ خبر پہنچی ہے

يَقْضِيَ اللّٰهُ فِيْ هٰذَا الْاَمْرِ قَالَ فَجَآءَ تِ امْرَأَةُ هِلَالِ ابْنِ اُمَيَّةَ رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ هِلَالَ ابْنَ اُمَيَّةَ شَيْخٌ ضَآئِعٌ لَّيْسَ لَهٗ خَادِمٌ فَهَلْ تَكْرَهُ اَنْ اَخْدُمَهٗ قَالَ لَاوَلٰكِنْ لَّا يَقْرَبَنَّكِ فَقَالَتْ اِنَّهٗ وَ اللّٰهِ مَابِهٖ حَرَكَةٌ اِلٰى شَيْءٍ وَّ وَ اللّٰهِ مَا زَالَ يَبْكِيْ مُنْذُ كَانَ مِنْ اَمْرِهٖ مَاكَانَ اِلٰى يَوْمِهٖ هٰذَا قَالَ فَقَالَ لِيْ بَعْضُ اَهْلِيْ لَوِاسْتَاْذَنْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي امْرَاَتِكَ فَقَدْ اَذِنَ لِامْرَاَةِ هِلَالِ ابْنِ اُمَيَّةَ اَنْ تَخْدُمَهٗ قَالَ فَقُلْتُ لَااَسْتَاْذِنُ فِيْهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يُدْرِيْنِيْ مَا ذَا يَقُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَاْذَنْتُهٗ فِيْهَا وَاَنَا رَجُلٌ شَابٌّ قَالَ فَلَبِثْتُ بِذٰلِكَ عَشْرَلَيَالٍ فَكَمُلَ لَنَا خَمْسُوْنَ لَيْلَةً مِّنْ حِيْنَ نُهِيَ عَنْ كَلَامِنَا قَالَ ثُمَّ صَلَّيْتُ صَلٰوةَ الْفَجْرِ صَبَاحَ خَمْسِيْنَ لَيْلَةً عَلٰى ظَهْرِ بَيْتٍ مِّنْ بُيُوْتِنَا فَبَيْنَا اَنَا جَالِسٌ عَلَى الْحَالِ الَّتِيْ ذَكَرَاللّٰهُ مِنَّا قَدْ ضَاقَتْ عَلَيَّ نَفْسِيْ وَضَاقَتْ عَلَيَّ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ سَمِعْتُ صَوْتَ صَارِخٍ اَوْفٰى عَلٰى سَلْعٍ يَقُوْلُ بِاَعْلٰى صَوْتِهٖ يَا كَعْبَ ابْنَ مَالِكٍ اَبْشِرْ قَالَ فَخَرَرْتُ سَاجِدًا وَ عَرَفْتُ اَنْ قَدْجَآءَ فَرَجٌ قَالَ فَاٰذَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ بِتَوْبَةِ اللّٰهِ عَلَيْنَاحِيْنَ صَلّٰى صَلٰوةَ الْفَجْرِ فَذَهَبَ النَّاسُ يُبَشِّرُوْنَنَا فَذَهَبَ قِبَلَ صَاحِبَيَّ مُبَشِّرُوْنَ وَ رَكَضَ رَجُلٌ اِلَيَّ فَرَسًا وَّسَعٰى سَاعٍ مِّنْ اَسْلَمَ قِبَلِيْ وَ اَوْفٰى عَلَى الْجَبَلِ فَكَانَ الصَّوْتُ اَسْرَعَ مِنَ الْفَرَسِ فَلَمَّا جَآءَ نِيَ الَّذِيْ سَمِعْتُ صَوْتَهٗ يُبَشِّرُنِيْ فَنَزَعْتُ لَهٗ ثَوْبَيَّ فَكَسَوْتُهُمَآ اِيَّاهُ

کہ تمہارے صاحب نے یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تم پر جفا کی اور اللہ تعالیٰ نے تم کو ذلت کے گھر میں نہیں کیا نہ اس جگہ جہاں تمہارا حق ضائع ہو تو تم ہم سے مل جاؤ ہم تمہاری خاطر داری کریں گے۔ میں نے جب یہ خط پڑھا تو کہا یہ بھی ایک بلا ہے اور اس خط کو میں نے چولھے میں جلا دیا جب پچاس دن میں سے چالیس دن گزر گئے اور وحی نہ آئی تو ایکا ایک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پیغام لانے والا میرے پاس آیا، اور کہنے لگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تم کو حکم کرتے ہیں کہ اپنی بی بی سے علیحدہ رہو میں نے کہا میں اس کو طلاق دے دوں یا کیا کروں وہ بولا نہیں طلاق مت دو صرف الگ رہو اور اس سے صحبت مت کرو اور میرے دونوں یاروں کے پاس بھی یہی پیام گیا میں نے اپنی بی بی سے کہا تو اپنے عزیزوں میں چلی جا اور وہیں رہو یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس باب میں کوئی حکم دے ہلال بن امیہ کی بی بی یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس گئی، اور عرض کیا یارسول اللہ ہلال بن امیہ ایک بوڑھا بیکار شخص ہے اس کے پاس کوئی خادم بھی نہیں تو کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم برا سمجھتے ہیں اگر میں اس کی خدمت کیا کروں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں خدمت کو برا نہیں سمجھتا لیکن وہ تجھ سے صحبت نہ کرے وہ بولی قسم اللہ کی اس کو کسی کام کا خیال نہیں اور قسم اللہ کی وہ اس دن سے اب تک رو رہا ہے میرے گھر والوں نے کہا کاش تم بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اپنی بی بی کے پاس رہنے کی اجازت لے لو۔ کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہلال بن امیہ کی عورت کو اس کی خدمت کرنے کی اجازت دی۔ میں نے کہا میں کبھی اجازت نہ لوں گا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اپنی بی بی کے لیے اور معلوم نہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا فرماویں گے، اگر میں اجازت لوں اپنی بی بی کے لیے اور میں جوان آدمی ہوں۔ پھر دس راتوں تک میں اسی حال میں رہا یہاں تک کہ پچاس راتیں پوری ہوئیں، اس تاریخ سے جب سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع کیا تھا ہم سے بات کرنے سے۔ پھر پچاسویں رات کو صبح کے وقت میں نے نماز پڑھی اپنے ایک گھر کی چھت پر۔ میں اسی حال میں بیٹھا تھا جو اللہ تعالیٰ نے ہمارا حال بیان کیا کہ میرا جی تنگ ہو گیا تھا

بِبِشَارَتِهِ وَ اللّٰهِ مَآ اَمْلِكُ غَيْرَهُمَا يَوْمَئِذٍ وَّ اسْتَعَرْتُ ثَوْبَيْنِ فَلَبِسْتُهُمَا فَانْطَلَقْتُ اَتَاَمَّمُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَلَقَّانِىَ النَّاسُ فَوْجًا فَوْجًا يُهَنِّئُوْنِيْ بِالتَّوْبَةِ وَ يَقُوْلُوْنَ لِتَهْنِكَ تَوْبَةُ اللّٰهِ عَلَيْكَ حَتّٰى دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فِى الْمَسْجِدِ حَوْلَهُ النَّاسُ فَقَامَ طَلْحَةُ ابْنُ عُبَيْدِاللّٰهِ يُهَرْوِلُ حَتّٰى صَافَحَنِيْ وَ هَنَّاَنِيْ وَ اللّٰهِ مَا قَامَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُهَاجِرِيْنَ غَيْرُهُ قَالَ فَكَانَ كَعْبٌ لَاَيَنْسَاهَا لِطَلْحَةَ قَالَ كَعْبٌ فَلَمَّا سَلَّمْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَ هُوَيَبْرُقُ وَجْهُهُ مِنَ السُّرُوْرِ يَقُوْلُ اَبْشِرْبِخَيْرِ يَوْمٍ مَّرَّعَلَيْكَ مُنْذُوَلَدَتْكَ اُمُّكَ قَالَ فَقُلْتُ اَمِنْ عِنْدِكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَمْ مِنْ عِنْدِاللّٰهِ قَالَ لَابَلْ مِنْ عِنْدِاللّٰهِ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سُرَّا سْتَنَارَ وَجْهُهُ حَتّٰى كَاَنَّ وَجْهَهُ قِطْعَةُ قَمَرٍ قَالَ وَكُنَّا نَعْرِفُ ذٰلِكَ قَالَ فَلَمَّاجَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ مِنْ تَوْبَتِيْ اَنْ اَنْخَلِعَ مِنْ مَّالِيْ صَدَقَةً اِلَى اللّٰهِ وَ اِلٰى رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْسِكْ عَلَيْكَ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ قَالَ فَقُلْتُ فَاِنِّيْ اُمْسِكُ سَهْمِيَ الَّذِيْ بِخَيْبَرَ قَالَ وَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ اِنَّمَا اَنْجَانِيْ بِالصِّدْقِ وَ اِنَّ مِنْ تَوْبَتِيْ اَنْ لَّا اُحَدِّثَ اِلَّا صِدْقًا مَّا بَقِيْتُ قَالَ فَوَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُ اَنَّ اَحَدًا مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ اَبْلَاهُ اللّٰهُ فِيْ صِدْقِ الْحَدِيْثِ مُنْذُ ذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ

اور زمین مجھ پر تنگ ہوگئی تھی باوجود یہ کہ اتنی کشادہ ہے۔ اتنے میں میں نے ایک پکارنے والے کی آواز سنی جو سلع پر چڑھا (سلع ایک پہاڑ ہے مدینہ میں) اور بلند آواز سے پکارا، اے کعب بن مالک خوش ہو جا۔ یہ سن کر میں سجدہ میں گرا اور میں نے پہچانا کہ خوشی آئی۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں کو خبر کی کہ اللہ نے ہم کو معاف کیا، جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فجر کی نماز پڑھ چکے۔ لوگ چلے ہم کو خوش خبری دینے کے لیے تو میرے دونوں ساتھیوں کے پاس چند خوشخبری دینے والے گئے، اور ایک شخص نے میرے پاس گھوڑا دوڑایا اور ایک دوڑنے والا دوڑا اسلم کے قبیلے سے میری طرف اور اس کی آواز گھوڑے سے جلد مجھ کو پہنچی۔ جب وہ شخص آیا جس کی آواز میں نے سنی تھی، اس نے خوشخبری کی تو میں نے اپنے دونوں کپڑے اتارے اور اس کو پہنا دیئے، اس کی خوشخبری کے صلہ میں۔ قسم اللہ کی اس وقت میرے پاس وہی دو کپڑے تھے۔ میں نے دو کپڑے مانگے کے لیے اور ان کو پہنا اور چلا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملنے کی نیت سے۔ لوگ مجھ سے ملتے جاتے تھے گروہ گروہ اور مجھ کو مبارک باد دیتے جاتے تھے معافی کی، اور کہتے تھے مبارک ہو تم کو اللہ کی معافی کی، تمہارے لیے یہاں تک کہ میں مسجد میں پہنچا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد میں بیٹھے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لوگ تھے۔ طلحہ بن عبید اللہ مجھ کو دیکھتے ہی کھڑے ہوئے اور دوڑے یہاں تک کہ مصافحہ کیا مجھ سے اور مجھ کو مبارکباد دی۔ قسم اللہ کی مہاجرین میں سے ان کے سوا کوئی شخص کھڑا نہیں ہوا، تو کعب طلحہ کے اس احسان کو نہیں بھولتے تھے۔ کعب نے کہا جب میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سلام کیا تو آپ ﷺ کا منہ خوشی سے چمک دمک رہا تھا آپ نے فرمایا خوش ہو جا آج کے دن سے جو تیرے لیے بہتر دن ہے، جب سے تیری ماں نے تجھ کو جنا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ معافی آپ ﷺ کی طرف سے ہے یا اللہ جل جلالہ کی طرف سے۔ آپ نے فرمایا اللہ جل جلالہ کی طرف سے اور رسول اللہ ﷺ جب خوش ہو جاتے تو آپ ﷺ کا چہرہ چمک جاتا، گویا چاند کا ایک ٹکڑا ہے اور ہم اس بات کو پہچان لیتے (یعنی آپ ﷺ کی خوشی کو) جب میں آپ کے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْسَنَ مِمَّآ اَبْلَانِيَ اللّٰهُ
بِهٖ وَ اللّٰهِ مَا تَعَمَّدْتُّ كَذِبَةً مُّنْذُ قُلْتُ ذٰلِكَ
لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى يَوْمِيْ
هٰذَا وَ اِنِّيْ لَاَرْجُوْا اَنْ يَّحْفَظَنِيَ اللّٰهُ فِيْمَا بَقِيَ
قَالَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لَقَدْ تَابَ اللّٰهُ عَلَى
النَّبِيِّ وَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَ الْاَنْصَارِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ فِيْ
سَاعَةِ الْعُسْرَةِ مِنْ بَعْدِ مَا كَادَ يَزِيْغُ قُلُوْبُ فَرِيْقٍ
مِّنْهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ اِنَّهٗ بِهِمْ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ
وَعَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا حَتّٰى اِذَا ضَاقَتْ
عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَ ضَاقَتْ عَلَيْهِمْ
اَنْفُسُهُمْ وَ ظَنُّوْا اَنْ لَّا مَلْجَاَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّا اِلَيْهِ ثُمَّ
تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوْبُوْآ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ
يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اتَّقُوْا اللّٰهَ وَ كُوْنُوْا مَعَ
الصّٰدِقِيْنَ قَالَ كَعْبٌ وَّ اللّٰهِ مَآ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيَّ
مِنْ نِّعْمَةٍ قَطُّ بَعْدَ اِذْهَدَانِيَ اللّٰهُ لِلْاِسْلَامِ اَعْظَمَ
فِيْ نَفْسِيْ مِنْ صِدْقِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ لَّآ اَكُوْنَ كَذَبْتُهٗ فَاَهْلِكَ
كَمَاهَلَكَ الَّذِيْنَ كَذَبُوْآ اِنَّ اللّٰهَ قَالَ لِلَّذِيْنَ
كَذَبُوْا حِيْنَ اَنْزَلَ الْوَحْيَ شَرَّمَا قَالَ لِاَحَدٍ
وَقَالَ اللّٰهُ سَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَكُمْ اِذَا انْقَلَبْتُمْ
اِلَيْهِمْ لِتُعْرِضُوْاعَنْهُمْ فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمْ اِنَّهُمْ
رِجْسٌ وَّمَاْوٰهُمْ جَهَنَّمُ جَزَآءً بِمَا كَانُوْيَكْسِبُوْنَ
يَحْلِفُوْنَ لَكُمْ لِتَرْضَوْاعَنْهُمْ فَاِنْ تَرْضَوْ اعَنْهُمْ
فَاِنَّ اللّٰهَ لَايَرْضٰى عَنِ الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ قَالَ
كَعْبٌ كُنَّاخُلِّفْنَا اَيُّهَا الثَّلَاثَةُ عَنْ اَمْرِ اُولٰٓئِكَ
الَّذِيْنَ قَبِلَ مِنْهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ حِيْنَ حَلَفُوْا لَهٗ فَبَايَعَهُمْ وَ اسْتَغْفَرَ لَهُمْ وَ

سامنے بیٹھا تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اپنی معافی کی خوشی میں میں اپنے
مال کو صدقہ کر دوں، اللہ اور اس کے رسول کے لیے۔ آپؐ نے فرمایا تھوڑا
مال اپنا رکھ لے۔ میں نے عرض کیا تو میں اپنا حصہ خیبر کا رکھ لیتا ہوں اور میں
نے عرض کیا یا رسول اللہ آخر سچائی نے مجھے نجات دی اور میری توبہ میں یہ بھی
داخل ہے کہ ہمیشہ سچ کہوں گا جب تک زندہ رہوں۔ کعب نے کہا قسم اللہ کی
میں نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ نے کسی مسلمان پر ایسا احسان کیا ہو سچ بولنے میں
جب سے میں نے یہ ذکر کیا رسول اللہ ﷺ سے جیسا عمدہ طرح سے مجھ پر
احسان کیا قسم اللہ کی میں نے اس وقت سے کوئی جھوٹ قصداً نہیں بولا،
جب سے یہ رسول اللہ ﷺ سے کہا آج کے دن تک اور مجھے امید ہے کہ اللہ
تعالیٰ باقی زندگی میں بھی مجھ کو جھوٹ سے بچائے گا کعب نے کہا یہ آیتیں
اتاریں لَقَدْ تَابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ آخر تک یعنی بیشک اللہ تعالیٰ نے معاف
کیا نبی اور مہاجرین اور انصار کو جنہوں نے ساتھ دیا نبی کا مفلسی کے وقت
یہاں تک کہ فرمایا وہ مہربان ہے رحم والا اور اللہ تعالیٰ نے معاف کیا ان تین
شخصوں کو جو پیچھے ڈالے گئے یہاں تک کہ جب زمین ان پر تنگ ہوگئی
باوجود کشادگی کے اور ان کے جی بھی تنگ ہو گئے اور سمجھے کہ اب کوئی بچاؤ
نہیں اللہ سے مگر اسی کی طرف پھر اللہ نے معاف کیا ان کو تاکہ وہ توبہ کریں
بیشک اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔ اے ایمان والو ڈرو اللہ تعالیٰ سے اور
ساتھ رہو سچوں کے۔ کعب نے کہا قسم اللہ کی اللہ تعالیٰ نے اس سے بڑھ کر
کوئی احسان مجھ پر نہیں کیا بعد اسلام کے جو اتنا بڑا ہو میرے نزدیک اس
بات سے کہ میں نے سچ بول دیا رسول اللہ ﷺ سے اور جھوٹ نہیں بولا،
ورنہ تباہ ہوتا جیسے جھوٹے تباہ ہوئے، اللہ تعالیٰ نے جھوٹوں کی جب وحی اتری تو
ایسی برائی کی کہ کسی کی نہ کی تو فرمایا جب تم لوٹ کر آئے تو وہ قسمیں کھانے لگے
تاکہ تم کچھ نہ بولو ان سے۔ سو نہ بولو ان سے وہ ناپاک ہیں ان کا ٹھکانا جہنم ہے
یہ بدلہ ہے ان کی کمائی کا قسمیں کھاتے ہیں تم سے کہ تم خوش ہو جاؤ ان سے۔ سو
اگر تم خوش ہو جاؤ ان سے تب بھی اللہ تعالیٰ خوش نہیں ہوگا بدکاروں سے۔ کعب
نے کہا ہم پیچھے ڈالے گئے تینوں آدمی ان لوگوں سے جن کا عذر رسول اللہ ﷺ
نے قبول کیا جب انہوں نے قسم کھائی تو بیعت کی ان سے اور استغفار کیا ان

اَرْجَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْرَنَا حَتّٰى قَضَى اللّٰهُ فِيْهِ فَبِذٰلِكَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَ عَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا وَ لَيْسَ الَّذِیْ ذَكَرَاللّٰهُ مِمَّا خُلِّفْنَا تَخَلُّفَنَا عَنِ الْغَزْوِ وَ اِنَّمَا هُوَ تَخْلِيْفُهٗ اِيَّانَا وَ اِرْجَآءُهٗ اَمْرَنَا عَنْ مَّنْ حَلَفَ لَهٗ وَ اعْتَذَرَ اِلَيْهِ فَقَبِلَ مِنْهُ۔

کے لیے اور ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈال رکھا (یعنی ہمارا مقدمہ ڈال رکھا) یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے فیصلہ کیا، اسی سبب سے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ معاف کیا ان تینوں کو جو پیچھے ڈالے گئے اور اس لفظ سے (یعنی خُلِّفُوْا سے) یہ مراد نہیں ہے کہ ہم جہاد سے پیچھے رہ گئے بلکہ مراد وہی ہے ہمارے مقدمہ کا پیچھے رہنا اور ڈال رکھنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اس کو بہ نسبت ان لوگوں کے جنہوں نے قسم کھائی اور عذر کیا آپؐ سے اور آپؐ نے قبول کیا ان کے عذر کو۔

۷۰۱۷: عَنِ الزُّهْرِيِّ سَوَآءً۔

۷۰۱۷: ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

۷۰۱۸: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ كَعْبِ ابْنِ مَالِكٍ وَكَانَ قَائِدَ كَعْبٍ حِيْنَ عَمِيَ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ ابْنَ مَالِكٍ يُّحَدِّثُ حَدِيْثَهٗ حِيْنَ تَخَلَّفَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِیْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ وَ سَاقَ الْحَدِيْثَ وَزَادَ فِيْهِ عَلٰى يُوْنُسَ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَلَّ مَايُرِيْدُ غَزْوَةً اِلَّا وَرّٰى بِغَيْرِ هَاحَتّٰى كَانَتْ تِلْكَ الْغَزْوَةُ وَلَمْ يَذْكُرْفِیْ حَدِيْثِ ابْنِ اَخِیْ الزُّهْرِیِّ اَبَاخَيْثَمَةَ وَلُحُوْقَهٗ بِالنَّبِیِّ ﷺ۔

۷۰۱۸: ترجمہ وہی ہے جو گزرا اس میں اتنا زیادہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اکثر جب کسی جہاد میں جاتے تو اور جگہ جانا ظاہر کرتے (جو جھوٹ بھی نہ ہوتا اور مصلحت سے ایسا فرماتے) پر اس لڑائی میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صاف صاف فرما دیا۔

۷۰۱۹: عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ وَّ كَانَ قَائِدَ كَعْبٍ حِيْنَ اُصِيْبَ بَصَرُهٗ وَكَانَ اَعْلَمَ قَوْمِهٖ وَ اَوْ عَاهُمْ لِاَ حَادِيْثِ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ اَبِیْ كَعْبَ ابْنَ مَالِكٍ وَ هُوَ اَحَدُ الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ تِيْبَ عَلَيْهِمْ يُحَدِّثُ اَنَّهٗ لَمْ يَتَخَلَّفْ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِیْ غَزْوَةٍ غَزَاهَا قَطُّ غَيْرَ غَزْوَتَيْنِ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ وَ قَالَ فِيْهِ وَ غَزَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِنَاسٍ كَثِيْرٍ يَّزِيْدُوْنَ عَلٰى عَشْرَةِ الْاٰفٍ وَّ لَا يَجْمَعُهُمْ دِيْوَانٌ حَافِظٌ۔

۷۰۱۹: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں اتنا زیادہ ہے کہ کعب بن مالک اپنی قوم میں سب سے زیادہ علم رکھتے تھے اور سب سے زیادہ ان کو حدیثیں یاد تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی۔ کعب بن مالک ان تین شخصوں میں سے تھے جن کو اللہ تعالیٰ نے معاف کیا۔ وہ حدیثیں بیان کرتے تھے کہ وہ نہیں پیچھے رہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کسی لڑائی میں سوا دو لڑائیوں کے پھر بیان کیا وہ قصہ۔ اس میں یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بہت سے آدمیوں کے ساتھ جہاد کیا جن کی تعداد دس ہزار سے زیادہ تھی اور کسی دفتر میں ان کا نام نہ تھا۔

تشریح ابوزرعہ رازی نے کہا ستر ہزار آدمی تھے۔ ابن اسحٰق نے کہا تیس ہزار تھے اور یہی مشہور ہے۔ نوویؒ نے کہا اس حدیث سے بہت فائدے نکلے (۱) غنیمت کا مباح ہونا (۲) فضیلت اہل بدر اور اہل عقبہ کی (۳) بغیر قسم دیئے قسم کھانا (۴) لڑائی کے وقت امام کا اپنے مقصد کو چھپانا (۵) نیک باپ کی جو فوت ہو جائے آرزو کرنا (۶) مسلمان کی غیبت کوئی کرے تو اس کو رد کرنا جیسے معاذ نے کیا (۷) سچائی کی

فضیلت (۸) سفر سے آتے وقت مسجد میں جا کر دو رکعت پڑھنا (۹) مجلس عام میں بیٹھنا (۱۰) ظاہر پر حکم کرنا (۱۱) اہل بدعت سے ملاقات ترک کرنا اور سلام و کلام نہ کرنا (۱۲) اپنے اوپر رونا گناہ کے ڈر سے (۱۳) کنکھیوں سے دیکھنا نماز نہیں توڑتا (۱۴) سلام بھی کلام ہے (۱۵) اطاعت اللہ اور رسول کی عزیز داری پر مقدم ہے (۱۶) کلام میں یہ ضرور ہے کہ دوسرے سے بات کرنے کی نیت ہو (۱۷) کاغذ کا جس میں اللہ کا نام ہو جلانا درست ہے (۱۸) ایسی بات کو چھپانا جس میں فساد کا ڈر ہو (۱۹) عورت سے کہنا اپنے عزیزوں میں جا طلاق نہیں ہے جب تک طلاق کی نیت نہ ہو (۲۰) عورت اپنی خوشی سے خاوند کی خدمت کر سکتی ہے یعنی اس پر جبر نہیں ہے (۲۱) صحبت وغیرہ کو کنایہ سے بیان کرنا بہتر ہے (۲۲) احتیاط کرنا بہتر ہے (۲۳) سجدۂ شکر کرنا مستحب ہے (۲۴) خوشخبری دینا مستحب ہے (۲۵) مبارکبادی دینا مستحب ہے (۲۶) خوشخبری دینے والے سے سلوک کرنا (۲۷) قسم کی تخصیص نیت سے ہو جاتی ہے (۲۸) عاریت جائز ہے (۲۹) کپڑوں کی عاریت درست ہے (۳۰) لوگوں کا جمع ہونا امام کے پیچھے (۳۱) اہل فضل کی طرف جب آئیں کھڑا ہونا مستحب ہے اور میں نے اس باب میں ایک رسالہ مستقل لکھا ہے (۳۲) مصافحہ ملاقات کے وقت مسنون ہے (۳۳) امام کا خوش ہونا اپنے لوگوں کی خوشی سے (۳۴) خوشی کے وقت صدقہ دینا (۳۵) تمام مال صدقہ نہ کرنا (۳۶) سب صدقہ کرنے سے منع کرنا جس سبب سے معافی ہوئی ہو اس کا خیال رکھنا جیسے کعب نے سچائی کا خیال کیا۔

بَابٌ : فِيْ حَدِيْثِ الْإِفْكِ

۷۰۲۰: عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَعُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَعَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ وَعُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ حَدِيْثِ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ قَالَ لَهَا اَهْلُ الْإِفْكِ مَا قَالُوْا فَبَرَّأَهَا اللّٰهُ مِمَّا قَالُوْا وَكُلُّهُمْ حَدَّثَنِيْ طَائِفَةً مِنْ حَدِيْثِهَا وَبَعْضُهُمْ كَانَ اَوْعٰى لِحَدِيْثِهَا مِنْ بَعْضٍ وَاَثْبَتَ اقْتِصَاصًا وَقَدْ وَعَيْتُ عَنْ كُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمُ الْحَدِيْثَ الَّذِيْ حَدَّثَنِيْ وَبَعْضُ حَدِيْثِهِمْ يُصَدِّقُ بَعْضًا ذَكَرُوْا اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّخْرُجَ سَفَرًا اَقْرَعَ بَيْنَ نِسَآئِهٖ فَاَيَّتُهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهٗ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فَاَقْرَعَ بَيْنَنَا فِيْ غَزْوَةٍ غَزَاهَا فَخَرَجَ فِيْهَا سَهْمِيْ فَخَرَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب: سیّدہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر جو تہمت ہوئی تھی اس کا بیان

۷۰۲۰: سعید بن المسیب اور عروہ بن زبیر اور علقمہ بن وقاص اور عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود سے روایت ہے ان سب لوگوں نے حضرت عائشہؓ کی حدیث روایت کی جب ان پر تہمت کی تہمت کرنے والوں نے اور کہا جو کہا پھر اللہ تعالیٰ نے پاک کیا ان کو ان کی تہمت سے۔ زہری نے کہا ان سب لوگوں نے ایک ایک ٹکڑا اس حدیث کا مجھ سے روایت کیا اور بعض ان میں سے زیادہ یاد رکھنے والے تھے اس حدیث کو بعض سے اور زیادہ حافظ تھے اور عمدہ بیان کرنے والے تھے اس کو اور میں نے یاد رکھی ہر ایک سے جو روایت سنی اور بعض کی حدیث بعض کو تصدیق کرتی ہے۔ ان لوگوں نے بیان کیا کہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب سفر کا ارادہ کرتے تو قرعہ ڈالتے اپنی عورتوں پر اور جس عورت کے نام پر قرعہ نکلتا، اس کو سفر میں ساتھ لے جاتے۔ حضرت عائشہؓ نے کہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قرعہ ڈالا ایک جہاد کے سفر میں اس میں میرا نام نکلا۔ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ گئی اور یہ ذکر اس وقت کا ہے جب پردہ کا حکم اتر چکا تھا میں اپنے ہودج میں سوار ہوتی اور راہ میں جب اترتی تو بھی اسی ہودج میں رہتی۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جہاد سے فارغ ہوئے اور لوٹے اور مدینہ سے قریب ہو گئے۔ ایک بار آپ صلی اللہ

وَذٰلِكَ بَعْدَ مَاأُنْزِلَ الْحِجَابُ فَاَنَا اُحْمَلُ فِيْ هُوْدَجِيْ وَاُنْزَلُ فِيْهِ مَسِيْرَنَا حَتّٰى اِذَا فَرَغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَةٍ وَّقَفَلَ وَدَنَوْنَا مِنَ الْمَدِيْنَةِ اٰذَنَ لَيْلَةً بِالرَّحِيْلِ فَقُمْتُ حِيْنَ اٰذَنُوْا بِالرَّحِيْلِ فَمَشَيْتُ حَتّٰى جَاوَزْتُ الْجَيْشَ فَلَمَّا قَضَيْتُ مِنْ شَاْنِيْ اَقْبَلْتُ اِلَى الرَّحْلِ فَلَمَسْتُ صَدْرِيْ فَاِذَا عِقْدِيْ مِنْ جَزْعِ ظَفَارٍ قَدِ انْقَطَعَ فَرَجَعْتُ فَالْتَمَسْتُ عِقْدِيْ فَحَبَسَنِيْ ابْتِغَاءُهٗ وَاَقْبَلَ الرَّهْطُ الَّذِيْنَ كَانُوْا يَرْحَلُوْنَ لِيْ فَحَمَلُوْا هَوْدَجِيْ فَرَحَلُوْهُ عَلٰى بَعِيْرِيَ الَّذِيْ كُنْتُ اَرْكَبُ وَهُمْ يَحْسَبُوْنَ اَنِّيْ فِيْهِ قَالَتْ وَكَانَتِ النِّسَآءُ اِذْذَاكَ خِفَافًا لَمْ يُهَبَّلْنَ وَلَمْ يَغْشَهُنَّ اللَّحْمُ اِنَّمَا يَاْكُلْنَ الْعُلْقَةَ مِنَ الطَّعَامِ فَلَمْ يَسْتَنْكِرِ الْقَوْمُ ثِقَلَ الْهَوْدَجِ حِيْنَ رَحَلُوْهُ وَرَفَعُوْهُ وَكُنْتُ جَارِيَةً حَدِيْثَةَ السِّنِّ فَبَعَثُوا الْجَمَلَ وَسَارُوْا وَوَجَدْتُّ عِقْدِيْ بَعْدَ مَااسْتَمَرَّ الْجَيْشُ فَجِئْتُ مَنَازِلَهُمْ وَلَيْسَ بِهَا دَاعٍ وَّلَا مُجِيْبٌ فَتَيَمَّمْتُ مَنْزِلِيَ الَّذِيْ كُنْتُ فِيْهِ وَظَنَنْتُ اَنَّ الْقَوْمَ سَيَفْقِدُوْنَنِيْ فَيَرْجِعُوْنَ اِلَيَّ فَبَيْنَا اَنَا جَالِسَةٌ فِيْ مَنْزِلِيْ غَلَبَتْنِيْ عَيْنِيْ فَنِمْتُ وَكَانَ صَفْوَانُ ابْنُ الْمُعَطَّلِ السُّلَمِيُّ ثُمَّ الذَّكْوَانِيُّ قَدْ عَرَّسَ مِنْ وَّرَآءِ الْجَيْشِ فَادَّلَجَ فَاَصْبَحَ عِنْدَ مَنْزِلِيْ فَرَاٰى سَوَادَ اِنْسَانٍ نَائِمٍ فَاَتَانِيْ فَعَرَفَنِيْ حِيْنَ رَاٰنِيْ وَقَدْ كَانَ يَرَانِيْ قَبْلَ اَنْ يُّضْرَبَ الْحِجَابُ عَلَيَّ فَاسْتَيْقَظْتُ بِاسْتِرْجَاعِهٖ حِيْنَ عَرَفَنِيْ فَخَمَّرْتُ وَجْهِيْ بِجِلْبَابِيْ وَوَاللّٰهِ مَا كَلَّمَنِيْ كَلِمَةً وَّلَاسَمِعْتُ مِنْهُ كَلِمَةً

علیہ وآلہ وسلم نے رات کو کوچ کا حکم دیا، میں کھڑی ہوئی جب لوگوں نے کوچ کی خبر کردی، اور چلی، یہاں تک کہ لشکر کے آگے بڑھ گئی جب میں اپنے کام سے فارغ ہوئی، تو اپنے ہودج کی طرف آئی اور سینہ کو چھوا۔ معلوم ہوا کہ میرا ہار ظفار کے نگینوں کا گر گیا ہے (ظفار ایک گاؤں ہے یمن میں) میں لوٹی اور اس ہار کو ڈھونڈھنے لگی۔ اس کے ڈھونڈھنے میں مجھے دیر لگی اور وہ لوگ آ پہنچے جو میرا ہودج اٹھاتے تھے، انہوں نے ہودج اٹھایا اور میرے اونٹ پر رکھ دیا جس پر میں سوار ہوتی تھی۔ وہ یہ سمجھے کہ میں اسی ہودج میں ہوں۔ اس وقت عورتیں ہلکی (دبلی) تھیں نہ سنڈھی تھیں نہ موٹی کیونکہ تھوڑا کھانا کھاتی تھیں، اس لیے ان کو ہودج کا بوجھ عادت کے خلاف معلوم نہ ہوا جب انہوں نے اس کو اونٹ پر لادا اور اٹھایا، اور میں ایک کم سن لڑکی بھی تھی، آخر لوگوں نے اونٹ کو اٹھایا، اور چل دیئے اور میں نے اپنا ہار اس وقت پایا جب سارا لشکر چل دیا۔ میں جو ان کے ٹھکانے پر آئی تو، وہاں نہ کسی کی آواز ہے نہ کوئی آواز سننے والا ہے۔ میں نے یہ ارادہ کیا کہ جہاں بیٹھی تھی، وہیں بیٹھ جاؤں، اور میں یہ سمجھی کہ لوگ جب مجھے نہ پاویں گے، تو یہیں لوٹ کر آویں گے، تو میں اسی ٹھکانے پر بیٹھی تھی، اتنے میں میری آنکھ لگ گئی اور میں سو رہی، اور صفوان بن معطل سلمی ذکوانی ایک شخص تھا، وہ آرام کے لیے آخر رات میں لشکر کے پیچھے ٹھیرا تھا، جب وہ روانہ ہوا، تو صبح کو میرے ٹھکانے پر پہنچا، اس کو ایک آدمی کا جثہ معلوم ہوا، جو سو رہا ہے، وہ میرے پاس آیا، اور مجھ کو پہچان لیا دیکھتے ہی اس لیے کہ میں پردہ کا حکم اترنے سے پہلے اس کے سامنے ہوا کرتی۔ میں جاگ اٹھی، اس کی آواز سن کر جب اس نے اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ پڑھا مجھ کو پہچان کر۔ میں نے اپنا منہ ڈھانپ لیا اپنی اوڑھنی سے۔ قسم اللہ کی اس نے کوئی بات مجھ سے نہیں کی، نہ میں نے اس کی کوئی بات سنی سوا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ کہنے کے۔ پھر اس نے اپنا اونٹ بٹھایا اور اپنا ہاتھ میرے چڑھنے کے لیے بچھا دیا۔ میں اونٹ پر سوار ہو گئی اور وہ پیدل چلا اونٹ کو کھینچتا ہوا، یہاں تک کہ ہم لشکر میں پہنچے اور لشکر کے لوگ اتر چکے تھے سخت دوپہر کی گرمی میں تو میرے مقدمہ میں تباہ ہوئے، جو لوگ تباہ ہوئے (یعنی جنہوں نے بدگمانی کی) اور قرآن میں جس کی نسبت تَوَلّٰی

غَيْرَ اسْتِرْجَاعِهٖ حَتّٰى اَنَاخَ رَاحِلَتَهٗ فَوَطِئَ عَلٰى
يَدِهَا فَرَكِبْتُهَا فَانْطَلَقَ يَقُوْدُ بِيَ الرَّاحِلَةَ حَتّٰى
اَتَيْنَا الْجَيْشَ بَعْدَ مَا نَزَلُوْا مُوْغِرِيْنَ فِيْ نَحْرِ
الظَّهِيْرَةِ فَهَلَكَ مَنْ هَلَكَ فِيْ شَاْنِيْ وَكَانَ الَّذِيْ
تَوَلّٰى كِبْرَهٗ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ اُبَيِّ ابْنِ سَلُوْلَ فَقَدِمْنَا
الْمَدِيْنَةَ فَاشْتَكَيْتُ حِيْنَ قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ شَهْرًا وَّ
النَّاسُ يُفِيْضُوْنَ فِيْ قَوْلِ اَهْلِ الْاِفْكِ وَلَا اَشْعُرُ
بِشَيْءٍ مِّنْ ذٰلِكَ وَهُوَ يُرِيْبُنِيْ فِيْ وَجَعِيْ اَنِّيْ لَا
اَعْرِفُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اللُّطْفَ الَّذِيْ كُنْتُ اَرٰى مِنْهُ حِيْنَ اَشْتَكِيْ اِنَّمَا
يَدْخُلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَيُسَلِّمُ ثُمَّ يَقُوْلُ كَيْفَ تِيْكُمْ فَذَاكَ يُرِيْبُنِيْ وَلَا
اَشْعُرُ بِالشَّرِّ حَتّٰى خَرَجْتُ بَعْدَمَا نَقِهْتُ
وَخَرَجَتْ مَعِيَ اُمُّ مِسْطَحٍ قِبَلَ الْمَنَاصِعِ وَهُوَ
مُتَبَرَّزُنَا وَلَا نَخْرُجُ اِلَّا لَيْلًا اِلٰى لَيْلٍ وَّذٰلِكَ قَبْلَ
اَنْ نَّتَّخِذَ الْكُنُفَ قَرِيْبًا مِنْ بُيُوْتِنَا وَاَمْرُنَا اَمْرُ
الْعَرَبِ الْاُوَّلِ فِي التَّنَزُّهِ وَكُنَّا نَتَاَذّٰى بِالْكُنُفِ
اَنْ نَّتَّخِذَهَا عِنْدَ بُيُوْتِنَا فَانْطَلَقْتُ اَنَا وَاُمُّ
مِسْطَحٍ وَهِيَ بِنْتُ اَبِيْ رُهْمِ بْنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ
عَبْدِ مَنَافٍ وَاُمُّهَا ابْنَةُ صَخْرِ بْنِ عَامِرٍ خَالَةُ اَبِيْ
بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ وَابْنُهَا مِسْطَحُ بْنُ اُثَاثَةَ بْنِ عَبَّادِ
بْنِ الْمُطَّلِبِ فَاَقْبَلْتُ اَنَا وَبِنْتُ اَبِيْ رُهْمٍ قِبَلَ
بَيْتِيْ حِيْنَ فَرَغْنَا مِنْ شَاْنِنَا فَعَثَرَتْ اُمُّ مِسْطَحٍ
فِيْ مِرْطِهَا فَقَالَتْ تَعِسَ مِسْطَحٌ فَقُلْتُ لَهَا بِئْسَ
مَا قُلْتِ اَتَسُبِّيْنَ رَجُلًا قَدْ شَهِدَ بَدْرًا قَالَتْ اَيْ
هَنْتَاهُ اَوَلَمْ تَسْمَعِيْ مَا قَالَ قُلْتُ وَمَاذَا قَالَ
قَالَتْ فَاَخْبَرَتْنِيْ بِقَوْلِ اَهْلِ الْاِفْكِ فَازْدَدْتُ

کِبْرَهٗ آیا ہے یعنی بانی مبانی اس تہمت کا وہ عبد اللہ بن ابی بن سلول (منافق) تھا۔ آخر ہم مدینہ میں آئے اور میں جب مدینہ میں پہنچی تو بیمار ہو گئی ایک مہینہ تک بیمار رہی اور لوگوں کا یہ حال تھا کہ بہتان کرنے والوں کی باتوں میں غور کرتے، اور مجھے ان کی کسی بات کی خبر نہ تھی۔ صرف مجھ کو اس امر سے شک ہوا کہ میں نے اپنی بیماری میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وہ شفقت نہ دیکھی، جو پہلے میرے حال پر ہوتی۔ جب میں بیمار ہوئی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صرف اندر آتے اور سلام کرتے پھر فرماتے، یہ عورت کیسی ہے سو اس امر سے مجھے شک ہوتا لیکن مجھے اس خرابی کی خبر نہ تھی، یہاں تک کہ جب میں دبلی ہوگئی بیماری جانے کے بعد تو میں نکلی اور میرے ساتھ مسطح کی ماں بھی نکلی مناصع کی طرف (مناصع موضع تھے، مدینہ کے باہر) اور وہ پائخانے تھے ہم لوگوں کے (پائخانے بننے سے پہلے) ہم لوگ رات ہی کو نکلا کرتے اور رات ہی کو چلے آتے، اور یہ ذکر اس وقت کا ہے جب ہمارے گھروں کے نزدیک پائخانے نہیں بنے تھے، اور ہم اگلے عربوں کی طرح جنگل میں جایا کرتے، (پائخانے کے لیے) اور گھر کے پاس پائخانے بنانے سے نفرت رکھتے، تو میں چلی اور ام مسطح میرے ساتھ تھی وہ بیٹی تھی ابی رہم بن مطلب بن عبد مناف کی اور اس کی ماں صخر بن عامر کی بیٹی تھی جو خالہ تھی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی (اس کا نام سلمی تھا) اس کے بیٹے کا نام مسطح بن اثاثہ بن عباد بن مطلب تھا غرض میں اور ام مسطح دونوں جب اپنے کام سے فارغ ہو چکیں، تو لوٹی ہوئی اپنے گھر کی طرف آرہی تھیں، اتنے میں ام مسطح کا پاؤں الجھا اپنی چادر میں اور بولی ہلاک ہوا مسطح۔ میں نے کہا تو نے بری بات کہی۔ تو برا کہتی ہے اس شخص کو جو بدر کی لڑائی میں شریک تھا۔ وہ بولی اے نادان تو نے کچھ نہیں سنا۔ مسطح نے کیا کہا۔ میں نے کہا کیا کہا اس نے مجھ سے بیان کیا جو بہتان لگانے والوں نے کہا تھا یہ سن کر میری بیماری دو چند ہوگئی، ایک اور بیماری بڑھی۔ میں جب اپنے گھر پہنچی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اندر تشریف لائے اور سلام کیا اور فرمایا اب اس عورت کا کیا حال ہے، میں نے کہا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے اجازت دیتے ہیں اپنے ماں باپ کے پاس جانے کی اور میرا اس

مَرَضًا اِلَى مَرَضِىْ فَلَمَّا رَجَعْتُ اِلَى بَيْتِىْ فَدَخَلَ عَلَىَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ كَيْفَ تِيكُمْ قُلْتُ اَتَاْذَنُ لِىْ اَنْ اٰتِىَ اَبَوَىَّ قَالَتْ وَاَنَا حِيْنَئِذٍ اُرِيْدُ اَنْ اَتَيَقَّنَ الْخَبَرَ مِنْ قِبَلِهِمَا فَاَذِنَ لِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجِئْتُ اَبَوَىَّ فَقُلْتُ لِاُمِّىْ يَا اُمَّتَاهُ مَا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ فَقَالَتْ يَا بُنَيَّةُ هَوِّنِىْ عَلَيْكِ فَوَاللّٰهِ لَقَلَّ مَا كَانَتِ امْرَاَةٌ قَطُّ وَضِيْئَةٌ عِنْدَ رَجُلٍ يُحِبُّهَا وَلَهَا ضَرَائِرُ اِلَّا كَثَّرْنَ عَلَيْهَا قَالَتْ قُلْتُ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَقَدْ تَحَدَّثَ النَّاسُ بِهٰذَا قَالَتْ فَبَكَيْتُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ حَتّٰى اَصْبَحْتُ لَا يَرْقَاُلِىْ دَمْعٌ وَلَا اَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ ثُمَّ اَصْبَحْتُ اَبْكِىْ وَدَعَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِىَّ بْنَ اَبِىْ طَالِبٍ وَاُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ حِيْنَ اسْتَلْبَثَ الْوَحْىُ يَسْتَشِيْرُ هُمَا فِىْ فِرَاقِ اَهْلِهٖ قَالَتْ فَاَمَّا اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ فَاَشَارَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالَّذِىْ يَعْلَمُ مِنْ بَرَآءَةِ اَهْلِهٖ وَبِالَّذِىْ يَعْلَمُ فِىْ نَفْسِهٖ لَهُمْ مِّنَ الْوُدِّ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هُمْ اَهْلُكَ وَلَا نَعْلَمُ اِلَّا خَيْرًا وَاَمَّا عَلِىُّ بْنُ اَبِىْ طَالِبٍ فَقَالَ لَمْ يُضَيِّقِ اللّٰهُ عَلَيْكَ وَالنِّسَاءُ سِوَاهَا كَثِيْرٌ وَاِنْ تَسْئَلِ الْجَارِيَةَ تَصْدُقْكَ قَالَتْ فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرِيْرَةَ فَقَالَ اَىْ بَرِيْرَةُ هَلْ رَاَيْتِ مِنْ شَىْءٍ يُرِيْبُكِ مِنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ لَهٗ بَرِيْرَةُ وَالَّذِىْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ اِنْ رَّاَيْتُ عَلَيْهَا اَمْرًا قَطُّ اَغْمِصُهٗ عَلَيْهَا اَكْثَرَ مِنْ اَنَّهَا جَارِيَةٌ حَدِيْثَةُ السِّنِّ تَنَامُ عَنْ عَجِيْنِ اَهْلِهَا فَتَاْتِى الدَّاجِنُ

وقت یہ ارادہ تھا کہ میں اپنے ماں باپ کے پاس جا کر اس خبر کی تحقیق کروں۔ آخر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ کو اجازت دی اور میں اپنے ماں باپ کے پاس آئی۔ میں نے اپنی ماں سے کہا، اماں یہ لوگ کیا بک رہے ہیں۔ وہ بولی بیٹا تو اس کا خیال نہ کر اور اس کو بڑی بات مت سمجھ قسم اللہ کی ایسا بہت کم ہوا ہے کہ کسی مرد کے پاس ایک خوبصورت عورت ہو جو اس کو چاہتا ہو اور اس کی سوکنیں بھی ہوں اور سوکنیں اس کے عیب نہ نکالیں۔ میں نے کہا سبحان اللہ لوگوں نے تو یہ کہنا شروع کر دیا۔ میں ساری رات روتی رہی۔ صبح تک میرے آنسو نہ ٹھیرے، اور نہ نیند آئی صبح کو بھی میں رو رہی تھی، اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی بن ابی طالب اور اسامہ بن زید کو بلایا کیونکہ وحی نہیں اتری تھی اور ان دونوں سے مشورہ لیا مجھ کو جدا کرنے کے لیے (یعنی طلاق دینے کے لیے) اسامہ بن زید نے وہی رائے دی جو وہ جانتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بی بی کے حال کو اور اس کی عصمت کو اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کو اس کے ساتھ۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہ عائشہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بی بی ہے اور ہم تو سوا بہتری کے اور کوئی بات اس کی نہیں جانتے۔ علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر تنگی نہیں کی اور عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے سوا عورتیں بہت ہیں اور اگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لونڈی سے پوچھیے تو وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سچ کہہ دیگی (لونڈی سے مراد بریرہ ہے جو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس اپنی تھی) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بریرہ کو بلایا اور فرمایا اے بریرہ تو نے کبھی عائشہ سے ایسی بات دیکھی ہے جس سے تجھ کو اس کی پاک دامنی میں شک پڑے، بریرہ نے کہا قسم اس کی جس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سچا پیغمبر کر کے بھیجا ہے اگر میں ان کا کوئی کام دیکھتی کبھی تو میں عیب بیان کرتی۔ اس سے زیادہ کوئی عیب نہیں ہے کہ عائشہ کم عمر لڑکی ہے آٹا چھوڑ کر گھر کا سو جاتی ہے پھر بکری آتی ہے اور اس کو کھا لیتی ہے (مطلب یہ ہے کہ ان میں کوئی عیب نہیں جس کو تم پوچھتے ہوں نہ اس کے سوا کوئی عیب ہے۔ جو عیب ہے وہ یہی ہے کہ بھولی

فَتَاكُلُهُ قَالَتْ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَاسْتَعْذَرَ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ اُبَيِّ بْنِ سَلُوْلَ قَالَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ مَنْ يَّعْذِرُنِيْ مِنْ رَجُلٍ قَدْ بَلَغَنِيْ اَذَاهُ فِيْ اَهْلِ بَيْتِيْ فَوَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُ عَلٰى اَهْلِيْ اِلَّا خَيْرًا وَّلَقَدْ ذَكَرُوْا رَجُلًا مَّا عَلِمْتُ عَلَيْهِ اِلَّا خَيْرًا وَّمَا كَانَ يَدْخُلُ عَلٰى اَهْلِيْ اِلَّا مَعِيَ فَقَامَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ الْاَنْصَارِيُّ فَقَالَ اَنَا اَعْذِرُكَ مِنْهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ كَانَ مِنَ الْاَوْسِ ضَرَبْنَا عُنُقَهُ وَاِنْ كَانَ مِنْ اِخْوَانِنَا الْخَزْرَجِ اَمَرْتَنَا فَفَعَلْنَا اَمْرَكَ قَالَتْ فَقَامَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَهُوَ سَيِّدُ الْخَزْرَجِ وَكَانَ رَجُلًا صَالِحًا وَّلٰكِنِ اجْتَهَلَتْهُ الْحَمِيَّةُ فَقَالَ لِسَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ كَذَبْتَ لَعَمْرُ اللّٰهِ لَا تَقْتُلُهُ وَلَا تَقْدِرُ عَلٰى قَتْلِهِ فَقَامَ اُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ وَهُوَ ابْنُ عَمِّ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فَقَالَ لِسَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ كَذَبْتَ لَعَمْرُ اللّٰهِ لَنَقْتُلَنَّهُ فَاِنَّكَ مُنَافِقٌ تُجَادِلُ عَنِ الْمُنَافِقِيْنَ فَثَارَ الْحَيَّانِ الْاَوْسُ وَالْخَزْرَجُ حَتّٰى هَمُّوْا اَنْ يَّقْتَتِلُوْا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ عَلَى الْمِنْبَرِ فَلَمْ يَزَلْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَفِّضُهُمْ حَتّٰى سَكَتُوْا وَسَكَتَ قَالَتْ وَبَكَيْتُ يَوْمِيْ ذٰلِكَ لَا يَرْقَاُ لِيْ دَمْعٌ وَّلَا اَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ ثُمَّ بَكَيْتُ لَيْلَتِيَ الْمُقْبِلَةَ لَا يَرْقَاُ لِيْ دَمْعٌ وَّلَا اَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ وَّاَبَوَايَ يَظُنَّانِ اَنَّ الْبُكَاءَ فَالِقٌ كَبِدِيْ فَبَيْنَمَا هُمَا جَالِسَانِ عِنْدِيْ وَاَنَا اَبْكِيْ اسْتَاذَنَتْ عَلَيَّ امْرَاَةٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَاَذِنْتُ لَهَا

بھالی لڑکی ہے اور کم عمری کی وجہ سے گھر کا بندوبست نہیں کر سکتی) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر پر کھڑے ہوئے اور عبداللہ بن ابی بن سلول سے بدلا چاہا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا منبر پر اے مسلمان لوگو! کون بدلہ لے گا میرا اس شخص سے جس کی سخت بات ایذا دینے والی میرے گھر والوں کی نسبت مجھ تک پہنچی۔ قسم اللہ کی میں تو اپنی گھر والی (یعنی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو) نیک سمجھتا ہوں اور جس شخص سے یہ لوگ تہمت لگاتے ہیں (یعنی صفوان بن معطل سے اس کو بھی میں نیک سمجھتا ہوں اور وہ کبھی میرے گھر میں نہیں گیا مگر میرے ساتھ یہ سن کر سعد بن معاذ انصاری (جو قبیلہ اوس کے سردار تھے) کھڑے ہوئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بدلہ لیتا ہوں۔ اگر تہمت کرنے والا ہماری قوم اوس میں سے ہے تو ہم اس کی گردن مارتے ہیں اور جو ہمارے بھائیوں خزرج میں سے ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حکم کیجئے ہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم کی تعمیل کریں گے (یعنی اس کی گردن ماریں گے) یہ سن کر سعد بن عبادہ کھڑے ہوئے اور وہ خزرج قبیلہ کے سردار تھے اور نیک آدمی تھے پر اس وقت ان کو اپنی قوم کی پچ آ گئی اور کہنے لگے، اے سعد بن معاذ قسم اللہ کی بقا کی تو ہماری قوم کے اس شخص کو قتل نہ کرے گا نہ کر سکے گا۔ یہ سن کر اسید بن حضیر جو سعد بن معاذ کے چچازاد بھائی تھے، کھڑے ہوئے اور سعد بن عبادہ سے کہنے لگے تو نے غلط کہا قسم اللہ کے بقا کی ہم اس کو قتل کریں گے اور تو منافق ہے جب تو منافقوں کی طرف سے لڑتا ہے غرض کہ دونوں قبیلے اوس اور خزرج کے لوگ اٹھ کھڑے ہوئے اور قریب تھا کہ کشت وخون شروع ہووے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر پر کھڑے ہوئے تھے ان کو سمجھا رہے تھے اور ان کا غصہ فرو کر رہے تھے یہاں تک کہ وہ خاموش ہو گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی خاموش ہو رہے۔ حضرت عائشہ نے کہا میں اس دن بھی سارا دن روئی کہ میرے آنسو نہیں تھمتے تھے اور نہ نیند آتی تھی۔ پھر دوسری رات بھی روتی رہی کہ نہ آنسو تھمتے تھے نہ نیند آتی تھی اور میرے باپ نے یہ گمان کیا کہ روتے روتے میرا کلیجہ پھٹ جائے گا۔ میرے ماں

فَجَلَسْتُ تَبْكِيْ قَالَتْ فَبَيْنَا نَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ ثُمَّ جَلَسَ قَالَتْ وَلَمْ يَجْلِسْ عِنْدِيْ مُنْذُ قِيْلَ لِيْ مَا قِيْلَ وَقَدْ لَبِثَ شَهْرًا لَّا يُوْحٰى اِلَيْهِ فِيْ شَاْنِيْ بِشَيْءٍ قَالَتْ فَتَشَهَّدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ جَلَسَ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ يَا عَائِشَةُ فَاِنَّهٗ قَدْ بَلَغَنِيْ عَنْكِ كَذَا وَكَذَا فَاِنْ كُنْتِ بَرِيْئَةً فَسَيُبَرِّئُكِ اللّٰهُ وَاِنْ كُنْتِ اَلْمَمْتِ بِذَنْبٍ فَاسْتَغْفِرِيْ اللّٰهَ وَ تُوْبِيْ اِلَيْهِ فَاِنَّ الْعَبْدَ اِذَا اعْتَرَفَ بِذَنْبٍ ثُمَّ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ قَالَتْ فَلَمَّا قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَالَتَهٗ قَلَصَ دَمْعِيْ حَتّٰى مَا اُحِسُّ مِنْهُ قَطْرَةً فَقُلْتُ لِاَبِيْ اَجِبْ عَنِّيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا قَالَ فَقَالَ وَاللّٰهِ مَا اَدْرِيْ مَا اَقُوْلُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لِاُمِّيْ اَجِيْبِيْ عَنِّيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ واللّٰهِ مَآ اَدْرِيْ مَآ اَقُوْلُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ وَاَنَا جَارِيَةٌ حَدِيْثَةُ السِّنِّ لَآ اَقْرَاُ كَثِيْرًا مِّنَ الْقُرْاٰنِ اِنِّيْ وَاللّٰهِ لَقَدْ عَرَفْتُ اَنَّكُمْ قَدْ سَمِعْتُمْ بِهٰذَا حَتّٰى اسْتَقَرَّ فِيْ اَنْفُسِكُمْ وَصَدَّقْتُمْ بِهٖ فَاِنْ قُلْتُ لَكُمْ اِنِّيْ بَرِيْئَةٌ وَّاللّٰهُ يَعْلَمُ اَنِّيْ بَرِيْئَةٌ لَّا تُصَدِّقُوْنِيْ بِذٰلِكَ وَلَئِنِ اعْتَرَفْتُ لَكُمْ بِاَمْرٍ وَّ اللّٰهُ يَعْلَمُ اَنِّيْ بَرِيْئَةٌ لَتُصَدِّقُوْنِّيْ وَاِنِّيْ وَاللّٰهِ مَآ اَجِدُلِيْ وَلَكُمْ مَثَلًا اِلَّا كَمَا قَالَ اَبُوْ يُوْسُفَ فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ وَّاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ قَالَتْ ثُمَّ تَحَوَّلْتُ فَاضْطَجَعْتُ عَلٰى فِرَاشِيْ

باپ میرے پاس بیٹھے تھے اور میں رو رہی تھی ،اتنے میں انصار کی ایک عورت نے اجازت مانگی۔ میں نے اس کو اجازت۔ دی وہ بھی آ کر رونے لگی۔ پھر ہم اسی حال میں تھے کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور سلام کیا اور بیٹھے اور جس روز سے مجھ پر تہمت ہوئی تھی اس روز سے آج تک آپؐ میرے پاس نہیں بیٹھے تھے اور ایک مہینہ یونہی گذرا تھا میرے مقدمہ میں کوئی وحی نہیں اتری حضرت عائشہ رضی اللہ نے کہا پھر رسول اللہ نے۔ حضرت ﷺ نے تشہد پڑھا بیٹھتے ہی اور فرمایا امابعد۔اے عائشہؓ مجھ کو تمہاری طرف سے ایسی ایسی خبر پہنچی ہے پھر اگر تم پاکدامن ہو تو عنقریب اللہ تعالیٰ تمہاری پاکدامنی بیان کردے گا اور اگر تو نے گناہ کیا ہے تو توبہ کر اور بخشش مانگ اللہ تعالیٰ سے اس واسطے کہ بندہ جب گناہ کا اقرار کرتا ہے اور توبہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو بخش دیتا ہے حضرت عائشہؓ نے کہا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی بات تمام کر چکے تو میرے آنسو بالکل بند ہو گئے یہاں تک کہ ایک قطرہ بھی نہ رہا میں نے اپنے باپ سے کہا تم جواب دو میری طرف سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس مقدمہ میں جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ میرے باپ بولے قسم اللہ کی میں نہیں جانتا کیا میں جواب دوں رسول اللہ ﷺ کو بیٹی کا مقدمہ تھا پر رسول اللہ ﷺ کے سامنے دم نہ مارا باوجودت زمن آواز ینامد کہ منم میں نے اپنی ماں سے کہا تم جواب دو میری طرف سے رسول اللہ ﷺ کو۔ وہ بولی قسم اللہ کی میں نہیں جانتی کیا جواب دوں رسول اللہ ﷺ کو۔ آخر میں نے خود ہی کہا اور میں کم سن لڑکی تھی میں نے قرآن نہیں پڑھا ہے لیکن میں قسم اللہ کی یہ جانتی ہوں کہ تم لوگوں نے اس بات کو یہاں تک سنا کہ تمہارے دل میں جم گئی اور تم نے اس کو سچ سمجھ لیا (یہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے غصہ سے فرمایا، ورنہ سچ کسی نے نہیں سمجھا تھا، بجز تہمت کرنے والوں کے) پھر اگر تم سے کہوں میں بے گناہ ہوں اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ میں بے گناہ ہوں تو بھی تم مجھ کو سچا نہیں سمجھنے کے، اور اگر میں ایک گناہ کا اقرار کرلوں ،جس کو میں نے نہیں کیا ہے اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ میں اس سے پاک ہوں تو تم مجھ کو سچا سمجھو گے اور میں اپنی اور تمہاری مثل سوا اس کے کوئی نہیں پاتی جو حضرت یوسفؑ کے

قَالَتْ وَاَنَا وَاللّٰهِ حِيْنَئِذٍ اَعْلَمُ اَنِّيْ بَرِيْئَةٌ وَاَنَّ اللّٰهَ مُبَرِّئِيْ بِبَرَآءَتِيْ وَلٰكِنْ وَاللّٰهِ مَا كُنْتُ اَظُنُّ اَنْ يُنْزَلَ فِيْ شَاْنِيْ وَحْيٌ يُتْلٰى وَلَشَاْنِيْ كَانَ اَحْقَرَفِيْ نَفْسِيْ مِنْ اَنْ يَتَكَلَّمَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيَّ بِاَمْرٍ يُتْلٰى وَلٰكِنْ كُنْتُ اَرْجُوْا اَنْ يَّرٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّوْمِ رُؤْيًا يُبَرِّئُنِيَ اللّٰهُ بِهَا قَالَتْ فَوَاللّٰهِ مَادَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَجْلِسَهٗ وَلَا خَرَجَ مِنْ اَهْلِ الْبَيْتِ اَحَدٌ حَتّٰى اَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلٰى نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخَذَهٗ مَا كَانَ يَاْخُذُ مِنَ الْبُرَحَآءِ عِنْدَ الْوَحْيِ حَتّٰى اِنَّهٗ لَيَتَحَدَّرُ مِنْهُ مِثْلُ الْجُمَانِ مِنَ الْعَرَقِ فِي الْيَوْمِ الشَّاتِ مِنْ ثِقَلِ الْقَوْلِ الَّذِيْ اُنْزِلَ عَلَيْهِ قَالَتْ فَلَمَّا سُرِّيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَضْحَكُ فَكَانَ اَوَّلَ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا اَنْ قَالَ اَبْشِرِيْ يَا عَآئِشَةُ اَمَّا اللّٰهُ فَقَدْ بَرَّاَكِ فَقَالَتْ لِيْ اُمِّيْ قُوْمِيْ اِلَيْهِ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَااَقُوْمُ اِلَيْهِ وَلَا اَحْمَدُ اِلَّا اللّٰهَ هُوَ الَّذِيْ اَنْزَلَ بَرَآءَتِيْ قَالَتْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّ الَّذِيْنَ جَآءُوْا بِالْاِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنْكُمْ لَا تَحْسَبُوْهُ شَرًّا لَّكُمْ بَلْ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ عَشْرَ اٰيَاتٍ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ هٰؤُلَآءِ الْاٰيَاتِ بَرَآءَتِيْ قَالَتْ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ وَّ كَانَ يُنْفِقُ عَلٰى مِسْطَحٍ لِّقَرَابَتِهٖ مِنْهُ وَفَقْرِهٖ وَاللّٰهِ لَااُنْفِقُ عَلَيْهِ شَيْئًا اَبَدًا بَعْدَ الَّذِيْ قَالَ لِعَآئِشَةَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا يَاْتَلِ اُولُو الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ اَنْ يُّؤْتُوْا اُولِي الْقُرْبٰى اِلٰى قَوْلِهٖ اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ قَالَ حَبَّانُ ابْنُ مُوْسٰى قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ هٰذِهٖ اَرْجٰى اٰيَةٍ

باپ کی تھی (حضرت یعقوب علیہ السلام کی اور حضرت عائشہؓ کو رنج میں ان کا نام یاد نہ رہا تو یوسف علیہ السلام کا باپ کہا) جب انہوں نے کہا فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَاتَصِفُوْنَ یعنی اب صبر بہتر ہے اور تمہاری اس گفتگو پر اللہ ہی کی مدد درکار ہے پھر میں نے کروٹ موڑ لی اور میں اپنے بچھونے پر لیٹ رہی اور میں قسم اللہ کی اس وقت جانتی تھی کہ میں پاک ہوں اور اللہ تعالیٰ ضرور میری پاکی ظاہر کرے گا لیکن قسم اللہ کی مجھے یہ گمان نہ تھا کہ میری شان میں قرآن اترے گا جو پڑھا جائے گا (قیامت تک) کیونکہ میری شان خود میرے گمان میں اس لائق نہ تھی کہ اللہ جل جلالہ عزت اور بزرگی والا میرے مقدمہ میں کلام کرے اور کلام بھی ایسا جو پڑھا جائے البتہ مجھ کو یہ امید تھی کہ رسول اللہ ﷺ خواب میں کوئی مضمون ایسا دیکھیں گے جس سے اللہ تعالیٰ میری پاکی ظاہر کر دے گا۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ نے کہا تو قسم اللہ کی رسول اللہ ﷺ اپنی جگہ سے نہیں اٹھے تھے اور نہ گھر والوں میں سے کوئی باہر گیا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر ﷺ پر وحی بھیجی اور اتارا قرآن کو۔ آپ ﷺ کو وحی کی سختی معلوم ہونے لگی یہاں تک کہ آپ ﷺ کے جسم مبارک پر سے موتی کی طرح پسینے کے قطرے ٹپکنے لگے، جاڑوں کے دنوں میں اس کلام کی سختی سے جو آپ ﷺ پر اترا اس لیے کہ بڑے شہنشاہ کا کلام تھا جب یہ حالت آپ ﷺ کی جاتی رہی یعنی وحی ختم ہو چکی تو آپ ہنسنے لگے اور اول آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ کلمہ منہ سے نکالا۔ فرمایا اے عائشہ خوش ہو جا اللہ تعالیٰ نے تجھ کو بے گناہ اور پاک فرمایا۔ میری ماں نے کہا اٹھ اور حضرت ﷺ کی تعریف کر اور شکر کر اور آپ کے سر کا بوسہ لے میں نے کہا قسم اللہ کی میں تو حضرت کی طرف نہیں اٹھونگی اور نہ کسی کی تعریف کروں گی، سوا اللہ تعالیٰ کے اسی نے میری پاکی اتاری۔ حضرت عائشہؓ نے کہا اللہ تعالیٰ نے اتارا اِنَّ الَّذِيْنَ جَآءُوْ بِالْاِفْكِ عُصْبَةٌ" مِنْكُمْ آخر تک دس آیتوں کو تو اللہ جل جلالہ نے ان آیتوں کو میری پاکی کے لیے اتارا۔ ابوبکر صدیق نے جو مسطح سے عزیزداری کی وجہ سے سلوک کیا کرتے یہ کہا کہ قسم اللہ کی اب میں اس کو کچھ نہ دوں گا جب اس نے عائشہؓ کی نسبت ایسا کہا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری وَلَايَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ آخر تک

فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ وَّاللّٰهِ اِنِّيْ لَاُحِبُّ اَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لِيْ فَرَجَعَ اِلٰى مِسْطَحٍ النَّفَقَةَ الَّتِيْ كَانَ يُنْفِقُ عَلَيْهِ وَقَالَ لَا اَنْزِعُهَا مِنْهُ اَبَدًا قَالَتْ عَائِشَةُ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاَلَ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَمْرِيْ مَا عَلِمْتِ اَوْ مَارَاَيْتِ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَحْمِيْ سَمْعِيْ وَبَصَرِيْ وَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُ اِلَّا خَيْرًا قَالَتْ عَائِشَةُ وَهِيَ الَّتِيْ كَانَتْ تُسَامِيْنِيْ مِنْ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَصَمَهَا اللّٰهُ بِالْوَرَعِ وَطَفِقَتْ اُخْتُهَا حَمْنَةُ بِنْتُ جَحْشٍ تُحَارِبُ لَهَافَهَلَكَتْ فِيْمَنْ هَلَكَ قَالَ الزُّهْرِيُّ فَهٰذَا مَا انْتَهٰى اِلَيْنَا مِنْ اَمْرِهٰٓؤُلَاءِ الرَّهْطِ وَ قَالَ فِيْ حَدِيْثِ يُوْنُسَ احْتَمَلَتْهُ الْحَمِيَّةُ۔

حبان بن موسیٰ نے کہا عبداللہ بن مبارک نے کہا یہ آیت بڑی امید کی ہے اللہ کی کتاب میں کیونکہ اس میں اللہ تعالیٰ نے ناتے داروں کے ساتھ سلوک کرنے میں بخشش کا وعدہ کیا ابوبکر نے کہا قسم اللہ کی میں یہ چاہتا ہوں کہ اللہ مجھ کو بخشے، پھر مسطح کو جو کچھ دیا کرتے تھے وہ جاری کر دیا اور کہا میں کبھی بند نہ کروں گا۔ حضرت عائشہؓ نے کہا اور رسول اللہ ﷺ نے ام المؤمنین زینب بنت جحش سے میرے باب میں پوچھا، جو وہ جانتی ہوں یا انہوں نے دیکھا ہو۔ انہوں نے کہا (حالانکہ وہ سوکن تھیں) یا رسول اللہ میں اپنے کان اور آنکھ کی احتیاط رکھتی ہوں یعنی بن سنے کوئی بات سنی ہے نہیں کہتی اور نہ بن دیکھے کو دیکھی کہتی ہوں۔ میں تو عائشہ کو نیک ہی سمجھتی ہوں۔ حضرت عائشہ نے کہا زینب ہی ایک بی بی تھیں جو میرے مقابل کی تھیں حضرت کی بیبیوں میں اور اللہ تعالیٰ نے ان کو اس تہمت سے بچایا ان کی پرہیزگاری کی وجہ سے اور ان کی بہن حمنہ بنت جحش نے ان کے لیے تعصب کیا اور ان کے لیے لڑیں تو جو لوگ تباہ ہوئے ان میں وہ بھی تھیں (یعنی تہمت میں شریک تھیں) زہری نے کہا تو ان لوگوں کا یہ آخر حال ہے جو ہم کو پہنچا۔

تشریح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب سفر کا ارادہ کرتے تو قرعہ ڈالتے اپنی عورتوں پر۔ نوویؒ نے کہا یہ حدیث دلیل ہے مالک اور شافعی اور احمد اور جمہور علماء کی کہ عورتوں کے بارے میں قرعہ پر عمل کرنا چاہیے، اسی طرح عتق اور وصیت اور قسمت میں اور اس باب میں بہت سی احادیث صحیحہ اور مشہورہ وارد ہیں۔ ابوعبیدہ نے کہا قرعہ پر تین پیغمبروں نے عمل کیا ہے یونس اور زکریا اور محمد علیہم الصلوٰۃ والسلام نے۔ ابن منذر نے کہا قرعہ کے استعمال پر گویا اجماع ہے اور جس نے قرعہ کو رد کیا اس کے قول کی کوئی دلیل نہیں ہے اور ابوحنیفہ سے مشہور یہ ہے کہ قرعہ باطل ہے اور ایک روایت میں اجازت بھی ہے ابن منذر نے کہا قیاس تو قرعہ کے خلاف ہے پر قیاس کو ترک کیا احادیث سے اور سفر میں عورتوں میں قرعہ ڈالنا چاہیے ورنہ ایک کو لے جانا اور دوسرے کو نہ لے جانا جائز نہیں۔ ہمارا یہی مذہب ہے اور یہی قول ہے ابوحنیفہ اور باقی علماء کا اور یہی مروی ہے، مالک سے اور ایک روایت ان سے یہ بھی ہے کہ خاوند کو اختیار ہے جس کو چاہے ساتھ لے جائے (انتہی مختصراً)

مترجم کہتا ہے کہ امام ابوحنیفہؒ کا مذہب وہی ہے جو حدیث صحیح سے ثابت ہے ان کا اصول یہ ہے کہ حدیث اگرچہ ضعیف یا مرسل یا موقوف بھی ہو تو وہ قیاس سے مقدم ہے اور امام ابوحنیفہ کا مذہب کبھی حدیث کے خلاف نہیں ہے اور حنفی وہی ہے جو حدیث پر چلے کیونکہ امام ابوحنیفہؒ کا یہی طریقہ اور مذہب تھا اللہ ان پر رحم کرے اور ان کو درجات عالیہ نصیب کرے انہوں نے کبھی یہ نہیں کہا کہ حدیث کے خلاف ہمارے قول پر چلو بلکہ یہ کہا کہ جب حدیث صحیح مل جائے تو وہ ہی میرا مذہب ہے۔

میرے مقدمہ میں تباہ ہوئے جو لوگ تباہ ہوئے (یعنی جنہوں نے بدگمانی کی) اور قرآن میں جس کی نسبت تَوَلّٰی كِبْرَهٗ آیا ہے یعنی بانی مبانی اس تہمت کا۔ اللہ تعالیٰ نے جب حضرت عائشہؓ کی پاکی اور عظمت قرآن میں بیان کی تو فرمایا جس نے اٹھایا اس کا بڑا بوجھ اس کو بڑا عذاب ہے۔

علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا آپ ﷺ کے اوپر تنگی نہیں کی اور حضرت عائشہؓ کے سوا عورتیں بہت ہیں اور اگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لونڈی سے پوچھئے تو وہ آپ ﷺ سے سچ کہہ دے گی۔ حضرت علیؓ نے جو کہا کچھ حضرت عائشہؓ کی دشمنی سے نہیں کہا کیونکہ ان کو حضرت عائشہؓ سے اس وقت تک کوئی ملال نہ تھا بلکہ یہی صواب تھا ان کا حق میں، کہ جو اپنے نزدیک مناسب سمجھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کریں اس لیے کہ آپ کو پریشانی تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تسلی اور تشفی ضروری تھی۔

نووی نے کہا اس حدیث میں جو حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ سعد بن معاذ کھڑے ہوئے یہ مشکل ہے کیونکہ سعد بن معاذ غزوۂ خندق کے بعد ہی مر گئے اور یہ واقعہ غزوہ بنی مصطلق کا ہے جو ۶ ہجری میں ہوا۔ اس پر سب اہل سیر کا اجماع ہے البتہ واقدی نے تنہا اس کے خلاف نقل کیا ہے قاضی عیاض نے کہا سعد بن معاذ کا ذکر اس روایت میں وہم ہے اور صحیح یہ ہے کہ دونوں بار اسید بن حضیر نے گفتگو کی اور ابن عقبہ نے کہا کہ غزوہ مریسیع ۴ ہجری میں تھا اور وہی خندق کا سال ہے تو احتمال ہے کہ یہ غزوہ اور حدیث تہمت دونوں غزوہ خندق سے پہلے ہوں اور اس وقت سعد بن معاذ زندہ تھے اس صورت میں صحیحین میں جو سعد بن معاذ کا ذکر ہے وہ صحیح ہوگا انتہی۔ پھر نوویؒ نے کہا اس حدیث سے بہت فائدے نکلے (۱) حدیث کی روایت ایک جماعت سے درست ہونا اور ہر ایک سے ایک مبہم ٹکڑا (اور یہ گرچہ زہری کا قول ہے پر اجماع کیا مسلمانوں نے اس کے قبول پر (۲) دوسرے قرعہ کا صحیح ہونا (۳) قرعہ کا واجب ہونا سفر کے وقت جب کسی بی بی کو لے جانا منظور ہو متعدد بی بیوں میں سے (۴) قضائے سفر مقیم عورتوں کے لیے واجب نہ ہونا (۵) سفر میں اپنی بی بی کا ساتھ لے جانا (۶) عورتوں کا ہودج میں چڑھنا (۷) عورتوں کا جہاد میں جانا (۸) مردوں کا خدمت کرنا عورتوں کی سفر میں (۹) لشکر کا کوچ امیر کے حکم سے ہونا (۱۰) عورت کا جائے ضرور کے لیے بغیر اجازت خاوند کے جانا (۱۱) عورتوں کا سفر میں ہار پہننا (۱۲) جو لوگ عورت کو اونٹ وغیرہ پر سوار کریں وہ اس سے بازنہ کریں اگر محرم نہ ہوں (۱۳) کم کھانے کی فضیلت عورتوں کے لیے (۱۴) لشکر میں سے بعض کا پیچھے رہ جانا (۱۵) مدد کرنا اس کی جو رہ جائے (۱۶) حسن ادب اجنبی عورتوں سے یعنی بات نہ کرنا اور ان کے آگے چلنا (۱۷) آپ پیدل چلنا عورتوں کو چڑھا لینا (۱۸) انا للہ وانا الیہ راجعون کہنا دینی یا دنیاوی مصیبت پر (۱۹) عورت کا منہ چھپانا اجنبی مرد سے اگرچہ وہ نیک ہو (۲۰) حلف کرنا بغیر استحلاف کے (۲۱) بے ضرورت کے بری بات افشاء نہ کرنا (۲۲) اپنی بی بی سے نرمی اور حسن معاشرت (۲۳) کسی امر کی وجہ سے حسن معاشرت میں کمی کرنا (۲۴) ہر مریض کا حال پوچھنا (۲۵) عورت کو ایک ساتھ لے کر نکلنا (۲۶) اپنے عزیز سے بیزار ہونا جب وہ بری بات کرے (۲۷) فضیلت اہل بدر کی (۲۸) عورت اپنے ماں باپ کے پاس بغیر اجازت خاوند کے نہ جائے (۲۹) تعجب کے وقت سبحان اللہ کہنا (۳۰) مشورہ لینا اپنے گھر والوں سے (۳۱) دوستوں سے بحث کرنا سنی ہوئی بات سے اگر اس سے تعلق ہو اور بے تعلق منع ہے (۳۲) امام کا خطبہ پڑھنا کسی امر مہم کے لیے (۳۳) امام کا شکایت کرنا اپنی رعیت سے (۳۴) فضیلت صفوان بن معطل کی (۳۵) فضیلت سعد بن معاذ کی اور اسید بن حضیر کی (۳۶) فتنہ کو قطع کرنا اور غصہ کو روکنا (۳۷) توبہ کا قبول کرنا (۳۸) استشہاد کرنا آیات قرآنی سے (۳۹) پہلے گفتگو بڑوں کے سپرد کرنا (۴۰) خوشخبری میں جلدی کرنا (۴۱) برأت حضرت عائشہؓ کی بنص قرآنی اگر اس میں شک کرے تو وہ کافر مرتد ہے باجماع اہل اسلام۔ ابن عباسؓ نے کہا کسی پیغمبر کی بی بی نے بدکاری نہیں کی ہے (۴۲) تجدید شکر بروقت تجدید نعمت کے (۴۳) فضیلت حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی (۴۴) صلۂ رحمی مستحب ہونا اگرچہ وہ لوگ گنہگار ہوں (۴۵) عفو کرنا گنہگاروں سے (۴۶) صدقہ کا استحباب (۴۷) قسم کے خلاف کرنا اگر خلاف میں نیکی ہو اور کفارہ دینا (۴۸) فضیلت ام المؤمنین زینبؓ کی (۴۹) گواہی میں ثابت قدم رہنا یعنی احتیاط سے گواہی دینا (۵۰) دوست کے دوستوں سے سلوک کرنا جیسے حضرت عائشہؓ نے حسان سے کیا اس لیے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خیر خواہ اور مداح تھے (۵۱) خطبہ شروع کرنا اما بعد سے (۵۲) خطبہ شروع کرنا اللہ کی حمد اور درود شریف سے (۵۳) مسلمانوں کا غصہ اپنے امام کی ذلت کے وقت (۵۴) متعصب کو برا کہنا جیسے اسید بن حضیر نے سعد بن عبادہ کو کہا اور مطلب ان کا یہ تھا کہ تم منافقوں کا سا کام کرتے ہو جب تو منافقوں کی طرفداری کرتے ہو۔ (انتہی مختصراً)

٧٠٢١:عَنِ الزُّهْرِيِّ بِمِثْلِ حَدِيْثِ يُوْنُسَ وَ مَعْمَرٍ بِإِسْنَادِ هِمَا وَ فِيْ حَدِيْثِ فُلَيْحٍ اجْتَهَلَتْهُ الْحَمِيَّةُ كَمَا قَالَ مَعْمَرٌ وَ فِيْ حَدِيْثِ صَالِحٍ احْتَمَلَتْهُ الْحَمِيَّةُ كَقَوْلِ يُوْنُسَ وَزَادَ فِيْ حَدِيْثِ صَالِحٍ قَالَ عُرْوَةُ كَانَتْ عَائِشَةُ تَكْرَهُ اَنْ يُّسَبَّ عِنْدَهَا حَسَّانُ وَ تَقُوْلُ اِنَّهٗ قَالَ فَاِنَّ اَبِيْ وَوَلِدَاتِيْ وَعِرْضِيْ لِعِرْضِ مُحَمَّدٍ مِّنْكُمْ وِقَاءٌ وَزَادَ اَيْضًا قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ وَ اللّٰهِ اِنَّ الرَّجُلَ الَّذِيْ قِيْلَ لَيَقُوْلُ سُبْحَانَ اللّٰهِ فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا كَشَفْتُ مِنْ كَنَفِ اُنْثٰى قَطُّ قَالَتْ ثُمَّ قُتِلَ بَعْدَ ذٰلِكَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ شَهِيْدًا وَّ فِيْ حَدِيْثِ يَعْقُوْبَ ابْنِ اِبْرَاهِيْمَ مُوْعِرِيْنَ فِيْ نَحْرِ الظَّهِيْرَةِ وَقَالَ عَبْدُالرَّزَّاقِ مُوْعِرِيْنَ قَالَ عَبْدُابْنُ حُمَيْدٍ قُلْتُ لِعَبْدِالرَّزَّاقِ مَاقَوْلُهٗ مُوْعِرِيْنَ قَالَ الْوَعْرَةُ شِدَّةُ الْحَرِّ۔

٧٠٢١: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں اتنا زیادہ ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ برا جانتی تھیں۔ حسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی برائی کو وہ کہتی تھیں یہ شعر حسان کا ہے۔

فَاِنَّ اَبِيْ وَ وَلِدَاتِيْ وَعِرْضِيْ
لِعِرْضِ مُحَمَّدٍ مِّنْكُمْ وِقَاءٌ

یعنی حسان کافروں سے کہتے ہیں میرے باپ اور ماں اور میری عزت یہ سب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت کے لیے بچاؤ ہیں (مطلب یہ ہے کہ حسان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مداح اور ثنا خواں تھے اس میں کچھ شک نہیں گو ان سے ایک قصور ہو گیا کہ وہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی تہمت میں شریک تھے پر اس کی سزا دنیا میں ان کو مل گئی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا قول اس کا قسم اللہ کی میں نے کسی عورت کا پردہ نہیں کھولا اور بعد اس کے اللہ کی راہ میں شہید مارا گیا۔

٧٠٢٢:عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا ذُكِرَمِنْ شَاْنِيَ الَّذِيْ ذُكِرَ وَ مَا عَلِمْتُ بِهٖ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطِيْبًا فَتَشَهَّدَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَ اَثْنٰى عَلَيْهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ اَشِيْرُوْا عَلَيَّ فِيْ اُنَاسٍ اَبَنُوْا اَهْلِيْ وَاَيْمُ اللّٰهِ مَاعَلِمْتُ عَلٰى اَهْلِيْ مِنْ سُوْءٍ قَطُّ وَاَبَنُوْهُمْ بِمَنْ وَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُ عَلَيْهِ مِنْ سُوْءٍ قَطُّ وَلَادَخَلَ بَيْتِيْ قَطُّ اِلَّا وَاَنَاحَاضِرٌ وَّ لَاغِبْتُ فِيْ سَفَرٍ اِلَّا غَابَ مَعِيَ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِقِصَّتِهٖ وَفِيْهِ وَلَقَدْ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتِيْ فَسَاَلَ جَارِيَتِيْ فَقَالَتْ وَ اللّٰهِ مَا عَلِمْتُ عَلَيْهَا عَيْبًا اِلَّا اَنَّهَا كَانَتْ تَرْقُدُ حَتّٰى تَدْخُلَ الشَّاةُ فَتَاْكُلَ عَجِيْنَهَا اَوْ قَالَتْ خَمِيْرَهَا شَكَّ هِشَامٌ فَانْتَهَرَهَا

٧٠٢٢: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا جب لوگوں نے میری نسبت بیان کیا جو بیان کیا اور مجھے خبر نہ ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خطبہ پڑھنے کو کھڑے ہوئے اور تشہد پڑھا اللہ کی تعریف کی اور اس کی صفت بیان کی جیسی اس کے لائق ہے پھر کہا اما بعد مشورہ دو مجھ کو ان لوگوں میں جنہوں نے تہمت لگائی میرے گھر والوں کو قسم اللہ کی میں نے تو اپنی گھر والی پر کوئی برائی کبھی نہیں جانی اور جس شخص سے انہوں نے تہمت لگائی اس کی بھی کوئی برائی میں نے کبھی نہیں دیکھی اور نہ وہ کبھی میرے گھر میں آیا مگر اسی وقت جب میں موجود تھا اور جب میں سفر میں گیا وہ بھی میرے ساتھ گیا اور بیان کیا سارا قصہ حدیث کا اس میں یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے گھر میں آئے اور میری لونڈی سے حال پوچھا اس نے کہا قسم اللہ کی میں نے عائشہ کا کوئی عیب نہیں دیکھا البتہ یہ عیب تو ہے کہ وہ سو جاتی ہیں پھر بکری آتی ہے اور ان کا آٹا کھا لیتی ہے یا خمیر کھا لیتی ہے آپ صلی

بَعْضُ اَصْحَابِهٖ فَقَالَ اصْدُقِیْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اسْقَطُوْا بِهٖ فَقَالَتْ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ اللّٰهِ مَا عَلِمْتُ عَلَيْهَا اِلَّا مَا يَعْلَمُ الصَّائِغُ عَلٰى تِبْرِالذَّهَبِ الْاَحْمَرِ وَقَدْ بَلَغَ الْاَمْرُ ذٰلِكَ الرَّجُلَ الَّذِیْ قِيْلَ لَهٗ فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ اللّٰهِ مَا كَشَفْتُ عَنْ كَنَفِ اُنْثٰى قَطُّ قَالَتْ عَائِشَةُ وَقُتِلَ شَهِيْدًا فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَفِيْهِ اَيْضًا مِّنَ الزِّيَادَةِ وَكَانَ الَّذِيْنَ تَكَلَّمُوْا بِهٖ مِسْطَحٌ وَّ حَمْنَةُ وَ حَسَّانُ وَ اَمَّا الْمُنَافِقُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُبَيٍّ فَهُوَ الَّذِیْ كَانَ يَسْتَوْشِيْهِ وَ يَجْمَعُهٗ وَ هُوَ الَّذِیْ تَوَلّٰى كِبْرَهٗ وَ حَمْنَةُ۔

اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعض اصحاب نے اسے جھڑ کا اور کہا سچ کہہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہاں تک کہ صاف کہہ دیا، اس سے (یہ واقعہ تہمت کا یا سخت سست کہا اس کو وہ کہنے لگی سبحان اللہ قسم اللہ کی میں تو عائشہ کو ایسا جانتی ہوں جیسے سنار خالص سرخ سونے کی ڈلی کو جانتا ہے) یعنی بے عیب یہ خبر اس مرد کو پہنچی جس سے تہمت کرتے تھے۔ وہ بولا سبحان اللہ قسم اللہ کی میں نے کسی عورت کا کپڑا کبھی نہیں کھولا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا وہ مرد اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہید ہوا۔ اس روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ تہمت کرنے والوں میں مسطح تھا اور حمنہ تھی اور حسان تھا اور منافق عبداللہ بن ابی وہ تو کھود کھود کر اس بات کو نکالتا پھر اس کو اکٹھا کرتا اور وہی بانی مبانی تھا اور حمنہ (بنت جحش)

بَابُ: بَرَاءَةِ حَرَمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الرِّيْبَةِ

باب: آپ کی لونڈی کی براءت اور عصمت کا بیان

۷۰۲۳: عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَجُلًا كَانَ يُتَّهَمُ بِاُمِّ وَلَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ اذْهَبْ فَاضْرِبْ عُنُقَهٗ فَاَتَاهُ عَلِيٌّ فَاِذَا هُوَ فِیْ رَكِيٍّ يَتَبَرَّدُ فِيْهَا فَقَالَ لَهٗ عَلِيٌّ اُخْرُجْ فَنَاوَلَهٗ يَدَهٗ فَاَخْرَجَهٗ فَاِذَا هُوَ مَجْبُوْبٌ لَّيْسَ لَهٗ ذَكَرٌ فَكَفَّ عَلِيٌّ عَنْهُ ثُمَّ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهٗ لَمَجْبُوْبٌ مَالَهٗ ذَكَرٌ۔

۷۰۲۳: انسؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص سے لوگ تہمت لگاتے تھے آپ صلی اللہ کی حرم کو یعنی رسول اللہ ﷺ کی ام ولد لونڈی کو) آپ صلی ﷺ نے حضرت علی سے فرمایا جا اور اس شخص کی گردن مار (شاید وہ منافق ہوگا یا کسی اور وجہ سے قتل کے لائق ہوگا) حضرت علی اس کے پاس گئے۔ دیکھا تو وہ ٹھنڈک کے لیے ایک کنوے میں غسل کر رہا ہے حضرت علی نے اس سے کہا نکل۔ اس نے اپنا ہاتھ حضرت علیؓ کے ہاتھ میں دیا انہوں نے اس کو باہر نکالا۔ دیکھا تو اس کا عضو تناسل کٹا ہوا ہے حضرت علیؓ نے اس کو نہ مارا پھر رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ وہ تو مجبوب ہے (یعنی ذکر کٹا ہوا) اسکا ذکر ہی نہیں ہے (تو حضرت علی یہی سمجھے کہ آپ ﷺ نے زنا کے خیال سے اس کے قتل کا حکم دیا اس واسطے انہوں نے قتل نہ کیا اور شاید آپ ﷺ کو وحی سے معلوم ہو گیا ہوگا کہ وہ قتل نہ کیا جائے گا۔ پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قتل کا حکم دیا تا کہ اس کا حال کھل جائے اور لوگ اپنی تہمت پر نادم ہوں اور جھوٹ ان کا کھل جائے)۔

كِتَابُ صِفَاتِ الْمُنَافِقِيْنَ اَحْكَامِهِمْ

منافقوں کی صفات اوران کے حکم کے مسائل

۷۰۲۴:عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ اَصَابَ النَّاسَ فِيْهِ شِدَّةٌ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ اُبَيٍّ لِاَصْحَابِهِ لَا تُنْفِقُوْا عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِهِ قَالَ زُهَيْرٌ وَّهِيَ قِرَآءَةُ خَفَضَ حَوْلَهٗ وَقَالَ لَئِنْ رَّجَعْنَا اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ قَالَ فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهٗ بِذٰلِكَ فَاَرْسَلَ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ اُبَيٍّ فَسَاَلَهٗ فَاجْتَهَدَ يَمِيْنَهٗ مَا فَعَلَ فَقَالَ كَذَبَ زَيْدٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَوَقَعَ فِيْ نَفْسِيْ مِمَّا قَالُوْا شِدَّةٌ حَتّٰى اَنْزَلَ اللّٰهُ تَصْدِيْقِيْ اِذَا جَآئَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ قَالَ ثُمَّ دَعَاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَسْتَغْفِرَ لَهُمْ قَالَ فَلَوَّوْا رُءُوْسَهُمْ وَقَوْلُهٗ كَاَنَّهُمْ خُشُبٌ مُّسَنَّدَةٌ وَقَالَ كَانُوْا رِجَالًا اَجْمَلَ شَيْءٍ۔

۷۰۲۴: زید بن ارقمؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہم ایک سفر میں نکلے، جس میں لوگوں کو بہت تکلیف ہوئی (کھانے اور پینے کی) عبداللہ بن ابی (منافق) نے اپنے یاروں سے کہا تم ان لوگوں کو جو رسول اللہ ﷺ کے پاس ہیں کچھ مت دو یہاں تک کہ وہ بھاگ نکلیں آپ ﷺ کے پاس سے۔ زہیر نے کہا یہ قرأت ہے اس شخص کی جس نے من حولہ پڑھا ہے (اور یہی قرأت مشہور ہے اور قرأت شاذ من حولہ ہے یعنی یہاں تک کہ بھاگ جائیں وہ لوگ جو آپ ﷺ کے گرد ہیں) اور عبداللہ بن ابی نے کہا اگر ہم مدینہ کو لوٹیں گے تو البتہ عزت والا (مردود نے اپنے تئیں عزت والا قرار دیا) نکال دے گا ذلت والے کو (رسول اللہ ﷺ کو ذلت والا قرار دیا مردود نے) میں یہ سن کر رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور آپ ﷺ سے بیان کیا۔ آپ ﷺ نے عبداللہ بن ابی کے پاس کہلا بھیجا اور پچھوایا اس سے۔ اس نے قسم کھائی کہ میں نے ایسا نہیں کہا اور بولا کہ زید نے رسول اللہ ﷺ سے جھوٹ بولا، اس بات سے میرے دل کو بہت رنج ہوا، یہاں تک کہ اللہ نے مجھ کو سچا کیا اور سورہ اذا جائك المنافقون اتری، پھر رسول اللہ ﷺ نے ان کو بلایا ان کے لیے دعا کرنے کو مغفرت کی لیکن انہوں نے اپنے سر موڑ لئے (یعنی نہ آئے) اور اللہ تعالیٰ نے ان کے حق میں فرمایا ہے كَاَنَّهُمْ خُشُبٌ مُّسَنَّدَةٌ گویا وہ لکڑیاں ہیں دیوار سے ٹکائی ہوئی۔ زید نے کہا وہ لوگ ظاہر میں خوب اور اچھے معلوم ہوتے تھے۔

تشریح: اللہ تعالیٰ ان کی شان میں فرماتا ہے جب تو ان کو دیکھے تو تجھ کو اچھے لگتے ہیں بدن ان کے یعنی موٹے تازے اور فربہ ہیں۔ اس حدیث سے زیدؓ کی فضیلت نکلی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ رعیت میں سے کوئی ایسی بات سنے جس میں مسلمانوں کا ضرر ہو تو امام سے کہہ دے۔

۷۰۲۵:عَنْ جَابِرٍ يَقُوْلُ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ

۷۰۲۵: جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْرَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنَ اُبَيٍّ فَاَخْرَجَهٗ مِنْ قَبْرِهٖ فَوَضَعَهٗ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ وَنَفَثَ عَلَيْهِ مِنْ رِيْقِهٖ وَاَلْبَسَهٗ قَمِيْصَهٗ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ ـ

وآلہ وسلم عبداللہ بن ابی کی قبر پر آئے (جب وہ اکڑ چکا تھا) اس کو قبر سے نکالا اور اپنے گھٹنوں پر بٹھایا اور اپنا تھوک اس پر ڈالا اور اپنا کرتا اس کو پہنایا۔

۷۰۲۶:عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ اُبَيٍّ بَعْدَ مَا اُدْخِلَ حُفْرَتَهٗ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ سُفْيَانَ ـ

۷۰۲۶:ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۷۰۲۷:عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا لَمَّا تُوُفِّيَ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ اُبَيٍّ جَآءَ ابْنُهٗ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهٗ اَنْ يُّعْطِيَهٗ قَمِيْصَهٗ يُكَفِّنُ فِيْهِ اَبَاهُ فَاَعْطَاهُ ثُمَّ سَاَلَهٗ اَنْ يُّصَلِّيَ عَلَيْهِ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَقَامَ عُمَرُ فَاَخَذَ بِثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتُصَلِّيْ عَلَيْهِ وَقَدْ نَهَاكَ اللّٰهُ اَنْ تُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا خَيَّرَنِيَ اللّٰهُ فَقَالَ اسْتَغْفِرْلَهُمْ اَوْلَا تَسْتَغْفِرْلَهُمْ اِنْ تَسْتَغْفِرْلَهُمْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً وَسَازِيْدُهٗ عَلٰى سَبْعِيْنَ قَالَ اِنَّهٗ مُنَافِقٌ فَصَلّٰى عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَلَا تُصَلِّ عَلٰى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ ـ

۷۰۲۷:عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے جب عبداللہ بن ابی مر گیا تو اس کا بیٹا عبداللہ بن عبداللہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا (وہ سچا مسلمان تھا) اور آپؐ سے آپ ﷺ کا کرتا مانگا اپنے باپ کے کفن کے لیے آپؐ نے کرتا دے دیا پھر اس نے کہا نماز پڑھنے کو۔ رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اس پر نماز پڑھنے کو۔ حضرت عمر نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کپڑا پکڑ لیا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ اس پر نماز پڑھتے ہیں، اور اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو منع کیا اس پر نماز پڑھنے سے (کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ اَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ اَمْ تَسْتَغْفِرْلَهُمْ لَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ یعنی تو ان کے لیے دعا کرے یا نہ کرے دونوں برابر ہیں اللہ تعالیٰ ان کو ہرگز نہ بخشے گا) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھ کو اختیار دیا اور فرمایا اگر تو ان کے لیے ستر بار استغفار کرے تب بھی اللہ تعالیٰ ان کو نہیں بخشے گا تو میں ستر بار سے زیادہ استغفار کروں گا۔ حضرت عمر نے کہا یا رسول اللہ وہ منافق تھا۔ آخر آپؐ نے اس پر نماز پڑھی تب یہ آیت اتری مت پڑھ نماز ان میں سے کسی پر (یعنی منافقوں میں سے کسی منافق پر) جب وہ مر جائے کبھی اور نہ کھڑا ہو اس کی قبر پر۔

تشریح اللہ تعالیٰ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی رائے کے مطابق حکم دیا۔ نوویؒ نے کہا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جانتے تھے کہ وہ منافق ہے پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے بیٹے کی خاطر سے یہ سب کام کئے اور بعض نے کہا عبداللہ بن ابی نے حضرت عباس کو کرتا دیا تھا اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو اپنا کرتا دے دیا تاکہ منافق کا احسان نہ رہے۔

۷۰۲۸:عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ وَزَادَ قَالَ فَتَرَكَ الصَّلٰوةَ عَلَيْهِمْ ـ

۷۰۲۸:ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔ اس میں اتنا زیادہ ہے کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز چھوڑ دی منافقوں پر۔

۷۰۲۹:عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا

۷۰۲۹:ابن مسعودؓ سے روایت ہے بیت اللہ کے پاس تین آدمی اکٹھے ہوئے

قَالَ اجْتَمَعَ عِنْدَ الْبَيْتِ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ قُرَشِيَّانِ وَثَقَفِيٌّ اَوْ ثَقَفِيَّانِ وَقُرَشِيٌّ قَلِيْلٌ فِقْهُ قُلُوْبِهِمْ كَثِيْرٌ شَحْمُ بُطُوْنِهِمْ فَقَالَ اَحَدُهُمْ اَتُرَوْنَ اَنَّ اللّٰهَ يَسْمَعُ مَا تَقُوْلُ وَقَالَ الْاٰخَرُ يَسْمَعُ اِنْ جَهَرْنَا وَلَا يَسْمَعُ اِنْ اَخْفَيْنَا وَقَالَ الْاٰخَرُ اِنْ كَانَ يَسْمَعُ اِذَا جَهَرْنَا فَهُوَ يَسْمَعُ اِذَآ اَخْفَيْنَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ اَنْ يَّشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَآ اَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُوْدُكُمُ الْاٰيَةَ۔

اوران میں سے دوقریش کے تھے اور ایک ثقیف کا یا دوثقیف کے تھے اور ایک قریش کا تھا۔ ان کے دلوں میں سمجھ کم تھی اور ان کے پیٹوں میں چربی بہت تھی (اس سے معلوم ہوا کہ مٹاپے کے ساتھ دانائی کم ہوتی ہے) ایک شخص ان میں سے بولا کیا تم سمجھتے ہو کہ اللہ تعالیٰ سنتا ہے جو ہم کہتے ہیں اور دوسرا یہ بولا اگر ہم پکاریں تو سنے گا، اور چپکے سے بولیں تو نہیں سنے گا اور تیسرا بولا اگر وہ سنتا ہے جب ہم پکار کر بولتے ہیں تو آہستہ بولیں گے جب بھی سنے گا تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ اَنْ يَّشْهَدَ عَلَيْكُمْ آخر تک یعنی تم اس لیے نہیں چھپاتے تھے کہ تم پر گواہی دیں گے کان اور آنکھ اور کھالیں تمہاری (لیکن تم نے یہ خیال کیا کہ اللہ نہیں جانتا بہت کام جو تم کرتے ہو)۔

۷۰۳۰: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ نَحْوَهٗ۔

۷۰۳۰: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۷۰۳۱: عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ اِلٰى اُحُدٍ فَرَجَعَ نَاسٌ مِّمَّنْ كَانَ مَعَهٗ فَكَانَ اَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِمْ فِرْقَتَيْنِ قَالَ بَعْضُهُمْ نَقْتُلُهُمْ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا فَنَزَلَتْ فَمَا لَكُمْ فِى الْمُنَافِقِيْنَ فِئَتَيْنِ۔

۷۰۳۱: زید بن ثابتؓ سے روایت ہے۔ رسول اللہ ﷺ جنگ احد کے لیے نکلے اور چند آدمی آپؐ کے ساتھ کے لوٹ آئے (وہ منافق تھے) رسول اللہ ﷺ کے اصحاب ان کے مقدمہ میں دوفرقے ہوگئے، بعض کہنے لگے ہم ان کو قتل کریں گے، اور بعض نے کہا قتل نہیں کریں گے تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری تمہارا کیا حال ہے منافقوں کے باب میں تم دوفرقے ہوگئے آخر تک۔

۷۰۳۲: عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ۔

۷۰۳۲: ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

۷۰۳۳: عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رِجَالًا مِنَ الْمُنٰفِقِيْنَ فِىْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْغَزْوِ تَخَلَّفُوْا عَنْهُ وَفَرِحُوْا بِمَقْعَدِهِمْ خِلَافَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَذَرُوْا اِلَيْهِ وَحَلَفُوْا وَاَحَبُّوْا اَنْ يُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوْا فَنَزَلَتْ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَفْرَحُوْنَ بِمَا اَتَوْا وَّيُحِبُّوْنَ اَنْ يُّحْمَدُوْا بِمَالَمْ يَفْعَلُوْا فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ بِمَفَازَةٍ مِّنَ الْعَذَابِ۔

۷۰۳۳: ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کچھ منافق رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ایسے تھے کہ جب آپ ﷺ لڑائی پر جاتے تو وہ پیچھے رہ جاتے اور حضرت ﷺ کے خلاف گھر بیٹھنے سے خوش ہوتے پھر جب آپ ﷺ لوٹ کر آتے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عذر کرتے اور قسم کھاتے اور یہ چاہتے کہ لوگ ان کی تعریف کریں ان کاموں پر جو انہوں نے نہیں کیے تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری مت سمجھ ان لوگوں کو جو خوش ہوئے ہیں اپنے کیے سے اور چاہتے ہیں کہ تعریف کیے جائیں ان کاموں پر جو انہوں نے نہیں کیے کہ وہ چھٹکارا پائیں گے عذاب سے ان کو دکھ کی مار ہے۔

۷۰۳۴: عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ

۷۰۳۴: حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف سے روایت ہے مروان نے کہا اپنے

اَخْبَرَهُ اَنَّ مَرْوَانَ قَالَ اذْهَبْ يَا رَافِعُ لِبَوَّابِهٖ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقُلْ لَئِنْ كَانَ كُلُّ امْرِئٍ مِّنَّا فَرِحَ بِمَا اَتٰى وَاَحَبَّ اَنْ يُّحْمَدَ بِمَا لَمْ يَفْعَلْ مُعَذَّبًا لَنُعَذَّبَنَّ اَجْمَعُوْنَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَّا لَكُمْ وَلِهٰذِهِ الْاٰيَةِ اِنَّمَا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فِىْ اَهْلِ الْكِتَابِ ثُمَّ تَلَا ابْنُ عَبَّاسٍ وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَتُبَيِّنُنَّهٗ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُوْنَهٗ هٰذِهِ الْاٰيَةَ وَتَلَا ابْنُ عَبَّاسٍ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَفْرَحُوْنَ بِمَآ اَتَوْا وَّيُحِبُّوْنَ اَنْ يُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوْا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ سَاَلَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَيْءٍ فَكَتَمُوْهُ اِيَّاهُ وَاَخْبَرُوْهُ بِغَيْرِهٖ فَخَرَجُوْا قَدْ اَرَوْهُ اَنْ قَدْ اَخْبَرُوْهُ بِمَا سَاَلَهُمْ عَنْهُ فَاسْتَحْمَدُوْا بِذٰلِكَ اِلَيْهِ وَفَرِحُوْا بِمَآ اَتَوْا مِنْ كِتْمَانِهِمْ اِيَّاهُ مَاسَاَلَهُمْ عَنْهُ۔

دربان رافع سے ابن عباس کے پاس جا اور کہہ اگر ہم میں سے ہر ایک اس آدمی کو عذاب ہو جو اپنے کیے پر خوش ہوتا ہے اور چاہتا ہے کہ لوگ اس کی تعریف کریں اس بات پر جو اس نے نہیں کی تو ہم سب کو عذاب ہوگا، (کیونکہ ہم سب میں یہ عیب موجود ہوگا) ابن عباس نے کہا تم کو اس آیت سے کیا تعلق ہے یہ آیت تو اہل کتاب کے حق میں اتری ہے پھر ابن عباس نے یہ آیت پڑھی وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ آخر تک۔ پھر اس آیت کو پڑھا لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَفْرَحُوْنَ بِمَآ اَتَوْا ابن عباس نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اہل کتاب سے کوئی بات پوچھی۔ انہوں نے اس کو چھپایا اور اس کے بدلے دوسری بات بتائی پھر نکلے۔ اس حال میں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ سمجھایا کہ ہم نے بتا دی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وہ بات جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھی اور اپنی تعریف کے خواستگار ہوئے آپؐ سے اور دل میں خوش ہوئے اپنے کئے پر (یعنی اصل بات کے چھپانے پر جو آپؐ نے ان سے پوچھی تھی تو اللہ تعالیٰ انہیں کو فرماتا ہے کہ ان کو عذاب ہوگا اور مراد وہی اہل کتاب ہیں۔)

٧٠٣٥: عَنْ قَيْسٍ قَالَ قُلْتُ لِعَمَّارٍ اَرَاَيْتُمْ صَنِيْعَكُمْ هٰذَا الَّذِىْ فِىْ اَمْرِ عَلِيٍّ اَرَاْيًا رَاَيْتُمُوْهُ اَوْشَيْئًا عَهِدَهٗ اِلَيْكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا عَهِدَ اِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا لَمْ يَعْهَدْهُ اِلَى النَّاسِ كَآفَّةً وَلٰكِنْ حُذَيْفَةُ اَخْبَرَنِىْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ اَصْحَابِىْ اثْنَا عَشَرَ مُنَافِقًا فِيْهِمْ ثَمَانِيَةٌ لَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِىْ سَمِّ الْخِيَاطِ ثَمَانِيَةٌ مِّنْهُمْ تَكْفِيْهِمُ الدُّبَيْلَةُ وَاَرْبَعَةٌ لَمْ اَحْفَظْ مَا قَالَ شُعْبَةُ فِيْهِمْ۔

٧٠٣٥: قیس سے روایت ہے میں نے عمار بن یاسر سے پوچھا (عمار بن یاسر جنگ صفین میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف تھے) تم نے جو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مقدمہ میں (یعنی ان کا ساتھ دیا اور لڑے معاویہ سے) یہ تمہاری رائے ہے یا تم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس باب میں کچھ فرمایا تھا۔ عمار نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم سے کوئی بات ایسی نہیں فرمائی جو اور عام لوگوں سے نہ فرمائی ہو لیکن حضرت حذیفہ نے مجھ سے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''میرے اصحاب میں بارہ منافق ہیں ان میں سے آٹھ جنت میں نہ جائیں گے یہاں تک کہ اونٹ سوئی کے ناکے میں گھسے'' (یعنی ان کا جنت میں جانا محال ہے) اور آٹھ کو ان میں سے دبیلہ سمجھ لے گا (دبیلہ پھوڑا یا دمل) اور چار کے باب میں اسود یہ کہتا ہے راوی ہے اس حدیث کا کہ مجھے یاد نہ رہا شعبہ نے کیا کہا۔

٧٠٣٦: عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ قُلْنَا لِعَمَّارٍ اَرَاَيْتَ قِتَالَكُمْ اَرَاْيًا رَاَيْتُمُوْهُ فَاِنَّ الرَّاْىَ يُخْطِئُ وَيُصِيْبُ

٧٠٣٦: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ بارہ منافق ہوں گے جو جنت میں نہ جائیں گے نہ اس کی خوشبو سونگھیں گے یہاں تک کہ اونٹ

اَوْ عَهْدًا عَهِدَهٗ اِلَيْكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا عَهِدَ اِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا لَّمْ يَعْهَدْهُ اِلَى النَّاسِ كَآفَّةً وَّقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ فِيْ اُمَّتِيْ قَالَ شُعْبَةُ وَاَحْسِبُهٗ قَالَ حَدَّثَنِيْ حُذَيْفَةُ وَقَالَ غُنْدَرٌ اُرَاهُ قَالَ فِيْ اُمَّتِيْ اثْنَا عَشَرَ مُنَافِقًا لَّا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يَجِدُوْنَ رِيْحَهَا حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِيْ سَمِّ الْخِيَاطِ ثَمَانِيَةٌ مِّنْهُمْ تَكْفِيْهِمُ الدُّبَيْلَةُ سِرَاجٌ مِّنَ النَّارِ يَظْهَرُ فِيْ اَكْتَافِهِمْ حَتّٰى يَنْجُمَ مِنْ صُدُوْرِهِمْ۔

گھسے سوئی کے ناکے میں۔ آٹھ کو ان میں سے بڑا پھوڑا تمام کر ڈالے گا یعنی ایک آگ کا چراغ ان کے مونڈھوں میں پیدا ہوگا ان کی چھاتیاں توڑ کے نکل آئے گا (یعنی اس میں انگارا ہوگا جیسے چراغ رکھ دیا خدا بچائے)

۷۰۳۷: عَنْ اَبِی الطُّفَيْلِ قَالَ كَانَ بَيْنَ رَجُلٍ مِّنْ اَهْلِ الْعَقَبَةِ وَبَيْنَ حُذَيْفَةَ بَعْضُ مَا يَكُوْنُ بَيْنَ النَّاسِ فَقَالَ اَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ كَمْ كَانَ اَصْحَابُ الْعَقَبَةِ قَالَ فَقَالَ لَهُ الْقَوْمُ اَخْبِرْهُ اِذْ سَاَلَكَ قَالَ كُنَّا نُخْبَرُ اَنَّهُمْ اَرْبَعَةَ عَشَرَ فَاِنْ كُنْتَ مِنْهُمْ فَقَدْ كَانَ الْقَوْمُ خَمْسَةَ عَشَرَ وَاَشْهَدُ بِاللّٰهِ اِنَّ اثْنَيْ عَشَرَ مِنْهُمْ حَرْبٌ لِّلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُوْمُ الْاَشْهَادُ وَعَذَرَ ثَلَاثَةً قَالُوْا مَاسَمِعْنَا مُنَادِيَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا عَلِمْنَا بِمَآ اَرَادَ الْقَوْمُ وَقَدْ كَانَ فِيْ حَرَّةٍ فَمَشٰى فَقَالَ اِنَّ الْمَآءَ قَلِيْلٌ فَلَا يَسْبِقُنِيْ اِلَيْهِ اَحَدٌ فَوَجَدَ قَوْمًا قَدْ سَبَقُوْهُ فَلَعَنَهُمْ يَوْمَئِذٍ۔

۷۰۳۷: ابوالطفیل سے روایت ہے کہ کہا کہ عقبہ کے لوگوں میں سے ایک شخص اور حذیفہ کے درمیان کچھ جھگڑا تھا جیسے لوگوں میں ہوتا ہے۔ وہ بولا میں تم کو اللہ کی قسم دیتا ہوں اصحاب عقبہ کتنے تھے لوگوں نے حذیفہ سے کہا جب وہ پوچھتا ہے تو بتا دو اس کو۔ انہوں نے کہا ہم کو خبر دی جاتی تھی (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے) کہ وہ (تیرے سوا) چودہ آدمی ہیں اگر تو بھی ان میں سے ہے تو وہ پندرہ ہیں اور میں قسمیہ کہتا ہوں کہ ان میں سے بارہ تو اللہ اور رسول کے دنیا و آخرت میں دشمن ہیں اور باقی تینوں نے یہ عذر کیا (جب ان سے پوچھا گیا اور ملامت کی گئی) کہ ہم نے تو رسول اللہ ﷺ کے منادی (کہ عقبہ کے راستے نہ آؤ) کی آواز بھی نہیں سنی اور نہ اس قوم کے ارادہ کی ہم خبر رکھتے ہیں اور (اس وقت) رسول اللہ ﷺ سنگستان میں تھے پھر چلے اور فرمایا (کہ اگلے پڑاؤ میں) تھوڑا پانی ہے تو مجھ سے پہلے کوئی آدمی پانی پر نہ جائے (جب آپؐ وہاں تشریف لے گئے تو کچھ (منافق) وہاں پہنچ چکے تھے آپؐ نے ان پر اس دن لعنت فرمائی۔

تشریح: اہل عقبہ منافقوں کی ایک جماعت تھی جنہوں نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غزوہ تبوک سے لوٹتے وقت آپس میں اتفاق کیا تھا کہ رات کے وقت عقبہ کی جگہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اچانک حملہ کریں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سواری سے اٹھا کر گھاٹی کے نیچے پھینک کر مار ڈالیں اور ہمارا کسی کو حال معلوم نہ ہو۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس گھاٹی پر، پہنچے تو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کو منافقوں کے مکر سے آگاہ کر دیا۔ اسی وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص کو حکم دیا کہ سب میں پکار دے کہ عقبہ کی راہ سے کوئی

نہ آئے اور بطن وادی جو بڑا وسیع اور آسان طریق ہے وہاں سے جائیں۔ سب لوگوں نے حسب ارشاد آپ کے بطن وادی کا راستہ لیا اور آپ ﷺ نے عمار اور حذیفہ اور حمزہ بن عمرو اسلمی کے ساتھ عقبہ کی راہ لی۔ عمار آپ ﷺ کے آگے چلتا تھا اور حذیفہ پیچھے پیچھے۔ منافقوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم کی تعمیل نہ کی اور عقبہ کے راستے سے بارادہ فاسد اچانک آپ ﷺ تک پہنچ گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ان کے پہنچنے کی خبر ہوگئی۔ حذیفہ کو ارشاد فرمایا کہ ان کی سواریوں کے منہوں کو مارے۔ حذیفہ نے ہاتھ میں لکڑی لی ان کی سواریوں کے منہوں کو مارتے تھے اور فرماتے تھے دور ہو جاؤ دور ہو جاؤ۔ اللہ کے دشمنو! منافقوں نے جان لیا کہ ہمارا مکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کھل گیا، واپس ہو کر بطن وادی میں دوسرے صحابہ سے جا ملے۔ آپ ﷺ نے ان منافقوں کے نام اور ان کے باپوں کے نام اس وقت حذیفہ کو بتلا دیئے تھے۔ حذیفہ رضی اللہ عنہ چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رازدار تھے ان سب کو پہچانتے تھے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا راز افشاء نہ کرتے تھے۔

اگر تو بھی ان میں سے ہے تو وہ پندرہ ہیں۔ اشارتاً اس کو سمجھا دیا کہ تو بھی انہیں میں سے ہے لیکن صراحتاً نہ کہا کہ اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے راز کا افشاء ہے۔

۷۰۳۸: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَّصْعَدُ الثَّنِيَّةَ ثَنِيَّةَ الْمُرَارِ فَاِنَّهٗ يُحَطُّ عَنْهُ مَا حُطَّ عَنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ قَالَ فَكَانَ اَوَّلَ مَنْ صَعِدَهَا خَيْلُنَا خَيْلُ بَنِي الْخَزْرَجِ ثُمَّ تَتَامَّ النَّاسُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّكُمْ مَغْفُوْرٌ لَّهٗ اِلَّا صَاحِبَ الْجَمَلِ الْاَحْمَرِ فَاَتَيْنَاهُ فَقُلْنَا لَهٗ تَعَالَ يَسْتَغْفِرْ لَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَاَنْ اَجِدَ ضَالَّتِيْ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ يَّسْتَغْفِرَ لِيْ صَاحِبُكُمْ قَالَ وَكَانَ رَجُلٌ يَّنْشُدُ ضَالَّةً لَّهٗ۔

۷۰۳۸: جابر بن عبداللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”کون شخص مراد کی گھاٹی پر چڑھ جاتا ہے اس کے گناہ ایسے معاف ہو جائیں گے۔ جیسے بنی اسرائیل کے معاف ہو گئے تھے۔“ جابر نے کہا تو سب سے پہلے اس گھاٹی پر ہمارے گھوڑے چڑھے یعنی خزرج قبیلہ کے لوگوں کے۔ پھر لوگوں کا تار بندھ گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”تم میں سے ہر ایک کی بخشش ہوگئی مگر لال اونٹ والے کی نہیں“ ہم اس شخص کے پاس گئے اور ہم نے کہا چل رسول اللہ ﷺ تیرے لیے مغفرت کی دعا کریں۔ وہ بولا قسم اللہ کی میں اپنی گم شدہ چیز پاؤں تو مجھے زیادہ پسند ہے تمہارے صاحب کی دعا سے۔ جابر نے کہا وہ شخص اپنی گم شدہ چیز ڈھونڈھ رہا تھا (وہ منافق تھا جب تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ اس کی بخشش نہیں ہوئی اور یہ آپ ﷺ کا معجزہ ہے آپ ﷺ نے جیسا فرمایا تھا وہ شخص ویسا ہی نکلا۔

۷۰۳۹: عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَّصْعَدُ ثَنِيَّةَ الْمُرَارِ اَوِ الْمَرَارِ بِمِثْلِ حَدِيْثِ مُعَاذٍ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ اِذَا هُوَ اَعْرَابِيٌّ جَاءَ يَنْشُدُ ضَالَّةً لَّهٗ۔

۷۰۳۹: ترجمہ وہی ہے اس میں یہ ہے کہ ایک گنوار کو دیکھا جو اپنی گی ہوئی چیز ڈھونڈھ رہا تھا۔

۷۰۴۰: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ مِنَّا رَجُلٌ مِّنْ بَنِي النَّجَّارِ قَدْ قَرَاَ الْبَقَرَةَ وَاٰلَ عِمْرَانَ وَكَانَ يَكْتُبُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۷۰۴۰: انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک شخص ہماری قوم بنی نجار میں سے تھا جس نے سورۂ بقرہ اور آل عمران پڑھی تھی اور وہ لکھا کرتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے پھر بھاگ گیا اور اہل کتاب

فَانْطَلَقَ هَارِبًا حَتّٰى لَحِقَ بِاَهْلِ الْكِتَابِ قَالَ فَرَفَعُوْهُ قَالُوْا هٰذَا كَانَ يَكْتُبُ لِمُحَمَّدٍ فَاُعْجِبُوْا بِهٖ فَمَا لَبِثَ اَنْ قَصَمَ اللّٰهُ عُنُقَهٗ فِيْهِمْ فَحَفَرُوْا لَهٗ فَوَارَوْهُ فَاَصْبَحَتِ الْاَرْضُ قَدْ نَبَذَتْهُ عَلٰى وَجْهِهَا ثُمَّ عَادُوْا فَحَفَرُوْا لَهٗ فَوَارَوْهُ فَاَصْبَحَتِ الْاَرْضُ قَدْ نَبَذَتْهُ عَلٰى وَجْهِهَا ثُمَّ عَادُوْا فَحَفَرُوْا فَوَارَوْهُ فَاَصْبَحَتِ الْاَرْضُ قَدْ نَبَذَتْهُ عَلٰى وَجْهِهَا فَتَرَكُوْهُ مَنْبُوْذًا۔

سے مل گیا۔ انہوں نے اس کو اٹھایا اور کہنے لگے یہ منشی تھا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا، وہ لوگ خوش ہوئے اس کے مل جانے سے۔ پھر تھوڑے دنوں میں اللہ تعالیٰ نے اس کو ہلاک کیا۔ انہوں نے اس کے لیے قبر کھودی اور گاڑ دیا۔ صبح کو جو دیکھا تو اس کی لاش باہر پڑی ہے پھر انہوں نے کھودا اور اس کو گاڑ دیا پھر صبح کو دیکھا تو اس کی لاش باہر پڑی ہے۔ پھر کھودا پھر گاڑا پھر صبح کو دیکھا تو اس کی لاش کو زمین نے باہر پھینک دیا آخر اس کو یوں ہی پڑا چھوڑ دیا۔

٧٠٤١:عَنْ جَابِرٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَلَمَّا كَانَ قُرْبَ الْمَدِيْنَةِ هَاجَتْ رِيْحٌ شَدِيْدَةٌ تَكَادُ اَنْ تَدْفِنَ الرَّاكِبَ فَزَعَمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بُعِثَتْ هٰذِهِ الرِّيْحُ لِمَوْتِ مُنَافِقٍ فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ فَاِذَا مُنَافِقٌ عَظِيْمٌ مِنَ الْمُنٰفِقِيْنَ قَدْمَاتَ۔

۷۰۴۱: جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سفر سے آ رہے تھے جب مدینہ کے قریب پہنچے تو زور کی ہوا چلی ایسے زور سے کہ سوار زمین میں دبنے کے قریب ہو گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''یہ ہوا کسی منافق کے مرنے کے لیے چلی ہے۔'' جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ پہنچے تو ایک بڑا منافق منافقوں میں سے مر گیا (یہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک معجزہ تھا)۔

٧٠٤٢:عَنْ اِيَاسٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبِىْ قَالَ عُدْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا قَالَ مَّوْعُوْكًا فَوَضَعْتُ يَدِىْ عَلَيْهِ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ مَا رَاَيْتُ كَالْيَوْمِ رَجُلًا اَشَدَّ حَرًّا فَقَالَ نَبِىُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَشَدَّ حَرًّا مِّنْهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ هٰذَيْنِكَ الرَّجُلَيْنِ الرَّاكِبَيْنِ الْمُقَفِّيَيْنِ لِرَجُلَيْنِ حِيْنَئِذٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ۔

۷۰۴۲: ایاس نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے میرے باپ سلمہ بن اکوع نے۔ انہوں نے کہا ہم نے عیادت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ایک شخص کی جس کو تپ آ رہی تھی تو میں نے اپنا ہاتھ اس پر رکھا اور کہا قسم اللہ کی میں نے آج کی طرح کسی شخص کو اتنا سخت گرم نہیں دیکھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''کیا میں تم سے بیان نہ کروں اس شخص کو جو اس سے بھی زیادہ گرم ہوگا قیامت کے دن وہ یہ دونوں شخص ہیں جو سوار جا رہے ہیں پیٹھ موڑ کر'' یہ دو شخصوں کو فرمایا اپنے اصحاب میں سے وہ منافق ہوں گے)

٧٠٤٣:عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الْمُنَافِقِ كَمَثَلِ الشَّاةِ الْعَائِرَةِ بَيْنَ الْغَنَمَيْنِ تَعِيْرُ اِلٰى هٰذِهٖ مَرَّةً وَّاِلٰى هٰذِهٖ مَرَّةً۔

۷۰۴۳: ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''منافق کی مثال اس بکری کی ہے جو ماری ماری پھرتی ہو دو گلوں کے درمیان یعنی دو ریوڑ کے درمیان کبھی اس ریوڑ میں جھک پڑتی ہو اور کبھی اس میں۔''

تشریح ۞ وہ دھوبی کے کتے کی طرح ہے نہ گھر کا نہ گھاٹ کا۔ اس حدیث سے منافق کی کمال مذمت ثابت ہوئی۔ مؤمن کی شان نہیں کہ منافقت کرے۔

٧٠٤٤:عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ اَنَّهٗ تَكَرَّ فِيْ هٰذِهٖ مَرَّةً وَّفِيْ هٰذِهٖ مَرَّةً۔

۷۰۴۴:ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

بَابُ : صِفَةِ الْقِيَامَةِ وَالْجَنَّةِ وَالنَّار

باب: قیامت اور جنت اور دوزخ کا بیان

٧٠٤٥:عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّهٗ لَيَاْتِيْ الرَّجُلُ الْعَظِيْمُ السَّمِيْنُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَا يَزِنُ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ عِنْدَ اللّٰهِ اقْرَؤُا فَلَا نُقِيْمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَزْنًا۔

۷۰۴۵:ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ”قیامت کے دن بڑا موٹا آدمی آئے گا جو اللہ کے نزدیک مچھر کے بازو کے برابر نہ ہوگا۔“ یہ آیت پڑھو ہم قیامت کے دن ان کے لیے کوئی وزن نہ رکھیں گے (یعنی دنیا کا مٹاپا اور مال اور دولت قیامت میں کام آنے والا نہیں وہاں تو عمل درکار ہے۔ اس حدیث سے بھی مٹاپے کی مذمت ثابت ہوئی۔)

٧٠٤٦:عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ جَآءَ حَبْرٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اَوْيَا اَبَا الْقَاسِمِ اِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى اِصْبَعٍ وَّالْاَرَضِيْنَ عَلٰى اِصْبَعٍ وَالْجِبَالَ وَالشَّجَرَ عَلٰى اِصْبَعٍ وَالْمَاءَ وَالثَّرٰى عَلٰى اِصْبَعٍ وَّ سَآئِرَ الْخَلْقِ عَلٰى اِصْبَعٍ ثُمَّ يَهُزُّهُنَّ فَيَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ اَنَا الْمَلِكُ فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَجُّبًا مِّمَّا قَالَ الْحَبْرُ تَصْدِيْقًا لَّهٗ ثُمَّ قَرَاَ وَمَا قَدَرُ واللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌ بِيَمِيْنِهٖ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ۔

۷۰۴۶:عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک یہود کا عالم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا اے ابو القاسم اللہ تعالیٰ قیامت کے دن آسمانوں کو ایک انگلی پر اٹھا لے گا اور زمینوں کو ایک انگلی پر اور پہاڑوں اور درختوں کو ایک انگلی پر اور پانی اور نمناک زمین کو ایک انگلی پر اور تمام خلق کو ایک انگلی پر پھر ان کو ہلائے گا اور کہے گا میں بادشاہ ہوں میں بادشاہ ہوں۔ یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہنسے تعجب سے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تصدیق کیا اس عالم کے کلام کو پھر یہ آیت پڑھی وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ یعنی نہیں قدر کی انہوں نے اللہ کی جیسے قدر اس کی چاہیے اور ساری زمین اس کی ایک مٹھی ہے قیامت کے دن اور آسمان لپٹے ہوئے ہیں اس کے داہنے ہاتھ میں۔ پاک ہے وہ اور بلند مشرکوں کے شرک سے۔

تشریح اس حدیث سے پروردگار جل شانہ کی انگلیوں کا ثبوت ملتا ہے جیسے اس کے ہاتھوں کا ثبوت قرآن اور حدیث میں موجود ہے اور اوپر کئی بار بیان ہوا کہ سلف کا مذہب اس قسم کی حدیث میں یہ ہے کہ ان کے ظاہری معنی پر ایمان لائیں اور کیفیت کو اللہ کے سپرد کریں اور تشبیہ سے بچے رہیں۔ بعض متکلمین نے کہا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی ہنسی اس عالم کے رد کے لیے تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تعجب کیا اس کی بد اعتقادی سے اس لیے کہ یہود تجسیم کے قائل تھے اور یہ قول مردود ہے اس لیے کہ عبد اللہ بن مسعود بڑے فقیہ اور سمجھدار صحابی تھے انہوں نے خود اس روایت میں کہا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس عالم کے کلام کی تصدیق کی اور جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تجسیم کا رد منظور ہوتا تو آپ یہ آیت نہ پڑھتے وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ آخر تک اس لئے کہ جیسے اصبع یعنی انگلی سے تجسیم کا وہم ہوتا ہے ویسے ہی قبضہ اور یمین سے بھی ہوتا۔ پس ظاہر ہے کہ ان متکلمین نے غور نہیں کیا اور جو چاہا وہ کہہ دیا۔ صحیح یہ ہے کہ آیات اور احادیث سے نہ تجسیم کی نفی نکلتی ہے نہ اس کا ثبوت

لہٰذا اس سے سکوت لازم ہے اور جو صفت اللہ تعالیٰ نے اپنی بیان کی اس پر ایمان لانا واجب ہے۔ یہی اعتقاد ہے ہمارا اور ہمارے مشائخ رضوان اللہ علیہم کا اور جو اس کے خلاف ہو اس سے ہم ہر طرح سے بحث کے لیے بلکہ مباہلہ کے لیے موجود ہیں اور اس مقام پر جو امام مسلم نے روایتیں بیان کی ہیں ان سے جہمیوں کی جان نکلتی ہے۔

٧٠٤٧: عَنْ مَّنْصُوْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ جَآءَ حَبْرٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ فُضَيْلٍ وَّلَمْ يَذْكُرْ ثُمَّ يَهُزُّهُنَّ وَقَالَ فَلَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ تَعَجُّبًا لِّمَا قَالَ تَصْدِيْقًا لَّهٗ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ وَتَلَا الْاٰيَةَ۔

٧٠٤٧: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہنسے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کچلیاں کھل گئیں تعجب سے اسکی تصدیق کر کے پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ آخر تک۔

٧٠٤٨: عَنْ عَلْقَمَةَ يَقُوْلُ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ جَآءَ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتَابِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ فَقَالَ يَآ اَبَا الْقَاسِمِ اِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ عَلٰى اِصْبَعٍ وَّالْاَرَضِيْنَ عَلٰى اِصْبَعٍ وَّالشَّجَرَ وَالثَّرٰى عَلٰى اِصْبَعٍ وَّالْخَلَآئِقَ عَلٰى اِصْبَعٍ ثُمَّ يَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ اَنَا الْمَلِكُ قَالَ فَرَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ ثُمَّ قَرَاَ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ۔

٧٠٤٨: علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے عبداللہ بن مسعود نے کہا اہل کتاب میں سے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا اے ابوالقاسم اللہ تعالیٰ آسمانوں کو ایک انگلی پر رکھ لے گا اور زمینوں کو ایک انگلی پر پھر فرمائے گا میں بادشاہ ہوں، میں بادشاہ ہوں، عبداللہ نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہنسے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دانت کھل گئے پھر فرمایا وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ۔

٧٠٤٩: عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّ فِيْ حَدِيْثِهِمْ جَمِيْعًا وَالشَّجَرَ عَلٰى اِصْبَعٍ وَّالثَّرٰى عَلٰى اِصْبَعٍ وَّلَيْسَ فِيْ حَدِيْثِ جَرِيْرٍ وَّالْخَلَآئِقَ عَلٰى اِصْبَعٍ وَّلٰكِنْ فِيْ حَدِيْثِهٖ وَالْجِبَالَ عَلٰى اِصْبَعٍ وَزَادَ فِيْ حَدِيْثِ جَرِيْرٍ تَصْدِيْقًا لَّهٗ تَعَجُّبًا لِّمَا قَالَ۔

٧٠٤٩: ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔ اس میں اتنا زیادہ ہے کہ پہاڑوں کو ایک انگلی پر اور جریر کی روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہنسے اس کی تصدیق کر کے تعجب سے۔

٧٠٥٠: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ كَانَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبِضُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى الْاَرْضَ يَوْمَ

٧٠٥٠: ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ قیامت کے دن زمین کو مٹھی میں لے لے گا اور آسمانوں کو داہنے ہاتھ میں لپیٹ لے گا پھر فرمادے گا میں بادشاہ ہوں

الْقِيمَةِ وَيَطْوِى السَّمَاءَ بِيَمِيْنِهِ ثُمَّ يَقُولُ اَنَا الْمَلِكُ اَيْنَ مُلُوْكُ الْاَرْضِ ـ

کہاں ہیں زمین کے بادشاہ۔"

۷۰۵۱:عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَطْوِى اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ السَّمٰوٰتِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ثُمَّ يَاْخُذُ هُنَّ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى ثُمَّ يَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ اَيْنَ الْجَبَّارُوْنَ اَيْنَ الْمُتَكَبِّرُوْنَ ثُمَّ يَطْوِى الْاَرْضِيْنَ بِشِمَالِهِ ثُمَّ يَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ اَيْنَ الْجَبَّارُوْنَ اَيْنَ الْمُتَكَبِّرُوْنَ۔

۷۰۵۱:عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "اللہ تعالیٰ قیامت کے دن آسمانوں کو لپیٹ لے گا اوران کو داہنے ہاتھ میں لے لے گا پھر فرمائے گا میں بادشاہ ہوں کہاں ہیں زور والے کہاں ہیں غرور کرنے والے پھر بائیں ہاتھ سے زمین کو لپیٹ لے گا (جو داہنے کے مثل ہے اور اسی واسطے دوسری حدیث میں ہے کہ پروردگار کے دونوں ہاتھ داہنے ہیں) پھر فرمائے گا میں بادشاہ ہوں کہاں ہیں زور والے کہاں ہیں بڑائی کرنے والے۔"

۷۰۵۲:عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مِقْسَمٍ اَنَّهٗ نَظَرَ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ كَيْفَ يَحْكِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَاْخُذُ اللّٰهُ سَمٰوٰتِهٖ وَاَرْضِيهِ بِيَدَيْهِ وَيَقُوْلُ اَنَا اللّٰهُ وَيَقْبِضُ اَصَابِعَهٗ وَيَبْسُطُهَا اَنَا الْمَلِكُ حَتّٰى نَظَرْتُ اِلَى الْمِنبَرِ يَتَحَرَّكُ مِنْ اَسْفَلِ شَيْءٍ مِّنْهُ حَتّٰى اِنِّيْ لَاَقُوْلُ اَسَاقِطٌ هُوَ بِرَسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۷۰۵۲:عبید اللہ بن مقسم نے عبداللہ بن عمر کو دیکھا وہ کیونکر نقل کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی۔ انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "اللہ تعالیٰ اپنے آسمانوں اور زمینوں کو دونوں ہاتھوں میں لے لے گا اور فرمائے گا میں اللہ ہوں" اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی انگلیوں کو بند کرتے تھے اور کھولتے تھے۔ میں بادشاہ ہوں۔ عبداللہ بن عمر نے کہا یہاں تک کہ میں نے منبر کو دیکھا وہ نیچے کی طرف سے ہل رہا ہے میں سمجھا کہ شاید وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو لے کر گر پڑے گا۔

تشریح نوویؒ نے کہا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انگلیاں بند کرنا اور کھولنا تمثیل ہے مخلوقات کے قبض اور بسط کی کہ نہ اس قبض وبسط کی جو صفت ہے اللہ جل جلالہ کی اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کی صفت کسی کے مشابہ نہیں ہوتی جیسے اس کی ذات کسی کے مشابہ نہیں ہے انتہی مع زیادہ۔

مترجم کہتا ہے آنحضرت ﷺ کا قبض وبسط اسارہ ہے اس امر کی طرف کہ اللہ جل جلالہ کی صفات اپنے معانی ظاہر پر محمول ہیں۔ چنانچہ دوسری روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے صفت سمع کے بیان کے وقت اپنے کانوں کی طرف اشارہ کیا اور بصر کے بیان کے وقت اپنی آنکھوں کی طرف اشارہ کیا۔ اس سے مقصود یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے لئے حقیقتاً سمع اور بصر ہے نہ یہ کہ جیسے جہمیہ اور معتزلہ اور منکرین صفات کہتے ہیں کہ سمع اور بصر کا اطلاق مجازاً ہے اور اس سے علم مراد ہے۔

۷۰۵۳:عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنبَرِ وَهُوَ يَقُوْلُ يَاْخُذُ الْجَبَّارُ عَزَّوَجَلَّ سَمٰوٰتِهٖ وَاَرْضِيهِ بِيَدَيْهِ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِ يَعْقُوْبَ ـ

۷۰۵۳:عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو منبر پر دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے "جبار جل جلالہ اپنے آسمانوں اور زمینوں کو اپنے دونوں ہاتھوں میں لے لے گا" پھر بیان کیا حدیث کو اسی طرح جیسے اوپر گزرا۔

بَابُ: اِبْتِدَاءِ الْخَلْقِ وَخَلْقِ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

باب: مخلوق اور آدم کی ابتداء کے بیان میں

٧٠٥٤: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِیْ فَقَالَ خَلَقَ اللّٰهُ التُّرْبَةَ يَوْمَ السَّبْتِ وَخَلَقَ فِيْهَا الْجِبَالَ يَوْمَ الْاَحَدِ وَخَلَقَ الشَّجَرَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَخَلَقَ الْمَكْرُوْهَ يَوْمَ الثَّلَاثَاءِ وَخَلَقَ النُّوْرَ يَوْمَ الْاَرْبَعَاءِ وَبَثَّ فِيْهَا الدَّوَابَّ يَوْمَ الْخَمِيْسِ وَخَلَقَ اٰدَمَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ بَعْدَ الْعَصْرِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فِیْ اٰخِرِ الْخَلْقِ فِیْ اٰخِرِ سَاعَةٍ مِّنْ سَاعَاتِ الْجُمُعَةِ فِيْمَا بَيْنَ الْعَصْرِ اِلَى اللَّيْلِ۔

عَنْ حَجَّاجٍ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ۔

۷۰۵۴: ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا پھر فرمایا ''اللہ تعالیٰ نے مٹی کو ہفتہ کے دن پیدا کیا (یعنی زمین کو) اور اتوار کے دن اس میں پہاڑوں کو پیدا کیا اور پیر کے دن درخت کو پیدا کیا اور کام کاج کی چیزیں (جیسے لوہا وغیرہ) منگل کو پیدا کیں اور نور کو بدھ کے دن پیدا کیا اور جمعرات کے دن جانور پھیلائے زمین میں اور حضرت آدم علیہ الصلوۃ والسلام کو جمعہ کے دن عصر کے بعد بنایا سب سے آخر مخلوقات میں سب سے آخر ساعت میں جمعہ کی عصر سے لے کر رات تک آدم پیدا ہوئے۔''

ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

تشریح ❁ پیر کے دن درخت کو پیدا کیا تو معلوم ہوا کہ پہلے درخت پیدا ہوا نہ پھل کیونکہ پھل اور بیج تو درخت سے پیدا ہوتا ہے اور اس باب میں بعضوں نے ایک مستقل رسالہ لکھا ہے کہ خلقت پہلے درخت کی ہوئی یا پھل اور بیج کی۔

حضرت آدم علیہ الصلوۃ والسلام کو جمعہ کے دن عصر کے بعد بنایا سب سے آخر مخلوقات میں سب سے آخر ساعت میں جمعہ کی عصر سے لے کر رات تک آدم پیدا ہوئے۔ اس روایت سے یہ نکلتا ہے کہ زمین کے قریب ہی آدم پیدا ہوئے اور یہ جو بعض روایتوں میں آیا ہے کہ آدمیوں سے پہلے زمین میں جنات آباد تھے اور ابلیس ان کا سردار تھا سو اس کے خلاف نہیں ہے اس لیے کہ آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے مدت تک جنت میں رکھا۔ اس مدت میں زمین میں جن بستے ہوں گے واللہ اعلم۔ دوسرے یہ کہ اس حدیث سے یہ نہیں نکلتا کہ جس ہفتہ میں زمین بنی اسی ہفتہ کی جمعہ کو آدم پیدا ہوئے شاید آدم بہت مدت کے بعد بنے ہوں اور حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ ان کی خلقت جمعہ کے روز ہوئی۔

٧٠٥٥: عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى اَرْضٍ بَيْضَاءَ عَفْرَاءَ كَقُرْصَةِ النَّقِيِّ لَيْسَ فِيْهَا عَلَمٌ لِّاَحَدٍ۔

۷۰۵۵: سہل بن سعدؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''قیامت کے دن لوگ اکٹھے کئے جائیں گے سفید زمین پر جو سرخی مارتی ہوگی جیسے میدہ کی روٹی اس میں کسی کا نشان باقی نہ رہے گا'' (یعنی کوئی عمارت جیسے مکان یا مینار وغیرہ نہ رہے گا صاف چٹیل میدان ہو جائے گا۔)

٧٠٥٦: عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِهٖ عَزَّوَجَلَّ يَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَيْرَ الْاَرْضِ وَالسَّمٰوٰتُ فَاَيْنَ يَكُوْنُ النَّاسُ يَوْمَئِذٍ يَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَلَى الصِّرَاطِ۔

۷۰۵۶: ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا یہ جو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جس دن بدل جائے گی زمین اس زمین کے سوا اور آسمان بھی بدل دیئے جائیں گے اس وقت لوگ کہاں ہوں گے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''پل صراط پر ہوں گے۔''

بَابُ: نُزُلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ

٧٠٥٧:عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَكُوْنُ الْاَرْضُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ خُبْزَةً وَّاحِدَةً يَّكْفَأُ هَا الْجَبَّارُ بِيَدِهٖ كَمَا يَكْفَأُ اَحَدُكُمْ خُبْزَتَهٗ فِی السَّفَرِ نُزُلًا لِّاَهْلِ الْجَنَّةِ قَالَ فَاَتٰی رَجُلٌ مِنَ الْيَهُوْدِ قَالَ بَارَكَ الرَّحْمٰنُ عَلَيْكَ اَبَا الْقَاسِمِ اَلَا اُخْبِرُكَ بِنُزُلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ بَلٰی قَالَ تَكُوْنُ الْاَرْضُ خُبْزَةً وَّاحِدَةً كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَنَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْنَا ثُمَّ ضَحِكَ حَتّٰی بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ قَالَ اَلَا اُخْبِرُكَ بِاِدَامِهِمْ قَالَ بَلٰی قَالَ اِدَامُهُمْ بَالَامٌ وَّنُوْنٌ قَالُوْا وَمَا هٰذَا قَالَ ثَوْرٌ وَّنُوْنٌ يَّاْكُلُ مِنْ زَائِدَةِ كَبِدِهِمَا سَبْعُوْنَ اَلْفًا۔

باب: اہل جنت کی مہمانی

۷۰۵۷: ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''قیامت کے دن زمین ایک روٹی کی طرح ہو جائے گی۔ اللہ تعالیٰ اس کو الٹی پلٹی کر دے گا اپنے ہاتھ سے جیسے کوئی تم میں سے سفر میں سے اپنی روٹی کو الٹتا ہے بہشتیوں کی مہمانی کے لیے پھر ایک شخص یہودی آیا اور بولا کہ برکت دے رحمان تم پر ابو القاسم کیا میں تم کو بتلاؤں بہشتیوں کا کھانا قیامت کے دن۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہاں بتلا۔ وہ بولا زمین تو ایک روٹی کی طرح ہو جائے گی جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا۔ یہ سن کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہماری طرف دیکھا پھر ہنسے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دانت کھل گئے۔ وہ بولا میں تم سے کہوں ان کا سالن کیا ہوگا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہاں۔ وہ بولا ان کا سالن بالام اور نون ہوگا۔ صحابہ نے پوچھا بالام اور نون کیا ہے وہ بولا بیل اور مچھلی جن کے کلیجے کے ٹکڑے میں سے ستّر ہزار آدمی کھائیں گے۔

تشریح قیامت کے دن زمین ایک روٹی کی طرح ہو جائے گی۔ یہ امر کچھ خلاف عقل نہیں بلکہ عادت کے بھی خلاف نہیں ہے اس وجہ سے کہ اب بھی زمین کی مٹی طرح طرح کے پھل اور میوے ہو جاتی ہے پس اگر ساری زمین اس کی قدرت سے آٹا ہو جائے تو کیا بعید ہے۔

٧٠٥٨:عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْتَا بَعَنِیْ عَشَرَةٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ لَمْ يَبْقَ عَلٰی ظَهْرِهَا يَهُوْدِیٌّ اِلَّا اَسْلَمَ۔

۷۰۵۸: ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''اگر دس یہودی میری پیروی کریں تو ساری زمین میں کوئی یہودی باقی نہ رہے جو مسلمان نہ ہو۔'' (یعنی دس عالم یہودی متابعت کریں تو باقی یہودی بھی مسلمان ہو جائیں گے)

٧٠٥٩:عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ بَيْنَمَآ اَنَا اَمْشِیْ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ حَرْثٍ وَّهُوَ مُتَّكِیءٌ عَلٰی عَسِيْبٍ اِذْ مَرَّ بِنَفَرٍ مِّنَ الْيَهُوْدِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ سَلُوْهُ عَنِ الرُّوْحِ فَقَالُوْا مَا رَابَكُمْ اِلَيْهِ لَا يَسْتَقْبِلُكُمْ بِشَیْءٍ تَكْرَهُوْنَهٗ فَقَالُوْا سَلُوْهُ

۷۰۵۹: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ جا رہا تھا، ایک کھیت میں آپ ﷺ ایک لکڑی پر ٹیکا دیئے ہوئے تھے اتنے میں چند یہودی ملے۔ ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا ان سے پوچھو روح کو۔ دوسرے نے کہا تمہیں کیا شبہ ہے جو پوچھتے ہوا ایسا نہ ہو کہ وہ کوئی بات ایسی کہیں جو تم کو بری معلوم ہو۔

فَقَامَ اِلَيْهِ بَعْضُهُمْ فَسَاَلَهُمْ عَنِ الرُّوْحِ قَالَ فَاَسْكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ شَيْئًا فَعَلِمْتُ اَنَّهٗ يُوْحٰى اِلَيْهِ قَالَ فَقُمْتُ مَكَانِيْ فَلَمَّا نَزَلَ الْوَحْيُ قَالَ وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِرَبِّيْ وَمَا اُوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا۔

پھر انہوں نے کہا پوچھو، آخر کچھ لوگ ان میں کے اٹھے آپ ﷺ کی طرف اور پوچھا روح کیا ہے آپ ﷺ چپ ہو رہے اور کچھ جواب نہ دیا۔ میں سمجھا آپ ﷺ پر وحی آ رہی ہے۔ میں اسی جگہ کھڑا ہو رہا جب وحی اتر چکی تو آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی وَيَسْاَلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّيْ وَمَا اُوْتِيْكُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا یعنی پوچھتے ہیں تجھ سے روح کو تو کہہ روح پروردگار کا ایک حکم ہے اور تم نہیں دیئے گئے علم مگر تھوڑا۔

تشریح ❁ مازری نے کہا روح اور نفس کی بحث نہایت باریک ہے اور باوجود اس کے بہت لوگوں نے کلام کیا ہے ان میں کتابیں لکھی ہیں۔ امام ابوالحسن اشعری نے کہا روح وہ سانس ہے جو اندر جاتی ہے اور باہر نکلتی ہے۔ ابن باقلانی نے کہا وہ حیات اور اس معنی کے درمیان میں ہے اور بعض نے کہا روح ایک جسم لطیف ہے جو تمام جسم اور اعضائے ظاہری میں پھیلا ہوا ہے اور بعض نے کہا روح کی حقیقت کو کوئی نہیں جانتا سوا اللہ تعالیٰ کے اور جمہور کہتے ہیں روح کا علم ہے اور اس میں یہی اقوال ہیں جو بیان ہوئے اور بعض نے کہا روح خون ہے اور آیت سے یہ نہیں نکلتا کہ روح کی حقیقت معلوم نہیں ہو سکتی یا یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کی حقیقت کو نہیں جانتے تھے مگر آیت میں اس کی حقیقت بیان نہیں کی اس لیے کہ یہود کا اعتقاد یہ تھا کہ اگر روح کی حقیقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان نہیں کی تو نبی ہیں اور جو بیان کر دی تو نبی نہیں ہیں۔ پس نہ بیان کیا اس کو اللہ تعالیٰ نے تاکہ وہ ایمان لائیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت پر۔

مترجم کہتا ہے کہ اس زمانے کی تحقیق سے یہ نکلا ہے کہ روح دماغ میں ہے اور دماغ میں تین ڈھیلے تلے اوپر رکھے ہوئے ہیں جیسے بعض پہاڑوں پر پتھر کے ٹکڑے ایک پر ایک رکھے ہوئے ہیں۔ اوپر کا ٹکڑا سب سے بڑا ہے اور نیچے کا سب میں چھوٹا اور جان اور روح چھوٹے ٹکڑے میں ہے جو سر کے پیچھے کی طرف میں ہے اور اس کے متصل حرام مغز ہے۔ اس ٹکڑے پر ذرا سا بھی صدمہ دیا جائے تو حیوان فوراً مر جاتا ہے چنانچہ ڈاکٹر اور حکیم جب زچہ کے پیٹ میں بچہ کو مارنا چاہتے ہیں تو ذرا نشتر گہرا پھرا دیتے ہیں تاکہ اس ٹکڑے تک اتر جائے اور بچہ فوراً مر جاتا ہے۔ واللہ اعلم

۷۰۶۰: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنْتُ اَمْشِيْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَرْثٍ بِالْمَدِيْنَةِ بِنَحْوِ حَدِيْثِ حَفْصٍ غَيْرَ اَنَّ فِيْ حَدِيْثِ وَكِيْعٍ وَمَا اُوْتِيْتُمْ مِنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا وَفِيْ حِدِيْثِ عِيْسٰى وَمَا اُوْتُوْا مِنْ رِّوَايَةِ ابْنِ خَشْرَمٍ۔

۷۰۶۰: ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

۷۰۶۱: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نَخْلٍ يَتَوَكَّأُ عَلٰى عَسِيْبٍ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِهِمْ عَنِ الْاَعْمَشِ وَقَالَ فِيْ رِوَايَتِهٖ وَمَا اُوْتِيْتُمْ مِنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا۔

۷۰۶۱: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٧٠٦٢:عَنْ خَبَّابٍ قَالَ كَانَ لِیْ عَلَى الْعَاصِ بْنِ وَآئِلٍ دَيْنٌ فَاَتَيْتُهٗ اَتَقَاضَاهُ فَقَالَ لِیْ لَنْ اَقْضِيَكَ حَتّٰى تَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ قَالَ فَقُلْتُ لَهٗ اِنِّیْ لَنْ اَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ حَتّٰى تَمُوْتَ ثُمَّ تُبْعَثَ قَالَ وَاِنِّیْ لَمَبْعُوْثٌ مِّنْ بَعْدِ الْمَوْتِ فَسَوْفَ اَقْضِيْكَ اِذَا رَجَعْتُ اِلٰى مَالٍ وَّوَلَدٍ قَالَ وَكِيْعٌ كَذَا قَالَ الْاَعْمَشُ قَالَ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ اَفَرَاَيْتَ الَّذِیْ كَفَرَ بِاٰيٰتِنَا وَقَالَ لَاُوْتَيَنَّ مَالًا وَّوَلَدًا اِلٰى قَوْلِهٖ وَيَاْتِيْنَ فَرْدًا۔

۷۰۶۲:خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میرا قرض آتا تھا عاص بن وائل پر۔ میں گیا اس پر تقاضا کرنے کو۔ وہ بولا میں کبھی نہ دوں گا جب تک تو محمد سے پھر نہ جائے گا۔ میں نے کہا میں تو محمد سے اس وقت تک بھی نہ پھروں گا کہ تو مر جائے پھر اٹھے۔ وہ بولا میں مرنے کے بعد پھر اٹھوں گا تو تیرا قرض ادا کر دوں گا جب مجھے اپنا مال ملے گا اولاد ملے گی تب یہ آیت اتری اَفَرَءَيْتَ الَّذِیْ كَفَرَ بِاٰيٰتِنَا وَقَالَ لَاُوْتَيَنَّ مَا لَا وَّوَلَدًا آخر تک یعنی تو نے دیکھا اس شخص کو جس نے انکار کیا ہماری آیتوں کا اور کہنے لگا مجھ کو مال اور بچے ملیں گے۔ کیا وہ غیب کی بات جانتا ہے یا اس نے اللہ تعالیٰ سے کوئی اقرار لیا ہے آخر تک (سورہ مریم میں)

٧٠٦٣:عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِ وَكِيْعٍ وَفِیْ حَدِيْثِ جَرِيْرٍ قَالَ كُنْتُ قَيْنًا فِی الْجَاهِلِيَّةِ فَعَمِلْتُ لِلْعَاصِ بْنِ وَائِلٍ عَمَلًا فَاَتَيْتُهٗ اَتَقَاضَاهُ۔

۷۰۶۳:وہی ہے جو گزرا اور اس میں یہ ہے کہ خباب نے کہا میں جاہلیت کے زمانہ میں لوہار تھا۔ میں نے عاص بن وائل کا کچھ کام کیا پھر اس سے تقاضا کرنے گیا مزدوری کے لیے۔

٧٠٦٤:عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُوْلُ قَالَ اَبُوْ جَهْلٍ اللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِكَ فَاَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِّنَ السَّمَآءِ اَوِائْتِنَا بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ فَنَزَلَتْ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ وَمَا لَهُمْ اَنْ لَّا يُعَذِّبَهُمُ اللّٰهُ وَهُمْ يَصُدُّوْنَ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ۔

۷۰۶۴:انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ابوجہل نے کہا یا اللہ اگر یہ قرآن سچ ہے تیری طرف سے تو ہم پر پتھر برسا آسمان سے یا دکھ کا عذاب بھیج، اس وقت یہ آیت اتری اللہ ان کو عذاب کرنے والا نہیں، جب تک تو ان میں موجود ہے اور اللہ ان کو عذاب نہیں کرنے کا جب تک وہ استغفار کرتے ہیں، اور کیا ہوا جو اللہ عذاب نہ کرے ان کو وہ روکتے ہیں مسجد حرام میں آنے سے۔

تشریح معاذ اللہ مسجد سے کسی مسلمان کو روکنا کہ وہ اس میں نماز نہ پڑھے کتنا بڑا گناہ ہے ایسے گناہ پر اللہ کے عذاب اترنے کا ڈر ہے۔ ہمارے وقت میں بعض نام کے مسلمان ایسے دیوانے ہو گئے ہیں کہ ذرا ذرا سے اختلاف پر مسلمانوں کو مسجد میں آنے سے یا نماز پڑھنے سے منع کرتے ہیں اور مسجد کو جو اللہ کا گھر ہے اپنے باوا کی ملکیت خیال کرتے ہیں یہ مسلمان اللہ سے نہیں شرماتے کہ یہود و نصاریٰ گرجا میں نماز پڑھنے سے نہیں روکتے اور یہ اپنے بھائیوں کو روکتے ہیں اللہ کی مار ان پر۔

بَابُ: قَوْلِه اِنَّ الْاِنْسَانَ لَيَطْغٰى اَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰى

باب: آیت اِنَّ الْاِنْسَانَ لَيَطْغٰى کا شان نزول

٧٠٦٥:عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ اَبُوْ جَهْلٍ هَلْ يُعَفِّرُ مُحَمَّدٌ وَجْهَهٗ بَيْنَ اَظْهُرِكُمْ قَالَ فَقِيْلَ نَعَمْ فَقَالَ وَاللَّاتِ وَالْعُزّٰى

۷۰۶۵:ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ ابوجہل نے کہا کیا محمد اپنا منہ زمین پر رکھتے ہیں تمہارے سامنے؟ لوگوں نے کہا ہاں۔ ابوجہل نے کہا قسم لات اور عزیٰ کی اگر میں ان کو اس حال میں دیکھوں گا (یعنی سجدہ

لَئِنْ رَّاَيْتُهٗ يَفْعَلُ ذٰلِكَ لَا طَاَنَّ عَلٰى رَقَبَتِهٖ اَوْلَاُ عَفِّرَنَّ وَجْهَهٗ فِي التُّرَابِ قَالَ فَاَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّيْ زَعَمَ لِيَطَاَ عَلٰى رَقَبَتِهٖ قَالَ فَمَا فَجِئَهُمْ مِنْهُ اِلَّا هُوَ يَنْكِصُ عَلٰى عَقِبَيْهِ وَيَتَّقِيْ بِيَدَيْهِ قَالَ فَقِيْلَ لَهٗ مَالَكَ فَقَالَ اِنَّ بَيْنِيْ وَبَيْنَهٗ لَخَنْدَقًا مِّنْ نَارٍ وَّهَوْلًا وَّاَجْنِحَةً فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْدَنَا مِنِّيْ لَا خْتَطَفَتْهُ الْمَلَآئِكَةُ عُضْوًا عُضْوًا قَالَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لَا نَدْرِيْ فِيْ حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَوْ شَيْءٍ بَلَغَهٗ كَلَّآ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَيَطْغٰى اَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰى اِنَّ اِلٰى رَبِّكَ الرُّجْعٰى اَرَاَيْتَ الَّذِيْ يَنْهٰى عَبْدًا اِذَا صَلّٰى اَرَاَيْتَ اِنْ كَانَ عَلَى الْهُدٰى اَوْ اَمَرَ بِالتَّقْوٰى اَرَاَيْتَ اِنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى يَعْنِيْ اَبَا جَهْلٍ اَلَمْ يَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰهَ يَرٰى كَلَّا لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِيَةِ نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ فَلْيَدْعُ نَادِيَهٗ سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ كَلَّا لَا تُطِعْهُ زَادَ عُبَيْدُ اللّٰهِ فِيْ حَدِيْثِهٖ قَالَ وَاَمَرَهٗ بِمَآ اَمَرَهٗ بِهٖ وَزَادَ ابْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى فَلْيَدْعُ نَادِيَهٗ يَعْنِيْ قَوْمَهٗ۔

میں) میں ان کی گردن روندوں گا یا منہ میں مٹی لگاؤں گا۔ پھر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے، اس اردہ سے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گردن روندے (کھندے) لوگوں نے دیکھا کہ ایک ہی ایکا ابوجہل الٹے پاؤں پھر رہا ہے اور ہاتھ سے کسی چیز سے بچتا ہے۔ لوگوں نے پوچھا، تجھے کیا ہوا؟ وہ بولا میں نے دیکھا کہ میرے اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیچ میں آگ کی ایک خندق ہے اور ہول ہے اور بازو ہیں (فرشتوں کے بازو تھے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر وہ میرے نزدیک آتا تو فرشتے اس کی بوٹی بوٹی عضوعضوا چک لیتے تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری ہرگز نہیں، آدمی شرارت کرتا ہے اس وجہ سے کہ اپنے تئیں امیر سمجھتا ہے آخر تیرے رب کی طرف تجھ کو جانا ہے۔ کیا تو نے دیکھا اس شخص کو جو ایک بندے کو نماز سے منع کرتا ہے (معاذ اللہ جو کسی مسلمان کو منع کرے یا مسجد سے روکے وہ ابوجہل ہے) بھلا تو کیا سمجھتا ہے اگر یہ راہ پر ہوتا اور اچھی بات کا حکم کرتا تو کیا سمجھتا ہے اگر اس نے جھٹلایا اور پیٹھ پھیری یہ نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ دیکھ رہا ہے۔ ہرگز نہیں۔ اگر یہ باز نہ آئے گا (ان برے کاموں سے) ہم اس کو گھسیٹیں گے ماتھے کے بل اور اس کا ماتھا جھوٹا ہے گنہگار وہاں وہ پکارے اپنی قوم کو قریب ہم بلائیں گے فرشتوں کو ہرگز تو اس کا کہنا نہ ماننا۔ نادی سے آیت میں قوم مراد ہے (یا ساتھی اور رفیق جو صحبت میں رہتے ہیں)

۷۰۶۶: عَنْ مَّسْرُوْقٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ جُلُوْسًا وَّهُوَ مُضْطَجِعٌ بَيْنَنَا فَاَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اِنَّ قَاصًّا عِنْدَ اَبْوَابِ كِنْدَةَ يَقُصُّ وَيَزْعُمُ اِنَّ اٰيَةَ الدُّخَانِ تَجِيْءُ فَتَاْخُذُ بِاَنْفَاسِ الْكُفَّارِ وَيَاْخُذُ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنْهُ كَهَيْئَةِ الزُّكَامِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ وَجَلَسَ وَهُوَ غَضْبَانُ يَآ اَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا اللّٰهَ مَنْ عَلِمَ مِنْكُمْ شَيْئًا فَلْيَقُلْ بِمَا يَعْلَمُ وَمَنْ لَّمْ يَعْلَمْ فَلْيَقُلِ اللّٰهُ اَعْلَمُ فَاِنَّهٗ اَعْلَمُ لِاَحَدِكُمْ اَنْ يَّقُوْلَ لِمَا لَا يَعْلَمُ اللّٰهُ اَعْلَمُ فَاِنَّ اللّٰهَ

۷۰۶۶: مسروق سے روایت ہے ہم عبداللہ بن مسعود کے پاس بیٹھے تھے اور وہ لیٹے ہوئے تھے ہم لوگوں میں۔ اتنے میں ایک شخص آیا اور بولا اے ابوعبد الرحمٰن ایک بیان کرنے والا کندہ کے دروازوں پر بیان کرتا ہے اور کہتا ہے کہ قرآن میں جو دھوئیں کی آیت ہے یہ دھواں آنے والا ہے اور کافروں کا سانس روک دے گا۔ مسلمانوں کو اس سے زکام کی کیفیت پیدا ہوگی۔ یہ سن کر عبداللہ بن مسعود بیٹھ گئے، غصہ میں اور کہا اے لوگو! اللہ سے ڈرو۔ تم میں سے جو کوئی بات جانتا ہے اس کو کہے اور جو نہیں جانتا تو یوں کہے اللہ پاک خوب جانتا ہے کیونکہ علم کی یہی بات ہے کہ جو بات تم میں سے کوئی نہ جانتا ہو اس کے لیے اللہ اعلم کہے۔ اللہ جل جلالہ نے اپنے نبی سے فرمایا کہہ تو

عَزَّوَجَلَّ قَالَ لِنَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ مَا اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّارَاٰى مِنَ النَّاسِ اِدْبَارًا فَقَالَ اللّٰهُمَّ سَبْعٌ كَسَبْعِ يُوْسُفَ قَالَ فَاَخَذَتْهُمْ سَنَةٌ حَصَّتْ كُلَّ شَيْءٍ حَتّٰى اَكَلُوا الْجُلُوْدَ وَالْمَيْتَةَ مِنَ الْجُوْعِ وَيَنْظُرُ اِلَى السَّمَآءِ اَحَدُهُمْ فَيَرَا هَاكَهَيْئَةِ الدُّخَانِ فَاَتَاهُ اَبُوْسُفْيَانَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّكَ جِئْتَ تَاْمُرُ بِطَاعَةِ اللّٰهِ وَبِصِلَةِ الرَّحِمِ اِنَّ قَوْمَكَ قَدْ هَلَكُوْا فَادْعُ اللّٰهِ لَهُمْ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَاْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ يَغْشَى النَّاسَ هٰذَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ اِلٰى قَوْلِهٖ اِنَّكُمْ عَآئِدُوْنَ قَالَ اَفَيُكْشَفُ عَذَابُ الْاٰخِرَةِ يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرٰى اِنَّا مُنْتَقِمُوْنَ فَالْبَطْشَةُ يَوْمَ بَدْرٍ وَقَدْ مَضَتْ اٰيَةُ الدُّخَانِ وَالْبَطْشَةُ وَاللِّزَامُ اٰيَةُ الرُّوْمِ۔

اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں کچھ مزدوری نہیں مانگتا اور نہ بعد میں تکلف کرتا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب لوگوں کی کیفیت دیکھی کہ وہ سمجھانے سے نہیں مانتے تو فرمایا یا اللہ ان پر سات برس کا قحط بھیج، جیسے حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانہ میں سات سال تک قحط ہوا تھا۔ آخر قریش پر قحط پڑا جو ہر چیز کو کھا گیا، یہاں تک انہوں نے کھالوں اور مردار کو بھی کھا لیا بھوک کے مارے، اور ایک شخص ان میں کا آسمان کو دیکھتا تو دھوئیں کی طرح معلوم ہوتا۔ پھر ابوسفیان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا کہنے لگا اے محمد تم حکم کرتے ہو اللہ تعالیٰ کی اطاعت کا اور ناتا جوڑنے کا تمہاری قوم تو تباہ ہوگئی، ان کے لیے دعا کرو اللہ تعالیٰ سے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، انتظار کر اس دن کا جب آسمان سے کھلم کھلا دھواں اٹھے گا جو لوگوں کو ڈھانک لے گا۔ یہ دکھ کا عذاب ہے یہاں تک کہ فرمایا ہم عذاب کو موقوف کرنے والے ہیں۔ اگر اس آیت میں آخرت کا عذاب مراد ہوتا تو وہ کہیں موقوف ہوتا ہے پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جس دن ہم بڑی پکڑ پکڑیں گے ہم بدلہ لیں گے تو اس پکڑ سے مراد بدر کی پکڑ ہے اور نشانیاں یعنی دھواں اور پکڑ اور لزام اور روم کی نشانیاں تو گذر چکیں۔

تشریح ❁ تو یہ اس واعظ کی جہالت تھی جو دخان کو آنے والی نشانی سمجھتا تھا۔ لزام سے مراد وہ ہے جو اس آیت میں ہے فَسَوْفَ يَكُوْنُ لِزَامًا یعنی عذاب ان کا لازم ہوگا اور مراد وہی قتل اور قید ہے جو بروز بدر ہوا اور وہی بطشہ کبریٰ ہے اور روم کی نشانی وہ ہے جو الٓمّٓ غُلِبَتِ الرُّوْمُ میں مذکور ہے، یہ بھی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں ہو چکی جب روم کے نصاریٰ مغلوب ہوئے تھے اور پارسی غالب۔ مسلمانوں کو اس سے رنج ہوا تھا پھر اللہ تعالیٰ نے روم کے نصاریٰ کو ایران پر غالب کر دیا۔

۷۰۶۷: عَنْ مَّسْرُوْقٍ قَالَ جَآءَ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ رَجُلٌ فَقَالَ تَرَكْتُ فِي الْمَسْجِدِ رَجُلًا يُّفَسِّرُ الْقُرْاٰنَ بِرَاْيِهٖ يُفَسِّرُ هٰذِهِ الْاٰيَةَ يَوْمَ تَاْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ قَالَ يَاْتِي النَّاسَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ دُخَانٌ فَيَاْخُذُ بِاَنْفَاسِهِمْ حَتّٰى يَاْخُذَ هُمْ مِنْهُ كَهَيْئَةِ الزُّكَامِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ مَنْ عَلِمَ عِلْمًا فَلْيَقُلْ بِهٖ وَمَنْ لَّمْ يَعْلَمْ فَلْيَقُلِ اللّٰهُ اَعْلَمُ فَاِنَّ مِنْ فِقْهِ الرَّجُلِ اَنْ يَقُوْلَ لِمَا لَا عِلْمَ لَهٗ بِهِ اللّٰهُ اَعْلَمُ اِنَّمَا كَانَ هٰذَا

۷۰۶۷: وہی مضمون ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ قریش نے جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نافرمانی کی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان پر قحط پڑنے کی دعا کی جیسے حضرت یوسف علیہ السلام کے زمان میں قحط پڑا تھا۔ آخر وہ قحط اور تنگی میں مبتلا ہوئے۔ آدمی آسمان کی طرف دیکھتا تو ایسا معلوم ہوتا کہ اس کے اور آسمان کے بیچ میں دھویں کی طرح بھرا ہوا ہے، یہاں تک کہ انہوں نے ہڈیوں کو بھی کھا لیا، پھر ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا، اور عرض کیا یا رسول اللہ دعا فرمایئے، مضر کے لیے وہ تباہ ہو گئے (مضر ایک قبیلہ ہے) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

اَنَّ قُرَيْشًا لَّمَا اسْتَعْصَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا عَلَيْهِمْ بِسِنِيْنَ كَسِنِيْ يُوْسُفَ فَاَصَابَهُمْ قَحْطٌ وَّجَهْدٌ حَتّٰى جَعَلَ الرَّجُلُ يَنْظُرُ اِلَى السَّمَاءِ فَيَرٰى بَيْنَهٗ وَبَيْنَهَا كَهَيْئَةِ الدُّخَانِ مِنَ الْجَهْدِ وَحَتّٰى اَكَلُوا الْعِظَامَ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اسْتَغْفِرِ اللّٰهَ لِمُضَرَ فَاِنَّهُمْ قَدْ هَلَكُوْا فَقَالَ لِمُضَرَ اِنَّكَ لَجَرِيٌّ قَالَ فَدَعَا اللّٰهَ لَهُمْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اِنَّا كَاشِفُوْا الْعَذَابَ قَلِيْلًا اِنَّكُمْ عَائِدُوْنَ قَالَ فَمُطِرُوْا فَلَمَّا اَصَابَتْهُمُ الرَّفَاهِيَةُ قَالَ عَادُوْا اِلٰى مَا كَانُوْا عَلَيْهِ قَالَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَاْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ يَّغْشَى النَّاسَ هٰذَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرٰى اِنَّا مُنْتَقِمُوْنَ قَالَ يَعْنِيْ يَوْمَ بَدْرٍ۔

مضر کے لیے تو نے بڑی جرأت کی (یعنی گستاخی اللہ تعالیٰ کی درگاہ میں) پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے لیے دعا کی تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری ہم تھوڑے دن کے لیے عذاب موقوف کریں گے تم پھر وہی کام کرو گے۔ راوی نے کہا ان پر پانی برسا جب ذرا ان کو چین ہوا تو وہی حال ہو گیا ان کا جو پہلے تھا تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَاْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ آخر تک ہم بدلہ لیں گے یعنی بدر کے دن۔

۷۰۶۸: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ خَمْسٌ قَدْ مَضَيْنَ الدُّخَانُ وَاللِّزَامُ وَالرُّوْمُ وَالْبَطْشَةُ وَالْقَمَرُ۔

۷۰۶۸: عبداللہ بن مسعود نے کہا پانچ نشانیاں تو گزر چکیں دخان اور لزام اور روم اور بطشہ اور قمر (یعنی شق قمر)

۷۰۶۹: عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ۔

۷۰۶۹: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۷۰۷۰: عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ فِيْ قَوْلِهٖ عَزَّوَجَلَّ وَلَنُذِيْقَنَّهُمْ مِنَ الْعَذَابِ الْاَدْنٰى دُوْنَ الْعَذَابِ الْاَكْبَرِ قَالَ مَصَائِبُ الدُّنْيَا وَالرُّوْمُ وَالْبَطْشَةُ اَوِالدُّخَانُ شُعْبَةُ الشَّكُّ فِي الْبَطْشَةِ اَوِالدُّخَانِ۔

۷۰۷۰: ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا یہ جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہم ان کو چھوٹا عذاب دیں گے اس سے مراد دنیا کی مصیبتیں ہیں روم اور بطشہ اور دخان اور شعبہ کو شک ہے بطشہ کہا یا دخان۔

بَابُ: اِنْشِقَاقِ الْقَمَرِ

باب: شق القمر کا بیان

تشریح ❀ قاضی عیاض نے کہا شق القمر ہمارے پیغمبر ﷺ کے بڑے معجزوں میں سے ہے اور اس کو متعدد صحابہ نے روایت کیا ہے اور ظاہر آیت کریمہ کا یہی مضمون ہے کہ چاند پھٹ گیا۔ زجاج نے کہا اس کا انکار کیا ہے بعض مبتدعہ نے جن کا دل اللہ تعالیٰ نے اندھا کر دیا کیونکہ معجزہ عقل کے خلاف نہیں اس واسطے کہ قمر اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہے اور اللہ اس میں تصرف کر سکتا ہے جس طرح چاہے جیسے اس کو فنا اور تاریک کرے گا ایک دن اور بعض بے دین جو کہتے ہیں کہ اگر یہ واقعہ ہوا ہوتا تو اس کی نقل متواتر ہوتی اور تمام زمین کے لوگ اس کو دیکھتے مکہ والوں کی کیا خصوصیت

تھی۔اس کا جواب یہ ہے کہ یہ معجزہ رات کو ہوا اکثر لوگ اس وقت غفلت میں ہوں گے اور دروازے بند ہوں گے اپنے کپڑوں میں لپٹے ہوں گے اس وقت چاند کا خیال شاذ و نادر ہی کسی کو ہوگا اور یہ امر مشاہد ہے کہ کسوف قمر کو بھی چند ہی آدمی دیکھتے ہیں اور یہ واقعہ تو چند خاص آدمیوں کی درخواست پر ہوا تھا۔علاوہ اس کے یہ کیا ضروری ہے کہ اور ملکوں میں بھی چاند اس وقت نمایاں ہو بوجہ اختلاف منازل کے شاید چاند ان کو نہ دکھلائی دیتا ہو یا ہلال کی شکل پر ہو اور وہ ٹکڑا جو ان کو دکھائی دیتا ہے بدستور آسمان پر رہا ہو اور بعض مقاموں میں ابر ہو واللہ اعلم (نووی مع زیادۃ)

٧٠٧١:عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ انْشَقَّ الْقَمَرُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشِقَّتَيْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ اِشْهَدُوْا ـ

۷۰۷۱:عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے چاند پھٹا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں دو ٹکڑے ہو گیا۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا گواہ رہو۔

٧٠٧٢:عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى اِذَا انْفَلَقَ الْقَمَرُ فِلْقَتَيْنِ فَكَانَتْ فِلْقَةٌ وَرَآءَ الْجَبَلِ وَفِلْقَةٌ دُوْنَهٗ فَقَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِشْهَدُوْا ـ

۷۰۷۲:عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے۔منیٰ میں کہ چاند پھٹ کر دو ٹکڑے ہو گیا۔ایک ٹکڑا تو پہاڑ کے اس طرف رہا اور ایک اس طرف چلا گیا۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا گواہ رہو۔

٧٠٧٣:عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ انْشَقَّ الْقَمَرُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِلْقَتَيْنِ فَسَتَرَ الْجَبَلُ فِلْقَةً فَكَانَتْ فِلْقَةٌ فَوْقَ الْجَبَلِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ ـ

۷۰۷۳:ترجمہ وہی ہے۔اس میں یہ ہے کہ ایک ٹکڑے نے پہاڑ کو ڈھانک لیا اور ایک ٹکڑا پہاڑ کے اوپر رہا۔

٧٠٧٤:عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذٰلِكَ.

۷۰۷۴:عبداللہ بن عمرؓ سے بھی اسی کی مثل مروی ہے۔

٧٠٧٥:عَنْ شُعْبَةَ نَحْوَ حَدِيْثِهٖ غَيْرَ اَنَّ فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ عَدِيٍّ فَقَالَ اِشْهَدُوْا اِشْهَدُوْا ـ

۷۰۷۵:ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٧٠٧٦:عَنْ اَنَسٍ اَنَّ اَهْلَ مَكَّةَ سَاَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّرِيَهُمْ اٰيَةً فَاَرَاهُمُ انْشِقَاقَ الْقَمَرِ مَرَّتَيْنِ ـ

۷۰۷۶:انس سے روایت ہے کہ مکہ والوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کوئی نشانی چاہی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو دو بار چاند کا پھٹنا دکھایا۔

٧٠٧٧:عَنْ اَنَسٍ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ شَيْبَانَ ـ

۷۰۷۷:ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

٧٠٧٨:عَنْ اَنَسٍ قَالَ انْشَقَّ الْقَمَرُ فِرْقَتَيْنِ وَفِيْ حَدِيْثِ اَبِيْ دَاوٗدَ انْشَقَّ الْقَمَرُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ـ

۷۰۷۸:انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے چاند دو ٹکڑے ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں۔

۷۰۷۹:عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ اِنَّ الْقَمَرَ انْشَقَّ عَلٰى زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۷۰۷۹:ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی ایسے ہی روایت ہے۔

بَابُ : فِي الْكُفَّار

باب: کافروں کا بیان

۷۰۸۰:عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَحَدٌ اَصْبَرَ عَلٰى اَذًى يَسْمَعُهُ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّهُ يُشْرَكُ بِهٖ وَيُجْعَلُ لَهُ الْوَلَدُ ثُمَّ هُوَ يُعَافِيْهِمْ وَيَرْزُقُهُمْ۔

۷۰۸۰:ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''اللہ جل جلالہ سے زیادہ کوئی ایذا پر صبر کرنے والا نہیں (باوجود یہ کہ ہر طرح کی قدرت رکھتا ہو) اللہ کے ساتھ لوگ شرک کرتے ہیں اور اس کے لیے بیٹا بتاتے ہیں (حالانکہ اس کا کوئی بیٹا نہیں سب اس کے غلام ہیں) پھر وہ ان کو تندرستی دیتا ہے روزی دیتا ہے۔''

تشریح: صبر سے مراد یہاں حلم ہے یعنی انتقام کے لیے جلدی نہ کرنا۔ سعد علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے ؎

خدائے راست مسلم بزرگواری وحلم
کہ جرم بیندونان برقرار میدارد

۷۰۸۱:عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ اِلَّا قَوْلَهُ وَيُجْعَلُ لَهُ الْوَلَدُ فَاِنَّهُ لَمْ يَذْكُرْهُ۔

۷۰۸۱:ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔ اس میں بیٹے کا ذکر نہیں ہے۔

۷۰۸۲:عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ قَيْسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَآ اَحَدٌ اَصْبَرَ عَلٰى اَذًى يَسْمَعُهُ مِنَ اللّٰهِ اِنَّهُمْ يَجْعَلُوْنَ لَهُ نِدًّا وَّ يَجْعَلُوْنَ لَهُ وَلَدًا وَهُوَ مَعَ ذٰلِكَ يَرْزُقُهُمْ وَيُعَافِيْهِمْ وَيُعْطِيْهِمْ۔

۷۰۸۲:ترجمہ وہی ہے۔ اس میں اتنا زیادہ ہے وَيُعْطِيْهِمْ یعنی دیتا ہے ان کو۔

بَابُ: طَلَبِ الْكَافِرِ الْفِدَاءَ بِمِلْءِ الْاَرْضِ ذَهَبًا

باب: کافروں سے زمین بھر سونا بطور فدیہ طلب کرنے کا بیان

۷۰۸۳:عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى لِاَهْوَنِ اَهْلِ النَّارِ عَذَابًا لَوْ كَانَتْ لَكَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا اَكُنْتَ مُفْتَدِيًا بِهَا فَيَقُوْلُ نَعَمْ فَيَقُوْلُ قَدْ اَرَدْتُّ

۷۰۸۳:انس بن مالکؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ اس شخص سے فرمادے گا جس کو سب سے ہلکا عذاب ہوگا جہنم میں اگر تیرے پاس دنیا ہوتی اور جو کچھ اس میں ہے کیا تو اس کو دیکر اپنے کو عذاب سے چھڑاتا۔ وہ بولے گا، ہاں پروردگار فرمادے گا میں نے تو تجھ سے اس

مِنْكَ اَهْوَلَ مِنْ هٰذَا وَاَنْتَ فِيْ صُلْبِ اٰدَمَ اَنْ لَّا تُشْرِكَ اَحْسِبُهٗ قَالَ وَلَآ اُدْخِلَكَ النَّارَ فَاَبَيْتَ اِلَّا الشِّرْكَ۔

سے سہل بات چاہی تھی (جس میں کچھ خرچ نہ تھا) اور تو اس وقت آدم کی پیٹھ میں تھا کہ شرک نہ کرنا، میں تجھ کو جہنم میں نہ لے جاؤں گا تو نے نہ مانا اور شرک کیا (معاذ اللہ شرک ایسا گناہ ہے کہ وہ بخشا نہ جائے گا اور شرک کرنے والا اگر شرک کی حالت میں مرے تو ابدالآباد جہنم میں رہے گا)

۷۰۸٤: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ اِلَّا قَوْلَهٗ وَلَا اُدْخِلَكَ النَّارَ فَاِنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْهُ۔

۷۰۸۴: ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

۷۰۸٥: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُقَالُ لِلْكَافِرِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَرَاَيْتَ لَوْكَانَ لَكَ مِلْأُ الْاَرْضِ ذَهَبًا اَكُنْتَ تَفْتَدِيْ بِهٖ فَيَقُوْلُ نَعَمْ فَيُقَالُ لَهٗ قَدْ سُئِلْتَ اَيْسَرَ مِنْ ذٰلِكَ۔

۷۰۸۵: انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''قیامت کے دن کافر سے کہا جائے گا اگر تیرے پاس زمین بھر کے سونا ہوتا کیا تو اس کو دے کر اپنے تئیں چھڑاتا وہ بولے گا ہاں، پھر اس سے کہا جائے گا تجھ سے تو اس سے آسان کا سوال ہوتا تھا'' (کہ شرک نہ کرنا وہی تجھ سے نہ ہو سکا۔)

۷۰۸٦: عَنْ اَنَسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ فَيُقَالُ لَهٗ كَذَبْتَ قَدْ سُئِلْتَ مَاهُوَ اَيْسَرُ مِنْ ذٰلِكَ۔

۷۰۸۶: ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔ اس میں یہ زیادہ ہے کہ اس سے کہا جائے گا تو جھوٹا ہے تجھ سے تو اس سے سہل بات کا سوال ہوا تھا۔

بَابُ: يُحْشَرُ الْكَافِرُ عَلٰى وَجْهِهٖ

باب: کافر کا حشر منہ کے بل ہونے کا بیان

۷۰۸۷: عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ يُحْشَرُ الْكَافِرُ عَلٰى وَجْهِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ اَلَيْسَ الَّذِيْ اَمْشَاهُ عَلٰى رِجْلَيْهِ فِي الدُّنْيَا قَادِرٌ عَلٰى اَنْ يُّمْشِيَهٗ عَلٰى وَجْهِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ قَتَادَةُ بَلٰى وَعِزَّةِ رَبِّنَا۔

۷۰۸۷: انس بن مالکؓ سے روایت ہے ایک شخص نے کہا، یا رسول اللہ کافر کا حشر قیامت کے دن منہ کے بل کیسے ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''کیا جس نے اس کو دونوں پاؤں پر دنیا میں چلایا وہ اس بات کی قدرت نہیں رکھتا کہ اس کو منہ کے بل چلائے قیامت کے دن۔'' قتادہ نے یہ حدیث سن کر کہا، بے شک اے ہمارا رب تو ایسی طاقت رکھتا ہے۔

تشریح: یہ کون سی بات ہے ہمارے رب کی طاقت اور قدرت بے حد اور بے حساب ہے وہ آدمیوں کو کیا ساری مخلوق کو ایک آن میں منہ کے بل چلا سکتا ہے اور جو لوگ ایسی باتوں پر شبہ کرتے ہیں وہ عقل سے معذور ہیں۔

بَابُ: صَبْغِ اَنْعَمِ اَهْلِ الدُّنْيَا فِي النَّارِ وَصَبْغِ اَشَدِّهِمْ بُؤْسًا فِي الْجَنَّةِ

باب: دنیا میں دکھ نہ دیکھنے والے کو جہنم میں غوطہ اور سکھ نہ دیکھنے والے کو جنت کا غوطہ دینے کا بیان

۷۰۸۸: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتٰى بِاَنْعَمِ اَهْلِ الدُّنْيَا مِنْ اَهْلِ النَّارِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيُصْبَغُ فِي النَّارِ صَبْغَةً ثُمَّ يُقَالُ يَابْنَ اٰدَمَ هَلْ رَاَيْتَ خَيْرًا قَطُّ هَلْ مَرَّبِكَ نَعِيْمٌ قَطُّ فَيَقُوْلُ لَا وَاللّٰهِ يَارَبِّ وَيُؤْتٰى بِاَشَدِّ النَّاسِ بُؤْسًا فِي الدُّنْيَا مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَيُصْبَغُ صِبْغَةً فِي الْجَنَّةِ فَيُقَالُ لَهٗ يَا ابْنَ اٰدَمَ هَلْ رَاَيْتَ بُؤْسًا قَطُّ هَلْ مَرَّبِكَ شِدَّةٌ قَطُّ فَيَقُوْلُ لَا وَاللّٰهِ يَارَبِّ مَا مَرَّبِيْ بُؤْسٌ قَطُّ وَلَا رَاَيْتُ شِدَّةً قَطُّ۔

۷۰۸۸: انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "لایا جائے گا قیامت کے دن اہل دوزخ سے وہ شخص جو دنیا داروں میں آسودہ تر اور خوش عیش تر تھا سو دوزخ میں ایک بار غوطہ دیا جائے گا۔ پھر اس سے پوچھا جائے گا کہ اے آدم کے بیٹے کیا تو نے کبھی آرام دنیا میں دیکھا تھا کیا تجھ پر کبھی چین بھی گزرا تھا تو وہ کہے گا قسم اللہ کی کبھی نہیں اے میرے رب اور اہل جنت سے لایا جائے گا جو دنیا میں سب لوگوں سے سخت تر تکلیف میں رہا تو جنت میں ایک بار غوطہ دیا جائے گا پھر اس سے پوچھا جائے گا اے آدم کے بیٹے تو نے کبھی تکلیف بھی دیکھی ہے کیا تجھ پر شدت اور رنج بھی گزرا تھا تو وہ کہے گا اللہ کی قسم مجھ پر تو کبھی تکلیف نہیں گزری اور میں نے تو کبھی شدت اور سختی نہیں دیکھی۔"

تشریح: یعنی دوزخ کی شدت کے روبرو دنیا کا آرام بالکل بھول جائے گا اگرچہ دنیا میں اس نے سلطنت کی ہو اور بہشت کے چین اور آرام کے روبرو دنیا کی تکلیف ہرگز یاد نہ پڑے گی اگرچہ تمام عمر بیماری اور فاقہ کشی میں گزری ہو۔ (تحفۃ الاخیار)

بَابُ: جَزَاءِ الْمُؤْمِنِ بِحَسَنَاتِهٖ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ

باب: مؤمن کو نیکیوں کا بدلہ دنیا اور آخرت میں ملے گا

۷۰۸۹: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مُؤْمِنًا حَسَنَةً يُعْطٰى بِهَا فِي الدُّنْيَا وَيُجْزٰى بِهَا فِي الْاٰخِرَةِ وَاَمَّا الْكَافِرُ فَيُطْعَمُ بِحَسَنَاتِ مَّا عَمِلَ بِهَا لِلّٰهِ فِي الدُّنْيَا حَتّٰى اِذَا اَفْضٰى اِلَى الْاٰخِرَةِ لَمْ تَكُنْ لَّهٗ حَسَنَةٌ يُجْزٰى بِهَا۔

۷۰۸۹: انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "اللہ تعالیٰ کسی مؤمن پر ایک نیکی کے لیے بھی ظلم نہ کرے گا۔ اس کا بدلہ دنیا میں دے گا اور آخرت میں بھی دے گا اور کافر کو اس کی نیکیوں کا بدلہ دنیا میں دیا جاتا ہے یہاں تک کہ جب آخرت ہوگی تو اس کے پاس کوئی نیکی نہ رہے گی جس کا وہ بدلہ دیا جائے۔"

تشریح: نووی نے کہا ہے علماء نے اجماع کیا ہے کہ جو کافر کفر پر مرے اس کو آخرت میں کچھ ثواب نہیں ہے اور دنیا میں جو کوئی کام اس نے اللہ کے لیے کیا ہو اس کا بھی بدلہ نہ ملے گا اور یہ اس حدیث سے ثابت ہے اور مراد وہ اعمال ہیں جن میں نیت کی احتیاج نہیں ہے جیسے ناتا ملانا اور صدقہ اور آزادی اور ضیافت اور خیرات وغیرہ اور مؤمن کی کل نیکیاں آخرت کے لیے اکٹھی کی جاتی ہیں اور دنیا میں بھی فائدہ ملتا ہے واللہ اعلم۔

۷۰۹۰: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

۷۰۹۰: انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ

اَنَّهٗ حَدَّثَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ الْكَافِرَ اِذَا عَمِلَ حَسَنَةً اُطْعِمَ بِهَا طُعْمَةً مِنَ الدُّنْيَا وَاَمَّا الْمُؤْمِنُ فَاِنَّ اللّٰهَ يَدَّخِرُ لَهٗ حَسَنَاتِهٖ فِي الْاٰخِرَةِ وَيُعْقِبُهٗ رِزْقًا فِي الدُّنْيَا عَلٰى طَاعَتِهٖ۔

علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”کافر جب کوئی نیکی کرتا ہے تو اس کو دنیا میں فائدہ مل جاتا ہے (عمدہ نوالہ) اور مؤمن کی نیکیوں کو تو اللہ تعالیٰ رکھ چھوڑتا ہے آخرت کے لیے اور دنیا میں بھی اس کو روزی دیتا ہے اپنی اطاعت کے بعد۔“

۷۰۹۱:عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِهِمَا۔

۷۰۹۱:ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

بَابُ : مَثَلِ الْمُؤْمِنِ وَالْكَافِرِ

باب: مؤمن اور کافر کی مثال

۷۰۹۲:عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ الزَّرْعِ لَا تَزَالُ الرِّيْحُ تُمِيْلُهٗ وَلَا يَزَالُ الْمُؤْمِنُ يُصِيْبُهُ الْبَلَاءُ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ كَمَثَلِ شَجَرَةِ الْاَرْزَةِ تَهْتَزُّ حَتّٰى تَسْتَحْصِدَ۔

۷۰۹۲:ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”مؤمن کی مثال کھیت کی سی ہے ہمیشہ وہ ہوا سے جھکتا ہے اسی طرح مؤمن پر ہمیشہ مصیبت آتی ہے اور منافق کی مثال صنوبر کے درخت کی سی ہے کہ کبھی نہیں جھکتا یہاں تک کہ جڑ سے کاٹا جائے۔“

تشریح صنوبر کا درخت سخت ہوتا ہے ہوا سے کم جھکتا ہے اور اگر سخت ہوا چلے تو جڑ سے اکھڑ جاتا ہے جیسے تاڑ اور کھجور کا درخت۔ خلاصہ مطلب یہ ہے کہ مؤمن ہمیشہ بلا اور مصیبت میں گرفتار رہتا ہے تو اس کے گناہوں میں تخفیف ہو جاتی ہے اور کافر اور منافق کو مصیبت کم ہوتی ہے، اور اگر ہوئی تو ثواب سے محروم ہے یعنی مؤمن کو لازم ہے کہ رنج اور مصیبت سے نہ گھبرائے اس کو اللہ کا احسان سمجھے اور اپنے گناہوں کا کفارہ خیال کرے۔

۷۰۹۳:عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّ فِيْ حَدِيْثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ مَكَانَ قَوْلِهٖ تُمِيْلُهٗ تُفِيْئُهٗ۔

۷۰۹۳:ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۷۰۹۴:عَنْ كَعْبِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ الْخَامَةِ مِنَ الزَّرْعِ تُفِيْئُهَا الرِّيْحُ تَصْرَعُهَا مَرَّةً وَتَعْدِلُهَا اُخْرٰى حَتّٰى تَهِيْجَ وَمَثَلُ الْكَافِرِ كَمَثَلِ الْاَرْزَةِ الْمُجْذِيَةِ عَلٰى اَصْلِهَا لَا يُفِيْئُهَا شَيْءٌ حَتّٰى يَكُوْنَ انْجِعَافُهَا مَرَّةً وَّاحِدَةً۔

۷۰۹۴:کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”مؤمن کی مثال ایسی ہے جیسے کھیت کا نرم جھاڑ ہو ہوا اس کو جھونکے دیتی ہے کبھی اس کو گرا دیتی ہے کبھی سیدھا کر دیتی ہے یہاں تک کہ سوکھ جاتا ہے اور مثال کافر کی جیسے صنوبر کا درخت جو سیدھا کھڑا رہتا ہے اپنی جڑ پر اس کو کوئی چیز نہیں جھکاتی یہاں تک کہ ایک بارگی اکھڑ جاتا ہے۔“

۷۰۹۵:عَنْ كَعْبِ ابْنِ مَالِكٍ رَّضِيَ اللّٰهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ

۷۰۹۵:ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

كَمَثَلِ الْخَامَةِ مِنَ الزَّرْعِ تُفَيِّئُهَا الرِّيَاحُ تُصْرِعُهَا مَرَّةً وَّتَعْدِلُهَا مَرَّةً حَتّٰى يَاْتِيَ اَجَلُهٗ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ مَثَلُ الْاَرْزَةِ الْمُجْذِيَةِ الَّتِىْ لَا يُصِيْبُهَا شَىْءٌ حَتّٰى يَكُوْنَ انْجِعَافُهَا مَرَّةً وَّاحِدَةً۔

٧٠٩٦:عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ اَنَّ مَحْمُوْدًا قَالَ فِىْ رِوَايَتِهٖ عَنْ بِشْرٍ وَمَثَلُ الْكَافِرِ كَمَثَلِ الْاَرْزَةِ وَاَمَّا ابْنُ حَاتِمٍ فَقَالَ مَثَلُ الْمُنَافِقِ كَمَا قَالَ زُهَيْرٌ ۔

۷۰۹۶:ترجمہ وہی ہے جوگزرا۔اس میں کافر کے بدلے منافق ہے۔

٧٠٩٧:عَنْ كَعْبِ ابْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِ حَدِيْثِهِمْ وَقَالَ جَمِيْعًا فِىْ حَدِيْثِهِمَا عَنْ يَحْيٰى وَمَثَلُ الْكَافِرِ مَثَلُ الْاَرْزَةِ۔

۷۰۹۷:ترجمہ وہی ہے جوگزرا۔

بَابُ : مَثَلُ الْمُؤْمِنِ مَثَلُ النَّخْلَةِ

باب:مؤمن کی مثال کھجور کے درخت کی سی ہے

٧٠٩٨:عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنَ الشَّجَرِ شَجَرَةً لَّا يَسْقُطُ وَرَقُهَا وَاِنَّهَا مَثَلُ الْمُسْلِمِ فَحَدِّثُوْنِىْ مَاهِىَ فَوَقَعَ النَّاسُ فِىْ شَجَرِ الْبَوَادِىْ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ وَوَقَعَ فِىْ نَفْسِىْ اَنَّهَا النَّخْلَةُ فَاسْتَحْيَيْتُ ثُمَّ قَالُوْا حَدِّثْنَا مَاهِىَ يَا رُسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَقَالَ هِىَ النَّخْلَةُ قَالَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعُمَرَ قَالَ لَاَنْ تَكُوْنَ قُلْتَ هِىَ النَّخْلَةُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ كَذَا وَكَذَا ۔

۷۰۹۸:عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”درختوں میں ایک درخت ایسا ہے جس کے پتے نہیں گرتے وہی مثال ہے مسلمان کی تو مجھ سے بیان کرو وہ کونسا درخت ہے۔“ لوگوں نے جنگل کے درختوں کا خیال شروع کیا۔عبد اللہ نے کہا میرے دل میں آیا وہ کھجور کا درخت ہے لیکن میں نے شرم کی (اور نہ کہا) پھر لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپؐ بیان فرمایئے وہ کونسا درخت ہے۔ آپؐ نے فرمایا وہ کھجور کا درخت ہے۔عبداللہ نے کہا پھر میں نے یہ حضرت عمرؓ سے بیان کیا۔انہوں نے کہا اگر تو کہہ دیتا کہ وہ کھجور کا درخت ہے (جب آپ نے پوچھا تھا) تو مجھے ایسی ایسی چیزوں کے ملنے سے زیادہ پسند تھا۔

تشریح مسلمانوں کوتشبیہ دی کھجور کے درخت کے ساتھ یعنی جیسے کھجور کا کوئی نقصان نہیں ہوتا۔اسی طرح مسلمان کو کوئی ضرر نہیں اگر مصیبت ہے تو صبر کرتا ہے نعمت ہے تو شکر کرتا ہے۔دونوں میٹھے اور دونوں میں ثواب۔

٧٠٩٩:عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا لِّاَصْحَابِهٖ اَخْبِرُوْنِىْ عَنْ شَجَرَةٍ مَّثَلُهَا مَثَلُ الْمُؤْمِنِ فَجَعَلَ

۷۰۹۹:ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ایک دن اپنے اصحاب سے ”مجھ سے بیان کرو وہ درخت جس کی مثال مؤمن کی مثال ہے لوگ ایک درخت کا ذکر

الْقَوْمُ يَذْكُرُوْنَ شَجَرًا مِّنْ شَجَرِ الْبَوَادِيْ قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَأُلْقِيَ فِيْ نَفْسِيْ اَوْرُوْعِيَ اَنَّهَا النَّخْلَةُ فَجَعَلْتُ اُرِيْدُ اَنْ اَقُوْلَهَا فَاِذَا اَسْنَانُ الْقَوْمِ فَاَهَابُ اَنْ اَتَكَلَّمَ فَلَمَّا سَكَتُوْا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ النَّخْلَةُ۔

کرنے لگے جنگلوں کے درختوں میں سے۔'' ابن عمر نے کہا میرے دل میں ڈالا گیا کہ وہ کھجور کا درخت ہے۔ میں نے قصد کیا کہنے کا لیکن وہاں بڑی عمر والے لوگ بیٹھے تھے میں ڈرا بات کرنے میں۔ جب لوگ چپ ہو رہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا'' وہ کھجور کا درخت ہے۔''

۷۱۰۰:عَنْ مُّجَاهِدٍ قَالَ صَحِبْتُ ابْنَ عُمَرَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَمَا سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا حَدِيْثًا وَاحِدًا قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاُتِيَ بِجُمَّارٍ فَذَكَرَ بِنَحْوِ حَدِيْثِهِمَا۔

۷۱۰۰: مجاہد سے روایت ہے میں عبداللہ بن عمر کے ساتھ رہا مدینہ تک میں نے ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کوئی حدیث بیان کرتے نہیں سنا سوا ایک حدیث کے۔ انہوں نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ بیٹھے تھے اتنے میں کھجور کا گابھہ آیا (جس کو عرب کے لوگ کھاتے ہیں۔ وہ نرم ہوتا ہے) پھر بیان کیا اسی طرح جیسے اوپر گزرا۔

۷۱۰۱:عَنْ مُّجَاهِدٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجُمَّارٍ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِهِمْ۔

۷۱۰۱: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۷۱۰۲:عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَخْبِرُوْنِيْ بِشَجَرَةٍ شِبْهِ اَوْ كَالرَّجُلِ الْمُسْلِمِ لَا يَتَحَاتُّ وَرَقُهَا قَالَ اِبْرَاهِيْمُ لَعَلَّ مُسْلِمًا قَالَ وَتُؤْتِيْ اُكُلَهَا وَكَذَا وَجَدْتُّ عِنْدَ غَيْرِيْ اَيْضًا وَلَا تُؤْتِيْ اُكُلَهَا كُلَّ حِيْنٍ قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَوَقَعَ فِيْ نَفْسِيْ اَنَّهَا النَّخْلَةُ وَرَاَيْتُ اَبَا بَكْرٍ وَّعُمَرَ لَا يَتَكَلَّمَانِ فَكَرِهْتُ اَنْ اَتَكَلَّمَ اَوْ اَقُوْلَ شَيْئًا فَقَالَ عُمَرُ لَاَنْ تَكُوْنَ قُلْتَهَا اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ كَذَا وَكَذَا۔

۷۱۰۲: عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے، آپؐ نے فرمایا مجھ سے بیان کرو اس درخت کو جو مشابہ ہے یا مانند ہے مرد مسلمان کے جس کے پتے نہیں جھڑتے (ابراہیم بن سفیان نے کہا امام مسلم نے شاید یوں کہا: وَتُؤْتِيْ اُكُلَهَا كُلَّ حِيْنٍ) بغیر لا کے لیکن میں نے اپنے سوا اور لوگوں کی روایت میں بھی یوں پایا وَلَا تُؤْتِيْ اُكُلَهَا كُلَّ حِيْنٍ اور کوئی آفت نہیں پہنچتی۔ وہ اپنا میوہ دیتا ہے ہر وقت پر، ابن عمر نے کہا میرے دل میں آیا کہ کہوں کہ کھجور ہے لیکن میں نے ابوبکر اور عمر کو دیکھا وہ نہیں بولتے تو مجھ کو برا معلوم ہوا بولنا یا کچھ کہنا۔ پھر حضرت عمر نے کہا اگر تو بول دیتا تو مجھ کو ایسی ایسی چیزوں سے زیادہ پسند تھا۔

تشریح ابراہیم بن سفیان نے کہا امام مسلم نے شاید یوں کہا وَتُؤْتِيْ اُكُلَهَا كُلَّ حِيْنٍ بغیر لا کے لیکن میں نے اپنے سوا اور لوگوں کی روایت میں بھی یوں پایا وَلَا تُؤْتِيْ اُكُلَهَا كُلَّ حِيْنٍ غرض یہ کہ ابراہیم کو گمان ہوا کہ لا کا لفظ اس حدیث میں غلطی ہے کیونکہ اس کے معنی یہ ہو جاتے ہیں کہ وہ اپنا میوہ ہر وقت نہیں دیتا حالانکہ مقصود یہ ہے کہ وہ میوہ اپنا دیتا ہے ہر وقت۔ بخاری کی روایت میں بھی لا کا لفظ موجود ہے اور وہ صحیح ہے اور اس کا متعلق محذوف ہے یعنی اس کو کوئی آفت نہیں پہنچی وَتُؤْتِيْ اُكُلَهَا الگ ہے۔ لا اس پر نافیہ نہیں ہے جیسے ابراہیم نے سمجھا۔

ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا میرے دل میں آیا کہ کہوں کہ کھجور ہے لیکن میں نے ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا وہ نہیں بولتے تو مجھ کو برا معلوم ہوا بولنا یا

کچھ کہنا۔ اس حدیث سے یہ نکلا کہ عالم کو اپنے شاگردوں کا فہم آزمانے کے لیے کوئی سوال کرنا درست ہے اور بڑوں کی توقیر اور ان کا ادب لازم ہے لیکن اگر بڑا کسی مسئلہ کا جواب نہ دے سکے تو چھوٹے کو جو جانتا ہو جواب دینا چاہیے اور بچوں کے ذہن اور لیاقت سے خوش ہونا چاہیے اور کھجور کا درخت افضل ہے اور وجہ تشبیہ یہ ہے کہ کھجور کا درخت سراسر منفعت ہے ہمیشہ سایہ رہتا ہے شیرین اور عمدہ پھل دیتا ہے ہمیشہ اس میں میوہ رہتا ہے کبھی تر کبھی خشک اور جب سوکھ جاتا ہے تو اس کی لکڑی اور پتے اور شاخیں سب کام آتی ہیں ایسے ہی مؤمن کی ذات سراسر فائدہ ہے اور مؤمنوں کے لیے اور بعض نے کہا وجہ تشبیہ یہ ہے کہ کھجور کا سر کاٹ ڈالو تو مر جاتا ہے انسان کی طرح، یہ بات اور درختوں میں نہیں ہے۔ بعضوں نے کہا وہ جب تک پیوند نہ ہو حاملہ نہیں ہوتا آدمی کی طرح۔ واللہ اعلم (نووی مختصراً)

بَابُ: فِتْنَةِ الشَّيْطَانِ فِي الْعَرَبِ مِنَ التَّحْرِيْشِ

باب: شیطان کا فساد مسلمانوں میں

۷۱۰۳: عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ الشَّيْطٰنَ قَدْ اَيِسَ اَنْ يَّعْبُدَهُ الْمُصَلُّوْنَ فِيْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ وَلٰكِنْ فِي التَّحْرِيْشِ بَيْنَهُمْ۔

۷۱۰۳: جابرؓ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ ﷺ فرماتے تھے۔ ”شیطان ناامید ہو گیا ہے اس بات سے کہ اس کو نمازی لوگ عرب کے جزیرہ میں پوجیں (جیسے جاہلیت کے زمانے میں پوجتے تھے) لیکن شیطان ان کو بھڑکا دے گا“ (آپس میں لڑا دے گا)۔

تشریح: یہ حدیث آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بڑا معجزہ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد ایسا ہی ہوا کہ عرب کے لوگوں نے شرک نہیں کیا مگر آپس میں فتنہ ہوا اور آج تک وہ فتنہ قائم ہے۔

۷۱۰۴: عَنْ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ۔

۷۱۰۴: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۷۱۰۵: عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ عَرْشَ اِبْلِيْسَ عَلَى الْبَحْرِ فَيَبْعَثُ سَرَايَاهُ فَيَفْتِنُوْنَ النَّاسَ فَاَعْظَمُهُمْ عِنْدَهٗ اَعْظَمُهُمْ فِتْنَةً۔

۷۱۰۵: جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے ”ابلیس کا تخت سمندر پر ہے وہ اپنے لشکروں کو بھیجتا ہے (لوگوں کو بہکانے کے لیے) تو بڑا شخص اس کے پاس وہ ہے جو بڑا فتنہ کرے“ (یعنی لوگوں کو بہت بھڑکائے)

۷۱۰۶: عَنْ جَابِرٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اِبْلِيْسَ يَضَعُ عَرْشَهٗ عَلَى الْمَآءِ ثُمَّ يَبْعَثُ سَرَايَاهُ فَاَدْنَاهُمْ مِنْهُ مَنْزِلَةً اَعْظَمُهُمْ فِتْنَةً يَجِيْءُ اَحَدُهُمْ فَيَقُوْلُ فَعَلْتُ كَذَا وَكَذَا فَيَقُوْلُ مَا صَنَعْتَ شَيْئًا قَالَ ثُمَّ يَجِيْءُ اَحَدُهُمْ فَيَقُوْلُ مَا تَرَكْتُهٗ حَتّٰى فَرَّقْتُ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ امْرَاَتِهٖ قَالَ فَيُدْنِيْهِ مِنْهُ وَيَقُوْلُ نِعْمَ اَنْتَ قَالَ الْاَعْمَشُ اَرَاهُ قَالَ فَيَلْتَزِمُهٗ۔

۷۱۰۶: جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”ابلیس اپنا تخت پانی پر رکھتا ہے پھر اپنے لشکروں کو عالم میں فساد کرنے کو بھیجتا ہے۔ سو اس سے مرتبہ میں زیادہ قریب وہ ہوتا ہے جو بڑا فساد ڈالے۔ کوئی شیطان ان میں سے آ کر کہتا ہے کہ میں نے فلاں فلاں کام کیا (یعنی فلاں سے چوری کرائی فلاں کو شراب پلوائی) تو شیطان کہتا ہے تو نے کچھ بھی نہیں کیا۔ پھر کوئی آ کر کہتا ہے کہ میں نے فلاں کو نہ چھوڑا یہاں تک کہ جدائی کرا دی اس میں اور اس کی جورو میں تو اس کو اپنے پاس کر لیتا ہے کہ ہاں تو نے بڑا کام کیا ہے۔“ اعمش نے کہا اس کو چمٹا لیتا ہے۔

تشریح: جورو خاوند کی جدائی میں بڑے بڑے فساد ہیں ایک تو اولاد ہونا موقوف ہوا دوسرے اگر اولاد ہوئی تو حرام سے ہوئی تو بے برکتی پھیلی

اس واسطے شیطان کو یہ کام پسند ہے مسلمانوں کو اس میں احتیاط لازم ہے ایسا نہ ہو کہ غصہ میں طلاق یا اس کے مانند کوئی اور بات منہ سے نکل جائے تو پھر اولاد حرام سے پیدا ہو (تحفۃ الاخیار)

۷۱۰۷: عَنْ جَابِرٍ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَبْعَثُ الشَّيْطَانُ سَرَايَاهُ فَيَفْتِنُوْنَ النَّاسَ فَاَعْظَمُهُمْ عِنْدَهٗ مَنْزِلَةً اَعْظَمُهُمْ فِتْنَةً۔

۷۱۰۷: ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

۷۱۰۸: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ اِلَّا وَقَدْ وُكِّلَ بِهٖ قَرِيْنُهٗ مِنَ الْجِنِّ قَالُوْا وَاِيَّاكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَاِيَّايَ اِلَّا اَنَّ اللّٰهَ اَعَانَنِيْ عَلَيْهِ فَاَسْلَمُ فَلَا يَاْمُرُنِيْ اِلَّا بِخَيْرٍ۔

۷۱۰۸: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "تم میں سے کوئی نہیں مگر اس کے ساتھ ایک شیطان اس کا ساتھی نزدیک رہنے والا مقرر کیا گیا ہے۔" لوگوں نے عرض کیا کیا آپ ﷺ کے ساتھ بھی یا رسول اللہ ﷺ شیطان ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں میرے ساتھ بھی ہے لیکن اللہ نے اس پر میری مدد کی ہے تو میں سلامت رہتا ہوں اور نہیں بتلاتا مجھ کو کوئی بات سوا نیکی کے۔

تشریح: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہمزاد شیطان آپ ﷺ کو شر نہیں پہنچا سکتا تھا۔ نوویؒ نے کہا امت نے اجماع کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شیطان سے معصوم ہیں اپنے جسم اور دل اور زبان میں۔

۷۱۰۹: عَنْ عَمَّارِ بْنِ زُرَيْقٍ كِلَاهُمَا عَنْ مَّنْصُوْرٍ بِاِسْنَادِ جَرِيْرٍ مِثْلَ حَدِيْثِهٖ غَيْرَ اَنَّ فِيْ حَدِيْثِ سُفْيَانَ وَقَدْ وُكِّلَ بِهٖ قَرِيْنُهٗ مِنَ الْجِنِّ وَقَرِيْنُهٗ مِنَ الْمَلَائِكَةِ۔

۷۱۰۹: ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ ہر ایک آدمی کے ساتھ اس کا ساتھی شیطان اور ساتھی فرشتہ مقرر کیا گیا ہے۔

۷۱۱۰: عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَتْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنْ عِنْدِهَا لَيْلًا قَالَتْ فَغِرْتُ عَلَيْهِ فَجَآءَ فَرَاٰى مَا اَصْنَعُ فَقَالَ مَالَكِ يَا عَائِشَةُ اَغِرْتِ فَقُلْتُ وَمَالِيْ لَايَغَارُ مِثْلِيْ عَلٰى مِثْلِكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقَدْ جَآءَكِ شَيْطَانُكِ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوَمَعِيَ شَيْطٰنٌ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ وَمَعَ كُلِّ اِنْسَانٍ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ وَمَعَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ وَلٰكِنْ رَبِّيْ اَعَانَنِيْ عَلَيْهِ حَتّٰى اَسْلَمَ۔

۷۱۱۰: ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ ان کے پاس سے نکلے رات کو ان کو غیرت آئی (وہ یہ سمجھیں کہ آپ ﷺ اور کسی بی بی کے پاس تشریف لے گئے) پھر آپ ﷺ آئے اور میرا حال دیکھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کیا ہوا تجھ کو اے عائشہ! کیا تجھ کو غیرت آئی میں نے کہا مجھے کیا ہوا جو میری سی بی بی (کم عمر خوب صورت) کو آپ ﷺ ایسے خاوند پر رشک نہ آئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا تیرا شیطان تیرے پاس آ گیا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا میرے ساتھ شیطان ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں۔ میں نے عرض کیا آپ ﷺ کے ساتھ بھی ہے یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا ہاں لیکن میرے پروردگار نے میری مدد کی حتیٰ کہ میں سلامت رہتا ہوں۔

تشریح: اب سوا نیک بات کے بری بات کا وہ حکم نہیں کرتا اور اس پر اجماع ہے امت کا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نبوت کے بعد گناہوں سے معصوم تھے۔

یعنی تبلیغ احکام میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معصوم تھے۔

بَابُ : لَنْ يَّدْخَلَ الْجَنَّةَ اَحَدٌ بِعَمَلِهٖ بَلْ بِرَحْمَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى

باب: کوئی شخص اپنے اعمال کی وجہ سے جنت میں نہ جائے گا بلکہ اللہ کی رحمت سے

٧١١١:عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ لَنْ يُّنْجِیَ اَحَدًا مِّنْكُمْ عَمَلُهٗ قَالَ رَجُلٌ وَّلَا اِيَّاكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَلَا اِيَّایَ اِلَّا اَنْ يَّتَغَمَّدَنِیَ اللّٰهُ مِنْهُ بِرَحْمَةٍ وَّلٰكِنْ سَدِّدُوْا۔

۷۱۱۱:ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''کوئی تم میں سے نجات نہ پائے گا اپنے عمل کی وجہ سے۔'' ایک شخص بولا یا رسول اللہ اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں بھی نہیں مگر جس صورت میں کہ اللہ تعالیٰ مجھ کو ڈھانپ لے اپنی رحمت سے لیکن تم لوگ میانہ روی کرو۔

تشریح: یعنی نہ افراط کرو نہ تفریط۔ عبادت کرو اچھے اعمال کرو لیکن اعتدال سے جس قدر مسنون ہے اور افراط یہ کہ اتنا عبادت میں غرق ہو کہ دنیا کے کاموں سے بالکل غافل ہو جائے اور اپنے گھر والوں کے حق فراموش کرے اور تفریط یہ کہ دنیا کے کاموں میں ایسا غرق ہو کہ واجب اور ضروری عبادات میں خلل واقع ہو۔ یہ دونوں طریقے خوب نہیں ہیں۔ بہتر وہی ہے جو شرع کا طریقہ ہے کہ جامع ہے معاش اور معاد کی مصلحت کو۔

نوویؒ نے کہا اہل سنت کا مذہب یہ ہے کہ عقل سے نہ ثواب ثابت ہوتا ہے نہ عذاب نہ وجوب نہ حرمت نہ اور کوئی تکلیف بلکہ ہر تکلیف شرع سے ثابت ہوتی ہے اور یہ بھی اہل سنت کا مذہب ہے کہ اللہ تعالیٰ پر کوئی چیز واجب نہیں ہے بلکہ سارا عالم اس کی ملک ہے اور دنیا اور آخرت اس کی بادشاہت میں ہے وہ جو چاہے کرے اگر چاہے تو تمام نیک اور صالح بندوں کو عذاب کرے اور جہنم میں لے جائے اور یہ عدل ہوگا اور چاہے تو ان کو جنت میں لے جائے یہ فضل ہوگا اور چاہے تو کافروں کو جنت میں لے جائے پر وہ کافروں کو جنت میں نہ لے جائے گا اس لیے کہ اس نے خبر دی ہے اور اس کی خبر سچ ہے کہ وہ کافروں کو جنت میں نہ لے جائے گا بلکہ مؤمنوں کو بخشے گا اور ان کو اپنی رحمت سے جنت میں لے جائے گا اور منافقوں اور کافروں کو جہنم میں ہمیشہ ہمیشہ رکھے گا اور یہ اس کا عدل ہے اور معتزلہ اس کے خلاف بکتے ہیں اور احکام عقل سے ثابت کرتے ہیں اور اعمال کے ثواب کو واجب جانتے ہیں اور جو بات بندے کے حق میں بہتر ہو وہ اللہ پر واجب سمجھتے ہیں اور یہ ان کا خبط ہے اور یہ حدیث اور بہت سی احادیث اہل سنت کا مذہب ثابت کرتی ہیں اور یہ جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تم جنت میں جاؤ گے اپنے کاموں کی وجہ سے وہ ان حدیثوں کے معارض نہیں اس لیے کہ اعمال صالحہ سبب ہیں جنت میں جانے کے پر توفیق ان اعمال کی اور اخلاص کی ہدایت اور قبول ان کا اللہ کے فضل اور رحمت سے ہے تو صرف عمل علت نہ ہوا دخول جنت کا۔ انتہی ما قال النووی۔

اس حدیث سے یہ نکلا کہ اللہ جل شانہ پر کسی بندہ کا کچھ زور نہیں ہے نہ اس کے حکم کے سامنے کسی کو چون و چرا کی مجال ہے خواہ نبی ہو ولی یا فرشتہ یا اور کوئی اور اس کی قدرت بے حد اور بے حساب ہے اور یہ بھی نکلا کہ بندہ کو اپنے اعمال پر غرہ نہ ہونا چاہیے جب پیغمبروں کو اور خصوصاً ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جو سید الاولین والآخرین ہیں اپنے اعمال پر کچھ بھروسا نہ تھا اور صرف اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحمت پر تکیہ تھا تو اور کسی غوث یا قطب یا ولی یا درویش کی کیا حقیقت ہے جو اپنے اعمال کی وجہ سے اپنے تئیں جنت کا مستحق خیال کرے یا اور کسی کو جنت میں لے جا سکے بقول شخصے پیر خود در ماندہ تا بہ شفاعت مرید چہ رسد۔

٧١١٢:عَنْ بُكَيْرِ الْاَشَجِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَفَضْلٍ وَّلَمْ يَذْكُرَا وَلٰكِنْ سَدِّدُوْا۔

۷۱۱۲: ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

٧١١٣:عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ اَحَدٍ يُّدْخِلُهٗ عَمَلُهُ الْجَنَّةَ فَقِيْلَ وَلَا اَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَلَا اَنَا اِلَّا اَنْ يَّتَغَمَّدَنِىْ رَبِّىْ بِرَحْمَةٍ۔

۷۱۱۳: ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''کوئی شخص ایسا نہیں ہے جس کو اس کا عمل جنت میں لے جائے'' لوگوں نے عرض کیا اور نہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم یا رسول اللہ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''نہ میں مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے مجھ کو ڈھانپ لے۔''

٧١١٤:عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ يُنْجِيْهِ عَمَلُهٗ قَالُوْا وَلَا اَنْتَ يَا رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ وَلَا اَنَا اِلَّا اَنْ يَّتَغَمَّدَنِىَ اللّٰهُ مِنْهُ بِمَغْفِرَةٍ وَّرَحْمَةٍ وَقَالَ ابْنُ عَوْنٍ بِيَدِهٖ هٰكَذَا وَاَشَارَ عَلٰى رَاْسِهٖ وَلَا اَنَا اِلَّا اَنْ يَّتَغَمَّدَنِىَ اللّٰهُ مِنْهُ بِمَغْفِرَةٍ مِّنْهُ وَرَحْمَةٍ۔

۷۱۱۴: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت اور مغفرت سے مجھ کو ڈھانپ لے ابن عون نے اپنے ہاتھ سے اپنے سر پر اشارہ کیا اور کہا اور نہ میں مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اپنی مغفرت اور رحمت سے مجھ کو ڈھانپ لے۔

٧١١٥:عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ اَحَدٌ يُنْجِيْهِ عَمَلُهٗ قَالُوْا وَلَا اَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَا اَنَا اِلَّا اَنْ يَّتَدَا رَكَنِىَ اللّٰهُ مِنْهُ بِرَحْمَةٍ۔

۷۱۱۵: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٧١١٦:عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ يُّدْخِلَ اَحَدًا مِّنْكُمْ عَمَلُهُ الْجَنَّةَ قَالُوْا وَلَا اَنْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَلَا اَنَا اِلَّا اَنْ يَّتَغَمَّدَنِىَ اللّٰهُ مِنْهُ بِفَضْلٍ وَّرَحْمَةٍ۔

۷۱۱۶: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٧١١٧:عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَارِبُوْا وَسَدِّدُوْا وَاعْلَمُوْا اَنَّهٗ لَنْ يَّنْجُوَا اَحَدٌ مِّنْكُمْ بِعَمَلِهٖ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَا اَنْتَ قَالَ وَلَا اَنَا

۷۱۱۷: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''میانہ روی کرو اگر یہ نہ ہو سکے تو میانہ روی کے قریب رہو یعنی اعتدال کرو اگر اعتدال نہ ہو سکے تو خیر اعتدال کے قریب رہو افراط اور تفریط اور غلو اور تعصب نہ کرو۔''

اِلَّا اَنْ يَّتَغَمَّدَنِيَ اللّٰهُ بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَفَضْلٍ ـ

۷۱۱۸:عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

۷۱۱۸: حضرت جابرؓ سے اسی کی مثل مروی ہے۔

۷۱۱۹:عَنِ الْاَعْمَشِ بِالْاِسْنَادَيْنِ جَمِيْعًا كَرِوَايَةِ ابْنِ نُمَيْرٍ ـ

۷۱۱۹: اعمش سے دوسندوں کے ساتھ ابن نمیر کی روایت کی طرح مروی ہے۔

۷۱۲۰:عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ وَزَادَ وَاَبْشِرُوْا ـ

۷۱۲۰: ترجمہ وہی ہے جوگزرا۔اس میں اتنا زیادہ ہے کہ خوش ہو جاؤ یا خوش کرو۔

۷۱۲۱:عَنْ جَابِرٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يُدْخِلُ اَحَدًا مِّنْكُمْ عَمَلُهُ الْجَنَّةَ وَلَا يُجِيْرُهُ مِنَ النَّارِ وَلَا اَنَا اِلَّا بِرَحْمَةٍ مِنَ اللّٰهِ ـ

۷۱۲۱: جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے ''تم میں سے کسی کو اس کا عمل جنت میں نہ لے جائے گا نہ آگ سے بچائے گا یہاں تک کہ مجھ کو بھی مگر اللہ کی رحمت (جنت میں لیجائے یا جہنم سے بچائے)

۷۱۲۲:عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا كَانَتْ تَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَدِّدُوْا وَقَارِبُوْا وَاَبْشِرُوْا فَاِنَّهُ لَنْ يُّدْخِلَ الْجَنَّةَ اَحَدًا عَمَلُهُ قَالُوْا وَلَا اَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَلَا اَنَا اِلَّا اَنْ يَّتَغَمَّدَنِيْ اللّٰهُ مِنْهُ بِرَحْمَةٍ وَّاعْلَمُوْآ اَنَّ اَحَبَّ الْعَمَلِ اِلَى اللّٰهِ اَدْوَمُهُ وَاِنْ قَلَّ ـ

۷۱۲۲: اُم المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے وہ کہتی تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''میانہ روی کرو اور جو میانہ روی نہ ہو سکے تو اس کے نزدیک رہو اور خوش رہو اس لیے کہ کسی کو اس کا عمل جنت میں نہ لے جائے گا''۔لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور نہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نہ مجھ کو مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ ڈھانپ لے مجھ کو اپنی رحمت سے اور جان لو کہ بہت پسند اللہ کو وہ عمل ہے جو ہمیشہ کیا جائے اگرچہ تھوڑا ہو۔

۷۱۲۳:عَنْ مُوْسَى ابْنِ عُقْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ وَاَبْشِرُوْا ـ

۷۱۲۳: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

بَابُ : اِكْثَارِ الْاَعْمَالِ وَالْاِجْتِهَادِ فِي الْعِبَادَةِ

باب: عمل بہت کرنا اور عبادت میں کوشش کرنا

۷۱۲۴:عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى انْتَفَخَتْ قَدَمَاهُ فَقِيْلَ لَهُ اَتَكَلَّفُ هٰذَا وَقَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ فَقَالَ اَفَلَا اَكُوْنُ عَبْدًا شَكُوْرًا۔

۷۱۲۴: مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھی یہاں تک کہ آپ ﷺ کے پاؤں سوج گئے۔لوگوں نے کہا آپ ﷺ کیوں اتنی تکلیف اٹھاتے ہیں آپ ﷺ کے تو اگلے اور پچھلے گناہ سب بخش دیئے گئے۔آپ ﷺ نے فرمایا کیا میں اللہ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں۔

تشریح ❀ کیا میں اللہ کا شکرگزار بندہ نہ بنوں یعنی اس مغفرت کی شکرگزاری نہ کروں۔ معلوم ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عبادت گناہوں کی مغفرت کے لیے نہ کرتے تھے بلکہ اللہ کریم کی نعمت کا شکرادا کرتے تھے۔

۷۱۲۵: عَنِ الْمُغِيْرَةِ ابْنِ شُعْبَةَ يَقُوْلُ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى وَرِمَتْ قَدَمَاهُ قَالُوْا قَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ قَالَ اَفَلَا اَكُوْنُ عَبْدًا شَكُوْرًا۔

۷۱۲۵: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۷۱۲۶: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى قَامَ حَتّٰى تَفَطَّرَ رِجْلَاهُ قَالَتْ عَائِشَةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَصْنَعُ هٰذَا وَقَدْ غُفِرَلَكَ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ اَفَلَا اَكُوْنُ عَبْدًا شَكُوْرًا۔

۷۱۲۶: امّ المؤمنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نماز پڑھتے تو کھڑے رہتے یہاں تک کہ آپؐ کے پاؤں پھٹ گئے۔ میں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپؐ اتنی محنت کیوں کرتے ہیں آپؐ کے اگلے اور پچھلے گناہ بخش دیئے گئے۔ آپؐ نے فرمایا ''اے عائشہ کیا میں اللہ کا شکرگزار بندہ نہ بنوں''۔

بَابُ: الْاِقْتِصَادِ فِي الْمَوْعِظَةِ

باب: وعظ میں میانہ روی

۷۱۲۷: عَنْ شَقِيْقٍ قَالَ كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ بَابِ عَبْدِ اللّٰهِ نَنْتَظِرُهُ فَمَرَّبِنَا يَزِيْدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ النَّخَعِيُّ فَقُلْنَا اَعْلِمْهُ بِمَكَانِنَا فَدَخَلَ عَلَيْهِ فَلَمْ نَلْبَثْ اَنْ خَرَجَ عَلَيْنَا عَبْدُ اللّٰهِ فَقَالَ اِنِّيْ اُخْبَرُ بِمَكَانِكُمْ فَمَا يَمْنَعُنِيْ اَنْ اَخْرُجَ اِلَيْكُمْ اِلَّا كِرَاهِيَةُ اَنْ اُمِلَّكُمْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَخَوَّلُنَا بِالْمَوْعِظَةِ فِي الْاَيَّامِ مَخَافَةَ السَّآمَةِ عَلَيْنَا۔

۷۱۲۷: شقیق سے روایت ہے ہم عبداللہ بن مسعودؓ کے دروازے پر بیٹھے تھے، ان کا انتظار کرتے ہوئے اتنے میں یزید بن معاویہ نخعی نکلے ہم نے اس کو کہا عبداللہ کو ہماری اطلاع کر، پس وہ گیا پھر نکلے عبداللہ اور کہنے لگے کہ مجھ کو خبر ہوتی ہے تمہارے آنے کی پھر میں نہیں نکلتا صرف اس خیال سے کہ کہیں تم کو میرے وعظ سے ملال نہ ہو (یعنی سنتے سنتے بیزار نہ ہو جاؤ) اور رسول اللہ ﷺ ہم کو وعظ سنانے کے لیے موقع اور وقت ڈھونڈھتے (یعنی ہماری خوشی کا موقع) دنوں میں اس ڈر سے کہ ہم کو بار نہ ہو (اس لیے کہ اگر دل نہ لگا اور وعظ سنا تو فائدہ کیا بلکہ گنہگار ہونے کا ڈر ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ واعظ کو اسی وقت تک وعظ کہنا چاہیے اور قاری کو اتنا ہی قرآن پڑھنا چاہیے جہاں تک لوگ خوشی سے سنیں اور ان کا دل لگے اور ان پر بار نہ ہو)۔

۷۱۲۸: عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ وَزَادَ مِنْجَابٌ فِيْ رِوَايَتِهٖ عَنِ ابْنِ مُسْهِرٍ قَالَ الْاَعْمَشُ وَحَدَّثَنِيْ عَمْرُو ابْنُ مُرَّةَ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ مِثْلَهُ۔

۷۱۲۸: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٧١٢٩: عَنْ شَقِيقٍ اَبِى وَآئِلٍ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يُذَكِّرُنَا كُلَّ يَوْمِ خَمِيسٍ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اِنَّا نُحِبُّ حَدِيثَكَ وَنَشْتَهِيهِ وَلَوَدِدْنَا اَنَّكَ حَدَّثْتَنَا كُلَّ يَوْمٍ فَقَالَ مَا يَمْنَعُنِى اَنْ اُحَدِّثَكُمْ اِلَّا كَرَاهِيَةَ اَنْ اُمِلَّكُمْ اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَخَوَّلُنَا بِالْمَوْعِظَةِ فِى الْاَيَّامِ كَرَاهِيَةَ السَّآمَةِ عَلَيْنَا ۔

۷۱۲۹: ابووائل سے روایت ہے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہم کو ہر جمعرات کو وعظ سناتے۔ایک شخص بولا اے ابوعبدالرحمٰن (یہ کنیت ہے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی) ہم تمہاری حدیث چاہتے ہیں اور پسند کرتے ہیں۔ہم یہ چاہتے ہیں کہ تم ہرروز ہم کو حدیث سنایا کرو عبداللہ نے کہا میں تم کو جو ہرروز حدیث نہیں سناتا تو اس وجہ سے کہ برا جانتا ہوں تم کو ملال دینا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کئی دنوں میں کوئی دن مقرر کرتے اس واسطے کہ آپ برا جانتے تھے ہم کو رنج دینا (یعنی بار ہونا)۔

كِتَابُ الْجَنَّةِ وَصِفَةِ نَعِيمِهَا وَاَهْلِهَا

جنت اور جنت کے لوگوں کا بیان

۷۱۳۰: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُفَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ وَحُفَّتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ۔

۷۱۳۰: انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''جنت گھیری گئی ہے ان باتوں سے جو نفس کو ناگوار ہیں اور جہنم گھیری گئی ہے نفس کی خواہشوں سے۔''

تشریح یعنی یہ دونوں حجاب ہیں جنت اور دوزخ کے۔ پھر جو کوئی ان حجاب کو اٹھائے وہ ان میں جائے گا نفس کو ناگوار باتیں جیسے ریاضت عبادت میں مواظبت عبادات کی، صبر ان کی مشقتوں پر، غصہ روکنا، عفو حلم صدقہ و جہاد وغیرہ اور نفس کی خواہشیں جیسے شراب خواری، زنا، اجنبی عورت کو گھورنا، غیبت، جھوٹ کھیل کود، وغیرہ اور جو خواہشیں مباح ہیں وہ ان میں داخل نہیں اگر چہ کثرت ان کی مکروہ ہے اس ڈر سے کہ مبادا حرام میں لے جائیں یا دل کو سخت کر دیں یا عبادات سے غافل کر دیں۔ (نوویؒ)

۷۱۳۱: عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ۔

۷۱۳۱: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۷۱۳۲: عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَعْدَدْتُّ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِيْنَ مَالَا عَيْنٌ رَاَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ مِصْدَاقُ ذٰلِكَ فِىْ كِتَابِ اللّٰهِ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا اُخْفِىَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ جَزَآءً م بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ۔

۷۱۳۲: ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے وہ چیزیں تیار کی ہیں جن کو نہ کسی آنکھ نے دیکھا (یعنی دنیا میں جو آدمی ہیں ان کی آنکھوں نے نہ کسی کان نے سنا نہ کسی آدمی کے دل میں ان کا تصور آیا) اور یہ مضمون اللہ کی کتاب میں موجود ہے کوئی نہیں جانتا جو چھپایا گیا ہے ان کے لیے آنکھوں کا آرام یہ بدلہ ہے ان کے کاموں کا۔''

۷۱۳۳: عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰهُ اَعْدَدْتُّ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِيْنَ مَالَا عَيْنٌ رَاَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ ذُخْرًا بَلْهَ مَا اَطْلَعَكُمُ اللّٰهُ عَلَيْهِ۔

۷۱۳۳: ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے میں نے تیار کیا اپنے نیک بندوں کے لیے وہ جو آنکھ نے نہیں دیکھا اور کان نے نہیں سنا اور کسی آدمی کے دل پر نہیں گزرا۔ یہ سب نعمتیں میں نے اٹھا رکھی ان کو چھوڑ و جو اللہ نے تم کو بتلایا (یعنی جو نعمتیں اور لذتیں معلوم ہیں وہ کیسی عمدہ اور بھلی ہیں تو جنت کی نعمت اور لذت جس کا علم اللہ تعالیٰ نے نہیں دیا وہ کیسی ہوگی)''۔

٧١٣٤:عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اَعْدَدْتُّ لِعِبَادِیَ الصَّالِحِيْنَ مَالَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰی قَلْبِ بَشَرٍ ذُخْرًا بَلْهَ مَا اَطْلَعَكُمُ اللّٰهُ عَلَيْهِ ثُمَّ قَرَءَ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا اُخْفِیَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ۔

۷۱۳۴:ترجمہ وہی ہے جوگزرا۔ اس میں اتنا زیادہ ہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت پڑھی کوئی نہیں جانتا جو چھپایا گیا ان کے لیے آنکھوں کی ٹھنڈک سے۔

٧١٣٥:عَنْ سَهْلِ ابْنِ سَعْدِنِ السَّاعِدِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ يَقُوْلُ شَهِدْتُّ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَجْلِسًا وَّصَفَ فِيْهِ الْجَنَّةَ حَتّٰی انْتَهٰی ثُمَّ قَالَ فِیْ اٰخِرِ حَدِيْثِهٖ فِيْهَا مَالَا عَيْنٌ رَّأَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰی قَلْبِ بَشَرٍ ثُمَّ قَرَءَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ تَتَجَافٰی جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا اُخْفِیَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ جَزَآءً م بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ۔

۷۱۳۵:سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک مجلس میں موجود تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنت کا حال بیان کیا، یہاں تک کہ بے انتہاء تعریف کی، پھر، آخر میں فرمایا جنت میں وہ نعمت ہے جس کو کسی آنکھ نے نہیں دیکھا، نہ کسی کان نے سنا، نہ کسی آدمی کے ذہن میں گزری۔ پھر اس آیت کو پڑھا جن لوگوں کی کروٹیں بچھونے سے جدا رہتی ہیں (یعنی رات کو جاگتے ہیں) اپنے رب کو پکارتے ہیں اس کے عذاب سے ڈر کر اور اس کے ثواب کی طمع سے اور جو ہم نے ان کو دیا اس میں سے خرچ کرتے ہیں تو کوئی نہیں جانتا جو چھپا کر رکھی گئی ان کے لیے آنکھوں کی ٹھنڈک یہ بدلہ ہے ان کے اعمال کا۔

بَابُ: اِنَّ فِی الْجَنَّةِ شَجَرَةً يَسِيْرُ الرَّاكِبُ فِیْ ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لَا يَقْطَعُهَا

باب: جنت میں اس درخت کا بیان جس کا سایہ سو سال تک چلنے پر بھی ختم نہیں ہوتا

٧١٣٦:عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّ فِی الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً يَّسِيْرُ الرَّاكِبُ فِیْ ظِلِّهَا مِائَةَ سَنَةٍ۔

۷۱۳۶:ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”جنت میں ایک درخت ہے جس کے سایہ میں سو برس تک سوار چلتا ہے۔“ (اور وہ سایہ ختم نہ ہو)

٧١٣٧:عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ بِمِثْلِهٖ وَزَادَ لَا يَقْطَعُهَا۔

۷۱۳۷:ترجمہ وہی ہے جوگزرا۔ اس روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ سو برس تک سوار اس کے سایہ میں چلے اور اس کو طے نہ کرے۔

٧١٣٨:عَنْ سَهْلِ ابْنِ سَعْدٍ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ فِی الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً يَّسِيْرُ الرَّاكِبُ فِیْ ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لَّا يَقْطَعُهَا۔

۷۱۳۸:سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”جنت میں ایک درخت ہے جس کے سایہ میں سو برس تک سوار چلے اور وہ تمام نہ ہو۔“

٧١٣٩:قَالَ اَبُوْ حَازِمٍ فَحَدَّثْتُ بِهِ النُّعْمَانَ ابْنَ

۷۱۳۹:ابو حازم نے کہا یہ حدیث میں نے نعمان بن ابی عیاش زرقی سے

اَبِىْ عَيَّاشٍ الزُّرَاقِيِّ فَقَالَ حَدَّثَنِىْ اَبُوْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيُّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ فِى الْجَنَّةِ شَجَرَةً يَّسِيْرُ الرَّاكِبُ الْجَوَادَ الْمُضَمَّرَ السَّرِيْعَ مِائَةَ عَامٍ مَّا يَقْطَعُهَا ۔

بیان کی انہوں نے کہا مجھ سے ابوسعید خدری نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''جنت میں ایک درخت ہے جس کے تلے اچھے تیار کئے ہوئے تیز گھوڑے کا سوار سو برس تک چلے تو اس کو تمام نہ کر سکے۔''

بَابُ: اِحْلَالِ الرِّضْوَانِ عَلَى اَهْلِ الْجَنَّةِ فَلَا يَسْخَطُ عَلَيْهِمْ اَبَدًا

باب: اس بات کا بیان کہ جنتیوں پر اللہ تعالیٰ کبھی ناراض نہیں ہوگا

٧١٤٠: عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُوْلُ لِاَهْلِ الْجَنَّةِ يَآاَهْلَ الْجَنَّةِ فَيَقُوْلُوْنَ لَبَّيْكَ رَبَّنَا وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِىْ يَدَيْكَ فَيَقُوْلُ هَلْ رَّضِيْتُمْ فَيَقُوْلُوْنَ وَمَالَنَا لَا نَرْضٰى يَا رَبِّ وَقَدْ اَعْطَيْتَنَا مَالَمْ تُعْطِ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ فَيَقُوْلُ اَلَآ اُعْطِيْكُمْ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ فَيَقُوْلُوْنَ يَا رَبِّ وَاَيُّ شَىْءٍ اَفْضَلُ مِنْ ذٰلِكَ فَيَقُوْلُ اُحِلُّ عَلَيْكُمْ رِضْوَانِىْ فَلَا اَسْخَطُ عَلَيْكُمْ بَعْدَهٗ اَبَدًا ۔

۷۱۴۰: ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''البتہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا بہشتی لوگوں سے اے بہشتیو! سو وہ کہیں گے اے رب ہم حاضر ہیں خدمت میں اور سب بھلائی تیرے ہاتھوں میں ہے پروردگار فرمائے گا تم راضی ہوئے۔ وہ کہیں گے، ہم کیسے راضی نہ ہوں گے ہم کو تو نے وہ دیا کہ اتنا اپنی مخلوق میں سے کسی کو نہیں دیا۔ پروردگار فرمائے گا کیا میں تم کو اس سے بھی عمدہ کوئی چیز دوں۔ وہ عرض کریں گے اے رب اس سے عمدہ کونسی چیز ہے۔ پروردگار فرمائے گا میں نے تم پر اپنی رضامندی اتاری اب میں اس کے بعد تم پر کبھی غصہ نہ ہوں گا۔''

تشریح: سبحان اللہ مالک کی رضامندی غلام کے لیے ایسی نعمت ہے کہ اس پر جنت کی تمام نعمتیں قربان ہیں۔

٧١٤١: عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ لَيَتَرَآءَ وْنَ الْغُرْفَةَ فِى الْجَنَّةِ كَمَا تَرَاءَ وْنَ الْكَوْكَبَ فِى السَّمَآءِ۔

۷۱۴۱: سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''جنت کے لوگ ایک دوسرے کو کھڑکیوں میں ایسے جھانکیں گے جیسے تم تارے کو دیکھتے ہو آسمان میں (یعنی ایک دوسرے سے اتنے بلند اور دور ہوں گے بوجہ تفاوت درجات کے)۔

٧١٤٢: قَالَ فَحَدَّثْتُ بِذٰلِكَ النُّعْمَانَ بْنَ اَبِىْ عَيَّاشٍ فَقَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُوْلُ كَمَا تَرَاَوْنَ الْكَوْكَبَ الدُّرِّيَّ فِى الْاُفُقِ الشَّرْقِيِّ اَوِ الْغَرْبِيِّ ۔

۷۱۴۲: ابو حازم نے کہا میں نے یہ حدیث نعمان بن ابی عیاش سے بیان کی۔ انہوں نے کہا میں نے ابوسعید خدری سے سنا وہ کہتے تھے جیسے تم بڑے تارے کو جو موتی کی طرح چمکتا ہے پورب یا پچھم کے کنارے پر دیکھتے ہو۔''

٧١٤٣: عَنْ اَبِىْ حَازِمٍ مبِالْاِسْنَادَيْنِ جَمِيْعًا نَحْوَ حَدِيْثِ يَعْقُوْبَ ۔

۷۱۴۳: ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

٧١٤٤:عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ لَيَتَرَآءَوْنَ اَهْلَ الْغُرَفِ مِنْ فَوْقِهِمْ كَمَا تَتَرَآءَوْنَ الْكَوْكَبَ الدُّرِيَّ الْغَابِرَ مِنَ الْاُفُقِ مِنَ الْمَشْرِقِ اَوِالْمَغْرِبِ لِتَفَاضُلِ مَا بَيْنَهُمْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تِلْكَ مَنَازِلُ الْاَنْبِيَآءِ لَا يَبْلُغُهَا غَيْرُهُمْ قَالَ بَلٰى وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ رِجَالٌ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَصَدَّقُوْا الْمُرْسَلِيْنَ۔

٧١٤٤:ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جنت کے لوگ اوپر کی کھڑکی والوں کو جھانکیں گے اپنے اوپر جیسے تارے کو دیکھتے ہیں جو چمکتا ہوا ہو اور دور ہو آسمان کے کنارے پر پورب میں یا پچھم میں یہ اس وجہ سے ہے کہ ان میں درجوں کا فرق ہوگا۔'' لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ درجے تو پیغمبروں کے ہوں گے اوروں کو نہیں ملیں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کیوں نہیں قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے ان درجوں میں وہ لوگ ہوں گے جو ایمان لائے اللہ پر اور سچا جانا انہوں نے پیغمبروں کو۔

٧١٤٥:عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْ اَشَدِّ اُمَّتِیْ اِلَیَّ حُبًّا نَاسٌ يَكُوْنُوْنَ بَعْدِیْ يَوَدُّ اَحَدُهُمْ لَوْ رَاٰنِیْ بِاَهْلِهٖ وَمَالِهٖ۔

٧١٤٥:ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''میری امت میں بہت چاہنے والے میرے وہ لوگ ہوں گے۔ جو میرے بعد پیدا ہوں گے، ان میں سے کوئی یہ خواہش رکھے گا کاش اپنے گھر والوں اور مال سب کو صدقہ کرے اور مجھ کو دیکھ لے۔''

بَابُ: فِی سُوْقِ الْجَنَّةِ وَمَا يَنَالُوْنَ فِيْهَا مِنَ النَّعِيْمِ وَالْجَمَالِ

باب: جنت کے بازار اور اس میں موجود نعمتوں اور حسن و جمال کا بیان

٧١٤٦:عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ فِی الْجَنَّةِ لَسُوْقًا يَاْتُوْنَهَا كُلَّ جُمُعَةٍ فَتَهُبُّ رِيْحُ الشِّمَالِ فَتَحْثُوْا فِیْ وُجُوْهِهِمْ وَثِيَابِهِمْ فَيَزْدَادُوْنَ حُسْنًا وَّجَمَالًا فَيَرْجِعُوْنَ اِلٰى اَهْلِيْهِمْ وَقَدِ ازْدَادُوْا حُسْنًا وَّجَمَالًا فَيَقُوْلُ لَهُمْ اَهْلُوْهُمْ وَاللّٰهِ لَقَدِ ازْدَدْتُّمْ بَعْدَنَا حُسْنًا وَّجَمَالًا فَيَقُوْلُوْنَ وَاَنْتُمْ وَاللّٰهِ لَقَدِ ازْدَدْتُّم بَعْدَنَا حُسْنًا وَّ جَمَالًا۔

٧١٤٦:انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''جنت میں ایک بازار ہے جس میں بہشتی لوگ ہر جمعہ کے دن جمع ہوا کریں گے، پھر شمالی ہوا چلے گی سو وہاں کا گرد اور غبار (جو مشک اور زعفران ہے) ان کے چہروں اور کپڑوں پر پڑے گا سو ان کا حسن اور جمال زیادہ ہو جائے گا پھر پلٹ آئیں گے اپنے گھر والوں کی طرف اور گھر والوں کا بھی حسن اور جمال بڑھ گیا ہوگا۔ سو ان سے انکے گھر والے کہیں گے اللہ کی قسم تمہارا حسن اور جمال ہمارے بعد تو بہت بڑھ گیا ہے پھر وہ جواب دیں گے کہ اللہ کی قسم تمہارا بھی حسن اور جمال ہمارے بعد زیادہ ہو گیا۔

بَابُ: اَوَّلُ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلٰى صُوْرَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَصِفَاتُهُمْ وَاَزْوَاجُهُمْ

باب: اس بات کا بیان کہ جنتیوں کے پہلے گروہ کے چہرے چودھویں کے چاند کی طرح ہوں گے

٧١٤٧:عَنْ مُّحَمَّدٍ قَالَ اِمَّا تَفَاخَرُوْا وَاِمَّا

٧١٤٧:محمد سے روایت ہے لوگوں نے فخر کیا یا ذکر کیا کہ جنت میں

تَذَاكَرُوْا الرِّجَالُ فِي الْجَنَّةِ اَكْثَرُ اَمِ النِّسَاءُ فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَوَلَمْ يَقُلْ اَبُوْا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَوَّلَ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلٰى صُوْرَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَالَّتِي تَلِيْهَا عَلٰى اَضْوَءِ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِي السَّمَآءِ لِكُلِّ امْرِءٍ مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ اثْنَتَانِ يُرٰى مُخُّ سُوْقِهِمَا مِنْ وَّرَآءِ اللَّحْمِ وَمَا فِي الْجَنَّةِ اَعْزَبُ ۔

مرد زیادہ ہوں گے یا عورتیں زیادہ ہوں گی۔ ابوہریرہ نے کہا کیا ابوالقاسم یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہیں فرمایا کہ البتہ پہلا گروہ جو بہشت میں جائے گا وہ چودھویں رات کے چاند کی طرح ہوگا اور جو گروہ اس کے بعد جائے گا وہ آسمان کے بڑے چمکدار تارے کی طرح ہوگا ان میں سے ہر مرد کے لیے دو دو بی بیاں ہوں گی جن کی پنڈلیوں کا گودا گوشت کے پرے نظر آئے گا اور جنت میں کوئی بے جورو نہ ہوگا۔

تشریح ❁ قاضی نے کہا ظاہر حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ جنت میں عورتیں زیادہ ہوں گی اور دوسری حدیث میں ہے کہ جہنم میں بھی عورتیں زیادہ ہوں گی۔ پس دونوں حدیثوں سے یہ بات نکلی کہ عورتیں بہ نسبت مردوں کے خلقت میں زائد ہیں اور یہ حدیث آدمی کی عورتوں سے متعلق ہے ورنہ حوران بہشتی ان کے سوا ہوں گی۔ اس زمانہ میں مردم شماری کے نتائج سے بھی اکثر مقامات میں یہی متحقق ہوا کہ عورتیں بہ نسبت مردوں کے زائد ہیں اور عورتیں بہ نسبت مردوں کے کم مرتی ہیں۔ پس ہماری شریعت میں جو ایک مرد کو کئی عورتیں جائز ہوئیں وہ فطرت اور مصلحت کے موافق ہے اور قیاس حضرت آدم علیہ السلام پر درست نہیں کیونکہ اس وقت دوسری کوئی عورت نہ تھی علاوہ اس کے حضرت حوا میں وہ صفات تھے جو اور عورتوں میں نہیں ہیں۔

٧١٤٨:عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ اخْتَصَمَ الرِّجَالُ وَالنِّسَآءُ اَيُّهُمْ فِي الْجَنَّةِ اَكْثَرُ فَسَاَلُوْا اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقَالَ قَالَ اَبُوْ الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ ابْنِ عُلَيَّةَ ۔

۷۱۴۸: محمد بن سیرین سے روایت ہے عورت اور مرد جھگڑے کہ جنت میں کون زیادہ ہوں گے تو ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا انہوں نے کہا ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا پھر بیان کیا حدیث کو اسی طرح جیسے اوپر گزری۔

٧١٤٩:عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَوَّلَ زُمْرَةٍ يَّدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ عَلٰى صُوْرَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَالَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ عَلٰى اَشَدِّ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِي السَّمَآءِ اِضَاءَةً لَّا يَبُوْلُوْنَ وَلَا يَتَغَوَّطُوْنَ وَلَا يَمْتَخِطُوْنَ يَتْفِلُوْنَ اَمْشَاطُهُمُ الذَّهَبُ وَرَشْحُهُمُ الْمِسْكُ مَجَامِرُهُمُ الْاَلُوَّةُ وَاَزْوَاجُهُمُ الْحُوْرُ الْعِيْنُ اَخْلَاقُهُمْ عَلٰى خُلُقِ رَجُلٍ وَّاحِدٍ عَلٰى صُوْرَةِ اَبِيْهِمْ اٰدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا فِي السَّمَآءِ ۔

۷۱۴۹: ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''سب سے پہلے جو گروہ جنت میں جائے گا وہ چودھویں رات کے چاند کی طرح ہوں گے پھر جو گروہ ان کے بعد جائے گا وہ سب سے زیادہ چمکتے ہوئے تارے کی طرح ہوگا اور جنتی نہ پیشاب کریں گے نہ پاخانہ نہ تھوکیں گے نہ ناک سنکیں گے ان کی کنگھیاں سونے کی ہوں گی اور پسینہ سے مشک کی خوشبو آئے گی ان کی انگیٹھیوں میں عود سلگتا ہوگا اور ان کی بی بیاں حوریں ہوں گی بڑی آنکھوں والی اور ان کی عادتیں ایک شخص کی عادتوں کے موافق ہوں گی (یعنی سب کے اخلاق یکساں ہوں گے) اپنے باپ آدم علیہ السلام کی صورت پر ہوں گے ساٹھ ہاتھ کا قد ہوگا۔''

٧١٥٠: عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَوَّلُ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِىْ عَلٰى صُوْرَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ عَلٰى اَشَدِّ نَجْمٍ فِى السَّمَآءِ اِضَاءَ ةً ثُمَّ هُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ مَنَازِلُ لَا يَطَغَوَّطُوْنَ وَلَا يَبُوْلُوْنَ وَلَا يَمْطَخِتُوْنَ وَلَا يَبْزُقُوْنَ اَمْشَاطُهُمُ الذَّهَبُ وَمَجَامِرُهُمُ الْاَلُوَّةُ وَرَشْحُهُمْ وَاحِدٍ عَلٰى طُوْلِ اَبِيْهِمْ اٰدَمَ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا مَالَ اِبْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ عَلٰى خُلُقِ رَجُلٍ اَخْلَاقُهُمْ عَلٰى خُلُقِ رَجُلٍ وَّقَالَ اَبُوْ كُرَيْبٍ عَلٰى خُلُقِ رَجُلٍ وَّقَالَ ابْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ عَلٰى صُوْرَةِ اَبِيْهِمْ۔

۷۱۵۰: ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔ اس میں دوگروہوں کے بعد اتنا زیادہ ہے کہ پھر ان کے بعد کئی درجے ہوں گے۔

بَابُ: فِى صِفَاتِ الْجَنَّةِ وَاَهْلِهَا وَتَسْبِيحِهِمْ فِيهَا بُكْرَةً وَعَشِيًّا

باب: جنت اور اہل جنت کی صفات اور ان کی صبح وشام کی تسبیحات کا بیان

٧١٥١: عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَّلُ زُمْرَةٍ تَلِجُ الْجَنَّةَ صُوَرُهُمْ عَلٰى صُوْرَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَا يَبْصُقُوْنَ فِيْهَا وَلَا يَمْتَخِطُوْنَ وَلَا يَتَغَوَّطُوْنَ فِيْهَآ اٰنِيَتُهُمْ وَاَمْشَاطُهُمْ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَمَجَامِرُهُمْ مِّنَ الْاَلُوَّةِ وَرَشْحُهُمُ الْمِسْكُ وَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ زَوْجَتَانِ يُرٰى مُخُّ سُوْقِهِمَا مِنْ وَرَآءِ اللَّحْمِ مِنَ الْحُسْنِ لَا اخْتِلَافَ بَيْنَهُمْ وَلَا تَبَاغُضَ قُلُوْبُهُمْ قَلْبٌ وَّاحِدٌ يُّسَبِّحُوْنَ اللّٰهَ بُكْرَةً وَّعَشِيًّا۔

۷۱۵۱: ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔ اس میں اتنا زیادہ ہے کہ ان کے برتن بھی سونے کے ہوں گے اور چاندی کے ہوں گے اور یہ ہے کہ جنت والوں میں کوئی اختلاف نہ ہوگا نہ بغض۔ ان کے دل ایک دل کی طرح ہوں گے اور وہ پاکی کریں گے اپنے پروردگار کی صبح اور شام (یعنی تسبیح کریں گے)

٧١٥٢: عَنْ جَابِرٍ رَّضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ يَاْ كُلُوْنَ فِيْهَا وَيَشْرَبُوْنَ وَلَا يَتْفُلُوْنَ

۷۱۵۲: جابرؓ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے "جنت کے لوگ کھائیں گے، اور پئیں گے، لیکن نہ تھوکیں گے، نہ پیشاب کریں گے، نہ پاخانہ کریں گے، نہ ناک سنکیں گے،

وَلَا يَبُوْلُوْنَ وَلَا يَتَغَوَّطُوْنَ وَلَا يَمْتَخِطُوْنَ قَالُوْا فَمَا بَالُ الطَّعَامِ قَالَ جُشَآءٌ وَّرَشْحٌ كَرَشْحِ الْمِسْكِ يُلْهَمُوْنَ التَّسْبِيْحَ وَالتَّحْمِيْدَ كَمَا يُلْهَمُوْنَ النَّفَسَ ۔

لوگوں نے عرض کیا پھر کھانا کدھر جائے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا ایک ڈکار ہوگی اور پسینہ آئے گا، اس میں مشک کی خوشبو ہوگی، (پس ڈکار اور پسینہ سے کھانا تحلیل ہو جائے گا) اور تسبیح اور تحمید (یعنی سبحان اللہ اور الحمد للہ) کا ان کو الہام ہوگا جیسے سانس کا الہام ہوتا ہے۔

تشریح یعنی بہشت عالم پاک ہے وہاں کے کھانے کا فضلہ اس عالم کی طرح پر نہیں بلکہ وہاں کا فضلہ ڈکار اور خوشبو دار پسینہ ہو کر نکل جایا کرے گا اور جیسے اس عالم کی زندگی ہوا کھینچنے اور سانس لینے پر موقوف ہے اس طرح اس عالم پاک میں سبحان اللہ اور الحمد للہ کہنا دم لینے کے قائم مقام ہو کر روح کا راحت افزا ہوگا۔

نووی نے کہا اہل سنت اور اکثر مسلمانوں کا مذہب یہ ہے کہ جنت کے لوگ کھائیں گے اور پئیں گے اور تمام مزے اٹھائیں گے جنت میں اور یہ نعمتیں ہمیشہ رہیں گی کبھی ختم نہ ہوں گی اور جنت کی نعمتیں دنیا کی نعمتوں کے ساتھ مشابہ ہیں صورت اور نام میں اور حقیقت ان کی اور ہے۔

۷۱۵۳: عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اِلٰى قَوْلِهٖ كَرَشْحِ الْمِسْكِ۔

۷۱۵۳: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس روایت میں بجائے تحمید کے تکبیر ہے۔

۷۱۵۴: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْكُلُ اَهْلُ الْجَنَّةِ فِيْهَا وَيَشْرَبُوْنَ وَلَا يَتَغَوَّطُوْنَ وَلَا يَمْتَخِطُوْنَ وَلَا يَبُوْلُوْنَ وَلٰكِنْ طَعَامُهُمْ ذَاكَ جُشَاءٌ كَرَشْحِ الْمِسْكِ يُلْهَمُوْنَ التَّسْبِيْحَ وَالتَّحْمِيْدَ كَمَا تُلْهَمُوْنَ النَّفَسَ قَالَ وَفِيْ حَدِيْثِ حَجَّاجٍ طَعَامُهُمْ ذٰلِكَ۔

۷۱۵۴: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۷۱۵۵: عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ وَيُلْهَمُوْنَ التَّسْبِيْحَ وَالتَّكْبِيْرَ كَمَا يُلْهَمُوْنَ النَّفَسَ ۔

۷۱۵۵: ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔ اس روایت میں بجائے تحمید کے تکبیر ہے۔

۷۱۵۶: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يَّدْخُلِ الْجَنَّةَ يَنْعَمُ لَا يَبْأَسُ لَا تَبْلٰى ثِيَابُهٗ وَلَا يَفْنٰى شَبَابُهٗ۔

۷۱۵۶: ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جو شخص جنت میں جائے گا چین کرر ہے گا بے غم رہے گا نہ کبھی اس کے کپڑے گلیں گے نہ اس کی جوانی مٹے گی۔“ (یعنی سدا جوان ہی رہے گا کبھی بوڑھا نہ ہوگا)۔

۷۱۵۷: عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُنَادِيْ مُنَادٍ اِنَّ

۷۱۵۷: ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”پکارے گا پکارنے والا (جنت کے لوگوں کو) مقرر تمہارے واسطے یہ ٹھہر چکا کہ تم تندرست رہو

لَكُمْ اَنْ تَصِحُّوْا فَلَا تَسْقَمُوْا اَبَدًا وَّاِنَّ لَكُمْ اَنْ تَحْيَوْا فَلَا تَمُوْتُوْا اَبَدًا وَّاِنَّ لَكُمْ اَنْ تَشِبُّوْا فَلَا تَهْرَمُوْا اَبَدًا وَّاِنَّ لَكُمْ اَنْ تَنْعَمُوْا فَلَا تَبْاَسُوْا اَبَدًا فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ عَزَّ وَجَلَّ وَنُوْدُوْآ اَنْ تِلْكُمُ الْجَنَّةُ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ۔

گے کبھی بیمار نہ پڑو گے اور مقرر تم زندہ رہو گے کبھی نہ مرو گے اور مقرر تم جوان بنے رہو گے کبھی بوڑھے نہ ہو گے اور مقرر تم عیش اور چین میں رہو گے کبھی رنج نہ ہو گا اور یہی مطلب ہے اللہ کے اس قول کا کہ بہشت والے آواز دیئے جائیں گے یہ تمہاری بہشت ہے جس کے تم وارث ہوئے اس وجہ سے کہ تم نیک اعمال کرتے تھے۔''

تشریح: یہ فرشتہ بہشتیوں میں منادی کردے گا تا کہ ان کو کوئی دغدغہ نہ رہے۔

۷۱۵۸: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ لِلْمُؤْمِنِ فِي الْجَنَّةِ لَخَيْمَةً مِنْ لُّؤْلُؤَةٍ وَّاحِدَةٍ مُجَوَّفَةٍ طُوْلُهَا سِتُّوْنَ مِيْلًا لِلْمُؤْمِنِ فِيْهَا اَهْلُوْنَ يَطُوْفُ عَلَيْهِمُ الْمُؤْمِنُ فَلَا يَرٰى بَعْضُهُمْ بَعْضًا۔

۷۱۵۸: عبداللہ بن قیس یعنی ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''مؤمن کو جنت میں ایک خیمہ ملے گا جو ایک ہی خولدار موتی کا ہوگا اور اس کی لمبائی ساٹھ میل تک ہو گی اس میں اس مؤمن کی بی بیاں ہوں گی اور وہ ان پر گھوما کرے گا پھر ایک دوسرے کو نہ دیکھے گا۔'' (بوجہ کشادگی کے)

۷۱۵۹: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْجَنَّةِ خَيْمَةٌ مِنْ لُّؤْلُؤَةٍ مُجَوَّفَةٍ عَرْضُهَا سِتُّوْنَ مِيْلًا فِيْ كُلِّ زَاوِيَةٍ مِّنْهَا اَهْلٌ مَّا يَرَوْنَ الْاٰخَرِيْنَ يَطُوْفُ عَلَيْهِمُ الْمُؤْمِنُ۔

۷۱۵۹: عبداللہ بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''جنت میں ایک خولدار موتی کا خیمہ ہوگا جس کی چوڑائی ساٹھ میل کی ہوگی۔ اس کے ہر کونے میں لوگ ہوں گے جو دوسرے کونے والوں کو نہ دیکھتے ہوں گے مؤمن ان پر دورہ کرے گا'' (کیونکہ وہ لوگ مؤمن کے گھر والے ہوں گے)

۷۱۶۰: عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْمَةُ دُرَّةٌ طُوْلُهَا فِي السَّمَآءِ سِتُّوْنَ مِيْلًا فِيْ كُلِّ زَاوِيَةٍ مِّنْهَا اَهْلٌ لِلْمُؤْمِنِ لَا يَرَاهُمُ الْاٰخَرُوْنَ۔

۷۱۶۰: ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''خیمہ ایک موتی ہوگا جس کی لمبائی اور اونچان بھی ساٹھ میل کی ہوگی۔ اس کے ہر کونے میں مسلمان کی بی بیاں ہوں گی جن کو دوسرے لوگ نہ دیکھ سکیں گے'' (یعنی ایک محل کے لوگ دوسرے محل کے لوگوں کو نہ دیکھیں گے بوجہ وسعت اور دوری کے)

۷۱۶۱: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيْحَانُ وَجَيْحَانُ وَالْفُرَاتُ وَالنِّيْلُ كُلٌّ مِنْ اَنْهَارِ الْجَنَّةِ۔

۷۱۶۱: ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''سیحان اور جیحان اور نیل اور فرات جنت کی نہروں میں سے ہیں۔''

تشریح: نوویؒ نے کہا سیحان اور جیحان اور سیحون اور جیحون کے سوا ہیں۔ یہ سیحان اور جیحان جو حدیث میں مذکور ہیں وہ ارمن کے بلاد میں ہیں تو جیحان مصیصہ کی نہر ہے، اور سیحان اذنہ کی اور یہ دونوں بہت بڑی نہریں ہیں، ان دونوں میں جیحان بڑی ہے اور جوہری نے جو صحاح میں کہا کہ جیحان شام میں ایک نہر ہے غلط ہے یا شام سے مراد ارمن کے بلاد ہیں مجازاً بوجہ قرب کے حازمی نے کہا سیحان ایک نہر ہے مصیصہ کے پاس اور وہ سیحون

کے سوا ہے۔ صاحب نہایہ نے کہا سیحان اور جیحان دونوں نہریں عواصم میں مصیصہ کے پاس ہیں اور طرطوس کے اور جیحون وہ ایک نہر ہے خراسان کے پرے بلخ کے پاس اور وہ جیحان کے سوا ہے اسی طرح سیحون مغایر ہے سیحان کے اور قاضی عیاض نے جو کہا کہ یہ چار نہریں بلاد اسلام کی بڑی نہریں ہیں نیل مصر میں اور فرات عراق میں اور سیحان اور جیحان یا سیحون اور جیحون خراسان میں تو اس میں کئی غلطیاں ہیں۔ ایک تو یہ فرات عراق میں نہیں ہے بلکہ وہ فاصل ہے درمیان شام اور جزیرہ کے دوسرے سیحان اور جیحان اور ہیں اور سیحون اور جیحون اور تیسرے یہ کہ سیحان اور جیحان شام میں نہیں بلکہ ارمن کے بلاد میں قریب شام کے اور یہ جو فرمایا کہ جنت کی نہریں ہیں اس کے دو معنی ہیں۔ ایک تو یہ کہ وہاں اسلام پھیل جائے گا اور ان نہروں کا پانی جن سے مسلمانوں کا جسم بنے گا جنت میں جائے گا۔ دوسرے یہ کہ درحقیقت ان نہروں میں جنت کا ایک مادہ ہے کیونکہ جنت پیدا ہو چکی ہے اور موجود ہے اور اہل سنت کا یہی مذہب ہے اور یہی معنی صحیح ہے اور کتاب الایمان میں گزرا کہ فرات اور نیل جنت سے نکلی ہیں اور بخاری میں ہے کہ سدرۃ المنتہیٰ کی جڑ سے انتہیٰ۔

بَابُ: يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اَقْوَامٌ اَفْئِدَتُهُمْ مِثْلُ اَفْئِدَةِ الطَّيْرِ

باب: جنت کے ایک گروہ کا بیان جن کے دل چڑیوں کے سے ہوں گے

۷۱۶۲: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اَقْوَامٌ اَفْئِدَتُهُمْ مِثْلُ اَفْئِدَةِ الطَّيْرِ۔

۷۱۶۲: ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''جنت میں کچھ لوگ جائیں گے جن کے دل چڑیوں کے سے ہیں۔''

تشریح: یعنی نرم اور ضعیف اللہ کے خوف سے یا متوکل چڑیوں کی طرح۔

۷۱۶۳: عَنْ هَمَّامِ ابْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَقَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اٰدَمَ عَلٰى صُوْرَتِهٖ طُوْلُهٗ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا فَلَمَّا خَلَقَهٗ قَالَ اذْهَبْ فَسَلِّمْ عَلٰى اُولٰٓئِكَ النَّفَرِ وَهُمْ نَفَرٌ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ جُلُوْسٌ فَاسْتَمِعْ مَا يُحَيُّوْنَكَ بِهٖ فَاِنَّهَا تَحِيَّتُكَ وَتَحِيَّةُ ذُرِّيَّتِكَ قَالَ فَذَهَبَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ قَالَ فَزَادُوْهُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ قَالَ فَكُلُّ مَنْ يَّدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلٰى صُوْرَةِ اٰدَمَ طُوْلُهٗ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا فَلَمْ يَزَلِ الْخَلْقُ يَنْقُصُ بَعْدَ حَتَّى الْاٰنَ۔

۷۱۶۳: ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''اللہ جل جلالہ نے حضرت آدم علیہ السلام کو بنایا اپنی صورت پر۔ ان کا قد ساٹھ ہاتھ کا تھا جب ان کو بنا چکا تو فرمایا جا اور ان فرشتوں کو سلام کر اور وہاں کئی فرشتے بیٹھے ہوئے تھے اور سن وہ تجھے کیا جواب دیتے ہیں کیونکہ تیرا اور تیری اولاد کا یہی سلام ہے۔ حضرت آدم گئے اور کہا السلام علیکم فرشتوں نے جواب میں کہا السلام علیک ورحمۃ اللہ تو ورحمۃ اللہ بڑھایا تو جو کوئی بہشت میں جائے گا وہ آدم کی صورت پر ہوگا یعنی ساٹھ ہاتھ کا لمبا۔'' حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا آدم علیہ السلام ساٹھ ہاتھ کے تھے) پھر ان کے بعد لوگوں کے قد گھٹتے گئے اب تک۔

تشریح: اللہ جل جلالہ نے حضرت آدم علیہ السلام کو بنایا اپنی صورت پر یعنی آدم کی صورت پر یعنی جو صورت ان کی دنیا میں تھی اور جس پر مرے اسی صورت پر پیدا ہوئے اور اس حدیث کی شرح اوپر گزر چکی۔

آدم علیہ السلام ساٹھ ہاتھ کے تھے پھر ان کے بعد لوگوں کے قد گھٹتے گئے یعنی حضرت آدم علیہ السلام سے جتنا زمانہ بعید ہوتا گیا آدمیوں کے قد بھی گھٹتے گئے۔ بہشت میں سب برابر ہو جائیں گے۔ ہر چند ساٹھ ہاتھ کا قد اس وقت میں خوشنما نہیں معلوم ہوتا تھا اس واسطے کہ ہمارے قد چھوٹے چھوٹے ہیں لیکن بہشت میں خوشنما معلوم ہوگا اس واسطے کہ سب برابر ہو جائیں گے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ السلام علیکم کرنا اور جواب میں وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ کہنا حضرت آدم علیہ السلام کی سنت ہے۔ جو سلام علیک چھوڑ کے بندگی یا مجرا یا آداب یا کورنش کرے وہ درحقیقت ناخلف ہے کہ اس نے اپنے قدیمی خاندان کی راہ چھوڑی بلکہ جس نے آدم کا طریقہ چھوڑا جو اللہ تعالیٰ نے ان کو بتلایا وہ آدمی نہیں ہے۔ (تحفۃ الاخیار)

بَابُ : فِي شِدَّةِ حَرِّ نَارِ جَهَنَّمَ وَبُعْدِ قَعْرِهَا وَمَا تَأْخُذُ مِنَ الْمُعَذَّبِيْنَ

باب: جہنم کا بیان اللہ ہم کو اس سے بچائے

٧١٦٤: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتٰى بِجَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لَّهَا سَبْعُوْنَ اَلْفَ زِمَامٍ مَعَ كُلِّ زِمَامٍ سَبْعُوْنَ اَلْفِ مَلَكٍ يَّجُرُّوْنَهَا۔

۷۱۶۴: عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اس دن جہنم لائی جائے گی اس کی ستر ہزار باگیں ہوں گی اور ہر ایک باگ کو ستر ہزار فرشتے کھینچتے ہوں گے۔" (تو کل فرشتے جو جہنم کو کھینچ کر لائیں گے چار ارب نوے کروڑ ہوئے)

٧١٦٥: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَارُكُمْ هٰذِهِ الَّتِيْ يُوْقِدُ بْنُ اٰدَمَ جُزْءٌ مِّنْ سَبْعِيْنَ جُزْءًا مِّنْ حَرِّ جَهَنَّمَ قَالُوْا وَاللّٰهِ اِنْ كَانَتْ لَكَافِيَةً يَّارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَاِنَّهَا فُضِّلَتْ عَلَيْهَا بِتِسْعَةٍ وَّسِتِّيْنَ جُزْءً كُلُّهَا مِثْلُ حَرِّهَا۔

۷۱۶۵: ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "یہ آگ تمہاری جس کو آدمی روشن کرتا ہے ایک حصہ ہے اس میں گرمی کا جہنم کی آگ میں ایسے ستر حصے گرمی ہے"۔ لوگوں نے عرض کیا قسم اللہ کی یہی آگ کافی تھی (جلانے کے لیے) یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "وہ تو اس سے ساٹھ پر نو حصے زیادہ گرم ہے ہر حصہ میں اتنی گرمی ہے۔"

٧١٦٦: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ اَبِي الزِّنَادِ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ كُلُّهُنَّ مِثْلُ حَرِّهَا۔

۷۱۶۶: ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

٧١٦٧: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ سَمِعَ وَجْبَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَدْرُوْنَ مَا هٰذَا قَالَ قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ هٰذَا حَجَرٌ رُمِيَ بِهٖ فِي النَّارِ مُنْذُ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا فَهُوَ يَهْوِيْ فِي النَّارِ الْاٰنَ حَتّٰى انْتَهٰى اِلٰى قَعْرِهَا۔

۷۱۶۷: ابو ہریرہؓ سے روایت ہے، ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے اتنے میں ایک دھماکے کی آواز آئی۔ آپؐ نے فرمایا تم جانتے ہو یہ کیا ہے؟ ہم نے عرض کیا اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ ایک پتھر ہے جو جہنم میں پھینکا گیا تھا ستر برس پہلے وہ جا رہا تھا اب اس کی تہ میں پہنچا" (معاذ اللہ جہنم اتنی گہری ہے کہ اس کی چوٹی سے تہ تک ستر برس کی راہ ہے اور وہ بھی اس تیز حرکت سے

جیسے پتھر اوپر سے نیچے کو گرتا ہے۔)

۷۱۶۸:عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ هٰذَا وَقَعَ فِىْ اَسْفَلِهَا فَسَمِعْتُمْ وَجْبَتَهَا ۔

۷۱۶۸:ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ویسے ہی روایت ہے جیسے اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ وہ پتھر نیچے گرا تم نے اس کا دھما کہ سنا۔

۷۱۶۹:عَنْ سَمُرَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ نَبِىَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ مِنْهُمْ مَنْ تَاْخُذُهُ النَّارُ اِلٰى كَعْبَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ تَاْخُذُهٗ اِلٰى حُجْزَتِهٖ وَمِنْهُمْ مَنْ تَاْخُذُهٗ اِلٰى عُنُقِهٖ ۔

۷۱۶۹:سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے ”بعض کو ٹخنوں تک آگ پکڑ لے گی اور بعض کو ازار باندھنے کی جگہ تک اور بعض کو گردن تک۔“

۷۱۷۰:عَنْ سَمُرَةَ ابْنِ جُنْدُبٍ اَنَّ نَبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْهُمْ مَنْ تَاْخُذُهُ النَّارُ اِلٰى كَعْبَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ تَاْخُذُهُ النَّارُ اِلٰى رُكْبَتَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ تَاْخُذُهُ النَّارُ اِلٰى حُجْزَتِهٖ وَمِنْهُمْ مَنْ تَاْخُذُهُ النَّارُ اِلٰى تَرْقُوَتِهٖ ۔

۷۱۷۰:سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”بعض کو جہنم کی آگ ٹخنوں تک پکڑے گی بعض کو گھٹنوں تک بعض کو کمر بند تک بعض کو ہنسلی تک۔

۷۱۷۱:عَنْ سَعِيْدٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَجَعَلَ مَكَانَ حُجْزَتِهٖ حَقْوَيْهِ ۔

۷۱۷۱:ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔ اس میں بجائے حجزہ کے حقو ہے۔ حقو بھی وہی ازار باندھنے کی جگہ۔

۷۱۷۲:عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَّتِ النَّارُ وَالْجَنَّةُ فَقَالَتْ هٰذِهٖ يَدْخُلُنِىَ الْجَبَّارُوْنَ وَالْمُتَكَبِّرُوْنَ وَقَالَتْ هٰذِهٖ يَدْخُلُنِىَ الضُّعَفَآءُ وَالْمَسَاكِيْنُ فَقَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِهٰذِهٖ اَنْتِ عَذَابِىْ اُعَذِّبُ بِكِ مَنْ اَشَآءُ وَرُبَّمَا قَالَ اُصِيْبُ بِكِ مَنْ اَشَآءُ وَقَالَ لِهٰذِهٖ اَنْتِ رَحْمَتِىْ اَرْحَمُ بِكِ مَنْ اَشَآءُ وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِّنْكُمَا مِلْؤُهَا ۔

۷۱۷۲:ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”جنت اور دوزخ نے جھگڑا کیا۔ دوزخ نے کہا مجھ میں بڑے بڑے زوردار مغرور لوگ آئیں گے اور جنت نے کہا مجھ میں ناتواں مسکین لوگ آئیں گے۔ اللہ جلالہ نے دوزخ سے فرمایا تو میرا عذاب ہے میں جس کو چاہوں گا تجھ سے عذاب کروں گا اور جنت سے فرمایا تو میری رحمت ہے میں جس پر چاہوں گا تجھ سے رحم کروں گا اور تم دونوں بھری جاؤ گی۔“

۷۱۷۳:عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَحَاجَّتِ النَّارُ وَالْجَنَّةُ فَقَالَتِ النَّارُ اُوْثِرْتُ بِالْمُتَكَبِّرِيْنَ وَالْمُتَجَبِّرِيْنَ وَقَالَتِ الْجَنَّةُ فَمَالِىْ لَا يَدْخُلُنِىْ اِلَّا ضُعَفَآءُ النَّاسِ وَسَقَطُهُمْ وَعَجَزُهُمْ فَقَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لِلْجَنَّةِ اَنْتِ رَحْمَتِىْ اَرْحَمُ بِكِ مَنْ

۷۱۷۳:ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”جنت اور دوزخ نے بحث کی۔ دوزخ نے کہا مجھ میں وہ لوگ آئیں گے جو متکبر اور زوروالے ہیں اور جنت نے کہا مجھے کیا ہوا مجھ میں وہی لوگ آئیں گے جو ناتواں ہیں لوگوں میں اور خراب ہیں اور عاجز ہیں۔ (یعنی اکثر یہی لوگ ہوں گے) تب اللہ تعالیٰ نے فرمایا جنت سے تو میری رحمت ہے میں تیرے ساتھ رحمت کرتا ہوں جس پر چاہتا ہوں اپنے

اَشَآءُ مِنْ عِبَادِيْ وَقَالَ لِلنَّارِ اَنْتِ عَذَابِيْ اُعَذِّبُ بِكِ مَنْ اَشَآءُ مِنْ عِبَادِيْ وَلِكُلٍّ وَاحِدَةٍ مِّنْكُمَا مِلْؤُهَا فَاَمَّا النَّارُ فَلَا تَمْتَلِئُ فَيَضَعُ قَدَمَهُ عَلَيْهَا فَتَقُوْلُ قَطْ قَطْ فَهُنَالِكَ تَمْتَلِئُ وَيُزْوٰى بَعْضُهَا اِلٰى بَعْضٍ۔

بندوں میں سے اور دوزخ سے فرمایا تو میرا عذاب ہے میں عذاب کرتا ہوں تیرے ساتھ جس کو چاہتا ہوں اپنے بندوں میں سے اور تم دونوں بھری جاؤ گی لیکن دوزخ نہ بھرے گی (اور سیر نہ ہوگی) پھر پروردگار اپنا پاؤں اس پر رکھ دے گا۔ وہ کہے گی بس بس تب بھر جائے گی اور ایک پر ایک سمٹ جائے گی۔''

تشریح نوویؒ نے کہا یہ حدیث احادیث صفات میں سے ہے اور اوپر گزر چکا کہ ان احادیث میں دو مذہب ہیں۔ ایک تو جمہور سلف اور طائفہ متکلمین کا وہ ہے کہ ان کی تاویل نہ کریں گے بلکہ ان پر ایمان لائیں گے کہ وہ حق ہیں اور مراد وہ معنی ہے جو اللہ تعالیٰ کے لائق ہے اور ظاہری معنی مراد نہیں ہے (یعنی وہ ظاہری جو متعارف ہے اور خاص ہے مخلوقات سے دوسرا مذہب جمہور متکلمین کا یہ ہے کہ ان کی تاویل کریں گے جیسے لائق ہے اس مذہب کے موافق اس حدیث کی تاویل میں اختلاف ہے بعض کہتے ہیں قدم سے مراد متقدم ہے یعنی وہ لوگ رکھے گا جو آگے سے اللہ تعالیٰ نے تیار کئے تھے عذاب کے لیے۔ دوسرے یہ کہ قدم سے بعض مخلوقات کا قدم مراد ہے۔ تیسرے یہ کہ قدم سے کوئی مخلوق مراد ہے۔

مترجم کہتا ہے کہ یہ سب تاویلات فاسدہ ہیں اور قدم سے مراد پروردگار کا قدم مراد ہے اور دوسری روایت میں امام مسلم کی رجل کا لفظ موجود ہے اور وہ مرادف ہے قدم کے اور رجل سے جماعت کا مراد لینا ابطال ہے حدیث کا اس لیے کہ دوسری روایت قدم کی تائید کرتی ہے رجل کے معنی ظاہری کو اور معلوم نہیں ہوتا کہ ان متکلمین نے ایسی تاویلیں کیوں کیں اور آیات اور احادیث بے شمار کو اپنے زعم فاسد سے کیوں بگاڑا۔ کیا خوب ہوتا اگر وہ اپنے زعم کو ان آیات اور احادیث سے بگاڑتے اور جس تنزیہ کو انہوں نے اپنے دل سے تراشا ہے اس سے باز آتے۔ اللہ تعالیٰ جن باتوں سے پاک ہے وہ قرآن مجید میں بیان کر دی گئیں نہ وہ جنا ہے نہ جنا گیا ہے نہ اس کے جوڑ کا کوئی ہے نہ کوئی چیز اس کے مثل ہے اور حدیث میں ہے کہ وہ نہ کھاتا ہے نہ پیتا ہے نہ سوتا ہے نہ اونگھتا ہے۔ اس کی ذات میں کوئی عیب نہیں ہے بس یہی تنزیہ شرعی ہے اور جن باتوں کو اللہ تعالیٰ نے اپنے لیے ثابت کیا یا اس کے رسول نے ثابت کیا ان سے تنزیہ کرنا حماقت اور بے وقوفی ہے جیسے اترنا چڑھنا ہنسنا دیکھنا سننا تعجب کرنا بیٹھنا آواز دینا بات کرنا آنا جانا ہاتھ آنکھ پاؤں منہ قدم یہ سب صفات قرآن اور حدیث سے ثابت ہیں اور اس باب میں اس قدر بے شمار آیات اور احادیث ہیں کہ تاویل اور تحریف کی گنجائش نہیں اس لیے صحیح اور اسلم وہی چال ہے جو سلف رحمہم اللہ کی چال تھی کہ جو صفات پروردگار کی قرآن و حدیث میں آئی ہیں وہ اپنے ظاہر معنی لغوی پر محمول ہیں ان میں تاویل اور تحریف درست نہیں نہ تشبیہ ان کی مخلوقات کی صفات کے ساتھ کیونکہ اللہ جل جلالہ، کی ذات اور صفت دونوں پاک ہیں تشبیہ سے۔

٧١٧٤: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ احْتَجَّتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ وَقَصَّ الْحَدِيْثَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ اَبِي الزِّنَادِ۔

۷۱۷۴: ترجمہ وہ ہے جو گزرا۔

٧١٧٥: عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحَاجَّتِ

۷۱۷۵: وہی مضمون ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں بجائے قدمہ کے رجلہ ہے اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ قدم سے حدیث میں پاؤں مراد ہے اور باطل ہے قول امام ابوبکر بن خورک کا جس نے کہا کہ رجل کی روایت صحیح اور ثابت نہیں ہے کیونکہ رجل اس روایت میں موجود ہے اور وہ صحیح ہے۔ اس روایت

الْجَنَّةُ وَالنَّارُ فَقَالَتِ النَّارُ اُوْثِرْتُ بِالْمُتَكَبِّرِيْنَ وَالْمُتَجَبِّرِيْنَ وَقَالَتِ الْجَنَّةُ فَمَالِيْ لَا يَدْخُلُنِيْ اِلَّا ضُعَفَاءُ النَّاسِ وَسَقَطُهُمْ وَغِرَّتُهُمْ فَقَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لِلْجَنَّةِ اِنَّمَا اَنْتِ رَحْمَتِيْ اَرْحَمُ بِكِ مَنْ اَشَآءُ مِنْ عِبَادِيْ وَقَالَ لِلنَّارِ اِنَّمَا اَنْتِ عَذَابِيْ اُعَذِّبُ بِكِ مَنْ اَشَاءُ وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِّنْكُمَا مِلْؤُهَا فَاَمَّا النَّارُ فَلَا تَمْتَلِئُ حَتّٰى يَضَعَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى رِجْلَهٗ تَقُوْلُ قَطْ قَطْ فَهُنَالِكَ تَمْتَلِئُ وَيُزْوٰى بَعْضُهَا اِلٰى بَعْضٍ فَلَا يَظْلِمُ اللّٰهُ مِنْ خَلْقِهٖ اَحَدًا وَاَمَّا الْجَنَّةُ فَاِنَّ اللّٰهِ يُنْشِئُ لَهَا خَلْقًا ۔

میں اتنا زیادہ ہے کہ پھر اللہ تعالیٰ اپنی مخلوقات میں سے کسی پر ظلم نہ کرے گا اور جنت کے لیے دوسری مخلوق پیدا کرے گا۔

٧١٧٦:عَنْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَّتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اِلٰى قَوْلِهٖ وَلِكِلَيْكُمَا عَلَيَّ مِلْؤُهَا وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهٗ مِنَ الزِّيَادَةِ ۔

٧١٧٦:ابوسعید سے بھی ایسے ہی روایت ہے۔

٧١٧٧:عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَزَالُ جَهَنَّمُ تَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ حَتّٰى يَضَعَ فِيْهَا رَبُّ الْعِزَّةِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى قَدَمَهٗ فَتَقُوْلُ قَطْ قَطْ وَعِزَّتِكَ وَيُزْوٰى بَعْضُهَا اِلٰى بَعْضٍ ۔

٧١٧٧:انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''ہمیشہ دوزخ کہتی رہے گی اور کچھ ہے اور کچھ ہے (یعنی اور لوگوں کو مانگے گی) یہاں تک کہ مالک عزت والا بڑی برکت والا بلندی والا اپنا قدم اس میں رکھ دے گا تب وہ کہنے لگے گی بس بس قسم تیری عزت کی اور ایک میں ایک سمٹ جائے گی۔''

٧١٧٨:عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ شَيْبَانَ ۔

٧١٧٨:ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

٧١٧٩:عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ لَا تَزَالُ جَهَنَّمُ يُلْقٰى فِيْهَا وَتَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ حَتّٰى يَضَعَ رَبُّ الْعِزَّةِ فِيْهَا قَدَمَهٗ فَيَنْزَوِيْ بَعْضُهَا اِلٰى بَعْضٍ وَتَقُوْلُ قَطْ قَطْ بِعِزَّتِكَ وَكَرَمِكَ وَلَا يَزَالُ فِي الْجَنَّةِ فَضْلٌ حَتّٰى يُنْشِئَ اللّٰهُ لَهَا خَلْقًا

٧١٧٩:انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''ہمیشہ جہنم میں لوگ ڈالے جائیں گے اور وہ یہی کہے گی اور کچھ ہے یہاں تک پروردگار عزت والا اپنا قدم اس میں رکھ دے گا تب تو سمٹ کر ایک میں ایک رہ جائے گی اور کہنے لگے گی بس بس قسم تیری عزت اور کرم کی اور ہمیشہ جنت میں خالی جگہ رہے گی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک مخلوق کو پیدا کرے گا اور اس کو اس جگہ میں

فَيُسْكِنُهُمْ فَضْلَ الْجَنَّةِ ۔

رکھے گا۔''

تشریح: نووی نے کہا اس میں دلیل ہے اہل سنت کی کہ ثواب اعمال پر منحصر نہیں ہے کیونکہ یہ لوگ پیدا ہوتے ہی جنت میں جائیں گے اور یہی حکم ہے اطفال اور مجانین کا وہ بھی بغیر اعمال کے جنت میں جائیں گے اللہ کی رحمت اور فضل سے اور اس حدیث سے یہ نکلا کہ کہ جنت کی وسعت بے حد ہے کیونکہ حدیث صحیح میں ہے کہ ایک شخص کو جنت میں دس دنیا کے برابر جگہ ملے گی باوجود اس کے اس میں خالی جگہ رہے گی انتہی۔

٧١٨٠: عَنْ اَنَسٍ يَقُوْلُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَبْقٰى مِنَ الْجَنَّةِ مَاشَآءَ اللّٰهُ اَنْ يَبْقٰى ثُمَّ يُنْشِيءُ اللّٰهُ لَهَا خَلْقًا مِّمَّا يَشَآءُ ۔

٧١٨٠: انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''جنت میں جتنی اللہ تعالیٰ چاہے گا اتنی جگہ خالی رہ جائے گی پھر اللہ تعالیٰ اس کے لیے دوسری مخلوق پیدا کرے گا۔''

٧١٨١: عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجَاءُ بِالْمَوْتِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كَاَنَّهٗ كَبْشٌ اَمْلَحُ زَادَ اَبُوْكُرَيْبٍ فَيُوْقَفُ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَاتَّفَقَا فِيْ بَاقِي الْحَدِيْثِ فَيُقَالُ يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ هَلْ تَعْرِفُوْنَ هٰذَا فَيَشْرَئِبُّوْنَ وَيَنْظُرُوْنَ وَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ هٰذَا الْمَوْتُ قَالَ ثُمَّ يُقَالُ يَا اَهْلَ النَّارِ هَلْ تَعْرِفُوْنَ هَذَا فَيَشْرَئِبُّوْنَ وَيَنْظُرُوْنَ وَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ هٰذَا الْمَوْتُ قَالَ فَيُؤْمَرُ بِهٖ فَيُذْبَحُ قَالَ ثُمَّ يُقَالُ يَآاَهْلَ الْجَنَّةِ خُلُوْدٌ فَلَا مَوْتَ وَيَآ اَهْلَ النَّارِ خُلُوْدٌ فَلَا مَوْتَ قَالَ ثُمَّ قَرَءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ اِذْقُضِيَ الْاَمْرُ وَهُمْ وَفِي غَفْلَةٍ وَّهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ وَاَشَارَ بِيَدِهٖ اِلَى الدُّنْيَا ۔

٧١٨١: ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''قیامت کے دن موت کو لائیں گے ایک سفید مینڈھے کی شکل میں اور جنت اور دوزخ کے بیچ میں اس کو ٹھہرا دیں گے، پھر کہا جائے گا، اے جنت والو تم اس کو پہچانتے ہو وہ اپنا سر اٹھائیں گے، اور اس کو دیکھیں گے، اور کہیں گے ہاں ہم پہچانتے ہیں، یہ موت ہے، پھر کہا جائے گا اے دوزخ والو! تم اس کو پہچانتے ہو، وہ سر اٹھائیں گے اور دیکھیں گے، اور کہیں گے ہاں ہم پہچانتے ہیں، یہ موت ہے، پھر حکم ہوگا وہ مینڈھا ذبح کیا جائے گا، پھر کہا جائے گا اے جنت والو تم کو ہمیشہ رہنا ہے کبھی موت نہیں ہے اور اے دوزخ والو تم کو ہمیشہ رہنا ہے کبھی موت نہیں ہے، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت پڑھی ''اور ڈرا ان کو افسوس کے دن سے جب فیصلہ ہو جائے گا اور وہ غفلت میں ہیں اور وہ یقین نہیں کرتے۔'' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اشارہ کیا اپنے ہاتھ سے دنیا کی طرف (یعنی دنیا میں ایسے مشغول ہیں کہ قیامت کا ڈر نہیں)

٧١٨٢: عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَآ اُدْخِلَ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ وَاَهْلُ النَّارِ النَّارَ قِيْلَ يَآ اَهْلَ الْجَنَّةِ ثُمَّ ذَكَرَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ اَبِيْ مُعَاوِيَةَ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ عَزَّ وَجَلَّ وَلَمْ يَقُلْ ثُمَّ قَرَءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرْ

٧١٨٢: ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

اَيْضًا وَاَشَارَ بِيَدِهٖ اِلَى الدُّنْيَا ۔

٧١٨٣:عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُدْخِلُ اللّٰهُ اَهْلَ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ وَيُدْخِلُ اَهْلَ النَّارِ النَّارَ ثُمَّ يَقُوْمُ مُؤَذِّنٌ بَيْنَهُمْ فَيَقُوْلُ يَآ اَهْلَ الْجَنَّةِ لَا مَوْتَ وَيَآ اَهْلَ النَّارِ لَا مَوْتَ كُلٌّ خَالِدٌ فِيْمَا هُوَ فِيْهِ ۔

۷۱۸۳:عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ جنت والوں کو جنت میں اور دوزخ والوں کو دوزخ میں لے جائے گا پھر پکارنے والا ان کے بیچ کھڑا ہوگا اور کہے گا اے جنت والو موت نہیں ہے اور اے دوزخ والو موت نہیں ہے ہر ایک اپنے مقام میں ہمیشہ رہے گا۔''

٧١٨٤:عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا صَارَ اَهْلُ الْجَنَّةِ اِلَى الْجَنَّةِ وَصَارَ اَهْلُ النَّارِ اِلَى النَّارِ اُتِيَ بِالْمَوْتِ حَتّٰى يُجْعَلَ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ ثُمَّ يُذْبَحُ ثُمَّ يُنَادِيْ مُنَادٍ يَآ اَهْلَ الْجَنَّةِ لَا مَوْتَ وَيَآ اَهْلَ النَّارِ لَا مَوْتَ فَيَزْدَادُ اَهْلُ الْجَنَّةِ فَرَحًا اِلٰى فَرَحِهِمْ وَيَزْدَادُ اَهْلُ النَّارِ حُزْنًا اِلٰى حُزْنِهِمْ ۔

۷۱۸۴:عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''جب جنت والے جنت میں جائیں گے اور دوزخ والے دوزخ میں تو موت لائی جائے گی اور جنت اور دوزخ کے بیچ میں ذبح کی جائے گی پھر ایک پکارنے والا پکارے گا اے جنت والو اب موت نہیں ہے، اور اے دوزخ والو اب موت نہیں ہے۔ جنت والوں کو یہ سن کر خوشی پر خوشی حاصل ہوگی اور دوزخ والوں کو رنج پر رنج زیادہ ہوگا۔''

٧١٨٥:عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضِرْسُ الْكَافِرِ اَوْنَابُ الْكَافِرِ مِثْلُ اُحُدٍ وَّغِلَظُ جِلْدِهٖ مَسِيْرَةُ ثَلَاثٍ ۔

۷۱۸۵:ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''کافر کا دانت یا اس کی کچلی احد پہاڑ کے برابر ہوگی اور اس کی کھال کی دبازت اور گندگی تین دن کی راہ ہوگی۔''

تشریح یہ اس واسطے ہوگا تاکہ عذاب زیادہ ہو اور یہ سب باتیں ممکن ہیں اللہ تعالیٰ کو ان پر قدرت ہے اور مخبر صادق نے ان کی خبر دی اس لیے ایمان ان پر واجب ہے (نوویؒ)

٧١٨٦:عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ يَرْفَعُهٗ قَالَ مَا بَيْنَ مَنْكِبَيِ الْكَافِرِ فِي النَّارِ مَسِيْرَةُ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ لِّلرَّاكِبِ الْمُسْرِعِ وَلَمْ يَذْكُرِ الْوَكِيْعِيُّ فِي النَّارِ ۔

۷۱۸۶:ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''کافر کے دونوں مونڈھوں کے بیچ میں تیز رو سوار کے تین دن کی راہ ہوگی۔''

٧١٨٧:عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَهْلِ الْجَنَّةِ قَالُوْا بَلٰى قَالَ كُلُّ ضَعِيْفٍ مُتَضَعَّفٍ لَّوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ ثُمَّ قَالَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَهْلِ النَّارِ قَالُوْا بَلٰى قَالَ كُلُّ عُتُلٍّ جَوَّاظٍ مُسْتَكْبِرٍ ۔

۷۱۸۷:حارثہ بن وہب سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''کیا میں تم کو نہ بتلاؤں جنت کے لوگ۔'' لوگوں نے کہا بتلائیے فرمایا ''ہر ناتواں لوگوں کے نزدیک ذلیل اگر قسم کھالے اللہ کے بھروسے پر البتہ اللہ تعالیٰ اس کو سچا کر دے۔'' اور پھر فرمایا کیا میں تم کو نہ بتلاؤں دوزخ والے؟ لوگوں نے عرض کیا کیوں نہیں بتلائیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''ہر جھگڑالو بڑے

پیٹ والا مغرور یا ہر موٹا مغرور یا ہر مال جمع کرنے والا مغرور۔''

۷۱۸۸: عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ اَلَا اَدُلُّكُمْ۔

۷۱۸۸: ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

۷۱۸۹: عَنْ حَارِثَةَ ابْنِ وَهْبِ نِ الْخُزَاعِيِّ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَهْلِ الْجَنَّةِ كُلُّ ضَعِيْفٍ مُّتَضَعَّفٍ لَّوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَهْلِ النَّارِ كُلُّ جَوَّاظٍ زَنِيْمٍ مُتَكَبِّرٍ۔

۷۱۸۹: ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ دوزخ والا ہر موٹا حرام خور چغل خور یا دغا بازی سے ایک قوم میں شریک ہونے والا گھمنڈ والا ہے۔

۷۱۹۰: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رُبَّ اَشْعَثَ مَدْفُوْعٍ بِالْاَبْوَابِ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ۔

۷۱۹۰: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''کئی لوگ ایسے ہیں جن پر غبار پڑا ہوا ہے، پریشان حالت میں دروازوں پر سے دھکیلے جاتے ہیں پر اگر وہ اللہ تعالیٰ کے بھروسے پر قسم کھا بیٹھیں تو اللہ تعالیٰ ان کی قسم پوری کرے۔'' (یعنی اللہ کے نزدیک مقبول ہیں گو دنیا داروں کی نظروں میں حقیر ہیں)

۷۱۹۱: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ زَمْعَةَ قَالَ خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ النَّاقَةَ وَذَكَرَ الَّذِيْ عَقَرَهَا فَقَالَ اِذِ انْبَعَثَ اَشْقَاهَا انْبَعَثَ بِهَا رَجُلٌ عَزِيْزٌ عَارِمٌ مَّنِيْعٌ فِيْ رَهْطِهٖ مِثْلُ اَبِيْ زَمْعَةَ ثُمَّ ذَكَرَ النِّسَآءَ فَوَعَظَ فِيْهِنَّ ثُمَّ قَالَ اِلٰى مَا يَجْلِدُ اَحَدُكُمْ امْرَاَتَهٗ فِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ بَكْرٍ جَلْدَ الْاَمَةِ وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ كُرَيْبٍ جَلْدَ الْعَبْدِ وَلَعَلَّهٗ يُضَاجِعُهَا مِنْ اٰخِرِ يَوْمِهٖ ثُمَّ وَعَظَهُمْ فِيْ ضِحْكِهِمْ مِنَ الضَّرْطَةِ فَقَالَ اِلٰى مَا يَضْحَكُ اَحَدُكُمْ مِمَّا يَفْعَلُ۔

۷۱۹۱: عبد اللہ بن زمعہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے خطبہ پڑھا اور حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی کا ذکر کیا اور اس شخص کا ذکر کیا جس نے اس اونٹنی کو زخمی کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا ''جب اٹھا اس قوم میں کا بڑا بدبخت اٹھا اس کام کے لیے ایک شخص عزت والا شریر مفسد خبیث اپنے کنبہ کا زور رکھنے والا۔ جیسے ابو زمعہ ہے'' پھر عورتوں کا ذکر کیا اور ان کے مقدمہ میں نصیحت کی فرمایا کس واسطے تم میں سے کوئی اپنی عورت کو مارتا ہے جیسے لونڈی یا غلام کو مارتا ہے اور شاید وہ اسی دن شام کو اس کو اپنے پاس سلاوے (تو شام کو محبت اور دن کو ایسی سخت مار نہایت نامناسب ہے) پھر لوگوں کو نصیحت کی گوز پر ہنسنے سے اور فرمایا کیوں تم میں سے کوئی ہنستا ہے اس کام پر جو خود بھی کرتا ہے (یعنی ہوا کا صادر ہونا ضروری ہے اور ہر ایک آدمی گوز لگاتا ہے پھر دوسرے پر ہنسنا نادانی ہے)

۷۱۹۲: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَءَيْتُ عَمْرَو بْنَ لُحَيِّ بْنِ قَمْعَةَ بْنِ خِنْدِفَ اَبَا بَنِيْ كَعْبٍ هٰؤُلَآءِ يَجُرُّ قُصْبَهٗ فِي النَّارِ۔

۷۱۹۲: ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''میں نے عمرو بن لحی کو دیکھا جو بنی کعب ان لوگوں کا باپ تھا (یعنی جد اعلیٰ) وہ اپنی آنتیں کھینچ رہا ہے جہنم میں۔'' دوسری روایت میں ہے کہ اسی نے سائبہ کو نکالا تھا (سائبہ وہ جانور جو مشرک اپنے بتوں کے نام پر چھوڑ دیتے تھے اس پر بوجھ نہ لادتے تھے۔)

٧١٩٣:عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ ابْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُوْلُ اِنَّ الْبَحِيْرَةَ الَّتِىْ يُمْنَعُ دَرُّهَا لِلطَّوَاغِيْتِ فَلَا يَحْلُبُهَا اَحَدٌ مِنَ النَّاسِ وَاَمَّا السَّآئِبَةُ الَّتِىْ كَانُوْا يُسَيِّبُوْنَهَا لِاٰلِهَتِهِمْ فَلَا يُحْمَلُ عَلَيْهَا شَيْءٌ قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَيْتُ عَمْرَو بْنَ عَامِرِنِ الْخُزَاعِيَّ يَجُرُّ قُصْبَهٗ فِى النَّارِ وَكَانَ اَوَّلَ مَنْ سَيَّبَ السَّوَآئِبَ۔

۷۱۹۳: سعید بن میسّب کہتے تھے بحیرہ وہ جانور ہے، جس کا دودھ دوہنا موقوف کیا جاتا ہے بتوں کے لیے، تو کوئی آدمی اس جانور کا دودھ نہ دوہ سکتا اور سائبہ وہ ہے جس کو اپنے معبودوں کے نام پر چھوڑ دیتے تھے اس پر کوئی بوجھ نہ لادتے تھے اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''میں نے عمرو بن عامر خزاعی کو دیکھا وہ اپنی آنتیں جہنم میں کھینچ رہا تھا اور سب سے پہلے سائبہ اسی نے نکالا۔''

تشریح: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دوزخ پیدا ہو چکی ہے اور بعضے کافر مرتے ہی وہاں بھیج دیئے جاتے ہیں۔

٧١٩٤:عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صِنْفَانِ مِنْ اَهْلِ النَّارِ لَمْ اَرَهُمَا قَوْمٌ مَعَهُمْ سِيَاطٌ كَاَذْنَابِ الْبَقَرِ يَضْرِبُوْنَ بِهَا النَّاسَ وَنِسَاءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ مُمِيْلَاتٌ مَآئِلَاتٌ رُءُوْسُهُنَّ كَاَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْمَآئِلَةِ لَا يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يَجِدْنَ رِيْحَهَا وَاِنَّ رِيْحَهَا لَيُوْجَدُ مِنْ مَّسِيْرَةِ كَذَا وَكَذَا۔

۷۱۹۴: ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''دو قسمیں ہیں دوزخیوں کی جن کو میں نے نہیں دیکھا (یعنی دنیا میں ابھی وہ پیدا نہیں ہوئے) ایک تو وہ لوگ جن کے پاس کوڑے ہیں بیل کے دموں کی طرح اور لوگوں کو ان سے مارتے ہیں (ظلم سے) اور ایک عورتیں ہیں جو کپڑا پہنے ہیں پر ننگی ہیں (یا اللہ تعالیٰ کا ان پر احسان ہے پر وہ شکر نہیں کرتیں) خاوند کو سیدھے راستہ سے بہکانے والیاں خود بہکنے والیاں (یا مٹکتے ہوئے چلنے والیاں مٹکاتے ہوئے اپنے کندھوں کو اتراتے ہوئے) ان کے سر گویا بختی اونٹوں کے کوہان ہیں (جوڑا بڑا کرنے والیاں کپڑا موباف لگا کر) ایک طرف جھکے ہوئے، وہ جنت میں نہ جائیں گی بلکہ جنت کی خوشبو بھی نہ سونگھیں گی، حالانکہ جنت کی خوشبو اتنی دور سے آتی ہے (یہ عورتیں کافر ہوں گی اگر ان کی باتوں کو حلال سمجھ کر کرتی ہوں ورنہ مراد یہ ہے کہ اول وہلہ میں ان کو جنت نصیب نہ ہوگی۔''

٧١٩٥:عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْشِكُ اِنْ طَالَتْ بِكَ مُدَّةٌ اَنْ تَرٰى قَوْمًا فِىْ اَيْدِيْهِمْ مِثْلُ اَذْنَابِ الْبَقَرِ يَغْدُوْنَ فِىْ غَضَبِ اللّٰهِ وَيَرُوْحُوْنَ فِىْ سَخَطِ اللّٰهِ۔

۷۱۹۵: ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''قریب ہے اگر تو دیر تک جیا تو دیکھے گا ایسے لوگوں کو جن کے ہاتھوں میں بیل کی دم کی طرح ہوں گے (یعنی کوڑے) اور وہ صبح کریں گے اللہ تعالیٰ کے غصے میں اور شام کریں گے اللہ کے قہر میں۔''

٧١٩٦:عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

۷۱۹۶: ترجمہ وہی ہے۔ اس میں بجائے قہر کے لعنت ہے۔

يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنْ طَالَتْ بِكَ مُدَّةٌ اَوْشَكَ اَنْ تَرٰى قَوْمًا يَغْدُوْنَ فِيْ سَخَطِ اللّٰهِ وَيَرُوْحُوْنَ فِيْ لَعْنَتِهٖ فِيْ اَيْدِيْهِمْ مِثْلُ اَذْنَابِ الْبَقَرِ ۔

بَابُ : فَنَآءِ الدُّنْيَا وَبَيَانِ الْحَشْرِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

باب: دنیا کے فنا اور حشر کا بیان

۷۱۹۷:عَنْ مُّسْتَوْرِدٍ اَخِيْ بَنِيْ فِهْرٍ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاللّٰهِ مَا الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا مِثْلُ مَا يَجْعَلُ اَحَدُكُمْ اِصْبَعَهٗ هٰذِهٖ وَاَشَارَ يَحْيٰى بِالسَّبَّابَةِ فِي الْيَمِّ فَلْيَنْظُرْ بِمَ تَرْجِعُ وَفِيْ حَدِيْثِهِمْ جَمِيْعًا غَيْرَ يَحْيٰى سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ذٰلِكَ وَفِيْ حَدِيْثِ اَبِيْ اُسَامَةَ عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ اَخِيْ بَنِيْ فِهْرٍ وَّفِيْ حَدِيْثِهٖ اَيْضًا قَالَ وَاَشَارَ اِسْمٰعِيْلُ بِالْاِبْهَامِ ۔

۷۱۹۷:مستورد بن شداد سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”قسم اللہ کی دنیا آخرت کے سامنے ایسی ہے جیسے کوئی تم میں سے یہ انگلی ڈالے اور یحییٰ نے کلمہ کی انگلی سے اشارہ کیا دریا میں پھر دیکھے تو کتنی تری دریا میں سے لاتا ہے۔“ (تو جتنا پانی انگلی میں لگا رہتا ہے وہ گویا دنیا ہے اور وہ دریا آخرت ہے۔ یہ نسبت دنیا کو آخرت سے اور چونکہ دنیا فانی ہے اور آخرت دائمی باقی ہے اس واسطے اس سے بھی کم ہے)

۷۱۹۸:عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الرِّجَالُ وَالنِّسَآءُ جَمِيْعًا يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ قَالَ يَا عَائِشَةُ الْاَمْرُ اَشَدُّ مِنْ اَنْ يَّنْظُرَ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ۔

۷۱۹۸:ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ ﷺ فرماتے تھے ”قیامت کے دن لوگ حشر کئے جائیں گے ننگے پاؤں ننگے بدن بن ختنہ کئے ہوئے۔“ میں نے عرض کیا ”یا رسول اللہ مرد اور عورت ایک ساتھ ہوں گے تو ایک دوسرے کو دیکھے گا۔“ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ وہاں کی مصیبت ایسی سخت ہوگی کہ کوئی دوسرے کو نہ دیکھے گا (اپنے اپنے فکر میں ہوں گے۔)

۷۱۹۹:عَنْ حَاتِمِ ابْنِ اَبِيْ صَغِيْرَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْ حَدِيْثِهٖ غُرْلًا۔

۷۱۹۹:ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

۷۲۰۰:عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ وَهُوَ يَقُوْلُ اِنَّكُمْ مُلَاقُوا اللّٰهِ مُشَاةً حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا وَلَمْ يَذْكُرْ زُهَيْرٌ فِيْ حَدِيْثِهٖ يَخْطُبُ ۔

۷۲۰۰:ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے۔ ”خطبہ میں تم اللہ سے ملو گے پاپیادہ ننگے پاؤں ننگے بدن بن ختنہ (جیسے پیدا ہوئے تھے“)۔

۷۲۰۱:عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا

۷۲۰۱:عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی

قَالَ قَامَ فِينَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطِيْبًا م بِمَوْعِظَةٍ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اِنَّكُمْ تَحْشُرُوْنَ اِلَى اللّٰهِ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا كَمَا بَدَاْنَا اَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيْدُهٗ وَعْدًا عَلَيْنَا اِنَّا كُنَّا فٰعِلِيْنَ اَلَا وَاِنَّ اَوَّلَ الْخَلَائِقِ يُكْسٰى يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ اَلَا وَاِنَّهٗ سَيُجَاءُ بِرِجَالٍ مِّنْ اُمَّتِيْ فَيُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ فَاَقُوْلُ يَا رَبِّ اَصْحَابِيْ فَيُقَالُ اِنَّكَ لَا تَدْرِيْ مَا اَحْدَثُوْا بَعْدَكَ فَاَقُوْلُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَّا دُمْتُ فِيْهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَاِنْ تَغْفِرْلَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ قَالَ فَيُقَالُ لِيْ اِنَّهُمْ لَمْ يَزَالُوْا مُرْتَدِّيْنَ عَلٰى اَعْقَابِهِمْ مُنْذُ فَارَقْتَهُمْ وَفِيْ حَدِيْثِ وَكِيْعٍ وَّمُعَاذٍ فَيُقَالُ اِنَّكَ لَا تَدْرِيْ مَا اَحْدَثُوْا بَعْدَكَ۔

اللہ علیہ وآلہ وسلم خطبہ پڑھنے کو کھڑے ہوئے ہم میں وعظ کا خطبہ (اس سے معلوم ہوا کہ وعظ کھڑے ہو کر کہنا درست ہے) تو فرمایا ''اے لوگو! تم اللہ کی طرف حشر کئے جاؤ گے ننگے پاؤں بن ختنہ جیسے ہم نے پیدا کیا اول بار ویسے ہی دوبارہ پیدا کریں گے۔ یہ وعدہ ہے ہمارا جس کو ہم کرنے والے ہیں۔ خبردار رہو سب سے پہلے تمام مخلوقات میں حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قیامت کے دن کپڑے پہنائے جائیں گے اور آگاہ رہو کہ میری امت کے کچھ لوگ لائے جائیں گے پھر ان کو بائیں طرف ہٹایا جائے گا (کافروں کی طرف) میں عرض کروں گا، اے مالک میرے یہ تو میرے اصحاب ہیں۔ جواب میں کہا جائے گا تم نہیں جانتے انہوں نے کیا گن کیا تمہارے بعد۔ میں وہی کہوں گا جو نیک بندے (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) نے کہا میں تو ان لوگوں پر اس وقت تک گواہ تھا۔ جب تک ان میں تھا۔ پھر جب تو نے مجھ کو اٹھالیا تو تو ان پر نگہبان تھا (اور مجھ کو ان کا علم نہ رہا) اور تو ہر چیز پر گواہ ہے (یعنی تیرا علم سب جگہ ہے) اگر تو ان کو عذاب کرے تو وہ تیرے بندے ہیں اور جو تو ان کو بخش دیوے تو تو غالب ہے حکمت والا۔ پھر مجھ سے کہا جائے گا یہ لوگ مرتد ہو گئے (یعنی اسلام سے پھر گئے) جب تو ان سے جدا ہوا۔''

۷۲۰۲: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰى ثَلَاثِ طَرَائِقَ رَاغِبِيْنَ رَاهِبِيْنَ وَاثْنَانِ عَلٰى بَعِيْرٍ وَّثَلَاثَةٌ عَلٰى بَعِيْرٍ وَّ اَرْبَعَةٌ عَلٰى بَعِيْرٍ وَعَشَرَةٌ عَلٰى بَعِيْرٍ وَتَحْشُرُ بَقِيَّتَهُمُ النَّارُ تَبِيْتُ مَعَهُمْ حَيْثُ بَاتُوْا وَتَقِيْلُ مَعَهُمْ حَيْثُ قَالُوْا وَتُصْبِحُ مَعَهُمْ حَيْثُ اَصْبَحُوْا وَتُمْسِيْ مَعَهُمْ حَيْثُ اَمْسَوْا۔

۷۲۰۲: ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''لوگ تین گروہوں پر اکٹھا کئے جائیں گے (یہ وہ حشر ہے جو قیامت سے پہلے دنیا ہی میں ہوگا اور یہ سب نشانیوں کے بعد آخری نشانی ہے) بعضے خوش ہوں گے بعضے ڈرتے ہوں گے۔ دو ایک اونٹ پر ہوں گے۔ تین ایک اونٹ پر ہوں گے چار ایک اونٹ پر ہوں گے دس ایک اونٹ پر ہوں گے اور باقی لوگوں کو آگ جمع کرے گی جب وہ رات کو ٹھہریں گے تو آگ بھی ٹھہر جائے گی۔ اسی طرح جب دوپہر کو سوئیں گے تب بھی آگ ٹھہر جائے گی اور جہاں وہ صبح کو پہنچیں گے آگ بھی صبح کرے گی جہاں وہ شام کو پہنچیں گے آگ بھی وہیں ساتھ شام کرے گی (غرض کہ سب لوگوں کو ہانک کر شام کے ملک کو لے جائے گی)''

بَابُ : صِفَةِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ

باب: قیامت کے دن کا بیان

٧٢٠٣:عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ قَالَ يَقُوْمُ اَحَدُهُمْ فِيْ رَشْحِهٖ اِلٰى اِنْصَافِ اُذُنَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ مُثَنّٰى قَالَ يَقُوْمُ النَّاسُ لَمْ يَذْكُرْ يَوْمَ۔

۷۲۰۳:عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''اس آیت کی تفسیر میں جس دن لوگ کھڑے ہوں گے پروردگار عالم کے سامنے بعض لوگ اپنے پسینے میں ڈوبے کھڑے ہوں گے جو دونوں کانوں کے نصف تک ہوگا۔''

٧٢٠٤:عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ عُبَيْدِاللّٰهِ عَنْ نَّافِعٍ غَيْرَ اَنَّ فِيْ حَدِيْثِ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ وَصَالِحٍ حَتّٰى يَغِيْبَ اَحَدُهُمْ فِيْ رَشْحِهٖ اِلٰى اَنْصَافِ اُذُنَيْهِ۔

۷۲۰۴:ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ یہاں تک کہ بعض آدمی اپنے پسینہ میں کانوں کے نصف تک ڈوب جائے گا۔

٧٢٠٥:عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْعَرَقَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَيَذْهَبُ فِي الْاَرْضِ سَبْعِيْنَ بَاعًا وَّاِنَّهٗ لَيَبْلُغُ اِلٰى اَفْوَاهِ النَّاسِ اَوْ اِلٰى اٰذَانِهِمْ يَشُكُّ ثَوْرٌ اَيُّهُمَا قَالَ۔

۷۲۰۵:ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''پسینہ قیامت کے دن ستر باع (دونوں ہاتھ کی پھیلائی) زمین میں جائے گا اور بعض آدمیوں کے منہ یا کانوں تک ہوگا۔'' شک ہے ثور کو (جو راوی ہے حدیث کا۔)

٧٢٠٦:عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ تُدْنَى الشَّمْسُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنَ الْخَلْقِ حَتّٰى تَكُوْنَ مِنْهُمْ كَمِقْدَارِ مِيْلٍ قَالَ سُلَيْمُ بْنُ عَامِرٍ فَوَاللّٰهِ مَا اَدْرِيْ مَا يَعْنِيْ بِالْمِيْلِ اَمَسَافَةَ الْاَرْضِ اَوِ الْمِيْلَ الَّذِيْ تُكْتَحَلُ بِهِ الْعَيْنُ قَالَ فَيَكُوْنُ النَّاسُ عَلٰى قَدْرِ اَعْمَالِهِمْ فِي الْعَرَقِ فَمِنْهُمْ مَنْ يَّكُوْنُ اِلٰى كَعْبَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَّكُوْنُ اِلٰى رُكْبَتَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَّكُوْنُ اِلٰى حَقْوَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يُّلْجِمُهُ الْعَرَقُ اِلْجَامًا قَالَ وَاَشَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ اِلٰى فِيْهِ۔

۷۲۰۶:مقداد بن اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے ''قیامت کے دن سورج نزدیک کیا جائے گا یہاں تک کہ ایک میل پر آجائے گا۔'' سلیم بن عامر نے کہا قسم اللہ کی میں نہیں جانتا میل سے کیا مراد ہے یہ میل زمین کا جو کوس کے برابر ہوتا ہے یا میل سے مراد سلائی ہے جس سے سرمہ لگاتے ہیں تو لوگ اپنے اپنے اعمال کے موافق پسینہ میں ڈوبے ہوں گے کوئی تو ٹخنوں تک ڈوبا ہوگا کوئی گھٹنوں تک کوئی ازار باندھنے کی جگہ تک کسی کو پسینہ کی لگام ہوگی اور اشارہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے اپنے منہ کی طرف'' (یعنی منہ تک پسینہ ہوگا۔)

تشریح بعض لوگ اس حدیث میں یہ اشکال کرتے ہیں کہ آفتاب زمین سے کئی کروڑ میل پر ہے باوجود اس کے اتنی حرارت ہے پھر اگر ایک میل پر ہو تو اس کی شعاع سے بلکہ اس کے شعلوں سے جس میں صدہا من کے پتھر اڑتے ہیں ایک دم میں سب جل کر خاک ہو جائیں۔ ان کا جواب یہ ہے کہ یہ آخرت کا بیان ہے اور وہاں کے اجسام اور طرح کے ہوں گے تو جائز ہے کہ ان میں اتنی حرارت کا تحمل ہو جیسے عطارد وہ آفتاب سے اس قدر قریب ہے کہ زمین والے ایک دم اس پر نہیں ٹھہر سکتے۔ باوجود اس کے اگر عطارد پر اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہوں تو وہ فراغت سے رہتے ہوں گے اور یہ بھی جائز ہے کہ آفتاب میں اس دن اتنی حرارت نہ ہو۔

بَابُ : صِفَاتِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاَهْلِ النَّارِ

٧٢٠٧:عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ الْمُجَاشِعِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَاتَ يَوْمٍ فِيْ خُطْبَتِهٖ اَلَا اِنَّ رَبِّيْ اَمَرَنِيْ اَنْ اُعَلِّمَكُمْ مَا جَهِلْتُمْ مِّمَّا عَلَّمَنِيْ يَوْمِيْ هٰذَا كُلُّ مَالٍ نَحَلْتُهٗ عَبْدًا حَلَالٌ وَّ اِنِّيْ خَلَقْتُ عِبَادِيْ حُنَفَآءَ كُلَّهُمْ وَ اِنَّهُمْ اَتَتْهُمُ الشَّيٰطِيْنُ فَاجْتَالَتْهُمْ عَنْ دِيْنِهِمْ وَحَرَّمَتْ عَلَيْهِمْ مَّآ اَحْلَلْتُ لَهُمْ وَاَمَرَتْهُمْ اَنْ يُّشْرِكُوْا بِيْ مَالَمْ اُنْزِلْ بِهٖ سُلْطَانًا وَّاِنَّ اللّٰهَ نَظَرَ اِلٰى اَهْلِ الْاَرْضِ فَمَقَتَهُمْ عَرَبَهُمْ وَعَجَمَهُمْ اِلَّا بَقَايَا مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ وَقَالَ اِنَّمَا بَعَثْتُكَ لِاَبْتَلِيَكَ وَاَبْتَلِيَ بِكَ وَاَنْزَلْتُ عَلَيْكَ كِتَابًا لَّا يَغْسِلُهُ الْمَآءُ تَقْرَاُهٗ نَائِمًا وَيَقْظَانَ وَاِنَّ اللّٰهِ اَمَرَنِيْ اَنْ اُحَرِّقَ قُرَيْشًا فَقُلْتُ رَبِّ اِذًا يَّثْلَغُوْا رَاْسِيْ فَيَدَعُوْهُ خُبْزَةً قَالَ اسْتَخْرِجْهُمْ كَمَا اَخْرَجُوْكَ وَاغْزُهُمْ نُغْزِكَ وَاَنْفِقْ فَسَنُنْفِقُ عَلَيْكَ وَابْعَثْ جَيْشًا نَبْعَثْ خَمْسَةً مِّثْلَهٗ وَقَاتِلْ بِمَنْ اَطَاعَكَ مَنْ عَصَاكَ قَالَ وَاَهْلُ الْجَنَّةِ ثَلٰثَةٌ ذُوْ سُلْطٰنٍ مُقْسِطٌ مُتَصَدِّقٌ مُوَفَّقٌ وَّرَجُلٌ رَّحِيْمٌ رَّقِيْقُ الْقَلْبِ لِكُلِّ ذِيْ قُرْبٰى وَمُسْلِمٍ وَّعَفِيْفٌ مُّتَعَفِّفٌ ذُوْ عِيَالٍ قَالَ وَاَهْلُ النَّارِ خَمْسَةٌ الضَّعِيْفُ الَّذِيْ لَا زَبْرَلَهُ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْكُمْ تَبَعًا لَّا يَتْبَعُوْنَ اَهْلًا وَّلَا مَالًا وَّالْخَائِنَ الَّذِيْ لَا يَخْفٰى لَهٗ طَمَعٌ وَّاِنْ دَقَّ اِلَّا خَانَهٗ وَرَجُلٌ لَا يُصْبِحُ وَلَا يُمْسِيْ اِلَّا وَهُوَ يُخَادِعُكَ عَنْ اَهْلِكَ وَمَالِكَ وَذَكَرَ الْبُخْلَ اَوِ الْكَذِبَ وَالشِّنْظِيْرُ الْفَحَّاشُ وَلَمْ

باب: دنیا میں جنتی اور دوزخی لوگوں کی پہچان

۷۲۰۷:عیاض بن حمار مجاشعی سے روایت رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ایک دن خطبہ میں فرمایا ''آ گاہ رہو میرے رب نے مجھ کو حکم کیا سکھلاؤں تم کو جو تم کو معلوم نہیں ان باتوں میں سے جو اللہ تعالیٰ نے آج کے دن مجھ کو سکھلائیں ہیں جو مال اپنے بندے کو دوں وہ حلال ہے، اس کے لیے (یعنی جو شرع کی رو سے حرام نہیں ہے وہ حلال ہے، گو لوگوں نے اس کو حرام کر رکھا ہو، جیسے سائبہ اور وصیلہ اور بحیرہ اور حام وغیرہ جن کو مشرکین نے حرام کر رکھا تھا) اور میں نے اپنے سب بندوں کو مسلمان بنایا (یا گناہوں سے پاک یا استقامت پر اور ہدایت کی قابلیت پر اور بعض نے کہا مراد وہ عہد ہے جو دنیا میں آنے سے پیشتر لیا تھا اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوْا بَلٰى) پھر ان کے پاس شیطان آئے اور ان کے دین سے ان کو ہٹا دیا (یا ان کے دین سے روک دیا) اور جو چیزیں میں نے ان کے لیے حلال کی تھیں وہ حرام کیں اور ان کو حکم کیا میرے ساتھ شرک کرنے کا جس کی میں نے کوئی دلیل نہیں اتاری اور بیشک اللہ تعالیٰ نے زمین والوں کو دیکھا پھر ان سب کو برا سمجھا عرب کے ہوں یا عجم کے (عجم عرب کے سوا اور ملک) سوا ان چند لوگوں کے جو اہل کتاب میں سے باقی تھے (سیدھی راہ پر یعنی حضرت عیسیٰ کی امت کے لوگ جو توحید کے قائل تھے اور تثلیث کے منکر تھے) اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں نے تجھ کو اس لیے بھیجا کہ تجھ کو آزماؤں صبر و استقامت میں کافروں کی ایذا پر اور ان لوگوں کو آزماؤں جن کے پاس تجھ کو بھیجا، (کہ کون ان میں سے ایمان قبول کرتا ہے کون کافر رہتا ہے کون منافق) اور میں نے تجھ پر کتاب اتاری جس کو پانی نہیں دھوتا۔ (کیونکہ وہ کتاب صرف کاغذ پر نہیں لکھی بلکہ سینوں پر نقش ہے) تو اس کو پڑھتا ہے سوتے اور جاگتے اور اللہ نے مجھ کو حکم کیا قریش کے لوگوں کو جلا دینے کا (یعنی ان کے قتل کا) میں نے عرض کیا اے رب وہ تو میرا سر توڑ ڈالیں گے روٹی کی طرح اس کو ٹکڑے کر دیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ان کو نکال دے جیسے انہوں نے تجھے نکالا اور جہاد کر ان سے ہم تیری مدد کریں گے اور خرچ کر تیرے امور پر خرچ کیا جائے گا (یعنی تو اللہ کی راہ میں خرچ کر اللہ [illegible] دے

يَذْكُرْ اَبُوْ غَسَّانَ فِيْ حَدِيْثِهٖ وَاَنْفِقْ فَسَنُنْفِقَ عَلَيْكَ ـ

گا) اور تو لشکر بھیج ہم ویسے پانچ لشکر بھیجیں گے (فرشتوں کے) اور جو لوگ تیری اطاعت کریں ان کو لے کر ان سے لڑ جو تیرا کہنا مانیں اور جنت والے تین شخص ہیں ایک تو وہ جو حکومت رکھتا ہے اور انصاف کرتا ہے سچا ہے نیک کاموں کی توفیق دیا گیا ہے۔ دوسرا وہ جو مہربان ہے نرم دل ہر ناتے والے پر اور ہر مسلمان پر۔ تیسرا جو پاک دامن ہے اور سوال نہیں کرتا بال بچوں والا اور دوزخ والے پانچ شخص ہیں ایک تو وہ ناتواں جن کو تمیز نہیں (کہ بری بات سے بچیں) جو تم میں تابعدار ہیں نہ وہ گھر بار چاہتے ہیں نہ مال (یعنی محض بے فکری حلال حرام سے غرض نہ رکھنے والے) دوسرے وہ چور جب اس پر کوئی چیز اگرچہ حقیر ہو کھلے وہ اس کو چراوے تیسرے وہ شخص جو صبح اور شام تجھ سے فریب کرتا ہے تیرے گھر والوں اور تیرے مال کے مقدمہ میں اور بیان کیا آپ ﷺ نے بخیل اور جھوٹے کا (کہ وہ بھی دوزخی ہے) اور شنظیر کا یعنی گالیاں بکنے والا فحش کہنے والا۔

۷۲۰۸: عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْ حَدِيْثِهٖ كُلُّ مَالٍ نَحَلْتُهٗ عَبْدًا حَلَالٌ ـ

۷۲۰۸: ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

۷۲۰۹: عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ ذَاتَ يَوْمٍ وَّسَاقَ الْحَدِيْثَ وَقَالَ فِيْ اٰخِرِهٖ قَالَ يَحْيٰى قَالَ شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ مُطَرِّفًا فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ ـ

۷۲۰۹: ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

۷۲۱۰: عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ اَخِيْ بَنِيْ مُجَاشِعٍ قَالَ قَامَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ خَطِيْبًا فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِيْ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ هِشَامٍ عَنْ قَتَادَةَ وَزَادَ فِيْهِ وَاِنَّ اللّٰهَ اَوْحٰى اِلَيَّ اَنْ تَوَاضَعُوْا حَتّٰى لَا يَفْخَرَ اَحَدٌ عَلٰى اَحَدٍ وَلَا يَبْغِيْ اَحَدٌ عَلٰى اَحَدٍ وَّقَالَ فِيْ حَدِيْثِهٖ وَهُمْ فِيْكُمْ تَبَعًا لَّا يَبْغُوْنَ اَهْلًا وَّلَا مَالًا فَقُلْتُ فَيَكُوْنُ ذٰلِكَ يَآ اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ وَاللّٰهِ لَقَدْ اَدْرَكْتُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَرْعٰى عَلٰى

۷۲۱۰: ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔ اس میں اتنا زیادہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حکم کیا مجھ کو تواضع کرنے کا اس طرح پر کہ کوئی فخر نہ کرے دوسرے پر نہ کوئی زیادتی کرے دوسرے پر اور اس روایت میں یہ ہے کہ وہ لوگ تم میں تابعدار ہیں نہ گھر والی چاہیں نہ مال۔ قتادہ نے کہا ایسا ہو گا اے ابوعبداللہ مطرف بن عبداللہ نے کہا (انہی کی کنیت ابوعبداللہ ہے) ہاں قسم اللہ کی میں نے ان کو جاہلیت کے زمانہ میں پایا ایک شخص کسی قبیلہ کی (بکریاں) چراتا وہاں کوئی نہ ملتی اس کو مگر گھر والوں کی لونڈی اسی سے جماع کرتا۔

الْحَيِّ مَا بِهٖ اِلَّا وَلِيْدَ تَهُمْ يَطَأُهَا۔

تشریح: نوویؒ نے کہا مراد اخیر زمانہ جاہلیت ہے کیونکہ مطرف کم سن تھا اور اس نے بحالت بلوغ اور عقل جاہلیت کا زمانہ نہیں دیکھا۔

بَابُ : عَرْضِ الْمَقْعَدِ عَلَى الْمَيِّتِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ

باب: مردے کو اس کا ٹھکانہ بتلائے جانے اور قبر کے عذاب کا بیان

۷۲۱۱:عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا مَاتَ عُرِضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُهُ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ اِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَمِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَمِنْ اَهْلِ النَّارِ يُقَالُ هٰذَا مَقْعَدُكَ حَتّٰى يَبْعَثَكَ اللّٰهُ اِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

۷۲۱۱:عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”تم میں سے جب کوئی مر جاتا ہے تو صبح اور شام اپنے ٹھکانے کے سامنے لایا جاتا ہے اگر جنت والوں میں سے ہے تو جنت والوں میں سے اور جو دوزخ والوں میں سے ہے تو دوزخ واالوں میں سے پھر کہا جاتا ہے یہ تیرا ٹھکانہ ہے یہاں تک کہ بھیجے گا تجھ کو اللہ تعالیٰ اس طرف قیامت کے دن۔“

۷۲۱۲:عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا مَاتَ الرَّجُلُ عُرِضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُهٗ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ اِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَالْجَنَّةُ وَاِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَالنَّارُ قَالَ ثُمَّ يُقَالُ هٰذَا مَقْعَدُكَ الَّذِيْ تُبْعَثُ اِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

۷۲۱۲:عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”جب آدمی مر جاتا ہے تو اس کا ٹھکانا صبح اور شام سامنے کیا جاتا ہے اگر وہ بہشتی ہے تو بہشت دکھلائی جاتی ہے اور اگر دوزخی ہے تو دوزخ دکھائی جاتی ہے پھر کہا جاتا ہے یہ تیرا ٹھکانہ ہے جہاں تو قیامت کے دن بھیجا جائے گا۔“

۷۲۱۳:عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ وَّلَمْ اَشْهَدْهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلٰكِنْ حَدَّثَنِيْهِ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَائِطٍ لِبَنِي النَّجَّارِ عَلٰى بَغْلَةٍ لَّهٗ وَنَحْنُ مَعَهٗ اِذْ حَادَتْ بِهٖ فَكَادَتْ تُلْقِيْهِ وَاِذَا اَقْبُرٌ سِتَّةٌ اَوْ خَمْسَةٌ اَوْ اَرْبَعَةٌ قَالَ كَذَا كَانَ يَقُوْلُ الْجُرَيْرِيُّ فَقَالَ مَنْ يَّعْرِفُ اَصْحَابَ هٰذِهِ الْاَقْبُرِ فَقَالَ رَجُلٌ اَنَا قَالَ فَمَتٰى مَاتَ هٰؤُلَآءِ قَالَ مَا تُوَافِي الْاِشْرَاكِ فَقَالَ اِنَّ هٰذِهِ الْاُمَّةَ تُبْتَلٰى فِيْ قُبُوْرِهَا فَلَوْ لَا اَنْ لَّا تَدَافَنُوْا لَدَعَوْتُ اللّٰهَ اَنْ يُّسْمِعَكُمْ مِنْ عَذَابِ

۷۲۱۳:ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نہیں، بلکہ زید بن ثابت سے سنی وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بنی نجار کے باغ میں ایک خچر پر جا رہے تھے، ہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے۔ اتنے میں وہ خچر بھڑکا اور قریب ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گرا دیوے وہاں پر چھ یا پانچ یا چار قبریں تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کوئی جانتا ہے یہ قبریں کن کن کی ہیں۔ ایک شخص بولا میں جانتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کب مرے وہ بولا شرک کے زمانہ میں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، اس امت کا امتحان ہوگا قبروں میں پھر اگر تم دفن کرنا نہ چھوڑ دو تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا تم کو قبر کا عذاب سنا دیتا جو میں سن رہا ہوں۔ بعد اس کے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہماری

الْقَبْرِ الَّذِىْ اَسْمَعُ مِنْهُ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ فَقَالَ تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ قَالُوْا نَعُوْذُ بِااللّٰهِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ فَقَالَ تَعَوَّذُوْا بِااللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ قَالُوْا نَعُوْذُ بَاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ قَالَ تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنَ الْفِتَنِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ قَالُوْا نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْفِتَنِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ قَالَ تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ قَالُوْا نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ ۔

طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا ''پناہ مانگو اللہ تعالیٰ کی جہنم کے عذاب سے، لوگوں نے کہا پناہ مانگتے ہیں ہم اللہ کی جہنم کے عذاب سے پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''پناہ مانگو اللہ کی قبر کے عذاب سے۔'' لوگوں نے کہا پناہ مانگتے ہیں ہم اللہ کی قبر کے عذاب سے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''پناہ مانگو اللہ کی چھپے اور کھلے فتنوں سے۔'' لوگوں نے کہا پناہ مانگتے ہیں ہم اللہ تعالیٰ کی چھپے اور کھلے فتنوں سے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''پناہ مانگو اللہ تعالیٰ کی دجال کے فتنہ سے۔'' لوگوں نے کہا پناہ مانگتے ہیں دجال کے فتنہ سے۔

تشریح نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اہل سنت کا مذہب یہ ہے کہ عذاب قبر حق ہے اور اس کے دلائل کتاب اور سنت میں بہت ہیں۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اَلنَّارُ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَّ عَشِيًّا اور احادیث صحیحہ متعددہ اس باب میں وارد ہیں اور یہ عذاب عقل کے خلاف نہیں ہے اس لیے کہ ممکن ہے بدن کے ایک جز میں حیاۃ کا پیدا ہونا اور جب عقل کے خلاف نہ ہوا اور شرع سے اس کا ثبوت ہو تو اس کا قبول اور اعتقاد واجب ہے اور امام مسلم نے اس مقام میں بہت سی حدیثیں بیان کیں جن سے قبر کا عذاب اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سننا اس عذاب کو اور مردوں کا سننا اپنے دفن کرنے والوں کی جوتیوں کی آواز وغیرہ وغیرہ بہت سی باتیں ثابت ہوتی ہیں اور کتاب الصلوۃ اور کتاب الجنائز میں اس کے متعلق بہت سی باتیں گزر چکیں اور مقصود یہ ہے کہ اہل سنت عذاب قبر کو ثابت کرتے ہیں اور خوارج اور معتزلہ اور بعض مرجیہ اس کا انکار کرتے ہیں اور اہل سنت کے نزدیک عذاب قبر اسی بدن پر ہے یا اس کے کسی جزو پر بعد اعادہ روح کے اور محمد بن جریر اور عبداللہ بن کرام اور ایک طائفہ نے اس میں خلاف کیا ہے وہ کہتے ہیں اعادہ روح شرط نہیں ہے۔ ہمارے اصحاب نے کہا کہ یہ غلط ہے کیونکہ الم اور احساس زندہ ہی کو ہوتا ہے اور میت کے اجزاء کا تفرق یا جانوروں کا کھا جانا یا مچھلیوں کا نگل جانا اس کو مانع نہیں، اس لیے کہ جیسے حشر کے دن اللہ تعالیٰ بدن کا اعادہ کرے گا اور وہ اس پر قادر ہے اسی طرح ممکن ہے کہ بدن کے اجزاء میں سے کسی جزو میں حیات کا اعادہ کرے اگرچہ اس کو درندوں یا مچھلیوں نے کھا لیا ہو۔ اب اگر کوئی اعتراض کرے کہ ہم مردے کو قبر میں اسی حال میں دیکھتے ہیں جیسے رکھا تھا پھر اس کا سوال اور بٹھانا اور لوہے کے گرزوں سے مارنا کیسے ہوتا ہے نہ ان کا کوئی نشان معلوم ہوتا ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ یہ عادت کے خلاف نہیں بلکہ اس کی نظیر موجود ہے جو شخص سو جاتا ہے، اس کو لذت ہوتی ہے رنج ہوتا ہے، اور جاگنے والوں کو کچھ نہیں معلوم ہوتا اسی طرح جاگنے والا اپنے دل میں الم اور لذت پاتا ہے اور جو اس کے پاس بیٹھا ہو اس کو خبر نہیں ہوتی اور جبرئیل علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وحی سناتے تھے پر اوروں کو خبر نہ ہوتی۔ اب رہا میت کا بٹھانا وہ شاید خاص ہو اس شخص سے جو دفن کیا جائے اور اس کے لیے نہ ہو جس کو جانور کھا لیں۔ اسی طرح گرزوں سے مارنا بھی ممکن ہے اس طرح پر کہ قبر وسیع کر دی جائے۔

مترجم کہتا ہے کہ قبر پہلی منزل ہے آخرت کی منزلوں میں سے اور آخرت کی باتیں دنیا کی باتوں سے صرف نام اور صورت میں ملتی ہیں لیکن ان کی حقیقت اور ماہیت اور ہے۔ پس آخرت کی مار اور آخرت کا بٹھانا اور آخرت کا سوال یہ سب میت سے اس طرح ہو سکتا ہے کہ دنیاداروں کو مطلق اس کی خبر نہ ہو اور جب دنیا ہی میں قبر کے عذاب کی نظیر موجود ہے یعنی خواب کی تکلیف اور سختی اور خوشی تو اس کے انکار کرنے کی کوئی وجہ نہیں اور اصل یہ ہے کہ جس وقت روح انسانی اس جسد فانی سے جدا ہوتی ہے تو کیفیت جسمانی اس روح پر بالکل طاری رہتی ہے اور روح اپنے تمام حرکات اور سکنات کا تصور اور احساس جسمانی طور سے کرتی ہے بس! اس کا بٹھانا اور اس کا سوال اور اس کا عذاب روح کو اسی طرح معلوم ہوتا ہے

جیسے دنیا میں بدن پر یہ باتیں ہوتی تھیں اور اس صورت میں جس شخص کو جانور کھا جائیں یا مچھلیاں نگل جائیں اس پر بھی عذاب ہونے میں کوئی اشکال نہیں بہر حال جب حدیث صحیح سے یہ امر ثابت ہے تو گو ہماری عقل میں اچھے طور سے نہ آئے ہم کو تسلیم کرنا چاہیے کیونکہ آخرت کی باتیں اچھے طور سے جب ہی سمجھ میں آئیں گی جب اس دنیا سے جدائی ہوگی اور آخرت سے تعلق پیدا ہوگا اور اسی وجہ سے جو لوگ دنیا کی زندگی میں بھی آخرت سے تعلق رکھتے ہیں ان پر وہاں کی باتیں اچھی طرح ظاہر ہوتی ہیں جیسے انبیاء اور صالحین اور اولیاء اللہ علیہم السلام۔

٧٢١٤: عَنْ اَنَسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ لَا اَنْ لَّاتَدَافَنُوْا لَدَعَوْتُ اللّٰهَ اَنْ يُّسْمِعَكُمْ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔

۷۲۱۴: انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''اگر تم دفن کرنا نہ چھوڑ دو (قبر کے عذاب کے ڈر سے) البتہ میں دعا کروں کہ اللہ تعالیٰ تم کو قبر کا عذاب سنا دے۔''

٧٢١٥: عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَسَمِعَ صَوْتًا فَقَالَ يَهُوْدُ تُعَذَّبُ فِيْ قُبُوْرِهَا۔

۷۲۱۵: ابو ایوبؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نکلے آفتاب ڈوبنے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک آواز سنی تو فرمایا ''یہودیوں کو عذاب ہوتا ہے ان کی قبروں میں۔''

٧٢١٦: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا وُضِعَ فِيْ قَبْرِهٖ وَتَوَلّٰى عَنْهُ اَصْحَابُهٗ اِنَّهٗ لَيَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ قَالَ يَاْتِيْهِ مَلَكَانِ فَيُقْعِدَانِهٖ فَيَقُوْلَانِ لَهٗ مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِيْ هٰذَا الرَّجُلِ قَالَ فَاَمَّا الْمُؤْمِنُ فَيَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنَّهٗ عَبْدُ اللّٰهِ وَ رَسُوْلُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَيُقَالُ لَهُ انْظُرْ اِلٰى مَقْعَدِكَ مِنَ النَّارِ قَدْ اَبْدَلَكَ اللّٰهُ بِهٖ مَقْعَدًا مِّنَ الْجَنَّةِ قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَرَاهُمَا جَمِيْعًا قَالَ قَتَادَةُ وَذُكِرَ لَنَا اَنَّهٗ يُفْسَحُ لَهٗ فِيْ قَبْرِهٖ سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا وَّيُمْلَاُ عَلَيْهِ خَضِرًا اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ۔

۷۲۱۶: انس بن مالکؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''بندہ جب اپنی قبر میں رکھا جاتا ہے اور اس کے ساتھی پیٹھ موڑ کر لوٹتے ہیں تو وہ ان کی جوتیوں کی آواز سنتا ہے پھر دو فرشتے اس کے پاس آتے ہیں اس کو بٹھاتے ہیں اور اس سے کہتے ہیں تو اس شخص کے باب میں کیا کہتا تھا (یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے باب میں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام تعظیم سے نہیں لیتے تاکہ وہ سمجھ نہ جائے) مومن کہتا ہے میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں اور اس کے رسول ہیں اللہ تعالیٰ اپنی رحمت بھیجے ان پر اور سلام۔ پھر اس سے کہا جاتا ہے تو اپنا ٹھکانہ دیکھ جہنم میں اللہ تعالیٰ نے اس کے بدلے تجھے جنت میں ٹھکانا دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''وہ اپنے دونوں ٹھکانے دیکھتا ہے۔'' قتادہ نے کہا انس نے ہم سے ذکر کیا کہ اس کی قبر ستر ہاتھ چوڑی ہو جاتی ہے اور سبزی سے بھر جاتی ہے (یعنی باغیچہ بن جاتا ہے) قیامت تک۔

تشریح پوری حدیث اور کتابوں میں ہے۔ مومن کا تو حال بیان ہوا اور کافر یا منافق یہ کہتا ہے میں نہیں جانتا کہ یہ شخص کون ہے اور میں بھی وہی کہتا تھا جو اور لوگ کہتے تھے پھر فرشتہ اس کو لوہے کے گرزوں سے مارتا ہے اور قیامت تک یہی عذاب ہوتا رہتا ہے ایک روایت میں ہے کہ دو فرشتے آتے ہیں ایک کا نام منکر دوسرے کا نکیر۔ پوچھتے ہیں کہ تیرا رب کون ہے، تیرا نبی کون ہے، تیرا دین کیا ہے۔ پھر مومن برابر جواب دیتا ہے اور کہتا ہے میرا رب اللہ ہے اور میرے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور میرا دین اسلام ہے اور کافر آئیں بائیں شائیں بکتا ہے۔

٧٢١٧: عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ

۷۲۱۷: انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''مردہ جب قبر میں رکھا جاتا ہے تو وہ اپنے لوگوں کی

الْمَيِّتَ اِذَا وُضِعَ فِيْ قَبْرِهٖ اِنَّهٗ لَيَسْمَعُ خَفْقَ نِعَالِهِمْ اِذَا انْصَرَفُوْا۔

جوتیوں کی آواز سنتا ہے جب وہ واپس جاتے ہیں۔''

۷۲۱۸:عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا وُضِعَ فِيْ قَبْرِهٖ وَتَوَلّٰى عَنْهُ اَصْحَابُهٗ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ شَيْبَانَ عَنْ قَتَادَةَ۔

۷۲۱۸: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۷۲۱۹:عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ قَالَ نَزَلَتْ فِيْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَيُقَالُ مَنْ رَّبُّكَ فَيَقُوْلُ رَبِّيَ اللّٰهُ وَنَبِيِّيْ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ عَزَّ وَجَلَّ يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ۔

۷۲۱۹: براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''یہ آیت اللہ تعالیٰ قائم رکھتا ہے ایمان والوں کو پکی بات پر دنیا میں اور آخرت میں قبر کے عذاب میں اتری ہے۔ میت سے پوچھا جاتا ہے تیرا رب کون ہے۔ وہ کہتا ہے میرا رب اللہ تعالیٰ ہے اور میرے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ یہی مراد ہے اللہ کے اس قول سے کہ قائم رکھتا ہے ایمان والوں کو پکی بات پر آخرتک۔

۷۲۲۰:عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ قَالَ نَزَلَتْ فِيْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔

۷۲۲۰: ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

۷۲۲۱:عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اِذَا خَرَجَتْ رُوْحُ الْمُؤْمِنِ تَلَقَّاهَا مَلَكَانِ يُصْعِدَانِهَا قَالَ حَمَّادٌ فَذَكَرَ مِنْ طِيْبِ رِيْحِهَا وَذَكَرَ الْمِسْكَ قَالَ وَيَقُوْلُ اَهْلُ السَّمَآءِ رُوْحٌ طَيِّبَةٌ جَاءَ تْ مِنْ قِبَلِ الْاَرْضِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكِ وَ عَلٰى جَسَدٍ كُنْتِ تَعْمُرِيْنَهٗ فَيُنْطَلَقُ بِهٖ اِلٰى رَبِّهٖ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ يَقُوْلُ انْطَلِقُوْا بِهٖ اِلٰى اٰخِرِ الْاَجَلِ قَالَ وَاِنَّ الْكَافِرَ اِذَا خَرَجَتْ رُوْحُهٗ قَالَ حَمَّادٌ وَذَكَرَ مِنْ نَتْنِهَا وَذَكَرَ لَعْنًا وَّتَقُوْلُ اَهْلُ السَّمَآءِ رُوْحٌ خَبِيْثَةٌ جَآئَتْ مِنْ قِبَلِ الْاَرْضِ قَالَ فَيُقَالُ انْطَلِقُوْا بِهٖ اِلٰى اٰخِرِ الْاَجَلِ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ فَرَدَّ

۷۲۲۱: ابو ہریرہؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا (یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قول ہے جیسے آگے معلوم ہوگا) جب ایمان دار کی روح بدن سے نکلتی ہے، تو اس کے آگے دو فرشتے آتے ہیں، اس کو آسمان پر چڑھا لے جاتے ہیں۔ حماد نے کہا (جو حدیث کا راوی ہے) کہ ابو ہریرہ نے اس روح کی خوشبو کا اور مشک کا ذکر کیا اور کہا کہ آسمان والے کہتے ہیں (یعنی فرشتے) کوئی پاک روح ہے جو زمین کی طرف سے آئی اللہ تعالیٰ تجھ پر رحمت کرے اور تیرے بدن پر جس کو تو نے آباد رکھا پھر پروردگار کے پاس اس کو لے جاتے ہیں۔ وہ فرماتا ہے اس کو لے جاؤ (اپنے مقام میں یعنی علیین میں جہاں مؤمنوں کی ارواح رہتی ہیں) قیامت ہونے تک (وہیں رکھو) اور کافر کی جب روح نکلتی ہے حماد نے کہا (جو اس حدیث کا راوی ہے) کہ ابو ہریرہ نے اس کی بدبو کا اور اس پر لعنت کا ذکر کیا آسمان والے کہتے ہیں کوئی ناپاک روح ہے جو زمین کی

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَيْطَةً كَانَتْ عَلَيْهِ عَلٰى اَنْفِهٖ هٰكَذَا۔

طرف سے آئی پھر حکم ہوتا ہے اس کو لیجاؤ (اپنے مقام میں یعنی سجین میں جہاں کافروں کی روحیں رہتی ہیں) قیامت ہونے تک۔ ابو ہریرہ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے ایک باریک کپڑا جو آپ ﷺ اوڑھے تھے اپنی ناک پر ڈالا (جب کافر کی روح کا ذکر کیا اس کی بدبو بیان کرنے کو) اس طرح سے۔

۷۲۲۲: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا مَعَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ فَتَرَآئَيْنَا الْهِلَالَ وَكُنْتُ رَجُلًا حَدِيْدًا الْبَصَرِ فَرَاَيْتُهٗ وَلَيْسَ اَحَدٌ يَزْعُمُ اَنَّهٗ رَاٰهُ غَيْرِیْ قَالَ فَجَعَلْتُ اَقُوْلُ لِعُمَرَ اَمَا تَرَاهُ فَجَعَلَ لَا يَرَاهُ قَالَ يَقُوْلُ عُمَرُ سَارَاهُ وَاَنَا مُسْتَلْقٍ عَلٰى فِرَاشِيْ ثُمَّ اَنْشَاَ يُحَدِّثُنَا عَنْ اَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُرِيْنَا مَصَارِعَ اَهْلِ بَدْرٍ بِالْاَمْسِ يَقُوْلُ هٰذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ غَدًا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ قَالَ فَقَالَ عُمَرُ وَالَّذِیْ بَعَثَهٗ بِالْحَقِّ مَا اَخْطَئُوا الْحُدُوْدَ الَّتِیْ حَدَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَجُعِلُوْا فِیْ بِئْرٍ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ فَانْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى انْتَهٰى اِلَيْهِمْ فَقَالَ يَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ وَيَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ هَلْ وَجَدْتُّمْ مَا وَعَدَكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ حَقًّا فَاِنِّیْ قَدْ وَجَدْتُّ مَا وَعَدَنِیَ اللّٰهُ حَقًّا قَالَ عُمَرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ تُكَلِّمُ اَجْسَادًا لَّا اَرْوَاحَ فِيْهَا قَالَ مَا اَنْتُمْ بِاَسْمَعَ لِمَا اَقُوْلُ مِنْهُمْ غَيْرَ اَنَّهُمْ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ اَنْ يَّرُدُّوْا عَلَیَّ شَيْئًا۔

۷۲۲۲: انس بن مالکؓ سے روایت ہے، ہم حضرت عمرؓ کے ساتھ تھے مکہ اور مدینہ کے بیچ میں تو ہم سب لوگ چاند دیکھنے لگے۔ میری نگاہ تیز تھی میں نے چاند کو دیکھ لیا اور میرے سوا کسی نے نہ کہا کہ ہم نے چاند کو دیکھا۔ میں حضرت عمرؓ سے کہنے لگا تم چاند نہیں دیکھتے۔ دیکھو یہ چاند ہے۔ ان کو دکھلائی نہ دیا۔ وہ کہنے لگے مجھے تھوڑی دیر میں دکھلائی دے گا (جب ذرا روشن ہوگا) اور میں اپنے بچھونے پر چت پڑا تھا پھر انہوں نے ہم سے بدر والوں کا قصہ شروع کیا۔ وہ کہنے لگے رسول اللہ ﷺ ہم کو کل کے دن (یعنی لڑائی سے پہلے ایک دن بدر والوں کے گرنے کے مقام بتلانے لگے آپ فرماتے تھے اللہ چاہے تو کل کے دن فلانا یہاں گرے گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا قسم اس کی جس نے آپ ﷺ کو سچا کلام دیکر بھیجا، جو حدیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان کی تھیں وہ وہاں سے نہ ہٹے (یعنی ہر ایک کافر اسی مقام میں مارا گیا جو آپؐ نے بیان کر دیا تھا) پھر وہ سب ایک کنویں میں دھکیل دیئے گئے ایک پر ایک۔ رسول اللہ ﷺ چلے اور ان کے پاس تشریف لے گئے پھر پکارا ''اے فلانے فلانے کے بیٹے اور اے فلانے فلانے کے بیٹے جو اللہ اور اس کے رسول نے تم سے وعدہ کیا وہ تم نے پایا (اور اس کا عذاب دیکھا) میں نے تو پایا جو اللہ تعالیٰ نے مجھ سے سچا وعدہ کیا تھا۔'' (کہ تمہاری فتح ہوگی اور کافر مارے جائیں گے) یہ سن کر حضرت عمرؓ نے کہا یا رسول اللہ آپ ﷺ ان بدنوں سے کلام کرتے ہیں جن میں جان نہیں ہے، (وہ کیا سنیں گے) آپ ﷺ نے فرمایا میں جو کہہ رہا ہوں تم ان سے زیادہ اس کو نہیں سنتے البتہ اتنا فرق ہے کہ وہ کچھ جواب نہیں دے سکتے۔

تشریح ۞ اور سننے میں تم اور وہ برابر ہیں۔ اس حدیث سے صاف سماع موتی ثابت ہوتا ہے عام اس سے کہ کافر ہوں یا مسلمان اور دوسری حدیثیں بھی اس کی تائید کے لیے وارد ہیں اور بعض اہل حدیث کا مذہب یہی ہے کہ موتی سنتے ہیں اور اور اسی وجہ سے ان کو سلام کرنے کا حکم ہوا۔ امام مازریؒ نے کہا بعض لوگوں نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے کہ مردہ سنتا ہے پھر انکار کیا مازری نے سماع موتی کا اور دعوی کیا کہ یہ سماع خاص

اہل بدر سے (جیسے قتادہ نے کہا کہ وہ لوگ ایک لحظہ کے لیے زندہ کر دیئے گئے تھے تا کہ حضرت کا کلام سن لیں) اور رد کیا اس کا قاضی عیاضؒ نے اور کہا کہ یہ سماع اسی پر محمول ہے جیسے اور احادیث سے سماع موتی ثابت ہے اور کلام قاضی کا ظاہر مختار ہے جس کو سلام کرنے کی حدیث مقتضی ہے۔ یہ کلام ہے نوویؒ کا۔

۷۲۲۳:عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَكَ قَتْلٰى بَدْرٍ ثَلٰثًا ثُمَّ اَتَاهُمْ فَقَامَ عَلَيْهِمْ فَنَادَاهُمْ فَقَالَ يَا اَبَا جَهْلِ بْنَ هِشَامٍ يَا اُمَيَّةَ بْنَ خَلَفٍ يَا عُتْبَةَ بْنَ رَبِيْعَةَ يَا شَيْبَةَ بْنَ رَبِيْعَةَ اَلَيْسَ قَدْ وَجَدْتُّمْ مَّا وَعَدَكُمْ رَبُّكُمْ حَقًّافَاِنِّىْ قَدْوَجَدْتُّ مَا وَعَدَنِىْ رَبِّىْ حَقًّا فَسَمِعَ عُمَرُ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ يَسْمَعُوْنَ وَاَنّٰى يُجِيْبُوْنَ وَقَدْ جِيْفُوْا قَالَ وَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ مَآ اَنْتُمْ بِاَسْمَعَ لِمَآ اَقُوْلُ مِنْهُمْ وَلَا يَقْدِرُوْنَ اَنْ يُّجِيْبُوْا ثُمَّ اَمَرَ بِهِمْ فَسُحِبُوْا فَاُلْقُوْا فِىْ قَلِيْبِ بَدْرٍ۔

۷۲۲۳:انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بدر کے مقتولین کو تین روز تک یوں ہی پڑا رہنے دیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے اور ان کو آواز دی تو فرمایا ''اے ابوجہل بن ہشام اور اے امیہ بن خلف اور اے عتبہ بن ربیعہ اور اے شیبہ بن ربیعہ کیا تم نے پایا جو اللہ تعالیٰ نے تم سے سچا وعدہ کیا کیونکہ میں نے تو پایا جو اللہ تعالیٰ نے مجھ سے سچا وعدہ کیا تھا۔'' حضرت عمرؓ نے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمانا سنا تو عرض کیا یارسول اللہ یہ کیا سنتے ہیں اور کب جواب دیتے ہیں یہ تو مردار ہو کر سڑ گئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں جو کہہ رہا ہوں اس کو تم لوگ ان سے زیادہ نہیں سنتے۔ البتہ یہ بات ہے کہ وہ جواب نہیں دے سکتے۔ پھر آپ ﷺ نے حکم دیا وہ کھینچے گئے اور بدر کے کنویں میں ڈال دیئے گئے۔

۷۲۲۴:عَنْ اَبِىْ طَلْحَةَ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ وَّظَهَرَ عَلَيْهِمْ نَبِىُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِبِضْعَةٍ وَّعِشْرِيْنَ رَجُلًا وَّفِىْ حَدِيْثِ رَوْحٍ بِاَرْبَعَةٍ وَّعِشْرِيْنَ رَجُلًا مِّنْ صَنَادِيْدِ قُرَيْشٍ فَاُلْقُوْا فِىْ طَوِىٍّ مِّنْ اَطْوَآءِ بَدْرٍ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ۔

۷۲۲۴:ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ جب بدر کا دن ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کافروں پر غالب ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا بیس پر کئی آدمی قریش کے سرداروں کے لیے ان کی نعشیں ایک کنویں میں ڈالی گئیں بدر کے کنوؤں میں سے۔

بَابُ : اِثْبَاتِ الْحِسَابِ

باب: حساب کا بیان

۷۲۲۵:عَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حُوْسِبَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عُذِّبَ فَقُلْتُ اَلَيْسَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيْرًا فَقَالَ لَيْسَ ذَاكَ الْحِسَابُ اِنَّمَا ذَاكَ الْعَرْضُ مَنْ نُّوْقِشَ

۷۲۲۵:ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''جس شخص سے قیامت کے دن حساب ہوگا اس کو عذاب ہوگا۔'' میں نے کہا اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے پھر قریب حساب کیا جائے گا آسانی سے اور لوٹ جائے گا اپنے گھر والوں میں خوش ہو کر۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ حساب نہیں ہے یہ فقط دکھا دینا ہے (اس کے اعمال کا) اور

الْحِسَابَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عُذِّبَ۔

جس سے جھگڑا ہوگا حساب میں قیامت کے دن اس کو عذاب ہوگا۔

تشریح: کیونکہ حساب کی رو سے نجات پانا بہت مشکل ہے۔ ہر سانس اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے اور ہر نعمت پر شکر واجب ہے۔ پس اتنی عبادت کس بندے سے ہوسکتی ہے کہ ایک دم اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل نہ رہے۔ اے مالک اور مولےٰ اور آقا ہمارے ہم حساب کے لائق کہاں ہیں ہمارا تو دفتر سب برائیوں ہی سے سیاہ ہورہا ہے اور سوا تیرے فضل اور کرم کے ہمارا چھٹکارا نہیں ہوسکتا۔

۷۲۲۶:عَنْ اَيُّوْبَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ۔

۷۲۲۶: ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

۷۲۲۷:عَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ اَحَدٌ يُّحَاسَبُ اِلَّا هَلَكَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَيْسَ اللّٰهُ يَقُوْلُ حِسَابًا يَسِيْرًا قَالَ ذَاكَ الْعَرْضُ وَلٰكِنْ مَّنْ نُوْقِشَ الْحِسَابَ هَلَكَ۔

۷۲۲۷: ترجمہ وہی ہے۔ اس میں عذاب ہوگا کے بدلے ہلاک ہوگا ہے۔

۷۲۲۸:عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نُّوْقِشَ الْحِسَابَ هَلَكَ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ اَبِيْ يُوْنُسَ۔

۷۲۲۸: ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے وہی روایت ہے جو گزری۔

بَابُ : اَلْاَمْرِ بِحُسْنِ الظَّنِّ بِاللّٰهِ تَعَالٰى عِنْدَ الْمَوْتِ

باب: موت کے وقت اللہ جل جلالہ کے ساتھ نیک گمان رکھنا

۷۲۲۹:عَنْ جَابِرٍ رَّضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ وَفَاتِهٖ بِثَلَاثٍ يَقُوْلُ لَا يَمُوْتَنَّ اَحَدُكُمْ اِلَّا وَهُوَ يُحْسِنُ بِاللّٰهِ الظَّنَّ۔

۷۲۲۹: جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ ﷺ کی وفات سے تین روز پہلے۔ آپ ﷺ فرماتے تھے ''کوئی تم میں سے نہ مرے مگر اللہ کے ساتھ نیک گمان رکھ کر (یعنی خاتمہ کے وقت اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید نہ ہو بلکہ امید رکھے اپنے مالک کے فضل وکرم پر اور گمان رکھے اپنی نجات اور مغفرت کا)''۔

۷۲۳۰:عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ۔

۷۲۳۰: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۷۲۳۱:عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ مَوْتِهٖ بِثَلَاثَةِ اَيَّامٍ يَقُوْلُ لَايَمُوْتَنَّ اَحَدُكُمْ اِلَّا وَهُوَ يَحْسِنُ الظَّنَّ بِاللّٰهِ۔

۷۲۳۱: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۷۲۳۲:عَنْ جَابِرٍ رَّضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ

۷۲۳۲: جابرؓ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ ﷺ

سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يُبْعَثُ كُلُّ عَبْدٍ عَلٰى مَامَاتَ عَلَيْهِ ۔

فرماتے تھے ''ہر بندہ قیامت کے دن اس حالت پر اٹھے گا جس حالت میں مرا تھا'' (یعنی کفر یا ایمان پر تو اعتبار خاتمہ کا ہے اور آخری وقت کی نیت کا ہے)

۷۲۳۳:عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ وَقَالَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَقُلْ سَمِعْتُ ۔

۷۲۳۳: ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

۷۲۳٤:عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَ اَرَادَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ عَذَابًا اَصَابَ الْعَذَابُ مَنْ كَانَ فِيْهِمْ ثُمَّ بُعِثُوْا عَلٰى اَعْمَالِهِمْ ۔

۷۲۳۴: عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ ﷺ فرماتے تھے ''جب اللہ تعالیٰ کسی قوم کو عذاب کرتا ہے تو جو لوگ اس قوم میں ہوتے ہیں سب کو عذاب پہنچ جاتا ہے (یعنی اچھے اور نیک بھی عذاب میں شامل ہو جاتے ہیں) پھر قیامت کے دن اپنے اپنے اعمال پر اٹھیں گے۔'' (قیامت کے دن اچھے بروں کے ساتھ نہ ہوں گے)۔

تشریح: مطلب یہ ہے کہ جب کوئی فتنہ یا عذاب عام جیسے وبا یا طاعون وغیرہ دنیا میں آتا ہے تو بروں کے ساتھ نیک بھی اس میں مبتلا ہو جاتے ہیں فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَاتَّقُوْا فِتْنَةً لَّا تُصِيْبَنَّ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْكُمْ خَآصَّةً لیکن آخرت میں ہر ایک کا حشر اس کے اعمال کے مطابق ہوگا اور ہر ایک اپنی نیت پر اٹھے گا۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

كِتَابُ الْفِتَنِ وَاَشْرَاطِ السَّاعَةِ

فتنوں اور قیامت کی نشانیوں کا بیان

۷۲۳۵:عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَيْقَظَ مِنْ نَوْمِهٖ وَهُوَ يَقُوْلُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَيْلٌ لِّلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ مِثْلُ هٰذِهٖ وَعَقَدَ سُفْيَانُ بِيَدِهٖ عَشَرَةً قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَهْلِكُ فِيْنَا الصَّالِحُوْنَ قَالَ نَعَمْ اِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ۔

۷۲۳۵: زینب بنت جحشؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نیند سے جاگے اور فرمایا ''لا الہ الا اللہ خرابی ہے عرب کی اس آفت سے جو نزدیک ہے آج یاجوج اور ماجوج کی آڑ اتنی کھل گئی۔'' اور سفیان نے (جو راوی ہے اس حدیث کا) دس کا ہندسہ بنایا (یعنی انگوٹھے اور کلمہ کی انگلی سے حلقہ بنایا) میں نے عرض کیا یارسول اللہ کیا ہم تباہ ہو جائیں گے ایسی حالت میں جب ہم میں نیک لوگ موجود ہوں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں جب برائی زیادہ ہوگی (یعنی فسق و فجور یا زنا یا اولاد زنا یا معاصی)

۷۲۳۶:عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَزَادُوْا فِي الْاِسْنَادِ عَنْ سُفْيَانَ فَقَالُوْا عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ حَبِيْبَةَ عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ۔

۷۲۳۶: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

تشریح: نووی ؒ نے کہا اس حدیث کی اسناد میں چار صحابی عورتوں ؓ نے ایک دوسرے سے روایت کی ہے اور دو ان میں سے ازواج مطہرات ؓ میں سے ہیں یعنی ام المومنین ام حبیبہ ؓ اور ام المومنین زینب بنت جحش ؓ۔

۷۲۳۷:عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا فَزِعًا مُحْمَرًّا وَّجْهُهٗ يَقُوْلُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَيْلٌ لِّلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَّدْمِ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ مِثْلُ هٰذِهٖ وَحَلَّقَ بِاِصْبَعِهِ الْاِبْهَامِ وَالَّتِيْ تَلِيْهَا قَالَتْ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَهْلِكُ وَفِيْنَا الصَّالِحُوْنَ قَالَ نَعَمْ اِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ۔

۷۲۳۷: ام المومنین زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن نکلے ڈرے ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ سرخ تھا فرماتے تھے لا الہ الا اللہ اخیر تک جیسے اوپر گزرا۔

۷۲۳۸:عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِمِثْلِ حَدِيْثِ يُوْنُسَ عَنِ

۷۲۳۸: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادِهِ۔

۷۲۳۹:عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَاجُوجَ وَمَاجُوجَ مِثْلُ هٰذِهِ وَعَقَدَ وُهَيْبٌ بِيَدِهِ تِسْعِينَ۔

۷۲۳۹:ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''آج یاجوج اور ماجوج کی آڑ کی دیوار میں سے اتنا کھل گیا'' (یعنی اتنا سوراخ اس میں ہو گیا) اور بیان کیا وھیب راوی نے اس کو نوے کا ہندسہ بنا کر انگلیوں سے (یہ دس کے ہندسہ سے چھوٹا ہوا شاید یہ حدیث پہلے کی ہو اور زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بعد اور شاید مقصود تمثیل ہو نہ کہ تحدید۔نووی)

بَابُ:الْخَسْفِ بِالْجَيْشِ الَّذِي يَؤُمُّ الْبَيْتَ

باب:اس لشکر کے دھنس جانے کا بیان جو بیت اللہ کی طرف آئے گا

۷۲٤٠:عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْقِبْطِيَّةِ قَالَ دَخَلَ الْحَارِثُ بْنُ اَبِي رَبِيعَةَ وَعَبْدُاللّٰهِ بْنُ صَفْوَانَ وَاَنَا مَعَهُمَا عَلٰى اُمِّ سَلَمَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ فَسَاَلَهَا عَنِ الْجَيْشِ الَّذِي يُخْسَفُ بِهِ وَكَانَ ذٰلِكَ فِي اَيَّامِ ابْنِ الزُّبَيْرِ فَقَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوذُ عَائِذٌ بِالْبَيْتِ فَيُبْعَثُ اِلَيْهِ بَعْثٌ فَاِذَا كَانُوا بِبَيْدَاءَ مِنَ الْاَرْضِ خُسِفَ بِهِمْ فَقُلْتُ يَارَسُولَ اللّٰهِ فَكَيْفَ بِمَنْ كَانَ كَارِهًا قَالَ يُخْسَفُ بِهِ مَعَهُمْ وَلٰكِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى نِيَّتِهِ وَقَالَ اَبُو جَعْفَرٍ هِيَ بَيْدَاءُ الْمَدِينَةِ۔

۷۲۴۰:عبید اللہ بن قبطیہ سے روایت ہے حارث بن ربیعہ اور عبداللہ بن صفوان دونوں ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے میں بھی ان کے ساتھ تھا۔ انہوں نے اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا اس لشکر کو جو دھنس جائے گا اور یہ اس زمانہ کا ذکر ہے جب عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مکہ کے حاکم تھے۔انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''پناہ لے گا ایک پناہ لینے والا خانہ کعبہ کی (مراد امام مہدی علیہ السلام ہیں) اس کی طرف لشکر بھیجا جائے گا۔وہ جب ایک میدان میں پہنچیں گے تو دھنس جائیں گے۔'' میں نے عرض کیا یا رسول اللہ جو شخص زبردستی سے اس لشکر کے ساتھ ہو (دل میں برا جانکر) آپ ﷺ نے فرمایا ''وہ بھی ان کے ساتھ دھنس جائے گا لیکن قیامت کے دن اپنی نیت پر اٹھے گا۔'' ابو جعفر نے کہا مراد مدینہ کا میدان ہے۔

تشریح ❁ یہ اس زمانہ کا ذکر ہے جب عبداللہ بن زبیر مکہ کے حاکم تھے۔قاضی عیاضؒ نے کہا ابو الولید کتانی نے کہا یہ صحیح نہیں ہے اس لیے کہ ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وفات معاویہ کی خلافت میں ہوئی ۵۹ ہجری میں انہوں نے عبداللہ بن زبیر کی خلافت کو نہیں پایا۔قاضی نے کہا بعض کہتے ہیں کہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی وفات یزید بن معاویہ کے زمانہ میں ہوئی اس صورت میں یہ روایت صحیح ہوگی کیونکہ عبداللہ بن زبیر نے یزید سے اختلاف کیا تھا معاویہ کی وفات کے بعد۔طبری نے اور ابن عبدالبر نے استیعاب میں اسی کو ثابت کیا ہے۔نوویؒ نے کہا ابو بکر بن خثیمہ نے بھی ایسا ہی ذکر کیا ہے۔

۷۲٤۱:عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِهِ قَالَ فَلَقِيتُ اَبَا جَعْفَرٍ فَقُلْتُ اِنَّهَا اِنَّمَا قَالَتْ بِبَيْدَاءَ مِنَ الْاَرْضِ فَقَالَ اَبُوجَعْفَرٍ

۷۲۴۱:ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔اس میں یہ ہے کہ میں ابو جعفر سے ملا اور میں نے کہا ام المؤمنین ام سلمہ نے تو زمین کا ایک میدان کہا ہے۔ابو جعفر نے کہا ہرگز نہیں قسم اللہ کی وہ مدینہ کا میدان ہے۔

كَلَّا وَاللّٰهِ اِنَّهَا لَبَيْدَآءُ الْمَدِيْنَةِ۔

٧٧٤٢: عَنْ حَفْصَةَ اَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَيَؤُمَّنَّ هٰذَا الْبَيْتَ جَيْشٌ يَّغْزُوْنَهُ حَتّٰى اِذَا كَانُوْا بِبَيْدَآءَ مِنَ الْاَرْضِ يُخْسَفُ بِاَوْسَطِهِمْ وَيُنَادِيْ اَوَّلُهُمْ اٰخِرَهُمْ ثُمَّ يُخْسَفُ بِهِمْ فَلَا يَبْقٰى اِلَّا الشَّرِيْدُ الَّذِيْ يُخْبِرُ عَنْهُمْ فَقَالَ رَجُلٌ اَشْهَدُ عَلَيْكَ اَنَّكَ لَمْ تَكْذِبْ عَلٰى حَفْصَةَ وَاَشْهَدُ عَلٰى حَفْصَةَ اَنَّهَا لَمْ تَكْذِبْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۷۲۴۲: ام المؤمنین حضرت حفصہؓ سے روایت ہے انہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ ﷺ فرماتے تھے البتہ قصد کرے گا ایک لشکر اس خانہ کعبہ کا لڑائی کے لئے جب زمین کے صاف میدان میں پہنچیں گے تو لشکر کا قلب دھنس جاویگا اور مقدمہ یعنی آگے کا لشکر پیچھے والوں کو پکارے گا پھر سب دھنس جاوینگے اور کوئی ان میں سے باقی نہ رہے گا۔ مگر ایک شخص ان سے چھٹا ہوا جوان کا حال بیان کریگا۔ ایک شخص یہ حدیث عبداللہ بن صفوان سے سن کر بولا میں گواہی دیتا ہوں کہ تم نے حفصہ پر جھوٹ نہیں باندھا اور حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ نہیں باندھا۔

٧٧٤٣: عَنْ حَفْصَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَيَعُوْذُ بِهٰذَا الْبَيْتِ يَعْنِي الْكَعْبَةَ قَوْمٌ لَّيْسَتْ لَهُمْ مَنَعَةٌ وَّلَا عَدَدٌ وَّلَا عُدَّةٌ يُبْعَثُ اِلَيْهِمْ جَيْشٌ حَتّٰى اِذَا كَانُوْا بِبَيْدَآءَ مِنَ الْاَرْضِ خُسِفَ بِهِمْ قَالَ يُوْسُفُ وَاَهْلُ الشَّامِ يَوْمَئِذٍ يَّسِيْرُوْنَ اِلٰى مَكَّةَ فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ صَفْوَانَ اَمَ وَاللّٰهِ مَاهُوَ بِهٰذَ الْجَيْشِ قَالَ زَيْدٌ وَّ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الْمَلِكِ الْعَامِرِيُّ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ سَابِطٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ اَبِيْ رَبِيْعَةَ عَنْ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ يُوْسُفَ بْنِ مَاهَكَ غَيْرَ اَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ الْجَيْشَ الَّذِيْ ذَكَرَهُ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ صَفْوَانَ۔

۷۲۴۳: ام المؤمنین سے روایت ہے (راوی نے نام نہیں لیا مراد حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہیں یا عائشہ یا ام سلمہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اس گھر یعنی کعبہ کی پناہ ایسے لوگ لیں گے جن کے پاس روک نہ ہوگی (یعنی دشمن کے روکنے کی طاقت نہ رکھتے ہوں گے) نہ ان کا شمار بہت ہوگا نہ سامان ہوگا۔ ان کی طرف ایک لشکر بھیجا جائے گا۔ جب وہ زمین کے ایک صاف میدان میں پہنچیں گے تو دھنس جائیں گئے۔'' یوسف نے کہا ان دنوں شام والے مکہ والوں سے لڑنے کے لیے آرہے تھے (یعنی حجاج کا لشکر جو عبداللہ بن زبیر سے لڑنے کو آتا تھا) عبداللہ بن صفوان نے کہا وہ یہ لشکر نہیں ہے قسم اللہ کی جس کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ دھنس جائے گا۔

٧٧٤٤: عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ عَبِثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَنَامِهٖ فَقُلْنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَنَعْتَ شَيْئًافِيْ مَنَامِكَ لَمْ تَكُنْ تَفْعَلُهٗ قَالَ الْعَجَبُ اَنَّ نَاسًا مِّنْ اُمَّتِيْ يَؤُمُّوْنَ الْبَيْتَ برجُلٍ مِّنْ قُرَيْشٍ قَدْ لَجَاَ بِالْبَيْتِ حَتّٰى اِذَا كَانُوْا بِالْبَيْدَآءِ خُسِفَ بِهِمْ فَقُلْنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ الطَّرِيْقَ قَدْ يَجْمَعُ النَّاسَ قَالَ

۷۲۴۴: ام المؤمنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سوتے میں اپنے ہاتھ پاؤں ہلائے۔ ہم نے عرض کیا یارسول اللہ آپ نے سوتے میں وہ کام کیا جو نہیں کرتے تھے آپؐ نے فرمایا تعجب ہے کچھ لوگ میری امت کے ایک شخص کے لیے کعبہ کا قصد کریں گے جو قریش میں سے ہوگا اور پناہ لے گا خانہ کعبہ کی جب وہ بیداء میں پہنچیں گے (بیداء صاف میدان) تو دھنس جائیں گے ہم نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ اللہ کی راہ میں تو سب قسم کے لوگ چلتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا ہاں۔ ان میں ایسے لوگ

نَعَمْ فِيهِمُ الْمُسْتَبْصِرُ وَالْمَجْبُورُ وَابْنُ السَّبِيلِ يَهْلِكُونَ مَهْلِكًا وَاحِدًا وَيَصْدُرُونَ مَصَادِرَ شَتَّى يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ عَلٰى نِيَّاتِهِمْ۔

ہوں گے جو قصداً آئے ہوں گے اور جو مجبوری سے آئے ہوں گے اور مسافر ہوں گے لیکن یہ سب ایک بارگی ہلاک ہوجائیں گے پھر (قیامت کے دن) مختلف نیتوں پر اللہ ان کو اٹھائے گا۔ (اس حدیث سے یہ نکلا کہ ظالموں اور فاسقوں سے دور رہنے میں بچاؤ ہے ورنہ ان کے ساتھ ہلاکت کا ڈر ہے)

بَابُ: نُزُوْلِ الْفِتَنِ كَمَوَاقِعِ الْقَطْرِ

باب: فتنوں کے اترنے کا بیان

٧٢٤٥:عَنْ اُسَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَشْرَفَ عَلٰى اُطُمٍ مِّنْ اٰطَامِ الْمَدِيْنَةِ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَرَوْنَ مَا اَرٰى اِنِّىْ لَاَرٰى مَوَاقِعَ الْفِتَنِ خِلَالَ بُيُوْتِكُمْ كَمَوَاقِعِ الْقَطْرِ۔

۷۲۴۵: اسامہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کے محلوں میں سے ایک محل پر چڑھے پھر فرمایا ”تم دیکھتے ہو جو میں دیکھتا ہوں میں تمہارے گھروں میں فتنوں کی جگہ اس طرح دیکھتا ہوں جیسے بارش گرنے کی جگہوں کو۔“ (یعنی بہت ہوں گے بوندوں کی طرح مراد جمل اور صفین اور حرہ اور فتنہ عثمان اور شہادت حضرت حسین ہے اور ان کے سوا بہت سے فساد جو مسلمانوں میں نمودار ہوئے۔

٧٢٤٦:عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ۔

۷۲۴۶: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٧٢٤٧:عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتَكُوْنُ فِتَنٌ الْقَاعِدُ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ خَيْرٌ مِّنَ الْمَاشِيْ وَالْمَاشِيْ خَيْرٌ مِّنَ السَّاعِيْ مَنْ تَشَرَّفَ لَهَا تَسْتَشْرِفْهُ وَمَنْ وَّجَدَ فِيْهَا مَلْجَاً فَلْيَعُذْ بِهٖ۔

۷۲۴۷: ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”قریب ہے کہ فتنے ہوں گے جن میں بیٹھنے والا بہتر ہوگا کھڑے ہونے سے اور کھڑا رہنے والا بہتر ہوگا چلنے والے سے اور چلنے والا بہتر ہوگا دوڑنے والے سے جو اس کو جھانکے گا تو اس کو وہ کھینچ لے گا اور جو کوئی پناہ کا مقام یا بچاؤ کی جگہ پائے تو چاہئے کہ اس پناہ میں آجائے۔

تشریح: اس حدیث میں اشارہ ہے ان فسادوں کا جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ظاہر ہوئے جیسے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت یعنی اس فساد عالمگیر کی اصلاح مقدر نہیں تو کم کوشش کرنے والا اس میں بہتر ہوگا زیادہ کوشش کرنے والے سے اسی واسطے اکثر اصحاب نے فتنے اور فساد میں گوشہ گیری اختیار کی تھی (تحفۃ الاخیار) نووی نے کہا اس حدیث اور اس حدیث کے بعد کی حدیثوں سے لوگوں نے استدلال کیا ہے کہ مسلمانوں کے آپس کے فساد میں لڑنا نہ چاہیے اور الگ رہنا بہتر ہے اور جو اس کے گھر میں اس کے مارنے کو گھسیں تو اپنے تئیں بچانا نہ چاہیے یہ ابوبکرہ صحابی کا قول ہے اور ابن عمر اور عمران بن حسین کے نزدیک اپنے تئیں بچانا جائز ہے اور دفع کرنا لازم ہے تو ان دونوں مذہبوں میں فتنے کے وقت کسی جانب شریک ہونا ناجائز ہے اور اکثر صحابہ اور تابعین اور عامہ علماء کا یہ مذہب ہے کہ جانب حق اختیار کرنا چاہیے اور جو حق پر ہو اس کی مدد کرنا چاہیے اور باغیوں سے لڑنا چاہیے اور احادیث اس حالت پر محمول ہیں جب حق ظاہر نہ ہو اس وقت گوشہ گیری بہتر ہے۔

٧٢٤٨:عَنْ نَوْفَلِ بْنِ مُعَاوِيَةَ مِثْلُ حَدِيْثِ اَبِىْ هُرَيْرَةَ هٰذَا اِلَّا اَنَّ اَبَابَكْرٍ يَّزِيْدُ مِنَ الصَّلٰوةِ صَلٰوةٌ مَّنْ فَاتَتْهُ فَكَاَنَّمَا وُتِرَ اَهْلَهٗ وَمَالَهٗ۔

۷۲۴۸: ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔ اس میں اتنا زیادہ ہے کہ ایک نماز ہے نمازوں میں سے (عصر کی نماز) جس کی وہ نماز قضا ہوجائے تو گویا اس کا گھر بار لٹ گیا۔

٧٢٤٩:عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكُوْنُ فِتْنَةٌ النَّآئِمُ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَقْظَانِ وَالْيَقْظَانُ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ الْقَآئِمِ وَالْقَآئِمُ فِيْهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِىْ فَمَنْ وَّجَدَ مَلْجَأً اَوْ مَعَاذًا فَلْيَسْتَعِذْ۔

۷۲۴۹:ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''ایک فتنہ ہوگا جس میں سونے والا بہتر ہوگا جاگنے والے سے اور جاگنے والا بہتر ہوگا کھڑے سے اور کھڑا ہوا بہتر ہوگا دوڑنے والے سے پھر جو کوئی پناہ یا حفاظت کی جگہ پائے تو پناہ لے۔'' (اس فتنہ سے)۔

٧٢٥٠:عَنْ عُثْمَانَ الشَّحَّامِ قَالَ انْطَلَقْتُ اَنَا وَفَرْقَدٌ السَّبَخِىُّ اِلٰى مُسْلِمِ بْنِ اَبِىْ بَكْرَةَ وَهُوَ فِىْ اَرْضِهٖ فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ فَقُلْنَا هَلْ سَمِعْتَ اَبَاكَ يُحَدِّثُ فِى الْفِتَنِ حَدِيْثًا قَالَ نَعَمْ سَمِعْتُ اَبَا بَكْرَةَ يُحَدِّثُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهَا سَتَكُوْنُ فِتَنٌ اَلَا ثُمَّ تَكُوْنُ فِتْنَةٌ الْقَاعِدُ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ الْمَاشِىْ فِيْهَا وَالْمَاشِىْ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ السَّاعِىْ اِلَيْهَآ اَلَا فَاِذَا نَزَلَتْ اَوْ وَقَعَتْ فَمَنْ كَانَ لَهٗ اِبِلٌ فَلْيَلْحَقْ بِاِبِلِهٖ وَمَنْ كَانَتْ لَهٗ غَنَمٌ فَلْيَلْحَقْ بِغَنَمِهٖ وَمَنْ كَانَتْ لَهٗ اَرْضٌ فَلْيَلْحَقْ بِاَرْضِهٖ قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ يَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ مَنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهٗ اِبِلٌ وَّلَا غَنَمٌ وَّلَا اَرْضٌ قَالَ يَعْمِدُ اِلٰى سَيْفِهٖ فَيَدُقُّ عَلٰى حَدِّهٖ بِحَجَرٍ ثُمَّ لْيَنْجُ اِنِ اسْتَطَاعَ النَّجَآءَ اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اِنْ اُكْرِهْتُ حَتّٰى يُنْطَلَقَ بِىْ اِلٰى اَحَدِ الصَّفَّيْنِ اَوْ اِحْدَى الْفِئَتَيْنِ فَضَرَبَنِىْ رَجُلٌ بِسَيْفِهٖ اَوْيَجِيْءُ سَهْمٌ فَيَقْتُلُنِىْ قَالَ يَبُوْءُ بِاِثْمِهٖ وَاِثْمِكَ وَيَكُوْنُ مِنْ اَصْحَابِ النَّارِ۔

۷۲۵۰:عثمان شحام سے روایت ہے میں اور فرقد سنجی دونوں مسلم بن ابی بکرہ کے پاس گئے وہ اپنی زمین میں تھے ہم ان کے پاس گئے اور ہم نے کہا تم نے سنا ہے اپنے باپ سے فتنوں کے باب میں کوئی حدیث بیان کرتے ہوئے انہوں نے کہا، ہاں میں نے سنا ہے، ابوبکرہ سے وہ حدیث بیان کرتے تھے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''بیشک کئی فتنے ہوں گے خبردار رہو ہاں کئی فتنے ہوں گے۔ بیٹھنے والا ان میں بہتر ہوگا چلنے والے سے اور چلنے والا ان میں بہتر ہوگا دوڑنے والے سے خبردار رہو جب فتنے اور فساد اتریں یا واقع ہوں تو جس کے اونٹ ہوں وہ اپنے اونٹوں میں جا ملے اور جس کی بکریاں ہوں وہ اپنی بکریوں میں جا ملے اور جس کی زمین ہو (کھیتی کی) وہ اپنی زمین میں جا رہے'' ایک شخص بولا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس کے اونٹ نہ ہوں، نہ بکریاں، نہ زمین، وہ کیا کرے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ اپنی تلوار اٹھائے اور پتھر سے اس کی باڑھ کو کوٹ ڈالے (یعنی لڑنے کی کوئی چیز باقی نہ رکھے جو حوصلہ ہو لڑائی کا) پھر جلدی کرے اپنے بچاؤ میں جتنی ہو سکے، الٰہی میں نے تیرا حکم پہنچا دیا، الٰہی میں نے تیرا حکم پہنچا دیا، الٰہی میں نے تیرا حکم پہنچا دیا۔ ایک شخص بولا یا رسول اللہ بتایئے اگر مجھ پر زبردستی کریں یہاں تک کہ دو صفوں میں سے یا دو گروہوں میں سے ایک میں لیجائیں پھر وہاں کوئی مجھ کو تلوار مارے یا تیر آئے اور مجھ کو قتل کرے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ اپنا اور تیرا گناہ سمیٹ لے گا اور دوزخ میں جائے گا۔

تشریح حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم تھا کہ میرے بعد فساد ہوں گے اور مسلمانوں میں قتل شروع ہوگا اس واسطے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حدیث فرمائی اور اس وقت میں گوشہ گیری بتلائی اکثر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب مثل عبداللہ بن عمر رضی اللہ اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ اور ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی جنگ میں شریک نہ ہوئے بموجب اسی حدیث کے۔ (تحفۃ الاخیار)

۷۲۵۱:عَنْ عُثْمَانَ الشَّحَّامِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ حَدِيْثُ ابْنِ عَدِيٍّ نَحْوِ حَدِيْثِ حَمَّادٍ اِلٰى اٰخِرِهٖ وَانْتَهٰى حَدِيْثُ وَكِيْعٍ عِنْدَ قَوْلِهٖ اِنِ اسْتَطَاعَ النَّجَآءَ وَلَمْ يَذْكُرْ مَابَعْدَهٗ۔

۷۲۵۱:ترجمہ وہی جواوپر گزرا۔

۷۲۵۲:عَنِ الْاَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ خَرَجْتُ وَاَنَا اُرِيْدُ هٰذَا الرَّجُلَ فَلَقِيَنِيْ اَبُوْبَكْرَةَ فَقَالَ اَيْنَ تُرِيْدُ يَآ اَحْنَفُ قَالَ قُلْتُ اُرِيْدُ نَصْرَابْنِ عَمِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِيْ عَلِيًّا قَالَ فَقَالَ لِيْ يَآ اَحْنَفُ ارْجِعْ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا تَوَاجَهَ الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفِهِمَا فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُوْلُ فِي النَّارِ قَالَ فَقُلْتُ اَوْقِيْلَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالُ الْمَقْتُوْلِ قَالَ اِنَّهٗ قَدْ اَرَادَ قَتْلَ صَاحِبِهٖ۔

۷۲۵۲:احنف بن قیس سے روایت ہے میں نکلا اس ارادہ سے کہ اس شخص کا شریک ہوں گا (یعنی حضرت علیؓ کا بمقابلہ معاویہ کے) راہ میں مجھ سے ابو بکرہ ملے کہنے لگے تم کہاں جاتے ہوا ے احنف میں نے کہا میں چاہتا ہوں مدد کرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچازاد بھائی کی یعنی حضرت علی کی۔ ابوبکرہ نے کہا تم لوٹ جاؤ اے احنف کیونکہ میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے جب دو مسلمان اپنی تلواریں لے کر بھڑیں تو مارنے والا اور جو مارا جائے دونوں جہنمی ہیں''۔ میں نے عرض کیا یا کسی اور نے کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قاتل تو جہنم جائے گا لیکن مقتول کیوں جہنم میں جائے گا تو آپؐ نے فرمایا وہ بھی تو اپنے ساتھی کے قتل کے درپے تھا۔

تشریح: نووی نے کہا یہ اس صورت ہے جب لڑائی کسی وجہ شرعی سے نہ ہو اور محض تعصب اور عداوت سے ہو اور مطلب یہ ہے کہ وہ دونوں جہنم کے مستحق ہیں پھر کبھی ان کو بدلہ ملے گا اور کبھی اللہ عزوجل معاف کر دے گا اہل حق کا یہی مذہب ہے اور یہ مضمون کئی بار اوپر گزر چکا اور صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں جو قتال ہوئے وہ وعید میں داخل نہیں ہیں اور اہل سنت کا مذہب یہ ہے کہ ان کے ساتھ نیک گمان کرنا اور ان کی لڑائیوں سے سکوت کرنا اور اس کی تاویل خیر کرنا اس لیے کہ وہ مجتہد تھے ان کی نیت گناہ یا دنیا کمانے کی نہ تھی بلکہ ہر فرقہ اپنے کو حق سمجھتا تھا اور اپنے مخالف کو باغی جانتا تھا اور اللہ تعالیٰ کے حکم کے بموجب اس سے لڑنا واجب جانتا تھا اور جس سے خطا ہوئی وہ معذور تھا کیونکہ مجتہد خطا میں معذور ہے اور اس میں شک نہیں کہ ان تمام لڑائیوں میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حق پر تھے۔ اہل سنت کا یہی مذہب ہے اور بوجہ اشتباہ کے دونوں فرقوں سے الگ رہے۔

۷۲۵۳:عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا الْتَقَى الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفِهِمَا فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُوْلُ فِي النَّارِ۔

۷۲۵۳:ترجمہ وہی جواوپر گزرا۔

۷۲۵۴: عَنْ اَيُّوْبَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِ اَبِيْ كَامِلٍ عَنْ حَمَّادٍ اِلٰى اٰخِرِهٖ۔

۷۲۵۴:ترجمہ وہی ہے جواوپر گزرا ہے۔

۷۲۵۵:عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا الْمُسْلِمَانِ حَمَلَ اَحَدُهُمَا عَلٰى اَخِيْهِ السِّلَاحَ فَهُمَا عَلٰى جُرُفِ جَهَنَّمَ فَاِذَا قَتَلَ

۷۲۵۵:ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جب دو مسلمان ایک دوسرے پر ہتھیار اٹھائیں تو وہ دونوں جہنم کے کنارے پر پہنچے پھر اگر ایک نے دوسرے کو مار ڈالا تو دونوں جہنم

اَحَدُهُمَا صَاحِبَهٗ دَخَلَاهَا جَمِيْعًا۔

میں جائیں گے۔“

٧٢٥٦:عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَاحَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاتَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَقْتَتِلَ فِئَتَانِ عَظِيْمَتَانِ تَكُوْنُ بَيْنَهُمَا مَقْتَلَةٌ عَظِيْمَةٌ وَّ دَعْوَاهُمَا وَاحِدَةٌ۔

٧٢٥٦:ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ دو بڑے بڑے گروہ لڑیں گے (مسلمانوں کے) ان میں بڑی لڑائی ہوگی اور دونوں کا دعوی ایک ہوگا“ (یعنی دونوں کا دین ایک ہوگا اور دونوں یہ دعوی کریں گے کہ ہم اللہ واسطے لڑتے ہیں)

٧٢٥٧:عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَكْثُرَ الْهَرْجُ قَالُوْا وَمَا الْهَرْجُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْقَتْلُ الْقَتْلُ۔

٧٢٥٧:ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی علیہ وسلم نے فرمایا ”قیامت نہ قائم ہوگی یہاں تک کہ ہرج بہت ہوگا۔لوگوں نے عرض کیا ”ہرج کیا ہے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے فرمایا ”قتل قتل“ (یعنی خون بہت ہوں گے)۔

٧٢٥٨:عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ زَوٰى لِيَ الْاَرْضَ فَرَاَيْتُ مَشَارِقَهَا وَ مَغَارِبَهَا وَاِنَّ اُمَّتِيْ سَيَبْلُغُ مُلْكُهَا مَازُوِيَ لِيْ مِنْهَاوَ اُعْطِيْتُ الْكَنْزَيْنِ الْاَحْمَرَ وَالْاَبْيَضَ وَاِنِّيْ سَاَلْتُ رَبِّيْ لِاُمَّتِيْ اَنْ لَّا يُهْلِكَهَا بِسَنَةٍ عَامَّةٍ وَّاَنْ لَّا يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِّنْ سِوٰى اَنْفُسِهِمْ فَيَسْتَبِيْحَ بَيْضَتَهُمْ وَاِنَّ رَبِّيْ قَالَ يَامُحَمَّدُ اِنِّيْ اِذَا قَضَيْتُ قَضَاءً فَاِنَّهٗ لَايُرَدُّ وَ اِنِّيْ اَعْطَيْتُكَ لِاُمَّتِكَ اَنْ لَّا اُهْلِكَهُمْ بِسَنَةٍ عَامَّةٍ وَّاَنْ لَّا اُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِّنْ سِوٰى اَنْفُسِهِمْ يَسْتَبِيْحُ بَيْضَتَهُمْ وَلَوِاجْتَمَعَ عَلَيْهِمْ مَّنْ بِاَقْطَارِهَا اَوْقَالَ مَنْ بَيْنَ اَقْطَارِهَا حَتّٰى يَكُوْنَ بَعْضُهُمْ يُهْلِكُ بَعْضًا وَّ يَسْبِيْ بَعْضُهُمْ بَعْضًا۔

٧٢٥٨:ثوبانؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اللہ تعالیٰ نے لپیٹ لیا میرے لیے زمین کو (یعنی سب زمین کو سمیٹ کر میرے سامنے کر دیا) تو میں نے اس کا پورب اور پچھم دیکھا اور میری حکومت وہاں تک پہنچے گی جہاں تک زمین مجھ کو دکھلائی گئی اور مجھ کو دو خزانے ملے سرخ اور سفید اور میں نے دعا کی اپنے پروردگار سے کہ میری امت کو عام قحط سے ہلاک نہ کرے اور ان پر کوئی غیر دشمن ایسا غالب نہ کرے کہ ان کا جتھا ٹوٹ جائے اور ان کی جڑ کٹ جائے (یعنی بالکل نیست اور نابود ہو جائیں) میرے پروردگا نے فرمایا اے محمد میں جب کوئی حکم کر دیتا ہوں پھر وہ نہیں پلٹتا اور میں نے تیری یہ دعائیں قبول کیں۔ میں تیری امت کو عام قحط سے ہلاک نہ کروں گا نہ ان پر کوئی غیر دشمن جو ان میں سے نہ ہوایسا غالب کروں گا جو ان کی جڑ کاٹ دے اگر چہ زمین کے تمام لوگ اکٹھے ہو جائیں (مسلمانوں کو تباہ کرنے کیلیے پر ان کو بالکل تباہ نہ کر سکیں گے) یہاں تک کہ خود مسلمان ایک دوسرے کو ہلاک کریں گے اور ایک دوسرے کو قید کریں گے۔

تشریح یہاں تک کہ خود مسلمان ایک دوسرے کو ہلاک کریں گے اور ایک دوسرے کو قید کریں گے جیسا حضرت ﷺ نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا۔ آج تک کبھی کفار مسلمانوں پر ایسے غالب نہیں ہوئے کہ اسلام کی جڑ کٹ جائے اور مسلمانوں کی قوت بالکل نہ رہے اس زمانے میں جب چار طرف سے مسلمانوں پر کافروں کا ہجوم ہے گو اکثر ملکوں سے جیسے ہندوستان چین اندلس بخارا خیوا کاشغر وغیرہ سے مسلمانوں کی حکومت جاتی

رہی باوجود اس کے اب بھی مسلمانوں کی حکومت عرب اور روم اور مصر اور سوڈان اور مغرب اور زنجبار اور ایران اور افغانستان میں موجود ہے اگرچہ ان مقاموں میں بھی مسلمان شرع پر نہیں چلتے اور ظلم اور زیادتی کرتے ہیں پر اگر اب بھی ہوشیار نہ ہوں گے اور ازسرنو شرع پر قائم نہ ہوں گے اور اللہ کی کتاب اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث پر نہ چلیں گے تو ڈر ہے کہ اور چند روز میں کافر باقی ماندہ ملک بھی ان سے چھین لیں اور وہ وعدہ بھی پورا ہو کہ اسلام آخر زمانے میں سمٹ کر مدینہ میں آجائے گا جیسے سانپ سمٹ کر اپنے سوراخ میں چلا جاتا ہے۔

۷۲۵۹:عَنْ ثَوْبَانَ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ زَوٰى لِيَ الْاَرْضَ حَتّٰى رَاَيْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا وَاَعْطَانِيَ الْكَنْزَيْنِ الْاَحْمَرَ وَالْاَبْيَضَ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ۔

۷۲۵۹:ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۷۲۶۰:عَنْ سَعْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْبَلَ ذَاتَ يَوْمٍ مِّنَ الْعَالِيَةِ حَتّٰى اِذَامَرَّ بِمَسْجِدِ بَنِيْ مُعَاوِيَةَ دَخَلَ فَرَكَعَ فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّيْنَا مَعَهُ وَدَعَارَبَّهُ طَوِيْلًا ثُمَّ انْصَرَفَ اِلَيْنَا فَقَالَ سَاَلْتُ رَبِّيْ ثَلَاثًا فَاَعْطَانِيَ اثْنَتَيْنِ وَمَنَعَنِيْ وَاحِدَةً سَاَلْتُ رَبِّيْ اَنْ لَّا يُهْلِكَ اُمَّتِيْ بِالسَّنَةِ فَاَعْطَانِيْهَا وَسَاَلْتُهُ اَنْ لَّا يُهْلِكَ اُمَّتِيْ بِالْغَرَقِ فَاَعْطَانِيْهَا وَسَاَلْتُهُ اَنْ لَّا يَجْعَلَ بَاْسَهُمْ بَيْنَهُمْ فَمَنَعَنِيْهَا۔

۷۲۶۰:سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن عالیہ سے آئے (عالیہ وہ گاؤں جو مدینہ کے باہر ہیں) آپ صلی اللہ علیہ وسلم بنی معاویہ کی مسجد پر سے گزرے، اس میں گئے اور دو رکعتیں پڑھیں۔ ہم نے بھی آپ کے ساتھ نماز پڑھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑی دیر تک اپنے پروردگار سے دعا کی پھر ہمارے پاس آئے اور فرمایا ”میں نے اپنے رب سے تین دعائیں مانگیں لیکن اس نے دو دعائیں قبول کیں اور ایک قبول نہ کی۔ میں نے اپنے رب سے یہ دعا کی میری امت کو ہلاک نہ کرے قحط سے (یعنی ساری امت کو عام قحط سے) تو اللہ تعالیٰ نے یہ دعا قبول کی اور میں نے یہ دعا کی کہ میری امت کو (یعنی ساری امت کو) ہلاک نہ کرے پانی میں ڈبو کر تو قبول کی اور میں نے یہ دعا کی کہ مسلمان آپس میں ایک دوسرے سے نہ لڑیں اس کو قبول نہیں کیا“۔

۷۲۶۱:عَنْ سَعْدٍ اَنَّهُ اَقْبَلَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ طَائِفَةٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ بِمَسْجِدِ بَنِيْ مُعَاوِيَةَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ ابْنِ نُمَيْرٍ۔

۷۲۶۱:سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آئے اور چند اصحاب کے ساتھ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم گزرے بنی معاویہ کی مسجد پر بھی بیان کیا حدیث کو جیسے اوپر گزری۔

۷۲۶۲:عَنْ اَبِيْ اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيِّ كَانَ يَقُوْلُ قَالَ حُذَيْفَةُ ابْنُ الْيَمَانِ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَعْلَمُ النَّاسِ بِكُلِّ فِتْنَةٍ هِيَ كَائِنَةٌ فِيْمَا بَيْنِيْ وَبَيْنَ السَّاعَةِ وَمَا بِيْ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسَرَّ اِلَيَّ فِيْ ذٰلِكَ شَيْئًا لَّمْ يُحَدِّثْهُ غَيْرِيْ وَلٰكِنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

۷۲۶۲:ابو ادریس خولانی سے روایت ہے حذیفہ کہتے تھے قسم اللہ کی میں سب لوگوں سے زیادہ ہر فتنہ کو جانتا ہوں جو ہونے والا ہے درمیان میرے اور قیامت کے اور یہ بات نہیں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھپا کر کوئی بات خاص مجھ سے بیان کی ہو جو اوروں سے نہ کی ہو لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مجلس میں فتنوں کا بیان کیا جس میں میں بھی تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم شمار کرتے تھے فتنوں کا

وَهُوَ يُحَدِّثُ مَجْلِسًا اَنَافِيْهِ عَنِ الْفِتَنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَعُدُّ الْفِتَنَ مِنْهُنَّ ثَلَاثٌ لَايَكَدْنَ يَذَرْنَ شَيْئًا وَّمِنْهُنَّ فِتَنٌ كَرِيَاحِ الصَّيْفِ مِنْهَا صِغَارٌ وَّمِنْهَا كِبَارٌ قَالَ حُذَيْفَةُ فَذَهَبَ اُولٰئِكَ الرَّهْطُ كُلُّهُمْ غَيْرِىْ۔

تین ان سے ایسے ہیں جو قریب قریب کچھ نہ چھوڑیں گے اور بعض ان میں سے گرمی کی آندھیوں کی طرح ہیں بعض ان میں چھوٹے ہیں بعض بڑے ہیں۔ حذیفہ نے کہا تو اس مجلس میں جتنے لوگ تھے، وہ سب گزر گئے ایک میں باقی ہوں (اس وجہ سے اب مجھ سے زیادہ کوئی فتنوں کا جاننے والا باقی نہ رہا)

٧٢٦٣:عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَامَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَامًا مَّا تَرَكَ شَيْئًا يَّكُوْنُ فِىْ مَقَامِهٖ ذٰلِكَ اِلٰى قِيَامِ السَّاعَةِ اِلَّا حَدَّثَ بِهٖ حَفِظَهٗ مَنْ حَفِظَهٗ وَنَسِيَهٗ مَنْ نَّسِيَهٗ قَدْ عَلِمَهٗ اَصْحَابِىْ هٰؤُلَاءِ وَاِنَّهٗ لَيَكُوْنُ مِنْهُ الشَّىْءُ قَدْ نَسِيْتُهٗ فَاَرَاهُ فَاَذْكُرُهٗ كَمَا يَذْكُرُ الرَّجُلُ وَجْهَ الرَّجُلِ اِذَا غَابَ عَنْهُ ثُمَّ اِذَا رَاٰهُ عَرَفَهٗ۔

۷۲۶۳: حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں کھڑے ہوئے (وعظ سنانے کو) تو کوئی بات نہ چھوڑی، اس وقت سے لے کر قیامت تک ہونے والی، مگر اس کو بیان کر دیا، پھر یاد رکھا جس نے یاد رکھا، اور بھول گیا جو بھول گیا میرے ساتھی اس کو جانتے ہیں اور بعض بات ہوتی ہے جس کو میں بھول گیا تھا۔ پھر جب میں اس کو دیکھتا ہوں تو یاد آجاتی ہے جیسے آدمی دوسرے آدمی کا منہ یاد رکھتا ہے جب وہ غائب ہو جائے پھر جب اس کو دیکھے تو پہچان لیتا ہے۔

٧٢٦٤:عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اِلٰى قَوْلِهٖ وَنَسِيَهٗ مَنْ نَسِيَهٗ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهٗ۔

۷۲۶۴: ترجمہ وہی ہے جو گزرا جو بھول گیا تک اس کے بعد ذکر نہیں کیا۔

٧٢٦٥:عَنْ حُذَيْفَةَ اَنَّهٗ قَالَ اَخْبَرَنِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا هُوَ كَائِنٌ اِلٰى اَنْ تَقُوْمَ السَّاعَةُ فَمَا مِنْهُ شَىْءٌ اِلَّا قَدْ سَاَلْتُهٗ اِلَّا اَنِّىْ لَمْ اَسْاَلْهُ مَا يُخْرِجُ اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ مِنَ الْمَدِيْنَةِ۔

۷۲۶۵: حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو ہر ایک بات بتا دی جو ہونے والی تھی قیامت تک اور کوئی بات ایسی نہ رہی جس کو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ پوچھا ہو، البتہ میں نے یہ نہ پوچھا کہ مدینہ والوں کو کون چیز نکالے گی مدینہ سے۔

٧٢٦٦:عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ۔

۷۲۶۶: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٧٢٦٧:عَنْ اَبِىْ زَيْدٍ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَجْرَ وَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَخَطَبَنَا حَتّٰى حَضَرَتِ الظُّهْرُ فَنَزَلَ فَصَلّٰى ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَخَطَبَنَا حَتّٰى حَضَرَتِ الْعَصْرُ ثُمَّ نَزَلَ فَصَلّٰى ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَخَطَبَنَا حَتّٰى غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَاَخْبَرَنَا بِمَا كَانَ وَبِمَا هُوَ كَائِنٌ فَاَعْلَمُنَا اَحْفَظُنَا۔

۷۲۶۷: ابوزید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فجر کی نماز پڑھی اور منبر پر چڑھے پھر وعظ سنایا ہم کو یہاں تک کہ ظہر کا وقت آ گیا۔ پھر آپ اترے اور نماز پڑھی پھر منبر پر چڑھے اور وعظ سنایا ہم کو یہاں تک کہ عصر کا وقت آ گیا پھر اترے اور نماز پڑھی پھر منبر پر چڑھے اور وعظ سنایا ہم کو یہاں تک کہ سورج ڈوب گیا تو خبر دی ہم کو ان باتوں سے جو ہو چکی تھیں اور جو ہونے والی ہیں اور سب سے زیادہ ہم میں عالم وہ ہے جس نے سب سے زیادہ ان باتوں کو یاد رکھا ہو۔

٧٢٦٨:عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ

۷۲۶۸: حذیفہ سے روایت ہے ہم حضرت عمرؓ کے پاس بیٹھے تھے انہوں

عَنْهُ فَقَالَ اَيُّكُمْ يَحْفَظُ حَدِيْثَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْفِتْنَةِ كَمَاقَالَ قَالَ فَقُلْتُ اَنَا قَالَ اِنَّكَ لَجَرِيْءٌ وَكَيْفَ قَالَ قُلْتُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِيْ اَهْلِهِ وَمَالِهِ وَنَفْسِهِ وَوَلَدِهِ وَجَارِهِ يُكَفِّرُهَا الصِّيَامُ وَالصَّلٰوةُ وَالصَّدَقَةُ وَالْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ فَقَالَ عُمَرُ لَيْسَ هٰذَآ اُرِيْدُ اِنَّمَآ اُرِيْدُ الَّتِيْ تَمُوْجُ كَمَوْجِ الْبَحْرِ قَالَ فَقُلْتُ مَالَكَ وَلَهَا يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِنَّ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا بَابًا مُّغْلَقًا قَالَ اَفَيُكْسَرُ الْبَابُ اَمْ يُفْتَحُ قَالَ قُلْتُ لَابَلْ يُكْسَرُ قَالَ ذٰلِكَ اَحْرٰى اَنْ لَّا يُغْلَقَ اَبَدًا قَالَ فَقُلْنَا لِحُذَيْفَةَ هَلْ كَانَ عُمَرَ يَعْلَمُ مَنِ الْبَابُ قَالَ نَعَمْ كَمَا اَنَّ دُوْنَ غَدِ اللَّيْلَةَ اِنِّيْ حَدَّثْتُهُ حَدِيْثًا لَّيْسَ بِالْاَغَالِيْطِ قَالَ فَهِبْنَا اَنْ نَّسْاَلَ حُذَيْفَةَ مَنِ الْبَابُ فَقُلْنَا لِمَسْرُوْقٍ سَلْهُ فَسَاَلَهُ فَقَالَ عُمَرُ۔

نے کہا تم میں سے کس کو رسول اللہ ﷺ کی حدیث یاد ہے فتنے کے باب میں میں نے کہا مجھ کو یاد ہے حضرت عمرؓ نے کہا تم بڑے بہادر ہو بھلا کہو آپؐ نے کیا فرمایا۔ میں نے کہا میں نے سنا ہے رسول اللہ ﷺ سے آپ ﷺ فرماتے تھے آدمی کو جو فتنہ ہوتا ہے اس کے گھر والوں اور مال اور جان اور اولاد اور ہمسایہ سے اس کا کفارہ ہو جاتا ہے روزہ اور نماز اور صدقہ اور اچھی بات کا حکم کرنا اور بری بات منع کرنا۔ حضرت عمر نے کہا میں اس فتنہ کو نہیں پوچھتا میں تو اس فتنہ کو پوچھتا ہوں جو موج مارے گا دریا کی موج کی طرح (یعنی اس کا اثر سب مسلمانوں کو پہنچے گا۔) میں نے کہا اے امیر المؤمنین تمہیں اس فتنہ سے کیا غرض ہے تمہارے اور اس کے درمیان تو ایک بند دروازہ ہے۔ حضرت عمرؓ نے کہا وہ دروازہ ٹوٹ جائے گا یا کھل جائے گا میں نے کہا وہ نہیں ٹوٹ جائے گا۔ حضرت عمرؓ نے کہا ایسا ہے تو پھر کبھی بند نہ ہوگا (کیونکہ جب دروازہ ٹوٹ گیا تو بند کیسے ہو سکتا ہے) شقیق نے کہا ہم لوگوں نے حذیفہؓ سے کہا کیا حضرت عمرؓ کو معلوم تھا۔ فرمایا ہاں جیسے یہ معلوم تھا کہ کل کے دن کے بعد رات ہے اور میں نے ان سے ایک حدیث بیان کی تھی جو لغو نہ تھی شقیق نے کہا ہم لوگ ڈرے حذیفہ سے یہ پوچھنے میں کہ وہ دروازہ کون ہے۔ ہم نے مسروق سے کہا تم پوچھو۔ انہوں نے حذیفہ سے پوچھا۔ حذیفہ نے کہا وہ دروازہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ذات تھی۔

تشریح اور اس کا ٹوٹنا ان کا شہید ہونا ہے جس روز سے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ شہید ہوئے فتنہ کا دروازہ کھل گیا اور مسلمانوں میں رنج بڑھنے لگا۔ رفتہ رفتہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کی نوبت پہنچی پھر تو فتنہ سمندر کی موجوں کی طرح امنڈنے لگا اور آپس میں کئی لڑائیوں کا بازار گرم ہو گیا اور ہوا جو ہوا سبحان اللہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا درجہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ایسا درجہ کسی کو نہیں ملا ان کی ذات بابرکات پشت پناہ تھی مسلمانوں کی اور رعب تھا کافروں پر۔ روک تھی تمام بلاؤں اور فتنوں کی۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۷۲۶۹: عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِ اَبِيْ مُعَاوِيَةَ وَفِيْ حَدِيْثِ عِيْسٰى عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِيْقٍ قَالَ سَمِعْتُ حُذَيْفَةَ يَقُوْلُ۔

۷۲۶۹: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۷۲۷۰: عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ عُمَرُ مَنْ يُّحَدِّثُنَا عَنِ الْفِتْنَةِ وَاقْتَصَّ الْحَدِيْثَ بِنَحْوِ حَدِيْثِهِمْ۔

۷۲۷۰: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۷۲۷۱: عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ جُنْدُبٌ جِئْتُ يَوْمَ

۷۲۷۱: محمد سے روایت ہے جندب نے کہا میں یوم الجرعہ (یعنی جس دن

الْجَرَعَةِ فَإِذَا رَجُلٌ جَالِسٌ فَقُلْتُ لَيُهَرَاقَنَّ الْيَوْمَ هٰهُنَا دِمَاءٌ فَقَالَ ذَاكَ الرَّجُلُ كَلَّا وَاللّٰهِ قُلْتُ بَلٰى وَاللّٰهِ قَالَ كَلَّا وَاللّٰهِ قُلْتُ بَلٰى وَاللّٰهِ قَالَ كَلَّا وَاللّٰهِ اِنَّهٗ لَحَدِيْثُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنِيْهِ قُلْتُ بِئْسَ الْجَلِيْسُ لِيْ اَنْتَ مُنْذُ الْيَوْمِ تَسْمَعُنِيْ اُخَالِفُكَ وَقَدْ سَمِعْتَهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا تَنْهَانِيْ ثُمَّ قُلْتُ مَا هٰذَا الْغَضَبُ فَاَقْبَلْتُ عَلَيْهِ وَاَسْاَلُهٗ فَاِذَا الرَّجُلُ حُذَيْفَةُ۔

جرعہ میں فساد ہونے کو تھا۔ جرعہ ایک مقام ہے کوفہ میں جہاں کوفہ والے سعید بن عاص سے لڑنے کے لیے جمع ہوئے تھے جب حضرت عثمانؓ نے ان کو کوفہ کا حاکم کر کے بھیجا تھا) کہ آیا ایک شخص کو دیکھا بیٹھے ہوئے میں نے کہا آج تو یہاں کئی خون ہوں گے۔ وہ شخص بولا ہرگز نہیں قسم اللہ کی خون نہ ہوں گے۔ میں نے کہا قسم اللہ کی ضرور خون ہوں گے۔ وہ بولا قسم اللہ کی ہرگز خون نہ ہوں گے اور میں نے اس باب میں ایک حدیث سنی رسول اللہ ﷺ سے جو آپؐ نے مجھ سے فرمائی تھی۔ میں نے کہا تو برا ساتھی ہے آج سے اس لیے کہ تو سنتا ہے میں تیرا اخلاف کر رہا ہوں اور تو نے ایک حدیث سنی ہے رسول اللہ ﷺ سے اور مجھے منع نہیں کرتا۔ پھر میں نے کہا اس غصے سے کیا فائدہ اور میں اس شخص کی طرف متوجہ ہوا اور پوچھا تو معلوم ہوا کہ حذیفہ صحابی ہیں۔

تشریح ❁ میں تیرا اخلاف کر رہا ہوں اور تو نے ایک حدیث سنی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور مجھے منع نہیں کرتا یعنی پہلے ہی جب میں نے تیرے خلاف کہا تھا اگر تو یہ کہہ دیتا کہ میں حدیث کی رو سے کہتا ہوں کہ خون نہ ہوں گے تو میں کاہے کو خلاف کرتا۔ سبحان اللہ ایک وہ زمانہ تھا کہ ناواقفی میں بھی اگر حدیث کے خلاف کوئی بات نکل جاتی تو لوگ اسے برا جانتے اور اس سے نادم ہوتے اور یا اب ایک دجالی زمانہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث معلوم ہوتے ہوئے اس کا خلاف کرتے ہیں اور اپنے دل میں نادم نہیں ہوتے۔

بَابٌ: لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَحْسِرَ الْفُرَاتُ عَنْ جَبَلٍ مِنْ ذَهَبٍ

باب: قیامت آنے سے قبل فرات میں سونے کا پہاڑ نکلنے کا بیان

۷۲۷۲: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَحْسِرَ الْفُرَاتُ عَنْ جَبَلٍ مِّنْ ذَهَبٍ يَقْتَتِلُ النَّاسُ عَلَيْهِ فَيُقْتَلُ مِنْ كُلِّ مِائَةٍ تِسْعَةٌ وَّتِسْعُوْنَ وَيَقُوْلُ كُلُّ رَجُلٍ مِّنْهُمْ لَعَلِّيْ اَكُوْنُ اَنَا الَّذِيْ اَنْجُوْ۔

۷۲۷۲: ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''قیامت نہ ہوگی یہاں تک کہ فرات میں ایک پہاڑ نکلے گا سونے کا، لوگ اس کے لیے لڑیں گے تو ہر سینکڑے میں سے (یعنی فیصدی) ننانوے مارے جائیں گے اور ہر شخص یہ کہے گا (اپنے دل میں) شاید بچ جاؤں (اور اس سونے کو حاصل کروں۔ معاذ اللہ دنیا ایسی ہی خراب شے ہے لوگ اس کے پیچھے اپنی جان آبرو عزت گنواتے ہیں پھر بھی وہ حاصل نہیں ہوتی۔'' عاقل وہی ہے جو پہلے اس نابکار کو طلاق دے دے)

۷۲۷۳: عَنْ سُهَيْلٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ وَزَادَ فَقَالَ اَبِيْ اِنْ رَّاَيْتَهٗ فَلَا تَقْرَبَنَّهٗ۔

۷۲۷۳: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ اتنا زیادہ ہے کہ میرے باپ نے کہا تو اگر اس پہاڑ کو دیکھے تو اس کے پاس مت جائیو۔

۷۲۷۴: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

۷۲۷۴: ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْشِكُ الْفُرَاتُ اَنْ يَّحْسِرُ عَنْ كَنْزٍ مِّنْ ذَهَبٍ فَمَنْ حَضَرَهٗ فَلَا يَاْخُذُ مِنْهُ شَيْئًا۔

وسلم نے فرمایا ''قریب ہے کہ فرات میں ایک خزانہ سونے کا نکلے گا جو کوئی وہاں موجود ہو تو اس میں سے کچھ نہ لے۔''

٧٢٧٥: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْشِكُ الْفُرَاتُ اَنْ يَّحْسِرَ عَنْ جَبَلٍ مِنْ ذَهَبٍ فَمَنْ حَضَرَهٗ فَلَا يَاْخُذْمِنْهُ شَيْئًا۔

۷۲۷۵: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ اس میں خزانہ کے بدلے پہاڑ ہے۔

٧٢٧٦: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ قَالَ كُنْتُ وَاقِفًا مَّعَ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ فَقَالَ لَا يَزَالُ النَّاسُ مُخْتَلِفَةً اَعْنَاقُهُمْ فِيْ طَلَبِ الدُّنْيَا قُلْتُ اَجَلْ قَالَ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يُوْشِكُ الْفُرَاتُ اَنْ يَّحْسِرَ عَنْ جَبَلٍ مِّنْ ذَهَبٍ فَاِذَا سَمِعَ بِهِ النَّاسُ سَارُوْ اِلَيْهِ فَيَقُوْلُ مَنْ عِنْدَهٗ لَئِنْ تَرَكْنَا النَّاسَ يَاْخُذُوْنَ مِنْهُ لَيُذْهَبَنَّ بِهٖ كُلِّهٖ قَالَ فَيَقْتَتِلُوْنَ عَلَيْهِ فَيُقْتَلُ مِنْ كُلِّ مِائَةٍ تِسْعَةٌ وَّتِسْعُوْنَ قَالَ اَبُوْ كَامِلٍ فِيْ حَدِيْثِهٖ قَالَ وَقَفْتُ اَنَا وَاُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ فِيْ ظِلِّ اُجُمِ حَسَّانَ۔

۷۲۷۶: عبداللہ بن حارث بن نوفل سے روایت ہے میں ابی بن کعب کے ساتھ کھڑا تھا۔ انہوں نے کہا ہمیشہ لوگ دنیا کمانے کی فکر میں رہیں گے۔ میں نے کہا ہاں۔ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے قریب ہے کہ فرات میں ایک سونے کا پہاڑ نمودار ہو۔ لوگ جب یہ سنیں گے تو اس طرف چلیں گے اور جو لوگ وہاں ہوں گے وہ کہیں گے اگر ہم ان کو اس پہاڑ میں سے لینے دیں تو وہ سارا پہاڑ لے جائیں گے۔ آخر لڑیں گے تو فیصدی ننانوے آدمی مارے جائیں گے۔ ابو کامل نے کہا اپنی روایت میں میں اور ابی بن کعب دونوں حسان کے قلعہ کے سایہ میں کھڑے تھے۔

٧٢٧٧: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنَعَتِ الْعِرَاقُ دِرْهَمَهَا وَقَفِيْزَهَا وَمَنَعَتِ الشَّامُ مُدْيَهَا وَدِيْنَارَهَا وَمَنَعَتْ مِصْرُ اِرْدَبَّهَا وَدِيْنَارَهَا وَعُدْتُّمْ مِّنْ حَيْثُ بَدَاْتُمْ وَعُدْتُّمْ مِّنْ حَيْثُ بَدَاْتُمْ وَعُدْتُّمْ مِّنْ حَيْثُ بَدَاْتُمْ شَهِدَ عَلٰى ذٰلِكَ لَحْمُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَدَمُهٗ۔

۷۲۷۷: ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''عراق کا ملک اپنا درم اور قفیز کو روکے گا اور شام کا ملک اپنے مدی اور دینار کو روکے گا اور مصر کا ملک اپنے اردب کو روکے گا اور ہو جاؤ گے تم جیسے آگے تھے اور ہو جاؤ گے تم جیسے آگے تھے اور ہو جاؤ گے تم جیسے آگے تھے۔'' پھر ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ اس حدیث پر گواہی دیتا ہے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا گوشت اور خون (یعنی اس میں کچھ شک نہیں)

تشریح قفیز اور مدی پیانے کا نام ہے جس میں اناج کو ناپتے ہیں اور اردب ۶۴ سیر کا ہوتا ہے۔ اس حدیث میں آخر زمانہ کے فتنے اور فساد کی خبر ہے کہ ان ملکوں کا محصول امام کو نہ ملے گا رعیت سردار کی اطاعت نہ کرے گی جیسے اسلام سے پہلے یہ ملک خودسر تھے ویسے ہی ہو جائیں گے۔ نوویؒ نے کہا حدیث کے معنی یہ ہیں کہ ان ملکوں کے لوگ مسلمان ہو جائیں گے اور اسلام کی وجہ سے جزیہ ساقط ہو جائے گا یا عجم اور روم آخر زمانہ میں ان ملکوں پر غالب ہو جائیں گے اور مسلمانوں کی حکومت وہاں سے جاتی رہے گی اور بعض نے کہا وہ مرتد ہو جائیں گے تو زکوۃ نہ دیں گے اور بعض نے کہا وہاں کے کافر جو جزیہ دیتے تھے قوی ہو کر جزیہ نہ دیں گے اور یہ جو کہا تم ویسے ہی ہو جاؤ گے جیسے تھے یعنی پھر اسلام غریب ہو جائے گا اور سمٹ کر مدینہ میں آ جائے گا۔

بَابُ: فِي فَتْحِ قُسْطَنْطِنِيَّةَ وَخُرُوجِ الدَّجَّالِ وَنُزُولِ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ

٧٢٧٨: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَنْزِلَ الرُّوْمُ بِالْاَعْمَاقِ اَوْ بِدَابِقَ فَيَخْرُجُ اِلَيْهِمْ جَيْشٌ مِّنَ الْمَدِيْنَةِ مِنْ خِيَارِ اَهْلِ الْاَرْضِ يَوْمَئِذٍ فَاِذَا تَصَآفُّوْا قَالَتِ الرُّوْمُ خَلُّوْا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الَّذِيْنَ سَبَوْا مِنَّا نُقَاتِلْهُمْ فَيَقُوْلُ الْمُسْلِمُوْنَ لَا وَاللّٰهِ لَا نُخَلِّي بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ اِخْوَانِنَا فَيُقَاتِلُوْنَهُمْ فَيَنْهَزِمُ ثُلُثٌ لَّا يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ اَبَدًا وَّيُقْتَلُ ثُلُثُهُمْ اَفْضَلُ الشُّهَدَآءِ عِنْدَ اللّٰهِ وَيَفْتَتِحُ الثُّلُثُ لَا يُفْتَنُوْنَ اَبَدًا فَيَفْتَتِحُوْنَ قُسْطُنْطِيْنِيَّةَ فَبَيْنَمَا هُمْ يَقْتَسِمُوْنَ الْغَنَائِمَ قَدْ عَلَّقُوْا سُيُوْفَهُمْ بِالزَّيْتُوْنِ اِذْ صَاحَ فِيْهِمُ الشَّيْطَانُ اِنَّ الْمَسِيْحَ قَدْ خَلَفَكُمْ فِيْ اَهْلِيْكُمْ فَيَخْرُجُوْنَ وَذٰلِكَ بَاطِلٌ فَاِذَا جَآءُوا الشَّامَ خَرَجَ فَبَيْنَمَاهُمْ يُعِدُّوْنَ لِلْقِتَالِ يُسَوُّوْنَ الصُّفُوْفَ اِذْ اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَيَنْزِلُ عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَاَمَّهُمْ فَاِذَا رَاٰهُ عَدُوُّ اللّٰهِ ذَابَ كَمَا يَذُوْبُ الْمِلْحُ فِي الْمَآءِ فَلَوْ تَرَكَهٗ لَانْذَابَ حَتّٰى يَهْلِكَ وَلٰكِنْ يَّقْتُلُهُ اللّٰهُ بِيَدِهٖ فَيُرِيْهِمْ دَمَهٗ فِيْ حَرْبَتِهٖ۔

باب: قسطنطنیہ کی فتح اور دجال کے نکلنے اور عیسیٰ بن مریم کے آنے کا بیان

۷۲۷۸: ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''قیامت نہ قائم ہوگی یہاں تک روم کے نصاریٰ کا لشکر اعماق میں یا دابق میں اترے گا (یہ دونوں مقام شام میں ہیں حلب کے قریب) پھر مدینہ میں ایک لشکر نکلے گا ان کی طرف جوان دنوں تمام زمین والوں میں بہتر ہوگا جب صف باندھیں گے دونوں لشکر تو نصاریٰ کہیں گے تم الگ ہو جاؤ ان لوگوں سے (یعنی ان مسلمانوں سے) جنہوں نے ہماری جورو لڑکے پکڑے اور لونڈی غلام بنائے ہم ان سے لڑیں گے مسلمان کہیں گے نہیں قسم اللہ کی ہم کبھی اپنے بھائیوں سے الگ نہ ہوں گے۔ پھر لڑائی ہوگی تو مسلمانوں کا ایک تہائی لشکر بھاگ نکلے گا ان کی توبہ کبھی اللہ تعالیٰ قبول نہ کرے گا اور تہائی لشکر مارا جائے گا وہ سب شہیدوں میں افضل ہوں گے۔ اللہ کے پاس اور تہائی لشکر کی فتح ہوگی۔ وہ عمر بھر کبھی فتنے اور بلا میں نہ پڑیں گے پھر وہ قسطنطنیہ کو فتح کریں گے (جو نصاریٰ کے قبضہ میں آ گیا ہوگا۔ اب تک یہ شہر مسلمانوں کے قبضہ میں ہے) تو وہ لوٹ کے مالوں کو بانٹ رہے ہوں گے اور اپنی تلواروں کو زیتون کے درختوں میں ٹانگ دیا ہوگا۔ اتنے میں شیطان آواز کر دے گا کہ دجال تمہارے پیچھے تمہارے بال بچوں میں آن پڑا تو مسلمان وہاں سے نکلیں گے حالانکہ یہ خبر جھوٹ ہوگی۔ جب شام کے ملک میں پہنچیں گے تب دجال نکلے گا سو جس وقت مسلمان لڑائی کے لیے مستعد ہو کو صفیں باندھتے ہوں گے نماز کی تیاری ہوگی اسی وقت حضرت عیسیٰ بن مریم اتریں گے اور امام بن کر نماز پڑھائیں گے پھر جب اللہ کا دشمن دجال حضرت عیسیٰؑ کو دیکھے گا تو اس طرح دور سے) سے گھل جائے گا جیسے نمک پانی میں گھل جاتا ہے اور جو عیسیٰؑ اس کو یونہی چھوڑ دیں تب بھی وہ خود بخود گل کر ہلاک ہو جائے لیکن اللہ تعالیٰ اس کو قتل کرے گا۔ حضرت عیسیٰؑ کے ہاتھوں پر اور اس کا خون لوگوں کو دکھلائے گا عیسیٰؑ کی برچھی میں۔

تشریح ❁ جب صفیں باندھیں گے دونوں لشکر تو نصاریٰ کہیں گے تم الگ ہو جاؤ ان لوگوں (مسلمانوں) سے ہمیشہ نصاریٰ کی یہی چال ہے کہ

مسلمانوں میں پھوٹ ڈال کر اپنا مطلب نکال لیتے ہیں پھر جس شخص کے پہلے طرف دار بنتے ہیں جب وہ اکیلا رہ جاتا ہے اور اس کی قوت ٹوٹ جاتی ہے تو اس کو بھی دبا کر اپنے مطیع کر لیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْیَھُوْدَ وَالنَّصَارٰی اَوْلِیَآءَ بَعْضُھُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ وَّمَنْ یَّتَوَلَّھُمْ مِّنْکُمْ فَاِنَّہٗ مِنْھُمْ اے ایمان والو۔ مت بناؤ یہود اور نصاریٰ کو اپنا دوست۔ بعض ان کے دوست ہیں بعض کے اور جو کوئی تم میں سے انکی دوستی کرے وہ انہی میں سے ہے پھر جو کوئی مسلمان مسلمان کا ساتھ چھوڑ کر کافر سے دوستی کرے وہ بنص قرآنی کافر ہے۔ افسوس ہے کہ مسلمان نہ عقل پر چلتے ہیں نہ اللہ کی کتاب پر، ان کو بارہا اس غلطی کا تجربہ ہو چکا اور کافروں کی دوستی کا نتیجہ معلوم ہو گیا پھر بھی باز نہیں آتے۔

اس حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ قیامت کے قریب نصاریٰ شہر قسطنطنیہ کو لے لیں گے۔ ابھی تک یہ بات نہیں ہوئی گو اس کے آثار بہت قریب معلوم ہوتے ہیں اور سلطان روم کی سلطنت بہت ضعیف ہو گئی ہے۔

۷۲۷۹: عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ الْقُرَشِيِّ اَنَّهٗ قَالَ عِنْدَ عَمْرِو ابْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ تَقُوْمُ السَّاعَةُ وَالرُّوْمُ اَكْثَرُ النَّاسِ فَقَالَ لَهٗ عَمْرٌو اَبْصِرْ مَا تَقُوْلُ قَالَ اَقُوْلُ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَئِنْ قُلْتَ ذٰلِكَ اِنَّ فِیْهِمْ لَخِصَالًا اَرْبَعًا اِنَّهُمْ لَاَحْلَمُ النَّاسِ عِنْدَ فِتْنَةٍ وَاَسْرَعُهُمْ اِفَاقَةً بَعْدَ مُصِیْبَةٍ وَاَوْشَكُهُمْ كَرَّةً بَعْدَ فَرَّةٍ وَّخَیْرُهُمْ لِمِسْكِیْنٍ وَیَتِیْمٍ وَّضَعِیْفٍ وَّخَامِسَةٌ حَسَنَةٌ جَمِیْلَةٌ وَّاَمْنَعُهُمْ مِّنْ ظُلْمِ الْمُلُوْكِ۔

۷۲۷۹: مستورد قرشی نے کہا عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے روبرو کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے ”قیامت اس وقت قائم ہوگی جب نصاریٰ سب لوگوں سے زیادہ ہوں گے“ (یعنی ہندو اور مسلمانوں سے) عمرو نے کہا دیکھ تو کیا کہتا ہے۔ مستورد نے کہا میں تو وہی کہتا ہوں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا عمرو نے کہا اگر تو کہتا ہے (تو سچ ہے) کیوں کہ نصاریٰ میں چار خصلتیں ہیں وہ مصیبت کے وقت نہایت بردبار ہیں اور مصیبت کے بعد سب سے جلدی ہوشیار ہوتے ہیں اور بھاگنے کے بعد سب سے پہلے پھر حملہ کرتے ہیں اور بہتر ہیں سب لوگوں میں مسکین یتیم اور ضعیف کے لیے اور ایک پانچویں خصلت ہے جو نہایت عمدہ ہے سب لوگوں سے وہ بادشاہوں کے ظلم کو روکتے ہیں۔

تشریح اور ان کے بادشاہ رعیت کو تباہ نہیں کرنے پاتے کیونکہ قانون کے تابع ہیں انہی خصلتوں کی وجہ سے نصاریٰ بہت بڑھ گئے اور انکی تعداد دنیا میں روز بروز بڑھتی جاتی ہے وہ اب بھی مسلمانوں سے اور مشرکوں سے تعداد میں بہت زیادہ ہیں اور قیامت کے قریب اور زائد ہو جائیں گے۔ اب دنیا میں تین مذہب والے قابل اعتبار ہیں۔ مسلمان نصاریٰ مشرکین باقی یہود اور مجوس وغیرہ بہت کم ہیں نہ ان کی کوئی حکومت ہے۔

۷۲۸۰: عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ الْقُرَشِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ تَقُوْمُ السَّاعَةُ وَالرُّوْمُ اَكْثَرُ النَّاسِ قَالَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ فَقَالَ مَا هٰذِهِ الْاَحَادِیْثُ الَّتِیْ تُذْكَرُ عَنْكَ اَنَّكَ تَقُوْلُهَا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ الْمُسْتَوْرِدُ قُلْتُ الَّذِیْ

۷۲۸۰: مستورد قرشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے ”قیامت اس وقت قائم ہوگی جب نصاریٰ سب لوگوں سے زیادہ ہوں گے۔“ یہ خبر عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پہنچی اس نے مستورد سے کہا یہ کیسی حدیثیں ہیں جن کو لوگ کہتے ہیں تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہو۔ مستورد نے کہا میں تو وہی کہتا ہوں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں

سَمِعْتُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقَالَ عَمْرٌو لَئِنْ قُلْتَ ذَاكَ اِنَّهُمْ لَاَحْلَمُ النَّاسِ عِنْدَ فِتْنَةٍ وَّاَجْبَرُ النَّاسِ عِنْدَ مُصِيْبَةٍ وَّ خَيْرُ النَّاسِ لِمَسٰكِيْنِهِمْ وَ ضُعَفَائِهِمْ۔

نے سنا ہے۔عمرو نے کہا اگر تو یہ کہتا ہے (تو ٹھیک ہے) بیشک نصاریٰ سب لوگوں سے زیادہ برد بار ہیں مصیبت کے وقت اور سب لوگوں سے زیادہ مصیبت کے بعد جلد درست ہوتے ہیں اور بہتر ہیں لوگوں میں اپنے ضعیفوں اور مسکینوں کے لیے۔

تشریح جب نصاریٰ میں یہ صفات ہوں تو مسلمانوں میں ان سے زیادہ صفات ہونی چاہئیں۔اس لیے کہ مسلمان دین حق پر ہیں اور نصاریٰ سے زیادہ جنت کے طالب ہیں۔اس حدیث سے مسلمانوں کو سبق لینا چاہیے اور غریب اور یتیم مسکینوں کی خبر گیری کرنا چاہیے مصیبت کے وقت صبر اور شکر اور استقلال لازم ہے۔

۷۲۸۱:عَنْ يُّسَيْرِ ابْنِ جَابِرٍ قَالَ هَاجَتْ رِيْحٌ حَمْرَآءُ بِالْكُوْفَةِ فَجَآءَ رَجُلٌ لَّيْسَ لَهٗ هِجِّيْرٰى اِلَّا يَا عَبْدَاللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ جَآءَتِ السَّاعَةُ قَالَ فَقَعَدَ وَكَانَ مُتَّكِئًا فَقَالَ اِنَّ السَّاعَةَ لَا تَقُوْمُ حَتّٰى لَايُقْسَمَ مِيْرَاثٌ وَّلَايُفْرَحَ بِغَنِيْمَةٍ ثُمَّ قَالَ بِيَدِهٖ هٰكَذَا وَنَحَّا هَا نَحْوَالشَّامِ فَقَالَ عَدُوٌّ يَّجْمَعُوْنَ لِاَهْلِ الْاِسْلَامِ وَيَجْمَعُ لَهُمْ اَهْلُ الْاِسْلَامِ قُلْتُ الرُّوْمَ تَعْنِيْ قَالَ نَعَمْ وَتَكُوْنُ عِنْدَذَا كُمُ الْقِتَالِ رَدَّةٌ شَدِيْدَةٌ فَيَشْتَرِطُ الْمُسْلِمُوْنَ شُرْطَةً لِّلْمَوْتِ لَا تَرْجِعُ اِلَّا غَالِبَةً فَيَقْتَتِلُوْنَ حَتّٰى يَحْجُزَ بَيْنَهُمُ اللَّيْلُ فَيَفِيْئُ هٰؤُلَآءِ وَهٰؤُلَآءِ كُلٌّ غَيْرُ غَالِبٍ وَّتَفْنَى الشُّرْطَةُ ثُمَّ يَشْتَرِطُ الْمُسْلِمُوْنَ شُرْطَةً لِّلْمَوْتِ لَاتَرْجِعُ اِلَّاغَالِبَةً فَيَقْتَتِلُوْنَ حَتّٰى يَحْجُزَ بَيْنَهُمُ اللَّيْلُ فَيَفِيْئُ هٰؤُلَآءِ وَهٰؤُلَآءِ كُلٌّ غَيْرُ غَالِبٍ وَتَفْنَى الشُّرْطَةُ ثُمَّ يَشْتَرِطُ الْمُسْلِمُوْنَ شُرْطَةً لِّلْمَوْتِ لَاتَرْجِعُ اِلَّا غَالِبَةً فَيَقْتَتِلُوْنَ حَتّٰى يُمْسُوْا فَيَفِيْئُ هٰؤُلَآءِ وَهٰؤُلَآءِ كُلٌّ غَيْرُ غَالِبٍ وَتَفْنَى الشُّرْطَةُ فَاِذَاكَانَ يَوْمُ الرَّابِعِ نَهَدَ اِلَيْهِمْ بَقِيَّةُ اَهْلِ الْاِسْلَامِ فَيَجْعَلُ اللّٰهُ الدَّآبِرَةَ عَلَيْهِمْ فَيَقْتُلُوْنَ

۷۲۸۱:یسیر بن جابر سے روایت ہے ایک بار کوفہ میں لال آندھی آئی،ایک شخص آیا،جس کا تکیہ کلام یہی تھا اے عبداللہ بن مسعود قیامت آئی،یہ سن کر عبداللہ بن مسعود بیٹھ گئے اور پہلے تکیہ لگائے تھے،انہوں نے کہا قیامت نہ قائم ہوگی یہاں تک کہ ترکہ نہ بٹے گا اور لوٹ سے خوشی نہ ہوگی (کیونکہ جب کوئی وارث ہی نہ رہے گا تو ترکہ کون بانٹے گا اور جب کوئی لڑائی سے زندہ نہ بچے گا تو لوٹ کی کیا خوشی ہوگی) پھر اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا شام کے ملک کی طرف اور کہا دشمن (نصاریٰ) جمع ہوں گے مسلمانوں سے لڑنے کے لیے اور مسلمان بھی ان سے لڑنے کے لیے جمع ہوں گے۔میں نے کہا دشمن سے تمہاری مراد نصاریٰ ہیں۔انہوں نے کہا ہاں اور اس وقت سخت لڑائی شروع ہوگی۔مسلمان ایک لشکر کو آگے بھیجیں گے جو مرنے کے لیے آگے بڑھے گا اور نہ لوٹے گا بغیر غلبہ کے۔(یعنی اس قصد سے جائے گا کہ یا لڑ کر مر جائیں گے یا فتح کر کر آئیں گے) پھر دونوں فرقے لڑیں گے یہاں تک کہ رات ہو جائے گی اور دونوں طرف کی فوجیں لوٹ جائیں گی،کسی کو غلبہ نہ ہوگا اور جو لشکر لڑائی کے لیے بڑھا تھا وہ بالکل فنا ہو جائے گا (یعنی سب لوگ اس کے قتل ہو جائیں گے) دوسرے دن پھر مسلمان ایک لشکر آگے بڑھائیں گے،جو مرنے کے لیئے یا غالب ہونے کے لیے جائے گا اور لڑائی رہے گی،یہاں تک کہ رات ہو جائے گی،پھر دونوں طرف کی فوجیں لوٹ جائیں گی اور کسی کو غلبہ نہ ہوگا،جو لشکر آگے بڑھا تھا وہ فنا ہو جائیگا۔پھر تیسرے دن مسلمان ایک لشکر آگے بڑھائیں گے مرنے یا غالب ہونیکی نیت سے اور شام تک لڑائی رہے گی،پھر دونوں طرف کی فوجیں لوٹ

مَقْتَلَةً اِمَّا قَالَ لَايُرٰى مِثْلُهَا وَاِمَّا قَالَ لَمْ يُرَمِثْلُهَا حَتّٰى اِنَّ الطَّائِرَ لَيَمُرُّ بِجَنَبَاتِهِمْ فَمَا يُخَلِّفُهُمْ حَتّٰى يَخِرَّ مَيْتًا فَيَتَعَادُّ بَنُوالْاَبِ كَانُوْا مِائَةً فَلَا يَجِدُوْنَهٗ بَقِىَ مِنْهُمْ اِلَّا الرَّجُلُ الْوَاحِدُ فَبِاَىِّ غَنِيْمَةٍ يُّفْرَحُ اَوَاَىُّ مِيْرَاثٍ يُقَاسَمُ فَبَيْنَاهُمْ كَذٰلِكَ اِذْسَمِعُوْا بِبَاْسٍ هُوَ اَكْبَرُ مِنْ ذٰلِكَ فَجَآءَ هُمُ الصَّرِيْخُ اِنَّ الدَّجَّالَ قَدْ خَلَّفَهُمْ فِىْ ذَرَارِيِّهِمْ فَيَرْفُضُوْنَ مَافِىْ اَيْدِيْهِمْ وَيُقْبِلُوْنَ فَيَبْعَثُوْنَ عَشَرَةَ فَوَارِسَ طَلِيْعَةً قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّىْ لَاَعْرِفُ اَسْمَآءَ هُمْ وَاَسْمَآءَ اٰبَآئِهِمْ وَاَلْوَانَ خُيُوْلِهِمْ هُمْ خَيْرُ فَوَارِسَ عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ يَوْمَئِذٍ اَوْمِنْ خَيْرِ فَوَارِسَ عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ يَوْمَئِذٍ قَالَ ابْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ فِىْ رِوَايَتِهٖ عَنْ اُسَيْرِ ابْنِ جَابِرٍ۔

جائیں گی۔ کسی کو غلبہ نہ ہوگا اور وہ لشکر فنا ہو جائے گا جب چوتھا دن ہوگا تو جتنے مسلمان باقی رہ گئے ہوں گے وہ سب آگے بڑھیں گے اس دن اللہ تعالیٰ کافروں کو شکست دے گا اور ایسی لڑائی ہوگی کہ ویسی کوئی نہ دیکھے گا یا ویسی لڑائی کسی نے نہیں دیکھی یہاں تک کہ پرندہ ان کے اوپر یا ان کے بدن پر اڑے گا پھر آگے نہیں بڑھے گا کہ وہ مردہ ہو کر گریں گے۔ایک صدی لوگ جو گنتی میں سو ہوں گے،ان میں سے ایک شخص بچے گا (یعنی فی صد ننانوے آدمی مارے جائیں گے اور ایک رہ جائے گا) ایسی حالت میں کونسی لوٹ سے خوشی حاصل ہوگی اور کونسا ترکہ بانٹا جائے گا۔ پھر مسلمان اسی حالت میں ہوں گے کہ ایک اور بڑی آفت کی خبر سنیں گے۔ ایک پکاران کو آئے گی کہ دجال ان کے پیچھے انکے بال بچوں میں آ گیا۔ یہ سنتے ہی جو کچھ ان کے ہاتھوں میں ہوں گے اس کو چھوڑ کر روانہ ہوں گے اور دس سواروں کو طلائے کے طور پر روانہ کریں گے (دجال کی خبر لانے کے لئے) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''میں ان سواروں کے اور ان کے باپوں کے نام جانتا ہوں اور ان کے گھوڑوں کے رنگ جانتا ہوں وہ ساری زمین کے بہتر سوار ہوں گے اس دن یا بہتر سواروں میں سے ہوں گے اس دن۔''

تشریح اس حدیث میں اشارہ ہے کہ وہ لڑائی نئی قسم کی ہوگی اور آلات حرب ایسے تیز ہوں گے کہ چڑیا کے اڑنے سے بھی جلد مر جائیں گے۔ یہ توپ اور بندوق کی لڑائی ہے۔ گولوں اور گولیوں کی بوچھاڑ ہوگی۔

۷۲۸۲:عَنْ يُسَيْرِ بْنِ جَابِرٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ فَهَبَّتْ رِيْحٌ حَمْرَآءُ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِنَحْوِهٖ وَحَدِيْثُ ابْنِ عُلَيَّةَ اَتَمُّ وَاَشْبَعُ۔

۷۲۸۲: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزر رہا ہے۔

۷۲۸۳:عَنْ اُسَيْرِ بْنِ جَابِرٍ قَالَ كُنْتُ فِىْ بَيْتِ عَبْدِاللّٰهِ مَسْعُوْدٍ وَّالْبَيْتُ مَلْاٰنُ قَالَ فَهَاجَتْ رِيْحٌ حَمْرَآءُ بِالْكُوْفَةِ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِ ابْنِ عُلَيَّةَ۔

۷۲۸۳: اُسَیر بن جابر سے روایت ہے ہم عبداللہ بن مسعود کے گھر میں تھے اور گھر بھرا ہوا تھا۔ اتنے میں لال ہوا چلی کوفہ میں پھر بیان کیا حدیث کو اسی طرح جیسے اوپر گزری۔

۷۲۸۴:عَنْ نَّافِعِ ابْنِ عُتْبَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ غَزْوَةٍقَالَ فَاَتَى النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۷۲۸۴: نافع بن عتبہؓ سے روایت ہے ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے ایک جہاد میں، تو آپؐ کے پاس کچھ لوگ مغرب کی طرف سے آئے جو بالوں کے کپڑے پہنے تھے اور رسول اللہ ﷺ سے ملے ایک ٹیلے کے پاس، وہ لوگ

قَوْمٌ مِّنْ قِبَلِ الْمَغْرِبِ عَلَيْهِمْ ثِيَابُ الصُّوْفِ فَوَافَقُوْهُ عِنْدَ اَكَمَةٍ فَاِنَّهُمْ لَقِيَامٌ وَّرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ قَالَ قَالَتْ لِيْ نَفْسِي ائْتِهِمْ فَقُمْ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَهُ لَا يَغْتَالُوْنَهُ قَالَ ثُمَّ قُلْتُ لَعَلَّهُ نَجِيٌّ مَّعَهُمْ فَاَتَيْتُهُمْ فَقُمْتُ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَهُ قَالَ فَحَفِظْتُ مِنْهُ اَرْبَعَ كَلِمَاتٍ اَعُدُّ هُنَّ فِيْ يَدِيْ قَالَ تَغْزُوْنَ جَزِيْرَةَ الْعَرَبِ فَيَفْتَحُهَا اللّٰهُ ثُمَّ فَارِسَ فَيَفْتَحُهَا اللّٰهُ ثُمَّ تَغْزُوْنَ الرُّوْمَ فَيَفْتَحُهَا اللّٰهُ ثُمَّ تَغْزُوْنَ الدَّجَّالَ فَيَفْتَحُهُ اللّٰهُ قَالَ فَقَالَ نَافِعٌ يَا جَابِرُ لَانَرَى الدَّجَّالَ يَخْرُجُ حَتّٰى تُفْتَحَ الرُّوْمُ۔

کھڑے تھے اور آپ ﷺ بیٹھے تھے۔ میرے دل نے کہا تو چلا جا اور ان لوگوں کے اوپر آپ ﷺ کے بیچ میں کھڑا رہ۔ ایسا نہ ہو کہ یہ لوگ فریب سے آپ ﷺ کو مار ڈالیں۔ پھر میرے دل نے کہا شاید آپ چپکے سے کچھ باتیں ان سے کرتے ہوں (اور میرا جانا آپ ﷺ کو ناگوار گزرے) پھر میں گیا اور ان لوگوں کے اور آپ ﷺ کے بیچ میں کھڑا ہو گیا۔ میں نے اس وقت آپ ﷺ سے چار باتیں یاد کیں، جن کو آپ نے میرے ہاتھ پر گنا۔ آپ نے فرمایا پہلے تو عرب کے جزیرہ میں (کافروں سے) جہاد کرو گے، اللہ اس کو فتح کر دے گا پھر فارس سے جہاد کرو گے، اللہ تعالیٰ اس کو بھی فتح کر دے گا۔ پھر نصاریٰ سے لڑو گے، روم والوں سے اللہ تعالیٰ روم کو بھی فتح کر دے گا پھر دجال سے لڑو گے اللہ تعالیٰ اس کو بھی فتح کر دے گا۔ (یہ حدیث آپ کا بڑا معجزہ ہے) نافع نے کہا اے جابر بن سمرہ ہم سمجھتے ہیں دجال اس کے بعد نکلے گا جب روم کا ملک فتح ہو جائے گا۔

بَابٌ: فِي الْاٰيَاتِ الَّتِيْ تَكُوْنُ قَبْلَ السَّاعَةِ

باب: ان نشانیوں کا بیان جو قیامت سے قبل ہوں گی

۷۲۸۵: عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ اُسَيْدِ ن الْغِفَارِيِّ قَالَ اطَّلَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا وَنَحْنُ نَتَذَا كَرُ فَقَالَ مَاتَذَاكَرُوْنَ قَالُوْا نَذْكُرُ السَّاعَةَ قَالَ اِنَّهَا لَنْ تَقُوْمَ حَتّٰى تَرَوْنَ قَبْلَهَا عَشَرَ اٰيَاتٍ فَذَكَرَ الدُّخَانَ وَالدَّجَّالَ وَالدَّابَّةَ وَطُلُوْعَ الشَّمْسِ مِنْ مَّغْرِبِهَا وَنُزُوْلَ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ وَيَاجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ وَثَلٰثَةَ خُسُوْفٍ خَسْفٌ بِالْمَشْرِقِ وَخَسْفٌ م بِالْمَغْرِبِ وَخَسْفٌ بِجَزِيْرَةِ الْعَرَبِ وَاٰخِرُ ذٰلِكَ نَارٌ تَخْرُجُ مِنَ الْيَمَنِ تَطْرُدُ النَّاسَ اِلٰى مَحْشَرِهِمْ۔

۷۲۸۵: حذیفہ بن اسید غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برآمد ہوئے ہم پر اور ہم باتیں کر رہے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''تم کیا باتیں کرتے تھے''۔ ہم نے کہا ہم قیامت کا ذکر کرتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''قیامت نہیں قائم ہو گی جب تک دس نشانیاں اس سے پہلے نہیں دیکھ لو گے پھر ذکر کیا دھوئیں کا اور دجال کا اور زمین کے جانور کا، اور آفتاب کے نکلنے کا۔ پچھم سے، اور حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اترنے کا، اور یاجوج ماجوج کے نکلنے کا اور تین جگہ خسف ہونا یعنی زمین میں دھنسنا، ایک مشرق میں، دوسرے مغرب میں تیسرے جزیرہ عرب میں، اور ان سب نشانیوں کے بعد ایک آگ پیدا ہو گی جو لوگوں کو یمن سے نکالے گی، اور ہانکتی ہوئی محشر کی طرف لے جائے گی (محشر شام کی زمین ہے)۔

تشریح ① پھر ذکر کیا دھوئیں کا۔ نووی نے کہا اس حدیث سے اس شخص کی تائید ہوتی ہے جو کہتا ہے مراد دھوئیں سے وہ دھواں ہے جس سے کافروں کا دم رک جائے گا اور مسلمانوں کو زکام کی سی حالت ہو جائے گی اور یہ دھواں ابھی ظاہر نہیں ہوا قیامت کے قریب ظاہر ہو گا اور اوپر اس کا بیان گزرا اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا انکار بھی گزرا۔ انہوں نے کہا یہ دھواں وہ ہے جو قریش پر قحط پڑا تھا اور آسمان اور ان کے بیچ میں دھواں سا معلوم

ہوتا تھا اور ایک جماعت علماء نے ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اتفاق کیا ہے لیکن حذیفہ اور ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور حسن اس کے خلاف میں ہیں۔ حذیفہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ یہ دھواں زمین میں چالیس دن تک رہے گا اور احتمال ہے کہ مراد دو دھوئیں ہوں۔ انتہیٰ

❷ اور ذکر کیا زمین کے جانور کا۔ یہ وہ جانور ہے جس کا بیان اس آیت کریمہ میں ہے وَإِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ أَخْرَجْنَا لَهُمْ دَآبَّةً مِّنَ الْأَرْضِ۔ مفسرین نے کہا یہ جانور بہت بڑا ہوگا اور صفا پہاڑ پھٹے گا اس میں سے نکلے گا اور ابن عمر اور ابن عاص سے منقول ہے کہ یہ وہی جساسہ ہے جس کا ذکر دجال کی حدیث میں ہے۔ (نووی) تحفۃ الاخیار میں ہے کہ مکہ میں زمین سے ایک جانور نکلے گا ساٹھ گز لمبا سر اس کا جیسے بیل کا اور آنکھ جیسے سور کی اور کان جیسے ہاتھی کے اور سینگ جیسے پہاڑی بکری کے، سینہ جیسے شیر کا اور کوکھ جیسے بلی کی اور دم جیسے مینڈھے کی اور رنگ جیسے چیتے کا ہاتھ پاؤں جیسے اونٹ کے۔ اس کے پاس حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا اور حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی ہوگی۔ مسلمان اور کافر کو سونگھ کر بتلائے گا اور کہے گا اس کا دین سچا ہے اور سب دین جھوٹے ہیں۔

٧٢٨٦: عَنْ أَبِي سَرِيْحَةَ حُذَيْفَةَ بْنِ أُسَيْدٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ فِي غُرْفَةٍ وَّنَحْنُ أَسْفَلُ مِنْهُ فَاطَّلَعَ إِلَيْنَا فَقَالَ مَا تَذْكُرُوْنَ قُلْنَا السَّاعَةَ قَالَ إِنَّ السَّاعَةَ لَا تَكُوْنُ حَتّٰى تَكُوْنَ عَشْرُ آيَاتٍ خَسْفٌ بِالْمَشْرِقِ وَخَسْفٌ بِالْمَغْرِبِ وَخَسْفٌ فِيْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ وَالدُّخَانُ وَالدَّجَّالُ وَدَآبَّةُ الْأَرْضِ وَيَاجُوْجُ وَمَاجُوْجُ وَطُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنْ مَّغْرِبِهَا وَنَارٌ تَخْرُجُ مِنْ قُعْرَةِ عَدَنٍ تَرْحَلُ النَّاسَ قَالَ شُعْبَةُ وَحَدَّثَنِيْ عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ رُفَيْعٍ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ أَبِيْ سَرِيْحَةَ مِثْلَ ذٰلِكَ لَايَذْكُرُ النَّبِيَّ ﷺ وَقَالَ أَحَدُهُمَا فِي الْعَاشِرَةِ نُزُوْلُ عِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَقَالَ الْآخَرُ وَرِيْحٌ تُلْقِي النَّاسَ فِي الْبَحْرِ۔

٧٢٨٦: ابوسریحہ حذیفہ بن اسید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک بالا خانہ میں تھے اور ہم نیچے بیٹھے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو جھانکا اور فرمایا تم کیا ذکر کر رہے ہو ہم نے عرض کیا قیامت کا ذکر کر رہے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''قیامت نہ ہوگی جب تک دس نشانیاں نہ ہوں گی۔ ایک خسف (زمین کا دھنسنا) مشرق میں دوسری خسف مغرب میں تیسری خسف جزیرہ عرب میں چوتھے دھواں پانچویں دجال چھٹے زمین کا جانور ساتویں یاجوج اور ماجوج۔ آٹھویں آفتاب کا نکلنا پچھم سے۔ نویں ایک آگ جو عدن کے کنارے سے نکلے گی اور لوگوں کو ہانک کر لے جائے گی۔'' اس روایت میں دسویں نشانی کا ذکر نہیں ہے دوسری روایت میں دسویں نشانی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا اترنا ہے اور ایک روایت میں ایک آندھی ہے جو لوگوں کو سمندر میں ڈال دے گی۔

٧٢٨٧: عَنْ أَبِيْ سَرِيْحَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غُرْفَةٍ وَّنَحْنُ تَحْتَهَا نَتَحَدَّثُ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِمِثْلِهٖ قَالَ شُعْبَةُ وَأَحْسِبُهٗ قَالَ تَنْزِلُ مَعَهُمْ إِذَا نَزَلُوْا وَتَقِيْلُ مَعَهُمْ حَيْثُ قَالُوْا قَالَ شُعْبَةُ وَحَدَّثَنِيْ رَجُلٌ هٰذَا

٧٢٨٧: ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ وہ آگ لوگوں کے ساتھ رہے گی جہاں وہ اتر پڑیں گے آگ بھی اتر پڑے گی اور جب وہ دوپہر کو سو رہیں گے تو آگ بھی ٹھہر جائے گی۔

الْحَدِيْثَ عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ اَبِي سَرِيْحَةَ وَلَمْ يَرْفَعْهُ قَالَ اَحَدُ هٰذَيْنِ الرَّجُلَيْنِ نُزُوْلُ عِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَقَالَ الْاٰخَرُ رِيْحٌ تُلْقِيهِمْ فِي الْبَحْرِ۔

۷۲۸۸:عَنْ اَبِي سَرِيْحَةَ قَالَ كُنَّا نَتَحَدَّثُ فَاَشْرَفَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ حَدِيْثِ مُعَاذٍ وَابْنِ اَبِي جَعْفَرٍ وَّ قَالَ ابْنُ مُثَنّٰى حَدَّثَنَا اَبُوالنُّعْمَانِ الْحَكَمُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ ابْنِ رُفَيْعٍ عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ اَبِي سَرِيْحَةَ بِنَحْوِهٖ قَالَ وَالْعَاشِرَةُ نُزُوْلُ عِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ قَالَ شُعْبَةُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ عَبْدُ الْعَزِيْزِ۔

۷۲۸۸:ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

۷۲۸۹:عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَخْرُجَ نَارٌ مِّنْ اَرْضِ الْحِجَازِ تُضِيْءُ اَعْنَاقَ الْاِبِلِ بِبُصْرٰى۔

۷۲۸۹:ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”قیامت نہ قائم ہوگی یہاں تک کہ نکلے ایک آگ حجاز کے ملک سے روشن کردے گی بصریٰ کے اونٹوں کی گردنوں کو (یعنی اس کی روشنی ایسی تیز ہوگی کہ عرب سے شام تک پہنچے گی حجاز مکہ اور مدینہ کا ملک اور بصری ایک شہر کا نام ہے)۔

تشریح قاضی عیاضؒ نے کہا یہ وہی آگ ہے جو حشر کے لیے لوگوں کو لے جائے گی اور شاید یہ دو آگ ہوں یا اس کی ابتداء یمن سے ہو اور قوت اس کی حجاز میں۔ نووی نے کہا حدیث سے یہ نہیں نکلتا کہ یہ حشر کی آگ ہے بلکہ یہ قیامت کی نشانی ہے اور یہ آگ ہمارے زمانہ میں نکلی ۶۵۴ ہجری میں اور بہت بڑی آگ تھی مدینہ کے مشرقی کنارے سے حرہ کے پرے اور اس کی خبر مجھے ان لوگوں نے دی جو اس وقت مدینہ میں تھے۔ تاریخ مدینہ میں مذکور ہے کہ اول چند روز مدینہ میں بڑا زلزلہ رہا لوگوں نے جانا کہ قیامت آئی پھر ایک طرف زمین پھٹ گئی اس میں سے سر بلند آگ نکلی چالیس دن قائم رہی، لوہا اور پتھر اس آگ سے جلتا تھا مگر گھاس نہ جلتی تھی۔ سینکڑوں کوس تک اس کی روشنی تھی۔ آخر سلطنت عباسیہ کے سامنے یہ ماجرا گزرا۔ چھ سو برس سے زیادہ ہوا تو جیسا حضرت نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا۔ یہ معجزہ ہوا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا۔ (تحفۃ الاخیار)

بَابٌ: فِي سُكْنَى الْمَدِيْنَةِ وَعِمَارَتِهَا قَبْلَ السَّاعَةِ

باب: قیامت سے پہلے مدینہ کی آبادی کا بیان

۷۲۹۰:عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبْلُغُ الْمَسَاكِنُ اِهَابَ اَوْيَهَابَ قَالَ زُهَيْرٌ قُلْتُ لِسُهَيْلٍ فَكَمْ ذٰلِكَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ قَالَ كَذَا وَكَذَا مِيْلًا۔

۷۲۹۰:ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”(قیامت کے قریب) مدینہ کے گھر اہاب یا یہاب تک پہنچ جائیں گے۔“ زہیر نے کہا میں نے سہیل سے کہا اہاب مدینہ سے کتنے فاصلہ پر ہے۔ انہوں نے کہا اتنے میل پر۔

۷۲۹۱:عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُسْتَقْبِلُ الْمَشْرِقِ يَقُوْلُ اَلَا اِنَّ الْفِتْنَةَ هٰهُنَا اَلَا اِنَّ الْفِتْنَةَ هٰهُنَا مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطٰنِ۔

۷۲۹۱:عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے انہوں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ ﷺ کا منہ پورب کی طرف تھا آپ ﷺ فرماتے تھے ”آگاہ رہو فتنہ یہاں ہے جہاں سے شیطان کا قرن نکلتا ہے۔“ (پورب کی طرف ربیعہ اور مضر کی قومیں بستی تھیں۔ یہ لوگ اسلام کے بہت خلاف تھے شیطان کے قرن سے مراد اس کی دونوں زلفیں یا دونوں سینگ ہیں، اس واسطے کہ جب آفتاب نکلتا ہے تو شیطان اپنا سر اس پر رکھ دیتا ہے تا کہ سجدہ کرنے والوں کا سجدہ اس کو واقع ہو۔

بَابُ: الْفِتْنَةِ مِنْ الْمَشْرِقِ مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنَا الشَّيْطَانِ

باب: مشرق سے فتنوں کا بیان جہاں سے شیطان کا سینگ طلوع ہوگا

۷۲۹۲:عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَتِ السَّنَةُ بِاَنْ لَّا تُمْطَرُوْا وَلٰكِنَّ السَّنَةَ اَنْ تُمْطَرُوْا وَتُمْطَرُوْا وَلَا تُنْبِتُ الْاَرْضُ شَيْئًا۔

۷۲۹۲:ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”قحط یہ نہیں ہے کہ پانی نہ برسے، قحط یہ ہے کہ پانی برسے اور برسے اور زمین سے کچھ نہ اُگے۔“

۷۲۹۳:عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عِنْدَ بَابِ حَفْصَةَ فَقَالَ بِيَدِهٖ نَحْوَ الْمَشْرِقِ الْفِتْنَةُ هٰهُنَا مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطٰنِ قَالَهَا مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا وَّ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ ابْنُ سَعِيْدٍ فِیْ رِوَايَتِهٖ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ بَابِ عَآئِشَةَ۔

۷۲۹۳:عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ام المؤمنین حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے دروازہ پر کھڑے ہوئے اور مشرق کی طرف اشارہ کیا فرمایا ”فساد اسی طرف ہے جہاں سے شیطان کا قرن نکلتا ہے۔“ دو بار فرمایا یا تین بار اور عبیداللہ بن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے دروازہ پر کھڑے تھے۔

۷۲۹۴:عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ مُسْتَقْبِلُ الْمَشْرِقِ هَا اِنَّ الْفِتْنَةَ هٰهُنَا هَا اِنَّ الْفِتْنَةَ هٰهُنَا هَا اِنَّ الْفِتْنَةَ هٰهُنَا مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطٰنِ۔

۷۲۹۴:ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۷۲۹۵:عَنِ ابْنِ عُمَرَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشِيْرُ بِيَدِهٖ نَحْوَ الْمَشْرِقِ وَ يَقُوْلُ هَا اِنَّ الْفِتْنَةَ هٰهُنَا هَا اِنَّ الْفِتْنَةَ هٰهُنَا ثَلَاثًا

۷۲۹۵:عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر سے نکلے اور فرمایا ”کفر کی چوٹی ادھر ہے جہاں سے شیطان کا سر نکلتا ہے۔“

حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطٰنِ۔

٧٢٩٦:عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَيْتِ عَآئِشَةَ فَقَالَ رَأْسُ الْكُفْرِ مِنْ هٰهُنَا مِنْ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطٰنِ يَعْنِي الْمَشْرِقَ۔

۷۲۹۶:ترجمہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا وہی جو اوپر گزرا۔

٧٢٩٧:عَنْ سَالِمِ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ رَسُوْلُ يَا اَهْلَ الْعِرَاقِ مَا اَسْاَلُكُمْ عَنِ الصَّغِيْرَةِ وَاَرْكَبُكُمْ لِلْكَبِيْرَةِ سَمِعْتُ اَبِيْ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ الْفِتْنَةَ تَجِيْءُ مِنْ هٰهُنَا وَاَوْمَاَ بِيَدِهٖ نَحْوَ الْمَشْرِقِ مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنَا الشَّيْطٰنِ وَاَنْتُمْ يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ وَّاِنَّمَا قَتَلَ مُوْسَى الَّذِيْ قَتَلَ مِنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ خَطَأً فَقَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَ لَهٗ وَقَتَلْتَ نَفْسًا فَنَجَّيْنٰكَ مِنَ الْغَمِّ وَفَتَنّٰكَ فُتُوْنًا وَّقَالَ اَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ فِيْ رِوَايَتِهٖ عَنْ سَالِمٍ لَّمْ يَقُلْ سَمِعْتُ۔

۷۲۹۷:سالم عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے تھے اے عراق والو۔ میں تم سے چھوٹے گناہ نہیں پوچھتا نہ اس کو پوچھتا ہوں جو کبیرہ گناہ کرتا ہو۔ میں نے سنا اپنے باپ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ کہتے تھے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ ﷺ فرماتے تھے۔ ''فتنہ ادھر سے آئے گا۔'' اور اشارہ کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے پورب کی طرف جہاں شیطان کے دونوں قرن نکلتے ہیں'' اور تم ایک دوسرے کی گردن مارتے ہو۔'' (حالانکہ مؤمن کا قتل کرنا کتنا بڑا گناہ ہے) '' اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جو فرعون کی قوم کا ایک شخص مارا تھا وہ خطا سے مارا تھا۔'' (نہ بہ نیت قتل کیونکہ گھونسے سے آدمی نہیں مرتا) '' اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا تو نے ایک خون کیا پھر ہم نے تجھ کو نجات دی غم سے اور تجھ کو آزمایا جیسا آزمایا تھا۔''

تشریح ۞ معلوم ہوا کہ عرب کے بعض لوگ پھر مشرک ہو جائیں گے۔ دوسری حدیث ہے کہ میری امت کے بعض قبیلے بتوں کو پوجنے لگیں گے۔

بَابُ: لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَعْبُدَ دَوْسٌ ذَالْخَلَصَةَ

باب: قیامت سے قبل دوس کی عورتوں کا ذوالخلصہ کی عبادت کرنے کا بیان

٧٢٩٨:عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاتَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَضْطَرِبَ اَلَيَاتُ نِسَاءِ دَوْسٍ حَوْلَ ذِي الْخَلَصَةِ وَكَانَتْ صَنَمًا تَعْبُدُهَا دَوْسٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ بِتَبَالَةَ۔

۷۲۹۸:ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''قیامت نہ قائم ہوگی یہاں تک کہ دوس کی عورتوں کے سرین ہلیں گے ذی الخلصہ کے گرد (یعنی وہ طواف کریں گی اس کا) ذوالخلصہ ایک بت تھا جس کو دوس جاہلیت کے زمانہ میں تبالہ میں پوجا کرتے۔''

٧٢٩٩:عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ

۷۲۹۹:ام المؤمنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ ﷺ

صَلَّى اللّٰهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَذْهَبُ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ حَتّٰى تُعْبَدَ اللَّاتُ وَالْعُزّٰى فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُ لَاَظُنُّ حِيْنَ اَنْزَلَ اللّٰهُ هُوَ الَّذِيْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ اِلٰى قَوْلِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ اَنَّ ذٰلِكَ تَامًّا قَالَ اِنَّهٗ سَيَكُوْنُ مِنْ ذٰلِكَ مَاشَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ يَبْعَثُ اللّٰهُ رِيْحًا طَيِّبَةً فَتَوَفّٰى كُلُّ مَنْ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةِ خَرْدَلٍ مِّنْ اِيْمَانٍ فَيَبْقٰى مَنْ لَّا خَيْرَ فِيْهِ فَيَرْجِعُوْنَ اِلٰى دِيْنِ اٰبَآئِهِمْ۔

سے رات اور دن ختم نہ ہوں گے جب تک لات اور عزّٰی (یہ دونوں بت تھے جاہلیت کے) پھر نہ پوجے جائیں گے۔‘‘ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں تو سمجھتی تھی جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری اللہ وہ ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچا دین دے کر بھیجا تا کہ اس کو غالب کرے سب دینوں پر اگر چہ برا مانیں مشرک لوگ کہ یہ وعدہ پورا ہونے والا ہے (اور سوا اسلام کے) اور کوئی دین دنیا میں غالب نہ رہے گا۔) آپؐ نے فرمایا ’’ایسا ہوگا جب تک اللہ تعالیٰ کو منظور ہے پھر اللہ تعالیٰ ایک پاکیزہ ہوا بھیجے گا جس کی وجہ سے ہر مؤمن مر جائے گا یہاں تک کہ ہر وہ شخص جس کے دل میں دانے برابر بھی ایمان ہوگا مر جائے گا اور وہ لوگ باقی رہ جائیں گے جن میں بھلائی نہیں ہے پھر وہ لوگ اپنے (مشرک) باپ دادا کے دین پر لوٹ جائیں گے۔‘‘

۷۳۰۰: عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ۔

۷۳۰۰: ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

۷۳۰۱: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَمُرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرَّجُلِ فَيَقُوْلُ يَالَيْتَنِيْ مَكَانَهٗ۔

۷۳۰۱: ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ’’قیامت نہ قائم ہوگی یہاں تک ایک آدمی دوسرے آدمی کی قبر پر سے گزرے گا اور کہے گا کاش میں اس کی جگہ قبر میں ہوتا۔‘‘

تشریح: کاش میں اس کی جگہ قبر میں ہوتا تو ان خرابیوں اور فتنوں میں نہ پڑتا۔ ایسے فساد اور خرابیاں اور بے دینیاں قیامت کے قریب پھیلیں گی کہ مؤمن زندگی سے بیزار ہو جائے گا۔

۷۳۰۲: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتّٰى يَمُرَّ الرَّجُلُ عَلَى الْقَبْرِ فَيَتَمَرَّغُ عَلَيْهِ وَيَقُوْلُ يَالَيْتَنِيْ كُنْتُ مَكَانَ صَاحِبِ هٰذَا الْقَبْرِ وَلَيْسَ بِهِ الدِّيْنُ اِلَّا الْبَلَآءُ۔

۷۳۰۲: ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ’’قسم ہے مجھ کو اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ دنیا فنا نہ ہوگی۔ یہاں تک کہ آدمی قبر پر گزرے گا پھر اس پر لیٹے گا اور کہے گا کاش میں اس قبر والا ہوتا اور نہ ہوگا ساتھ اس کے دین مگر بلا۔‘‘

۷۳۰۳: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَيَاْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَّا يَدْرِي الْقَاتِلُ فِيْ اَيِّ شَيْءٍ قَتَلَ وَلَا يَدْرِي الْمَقْتُوْلُ

۷۳۰۳: ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ’’قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا کہ قتل کرنے والا نہ جانے گا اس نے قتل کیوں کیا اور مقتول نہ جانے گا کہ وہ کیوں قتل ہوتا ہے (ایسا اندھا دھند فساد ہوگا لوگ ناحق مارے

عَلٰى اَىِّ شَىْءٍ قُتِلَ ۔

جائیں گے)

٧٣٠٤:عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتّٰى يَاْتِىَ عَلَى النَّاسِ يَوْمٌ لَّايَدْرِىْ الْقَاتِلُ فِيْمَ قَتَلَ وَلَاالْمَقْتُوْلُ فِيْمَ قُتِلَ فَقِيْلَ كَيْفَ يَكُوْنُ ذٰلِكَ قَالَ الْهَرْجُ الْقَاتِلُ وَالْمَقْتُوْلُ فِى النَّارِوَفِىْ رِوَايَةِ ابْنِ اَبَانَ قَالَ هُوَ يَزِيْدُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ اَبِىْ اِسْمٰعِيْلَ لَمْ يَذْكُرِالْاَسْلَمِىَّ ۔

۷۳۰۴:ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا ”قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے دنیا ختم نہ ہوگی یہاں تک کہ لوگوں پر ایک دن آئے گا کہ مارنے والا نہ جانے گا اس نے کیوں مارا اور جو مارا گیا وہ نہ جانے گا کیوں مارا گیا۔ لوگوں نے کہا یہ کیوں کر ہوگا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”کشت وخون ہوگا قاتل اور مقتول دونوں جہنمی ہیں۔

٧٣٠٥:عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَرِّبُ الْكَعْبَةَ ذُوالسُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ ۔

۷۳۰۵:ابو ہریرہؓ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”کعبہ کو خراب کرے گا ایک شخص حبش کا چھوٹی چھوٹی پنڈلیوں والا امرادابی سینیا کے کافر ہیں جو نصاریٰ ہیں یا وسط حبش کے بت پرست آخر زمانہ میں ان کا غلبہ ہوگا اور مسلمان دنیا سے اٹھ جائیں گے جب یہ مردود حبشی ایسا کام کرے گا۔

٧٣٠٦:عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَرِّبُ الْكَعْبَةَ ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ۔

۷۳۰۶:ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

٧٣٠٧:عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذُوالسُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ يُخَرِّبُ بَيْتَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ ۔

۷۳۰۷:ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

٧٣٠٨:عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَخْرُجَ رَجُلٌ مِّنْ قَحْطَانَ يَسُوْقُ النَّاسَ بِعَصَاهُ ۔

۷۳۰۸:ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”قیامت نہ قائم ہوگی یہاں تک کہ ایک شخص قحطان (ایک قبیلہ ہے) کا نکلے گا جو لوگوں کو اپنی لکڑی سے ہانکے گا۔“

٧٣٠٩:عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَرَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِىَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَذْهَبُ الْاَيَّامُ وَاللَّيَالِىْ حَتّٰى يَمْلِكَ رَجُلٌ يُّقَالُ لَهُ الْجَهْجَاهُ قَالَ مُسْلِمٌ هُمْ اَرْبَعَةُ اِخْوَةٍ شَرِيْكٌ وَّ عُبَيْدُ اللّٰهِ وَعُمَيْرٌ وَّ عَبْدُالْكَبِيْرِ بَنُوْ عَبْدِ الْمَجِيْدِ۔

۷۳۰۹:ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”دن رات ختم نہ ہوں گے یہاں تک ایک شخص بادشاہ ہوگا جس کو جہجاہ کہیں گے۔“

٧٣١٠:عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ

۷۳۱۰:ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ

النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوْا قَوْمًا كَاَنَّ وُجُوْهَهُمُ الْمَجَآنُّ الْمُطْرَقَةُ وَلَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوْا قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعَرُ۔

علیہ وسلم نے فرمایا ''قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ تم لڑو گے ایسے لوگوں سے جن کے منہ ڈھالوں جیسے ہوں گے اور قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ تم لڑو گے ایسے لوگوں سے جن کے جوتے بالوں کے ہوں گے۔''

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوْا قَوْمًا كَاَنَّ وُجُوْهَهُمُ الْمَجَآنُّ الْمُطْرَقَةُ۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ تم لڑو گے ایسے لوگوں سے جن کے منہ ایسے ہوں جیسے ڈھالیں تہہ بتہ جمی ہوئیں'' (یعنی موٹے منہ گول گول مراد ترک لوگ ہیں جو چین کے قریب تاتار کے رہنے والے ہیں۔ یہ پیشینگوئی پوری ہو چکی)۔

۷۳۱۱: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلَكُمْ اُمَّةٌ يَّنْتَعِلُوْنَ الشَّعْرَ وُجُوْهُهُمْ مِثْلُ الْمَجَانِّ الْمُطْرَقَةِ۔

۷۳۱۱: ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک تم سے لڑیں گے وہ لوگ جن کے جوتے بالوں کے ہوں گے اور ان کے منہ تہ بند ڈھالوں کی طرح۔''

۷۳۱۲: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوْا قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعْرُ وَلَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوْا قَوْمًا صِغَارَ الْاَعْيُنِ ذُلْفَ الْاُنُفِ۔

۷۳۱۲: ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ تم لڑو گے ایسے لوگوں سے جن کے جوتے بالوں کے ہوں گے اور قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ تم لڑو گے ایسے لوگوں سے جن کی آنکھیں چھوٹی ناکیں موٹی اور چپٹی ہوں گی۔''

۷۳۱۳: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يُقَاتِلَ الْمُسْلِمُوْنَ التُّرْكَ قَوْمًا وُّجُوْهُهُمْ كَالْمَجَانِّ الْمُطْرَقَةِ يَلْبَسُوْنَ الشَّعْرَ وَيَمْشُوْنَ فِي الشَّعْرِ۔

۷۳۱۳: ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک مسلمان ترکوں سے لڑیں گے جن کے منہ سپر کی طرح تہ بتہ ہونگے ان کا لباس بالوں کا ہوگا اور وہ چلیں گے بالوں میں'' (یعنی جوتے بھی بالوں کے ہوں گے)

۷۳۱۴: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ قَالَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُقَاتِلُوْنَ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعْرُ كَاَنَّ وُجُوْهَهُمُ الْمَجَآنُّ الْمُطْرَقَةُ حُمْرُ الْوُجُوْهِ صِغَارُ الْاَعْيُنِ۔

۷۳۱۴: ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''تم قیامت کے قریب ایسے لوگوں سے لڑو گے جن کے جوتے بالوں کے ہوں گے ان کے منہ گویا ڈھالیں ہیں تہ بتہ۔ چہرے ان کے سرخ ہیں آنکھیں چھوٹی ہیں۔

۷۳۱۵: عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ جَابِرِ ابْنِ

۷۳۱۵: ابونضرہ سے روایت ہے ہم جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے

عَبْدِاللّٰهِ فَقَالَ يُوْشِكُ اَهْلُ الْعِرَاقِ اَنْ لَّا يُجْبٰى اِلَيْهِمْ قَفِيْزٌ وَّلَا دِرْهَمٌ قُلْنَا مِنْ اَيْنَ ذَاكَ قَالَ مِنْ قِبَلِ الْعَجَمِ يَمْنَعُوْنَ ذَاكَ ثُمَّ قَالَ يُوْشِكُ اَهْلُ الشَّامِ اَنْ لَّا يُجْبٰى اِلَيْهِمْ دِيْنَارٌ وَّلَا مُدْىٌ قُلْنَا مِنْ اَيْنَ ذَاكَ قَالَ مِنْ قِبَلِ الرُّوْمِ ثُمَّ سَكَتَ هُنَيَّةً ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُوْنُ فِيْ اٰخِرِ اُمَّتِيْ خَلِيْفَةٌ يَحْثِي الْمَالَ حَثْيًا وَّلَا يَعُدُّهٗ عَدَدًا قَالَ قُلْتُ لِاَبِيْ نَضْرَةَ وَاَبِي الْعَلَاءِ اَتَرَيَانِ اَنَّهٗ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ فَقَالَا لَا۔

پاس تھے، انہوں نے کہا قریب ہے عراق والوں کے قفیز اور روم نہ آئے۔ ہم نے کہا کس سبب سے۔ انہوں نے کہا عجم کے لوگ اس کو روک لیں گے۔ پھر کہا قریب ہے کہ شام والوں کے پاس دینار اور مدی نہ آئے (مدی ایک پیمانہ ہے اسی طرح قفیز) ہم نے کہا کس سبب سے۔ انہوں نے کہا روم والے لوگ روک لیں گے۔ پھر تھوڑی دیر چپ ہو رہے بعد اس کے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”میری اخیر امت میں ایک خلیفہ ہوگا جو لپ بھر بھر کر مال دے گا۔ یعنی روپیہ اور اشرفیاں لوگوں کو اور اس کو شمار نہ کرے گا جریر نے کہا میں نے ابونضرہ اور ابوالعلاء سے پوچھا کیا تم سمجھتے ہو کہ یہ خلیفہ عمر بن عبدالعزیز ہے۔ انہوں نے کہا نہیں (یہ امام مہدی ہیں جو امت کے اخیر کے زمانے میں پیدا ہوں گے۔ عمر بن عبدالعزیز تو اوائل میں تھے)

۷۳۱۶: عَنِ الْجُرَيْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ۔

۷۳۱۶: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۷۳۱۷: عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خُلَفَائِكُمْ خَلِيْفَةٌ يَّحْثُو الْمَالَ حَثْيًا وَّلَا يَعُدُّهٗ عَدَدًا وَّفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ حُجْرٍ يَحْثِي الْمَالَ۔

۷۳۱۷: ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”تمہارے خلیفوں میں سے ایک خلیفہ ایسا ہوگا جو مال کو لپ بھر بھر کر دے گا اس کو گنے گا نہیں۔“

۷۳۱۸: عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ وَّجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُوْنُ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ خَلِيْفَةٌ يَقْسِمُ الْمَالَ وَلَا يَعُدُّهٗ۔

۷۳۱۸: ابوسعید اور جابر بن عبداللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”اخیر زمانہ میں ایک خلیفہ ہوگا جو مال کو بانٹے گا اور شمار نہ کرے گا۔“

۷۳۱۹: عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ۔

۷۳۱۹: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۷۳۲۰: عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِّنِّيْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَمَّارٍ حِيْنَ جَعَلَ يَحْفِرُ الْخَنْدَقَ جَعَلَ يَمْسَحُ رَاْسَهٗ وَيَقُوْلُ بُؤْسَ ابْنِ سُمَيَّةَ تَقْتُلُكَ فِئَةٌ بَاغِيَةٌ۔

۷۳۲۰: ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے مجھ سے بیان کیا اس شخص نے جو مجھ سے بہتر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جب وہ خندق کھود رہے تھے ان کا سر پونچھنے لگے اور فرماتے تھے ”اے سمیہ کے بیٹے تجھ پر بڑی مصیبت ہوگی تجھ کو باغی گروہ قتل کرے گا۔“

تشریح عمار کی ماں کا نام سمیہ تھا۔ عمار حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تھے صفین کی لڑائی میں اور اسی لڑائی میں وہ شہید ہو گئے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ برحق تھے اور معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا گروہ خاطی اور باغی تھا۔ (عمار کو بھی قاتلین

عثمان نے ہی شہید کیا تھا اور وہی باغی تھے) محمد انور زاہد۔

٧٣٢١:عَنْ اَبِیْ مَسْلَمَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ غَيْرَ اَنَّ فِیْ حَدِيْثِ النَّضْرِ اَخْبَرَنِیْ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِّنِّیْ اَبُوْ قَتَادَةَ وَفِیْ حَدِيْثِ خَالِدِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ اُرَاهُ يَعْنِیْ اَبَا قَتَادَةَ وَفِیْ حَدِيْثِ خَالِدٍ وَّ يَقُوْلُ وَيْسَ اَوْ يَقُوْلُ يَاوَيْسَ بْنِ سُمَيَّةَ۔

۷۳۲۱: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ وہ شخص ابوقتادہ تھے اور بوس کے بدلے ویس ہے۔ ویس کے معنی خرابی اور مصیبت۔

٧٣٢٢:عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَمَّارٍ تَقْتُلُكَ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ۔

۷۳۲۲: اُمِ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عمار سے ”تجھ کو قتل کرے گا ایک باغی گروہ“ (باغی جو امام سے پھر جائے)۔

٧٣٢٣:عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ۔

۷۳۲۳: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٧٣٢٤:عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقْتُلُ عَمَّارًا الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ۔

۷۳۲۴: قتل کرے گا عمار کو باغی گروہ۔

٧٣٢٥:عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُهْلِكُ اُمَّتِیْ هٰذَا الْحَيُّ مِنْ قُرَيْشٍ قَالُوْا فَمَا تَاْمُرُنَا قَالَ لَوْاَنَّ النَّاسَ اعْتَزَلُوْهُمْ۔

۷۳۲۵: ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”کہ ہلاک کرے گا لوگوں کو یہ خاندان قریش میں سے“ (مراد بنی امیہ کا خاندان ہے) اصحاب نے کہا پھر ہم کو کیا حکم ہوتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”اگر لوگ ان سے الگ رہیں تو بہتر ہے۔“

تشریح اگر لوگ ان سے الگ رہیں بہتر ہے اور ان کا ساتھ نہ دیں، پر ایسا نہ ہوا اور لوگ بنی امیہ کے ساتھ شریک ہوئے اور انہوں نے وہ ظلم کیے کہ اللہ تعالیٰ کی پناہ حضرت حسین علیہ السلام کو شہید کیا، مدینہ منورہ کو تباہ کیا سینکڑوں صحابی یزید کے لشکر کے ہاتھ سے مدینہ میں شہید ہوئے معاذ اللہ۔

٧٣٢٦:عَنْ شُعْبَةَ فِیْ هٰذَا الْاِسْنَادِ فِیْ مَعْنَاهُ۔

۷۳۲۶: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٧٣٢٧:عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ مَاتَ كِسْرٰى فَلَا كِسْرٰى بَعْدَهٗ وَاِذَا هَلَكَ قَيْصَرُ فَلَا قَيْصَرَ بَعْدَهٗ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ لَتُنْفَقَنَّ كُنُوْزُهُمَا فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ۔

۷۳۲۷: ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”کسریٰ (ایران کا بادشاہ) مر گیا اب اس کے بعد کوئی کسریٰ نہ ہوگا اور جب قیصر (روم کا بادشاہ) مر جائے گا تو اس کے بعد کوئی قیصر نہ ہوگا (اور یہ دونوں ملک مسلمان فتح کر لیں گے) قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم ان دونوں کے خزانے اللہ کی راہ میں خرچ کرو گے۔“

٧٣٢٨:عَنِ الزُّهْرِيِّ بِاِسْنَادِ سُفْيَانَ وَمَعْنٰى حَدِيْثِهٖ۔

۷۳۲۸: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٧٣٢٩:عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلَكَ كِسْرٰى ثُمَّ لَا يَكُوْنُ كِسْرٰى بَعْدَهٗ وَقَيْصَرُ لَيَهْلِكَنَّ ثُمَّ لَايَكُوْنُ قَيْصَرُ بَعْدَهٗ وَلَتُقْسَمَنَّ كُنُوْزَ هُمَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ۔

۷۳۲۹: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٧٣٣٠:عَنْ جَابِرِ ابْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا هَلَكَ كِسْرٰى فَلَا كِسْرٰى بَعْدَهٗ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ سَوَآءً۔

۷۳۳۰: ترجمہ وہی ہے جو گزر رہا ہے۔

٧٣٣١:عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَتَفْتَحَنَّ عِصَابَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ اَوْمِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ كَنْزَ اٰلِ كِسْرَى الَّذِيْ فِي الْاَبْيَضِ قَالَ قُتَيْبَةُ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَلَمْ يَشُكَّ۔

۷۳۳۱: جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے ''البتہ مسلمانوں کی یا مؤمنوں کی'' (راوی کو شک ہے) ایک جماعت کسریٰ کے خزانہ کو کھولے گی جو سفید محل میں ہے قتیبہ کی روایت میں مسلمانوں کی ہے بلاشک وشبہ۔

٧٣٣٢:عَنْ جَابِرِ ابْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ اَبِيْ عَوَانَةَ۔

۷۳۳۲: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٧٣٣٣:عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُمْ بِمَدِيْنَةٍ جَانِبٌ مِّنْهَا فِي الْبَرِّ وَ جَانِبٌ مِّنْهَا فِي الْبَحْرِ قَالُوْا نَعَمْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَغْزُوَهَا سَبْعُوْنَ اَلْفًا مِّنْ بَنِيْ اِسْحٰقَ فَاِذَا جَآؤُوْهَا نَزَلُوْا فَلَمْ يُقَاتِلُوْا بِسِلَاحٍ وَّلَمْ يَرْمُوْا بِسَهْمٍ قَالُوْا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ فَيَسْقُطُ اَحَدُ جَانِبَيْهَا قَالَ ثَوْرٌ لَّااَعْلَمُهٗ اِلَّا قَالَ الَّذِيْ فِي الْبَحْرِ ثُمَّ يَقُوْلُ الثَّانِيَةَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ فَيَسْقُطُ جَانِبُهَا الْاٰخَرُ ثُمَّ يَقُوْلُ الثَّالِثَةَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ فَيُفَرَّجُ

۷۳۳۳: ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''تم نے سنا ہے ایسا شہر جس کے ایک جانب خشکی ہے اور ایک جانب سمندر ہے۔ اصحاب نے کہا ہاں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم نے سنا ہے۔'' (یعنی قسطنطنیہ ہے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک لڑیں گے اس شہر سے ستر ہزار حضرت اسحاق کی اولاد۔ سو جب اس شہر کے پاس آئیں گے تو اتر پڑیں گے سو ہتھیار سے نہ لڑیں گے، اور نہ تیر ماریں گے لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہیں گے، تو اس کی ایک طرف جو دریا میں ہے گر پڑے گی، پھر دوسری بار لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہیں گے تو اس کی دوسری طرف گر پڑے گی۔ پھر تیسری بار لا الہ اللہ واللہ اکبر کہیں گے تو ہر طرف سے کھل جائے گا۔ سو اس شہر میں گھس پڑیں گے اور لوٹیں گے

لَهُمْ فَيَدُ خُلُوْهَا فَيَغْنَمُوْا فَبَيْنَمَا هُمْ يَقْتَسِمُوْنَ الْمَغَانِمَ اِذْ جَآءَ هُمُ الصَّرِيْخُ فَقَالَ اِنَّ الدَّجَّالَ قَدْ خَرَجَ فَيَتْرُكُوْنَ كُلَّ شَيْءٍ وَّ يَرْجِعُوْنَ۔

جب لوٹ کے مال بانٹ رہے ہوں گے کہ اچانک ایک چیخنے والا آئے گا اور کہے گا دجال نکلا تو وہ ہر چیز کو چھوڑ دیں گے اور دجال کی طرف پلٹیں گے۔

تشریح اس روایت میں بنی اسحاق کا لفظ ہے حالانکہ عرب بنی اسمٰعیل ہیں اور معروف یہی ہے کہ بنی اسمٰعیل میں سے یہ لوگ ہیں۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے بدوں ہتھیار چلے صرف کلمہ کی برکت سے فتح ہوگی اور اوپر حدیث گزری ہے کہ وہاں بڑی لڑائی ہوگی تو مطلب یہ ہے کہ شہر پناہ کلمہ کے زور سے گر پڑے گی۔

۷۳۳۴: عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدِ الدَّيْلِيِّ فِي هٰذَا الْاِسْنَادِ بِمِثْلِهٖ۔

۷۳۳۴: ترجمہ وہی اوپر گزرا۔

۷۳۳۵: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَتُقَاتِلُنَّ الْيَهُوْدَ فَلَتَقْتُلُنَّهُمْ حَتّٰى يَقُوْلَ الْحَجَرُ يَا مُسْلِمُ هٰذَا يَهُوْدِيٌّ فَتَعَالَ فَاقْتُلْهُ۔

۷۳۳۵: عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''تم لڑو گے یہود سے اور مارو گے ان کو یہاں تک کہ پتھر بولے گا اے مسلمان یہ یہودی ہے آ اور اس کو مار ڈال'' (یہ قیامت کے قریب ہوگا)۔

۷۳۳۶: عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ فِيْ حَدِيْثِهٖ هٰذَا يَهُوْدِيٌّ وَّرَآئِيْ۔

۷۳۳۶: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ پتھر کہے گا یہ میری آڑ میں ایک یہودی ہے۔

۷۳۳۷: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَقْتَتِلُوْنَ اَنْتُمْ وَيَهُوْدُ حَتّٰى يَقُوْلَ الْحَجَرُ يَا مُسْلِمُ هٰذَا يَهُوْدِيٌّ وَّرَآئِيْ تَعَالَ فَاقْتُلْهُ۔

۷۳۳۷: ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

۷۳۳۸: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُقَاتِلُكُمُ الْيَهُوْدُ فَتُسَلَّطُوْنَ عَلَيْهِمْ حَتّٰى يَقُوْلَ الْحَجَرُ يَا مُسْلِمُ هٰذَا يَهُوْدِيٌّ وَّرَآئِيْ فَاقْتُلْهُ۔

۷۳۳۸: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ تم سے لڑیں گے پھر تم ان پر غالب ہو گے۔

۷۳۳۹: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يُقَاتِلَ الْمُسْلِمُوْنَ الْيَهُوْدَ فَيَقْتُلُهُمُ الْمُسْلِمُوْنَ حَتّٰى يَخْتَبِئَ الْيَهُوْدِيُّ مِنْ وَّرَآءِ الْحَجَرِ اَوِ الشَّجَرِ فَيَقُوْلُ الْحَجَرُ اَوِ الشَّجَرُ يَا مُسْلِمُ يَا عَبْدَ اللّٰهِ هٰذَا يَهُوْدِيٌّ خَلْفِيْ فَتَعَالَ فَاقْتُلْهُ اِلَّا الْغَرْقَدَ فَاِنَّهٗ

۷۳۳۹: ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ مسلمان یہود سے لڑیں گے، پھر مسلمان ان کو قتل کریں گے یہاں تک کہ یہودی کسی پتھر یا درخت کی آڑ میں چھپے گا، تو وہ پتھر یا درخت بولے گا اے مسلمان اے اللہ کے بندے یہ میرے پیچھے ہے ایک یہودی ہے ادھر آ اور اس کو مار ڈال مگر غرقد کا درخت نہ بولے گا (وہ ایک کانٹے دار درخت ہے جو بیت المقدس

مِنْ شَجَرِ الْيَهُوْدِ۔

کی طرف بہت ہوتا ہے۔ وہ یہود کا درخت ہے۔

٧٣٤٠:عَنْ جَابِرِ ابْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ كَذَّابُوْنَ وَزَادَ فِيْ حَدِيْثِ اَبِي الْاَحْوَصِ قَالَ فَقُلْتُ لَهٗ اَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ۔

۷۳۴۰: جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے قیامت سے کے سامنے جھوٹے پیدا ہوں گے۔ ابوالاحوص کی روایت میں اتنا زیادہ ہے میں نے جابر بن سمرہ سے پوچھا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ سے سنا وہ بولے ہاں۔

٧٣٤١:عَنْ سِمَاكٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ قَالَ سِمَاكٌ وَّ سَمِعْتُ اَخِيْ يَقُوْلُ قَالَ جَابِرٌ فَاحْذَرُوْهُمْ۔

۷۳۴۱: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ جابر نے کہا ان سے بچو (ایسا نہ ہو ان جھوٹوں کے فریب میں آ جاؤ۔

٧٣٤٢:عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يُبْعَثَ دَجَّالُوْنَ كَذَّابُوْنَ قَرِيْبًا مِّنْ ثَلٰثِيْنَ كُلُّهُمْ يَزْعَمُ اَنَّهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ۔

۷۳۴۲: ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”قیامت نہ قائم ہوگی یہاں تک کہ قریب تیس کے دجال جھوٹے پیدا ہوں گے (دجال کے معنی مکار فریب) ہر ایک یہ کہے گا میں اللہ کا رسول ہوں۔“

٧٣٤٣:عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ حَتّٰى يَنْبَعِثَ ۔

۷۳۴۳: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

بَابُ : ذِكْرِ ابْنِ صَيَّادٍ

باب: ابن صیاد کا بیان

٧٣٤٤:عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرَرْنَا بِصِبْيَانٍ فِيْهِمُ ابْنُ صَيَّادٍ فَفَرَّ الصِّبْيَانُ وَجَلَسَ ابْنُ صَيَّادٍ فَكَاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرِهَ ذٰلِكَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرِبَتْ يَدَاكَ اَتَشْهَدُ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ لَا بَلْ تَشْهَدُ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ ذَرْنِيْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ حَتّٰى اَقْتُلَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ يَّكُنِ الَّذِيْ تَرٰى فَلَنْ تَسْتَطِيْعَ قَتْلَهٗ ۔

۷۳۴۴: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تو بچوں پر سے گزرے ان میں ابن صیاد تھا۔ سب لڑکے (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ کر) بھاگ گئے اور ابن صیاد بیٹھ گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو برا معلوم ہوا (کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو گمان تھا گو یقین نہ تھا کہ یہ دجال ہے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیرے ہاتھوں کو مٹی لگے تو گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔ وہ بولا نہیں۔ بلکہ تم گواہی دیتے ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو چھوڑیے میں اس کو قتل کروں۔ آپ نے فرمایا (اگر یہ وہ ہے جو تو خیال کرتا ہے یعنی دجال ہے) تو تو اس کو نہ مار سکے گا (اور جو دجال نہیں تو اس کے مارنے سے کیا فائدہ)

٧٣٤٥:عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا نَمْشِيْ مَعَ النَّبِيِّ

۷۳۴۵: عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے ہم چل رہے تھے رسول اللہ ﷺ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرَرْنَا بِابْنِ صَيَّادٍ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ خَبَأْتُ لَكَ خَبِيْئًا فَقَالَ دُخٌّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْسَ فَلَنْ تَعْدُ وَقَدْرَكَ فَقَالَ عُمَرُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ دَعْنِي فَاَضْرِبَ عُنُقَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُ فَاِنْ يَكُنِ الَّذِيْ تَخَافُ لَنْ تَسْتَطِيْعَ قَتْلَهٗ۔

کے ساتھ اتنے میں ابن صیاد ملا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''میں نے دل میں تیرے لیے ایک بات چھپائی ہے۔'' (آپؐ نے اس کا تصور کیا فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَاْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ) ابن صیاد بولا دخ ہے تمہارے دل میں (یعنی دھواں) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا چل مردود تو اپنے انداز سے کبھی نہ بڑھ سکے گا (یعنی شیطان اور جن کاہنوں کو تو اتنا ہی بتا سکتے ہیں کہ سارے جملہ میں سے ایک آدھ لفظ وہ بھی الٹ پلٹ کر بنا دیتے جیسے تو نے پوری آیت میں سے صرف ایک دخان کا لفظ بتا دیا۔ بس تیرا اتنا ہی مقدور ہے برخلاف پیغمبروں کے ان کو اللہ تعالیٰ پوری اور صاف بات بتلا دیتا ہے) حضرت عمرؓ نے کہا یارسول اللہ ﷺ مجھ کو چھوڑیئے میں اس کی گردن ماروں۔ آپ صلی ﷺ نے فرمایا جانے دے۔ اگر یہ وہ ہے جس سے تو ڈرتا ہے (یعنی دجال) تو تو اس کو مار نہ سکے گا)۔

تشریح نوویؒ نے کہا ابن صیاد یا ابن صاید اس کا نام صاف ہے۔ علماء نے کہا کہ اس کا قصہ مشکل ہے اور اس کا امر مشتبہ ہے کہ وہی دجال تھا یا دجال الگ ہے اور اس میں کچھ شک نہیں کہ ابن صیاد دجالوں میں سے ایک دجال تھا۔ علما نے کہا ظاہر احادیث سے یہ نکلتا ہے کہ ابن صیاد کے باب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نہیں آئی کہ وہ دجال ہے یا دجال نہیں ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دجال کی صفتیں وحی سے معلوم ہوئی تھیں اور ابن صیاد میں بعض صفتیں موجود تھیں اس وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو گمان تھا یقین نہ تھا کہ شاید یہ دجال ہو اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو قتل نہ کیا حالانکہ اس نے نبوت کا دعویٰ کیا اس وجہ سے کہ وہ نابالغ تھا یا اس زمانہ میں یہودیوں سے صلح تھی اور وہ بھی یہود میں سے تھا۔ پھر اختلاف ہے کہ ابن صیاد کہاں مرا۔ ابوداؤد میں ایک روایت ہے کہ وہ حرہ کے دن غائب ہو گیا اور جابر قسم کھاتے تھے کہ وہ دجال ہے۔ اسی طرح حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع نہ کیا۔ واللہ اعلم

٧٣٤٦: عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ لَقِيَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَّ عُمَرَ فِيْ بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِيْنَةِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَشْهَدُ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ هُوَتَشْهَدُاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰه فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَمَلٰئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ مَا تَرٰى قَالَ اَرٰى عَرْشًا عَلَى الْمَآءِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرٰى عَرْشَ اِبْلِيْسَ عَلَى الْبَحْرِ وَمَا تَرٰى قَالَ اَرٰى صَادِقَيْنِ وَكَاذِبًا

۷۳۴۶: ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ابن صیاد سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما ملے مدینہ کے بعض راہوں میں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا کیا تو گواہی دیتا ہے اس بات کی کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔ ابن صیاد نے کہا تم گواہی دیتے ہو اس بات کی کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''میں ایمان لایا اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر۔ بھلا تجھ کو کیا دکھائی دیتا ہے۔'' وہ بولا میں ایک تخت دیکھتا ہوں پانی پر۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ تو ابلیس کا تخت ہے سمندر پر اور کیا دیکھتا ہے؟ وہ بولا دو سچے میرے پاس آتے ہیں اور ایک جھوٹا یا دو جھوٹے اور ایک سچا آپ صلی

اَوْكَاذِبَيْنِ وَصَادِقًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لُبِسَ عَلَيْهِ دَعْوُهُ۔

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھوڑ دو اس کو۔ ''اس کو شک ہے اپنے باب میں'' (کہ وہ سچا ہے یا نہیں)

۷۳۴۷:عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ لَقِيَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنَ صَائِدٍ وَّمَعَهُ اَبُوْ بَكْرٍ وَّ عُمَرُ وَابْنُ صَايِدٍ مَّعَ الْغِلْمَانِ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِ الْجُرَيْرِيِّ۔

۷۳۴۷: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۷۳۴۸:عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ صَحِبْتُ ابْنَ صَائِدٍ اِلٰى مَكَّةَ فَقَالَ لِيْ اَمَا قَدْ لَقِيْتُ مِنَ النَّاسِ يَزْعُمُوْنَ اَنِّي الدَّجَّالُ اَلَسْتَ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّهُ لَا يُوْلَدُ لَهُ قَالَ قُلْتُ بَلٰى قَالَ فَقَدْ وُلِدَ لِيْ اَوَ لَيْسَ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَايَدْخُلُ الْمَدِيْنَةَ وَلَا مَكَّةَ قُلْتُ بَلٰى قَالَ فَقَدْ وُلِدْتُّ بِالْمَدِيْنَةِ وَهَا اَنَا اُرِيْدُ مَكَّةَ قَالَ ثُمَّ قَالَ لِيْ فِيْ اٰخِرِ قَوْلِهٖ اَمَا وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَعْلَمُ مَوْلِدَهٗ وَمَكَانَهٗ وَاَيْنَ هُوَ قَالَ فَلَبَسَنِيْ۔

۷۳۴۸: ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے میں ابن صیاد کے ساتھ گیا مکہ تک۔ وہ مجھ سے کہنے لگا لوگ مجھے کیا کیا کہتے ہیں، میں دجال ہوں، کیا تم نے رسول اللہ ﷺ سے نہیں سنا آپ ﷺ فرماتے تھے دجال کی اولاد نہ ہوگی اور میری تو اولاد ہے۔ کیا تم نے رسول اللہ ﷺ سے نہیں سنا اور آپ فرماتے تھے وہ مکہ اور مدینہ میں نہ آئے گا۔ میں نے کہا ہاں سنا ہے۔ ابن صیاد بولا میں تو مدینہ میں پیدا ہوا اور اب مکہ جاتا ہوں۔ ابوسعید نے کہا پھر آخر میں ابن صیاد کہنے لگا البتہ قسم اللہ کی میں جانتا ہوں دجال کہاں پیدا ہوا اور اب وہ کہاں ہے۔ ابوسعید نے کہا تو مجھ کو اس نے شبہ میں ڈال دیا (اخیر کی بات کہہ کر کیونکہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کو دجال سے کچھ نہ کچھ تعلق ضرور ہے ورنہ اس کا مقام کیونکر اس کو معلوم ہوا۔ نووی نے کہا ابن صیاد کی یہ دلیلیں کہ اس کی اولاد ہے اور وہ مدینہ میں پیدا ہوا مکہ میں جاتا ہے کچھ کافی نہیں کیونکہ یہ صفات دجال کی آپ ﷺ نے اس وقت بتلائی ہیں جب وہ فساد کرنے کے لیے دنیا میں نکلے گا نہ پیشتر کی۔

۷۳۴۹:عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ لِيَ ابْنُ صَائِدٍ فَاَخَذَتْنِيْ مِنْهُ ذَمَامَةٌ هٰذَا عَذَرْتُ النَّاسَ مَالِيْ وَلَكُمْ يَا اَصْحَابَ مُحَمَّدٍ اَلَمْ يَقُلْ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهُ يَهُوْدِيٌّ وَّقَدْ اَسْلَمْتُ قَالَ وَلَا يُوْلَدُ لَهُ وَقَدْ وُلِدَلِيْ وَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَرَّمَ عَلَيْهِ مَكَّةَ وَقَدْ حَجَجْتُ قَالَ فَمَا زَالَ حَتّٰى كَادَ اَنْ يَّاْخُذَ فِيَّ قَوْلُهٗ قَالَ فَقَالَ لَهٗ اَمَا وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَعْلَمُ الْاٰنَ حَيْثُ هُوَ اَعْرِفُ اَبَاهُ وَاُمَّهٗ قَالَ وَقِيْلَ

۷۳۴۹: ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے ابن صیاد نے مجھ سے گفتگو کی تو مجھ کو شرم آ گئی (اس کے برا کہنے میں) وہ کہنے لگا میں نے لوگوں کے سامنے عذر کیا اور کہنے لگا کیا ہوا تم کو میرے ساتھ اے اصحاب محمد ﷺ کے کیا رسول اللہ ﷺ نے نہیں فرمایا کہ دجال یہودی ہوگا اور میں تو مسلمان ہوں اور آپؐ نے فرمایا کہ دجال کے اولاد نہ ہوگی میری تو اولاد ہے اور آپؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مکہ کو حرام کیا ہے دجال پر اور میں نے تو حج کیا۔ ابوسعید نے کہا وہ برابر ایسی گفتگو کرتا رہا کہ قریب ہوا کہ میں اس کو سچا سمجھوں اور اس کی بات میرے دل میں کھب جائے پھر کہنے لگا البتہ قسم اللہ کی میں جانتا ہوں کہ اب دجال کہاں ہے اور اس کے باپ اور ماں کو بھی

لَهُ اَيَسُرُّكَ اَنَّكَ ذَاكَ الرَّجُلُ قَالَ فَقَالَ لَوْعُرِضَ عَلَيَّ مَا كَرِهْتُ۔

پہچانتا ہوں۔لوگوں نے ابن صیاد سے کہا بھلا تجھ کو یہ اچھا لگتا ہے کہ تو دجال ہو وہ بولا اگر مجھ کو دجال بنایا جائے تو میں ناپسند نہ کروں۔

۷۳۵۰:عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَرَجْنَا حُجَّاجًا اَوْ عُمَّارًا وَّمَعَنَا ابْنُ صَآئِدٍ فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا فَتَفَرَّقَ النَّاسُ وَبَقِيْتُ اَنَا وَهُوَ فَاسْتَوْ حَشْتُ مِنْهُ وَحْشَةً شَدِيْدَةً مِّمَّا يُقَالُ عَلَيْهِ قَالَ وَجَآءَ بِمَتَاعِهٖ فَوَضَعَهُ مَعَ مَتَاعِيْ فَقُلْتُ اِنَّ الْحَرَّشَدِيْدٌ فَلَوْ وَضَعْتَهُ تَحْتَ تِلْكَ الشَّجَرَةِ قَالَ فَفَعَلَ قَالَ فَرُفِعَتْ لَنَاغَنَمٌ فَانْطَلَقَ فَجَآءَ بِعُسٍّ فَقَالَ اشْرِبْ اَبَا سَعِيْدٍ فَقُلْتُ اِنَّ الْحَرَّ شَدِيْدٌ وَاللَّبَنُ حَارٌّ مَابِيْ اِلَّا اَنِّيْ اَكْرَهُ اَنْ اَشْرَبَ عَنْ يَّدِهٖ اَوْقَالَ اٰخُذَ عَنْ يَّدِهٖ فَقَالَ اَبَا سَعِيْدٍ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اٰخُذَ حَبْلًا فَاُ عَلِّقَهُ بِشَجَرَةٍ ثُمَّ اَخْتَنِقَ مِمَّا يَقُوْلُ لِيَ النَّاسُ يَا اَبَا سَعِيْدٍ مَنْ خَفِيَ عَلَيْهِ حَدِيْثُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاخَفِيَ عَلَيْكُمْ مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ اَلَسْتَ مِنْ اَعْلَمِ النَّاسِ بِحَدِيْثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَيْسَ قَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ كَافِرٌ وَاَنَا مُسْلِمٌ اَوَلَيْسَ قَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ عَقِيْمٌ لَا يُوْلَدُ لَهُ وَقَدْ تَرَكْتُ وَلَدِيْ بِالْمَدِيْنَةِ اَوَلَيْسَ قَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْمَدِيْنَةَ وَلَا مَكَّةَ وَقَدْ اَقْبَلْتُ مِنَ الْمَدِيْنَةِ وَاَنَا اُرِيْدُ مَكَّةَ قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ حَتّٰى كِدْتُ اَنْ اَعْذِرَهُ ثُمَّ قَالَ اَمَا وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَ عْرِفُهُ وَاَعْرِفُ مَوْلِدَهُ وَاَيْنَ هُوَ الْاٰنَ قَالَ قُلْتُ لَهُ تَبًّا لَّكَ سَآئِرَ الْيَوْمِ۔

۷۳۵۰:ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ہم حج کو یا عمرہ کو نکلے اور ہمارے ساتھ ابن صائد تھا۔ایک منزل میں ہم اترے لوگ ادھر ادھر چلے گئے تو میں اور ابن صائد دونوں رہ گئے مجھے اس سے سخت وحشت ہوئی اس وجہ سے کہ لوگ اس کے باب میں جو کہا کرتے تھے (کہ دجال ہے) ابن صائد اپنا اسباب لے کر آیا اور میرے اسباب کے ساتھ رکھ دیا۔(مجھے اور زیادہ وحشت ہوئی میں نے کہا گرمی بہت ہے اگر تو اپنا اسباب اس درخت کے تلے رکھے تو بہتر ہے۔اس نے ایسا ہی کیا پھر بکریاں ہم کو دکھلائی دیں۔ابن صائد گیا اور دودھ لے کر آیا اور کہنے لگا ابوسعید دودھ پی۔میں نے کہا گرمی بہت ہے اور دودھ گرم ہے اور کوئی وجہ نہ تھی کہ میں دودھ نہ پیوں۔صرف یہی کہ مجھ کو برا معلوم ہوا اس کے ہاتھ سے پینا۔ابن صائد نے کہا اے ابوسعید میں نے قصد کیا ہے کہ ایک رسی لوں اور درخت میں لٹکا کر اپنے تئیں پھانسی دے لوں ان باتوں کی وجہ سے جو لوگ میرے حق میں کہتے ہیں اے ابوسعید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث اتنی کس سے پوشیدہ ہے جتنی تم انصار کے لوگوں سے پوشیدہ ہے۔کیا تم سب لوگوں سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کو نہیں جانتے کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا کہ دجال کافر ہوگا میں تو مسلمان ہوں۔کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا کہ دجال لاولد ہوگا اور میری اولاد مدینہ میں موجود ہے۔کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا کہ دجال مدینہ اور مکہ میں نہ جائے گا اور میں مدینہ سے آرہا ہوں اور مکہ کو جارہا ہوں۔ابوسعید نے کہا (اس نے ایسی باتیں کیں کہ) میں قریب تھا کہ اس کا طرفدار بن جاؤں (اور لوگوں کا کہنا اس کے باب میں غلط سمجھوں) پھر کہنے لگا البتہ قسم اللہ کی میں دجال کو پہچانتا ہوں اور اس کے پیدائش کا مقام جانتا ہوں اور یہ بھی جانتا ہوں کہ اب وہ کہاں ہے۔میں نے اس سے کہا خرابی ہو تیرے سارے دن پر یعنی یہ تو نے کیا کہا کہ پھر مجھے تیری نسبت شبہ ہو گیا)

۷۳۵۱:عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ

۷۳۵۱:ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِابْنِ صَائِدٍ مَا تُرْبَةُ الْجَنَّةِ قَالَ دَرْمَكَةٌ بَيْضَاءُ مِسْكٌ يَاأَبَا الْقَاسِمِ قَالَ صَدَقْتَ۔

علیہ وسلم نے ابن صیاد سے پوچھا ''جنت کی مٹی کیسی ہے۔'' وہ بولا باریک ہے سفید مشک کی طرح خوشبودار اے ابوالقاسم آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''سچ کہا تو نے''۔

٧٣٥٢:عَنْ أَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ ابْنَ صَيَّادٍ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تُرْبَةِ الْجَنَّةِ دَرْمَكَةٌ بَيْضَاءُ مِسْكٌ خَالِصٌ۔

۷۳۵۲:ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ابن صیاد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا جنت کی مٹی کیسی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''باریک سفید خالص مشک کی طرح خوشبودار۔''

٧٣٥٣:عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ رَأَيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ يَحْلِفُ بِاللّٰهِ أَنَّ ابْنَ صَائِدٍ الدَّجَّالُ فَقُلْتُ أَتَحْلِفُ بِاللّٰهِ قَالَ إِنِّىْ سَمِعْتُ عُمَرَ يَحْلِفُ عَلٰى ذٰلِكَ عِنْدَالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُنْكِرْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۷۳۵۳:محمد بن منکدر سے روایت ہے میں نے جابر بن عبداللہ کو دیکھا قسم کھاتے ہوئے کہ ابن صائد دجال ہے میں نے کہا تم اللہ کی قسم کھاتے ہو۔انہوں نے کہا میں نے حضرت عمر کو دیکھا وہ قسم کھاتے تھے اس امر پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا انکار نہ کیا۔

٧٣٥٤:عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ انْطَلَقَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ رَهْطٍ قِبَلَ ابْنِ صَيَّادٍ حَتّٰى وَجَدَهُ يَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ عِنْدَ أُطُمِ بَنِىْ مُغَالَةَ وَقَدْ قَارَبَ ابْنُ صَيَّادٍ يَوْمَئِذٍ الْحُلُمَ فَلَمْ يَشْعُرْ حَتّٰى ضَرَبَ ظَهْرَهُ بِيَدِهٖ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِابْنِ صَيَّادٍ أَتَشْهَدُ أَنِّىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَنَظَرَ إِلَيْهِ ابْنُ صَيَّادٍ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُوْلُ الْأُمِّيِّيْنَ فَقَالَ ابْنُ صَيَّادٍ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَشْهَدُ أَنِّىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَرَفَضَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَبِرُسُلِهٖ ثُمَّ قَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاذَا تَرٰى قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ يَأْتِيْنِىْ صَادِقٌ وَكَاذِبٌ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۷۳۵۴:عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چند لوگوں میں ابن صیاد کے پاس گئے پھر اس کو دیکھا لڑکوں کے ساتھ کھیلتے ہوئے بنی مغالہ کے پاس۔ان دنوں ابن صیاد جوانی کے قریب تھا اس کو خبر نہ ہوئی یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی پیٹھ پر اپنا ہاتھ مارا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا کیا تو گواہی دیتا ہے اس بات کی کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں ابن صیاد نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھا اور کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ تم رسول ہو امّی لوگوں کے (امّی کہتے ہیں ان پڑھ اور بے تعلیم کو) پھر ابن صیاد نے رسول اللہ علیہ وسلم سے کہا تم گواہی دیتے ہو اس بات کی کہ میں اللہ کا رسول ہوں رسول اللہ نے اس بات کا کچھ جواب نہ دیا یا اس سے درخواست نہ کی مسلمان ہونے کی (کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مایوس ہوگئے اس کے اسلام سے اور ایک روایت میں فَرَفَصَهُ ہے صاد مہملہ سے یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو لات سے مارا) اور فرمایا میں ایمان لایا اللہ پر اور اس کے رسولوں پر۔پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا تجھے کیا دکھائی دیتا ہے وہ بولا میرے پاس کبھی سچا آتا ہے کبھی جھوٹا،رسول اللہ

وَسَلَّمَ خُلِطَ عَلَيْكَ الْاَمْرُ ثُمَّ قَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ قَدْ خَبَاْتُ لَكَ خَبِيْئًا فَقَالَ ابْنُ صَيَّادٍ هُوَ الدُّخُّ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْسَ فَلَنْ تَعْدُوَ قَدْرَكَ فَقَالَ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ ذَرْنِيْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَضْرِبْ عُنُقَهٗ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ يَّكُنْهُ فَلَنْ تُسَلَّطَ عَلَيْهِ وَاِنْ لَّمْ يَكُنْهُ فَلَا خَيْرَلَكَ فِيْ قَتْلِهٖ۔

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیرا کام گڑ بڑ ہو گیا۔ (یعنی مخلوق حق و باطل دونوں سے) پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تجھ سے پوچھنے کے لیے ایک بات دل میں چھپائی ہے۔ ابن صیاد نے کہا وہ درخ ہے (درخ بمعنی دخان یعنی دھویں کے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ذلیل ہو تو اپنی قدر سے کہاں بڑھ سکتا ہے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا مجھے چھوڑ یے یارسول اللہ میں اس کی گردن مارتا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر وہ وہی ہے (یعنی دجال تو تو اس کو نہ مار سکے گا اور جو وہ نہیں ہے تو تجھے اس کا مارنا بہتر نہیں)۔

٧٣٥٥: عَنْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ انْطَلَقَ بَعْدَ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ اِلَى النَّخْلِ الَّتِيْ فِيْهَا ابْنُ صَيَّادٍ حَتّٰى اِذَا دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ النَّخْلَ طَفِقَ يَتَّقِيْ بِجُذُوْعِ النَّخْلِ وَهُوَ يَخْتِلُ اَنْ يَّسْمَعَ مِنِ ابْنِ صَيَّادٍ شَيْئًا قَبْلَ اَنْ يَّرَاهُ ابْنُ صَيَّادٍ فَرَاٰهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ عَلٰى فِرَاشٍ فِيْ قَطِيْفَةٍ لَّهٗ فِيْهَا زَمْزَمَةٌ فَرَاَتْ اُمُّ ابْنِ صَيَّادٍ رَّسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَّقِيْ بِجُذُوْعِ النَّخْلِ فَقَالَتْ لِابْنِ صَيَّادٍ يَا صَافِ وَهُوَ اسْمُ ابْنُ صَيَّادٍ هٰذَا مُحَمَّدٌ فَثَارَ ابْنُ صَيَّادٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْتَرَكَتْهُ بَيَّنَ۔

٧٣٥٥: سالم بن عبداللہ نے کہا میں نے عبداللہ بن عمر سے سنا اس کے بعد رسول اللہ ﷺ اور ابی بن کعب اس باغ میں گئے جہاں ابن صیاد رہتا تھا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم باغ میں گھسے میں تو کھجور کے درختوں کی آڑ میں چھپنے لگے۔ آپ ﷺ کا مطلب یہ تھا کہ ابن صیاد کو دھوکا دیں اور اس کی کچھ باتیں سنیں۔ اس سے پہلے کہ ابن صیاد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھے تو رسول اللہ ﷺ نے ابن صیاد کو دیکھا وہ لیٹا ہوا تھا ایک بچھونے پر ایک کمبل اوڑھے ہوئے کچھ گنگنا رہا تھا اس کی ماں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھ لیا اور آپ ﷺ چھپ رہے تھے۔ کھجور کے درختوں کی آڑ میں۔ اس نے ابن صیاد کو پکارا اے صاف۔ اے صاف نام تھا ابن صیاد کا یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم آن پہنچے۔ یہ سنتے ہی ابن صیاد اٹھ کھڑا ہوا۔ رسول اللہ علیہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کاش تو اس کو ایسے ہی رہنے دیتی (تو ہم اس کی باتیں سنتے تو معلوم کرتے کہ وہ کاہن ہے یا ساحر)۔

٧٣٥٦: قَالَ سَالِمٌ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَاَثْنٰى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ ثُمَّ ذَكَرَالدَّجَّالَ فَقَالَ اِنِّيْ لَاُنْذِرُ كُمُوْهُ مَامِنْ نَّبِيٍّ اِلَّا وَقَدْ اَنْذَرَ قَوْمَهٗ لَقَدْ اَنْذَرَهٗ نُوْحٌ قَوْمَهٗ وَلٰكِنْ اَقُوْلُ لَكُمْ فِيْهِ قَوْلًا لَّمْ يَقُلْهُ نَبِيٌّ لِّقَوْمِهٖ تَعَلَّمُوْا اَنَّهٗ اَعْوَرُ وَاَنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى لَيْسَ بِاَعْوَرَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ

٧٣٥٦: سالم نے کہا عبداللہ بن عمر نے کہا پھر رسول اللہ ﷺ لوگوں میں کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی تعریف کی جیسی اس کو لائق ہے۔ پھر دجال کا ذکر کیا اور فرمایا میں تم کو اس سے ڈراتا ہوں اور کوئی نبی ایسا نہیں گزرا جس نے اپنی قوم کو دجال سے نہ ڈرایا ہو یہاں تک کہ حضرت نوح نے بھی (جن کا زمانہ بہت پہلے تھا) اپنی قوم کو ڈرایا اس سے لیکن میں تم کو ایسی بات بتلائے دیتا ہوں جو کسی نبی نے اپنی قوم کو نہیں بتلائی۔ تم جان لو کہ وہ کانا ہو گا اور تمہارا اللہ برکت والا بلند کانا نہیں ہے (معاذ اللہ کا ناپن ایک عیب ہے

وَّ اَخْبَرَنِیْ عُمَرَ بْنُ ثَابِتٍ الْاَنْصَارِیُّ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ بَعْضُ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ حَذَّرَ النَّاسَ الدَّجَّالَ اِنَّهٗ مَكْتُوْبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ يَقْرَاُهٗ مَنْ كَرِهَ عَمَلَهٗ اَوْيَقْرَاُهٗ كُلُّ مُؤْمِنٍ وَّقَالَ تَعَلَّمُوْا اَنَّهٗ لَنْ يَّرٰى اَحَدٌ مِّنْكُمْ رَبَّهٗ حَتّٰى يَمُوْتَ۔

اور وہ ہر ایک عیب سے پاک ہے ابن شہاب نے کہا مجھ سے عمر بن ثابت انصاری نے بیان کیا ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض اصحاب نے بیان کیا کہ جس روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو دجال سے ڈرایا اور یہ بھی فرمایا کہ اس کی دونوں آنکھوں کے بیچ میں کافر لکھا ہوگا (یعنی حقیقتاً ک اور ف اور ر ے یہ حروف لکھے ہوں گے یا اس کے چہرے سے کفر اور شرارت نمایاں ہوگی) جس کو پڑھ لے گا وہ شخص جو اس کے کاموں کو برا جانے گا یا اس کو ہر ایک مؤمن پڑھ لے گا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم یہ جان رکھو کہ کوئی تم سے اپنے رب کو نہیں دیکھے گا جب تک مر نہ لے گا۔

تشریح: مازری نے کہا اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ آخرت میں اللہ تعالیٰ کا دیدار ہوگا اور یہی مذہب ہے اہل حق کا اور اگر اللہ کا دیدار محال ہوتا جیسے معتزلہ کہتے ہیں تو موت کی قید لگانے سے کیا فائدہ تھا اور اس مضمون کی حدیثیں کتاب الایمان میں گزر چکیں اور دنیا میں اللہ کا دیدار محال نہیں ہے، اہل حق کے نزدیک بلکہ ممکن ہے لیکن اختلاف ہے کہ یہ دیدار کسی کو ہوا ہے یا نہیں، اسی طرح اختلاف ہے اس میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شب معراج میں اللہ تعالیٰ کو دیکھا ہے یا نہیں انتھی

۷۳۵۷: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ انْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهٗ رَهْطٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ فِيْهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ حَتّٰى وَجَدَ ابْنَ صَيَّادٍ غُلَامًا قَدْ نَاهَزَالْحُلُمَ يَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ عِنْدَ اُطُمِ بَنِىْ مُعَاوِيَةَ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ يُوْنُسَ اِلٰى مُنْتَهٰى حَدِيْثِ عُمَرَ بْنِ ثَابِتٍ وَفِى الْحَدِيْثِ عَنْ يَعْقُوْبَ قَالَ قَالَ اَبِىْ يَعْنِىْ فِىْ قَوْلِهٖ لَوْ تَرَكَتْهُ بَيَّنَ قَالَ لَوْ تَرَكَتْهُ اُمُّهٗ بَيَّنَ اَمْرَهٗ۔

۷۳۵۷: ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔ اس میں بنی مغالہ کی بجائے بنی معاویہ ہے اور یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کاش اس کی ماں اس کو اپنے کام میں چھوڑ دیتی۔

۷۳۵۸: عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِابْنِ صَيَّادٍ فِىْ نَفَرٍمِّنْ اَصْحَابِهٖ فِيْهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَهُوَ يَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ عِنْدَ اُطُمِ بَنِىْ مَغَالَةَ وَهُوَ غُلَامٌ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ يُوْنُسَ وَصَالِحٍ غَيْرَ اَنَّ عَبْدَ ابْنَ حُمَيْدٍ لَّمْ يَذْكُرْ حَدِيْثَ ابْنِ عُمَرَ فِى انْطِلَاقِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ اُبَىِّ بْنِ كَعْبٍ اِلَى النَّخْلِ۔

۷۳۵۸: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۷۳۵۹:عَنْ نَّافِعٍ قَالَ لَقِيَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا ابْنَ صَيَّادٍ فِي بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِيْنَةِ فَقَالَ لَهٗ قَوْلًا اَغْضَبَهٗ فَانْتَفَخَ حَتّٰى مَلَأَالسِّكَّةِ فَدَخَلَ ابْنُ عُمَرَ عَلٰى حَفْصَةَ وَقَدْ بَلَغَهَا فَقَالَتْ لَهٗ رَحِمَكَ اللّٰهُ مَا اَرَدْتَّ مِنِ ابْنِ صَائِدٍ اَمَاعَلِمْتَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا يَخْرُجُ مِنْ غَضْبَةٍ يَّغْضَبُهَا۔

۷۳۵۹: نافع سے روایت ہے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ابن صیاد سے ملے مدینہ کی کسی راہ میں تو ابن عمر نے کوئی بات ایسی کہی جس سے ابن صیاد کو غصہ آ گیا۔ وہ اتنا پھولا کہ راہ بند ہو گئی۔ ابن عمر ام المؤمنین حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس گئے ان کو یہ خبر پہنچ چکی تھی۔ انہوں نے کہا اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم کرے تو نے ابن صیاد کو کیوں چھیڑا۔ تجھ کو نہیں معلوم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دجال جب نکلے گا تو اسی وجہ سے کہ غصہ ہو گا (تو شاید ابن صیاد دجال ہو اور تیرے غصہ دلانے کی وجہ سے نکل پڑے)

۷۳۶۰:عَنْ نَّافِعٍ قَالَ كَانَ نَافِعٌ يَقُوْلُ ابْنُ صَيَّادٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ لَقِيْتُهٗ مَرَّتَيْنِ قَالَ فَلَقِيْتُهٗ فَقُلْتُ لِبَعْضِهِمْ هَلْ تَحَدَّثُوْنَ اَنَّهٗ هُوَ قَالَ لَاوَاللّٰهِ قَالَ قُلْتُ كَذَّبْتَنِيْ وَاللّٰهِ لَقَدْ اَخْبَرَنِيْ بَعْضُكُمْ اَنَّهٗ لَنْ يَّمُوْتَ حَتّٰى يَكُوْنَ اَكْثَرَكُمْ مَالًا وَّ وَلَدًا فَكَذٰلِكَ هُوَزَعَمُوْا الْيَوْمَ قَالَ فَتَحَدَّثْنَا ثُمَّ فَارَقْتُهٗ قَالَ فَلَقِيْتُهٗ لُقْيَةً اُخْرٰى وَقَدْ نَفَرَتْ عَيْنُهٗ قَالَ فَقُلْتُ مَتٰى فَعَلَتْ عَيْنُكَ مَآ اَرٰى قَالَ لَآ اَدْرِيْ قَالَ قُلْتُ لَاتَدْرِيْ وَهِيَ فِيْ رَاْسِكَ قَالَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ خَلَقَهَا فِيْ عَصَاكَ هٰذِهٖ قَالَ فَنَخَرَ كَاَشَدِّ نَخِيْرِ حِمَارٍ سَمِعْتُ قَالَ فَزَعَمَ بَعْضُ اَصْحَابِيْ اَنِّيْ ضَرَبْتُهٗ بِعَصًا كَانَتْ مَعِيَ حَتّٰى تَكَسَّرَتْ وَاَمَّا اَنَا وَاللّٰهِ مَا شَعَرْتُ قَالَ وَجَآءَ حَتّٰى دَخَلَ عَلٰى اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ فَحَدَّثَهَا فَقَالَتْ مَا تُرِيْدُ اِلَيْهِ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّهٗ قَدْ قَالَ اِنَّ اَوَّلَ مَا يَبْعَثُهٗ عَلَى النَّاسِ غَضَبٌ يَّغْضَبُهٗ۔

۷۳۶۰: نافع سے روایت ہے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے تھے میں ابن صیاد سے دو بار ملا۔ ایک بار ملا تو میں نے لوگوں سے کہا تم کہتے تھے کہ ابن صیاد دجال ہے۔ انہوں نے کہا نہیں قسم اللہ کی، میں نے کہا قسم اللہ کی (تم نے مجھ کو جھوٹا کیا تم میں سے بعض لوگوں نے مجھ سے بیان کیا کہ وہ نہیں مرے گا یہاں تک کہ تم سب میں زیادہ مالدار اور صاحب اولاد ہو گا تو وہ ایسا ہی ہے آج کے دن۔ وہ کہتے ہیں پھر ابن صیاد نے ہم سے باتیں کیں پھر میں جدا ہوا ابن صیاد سے اور دوبارہ ملا تو اس کی آنکھ پھولی ہوئی تھی۔ میں نے کہا یہ تیری آنکھ کا کیا حال ہے جو میں دیکھ رہا ہوں وہ بولا مجھے نہیں معلوم۔ میں نے کہا تیرے سر میں آنکھ ہے اور تجھے نہیں معلوم۔ وہ بولا اگر اللہ چاہے تو تیری اس لکڑی میں آنکھ پیدا کر دے۔ پھر ایسی آواز نکالی جیسے گدھا زور سے آواز کرتا ہے۔ نافع نے کہا عبداللہ بن عمر ام المؤمنین حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عنہا کے پاس گئے ان سے یہ حال بیان کیا۔ انہوں نے کہا تیرا کیا کام تھا ابن صیاد سے۔ کیا تو نہیں جانتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اول جو چیز دجال کو بھیجے گی لوگوں پر وہ اس کا غصہ ہے۔'' (یعنی غصہ اس کو نکالے گا)

بَابُ : ذِكْرُ الدَّجَّالِ

باب: دجال کا بیان

۷۳۶۱:عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ الدَّجَّالَ بَيْنَ ظَهْرَ اِنَيِ النَّاسِ

۷۳۶۱: عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کا ذکر کیا لوگوں میں اور فرمایا اللہ تعالیٰ کانا نہیں

فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى لَيْسَ بِاَعْوَرَ اَلَا وَاِنَّ الْمَسِيْحَ الدَّجَّالَ اَعْوَرُالْعَيْنِ الْيُمْنٰى كَاَنَّ عَيْنَهٗ عِنَبَةٌ طَافِئَةٌ۔

ہے اور خبردار ہو دجال مسیح کی داہنی آنکھ کانی ہے گویا اس کی آنکھ انگور ہے پھولا ہوا۔

تشریح قاضی نے کہا امام مسلم نے اس باب میں جو حدیثیں بیان کیں وہ اہل حق کی دلیل ہیں کہ دجال موجود ہے اور اللہ تعالیٰ اس کو بھیج کر اپنے بندوں کو آزمائے گا اسطرح سے کہ وہ اس کو قدرت دے گا بڑے بڑے کاموں کی جیسے مردوں کو جلانا اور پانی کا برسانا اور زمین کے خزانے نکالنا یہ سب کام اس کے ہاتھ سے اللہ تعالیٰ کی مشیت سے ہوں گے پھر اللہ تعالیٰ اس کو عاجز کر دے گا اور کسی کو قتل نہ کر سکے گا یہاں تک حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس کو قتل کریں گے اور اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو مضبوط رکھے گا۔ یہ مذہب ہے اہل سنت کا اور تمام محدثین اور فقہا کا اور خوارج اور جہمیہ اور بعض معتزلہ نے اس کا انکار کیا ہے (اور بعض نے یہ کہا ہے کہ دجال کا۔ پیدا ہونا صحیح ہے لیکن جو باتیں وہ دکھلائے گا وہ نظر بندی کی قسم ہوں گی اور خیالات کی طرح فی الواقع ان کا وجود نہ ہوگا اس لیے کہ اگر دجال کی ایسی باتیں واقعی ہوں تو انبیاء علیہم السلام کے معجزات کا اعتبار جاتا رہے اور یہ ان کی غلطی ہے اس واسطے کہ دجال نبوت کا دعویٰ نہ کرے گا تاکہ یہ باتیں نبوت کی تصدیق کریں بلکہ وہ تو معاذ اللہ الوہیت کا دعوے کرے گا حالانکہ اس کا دعویٰ اس کی صورت حال سے غلط ہوگا اس لیے کہ وہ کانا ہوگا اور تمام حدوث کی نشانیاں اس میں موجود ہوں گی اور وہ عاجز ہوگا خود اپنا عیب دور کرنے سے اور اپنی پیشانی کا لکھا (کافر کا لفظ) مٹانے سے۔ اس صورت میں اس کے تابع وہی لوگ ہوں گے جو عقل سے خالی ہیں یا طماع ہیں یا ڈرپوک ہیں کیونکہ اس کا فتنہ بڑا ہوگا اور وہ اتنا نہ ٹھہرے گا کہ ضعیف العقل لوگ اس کے حال میں غور کریں اسی لیے پیغمبروں نے اس کے فتنہ سے ڈرادیا اور اس کے جھوٹے ہونے کے دلائل بیان کر دیئے اور جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے نیک توفیق دی ہے وہ کبھی اس کو نہ مانیں گے نہ اس کے فریب میں آئیں گے اور وہ شخص جس کو دجال مارے گا پھر جلائے گا ایسے لوگوں میں سے ہوگا جو کہے گا مجھے تیرے مارنے اور جلانے سے اور زیادہ یقین ہوا کہ تو دجال ہے۔ تمام ہوا کلام قاضی عیاضؒ کا۔

مترجم کہتا ہے کہ دجال تو اتنی بڑی بڑی باتیں دکھلائے گا جیسے مردوں کا جلانا، پانی کا برسانا، جنت دوزخ اس کے پاس ہوگی۔ اگر جاہل لوگ تابع ہو جائیں تو قیاس سے بعید نہیں جاہلوں کا تو یہ حال ہے کہ دجال سے کم درجہ لوگوں کے جو ایک بات بھی خلاف عادت نہیں دکھلا سکتے تابع ہو جاتے ہیں اور معاذ اللہ ان کے الوہیت کے دعوے کو سچ سمجھتے ہیں۔ ہمارے زمانہ میں آغا خان بمبئی میں ایک شخص گزرا جس کو بہت لوگ خدا سمجھتے تھے اور اب تک سمجھتے ہیں اور ان لوگوں کو خوجے کہتے ہیں ان جاہلوں کو اتنا شعور نہیں کہ جو شخص کھائے پیئے اور بندوں کی طرح پیشاب پاخانہ کرے وہ خدا کیسے ہو سکتا ہے اور لطف تو یہ ہے کہ خوجے بیچارے تو جاہل ہیں۔ آج وہ قوم جو دنیاوی علوم میں اپنا ثانی نہیں رکھتی اور عقل کمال میں انا ولا غیری کا دم بھرتی ہے ایک بشر کی نسبت جو ہماری طرح ایک آدمی تھا اور آدمی کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا خدائی کا اعتقاد رکھتی ہے۔ ہائے افسوس نصاریٰ کے علم و معرفت پر تمام چیزوں میں تو وہ عقل سے کام لیتے ہیں اور خاص اپنے اعتقاد میں ایسی رکیک بیوقوفی کی بات کو بلا تکلف مان لیتے ہیں۔ امید ہے کہ چند روز میں جو عقلمند نصرانی ہیں وہ اس لغو عقیدے سے پھر جائیں گے اور اسلام کی سچی بات اختیار کریں گے کہ سوائے ایک اللہ واحد کے جس نے ہم سب کو پیدا کیا اور کوئی اللہ نہیں، باقی تمام لوگ اس کے بندے اور غلام ہیں اور اللہ اپنے فضل سے نصاریٰ کے دل کھول دے اور وہ اس سچی بات کو مان لیں تو دنیا کی بہار ہو جائے گی اور دو بڑے بڑے زبردست مذہب یعنی اسلام اور عیسائی ایک ہو جائیں گے اور اس وقت مشرکوں کا زیر کرنا اور ان کو بھی توحید کی راہ پر لانا بڑا آسان ہوگا۔ یا اللہ تعالیٰ تو اپنے بندوں پر رحم کر اور ان کو بھی سیدھی سمجھ دے اور ان کو تعصب اور باپ دادا کی راہ پر چلنے سے گو وہ عقل اور دین کے خلاف ہو بچالے۔

۷۳۶۲: عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۷۳۶۲: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ۔

۷۳۶۳:عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَامِنْ نَّبِيٍّ اِلَّا وَقَدْ اَنْذَرَ اُمَّتَهُ الْاَعْوَرَ الْكَذَّابَ اَلَا اِنَّهُ اَعْوَرُ وَاِنَّ رَبَّكُمْ عَزَّوَجَلَّ لَيْسَ بِاَعْوَرَ وَمَكْتُوْبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَ ف ر۔

۷۳۶۳:انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا''کوئی نبی ایسا نہیں گزرا جس نے اپنی امت کو کانے جھوٹے سے نہ ڈرایا ہو۔خبر دار رہو وہ کانا ہے اور تمہارا پروردگار کانا نہیں ہے اس کی دونوں آنکھوں کے بیچ ک ف ر لکھا ہے۔

۷۳۶۴:عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الدَّجَّالُ مَكْتُوْبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَ ف ر اَىْ كَافِرٌ۔

۷۳۶۴:انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا''دجال کی دونوں آنکھوں کے درمیان یہ لکھا ہوگا ک ف ر یعنی کافر۔''

۷۳۶۵:عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدَّجَّالُ مَمْسُوْحُ الْعَيْنِ مَكْتُوْبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ ثُمَّ تَهَجَّاهَا كَ ف ر يَقْرَاُهُ كُلُّ مُسْلِمٍ۔

۷۳۶۵:انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا''دجال کی ایک آنکھ اندھی ہے(اسی واسطے اس کو مسیح کہتے ہیں)اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہے پھر اس کے ہجے کئے یعنی ک اور ف ر ہر مسلمان اس کو پڑھ لے گا۔

تشریح: نوویؒ نے کہا ایک روایت میں ہے کہ ہر مؤمن اس کو پڑھ لے گا خواہ لکھنے والا ہو یا نہ ہو اور صحیح قول جس پر محققین ہیں یہ ہے کہ حقیقتاً اس کی پیشانی پر حروف لکھے ہوں گے اور یہ اللہ تعالیٰ نے ایک نشانی اس کے جھوٹ کی رکھی ہے اور اللہ تعالیٰ اس نشانی کو ظاہر کر دے گا ہر ایک مسلمان کے لیے خواہ وہ لکھا پڑھا ہو یا نہ ہو اور جس کو گمراہ کرنا چاہے گا اس کے لیے ظاہر نہ کرے گا اور بعض نے کہا یہ مجاز ہے اور مراد یہ ہے کہ کفر اور شرارت اس کے چہرے پر نمود ہوگی اور یہ قول ضعیف ہے انتہی۔

۷۳۶۶:عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدَّجَّالُ اَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيُسْرٰى جَفَالُ الشَّعْرِ مَعَهُ جَنَّةٌ وَّنَارٌ فَنَارُهُ جَنَّةٌ وَجَنَّتُهُ نَارٌ۔

۷۳۶۶:حذیفہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا''دجال بائیں آنکھ کا کانا ہوگا''(اوپر ابن عمر کی حدیث میں گزرا کہ داہنی آنکھ کا کانا ہوگا اور دونوں میں سے ایک روایت میں سہو ہے۔غرض ایک آنکھ اس کی کانی ہوگی'') گھنے بالوں والا۔اس کے ساتھ باغ ہوگا اور آگ ہوگی سو اس کی آگ تو باغ ہے اور اس کا باغ آگ ہے''(علماء نے کہا یہ بھی ایک آزمائش ہے اللہ پاک کی اپنے بندوں کے لیے تاکہ حق کو حق کرے اور جھوٹ کو جھوٹ پھر اس کو رسوا کرے اور لوگوں میں اس کی عاجزی ظاہر کرے)۔

تشریح: مراد یہ ہے کہ حقیقت میں آگ اس کی باغ ہو جائے گی مؤمنوں کے لیے اور باغ اس کا آگ ہو جائے گا اس کے تابعداروں کے لیے اور اس کا کارخانہ سارا نظر بندی ہے۔

۷۳۶۷:عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ

۷۳۶۷:حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ

رَسُوْلُ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا اَعْلَمُ بِمَا مَعَ الدَّجَّالِ مِنْهُ مَعَهُ نَهَرَانِ يَجْرِيَانِ اَحَدُهُمَا رَأْيَ الْعَيْنِ مَآءٌ اَبْيَضُ وَالْاٰخَرُ رَأْيَ الْعَيْنِ نَارٌ تَاَجَّجُ فَاِمَّا اَدْرَكَنَّ اَحَدٌ فَلْيَاْتِ النَّهَرَ الَّذِيْ يَرَاهُ نَارًا وَلْيُغَمِّضْ ثُمَّ لْيُطَاطِئْ رَاْسَهُ فَيَشْرَبَ مِنْهُ فَاِنَّهُ مَآءٌ بَارِدٌ وَّ اِنَّ الدَّجَّالَ مَمْسُوْحُ الْعَيْنِ عَلَيْهَا ظَفَرَةٌ غَلِيْظَةٌ مَّكْتُوْبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ يَقْرَؤُهُ كُلُّ مُؤْمِنٍ كَاتِبٍ اَوْغَيْرِ كَاتِبٍ۔

وسلم نے فرمایا ''میں خوب جانتا ہوں دجال کے ساتھ کیا ہوگا، اس کے ساتھ دو نہریں ہوں گی بہتی ہوئیں ایک تو دیکھنے میں سفید پانی معلوم ہوگی، اور دوسری دیکھنے میں بھڑکتی ہوئی آگ معلوم ہوگی۔ پھر جو کوئی یہ موقع پائے وہ اس نہر میں چلا جائے جو دیکھنے میں آگ معلوم ہوتی ہو اور اپنی آنکھ بند کر لے اور سر جھکا کر اس میں سے پئے وہ ٹھنڈا پانی ہوگا اور دجال کی ایک آنکھ بالکل چٹ ہوگی اس پر ایک پھلی ہوگی موٹی اور اس کی دونوں آنکھوں کے بیچ میں کافر لکھا ہوگا جس کو ہر مؤمن پڑھ لے گا خواہ لکھنا جانتا ہو یا نہ جانتا ہو۔''

۷۳۶۸: عَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ فِي الدَّجَّالِ اِنَّ مَعَهُ مَآءً وَنَارًا فَنَارُهُ مَآءٌ بَارِدٌ وَمَآؤُهُ نَارٌ فَلَا تَهْلِكُوْا۔

۷۳۶۸: حذیفہؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں'' کہ دجال کے ساتھ پانی اور آگ ہوگی لیکن آگ کیا ہے ٹھنڈا پانی اور پانی آگ ہے۔ تو مت ہلاک کرنا اپنے تئیں'' (اس کے پانی میں گھس کر)۔

۷۳۶۹: قَالَ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ وَّاَنَا سَمِعْتُهُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۷۳۶۹: ابو مسعود نے کہا میں نے بھی یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔

۷۳۷۰: عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو وَاَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ انْطَلَقْتُ مَعَهُ اِلَى حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ فَقَالَ لَهُ عُقْبَةُ حَدِّثْنِيْ مَاسَمِعْتَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الدَّجَّالِ قَالَ اِنَّ الدَّجَّالَ يَخْرُجُ وَاِنَّ مَعَهُ مَآءً وَّنَارًا فَاَمَّا الَّذِيْ يَرَاهُ النَّاسُ مَآءً فَنَارٌ تُحْرِقُ وَاَمَّاالَّذِيْ يَرَاهُ النَّاسُ نَارًا فَمَآءٌ بَارِدٌ عَذْبٌ فَمَنْ اَدْرَكَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَلْيَقَعْ فِي الَّذِيْ يَرَاهُ نَارًا فَاِنَّهُ مَآءٌ عَذْبٌ طَيِّبٌ فَقَالَ عُقْبَةُ وَاَنَا قَدْ سَمِعْتُهُ تَصْدِيْقًا لِّحُذَيْفَةَ۔

۷۳۷۰: ربعی بن حراش نے کہا میں عقبہ بن عمرو ابی مسعود انصاری کے ساتھ حذیفہ بن الیمان کے پاس گیا۔ عقبہ نے کہا حذیفہ سے تم مجھ سے بیان کرو جو تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دجال کے بارے میں سنا ہو۔ حذیفہ نے کہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''دجال نکلے گا اس کے ساتھ پانی ہوگا اور آگ ہوگی تو جس کو لوگ پانی دیکھیں گے وہ آگ ہوگی جلانے والی اور جس کو لوگ آگ دیکھیں گے وہ پانی ہوگا سرد اور شیریں پھر جو کوئی تم میں سے یہ موقع پائے اس کو چاہئے کہ جو آگ معلوم ہو اس میں گر پڑے اس لیے کہ وہ شیریں پاکیزہ پانی ہے۔'' عقبہ نے کہا حذیفہ نے سچ کرنے کے لیے کہ میں نے بھی یہ حدیث سنی ہے۔

۷۳۷۱: عَنْ رِبْعِيِّ ابْنِ حِرَاشٍ قَالَ اجْتَمَعَ حُذَيْفَةُ وَاَبُوْ مَسْعُوْدٍ فَقَالَ حُذَيْفَةُ لَاَنَا بِمَا مَعَ الدَّجَّالِ اَعْلَمُ مِنْهُ اِنَّ مَعَهُ نَهْرًا مِّنْ مَّآءٍ وَّنَهْرًا مِّنْ نَّارٍ فَاَمَّا الَّذِيْ تَرَوْنَ اَنَّهُ نَارٌ مَّآءٌ وَّاَمَّا الَّذِيْ تَرَوْنَ اَنَّهُ مَآءٌ نَّارٌ فَمَنْ اَدْرَكَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَاَرَادَالْمَآءَ

۷۳۷۱: ربعی بن حراش سے روایت ہے حذیفہ اور ابو مسعود دونوں جمع ہوئے حذیفہ نے کہا میں ان سے زیادہ جانتا ہوں جو دجال کے ساتھ ہوگا۔ اس کے ساتھ ایک نہر ہوگی پانی کی اور ایک نہر آگ کی۔ پھر جس کو تم آگ دیکھو گے وہ پانی ہوگا اور جس کو تم پانی دیکھو گے وہ آگ ہے۔ سو جو کوئی تم میں سے یہ وقت پائے اور پانی پینا چاہے وہ اس نہر میں سے پئے جو آگ معلوم ہوتی

فَلْيَشْرَبْ مِنَ الَّذِىْ يَرَاهُ اَنَّهُ نَارٌ فَاِنَّهُ سَيَجِدُهُ مَآءً قَالَ اَبُوْمَسْعُوْدٍ هٰكَذَا سَمِعْتُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ۔

ہے اس کو پانی پائے گا۔ ابو مسعود نے کہا میں نے رسول اللہ علیہ وسلم سے ایسا ہی سنا ہے۔

۷۳۷۲: عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ عَنِ الدَّجَّالِ حَدِيْثًا مَّا حَدَّثَهُ نَبِىٌّ قَوْمَهُ اِنَّهُ اَعْوَرُ وَاِنَّهُ يَجِىْءُ مَعَهُ مِثْلُ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَالَّتِىْ يَقُوْلُ اِنَّهَا الْجَنَّةُ هِىَ النَّارُ وَاِنِّىْ اُنْذِرُكُمْ بِهٖ كَمَآ اَنْذَرَبِهٖ نُوْحٌ قَوْمَهٗ۔

۷۳۷۲: ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”کیا میں تم سے دجال کی ایک بات ایسی نہ کہوں جو کسی نبی نے اپنی امت سے نہ کہی وہ کانا ہوگا اور اس کے ساتھ جنت اور دوزخ کی طرح دو چیزیں ہونگی پر جس کو وہ جنت کہے گا حقیقت میں وہ آگ ہوگی اور میں نے تم کو دجال سے ڈرایا جیسے حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو ڈرایا۔“

۷۳۷۳: عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدَّجَّالَ ذَاتَ غَدَاةٍ فَخَفَّضَ فِيْهِ وَرَفَّعَ حَتّٰى ظَنَنَّاهُ فِىْ طَآئِفَةِ النَّخْلِ فَلَمَّا رُحْنَا اِلَيْهِ عَرَفَ ذٰلِكَ فِيْنَا فَقَالَ مَاشَاْنُكُمْ قُلْنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ذَكَرْتَ الدَّجَّالَ غَدَاةً فَخَفَّضْتَ فِيْهِ وَرَفَّعْتَ حَتّٰى ظَنَنَّاهُ فِىْ طَآئِفَةِ النَّخْلِ فَقَالَ غَيْرُ الدَّجَّالِ اَخْوَفُنِىْ عَلَيْكُمْ اِنْ يَّخْرُجْ وَاَنَا فِيْكُمْ فَاَنَا حَجِيْجُهٗ دُوْنَكُمْ وَاِنْ يَّخْرُجْ وَلَسْتُ فِيْكُمْ فَامْرُءٌ حَجِيْجُ نَفْسِهٖ وَاللّٰهُ خَلِيْفَتِىْ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ اِنَّهُ شَابٌّ قَطَطٌ عَيْنُهٗ طَافِئَةٌ كَاَنِّىْ اُشَبِّهُهٗ بِعَبْدِالْعُزَّى بْنِ قَطَنٍ فَمَنْ اَدْرَكَهٗ مِنْكُمْ فَلْيَقْرَاْ عَلَيْهِ فَوَاتِحَ سُوْرَةِ الْكَهْفِ اِنَّهٗ خَارِجٌ خَلَّةً بَيْنَ الشَّامِ وَالْعِرَاقِ فَعَاثَ يَمِيْنًا وَّ عَاثَ شِمَالًا يَا عِبَادَ اللّٰهِ فَاثْبُتُوْا قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا لَبْثُهٗ فِى الْاَرْضِ قَالَ اَرْبَعُوْنَ يَوْمًا يَوْمٌ كَسَنَةٍ وَّ يَوْمٌ كَشَهْرٍ وَّ يَوْمٌ كَجُمُعَةٍ وَّ سَآئِرُ اَيَّامِهٖ كَاَيَّامِكُمْ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَذٰلِكَ الْيَوْمُ الَّذِىْ كَسَنَةٍ

۷۳۷۳: نواس بن سمعانؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کا ایک دن صبح کو ذکر کیا تو کبھی اس کو گھٹایا اور کبھی بڑھایا (یعنی کبھی اس کی تحقیر کی اور کبھی اس کے فتنہ کو بڑا کہا یا کبھی بلند آواز سے گفتگو کی اور کبھی پست آواز سے) یہاں تک کہ ہم نے گمان کیا کہ دجال ان درختوں کے جھنڈ میں آ گیا، جب ہم پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس شام کو آگئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے چہروں پر اس کا اثر معلوم کیا (یعنی ڈر اور خوف) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”تمہارا کیا حال ہے۔“ ہم نے عرض کیا یارسول اللہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کا ذکر کیا اور اس کو گھٹایا اور اور بڑھایا یہاں تک کہ ہم کو گمان ہو گیا کہ دجال ان درختوں میں کھجور کے جھنڈ میں موجود ہے (یعنی اس کا آنا بہت قریب ہے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”مجھ کو دجال کے سوا اور باتوں کا خوف تم پر زیادہ ہے (فتنوں کا آپس کی لڑائیوں کا) اگر دجال نکلا اور میں تم لوگوں میں موجود ہوا تو تم سے پہلے میں اس کو الزام دوں گا اور تم کو اس کے شر سے بچاؤں گا اور اگر وہ نکلا اور میں تم لوگوں میں موجود نہ ہوا تو ہر مرد مسلمان اپنی طرف سے اس کو الزام دے گا اور حق تعالیٰ میرا خلیفہ اور نگہبان ہے ہر مسلمان پر البتہ دجال تو جوان گھونگریالے بال والا ہے اس کی آنکھ میں ٹینٹ ہے گویا کہ میں اس کی مشابہت دیتا ہوں عبد العزی بن قطن کے ساتھ (عبد العزی ایک کافر تھا) سو جو شخص تم میں سے دجال کو پائے اس کو چاہیے کہ سورہ کہف کے سرے

اَتَكْفِيْنَا فِيْهِ صَلٰوةُ يَوْمٍ قَالَ لَا اُقْدُرُوْا لَهٗ قَدْرَهٗ
قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا اِسْرَاعُهٗ فِي الْاَرْضِ قَالَ
كَالْغَيْثِ اسْتَدْبَرَتْهُ الرِّيْحُ فَيَاْتِيْ عَلَى الْقَوْمِ
فَيَدْعُوْهُمْ فَيُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَيَسْتَجِيْبُوْنَ لَهٗ فَيَاْمُرُ
السَّمَآءَ فَتُمْطِرُ وَالْاَرْضَ فَتُنْبِتُ فَتَرُوْحُ عَلَيْهِمْ
سَارِحَتُهُمْ اَطْوَلَ مَا كَانَتْ ذُرًّى وَّاَسْبَغَهٗ
ضُرُوْعًا وَّاَمَدَّهٗ خَوَاصِرَ ثُمَّ يَاْتِي الْقَوْمَ فَيَدْ
عُوْهُمْ فَيَرُدُّوْنَ عَلَيْهِ قَوْلَهٗ فَيَنْصَرِفُ عَنْهُمْ
فَيُصْبِحُوْنَ مُمْحِلِيْنَ لَيْسَ بِاَيْدِيْهِمْ شَيْءٌ مِّنْ
اَمْوَالِهِمْ وَيَمُرُّ بِالْخَرِبَةِ فَيَقُوْلُ لَهَا اَخْرِجِيْ
كُنُوْزَكِ فَتَتْبَعُهٗ كُنُوْزُهَا كَيَعَاسِيْبِ النَّحْلِ ثُمَّ
يَدْعُوْ رَجُلًا مُمْتَلِئًا شَبَابًا فَيَضْرِبُهٗ بِالسَّيْفِ
فَيَقْطَعُهٗ جَزْلَتَيْنِ رَمْيَةَ الْغَرَضِ ثُمَّ يَدْعُوْهُ فَيُقْبِلُ
وَيَتَهَلَّلُ وَجْهُهٗ وَيَضْحَكُ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ اِذْ
بَعَثَ اللّٰهُ الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ
فَيَنْزِلُ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَآءِ شَرْقِيَّ دِمَشْقَ بَيْنَ
مَهْرُوْدَتَيْنِ وَاضِعًا كَفَّيْهِ عَلٰى اَجْنِحَةِ مَلَكَيْنِ
اِذَا طَاْطَاَ رَاْسَهٗ قَطَرَ وَاِذَا رَفَعَهٗ تَحَدَّرَ مِنْهُ جُمَانٌ
كَاللُّؤْلُؤِ فَلَا يَحِلُّ لِكَافِرٍ يَجِدُ رِيْحَ نَفَسِهٖ اِلَّا
مَاتَ وَنَفَسُهٗ يَنْتَهِيْ حَيْثُ يَنْتَهِيْ طَرْفُهٗ فَيَطْلُبُهٗ
حَتّٰى يُدْرِكَهٗ بِبَابِ لُدٍّ فَيَقْتُلُهٗ ثُمَّ يَاْتِيْ عِيْسٰى
عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ اِلٰى قَوْمٍ قَدْ عَصَمَهُمُ
اللّٰهُ مِنْهُ فَيَمْسَحُ عَنْ وُّجُوْهِهِمْ وَيُحَدِّثُهُمْ بِدَرَ
جَاتِهِمْ فِي الْجَنَّةِ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ اِذْ اَوْحَى
اللّٰهُ اِلٰى عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ اِنِّيْ قَدْ اَخْرَجْتُ
عِبَادًا لِّيْ لَا يَدَانِ لِاَحَدٍ بِقِتَالِهِمْ فَحَرِّزْ عِبَادِيْ
اِلَى الطُّوْرِ وَيَبْعَثُ اللّٰهُ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ وَهُمْ

کی آیتیں اس پر پڑھے مقرر وہ نکلے گا شام اور عراق کے درمیان کی راہ سے تو خرابی ڈالے گا داہنے اور فساد اٹھائے گا بائیں اے اللہ کے بندو۔ ایمان پر قائم رہنا۔ اصحاب بولے یارسول اللہ وہ زمین پر کتنی مدت رہے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''چالیس دن تک ایک دن ان میں کا ایک سال کے برابر ہوگا اور دوسرا ایک مہینے کے اور تیسرا ایک ہفتہ کے اور باقی دن جیسے یہ تمہارے دن ہیں۔'' (تو ہمارے دنوں کے حساب سے دجال ایک برس دو مہینے چودہ دن تک رہے گا) اصحاب نے عرض کیا یارسول اللہ علیہ وسلم جو دن سال بھر کے برابر ہوگا اس دن ہم کو ایک ہی دن کی نماز کفایت کرے گی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا''نہیں تم اندازہ کر لینا اس دن میں بقدر اس کے یعنی جتنی دیر کے بعد ان دنوں میں نماز پڑھتے ہو۔''اسی طرح اس دن بھی اٹکل کر کے پڑھ لینا'' (اب تو گھڑیاں بھی موجود ہیں ان سے وقت کا اندازہ بخوبی ہوسکتا ہے۔ نووی نے کہا اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم یوں صاف نہ فرماتے تو قیاس یہ تھا کہ اس دن صرف پانچ نمازیں ہی پڑھنا کافی ہوتیں کیونکہ ہر دن رات میں خواہ کتنا ہی بڑا کیوں نہ ہو اللہ تعالیٰ نے پانچ نمازیں فرض کی ہیں مگر یہ قیاس نص سے ترک کیا گیا ہے۔ مترجم کہتا ہے کہ عرض تسعین میں جو خط استواء سے نوے درجہ پر واقع ہے اور جہاں کا افق معدل النہار ہے چھ مہینے کا دن اور چھ مہینے کی رات ہوتی ہے تو ایک دن رات سال بھر کا ہوتا ہے پس اگر بالفرض انسان وہاں پہنچ جائے اور جئے تو سال میں پانچ نمازیں پڑھنا ہوں گی) اصحاب نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی چال زمین میں کیونکر ہوگی؟ آپؐ نے فرمایا ''جیسے وہ مینہ جس کو ہوا پیچھے سے اڑاتی ہے سو وہ ایک قوم کے پاس آئے گا تو ان کو کفر کی طرف بلائے گا۔ وہ اس پر ایمان لائیں گے اور اس کی بات مانیں گے تو آسمان کو حکم کرے گا وہ پانی برسادے گا اور زمین کو حکم کرے گا وہ ان کی گھاس اور اناج اگائے گی تو شام کو گورو (جانور) آئیں گے پہلے سے زیادہ ان کے کوہان لمبے ہوں گے تھن کشادہ ہوں گے کوکھیں تنی ہوئیں (یعنی خوب موٹی ہوکر) پھر دجال دوسری قوم کے پاس آئے گا ان کو بھی کفر کی طرف بلائے گا لیکن اس کی بات کو نہ مانیں گے تو ان کی طرف سے ہٹ جائے گا

مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ يَّنْسِلُوْنَ فَيَمُرُّ اَوَائِلُهُمْ عَلٰى بُحَيْرَةِ طَبَرِيَّةَ فَيَشْرَبُوْنَ مَافِيْهَا وَيَمُرُّ اٰخِرُهُمْ فَيَقُوْلُوْنَ لَقَدْ كَانَ بِهٰذِهٖ مَرَّةً مَّآءٌ وَّ يُحْصَرُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاَصْحَابُهٗ حَتّٰى يَكُوْنَ رَاْسُ الثَّوْرِ لِاَحَدِهِمْ خَيْرًا مِنْ مِّائَةِ دِيْنَارٍ لِاَحَدِكُمُ الْيَوْمَ فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيْسٰى وَاَصْحَابُهٗ فَيُرْسِلُ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ النَّغَفَ فِيْ رِقَابِهِمْ فَيُصْبِحُوْنَ فَرْسٰى كَمَوْتِ نَفْسٍ وَّاحِدَةٍ ثُمَّ يَهْبِطُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاَصْحَابُهٗ اِلَى الْاَرْضِ فَلَا يَجِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ مَوْضِعَ شِبْرٍ اِلَّا مَلَاَهٗ ذَهْمُهُمْ وَنَتْنُهُمْ فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاَصْحَابُهٗ اِلَى اللّٰهِ فَيُرْسِلُ اللّٰهُ طَيْرًا كَاَعْنَاقِ الْبُخْتِ فَتَحْمِلُهُمْ فَتَطْرَحُهُمْ حَيْثُ شَآءَ اللّٰهُ ثُمَّ يُرْسِلُ اللّٰهُ مَطَرًا لَّا يَكُنُّ مِنْهُ بَيْتُ مَدَرٍ وَّلَا وَبَرٍ فَيَغْسِلُ الْاَرْضَ حَتّٰى يَتْرُكَهَا كَالزَّلَفَةِ ثُمَّ يُقَالُ لِلْاَرْضِ اَنْبِتِيْ ثَمَرَتَكِ وَرُدِّيْ بَرَكَتَكِ فَيَوْمَئِذٍ تَاْكُلُ الْعِصَابَةُ مِنَ الرُّمَّانَةِ وَيَسْتَظِلُّوْنَ بِقِحْفِهَا وَيُبَارَكُ فِي الرِّسْلِ حَتّٰى اَنَّ اللِّقْحَةَ مِنَ الْاِبِلِ لَتَكْفِي الْفِئَامَ مِنَ النَّاسِ وَاللِّقْحَةَ مِنَ الْبَقَرِ لَتَكْفِي الْقَبِيْلَةَ مِنَ النَّاسِ وَاللِّقْحَةَ مِنَ الْغَنَمِ لَتَكْفِي الْفَخِذَ مِنَ النَّاسِ فَبَيْنَاهُمْ كَذٰلِكَ اِذْ بَعَثَ اللّٰهُ رِيْحًا طَيِّبَةً فَتَاْخُذُهُمْ تَحْتَ اٰبَاطِهِمْ فَتَقْبِضُ رُوْحَ كُلِّ مُؤْمِنٍ وَّ كُلِّ مُسْلِمٍ وَّيَبْقٰى شِرَارُ النَّاسِ يَتَهَارَجُوْنَ فِيْهَا تَهَارُجَ الْحُمُرِ فَعَلَيْهِمْ تَقُوْمُ السَّاعَةُ۔

ان پر قحط سالی اور خشکی ہوگی۔ ان کے ہاتھوں میں ان کے مالوں میں سے کچھ نہ رہے گا اور دجال ویران زمین پر نکلے گا تو اس سے کہے گا اے زمین اپنے خزانے نکال تو وہاں کے مال اور خزانے نکل کر اس کے پاس جمع، ہو جائیں گے جیسے شہد کی مکھیاں بڑی مکھی کے گرد ہجوم کرتی ہیں پھر دجال ایک جوان مرد کو بلائے گا اور اس کو تلوار سے مارے گا اور دو ٹکڑے کر ڈالے گا جیسا نشانہ دوٹوک ہو جاتا ہے پھر اس کو زندہ کر کے پکارے گا سو وہ جوان سامنے آئے گا۔ چہرہ دمکتا ہوا اور ہنستا ہوا تو دجال اسی حال میں ہوگا کہ ناگاہ حق تعالیٰ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھیجے گا۔ حضرت عیسیٰؑ سفید مینار کے پاس اتریں گے دمشق کے شہر میں مشرق کی طرف زرد رنگ کا جوڑا پہنے ہوئے اپنے دونوں ہاتھ دو فرشتوں کے بازوؤں پر رکھے ہوئے جب حضرت عیسیٰؑ اپنا سر جھکائیں گے تو پسینہ ٹپکے گا اور جب اپنا سر اٹھائیں گے تو موتی کی طرح بوندیں بہیں گی۔ جس کافر کے پاس حضرت عیسیٰؑ اتریں گے اس کو ان کے دم کی بھاپ لگے گی وہ مر جائے گا اور ان کے دم کا اثر وہاں تک پہنچے گا جہاں تک ان کی نظر پہنچے گی۔ پھر حضرت عیسیٰؑ دجال کو تلاش کریں گے یہاں تک کہ پائیں گے اس کو باب لد پر (لد شام میں ایک پہاڑ کا نام ہے) سو اس کو قتل کریں گے پھر حضرت عیسیٰؑ ان لوگوں کے پاس آئیں گے جن کو اللہ نے دجال سے بچایا۔ سو شفقت سے ان کے چہروں کو سہلائیں گے اور ان کو خبر کریں گے ان درجوں کی جو بہشت میں ان کے رکھے ہیں۔ وہ اسی حال میں ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰؑ پر وحی بھیجے گا کہ میں نے ایسے بندے نکالے ہیں کہ کسی کو ان سے لڑنے کی طاقت نہیں تو پناہ میں لیجا میرے مسلمان بندوں کو طور کی طرف اور اللہ بھیجے گا یاجوج اور ماجوج کو اور وہ ہر ایک اونچان سے نکل پڑیں گے۔ ان میں کے پہلے لوگ طبرستان کے دریا پر گزریں گے اور جتنا پانی اس میں ہوگا سب پی لیں گے۔ پھر ان میں کے پچھلے لوگ جب وہاں آئیں گے تو کہیں گے کبھی اس دریا میں پانی بھی تھا (پھر چلیں گے یہاں تک کہ اس پہاڑ تک پہنچیں گے جہاں درختوں کی کثرت ہے یعنی بیت المقدس کا پہاڑ تو وہ کہیں گے البتہ ہم زمین والوں کو قتل کر چکے۔ آؤ اب آسمان والوں کو بھی قتل کریں تو اپنے تیر آسمان کی طرف چلائیں گے خدائے تعالیٰ ان تیروں کو خون میں بھر کر لوٹا دے گا، وہ سمجھیں گے کہ آسمان کے لوگ بھی مارے گئے۔'' یہ

مضمون اس روایت میں نہیں ہے اس کے بعد کی روایت سے لیا گیا ہے) اور اللہ کا پیغمبر عیسیٰ اور ان کے اصحاب گھرے رہیں گے یہاں تک کہ ان کے نزدیک بیل کا سر افضل ہوگا سو اشرفی سے آج تمہارے نزدیک (یعنی کھانے کی نہایت تنگی ہوگی) پھر اللہ کے پیغمبر عیسیٰ اور ان کے ساتھی دعا کریں گے سو اللہ تعالیٰ یاجوج اور ماجوج کے لوگوں پر عذاب بھیجے گا ان کی گردنوں میں کیڑا پیدا ہوگا تو صبح تک سب مر جائیں گے، جیسے ایک آدمی مرتا ہے۔ پھر اللہ کے رسول عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی زمین پر اتریں گے تو زمین میں ایک بالشت برابر جگہ ان کی سڑاند اور گندگی سے خالی نہ پائیں گے (یعنی تمام زمین پر ان کی سڑی ہوئی لاشیں پڑی ہوں گی) پھر اللہ تعالیٰ کے رسول عیسیٰ اور ان کے ساتھی اللہ سے دعا کریں گے تو حق تعالیٰ چڑیوں کو بھیجے گا بڑے اونٹوں کی گردن کے برابر۔ وہ ان کو اٹھالے جائیں گے اور ان کو پھینک دیں گے جہاں اللہ کا حکم ہوگا پھر (اللہ تعالیٰ ایسا پانی برسائے گا کہ کوئی گھر مٹی کا اور بالوں کا اس پانی سے باقی نہ رہے گا سو اللہ تعالیٰ زمین کو دھوڈالے گا یہاں تک کہ زمین کو مثل حوض یا باغ یا صاف عورت کے کر دے گا۔ پھر زمین کو حکم ہوگا کہ اپنے پھل جما اور اپنی برکت کو پھیر دے اور اس دن ایک انار کو ایک گروہ کھائے گا اور اس کے چھلکے کو بنگلہ سا بنا کر اس کے سایہ میں بیٹھیں گے اور دودھ میں برکت ہوگی یہاں تک کہ دودھار اونٹنی آدمیوں کے بڑے گروہ کو کفایت کرے گی اور دودھار گائے ایک برادری کے لوگوں کو کفایت کرے گی اور دودھار بکری ایک جدی لوگوں کو کفایت کرے گی سو اسی حالت میں لوگ ہوں گے کہ یکا یک حق تعالیٰ ایک پاک ہوا بھیجے گا کہ ان کی بغلوں کے نیچے لگ جائے گی اور اثر کر جائے گی تو ہر مؤمن اور مسلم کی روح کو قبض کرے گی اور برے بدذات لوگ باقی رہ جائیں گے آپس میں بھڑیں گے گدھوں کی طرح ان پر قیامت قائم ہوگی۔

تشریح دجال اور یاجوج اور ماجوج کو اللہ تعالیٰ اتنی طاقت دے گا اہل ایمان کے امتحان کے واسطے کہ کون ان کے داؤں میں آتا ہے اور کون ایمان پر ثابت رہتا ہے۔ اہل ایمان کو لازم ہے کہ جب کسی کافر یا خلاف شرع فقیر سے خرق عادت دیکھے تو اس کا ہرگز اعتقاد نہ کرے اس کو دجال کا نائب جانے ایمان اور تقوے پر نظر رکھے شعبدہ بازی پر خیال نہ کرے کرامات اس کا نام ہے جو ولی یعنی متقی مؤمن سے ہو اور جو کافر بے دین فاسق سے ہو اس کو استدراج کہتے ہیں۔

۷۳۷۴: عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ یَزِیْدَ بْنِ جَابِرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَمَا ذَکَرْنَا وَزَادَ بَعْدَ قَوْلِهٖ لَقَدْ کَانَ بِهٰذِهٖ مَرَّةً مَّآءٌ ثُمَّ یَسِیْرُوْنَ حَتّٰی یَنْتَهُوْا اِلٰی جَبَلِ الْخَمَرِ وَهُوَ جَبَلُ بَیْتِ الْمُقَدَّسِ فَیَقُوْلُوْنَ لَقَدْ قَتَلْنَا مَنْ فِی الْاَرْضِ هَلُمَّ فَلْنَقْتُلْ مَنْ فِی السَّمَآءِ فَیَرْمُوْنَ بِنُشَّابِهِمْ اِلَی السَّمَآءِ فَیَرُدُّ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ نُشَّابَهُمْ مَخْضُوْبَةً دَمًا وَّ فِیْ رِوَایَةِ ابْنِ حُجْرٍ فَاِنِّیْ قَدْ اَنْزَلْتُ عِبَادًا لِّیْ لَا یَدَیْ لِاَحَدٍ بِقِتَالِهِمْ۔

۷۳۷۴: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ اس روایت میں وہی فقرہ زیادہ ہے آسمان میں تیر مارنے کا قصہ اور ابن حجر کی روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں نے اپنے ایسے بندوں کو اتارا ہے جن سے کوئی لڑ نہیں سکتا۔

۷۳۷۵: عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ حَدَّثَنَا

۷۳۷۵: ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حدیث بیان کی ہم سے

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا حَدِيْثًا طَوِيْلًا عَنِ الدَّجَّالِ فَكَانَ فِيْمَا حَدَّثَنَا قَالَ يَأْتِيْ وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْهِ اَنْ يَّدْخُلَ نِقَابَ الْمَدِيْنَةِ فَيَنْتَهِيْ اِلٰى بَعْضِ السِّبَاخِ الَّتِيْ تَلِي الْمَدِيْنَةَ فَيَخْرُجُ اِلَيْهِ يَوْمَئِذٍ رَّجُلٌ هُوَ خَيْرُ النَّاسِ اَوْ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ فَيَقُوْلُ لَهٗ اَشْهَدُ اَنَّكَ الدَّجَّالُ الَّذِيْ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثَهٗ فَيَقُوْلُ الدَّجَّالُ اَرَاَيْتُمْ اِنْ قَتَلْتُ هٰذَا ثُمَّ اَحْيَيْتُهٗ اَتَشُكُّوْنَ فِي الْاَمْرِ فَيَقُوْلُوْنَ لَا قَالَ فَيَقْتُلُهٗ ثُمَّ يُحْيِيْهِ فَيَقُوْلُ حِيْنَ يُحْيِيْهِ وَاللّٰهِ مَا كُنْتُ فِيْكَ قَطُّ اَشَدَّ بَصِيْرَةً مِّنِّي الْاٰنَ قَالَ فَيُرِيْدُ الدَّجَّالُ اَنْ يَقْتُلَهٗ فَلَا يُسَلَّطُ عَلَيْهِ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لمبی حدیث دجال کے ذکر میں تو یہ بھی بیان کیا کہ اس پر حرام ہوگا مدینہ کی گھاٹی میں گھسنا اور آئے گا وہ ایک پتھریلی زمین پر مدینہ کے قریب پھر جائے گا اس کے پاس ایک شخص جو سب لوگوں میں بہتر ہوگا۔ وہ کہے گا میں گواہی دیتا ہوں کہ تو دجال ہے جس کا ذکر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی حدیث میں کیا ہے۔ دجال لوگوں سے کہے گا بھلا اگر میں اس کو مار ڈالوں پھر جلا دوں تو تم کو کچھ شک رہے گا اس باب میں؟ وہ کہیں گے نہیں۔ دجال اس شخص کو قتل کرے گا پھر اس کو جلائے گا۔ وہ کہے گا قسم اللہ کی مجھے پہلے اتنا یقین نہ تھا تیرے باب میں جتنا اب ہے (یعنی اب تو یقین ہوگیا کہ تو دجال ہے) پھر دجال اس کو قتل کرنا چاہے گا لیکن قتل نہ کر سکے گا۔

۷۳۷۶: عَنِ الزُّهْرِيِّ فِيْ هٰذَا الْاِسْنَادِ بِمِثْلِهٖ۔

۷۳۷۶: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۷۳۷۷: عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَخْرُجُ الدَّجَّالُ فَيَتَوَجَّهُ قِبَلَهٗ رَجُلٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَتَلْقَاهُ الْمَسَالِحُ مَسَالِحُ الدَّجَّالِ فَيَقُوْلُوْنَ لَهٗ اَيْنَ تَعْمِدُ فَيَقُوْلُ اَعْمِدُ اِلٰى هٰذَا الَّذِيْ خَرَجَ قَالَ فَيَقُوْلُوْنَ لَهٗ اَوَمَا تُؤْمِنُ بِرَبِّنَا فَيَقُوْلُ مَا بِرَبِّنَا خَفَاءٌ فَيَقُوْلُوْنَ اقْتُلُوْهُ فَيَقُوْلُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ اَلَيْسَ قَدْ نَهَاكُمْ رَبُّكُمْ اَنْ تَقْتُلُوْا اَحَدًا دُوْنَهٗ قَالَ فَيَنْطَلِقُوْنَ بِهٖ اِلَى الدَّجَّالِ فَاِذَا رَاٰهُ الْمُؤْمِنُ قَالَ يٰاَيُّهَا النَّاسُ هٰذَا الدَّجَّالُ الَّذِيْ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَيَاْمُرُ الدَّجَّالُ بِهٖ فَيُشَبَّحُ فَيَقُوْلُ خُذُوْهُ وَشُجُّوْهُ فَيُوْسَعُ ظَهْرُهٗ وَبَطْنُهٗ ضَرْبًا قَالَ فَيَقُوْلُ اَوَمَا تُؤْمِنُ بِيْ قَالَ فَيَقُوْلُ اَنْتَ الْمَسِيْحُ الْكَذَّابُ قَالَ فَيُؤْمَرُ بِهٖ فَيُؤْشَرُ بِالْمِنْشَارِ مِنْ مَّفْرِقِهٖ حَتّٰى يُفَرَّقَ بَيْنَ رِجْلَيْهِ قَالَ ثُمَّ يَمْشِي الدَّجَّالُ

۷۳۷۷: ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''دجال نکلے گا۔ مسلمانوں میں سے ایک شخص اس کی طرف چلے گا۔ راہ میں اس کو دجال کے ہتھیار بند لوگ ملیں گے وہ اس سے پوچھیں گے تو کہاں جاتا ہے۔ وہ بولے گا میں اسی شخص کے پاس جاتا ہوں جو نکلا ہے وہ کہیں گے تو کیا ہمارے مالک پر ایمان نہیں لایا۔ وہ کہے گا ہمارا مالک چھپا ہوا نہیں ہے۔ دجال کے لوگ کہیں گے اس کو مار ڈالو۔ پھر آپس میں کہیں گے ہمارے مالک نے تو منع کیا ہے کسی کو مارنے سے جب تک اس کے سامنے نہ لے جائیں۔ پھر اس کو لے جائیں گے دجال کے پاس۔ جب وہ دجال کو دیکھے گا تو کہے گا اے لوگو۔ یہ تو دجال ہے جس کی خبر دی تھی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ دجال حکم دے گا اپنے لوگوں کو اس کو پکڑو اس کا سر پھوڑو اس کے پیٹ اور پیٹھ پر بھی مار پڑے گی۔ پھر دجال اس سے پوچھے گا تو میرے اوپر یقین نہیں کرتا (یعنی میری ربوبیت پر) وہ کہے گا تو جھوٹا مسیح ہے پھر دجال حکم دے گا وہ چیرا جائے گا آرے سے، سر سے لے کر دونوں پاؤں تک یہاں تک کہ دو ٹکڑے ہو جائے گا پھر دجال ان دونوں

بَيْنَ الْقِطْعَتَيْنِ ثُمَّ يَقُولُ لَهُ قُمْ فَيَسْتَوِىْ قَائِمًا قَالَ ثُمَّ يَقُوْلُ لَهُ أَتُؤْمِنُ بِىْ فَيَقُوْلُ مَا ازْدَدْتُّ فِيْكَ اِلَّابَصِيْرَةً قَالَ ثُمَّ يَقُوْلُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اِنَّهُ لَايَفْعَلُ بَعْدِ یْ بِاَحَدٍ مِّنَ النَّاسِ قَالَ فَيَاْخُذُهُ الدَّجَّالُ لِيَذْبَحَهُ فَيُجْعَلَ مَا بَيْنَ رَقَبَتِهِ اِلَى تَرْقُوَتِهِ نُحَاسًا فَلَا يَسْتَطِيْعُ اِلَيْهِ سَبِيْلًا قَالَ فَيَاْخُذُ بِيَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ فَيَقْذِفُ بِهِ فَيَحْسَبُ النَّاسُ اِنَّمَا قَذَفَهُ اِلَى النَّارِ وَاِنَّمَآ اُلْقِىَ فِي الْجَنَّةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ هٰذَا اَعْظَمُ النَّاسِ شَهَادَةً عِنْدَ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔

ٹکڑوں کے بیچ میں جائے گا اور کہے گا اٹھ کھڑا ہو وہ شخص (زندہ ہو کر سیدھا اٹھ کھڑا ہوگا پھر اس سے پوچھے گا اب تو میرے اوپر ایمان لایا۔ وہ کہے گا مجھے تو اور زیادہ یقین ہوا کہ تو دجال ہے۔ پھر لوگوں سے کہے گا اے لوگو۔ اب دجال میرے سوا کسی اور سے یہ کام نہ کرے گا (یعنی اب کسی کو نہیں جلا سکتا) پھر دجال اس کو پکڑے گا ذبح کرنے کے لیے وہ گلے سے لے کر ہنسلی تک تانبے کا بن جائے گا وہ ذبح نہ کر سکے گا پھر اس کے ہاتھ پاؤں پکڑ کر پھینک دے گا۔ لوگ سمجھیں گے کہ آگ میں اس کو پھینک دیا حالانکہ وہ جنت میں ڈالا جائیگا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ "شخص سب لوگوں سے بڑا شہید ہے رب العلمین کے نزدیک۔"

۷۳۷۸:عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ مَاسَأَلَ اَحَدٌ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدَّجَّالِ اَكْثَرَ مِمَّا سَاَلْتُ قَالَ وَمَا يُنْصِبُكَ مِنْهُ اِنَّهُ لَايَضُرُّكَ قَالَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ اِنَّ مَعَهُ الطَّعَامَ وَالْاَنْهَارَ قَالَ هُوَاَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ۔

۷۳۷۸: مغیرہ بن شعبہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ سے کسی نے دجال کا حال اتنا نہیں پوچھا، جتنا میں نے پوچھا۔ آپؐ نے فرمایا "تو کیوں فکر کرتا ہے۔ دجال تجھ کو نقصان نہ پہنچائے گا۔" میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ لوگ کہتے ہیں اس کے ساتھ کھانا ہوگا نہریں ہوں گی۔ آپؐ نے فرمایا "ہوگا پر اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ ذلیل ہے یعنی جو اس کے پاس ہوگا۔" اس سے وہ مومنوں کو گمراہ نہ کر سکے گا (یہ حدیث کا حاصل ہے اور یہ حدیث اوپر گزر چکی ہے)

۷۳۷۹:عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ مَاسَأَلَ اَحَدٌ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدَّجَّالِ اَكْثَرَ مِمَّا سَاَلْتُهُ قَالَ وَمَا سُؤَالُكَ قَالَ اِنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ مَعَهُ جِبَالٌ مِّنْ خُبْزٍ وَّلَحْمٍ وَنَهَرٌ مِنْ مَّآءٍ قَالَ هُوَ اَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ۔

۷۳۷۹: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ اس کے ساتھ پہاڑ ہوں گے روٹیوں کے اور گوشت کے اور۔ پانی کی نہر ہوگی۔

۷۳۸۰:عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِ اِبْرَاهِيْمَ ابْنِ حُمَيْدٍ وَّزَادَ فِىْ حَدِيْثِ يَزِيْدَ فَقَالَ لِیْ اَیْ بُنَیَّ۔

۷۳۸۰: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۷۳۸۱:عَنْ يَعْقُوْبَ ابْنِ عَاصِمِ بْنِ عُرْوَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ الثَّقَفِیِّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ ابْنَ عَمْرٍو وَجَآءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ مَاهٰذَا الْحَدِيْثُ الَّذِیْ تُحَدِّثُ بِهِ تَقُوْلُ اِنَّ السَّاعَةَ تَقُوْمُ اِلٰى كَذَا وَكَذَا

۷۳۸۱: یعقوب بن عاصم بن عروہ بن مسعود ثقفی سے روایت ہے میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا ان کے پاس ایک شخص آیا اور کہنے لگا یہ حدیث کیا ہے جو تم بیان کرتے ہو کہ قیامت اتنی مدت میں ہوگی۔ انہوں نے کہا (تعجب سے) سبحان اللہ یا لا الٰہ الا اللہ یا اور کوئی کلمہ مانند ان کے پھر

فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ اَوْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَوْكَلِمَةً نَحْوَهُمَا لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ لَّا اُحَدِّثُ اَحَدًا شَيْئًا اَبَدًا اِنَّمَا قُلْتُ اِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدَ قَلِيْلٍ اَمْرًا عَظِيْمًا يُحَرَّقُ الْبَيْتُ وَيَكُوْنُ وَيَكُوْنُ ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ الدَّجَّالُ فِيْ اُمَّتِيْ فَيَمْكُثُ اَرْبَعِيْنَ لَا اَدْرِيْ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا اَوْ اَرْبَعِيْنَ شَهْرًا اَوْاَرْبَعِيْنَ عَامًا فَيَبْعَثُ اللّٰهُ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ كَاَنَّهُ عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ فَيَطْلُبُهُ فَيُهْلِكُهُ ثُمَّ يَمْكُثُ النَّاسُ سَبْعَ سِنِيْنَ لَيْسَ بَيْنَ اثْنَيْنِ عَدَاوَةٌ ثُمَّ يُرْسِلُ اللّٰهُ رِيْحًا بَارِدَةً مِنْ قِبَلِ الشَّامِ فَلَا يَبْقٰى عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ اَحَدٌ فِيْ قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِّنْ خَيْرٍ اَوْ اِيْمَانٍ اِلَّا قَبَضَتْهُ حَتّٰى لَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ دَخَلَ فِيْ كَبِدِ جَبَلٍ لَّدَخَلَتْهُ عَلَيْهِ حَتّٰى تَقْبِضَهُ قَالَ سَمِعْتُهَا مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَيَبْقٰى شِرَارُ النَّاسِ فِيْ خِفَّةِ الطَّيْرِ وَاَحْلَامِ السِّبَاعِ لَا يَعْرِفُوْنَ مَعْرُوْفًا وَّلَا يُنْكِرُوْنَ مُنْكَرًا فَيَتَمَثَّلُ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ فَيَقُوْلُ اَلَا تَسْتَجِيْبُوْنَ فَيَقُوْلُوْنَ فَمَا تَاْمُرُنَا فَيَاْمُرُهُمْ بِعِبَادَةِ الْاَوْثَانِ وَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ دَارٌّ رِّزْقُهُمْ حَسَنٌ عَيْشُهُمْ ثُمَّ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَلَا يَسْمَعُهُ اَحَدٌ اِلَّا اَصْغٰى لِيْتًا وَّرَفَعَ لِيْتًا قَالَ وَاَوَّلُ مَنْ يَّسْمَعُهُ رَجُلٌ يَّلُوْطُ حَوْضَ اِبِلِهٖ قَالَ فَيَصْعَقُ وَيَصْعَقُ النَّاسُ ثُمَّ يُرْسِلُ اللّٰهُ اَوْقَالَ يُنْزِلُ اللّٰهُ مَطَرًا كَاَنَّهُ الطَّلُّ اَوِالظِّلُّ نُعْمَانُ الشَّاكُّ فَتَنْبُتُ مِنْهُ اَجْسَادُ النَّاسِ ثُمَّ يُنْفَخُ فِيْهِ اُخْرٰى فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ يَّنْظُرُوْنَ ثُمَّ يُقَالُ يٰاَيُّهَا النَّاسُ هَلُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ وَقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَّسْئُوْلُوْنَ قَالَ ثُمَّ يُقَالُ

کہا میرا قصد ہے کہ اب کسی سے کوئی حدیث بیان نہ کروں (کیونکہ لوگ کچھ کہتے ہیں اور مجھ کو بدنام کرتے ہیں) میں نے تو یہ کہا تھا تم تھوڑے دنوں بعد ایک بڑا حادثہ دیکھو گے جو گھر کو جلائے گا اور وہ ہوگا ضرور ہوگا پھر کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''دجال میری امت میں نکلے گا اور چالیس دن تک رہے گا۔'' میں نہیں جانتا چالیس دن فرمایا یا چالیس مہینے یا چالیس برس'' پھر اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کو بھیجے گا ان کی شکل عروہ بن مسعود کی سی ہے وہ دجال کو ڈھونڈیں گے اور اس کو ماریں گے پھر سات برس تک لوگ ایسے رہیں گے کہ دو شخصوں میں کوئی دشمنی نہ ہوگی پھر اللہ تعالیٰ ایک ٹھنڈی ہوا بھیجے گا شام کی طرف سے تو زمین پر کوئی ایسا نہ رہے گا جس کے دل میں رتی برابر ایمان یا بھلائی ہو مگر یہ ہوا اس کی جان نکال لے گی یہاں تک کہ اگر کوئی تم میں سے پہاڑ کے کلیجہ میں گھس جائے تو وہاں بھی یہ ہوا پہنچ کر اس کی جان نکال لے گی۔'' عبداللہ نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے'' پھر برے لوگ دنیا میں رہ جائیں گے جلد باز چڑیوں کی طرح یا بے عقل اور درندوں کی طرح ان کے اخلاق ہوں گے نہ وہ اچھی بات کو اچھا سمجھیں گے نہ بری بات کو برا۔ پھر شیطان ایک صورت بنا کر ان کے پاس آئے گا اور کہے گا تم شرم نہیں کرتے۔ وہ کہیں گے پھر تو کیا حکم دیتا ہے ہم کو۔ شیطان کہے گا بت پرستی کرو۔ وہ بت پوجیں گے اور باوجود اس کے ان کی روزی کشادہ ہوگی مزے سے زندگی بسر کریں گے پھر صور پھونکا جائے گا۔ اس کو کوئی نہ سنے مگر ایک طرف سے گردن جھکائے گا اور دوسری طرف سے اٹھ لے گا (یعنی بے ہوش ہو کر گر پڑے گا) اور سب سے پہلے صور کو وہ سنے گا جو اپنے اونٹوں کے حوض پر کلاوہ کرتا ہوگا۔ وہ بے ہوش ہو جائے گا اور دوسرے لوگ بھی بے ہوش ہو جائیں گے پھر اللہ تعالیٰ پانی برسائے گا جو نطفہ کی طرح ہوگا۔ اس سے لوگوں کے بدن اگ آئیں گے پھر صور پھونکا جائے گا تو سب لوگ کھڑے ہوئے دیکھ رہے ہوں گے۔ پھر پکارا جائے گا اے لوگو۔ اپنے مالک کے پاس آؤ اور کھڑا کرو ان کو۔ ان سے سوال ہوگا پھر کہا جائے گا ایک لشکر نکالو دوزخ کے لیے پوچھا جائے گا کتنے لوگ؟ حکم ہوگا ہر

اَخْرِجُوْا بَعْثَ النَّارِ فَيُقَالُ مِنْ كَمْ فَيُقَالُ مِنْ كُلِّ اَلْفٍ تِسْعَ مِائَةٍ وَتِسْعَةً وَّ تِسْعِيْنَ قَالَ فَذٰلِكَ يَوْمٌ يَّجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيًّا وَذٰلِكَ يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ۔

ہزار میں سے نو سو ننانوے نکالو دوزخ کے لیے (اور ہزار میں سے ایک جنتی ہو گا) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہی وہ دن ہے جو بچوں کو بوڑھا کر دے گا (ہیبت اور مصیبت سے یا درازی سے) اور یہی وہ دن ہے جب پنڈلی کھلے گی۔'' (یعنی سختی ہوگی)

۷۳۸۲: عَنْ يَعْقُوْبَ بْنِ عَاصِمِ بْنِ عُرْوَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا قَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو اِنَّكَ تَقُوْلُ اِنَّ السَّاعَةَ تَقُوْمُ اِلٰى كَذَا وَكَذَا فَقَالَ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ لَّا اُحَدِّثَكُمْ بِشَيْءٍ اِنَّمَا قُلْتُ اِنَّكُمْ تَرَوْنَ بَعْدَ قَلِيْلٍ اَمْرًا عَظِيْمًا فَكَانَ حرِيْقَ الْبَيْتِ قَالَ شُعْبَةُ هٰذَا اَوْ نَحْوَهٗ وَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو وَّقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ يَخْرُجُ الدَّجَّالُ فِي اُمَّتِيْ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ مُعَاذٍ وَّقَالَ فِيْ حَدِيْثِهٖ فَلَا يَبْقٰى اَحَدٌ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِّنْ اِيْمَانٍ اِلَّا قَبَضَتْهُ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنِيْ شُعْبَةُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ مَرَّاتٍ وَّ عَرَضْتُهٗ عَلَيْهِ۔

۷۳۸۲: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۷۳۸۳: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَقَالَ حَفِظْتُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثًا لَّمْ اَنْسَهُ بَعْدُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اَوَّلَ الْاٰيَاتِ خُرُوْجًا طُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنْ مَّغْرِبِهَا وَخُرُوْجُ الدَّآبَّةِ عَلَى النَّاسِ ضُحًى وَّاَيُّهُمَا مَا كَانَتْ قَبْلَ صَاحِبَتِهَا فَالْاُخْرٰى عَلٰى اِثْرِهَا قَرِيْبٌ ۔

۷۳۸۳: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث یاد رکھی جس کو میں کبھی نہ بھولا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے ''میں نے سنا سب نشانیوں میں پہلے قیامت کے آفتاب کو پچھم کی طرف سے نکلنا ہے اور چاشت کے وقت زمین کے جانور کا نکلنا لوگوں پر اور جونشانی ان دونوں میں سے پہلے ہوتو دوسری بھی اس کے بعد جلد ظاہر ہوگی۔''

۷۳۸۴: عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ قَالَ جَلَسَ اِلٰى اَنَ بْنِ الْحَكَمِ بِالْمَدِيْنَةِ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَسَمِعُوْهُ وَ هُوَ يُحَدِّثُ عَنِ الْاٰيَاتِ اَنَّ اَوَّلَهَا خُرُوْجَ الدَّجَّالِ فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو لَّمْ يَقُلْ مَرْوَانُ شَيْئًا قَدْ حَفِظْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

۷۳۸۴: ابوزرعہ سے روایت ہے مدینہ میں مروان کے پاس تین مسلمان بیٹھے وہ قیامت کی نشانیاں بیان کر رہا تھا اور کہتا تھا سب نشانیوں سے پہلے نشانی دجال کا نکلنا ہے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا مروان کی بات کچھ نہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اور میں یہ حدیث نہیں بھولا پھر بیان کیا اسی طرح جیسے اوپر

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا لَمْ أَنْسَهُ بَعْدَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فَذَكَرَ مِثْلَهُ۔

گزرا۔

۷۳۸۵:عَنْ اَبِي زُرْعَةَ قَالَ تَذَاكَرُوا السَّاعَةَ عِنْدَ مَرْوَانَ فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو وَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مِثْلَ حَدِيْثِهِمَا وَلَمْ يَذْكُرْ ضُحًى۔

۷۳۸۵:ابو زرعہ سے روایت ہے مروان کے سامنے قیامت کا ذکر ہوا۔عبداللہ بن عمرو نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے پھر ذکر کیا ویسا ہی جیسے اوپر گزرا۔اس میں چاشت کے وقت کا بیان نہیں ہے۔

بَابُ : قِصَّةِ الْجَسَّاسَةِ

باب: دجال کے جاسوس کا بیان

۷۳۸۶:عَنْ عَامِرِ بْنِ شَرَاحِيْلَ الشَّعْبِيِّ شَعْبُ هَمْدَانَ اَنَّهُ سَأَلَ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ اُخْتَ الضَّحَّاكِ بْنِ قَيْسٍ وَّكَانَتْ الْمُهَاجِرَاتِ الْاُوَلِ فَقَالَ حَدِّثِيْنِيْ حَدِيْثًا سَمِعْتِهِ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَا تُسْنِدِيْهِ اِلٰى اَحَدٍ غَيْرِهِ فَقَالَتْ لَئِنْ شِئْتَ لَاَفْعَلَنَّ فَقَالَ لَهَا اَجَلْ حَدِّثِيْنِيْ فَقَالَتْ نَكَحْتُ ابْنُ الْمُغِيْرَةِ وَهُوَ مِنْ خِيَارِ شَبَابِ قُرَيْشٍ يَوْمَئِذٍ فَاُصِيْبَ فِيْ اَوَّلِ الْجِهَادِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَلَمَّا تَاَيَّمْتُ خَطَبَنِيْ عَبْدُالرَّحْمٰنِ ابْنُ عَوْفٍ فِيْ نَفَرٍ مِّنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ﷺ وَخَطَبَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى مَوْلَاهُ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ وَّكُنْتُ قَدْ حُدِّثْتُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ اَحَبَّنِيْ فَلْيُحِبَّ اُسَامَةَ فَلَمَّا كَلَّمَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ اَمْرِيْ بِيَدِكَ فَاَنْكِحْنِيْ مَنْ شِئْتَ فَقَالَ انْتَقِلِيْ اِلٰى اُمِّ شَرِيْكٍ وَّاُمُّ شَرِيْكٍ امْرَاَةٌ غَنِيَّةٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ عَظِيْمَةُ النَّفَقَةِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يَنْزِلُ عَلَيْهَا الضِّيْفَانُ فَقُلْتُ سَاَفْعَلُ قَالَ لَا تَفْعَلِيْ اِنَّ اُمَّ شَرِيْكٍ امْرَاَةٌ كَثِيْرَةُ الضِّيْفَانِ فَاِنِّيْ اَكْرَهُ اَنْ يَّسْقُطَ عَنْكِ خِمَارُكِ اَوْيَنْكَشِفَ الثَّوْبُ عَنْ

۷۳۸۶:عامر بن شراحیل سے روایت ہے انہوں نے کہا فاطمہ بنت قیس سے جو بہن تھیں ضحاک بن قیس کی اور ان عورتوں میں سے تھیں جنہوں نے پہلے ہجرت کی تھی کہ بیان کرو مجھ سے ایک حدیث جو تم نے سنی ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور مت واسطہ کرنا اس میں اور کسی کا۔وہ بولیں اچھا اگر تم یہی چاہتے ہو تو میں بیان کروں گی۔انہوں نے کہا ہاں بیان کرو۔فاطمہ نے کہا میں نے نکاح کیا ابن مغیرہ سے اور وہ قریش کے عمدہ جوانوں میں سے تھے ان دنوں، پھر وہ شہید ہوئے پہلے ہی جہاد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ۔جب میں بیوہ ہوگئی تو مجھ کو پیام بھیجا عبدالرحمٰن بن عوف اور کئی اصحاب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی پیام بھیجا اپنے مولیٰ اسامہ بن زید کے لیے اور میں یہ حدیث سن چکی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مجھ سے محبت رکھے اس کو چاہئے کہ اسامہ سے بھی محبت رکھے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے اس باب میں گفتگو کی تو میں نے کہا میرے کام کا اختیار آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہے آپ جس سے چاہئے نکاح کر دیجئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اُمِ شریک کے گھر اٹھ جاؤ اور ام شریک ایک عورت تھی مالدار انصار میں کی بہت خرچنے والی اللہ کی راہ میں۔اس کے پاس مہمان اترتے تھے میں نے عرض کیا بہت اچھا۔میں ام شریک کے پاس اٹھ جاؤں گی۔پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ام شریک کے پاس مت جا اس کے پاس مہمان بہت آتے ہیں اور مجھے برا معلوم ہوتا ہے کہیں تیری اوڑھنی گر جائے یا تیری پنڈلیوں پر سے کپڑا اہٹ

سَاقَيْكِ فَيَرَى الْقَوْمُ مِنْكِ بَعْضَ مَاتَكْرَهِيْنَ وَلٰكِنِ انْتَقِلِيْ اِلَى ابْنِ عَمِّكِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وبْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ وَهُوَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِيْ فِهْرٍ فِهْرِ قُرَيْشٍ وَّهُوَ مِنَ الْبَطْنِ الَّذِيْ هِيَ مِنْهُ فَانْتَقَلْتُ اِلَيْهِ فَلَمَّا انْقَضَتْ عِدَّتِيْ سَمِعْتُ نِدَآءَ الْمُنَادِي مُنَادِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنَادِيْ الصَّلٰوةَ جَامِعَةٌ فَخَرَجْتُ اِلَى الْمَسْجِدِ فَصَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنْتُ فِيْ صَفِّ النِّسَآءِ الَّتِيْ يَلِيْ ظُهُوْرَ الْقَوْمِ فَلَمَّا قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوتَهٗ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقَالَ لِيَلْزَمْ كُلُّ اِنْسَانٍ مُصَلَّاهُ ثُمَّ قَالَ اَتَدْرُوْنَ لِمَ جَمَعْتُكُمْ قَالُوْا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ اِنِّيْ وَاللّٰهِ مَا جَمَعْتُكُمْ لِرَغْبَةٍ وَلَا لِرَهْبَةٍ وَّلٰكِنْ جَمَعْتُكُمْ لِاَنَّ تَمِيْمَا الدَّارِيْ كَانَ رَجُلًا نَّصْرَانِيًّا فَجَآءَ فَبَايَعَ وَاَسْلَمَ وَحَدَّثَنِيْ حَدِيْثًا وَّافَقَ الَّذِيْ كُنْتُ اُحَدِّثُكُمْ عَنْ مَسِيْحِ الدَّجَّالِ حَدَّثَنِيْ اَنَّهٗ رَكِبَ فِيْ سَفِيْنَةٍ بَحْرِيَّةٍ مَّعَ ثَلَاثِيْنَ رَجُلًا مِّنْ لَخْمٍ وَّجُذَامٍ فَلَعِبَ بِهِمُ الْمَوْجُ شَهْرًا فِي الْبَحْرِ ثُمَّ اَرْفَئُوْا اِلٰى جَزِيْرَةٍ فِي الْبَحْرِ حَتّٰى مَغْرِبِ الشَّمْسِ فَجَلَسُوْا فِيْ اَقْرُبِ السَّفِيْنَةِ فَدَخَلُو الْجَزِيْرَةَ فَلَقِيَتْهُمْ دَآبَّةٌ اَهْلَبُ كَثِيْرُ الشَّعْرِ لَايَدْرُوْنَ مَا قُبُلُهٗ مِنْ دُبُرِهٖ مِنْ كَثْرَةِ الشَّعْرِ فَقَالُوْا وَيْلَكِ مَآ اَنْتِ قَالَتْ اَنَا الْجَسَّاسَةُ قَالُوْا وَمَا الْجَسَّاسَةُ قَالَتْ يٰاَيُّهَا الْقَوْمُ انْطَلِقُوْا اِلٰى هٰذَا الرَّجُلِ فِي الدَّيْرِ فَاِنَّهٗ اِلٰى خَبَرِكُمْ بِالْاَشْوَاقِ قَالَ لَمَّا سَمَّتْ لَنَا رَجُلًا فَرِقْنَا مِنْهَا اَنْ تَكُوْنَ شَيْطَنَةً قَالَ

جائے اور لوگ تیرے بدن میں سے وہ دیکھیں جو تجھ کو برا لگے لیکن چلی جا اپنے چچا کے بیٹے عبداللہ بن عمرو بن ام مکتوم کے پاس اور وہ ایک شخص تھا بنی فہر میں سے اور فہر قریش کی ایک شاخ ہے اور وہ اس قبیلہ میں سے تھا جس میں سے فاطمہ بھی تھی۔ پھر فاطمہ نے کہا میں ان کے گھر میں چلی گئی۔ جب میری عدت گزر گئی تو میں نے پکارنے والے کی آواز سنی وہ پکارنے والا منادی تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا۔ پکارتا تھا نماز کے لیے جمع ہو جاؤ۔ میں بھی مسجد کی طرف نکلی اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی۔ میں اس صف میں تھی جس میں عورتیں تھیں لوگوں کے پیچھے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھ لی تو منبر پر بیٹھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہنس رہے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''ہر ایک آدمی اپنی نماز کی جگہ پر رہے'' پھر فرمایا ''تم جانتے ہو میں نے تم کو کیوں اکٹھا کیا'' وہ بولے اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''قسم اللہ کی میں نے تم کو رغبت دلانے یا ڈرانے کے لیے جمع نہیں کیا بلکہ اس لیے جمع کیا کہ تمیم داری ایک نصرانی تھا وہ آیا اور اس نے بیعت کی اور مسلمان ہوا اور مجھ سے ایک حدیث بیان کی جو موافق پڑی اس حدیث کے جو میں تم سے بیان کیا کرتا تھا دجال کے باب میں اس نے بیان کیا کہ وہ شخص یعنی تمیم سوار ہوا سمندر کے جہاز میں تیس آدمیوں کے ساتھ جو لخم اور جذام کی قوم سے تھے، سو ان سے ایک مہینہ بھر لہر کھیلا کی سمندر میں (یعنی شدت موج سے جہاز تباہ رہا) پھر وہ لوگ جا لگے سمندر میں ایک ٹاپو کی طرف سورج ڈوبتے پھر وہ جہاز سے پلوار (یعنی چھوٹی کشتی) میں بیٹھے اور ٹاپوں میں داخل ہوئے وہاں ان کو ایک جانور بھاری دم بہت بالوں والا ملا کہ اس کا آگا پیچھا دریافت نہ ہوتا تھا بالوں کے ہجوم سے تو لوگوں نے اس سے کہا اے کمبخت تو کیا چیز ہے؟ اس نے کہا میں جاسوس ہوں۔ لوگوں نے کہا جاسوس کیا؟ اس نے کہا اس مرد کے پاس چلو جو دیر میں ہے اس واسطے کہ وہ تمہاری خبر کا بہت مشتاق ہے۔ تمیم نے کہا جب اس نے مرد کا نام لیا تو ہم اس جانور سے ڈرے کہ کہیں یہ شیطان نہ ہو۔ تمیم نے کہا پھر ہم چلے دوڑتے یہاں تک کہ دیر میں داخل ہوئے دیکھا تو وہاں ایک بڑے قد کا آدمی ہے کہ ہم نے اتنا بڑا آدمی

فَانْطَلَقْنَا سِرَاعًا حَتّٰى دَخَلْنَا الدَّيْرَ فَاِذَا فِيْهِ
اَعْظَمُ اِنْسَانٍ رَّاَيْنَاهُ قَطُّ خَلْقًا وَّاَشَدُّهٗ وَثَاقًا
مَّجْمُوْعَةٌ يَّدَاهُ اِلٰى عُنُقِهٖ مَابَيْنَ رُكْبَتَيْهِ اِلٰى
كَعْبَيْهِ بِالْحَدِيْدِ قُلْنَا وَيْلَكَ مَا اَنْتَ قَالَ قَدْ
قَدَرْتُمْ عَلٰى خَبَرِیْ فَاَخْبِرُوْنِیْ مَآ اَنْتُمْ قَالُوْا
نَحْنُ اُنَاسٌ مِّنَ الْعَرَبِ رَكِبْنَا فِیْ سَفِيْنَةٍ بَحْرِيَّةٍ
فَصَادَفْنَا الْبَحْرَ حِيْنَ اغْتَلَمَ فَلَعِبَ بِنَا الْمَوْجُ
شَهْرًا ثُمَّ اَرْفَئْنَآ اِلٰى جَزِيْرَتِكَ هٰذِهٖ فَجَلَسْنَا
فِیْ اَقْرُبِهَا فَدَخَلْنَا الْجَزِيْرَةَ فَلَقِيَتْنَا دَآبَّةٌ اَهْلَبُ
كَثِيْرُ الشَّعْرِ لَايَدْرِیْ مَاقُبُلُهٗ مِنْ دُبُرِهٖ مِنْ كَثْرَةِ
الشَّعْرِ فَقُلْنَا وَيْلَكِ مَآ اَنْتِ فَقَالَتْ اَنَا
الْجَسَّاسَةُ قُلْنَا وَمَا الْجَسَّاسَةُ قَالَتِ اعْمِدُوْا
اِلٰى هٰذَا الرَّجُلِ فِی الدَّيْرِ فَاِنَّهٗ اِلٰى خَبَرِكُمْ
بِالْاَشْوَاقِ فَاَقْبَلْنَا اِلَيْكَ سِرَاعًا وَّفَزِعْنَا مِنْهَا وَلَمْ
نَاْمَنْ اَنْ تَكُوْنَ شَيْطَانَةً فَقَالَ اَخْبِرُوْنِیْ عَنْ
نَّخْلِ بَيْسَانَ قُلْنَا عَنْ اَیِّ شَاْنِهَا تَسْتَخْبِرُ قَالَ
اَسْاَلُكُمْ عَنْ نَّخْلِهَا هَلْ يُثْمِرُ قُلْنَا لَهٗ نَعَمْ قَالَ اَمَا
اِنَّهٗ يُوْشِكُ اَنْ لَّا يُثْمِرَ قَالَ اَخْبِرُوْنِیْ عَنْ بُحَيْرَةِ
طَبَرِيَّةَ قُلْنَا عَنْ اَیِّ شَاْنِهَا تَسْتَخْبِرُ قَالَ هَلْ فِيْهَا
مَآءٌ قَالُوْا هِیَ كَثِيْرَةُ الْمَآءِ قَالَ اَمَا اِنَّ مَآءَ هَا
يُوْشِكُ اَنْ يَّذْهَبَ قَالَ اَخْبِرُوْنِیْ عَنْ عَيْنِ زُغَرَ
قَالُوْا عَنْ اَیِّ شَاْنِهَا تَسْتَخْبِرُ قَالَ هَلْ فِی الْعَيْنِ
مَآءٌ وَهَلْ يَزْرَعُ اَهْلُهَا بِمَآءِ الْعَيْنِ قُلْنَ لَهٗ نَعَمْ
هِیَ كَثِيْرَةُ الْمَآءِ وَاَهْلُهَا يَزْرَعُوْنَ مِنْ مَّآءِ هَا
قَالَ اَخْبِرُوْنِیْ عَنْ نَّبِیِّ الْاُمِّيِّيْنَ مَافَعَلَ قَالُوْا قَدْ
خَرَجَ مِنْ مَّكَّةَ وَنَزَلَ يَثْرِبَ قَالَ اَقَاتَلَهُ الْعَرَبُ
قُلْنَانَعَمْ قَالَ كَيْفَ صَنَعَ بِهِمْ فَاَخْبَرْنَاهُ اَنَّهٗ قَدْ

اور ویسا سخت جکڑا ہوا ابھی نہیں دیکھا۔ جکڑے ہوئے ہیں اسکے دونوں ہاتھ
گردن کے ساتھ درمیان دونوں زانوں کے دونوں ٹخنوں تک لوہے
سے۔ ہم نے کہا اے کمبخت تو کیا چیز ہے؟ اس نے کہا تم قابو پا گئے میری خبر
پر (یعنی میرا حال تو تم کو اب معلوم ہو جائے گا) تم اپنا حال بتاؤ کہ تم کون
ہو؟ لوگوں نے کہا کہ ہم عرب لوگ ہیں جو سمندر میں سوار ہوئے تھے جہاز
میں لیکن جب ہم سوار ہوئے تو سمندر کو جوش میں پایا پھر ایک مہینے کی مدت
تک لہر ہم سے کھیلتی رہی بعد اس کے آ لگے اس ٹاپو میں پھر ہم بیٹھے چھوٹی
کشتی میں اور داخل ہوئے ٹاپو میں سو ملا ہم کو ایک بھاری دم کا جانور بہت
بالوں والا۔ ہم نہ جانتے تھے اس کا آ گا پیچھا بالوں کی کثرت سے ہم نے اس
سے کہا اے کمبخت تو کیا چیز ہے؟ سو اس نے کہا میں جاسوس ہوں۔ ہم نے کہا
جاسوس کیا؟ اس نے کہا چلو اس مرد کے پاس جو دیر میں ہے کہ البتہ وہ تمہاری
خبر کا مشتاق ہے سو ہم تیری طرف دوڑتے آئے اور ہم اس سے ڈرے کہ
کہیں یہ بھوت پریت نہ ہو۔ پھر اس مرد نے کہا کہ مجھ کو خبر دو بیسان کے
نخلستان سے۔ ہم نے کہا کہ کونسا حال اس کا تو پوچھتا ہے۔ اس نے کہا کہ
میں اس کے نخلستان کے بارے پوچھتا ہوں کہ پھلتا ہے۔ ہم نے اس سے
کہا کہ ہاں پھلتا ہے اس نے کہا خبردار ہو کہ مقرر عنقریب ہے کہ وہ نہ پھلے گا
اس نے کہا کہ بتلاؤ مجھ کو طبرستان کا دریا۔ ہم نے کہا کونسا حال اس دریا کا تو
پوچھتا ہے۔ وہ بولا اس میں پانی ہے؟ لوگوں نے کہا اس میں بہت پانی
ہے۔ اس نے کہا البتہ اس کا پانی عنقریب جاتا رہے گا۔ پھر اس نے کہا خبر دو
مجھ کو زغر کے چشمے سے لوگوں نے کہا کیا حال اسکا پوچھتا ہے۔ اس نے کہا
اس چشمہ میں پانی ہے وہاں کے لوگ اس کے پانی سے کھیتی کرتے ہیں؟ ہم
نے اس سے کہاں ہاں اس میں بہت پانی ہے اور وہاں کے لوگ کھیتی کرتے
ہیں اس کے پانی سے اس نے کہا مجھ کو خبر دو عرب کے پیغمبر سے۔ انہوں نے
کہا وہ مکہ سے نکلے اور مدینہ میں گئے۔ اس نے کہا کیا عرب کے لوگ ان
سے لڑے ہم نے کہا ہاں۔ اس نے کہا کیونکر انہوں نے عربوں کے ساتھ
کیا۔ ہم نے کہا وہ غالب ہوئے اپنے گرد و پیش کے عربوں پر اور انہوں نے
اطاعت کی ان کی اس نے کہا یہ بات ہو چکی؟ ہم نے کہا ہاں۔ اس نے کہا

ظَهَرَ عَلٰى مَنْ يَّلِيْهِ مِنَ الْعَرَبِ وَاَطَاعُوْهُ قَالَ لَهُمْ قَدْ كَانَ ذَاكَ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ اَمَا اِنَّ ذَاكَ خَيْرٌ لَّهُمْ اَنْ يُّطِيْعُوْهُ وَاِنِّيْ مُخْبِرُكُمْ عَنِّيْ اَنَا الْمَسِيْحُ الدَّجَّالُ وَاِنِّيْ اُوْشِكُ اَنْ يُّؤْذَنَ لِيْ فِي الْخُرُوْجِ فَاَخْرُجَ فَاَسِيْرَ فِي الْاَرْضِ فَلَا اَدَعَ قَرْيَةً اِلَّا هَبَطْتُّهَا فِيْ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً غَيْرَ مَكَّةَ وَطَيْبَةَ فَهُمَا مُحَرَّمَتَانِ عَلَيَّ كِلْتَا هُمَا كُلَّمَا اَرَدْتُّ اَنْ اَدْخُلَ وَاحِدَةً اَوْ وَاحِدَةً مِّنْهُمَا اسْتَقْبَلَنِيْ مَلَكٌ بِيَدِهٖ السَّيْفُ صَلْتًا يَصُدُّنِيْ عَنْهَا وَاِنَّ عَلٰى كُلِّ نَقْبٍ مِّنْهَا مَلٰٓئِكَةً يَّحْرُسُوْنَهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَعَنَ بِمِخْصَرَتِهٖ فِي الْمِنْبَرِ هٰذِهٖ طَيْبَةُ هٰذِهٖ طَيْبَةُ هٰذِهٖ طَيْبَةُ يَعْنِي الْمَدِيْنَةَ اَلَا هَلْ كُنْتُ حَدَّثْتُكُمْ ذٰلِكَ فَقَالَ النَّاسُ نَعَمْ فَاِنَّهٗ اَعْجَبَنِيْ حَدِيْثُ تَمِيْمٍ اَنَّهٗ وَافَقَ الَّذِيْ كُنْتُ اُحَدِّثُكُمْ عَنْهُ وَعَنِ الْمَدِيْنَةِ وَمَكَّةَ اَلَا اِنَّهٗ فِيْ بَحْرِ الشَّامِ اَوْ بَحْرِ الْيَمَنِ لَا بَلْ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ وَاَوْمَاَ بِيَدِهٖ اِلَى الْمَشْرِقِ قَالَتْ فَحَفِظْتُ هٰذَا مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ۔

خبردار رہو۔ یہ بات ان کے حق میں بہتر ہے کہ پیغمبر کے تابعدار ہوں اور البتہ میں تم سے اپنا حال کہتا ہوں کہ مسیح ہوں یعنی دجال تمام زمین کا پھرنے والا اور البتہ وہ زمانہ قریب ہے جب مجھ کو اجازت ہوگی نکلنے کی۔ سو میں نکلوں گا اور سیر کروں گا اور کسی بستی کو نہ چھوڑوں گا جہاں نہ جاؤں چالیس رات کے اندر سوائے مکے اور طیبہ کے، وہاں جانا مجھ پر حرام ہے یعنی منع ہے۔ جب میں چاہوں گا ان دو بستیوں میں سے کسی کے اندر جانا تو میرے آگے بڑھ آئے گا ایک فرشتہ اور اس کے ہاتھ میں ننگی تلوار ہوگی وہ مجھ کو وہاں جانے سے روک دے گا اور البتہ اس کے ہر ایک ناکہ پر فرشتے ہوں گے جو اس کی چوکیداری کریں گے۔'' پھر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے پشت خار سے منبر پر ٹکورا دیا اور فرمایا کہ ''طیبہ یہی ہے طیبہ یہی ہے یعنی طیبہ سے مراد مدینہ منورہ ہے۔ خبردار رہو بھلا میں تم کو اس حال کی خبر دے چکا ہوں۔'' تو اصحاب نے کہا کہ ہاں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''مجھ کو اچھی لگی تمیم کی بات جو موافق پڑی اس چیز کے جو میں تم کو دجال اور مدینہ اور مکہ کے حال سے فرما دیا کرتا تھا خبردار رہو کہ البتہ وہ دریائے شام یا یمن میں ہے؟ نہیں بلکہ وہ پورب کی طرف ہے وہ پورب کی طرف ہے وہ پورب کی طرف ہے'' (پورب کی طرف۔ بحر ہند ہے شاید دجال بحر ہند کے کسی جزیرہ میں ہو) اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ کیا پورب کی طرف۔ فاطمہ بنت قیس نے کہا تو یہ حدیث میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یاد رکھی۔

تشریح اول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کا مقام دریائے شام یا دریائے یمن فرمایا پھر شاید اسی وقت وحی سے معلوم ہوا کہ مشرق کی طرف ہے اس واسطے تین بار اس مضمون کو تاکید سے فرمایا چنانچہ اس کے سوا ایک حدیث میں صاف ہے کہ دجال مشرق سے آئے گا بیساں اور زغر دو شہر ہیں شام کے ملک میں اور طبرستان شام کے پاس ہے۔ معلوم ہوا کہ دجال موجود ہے بالفعل اور قید ہے قیامت کے قریب باذن الٰہی نکلے گا اور عیسیٰ مسیح علیہ السلام کے ہاتھ سے مارا جائے گا (تحفۃ الاخیار) یہ تو بڑا دجال ہے جو قیامت کے قریب نکلے گا اور جس کا فتنہ عالمگیر ہوگا لیکن اس کے سوا چھوٹے دجال بہت اس امت میں ہوئے ہیں جنہوں نے لوگوں کو بھڑکایا اور راہ راست سے ڈگمگا دیا۔ ہمارے زمانہ میں علی گڑھ میں ایک شخص ظاہر ہوا جو اپنے تئیں سید کہتا ہے اس نے وہ گمراہی پھیلائی کہ معاذ اللہ فرشتوں کا اور قیامت کا اور جنت اور دوزخ اور تمام معجزات کا اس نے انکار کیا مسلمانوں کو نصاریٰ کے طریق پر چلنے کی ترغیب دی حدیث شریف کا تو بالکل انکار کیا کہ قابل اعتبار نہیں ہے اور قرآن کی ایسی تاویل کی جو تحریف سے بدتر ہے۔ اللہ اس کے شر سے مسلمانوں کو بچائے اور راہ راست پر شریعت کی قائم رکھے۔

۷۳۸۷:عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ دَخَلْنَا عَلٰى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ فَاَتْحَفَتْنَا بِرُطَبٍ يُّقَالُهُ رُطَبُ بْنِ طَابٍ وَّاَسْقَتْنَا سَوِيْقَ سُلْتٍ فَسَاَلْتُهَا عَنِ الْمُطَلَّقَةِ ثَلَاثًا اَيْنَ تَعْتَدُّ قَالَتْ طَلَّقَنِيْ بَعْلِيْ ثَلَاثًا فَاَذِنَ لِيَ النَّبِيُّ ﷺ اَنْ اَعْتَدَّ فِيْ اَهْلِيْ قَالَتْ فَنُوْدِيَ فِي النَّاسِ اِنَّ الصَّلٰوةَ جَامِعَةٌ قَالَتْ فَانْطَلَقْتُ فِيْمَنْ انْطَلَقَ مِنَ النَّاسِ قَالَتْ فَكُنْتُ فِي الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ مِنَ النِّسَآءِ وَهُوَ يَلِي الْمُؤَخَّرَ مِنَ الرِّجَالِ قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَخْطُبُ فَقَالَ اِنَّ عَمِّ بَنِيْ لِتَمِيْمِ الدَّارِيِّ رَكِبُوْا فِي الْبَحْرِ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ وَزَادَ فِيْهِ قَالَتْ فَكَاَنَّمَآ اَنْظُرُ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَاَهْوٰى بِمِخْصَرَتِهٖ اِلَى الْاَرْضِ وَقَالَ هٰذِهٖ طَيْبَةُ يَعْنِي الْمَدِيْنَةَ۔

۷۳۸۷:شعبی سے روایت ہے ہم فاطمہ بنت قیس کے پاس گئے انہوں نے ہم کو تحفہ دیا رطب جس کو رطب ابن طاب کہتے ہیں (وہ ایک عمدہ قسم ہیں تر کھجور کی) اور جو کے ستو، ہم کو پلائے پھر میں نے ان سے پوچھا کہ جس عورت کو تین طلاقیں دی جائیں وہ کہاں عدت کرے۔ انہوں نے کہا میرے خاوند نے مجھے تین طلاقیں دی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو اجازت دی اپنے میکے میں عدت کرنے کی۔ پھر لوگوں میں منادی کی گئی نماز کے لیے جمع ہو میں بھی چلی ان کے ساتھ جو چلے اور عورتوں کی پہلی صف میں تھی جو مردوں کی آخری صف کے بعد تھی۔ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منبر پر خطبہ پڑھتے تھے تو فرمایا کہ تمیم داری کے چچازاد بھائی سمندر میں سوار ہوئے۔ پھر بیان کیا وہی قصہ جو گزرا۔ اس میں اتنا زیادہ ہے کہ فاطمہ نے کہا گویا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ رہی ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا پشت خار زمین پر مارا اور فرمایا طیبہ یہی ہے یعنی مدینہ۔

۷۳۸۸:عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ قَدِمَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمِيْمُ الدَّارِيُّ فَاَخْبَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ رَكِبَ الْبَحْرَ فَتَاهَتْ بِهٖ سَفِيْنَتُهٗ فَسَقَطَ اِلٰى جَزِيْرَةٍ فَخَرَجَ اِلَيْهَا يَلْتَمِسُ الْمَآءَ فَلَقِيَ اِنْسَانًا يَجُرُّ شَعْرَهٗ وَاقْتَصَّ الْحَدِيْثَ وَقَالَ فِيْهِ ثُمَّ قَالَ اَمَا اِنَّهٗ لَوْ قَدْ اُذِنَ لِيْ فِي الْخُرُوْجِ قَدْ وَطِئْتُ الْبِلَادَ كُلَّهَا غَيْرَ طَيْبَةَ فَاَخْرَجَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى النَّاسِ فَحَدَّثَهُمْ قَالَ هٰذِهٖ طَيْبَةُ وَذَاكَ الدَّجَّالُ۔

۷۳۸۸:فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تمیم داری آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی کہ جو سمندر میں سوار ہوئے تھے ان کا جہاز راہ سے ہٹ گیا اور ایک جزیرہ سے جا لگا وہ اس کے اندر گئے پانی کی تلاش میں۔ وہاں ایک آدمی دیکھا جو اپنے بال کھینچ رہا تھا اور بیان کیا سارا قصہ حدیث کا۔ پھر کہا کہ دجال نے کہا اگر مجھ کو اجازت ملتی نکلنے کی تو میں سب شہروں میں ہو آتا سوا طیبہ کے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمیم کو لوگوں کے سامنے نکالا۔ اس نے سارا قصہ بیان کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "طیبہ یہی مدینہ ہے اور دجال وہی شخص ہے۔"

۷۳۸۹:عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَعَدَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ اَيُّهَا النَّاسُ حَدَّثَنِيْ تَمِيْمُ الدَّارِيُّ اَنَّ اُنَاسًا مِّنْ قَوْمِهٖ كَانُوْا فِي الْبَحْرِ فِيْ سَفِيْنَةٍ لَّهُمْ فَانْكَسَرَتْ بِهِمْ فَرَكِبَ بَعْضُهُمْ عَلٰى لَوْحٍ مِّنْ اَلْوَاحِ السَّفِيْنَةِ

۷۳۸۹:فاطمہ بنت قیس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر بیٹھے اور فرمایا "اے لوگو۔ مجھ سے بیان کیا تمیم داری نے کہ ان کی قوم کے لوگ سمندر میں تھے ایک کشتی میں۔ وہ کشتی ٹوٹ گئی۔ بعض لوگ ان میں کے ایک تختہ پر سوار ہو رہے اور ایک جزیرہ میں گئے۔" پھر بیان کیا حدیث کو اسی طرح جیسے اوپر گزری۔

فَخَرَجُوْا اِلٰى جَزِيْرَةٍ فِى الْبَحْرِ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ۔

۷۳۹۰:عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنْ بَلَدٍ اِلَّا سَيَطَاُهُ الدَّجَّالُ اِلَّا مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةَ وَلَيْسَ نَقْبٌ مِنْ اَنْقَابِهَا اِلَّا عَلَيْهِ الْمَلٰٓئِكَةُ صَآفِّيْنَ تَحْرُسُهَا فَيَنْزِلُ بِالسَّبْخَةِ فَتَرْجُفُ الْمَدِيْنَةُ ثَلَاثَ رَجَفَاتٍ يَخْرُجُ اِلَيْهِ مِنْهَا كُلُّ كَافِرٍ وَّ مُنَافِقٍ۔

۷۳۹۰:انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''کوئی شہر ایسا نہیں جس میں دجال نہ جائے سوا مکہ اور مدینہ کے ہر راستہ پر فرشتے صف باندھے کھڑے ہوں گے اور چوکیداری کریں گے پھر دجال اس سرزمین میں اترے گا (مدینہ کے قریب) اور مدینہ تین بار کانپے گا (یعنی تین بار اس میں زلزلہ ہوگا) اور جو اس میں کافر یا منافق ہوگا وہ دجال کے پاس چلا جائے گا۔''

بَابٌ : بَقِيَّةٌ مِّنْ اَحَادِيْثِ الدَّجَّالِ

باب: دجال کے باب میں باقی حدیثوں کا بیان

۷۳۹۱:عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ فَيَاْتِىْ سَبْخَةَ الْجُرُفِ فَيَضْرِبُ رِوَاقَهُ وَقَالَ فَيَخْرُجُ اِلَيْهِ كُلُّ مُنَافِقٍ وَّ مُنَافِقَةٍ۔

۷۳۹۱:ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ دجال اپنا خیمہ جرف کی شور زمین میں لگائے گا اور ہر منافق مرد اور عورت اس کے پاس چلے جائیں گے۔

۷۳۹۲:عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَتْبَعُ الدَّجَّالَ مِنْ يَهُوْدِ اَصْبَهَانَ سَبْعُوْنَ اَلْفًا عَلَيْهِمُ الطَّيَالِسَةُ۔

۷۳۹۲:انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''دجال کے ساتھ ہو جائیں گے اصفہان کے ستر ہزار یہودی سیاہ چادریں اوڑھے ہوئے۔

۷۳۹۳:عَنْ اُمِّ شَرِيْكٍ اَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَيَفِرَّنَّ النَّاسُ مِنَ الدَّجَّالِ فِى الْجِبَالِ قَالَتْ اُمُّ شَرِيْكٍ يَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَيْنَ الْعَرَبُ يَوْمَئِذٍ قَالَ هُمْ قَلِيْلٌ ۔

۷۳۹۳:ام شریک سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''لوگ دجال سے بھاگیں گے پہاڑوں میں۔'' ام شریک نے کہا یا رسول اللہ ﷺ عرب کے لوگ اس دن کہاں ہونگے (یعنی دجال سے مقابلہ کیوں نہ کریں گے آپؐ نے فرمایا ''عرب ان دنوں تھوڑے ہونگے (اور دجال کے ساتھی کروڑوں)

۷۳۹۴:عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ۔

۷۳۹۴:ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

۷۳۹۵:عَنْ رَّهْطٍ مِّنْهُمْ اَبُو الدَّهْمَآءِ وَاَبُوْ قَتَادَةَ قَالُوْا كُنَّا نَمُرُّ عَلٰى هِشَامِ ابْنِ عَامِرٍ نَّاْتِىْ عِمْرَانَ ابْنَ حُصَيْنٍ فَقَالَ ذَاتَ يَوْمٍ اِنَّكُمْ لَتُجَاوِزُوْنِىْ اِلٰى رِجَالٍ مَّا كَانُوْا بِاَحْضَرَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنِّىْ وَلَا اَعْلَمَ بِحَدِيْثِهٖ مِنِّىْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَابَيْنَ خَلْقِ اٰدَمَ اِلٰى قِيَامِ السَّاعَةِ خَلْقٌ اَكْبَرُ مِنَ

۷۳۹۵:ابوالدہما اور ابوقتادہ وغیرہ چند لوگوں سے روایت ہے انہوں نے کہا ہم ہشام بن عامر کے سامنے سے عمران بن حصین کے پاس جایا کرتے۔ ایک دن ہشام نے کہا تم آگے بڑھ کر ایسے لوگوں کے پاس جایا کرتے ہو جو مجھ سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر نہیں رہتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کو مجھ سے زیادہ نہیں جانتے ہیں۔ میں نے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے ''کہ آدم علیہ السلام کے وقت سے لے کر قیامت تک کوئی مخلوق (شر وفساد

الدَّجَّالِ۔

میں) دجال سے بڑی نہیں" (سب سے زیادہ مفسد اور شریر دجال ہے)

۷۳۹۶: عَنْ ثَلَاثَةِ رَهْطٍ مِّنْ قَوْمِهِ فِيهِمْ اَبُوْ قَتَادَةَ قَالُوْا كُنَّا نَمُرُّ عَلٰى هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ اِلٰى عِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍ بِمِثْلِ حَدِيْثِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ مُخْتَارٍ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ اَمْرٌ اَكْبَرُ مِنَ الدَّجَّالِ۔

۷۳۹۶: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۷۳۹۷: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَادِرُوْا بِالْاَعْمَالِ سِتًّا طُلُوْعَ الشَّمْسِ مِنْ مَّغْرِبِهَا اَوِالدُّخَانَ اَوِ الدَّجَّالَ اَوِالدَّآبَّةَ اَوْخَاصَّةَ اَحَدِكُمْ اَوْ اَمْرَ الْعَامَّةِ۔

۷۳۹۷: ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جلدی کرو نیک اعمال کرنے کی چھ چیزوں سے پہلے ایک دجال دوسرے دھواں تیسرے زمین کا جانور چوتھے آفتاب کا پچھم سے نکلنا پانچویں قیامت چھٹے موت۔" (یعنی جب یہ باتیں آ جائیں گی تو نیک اعمال کا قابو جاتا رہے گا)

۷۳۹۸: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَادِرُوْا بِالْاَعْمَالِ سِتًّا الدَّجَّالَ وَالدُّخَانَ وَدَآبَّةَ الْاَرْضِ وَطُلُوْعَ الشَّمْسِ مِنْ مَّغْرِبِهَا وَاَمْرُ الْعَامَّةِ وَخُوَيْصَةَ اَحَدِكُمْ۔

۷۳۹۸: ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

۷۳۹۹: عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ

۷۳۹۹: حضرت قتادہؓ سے اسی کی مثل مروی ہے

بَابُ: فَضْلِ الْعِبَادَةِ فِی الْهَرْجِ

باب: فساد کے وقت عبادت کرنے کی فضیلت

۷۴۰۰: عَنْ مَّعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعِبَادَةُ فِی الْهَرْجِ كَهِجْرَةٍ اِلَيَّ۔

۷۴۰۰: معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "فساد اور فتنے کے وقت عبادت کرنے کا اتنا ثواب ہے جیسے میرے پاس ہجرت کرنے کا۔"

۷۴۰۱: عَنْ حَمَّادٌ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ۔

۷۴۰۱: حضرت حماد سے اسی کی مثل مروی ہے۔

بَابُ: قُرْبِ السَّاعَةِ

باب: قیامت کا قریب ہونا

۷۴۰۲: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ اِلَّا عَلٰى شِرَارِ النَّاسِ۔

۷۴۰۲: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "قیامت نہیں قائم ہوگی مگر ان پر جو بدتر ہوں گے۔"

۷۴۰۳: عَنْ سُهَيْلٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشِيْرُ بِاِصْبَعِهِ الَّتِیْ تَلِی الْاِبْهَامَ وَالْوُسْطٰى وَهُوَ يَقُوْلُ بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَةُ هٰكَذَا۔

۷۴۰۳: سہیل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اشارہ کرتے تھے اس انگلی سے جو نزدیک ہے انگوٹھے کے اور بیچ کی انگلی سے اور فرماتے تھے میں قیامت کے ساتھ اس طرح بھیجا گیا ہوں۔

تشریح ❀ غرض یہ ہے کہ مجھ میں اور قیامت میں کسی اور نبی کی شریعت فاصل نہیں جیسے بیچ کی انگلی اور اس انگلی کے بیچ میں کوئی اور نہیں ہے اسی طرح میری شریعت بھی سب شریعتوں سے اخیر ہے اور میرا دین سب دینوں کے بعد ہے اس کے بعد پھر قیامت ہی ہے۔

٧٤٠٤:عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ قَالَ شُعْبَةُ وَسَمِعْتُ قَتَادَةَ يَقُوْلُ فِيْ قِصَصِهٖ كَفَضْلِ اِحْدٰهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى فَلَا اَدْرِىْ اَذَكَرَهٗ عَنْ اَنَسٍ اَوْقَالَهٗ قَتَادَةُ۔

۷۴۰۴: انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''میں اور قیامت اس طرح بھیجا گیا جیسے یہ دونوں انگلیاں'' شعبہ نے کہا میں نے قتادہ سے سنا وہ اپنے قصوں میں کہتے تھے۔ جتنی ایک انگلی دوسری انگلی سے بڑی ہے۔ اب میں نہیں جانتا کہ قتادہ نے یہ انس سے سنا یا اپنے دل سے کہا۔

٧٤٠٥:عَنْ اَنَسٍ يُّحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَةُ هٰكَذَا وَقَرَنَ شُعْبَةُ بَيْنَ اِصْبَعِهِ الْمُسَبِّحَةِ وَ الْوُسْطٰى يَحْكِيْهِ۔

۷۴۰۵: ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

٧٤٠٦:عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا۔

۷۴۰۶: حضرت انس سے بھی اسی کی مثل مروی ہے۔

٧٤٠٧:عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيْثِهِمْ۔

۷۴۰۷: مذکورہ بالا حدیث انسؓ سے مروی ہے۔

٧٤٠٨:عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ قَالَ وَضَمَّ السَّبَّابَةَ وَالْوُسْطٰى۔

۷۴۰۸: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ آپ نے ملا لیا کلمہ کی انگلی اور بیچ کی انگلی کو۔

٧٤٠٩:عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ الْاَعْرَابُ اِذَا قَدِمُوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ سَاَلُوْهُ عَنِ السَّاعَةِ مَتٰى السَّاعَةُ فَنَظَرَ اِلٰى اَحْدَثِ اِنْسَانٍ مِّنْهُمْ فَقَالَ اِنْ يَّعِشْ هٰذَا لَمْ يُدْرِكْهُ الْهَرَمُ قَامَتْ عَلَيْكُمْ سَاعَتُكُمْ۔

۷۴۰۹: عائشہؓ سے روایت ہے، گنوار جب رسول اللہ ﷺ کے پاس تشریف لاتے تو قیامت کو پوچھتے۔ آپؐ ان میں سے کم عمر کو دیکھتے اور فرماتے اگر یہ جئے گا تو بوڑھا نہ ہوگا یہاں تک کہ تمہاری قیامت ہو جائے گی (کیونکہ تمہاری قیامت یہی ہے کہ تم مر جاؤ۔ مراد قیامت صغریٰ ہے اور وہ موت ہے۔

٧٤١٠:عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَتٰى تَقُوْمُ السَّاعَةُ وَعِنْدَهٗ غُلَامٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ يُقَالُ لَهٗ مُحَمَّدٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ يَّعِشْ هٰذَا الْغُلَامُ فَعَسٰى اَنْ لَا يُدْرِكَهُ الْهَرَمُ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ۔

۷۴۱۰: انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا قیامت کب آئے گی۔ اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک انصاری لڑکا موجود تھا جس کو محمد کہتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اگر یہ جئے گا تو شاید بوڑھا نہ ہونے پائے کہ قیامت آ جائے۔''

تشریح: مراد اس قیامت سے وہی قیامت صغریٰ ہے یعنی موت کیونکہ قیامت کبریٰ کا وقت سوا اللہ کے کسی کو معلوم نہیں۔

٧٤١١: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَتٰى تَقُوْمُ السَّاعَةُ قَالَ فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُنَيْهَةً ثُمَّ نَظَرَ اِلٰى غُلَامٍ بَيْنَ يَدَيْهِ مِنْ اَزْدِ شَنُوْءَةَ فَقَالَ اِنْ عُمِّرَ هٰذَا لَمْ يُدْرِكْهُ الْهَرَمُ حَتّٰى تَقُوْمُ السَّاعَةُ قَالَ قَالَ اَنَسٌ ذَاكَ الْغُلَامُ مِنْ اَتْرَابِيْ يَوْمَئِذٍ۔

۷۴۱۱: انس بن مالکؓ سے روایت ہے ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا قیامت کب ہوگی۔ آپ ﷺ تھوڑی دیر تک خاموش ہو رہے، پھر آپؐ کے سامنے ایک بچہ بیٹھا تھا قبیلہ ازد کا جو شنوءہ میں سے ہے اس کی طرف دیکھا اور فرمایا ”اگر اس بچہ کو عمر ہوئی تو بوڑھا نہ ہوگا یہاں تک کہ تیری قیامت ہو جائے گی۔“ انس نے کہا یہ لڑکا میرے ہم سنوں میں سے تھا اس دن۔

٧٤١٢: عَنْ اَنَسٍ قَالَ مَرَّ غُلَامٌ لِلْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ وَكَانَ مِنْ اَقْرَانِيْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ يُؤَخَّرْ هٰذَا فَلَنْ يُدْرِكَهُ الْهَرَمُ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ۔

۷۴۱۲: انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک لڑکا نکلا مغیرہ بن شعبہ کا وہ میرے ہمجولیوں میں سے تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”اگر یہ جیا تو بوڑھا نہ ہوگا کہ قیامت آجائے گی۔“

٧٤١٣: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَبْلُغُ بِهٖ قَالَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ وَالرَّجُلُ يَحْلُبُ اللِّقْحَةَ فَمَا يَصِلُ الْاِنَاءُ اِلٰى فِيْهِ حَتّٰى تَقُوْمَ وَالرَّجُلَانِ يَتَبَايَعَانِ الثَّوْبَ فَمَا يَتَبَايَعَانِهٖ حَتّٰى تَقُوْمَ وَالرَّجُلُ يَلِطُ فِيْ حَوْضِهٖ فَمَا يَصْدُرُ حَتّٰى تَقُوْمَ۔

۷۴۱۳: ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”قیامت قائم ہو جائے گی اور حالانکہ مرد اونٹنی دوہتا ہوگا سو نہ پہنچا ہوگا برتن اس کے منہ تک کہ قیامت آجائے گی اور دو مرد خرید اور فروخت کرتے ہوں گے کپڑے کے سودے خرید و فروخت نہ کر چکے ہوں گے کہ قیامت آجائے گی اور کوئی مرد اپنا حوض درست کر رہا ہوگا سو اس کو درست کر کے نہ پھرا ہوگا کہ قیامت آجائے گی۔“

بَابُ : مَابَيْنَ النَّفْخَتَيْنِ

باب: صور کے دونوں پھونک میں کتنا فاصلہ ہوگا

٧٤١٤: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ النَّفْخَتَيْنِ اَرْبَعُوْنَ قَالُوْا يَا اَبَا هُرَيْرَةَ اَرْبَعُوْنَ يَوْمًا قَالَ اَبَيْتُ قَالُوْا اَرْبَعُوْنَ شَهْرًا قَالَ اَبَيْتُ قَالُوْا اَرْبَعُوْنَ سَنَةً قَالَ اَبَيْتُ ثُمَّ يُنْزِلُ اللّٰهُ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَيَنْبُتُوْنَ كَمَا يَنْبُتُ الْبَقْلُ قَالَ وَلَيْسَ مِنَ الْاِنْسَانِ شَيْءٌ اِلَّا يَبْلٰى اِلَّا عَظْمًا

۷۴۱۴: ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”صور کے دونوں پھونکوں کے بیچ میں چالیس کا فرق ہوگا۔“ لوگوں نے کہا اے ابو ہریرہؓ چالیس دن کا؟ انہوں نے کہا میں نہیں کہتا۔ پھر لوگوں نے کہا چالیس مہینے کا؟ انہوں نے کہا میں نہیں کہتا۔ پھر لوگوں نے چالیس برس کا؟ انہوں نے کہا میں نہیں کہتا (یعنی مجھے اس کا تعین معلوم نہیں) پھر آسمان سے ایک پانی برسے گا اس سے لوگ ایسے اُگ آئیں گے جیسے سبزہ اُگ آتا ہے، انہوں نے کہا آدمی کے بدن میں کوئی چیز ایسی نہیں جو گل نہ جائے مگر ایک ہڈی وہ ریڑھ کی ہڈی

وَّاحِدًا وَّهُوَ عَجْبُ الذَّنَبِ وَمِنْهُ يُرَكَّبُ الْخَلْقُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

ہے۔اسی ہڈی سے قیامت کے دن لوگ پیدا ہوں گے(نووی نے کہا اس میں سے پیغمبر مستثنیٰ ہیں ان کے بدنوں کواللہ تعالیٰ نے زمین پرحرام کردیا ہے)

٧٤١٥:عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ ابْنِ اٰدَمَ يَاْكُلُهُ التُّرَابُ اِلَّا عَجْبَ الذَّنَبِ مِنْهُ خُلِقَ فِيْهِ يُرَكَّبُ۔

۷۴۱۵:ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا''تمام آدمی کے بدن کو زمین کھا جاتی ہے سوائے ڈھڈی کی ہڈی کے۔اس سے آدمی پہلے بنایا گیا ہے اور اسی سے پھر جوڑا جائے گا۔''

٧٤١٦:عَنْ هَمَّامِ ابْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِي الْاِنْسَانِ عَظْمًا لَّا تَاْكُلُهُ الْاَرْضُ اَبَدًا فِيْهِ يُرَكَّبُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالُوْا اَيُّ عَظْمٍ هُوَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ عَجْبَ الذَّنَبِ۔

۷۴۱۶:ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا''آدمی کے بدن میں ایک ہڈی ہے جس کو زمین نہیں کھاتی۔اسی سے جوڑا جائے گا قیامت کے دن۔''لوگوں نے عرض کیا وہ کونسی ہڈی ہے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا''ڈھڈی کی۔''

تشریح ❁ عجب الذنب اس ہڈی کو کہتے ہیں جہاں سے جانور کی دم جمتی ہے آدمی کے بدن میں اس کو ڈھڈی کہتے ہیں۔سو فرمایا کہ آدمی کا بدن تمام مٹی میں گل جاتا ہے مگر ڈھڈی نہیں گلتی۔آدمی کی پیدائش پیٹ میں اول وہیں سے شروع ہوتی ہے اور قیامت میں بھی اسی ہڈی سے ترکیب شروع ہوگی۔سب بدن کی خاک وہاں متصل ہو کر جیسا بدن تھا ویسا تیار ہو جائے گا۔یہ جو فرمایا ڈھڈی نہیں گلتی یا تو سب نہ گلتی ہوگی یا اس کے باریک اجزائے اصلیہ نہ گلتے ہوں گے اگرچہ غیر اصلی اجزاء گل جائیں۔

كِتَابُ الزُّهْدِ

دُنیا سے نفرت دلانے والی حدیثوں کا بیان

٧٤١٧:عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ۔

٧٤١٧: ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''دنیا قید خانہ ہے مؤمن کا اور جنت ہے کافر کی۔''

تشریح: مسلمان کیسے ہی عیش میں ہو مگر کافر کی طرح عیش نہیں کرسکتا۔ کافر کے نزدیک حرام حلال کچھ نہیں۔ عاقبت کی فکر اس کو نہیں، عبادات کی مشقت اس کو نہیں۔ مسلمان کو یہ سب محنتیں ہیں اس پر حشر کا قبر کا دغدغہ ہے۔ یہاں فکر معیشت ہے وہاں دغدغہ حشر۔ البتہ مسلمان جب دنیا سے خلاصی پا کر قبر اور حشر سے پار ہو کر جنت میں جائے گا اس وقت اطمینان حاصل ہو گا اس لیے دنیا مؤمن کا قید خانہ ہے اور جہاں تک ایمان قوی ہو گا وہیں تک دنیا کا رہنا برا معلوم ہو گا اور آخرت کا شوق زیادہ ہو گا۔

٧٤١٨:عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِالسُّوْقِ دَاخِلًا مِّنْ بَعْضِ الْعَالِيَةِ وَالنَّاسُ كَنَفَتَهُ فَمَرَّ بِجَدْيٍ اَسَكَّ مَيِّتٍ فَتَنَاوَلَهُ فَاَخَذَ بِاُذُنِهِ ثُمَّ قَالَ اَيُّكُمْ يُحِبُّ اَنَّ هٰذَا لَهُ بِدِرْهَمٍ فَقَالُوْا مَا نُحِبُّ اَنَّهُ لَنَا بِشَيْءٍ وَّمَا نَصْنَعُ بِهِ قَالَ اَتُحِبُّوْنَ اَنَّهُ لَكُمْ قَالُوْا وَاللّٰهِ لَوْ كَانَ حَيًّا كَانَ عَيْبًا فِيْهِ لِاَنَّهُ اَسَكُّ فَكَيْفَ وَهُوَ مَيِّتٌ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَلدُّنْيَا اَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ هٰذَا عَلَيْكُمْ۔

٧٤١٨: جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ بازار میں سے گزرے۔ آپؐ مدینہ میں آ رہے تھے کسی عالیہ کی طرف سے (عالیہ وہ گاؤں ہیں جو مدینہ کے باہر بلندی پر واقع ہیں) اور لوگ آپؐ کے ایک طرف یا دونوں طرف تھے۔ آپ ﷺ نے ایک بھیڑ کا بچہ چھوٹے کان والا مردہ دیکھا اس کا کان پکڑا پھر فرمایا ''تم میں سے کون یہ لیتا ہے ایک درہم میں۔ لوگوں نے عرض کیا ہم ایک دمڑی کو بھی اس کو لینا نہیں چاہتے (یعنی کسی چیز کے بدلے) اور ہم اس کو کیا کریں گے۔ آپؐ نے فرمایا تم چاہتے ہو کہ یہ تم کو مل جائے۔ لوگوں نے کہا قسم اللہ کی اگر یہ زندہ ہوتا تب بھی اس میں عیب تھا کہ کان اس کے بہت چھوٹے ہیں پھر مرے پر اس کو کون لے گا۔ آپؐ نے فرمایا ''قسم اللہ کی دنیا اللہ کے نزدیک اس سے بھی زیادہ ذلیل ہے جیسے یہ تمہارے نزدیک۔''

٧٤١٩:عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ اَنَّ فِيْ حَدِيْثِ الثَّقَفِيِّ فَلَوْ كَانَ حَيًّا هٰذَا السَّكَكُ بِهِ عَيْبًا۔

٧٤١٩: ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

۷۴۲۰:عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقْرَاُ اَلْهَاكُمُ التَّكَاثُرُ قَالَ يَقُوْلُ ابْنُ اٰدَمَ مَالِيْ مَالِيْ قَالَ وَهَلْ لَّكَ يَا ابْنَ اٰدَمَ مِنْ مَّالِكَ اِلَّا مَا اَكَلْتَ فَاَفْنَيْتَ اَوْلَبِسْتَ فَاَبْلَيْتَ اَوْ تَصَدَّقْتَ فَاَمْضَيْتَ۔

۷۴۲۰:مطرف سے روایت ہے انہوں نے سنا اپنے باپ سے وہ کہتے تھے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم الھاکم التکاثر پڑھ رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ’’آدمی کہتا ہے مال میرا مال میرا اور اے آدمی تیرا مال کیا ہے تیرا مال وہی ہے جو تو نے کھایا اور فنا کیا یا پہنا اور پرانا کیا یا صدقہ دیا اور چھٹی کی۔‘‘

تشریح اور جو رکھ چھوڑا وہ تیرا مال نہیں ہے بلکہ تیرے وارثوں کا ہے یا اگر وارث نہیں تو دوستوں کا ہے افسوس ہے کہ انسان مال کمائے اتنی محنت کرے مشقت اٹھائے اور حظ دوسرے اڑائیں لازم ہے کہ آپ خوب کھائے اور پئے پہنے اور اللہ دے دوستوں اور عزیزوں کو کھلائے اس پر بھی جو کچھ بچ رہے وہ اگر وارث لے لیں تو خیر۔

۷۴۲۱:عَنْ مُّطَرِّفٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ انْتَهَيْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ هَمَّامٍ۔

۷۴۲۱:ترجمہ وہی جو گزرا۔

۷۴۲۲:عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُوْلُ الْعَبْدُ مَالِيْ مَالِيْ اِنَّ مَالَهٗ مِنْ مَّالِهٖ ثَلَاثٌ مَآ اَكَلَ فَاَفْنٰى اَوْلَبِسَ فَاَبْلٰى اَوْاَعْطٰى فَاقْتَنٰى وَمَاسِوٰى ذٰلِكَ فَهُوَ ذَاهِبٌ وَّ تَارِكُهٗ لِلنَّاسِ۔

۷۴۲۲:ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ’’بندہ کہتا ہے مال میرا مال میرا حالانکہ اس کا مال تین چیزیں ہیں جو کھایا اور فنا کیا اور جو پہنا اور پرانا کیا اور جو اللہ کی راہ میں دیا اور جمع کیا۔ اس کے سوا تو وہ جانے والا ہے اور چھوڑ جانے والا ہے لوگوں کے لیے۔‘‘

۷۴۲۳:عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ۔

۷۴۲۳:ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۷۴۲۴:عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتْبَعُ الْمَيِّتَ ثَلَاثَةٌ فَيَرْجِعُ اثْنَانِ وَيَبْقٰى وَاحِدٌ يَّتْبَعُهٗ اَهْلُهٗ وَمَالُهٗ وَعَمَلُهٗ فَيَرْجِعُ اَهْلُهٗ وَمَالُهٗ وَيَبْقٰى عَمَلُهٗ۔

۷۴۲۴:انس بن مالکؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مردے کے ساتھ تین چیزیں جاتی ہیں پھر دو لوٹ آتی ہیں اور ایک رہ جاتی ہے اس کے ساتھ اس کے گھر والے اور مال اور عمل۔ تو گھر والے اور مال تو لوٹ جاتے ہیں اور عمل اس کے ساتھ رہ جاتا ہے (پس رفاقت پوری عمل کرتا ہے اسی کے لیے انسان کو کوشش کرنا چاہئے اور لڑکے بالے بال بچے مال دولت یہ سب جیتے تک کے ساتھ ہیں مرنے کے بعد کچھ کام کے نہیں ان میں دل لگانا بے عقلی ہے)

۷۴۲۵:عَنْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ وَهُوَ حَلِيْفُ بَنِيْ عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ وَكَانَ شَهِدَ بَدْرًا مَّعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

۷۴۲۵:عمرو بن عوف سے روایت ہے وہ جنگ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو عبیدہ بن الجراح کو بحرین کی طرف بھیجا وہاں کا جزیہ لانے کو اور آپ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ اَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ اِلَى الْبَحْرَيْنِ يَاْتِيْ بِجِزْيَتِهَا وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ صَالَحَ اَهْلَ الْبَحْرَيْنِ وَاَمَّرَ عَلَيْهِمُ الْعَلَاءَ بْنَ الْحَضْرَمِيِّ فَقَدِمَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ بِمَالٍ مِّنَ الْبَحْرَيْنِ فَسَمِعَتِ الْاَنْصَارُ بِقُدُوْمِ اَبِيْ عُبَيْدَةَ فَوَافَوْا صَلٰوةَ الْفَجْرِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا صَلّٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ فَتَعَرَّضُوْا لَهٗ فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ رَاٰهُمْ ثُمَّ قَالَ اَظُنُّكُمْ سَمِعْتُمْ اَنَّ اَبَا عُبَيْدَةَ قَدِمَ بِشَيْءٍ مِّنَ الْبَحْرَيْنِ فَقَالُوْا اَجَلْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَاَبْشِرُوْا وَاَمِّلُوْا مَا يَسُرُّ كُمْ فَوَاللّٰهِ مَاالْفَقْرَ اَخْشٰى عَلَيْكُمْ وَلٰكِنِّيْ اَخْشٰى عَلَيْكُمْ اَنْ تُبْسَطَ الدُّنْيَا عَلَيْكُمْ كَمَا بُسِطَتْ عَلٰى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَتَنَا فَسُوْهَا كَمَا تَنَا فَسُوْهَا وَتُهْلِكُكُمْ كَمَآ اَهْلَكَتْهُمْ۔

نے صلح کر لی تھی بحرین والوں سے اور ان پر حاکم کیا تھا علاء بن حضرمی کو پھر ابوعبیدہ وہ مال لے کر آئے بحرین سے یہ خبر انصار کو پہنچی۔ انہوں نے فجر کی نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھی۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو انصار آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آئے، آپ نے ان کو دیکھ کر تبسم فرمایا پھر فرمایا میں سمجھتا ہوں تم نے سنا کہ ابوعبیدہ بحرین سے کچھ مال لے کر آئے ہیں (اور تم اسی خیال سے آج جمع ہوئے کہ مال ملے گا) انہوں نے کہا بیشک یارسول اللہ صلی اللہ وسلم آپ نے فرمایا ''خوش ہو جاؤ اور امید رکھو اس بات کی جس سے خوش ہو گے تم قسم اللہ کی فقیری کا مجھے تم پر ڈر نہیں لیکن مجھے اس کا ڈر ہے کہ کہیں دنیا تم پر کشادہ ہو جائے جیسے تم سے پہلے لوگوں پر کشادہ ہوئی تھی پھر ایک دوسرے سے حسد کرنے لگو جیسے اگلے لوگوں نے حسد کیا تھا اور ہلاک کر دے تم کو جیسے ان کو ہلاک کیا تھا۔''

۷۴۲۶:عَنِ الزُّهْرِيِّ بِاِسْنَادِ يُوْنُسَ وَمِثْلَ حَدِيْثِ صَالِحٍ وَتُلْهِيَكُمْ كَمَآ اَلْهَتْهُمْ۔

۷۴۲۶: ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ غافل کر دے تم کو جیسے اگلے لوگوں کو غافل کر دیا تھا۔

۷۴۲۷:عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِذَا فُتِحَتْ عَلَيْكُمْ فَارِسُ وَالرُّوْمُ اَيُّ قَوْمٍ اَنْتُمْ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ نَقُوْلُ كَمَآ اَمَرَنَا اللّٰهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَ غَيْرَ ذٰلِكَ تَتَنَا فَسُوْنَ ثُمَّ تَتَحَاسَدُوْنَ ثُمَّ تَتَدَابَرُوْنَ ثُمَّ تَتَبَاغَضُوْنَ اَوْنَحْوَ ذٰلِكَ ثُمَّ تَنْطَلِقُوْنَ فِيْ مَسَاكِيْنِ الْمُهَاجِرِيْنَ فَتَجْعَلُوْنَ بَعْضَهُمْ عَلٰى رِقَابِ بَعْضٍ۔

۷۴۲۷: عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جب فارس اور روم فتح ہو جائیں گے تو تم کیا ہو گے۔'' عبدالرحمٰن بن عوف نے کہا ہم وہی کہیں گے جو اللہ تعالیٰ نے ہم کو حکم کیا (یعنی اس کا شکر کریں گے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور کچھ نہیں کہتے، رشک کرو گے پھر حسد کرو گے پھر بگاڑو گے دوستوں سے پھر دشمنی کرو گے یا ایسا ہی کچھ فرمایا پھر مسکین مہاجرین کے پاس ہو جاؤ گے اور ایک کو دوسروں کا حکم بناؤ گے۔''

۷۴۲۸:عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا نَظَرَ اَحَدُ كُمْ اِلٰی مَنْ فُضِلَّ عَلَیْهِ فِی الْمَالِ وَالْخَلْقِ فَلْیَنْظُرْ اِلٰی مَنْ هُوَاَسْفَلَ مِنْهُ مِمَّنْ فُضِلَ عَلَیْهِ۔

۷۴۲۸:ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جب کوئی تم میں سے دوسرے کو دیکھے جو اپنے سے زیادہ ہو مال اور صورت میں تو اس کو دیکھے جو اپنے سے کم ہو مال اور صورت میں“ (تا کہ اللہ کا شکر پیدا ہو اور علم اور تقوے میں اس کو دیکھے جو اپنے سے زیادہ ہوں)

۷۴۲۹:عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ اَبِی الزِّنَادِ سَوَآءً۔

۷۴۲۹:ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۷۴۳۰:عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ انْظُرُوْا اِلٰی مَنْ اَسْفَلَ مِنْكُمْ وَلَا تَنْظُرُوْا اِلٰی مَنْ هُوَ فَوْقَكُمْ فَهُوَاَجْدَرُ اَنْ لَّا تَزْدَرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ قَالَ اَبُوْ مَعَاوِیَةَ عَلَیْكُمْ۔

۷۴۳۰:ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”اس شخص کو دیکھو جو تم سے کم ہے (مال اور دولت میں اور حسن و جمال اور بال بچوں میں) اور اس کو مت دیکھو جو تم سے زیادہ ہے۔ اگر ایسا کرو گے تو اللہ تعالیٰ کی نعمت کو حقیر نہ سمجھو گے اپنے اوپر۔“

۷۴۳۱:عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ ثَلٰثَةً فِیْ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ اَبْرَصَ وَاَقْرَعَ وَ اَعْمٰی فَاَرَادَاللّٰهُ اَنْ یَّبْتَلِیَهُمْ فَبَعَثَ اِلَیْهِمْ مَلَكًا فَاَتَی الْاَبْرَصَ فَقَالَ اَیُّ شَیْءٍ اَحَبُّ اِلَیْكَ قَالَ لَوْنٌ حَسَنٌ وَّجِلْدٌ حَسَنٌ وَّیَذْهَبُ عَنِّی الَّذِیْ قَدْ قَذِرَنِی النَّاسُ قَالَ فَمَسَحَهٗ فَذَهَبَ عَنْهُ قَذَرُهٗ وَاُعْطِیَ لَوْنًا حَسَنًا وَّ جِلْدًا حَسَنًا قَالَ فَاَیُّ الْمَالِ اَحَبُّ اِلَیْكَ قَالَ الْاِبِلُ اَوْ قَالَ الْبَقَرُ شَكَّ اِسْحٰقُ اِلَّا اَنَّ الْاَبْرَصَ اَوِالْاَقْرَعَ قَالَ اَحَدُهُمَا الْاِبِلُ وَقَالَ الْاٰخَرُ الْبَقَرُ قَالَ فَاُعْطِیَ نَاقَةً عُشَرَآءَ قَالَ فَقَالَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِیْهَا قَالَ فَقَالَ شَعْرٌ حَسَنٌ وَّ یَذْهَبُ عَنِّیْ هٰذَا الَّذِیْ قَدْ قَذِرَنِیَ النَّاسُ قَالَ فَمَسَحَهٗ فَذَهَبَ عَنْهُ وَ اُعْطِیَ شَعْرًا حَسَنًا قَالَ فَاَیُّ الْمَالِ اَحَبُّ اِلَیْكَ قَالَ الْبَقَرُ فَاُعْطِیَ بَقَرَةً حَامِلًا فَقَالَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِیْهَا قَالَ فَاَتَی الْاَعْمٰی فَقَالَ اَیُّ شَیْءٍ

۷۴۳۱:ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”بنی اسرائیل کے لوگوں میں تین آدمی تھے ایک کوڑھی سفید داغ والا۔ دوسرا گنجا تیسرا اندھا۔ سو اللہ نے چاہا کہ ان کو آزمائے تو ان کے پاس فرشتہ بھیجا سو وہ سفید داغ والے کے پاس آیا پھر اس نے کہا کہ تجھ کو کون سی چیز بہت پیاری ہے۔ اس نے کہا کہ اچھا رنگ اور اچھی کھال اور مجھ سے یہ بیماری دور ہو جائے جس کے سبب لوگ مجھ سے گھن کرتے ہیں حضرت نے فرمایا کہ فرشتہ نے اس پر ہاتھ ملا سو اس کی گھن دور ہوگئی اور اس کو اچھا رنگ اور اچھی کھال دی گئی۔ فرشتہ نے کہا کون سا مال تجھ کو بہت پسند ہے اس نے کہا اونٹ یا گائے“ اسحاق بن عبداللہ اس حدیث کے ایک راوی کو شک پڑ گیا کہ اس نے اونٹ مانگا یا گائے لیکن سفید داغ والے یا گنجے نے ان میں سے ایک نے اونٹ کہا دوسرے نے گائے سو اس کو دس مہینے کی گابھن اونٹنی دی پھر کہا اللہ تعالیٰ تیرے واسطے اس میں برکت دے۔ حضرت ﷺ نے فرمایا ”پھر فرشتہ گنجے کے پاس آیا سو کہا کون چیز تجھ کو بہت پسند آتی ہے اس نے کہا اچھے بال اور یہ بیماری جاتی رہے جس کے سبب سے لوگ مجھ سے گھناتے ہیں پھر اس نے اس پر ہاتھ ملا سو اس کی بیماری دور ہوگئی اور اس کو اچھے بال ملے۔ فرشتہ نے کہا کون سا مال تجھ کو بھاتا ہے۔ اس نے کہا کہ گائے سو اس کو گابھن گائے ملی۔ فرشتہ نے کہا کہ اللہ تیرے مال میں برکت دے۔“ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ ”پھر فرشتہ اندھے کے پاس آیا سو کہا

أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ أَنْ يَرُدَّ اللّٰهُ إِلَيَّ بَصَرِيْ
فَأُبْصِرُ بِهِ النَّاسَ قَالَ فَمَسَحَهُ فَرَدَّ اللّٰهُ إِلَيْهِ بَصَرَهُ
قَالَ فَأَيُّ الْمَالِ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ الْغَنَمُ فَأُعْطِيَ
شَاةً وَّالِدًا فَأُنْتِجَ هٰذَانِ وَوَلَّدَ هٰذَا فَكَانَ لِهٰذَا
وَادٍ مِّنَ الْإِبِلِ وَبِهٰذَا وَادٍ مِنَ الْبَقَرِ وَبِهٰذَا وَادٍ مِنَ
الْغَنَمِ قَالَ ثُمَّ إِنَّهُ أَتَى الْأَبْرَصَ فِيْ صُوْرَتِهِ وَهَيْئَتِهِ
فَقَالَ رَجُلٌ مِّسْكِيْنٌ قَدِ انْقَطَعَتْ بِيَ الْحِبَالُ فِيْ
سَفَرِيْ فَلَا بَلَاغَ لِيَ الْيَوْمَ إِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ بِكَ
أَسْأَلُكَ بِالَّذِيْ أَعْطَاكَ اللَّوْنَ الْحَسَنَ وَالْجِلْدَ
الْحَسَنَ وَالْمَالَ بَعِيْرًا أَتَبَلَّغُ عَلَيْهِ فِيْ سَفَرِيْ
فَقَالَ الْحُقُوْقُ كَثِيْرَةٌ فَقَالَ لَهُ كَأَنِّيْ أَعْرِفُكَ أَلَمْ
تَكُنْ أَبْرَصَ يَقْذَرُكَ النَّاسُ فَقِيْرًا فَأَعْطَاكَ اللّٰهُ
فَقَالَ إِنَّمَا وَرِثْتُ هٰذَا الْمَالَ كَابِرًا عَنْ كَابِرٍ
فَقَالَ إِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَصَيَّرَكَ اللّٰهُ إِلَى مَا كُنْتَ
قَالَ وَأَتَى الْأَقْرَعَ فِيْ صُوْرَتِهِ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ مَا
قَالَ لِهٰذَا وَرَدَّ عَلَيْهِ مِثْلَ مَارَدَّ عَلٰى هٰذا فَقَالَ
إِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَصَيَّرَكَ اللّٰهُ إِلَى مَا كُنْتَ قَالَ
وَأَتَى الْأَعْمٰى فِيْ صُوْرَتِهِ وَهَيْئَتِهِ فَقَالَ رَجُلٌ
مِّسْكِيْنٌ وَابْنُ سَبِيْلٍ انْقَطَعَتْ بِيَ الْحِبَالُ فِيْ
سَفَرِيْ فَلَا بَلَاغَ لِيَ الْيَوْمَ إِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ بِكَ
أَسْأَلُكَ بِالَّذِيْ رَدَّ عَلَيْكَ بَصَرَكَ شَاةً أَتَبَلَّغُ بِهَا
فِيْ سَفَرِيْ فَقَالَ قَدْ كُنْتُ أَعْمٰى فَرَدَّ اللّٰهُ إِلَيَّ
بَصَرِيْ فَخُذْ مَا شِئْتَ وَدَعْ مَا شِئْتَ فَوَاللّٰهِ لَا
أَجْهَدُكَ الْيَوْمَ شَيْئًا أَخَذْتَهُ لِلّٰهِ فَقَالَ أَمْسِكْ
مَالَكَ فَإِنَّمَا ابْتُلِيْتُمْ فَقَدْ رَضِيَ عَنْكَ وَسَخِطَ
عَلٰى صَاحِبَيْكَ۔

کہ تجھ کو کون چیز بہت پسند ہے اس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ میری آنکھ میں روشنی
دے تو میں اس کے سبب لوگوں کو دیکھوں۔" حضرت ﷺ نے فرمایا پھر فرشتہ
نے اس پر ہاتھ ملا سو اس کو اللہ تعالیٰ نے روشنی دی فرشتہ نے کہا کہ کونسا مال تجھ کو
بہت پسند ہے اس نے کہا بھیڑ بکری تو اس کو گابھن بکری ملی۔ پھر اونٹنی اور گائے
بیائی اور بکری بھی جنی۔ پھر ہوتے ہوتے سفید داغ والے کے جنگل بھر اونٹ
ہو گئے اور گنجے کے جنگل بھر گائے بیل ہو گئے اور اندھے کے جنگل بھر بکریاں
ہو گئیں۔" حضرت ﷺ نے فرمایا "بعد مدت کے وہی فرشتہ سفید داغ والے
کے پاس اپنی اگلی صورت اور شکل میں آیا۔ سو اس نے کہا کہ میں محتاج آدمی ہو
ں سفر میں میرے تمام اسباب کٹ گئے (یعنی تدبیریں جاتی رہیں اور مال اور
اسباب نہ رہا سو آج منزل پر پہنچنا مجھ پر ممکن نہیں) بدوں اللہ کی مدد کے پھر
بدوں تیرے کرم کے میں تجھ سے مانگتا ہوں اسی کے نام پر جس نے تجھ کو ستھرا
رنگ اور ستھری کھال دی اور مال اونٹ دیئے ایک اونٹ جو میرے سفر میں کام
آئے۔ اس نے اس سے کہا لوگوں کے حق مجھ پر بہت ہیں (یعنی قرضدار ہوں
یا گھر بار کے خرچ سے مال زیادہ نہیں جو تجھ کو دوں) پھر فرشتہ نے کہا البتہ میں
تجھ کو پہچانتا ہوں بھلا کیا تو محتاج کوڑھی نہ تھا کہ تجھ سے لوگ گھناتے تھے۔ پھر
اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے تجھ کو یہ مال دیا۔ اس نے جواب دیا کہ میں نے تو
یہ مال اپنے باپ دادا سے پایا ہے جو کئی پشت سے بڑے آدمی تھے۔ فرشتہ نے
کہا اگر تو جھوٹا ہو تو اللہ تجھ کو ویسا ہی کر ڈالے جیسا تو تھا۔" حضرت ﷺ نے
فرمایا "پھر فرشتہ گنجے کے پاس آیا اسی اپنی صورت اور شکل میں پھر اس سے
کہا جیسا سفید داغ والے سے کہا تھا۔ اس نے بھی وہی جواب دیا جو سفید داغ
والے نے دیا تھا۔ فرشتہ نے کہا اگر تو جھوٹا ہو تو اللہ تجھ کو ویسا ہی کر دے جیسا تو
تھا۔" حضرت ﷺ نے فرمایا "اور فرشتہ اندھے کے پاس گیا اپنی اسی صورت
اور شکل میں پھر فرشتہ نے کہا میں محتاج آدمی اور مسافر ہوں میرے سفر میں سب
وسیلے اور تدبیریں کٹ گئیں سو مجھ کو آج منزل پر پہنچنا بغیر اللہ کی مدد اور تیرے
کرم کے مشکل ہے سو میں تجھ سے اس اللہ کے نام پر جس نے تجھ کو آنکھ دی
ایک بکری مانگتا ہوں کہ میرے سفر میں وہ کام آئے۔ اس نے کہا بیشک میں
اندھا تھا اللہ تعالیٰ نے مجھ کو آنکھ دی تو لے جا ان بکریوں میں سے جتنا تیرا جی

چاہے اور چھوڑ جا بکریوں میں سے جتنا تیرا جی چاہے۔ قسم اللہ کی آج جو چیز تو اللہ کی راہ میں لیویگا میں تجھ کو مشکل میں نہیں ڈالوں گا (یعنی تیرا ہاتھ نہ پکڑوں گا) سوفرشتہ نے کہا اپنا مال رہنے دے تم تینوں آدمی صرف آزمائے گئے تھے سو تجھ سے تو البتہ اللہ راضی ہوا اور تیرے دونوں ساتھیوں سے ناخوش ہوا۔''

تشریح اس حدیث میں شکرگزار اور ناحق شناس بندہ کا بیان ہے بلکہ اگر غور کیجئے تو یہ حدیث سارے عالم کے حال میں ہے یعنی ہم سب لوگ اول کچھ حقیقت نہ تھے جان مال صحت علم حکومت محض اس کے کرم سے سب کو ملی سو جو ہوشیار ہے وہ اپنی حقیقت اور اللہ تعالیٰ کا کرم بوجھ کر شکرگزار ہے اور جو احمق ہے وہ اپنی حقیقت اور اللہ تعالیٰ کے کرم کو بھول کر اپنے سلیقے اور تدبیر اور خاندانی ریاست پر مغرور ہے وہ اللہ سے دور ہے۔ (تحفۃ الاخیار)

۷۴۳۲:عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كَانَ سَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ فِیْ اِبِلِهٖ فَجَآءَهٗ ابْنُهٗ عُمَرُ فَلَمَّا رَاٰهُ سَعْدٌ قَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ هٰذَا الرَّاكِبِ فَنَزَلَ فَقَالَ لَهٗ اَنَزَلْتَ فِیْ اِبِلِكَ وَغَنَمِكَ وَتَرَكْتَ النَّاسَ يَتَنَازَعُوْنَ الْمُلْكَ بَيْنَهُمْ فَضَرَبَ سَعْدٌ فِیْ صَدْرِهٖ فَقَالَ اسْكُتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعَبْدَ التَّقِیَّ الْغَنِیَّ الْخَفِیَّ۔

۷۴۳۲:عامر بن سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے۔ سعد بن ابی وقاص اپنے اونٹوں میں تھے اتنے میں ان کا بیٹا عمر آیا (یہ عمر بن سعد وہی ہے جو امام حسین علیہ السلام سے لڑا اور جس نے دنیا کے لیے اپنی آخرت برباد کی) جب سعد نے ان کو دیکھا تو کہا پناہ مانگتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی اس سوار کے شر سے پھر وہ اترا اور بولا تم اپنے اونٹوں اور بکریوں میں اترے ہو اور لوگوں کو چھوڑ دیا وہ سلطنت کے لیے جھگڑ رہے ہیں (یعنی خلافت اور حکومت کے لیے) سعد نے اس کے سینہ پر مارا اور کہا چپ رہ میں نے رسول اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے ''اللہ دوست رکھتا ہے اس بندہ کو جو پرہیز گار ہے مالدار ہے چھپا بیٹھا ہے ایک کونے میں (فساد اور فتنے کے وقت اور دنیا کے لیے اپنا ایمان نہیں بگاڑتا۔'' افسوس ہے کہ عمر بن سعد نے اپنے باپ کی نصیحت کو فراموش کیا اور دنیا کی طمع میں آخرت بھی گنوائی۔ نووی نے کہا مالدار سے یہ مراد ہے کہ دل اس کا غنی ہو اور قاضی نے کہا مالدار سے ظاہری معنی مراد ہے۔)

۷۴۳۳:عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ يَقُوْلُ وَاللّٰهِ اِنِّیْ لَاَوَّلُ رَجُلٍ مِّنَ الْعَرَبِ رَمٰى بِسَهْمٍ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَقَدْ كُنَّا نَغْزُوْا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَالَنَا طَعَامٌ نَاْكُلُهٗ اِلَّا وَرَقُ الْحُبْلَةِ وَهٰذَا السَّمُرُ حَتّٰى اَنَّ اَحَدَنَا لَيَضَعُ كَمَا تَضَعُ الشَّاةُ ثُمَّ اَصْبَحَتْ بَنُوْ اَسَدٍ تُعَزِّرُنِیْ عَلَى

۷۴۳۳: سعد بن ابی وقاص کہتے تھے قسم اللہ کی میں پہلا شخص ہوں جس نے تیر مارا اللہ کی راہ میں اور ہم جہاد کرتے تھے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ہمارے پاس کھانے کو کچھ نہ ہوتا مگر پتے حبلہ اور سمر کے (یہ دونوں جنگلی درخت ہیں) یہاں تک کہ ہم میں سے کوئی ایسا پاخانہ پھرتا جیسے بکری پھرتی ہے پھر آج بنو اسد کے لوگ (یعنی زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد) مجھ کو دین کی باتیں سکھلاتے ہیں یا دین کے لیے تنبیہ کرتے ہیں

الدِّيْنِ لَقَدْ جِئْتُ اِذًا وَّضَلَّ عَمَلِي وَلَمْ يَقُلِ ابْنُ نُمَيْرٍ اِذًا۔

یا سزا دینا چاہتے ہیں۔ ایسا ہو تو میں بالکل ٹوٹے میں پڑا اور میری محنت ضائع ہوگئی۔

۷۴۳۴: عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ حَتّٰى اِنْ كَانَ اَحَدُنَا لَيَضَعُ كَمَا تَضَعُ الْعَنْزُ مَا يَخْلِطُهٗ بِشَيْءٍ۔

۷۴۳۴: ترجمہ وہی جو گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ یہاں تک کہ ہم میں سے کوئی پاخانہ پھرتا جیسے بکری پھرتی ہے (اس میں کچھ نہ ملا ہوتا یعنی خالص پتے ہوتے)

۷۴۳۵: عَنْ خَالِدِ بْنِ عُمَيْرٍ الْعَدَاوِيِّ قَالَ خَطَبَنَا عُتْبَةُ بْنُ غَزْوَانَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَ اَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ الدُّنْيَا قَدْ اٰذَنَتْ بِصَرْمٍ وَّوَلَّتْ حَذَّآءَ وَلَمْ يَبْقَ مِنْهَا اِلَّا صُبَابَةٌ كَصُبَابَةِ الْاِنَآءِ يَتَصَآبُّهَا صَاحِبُهَا وَاِنَّكُمْ مُنْتَقِلُوْنَ مِنْهَا اِلٰى دَارٍ لَازَوَالَ لَهَا فَانْتَقِلُوْا بِخَيْرِ مَّا بِحَضْرَتِكُمْ فَاِنَّهٗ قَدْ ذُكِرَ لَنَا اَنَّ الْحَجَرَ يُلْقٰى مِنْ شَفَةِ جَهَنَّمَ فَيَهْوِيْ فِيْهَا سَبْعِيْنَ عَامًا لَّا يُدْرِكُ لَهَا قَعْرًا وَوَاللّٰهِ لَتُمْلَاَنَّ اَفَعَجِبْتُمْ وَلَقَدْ ذُكِرَ لَنَا اَنَّ مَا بَيْنَ مِصْرَاعَيْنِ مِنْ مَّصَارِيْعِ الْجَنَّةِ مَسِيْرَةُ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً وَّلَيَاْتِيَنَّ عَلَيْهَا يَوْمٌ وَّهُوَ كَظِيْظٌ مِّنَ الزِّحَامِ وَلَقَدْ رَاَيْتُنِيْ سَابِعَ سَبْعَةٍ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَالَنَا طَعَامٌ اِلَّا وَرَقُ الشَّجَرِ حَتّٰى قَرِحَتْ اَشْدَاقُنَا فَالْتَقَطْتُ بُرْدَةً فَشَقَقْتُهَا بَيْنِيْ وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ فَاتَّزَرْتُ بِنِصْفِهَا وَاتَّزَرَ سَعْدٌ بِنِصْفِهَا فَمَآ اَصْبَحَ الْيَوْمَ مِنَّا اَحَدٌ اِلَّا اَصْبَحَ اَمِيْرًا عَلٰى مِصْرٍ مِّنَ الْاَمْصَارِ وَاِنِّيْ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَكُوْنَ فِيْ نَفْسِيْ عَظِيْمًا وَّعِنْدَاللّٰهِ صَغِيْرًا وَّاِنَّهَا لَمْ تَكُنْ نُبُوَّةٌ قَطُّ اِلَّا تَنَاسَخَتْ حَتّٰى يَكُوْنَ اٰخِرُ عَاقِبَتِهَا مَلَكًا فَسَتَخْبُرُوْنَ وَتُجَرِّبُوْنَ الْاُمَرَآءَ بَعْدَنَا۔

۷۴۳۵: خالد بن عمیر عدوی سے روایت ہے عتبہ بن غزوان نے (جو امیر تھے بصرہ کے) ہم کو خطبہ سنایا تو اللہ تعالیٰ کی ثنا کی پھر کہا بعد حمد وصلوٰۃ کے معلوم ہو کہ دنیا نے خبر دی ختم ہونے کی اور دنیا میں سے کچھ باقی نہ رہا مگر جیسے برتن میں کچھ بچا ہوا پانی رہ جاتا ہے جس کو اس کا صاحب بچا رکھتا ہے اور تم دنیا سے ایسے گھر کو جانے والے ہو جس کو زوال نہیں تو اپنے ساتھ نیکی کر کے لے جاؤ اس لیے کہ ہم سے بیان کیا گیا کہ پتھر ایک کنارے سے جہنم کے ڈالا جائے گا اور ستر برس تک اس میں اترتا جائے گا اور اس کی تہ کو نہ پہنچے گا قسم اللہ کی جہنم بھری جائے گی کیا تم تعجب کرتے ہو اور ہم سے بیان کیا گیا کہ جنت کے ایک کنارے سے لے کر دوسرے کنارے تک چالیس برس کی راہ ہے اور ایک دن ایسا آئے گا کہ جنت لوگوں کے ہجوم سے بھری ہوگی اور تو نے دیکھا ہوتا میں ساتواں تھا سات شخصوں میں سے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور ہمارا کھانا کچھ نہ تھا سوا درخت کے پتوں کے یہاں تک کے ہمارے گل پھڑے زخمی ہو گئے (بوجہ پتوں کی حرارت اور سختی کے) میں نے ایک چادر پائی اور اس کو پھاڑ کر دو ٹکڑے کیے۔ ایک ٹکڑے کا میں نے تہبند بنایا اور دوسرے ٹکڑے کا سعد بن مالک نے اب آج کے روز کوئی ہم میں سے ایسا نہیں ہے کہ کسی شہر کا حاکم نہ ہو اور میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کی اس بات سے کہ میں اپنے تئیں بڑا سمجھوں اور اللہ کے نزدیک چھوٹا ہوں اور بیشک کسی پیغمبر کی نبوت (دنیا میں) ہمیشہ نہیں رہی بلکہ نبوت کا اثر (تھوڑی مدت میں) جاتا رہا یہاں تک کہ آخری انجام اس کا یہ ہوا کہ وہ سلطنت ہوگئی تو تم قریب پاؤ گے او رتجربہ کرو گے ان امیروں کا جو ہمارے بعد آئیں گے (کہ ان میں دین کی باتیں جو نبوت کا اثر ہے نہ رہینگی اور وہ بالکل دنیا دار ہو جائیں گے)

۷۴۳۶: عَنْ خَالِدِ بْنِ عُمَيْرٍ وَّ قَدْ اَدْرَكَ الْجَاهِلِيَّةَ

۷۴۳۶: خالد بن عمیر سے روایت ہے انہوں نے جاہلیت کا زمانہ پایا تھا اور

قَالَ خَطَبَ عُتْبَةُ بْنُ غَزْوَانَ وَكَانَ اَمِيْرًا عَلَى الْبَصْرَةِ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِ شَيْبَانَ ـ

حاکم تھے بصرہ کے پھر بیان کیا اسی طرح جیسے اوپر گزرا۔

۷۴۳۷:عَنْ خَالِدِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ عُتْبَةَ بْنَ غَزْوَانَ يَقُوْلُ لَقَدْ رَاَيْتُنِيْ سَابِعَ سَبْعَةٍ مَّعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا طَعَامُنَا اِلَّا وَرَقُ الْحُبْلَةِ حَتّٰى قَرِحَتْ اَشْدَاقُنَا۔

۷۴۳۷:خالد بن عمیر سے روایت ہے میں نے سنا عتبہ بن غزوان سے وہ کہتے تھے تو مجھے دیکھتا میں ساتواں شخص تھا سات آدمیوں کا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور ہمارا کھانا کچھ نہ تھا سوا حبلہ (ایک درخت ہے) کے پتوں کے۔

۷۴۳۸:عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ نَرٰى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ هَلْ تُضَارُّوْنَ فِیْ رُؤْيَةِ الشَّمْسِ فِی الظَّهِيْرَةِ لَيْسَتْ فِیْ سَحَابَةٍ قَالُوْا لَا قَالَ فَهَلْ تُضَارُّوْنَ فِیْ رُؤْيَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَيْسَ فِیْ سَحَابَةٍ قَالُوْا لَا قَالَ فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ لَا تُضَارُّوْنَ فِیْ رُؤْيَةِ رَبِّكُمْ اِلَّا كَمَا تُضَارُّوْنَ فِیْ رُؤْيَةِ اَحَدِهِمَا قَالَ فَيَلْقَى الْعَبْدَ فَيَقُوْلُ اَیْ فُلْ اَلَمْ اُكْرِمْكَ وَاُسَوِّدْكَ وَاُزَوِّجْكَ وَاُسَخِّرْلَكَ الْخَيْلَ وَالْاِبِلَ وَاَذَرْكَ تَرْاَسُ وَتَرْبَعُ فَيَقُوْلُ بَلٰى يَارَبِّ فَيَقُوْلُ اَفَظَنَنْتَ اَنَّكَ مُلَاقِیَّ فَيَقُوْلُ لَا فَيَقُوْلُ اِنِّیْ اَنْسَاكَ كَمَا نَسِيْتَنِیْ ثُمَّ يَلْقَى الثَّانِیَ فَيَقُوْلُ اَیْ فُلْ اَلَمْ اُكْرِمْكَ وَاُسَوِّدْكَ وَاُزَوِّجْكَ وَاُسَخِّرْ لَكَ الْخَيْلَ وَالْاِبِلَ وَاَذَرْكَ تَرْاَسُ وَتَرْبَعُ فَيَقُوْلُ بَلٰى اَیْ رَبِّ فَيَقُوْلُ اَفَظَنَنْتَ اَنَّكَ مُلَاقِیَّ فَيَقُوْلُ لَافَيَقُوْلُ اِنِّیْ اَنْسَاكَ كَمَا نَسِيْتَنِیْ ثُمَّ يَلْقَى الثَّالِثَ فَيَقُوْلُ لَهٗ مِثْلَ ذٰلِكَ فَيَقُوْلُ يَارَبِّ اٰمَنْتُ بِكَ وَبِكِتَابِكَ وَبِرُسُلِكَ وَصَلَّيْتُ وَصُمْتُ وَتَصَدَّقْتُ وَيُثْنِیْ بِخَيْرٍ مَّا اسْتَطَاعَ فَيَقُوْلُ هٰهُنَا اِذًا قَالَ ثُمَّ يُقَالُ لَهُ الْاٰنَ نَبْعَثُ شَاهِدَنَا عَلَيْكَ وَيَتَفَكَّرُ فِیْ نَفْسِهٖ مَنْ ذَاالَّذِیْ

۷۴۳۸:ابو ہریرہؓ سے روایت ہے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم اپنے پروردگار کو دیکھیں گے قیامت کے دن آپؐ نے فرمایا ''کیا تم کو شک پڑتا ہے آفتاب کے دیکھنے میں ٹھیک دوپہر جب کہ بدلی نہ ہو۔'' اصحاب نے کہا کہ نہیں۔ حضرت نے فرمایا ''سو کیا تم کو تردد ہوتا ہے چاند کے دیکھنے میں چودھویں رات کو جب کہ بدلی نہ ہو۔'' اصحاب نے کہا نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''سو قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ تم کو اپنے رب کے دیدار میں کچھ شبہ اور اختلاف نہ ہوگا مگر جیسے سورج یا چاند کے دیکھنے میں۔'' (یعنی جیسے چاند سورج کی رویت میں اشتباہ نہیں ویسے ہی اللہ تعالیٰ کی رویت بے اشتباہ نہ ہوگا) پھر حق تعالیٰ حساب کرے گا بندے سے سو کہے گا اے فلانے بندے بھلا میں نے تجھ کو عزت نہیں دی اور تجھ کو سردار نہیں بنایا اور تجھ کو تیرا جوڑا نہیں دیا اور گھوڑوں اور اونٹوں کو تیرا تابع نہیں کیا اور تجھ کو چھوڑا کہ تو اپنی قوم کی ریاست کرتا تھا اور چوتھ لیتا تھا تو بندہ کہے گا کہ سچ ہے۔'' آپؐ نے فرمایا ''تو حق تعالیٰ فرمائے گا بھلا تجھ کو معلوم تھا کہ تو مجھ سے ملے گا۔ سو بندہ کہے گا کہ نہیں تو حق تعالیٰ فرمائے گا کہ اب ہم بھی تجھ کو بھولتے ہیں (یعنی تیری خبر نہ لیں گے اور تجھ کو عذاب سے نہ بچائیں گے) جیسے تو ہم کو بھولا۔ پھر اللہ تعالیٰ دوسرے بندہ سے حساب کرے گا تو کہے گا اے فلانے بھلا میں نے تجھ کو عزت نہیں دی اور تجھ کو سردار نہیں بنایا اور تجھ کو تیرا جوڑا نہیں دیا اور گھوڑوں اور اونٹوں کو تیرا تابع نہیں کیا اور تجھ کو چھوڑا کہ تو اپنی قوم کی ریاست کرتا تھا اور چوتھ لیتا تھا تو بندہ کہے گا سچ ہے اے میرے رب پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا بھلا تجھ کو معلوم تھا کہ تو مجھ سے ملے گا تو بندہ کہے گا کہ نہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا سو مقرر میں بھی اب تجھے بھلا دیتا ہوں جیسے تو

يَشْهَدُ عَلَيَّ فَيُخْتَمُ عَلٰى فِيْهِ وَيُقَالُ لِفَخِذِهٖ وَلَحْمِهٖ وَعِظَامِهٖ انْطِقِيْ فَتَنْطِقُ فَخِذُهٗ لَحْمُهٗ وَعِظَامُهٗ بِعَمَلِهٖ وَ ذٰلِكَ لِيُعْذِرَ مِنْ نَفْسِهٖ وَذٰلِكَ الْمُنَافِقُ الَّذِيْ يَسْخَطُ اللّٰهُ عَلَيْهِ۔

مجھ کو دنیا میں بھولا تھا۔ پھر تیسرے بندے سے حساب کرے گا اس سے بھی اسی طرح کہے گا۔ بندہ کہے گا اے رب میں تجھ پر ایمان لایا اور تیری کتاب پر اور تیرے رسولوں پر اور میں نے نماز پڑھی روزہ رکھا صدقہ دیا اسی طرح اپنی تعریف کرے گا جہاں تک اس سے ہو سکے گا۔ حق تعالیٰ فرمائیگا دیکھ یہیں تیرا جھوٹ کھلا جاتا ہے۔'' حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''پھر حکم ہوگا اب ہم تیرے اوپر گواہ کھڑا کرتے ہیں۔ بندہ اپنے جی میں سوچے گا کہ کون مجھ پر گواہی دے گا۔ پھر اس کے منہ پر مہر ہوگی اور حکم ہوگا اس کی ران سے کہ بول تو اس کی ران کا گوشت اور اس کی ہڈیاں اس کے اعمال کی گواہی دیں گی اور یہ گواہی اس واسطے ہوگی تاکہ اس کا عذر باقی نہ رہے، اسی کی ذات کی گواہی سے اور یہ شخص منافق یعنی جھوٹا مسلمان ہوگا اور اسی پر اللہ تعالیٰ غصہ کرے گا (اور پہلے دونوں کافر تھے معاذ اللہ جب تک دل سے خالص اللہ کے لیے عبادت نہ ہو تو کچھ فائدہ نہیں۔ لوگوں کو دکھانے کی نیت سے نماز یا روزہ ادا کرنا اور وبال ہے اس سے نہ کرنا بہتر ہے)

٧٤٣٩: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَحِكَ فَقَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مِمَّا اَضْحَكُ قَالَ قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ مِنْ مُّخَاطَبَةِ الْعَبْدِ رَبَّهٗ يَقُوْلُ يَارَبِّ اَلَمْ تُجِرْنِيْ مِنَ الظُّلْمِ قَالَ يَقُوْلُ بَلٰى قَالَ فَيَقُوْلُ فَاِنِّيْ لَا اُجِيْزُ عَلٰى نَفْسِيْ اِلَّا شَاهِدًا مِّنِّيْ قَالَ فَيَقُوْلُ كَفٰى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ شَهِيْدًا وَّ بِالْكِرَامِ الْكَاتِبِيْنَ شُهُوْدًا قَالَ فَيُخْتَمُ عَلٰى فِيْهِ فَيُقَالُ لِاَرْكَانِهٖ انْطِقِيْ قَالَ فَتَنْطِقُ بِاَعْمَالِهٖ قَالَ ثُمَّ يُخَلّٰى بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْكَلَامِ قَالَ فَيَقُوْلُ بُعْدًا لَّكُنَّ وَسُحْقًا فَعَنْكُنَّ كُنْتُ اُنَاضِلُ۔

٧٤٣٩: انس بن مالکؓ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے۔ اتنے میں آپؐ ہنسے آپؐ نے فرمایا ''تم جانتے ہو میں کس واسطے ہنستا ہوں''؟ ہم نے کہا کہ اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے۔ آپؐ نے فرمایا ''میں ہنستا ہوں بندے کی گفتگو پر جو وہ اپنے مالک سے کرے گا بندہ کہے گا اے مالک میرے کیا تو مجھ کو پناہ نہیں دے چکا ہے ظلم سے (یعنی تو نے وعدہ کیا ہے کہ ظلم نہ کروں گا)'' حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا تعالیٰ جواب دے گا ہم ظلم نہیں کرتے حضرت نے فرمایا پھر بندہ کہے گا کہ میں جائز نہیں رکھتا کسی کی گواہی اپنے اوپر سوا اپنی ذات کی گواہی کے۔'' پروردگار فرمائے گا اچھا تیری ذات کی گواہی تجھ پر آج کے دن کفایت کرتی ہے اور کراماً کاتبین کی گواہی۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''پھر مہر لگ جائیگی بندہ کے منہ پر اور اس کے ہاتھ پاؤں سے کہا جائے گا تم بولو وہ اس کے سارے اعمال بول دیں گے پھر بندہ کو بات کرنے کی اجازت دی جائیگی۔ بندہ اپنے ہاتھ پاؤں سے کہے گا چلو دور ہو جاؤ اللہ کی مار تم پر میں تو تمہارے لیے جھگڑا کرتا تھا'' (یعنی تمہارا ہی بچانا دوزخ سے مجھ کو منظور تھا سو تم آپ ہی گناہ کا اقرار کر چکے ہو اب دوزخ میں جاؤ)۔

۷۴۴۰:عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ اٰلِ مُحَمَّدٍ قُوْتًا۔

۷۴۴۰:ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''یا اللہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی آل کو بقدر کفاف روزی دے'' (یعنی بہت زیادہ دنیا نہ دے ضرورت کے موافق دے تاکہ وہ تیری یاد سے غافل نہ ہو جائیں)

۷۴۴۱:عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ اٰلِ مُحَمَّدٍ قُوْتًا وَّفِیْ رِوَايَةِ عَمْرٍو اَللّٰهُمَّ ارْزُقْ۔

۷۴۴۱:ترجمہ وہی اوپر گزرا۔

۷۴۴۲:عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ كَفَافًا۔

۷۴۴۲:ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۷۴۴۳:عَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ مَاشَبِعَ اٰلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ مِنْ طَعَامِ بُرٍّ ثَلَاثَ لَيَالٍ تِبَاعًا حَتّٰى قُبِضَ۔

۷۴۴۳:حضرت عائشہؓ سے روایت ہے حضرت محمد ﷺ کی آل جب سے آپ مدینہ میں تشریف لائے کبھی تین دن برابر گیہوں کی روٹی سے سیر نہیں ہوئے یہاں تک کہ آپؐ نے وفات پائی (باوجود اس کے کہ دین اور دنیا کی بادشاہت آپ ﷺ کو حاصل تھی اگر اللہ چاہتے تو تمام دنیا کی دولت آپ ﷺ کو مل جاتی)۔

۷۴۴۴:عَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ مَاشَبِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ تِبَاعًا مِنْ خُبْزِ بُرٍّ حَتّٰى مَضٰى لِسَبِيْلِهٖ۔

۷۴۴۴:ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۷۴۴۵:عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ مَاشَبِعَ اٰلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خُبْزِ شَعِيْرٍ يَوْمَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ حَتّٰى قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۷۴۴۵:ترجمہ وہی ہے۔ دوسری روایت میں ہے کہ دو دن تک برابر جو کی روٹی سے سیر نہ ہوئے۔

۷۴۴۶:عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ مَاشَبِعَ اٰلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خُبْزِ بُرٍّ فَوْقَ ثَلَاثٍ۔

۷۴۴۶: تین دن سے زیادہ گیہوں کی روٹی سے سیر نہ ہوئے۔

۷۴۴۷:عَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ مَاشَبِعَ اٰلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خُبْزِ الْبُرِّ ثَلَاثًا حَتّٰى مَضٰى لِسَبِيْلِهٖ۔

۷۴۴۷:ترجمہ وہی ہے جو پہلے گزرا۔

۷۴۴۸:عَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ مَاشَبِعَ اٰلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَيْنِ مِنْ خُبْزِ بُرٍّ اِلَّا وَاَحَدُهُمَا تَمْرٌ۔

۷۴۴۸:ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل دو دن تک گیہوں کی روٹی سے سیر نہیں ہوئی مگر ایک دن صرف کھجور ملی۔

۷۴۴۹:عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ اِنَّا كُنَّا اٰلُ مُحَمَّدٍ

۷۴۴۹:حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا ہم آل محمد کا یہ حال تھا

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنَمْكُثُ شَهْرًا مَّا نَسْتَوْ قِدُ بِنَارٍ اِنْ هُوَ اِلَّا التَّمْرُ وَالْمَآءُ۔

کہ مہینہ مہینہ بھر تک آگ نہ سلگاتے صرف کھجور اور پانی پر گزارہ کرتے۔

۷۴۵۰:عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اِنْ كُنَّا لَنَمْكُثُ وَلَمْ يَذْكُرْ الُ مُحَمَّدٍ وَزَادَ اَبُوْ كُرَيْبٍ فِيْ حَدِيْثِهٖ عَنِ ابْنِ نُمَيْرٍ اِلَّا اَنْ يَّاْتِيَنَا اللُّحَيْمُ۔

۷۴۵۰:ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔اس میں اتنا زیادہ ہے مگر جب گوشت ہمارے پاس آتا تو آگ سلگاتے۔

۷۴۵۱:عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا فِيْ رَفِّيْ مِنْ شَيْءٍ يَّاْكُلُهٗ ذُوْكَبِدٍ اِلَّا شَطْرُ شَعِيْرٍ فِيْ رَفٍّ لِّيْ فَاَكَلْتُ مِنْهُ حَتّٰى طَالَ عَلَيَّ فَكِلْتُهٗ فَفَنِيَ۔

۷۴۵۱:ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی اور میرے دانوں کے برتن میں تھوڑی جو تھی اور میں اسی کو کھایا کرتی یہاں تک کہ بہت دن گزر گئے میں نے ان کو ماپا تو وہ ختم ہو گئے (معلوم ہوا کہ مجہول اور مبہم شے میں برکت زیادہ ہوتی ہے)۔

۷۴۵۲:عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّهَا كَانَتْ تَقُوْلُ وَاللّٰهِ يَا ابْنَ اُخْتِيْ اِنْ كُنَّا لَنَنْظُرُ اِلَى الْهِلَالِ ثُمَّ الْهِلَالِ ثُمَّ الْهِلَالِ ثَلَاثَةَ اَهِلَّةٍ فِيْ شَهْرَيْنِ وَمَآ اُوْقِدَفِيْ اَبْيَاتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ نَارٌ قَالَ قُلْتُ يَا خَالَةُ فَمَا كَانَ يُعَيِّشُكُمْ قَالَتِ الْاَسْوَدَانِ التَّمْرُوَ الْمَآءُ اِلَّا اَنَّهٗ قَدْ كَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ جِيْرَانٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَّكَانَتْ لَهُمْ مَنَايِحُ فَكَانُوْا يُرْسِلُوْنَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ اَلْبَانِهَا فَيَسْقِيْنَاهُ۔

۷۴۵۲:عروہ سے روایت ہے ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ علیہ تعالیٰ عنہا کہتی تھیں قسم اللہ کی اے بھانجے میرے ہم ایک چاند دیکھتے دوسرا دیکھتے تیسرا دو مہینے میں تین چاند دیکھتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھروں میں اس مدت تک آگ نہ جلتی میں نے کہا اے خالہ پھر تم کیا کھاتیں۔انہوں نے کہا کھجور اور پانی۔البتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ ہمسائے تھے ان کے جانور تھے دودھ والے وہ جناب رسول اللہ علیہ وسلم کے لیے دودھ بھیجتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو وہ دودھ پلاتے۔

۷۴۵۳:عَنْ عَآئِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَقَدْ مَاتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا شَبِعَ مِنْ خُبْزٍ وَّزَيْتٍ فِيْ يَوْمٍ وَّاحِدٍ مَّرَّتَيْنِ۔

۷۴۵۳:ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سیر نہیں ہوئے روٹی اور زیتون کے تیل سے ایک دن میں دوبارہ (یعنی صبح اور شام دونوں وقت سیر ہو کر نہیں کھایا)۔

۷۴۵۴:عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ حِيْنَ شَبِعَ النَّاسُ مِنَ الْاَسْوَدَيْنِ التَّمْرِ وَالْمَآءِ۔

۷۴۵۴:ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی اور ہم سیر ہوئے تھے پانی اور کھجور سے۔

۷۴۵۵:عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ

۷۴۵۵:ترجمہ وہی جو گزرا۔

تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ شَبِعْنَا مِنَ الْاَسْوَدَيْنِ الْمَآءِ وَالتَّمْرِ۔

۷۴۵۶:عَنْ سُفْيَانَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّ فِيْ حَدِيْثِهِمَا عَنْ سُفْيَانَ وَمَا شَبِعْنَا مِنَ الْاَسْوَدَيْنِ۔

۷۴۵۶:ترجمہ وہی جواوپر گزرا۔اس میں یہ ہے کہ ہم سیر نہیں ہوئے کھجوراور پانی سے۔

۷۴۵۷:عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ وَقَالَ ابْنُ عَبَّادٍ وَالَّذِیْ نَفْسُ اَبِیْ هُرَيْرَةَ بِيَدِهٖ مَا اَشْبَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهْلَهٗ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ تِبَاعًا مِّنْ خُبْزِ حِنْطَةٍ حَتّٰى فَارَقَ الدُّنْيَا۔

۷۴۵۷:ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہاقسم اس کی جس کے ہاتھ میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جان ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے گھر والوں کو سیر نہیں کیا تین دن پے در پے گیہوں کی روٹی سے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے دنیا سے۔

۷۴۵۸:عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ قَالَ رَاَيْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يُشِيْرُ بِاِصْبَعَيْهِ مِرَارًا يَقُوْلُ وَالَّذِیْ نَفْسُ اَبِیْ هُرَيْرَةَ بِيَدِهٖ مَاشَبِعَ نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَهْلُهٗ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ تِبَاعًا مِّنْ خُبْزِ حِنْطَةٍ حَتّٰى فَارَقَ الدُّنْيَا۔

۷۴۵۸:ابوحازم سے روایت ہے میں نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کودیکھا وہ اپنی دونوں انگلیوں سے اشارہ کرتے بار باراور کہتے قسم اس کی جس کے ہاتھ میں ابوہریرہ کی جان ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والے کبھی تین دن پے درپے گیہوں کی روٹی سے سیر نہیں ہوئے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے دنیا سے۔

۷۴۵۹:عَنِ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيْرٍ يَقُوْلُ اَلَسْتُمْ فِیْ طَعَامٍ وَّشَرَابٍ مَّا شِئْتُمْ لَقَدْ رَاَيْتُ نَبِيَّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يَجِدُ مِنَ الدَّقَلِ مَا يَمْلَاُ بِهٖ بَطْنَهٗ وَقُتَيْبَةُ لَمْ يَذْكُرْ بِهٖ۔

۷۴۵۹:نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے تھے کیاتم نہیں کھاتے اور پیتے جو چاہتے ہو۔میں نے تمہارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے ان کوخراب کھجور بھی پیٹ بھر کر نہیں ملتی تھی۔

۷۴۶۰:عَنْ سِمَاكٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ وَزَادَ فِیْ حَدِيْثِ زُهَيْرٍ وَّمَا تَرْضَوْنَ دُوْنَ اَلْوَانِ التَّمْرِ وَالزُّبْدِ۔

۷۴۶۰:ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔اس میں یہ ہے کہ تم بغیر کھجور اور مکھن کے طرح طرح کے کھانوں سے راضی نہیں ہوتے۔

۷۴۶۱:عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ يَخْطُبُ قَالَ ذَكَرَ عُمَرُ مَا اَصَابَ النَّاسُ مِنَ الدُّنْيَا فَقَالَ لَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَظَلُّ الْيَوْمَ يَلْتَوِیْ مَا يَجِدُ دَقَلًا يَمْلَاُ بِهٖ بَطْنَهٗ۔

۷۴۶۱:سماک بن حرب سے روایت ہے کہ میں نے سنا نعمان کو خطبہ پڑھتے ہوئے وہ کہتے تھے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ذکر کیا دنیا کا جو لوگوں نے حاصل کی پھر کہامیں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سارا دن بے قرار رہتے بھوک سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خراب کھجور نہ ملتی جس سے اپنا پیٹ بھریں۔

۷۴۶۲:عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ وَسَاَلَهٗ رَجُلٌ فَقَالَ اَلَسْنَا مِنْ فُقَرَآءِ الْمُهَاجِرِيْنَ فَقَالَ لَهٗ عَبْدُ

۷۴۶۲:عبداللہ بن عمرو بن عاص سے ایک شخص نے پوچھا کیا ہم مہاجرین فقیروں میں سے ہیں۔عبداللہ نے کہا تیری جورو ہے جس کے پاس تو رہتا

اللّٰهِ اَلَكَ امْرَأَةٌ تَأْوِىْ اِلَيْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ اَلَكَ مَسْكَنٌ تَسْكُنُهٗ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاَنْتَ مِنَ الْاَغْنِيَآءِ قَالَ فَاِنَّ لِىْ خَادِمًا قَالَ فَاَنْتَ مِنَ الْمُلُوْكِ۔

ہے۔ وہ بولا ہاں۔ عبداللہ نے کہا تیرا گھر ہے جس میں تو رہتا ہے۔ وہ بولا ہاں عبداللہ نے کہا تو امیروں میں سے ہے وہ بولا میرے پاس ایک خادم بھی ہے۔ عبداللہ نے کہا پھر تو تو بادشاہوں میں سے ہے۔

٧٤٦٣: قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَجَآءَ ثَلٰثَةُ نَفَرٍ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو وابْنِ الْعَاصِ وَاَنَا عِنْدَهٗ فَقَالُوْا لَهٗ يَا اَبَا مُحَمَّدٍ اِنَّا وَاللّٰهِ مَا نَقْدِرُ عَلٰى شَىْءٍ لَّانَفَقَةٍ وَلَا دَآبَّةٍ وَلَا مَتَاعٍ فَقَالَ لَهُمْ مَّا شِئْتُمْ اِنْ شِئْتُمْ رَجَعْتُمْ اِلَيْنَا فَاَعْطَيْنَاكُمْ مَّا يَسَّرَ اللّٰهُ لَكُمْ وَاِنْ شِئْتُمْ ذَكَرْنَا اَمْرَكُمْ لِلسُّلْطٰنِ وَاِنْ شِئْتُمْ صَبَرْتُمْ فَاِنِّىْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ فُقَرَآءَ الْمُهَاجِرِيْنَ يَسْبِقُوْنَ الْاَغْنِيَآءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِلَى الْجَنَّةِ بِاَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا قَالُوْا فَاِنَّا نَصْبِرُ لَانَسْاَلُ شَيْئًا۔

٧٤٦٣: ابوعبدالرحمان نے کہا تین آدمی عبداللہ بن عمرو بن عاص کے پاس آئے میں ان کے پاس موجود تھا۔ وہ کہنے لگے اے ابا محمد قسم اللہ کی ہم کو کوئی چیز میسر نہیں نہ خرچ ہے نہ سواری نہ اسباب عبداللہ نے کہا تم جو چاہو میں کروں اگر چاہتے ہو تو ہمارے پاس چلے آؤ ہم تم کو وہ دیں گے جو اللہ نے تمہاری تقدیر میں لکھا ہے اور اگر کہو تو ہم تمہارا ذکر بادشاہ سے کریں اور جو چاہو تو صبر کرو اس لیے کہ میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے ''مہاجرین محتاج مال داروں سے چالیس برس آگے (جنت میں) جائیں گے۔'' وہ بولے ہم صبر کرتے ہیں اور کچھ نہیں مانگتے۔

بَابُ: النَّهْىِ عَنِ الدُّخُوْلِ عَلٰى اَهْلِ الْحِجْرِ اِلَّا مَنْ يَّدْخُلُ بَاكِيًا

باب: قوم ثمود کے گھروں میں جانے سے ممانعت مگر جو روتا ہوا جائے

٧٤٦٤: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَصْحَابِ الْحِجْرِ لَا تَدْخُلُوْا عَلٰى هٰؤُلَاءِ الْقَوْمِ الْمُعَذَّبِيْنَ اِلَّا اَنْ تَكُوْنُوْا بَاكِيْنَ فَاِنْ لَّمْ تَكُوْنُوْا بَاكِيْنَ فَلَا تَدْخُلُوْا عَلَيْهِمْ اَنْ يُّصِيْبَكُمْ مِّثْلُ مَا اَصَابَهُمْ۔

٧٤٦٤: عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے وہ کہتے تھے رسول اللہ ﷺ نے اصحاب حجر (یعنی ثمود کے لوگ جو سب کے سب فرشتہ کی چیخ سے ہلاک ہو گئے) کی شان میں فرمایا ''(غزوہ تبوک میں اس قوم کے گھر ادھر ہی تھے) مت جاؤ ان عذاب والے لوگوں پر (یعنی ان کے گھروں میں) مگر روتے ہوئے (اللہ کے خوف سے اور پناہ مانگتے ہوئے اس کے عذاب سے) اگر تم روتے نہیں ہو تو وہاں مت جاؤ ایسا نہ ہو تم کو وہ عذاب آ لگے جو ان پر آیا تھا۔

٧٤٦٥: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ مَرَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْحِجْرِ فَقَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدْخُلُوْا مَسَاكِنَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ اِلَّا اَنْ تَكُوْنُوْا بَاكِيْنَ حَذَرًا اَنْ يُّصِيْبَكُمْ مِّثْلُ مَا

٧٤٦٥: عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حجر پر سے گزرے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''مت جاؤ ظالموں کے گھروں میں مگر روتے ہوئے اور بچو کہیں تم کو بھی وہ عذاب نہ ہو جو ان کو ہوا تھا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی سواری کو ڈانٹا اور جلدی چلایا یہاں تک کہ حجر پیچھے

اَصَابَهُمْ ثُمَّ زَجَرَ فَاسْرَعَ حَتّٰى خَلَّفَهَا۔

رہ گیا۔

٧٤٦٦: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّاسَ نَزَلُوْا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْحِجْرِ اَرْضِ ثَمُوْدَ فَاسْتَقَوْا مِنْ اٰبَارِهَا وَعَجَنُوْا بِهِ الْعَجِيْنَ فَاَمَرَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّهَرِيْقُوْا مَا اسْتَقَوْا وَ يَعْلِفُوْا الْاِبِلَ الْعَجِيْنَ وَاَمَرَهُمْ اَنْ يَّسْتَقُوْا مِنَ الْبِئْرِ الَّتِىْ كَانَتْ تَرِدُهَا النَّاقَةُ۔

۷۴۶۶: عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اترے حجر میں۔(یعنی ثمود کے ملک میں)انہوں نے وہاں کے کنوؤں کا پانی لیا پینے کے لیے اور اس پانی سے آٹا گوندھا۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حکم دیا''اس پانی کے بہا دینے کا جو پینے کے لیے تھا''اور آٹے کو حکم دیا کہ اونٹوں کو کھلا دیں اور حکم دیا کہ پینے کا پانی اس کنویں سے لیں جس پر اونٹنی آتی تھی صالح علیہ السلام کی۔

تشریح ❀ نووی نے کہا اس سے معلوم ہوا کہ ظالمین کے دیار میں خضوع اور مراقبہ سے جائے اور بہتر یہ ہے کہ جلد وہاں سے نکل جائے اور وہاں کا کھانا اور پانی استعمال نہ کرے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جو کھانا آدمی نہ کھا سکے وہ جانور کو کھلا دینا چاہئے (انتہی)

٧٤٦٧: عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ فَاسْتَقَوْا مِنْ بِئَارِهَا وَاعْتَجَنُوْا بِهٖ۔

۷۴۶۷: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

بَابُ : فَضْلِ الْاِحْسَانِ اِلَى الْاَرْمِلَةِ وَالْمِسْكِيْنِ وَالْيَتِيْمِ

باب: بیوہ اور یتیم اور مسکین سے سلوک کرنے کی فضیلت

٧٤٦٨: عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السَّاعِىْ عَلَى الْاَرْمِلَةِ وَالْمِسْكِيْنِ كَالْمُجَاهِدِ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَاَحْسِبُهٗ قَالَ وَكَالْقَائِمِ لَا يَفْتُرُ وَكَالصَّائِمِ لَا يُفْطِرُ۔

۷۴۶۸: ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا''جو شخص بیواؤں کے لیے کمائے اور محنت کرے یا مسکین کے لیے اس کے لیے ایسا درجہ ہے جیسے جہاد کرنے والے کا اللہ تعالیٰ کی راہ میں اور میں سمجھتا ہوں یہ بھی فرمایا جیسے اس کا جو نماز کے لیے کھڑا رہے اور نہ تھکے اور جیسے اس روزہ دار کا جو روزہ ناغہ نہ کرے۔''

٧٤٦٩: عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَافِلُ الْيَتِيْمِ لَهٗ اَوْلِغَيْرِهٖ اَنَا وَهُوَ كَهَاتَيْنِ فِى الْجَنَّةِ وَاَشَارَ مَالِكٌ بِالسَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى۔

۷۴۶۹: ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا''میں اور یتیم کی خبر گیری کرنے والا خواہ اس کا عزیز ہو یا غیر ہو جنت میں اس طرح سے ساتھ ہوں گے جیسے یہ دو انگلیاں اور مالک نے اشارہ کیا کلمہ کی انگلی اور بیچ کی انگلی سے۔

بَابُ : فَضْلِ بِنَاءِ الْمَسَاجِدِ

باب: مسجد بنانے کی فضیلت

٧٤٧٠: عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْخَوْلَانِيِّ يَذْكُرُ اَنَّهٗ سَمِعَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عِنْدَ قَوْلِ

۷۴۷۰: عبید اللہ خولانی سے روایت ہے جب حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مسجد نبوی کو توڑ کر بنایا تو لوگوں نے ان کے حق میں باتیں

النَّاسِ فِيهِ حِينَ بَنٰى مَسْجِدَ الرَّسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكُمْ قَدْ اَكْثَرْتُمْ وَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ بَنٰى مَسْجِدًا قَالَ بُكَيْرٌ حَسِبْتُ اَنَّهٗ قَالَ يَبْتَغِیْ بِهٖ وَجْهَ اللّٰهِ بَنَى اللّٰهُ لَهٗ مِثْلَهٗ فِی الْجَنَّةِ وَفِیْ رِوَايَةِ هَارُوْنَ بَنَى اللّٰهُ لَهٗ بَيْتًا فِی الْجَنَّةِ۔

کیں۔حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا تم نے بہت باتیں بنائیں اور میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے ''جو شخص بنائے ایک مسجد خالص اللہ تعالیٰ کے لیے (نہ نام کے لیے اور اس کی دلیل یہ ہے کہ اپنا نام اس پر کندہ نہ کرائے اور اگر پرانی مسجد موجود ہو تو اسی کی تعمیر کرے نئی نہ بنائے کہ دونوں مسجدیں اجاڑ ہوں) اللہ اس کے لیے ویسا ہی ایک گھر بنا دے گا جنت میں۔''

۷۴۷۱:عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِيْدٍ اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَرَادَ بِنَاءَ الْمَسْجِدِ فَكَرِهَ النَّاسُ ذٰلِكَ وَاَحَبُّوْا اَنْ يَّدَعَهٗ عَلٰى هَيْئَتِهٖ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ بَنٰى مَسْجِدًا لِلّٰهِ بَنَى اللّٰهُ لَهٗ فِی الْجَنَّةِ مِثْلَهٗ۔

۷۴۷۱:محمود بن لبید سے روایت ہے حضرت عثمانؓ نے مسجد نبوی کے بنانے کا ارادہ کیا۔لوگوں نے اس کو برا جانا اور یہ پسند کیا کہ وہ مسجد اسی شکل میں رہے (جیسے رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں تھی) انہوں نے کہا میں نے سنا ہے ''رسول اللہ ﷺ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جو شخص اللہ تعالیٰ کے لیے ایک مسجد بنائے اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں ایک گھر بنائے گا۔''

۷۴۷۲:عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّ فِیْ حَدِيْثِهِمَا بَنَى اللّٰهُ لَهٗ بَيْتًا فِی الْجَنَّةِ۔

۷۴۷۲:ترجمہ وہی جو گزرا۔

بَابُ : فَضْلِ الْاِنْفَاقِ عَلَى الْمَسَاكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ

باب: مسکین اور مسافر پر خرچ کرنے کا ثواب

۷۴۷۳:عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا رَجُلٌ بِفَلَاةٍ مِّنَ الْاَرْضِ فَسَمِعَ صَوْتًا فِیْ سَحَابَةٍ اسْقِ حَدِيْقَةَ فُلَانٍ فَتَنَحّٰى ذٰلِكَ السَّحَابُ فَاَفْرَغَ مَآءَهٗ فِیْ حَرَّةٍ فَاِذَا شَرْجَةٌ مِّنْ تِلْكَ الشِّرَاجِ قَدِ اسْتَوْعَبَتْ ذٰلِكَ الْمَآءَ كُلَّهٗ فَتَتَبَّعَ الْمَآءَ فَاِذَا رَجُلٌ قَائِمٌ فِیْ حَدِيْقَتِهٖ يُحَوِّلُ الْمَآءَ بِمِسْحَاتِهٖ فَقَالَ لَهٗ يَا عَبْدَ اللّٰهِ مَا اسْمُكَ قَالَ فُلَانٌ لِلْاِسْمِ الَّذِیْ سَمِعَ فِی السَّحَابَةِ فَقَالَ لَهٗ يَا عَبْدَاللّٰهِ لِمَ سَاَلْتَنِیْ عَنِ اسْمِیْ قَالَ اِنِّیْ سَمِعْتُ صَوْتًا فِی السَّحَابِ الَّذِیْ هٰذَا مَآءُهٗ يَقُوْلُ اسْقِ حَدِيْقَةَ

۷۴۷۳:ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''ایک بار ایک مرد تھا میدان میں اس نے بادل میں ایک آواز سنی فلانے کے باغ کو سینچ دیں (اس آواز کے بعد) بادل ایک طرف چلا اور ایک پتھریلی زمین میں پانی برسایا۔ایک نالی وہاں کی نالیوں میں سے بالکل لبالب ہوگئی۔سو وہ شخص برستے پانی کے پیچھے پیچھے گیا ناگاہ ایک مرد کو دیکھا کہ اپنے باغ میں کھڑا پانی کو اپنے پھاوڑے سے اِدھر اُدھر کرتا ہے سو اس نے باغ والے مرد سے کہا اے اللہ کے بندے تیرا کیا نام ہے۔اس نے کہا فلانا نام ہے وہی نام جو بادل میں سنا تھا۔پھر باغ والے نے اس شخص سے کہا اے اللہ کے بندے تو نے میرا نام کیوں پوچھا۔وہ بولا میں نے بادل میں ایک آواز سنی جس کا یہ پانی ہے کوئی کہتا ہے فلانے کے باغ کو سینچ دے تیرا نام لے کر سو تو اس باغ میں اللہ تعالیٰ کے احسان کی کیا شکر گزاری کرے گا۔باغ والے نے کہا جب

فُلَانٍ لِّاسْمِكَ فَمَا تَصْنَعُ فِيهَا قَالَ اَمَّا اِذْ قُلْتَ هٰذَا فَاِنِّي اَنْظُرُ اِلٰى مَا يَخْرُجُ مِنْهَا فَاَتَصَدَّقُ بِثُلُثِهٖ وَاٰكُلُ اَنَا وَعِيَالِيْ ثُلُثًا وَاَرُدُّ فِيهَا ثُلُثَهٗ۔

کہ تو نے یہ کہا تو اب میں البتہ دیکھتا رہوں گا اس کو جو اس باغ سے پیدا ہوگا۔ایک تہائی اس کی خیرات کروں گا اور ایک تہائی میں اور میرے بال بچے کھائیں گے اور ایک تہائی اس باغ کی مرمت میں خرچ کروں گا۔(حدیث سے معلوم ہوا کہ مال کا تہائی حصہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں صرف کرنا بہتر ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ فرشتے اللہ تعالیٰ کے حکم کے موافق پانی برساتے ہیں ایک ہی مقام میں ایک جگہ زیادہ اور ایک جگہ کم برستا ہے)

٧٤٧٤:عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ وَاَجْعَلُ ثُلُثَهٗ فِي الْمَسَاكِيْنِ وَالسَّآئِلِيْنَ وَابْنِ السَّبِيْلِ۔

۷۴۷۴: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔اس میں یہ ہے کہ ایک تہائی میں مسکینوں اور سائلوں اور مسافروں میں صرف کروں گا۔ •

بَابُ : تَحْرِيْمِ الرِّيَآءِ

باب: ریا اور نمائش کی حُرمت

٧٤٧٥:عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اَنَا اَغْنَى الشُّرَكَآءِ عَنِ الشِّرْكِ مَنْ عَمِلَ عَمَلًا اَشْرَكَ فِيْهِ مَعِيَ غَيْرِيْ تَرَكْتُهٗ وَشِرْكَهٗ۔

۷۴۷۵:ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں بہ نسبت اور شریکوں کے محض بے پرواہ ہوں ساجھی سے جس نے کوئی ایسا عمل کیا جس میں میرے ساتھ میرے غیر کو ملایا اور ساجھی کیا تو میں اس کو اور اس کے ساجھی کے کام کو چھوڑ دیتا ہوں (یعنی جو عبادت اور عمل دکھانے اور شہرت کے واسطے ہو وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک مقبول نہیں مردود ہے۔ اللہ اسی عبادت اور عمل کو قبول کرتا ہے جو اللہ ہی کے واسطے خالص ہو“ (دوسرے کا اس میں کچھ لگاؤ نہ ہو۔)

٧٤٧٦:عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللّٰهُ بِهٖ وَمَنْ رَّآءَى رَاءَى اللّٰهُ بِهٖ۔

۷۴۷۶:عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جو شخص لوگوں کو سنانے کے لیے نیک کام کرے گا اللہ تعالیٰ بھی قیامت کے دن اس کی ذلت لوگوں کو سنا دے گا اور جو شخص ریا کرے گا اللہ تعالیٰ بھی اس کو دکھلائے گا۔“ (یعنی صرف ثواب دکھلائے گا پر ملے گا کچھ نہیں تا کہ صرف حسرت ہی حسرت ہو۔)

٧٤٧٧:عَنْ جُنْدُبٍ الْعَلَقِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُّسَمِّعْ يُسَمِّعِ اللّٰهُ بِهٖ وَمَنْ يُّرَآئِيْ يُرَآئِي اللّٰهُ بِهٖ۔

۷۴۷۷: جندب علقیؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ”جو شخص لوگوں کو اپنی نیکی سنانا چاہے گا اللہ تعالیٰ اس کی برائی یا اس کا عذاب لوگوں کو سنائے گا اور جو شخص دکھانے کے لیے عبادت کرے گا اللہ بھی اس کو دکھلائے گا (یعنی قیامت کے دن اس کے عیب لوگوں کو دکھائے گا یا صرف ثواب لوگوں کو“ دکھلائے گا اور ملے گا کچھ نہیں سوائے خاک۔)

٧٤٧٨:عَنْ سُفْيَانَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَزَادَ وَلَمْ

۷۴۷۸:سفیان سے بھی مذکورہ بالا حدیث اسی سند سے مروی ہے۔

اَسْمَعْ اَحَدًا غَيْرَهٗ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ۔

٧٤٧٩: عَنْ سَلَمَةَ ابْنِ كُهَيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ جُنْدُبًا وَّلَمْ اَسْمَعْ اَحَدًا يَّقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَهٗ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بِمِثْلِ حَدِيْثِ الثَّوْرِيِّ۔

٧٤٧٩: حضرت سلمہؓ سے بھی مذکورہ بالا حدیث اسی سند سے مروی ہے۔

٧٤٨٠: عَنِ الْوَلِيْدِ ابْنِ حَرْبٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ۔

٧٤٨٠: ترجمہ وہی جو گزرا۔

بَابُ : حِفْظِ اللِّسَانِ

باب: زبان کو روکنے کا بیان

٧٤٨١: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ يَنْزِلُ بِهَا فِي النَّارِ اَبْعَدَ مَابَيْنَ الْمَشْرِقِ وَبَيْنَ الْمَغْرِبِ۔

٧٤٨١: ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا ''بندہ ایسی بات کہہ بیٹھتا ہے جس کی وجہ سے آگ میں اتنا اترتا جاتا ہے جیسے مشرق سے مغرب تک'' (جیسے کسی مسلمان کی شکایت یا مخبری حاکم وقت کے سامنے یا تہمت یا گالی یا کفر کا کلمہ اللہ یا رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ یا قرآن یا شریعت کے ساتھ پس انسان کو چاہئے کہ زبان کو قابو میں رکھے بے ضرورت بات نہ کرے)

٧٤٨٢: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مَايَتَبَيَّنُ مَا فِيْهَا يَهْوِيْ بِهَا فِي النَّارِ اَبْعَدَ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ۔

٧٤٨٢: بندہ ایک بات کہتا ہے اور نہیں جانتا اس میں کتنا نقصان ہے اس کے سبب سے آگ میں گرے گا اتنی دور تک جیسے مشرق سے مغرب۔

بَابُ : عُقُوْبَةِ مَنْ يَّاْمُرُ وَلَايَفْعَلُ وَيَنْهٰى وَلَا يَنْتَهِيْ

باب: جو شخص اوروں کو نصیحت کرے اور خود عمل نہ کرے اس کا عذاب

٧٤٨٣: عَنْ اُسَامَةَ ابْنِ زَيْدٍ قَالَ قِيْلَ لَهٗ اَلَا تَدْخُلُ عَلٰى عُثْمَانَ فَتُكَلِّمَهٗ فَقَالَ اَتَرَوْنَ اَنِّيْ لَا اُكَلِّمُهٗ اِلَّا اُسْمِعُكُمْ وَاللّٰهِ لَقَدْ كَلَّمْتُهٗ فِيْمَا بَيْنِيْ وَبَيْنَهٗ مَا دُوْنَ اَنْ اَفْتَتِحَ اَمْرًا لَّا اُحِبُّ اَنْ اَكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ فَتَحَهٗ وَلَا اَقُوْلُ لِاَحَدٍ يَكُوْنُ عَلَيَّ اَمِيْرًا اِنَّهٗ خَيْرُ النَّاسِ بَعْدَ مَا سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يُؤْتٰى بِالرَّجُلِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

٧٤٨٣: [illegible] زیدؓ سے روایت ہے ان سے کہا گیا تم حضرت عثمانؓ کے پاس نہیں جاتے اور ان سے گفتگو نہیں کرتے۔ انہوں نے کہا کیا تم سمجھتے ہو کہ میں ان سے گفتگو نہیں کرتا۔ میں تم کو سناؤں قسم اللہ کی میں ان سے باتیں کر چکا جو مجھ کو اپنے اور ان کے بیچ میں کرنا تھیں البتہ میں نے یہ نہیں چاہا کہ وہ بات کھولوں جس کا کھولنے والا پہلے میں ہی ہوں اور میں کسی کو جو مجھ پر حاکم ہو یہ نہیں کہتا کہ وہ سب لوگوں میں بہتر ہے میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے۔ آپ ﷺ فرماتے تھے ''قیامت کے دن ایک شخص لایا جائے گا پھر وہ

فَيُلْقٰى فِي النَّارِ مَتَنْدَلِقُ اَقْتَابُ بَطْنِهٖ فَيَدُوْرُبِهَا كَمَا يَدُوْرُ الْحِمَارُ بِالرَّحٰى فَيَجْتَمِعُ اِلَيْهِ اَهْلُ النَّارِ فَيَقُوْلُوْنَ يَا فُلَانُ مَالَكَ اَلَمْ تَكُنْ تَاْمُرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهٰى عَنِ الْمُنْكَرِ فَيَقُوْلُ بَلٰى قَدْ كُنْتُ اٰمُرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَا اٰتِيْهِ وَاَنْهٰى عَنِ الْمُنْكَرِ وَاٰتِيْهِ۔

جہنم میں ڈالا جائے گا اس کے پیٹ کی آنتیں باہر نکل آئیں گی وہ ان کو لئے ہوئے گدھے کی طرح جو چکی پیتا ہے چکر لگائے گا اور جہنم والے اس کے پاس اکٹھا ہوں گے اس سے پوچھیں گے اے فلانے کیا تو اچھی بات کا حکم نہیں کرتا تھا اور بری بات سے منع نہیں کرتا تھا۔ وہ کہے گا میں تو ایسا کرتا تھا لیکن دوسروں کو اچھی بات کا حکم کرتا اور خود نہ کرتا اور دسروں کو بری بات سے منع کرتا اور خود اس سے باز نہ رہتا۔"

۷۴۸۴:عَنْ اَبِیْ وَآئِلٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ اُسَامَةَ ابْنِ زَيْدٍ فَقَالَ رَجُلٌ مَا يَمْنَعُكَ اَنْ تَدْخُلَ عَلٰى عُثْمَانَ فَتُكَلِّمَهٗ فِيْمَا يَصْنَعُ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِمِثْلِهٖ۔

۷۴۸۴: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

بَابُ : النَّهْیِ عَنْ هَتْكِ الْاِنْسَانِ سَتْرَ نَفْسِهٖ

باب: انسان کو اپنا پردہ کھولنا منع ہے

۷۴۸۵:عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ كُلُّ اُمَّتِیْ مُعَافَاةٌ اِلَّا الْمُجَاهِرِيْنَ وَاِنَّ مِنَ الْاَجْهَارِ اَنْ يَّعْمَلَ الْعَبْدُ بِاللَّيْلِ عَمَلًا ثُمَّ يُصْبِحُ قَدْ سَتَرَهٗ رَبُّهٗ فَيَقُوْلُ يَا فُلَانُ قَدْ عَمِلْتُ الْبَارِحَةَ كَذَا وَكَذَا وَقَدْ بَاتَ يَسْتُرُهٗ رَبُّهٗ فَيَبِيْتُ يَسْتُرُهٗ رَبُّهٗ وَيُصْبِحُ يَكْشِفُ سِتْرَ اللّٰهِ عَنْهُ قَالَ زُهَيْرٌ وَّاِنَّ مِنَ الْهِجَارِ۔

۷۴۸۵:ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے "میری تمام امت کے گناہ بخشے جائیں گے مگر ان لوگوں کے جو اپنے گناہوں کو فاش کرتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ آدمی رات کو ایک گناہ کا کام کرے پھر صبح ہو اور پروردگار نے اس کا گناہ پوشیدہ رکھا ہو وہ دوسرے سے کہے اے فلانے میں نے گزشتہ رات کو ایسا ایسا کام کیا رات کو تو پروردگار نے اس کو چھپایا اور رات بھر چھپا تا رہا۔ صبح کو اس نے پردہ کھول دیا۔"

تشریح پوشیدہ گناہوں کو لوگوں سے ظاہر کرنا ایسا سخت گناہ کبیرہ ہے کہ معاف نہ ہوگا اس واسطے کہ اس میں گناہ پر جرأت اور بے پرواہی ثابت ہوتی ہے اور صاف ظاہر ہوتا ہے کہ ظاہر کرنے والا اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتا اور یہ جو بعض نادان کہتے ہیں کہ صاحب جس کا اللہ سے پردہ نہیں اس کا آدمی سے پردہ کرنا کیا ضرور سو غلط سمجھے ہیں کہ اگر وہ شرماتا اور ظاہر نہ کرتا البتہ اللہ تعالیٰ اس کی پردہ پوشی کرتا اور جب کہ اس نے بے حیا بن کر خود اپنا پردہ فاش کیا تو مغفرت اور پردہ پوشی کے لائق نہ رہا اور حدیث میں آیا ہے کہ پوشیدہ گناہ کی پوشیدہ توبہ کرے اور ظاہر گناہ کی ظاہر ہو کر توبہ کرے تاکہ نیک لوگ خوش ہو کر اس کی توبہ کے گواہ ہوں یا اور گناہ گار اس کو دیکھ کر توبہ پر مستعد ہوں۔ (تحفۃ الاخیار)

بَابُ : تَشْمِيْتِ الْعَاطِسِ وَكَرَاهَةِ التَّثَاؤُبِ

باب: چھینکنے والے کا جواب اور جمائی کی کراہت

۷۴۸۶:عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَّضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ عَطَسَ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلَانِ فَشَمَّتَ اَحَدَهُمَا وَلَمْ يُشَمِّتِ الْاٰخَرَ

۷۴۸۶:انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دو آدمیوں نے چھینکا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کا جواب دیا اور دوسرے کا جواب نہ دیا وہ بولا کہ اس نے چھینکا تو آپ نے

فَقَالَ الَّذِیْ لَمْ یُشَمِّتْهُ عَطَسَ فُلَانٌ فَشَمَّتَّهٗ وَعَطَسْتُ اَنَا فَلَمْ تُشَمِّتْنِیْ قَالَ اِنَّ هٰذَا حَمِدَاللّٰهَ وَ اِنَّكَ لَمْ تَحْمَدِ اللّٰهَ۔

جواب دیا لیکن میں نے چھینکا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب نہ دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اس نے (یعنی جس کا جواب دیا) اللہ کا شکر کیا اور تو نے اللہ تعالیٰ کا شکر نہ کیا۔''

تشریح ۞ نووی نے کہا کتاب السلام میں اس کی بحث گزر چکی اور اہل ظاہر کے نزدیک چھینک کا جواب دینا واجب ہے اور امام مالک کے نزدیک فرض کفایہ ہے اور شافعی کے اور اکثر علماء کے نزدیک سنت ہے۔

۷۴۸۷: عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ۔

۷۴۸۷: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۷۴۸۸: عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی اَبِیْ مُوسٰی وَهُوَ فِیْ بَیْتِ ابْنَةِالْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ رَّضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ فَعَطَسْتُ فَلَمْ یُشَمِّتْنِیْ وَعَطَسَتْ فَشَمَّتَهَا فَرَجَعْتُ اِلٰی اُمِّیْ فَاَخْبَرْتُهَا فَلَمَّا جَآءَ هَا قَالَتْ عَطَسَ عِنْدَكَ ابْنِیْ فَلَمْ تُشَمِّتْهُ وَعَطَسَتْ فَشَمَّتَّهَا فَقَالَ اِنَّ ابْنَكِ عَطَسَ فَلَمْ یَحْمَدِ اللّٰهَ فَلَمْ اُشَمِّتْهُ وَعَطَسَتْ فَحَمِدَتِ اللّٰهَ فَشَمَّتُّهَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذَا عَطَسَ اَحَدُ كُمْ فَحَمِدَاللّٰهَ فَشَمِّتُوْهُ فَاِنْ لَّمْ یَحْمَدِ اللّٰهَ فَلَا تُشَمِّتُوْهُ۔

۷۴۸۸: ابو بردہؓ سے روایت ہے میں ابوموسیٰ کے پاس گیا وہ فضل بن عباس کی بیٹی کے گھر میں تھے (ام کلثوم ان کا نام تھا۔ پہلے حضرت حسن کے نکاح میں تھیں، جب انہوں نے طلاق دے دی تو ابوموسیٰ نے ان کے ساتھ نکاح کر لیا) میں چھینکا تو ابوموسیٰ نے جواب نہ دیا (یعنی یرحمک اللہ نہ کہا) پھر وہ چھینکیں تو ان کو جواب دیا میں اپنی ماں کے پاس گیا اور ان سے یہ حال بیان کیا جب ابوموسیٰ ان کے پاس آئے تو میری ماں نے ان سے کہا میرا بیٹا چھینکا تو تم نے جواب نہ دیا اور وہ عورت چھینکی تو تم نے جواب دیا۔ ابوموسیٰ نے کہا تیرا بیٹا چھینکا تو اس نے الحمدللہ نہیں کہا، اس لیے میں نے جواب نہیں دیا اور وہ عورت چھینکی اس نے الحمدللہ کہا تو میں نے جواب دیا میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ ﷺ فرماتے تھے جب تم میں سے کوئی چھینکے پھر اللہ تعالیٰ کا شکر کرے (یعنی الحمدللہ کہے) تو اس کو جواب دو جو الحمدللہ نہ کہے اس کو جواب مت دو۔

۷۴۸۹: عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَطَسَ رَجُلٌ عِنْدَهٗ فَقَالَ لَهٗ یَرْحَمُكَ اللّٰهُ ثُمَّ عَطَسَ اُخْرٰی فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلُ مَزْكُوْمٌ۔

۷۴۸۹: سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے چھینکا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''یرحمک اللہ۔'' پھر وہ چھینکا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اس کو زکام ہو گیا۔''

۷۴۹۰: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ التَّثَاؤُبُ مِنَ الشَّیْطٰنِ فَاِذَا تَثَآوَبَ اَحَدُ كُمْ فَلْیَكْظِمْ مَا

۷۴۹۰: ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جمائی شیطان کی طرف سے ہے (کیونکہ وہ سستی اور ثقل کی نشانی ہے اور امتلاء بدن کی) پھر جب تم میں سے کسی کو جمائی آئے تو اس کو

اسْتَطَاعَ۔

رو کے جہاں تک ہو سکے (یعنی منہ پر ہاتھ رکھے)۔

۷۴۹۱:عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَثَاوَبَ اَحَدَ كُمْ فَلْیُمْسِكْ بِیَدِهٖ عَلٰی فَمِهٖ فَاِنَّ الشَّیْطٰنَ یَدْخُلُ۔

۷۴۹۱:ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جب کوئی تم میں سے جمائی لے تو اپنا ہاتھ اپنے منہ پر رکھے اس لیے کہ شیطان“ (مکھی یا کیڑا وغیرہ بعض وقت) ”اندر گھس جاتا ہے“ یا درحقیقت شیطان گھستا ہے اور یہی صحیح ہے)

۷۴۹۲:عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَثَاوَبَ اَحَدُكُمْ فَلْیُمْسِكْ بِیَدِهٖ فَاِنَّ الشَّیْطٰنَ یَدْخُلُ۔

۷۴۹۲:ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۷۴۹۳:عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَثَاوَبَ اَحَدُكُمْ فِی الصَّلٰوةِ فَلْیَكْظِمْ مَا اسْتَطَاعَ فَاِنَّ الشَّیْطٰنَ یَدْخُلُ۔

۷۴۹۳:”جب تم میں سے کسی کو نماز میں جمائی آئے تو اس کو روکے جہاں تک ہو سکے اس لیے کہ شیطان اندر گھستا ہے۔“ (دل میں وسوسہ ڈالنے کے لیے اور نماز میں بھلانے کے لیے)

۷۴۹۴:عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِ حَدِیْثِ بِشْرٍ وَّعَبْدِالْعَزِیْزِ۔

۷۴۹۴:ترجمہ وہی جو گزرا۔

بَابٌ : فِیْ اَحَادِیْثِ مُتَفَرِّقَةٍ

باب: متفرق حدیثوں کا بیان

۷۴۹۵:عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خُلِقَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ مِنْ نُّوْرٍ وَّ خُلِقَ الْجَآنُّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ وَّخُلِقَ اٰدَمُ مِمَّا وُصِفَ لَكُمْ۔

۷۴۹۵:ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”فرشتے نور سے بنائے گئے اور جن آگ کی لو سے اور حضرت آدم علیہ السلام اس سے جو قرآن میں بیان ہوا یعنی مٹی سے۔“

۷۴۹۶:عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فُقِدَتْ اُمَّةٌ مِّنْ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ لَایُدْرٰی مَا فَعَلَتْ وَلَا اُرَاهَا اِلَّا الْفَارَ اَلَا تَرَوْنَهَآ اِذَا وُضِعَ لَهَا اَلْبَانُ الْاِبِلِ لَمْ تَشْرَبْهُ قَالَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ فَحَدَّثْتُ هٰذَا الْحَدِیْثَ كَعْبًا فَقَالَ اَنْتَ سَمِعْتَهٗ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ ذٰلِكَ مِرَارًا قُلْتُ اَاَقْرَاُ التَّوْرٰةَ قَالَ اِسْحٰقُ فِیْ رِوَایَتِهٖ لَانَدْرِیْ

۷۴۹۶:ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”بنی اسرائیل کا ایک گروہ گم ہو گیا تھا معلوم نہ ہوا وہ کہاں گیا میں سمجھتا ہوں وہ گروہ چوہے ہیں (مسخ ہو گئے) (کیا تم نہیں دیکھتے جب چوہوں کے لیے اونٹ کا دودھ رکھو تو وہ نہیں پیتے جب بکری کا دودھ رکھو تو پی لیتے ہیں (گویا یہ قرینہ ہے کہ چوہے وہ بنی اسرائیل کے لوگ ہوں جو مسخ ہوئے تھے اگرچہ وہ زندہ نہ رہے ہوں اس لیے کہ بنی اسرائیل کی شریعت میں اونٹ کا گوشت اور اونٹ کا دودھ حرام تھا)“ ابو ہریرہؓ نے کہا یہ حدیث میں نے کعب سے بیان کی انہوں نے کہا تم نے یہ رسول اللہ ﷺ سے سنا۔ میں نے کہا ہاں۔ پھر انہوں نے پوچھا پھر پوچھا کئی بار پوچھا

مَافَعَلْتُ۔

میں نے کہا کیا میں تورات پڑھتا ہوں (جو اس میں دیکھ کر یہ روایت میں نے حاصل کی ہوگی۔ میرا تو سارا علم رسول اللہ ﷺ سے سنا ہوا ہے۔)

۷۴۹۷:عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ الْفَارَةُ مَسْخٌ وَّاٰیَةُ ذٰلِكَ اَنَّهٗ یُوْضَعُ بَیْنَ یَدَیْهَا لَبَنُ الْغَنَمِ فَشْتَرَبُهٗ وَیُوْضَعُ بَیْنَ یَدَیْهَا لَبَنُ الْاِبِلِ فَلَا تَذُوْقُهٗ فَقَالَ لَهٗ كَعْبٌ اَسَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَفَاُنْزِلَتْ عَلَیَّ التَّوْرٰةُ۔

۷۴۹۷:ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا چوہا آدمی ہے جو مسخ ہو گیا اور اس کی دلیل یہ ہے کہ چوہے کے سامنے بکری کا دودھ رکھو تو پی لیتا ہے اور اونٹ کا رکھو تو چکھتا تک نہیں۔ کعب نے کہا کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے ابو ہریرہ نے کہا پھر نہیں تو کیا مجھ پر تورات اتری تھی۔

۷۴۹۸:عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَایُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ وَّاحِدٍ مَرَّتَیْنِ۔

۷۴۹۸:ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''مؤمن کو ایک سوراخ سے دوبارہ ڈنگ نہیں لگتا (یعنی مؤمن کو ہوشیاری لازم ہے اور وہ یہ ہے کہ جب کسی معاملہ میں ایک بار خطا اٹھائے تو دوبارہ اس کو نہ کرے من جرب المجرب حلت به الندامة کا یہی مضمون ہے اور بعض نے کہا یہ حدیث آخرت کے کاموں میں ہے اور یہ حدیث آپؐ نے اس وقت فرمائی جب ایک شاعر کو جو آپ ﷺ کی ہجو کیا کرتا تھا قید کیا پھر احسان رکھ کر اسکو مفت چھوڑ دیا اس شرط سے کہ دوبارہ آپ ﷺ کو نہ ستائے لیکن اس نے چھٹنے کے بعد پھر وہی شرارت شروع کی۔ پھر پکڑا گیا۔ اس نے پھر درخواست کی مفت چھوڑ دینے کی تب آپؐ نے یہ حدیث فرمائی اس شاعر کا نام (باغرہ تھا)

۷۴۹۹:عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ۔

۷۴۹۹:ترجمہ وہی جو گزرا۔

بَابٌ: الْمُؤْمِنُ اَمْرُهٗ كُلُّهٗ خَیْرٌ

باب: مومن کا معاملہ سارے کا سارا خیر ہے

۷۵۰۰:عَنْ صُهَیْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجَبًا لِّاَمْرِ الْمُؤْمِنِ اِنَّ اَمْرَهٗ كُلَّهٗ لَهٗ خَیْرٌ وَّلَیْسَ ذَاكَ لِاَحَدٍ اِلَّا لِلْمُؤْمِنِ اِنْ اَصَابَتْهُ سَرَّآءُ شَكَرَ فَكَانَ خَیْرًا لَّهٗ وَاِنْ اَصَابَتْهُ ضَرَّآءُ صَبَرَ فَكَانَ خَیْرًا لَّهٗ۔

۷۵۰۰:صہیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''مؤمن کا بھی عجیب حال ہے اس کا ثواب کہیں نہیں گیا۔ یہ بات کسی کو حاصل نہیں ہے اگر اس کو خوشی حاصل ہوئی تو وہ شکر کرتا ہے اس میں بھی ثواب ہے اور جو اس کو نقصان پہنچا تو صبر کرتا ہے اس میں بھی ثواب ہے۔''

بَابُ: النَّهْیِ عَنِ الْمَدْحِ اِذَا كَانَ فِیْهِ

باب: بہت تعریف کرنے

اِفْرَاطٌ وَّخِيفَ مِنْهُ فِتْنَةٌ عَلَى الْمَمْدُوحِ — کی ممانعت

۷۵۰۱: عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ مَدَحَ رَجُلٌ رَجُلًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقَالَ وَيْحَكَ قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ مِرَارًا اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ مَادِحًا اَخَاهُ لَا مَحَالَةَ فَلْيَقُلْ اَحْسِبُ فُلَانًا وَّاللّٰهُ حَسِيبُهُ وَلَا اُزَكِّيْ عَلَى اللّٰهِ اَحَدًا اَحْسِبُهُ اِنْ كَانَ يَعْلَمُ ذَاكَ كَذَا وَكَذَا۔

۷۵۰۱: ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے ایک شخص کی تعریف کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”ہائے تو نے اپنے بھائی کی گردن کاٹی۔ اپنے بھائی کی گردن کاٹی“ کئی بار آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا۔ ”جب کوئی تم میں سے اپنے بھائی کی خواہ مخواہ تعریف کرنا چاہے تو یوں کہے میں سمجھتا ہوں اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے اور میں دل کا حال نہیں جانتا یا عاقبت کا علم اللہ تعالیٰ ہی کو ہے میں سمجھتا ہوں کہ وہ ایسا ہے ایسا ہے اگر اس بات کو جانتا ہو۔“

تشریح: نووی نے کہا امام مسلم نے اس باب میں کئی حدیثیں بیان کی ہیں جن سے تعریف کرنے کی ممانعت نکلتی ہے اور صحیحین میں بہت سی حدیثیں ہیں جن سے منہ پر تعریف کرنے کا جواز معلوم ہوتا ہے اور جمع یوں ہے کہ ممانعت جب ہے جب تعریف میں مبالغہ اور افراط کرے یا جس کی تعریف کرے اس کے غرور اور تکبر میں آ جانے کا ڈر ہو تو گویا اس کو تباہ کیا اور یہی مراد ہے گردن کاٹنے سے۔ البتہ جو شخص دیندار اور پرہیزگار ہو اور یہ ڈر نہ ہو کہ تعریف سے اس کو غرور پیدا ہو جائے گا اس کی تعریف کرنا منع نہیں بشرطیکہ مبالغہ نہ ہو بلکہ اگر اس نیت سے تعریف کرے کہ وہ نیکی زیادہ کرے یا اوروں کو ایسے کام کرنے کی ترغیب ہو تو مستحب ہے انتہی۔

مترجم کہتا ہے کہ ہمارے زمانہ میں کوئی تعریف کرنے والا ایسا نہیں الا ماشاء اللہ جس کے منہ پر خاک نہ ڈالی جائے۔ یہ لوگ تعریف میں اتنا مبالغہ کرتے ہیں کہ معاذ اللہ جھوٹ کا طومار باندھ دیتے ہیں ایک ایک گاؤں کے حاکم کو جس کی کوئی وقعت نہیں بادشاہ اور ظل اللہ اور سلطان اور مرجع عالم اور جہاں پناہ اور معلوم نہیں کیا کیا لغویات کہتے ہیں اور بادشاہ کو تو نہ پوچھیے شہنشاہ گیتی پناہ وہ وہ القاب کہتے ہیں اور لکھتے ہیں جو سوا اللہ تعالیٰ کے کسی کو لائق نہیں ہیں ان کی زبان پر اللہ کی پھٹکار اسی طرح وہ لوگ بھی ہیں جو خط خطوط اور عرائض میں مکتوب الیہ کے بے حد القاب لکھتے ہیں وہ بھی جھوٹے اور گنہگار ہیں اور قیامت کے دن ان سے اس جھوٹ پر مواخذہ ہوگا۔

۷۵۰۲: عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ ذُكِرَ عِنْدَهُ رَجُلٌ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا مِنْ رَّجُلٍ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ مِنْهُ فِيْ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْحَكَ قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ مِرَارًا يَقُوْلُ ذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ كَانَ اَحَدُكُمْ مَادِحًا اَخَاهُ لَا مَحَالَةَ فَلْيَقُلْ اَحْسِبُ فُلَانًا اِنْ كَانَ يُرٰى اَنَّهُ كَذٰلِكَ وَلَا اُزَكِّيْ عَلَى اللّٰهِ اَحَدًا۔

۷۵۰۲: ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک شخص کا ذکر آیا۔ ایک شخص بولا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول کے بعد کوئی شخص اس سے بہتر نہیں فلاں فلاں کام میں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہائے تو نے اپنے صاحب کی گردن کاٹی کئی بار یہ فرمایا پھر فرمایا ”اگر تم میں سے کوئی اپنے بھائی کی تعریف کرنا چاہے ضرور بالضرور تو یوں کہے میں خیال کرتا ہوں (اگر وہ واقعی ایسا ہو) کہ وہ ایسا ہے اس پر بھی میں اللہ کے سامنے کسی کو اچھا نہیں کہتا۔“ (یعنی معلوم نہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک کیا ہے کیونکہ یہ علم سوا اللہ کے کسی کو نہیں یا جس کو اللہ بتلائے۔)

۷۵۰۳:عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِ يَزِيْدَ ابْنِ زُرَيْعٍ وَلَيْسَ فِيْ حَدِيْثِهِمَا فَقَالَ رَجُلٌ مَّا مِنْ رَّجُلٍ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ مِنْهُ۔

۷۵۰۳:ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔اس میں یہ نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ کے رسول کے بعد اس سے کوئی بہتر نہیں۔

۷۵۰۴:عَنْ اَبِیْ مُوْسٰى قَالَ سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يُثْنِيْ عَلٰى رَجُلٍ وَّيُطْرِيْهِ فِي الْمِدْحَةِ فَقَالَ لَقَدْ اَهْلَكْتُمْ اَوْقَطَعْتُمْ ظَهْرَ الرَّجُلِ۔

۷۵۰۴:ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا ایک شخص کو تعریف کرتے ہوئے ایک شخص کی جو مبالغہ کر رہا تھا اس کی تعریف میں۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”تم نے ہلاک کیا یا کاٹا اس شخص کی پیٹھ کو۔“

۷۵۰۵:عَنْ اَبِیْ مَعْمَرٍ قَالَ قَامَ رَجُلٌ يُثْنِيْ عَلٰى اَمِيْرٍ مِّنَ الْاُمَرَآءِ فَجَآءَ الْمِقْدَادُ يَحْثِيْ عَلَيْهِ التُّرَابَ وَقَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَّحْثِيَ فِيْ وُجُوْهِ الْمَدَّاحِيْنَ التُّرَابَ ۔

۷۵۰۵:ابومعمر سے روایت ہے ایک شخص کسی امیر کی امیروں میں سے تعریف کر رہا تھا۔مقداد بن الاسودؓ نے اس پر مٹی ڈالنا شروع کی اور کہا حکم کیا ہم کو رسول اللہ ﷺ نے کہ تعریف کرنے والوں کے منہ پر مٹی ڈالو (مراد حقیقتاً مٹی ڈالنا ہے جیسے مقداد سمجھے یا ناامید کرنا ہے یا کچھ نہ دینا یا مطلب یہ ہے کہ تم ان کے سامنے اپنے منہ پر مٹی ڈالو یعنی اپنی عاجزی اور ذلت بیان کرو مغرور نہ ہو)

۷۵۰۶:عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ اَنَّ رَجُلًا جَعَلَ يَمْدَحُ عُثْمَانَ فَعَمِدَ الْمِقْدَادُ فَجَثَا عَلٰى رُكْبَتَيْهِ وَكَانَ رَجُلًا ضَخْمًا فَجَعَلَ يَحْثُوْا فِيْ وَجْهِهِ الْحَصْبَاءَ فَقَالَ لَهٗ عُثْمَانُ مَاشَانُكَ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا رَاَيْتُمُ الْمَدَّاحِيْنَ فَاحْثُوْا فِيْ وُجُوْهِهِمُ التُّرَابَ ۔

۷۵۰۶:ہمام بن حارث سے روایت ہے ایک شخص حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی تعریف کرنے لگا۔مقدادؓ اپنے گھٹنوں کے بل بیٹھے اور وہ موٹے آدمی تھے اور تعریف کرنے والے کے منہ پر کنکریاں ڈالنے لگے۔حضرت عثمانؓ نے کہا اے مقدادؓ تم کو کیا ہوا۔وہ بولے رسول اللہ علی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”جب تم تعریف کرنے والوں کو دیکھو تو ان کے منہ میں خاک ڈالو۔“

۷۵۰۷:عَنِ الْمِقْدَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ۔

۷۵۰۷:مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۷۵۰۸: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ حَدَّثَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَرَانِيْ فِي الْمَنَامِ اَتَسَوَّكُ بِسِوَاكٍ فَجَذَبَنِيْ رَجُلَانِ اَحَدُهُمَا اَكْبَرُ مِنَ الْاٰخَرِ فَنَاوَلْتُ السِّوَاكَ الْاَصْغَرَ مِنْهُمَا فَقِيْلَ لِيْ كَبِّرْ فَدَفَعْتُهٗ اِلَى الْاَكْبَرِ۔

۷۵۰۸:عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”میں نے خواب میں دیکھا میں مسواک کر رہا ہوں تو دو شخصوں نے مجھ کو کھینچا ایک بڑا تھا اور دوسرا چھوٹا۔میں نے چھوٹے کو مسواک دی۔مجھ سے کہا گیا بڑے کو دے“ (معلوم ہوا کہ بڑے کی عظمت کرنا چاہئے اور یہ ادب میں داخل ہے۔)

بَابُ : التَّثَبُّتِ فِي الْحَدِيْثِ وَحُكْمِ كِتَابَةِ الْعِلْمِ

باب: بات سمجھ کر کہنا اور علم کو لکھنا

۷۵۰۹:عَنْ عُرْوَةَ قَالَ كَانَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ وَيَقُوْلُ اسْمَعِيْ يَارَبَّةَ الْحُجْرَةِ اسْمَعِيْ يَارَبَّةَ الْحُجْرَةِ وَعَآئِشَةُ تُصَلِّيْ فَلَمَّا قَضَتْ صَلَاتَهَا قَالَتْ لِعُرْوَةَ اَلَا تَسْمَعُ اِلٰى هٰذَا مَقَالَتِهٖ اٰنِفًا اِنَّمَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ حَدِيْثًا لَوْعَدَّهُ الْعَادُّ لَاَحْصَاهُ۔

۷۵۰۹:عروہ سے روایت ہے ابو ہریرہؓ حدیث بیان کرتے تھے اور کہتے تھے سن اے حجرہ والی سن اے حجرہ والی اور حضرت عائشہؓ نماز پڑھتی تھیں۔ جب نماز پڑھ چکیں تو انہوں نے عروہؓ سے کہا تم نے ابو ہریرہؓ کی باتیں سنیں (اتنی دیر میں انہوں نے کتنی حدیثیں بیان کیں) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح سے بات کرتے تھے کہ گننے والا اس کو چاہتا تو گن لیتا (یعنی ٹھہر ٹھہر کر آہستہ) سے اور یہی تہذیب ہے چڑ چڑ اور جلدی جلدی باتیں کرنا عقلمندی اور دانائی کا شیوہ نہیں۔

۷۵۱۰:عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَكْتُبُوْا عَنِّيْ وَمَنْ كَتَبَ عَنِّيْ غَيْرَ الْقُرْاٰنِ فَلْيَمْحُهُ وَحَدِّثُوْا عَنِّيْ وَلَا حَرَجَ وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ قَالَ هَمَّامٌ اَحْسِبُهُ قَالَ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ۔

۷۵۱۰:ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''مت لکھو میرا کلام اور جس نے لکھا کچھ مجھ سے سن کر تو وہ اس کو میٹ ڈالے مگر قرآن کو نہ مٹائے۔ البتہ میری حدیث بیان کرو اس میں کچھ حرج نہیں اور جو شخص قصداً میرے اوپر جھوٹ باندھے وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے۔''

تشریح قاضی عیاض نے کہا سلف صحابہ اور تابعین میں بڑا اختلاف تھا علم کے لکھنے میں۔ اکثر نے اس کو مکروہ رکھا لیکن اکثر نے جائز رکھا پھر اس کے بعد اجماع ہو گیا اس کے جواز پر اور اختلاف جاتا رہا اور اس حدیث میں جو ممانعت ہے وہ محمول ہے اس شخص پر جو اچھا حافظہ رکھتا ہو لیکن لکھنے میں اس کو ڈر ہو کتابت پر اعتماد کرنے کا اور جس کا حافظہ اچھا نہ ہو اس کو لکھنے کی اجازت ہے اور حکم دیا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابو شاہ کے لیے لکھنے کا اور اسی قسم میں سے صحیفہ حضرت علیؓ کا اور کتاب عمرو بن حزم کی اور کتاب صدقہ کی اور زکوۃ کی اور ابو ہریرہؓ نے روایت کیا کہ عبداللہ بن عمرو لکھتے تھے اور میں لکھتا نہ تھا اور بعض نے کہا کہ یہ حدیث منسوخ ہے ان حدیثوں سے اور یہ اس وقت کی حدیث ہے جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ڈر تھا کہ کہیں قرآن اور حدیث نہ مل جائے جب اس سے اطمینان ہو گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اجازت دی کتابت کی اور بعض نے کہا کہ مطلب اس حدیث کا یہ ہے کہ قرآن اور میری حدیث ایک کتاب میں ملا کر نہ لکھو تا کہ پڑھنے والے کو شبہ نہ ہو۔ (نوویؒ)

بَابُ : قِصَّةِ اَصْحَابِ الْاُخْدُوْدِ

باب: اصحاب الاخدود کا قصہ

۷۵۱۱:عَنْ صُهَيْبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ مَلِكٌ فِيْمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ وَكَانَ لَهٗ سَاحِرٌ فَلَمَّا كَبِرَ قَالَ لِلْمَلِكِ اِنِّيْ قَدْ كَبِرْتُ فَابْعَثْ اِلَيَّ غُلَامًا اُعَلِّمْهُ السِّحْرَ فَبَعَثَ

۷۵۱۱:صہیبؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سے آگے ایک بادشاہ تھا اور اس کا ایک جادوگر تھا جب وہ جادوگر بوڑھا ہو گیا ہوں تو بادشاہ سے بولا میں بوڑھا ہو گیا ہوں میرے پاس کوئی لڑکا بھیج میں اس کو جادو سکھلاؤں بادشاہ نے اس کے پاس ایک لڑکا بھیجا، وہ اس کو جادو سکھلاتا تھا۔

اِلَیْهِ غُلَامًا یُّعَلِّمُهٗ فَکَانَ فِیْ طَرِیْقِهٖ اِذَا سَلَكَ رَاهِبٌ فَقَعَدَ اِلَیْهِ وَسَمِعَ کَلَامَهٗ فَاَعْجَبَهٗ فَکَانَ اِذَا اَتَی السَّاحِرَ مَرَّ بِالرَّاهِبِ وَقَعَدَ اِلَیْهِ فَاِذَا اَتَی السَّاحِرَ ضَرَبَهٗ فَشَکَا ذٰلِكَ اِلَی الرَّاهِبِ فَقَالَ اِذَا خَشِیْتَ السَّاحِرَ فَقُلْ حَبَسَنِیْ اَهْلِیْ وَاِذَا خَشِیْتَ اَهْلَكَ فَقُلْ حَبَسَنِی السَّاحِرُ فَبَیْنَمَا هُوَ کَذٰلِكَ اِذَا اَتٰی عَلٰی دَابَّةٍ عَظِیْمَةٍ قَدْ حَبَسَتِ النَّاسَ فَقَالَ الْیَوْمَ اَعْلَمُ السَّاحِرُ اَفْضَلُ اَمِ الرَّاهِبُ اَفْضَلُ فَاَخَذَ حَجَرًا فَقَالَ اللّٰهُمَّ اِنْ کَانَ اَمْرُ الرَّاهِبِ اَحَبَّ اِلَیْكَ مِنْ اَمْرِ السَّاحِرِ فَاقْتُلْ هٰذِهِ الدَّآبَّةَ حَتّٰی یَمْضِیَ النَّاسُ فَرَمَا هَا فَقَتَلَهَا وَمَضَی النَّاسُ فَاَتَی الرَّاهِبَ فَاَخْبَرَهٗ فَقَالَ لَهُ الرَّاهِبُ اَیْ بُنَیَّ اَنْتَ الْیَوْمَ اَفْضَلُ مِنِّیْ قَدْ بَلَغَ مِنْ اَمْرِكَ مَا اَرٰی وَاِنَّكَ سَتُبْتَلٰی فَاِنِ ابْتُلِیْتَ فَلَا تَدُلَّ عَلَیَّ وَکَانَ الْغُلَامُ یُبْرِئُ الْاَکْمَهَ وَالْاَ بْرَصَ وَیُدَاوِی النَّاسَ مِنْ سَائِرِ الْاَدْوَآءِ فَسَمِعَ جَلِیْسٌ لِّلْمَلِكِ کَانَ قَدْ عَمِیَ فَاَتَاهُ بِهَدَایَا کَثِیْرَةٍ فَقَالَ مَا هٰهُنَا لَكَ اَجْمَعُ اِنْ اَنْتَ شَفَیْتَنِیْ قَالَ اِنِّیْ لَآ اَشْفِیْ اَحَدًا اِنَّمَا یَشْفِی اللّٰهُ فَاِنْ اَنْتَ اٰمَنْتَ بِاللّٰهِ دَعَوْتُ اللّٰهَ فَشَفَاكَ فَاٰمَنَ بِاللّٰهِ فَشَفَاهُ اللّٰهُ فَاَتَی الْمَلِكَ فَجَلَسَ اِلَیْهِ کَمَا کَانَ یَجْلِسُ فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ مَنْ رَّدَّ عَلَیْكَ بَصَرَكَ قَالَ رَبِّیْ قَالَ وَلَكَ رَبٌّ غَیْرِیْ قَالَ رَبِّیْ وَرَبُّكَ اللّٰهُ فَاَخَذَهٗ فَلَمْ یَزَلْ یُعَذِّبُهٗ حَتّٰی دَلَّ عَلَی الْغُلَامِ فَجِیْئَ بِالْغُلَامِ فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ اَیْ بُنَیَّ قَدْ بَلَغَ مِنْ سِحْرِكَ مَا تُبْرِئُ الْاَکْمَهَ وَالْاَبْرَصَ وَتَفْعَلُ وَتَفْعَلُ فَقَالَ اِنِّیْ لَا

اس لڑکے کی آمدورفت کی راہ میں ایک راہب تھا (نصرانی درویش یعنی پادری تارک الدنیا) وہ لڑکا اس کے پاس بیٹھتا اور اس کا کلام سنتا۔ اس کو بھلا معلوم ہوتا جب جادوگر کے پاس جاتا تو راہب کی طرف ہو کر نکلتا اور اس کے پاس بیٹھتا پھر جب جادوگر کے پاس جاتا تو جادوگر اس کو مارتا۔ آخر لڑکے نے جادوگر کے مارنے کا راہب سے گلہ کیا۔ راہب نے کہا جب تو جادوگر سے ڈرے تو یہ کہہ دیا کر کہ میرے گھر والوں نے مجھ کو روک رکھا تھا اور جب تو اپنے گھر والوں سے ڈرے تو کہہ دیا کر کہ جادوگر نے مجھ کو روک رکھا تھا۔ اسی حالت میں وہ لڑکا رہا کہ ناگاہ ایک بڑے قد کے جانور پر گزرا جس نے لوگوں کو آمدورفت سے روک دیا تھا۔ لڑکے نے کہا کہ آج میں دریافت کرتا ہوں جادوگر افضل ہے یا راہب افضل ہے۔ اس نے ایک پتھر لیا اور کہا الٰہی اگر راہب کا طریقہ تجھ کو پسند ہو جادوگر کے طریقہ سے تو اس جانور کو قتل کرتا کہ لوگ چلیں پھریں۔ پھر اس کو مارا اس پتھر سے وہ جانور مر گیا اور لوگ چلنے پھرنے لگے۔ پھر وہ لڑکا راہب کے پاس آیا اس سے یہ حال کہا۔ وہ بولا بیٹا تو مجھ سے بڑھ گیا مقرر تیرا رتبہ یہاں تک پہنچا جو میں دیکھتا ہوں اور تو قریب آزمایا جائے گا پھر اگر تو آزمایا جائے تو میرا نام نہ بتلانا۔ اس لڑکے کا یہ حال تھا کہ اندھے اور کوڑھی کو اچھا کرتا اور ہر قسم کی بیماری کا علاج کرتا۔ یہ حال بادشاہ کے ایک مصاحب نے سنا وہ اندھا ہو گیا تھا وہ بہت سے تحفے لے کر لڑکے کے پاس آیا اور کہنے لگا یہ سب مال تیرا ہے اگر تو مجھ کو اچھا کر دے۔ لڑکے نے کہا میں کسی کو اچھا نہیں کرتا، اچھا کرنا تو اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔ اگر تو اللہ پر ایمان لائے تو میں اللہ سے دعا کروں وہ تجھ کو اچھا کر دے گا وہ مصاحب اللہ پر ایمان لایا۔ اللہ نے اس کو اچھا کر دیا۔ وہ بادشاہ کے پاس گیا اور اس کے پاس بیٹھا جیسا کہ بیٹھا کرتا تھا۔ بادشاہ نے کہا تیری آنکھ کس نے روشن کی۔ مصاحب بولا میرے مالک نے۔ بادشاہ نے کہا میرے سوا تیرا کون مالک ہے مصاحب نے کہا میرا اور تیرا دونوں کا مالک اللہ ہے۔ بادشاہ نے اس کو پکڑا اور مارنا شروع کیا اور مارتا رہا یہاں تک کہ اس نے لڑکے کا نام لیا۔ وہ لڑکا بلایا گیا۔ بادشاہ نے اس سے کہا اے بیٹا تو جادو میں اس درجہ پر پہنچا کہ اندھے اور کوڑھی کو اچھا کرتا ہے اور بڑے بڑے کام کرتا ہے۔ وہ بولا میں تو

اَشْفِيْ اَحَدًا اِنَّمَا يَشْفِي اللّٰهُ فَاَخَذَهٗ فَلَمْ يَزَلْ يُعَذِّبُهٗ حَتّٰى دَلَّ عَلَى الرَّاهِبِ فَجِيْئَ بِالرَّاهِبِ فَقِيْلَ لَهٗ ارْجِعْ عَنْ دِيْنِكَ فَاَبٰى فَدَعَا بِالْمِنْشَارِ فَوَضَعَ الْمِنْشَارَ فِيْ مَفْرِقِ رَاْسِهٖ فَشَقَّهٗ بِهٖ حَتّٰى وَقَعَ شِقَّاهُ ثُمَّ جِيْئَ بِالْغُلَامِ فَقِيْلَ لَهٗ ارْجِعْ عَنْ دِيْنِكَ فَاَبٰى فَوُضِعَ الْمِنْشَارُ فِيْ مَفْرِقِ رَاْسِهٖ فَشَقَّهٗ بِهٖ حَتّٰى وَقَعَ شِقَّاهُ ثُمَّ فَجِيْئَ بِالْغُلَامِ فَقِيْلَ لَهٗ ارْجِعْ عَنْ دِيْنِكَ فَاَبٰى فَدَفَعَهٗ اِلٰى نَفَرٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ فَقَالَ اذْهَبُوْا بِهٖ اِلٰى جَبَلِ كَذَا وَكَذَا فَاصْعَدُوْا بِهِ الْجَبَلَ فَاِذَا بَلَغْتُمْ ذُرْوَتَهٗ فَاِنْ رَّجَعَ عَنْ دِيْنِهٖ وَ اِلَّا فَاطْرَحُوْهُ فَذَهَبُوْا بِهٖ فَصَعِدُوْا بِهِ الْجَبَلَ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اكْفِنِيْهِمْ بِمَا شِئْتَ فَرَجَفَ بِهِمُ الْجَبَلُ فَسَقَطُوْا وَجَآءَ يَمْشِيْ اِلَى الْمَلِكِ فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ مَا فَعَلَ اَصْحَابُكَ قَالَ كَفَانِيْهِمُ اللّٰهُ فَدَفَعَهٗ اِلٰى نَفَرٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ فَقَالَ اذْهَبُوْا بِهٖ فَاحْمِلُوْهُ فِيْ قُرْقُوْرٍ فَتَوَسَّطُوْا بِهِ الْبَحْرَ فَاِنْ رَّجَعَ عَنْ دِيْنِهٖ وَاِلَّا فَاقْذِفُوْهُ فَذَهَبُوْا بِهٖ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اكْفِنِيْهِمْ بِمَا شِئْتَ فَانْكَفَاَتْ بِهِمُ السَّفِيْنَةُ فَغَرِقُوْا وَجَآءَ يَمْشِيْ اِلَى الْمَلِكِ فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ مَا فَعَلَكَ اَصْحَابُكَ كَفَانِيْهِمُ اللّٰهُ فَقَالَ لِلْمَلِكِ اِنَّكَ لَسْتَ بِقَاتِلِيْ حَتّٰى تَفْعَلَ مَآ اٰمُرُكَ بِهٖ قَالَ وَمَا هُوَ قَالَ تَجْمَعُ النَّاسَ فِيْ صَعِيْدٍ وَّاحِدٍ وَّتَصْلُبُنِيْ عَلٰى جِذْعٍ ثُمَّ خُذْ سَهْمًا مِّنْ كِنَانَتِيْ ثُمَّ ضَعِ السَّهْمَ فِيْ كَبِدِ الْقَوْسِ ثُمَّ قُلْ بِسْمِ اللّٰهِ رَبِّ الْغُلَامِ ثُمَّ ارْمِ فَاِنَّكَ اِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ قَتَلْتَنِيْ فَجَمَعَ النَّاسَ فِيْ صَعِيْدٍ وَّاحِدٍ وَّصَلَبَهٗ عَلٰى جِذْعٍ ثُمَّ اَخَذَ سَهْمًا

کسی کو اچھا نہیں کرتا اللہ اچھا کرتا ہے بادشاہ نے اس کو پکڑا اور مارتا رہا یہاں تک کہ اس نے راہب کا نام بتلایا۔ وہ راہب پکڑا ہوا آیا۔ اس سے کہا گیا اپنے دین سے پھر جا۔ اس نے نہ مانا۔ بادشاہ نے ایک آرہ منگوایا اور راہب کی چندیا پر رکھا اور اس کو چیر ڈالا یہاں تک کہ دو ٹکڑے ہو کر گرا پھر وہ مصاحب بلایا گیا اس سے کہا تو اپنے دین سے پھر جا۔ اس نے بھی نہ مانا۔ اس کی چندیا پر بھی آرہ رکھا اور چیر ڈالا یہاں تک کہ دو ٹکڑے ہو کر گرا۔ پھر وہ لڑکا بلایا گیا۔ اس سے کہا اپنے دین سے پلٹ جا۔ اس نے بھی نہ مانا، بادشاہ نے اس کو اپنے چند مصاحبوں کے حوالے کیا اور کہا کہ اس کو فلانے پہاڑ پر لے جا کر چوٹی پر چڑھاؤ۔ جب تم چوٹی پر پہنچو تو اس لڑکے سے پوچھو اگر وہ اپنے دین سے پھر جائے تو خیر۔ نہیں تو اس کو دھکیل دو۔ وہ اس کو لے گئے اور پہاڑ پر چڑھایا۔ لڑکے نے دعا کی الٰہی تو جس طرح سے چاہے مجھے ان کے شر سے بچا۔ پہاڑ ہلا اور وہ لوگ گر پڑے۔ وہ لڑکا بادشاہ کے پاس چلا آیا۔ بادشاہ نے پوچھا تیرے ساتھی کدھر گئے۔ اس نے کہا اللہ نے مجھ کو ان کے شر سے بچایا پھر بادشاہ نے اس کو اپنے چند مصاحبوں کے حوالے کیا اور کہا اور اس کو لے جاؤ۔ ایک ناؤ پر چڑھاؤ اور دریا کے اندر لیجاؤ۔ اگر اپنے دین سے پھر جائے تو خیر ورنہ اس کو دریا میں دھکیل دو۔ وہ لوگ اس کو لے گئے، لڑکے نے کہا الٰہی تو مجھ کو جس طرح چاہے ان کے شر سے بچائے۔ وہ ناؤ اوندھی ہو گئی اور لڑکے کے ساتھی سب ڈوب گئے اور لڑکا زندہ بچ کر بادشاہ کے پاس آیا۔ بادشاہ نے اس سے پوچھا تیرے ساتھی کہاں گئے۔ وہ بولا اللہ تعالیٰ نے ان سے مجھ کو بچایا۔ پھر لڑکے نے بادشاہ سے کہا تو مجھ کو نہ مار سکے گا یہاں تک کہ میں جو بتلاؤں وہ کرے۔ بادشاہ نے کہا وہ کیا اس نے کہا تو سب لوگوں کو ایک میدان میں جمع کر اور ایک لکڑی پر مجھ کو سولی دے پھر میرے ترکش سے ایک تیر لے اور کمان کے اندر رکھ پھر کہہ اللہ کے نام سے جو اس لڑکے کا مالک ہے مارتا ہوں پھر تیر مار۔ اگر تو ایسا کرے گا تو مجھ کو قتل کرے گا بادشاہ نے سب لوگوں کو ایک میدان میں جمع کیا اور اس لڑکے کو ایک لکڑی پر سولی دی پھر اس کے ترکش میں سے ایک تیر لیا اور تیر کو کمان کے اندر رکھ کر کہا اللہ کے نام سے مارتا ہوں جو اس لڑکے کا مالک ہے اور تیر مارا۔ وہ لڑکے کی کنپٹی پر لگا۔ اس نے اپنا ہاتھ تیر کے

مِنْ كِنَانَتِهٖ ثُمَّ وَضَعَ السَّهْمَ فِيْ كَبِدِ الْقَوْسِ ثُمَّ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ رَبِّ الْغُلَامِ ثُمَّ رَمَاهُ فَوَقَعَ السَّهْمُ فِيْ صُدْغِهٖ فَوَضَعَ يَدَهٗ فِيْ صُدْغِهٖ فِيْ مَوْضِعِ السَّهْمِ فَمَاتَ فَقَالَ النَّاسُ اٰمَنَّا بِرَبِّ الْغُلَامِ اٰمَنَّا بِرَبِّ الْغُلَامِ اٰمَنَّا بِرَبِّ الْغُلَامِ فَاُتِيَ الْمَلِكُ فَقِيْلَ لَهٗ اَرَاَيْتَ مَاكُنْتَ تَحْذَرُ قَدْ وَاللّٰهِ نَزَلَ بِكَ حَذَرُكَ قَدْ اٰمَنَ النَّاسُ فَاَمَرَ بِالْاُخْدُوْدِ بِاَفْوَاهِ السِّكَكِ فَخُدَّتْ وَاَضْرَمَ النِّيْرَانَ وَقَالَ مَنْ لَّمْ يَرْجِعْ عَنْ دِيْنِهٖ فَاحْمُوْهُ اَوْقِيْلَ لَهُ اقْتَحِمْ فَفَعَلُوْا حَتّٰى جَآءَتِ امْرَاَةٌ وَّمَعَهَا صَبِيٌّ لَّهَا فَتَقَاعَسَتْ اَنْ تَقَعَ فِيْهَا فَقَالَ لَهَا الْغُلَامُ يَااُمَّهْ اِصْبِرِيْ فَاِنَّكِ عَلَى الْحَقِّ۔

مقام پر رکھا اور مر گیا اور لوگوں نے یہ حال دیکھ کر کہا ہم تو اس رب کے مالک پر ایمان لائے۔ ہم اس لڑکے کے مالک پر ایمان لائے، ہم اس لڑکے کے مالک پر ایمان لائے۔ کسی نے بادشاہ سے کہا جو تو ڈرتا تھا اللہ کی قسم وہی ہوا یعنی لوگ ایمان لے آئے۔ بادشاہ نے حکم دیا راہوں کے ناکوں پر خندقیں کھودنے کا۔ پھر خندقیں کھودی گئیں اوران کے اندر خوب آگ بھڑکائی اور کہا جو شخص اس دین سے (یعنی لڑکے کے دین سے) نہ پھرے اس کو ان خندقوں میں دھکیل دو یا اس سے کہو کہ ان خندقوں میں گرے۔ لوگوں نے ایسا ہی کیا یہاں تک کہ ایک عورت آئی۔ اس کے ساتھ اسکا ایک بچہ بھی تھا۔ وہ عورت آگ میں گرنے سے جھجکی (پیچھے ہٹی) بچہ نے کہا اے ماں صبر کر تو سچے دین پر ہے، (تو مرنے کے بعد پھر چین ہی چین ہے پھر تو دنیا کی مصیبت سے کیوں ڈرتی ہے (نووی نے کہا اس حدیث سے اولیاء کی کرامات ثابت ہوتی ہیں اور یہ بھی نکلتا ہے کہ ضرورت کے وقت جھوٹ بولنا درست ہے اسی طرح مصلحت کے لیے)

بَابُ: قِصَّةِ اَبِی الْیَسَرِ وَحَدِیْثِ جَابِرِ الطَّوِیْلِ

باب: قصۂ ابی الیسر کا بیان اور جابر کی لمبی حدیث

۷۵۱۲:عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الْوَلِيْدِ بْنِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ خَرَجْتُ اَنَا وَاَبِيْ نَطْلُبُ الْعِلْمَ فِيْ هٰذَا الْحَيِّ مِنَ الْاَنْصَارِ قَبْلَ اَنْ يَّهْلِكُوْا فَكَانَ اَوَّلُ مَنْ لَّقِيْنَا اَبَا الْيَسَرِ صَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهٗ غُلَامٌ لَّهٗ مَعَهٗ ضِمَامَةٌ مِّنْ صُحُفٍ وَعَلٰى اَبِي الْيَسَرِ بُرْدَةٌ وَّمُعَافِرِيٌّ عَلٰى غُلَامِهٖ بُرْدَةٌ وَّمَعَافِرِيٌّ فَقَالَ لَهٗ اَبِيْ اَیْ عَمِّ اِنِّيْ اَرٰى فِيْ وَجْهِكَ سَفْعَةً مِّنْ غَضَبٍ قَالَ اَجَلْ كَانَ لِيْ عَلٰى فُلَانِ بْنِ فُلَانِ الْحَرَامِيِّ مَالٌ فَاَتَيْتُ اَهْلَهٗ فَسَلَّمْتُ فَقُلْتُ ثَمَّ هُوَ قَالُوْا لَا فَخَرَجَ عَلَيَّ ابْنٌ لَّهٗ جَفْرٌ فَقُلْتُ لَهٗ اَيْنَ اَبُوْكَ قَالَ

۷۵۱۲:عبادہ بن ولید بن عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے میں اور میرا باپ دونوں نکلے دین کا علم حاصل کرنے کے لیے انصار کے قبیلہ میں قبل اس کے کہ وہ مر جائیں۔ (یعنی انصار سے صحابہ کی حدیث سننے کے لیے) تو سب سے پہلے ہم ابوالیسر سے ملے جو صحابی تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ان کے ساتھ ان کا ایک غلام بھی تھا جو کتابوں (خطوں) کا ایک گٹھا لیے ہوئے تھا اور ابوالیسر کے بدن پر ایک چادر تھی اور ایک کپڑا تھا معافری (معافر ایک گاؤں ہے وہاں کا کپڑا اس کو معافری کہتے ہیں یا معافر ایک قبیلہ ہے) ان کے غلام پر بھی ایک چادر تھی اور ایک کپڑا تھا معافری (یعنی میاں اور غلام دونوں ایک ہی طرح کا لباس پہنے تھے) میں نے ان سے کہا اے چچا تمہارے چہرہ پر رنج کا نشان معلوم ہوتا ہے۔ وہ بولے ہاں میرا قرض آتا تھا فلانے پر جو فلانے کا بیٹا ہے بنی حرام کے قبیلہ میں سے۔ میں اس کے گھر والوں کے پاس گیا اور سلام

سَمِعَ صَوْتَكَ فَدَخَلَ اَرِيْكَةَ اُمِّيْ فَقُلْتُ اخْرُجْ اِلَيَّ فَقَدْ عَلِمْتُ اَيْنَ اَنْتَ فَخَرَجَ فَقُلْتُ مَا حَمَلَكَ عَلٰى اَنِ اخْتَبَاْتَ مِنِّيْ قَالَ اَنَاوَاللّٰهِ اُحَدِّثُكَ ثُمَّ لَا اَكْذِبُكَ خَشِيْتُ وَاللّٰهِ اَنْ اُحَدِّثَكَ فَاَكْذِبَكَ وَاَنْ اَعِدَكَ فَاُخْلِفَكَ وَكُنْتُ صَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنْتُ وَاللّٰهِ مُعْسِرًا قَالَ قُلْتُ آللّٰهِ قَالَ اَللّٰهِ قُلْتُ آللّٰهِ قَالَ اَللّٰهِ قُلْتُ آللّٰهِ قَالَ اَللّٰهِ قَالَ فَاَتٰى بِصَحِيْفَتِهٖ فَمَحَاهَا بِيَدِهٖ فَقَالَ قَالَ فَاِنْ وَّجَدْتَّ قَضَآءً فَاقْضِنِيْ وَاِلَّا اَنْتَ فِيْ حِلٍّ فَاَشْهَدُ بَصُرُ عَيْنَيَّ هَاتَيْنِ وَوَضَعَ اِصْبَعَيْهِ عَلٰى عَيْنَيْهِ وَسَمْعُ اُذُنَيَّ هَاتَيْنِ وَوَعَاهُ قَلْبِيْ هٰذَا وَاَشَارَ اِلٰى مَنَاطِ قَلْبِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُوْلُ مَنْ اَنْظَرَ مُعْسِرًا اَوْوَضَعَ عَنْهُ اَظَلَّهُ اللّٰهُ فِيْ ظِلِّهٖ۔

کیا، اور پوچھا وہ شخص کہاں ہے اس کا ایک بیٹا جو جوانی کے قریب تھا باہر نکلا۔ میں نے اس سے پوچھا تیرا باپ کہاں ہے۔ وہ بولا تمہاری آواز سن کر میری ماں کے چھپرکھٹ میں گھس گیا۔ تب تو میں نے آواز دی اور کہا اے فلانے باہر نکل میں نے جان لیا تو جہاں ہے۔ یہ سن کر وہ نکلا۔ میں نے کہا تو مجھ سے چھپ کیوں گیا۔ وہ بولا قسم اللہ کی میں جو تم سے کہوں گا، جھوٹ نہیں کہوں گا میں ڈرا قسم اللہ کی کہ تم سے جھوٹ بات کروں یا تم سے وعدہ کروں اور خلاف کروں اور تم صحابی ہو رسول اللہ ﷺ کے اور میں قسم اللہ کی محتاج ہوں۔ میں نے کہا سچ قسم اللہ کی تو محتاج ہے۔ وہ بولا قسم اللہ کی میں نے کہا قسم اللہ کی وہ بولا قسم اللہ کی۔ میں نے کہا قسم اللہ کی۔ وہ بولا قسم اللہ کی پھر اس کا تمسک لایا گیا۔ ابوالیسر نے اس کو اپنے ہاتھ سے میٹ دیا اور کہا اگر تیرے پاس روپیہ آئے تو ادا کرنا نہیں تو تو آزاد ہے تو میری ان دونوں آنکھوں کی بصارت نے دیکھا اور ابوالیسر نے اپنی دونوں انگلیاں اپنی آنکھوں پر رکھیں اور میرے ان دونوں کانوں نے سنا اور میرے دل نے یاد رکھا ابوالیسر نے اشارہ کیا اپنے دل کی رگ کی طرف رسول اللہ ﷺ سے آپ ﷺ فرماتے تھے جو شخص کسی تنگدست کو مہلت دے یا اس کو معاف کر دے اللہ تعالیٰ اس کو اپنے سایہ میں رکھے گا۔

٧٥١٣: قَالَ فَقُلْتُ لَهٗ اَنَا يَاعَمِّ لَوْاَنَّكَ اَخَذْتَ بُرْدَةَ غُلَامِكَ وَاَعْطَيْتَهٗ مَعَافِرِيَّكَ وَاَخَذْتَ مَعَافِرِيَّهٗ وَاَعْطَيْتَهٗ بُرْدَتَكَ فَكَانَتْ عَلَيْكَ حُلَّةٌ وَّعَلَيْهِ حُلَّةٌ فَمَسَحَ رَاْسِيْ وَقَالَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ فِيْهِ يَا ابْنَ اَخِيْ بَصُرَ عَيْنَيَّ هَاتَيْنِ وَسَمْعَ اُذُنَيَّ هَاتَيْنِ وَوَعَاهُ قَلْبِيْ هٰذَا وَاَشَارَ اِلٰى مَنَاطِ قَلْبِهٖ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُوْلُ اَطْعِمُوْهُمْ مِمَّا تَاْكُلُوْنَ وَاَلْبِسُوْهُمْ مِمَّا تَلْبَسُوْنَ وَكَانَ اَنْ اَعْطَيْتُهٗ مِنْ مَّتَاعِ الدُّنْيَا اَهْوَنَ عَلَيَّ مِنْ اَنْ يَّاْخُذَ مِنْ حَسَنَاتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

۷۵۱۳: عبادہ نے کہا میں نے ان سے کہا اے چچا تم اگر اپنے غلام کی چادر لے لو اور اپنا معافری اس کو دے دو تو تمہارے پاس بھی ایک جوڑا پورا ہو جائے گا اور اس کے پاس بھی ایک جوڑا ہو جائے گا۔ ابوالیسر نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور کہا یا اللہ برکت دے اس لڑکے کو۔ اے بھتیجے میرے میری ان دونوں آنکھوں نے دیکھا اور میرے ان دونوں کانوں نے سنا اور میرے اس دل نے یاد رکھا اور اشارہ کیا اپنے دل کی رگ کی طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے لونڈی اور غلام کو کھلاؤ جو تم کھاتے ہو اور پہناؤ جو تم پہنتے ہو پھر اگر میں اس کو دنیا کا سامان دے دوں تو وہ آسان ہے میرے نزدیک اس سے کہ وہ قیامت کے دن میری نیکیاں لے لے۔

٧٥١٤: ثُمَّ مَضَيْنَا حَتّٰى اَتَيْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ فِيْ مَسْجِدِهٖ وَهُوَ يُصَلِّيْ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ

۷۵۱۴: عبادہؓ نے کہا پھر ہم چلے یہاں تک کہ جابر بن عبداللہ انصاری کے پاس ان کی مسجد میں وہ ایک کپڑے کو لپیٹے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے۔ میں

مُشْتَمِلًا بِهٖ فَتَخَطَّيْتُ الْقَوْمَ حَتّٰى جَلَسْتُ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ فَقُلْتُ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ اَتُصَلِّيْ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ وَرِدَآئُكَ اِلٰى جَنْبِكَ قَالَ فَقَالَ بِيَدِهٖ فِيْ صَدْرِيْ هٰكَذَا وَفَرَّقَ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ وَقَوَّسَهَا اَرَدْتُّ اَنْ يَّدْخُلَ عَلَيَّ الْاَحْمَقُ مِثْلُكَ فَيَرَ انِيْ كَيْفَ اَصْنَعُ فَيَصْنَعُ مِثْلَهٗ اَتَا نَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَسْجِدِنَا هٰذَا وَفِيْ يَدِهٖ عُرْجُوْنُ ابْنِ طَابٍ فَرَاٰى فِيْ قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ نُخَامَةً فَحَكَّهَا بِالْعُرْجُوْنِ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا فَقَالَ اَيُّكُمْ يُحِبُّ اَنْ يُّعْرِضَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ فَخَشَعْنَا ثُمَّ قَالَ اَيُّكُمْ يُحِبُّ اَنْ يُّعْرِضَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ فَخَشَعْنَا ثُمَّ قَالَ اَيُّكُمْ يُحِبُّ اَنْ يُّعْرِضَ اللّٰهُ عَنْهُ قُلْنَا لَآ اَيُّنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَاِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا قَامَ يُصَلِّيْ فَاِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى قِبَلَ وَجْهِهٖ فَلَا يَبْصُقَنَّ قِبَلَ وَجْهِهٖ وَلَا عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَلْيَبْصُقْ عَنْ يَّسَارِهٖ تَحْتَ رِجْلِهِ الْيُسْرٰى فَاِنْ عَجِلَتْ بِهٖ بَادِرَةٌ فَلْيَقُلْ بِثَوْبِهٖ هٰكَذَا ثُمَّ طَوٰى ثَوْبَهٗ بَعْضَهٗ عَلٰى بَعْضٍ فَقَالَ اَرُوْنِيْ عَبِيْرًا فَقَامَ فَتًى مِّنَ الْحَيِّ يَشْتَدُّ اِلٰى اَهْلِهٖ فَجَآءَ بِخَلُوْقٍ فِيْ رَاحَتِهٖ فَاَخَذَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَهٗ عَلٰى رَاْسِ الْعُرْجُوْنِ ثُمَّ لَطَخَ بِهٖ عَلٰى اَثَرِ النُّخَامَةِ فَقَالَ جَابِرٌ فَمِنْ هُنَاكَ جَعَلْتُمُ الْخَلُوْقَ فِيْ مَسَاجِدِكُمْ۔

پھاندا لوگوں پر سے یہاں تک کے ان کے اور قبلہ کے بیچ میں بیٹھا میں نے کہا اللہ تم پر رحم کرے کیا تم ایک کپڑے میں نماز پڑھتے ہو اور تمہاری چادر پہلو میں رکھی ہے۔ انہوں نے اپنے ہاتھ سے میرے سینہ پر اس طرح سے اشارہ کیا انگلیوں کو کشادہ رکھا اور ان کو کمان کی طرح خم کیا اور کہا میں نے یہ چاہا کہ تیرے مانند کوئی احمق میرے پاس آئے پھر وہ مجھے دیکھے جو میں کرتا ہوں اور ویسا ہی کرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری اس مسجد میں آئے اور آپؐ کے ہاتھ میں ایک ڈالی تھی ابن طاب کی (جو ایک کھجور ہے) آپؐ نے مسجد میں قبلہ کی طرف بلغم دیکھا (کسی نے تھوکا تھا) آپؐ نے اس کو لکڑی سے کھرچ ڈالا پھر ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا تم میں سے کون یہ بات چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی طرف سے منہ پھر لے۔ ہم یہ سن کر ڈر گئے پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کون یہ چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی طرف سے منہ پھیر لے ہم یہ سن کر ڈر گئے پھر آپ نے فرمایا تم میں سے کون یہ چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی طرف سے منہ پھیر لے۔ ہم نے کہا کوئی نہیں یہ چاہتا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی کھڑا ہو نماز میں تو اللہ تبارک وتعالیٰ اس کے منہ کے سامنے ہے (نووی نے کہا یعنی جہت جس کو اللہ نے عظمت دی یا کعبہ) تو اپنے منہ کے سامنے نہ تھوکے اور نہ داہنی طرف بلکہ بائیں طرف بائیں پاؤں کے تلے۔ اگر بلغم جلدی نکلنا چاہے تو اپنے کپڑے میں تھوک کر ایسا کر لے پھر اپنے کپڑے کو تہ بتہ لپیٹا۔ بعد اس کے فرمایا میرے پاس خوشبو لاؤ۔ ایک جوان ہمارے قبیلہ میں سے لپکا اور اپنے گھر والوں میں دوڑا گیا اور اپنی ہتھیلی میں خوشبو لے کر آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خوشبو کو لکڑی کی نوک پر لگایا اور جہاں اس بلغم کا نشان مسجد پر تھا وہاں خوشبو لگا دی۔ جابرؓ نے کہا اس حدیث سے تم اپنی مسجدوں میں خوشبو رکھتے ہو۔

۷۵۱۵: سِرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةِ بَطْنِ بُوَاطٍ وَهُوَ يَطْلُبُ الْمَجْدِيَّ بْنَ عَمْرٍو الْجُهَنِيَّ وَكَانَ النَّاضِحُ يَعْقُبُهٗ مِنَّا الْخَمْسَةُ وَالسِّتَّةُ وَالسَّبْعَةُ فَدَارَتْ

۷۵۱۵: جابرؓ نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلے بطن بواط کی لڑائی میں (وہ ایک پہاڑ ہے جہینہ کے پہاڑوں میں سے) اور آپؐ تلاش میں تھے مجدی بن عمرو جہنی کے (جو ایک کافر تھا) اور ہم لوگوں کا یہ حال تھا کہ پانچ اور چھ اور سات آدمیوں میں ایک اونٹ تھا جس پر باری باری سوار ہوتے تو

عُقْبَةُ رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ عَلٰى نَاضِحٍ لَّهٗ فَاَنَاخَهٗ فَرَكِبَهٗ ثُمَّ بَعَثَهٗ فَتَلَدَّنَ عَلَيْهِ بَعْضَ التَّلَدُّنِ فَقَالَ لَهٗ شَأْ لَعَنَكَ اللّٰهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هٰذَا اللَّاعِنُ بَعِيْرَهٗ قَالَ اَنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ انْزِلْ عَنْهُ فَلَا تَصْحَبْنَا بِمَلْعُوْنٍ لَا تَدْعُوْا عَلٰى اَنْفُسِكُمْ وَلَا تَدْعُوْا عَلٰى اَوْلَادِكُمْ وَلَا تَدْعُوْا عَلٰى اَمْوَالِكُمْ لَا تُوَافِقُوْا مِنَ اللّٰهِ سَاعَةً يُّسْاَلُ فِيْهَا عَطَآءٌ فَيَسْتَجِيْبُ لَكُمْ۔

ایک انصاری کی باری آئی چڑھنے کی۔ اس نے اونٹ کو بٹھایا اس پر چڑھا پھر اس کو اٹھایا تو وہ کچھ اڑا۔ وہ انصاری بولا شاء (یہ کلمہ ہے اونٹ کے ڈانٹنے کا) اللہ تجھ پر لعنت کرے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ کون ہے جو لعنت کرتا ہے اپنے اونٹ پر۔ وہ انصاری بولا میں ہوں یا رسول اللہ ﷺ۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس اونٹ پر سے اتر جا اور ہمارے ساتھ وہ نہ رہے جس پر لعنت کی گئی ہو۔ مت بددعا کرو اپنی جانوں کے لیے اور مت بددعا کرو اپنی اولاد کے لیے اور مت بددعا کرو اپنے مالوں کے لیے۔ ایسا نہ ہو یہ بددعا اس ساعت میں نکلے جب اللہ سے کچھ مانگا جاتا ہے اور وہ قبول کرتا ہے (تو تمہاری بددعا بھی قبول ہو جائے اور تم پر آفت آئے)۔

٧٥١٦: سِرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اِذَا كَانَتْ عُشَيْشِيَةٌ وَّدَنَوْنَا مَآءً مِّنْ مِّيَاهِ الْعَرَبِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَّجُلٌ يَّتَقَدَّمُنَا فَيَمْدُرُ الْحَوْضَ فَيَشْرَبُ وَيَسْقِيْنَا قَالَ جَابِرٌ فَقُمْتُ فَقُلْتُ هٰذَا رَجُلٌ يَّارَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ رَجُلٍ مَّعَ جَابِرٍ فَقَامَ جَبَّارُ بْنُ صَخْرٍ فَانْطَلَقْنَا اِلَى الْبِئْرِ فَنَزَعْنَا فِي الْحَوْضِ سَجْلًا اَوْسَجْلَيْنِ ثُمَّ مَدَرْنَاهُ ثُمَّ نَزَعْنَا فِيْهِ حَتّٰى اَفْهَقْنَاهُ فَكَانَ اَوَّلَ طَالِعٍ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَتَاْذَنَانِ قُلْنَا نَعَمْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَشْرَعَ نَاقَتَهٗ فَشَرِبَتْ شَنَقَ لَهَا فَشَجَتْ فَبَالَتْ ثُمَّ عَدَلَ بِهَا فَاَنَاخَهَا ثُمَّ جَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْحَوْضِ فَتَوَضَّاَ مِنْهُ ثُمَّ قُمْتُ فَتَوَضَّاْتُ مِنْ مُّتَوَضَّاِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبَ جَبَّارُ ابْنُ صَخْرٍ يَّقْضِيْ حَاجَتَهٗ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصَلِّيَ وَكَانَتْ عَلَيَّ بُرْدَةٌ ذَهَبْتُ اَنْ اُخَالِفَ

٧٥١٦: جابر نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ چلے جب شام ہوئی اور عرب کے ایک پانی سے قریب ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کون شخص ہم لوگوں سے آگے بڑھ کر حوض کو درست کر رکھے گا آپ بھی پئے اور ہم کو بھی پلائے گا۔ جابر نے کہا میں کھڑا ہوا اور عرض کیا یہ شخص آگے جائے گا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اور کون شخص جابر کے ساتھ جاتا ہے تو جبار بن صخر اٹھے خیر ہم دونوں آدمی کنوئیں کی طرف چلے اور حوض میں ایک یا دو ڈول ڈالے پھر اس پر مٹی لگائی۔ بعد اس کے اس میں پانی بھرنا شروع کیا یہاں تک کہ لبالب بھر دیا۔ سب سے پہلے ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دکھلائی دیئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا تم دونوں شخص اجازت دیتے ہو (مجھ کو پانی پلانے کی اپنے جانور کو) ہم نے عرض کیا ہاں رسول اللہ! آپ ﷺ نے اپنی اونٹنی کو چھوڑا۔ اس نے پانی پیا پھر آپ ﷺ نے اس کی باگ کھینچی اس نے پانی پینا موقوف کیا اور پیشاب کیا۔ پھر آپ ﷺ اس کو الگ لے گئے اور بٹھا دیا۔ بعد اس کے رسول اللہ ﷺ حوض کی طرف آئے اور وضو کیا اس میں سے۔ میں بھی کھڑا ہوا اور جہاں سے آپ ﷺ نے وضو کیا تھا میں نے بھی وضو کیا۔ جبار بن صخر حاجت کے لئے گئے۔ رسول اللہ ﷺ نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہوئے۔ میرے بدن پر ایک چادر تھی۔ میں اس کو دونوں

بَيْنَ طَرَفَيْهَا فَلَمْ تَبْلُغْ لِيْ وَكَانَتْ لَهَا ذَبَاذِبُ فَنَكَّسْتُهَا ثُمَّ خَالَفْتُ بَيْنَ طَرَفَيْهَا ثُمَّ تَوَاقَصْتُ عَلَيْهَا ثُمَّ جِئْتُ حَتّٰى قُمْتُ عَنْ يَسَارِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخَذَ بِيَدِيْ فَاَدَارَنِيْ حَتّٰى اَقَامَنِيْ عَنْ يَمِيْنِهٖ ثُمَّ جَآءَ جَبَّارُ بْنُ صَخْرٍ فَتَوَضَّاَ ثُمَّ جَآءَ فَقَامَ عَنْ يَسَارِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَيْدِيْنَا جَمِيْعًا فَدَفَعَنَا حَتّٰى اَقَامَنَا خَلْفَهٗ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمُقُنِيْ وَاَنَالَا اَشْعُرُ ثُمَّ فَطِنْتُ بِهٖ فَقَالَ هٰكَذَا بِيَدِهٖ يَعْنِيْ شُدَّ وَسَطَكَ فَلَمَّا فَرَغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَاجَابِرُ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِذَا كَانَ وَاسِعًا فَخَالِفْ بَيْنَ طَرَفَيْهِ وَاِذَا كَانَ ضَيِّقًا فَاشْدُدْهُ عَلٰى حَقْوِكَ۔

کناروں کو الٹنے لگا وہ چھوٹی ہوئی۔ اس میں پھندنے لگے تھے۔ آخر میں اس کو اوندھا کیا پھر اس کے دونوں کنارے الٹے کیے پھر اس کو باندھا اپنی گردن سے۔ اس کے بعد میں آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بائیں طرف کھڑا ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا اور گھمایا اور داہنی طرف کھڑا کیا پھر جبار بن صخر آئے۔ انہوں نے بھی وضو کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بائیں طرف کھڑے ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم دونوں کے ہاتھ پکڑے اور پیچھے ہٹایا یہاں تک کہ ہم کو کھڑا کیا اپنے پیچھے (معلوم ہوا کہ اتنا عمل نماز میں درست ہے) پھر رسول اللہ صلی علیہ وآلہ وسلم نے مجھ کو گھورنا شروع کیا اور مجھ کو خبر نہیں۔ بعد اس کے خبر ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ کیا اپنے ہاتھ سے کہ اپنی کمر باندھ لے (تاکہ ستر نہ کھلے) جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو کہا اے جابر میں نے عرض کیا حاضر ہوں یا رسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب چادر کشادہ ہو تو اس کے دونوں کنارے الٹ لے اور جب تنگ ہو تو اس کو کمر پر باندھ لے۔

٧٥١٧: سِرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ قُوْتُ كُلِّ رَجُلٍ فِيْ مِنَّا كُلِّ يَوْمٍ تَمْرَةً فَكَانَ يَمَصُّهَا ثُمَّ يَصُرُّهَا فِيْ ثَوْبِهٖ وَكُنَّا نَخْتَبِطُ بِقِسِيِّنَا وَنَاْكُلُ حَتّٰى قَرِحَتْ اَشْدَاقُنَا فَاُقْسِمُ اُخْطِئَهَا رَجُلٌ مِّنَّا يَوْمًا فَانْطَلَقْنَا بِهٖ نَنْعَشُهٗ فَشَهِدْنَا اَنَّهٗ لَمْ يُعْطَهَا فَاُعْطِيَهَا فَقَامَ فَاَخَذَهَا۔

۷۵۱۷: جابرؓ نے کہا پھر ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلے اور ہم میں سے ہر ایک شخص کو خوراک کے لئے ہر روز ایک کھجور ملتی تھی وہ اس کو چوس لیتا پھر اس کو پھراتا اپنے دانتوں میں اور ہم اپنی کمانوں سے درخت کے پتے جھاڑتے اور ان کو کھاتے یہاں تک کہ ہمارے کلپھڑے زخمی ہو گئے (پتے کھاتے کھاتے اس کی گرمی اور خشکی سے) پھر کھجور کا بانٹنے والا ایک دن ہم میں سے ایک شخص کو بھول گیا۔ ہم اس شخص کو اٹھا کر لے گئے اور گواہی دی کہ اس کو کھجور نہیں ملی۔ بانٹنے والے نے اس کو کھجور دی۔ وہ کھڑا ہو گیا اور کھجور لے لی۔

٧٥١٨: سِرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى نَزَلْنَا وَادِيًا اَفْيَحَ فَذَهَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقْضِيْ حَاجَتَهٗ فَاتَّبَعْتُهٗ بِاِدَاوَةٍ مِّنْ مَّآءٍ فَنَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَلَمْ يَرَ شَيْئًا يَسْتَتِرُ بِهٖ وَاِذَا شَجَرَتَانِ بِشَاطِئِ الْوَادِيْ فَانْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلٰى اِحْدٰهُمَا فَاَخَذَ بِغُصْنٍ مِّنْ اَغْصَانِهَا فَقَالَ انْقَادِيْ عَلَيَّ بِاِذْنِ اللّٰهِ فَانْقَادَتْ

۷۵۱۸: پھر ہم چلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ یہاں تک کہ ایک کشادہ وادی میں اترے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حاجت کو تشریف لے چلے۔ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے ہوا ایک ڈول پانی کا لے کر۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ آڑ نہ پائی۔ دیکھا تو دو درخت وادی کے کنارے پر لگے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک درخت کے پاس گئے اور اس کی ڈالی پکڑی پھر فرمایا میرا تابعدار ہو جا۔ اللہ تعالیٰ کے حکم سے۔ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا تابعدار ہو گیا جیسے

مَعَهٗ كَالْبَعِيْرِ الْمَخْشُوْشِ الَّذِيْ يُصَانِعُ قَائِدَهٗ حَتّٰى اَتَى الشَّجَرَةَ الْاُخْرٰى فَاَخَذَ بِغُصْنٍ مِّنْ اَغْصَانِهَا فَقَالَ انْقَادِيْ عَلَيَّ بِاِذْنِ اللّٰهِ فَانْقَادَتْ مَعَهٗ كَذٰلِكَ حَتّٰى اِذَا كَانَ بِالْمَنْصَفِ مِمَّا بَيْنَهُمَا لَاءَمَ بَيْنَهُمَا يَعْنِيْ جَمَعَهُمَا فَقَالَ الْتَئِمَا عَلَيَّ بِاِذْنِ اللّٰهِ فَالْتَاَمَتَا قَالَ جَابِرٌ فَخَرَجْتُ اُحْضِرُ مَخَافَةَ اَنْ يُّحِسَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِقُرْبِيْ فَيَتَبَعَّدَ قَالَ ابْنُ عَبَّادٍ فَيَتَبَعَّدَ فَجَلَسْتُ اُحَدِّثُ نَفْسِيْ فَحَانَتْ مِنِّيْ لَفْتَةٌ فَاِذَا اَنَا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مُقْبِلًا وَاِذَا الشَّجَرَتَانِ قَدِ افْتَرَقَتَا فَقَامَتْ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُمَا عَلٰى سَاقٍ فَرَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَقَفَ وَقْفَةً فَقَالَ بِرَاْسِهٖ هٰكَذَا وَاَشَارَ اَبُوْ اِسْمٰعِيْلَ بِرَاْسِهٖ يَمِيْنًا وَّ شِمَالًا ثُمَّ اَقْبَلَ فَلَمَّا انْتَهٰى اِلَيَّ قَالَ يَا جَابِرُ هَلْ رَاَيْتَ مَقَامِيْ قُلْتُ نَعَمْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَانْطَلِقْ اِلَى الشَّجَرَتَيْنِ فَاقْطَعْ مِنْ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُمَا غُصْنًا فَاَقْبِلْ بِهِمَا حَتّٰى اِذَا قُمْتَ مَقَامِيْ فَاَرْسِلْ غُصْنًا عَنْ يَّمِيْنِكَ وَ غُصْنًا عَنْ يَّسَارِكَ قَالَ جَابِرٌ فَقُمْتُ فَاَخَذْتُ حَجَرًا فَكَسَرْتُهٗ وَحَسَرْتُهٗ فَانْذَلَقَ لِيْ فَاَتَيْتُ الشَّجَرَتَيْنِ فَقَطَعْتُ مِنْ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُمَا غُصْنًا ثُمَّ اَقْبَلْتُ اَجُرُّهُمَا حَتّٰى قُمْتُ مَقَامَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَرْسَلْتُ غُصْنًا عَنْ يَّمِيْنِيْ وَغُصْنًا عَنْ يَّسَارِيْ ثُمَّ لَحِقْتُهٗ فَقُلْتُ قَدْ فَعَلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَعَمَّ ذَاكَ قَالَ اِنِّيْ مَرَرْتُ بِقَبْرَيْنِ يُعَذَّبَانِ فَاَحْبَبْتُ بِشَفَاعَتِيْ اَنْ يُّرَفَّهَا عَنْهُمَا مَادَامَ الْغُصْنَانِ رَطْبَيْنِ۔

وہ اونٹ جس کی ناک میں لکڑی دی جاتی ہے تابعدار ہو جاتا ہے۔اپنے کھینچنے والے کا یہاں تک کہ آپ ﷺ دوسرے درخت کے پاس آئے اور اس کی بھی ایک ڈالی پکڑی پھر فرمایا میرا تابعدار ہو جا اللہ تعالیٰ کے حکم سے۔وہ بھی آپ ﷺ کے ساتھ ہوا اسی طرح یہاں تک کہ جب آپ ﷺ بیچا بیچ میں ان درختوں کے پہنچے تو ان کو ایک ساتھ رکھ دیا اور فرمایا دونوں جڑ جاؤ میرے سامنے اللہ تعالیٰ کے حکم سے۔وہ دونوں درخت جڑ گئے۔جابر نے کہا میں نکلا دوڑتا ہوا اس ڈر سے کہ کہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھ کو نزدیک دیکھیں اور دور تشریف لے جائیں۔میں بیٹھا اپنے دل میں باتیں کرتا ہوا ایک ہی بار جو میں نے دیکھا تو رسول اللہ ﷺ سامنے سے تشریف لا رہے ہیں اور وہ دونوں درخت جدا ہو کر اپنی اپنی جڑ پر کھڑے ہو گئے۔میں نے دیکھا آپ ﷺ تھوڑی دیر تک کھڑے ہوئے اور سر سے اشارہ کیا اس طرح دائیں اور بائیں پھر سامنے آئے۔جب میرے پاس پہنچے تو فرمایا اے جابر میں جہاں کھڑا تھا تو نے دیکھا۔جابر نے کہا ہاں یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا تو ان دونوں درختوں کے پاس جا اور ہر ایک میں سے ایک ڈالی کاٹ اور ان کو لے کر آ۔جب اس جگہ پہنچے جہاں میں کھڑا تھا تو ایک ڈالی اپنی داہنی طرف ڈال دے اور ایک ڈالی بائیں طرف۔جابر نے کہا میں کھڑا ہوا اور ایک پتھر لیا اس کو توڑا اور تیز کیا۔وہ تیز ہو گیا پھر ان دونوں درختوں کے پاس آیا اور ہر ایک میں سے ایک ایک ڈالی کاٹی' پھر میں ان ڈالیوں کو کھینچتا ہوا آیا اس جگہ پر جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ٹھہرے تھے اور ایک ڈالی داہنی طرف ڈال دی اور ایک بائیں طرف پھر آپ ﷺ سے جا کر مل گیا اور عرض کیا جو آپ ﷺ نے فرمایا تھا وہ میں نے کیا لیکن اس کی وجہ کیا ہے۔آپ ﷺ نے فرمایا میں نے دیکھا وہاں دو قبریں ہیں۔ان قبر والوں پر عذاب ہو رہا ہے تو میں نے چاہا ان کی سفارش کروں شاید ان کے عذاب میں تخفیف ہو جب تک یہ شاخیں ہری رہیں۔

۷۵۱۹: قَالَ فَاَتَيْنَا الْعَسْكَرَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَا جَابِرُ نَادِ بِوَضُوْءٍ فَقُلْتُ اَلَا وَضُوْءَ اَلَا وَضُوْءَ اَلَا

۷۵۱۹: جابرؓ نے کہا پھر ہم لشکر میں آئے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے جابر! لوگوں میں پکارو' وضو کریں۔میں نے آواز دی

وُضُوْءَ قَالَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَا وَجَدْتُّ فِي الرَّكْبِ مِنْ قَطْرَةٍ وَّكَانَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ يُبَرِّدُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الْمَآءَ فِيْ اَشْجَابٍ لَّهٗ عَلٰى حِمَارَةٍ مِّنْ جَرِيْدٍ قَالَ فَقَالَ لِيَ انْطَلِقْ اِلٰى فُلَانِ بْنِ فُلَانِ الْاَنْصَارِيِّ فَانْظُرْ هَلْ فِيْ اَشْجَابِهٖ مِنْ شَيْءٍ قَالَ فَانْطَلَقْتُ اِلَيْهِ فَنَظَرْتُ فِيْهَا فَلَمْ اَجِدْ فِيْهَا اِلَّا قَطْرَةً فِيْ عَزْلَآءِ شَجْبٍ مِنْهَا لَوْ اَنِّيْ اُفْرِغُهٗ لَشَرِبَهٗ يَابِسُهٗ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ لَمْ اَجِدْ فِيْهَا اِلَّا قَطْرَةً فِيْ عَزْلَآءِ شَجْبٍ مِّنْهَا لَوْ اَنِّيْ اُفْرِغُهٗ لَشَرِبَهٗ يَابِسُهٗ قَالَ اذْهَبْ فَاْتِنِيْ بِهٖ فَاَتَيْتُهٗ بِهٖ فَاَخَذَهٗ بِيَدِهٖ فَجَعَلَ يَتَكَلَّمُ بِشَيْءٍ لَّا اَدْرِيْ مَاهُوَ وَيَغْمِزُهٗ بِيَدِهٖ ثُمَّ اَعْطَانِيْهِ فَقَالَ يَا جَابِرُ نَادِ بِجَفْنَةٍ فَقُلْتُ يَا جَفْنَةَ الرَّكْبِ فَاُتِيْتُ بِهَا تُحْمَلُ فَوَضَعْتُهَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِيَدِهٖ فِي الْجَفْنَةِ هٰكَذَا فَبَسَطَهَا وَفَرَّقَ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ ثُمَّ وَضَعَهَا فِيْ قَعْرِ الْجَفْنَةِ وَقَالَ خُذْيَا جَابِرُ فَصُبَّ عَلَيَّ قُلْ بِسْمِ اللّٰهِ فَصَبَبْتُ عَلَيْهِ وَقُلْتُ عَلَيَّ بِسْمِ اللّٰهِ فَرَاَيْتُ الْمَآءَ يَتَفَوَّرُ مِنْ بَيْنِ اَصَابِعِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ فَارَتِ الْجَفْنَةُ وَدَارَتْ حَتّٰى امْتَلَاَتْ فَقَالَ يَاجَابِرُ نَادِ مَنْ كَانَ لَهٗ حَاجَةٌ بِمَآءٍ قَالَ فَاَتَى النَّاسُ فَاسْتَقَوْا حَتّٰى رَوُوْا قَالَ فَقُلْتُ هَلْ بَقِيَ اَحَدٌ لَّهٗ حَاجَةٌ فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَدَهٗ فِي الْجَفْنَةِ وَهِيَ مَلْاٰى۔

وضو کرو۔ وضو کرو۔ وضو کرو۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قافلہ میں ایک قطرہ پانی کا نہیں ہے اور ایک انصاری مرد تھا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے پانی ٹھنڈا کیا کرتا تھا ایک پرانی مشک میں جو لکڑی کی شاخوں پر لٹکتی۔ آپ ﷺ نے فرمایا اس مرد انصاری کے پاس جا اور دیکھ اس کی مشک میں کچھ پانی ہے۔ میں گیا دیکھا تو مشک میں پانی نہیں ہے صرف ایک قطرہ پانی ہے اس کے منہ میں۔ اگر اس کو انڈیلوں تو سوکھی مشک اس کو بھی پی جائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا جا اور اس مشک کو میرے پاس لے آ۔ میں اس مشک کو لے آیا۔ آپ ﷺ نے اس کو اپنے ہاتھ میں لیا پھر زبان سے کچھ فرمانے لگے جس کو میں نہ سمجھا اور مشک کو اپنے ہاتھ سے دباتے جاتے تھے۔ پھر وہ مشک میرے حوالے کی اور فرمایا اے جابر آواز دے کہ قافلہ کا گھڑا لاؤ (یعنی بڑا ظرف پانی کا) میں نے آواز دی۔ وہ لایا گیا۔ لوگ اس کو اٹھا کر لائے۔ میں نے آپ ﷺ کے سامنے اس کو رکھ دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا ہاتھ اس گھڑے میں پھیرا یا اس طرح سے پھیلا کر اور انگلیوں کو کشادہ کیا پھر اپنا ہاتھ اس کی تہ میں رکھ دیا اور فرمایا اے جابر وہ مشک لے اور میرے ہاتھ پر ڈال دے اور بسم اللہ کہہ کے وہ پانی ڈال دیا پھر میں نے دیکھا تو آپ ﷺ کی انگلیوں کے درمیان سے پانی جوش مار رہا تھا یہاں تک کہ گھڑے نے جوش مارا اور گھوما اور بھر گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اے جابر آواز دے جس کو پانی کی حاجت ہو (وہ آئے) جابر نے کہا لوگ آئے اور پانی لیا یہاں تک کہ سب سیر ہو گئے۔ میں نے کہا کوئی ایسا بھی رہا جس کو پانی کی احتیاج ہو۔ پھر آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ گھڑے میں سے اٹھا لیا اور وہ پانی سے بھرا ہوا تھا۔

۷۵۲۰: وَشَكَا النَّاسُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُوْعَ فَقَالَ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يُّطْعِمَكُمْ فَاَتَيْنَا سِيْفَ الْبَحْرِ فَزَخَرَ الْبَحْرُ زَخْرَةً فَاَلْقٰى دَآبَّةً فَاَوْرَيْنَا عَلٰى شِقِّهَا النَّارَ فَاطَّبَخْنَا وَاشْتَوَيْنَا وَ

۷۵۲۰: اور لوگوں نے شکایت کی آپ ﷺ سے بھوک کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا قریب ہے کہ اللہ تم کو کھلا دے۔ پھر ہم دریا کے کنارے پر آئے (یعنی سمندر کے) دریا نے موج ماری اور ایک جانور باہر ڈالا۔ ہم نے اس کے کنارے پر آگ سلگائی اور اس جانور کا گوشت پکایا اور بھونا اور کھایا اور سیر

اَکَلْنَا حَتّٰی وَشَبِعْنَا قَالَ جَابِرٌ فَدَخَلْتُ اَنَا وَفُلَانٌ وَّفُلَانٌ حَتّٰی عَدَّ خَمْسَةً فِیْ حِجَاجِ عَیْنِهَا مَا یَرَانَا اَحَدٌ حَتّٰی خَرَجْنَا فَاَخَذْنَا ضِلَعًا مِنْ اَضْلَاعِهٖ فَقَوَّسْنَاهُ ثُمَّ دَعَوْنَا بِاَعْظَمِ رَجُلٍ فِی الرَّکْبِ وَاَعْظَمِ جَمَلٍ فِی الرَّکْبِ وَاَعْظَمِ کِفْلٍ فِی الرَّکْبِ فَدَخَلَ تَحْتَهٗ مَا یُطَاطِیُٔ رَاْسَهٗ۔

ہوئے۔ جابرؓ نے کہا پھر میں اور فلاں اور فلاں پانچ آدمی اس کی آنکھ کے حلقے میں گھس گئے ہم کو کوئی نہ دیکھتا تھا یہاں تک کہ ہم باہر نکلے (اتنا بڑا جانور تھا) پھر ہم نے اس کی پسلی لی پسلیوں میں سے اور قافلہ میں سے اس شخص کو بلایا جو سب میں بڑا تھا اور سب سے بڑے اونٹ پر سوار تھا اور سب سے بڑا زین اس پر تھا وہ پسلی کے نیچے سے چلا گیا اپنا سر نہیں جھکایا (اتنی اونچی اس جانور کی پسلی تھی)۔

تشریح: اس حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کئی معجزے مذکور ہیں۔ درختوں کا رام ہو جانا۔ آپؐ کے ساتھ چلنا قبر والوں کا عذاب معلوم کرنا۔ پانی کا بڑھا دینا اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ دریا کا جانور کھانا درست ہے اور یہی صحیح ہے کہ دریا کا ہر جانور حلال ہے۔

بَابٌ : فِیْ حَدِیْثِ الْهِجْرَةِ

باب: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت کی حدیث

۷۵۲۱: عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ یَقُوْلُ جَاءَ اَبُوْبَکْرٍ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اِلٰی اَبِیْ فِیْ مَنْزِلِهٖ فَاشْتَرٰی مِنْهُ رَحْلًا فَقَالَ لِعَازِبٍ ابْعَثْ مَعِیَ ابْنَكَ یَحْمِلْهُ مَعِیَ اِلٰی مَنْزِلِیْ فَقَالَ لِیْ اَبِیْ اِحْمِلْهُ وَخَرَجَ اَبِیْ مَعَهٗ یَنْتَقِدُ ثَمَنَهٗ فَقَالَ لَهٗ اَبِیْ یَا اَبَا بَکْرٍ حَدِّثْنِیْ کَیْفَ صَنَعْتُمَا لَیْلَةَ سَرَیْتَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ اَسْرَیْنَا لَیْلَتَنَا کُلَّهَا حَتّٰی قَامَ قَائِمُ الظَّهِیْرَةِ وَخَلَی الطَّرِیْقُ فَلَا یَمُرُّ فِیْهِ اَحَدٌ حَتّٰی رُفِعَتْ لَنَا صَخْرَةٌ طَوِیْلَةٌ لَّهَا ظِلٌّ لَّمْ تَاْتِ عَلَیْهِ الشَّمْسُ بَعْدُ فَنَزَلْنَا عِنْدَهَا فَاَتَیْتُ الصَّخْرَةَ فَسَوَّیْتُ بِیَدِیْ مَکَانًا یَّنَامُ فِیْهِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ ظِلِّهَا ثُمَّ بَسَطْتُ عَلَیْهِ فَرْوَةً ثُمَّ قُلْتُ نَمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاَنَا اَنْفُضُ لَكَ مَا حَوْلَكَ فَنَامَ وَخَرَجْتُ اَنْفُضُ مَا حَوْلَهٗ فَاِذَا اَنَا بِرَاعِیْ غَنَمٍ مُّقْبِلٍ بِغَنَمِهٖ اِلَی الصَّخْرَةِ یُرِیْدُ مِنْهَا الَّذِیْ اَرَدْنَا فَلَقِیْتُهٗ فَقُلْتُ لِمَنْ اَنْتَ یَا غُلَامُ فَقَالَ لِرَجُلٍ مِّنْ اَهْلِ الْمَدِیْنَةِ قُلْتُ اَفِیْ غَنَمِكَ لَبَنٌ

۷۵۲۱: براء بن عازبؓ سے روایت ہے ابو بکرؓ میرے باپ (عازب کے) مکان پر آئے اور ان سے ایک کجاوہ خریدا اور عازب سے بولے تم اپنے بیٹے سے کہو یہ کجاوہ اٹھا کر میرے ساتھ چلے میرے مکان تک میرے باپ نے بھی مجھ سے کہا' کجاوہ اٹھالے' میں نے اٹھا لیا اور میرے باپ بھی نکلے حضرت ابو بکر صدیقؓ کے ساتھ اس کی قیمت لینے کو میرے باپ نے کہا اے ابو بکر مجھ سے بیان کرو تم نے کیا کیا اس رات کو جس رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ باہر نکلے (یعنی مدینہ کی طرف بھاگے مکہ سے) ابو بکرؓ نے کہا ہاں ہم ساری رات چلے یہاں تک کہ دن ہو گیا اور ٹھیک دوپہر کا وقت ہو گیا اور راہ میں کوئی چلنے والا نہ رہا ہم کو سامنے ایک لمبا پتھر دکھائی دیا۔ اس کا سایہ تھا زمین پر اور اب تک وہاں دھوپ نہ آئی تھی ہم اس کے پاس اترے میں پتھر کے پاس گیا اور اپنے ہاتھ سے جگہ برابر کی تا کہ رسول اللہ ﷺ آرام فرمائیں اس کے سایہ میں۔ پھر میں نے وہاں کملی بچھائی۔ بعد اس کے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ سو رہیے اور میں آپؐ کے گرد سب طرف دشمن کا کھوج لیتا ہوں۔ کہ کوئی ہماری تلاش میں تو نہیں آیا پھر میں نے ایک چرواہا دیکھا' بکریوں کا جو اپنی بکریاں لیے ہوئے اسی پتھر کی طرف آ رہا ہے اور وہی چاہتا ہے جو ہم نے چاہا (یعنی اس کے سایہ میں ٹھہرنا اور آرام کرنا) میں اس سے ملا اور پوچھا اے لڑکے تو کس کا غلام ہے وہ بولا میں مدینہ والوں میں سے ایک

قَالَ نَعَمْ قُلْتُ اَفَتَحْلُبُ لِیْ قَالَ نَعَمْ فَاَخَذَشَاةً فَقُلْتُ لَهٗ انْفُضِ الضَّرْعَ مِنَ الشَّعْرِ وَالتُّرَابِ وَالْقَذٰی قَالَ فَرَاَیْتُ الْبَرَآءَ یَضْرِبُ بِیَدِهٖ عَلَی الْاُخْرٰی یَنْفُضُ فَحَلَبَ لِیْ فِیْ قَعْبٍ مَّعَهٗ كُثْبَةً مِّنْ لَّبَنٍ قَالَ وَمَعِیَ اِدَاوَةٌ اَرْتَوِیْ فِیْهَا لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِیَشْرَبَ مِنْهَاوَیَتَوَضَّأَ قَالَ فَاَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمْ وَ كَرِهْتُ اَنْ اُوْقِظَهٗ مِنْ نَّوْمِهٖ فَوَافَقْتُهٗ اسْتَیْقَظَ فَصَبَبْتُ عَلَی اللَّبَنِ مِنَ الْمَآءِ حَتّٰی بَرَدَ اَسْفَلُهٗ فَقُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِشْرَبْ مِنْ هٰذَا اللَّبَنِ قَالَ فَشَرِبَ حَتّٰی رَضِیْتُ ثُمَّ قَالَ اَلَمْ یَاْنِ لِلرَّحِیْلِ قُلْتُ بَلٰی قَالَ فَارْ تَحَلْنَا بَعْدَ مَازَالَتِ الشَّمْسُ وَاتَّبَعَنَا سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ وَنَحْنُ فِیْ جَلَدٍ مِّنَ الْاَرْضِ فَقُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اُتِیْنَا فَقَالَ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا فَدَعَا عَلَیْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم فَارْتَطَمَتْ فَرَسُهٗ اِلٰی بَطْنِهَا اُرٰی فَقَالَ اِنِّی قَدْ عَلِمْتُ اَنَّكُمَا قَدْ دَعَوْتُمَا عَلَیَّ فَادْعُوْالِیْ فَاللّٰهِ لَكُمَااَنْ اَرُدَّ عَنْكُمَا الطَّلَبَ فَدَعَا اللّٰهَ فَنَجَافَرَجَعَ لَایَلْقٰی اَحَدًا اِلَّا قَالَ قَدْ كَفَیْتُكُمْ مَّاهَا هُنَافَلَا یَلْقٰی اَحَدًا اِلَّا رَدَّهٗ قَالَ وَوَفٰی لَنَا۔

شخص کا غلام ہوں (مراد مدینہ سے شہر ہے یعنی مکہ والوں میں سے) میں نے کہا تیری بکریوں میں دودھ ہے۔ وہ بولا ہاں ہے میں نے کہا تو دودھ دوھ دے گا ہم کو وہ بولا ہاں پھر اس نے ایک بکری کو پکڑا میں نے کہا اس کا تھن صاف کر لے بالوں اور مٹی اور کوڑے تا کہ دودھ میں یہ چیزیں نہ پڑیں (راوی نے کہا میں نے براء بن عازب کو دیکھا وہ ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ پر مارتے تھے جھاڑتے تھے۔ خیر اس لڑکے نے دودھ دوہا لکڑی کے ایک پیالہ میں تھوڑا دودھ اور میرے ساتھ ایک ڈول تھا جس میں پانی رکھتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پینے اور وضو کرنے کے لیے۔ ابوبکرؓ نے کہا پھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور مجھے برا معلوم ہوا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نیند سے جگانا لیکن میں نے دیکھا تو آپؐ خود بخود جاگ اٹھے۔ میں نے دودھ پر پانی ڈالا یہاں تک کہ وہ ٹھنڈا ہو گیا۔ پھر میں نے کہا یا رسول اللہ یہ دودھ پیجیے۔ آپؐ نے پیا یہاں تک کہ میں خوش ہو گیا۔ پھر آپؐ نے فرمایا کیا کوچ کا وقت نہیں آیا۔ میں نے کہا آ گیا پھر ہم چلے آفتاب ڈھلنے کے بعد اور ہمارا پیچھا کیا سراقہ بن مالک نے (وہ کافر تھا) اس زمین پر ہم تھے جو سخت تھی۔ میں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو کافروں نے پا لیا۔ آپؐ نے سراقہ پر بددعا کی۔ اس کا گھوڑا پیٹ تک زمین میں دھنس گیا (حالانکہ وہاں کی زمین سخت تھی۔ وہ بولا میں جانتا ہوں تم دونوں نے میرے لیے بددعا کی ہے۔ اب میں اللہ تعالیٰ کی قسم کھاتا ہوں کہ میں تم دونوں کی تلاش میں جو آئے گا اس کو پھیر دوں گا تم میرے لیے دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ مجھ کو اس عذاب سے چھڑا دے) آپؐ نے اللہ سے دعا کی۔ وہ چھٹ گیا اور لوٹ گیا۔ جو کوئی (کافر) اس کو ملتا وہ یہ کہہ دیتا ادھر میں سب دیکھ آیا ہوں۔ غرض جو کوئی ملتا سراقہ اس کو پھیر دیتا۔ ابوبکرؓ نے کہا سراقہ نے بات پوری کی۔

تشریح نووی نے کہا یہ جو آپ نے اس لڑکے کے ہاتھ سے دودھ پیا حالانکہ وہ اس دودھ کا مالک نہ تھا اس کی چار توجیہیں کی ہیں ایک یہ کہ مالک کی طرف سے مسافروں اور مہمانوں کو پلانے کی اجازت تھی۔ دوسرے یہ کہ وہ جانور کسی دوست کے ہوں گے جس کے مال میں تصرف کر سکتے ہوں گے۔ تیسرے یہ کہ وہ حربی کا مال تھا جس کو امان نہیں ملی اور ایسا مال لینا جائز ہے۔ چوتھے یہ کہ وہ مضطر تھے۔ اول کی دو توجیہیں عمدہ ہیں۔

۷۵۲۲: عَنِ الْبَرَآءِ قَالَ اشْتَرٰی اَبُوْبَكْرٍ مِّنْ اَبِیْ رَحْلًا بِثَلَاثَةَ عَشَرَدِرْهَمًا وَّسَاقَ الْحَدِیْثَ

۷۵۲۲: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ جب سراقہ بن مالک نزدیک آ پہنچا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لیے بددعا کی اس کا

بِمَعْنٰى حَدِيْثِ زُهَيْرٍ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ وَقَالَ فِىْ حَدِيْثِهٖ مِنْ رِّوَايَةِ عُثْمَانَ بْنِ عُمَرَ فَلَمَّا دَنَا دَعَا عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاخَ فَرَسُهٗ فِى الْاَرْضِ اِلٰى بَطْنِهٖ وَوَثَبَ عَنْهُ وَقَالَ يَامُحَمَّدُ قَدْ عَلِمْتُ اَنَّ هٰذَا عَمَلُكَ فَادْعُ اللّٰهَ اَنْ يُّخَلِّصَنِىْ مِمَّا اَنَافِيْهِ وَلَكَ عَلَىَّ لَاُعَمِّيَنَّ عَلٰى مَنْ وَّرَآئِىْ وَهٰذِهٖ كِنَانَتِىْ فَخُذْ سَهْمًا مِّنْهَا فَاِنَّكَ سَتَمُرُّ عَلٰى اِبِلِىْ وَغِلْمَانِىْ بِمَكَانِ كَذَا وَكَذَا فَخُذْ مِنْهَا حَاجَتَكَ قَالَ حَاجَةَ لِىْ فِىْ اِبِلِكَ فَقَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ لَيْلًا فَتَنَازَعُوْا اَيُّهُمْ يَنْزِلُ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَنْزِلُ عَلٰى بَنِى النَّجَّارِ اَخْوَالِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اُكْرِمُهُمْ بِذٰلِكَ فَصَعِدَ الرِّجَالُ وَالنِّسَآءُ فَوْقَ الْبُيُوْتِ وَتَفَرَّقَ الْغِلْمَانُ وَالْخَدَمُ فِى الطُّرُقِ يُنَادُوْنَ يَا مُحَمَّدُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ يَا مُحَمَّدُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ۔

گھوڑا پیٹ تک زمین میں دھنس گیا۔ وہ اس پر سے کود گیا اور کہنے لگا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں جانتا ہوں یہ تمہارا کام ہے تم اللہ سے دعا کرو وہ مجھ کو نجات دے اس آفت سے اور میں آپ ﷺ سے یہ اقرار کرتا ہوں کہ میں آپ ﷺ کا حال چھپاؤں گا ان لوگوں سے جو میرے پیچھے آتے ہیں اور یہ میرا ترکش ہے۔ اس میں سے ایک تیر آپ ﷺ لیتے جائیے اور آپ ﷺ کو تھوڑی دور پر میرے اونٹ اور غلام ملیں گے۔ آپ ﷺ جو حاجت ہو ان میں سے لیجئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا مجھے تیرے اونٹوں کی احتیاج نہیں ہے۔ ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا پھر رات کو ہم مدینہ میں پہنچے۔ لوگ جھگڑنے لگے کہ آپ ﷺ کہاں اتریں (ہر ایک قبیلہ یہی چاہتا تھا کہ آپ ﷺ ہمارے پاس اتریں) آپ ﷺ نے فرمایا میں بنی نجار کے پاس اتروں گا۔ وہ عبدالمطلب کے ننھیال کے لوگ تھے۔ آپ ﷺ نے ان کو عزت دی ان کے پاس اتر کر۔ پھر مرد چڑھے اور عورتیں گھروں پر (آپ ﷺ کو دیکھنے کے لیے) اور لڑکے اور غلام راستہ میں جدا جدا ہو گئے پکارتے جاتے تھے یا محمد یا رسول اللہ یا محمد یا رسول اللہ۔ (ﷺ)

تشریح یہ پکارنا ان کا خوشی سے تھا۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا اس حدیث میں آپ ﷺ کا ایک کھلا معجزہ ہے۔ دوسرے فضیلت ہے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی تیسرے خدمت ہے تابع کی متبوع کے لیے۔ چوتھے استحباب ہے ڈولچی یا مشکیزہ رکھنے کا سفر میں طہارت اور پینے کے لیے۔ پانچویں فضیلت ہے اللہ تعالیٰ پر بھروسا کرنے کی اور فضیلت ہے انصار کی اور فضیلت ہے صلہ رحم کی۔ چھٹے استحباب سے اترنے کا اپنے عزیزوں کے پاس۔

کِتَابُ التَّفْسِیْرِ

قرآن کریم کی آیتوں کی تفسیر

٧٥٢٣:عَنْ هَمَّامِ ابْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيْلَ لِبَنِيْ اِسْرَائِيلَ ادْخُلُوْا الْبَابَ سُجَّدًا وَقُوْلُوْا حِطَّةٌ يُغْفَرْلَكُمْ خَطٰيكُمْ فَبَدَّلُوْا فَدَخَلُوْا الْبَابَ يَزْحَفُوْنَ عَلٰى اَسْتَاهِهِمْ وَقَالُوْا حَبَّةٌ فِيْ شَعْرَةٍ۔

۷۵۲۳:ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''بنی اسرائیل سے کہا گیا تھا تم بیت المقدس کے دروازہ میں رکوع کر کرتے ہوئے جاؤ اور کہو حِطَّةٌ یعنی بخشش گناہوں کی ۔ہم تمہارے گناہ بخش دیں گے لیکن بنی اسرائیل نے حکم کے خلاف کیا دروازہ میں گھسے سرین کے بل گھسٹتے ہوئے اور حِطَّةٌ کے بدلے کہنے لگے حَبَّةٌ فِیْ شَعْرَةٍ یعنی دانہ بالی میں ایک روایت میں ہے۔

٧٥٢٤:عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ تَابَعَ الْوَحْيَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَبْلَ وَفَاتِهٖ حَتّٰى تُوُفِّيَ وَاَكْثَرُ مَا كَانَ الْوَحْيُ يَوْمَ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۷۵۲۴:انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے اللہ جل جلالہ نے پے در پے وحی بھیجی اپنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وفات سے پہلے یہاں تک کہ وفات ہوئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور جس دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی اس دن بہت وحی آئی۔

٧٥٢٥:عَنْ طَارِق بْنِ شِهَابٍ اَنَّ الْيَهُوْدَ قَالُوْا لِعُمَرَ اِنَّكُمْ تَقْرَءُوْنَ اٰيَةً لَّوْاُنْزِلَتْ فِيْنَا لَا تَّخَذْنَا ذٰلِكَ الْيَوْمَ عِيْدًا فَقَالَ عُمَرُ اِنِّيْ لَاَعْلَمُ حَيْثُ اُنْزِلَتْ وَاَيَّ يَوْمٍ اُنْزِلَتْ وَاَيْنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ اُنْزِلَتْ اُنْزِلَتْ بِعَرَفَةَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاقِفٌ بِعَرَفَةَ قَالَ سُفْيَانُ اَشُكُّ كَانَ يَوْمُ جُمُعَةٍ اَمْ لَا يَعْنِيْ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ۔

۷۵۲۵:طارق بن شہاب سے روایت ہے یہود نے حضرت عمرؓ سے کہا تم ایک آیت پڑھتے ہو اگر وہ آیت ہم لوگوں پر اترتی تو ہم اس دن کو عید کر لیتے (خوشی سے)وہ آیت یہ ہے اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا سورہ مائدہ میں (یعنی آج میں نے تمہارا دین پورا کیا اور اپنی نعمت تم پر تمام کی اور اسلام کا دین تمہارے لیے پسند کیا) حضرت عمرؓ نے کہا میں جانتا ہوں یہ آیت جہاں اتری اور کس دن اتری اور جس وقت اتری اس وقت رسول اللہ ﷺ کہاں تھے۔یہ آیت عرفات میں اتری اور آپ ﷺ ٹھہرے ہوئے تھے عرفات میں (تو عرفہ کا روز عید ہے مسلمانوں کی۔دوسری روایت میں ہے کہ اس دن جمعہ تھا۔جمعہ بھی عید ہے)۔

٧٥٢٦:عَنْ طَارِق ابْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ الْيَهُوْدُ لِعُمَرَ لَوْعَلَيْنَا مَعْشَرَ يَهُوْدَ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا نَعْلَمُ الْيَوْمَ الَّذِيْ اُنْزِلَتْ فِيْهِ لَا تَّخَذْنَا ذٰلِكَ الْيَوْمَ عِيْدًا قَالَ فَقَالَ عُمَرُ فَقَدْ عَلِمْتُ الْيَوْمَ الَّذِيْ اُنْزِلَتْ فِيْهِ لَاتَّخَذْنَا ذٰلِكَ الْيَوْمَ عِيْدًا قَالَ فَقَالَ عُمَرُ فَقَدْ عَلِمْتُ الْيَوْمُ الَّذِيْ اُنْزِلَتْ فِيْهِ والسَّاعَةَ وَاَيْنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ نَزَلَتْ لَيْلَةَ جَمْعٍ وَّنَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَاتٍ۔

۷۵۲۶:ترجمہ وہی ہے جوگزرا ہے۔اس میں یہ ہے کہ یہ آیت مزدلفہ کی رات اتری یعنی نویں تاریخ شام کوگویادسویں شب کاوقت آ گیا (کیونکہ مزلدفہ کی رات دسویں رات ہے)اورہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے عرفات میں۔

٧٥٢٧:عَنْ طَارِقِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ اِلٰى عُمَرَ فَقَالَ يَااَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اٰيَةٌ فِيْ كِتَابِكُمْ تَقْرَءُ وْنَهَا لَوْ عَلَيْنَانَزَلَتْ مَعْشَرَ الْيَهُوْدِ لَا تَّخَذْنَاذٰلِكَ الْيَوْمَ عِيْدًا قَالَ وَ اَيُّ اٰيَةٍ قَالَ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا فَقَالَ عُمَرُ اِنِّيْ لَاَعْلَمُ الْيَوْمَ الَّذِيْ نَزَلَتْ فِيْهِ والْمَكَانَ الَّذِيْ نَزَلَتْ فِيْهِ نَزَلَتْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَاتٍ فِيْ يَوْمِ جُمُعَةٍ۔

۷۵۲۷:طارق بن شہاب سے روایت ہے ایک شخص یہودی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا اور کہنے لگا اے امیر المؤمنین ایک آیت ہے تمہاری کتاب میں جس کو تم پڑھتے ہو اگر وہ ہم یہودیوں پر اترتی تو ہم اس دن کو عید کر لیتے۔حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کون سی آیت وہ یہودی بولا اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ آخر تک۔حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں جانتا ہوں اس دن کو جس دن یہ آیت اتری اور اس جگہ کو جہاں اتری یہ آیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر عرفات میں اتری جمعہ کے دن اور وہ دن عید ہے مسلمانوں کی۔

٧٥٢٨:عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّهٗ سَاَلَ عَآئِشَةَ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِي الْيَتٰمٰى فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَآءِ مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ قَالَ يَا ابْنَ اُخْتِيْ هِيَ الْيَتِيْمَةُ تَكُوْنُ فِيْ حَجْرِ وَلِيِّهَا تُشَارِكُهٗ فِيْ مَالِهٖ فَيُعْجِبُهٗ مَالُهَا وَجمَالُهَا فَيُرِيْدُ وَلِيُّهَا اَنْ يَتَزَوَّجَهَا بِغَيْرِ اَنْ يُقْسِطَ فِيْ صَدَاقِهَا فَيُعْطِيَهَا مِثْلَ مَايُعْطِيْهَا غَيْرُهٗ فَنُهُوْا اَنْ يَنْكِحُوْهُنَّ اِلَّا اَنْ يُقْسِطُوْا لَهُنَّ وَيَبْلُغُوْا

۷۵۲۸:عروہ بن الزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے آیت کا مطلب پوچھا(سورہ نساء شروع میں)۔ وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا الاية یعنی اگر تم ڈرو کہ انصاف نہ کرسکو گے یتیم لڑکیوں میں تو نکاح کروان عورتوں سے جو پسند آئیں تم کہ دو دو تین تین چار چار حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ تعالیٰ عنہا بولیں مراد اس آیت سے اے میرے بھانجے یہ ہے کہ یتیم لڑکی اپنے ولی گود میں (یعنی پرورش میں جیسے چچا کی لڑکی بھتیجے کے پاس ہو) اور شریک ہو اس کے مال میں (مثلاً چچا کے مال میں) پھر اس ولی کو اس کا حسن اور جمال پسند آئے وہ اس سے نکاح کرنا چاہے لیکن اس کے

بِهِنَّ اَعَلَاسُنَّتِهِنَّ مِنَ الصَّدَاقِ وَاُمِرُوْا اَنْ يَّنْكِحُوْا مَاطَابَ لَهُمْ مِّنَ النِّسَآءِ سِوَاهُنَّ قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَآئِشَةُ ثُمَّ اِنَّ النَّاسَ اسْتَفْتَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَعْدَ هٰذِهِ الْاٰيَةِ فِيْهِنَّ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَ يَسْتَفْتُوْنَكَ فِى النِّسَآءِ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِيْهِنَّ وَمَايُتْلٰى عَلَيْكُمْ فِى الْكِتَابِ فِىْ يَتٰمَى النِّسَآءِ الّٰتِىْ لَاتُؤْتُوْنَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُوْنَ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ قَالَتْ وَالَّذِىْ ذَكَرَ اللّٰهُ اَنَّهٗ يُتْلٰى عَلَيْكُمْ فِى الْكِتٰبِ الْاٰيَةُ الْاُوْلَى الَّتِىْ قَالَ اللّٰهُ فِيْهَا وَاِنْ خِفْتُمْ اَنْ لَّاتُقْسِطُوْا فِى الْيَتٰمٰى فَانْكِحُوْا مَاطَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ قَالَتْ عَآئِشَةُ وَقَوْلَ اللّٰهِ تَعَالٰى فِى الْاٰيَةِ الْاُخْرٰى وَتَرْغَبُوْنَ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ رَغْبَةَ اَحَدِكُمْ عَنْ يَتِيْمَةِ الَّتِىْ تَكُوْنَ فِىْ حَجْرِهٖ حِيْنَ تَكُوْنَ قَلِيْلَةَ الْمَالِ وَالْجَمَالِ فَنُهُوْا اَنْ يَّنْكِحُوْا مَارَغِبُوْا فِىْ مَالِهَا وَجَمَالِهَا مَنْ يَّتَامَى النِّسَآءِ اِلَّا بِالْقِسْطِ مِنْ اَجْلِ رَغْبَتِهِمْ عَنْهُنَّ۔

مہر میں انصاف نہ کرے اور اتنا مہر نہ دے جو اور لوگ دینے کو مستعد ہوں تو منع کیا اللہ نے ایسی لڑکیوں کے ساتھ نکاح کرنے سے مگر اس صورت میں جب انصاف کریں اور پورا مہر دینے پر راضی ہو اور حکم کیا ان کو کہ نکاح کرلیں اور عورتوں سے جو پسند آئے ان کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ تعالیٰ عنہا سے کہا لوگوں نے یہ آیت اترنے کے بعد پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ان لڑکیوں کے باب میں پوچھا تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری يَسْتَفْتُوْنَكَ فِى النِّسَآءِ آخر تک (اسی سورہ نساء میں) یعنی پوچھتے ہیں تجھ سے عورتوں کے باب میں تو کہہ اللہ تم کو حکم دیتا ہے ان کے باب میں اور جو پڑھا جاتا ہے کتاب میں ان یتیم عورتوں کے باب میں جن کا تم مقرر مہر نہیں دیتے اور ان سے نکاح کرنا نہیں چاہتے ہو تو کتاب پڑھے جانے سے مراد پہلی آیت ہے اور یہ آیت اس یتیم لڑکی کے باب میں ہے جو حسن اور مال میں کم ہو تو منع ہوا ان کو اس یتیم لڑکی سے نکاح کرنا جس کے مال اور جمال میں رغبت کریں مگر اس صورت میں جب انصاف کریں۔

۷۵۲۹: عَنْ عُرْوَةَ اَنَّهٗ سَاَلَ عَآئِشَةَ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِى الْيَتَامٰى وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِىِّ وَزَادَ فِىْ اٰخِرِهٖ مِنْ اَجْلِ رَغْبَتِهِمْ عَنْهُنَّ اِذَاكُنَّ قَلِيْلَاتِ الْمَالِ وَالْجَمَالِ۔

۷۵۲۹: ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔

۷۵۳۰: عَنْ عَآئِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فِىْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّاتُقْسِطُوْا فِى الْيَتٰمٰى قَالَتْ اُنْزِلَتْ فِى الرَّجُلِ تَكُوْنَ لَهُ الْيَتِيْمَةُ هُوَوَلِيُّهَا وَوَارِثُهَا وَلَهَا مَالٌ وَّلَيْسَ لَهَا اَحَدٌ يُخَاصِمُ دُوْنَهَا فَلَا يُنْكِحُهَا لِمَا لِهَا فَيُضِرُّ بِهَا وَيُسِىْءُ صُحْبَتَهَا فَقَالَ وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا

۷۵۳۰: حضرت عائشہ سے روایت ہے یہ جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اگر تم ڈرو تیم لڑکیوں کے باب میں انصاف کرنے سے یہ آیت اس شخص کے باب میں اتری جس کے پاس ایک یتیم لڑکی ہو وہی اسکا ولی اور وارث ہو اور اس کا مال بھی ہو اور کوئی اسکی طرف سے جھگڑنے والا سوا اس کی ذات کے نہ ہو پھر وہ مال کے خیال سے اس سے نکاح نہ کرے (کہ مہر دینا پڑے گا) اور اس کو تکلیف دے اور بری طرح اس سے صحبت رکھے تو فرمایا اگر ڈرو یتیم لڑکیوں میں انصاف

فِي الْيَتٰمٰى فَانْكِحُوْامَاطَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ يَقُوْلُ مَآ اَحْلَلْتُ لَكُمْ وَدَعْ هٰذِهِ الَّتِيْ تَضُرُّ بِهَا ـ

کرنے سے تو نکاح کرو اور عورتوں سے جو پسند آئیں تم کو۔ مطلب یہ کہ جو عورتیں حلال کیں میں نے تمہارے لیے اور چھوڑ دو اس لڑکی کو جس کو تم تکلیف دیتے ہو (وہ اپنا نکاح کسی اور سے کرلے گی اس کا مال دے دو)

۷۰۳۱:عَنْ عَآئِشَةَ فِيْ قَوْلِهٖ عَزَّوَجَلَّ وَمَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ فِيْ يَتٰمَى النِّسَآءِ الّٰتِيْ لَاتُؤْتُوْنَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُوْنَ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ قَالَتْ اُنْزِلَتْ فِي الْيَتِيْمَةِ تَكُوْنُ عِنْدَ الرَّجُلِ فَتَشْرَكُهٗ فِيْ مَالِهٖ وَيَرْغَبُ اَنْ يَّتَزَوَّجَهَاوَيَكْرَهُ اَنْ يُّزَوِّجَهَاغَيْرَهٗ فَيَشْرَكَهٗ فِيْ مَالِهٖ فَيَعْضِلُهَا فَلَا يَتَزَوَّجُهَاوَلَا يُزَوِّجُهَا غَيْرَهٗ ـ

۷۵۳۱:ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے یہ جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو تم پر پڑھا جاتا ہے اللہ کی کتاب میں یہ آیت اتری اس یتیم لڑکی کے باب میں جو کسی شخص کے پاس ہو اور اس مال میں شریک ہو (ترکہ کی رو سے) پھر وہ نفرت کرے اس سے نکاح کرنے سے اور دوسرے سے بھی اسکا نکاح پسند نہ کرے اس خیال سے کہ وہ مال میں حصہ لے گا، آخر اس لڑکی کو یونہی ڈال رکھے نہ آپ نکاح کرے اور نہ کسی سے کرنے دے۔

۷۰۳۲:عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فِيْ قَوْلِهٖ عَزَّوَجَلَّ يَسْتَفْتُوْنَكَ فِي النِّسَآءِ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِيْهِنَّ الْاٰيَةَ قَالَتْ هِيَ الْيَتِيْمَةُ الَّتِيْ تَكُوْنُ عِنْدَ الرَّجُلِ لَعَلَّهَا اَنْ تَكُوْنَ قَدْ شَرِكَتْهُ فِيْ مَالِهٖ حَتّٰى فِي الْعَذَقِ فَيَرْغَبُ يَعْنِيْ اَنْ يَّنْكِحَهَاوَيَكْرَهُ اَنْ يُّنْكِحَهَا رَجُلًا فَيَشْرَكُهٗ فِيْ مَالِهٖ فَيَعْضُلُهَا۔

۷۵۳۲:حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے يَسْتَفْتُوْنَكَ فِي النِّسَآءِ آخر تک یہ آیت اس یتیم لڑکی کے باب میں ہے جو ایک شخص کے پاس ہو اور شریک ہو اس کے مال میں یہاں تک کہ کھجور کے درختوں میں بھی پھر وہ اس سے نکاح کرنا چاہے اور نہ چاہے کہ اس کا نکاح دوسرے سے کردے کہ وہ اس کے مال میں شریک ہو پھر اس کو یونہی ڈال رکھے۔

۷۰۳۳:عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فِيْ قَوْلِهٖ عَزَّوَجَلَّ وَمَنْ كَانَ فَقِيْرًا فَلْيَاْكُلْ بِالْمَعْرُوْفِ قَالَتْ اُنْزِلَتْ فِيْ وَالِيْ مَالِ الْيَتِيْمِ الَّذِيْ يَقُوْمُ عَلَيْهِ وَ يُصْلِحُهٗ اِذَاكَانَ مُحْتَاجًا اَنْ يَّاْكُلَ مِنْهُ ـ

۷۵۳۳:ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے یہ آیت وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ وَمَنْ كَانَ فَقِيْرًا فَلْيَاْكُلْ بِالْمَعْرُوْفِ (سورۂ نساء کے شروع میں) یعنی جو شخص مالدار ہو وہ بچا رہے اور جو محتاج ہو وہ اپنی محنت کے موافق کھائے اتری ہے اس شخص کے باب میں جو یتیم کے مال کا متولی ہو اس کو درست کرے اور اس کو سنوارے وہ اگر محتاج ہو تو دستور کے موافق کھائے (اور جو مالدار ہو تو کچھ نہ کھائے)

۷۰۳۴:عَنْ عَآئِشَةَ فِيْ قَوْلِهٖ عَزَّوَجَلَّ وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ وَمَنْ كَانَ فَقِيْرًا فَلْيَاْكُلْ بِالْمَعْرُوْفِ قَالَتْ اُنْزِلَتْ فِيْ وَلِيِّ الْيَتِيْمِ اَنْ يُّصِيْبَ مِنْ مَّالِهٖ اِذَاكَانَ مُحْتَاجًا بِقَدْرِ مَالِهٖ بِالْمَعْرُوْفِ ـ

۷۵۳۴:ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔

۷۰۳۵:عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ۔

۷۰۳۶:عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فِيْ

۷۵۳۵:ترجمہ وہی ہے جو گذرا ہے۔

قَوْلِهٖ عَزَّوَجَلَّ اِذْ جَاءُوْكُمْ مِّنْ فَوْقِكُمْ وَمِنْ اَسْفَلَ مِنْكُمْ وَاِذْزَاغَتِ الْاَبْصَارُ وَبَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَا جِرَقَالَتْ كَانَ ذٰلِكَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ۔

۷۵۳۶: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے یہ جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا (سورۂ احزاب میں) جب وہ آئے تم پر اوپر سے اور نیچے سے تمہارے اور جب پھر گئیں آنکھیں اور دل حلق تک آ گئے آخر تک خندق کے دن اتری (اس دن مسلمانوں پر نہایت سختی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہم نے اس دن ایک لشکر بھیجا اور ہوا کافروں پر جن کو تم نے نہیں دیکھا)۔

۷۵۳۷: عَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا وَاِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوْزًا اَوْاِعْرَاضًا الْاٰيَةَ قَالَتْ اُنْزِلَتْ فِی الْمَرْاَةِ تَكُوْنُ عِنْدَ الرَّجُلِ فَتَطُوْلُ صُحْبَتُهَا فَيُرِيْدُ طَلَاقَهَا فَتَقُوْلُ لَاتُطَلِّقْنِیْ وَاَمْسِكْنِیْ وَاَنْتَ فِیْ حِلٍّ مِّنِّیْ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ۔

۷۵۳۷: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے۔ یہ آیت (سورۂ نساء میں) وَاِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا۔ آخر تک (یعنی اگر کوئی عورت ڈرے اپنے خاوند سے شرارت سے یا اس کی بے پروائی سے تو کچھ گناہ نہیں دونوں پر اگر وہ صلح کر لیں آپس میں) اس عورت کے باب میں اتری جو ایک شخص کے پاس ہو پھر وہ مدت تک اس کے پاس رہے اب خاوند اس کو طلاق دینا چاہے (اس سے بیزار ہو کر) وہ عورت یہ کہے مجھ کو طلاق نہ دے اور رہنے دے اور میں نے تجھ کو اجازت دی (دوسری عورت کے پاس رہنے کی اور میرے پاس نہ رہنے کی) تب یہ آیت اتری۔

۷۵۳۸: عَنْ عَآئِشَةَ فِیْ قَوْلِهٖ عَزَّوَجَلَّ وَاِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوْزًا اَوْ اِعْرَاضًا قَالَتْ نَزَلَتْ فِی الْمَرْاَةِ تَكُوْنُ عِنْدَ الرَّجُلِ فَلَعَلَّهٗ اَنْ لَّا يَسْتَكْثِرَ مِنْهَا وَتَكُوْنُ لَهَا صُحْبَةٌ وَّ وَلَدٌ فَتَكْرَهُ اَنْ يُّفَارِقَهَا فَتَقُوْلُ لَهٗ اَنْتَ فِیْ حِلٍّ مِّنْ شَاْنِیْ۔

۷۵۳۸: ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اسی آیت کے باب میں وَاِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ آخر تک کہا یہ آیت اس عورت کے باب میں اتری جو ایک شخص کے پاس ہو اب وہ زیادہ اسکے پاس نہ رہنا چاہے لیکن اس عورت کی اولاد ہو اور صحبت ہو اپنے خاوند سے وہ اپنے خاوند کو چھوڑنا برا جانے تو اجازت دے اس کو اپنے باب میں۔

۷۵۳۹: عَنْ عُرْوَةَ قَالَ قَالَتْ لِیْ عَآئِشَةُ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا يَاابْنَ اُخْتِیْ اُمِرُوْٓا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِاَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَبُّوْهُمْ۔

۷۵۳۹: عروہ سے روایت ہے حضرت عائشہؓ نے مجھ سے کہا اے بھانجے میرے حکم ہوا تھا لوگوں کو کہ بخشش مانگیں صحابہ کے لیے انہوں نے ان کو برا کہا (وہ بخشش مانگنے کا حکم اس آیت میں رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَابِالْاِيْمَانِ مراد اہل مصر ہیں جو حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو برا کہتے تھے یا اہل شام اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو برا کہتے تھے اور حرور یہ خارجی جو دونوں کو برا کہتے تھے۔

۷۵۴۰: عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَاالْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ۔

۷۵۴۰: ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

۷۵۴۱: عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍرَّضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ اخْتَلَفَ اَهْلُ الْكُوْفَةِ فِیْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ وَمَنْ

۷۵۴۱: سعید بن جبیرؓ سے روایت ہے کہ کوفہ والوں نے اختلاف کی اس آیت میں جو کوئی قتل کرے مؤمن کو قصداً اس کا بدلہ جہنم ہے آخر تک (یہ آیت سورۂ

يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآءُهٗ جَهَنَّمُ فَرَحَلْتُ اِلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ فَسَأَلْتُهٗ عَنْهَا فَقَالَ لَقَدْ اُنْزِلَتْ اٰخِرَمَا اُنْزِلَ ثُمَّ مَانَسَخَهَا شَیْءٌ۔

نساء میں ہے) میں ابن عباسؓ کے پاس گیا ان سے پوچھا انہوں نے کہا یہ آیت آخر میں اتری اور اس کو منسوخ نہیں کیا کسی آیت نے (اوپر گزر چکا ہے کہ ابن عباسؓ کا مذہب یہ ہے کہ جو کوئی مؤمن کو قتل کرے قصداً اس کی توبہ قبول نہ ہوگی اور وہ ہمیشہ جہنم میں رہے گا جمہور علماء اس کے خلاف میں ہیں وہ کہتے ہیں آیت میں سے یہ نکلتا ہے کہ بدلہ اس کا یہ ہے کہ ہمیشہ جہنم میں رہے گا پر یہ ضرور نہیں کہ یہ بدلہ خواہ مخواہ دیا جائے بلکہ اللہ تعالیٰ معاف کر سکتا ہے)

٧٥٤٢:عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ فِیْ حَدِیْثِ ابْنِ جَعْفَرٍ نَزَلَتْ فِیْ اٰخِرِ مَآ اُنْزِلَ وَفِیْ حَدِیْثِ النَّضْرِ اِنَّهَالَمِنْ اٰخِرِ مَآ اُنْزِلَتْ۔

۷۵۴۲: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٧٥٤٣:عَنْ سَعِیْدِ ابْنِ جُبَیْرٍ رَّضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اَمَرَنِیْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبْزٰی اَنْ اَسْاَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ هَاتَیْنِ الْاٰیَتَیْنِ وَمَنْ یَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآءُهٗ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِیْهَا فَسَاَلْتُهٗ فَقَالَ لَمْ یَنْسَخْهَا شَیْءٌ وَّعَنْ هٰذِهِ الْاٰیَةِ وَالَّذِیْنَ لَایَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَوَلَا یَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ قَالَ نَزَلَتْ فِیْ اَهْلِ الشِّرْكِ۔

۷۵۴۳: سعید بن جبیرؓ سے روایت ہے مجھ سے عبدالرحمٰن بن ابزیٰ نے کہا ابن عباسؓ سے پوچھو ان دونوں آیتوں کو وَمَنْ یَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا آخر تک میں نے پوچھا انہوں نے کہا یہ آیت منسوخ نہیں ہے اور وَالَّذِیْنَ لَایَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا یَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ (یعنی جو لوگ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اور کسی کو معبود نہیں پکارتے، اور جو جان اللہ تعالیٰ نے حرام کی ہے اس کو نہیں مارتے مگر حق سے اس کے بعد یہ ہے اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا یعنی مگر جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور نیک کام کرے۔ یہ آیت سورۂ فرقان میں ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ قاتل کی توبہ مقبول ہے (تو بظاہر پہلی آیت کے مخالف ٹھہری) ابن عباسؓ نے کہا یہ آیت مشرکوں کے حق میں اتری ہے (اور پہلی آیت مؤمنوں کے حق میں ہے تو مؤمن کو قصداً مارے اس کی توبہ قبول نہ ہوگی۔ البتہ اگر مشرک حالت شرک میں مارے پھر ایمان لائے اور توبہ کرے تو اس کی توبہ قبول ہوگی۔ اس صورت میں دونوں آیتوں میں مخالفت نہ رہی)

٧٥٤٤:عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰیَةُ بِمَكَّةَ وَالَّذِیْنَ لَا یَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ اِلٰى قَوْلِهٖ مُهَانًا فَقَالَ الْمُشْرِكُوْنَ وَمَا یُغْنِیْ عَنَّا الْاِسْلَامُ وَقَدْ عَدَلْنَا بِاللّٰهِ وَقَدْ قَتَلْنَا النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰهُ وَاٰتَیْنَا الْفَوَاحِشَ فَاَنْزَلَ

۷۵۴۴: ابن عباس رضی اللہ عنہ تعالیٰ نے کہا یہ آیت وَالَّذِیْنَ لَایَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ مُهَانًا تک مکہ میں اتری مشرکوں نے کہا پھر ہم کو مسلمان ہونے سے کیا فائدہ ہم نے تو اللہ کے ساتھ دوسرے کو برابر کیا اور ناحق خون بھی کیا اور برے کام بھی کئے تب اللہ تعالیٰ نے آیت آتاری۔ اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ آخر تک یعنی جو ایمان لائے گا اور توبہ کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی

اللّٰهُ تَعَالٰى اِلَّا مَنْ تَابَ وَ اٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا اِلٰى اٰخِرِالْاٰيَةِ قَالَ فَاَمَّا مَنْ دَخَلَ فِيْ الْاِسْلَامِ وَعَقَلَهٗ ثُمَّ قَتَلَ فَلَاتَوْبَةَ لَهٗ ۔

برائیاں نیکیوں سے بدل دے گا۔ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا جو کوئی مسلمان ہو جائے اور اسلام کے احکام کو سمجھ لے پھر ناحق خون کرے تو اس کی توبہ قبول نہ ہوگی۔

۷۵۴۵:عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا لِمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا مِّنْ تَوْبَةٍ قَالَ لَافَتَلَوْتُ عَلَيْهِ هٰذِهِ الْاٰيَةَ الَّتِيْ فِي الْفُرْقَانِ وَالَّذِيْنَ لَايَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّابِالْحَقِّ اِلٰى اٰخِرِ الْاٰ يَةِ قَالَ هٰذِهٖ اٰيَةٌ مَّكِّيَّةٌ نَسَخَتْهَا اٰيَةٌ مَّدَنِيَّةٌ وَّ مَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآءُهٗ جَهَنَّمُ خَالِدًا وَفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ هَاشِمٍ فَتَلَوْتُ عَلَيْهِ هٰذِهِ الْاٰيَةَ الَّتِيْ فِي الْفُرْقَانِ اِلَّا مَنْ تَابَ ۔

۷۵۴۵:سعید بن جبیرؒ سے روایت ہے میں نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا جو کوئی مؤمن کو قصداً قتل کرے اس کی توبہ ہو سکتی ہے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا نہیں میں نے ان کو یہ آیت سنائی جو سورۂ فرقان میں ہے وَالَّذِيْنَ لَايَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ آخر تک جس کے بعد یہ ہے اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ ۔ کیوں کہ اس سے یہ نکلتا ہے کہ ناحق خون کے بعد توبہ کر سکتا ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا یہ آیت مکی ہے اور اس کو منسوخ کر دیا ہے اس آیت نے جو مدینہ میں اتری وَ مَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا آخر تک جس سے معلوم ہوتا ہے کہ عمداً قتل کرے اس کا بدلہ ہمیشہ جہنم میں رہنا ہے۔

۷۵۴۶:عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عُتْبَةَ قَالَ قَالَ لِيْ ابْنُ عَبَّاسٍ تَعْلَمُ وَقَالَ هَارُوْنُ تَدْرِيْ اٰخِرَ سُوْرَةٍ نَزَلَتْ مِنَ الْقُرْاٰنِ نَزَلَتْ جَمِيْعًا قُلْتُ نَعَمْ اِذَا جَآ نَصْرُاللّٰهِ وَالْفَتْحُ قَالَ صَدَقْتَ وَفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ اَبِيْ شَيْبَةَ تَعْلَمُ اَيُّ سُوْرَةٍ وَلَمْ يَقُلْ اٰخِرُ۔

۷۵۴۶:عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے روایت ہے مجھ سے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا تو جانتا ہے کہ آخر سورت جو قرآن کی ایک ہی بار اتری وہ کون سی ہے میں نے کہا ہاں اِذَاجَآءَ نَصْرُاللّٰهِ وَالْفَتْحُ ہے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا تو نے سچ کہا۔

۷۵۴۷:عَنْ اَبِيْ عُمَيْسٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ وَقَالَ اٰخِرَسُوْرَةٍ وَقَالَ عَبْدُ الْمَجِيْدِ وَلَمْ يَقُلِ ابْنُ سُهَيْلٍ ۔

۷۵۴۷:ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

۷۵۴۸:عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ لَقِيَ نَاسٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ رَجُلًافِيْ غُنَيْمَةٍ لَّهٗ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَاَخَذُوْهُ فَقَتَلُوْهُ وَاَخَذُوْا تِلْكَ الْغُنَيْمَةَ فَنَزَلَتْ وَلَا تَقُوْلُوْالِمَنْ اَلْقٰى اِلَيْكُمُ السَّلَامَ لَسْتَ مُؤْمِنًا وَقَرَءَ هَا ابْنُ عَبَّاسٍ اَلسَّلَامَ۔

۷۵۴۸:ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے مسلمانوں کے کچھ لوگوں نے ایک شخص کو دیکھا تھوڑی بکریوں میں وہ بولا السلام علیکم مسلمانوں نے اس کو پکڑا اور قتل کیا اور وہ بکریاں لے لیں تب یہ آیت اتری مت کہو اس کو جو سلام کرے تم کو یہ کہہ کر کہ تو مسلمان نہیں ہے (اپنی جان بچانے کے لیے سلام کرتا ہے) ابن عباسؓ نے اس آیت میں سلام پڑھا ہے اور بعض نے سلم پڑھا (تو معنی یہ ہوں گے جو تم سے صلح سے پیش آئے)

۷۵۴۹:عَنْ الْبَرَآءِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ كَانَتِ الْاَنْصَارُ اِذَا حَجُّوْا فَرَجَعُوْا لَمْ يَدْخُلُوْا

۷۵۴۹:براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انصار جب حج کر کے لوٹ کر آتے تو گھر میں (دروازے سے) نہ گھستے بلکہ پیچھے سے (دیوار پر چڑھ

الْبُيُوْتَ اِلَّا مِنْ ظُهُوْرِ هَا قَالَ فَجَآءَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَدَخَلَ مِنْ بَابِهٖ فَقِيْلَ لَهٗ فِيْ ذٰلِكَ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ لَيْسَ الْبِرُّ بِاَنْ تَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ ظُهُوْرِهَا ۔

کر) ایک انصاری آیا اور دروازہ سے گھسا لوگوں نے اس باب میں اس سے گفتگو کی تب یہ آیت اتری (سورۂ بقرہ میں) یہ نیکی نہیں ہے کہ تم گھروں میں پیچھے سے آؤ بلکہ نیکی یہ ہے کہ پرہیز گاری کرو اور گھروں میں دروازہ سے آؤ اخیر تک۔

۷۵۵۰:عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ مَاكَانَ بَيْنَ اِسْلَامِنَاوَبَيْنَ اَنْ عَاتَبَنَا اللّٰهُ بِهٰذِهِ الْاٰيَةِ اَلَمْ يَاْنِ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ اِلَّا اَرْبَعُ سِنِيْنَ ۔

۷۵۵۰:ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جب سے ہم مسلمان ہوئے اس وقت سے لے کر اس آیت کے اترنے کے وقت تک اَلَمْ يَاْنِ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا آخر تک یعنی کیا وہ وقت نہیں آیا جب مسلمانوں کے دل لرز جائیں اللہ تعالیٰ کا نام لیتے ہی جس میں اللہ تعالیٰ نے عتاب کی ہم پر چار برس کا عرصہ گزرا (یہ آیت سورہ حدید میں ہے اور وہ مدنی ہے)

بَابٌ: فِيْ قَوْلِه تَعَالٰى خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ

باب: اللہ تعالیٰ کے قول خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ کے بارے میں

۷۵۵۱:عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتِ الْمَرْاَةُ تَطُوْفُ بِالْبَيْتِ وَهِيَ عُرْيَانَةٌ فَتَقُوْلُ مَنْ يُّعِيْرُنِيْ تِطْوَافًا تَجْعَلُهٗ عَلٰى فَرْجِهَا وَتَقُوْلُ الْيَوْمَ يَبْدُوْ بَعْضُهٗ اَوْكُلُّهٗ فَمَا بَدَا مِنْهُ فَلَا اُحِلُّهٗ وَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ خُذُوْازِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ ۔

۷۵۵۱:ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے عورت (جاہلیت کے زمانہ میں) خانہ کعبہ کا طواف ننگی ہو کر کرتی اور کہتی کون دیتا ہے مجھ کو ایک کپڑا ڈالتی اس کو اپنی شرمگاہ پر اور کہتی آج کھل جائے گا سب یا بعض پھر جو کھل جائے گا اس کو کبھی حلال نہ کروں گی (یعنی وہ ہمیشہ کے لیے حرام ہو گیا یہ وہی رسم اسلام نے موقوف کردی) تب یہ آیت اتری خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ یعنی ہر مسجد کے پاس اپنے کپڑے پہن کر جاؤ۔

۷۵۵۲:عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اُبَيِّ بْنِ سَلُوْلَ يَقُوْلُ لِجَارِيَةٍ لَّهٗ اذْهَبِيْ فَابْغِيْنَا شَيْئًا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَلَا تُكْرِهُوْا فَتَيٰتِكُمْ عَلَى الْبِغَآءِ اِنْ اَرَدْنَ تَحَصُّنًا لِتَبْتَغُوْا عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَمَنْ يُّكْرِهْهُنَّ فَاِنَّ اللّٰهَ مِنْ بَعْدِ اِكْرَاهِهِنَّ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ۔

۷۵۵۲:جابرؓ روایت ہے عبداللہ بن ابی بن سلول (منافقوں کا سردار) اپنی لونڈی سے کہتا جا اور خرچی کما کر لا تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری مت جبر کرو اپنی لونڈیوں پر زنا کے لیے اگر وہ بچنا چاہیں زنا سے اس لیے کہ دنیا کا مال کماؤ اور جو کوئی لونڈیوں پر زبردستی کرے (حرام کاری کے لیے) تو اللہ تعالیٰ زبردستی کے بعد لونڈیوں کے گناہ کا بخشنے والا مہربان ہے (یعنی جب مالک اپنی لونڈی سے جبراً حرام کاری کروائے تو گناہ مالک پر ہو گا اور لونڈی اگر توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو بخش دے گا)۔

۷۵۵۳:عَنْ جَابِرٍ اَنَّ جَارِيَةً لِّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُبَيٍّ يُّقَالُ لَهَا مُسَيْكَةُ وَاُخْرٰى يُقَالُ لَهَآ اُمَيْمَةُ فَكَانَ

۷۵۵۳:جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے عبداللہ بن ابی کی دو لونڈیاں تھیں ایک کا نام مسیکہ دوسری کا نام امیمہ وہ دونوں سے جبراً زنا

يُكْرِهُمَا عَلَى الزِّنَا فَشَكَتَا ذٰلِكَ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَلَا تُكْرِهُوْا فَتَيَاتِكُمْ عَلَى الْبِغَآءِ اِنْ اَرَدْنَ تَحَصُّنًا اِلٰى قَوْلِهٖ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ۔

کراتا انہوں نے اس کی شکایت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تب یہ آیت اتری۔

تشریح: نووی نے کہا اس آیت میں جو شرط ہے اگر وہ بچنا چاہیں تو غالب احوال پر ہے اس لیے کہ جبر اسی پر ہوتا ہے جو زنا سے بچنا چاہے اور جو نہ بچنا چاہے وہ تو بلا جبر زنا کراتی ہے اور مقصود یہ ہے کہ زنا کے لیے لونڈی پر جبر کرنا حرام ہے خواہ وہ زنا سے بچنا چاہیں یا نہ چاہیں اور جس صورت میں وہ زنا سے نہ بچنا چاہیں تب بھی جبر ہو سکتا ہے اس طرح سے کہ وہ ایک شخص خاص سے زنا کرانا چاہیں اور مالک دوسرے شخص سے کرانے پر جبر کرے اور یہ سب صورتیں حرام ہیں ایک روایت ہے کہ عبیداللہ بن ابی کی چھ لونڈیاں تھیں۔ معادہ، مسیکیہ، اور امیمہ، اور عمری، اور اردی، اور قتیلہ، اور وہ ان سبھوں کو جبراً خرچی پر چلاتا۔

٧٥٥٤: عَنْ عَبْدُ اللّٰهِ فِيْ قَوْلِهٖ عَزَّوَجَلَّ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ يَبْتَغُوْنَ اِلٰى رَبِّهِمُ الْوَسِيْلَةَ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ قَالَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ اَسْلَمُوْا وَكَانُوْا يُعْبَدُوْنَ فَبَقِيَ الَّذِيْنَ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ عَلٰى عِبَادَتِهِمْ وَقَدْ اَسْلَمَ النَّفَرُ مِنَ الْجِنِّ۔

۷۵۵۴: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے (کہ یہ آیت سورہ بنی اسرائیل کی) جن کی یہ پوجا کرتے ہیں وہ تو اپنے رب کے پاس وسیلہ طلب کرتے ہیں (عبداللہ نے) کہا جنوں کی ایک جماعت جن کی پوجا کی جاتی تھی مسلمان اور پوجا کرنے والے ویسے ہی ان کی پوجا کرتے رہے اور وہ جماعت مسلمان ہوگئی (یعنی یہ آیت ان کے حق میں اتری)

٧٥٥٥: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ يَبْتَغُوْنَ اِلٰى رَبِّهِمُ الْوَسِيْلَةَ قَالَ كَانَ نَفَرٌ مِّنَ الْاِنْسِ يَعْبُدُوْنَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ فَاَسْلَمَ النَّفَرُ مِنَ الْجِنِّ وَاسْتَمْسَكَ الْاِنْسُ بِعِبَادَتِهِمْ فَنَزَلَتْ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ يَبْتَغُوْنَ اِلٰى رَبِّهِمُ الْوَسِيْلَةَ۔

۷۵۵۵: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے (یہ آیت سورہ بنی اسرائیل میں ہے) وہ لوگ جن کو یہ پکارتے ہیں اپنے مالک کے پاس وسیلہ ڈھونڈھتے ہیں اس وقت اتری کہ بعض آدمی چند جنوں کی پرستش کرتے تھے وہ جن مسلمان ہوگئے اور ان کے پوجنے والوں کو خبر نہ ہوئی وہ لوگ ان کو پوجتے رہے تب یہ آیت اتری اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ يَبْتَغُوْنَ آخر تک۔

٧٥٥٦: عَنْ سُلَيْمَانَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ۔

۷۵۵۶: ترجمہ وہی جو اوپر گزار۔

٧٥٥٧: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ يَبْتَغُوْنَ اِلٰى رَبِّهِمُ الْوَسِيْلَةَ قَالَ نَزَلَتْ فِيْ نَفَرٍ مِّنَ الْعَرَبِ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ فَاَسْلَمَ الْجِنِّيُّوْنَ وَالْاِنْسُ الَّذِيْنَ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ فَنَزَلَتْ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ يَبْتَغُوْنَ اِلٰى رَبِّهِمُ الْوَسِيْلَةَ۔

۷۵۵۷: وہی مضمون ہے جو اوپر گزرا۔

بَابُ: فِی سُوْرَةِ بَرَاءَةٌ وَالْاَنْفَالِ وَالْحَشْرِ

۷۵۵۸: عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ سُوْرَةُ التَّوْبَةِ قَالَ التَّوْبَةُ قَالَ بَلْ هِیَ الْفَاضِحَةُ مَازَالَتْ تَنْزِلُ وَمِنْهُمْ وَمِنْهُمْ حَتّٰی ظَنُّوْآ اَنْ لَاتَبْقٰی مِنَّا اَحَدًا اِلَّا ذُکِرَ فِیْهَا قَالَ قُلْتُ سُوْرَةُ الْاَنْفَالِ قَالَ تِلْكَ سُوْرَةُ بَدْرٍ قَالَ قُلْتُ فَالْحَشْرُ قَالَ نَزَلَتْ فِیْ بَنِیَ النَّضِیْرِ۔

۷۵۵۹: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ خَطَبَ عُمَرُ عَلٰی مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰی عَلَیْهِ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ اَلَا وَاِنَّ الْخَمْرَ نَزَلَ تَحْرِیْمُهَا یَوْمَ نَزَلَ وَهِیَ مِنْ خَمْسَةِ اَشْیَآءَ مِنَ الْحِنْطَةِ وَ الشَّعِیْرِ وَ التَّمْرِ وَالزَّبِیْبِ وَالْعَسَلِ وَالْخَمْرُ مَا خَامَرَا الْعَقْلَ وَثَلَاثَةُ اَشْیَآءَ وَوَدِدْتُّ اَیُّهَا النَّاسُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَهِدَ اِلَیْنَا فِیْهَا الْجَدُّ وَالْکَلَالَةُ وَاَبْوَابٌ مِّنْ اَبْوَابِ الرِّبٰوا۔

۷۵۶۰: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَلٰی مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَمَّا بَعْدُ اَیُّهَا النَّاسُ فَاِنَّهُ نَزَلَ تَحْرِیْمُ الْخَمْرِ وَهِیَ مِنْ خَمْسَةٍ مِّنَ الْعِنَبِ وَالتَّمْرِ وَالْعَسَلِ وَالْحِنْطَةِ وَالشَّعِیْرِ وَالْخَمْرُمَا خَامَرَ الْعَقْلَ وَثَلَاثٌ اَیُّهَا النَّاسُ وَدِدْتُّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ عَهِدَ اِلَیْنَا فِیْهِنَّ عَهْدًا نَنْتَهِیْ اِلَیْهِ الْجَدُّوَ الْکَلَالَةُ وَاَبْوَابٌ مِّنْ اَبْوَابِ الرِّبٰوا۔

باب: سورۂ براءۃ اور انفال اور حشر کے بارے میں

۷۵۵۸: سعید بن جبیرؓ سے روایت ہے میں نے ابن عباسؓ سے کہا سورہ توبہ ۔انہوں نے کہا توبہ وہ سورت تو ذلیل کرنے والی ہے اور فضیحت کرنے والی (کافروں اور منافقوں کی) اس سورت میں برابر اترا رہا وَمِنْهُمْ وَمِنْهُمْ یعنی لوگوں کا حال کچھ ایسے کچھ ایسے ہیں یہاں تک کہ لوگ سمجھے کہ کوئی باقی نہ رہے گا جس کا ذکر نہ کیا جائے گا اس سورت میں میں نے کہا سورۂ انفال انہوں نے کہا وہ سورت تو بدر کی لڑائی کے باب میں ہے (اس میں لوٹ اور غنیمت کے احکام مذکور ہیں) میں نے کہا سورۂ حشر انہوں نے کہا وہ بنی نضیر کے باب میں اتری۔

۷۵۵۹: عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے حضرت عمرؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منبر پر خطبہ پڑھا تو اللہ تعالیٰ کی تعریف کی اور ثنا کی پھر فرمایا بعد حمد وثنا کے جان رکھو کہ شراب جب حرام ہوئی تھی تو پانچ چیزوں سے بنا کرتی تھی گیہوں اور جو اور کھجور اور انگور اور شہد سے اور شراب وہ ہے جو عقل میں فتور ڈالے (خواہ کسی چیز کا ہو۔اس سے رد ہو گیا امام ابوحنیفہؒ کے قول کا کہ شراب خاص ہے انگور سے کیونکہ یہ حضرت عمرؓ نے منبر پر فرمایا اور تمام صحابہ نے قبول کیا کسی نے اعتراض نہیں کیا تو گویا اجماع ہو گیا) اور میں چاہتا ہوں اے لوگو! کاش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم سے (مفصل) بیان فرماتے دادا کا (یعنی اس کے ترکہ کا) اور کلالہ کا اور سود کے چند ابواب کا۔

۷۵۶۰: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۷۵۶۱:عَنْ اَبِیْ حَیَّانَ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ بِمِثْلِ حَدِيْثِهِمَا غَيْرَ اَنَّ ابْنَ عُلَيَّةَ فِیْ حَدِيْثِهِ الْعِنَبِ كَمَا قَالَ ابْنُ اِدْرِيسَ وَفِیْ حَدِيْثِ عِيْسَى الزَّبِيْبِ كَمَا قَالَ ابْنُ مُسْهِرٍ۔

۷۵۶۱:ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۷۵۶۲:عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ يُقْسِمُ قَسَمًا اَنَّ هٰذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوْا فِیْ رَبِّهِمْ اَنَّهَانَزَلَتْ فِی الَّذِيْنَ بَرَزُوا الْيَوْمَ بَدْرٍ حَمْزَةُ وَعَلِیٌّ وَّ عُبَيْدَةُ ابْنُ الْحَارِثِ وَعُتْبَةَ وَشَيْبَةُ ابْنَیْ رَبِيْعَةَ وَالْوَلِيْدُ بْنُ عُتْبَةَ۔

۷۵۶۲:ابوذرؓ سے روایت ہے وہ قسم کھاتے تھے (یہ آیت سورہ حج میں) هَذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوْا ...... یعنی یہ دونوں گروہ ایک دوسرے کے دشمن ہیں جو لڑتے ہیں اپنے اپنے رب کے لیے اتری ہے ان لوگوں کے حق میں جو بدر کے دن (صف سے) باہر نکلے تھے لڑنے کے لیے مسلمانوں کی طرف سے سید الشہداء حضرت حمزہ او حیدر کرار اسد اللہ حضرت علی مرتضیٰ اور عبیدہ بن حارث اور کافروں کی طرف سے عتبہ او شیبہ دونوں ربیعہ کے بیٹے اور ولید بن عتبہ۔

۷۵۶۳:عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ يُقْسِمُ لَنَزَلَتْ هٰذَانِ خَصْمَانِ بِمِثْلِ حَدِيْثِ هُشَيْمٍ۔

۷۵۶۳:ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

یا اللہ میں تیرا شکر کس زبان ادا کروں اگر سارے بدن کے روئیں زبان ہو جائیں تب بھی تیری عنایتوں کا اور تیری نعمتوں کا شکر میں ادا نہیں کر سکتا تو نے مجھ کو دنیا کی تمام نعمتیں مال اور اولاد اور صحت اور عافیت عطا فرمائیں اور سب سے بڑی نعمت یہ ہے کہ تو نے مجھ ضعیف ناتواں کے ہاتھ سے اس کتاب عظیم الشان کا ترجمہ ختم کرایا یہ وہ کتاب ہے جس کی ساری حدیثیں صحیح ہیں اور جس پر سب مسلمان بے کھٹکے عمل کر سکتے ہیں یا اللہ اس کتاب کے ترجمہ کو قبول فرمالے اور میری بھول چوک کو معاف فرمادے اور میری عمر اور صحت میں برکت دے تاکہ میں اسی طرح تیری مدد سے صحیح بخاری کا بھی ترجمہ ختم کروں یا اللہ مجھ کو بخش دے اور میرے والدین اور میرے بھائیوں اور میرے عزیزوں اور استادوں اور مشائخین کو یا اللہ مدد کر اس اپنے بندے کی جس کی اعانت سے حدیث کی کتابوں کا ترجمہ ہو رہا ہے اور جو رات دن مصروف ہے تیرے اور تیرے رسول (ﷺ) کی کتاب میں یا اللہ برکت دے اس کی عمر اور اقبال میں اور برکت دے اس کے مال اور اولاد میں یا اللہ بخش دے اس کو جس نے اس کتاب کو لکھا اور جس نے چھاپا اور تمام مؤمنین اور مؤمنات کو اور مسلمین اور مسلمات کو آمین یارب العالمین۔

تمّت بالخير